



جہانگیری

# صحیح ابن خیر

1

<https://archive.org/details/@zohaibhasanattari>

امام ابو جعفر محمد بن عثمان شافعی بن حجر عسقلانی



ترجمہ  
ابوالعلاء محمد بن محمد بن جہانگیر  
ادام اللہ تعالیٰ معالینہ وبارک آیامہ ولیالیہ



علماء اہلسنت کی کتب Pdf فائل میں حاصل  
کرنے کے لئے

”فقہ حنفی PDF BOOK“

چینل کو جوائن کریں

<http://T.me/FiqahHanfiBooks>

عقائد پر مشتمل پوسٹ حاصل کرنے کے لئے

تحقیقات چینل ٹیلیگرام جوائن کریں

<https://t.me/tehqiqat>

علماء اہلسنت کی نایاب کتب گوگل سے اس لنک

سے فری ڈاؤن لوڈ کریں

<https://archive.org/details/@zohaibhasanattari>

@zohaibhasanattari

طالب دعا۔ محمد عرفان عطاری

زوہیب حسن عطاری





جہانگیر

# صحاح ابن عربیہ

1

تصنیف۔

امام ابو بکر محمد بن ابی شحاف بن خریزمی

ترجمہ۔

ابوالعلا محمد بن عبد الدین جہانگیر

آدام اللہ تعالیٰ معالینہ وبارک آیامہ ولیالیہ



نئیہ منشر ہم، اردو بازار لاہور

فون: 042-37246006

شبیر برادرز®

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

مواہد



جميع حقوق الطبع محفوظة للناس

All rights are reserved

مذہب حقیت کی نشر و ترویج

نام کتاب ————— صحیح ابن خزیمہ

مترجم ————— ابو العلاء محمد بن عبد بن ہمام

کمپوزنگ ————— وارڈز میکر

باہتمام ————— ملک شبیر حسین

سن اشاعت ————— اپریل 2015ء

سرورق ————— اے ایف ایس ایڈورٹائزرس

طباعت ————— اشتیاق اے مشتاق پرنٹرز لاہور

ہدیہ ————— 2700/- روپے

نویسہ منترام بازار لاہور

فون: 37216006

شبیر برادرز

ضروری التماس

قرآن مجید کو ہم نے اپنی بساط کے مطابق اس کتاب کے متن کی تصحیح میں پوری کوشش کی ہے، تاہم پھر بھی آپ اس میں کوئی غلطی پائیں تو ادارہ کو آگاہ ضرور کریں تاکہ وہ درست کر دی جائے۔ ادارہ آپ کا یہ حد شکر گزار رہے۔

شبیر  
برادرز  
انٹرنیشنل لاہور



## شرف انتساب

خواجہ بہاء الدین نقشبند رحمۃ اللہ علیہ کے شیخ طریقت

سید امیر کلال رحمۃ اللہ علیہ

کی نذر

تہی سے چلتے ہیں سب سلسلے تعلق کے  
وہ اپنا کیسے بنے گا کہ جو تمہارا نہیں

نیازمند

محمد محی الدین

(اللہ تعالیٰ اس کے گناہوں اور کوتاہیوں سے درگزر فرمائے)



بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

اسلام اور عربی زبان کی تعلیم کے لیے

# دُعائیں

نظر اللہ امرأۃ  
فیتغلبہا

الحمد لله  
الذي هدانا لهذا  
ما كنا لنهتدي لہ  
لو لا انہ هدانا  
لما كنا لنهتدي لہ  
الحمد لله

الحديث

اخرجه الترمذی، بهذا اللفظ فی "جامعہ" کتاب العلم، باب: ما جاء فی الحديث علی تبلیغ السماع، رقم الحديث 2657 (وفی معناه) ابو داؤد 3660، ترمذی 2656، 2658، ابن ماجہ 230، 231، 232، مسند احمد 4157، 16784، دارمی 229، 230، نجم اوسط 5179، 5392، 7004، 9444، شعب الایمان 1736، مجمع الزوائد 582، 583، 584، 588، 589، 591، کنز العمال 29165، 29166، 29200، 29375  
اس روایت کے طرق کی وضاحت کے بارے میں ایک مستقل رسالہ بھی ہے جس کا نام "جزء فی قول النبی ﷺ نظر اللہ امرأۃ" ہے۔ اس کے مؤلف شیخ ابو عمرو احمد بن محمد اصہبانی مدنی ہیں۔ یہ رسالہ "دار ابن حزم" بیروت لبنان سے 1994ء میں شیخ بدر بن عبد اللہ البدر کی تحقیق کے ہمراہ شائع ہوا تھا۔



## عرض ناشر

اللہ تعالیٰ کا بے حد و فضل و کرم ہے کہ اس نے اپنے سب سے زیادہ محبوب رسول کی امت میں ہمیں پیدا کیا۔ اور ہمیں اس بات کی توفیق اور سعادت عطا کی کہ ہم اس کے محبوب پیغمبر کی لائی ہوئی تعلیمات کی نشر و اشاعت کی خدمت سرانجام دیں۔

حضرت محمد ﷺ آپ کے اصحاب رضی اللہ عنہم اور آپ کی امت کے تمام علماء و صلحاء اور عام مسلمانوں پر اللہ تعالیٰ کی بے حد و شمار رحمتیں اور برکتیں قیامت کے دن تک بلکہ اس کے بعد بھی نازل ہوتی رہیں۔

.....

آپ کا ادارہ ”شبیر برادرز“ ایک طویل عرصے سے اسلامی کتب کی نشر و اشاعت کی خدمت سرانجام دینے میں مصروف عمل ہے۔ اب تک حدیث فقہ سیرت تاریخ سوانح ملفوظات فتاویٰ کے مجموعہ جات اور مختلف اسلامی موضوعات سے متعلق سینکڑوں کتب آپ کے ادارے کی طرف سے شائع ہو چکی ہیں۔ ادارے کی نمایاں امتیازی خصوصیت اکابر علمائے اہل سنت کے فتاویٰ جات کے مجموعہ جات کی اشاعت ہے۔

.....

چند برس پیشتر جب ادارے کی انتظامیہ نے اہتمام کے ساتھ ترجیحی بنیادوں پر علم حدیث سے متعلق کتب کی نشر و اشاعت کا فیصلہ کیا۔ تو ادارے کے کارکنان اور متعلقین کی توجہ کا مرکز علم حدیث سے متعلق کتب ہو گئیں۔ یہی وجہ ہے کہ آپ کے ادارے نے علم حدیث سے متعلق چند کتب کو اردو ترجمے کے ساتھ سب سے پہلی مرتبہ شائع کرنے کا شرف حاصل کیا۔ ان کتب میں ”سنن دارمی“، ”مسند امام زید“، ”مسند امام شافعی“، ”مستدرک حاکم“، ”سنن دارقطنی“ کے اسماء قابل ذکر ہیں۔

.....

ادارے نے چند ایسی کتب کو شائع کرنے کا شرف حاصل کیا ہے جن کے تراجم پہلے شائع ہو چکے تھے لیکن آپ کے ادارے کی طرف سے شائع ہونے والے ان کتب کے تراجم اپنی نمایاں شناخت رکھتے ہیں۔ جس میں ”صحیح بخاری“، ”صحیح مسلم“، ”جامع ترمذی“، ”سنن ابن ماجہ“، ”المؤلوٰۃ والرجان“، ”ریاض الصالحین“، ”اربعین نووی“، ”موطا امام مالک“، ”موطا امام محمد“ کے اسماء قابل ذکر ہیں۔

.....



اب آپ کا ادارہ علم حدیث کی ایک اور کتاب برادران اسلام کی خدمت میں پیش کرنے کی سعادت حاصل کر رہا ہے جو علم حدیث کا ایک اہم بنیادی مآخذ ہے۔ یہ عظیم کتاب علمی حلقوں میں ”صحیح ابن خزیمہ“ کے نام سے جانی جاتی ہے۔ امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ کا شمار امام بخاری رحمہ اللہ اور امام مسلم رحمہ اللہ کے معاصرین میں ہوتا ہے جبکہ بعض محققین کے نزدیک علم حدیث کی کتب میں مستند ہونے کے اعتبار سے ”صحیح بخاری“ اور ”صحیح مسلم“ کے بعد ”صحیح ابن خزیمہ“ کا درجہ ہے۔

یہی وجہ ہے کہ آپ کے ادارے نے اس اہم کتاب کا ترجمہ کروا کے شائع کرنے کا فیصلہ کیا۔ کیونکہ یہ کتاب احادیث نبویہ کا مقدس مجموعہ ہے۔ جس میں اس بات کی شدید احتیاط کرنا ضروری ہوتی ہے کہ احادیث کا ترجمہ کرتے ہوئے کوئی ایسا لفظ استعمال نہ ہو جائے جو حدیث کے اصل متن کی روح سے مطابقت نہ رکھتا ہو۔ اس لئے ضرورت اس امر کی تھی کہ اس اہم خدمت کے لئے کسی ایسی شخصیت کا انتخاب کیا جائے جو عربی زبان کے ساتھ احادیث کے متون کے مخصوص الفاظ و تراکیب سے آشنا ہو اور عصر حاضر میں استاذِ زمن واقف آیات اسرار و سنن حضرت ابوالعلاء محمد مکی الدین جہانگیر دامت برکاتہم العالیہ سے بڑھ کر اس خدمت کے لائق اور کون ہو سکتا ہے۔ انہوں نے اس سے پہلے جن کتب احادیث کے تراجم کئے ہیں وہ ان کی ٹھوس علمی صلاحیت و قابلیت کا منہ بولتا ثبوت ہیں۔ اسی لئے ادارے کی انتظامیہ نے ان سے اس خدمت کو سرانجام دینے کی درخواست کی اور اب یہ نتیجہ آپ کے ہاتھوں میں ہے۔ اس ترجمے میں کیا نمایاں خصوصیات ہیں اس کی طرف فاضل مترجم نے ”حدیث دل“ میں اشارہ کر دیا ہے۔

.....

ہم سے جو خدمت ہو سکتی تھی وہ ہم نے کر دی ہے۔ اب احادیث کا یہ عظیم مجموعہ آپ کے ہاتھ میں ہے آپ اس کے انوار و برکات سے خود بھی فیض یاب ہوں اور دوسروں تک بھی اس کا فیض پہنچائیں۔  
آپ سے درخواست ہے کہ اس کتاب سے استفادہ کرتے ہوئے فاضل مصنف، مترجم، صحیح، کاتب کے ہمراہ ادارہ اس کی انتظامیہ اور متعلقین کو بھی اپنی نیک دعاؤں میں یاد رکھیں۔

ملک شبیر حسین



## حدیث دل

اللہ تعالیٰ کے لئے ہر طرح کی حمد مخصوص ہے جو اپنی ذات اور تمام صفات کے اعتبار سے ہر اس چیز سے پاک ہے جو اس کی شان کے لائق نہ ہو اور ہر اس صفت سے موصوف ہے جو اس کی شان کے لائق ہو وہ ان تمام الفاظ و تراکیب سے بلند و برتر ہے جو الفاظ مخلوق اس کی ذات کے بارے میں بیان کرتی ہے۔

حضرت محمد ﷺ پر بے حد و شمار درود و سلام نازل ہو جن کی نظیر پیدا ہونا ناممکن ہے۔ جنہیں ان کے پروردگار نے ایسے فضائل و کمالات عطا کیے ہیں جو صرف آپ ہی کا خاصہ ہیں۔ آپ کے ہمراہ آپ کے تمام اصحاب اور قیامت تک آنے والے آپ کے تمام امتیوں پر اللہ تعالیٰ کی رحمتیں اور برکتیں نازل ہوں۔

.....

اللہ تعالیٰ اور اس کے پیارے رسول کے فضل و کرم کے تحت ہم نے احادیث مبارکہ کے مجموعہ جات کے ترجمہ کی شکل میں خدمت کے جس کام کا آغاز کیا تھا اس نے ایک قدم آگے بڑھاتے ہوئے ہم اس وقت آپ کے سامنے علم حدیث کی مشہور کتاب ”صحیح ابن خزیمہ“ کا ترجمہ پیش کر رہے ہیں۔

اس کے مصنف امام ابو بکر محمد بن اسحاق بن خزیمہ کا تعلق وسط ایشیا کے مشہور شہر ”نیشاپور“ سے ہے۔ امام ابن خزیمہ کا تعلق تیسری صدی ہجری سے ہے۔ آپ امام بخاری اور امام مسلم کے معاصرین میں سے ہیں۔ آپ کی تصنیف ”صحیح ابن خزیمہ“ مکمل طور پر امت تک منتقل نہیں ہو سکی۔ صرف اس کا کچھ حصہ شائع ہوا ہے لیکن چونکہ اس نامکمل حصے کو بھی ایک اہم مآخذ اور حوالے کی حیثیت حاصل ہے اس لئے ہم نے اس کتاب کی اس اہمیت کے پیش نظر اس کا ترجمہ کیا ہے۔

.....

”صحیح ابن خزیمہ“ میں امام ابو بکر محمد بن خزیمہ رحمہ اللہ سند اور متن کے اختلاف کے ساتھ روایات کو تکرار کے ساتھ نقل کر دیتے ہیں اس لئے اس کتاب میں تکرارات اچھی خاصی تعداد میں ہیں۔ ہم نے احادیث کی تخریج کرتے ہوئے تکرارات کو ترک کر دیا ہے۔ اور الفاظ کی مناسبت کی بجائے حدیث کے بنیادی مضمون یا اصل واقعے کے حوالے سے تخریج کی ہے۔ کسی جگہ ایسا بھی ہوا کہ حدیث کا بنیادی مضمون یا اصل واقعہ ایک ہی تھا لیکن دیگر محدثین نے اسی روایت کو کسی اور صحابی کے حوالے سے نقل کیا تھا تو کسی جگہ ہم نے دوسرے صحابی کی روایت بھی نقل کر دی۔ لیکن اپنی کوتاہی کی وجہ سے اس کی نشاندہی نہیں کر سکے۔ اس کے باوجود ہم یہ

دعویٰ کر سکتے ہیں ”صحیح ابن خزیرہ“ کی احادیث کی اتنی مفصل تخریج کسی مطبوعہ نسخے میں نہیں ہوگی۔

.....

ہم نے اس کتاب کا انتساب سید امیر کلال رحمۃ اللہ علیہ کے نام کیا ہے جو سلسلہ عالیہ نقشبندیہ کے جلیل القدر بزرگ خواجہ بہاء الدین نقشبند رحمۃ اللہ علیہ کے شیخ طریقت ہیں۔ آپ کا اصل نام شمس الدین ہے۔ آپ ازبکستان کے شہر بخارا کے رہنے والے تھے۔ آپ کا انتقال 772 ہجری بمطابق 1363ء میں ہوا۔

کتاب کا ترجمہ کرتے ہوئے جن احباب کا تعاون شامل حال رہا ہم ان سب کے شکر گزار ہیں جن میں سر فہرست برادر مکرم خرم زاہد جنہوں نے تصنیف و تالیف کے لئے سازگار ماحول فراہم کیا۔ محترم قاضی ساجد درانی جنہوں نے تصحیح کے کام میں معاونت کی۔ محترم ملک محمد یونس جنہوں نے حوالہ جات کی تلاش اور مشکل الفاظ کے معانی تلاش کرنے میں معاونت کی۔ محترم عبدالعزیز جنہوں نے مسودہ تحریر کیا۔ محترم کاشف عباس اور زاہد اقبال جنہوں نے سرعت کے ساتھ مسودہ کمپوز کیا۔ مخدوم قاسم شاہد جنہوں نے اسے دیدہ زیب انداز میں مرتب کیا۔ محترم عارف نوشائی جنہوں نے سرورق تحریر کیا۔ شبیر احمد جنہوں نے سرورق ڈیزائن کیا۔ محترم منصور احمد جنہوں نے اپنی نگرانی میں یہ سب کام کروایا۔ محترم محمد افضال اور عرفان حسین جنہوں نے عمدہ جلد سازی کی اور برادر مکرم ملک شبیر حسین جنہوں نے ذاتی دلچسپی لیتے ہوئے سینکڑوں بکھرے ہوئے صفحات پر پھیلے ہوئے مسودے کو کتابی شکل میں آپ کے ہاتھوں تک پہنچانے کا اہتمام کیا۔

.....

تشکر کے ان جذبات میں ایک بڑا حصہ ہمارے اساتذہ و مشائخ والدین بہن بھائیوں اور معزز قارئین کا بھی ہے جن کی دعاؤں کے طفیل ہم اس خدمت کو پایہ تکمیل تک پہنچانے کے قابل ہو سکے۔  
سب سے آخر میں عباس تابش کا یہ شعر یقیناً ہمارے حسب حال ہے۔

ڈھلتا سورج تو نہ ہاتھ آیا کہ لاتے اس کو

ایک رستہ تھا جسے شام کو گھر لے آئے

محمد محی الدین

(اللہ تعالیٰ اس کے گناہوں اور کوتاہیوں سے درگزر فرمائے)



## ترتیب

باب 7: وضو کے دوران دونوں بازوؤں کو زیادہ سے زیادہ دھونا	۳	شرف انتساب	۳
باب 8: وضو کے بغیر نماز کی قبولیت کی نفی جو ایک ایسی روایت کے ذریعے (منقول) ہے جو "محمل" ہے جس کی وضاحت نہیں کی گئی	۵	عرض باشر	۵
باب 9: میری ذکر کردہ روایت کے "محمل" الفاظ کی وضاحت کرنے والی روایت کا تذکرہ	۷	حدیث بدل	۷
باب 10: اس دلیل کا تذکرہ کہ اللہ تعالیٰ نے نماز کی طرف کھڑے ہونے والے بعض افراد کے لیے وضو کو واجب قرار دیا ہے نماز کی طرف کھڑے ہونے والے تمام افراد کے لیے واجب قرار نہیں دیا ہے	۲۳	امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ	۲۳
باب 11: اس بات کی دلیل کا تذکرہ کہ وضو صرف "حدث" لاحق ہونے کی صورت میں لازم ہوتا ہے	۲۵	صحیح ابن خزیمہ	۲۵
باب 12: نبی اکرم ﷺ کے وضو کا طریقہ جبکہ آپ پہلے سے با وضو حالت میں نہ ہوں	۲۸	کتاب الوضوء	۲۸
باب 13: پاخانہ پیشاب کرنے اور سونے کی وجہ سے وضو کے واجب ہونے کا تذکرہ	۳۸	وضو کے بارے میں روایات	۳۸
باب 14: ندی کے خروج کی وجہ سے وضو کے واجب ہونے کا تذکرہ	۳۹	باب 1: نبی اکرم ﷺ سے مستند طور پر (منقول) اس حدیث کا تذکرہ	۳۹
	۵۱	کہ وضو کو مکمل کرنا اسلام (کی بنیادی تعلیمات) میں سے ایک ہے	۵۱
	۵۲	باب 2: ایسے وضو کے فضائل کا تذکرہ جس کے بعد فرض نماز ادا کی جائے	۵۲
	۵۳	باب 3: تین، تین مرتبہ وضو کرنے کی فضیلت کا تذکرہ جس کے بعد نفل نماز ادا کی جائے جس کے دوران آدمی اپنے خیالوں میں گم نہ ہو	۵۳
	۵۴	باب 4: وضو کی وجہ سے گناہوں کے ختم ہونے کا تذکرہ اس کے بعد کسی نماز کے تذکرے کے بغیر	۵۴
	۵۵	باب 5: جب طبیعت آمادہ نہ ہو اس وقت اچھی طرح وضو کرنے کے نتیجے میں	۵۵
	۵۶	باب 6: نبی اکرم ﷺ کی وہ امت جسے اللہ تعالیٰ نے سب سے بہترین امت قرار دیا ہے	۵۶

باب 15: مذی کے خروج پر وضو کے ہمراہ شرم گاہ کو دھونے کا بھی حکم دینا	۵۸	کہ حدث کے مخرج کے علاوہ جو خون نکلتا ہے وہ وضو کو واجب نہیں کرتا	۵۸
باب 16: مذی کے خروج پر شرم گاہ پر پانی چھڑکنے کا حکم	۵۹	باب 28: اس بات کی دلیل کا تذکرہ کہ نجاست کو پاؤں کے ذریعے روندنے سے وضو واجب نہیں ہوتا	۵۹
باب 17: اس بات کی دلیل کا تذکرہ کہ مذی کے خروج پر شرم گاہ کو دھونے اور اس پر پانی چھڑکنے کا حکم استحباب اور راہنمائی کے حوالے سے ہے یہ فرض یا واجب حکم نہیں ہے	۶۰	باب 29: جس چیز کو آگ نے چھولیا ہو یا جسے آگ نے متغیر کر دیا ہو	۶۰
باب 18: ایسی ہوا کے خارج ہونے پر وضو کے واجب ہونے کا تذکرہ	۶۱	باب 30: اس بات کی دلیل کا تذکرہ کہ نبی اکرم ﷺ نے جس گوشت کو کھانے کے بعد وضو نہیں کیا تھا وہ بکری کا گوشت تھا اونٹ کا گوشت نہیں تھا	۶۱
جس کی آواز کان کے ذریعے سنائی دے یا جس کی بوناک کے ذریعے محسوس ہو	۶۱	باب 31: اس بات کی دلیل کا تذکرہ کہ نبی اکرم ﷺ کا آگ سے چھوکی ہوئی یا جسے آگ نے تبدیل کر دیا ہو	۸۰
باب 19: اس بات کی دلیل کا تذکرہ کہ وضو اس وقت واجب ہوتا ہے	۶۲	باب 32: گوشت کھانے کے بعد دونوں ہاتھ نہ دھونے اور کلی نہ کرنے کی اجازت	۸۱
باب 20: اس بات کی دلیل کا تذکرہ کہ بعض اوقات کوئی اسم "اسم معرفہ" معرف باللام کے ساتھ ذکر کیا جاتا ہے	۶۳	کیونکہ عرب بعض اوقات دونوں ہاتھ دھونے کو بھی وضو کا نام دے دیتے ہیں	۸۱
باب 21: نبی اکرم ﷺ کے حوالے سے مختصر طور پر منقول اس روایت کا تذکرہ	۶۳	باب 33: اس بات کی دلیل کا تذکرہ کہ گفتگو کرتے ہوئے برا اور خشن کلام کرنا وضو کو واجب نہیں کرتا	۸۱
باب 22: اس تفصیلی روایت کا تذکرہ جو میری ذکر کردہ روایت کی وضاحت کرتی ہے	۶۴	باب 34: دودھ پینے کے بعد کلی کرنے کا مستحب ہونا	۸۲
باب 23: اس بات کی دلیل کا تذکرہ کہ چھوٹا بعض اوقات ہاتھ کے ذریعے ہوتا ہے	۶۶	باب 35: اس بات کی دلیل کا تذکرہ کہ دودھ پینے کے بعد کلی کرنا مستحب ہے	۸۳
باب 24: اونٹ کا گوشت کھانے پر وضو کرنے کا حکم دینا	۶۸	باب 36: اس بات کا تذکرہ کہ نیند کے حکم میں اللہ تعالیٰ نے نبی اکرم ﷺ اور آپ کی امت کے درمیان فرق کیا ہے	۸۴
باب 25: شرم گاہ کو چھونے پر وضو کرنے کا مستحب ہونا	۷۰	جَمَاعُ أَبْوَابِ	
باب 26: اس بات کی دلیل کا تذکرہ کہ بے وضو شخص پر نماز کے وقت سے پہلے وضو کرنا واجب نہیں ہوتا	۷۲	ابواب کا مجموعہ ان آداب کا تذکرہ کہ پاخانہ یا پیشاب کے لئے جانے سے لے کر ان سے فارغ ہونے تک	۸۶
جَمَاعُ أَبْوَابِ الْأَعْمَالِ النَّوَائِیْ لَا تُوجِبُ الْوُضُوءَ	۷۳	جن کی ضرورت پیش آتی ہے	۸۶
ابواب کا مجموعہ وہ افعال جو وضو کو واجب نہیں کرتے ہیں	۷۳	باب 37: کلی جگہ پر پاخانہ کے لئے لوگوں سے دور چلے جانا	۸۶
باب 27: اس روایت کا تذکرہ جو اس بات پر دلالت کرتی ہے		باب 38: پیشاب کرتے وقت لوگوں سے دور جانے کو ترک	



۸۷	کرنے کی اجازت	باب 50: مسلمانوں کے راستے میں اور ان کے سائے کی اس
۸۸	باب 39: پاخانہ کے وقت پر وہ کر لینا مستحب ہے	جگہ جہاں وہ بیٹھتے ہوں وہاں پاخانہ کرنے کی ممانعت
۸۹	باب 40: خواتین کے لئے رات کے وقت قضاے حاجت کے لئے کھلی جگہ پر جانے کی اجازت ہے	باب 51: دائیں ہاتھ کے ذریعے شرمگاہ کو چھونے کی ممانعت
۹۰	باب 41: پیشاب سے بچنا تاکہ وہ جسم یا کپڑوں پر نہ لگ جائے	باب 52: بیت الخلاء میں داخل ہونے کے وقت مرد و شیطان سے پناہ مانگنا
۹۱	باب 42: پاخانہ یا پیشاب کرتے وقت قبلہ کی طرف رخ یا پیٹھ کرنے کی ممانعت کے بارے میں نبی اکرم ﷺ سے منقول روایت کا تذکرہ جو عام لفظ کے ذریعے منقول ہے لیکن اس کی مراد "خاص" ہے	باب 53: پاخانہ کے لئے جاتے ہوئے استنجاء کے لئے پتھر تیار رکھنا
۹۲	باب 43: اس روایت کا تذکرہ جو پیشاب کرتے وقت قبلہ کی طرف رخ کرنے کی ممانعت کے بعد اس کی اجازت کے بارے میں نبی اکرم ﷺ سے نقل کی گئی ہے جو "مجل" ہے جس کی وضاحت نہیں کی گئی ہے	باب 54: قضاے حاجت کے وقت بات چیت کرنے کی ممانعت
۹۳	باب 44: اس روایت کا تذکرہ جو ان سابقہ دو ابواب میں میری ذکر کردہ روایات کی وضاحت کرتی ہے	باب 55: مسلمان کا دوسرے مسلمان کی شرمگاہ کی طرف دیکھنے کی ممانعت
۹۴	باب 45: کھڑے ہو کر پیشاب کرنے کی اجازت	باب 56: جو شخص پیشاب کرنے والے کو سلام کرے اسے سلام کا جواب دینے کی کراہت
۹۵	باب 46: کھڑے ہو کر پیشاب کرتے وقت پاؤں کو کشادہ کرنا مستحب ہے	باب 57: مسلمان کا دوسرے مسلمان کی شرمگاہ کی طرف دیکھنے کی ممانعت
۹۶	باب 47: پیشاب کرنے والے کو "پانی بہانے والے" کا نام دینا مکروہ ہے	باب 58: جفت کی بجائے طاق تعداد میں پتھروں کے ذریعے استنجاء کرنے کا حکم ہونا
۹۷	باب 48: طشت میں پیشاب کرنے کی اجازت	باب 59: اس بات کی دلیل کا تذکرہ کہ طاق تعداد کے ذریعے پاکیزگی حاصل کرنے کا حکم
۹۸	باب 49: ایسا ٹھہرا پانی جو بہتا نہ ہو اس میں پیشاب کرنے کی ممانعت	باب 60: اس بات کا تذکرہ کہ پاکیزگی حاصل کرتے ہوئے طاق تعداد کا حکم ہونا استحباب کے طور پر ہے ایجاب کے طور پر نہیں ہے
۹۹	باب 50: اس کی ممانعت میں اس بات پر دلالت پائی جاتی ہے کہ بپتہ ہوئے پانی میں پیشاب کرنا مباح ہے	باب 61: دائیں ہاتھ کے ذریعے استنجاء کرنے کی ممانعت
۱۰۰	باب 51: تین پتھروں سے کم کے ذریعے استنجاء کرنے کی ممانعت	باب 62: تین پتھروں سے کم کے ذریعے استنجاء کرنے کی ممانعت

باب 53: بات کو دہلیں کہ تمہیں پتھروں سے کم کے ذریعے استجواب نہ ملے	۱۱۲	باب 75: جس پانی میں کتے نے منہ ڈال ہوا ہے بہانے کا حکم ہوتا	۱۲۳
باب 54: جس عورت کا تذکرہ جس کی وجہ سے بڑی یا لید کے ذریعے استجواب کرنے سے منع کیا گیا ہے	۱۱۳	باب 76: تیندے سے بیدار ہونے والے شخص کے لئے ہاتھ کو دھونے سے پہلے برتن میں ڈالنے کی ممانعت	۱۲۶
باب 55: (ابو بکر مجہول) پانی کے ذریعے استجواب کرنا	۱۱۵	باب 77: اس بات کی دلیل کا تذکرہ کہ نبی اکرم ﷺ نے اپنے اس فرمان "وہ شخص یہ بات نہیں جانتا کہ اس کا ہاتھ رات بھر کہاں رہا ہے"	۱۲۷
باب 56: نبی اکرم ﷺ کا پانی کے ذریعے استجواب کرنے کا تذکرہ	۱۱۶	باب 78: اس بات کی دلیل کا تذکرہ کہ جب پانی میں ایسے جانور کا گوشت مل جائے جس کا گوشت کھایا جاسکتا ہو تو وہ پانی ناپاک نہیں ہوتا	۱۲۸
باب 57: پانی کے ذریعے استجواب کرنے کو "فطرت" کا نام دینا	۱۱۷	باب 79: نبی کے جوٹے کے ذریعے وضو کرنے کی اجازت	۱۲۸
باب 58: پانی کے ذریعے استجواب سے فارغ ہونے کے بعد ہاتھ کو زمیں پر متا ہوا ان دونوں کو دھو لیتا	۱۱۸	باب 80: اس بات کی دلیل کا تذکرہ کہ پانی میں کبھی گرنے کی وجہ سے پانی ناپاک نہیں ہوتا	۱۲۸
باب 59: نیت اللہ سے پہر نکلتے وقت کی دعا	۱۱۹	باب 81: آب مستعمل کے ذریعے وضو کرنے کا مباح ہونا	۱۳۳
باب 60: (ابو بکر مجہول) اس پانی کا تذکرہ جو ناپاک نہیں ہوتا اور وہ پانی کہ جب اس میں نجاست مل جائے تو وہ ناپاک ہو جاتا ہے	۱۲۰	باب 82: وضو کرنے والے شخص کے وضو سے بچے ہوئے پانی کے ذریعے وضو کرنا مباح ہے	۱۳۵
باب 61: نبی اکرم ﷺ سے متحول اس روایت کا تذکرہ جس میں پانی کے پوک ہونے کی غمی کی غمی ہے	۱۲۱	باب 83: عورت کے وضو سے بچے ہوئے پانی سے وضو کرنا مباح ہے	۱۳۶
باب 62: سیرت ذکر کردہ "محمدا" روایت کے الفاظ کی وضاحت کہنے والی روایت کا تذکرہ	۱۲۱	باب 84: عورت کے غسل جنابت سے بچے ہوئے پانی کے ذریعے وضو کرنا مباح ہے	۱۳۷
باب 63: نبی اکرم ﷺ کے تھمرے ہوئے پانی میں غسل کرنے کی ممانعت	۱۲۲	باب 85: اس بات کی دلیل کہ حیض والی عورت کا جوٹا ناپاک نہیں ہوتا	۱۳۷
باب 64: (ابو بکر مجہول) اس میں میٹھا کر دیا گیا ہو اس کے ذریعے وضو کرنے کی ممانعت اور اس میں سے پینے کی ممانعت۔ جو یہ فقہاء کے ذریعے مذکور ہے لیکن اس کی مراد "نہی" ہے	۱۲۳	باب 86: سند کے پانی کے ذریعے وضو یا غسل کرنے کی اجازت	۱۳۸
باب 65: کتے کے (برتن میں) منہ ڈالنے پر برتن کو دھونے	۱۲۳	باب 87: ایسے پانی کے ذریعے وضو یا غسل کرنے کی اجازت جو مشرکین کے برتنوں اور مسکینوں میں ہو اور اس بات کی دلیل کہ مشرکین کے چڑے کی دباغت کرنے سے چڑا پاک ہو	۱۳۸



۱۵۳	کے لئے پانی موجود ہوتا ہے	۱۳۰	ہوتا ہے
۱۵۳	باب 100: میری ذکر کردہ "محمل" الفاظ والی روایت کی	۱۳۱	باب 88: ایسے پانی کے ذریعے وضو کرنے کی اجازت ہے جو
۱۵۳	وضاحت کرنے والی روایت کا تذکرہ	۱۳۱	مردار کے چمڑے میں ہو
۱۵۵	باب 101: برتنوں کو ڈھانچے وقت اللہ کا نام لینے کا حکم ہونا	۱۳۱	جبکہ اس کی دباغت کر لی گئی ہو
۱۵۶	اور اس علت کا تذکرہ جس کی وجہ سے نبی اکرم ﷺ نے برتنوں	۱۳۲	باب 89: اس بات کی دلیل کہ جس جانور کا گوشت کھایا جاتا
۱۵۶	کو ڈھانچنے کا حکم دیا ہے	۱۳۲	ہے اس کا پیشاب ناپاک نہیں ہوتا
۱۵۹	جَمَاعُ أَبْوَابِ سُنَنِ السَّوَالِكِ وَفَضَائِلُ	۱۳۳	باب 90: نبی اکرم ﷺ کے حوالے سے نقل کی گئی اس روایت
۱۵۹	ابواب کا مجموعہ: مسواک کی سنتیں اور اس کے فضائل	۱۳۳	کا تذکرہ
۱۶۰	باب 102: نبی اکرم ﷺ کا گھر تشریف لانے کے بعد	۱۳۵	باب 91: اس بات کی دلیل کا تذکرہ کہ وضو کے لئے پانی کے
۱۶۰	مسواک کے ذریعے آغاز کرنا	۱۳۵	ایک "مذ" کا تعین کرنا
۱۶۰	باب 103: مسواک کی فضیلت اور اس کے ذریعے منہ کو صاف	۱۳۶	باب 92: ایک "مذ" سے کم پانی کے ذریعے وضو کرنے کی اجازت
۱۶۰	کرنا	۱۳۶	ہوتا
۱۶۱	باب 104: تہجد کے لئے نیند سے بیدار ہونے کے وقت مسواک	۱۳۷	باب 93: اس بات کی دلیل کا تذکرہ کہ جس پانی کے ذریعے
۱۶۱	کرنے کا مستحب ہونا	۱۳۷	آدمی وضو کرتا ہے
۱۶۲	باب 105: مسواک کی فضیلت اور جس نماز کے لئے مسواک	۱۳۹	باب 94: پانی بہاتے ہوئے میانہ روی کا مستحب ہونا اور
۱۶۲	کی گئی ہو اس کا اجر و ثواب	۱۳۹	فضول خرچی کا ناپسندیدہ ہونا
۱۶۳	باب 106: ہر نماز کے وقت مسواک کا حکم ہونا یہ استحباب	۱۳۹	اور پانی کے دوسووں سے بچنے کا حکم ہوتا
۱۶۳	اور فضیلت کا حکم ہے	۱۴۰	جَمَاعُ أَبْوَابِ الْاَوَائِيْ يَتَوَضَّأُ فِيْهِمْ اَوْ يُغْتَسِلُ
۱۶۳	وجوب اور فرض ہونے کے حوالے سے حکم نہیں ہے	۱۵۰	ابواب کا مجموعہ: جوان برتنوں کے بارے میں ہیں جن میں وضو
۱۶۳	باب 107: اس بات کی دلیل کا تذکرہ کہ مسواک کا حکم ہونا	۱۵۰	کیا جاتا ہے یا غسل کیا جاتا ہے
۱۶۴	فضیلت کا حکم ہے فرض حکم نہیں ہے	۱۵۱	باب 95: تائب سے بنے ہوئے برتن سے وضو یا غسل کرنا
۱۶۵	باب 108: نبی اکرم ﷺ کا مسواک کرنے کا طریقہ	۱۵۱	مباح ہے
۱۶۶	جَمَاعُ أَبْوَابِ التَّوَضُّؤِ وَسُنَنِ	۱۵۱	باب 96: شیشے سے بنے ہوئے برتن میں وضو کرنا مباح ہے
۱۶۶	ابواب کا مجموعہ: وضو اور اس کی سنتیں	۱۵۲	باب 97: چمڑے کے چھوٹے ڈول اور بڑے پیالے سے وضو
۱۶۶	باب 109: وضو اور غسل کے لئے نئے سرے سے نیت کرنے	۱۵۲	کرنا مباح ہے
۱۶۶	کا واجب ہونا	۱۵۳	باب 98: جھان اور قصاع (مخصوص قسم کے پیالوں) سے وضو
۱۶۷	باب 110: وضو کے وقت بسم اللہ پڑھنا	۱۵۳	کرنا مباح ہے
۱۶۷	باب 111: نیند سے بیدار ہونے پر دونوں ہاتھ برتن میں		باب 99: برتنوں کو ڈھانچنے کا حکم ہونا۔ وہ برتن جن میں وضو

باب 126: وضو کے دوران پاؤں کے ٹکڑے نہ دھونے کی شدید مذمت	۱۶۸	داخل کرنے سے پہلے انہیں تین مرتبہ دھونے کا حکم ہوتا
باب 127: اس بات کی دلیل کا تذکرہ کہ پاؤں پر مسح کرنا جائز نہیں ہے ایسا نہیں ہے جیسا کہ رافضی اور خارجی اس بات کے قائل ہیں	۱۶۹	باب 112: نبی اکرم ﷺ سے منقول حدیث کو قیاس اور رائے کے مقابلے میں پیش کرنے کا مکروہ ہونا
باب 128: اس بات کا بیان کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے اس فرمان میں پاؤں کو دھونے کا حکم دیا ہے	۱۷۰	باب 113: دونوں ہاتھ برتن میں داخل کرنے سے پہلے انہیں دھونے کا طریقہ اور نبی اکرم ﷺ کے وضو کا طریقہ
باب 129: وضو کے دوران پاؤں پر مسح کرنے اور انہیں دھونے کو ترک کرنے کی شدید مذمت	۱۷۱	باب 114: ایک ہی چلو کے ذریعے کلی کرنے اور ناک میں پانی ڈالنے کا مباح ہونا اور ایک، ایک مرتبہ وضو کرنا
باب 130: وضو کے دوران پاؤں کی انگلیوں کو دھونا	۱۷۲	باب 115: نیند سے بیدار ہونے کے وقت ناک میں پانی ڈالنے کا حکم ہونا
اور اس میں اس بات کی دلیل موجود ہے کہ پاؤں کو دھونا فرض ہے اس پر مسح کرنا فرض نہیں ہے	۱۷۳	باب 116: ناک میں پانی ڈالتے ہوئے مبالغہ کرنے کا حکم ہونا جبکہ وضو کرنے والا شخص روزہ دار نہ ہو
باب 131: وضو کے دوران پاؤں کی انگلیوں کے درمیان خلل کرنا	۱۷۴	باب 117: وضو کے دوران چہرہ دھوتے وقت داڑھی کا خلال کرنا
باب 132: نبی اکرم ﷺ کے تین، تین مرتبہ وضو کرنا	۱۷۵	باب 118: چہرہ دھوتے وقت پانی کو چہرے پر زور سے مارنا مستحب ہے
باب 133: دو، دو مرتبہ وضو کرنے کا مباح ہونا	۱۷۶	باب 119: سر کے مسح کیلئے نئے سرے سے پانی لینا مستحب ہے جو ہاتھوں پر رہ جائے والی تری کے علاوہ ہو
باب 134: ایک، ایک مرتبہ وضو کرنا مباح ہے	۱۷۷	باب 120: دونوں ہاتھوں کے ساتھ سر کا مسح کرنا مستحب ہے تاکہ پورے سر کا مسح ہو جائے اور مسح کا طریقہ اور مسح کرتے ہوئے سر کے پچھلے حصے سے پہلے آگے والے حصے سے آغاز کیا جائے گا
باب 135: وضو کے دوران بعض اعضاء کو جفت تعداد میں اور بعض کو طاق تعداد میں دھونا مباح ہے	۱۷۸	باب 121: اس بات کی دلیل کا تذکرہ کہ سر پر مسح ہاتھوں پر رہ جانے والے پانی کی تری کے ذریعے بھی ہو سکتا ہے
باب 136: وضو کے اعضاء کو تین سے زیادہ مرتبہ دھونے کی ممانعت	۱۷۹	باب 122: وضو کے دوران پورے سر کا مسح کرنا
باب 137: اچھی طرح وضو کرنے کا حکم ہونا	۱۸۰	باب 123: کالوں کے اندرونی اور بیرونی حصے کا مسح کرنا
باب 138: جب طبیعت آمادہ نہ ہو اس وقت اچھی طرح وضو کرنے کے نتیجے میں	۱۸۱	باب 124: اس بات کی دلیل کا تذکرہ کہ وہ دو بخنے جن کے بارے میں وضو کرنے والے شخص کو یہ حکم دیا گیا
گناہوں کا قلم ہو جانا اور نیکیوں میں اضافہ ہونے کا تذکرہ	۱۸۲	باب 125: وضو کے دوران ایڑیاں نہ دھونے کی شدید مذمت
باب 139: وضو میں دائیں طرف والے اعضاء سے آغاز کرنے کا حکم ہونا	۱۸۳	
باب 140: اس بات کی دلیل کا تذکرہ کہ وضو کے دوران	۱۸۴	



- دائیں طرف سے آغاز کرنے کا حکم ہوتا ۱۹۵
- استحباب اور اختیار کے حوالے سے ہے یہ فرض یا واجب حکم نہیں ہے ۱۹۵
- باب ۱۴۱: عمامہ پر مسح کرنے کی اجازت ۱۹۵
- جَمَاعُ أَبْوَابِ الْمَسْجِدِ عَلَى الْخَفِيِّينَ
- ابواب کا مجموعہ۔ موزوں پر مسح کرنا ۱۹۸
- باب ۱۴۲: مسافر اور مقیم کے لئے مدت کے تعین کے ذکر کے بغیر موزوں پر مسح کرنے کا تذکرہ جو ”مجل“ روایت کے ذریعے (منقول ہے) جس کی وضاحت نہیں کی گئی ۱۹۸
- باب ۱۴۳: نبی اکرم ﷺ کا حضر کے دوران موزوں پر مسح کرنے کا تذکرہ ۲۰۰
- باب ۱۴۴: سورہ مائدہ کے نازل ہونے کے بعد نبی اکرم ﷺ کے موزوں پر مسح کرنے کا تذکرہ ۲۰۱
- باب ۱۴۵: موئے موزوں پر مسح کرنے کی اجازت ۲۰۲
- باب ۱۴۶: میری ذکر کردہ ”مجل“ الفاظ والی روایت کی وضاحت کرنے والی روایت کا تذکرہ ۲۰۳
- باب ۱۴۷: اس بات کی دلیل کا تذکرہ کہ دونوں پاؤں دھونے سے پہلے ایک موزے کو پہننے والا شخص جب دوسرا پاؤں دھونے کے بعد دوسرے موزے کو پہنے گا ۲۰۴
- باب ۱۴۸: مقیم اور مسافر شخص کے لئے موزوں پر مسح کرنے کے لئے مدت کے تعین کا تذکرہ ۲۰۶
- باب ۱۴۹: اس بات کی دلیل کا تذکرہ کہ موزوں پر مسح کرنے کا حکم ۲۰۷
- باب ۱۵۰: اس بات کی دلیل کا تذکرہ کہ موزوں پر مسح کی رخصت اس حدیث کے لئے ہے جو وضو کو واجب کرتا ہے یہ جنابت کے لئے نہیں ہے جو غسل کو واجب کرتی ہے ۲۰۸
- باب ۱۵۱: سنت سے منہ پھیرتے ہوئے موزوں پر مسح کو ترک کرنے کی شدید مذمت ۲۰۸
- باب ۱۵۲: جرابوں اور جوتوں پر مسح کرنے کی رخصت ۲۰۹
- باب ۱۵۳: نبی اکرم ﷺ سے منقول ان روایات کا تذکرہ جو جوتوں پر مسح کرنے کے بارے میں ”مجل“ طور پر منقول ہیں ۲۱۰
- باب ۱۵۴: اس بات کی دلیل کا تذکرہ کہ نبی اکرم ﷺ نے جب جوتوں پر مسح کیا تھا ۲۱۱
- باب ۱۵۵: نبی اکرم ﷺ کے حوالے سے منقول ان روایات کا تذکرہ جو پاؤں پر مسح کے بارے میں ہیں ۲۱۱
- باب ۱۵۶: اس بات کی دلیل کا تذکرہ کہ نبی اکرم ﷺ نے جب پاؤں پر مسح کیا تھا تو آپ با وضو حالت میں تھے بے وضو حالت میں نہیں تھے ۲۱۲
- باب ۱۵۷: وضو کرنے والے شخص کا ایسے شخص سے مدد لینے کی اجازت جو اس پر پانی بہا دے تاکہ وہ شخص وضو کر لے ۲۱۳
- باب ۱۵۸: ایک ہی برتن کے ذریعے کئی افراد کے وضو کرنے کی اجازت ۲۱۳
- باب ۱۵۹: ایک ہی برتن کے ذریعے مردوں اور خواتین کے وضو کرنے کی اجازت ۲۱۳
- جَمَاعُ أَبْوَابِ
- ابواب کا مجموعہ: واجب قرار دیئے بغیر وضو کرنے کی فضیلت اور استحباب (کے بارے میں روایات) ۲۱۵
- باب ۱۶۰: اللہ کے ذکر کے لئے وضو کرنا مستحب ہے اگرچہ بے وضو حالت میں ذکر کرنا مباح ہے ۲۱۵
- باب ۱۶۱: اس بات کی دلیل کا تذکرہ کہ نبی اکرم ﷺ نے بے وضو حالت میں اللہ تعالیٰ کے ذکر کو ناپسند کیا ہے ۲۱۶
- باب ۱۶۲: قرآن کی تلاوت جو سب سے افضل ذکر ہے اسے بے وضو حالت میں کرنے کی اجازت ۲۱۷
- باب ۱۶۳: اللہ تعالیٰ سے دعا کرنے اور کچھ ننگے کے لئے وضو کرنا مستحب ہے ۲۱۹
- باب ۱۶۴: جنبی شخص جب سونے کا ارادہ کرے تو اس کے

۲۲۰	لئے وضو کرنا مستحب ہے	۲۲۰	گواہی دینے کی فضیلت
۲۲۱	باب ۱۸۵: اس بات کی دلیل کا تذکرہ کہ جبھی شخص کو سوتے وقت جس وضو کے کرنے کا حکم دیا گیا ہے	۲۲۱	باب ۱۸۵: غسل جنابت (کے بارے میں روایات)
۲۲۱	باب ۱۸۶: جب جبھی شخص سونے کا ارادہ کر لے تو اس کے لئے وضو کے ساتھ شرم گاہ کو دھو لینا بھی مستحب ہے	۲۲۱	باب ۱۷۶: نبی اکرم ﷺ کے حوالے سے منقول ان روایات کا تذکرہ
۲۲۲	باب ۱۶۷: جبھی شخص جب کچھ کھانے کا ارادہ کرے تو اس کے لئے وضو کرنا مستحب ہے	۲۲۲	باب ۱۷۷: انزال کے بغیر محبت کرنے کی صورت میں غسل کا قضا ہونے کے حکم کے منسوخ ہونے کا تذکرہ
۲۲۲	باب ۱۶۸: سوتے وقت وضو کرنا مستحب ہے۔ اگرچہ آدمی اس وقت جبھی نہ ہوتا کہ اس کی رات با وضو حالت میں بسر ہو	۲۲۲	باب ۱۷۸: شرم گاہوں کے ایک دوسرے کو چھو لینے یا ان دونوں کے مل جانے سے غسل واجب ہونے کا تذکرہ اگرچہ آدمی کو انزال نہ ہو
۲۲۳	باب ۱۶۹: اس بات کی دلیل کا تذکرہ کہ جبھی شخص کو کھانے کے لئے جس وضو کا حکم دیا گیا ہے	۲۲۳	باب ۱۷۹: غسل جنابت کے لئے نیت کرنا واجب ہے
۲۲۳	وہ نماز کے وضو کی مانند ہے	۲۲۳	باب ۱۸۰: اس بات کی دلیل کا تذکرہ کہ کئی خواتین کے ساتھ محبت کرنا ایک سے زیادہ غسل کو واجب نہیں کرتا
۲۲۳	باب ۱۷۰: اس بات کی دلیل کا تذکرہ کہ جبھی شخص کو کھانے کے ارادے کے وقت جس وضو کا حکم دیا گیا ہے وہ استحباب اور ارشاد کے اعتبار سے ہے۔ فضیلت اور مباح ہونے کے حوالے سے ہے	۲۲۳	باب ۱۸۱: مرد کے اس مادہ تولید کا تذکرہ جو غسل کو واجب کرتا ہے
۲۲۳	باب ۱۷۱: اس بات کی دلیل کا تذکرہ کہ میں نے وضو کے مستحب ہونے کے بارے میں جو روایات	۲۲۳	باب ۱۸۲: انزال ہونے کی وجہ سے غسل کا واجب ہونا
۲۲۳	باب ۱۷۲: دوبارہ محبت کرنے کے وقت وضو کرنا مستحب ہے یہ حکم ایک "مجمل" روایت کے ذریعے ثابت ہے جس کی وضاحت نہیں کی گئی	۲۲۳	باب ۱۸۳: عورت کو احتلام میں جب انزال ہو جائے تو اس پر غسل کے واجب ہونے کا تذکرہ
۲۲۳	باب ۱۷۳: اس بات کی دلیل کا تذکرہ کہ دوبارہ محبت کرنے والے شخص نے جو وضو کرنا ہے وہ نماز کے وضو کی مانند ہوگا	۲۲۳	باب ۱۸۴: اس بات کی دلیل کا تذکرہ کہ آدمی کے غسل کرنے کے لئے پانی کی کوئی مقدار متعین نہیں ہے
۲۲۳	باب ۱۷۴: اس بات کی دلیل کا تذکرہ کہ محبت کے ارادے کے وقت وضو کرنے کا حکم استحباب	۲۲۳	باب ۱۸۵: غسل جنابت کے وقت پردہ تان لینا
۲۲۳	باب ۱۷۵: وضو سے فارغ ہونے کے بعد "لا الہ الا اللہ" پڑھنے اور نبی اکرم ﷺ کے لئے رسالت اور عبودیت کی	۲۲۳	باب ۱۸۶: بڑے برتن، ٹب اور پیالے سے پانی لے کر غسل کرنا مباح ہے
۲۲۳	باب ۱۸۷: غسل جنابت کا طریقہ	۲۲۳	باب ۱۸۸: سر پر پانی بہانے سے پہلے پانی کے ذریعے بالوں کی جڑوں کا خال کرنا اور خال کر لینے کے بعد سر پر پانی کے تین لپ ڈال لینا
۲۲۳	باب ۱۸۹: جس شخص کے بال زیادہ ہوں اور لمبے ہوں	۲۲۳	باب ۱۸۹: جس شخص کے بال زیادہ ہوں اور لمبے ہوں



۲۵۶	بے ہوشی کے بعد جو غسل کیا تھا	۲۳۵	زکاء غسل جنابت میں سر پر پانی کے تحت پ بہانے پر اسکا کرنا
۲۵۷	باب 201: جنبی شخص کے لئے سوتے وقت غسل کرنا مستحب ہے	۲۳۶	بے ہوشی کے بعد جو غسل کیا تھا
۲۵۸	باب 202: اس بات کی دلیل کا تذکرہ نبی اکرم ﷺ سورہ	۲۳۷	بے ہوشی کے بعد جو غسل کیا تھا
۲۵۹	باب 203: تیمم سے متعلق آیت نازل ہونے سے پہلے	۲۳۸	بے ہوشی کے بعد جو غسل کیا تھا
۲۶۰	باب 204: جب آدمی کو سفر کے دوران کسی دنیاوی فائدے	۲۳۹	بے ہوشی کے بعد جو غسل کیا تھا
۲۶۱	باب 205: اللہ تعالیٰ نے اپنے نبی کو آپ سے پہلے کے انبیاء پر	۲۴۰	بے ہوشی کے بعد جو غسل کیا تھا
۲۶۲	باب 206: اس بات کی دلیل کا تذکرہ کہ جس چیز پر بھی	۲۴۱	بے ہوشی کے بعد جو غسل کیا تھا
۲۶۳	باب 207: تیمم کے ذریعے تیمم کرنا مباح ہے	۲۴۲	بے ہوشی کے بعد جو غسل کیا تھا
۲۶۴	باب 208: اس بات کی دلیل کا تذکرہ کہ تیمم میں ایک ضرب	۲۴۳	بے ہوشی کے بعد جو غسل کیا تھا
۲۶۵	باب 209: تیمم کے لئے مٹی پر ہاتھ مارنے کے بعد ان پر	۲۴۴	بے ہوشی کے بعد جو غسل کیا تھا
۲۶۶	باب 210: تیمم کے لئے زمین پر ہاتھ مارنے کے بعد ان	۲۴۵	بے ہوشی کے بعد جو غسل کیا تھا
۲۶۷	باب 211: پہلے اور انہیں چہرے اور دونوں ہاتھوں	۲۴۶	بے ہوشی کے بعد جو غسل کیا تھا
۲۶۸	باب 212: پہلے دونوں ہاتھوں سے مٹی جھڑنا	۲۴۷	بے ہوشی کے بعد جو غسل کیا تھا
۲۶۹	باب 213: پہلے دونوں ہاتھوں سے مٹی جھڑنا	۲۴۸	بے ہوشی کے بعد جو غسل کیا تھا
۲۷۰	باب 214: پہلے دونوں ہاتھوں سے مٹی جھڑنا	۲۴۹	بے ہوشی کے بعد جو غسل کیا تھا
۲۷۱	باب 215: پہلے دونوں ہاتھوں سے مٹی جھڑنا	۲۵۰	بے ہوشی کے بعد جو غسل کیا تھا
۲۷۲	باب 216: پہلے دونوں ہاتھوں سے مٹی جھڑنا	۲۵۱	بے ہوشی کے بعد جو غسل کیا تھا
۲۷۳	باب 217: پہلے دونوں ہاتھوں سے مٹی جھڑنا	۲۵۲	بے ہوشی کے بعد جو غسل کیا تھا
۲۷۴	باب 218: پہلے دونوں ہاتھوں سے مٹی جھڑنا	۲۵۳	بے ہوشی کے بعد جو غسل کیا تھا
۲۷۵	باب 219: پہلے دونوں ہاتھوں سے مٹی جھڑنا	۲۵۴	بے ہوشی کے بعد جو غسل کیا تھا
۲۷۶	باب 220: پہلے دونوں ہاتھوں سے مٹی جھڑنا	۲۵۵	بے ہوشی کے بعد جو غسل کیا تھا
۲۷۷	باب 221: پہلے دونوں ہاتھوں سے مٹی جھڑنا	۲۵۶	بے ہوشی کے بعد جو غسل کیا تھا
۲۷۸	باب 222: پہلے دونوں ہاتھوں سے مٹی جھڑنا	۲۵۷	بے ہوشی کے بعد جو غسل کیا تھا
۲۷۹	باب 223: پہلے دونوں ہاتھوں سے مٹی جھڑنا	۲۵۸	بے ہوشی کے بعد جو غسل کیا تھا
۲۸۰	باب 224: پہلے دونوں ہاتھوں سے مٹی جھڑنا	۲۵۹	بے ہوشی کے بعد جو غسل کیا تھا
۲۸۱	باب 225: پہلے دونوں ہاتھوں سے مٹی جھڑنا	۲۶۰	بے ہوشی کے بعد جو غسل کیا تھا
۲۸۲	باب 226: پہلے دونوں ہاتھوں سے مٹی جھڑنا	۲۶۱	بے ہوشی کے بعد جو غسل کیا تھا
۲۸۳	باب 227: پہلے دونوں ہاتھوں سے مٹی جھڑنا	۲۶۲	بے ہوشی کے بعد جو غسل کیا تھا
۲۸۴	باب 228: پہلے دونوں ہاتھوں سے مٹی جھڑنا	۲۶۳	بے ہوشی کے بعد جو غسل کیا تھا
۲۸۵	باب 229: پہلے دونوں ہاتھوں سے مٹی جھڑنا	۲۶۴	بے ہوشی کے بعد جو غسل کیا تھا
۲۸۶	باب 230: پہلے دونوں ہاتھوں سے مٹی جھڑنا	۲۶۵	بے ہوشی کے بعد جو غسل کیا تھا
۲۸۷	باب 231: پہلے دونوں ہاتھوں سے مٹی جھڑنا	۲۶۶	بے ہوشی کے بعد جو غسل کیا تھا
۲۸۸	باب 232: پہلے دونوں ہاتھوں سے مٹی جھڑنا	۲۶۷	بے ہوشی کے بعد جو غسل کیا تھا
۲۸۹	باب 233: پہلے دونوں ہاتھوں سے مٹی جھڑنا	۲۶۸	بے ہوشی کے بعد جو غسل کیا تھا
۲۹۰	باب 234: پہلے دونوں ہاتھوں سے مٹی جھڑنا	۲۶۹	بے ہوشی کے بعد جو غسل کیا تھا
۲۹۱	باب 235: پہلے دونوں ہاتھوں سے مٹی جھڑنا	۲۷۰	بے ہوشی کے بعد جو غسل کیا تھا
۲۹۲	باب 236: پہلے دونوں ہاتھوں سے مٹی جھڑنا	۲۷۱	بے ہوشی کے بعد جو غسل کیا تھا
۲۹۳	باب 237: پہلے دونوں ہاتھوں سے مٹی جھڑنا	۲۷۲	بے ہوشی کے بعد جو غسل کیا تھا
۲۹۴	باب 238: پہلے دونوں ہاتھوں سے مٹی جھڑنا	۲۷۳	بے ہوشی کے بعد جو غسل کیا تھا
۲۹۵	باب 239: پہلے دونوں ہاتھوں سے مٹی جھڑنا	۲۷۴	بے ہوشی کے بعد جو غسل کیا تھا
۲۹۶	باب 240: پہلے دونوں ہاتھوں سے مٹی جھڑنا	۲۷۵	بے ہوشی کے بعد جو غسل کیا تھا
۲۹۷	باب 241: پہلے دونوں ہاتھوں سے مٹی جھڑنا	۲۷۶	بے ہوشی کے بعد جو غسل کیا تھا
۲۹۸	باب 242: پہلے دونوں ہاتھوں سے مٹی جھڑنا	۲۷۷	بے ہوشی کے بعد جو غسل کیا تھا
۲۹۹	باب 243: پہلے دونوں ہاتھوں سے مٹی جھڑنا	۲۷۸	بے ہوشی کے بعد جو غسل کیا تھا
۳۰۰	باب 244: پہلے دونوں ہاتھوں سے مٹی جھڑنا	۲۷۹	بے ہوشی کے بعد جو غسل کیا تھا

لکھنؤ

۲۹۵

۲۹۶

۲۹۸

۲۹۲

۲۹۳

۲۹۳

۲۹۵

۲۹۶

۲۹۷

۲۹۸

۲۹۹

۳۰۰

۳۰۱

۳۰۲

۳۰۳

۳۰۴

باب 211: اس بات کی دلیل کا تذکرہ کہ جنبی شخص کے لئے

سفر کے دوران

پانی کی عدم دستیابی کی صورت میں تیمم کرنا جائز ہے

باب 212: چھپک زدہ اور زخمی شخص کے لئے تیمم کرنے کی

اجازت ہے

باب 213: سلام کا جواب دینے کے لئے حجر کے دوران تیمم

کرنا مستحب ہے اگرچہ پانی موجود ہو

جَمَاعَةُ ابْنِ ابِي شَيْبَةَ بِالتَّيَابِ بِالفَصْلِ مِنَ الْاَنْجَالِ

ابواب کا مجموعہ نجاست کو دھو کر کپڑوں کو پاک کرنا

باب 214: کپڑے سے حیض کے خون کو کھریج دینا اور پانی

کے ذریعے اسے رگڑ کر صاف کرنا اور اس کے بعد اس پر

پانی چھڑکنا

باب 215: اس بات کی دلیل کا تذکرہ کہ پانی کو چھڑکنے کا یہ

حکم اس کپڑے کے لئے ہے

باب 216: کپڑے سے حیض کے خون کو پانی اور بیری کے

تھول کے ذریعے دھونا مستحب ہے

باب 217: اس بات کی دلیل کا تذکرہ کہ حیض کے دوران جو

کپڑا پہنا ہوا تھا

باب 218: جنبی کے پسینے والے کپڑے کو دھونے کی اجازت

ہے اور اس بات کی دلیل کہ جنبی کا پسینہ پاک ہوتا ہے نجس

نہیں ہوتا

باب 219: اس بات کی دلیل کا تذکرہ کہ انسان کا پسینہ پاک

ہوتا ہے نجس نہیں ہوتا

باب 220: کپڑے پر لگے ہوئے بچی کے پیشاب کو دھونا

باب 221: بچی کے پیشاب کو دھونا جب وہ دودھ پیتی ہو اور

اس بارے میں اس بچی اور دودھ پیتے بچے کے پیشاب کے

درمیان فرق کا حکم

باب 222: لڑکے کے پیشاب کو چھینٹے مارنا اور پانی چھڑک

دینا جبکہ وہ ابھی کچھ کھانا نہ ہو

باب 223: کپڑے سے منی کو دھونا مستحب ہے

باب 224: اس بات کی دلیل کا تذکرہ کہ منی نجس نہیں ہوتی

ہے

باب 225: کپڑے پر لگی ہوئی مٹی پر پانی چھڑک دینا

جب کپڑے پر اس کے لٹکنے کی جگہ واضح نہ ہو

باب 226: خشک نجاست کو موزے یا جوتے کے نیچے دینے

کا تذکرہ

باب 227: مساجد میں پیشاب کرنے اور انہیں آلودہ کرنے

کی ممانعت

باب 228: جب منی تر ہو تو اسے اذخر (نامی گھاس) کے

ذریعے صاف کرنا

باب 229: مسجد میں پیشاب کرنے والے شخص کے فارغ

ہونے سے پہلے اسے درمیان میں روکنے کی ممانعت

باب 230: جب کتا کسی زمین پر بیٹھ جائے تو اس جگہ پر

پانی چھڑکنا مستحب ہے

باب 231: اس بات کی دلیل کہ مسجد میں سے کتے کے گزرنے

کی وجہ سے پانی چھڑکنا یا اس جگہ کو دھونا واجب نہیں ہوتا

## کتاب الصلاة

(نماز کے بارے میں روایات)

باب 1: پانچ نمازوں کی فرضیت کا آغاز

باب 2: پانچ نمازوں کی فرض رکعات کی تعداد کا تذکرہ

باب 3: میری ذکر کردہ "مجل" الفاظ والی روایت کی وضاحت

کرنے والی روایت کا تذکرہ اور اس بات کی دلیل کہ

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کا یہ کہنا: نماز پہلے دو رکعات فرض ہوئی

باب 4: پانچ نمازوں کی فرضیت اور اس بات کی دلیل کہ

صرف پانچ نمازیں ہی فرض ہیں

باب 5: اس بات کی دلیل کہ نماز قائم کرنا ایمان کا حصہ ہے





باب 47: مؤذن کے اذان دینے کے وقت شیطان کا مؤذن سے دور ہو جانا اور اس کا بھاگ جانا تاکہ وہ اذان کی آواز کو نہ سن سکے	۳۶۰	اور اونچی ہو وہ اس شخص کے مقابلے میں اذان دینے کا زیادہ حق دار ہے جس کی آواز پست ہوتی ہے	۳۶۰
باب 48: سفر کے دوران تمام نمازوں کے لئے اذان اور اقامت کا حکم ہونا	۳۶۱	باب 35: نماز کے لئے کھڑے ہو کر اذان دینے کا حکم ہے بیٹھ کر اذان نہیں دی جائے گی	۳۶۱
باب 49: سفر کے دوران اذان اور اقامت کہنے کا حکم	۳۸۷	باب 36: اس بات کی دلیل کا تذکرہ کہ اذان کا آغاز نبی اکرم ﷺ کے مدینہ منورہ ہجرت کرنے کے بعد ہوا تھا	۳۶۲
باب 50: میں نے مجمل الفاظ والی جو روایت ذکر کی ہے کہ جس کے الفاظ عام ہیں اور اس کی مراد خاص ہے اس کے مجمل الفاظ کی وضاحت کرنے والی روایت کا تذکرہ	۳۸۸	باب 37: اذان کے کلمات کا دو مرتبہ اور اقامت کے کلمات کا ایک مرتبہ حکم ہونا	۳۶۲
باب 51: سفر کے دوران اذان دینا	۳۸۹	باب 38: اس بات کی دلیل کا تذکرہ کہ حضرت بلال رضی اللہ عنہ کو اذان کے کلمات جفت تعداد	۳۶۳
باب 52: صبح صادق ہونے سے پہلے صبح کی نماز کے لئے اذان دینا مباح ہے	۳۹۲	باب 39: ہماری ذکر کردہ روایت کی وضاحت کرنے والی روایت کا تذکرہ	۳۶۵
باب 53: اس علت کا تذکرہ جس کی وجہ سے حضرت بلال رضی اللہ عنہ رات میں ہی	۳۹۳	باب 40: اقامت میں "قَدْ قَامَتِ الصَّلَاةُ" دو مرتبہ کہنا ہے	۳۶۹
(یعنی صبح صادق ہونے سے پہلے ہی) اذان دے دیتے تھے	۳۹۳	باب 41: اقامت کے کلمات دو مرتبہ کہنے کے ہمراہ اذان میں ترجیع کرنا اور یہ مباح اختلاف کی قسم سے تعلق رکھتا ہے	۳۷۰
باب 54: (وقت کی) اس مقدار کا تذکرہ	۳۹۳	باب 42: صبح کی نماز میں تھویب	۳۷۸
باب 55: نبی اکرم ﷺ کے حوالے سے منقول روایت کا تذکرہ	۳۹۳	باب 43: مؤذن کا "حی علی الصلوۃ" اور حی علی الفلاح کہتے ہوئے اذان کے دوران انحراف کرنا (یعنی دائیں بائیں منہ پھیرنا)	۳۸۱
باب 56: (نماز کا) وقت رخصت ہو جانے کے بعد نماز کے لئے اذان دینا	۳۹۹	باب 44: اذان کے دوران انگلیاں کان میں داخل کرنا	۳۸۲
باب 57: اس بات کا حکم ہے کہ (اذان کا جواب دیتے ہوئے) وہی کلمات کہے جائیں جو مؤذن کہتا ہے	۴۰۲	باب 45: اذان کی فضیلت اور اسے بلند آواز میں دینا اور اسے سننے والے ہر پتھر اور ڈھیلے اور درخت اور جن اور انسان کا (قیامت کے دن) مؤذن کے حق میں گواہی دینا	۳۸۲
باب 58: حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ اور سیدہ ام حبیبہ رضی اللہ عنہما کے حوالے سے منقول میری ذکر کردہ روایات کے الفاظ کی وضاحت کرنے والی روایات	۴۰۳	باب 46: جب لوگوں کے درمیان اذان دینے کے حوالے سے اختلاف ہو جائے	۳۸۳
باب 59: اذان سن کر یہ کلمات کہنے کی فضیلت کا تذکرہ جب آدمی بچے دل سے انہیں کہے	۴۰۶	توان کا اذان کے لئے قرعہ اندازی کرنا	۳۸۳
باب 60: اذان سن کے فارغ ہونے پر نبی اکرم ﷺ پر درود			

۴۲۳	۴۰۷	بہ نگیری کی فضیلت	۴۰۷	۴۲۳	۴۰۷	۴۲۳	۴۰۷
۴۲۶	۴۰۹	باب ۸۱: اذان کے وقت دعا مانگنا مستحب ہے اور اس وقت دعا کے قبول ہونے کی امید کی جاسکتی ہے	۴۰۹	۴۲۶	۴۰۹	۴۲۶	۴۰۹
۴۲۷	۴۱۰	باب ۸۲: اللہ تعالیٰ سے نبی اکرم ﷺ کے لئے وسیلہ کی دعا مانگنے کا طریقہ اور یہ دعا مانگنے والے شخص کا اس دعا کی وجہ سے قیامت کے دن (نبی اکرم ﷺ کی) شفاعت کا مستحق ہونا	۴۱۰	۴۲۷	۴۱۰	۴۲۷	۴۱۰
۴۲۸	۴۱۲	باب ۶۳: اذان سن کر اللہ تعالیٰ کی وحدانیت کی گواہی دینا	۴۱۲	۴۲۸	۴۱۲	۴۲۸	۴۱۲
۴۲۹	۴۱۳	باب ۶۴: اذان دینے کا معاوضہ وصول کرنے کی ممانعت	۴۱۳	۴۲۹	۴۱۳	۴۲۹	۴۱۳
۴۳۰	۴۱۴	باب ۶۵: نابینا شخص کے اذان دینے کی رخصت	۴۱۴	۴۳۰	۴۱۴	۴۳۰	۴۱۴
۴۳۱	۴۱۵	باب ۶۶: اذان اور اقامت کے دوران دعا مانگنا مستحب ہے اور یہ امید ہے کہ ان دونوں کے درمیان مانگی جانے والی دعا مسترد نہیں ہوگی	۴۱۵	۴۳۱	۴۱۵	۴۳۱	۴۱۵
۴۳۲	۴۱۶	باب ۶۷: اس بات کا تذکرہ کہ نبی اکرم ﷺ کے مدینہ منورہ ہجرت کرنے سے پہلے بیت المقدس کی طرف رخ کر کے نماز ادا کی جاتی تھی کیونکہ اس وقت میں "قبلہ" بیت المقدس تھا	۴۱۶	۴۳۲	۴۱۶	۴۳۲	۴۱۶
۴۳۳	۴۱۷	باب ۶۸: نماز کے لئے خانہ کعبہ کی طرف رخ کرنے کے حکم کا آغاز	۴۱۷	۴۳۳	۴۱۷	۴۳۳	۴۱۷
۴۳۴	۴۱۸	باب ۶۹: اس بات کی دلیل کا تذکرہ کہ قبلہ صرف خانہ کعبہ ہے تمام مسجد حرام (قبلہ) نہیں ہے	۴۱۸	۴۳۴	۴۱۸	۴۳۴	۴۱۸
۴۳۵	۴۱۹	باب ۷۰: اس بات کی دلیل کا تذکرہ کہ اس مقام پر لفظ "شتر" "سمت" کے معنی میں استعمال ہوا ہے	۴۱۹	۴۳۵	۴۱۹	۴۳۵	۴۱۹
۴۳۶	۴۲۰	باب ۷۱: نماز کے لئے نکلتے ہوئے انگلیوں کو ایک دوسرے	۴۲۰	۴۳۶	۴۲۰	۴۳۶	۴۲۰
۴۳۷	۴۲۱	باب ۷۲: نماز کے لئے نکلتے وقت دعا مانگنا	۴۲۱	۴۳۷	۴۲۱	۴۳۷	۴۲۱
۴۳۸	۴۲۲	باب ۷۳: نماز کے لئے مسجد کی طرف پیدل چل کر جانے کی فضیلت	۴۲۲	۴۳۸	۴۲۲	۴۳۸	۴۲۲
۴۳۹	۴۲۳	باب ۷۴: مسجد میں داخل ہوتے وقت نبی اکرم ﷺ پر سلام بھیجنا	۴۲۳	۴۳۹	۴۲۳	۴۳۹	۴۲۳
۴۴۰	۴۲۴	باب ۷۵: صف تک پہنچنے کے بعد اور تکبیر تحریمہ سے پہلے کچھ کلمات پڑھنا	۴۲۴	۴۴۰	۴۲۴	۴۴۰	۴۲۴
۴۴۱	۴۲۵	باب ۷۶: نماز کے لئے قبلہ کی طرف رخ کرنا واجب ہے	۴۲۵	۴۴۱	۴۲۵	۴۴۱	۴۲۵
۴۴۲	۴۲۶	باب ۷۷: آدمی جو بھی نماز ادا کرنا چاہتا ہے اسے شروع کرنے سے پہلے نئے سرے سے نیت کرے گا اور متعین طور پر اس نماز کی نیت کرے گا (جو وہ ادا کرنے لگا ہے)	۴۲۶	۴۴۲	۴۲۶	۴۴۲	۴۲۶
۴۴۳	۴۲۷	باب ۷۸: نماز کے آغاز میں تکبیر سے پہلے رفع یدین سے آغاز کرنا	۴۲۷	۴۴۳	۴۲۷	۴۴۳	۴۲۷
۴۴۴	۴۲۸	باب ۷۹: سردی کے موسم میں کپڑوں کے نیچے ہی رفع یدین کرنے کی اجازت اور رفع یدین کرتے ہوئے دونوں ہاتھوں کو کپڑوں سے باہر نہ نکالنا	۴۲۸	۴۴۴	۴۲۸	۴۴۴	۴۲۸
۴۴۵	۴۲۹	باب ۸۰: نماز میں رفع یدین کرتے ہوئے انگلیاں کھلی رکھنا	۴۲۹	۴۴۵	۴۲۹	۴۴۵	۴۲۹
۴۴۶	۴۳۰	باب ۸۱: نماز کے آغاز کے لئے تکبیر کہنا	۴۳۰	۴۴۶	۴۳۰	۴۴۶	۴۳۰
۴۴۷	۴۳۱	باب ۸۲: تکبیر تحریمہ اور قرأت کے درمیان دعا مانگنے کا تذکرہ	۴۳۱	۴۴۷	۴۳۱	۴۴۷	۴۳۱
۴۴۸	۴۳۲	باب ۸۳: اس شخص کی غفلت کا بیان جو یہ گمان کرتا ہے کہ وہ دعا جو قرآن کا حصہ نہ ہو	۴۳۲	۴۴۸	۴۳۲	۴۴۸	۴۳۲
۴۴۹	۴۳۳	باب ۸۴: تکبیر تحریمہ کے بعد اور قرأت سے پہلے دعا مانگنا	۴۳۳	۴۴۹	۴۳۳	۴۴۹	۴۳۳
۴۵۰	۴۳۴	باب ۸۵: نماز میں قرأت سے پہلے "اعوذ باللہ" پڑھنا	۴۳۴	۴۵۰	۴۳۴	۴۵۰	۴۳۴
۴۵۱	۴۳۵	باب ۸۶: فرض نماز میں تکبیر تحریمہ اور قرأت کے درمیان	۴۳۵	۴۵۱	۴۳۵	۴۵۱	۴۳۵

۴۶۱	بندے کا اللہ تعالیٰ سے اس کا فضل مانگنا	۴۴۷	الرحیمہ“ سورہ فاتحہ کی ایک آیت ہے
۴۶۲	باب 87: نماز میں خشوع اختیار کرنے کا حکم ہوتا	۴۴۸	باب 100: اس روایت کا تذکرہ جس سے استدلال کرنے میں اس شخص نے غلطی کی ہے
۴۶۳	باب 88: نماز کے دوران آسمان کی طرف نظر کرنے کی شدید مذمت	۴۴۹	باب 101: اس بات کی دلیل کا تذکرہ کہ حضرت انس رضی اللہ عنہ نے اپنے ان الفاظ ”میں نے ان حضرات میں سے کسی کو بھی
۴۶۴	باب 89: قرأت کا آغاز کرنے سے پہلے نماز میں دایاں ہاتھ بائیں ہاتھ پر رکھنا	۴۵۰	باب 102: اس بات کی دلیل کا تذکرہ کہ ”بسم اللہ الرحمن الرحیم“ کو بلند آواز میں پڑھنا یا پست آواز میں پڑھنا
۴۶۵	باب 90: دائیں ہتھیلی کے اندرونی حصے کو بائیں ہاتھ کی ہتھیلی پر بونچے اور کلائی سب پر رکھنا	۴۵۱	باب 103: سورہ فاتحہ پڑھنے کی فضیلت اور اس بات کا بیان کہ یہی ”سبع مثانی“ ہے اور اللہ تعالیٰ نے تورات انجیل یا قرآن میں اس کی مانند اور کوئی سورت نازل نہیں کی ہے
۴۶۶	باب 91: نماز میں خشوع کا تذکرہ اور نماز کے دوران ادھر ادھر دیکھنے کی ممانعت کیونکہ جب بندہ نماز کے دوران ادھر ادھر دیکھتا ہے تو پروردگار اپنا چہرہ نمازی سے پھیر لیتا ہے	۴۵۲	باب 104: ظہر اور عصر کی ابتدائی دو رکعات میں سورہ فاتحہ اور ایک سورت کی تلاوت کرنا اور آخری دو رکعات میں صرف سورہ فاتحہ پڑھنا
۴۶۷	باب 92: اس بات کی دلیل کا تذکرہ کہ نماز کے دوران ادھر ادھر دیکھنا نماز کو ناقص کر دیتا ہے یہ نماز کو اس طرح فاسد نہیں کرتا کہ آدمی پر اسے دہرانا واجب ہو	۴۵۳	باب 105: ظہر اور عصر کی نماز میں پست آواز میں قرأت کرنا اور ان دونوں نمازوں میں بلند آواز کو ترک کرنا
۴۶۸	باب 93: اس بات کی دلیل کا تذکرہ کہ نماز کے دوران جس ادھر ادھر دیکھنے سے منع کیا گیا ہے	۴۵۴	باب 106: ظہر اور عصر کی نمازوں میں بعض آیتوں کو بلند آواز میں پڑھنا مباح ہے
۴۶۹	باب 94: اس بات کی دلیل کا تذکرہ کہ نماز کے دوران جس التفات سے منع کیا گیا ہے	۴۵۵	باب 107: ظہر اور عصر کی ابتدائی دو رکعات کو طویل ادا کرنا اور آخری دو رکعات کو ان کے مقابلے میں مختصر ادا کرنا
۴۷۰	باب 95: نماز میں سورہ فاتحہ کی تلاوت کو واجب قرار دینا اور اس کی قرأت کے بغیر نماز کی نفی کرنا	۴۵۶	باب 108: ظہر اور عصر کی آخری دو رکعات میں سورہ فاتحہ کے علاوہ مزید قرأت کرنا بھی مباح ہے
۴۷۱	باب 96: سورہ فاتحہ کی تلاوت نہ کرنے کے بارے میں نبی اکرم ﷺ سے منقول روایت کے الفاظ کا تذکرہ	۴۵۷	باب 109: ظہر اور عصر کی ابتدائی دو رکعات میں قرآن کی تلاوت کا تذکرہ
۴۷۲	باب 97: اس بات کی دلیل کا تذکرہ کہ لفظ ”خدا“ جو نبی اکرم ﷺ نے اس روایت میں استعمال کیا ہے اس سے مراد ایسا نقص ہے جس کے ہمراہ نماز جائز نہیں ہوتی ہے	۴۵۸	باب 110: اس بات کی دلیل کا تذکرہ کہ صرف سورہ فاتحہ کی تلاوت کے ذریعے ہی نماز درست ہوتی ہے
۴۷۳	باب 98: قرأت کا آغاز ”اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ“ سے کرنا	۴۵۹	باب 111: مغرب کی نماز میں تلاوت کرنا
۴۷۴	باب 99: اس بات کی دلیل کا تذکرہ کہ ”بسم اللہ الرحمن الرحیم“	۴۶۰	باب 112: اس بات کی دلیل کا تذکرہ کہ نبی اکرم ﷺ



باب 126: نماز میں بلند آواز میں قرأت کرنا اور پست آواز میں قرأت کرنا	۵۰۳	طویل سورتوں میں سے دو طویل سورتوں کی تلاوت مغرب کی دو ابتدائی رکعات میں کیا کرتے تھے۔ صرف ایک رکعت میں ایسا نہیں کرتے تھے	۳۸۰
باب 127: رکوع اور سجدے میں قرآن کی تلاوت کرنا منع ہے	۵۰۵	باب 113: عشاء کی نماز میں تلاوت کرنا	۳۸۳
باب 128: آیت سجدہ کی تلاوت کے وقت سجدہ کرنے کی فضیلت	۵۰۶	باب 114: سفر کے دوران عشاء کی نماز میں تلاوت کرنا	۳۸۶
باب 129: سورہ ص میں سجدہ تلاوت	۵۰۷	باب 115: فجر کی نماز میں تلاوت کرنا	۳۸۷
باب 130: اس علت کا تذکرہ جس کی وجہ سے نبی اکرم ﷺ نے سورہ ص میں سجدہ تلاوت کیا تھا	۵۰۷	باب 116: جمعہ کے دن فجر کی نماز میں تلاوت کرنا	۳۸۹
باب 131: سورہ نجم میں سجدہ تلاوت	۵۰۸	باب 117: نماز میں معوذتین کی تلاوت کرنا یہ بات اس شخص کے موقف کے خلاف ہے جو اس بات کا قائل ہے کہ معوذتین قرآن کا حصہ نہیں ہے	۳۹۱
باب 132: سورہ انشقاق اور سورہ العلق میں سجدہ تلاوت	۵۰۹	باب 118: نمازی کے لئے یہ بات مباح ہے کہ وہ فرض نماز کی دو رکعات میں ایک ہی سورت کو دہرا کر پڑھ لے	۳۹۳
باب 133: سوار شخص کا آیت سجدہ کی تلاوت کرتے وقت سجدہ کرنے کا طریقہ	۵۱۰	باب 119: ایک رکعت میں دو سورتوں کی تلاوت کرنا مباح ہے	۳۹۵
باب 134: جب قاری آیت سجدہ کی تلاوت کر کے سجدے میں جائے تو قرآن کی تلاوت کو سننے والے شخص کے لئے سجدہ کرنا مستحب ہے	۵۱۱	باب 120: ایک رکعت میں متصل سورتوں میں سے کئی سورتوں کو جمع کرنا مباح ہے	۳۹۶
باب 135: اس بات کی دلیل کا تذکرہ جو اس شخص کے موقف کے خلاف ہے جو اس بات کا قائل ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے مدینہ منورہ ہجرت کرنے کے بعد کسی بھی متصل سورت میں سجدہ تلاوت نہیں کیا	۵۱۱	باب 121: نماز کے دوران قرآن میں غور و فکر کرتے ہوئے ایک ہی آیت کو بار بار تلاوت کرنا مباح ہے	۳۹۶
باب 136: فرض نماز میں آیت سجدہ کی تلاوت کے وقت سجدہ کرنا	۵۱۳	باب 122: فرض نماز کی دو رکعات میں ایک ہی سورت تلاوت کرنا مباح ہے	۳۹۷
باب 137: آیت سجدہ کی تلاوت کرتے وقت ذکر کرنا اور دعا مانگنا	۵۱۵	باب 123: نماز کے دوران رحمت سے متعلق آیت کی تلاوت کے وقت اس رحمت کو مانگنا	۳۹۸
باب 138: اس بات کی دلیل کا تذکرہ کہ آیت سجدہ کی تلاوت کے وقت سجدہ کرنا فضیلت (والاعمل) ہے	۵۱۸	باب 124: جو شخص اچھی طرح قرآن کی تلاوت نہ کر سکتا ہو اس کے لئے تسبیح، تکبیر، تحلیل اور تحمید کے ہمراہ نماز ادا کرنا جائز ہے	۵۰۰
باب 139: اس بات کی دلیل کا تذکرہ کہ خاموشی سے آیت سجدہ کی تلاوت سننے والے شخص پر	۵۱۹	باب 125: نمازی کو پیش آنے والی کسی علت کی وجہ سے ایک رکعت میں کسی صورت کے کچھ حصے کی تلاوت کرنا مباح ہے	۵۰۳



فہرست

- باب 166: عشاء کی نماز میں قنوت نازلہ پڑھنا ۵۵۸
- باب 167: تمام نمازوں میں قنوت نازلہ پڑھنا اور قنوت نازلہ میں امام کے دعا مانگنے کے وقت مقتدیوں کا آمین کہنا ۵۵۹
- باب 168: اس بات کے بیان کا تذکرہ کہ نبی اکرم ﷺ نے ہمیشہ قنوت نازلہ نہیں پڑھی ہے ۵۵۹
- باب 169: جس صورتحال کی وجہ سے قنوت نازلہ پڑھی جاتی تھی اس کے ختم ہونے پر قنوت نازلہ پڑھنا ترک کر دینا ۵۶۰
- باب 170: ان روایات کا تذکرہ جن سے لوگوں نے غلط استدلال کیا ہے ۵۶۱
- باب 171: سجدے کے لئے جھکتے ہوئے تکبیر کہنا ۵۶۵
- باب 172: سجدے کی طرف جاتے ہوئے دونوں بازو پہلوؤں سے دور رکھنا ۵۶۵
- باب 173: جب نمازی سجدے میں جائے تو دونوں ہاتھوں سے پہلے دونوں گھٹنے زمین پر رکھے ۵۶۶
- باب 174: نبی اکرم ﷺ سے منقول اس روایت کا تذکرہ کہ پہلے نبی اکرم ﷺ سجدے کی طرف جاتے ہوئے دونوں گھٹنوں سے پہلے دونوں ہاتھ زمین پر رکھتے تھے اور یہ روایت منسوخ ہے ۵۶۷
- باب 175: اس بات کی دلیل کا تذکرہ کہ سجدے میں جاتے ہوئے گھٹنوں سے پہلے دونوں ہاتھ رکھنے کا حکم منسوخ ہے ۵۶۷
- باب 176: سجدے سے سر اٹھاتے ہوئے دونوں گھٹنوں سے پہلے دونوں ہاتھ اٹھاتا ۵۶۷
- باب 177: سجدے میں دونوں ہاتھ زمین پر رکھنا کیونکہ سجدے کی طرح دونوں ہاتھ بھی سجدہ کرتے ہیں ۵۶۹
- باب 178: ان اعضاء کی تعداد کا تذکرہ جو نمازی کی نماز کے دوران سجدہ کرتے ہیں جب نمازی سجدہ کرتا ہے ۵۷۰
- باب 179: ان سات اعضاء پر سجدہ کرنے کا حکم ہوتا کہ نمازی جب سجدہ کرتا ہے تو یہ (سات اعضاء بھی) اس کے ساتھ سجدہ کرتے ہیں ۵۷۰
- باب 180: ان سات اعضاء کے نام کا تذکرہ نمازی کو جن پر سجدہ کرنے کا حکم دیا گیا ہے ۵۷۱
- باب 181: چہرے اور پیشانی کو سجدے کے دوران زمین پر جما کر رکھا ۵۷۲
- باب 182: دونوں ہاتھوں کو چہرے کے ساتھ زمین پر رکھنا یہاں تک کہ نمازی کی ہر ہڈی اپنی جگہ پر اطمینان سے آجائے ۵۷۲
- باب 183: ہتھیلی کے ابھرے ہوئے گوشت پر سجدہ کرنا ۵۷۳
- باب 184: سجدے میں دونوں ہاتھ دونوں کندھوں کے برابر رکھنا ۵۷۳
- باب 185: سجدے میں دونوں ہاتھ دونوں کانوں کے برابر رکھنا بھی مباح ہے اور یہ مباح اختلاف کی قسم ہے ۵۷۴
- باب 186: سجدے میں ہاتھوں کی انگلیوں کو ملا کر رکھنا ۵۷۵
- باب 187: سجدے میں ہاتھوں کی انگلیوں کے کناروں کا رخ قبلہ کی طرف کرنا ۵۷۵
- باب 188: سجدے میں اعتدال اختیار کرنا اور دونوں بازوؤں کو زمین پر بچھانے کی ممانعت ۵۷۶
- باب 189: سجدے میں پشت اور سرین کو بلند رکھنا ۵۷۶
- باب 190: سجدے میں کمر کو لمبا نہ کرنا اور پیٹ کو زانوؤں سے بلند رکھنا مستحب ہے ۵۷۷
- باب 191: سجدے کے دوران دونوں بازو پہلو سے دور رکھنا ۵۷۸
- باب 192: سجدے میں پاؤں کی انگلیوں کو کشادہ رکھنا اور ان کے کناروں کا رخ قبلہ کی طرف کرنا ۵۷۹
- باب 193: سجدے میں زانوؤں کو ملا کر رکھنا ۵۸۰
- باب 194: سجدے میں ایڑیوں کو ملانا ۵۸۰
- باب 195: سجدے میں پاؤں کو کھرا رکھنا حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ



۵۹۷	کرتا یعنی انہیں ایک دوسرے کے قریب رکھنا	۵۸۱	نے سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے کہ میرے ہاتھ نبی اکرم ﷺ کے پاؤں کے ٹکڑے پر پڑے تو وہ دونوں کھڑے ہوئے تھے
۵۹۸	باب 209: دو سجدوں کے درمیان دعا مانگنا	۵۸۲	باب 196: سجدے میں دونوں ہتھیلیاں زمین پر رکھنا اور دونوں کہنیاں بلند رکھنا
۵۹۹	باب 210: دوسرے سجدے سے سر اٹھانے کے بعد دوسری یا چوتھی رکعت کے لئے کھڑے ہونے سے پہلے بیٹھنا (اور پھر کھڑا ہونا)	۵۸۳	باب 197: طویل سجدہ کرنا، سجدے اور رکوع کے درمیان اور رکوع سے سر اٹھانے کے بعد کھڑے ہونے کے درمیان برابری رکھنا
۶۰۰	باب 211: دوسری یا چوتھی رکعت کے لئے کھڑے ہوتے وقت دونوں ہاتھوں سے سہارا لینا	۵۸۴	باب 198: سجدے میں ٹکڑے کی طرف ٹھونگ مارنے کی ممانعت
۶۰۱	باب 212: بیٹھنے سے اٹھتے ہوئے قیام کے ہمراہ تکبیر کہنا	۵۸۵	باب 199: سجدے کو مکمل کرنا اور اسے ناقص کرنے کی ممانعت رکوع اور سجدے میں کمی کرنے والے کو "چور" کا نام دینا یا اسے "نماز کا چور" قرار دینا
۶۰۱	باب 213: پہلے تشہد میں بیٹھنے کا سنت طریقہ	۵۸۶	باب 200: جو شخص نماز کے دوران سجدے کو مکمل نہیں کرتا اس پر اس نماز کو دہرانا واجب ہے کیونکہ ایسے شخص کی نماز جائز نہیں ہوتی جو رکوع اور سجدہ مکمل ادا نہیں کرتا
۶۰۲	باب 214: نماز میں بیٹھنے کے دوران ہاتھ کے ذریعے سہارا لینے کی ممانعت	۵۸۷	باب 201: سجدے میں تسبیح پڑھنا
۶۰۳	باب 215: پہلی دو رکعات کے بعد تشہد میں بیٹھنے کے بعد کھڑے ہونے پر رفع یدین کرنا	۵۸۸	باب 202: سجدے میں دعا مانگنا
۶۰۳	باب 216: تشہد میں بیٹھنے کے دوران بائیں ٹانگ کو دائیں زانوں اور پنڈلی کے درمیان داخل کرنا	۵۸۹	باب 203: فرض نماز کے دوران سجدے میں اہتمام کے ساتھ دعا مانگنے کا حکم ہونا اور اس وقت مانگی جانے والی دعا کی قبولیت کی امید ہونا
۶۰۵	باب 217: تشہد میں بیٹھنے کے دوران دائیں زانوں کو بائیں زانوں پر رکھنا	۵۹۰	باب 204: گرمی یا سردی سے بچنے کے لئے کپڑے پر سجدہ کرنا
۶۰۶	باب 218: جس رکعت کے بعد سلام پھیرنا ہو اس کے بعد والے تشہد میں بیٹھنے کا طریقہ	۵۹۱	باب 205: دو سجدوں کے درمیان بیٹھنے کا سنت طریقہ
۶۰۷	باب 219: دو رکعات کے بعد اور آخری جلسے میں تشہد کا بیان	۵۹۲	باب 206: دو سجدوں کے درمیان دونوں پاؤں پر اقامہ کے طور پر بیٹھنا مباح ہے
۶۰۸	باب 220: تشہد کے الفاظ پست آواز میں پڑھنا انہیں بلند آواز میں نہ پڑھنا	۵۹۳	باب 207: دو سجدوں کے درمیان زیادہ دیر بیٹھنا
۶۰۹	باب 221: پہلے قعدہ میں صرف تشہد کے الفاظ کہنے پر اکتفا کرنا اور پہلے تشہد کے بعد دعا نہ مانگنا	۵۹۴	باب 208: سجدوں اور دو سجدوں کے درمیان بیٹھنے میں برابری
۶۱۰	باب 222: تشہد میں نبی اکرم ﷺ پر درود بھیجنا	۵۹۵	
۶۱۱	باب 223: تشہد میں نبی اکرم ﷺ پر درود بھیجنے کا طریقہ	۵۹۶	
۶۱۲	باب 224: پہلے اور دوسرے تشہد میں دونوں ہاتھ دونوں گھٹنوں پر رکھنا اور دائیں ہاتھ کی شہادت کی انگلی کے ذریعے اشارہ کرنا		

باب 239: نماز (کے آخر میں) سلام کو مختصر کرنا	باب 225: تشہد میں شہادت کی انگلی کے ذریعے اشارہ کرتے ہوئے درمیانی انگلی کے ذریعے حلقہ بنانا
باب 240: نماز کا سلام پھیرنے کے بعد اللہ تعالیٰ کی تعریف کرنا	باب 226: تشہد میں دونوں ہاتھ گھٹنوں پر رکھنے اور شہادت کی انگلی کے ذریعے اشارہ کرتے ہوئے اسے حرکت دینے کا طریقہ
باب 241: نماز کا سلام پھیرنے کے بعد اللہ تعالیٰ کی تعریف کے ہمراہ استغفار پڑھنا	باب 227: تشہد کے دوران شہادت کی انگلی کے ذریعے اشارہ کرتے ہوئے اسے موڑ لینا
باب 242: سلام پھیرنے کے بعد ”لا الہ الا اللہ“ پڑھنا اور اللہ تعالیٰ کی تعریف کرنا	باب 228: نماز کے دوران بائیں ہاتھ کو بائیں گھٹنے پر رکھتے ہوئے اسے کھلا رکھنا
باب 243: نماز کے بعد سلام پھیرنے کے بعد (مانگی جانے والی) ایک جامع دعا	باب 229: تشہد کے دوران شہادت کی انگلی کے ذریعے اشارہ کرتے ہوئے اس پر نظر رکھنا
باب 244: نماز کا سلام پھیرنے کے بعد پناہ مانگنا	باب 230: تشہد کے دوران شہادت کی انگلی کے ذریعے قبلہ کی طرف اشارہ کرنا
باب 245: نماز کا سلام پھیرنے کے بعد ”سبحان اللہ“ اور ”اللہ اکبر“ پڑھنے کی فضیلت	باب 231: تشہد کے بعد اور سلام پھیرنے سے پہلے نمازی کو جو بھی دعا پسند ہو وہ مانگنا مباح ہے
باب 246: نماز کا سلام پھیرنے کے بعد سبحان اللہ، الحمد للہ اور اللہ اکبر پڑھ کر 100 کی تعداد پوری کرنا مستحب ہے	باب 232: تشہد کے بعد اور سلام پھیرنے سے پہلے پناہ مانگنے کا حکم
باب 247: نماز کے بعد پروردگار سے اس کا ذکر کرنے اس کا شکر کرنے اور اس کی اچھے طریقے سے عبادت کرنے کے بارے میں اس کی مدد مانگنے کا حکم ہونا اور اس بات کی تلقین کرنا	باب 233: تشہد کے بعد اور سلام پھیرنے سے پہلے استغفار پڑھنا
باب 248: (نماز کے بعد) سبحان اللہ، اللہ اکبر اور الحمد للہ کے ہمراہ لا الہ الا اللہ پڑھ کر 100 کی تعداد پوری کرنا مستحب ہے	باب 234: تشہد کے بعد اور سلام پھیرنے سے پہلے اللہ تعالیٰ سے جنت مانگنا اور جہنم سے اللہ تعالیٰ کی پناہ مانگنا
باب 249: اللہ تعالیٰ کی اس طرح سے حمد، پاکی اور کبریائی بیان کرنے کی فضیلت جسے اس کی مخلوق اور اس کی مخلوق کے علاوہ (کسی اور چیز کے حوالے سے) کثیر تعداد کے ساتھ متصف کیا گیا ہو	باب 235: نماز ختم ہونے کے وقت نماز سے سلام پھیرنا (یعنی سلام پھیر کر نماز ختم کرنا)
باب 250: نماز کے بعد معوذتین پڑھنے کا حکم ہونا	باب 236: نماز میں سلام پھیرنے کا طریقہ
باب 251: نماز کے بعد با وضو حالت میں مسجد میں بیٹھنے کی فضیلت	باب 237: نماز میں صرف ایک سلام پر اکتفاء کرنا بھی مباح ہے
	باب 238: نماز (کے آخر میں) سلام پھیرتے ہوئے ہاتھ کے ذریعے دائیں اور بائیں طرف اشارہ کرنے کی ممانعت

باب 252: فجر کی نماز سے لے کر سورج نکلنے تک مسجد میں بیٹھنے کا مستحب ہونا	۶۳۷	باب 265: آزاد اور بالغ عورت کی نماز (سر پر) چادر کے بغیر قبول ہونے کی نفی	۶۵۸
باب 253: ایک کپڑے میں نماز ادا کرنے کی اجازت	۶۳۷	باب 266: ایسے کپڑے میں نماز ادا کرنے کی اجازت جس میں آدمی نے اپنی بیوی کے ساتھ صحبت کی ہو	۶۵۹
باب 254: جب نمازی ایک ہی چادر لپیٹ کر یا ایک ہی تہبند باندھ کر نماز ادا کر رہا ہو تو اسے کپڑے کے پلو مخالف سمت میں کندھے پر ڈال لینے چاہئیں	۶۳۷	باب 267: قمیض اور جے پر بٹن لگانے کا حکم	۶۶۰
باب 255: ایک ہی کپڑے میں نماز ادا کرنا مباح ہے جب کہ نمازی کے پاس اس ایک کپڑے کے علاوہ اور بھی کپڑے موجود ہوں جن میں وہ نماز ادا کر رہا ہے	۶۳۸	باب 268: بٹن کھول کر نماز ادا کرنے کی رخصت جب نمازی نے ایک سے زیادہ کپڑے پہنے ہوں	۶۶۱
باب 256: تہبند کو گردن پر باندھ لینا جب نمازی ایک چھوٹے تہبند میں نماز ادا کرے	۶۳۸	باب 269: نماز کے دوران تہبند نکانے کی شدید مذمت	۶۶۲
باب 257: ایک ایسے بڑے کپڑے میں نماز ادا کرنے کی ممانعت کہ نمازی نے اس میں سے اپنے کندھے پر کچھ نہ رکھا ہو یہ حکم ایک "محمل" روایت کے ذریعے ثابت ہے جو "مفسر" نہیں ہے	۶۳۸	باب 270: نماز کے دوران کپڑا سمیٹنے کی ممانعت	۶۶۲
باب 258: میری ذکر کردہ "محمل" الفاظ والی روایت کی وضاحت کرنے والی روایت کا تذکرہ	۶۵۱	باب 271: بچوں کے ایسے کپڑوں میں نماز کی اجازت جن کے بارے میں یہ علم نہ ہو کہ ان پر نجاست لگی ہے	۶۶۲
باب 259: ایسے کپڑے میں نماز ادا کرنے کی اجازت جس کا کچھ حصہ نمازی پر ہو اور کچھ حصہ دوسرے شخص پر ہو	۶۵۱	باب 272: اس بات کی دلیل کا تذکرہ کہ اگر نمازی کے کپڑوں پر نجاست لگ جائے	۶۶۳
باب 260: اشتہال کے طور پر کپڑا لپیٹنے کی ممانعت اس سے نماز کے دوران منع کیا گیا ہے	۶۵۲	باب 273: نبی اکرم ﷺ سے منقول ان روایت کا تذکرہ جن میں تمام روئے زمین پر نماز ادا کرنے کو مباح قرار دیا گیا ہے اور یہ عام الفاظ کے ذریعے ثابت ہے لیکن اس کی مراد مخصوص ہے	۶۶۳
باب 261: نماز کے دوران "مباح اشتہال" کا تذکرہ	۶۵۲	باب 274: بکریوں کے پاؤں کے باڑے میں اور قبرستان میں (جب وہاں) کی قبریں اکھاڑ دی گئی ہوں نماز ادا کرنا مباح ہے	۶۶۴
باب 262: میں نے اس سے پہلے جو مختصر روایت ذکر کی ہے اس کے الفاظ کی تفصیل	۶۵۳	باب 275: قبروں کو مسجد بنانے کی ممانعت	۶۶۴
باب 263: نماز کے دوران سدل کرنے کی ممانعت	۶۵۳	باب 276: قبرستان اور حمام میں نماز ادا کرنے کی ممانعت	۶۶۹
باب 264: ایسے کپڑے میں نماز ادا کرنا جائز ہے جس میں	۶۵۴	باب 277: قبر کی طرف رخ کر کے نماز ادا کرنے کی ممانعت	۶۷۰
		باب 278: اونٹوں کے پاؤں کے باڑے میں نماز ادا کرنے کی ممانعت	۶۷۱



۶۸۲	اس کی وضاحت کرنے والی روایت کا تذکرہ	۶۸۲	۲/۱۱ ایسی جگہ پر نماز ادا کرنا مباح ہے جہاں آدمی نے صحبت کی ہو
۶۸۳	باب 292: میری ذکر کردہ "محمل" الفاظ والی روایت کے الفاظ کی وضاحت کرنے والی روایت کا تذکرہ	۶۸۳	جماع ابواب سنوۃ المصلیٰ
۶۸۴	باب 293: جو شخص نمازی کے آگے سے گزرنے کی کوشش کرتا ہے تو نمازی کے لئے یہ بات مباح ہے کہ وہ آغاز میں ہی اس کے سینے پر ہاتھ مار کر اسے پرے کرے	۶۸۴	ابواب کا مجموعہ نمازی کا سترہ
۶۸۵	باب 294: اس بات کی دلیل کا تذکرہ کہ نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان کہ "وہ شیطان ہوتا ہے"	۶۸۵	باب 280: سترہ کی طرف رخ کر کے نماز ادا کرنا
۶۸۶	باب 295: ایسی صورت میں نماز ادا کرنے کی اجازت ہے جب نمازی کے سامنے کوئی عورت سوئی ہو یا لیٹی ہوئی ہو	۶۸۶	باب 281: سترہ کے علاوہ (یعنی سترے کے بغیر) نماز ادا کرنے کی ممانعت
۶۸۷	باب 296: اس بات کا بیان کہ محمد بن کعب کی نقل کردہ یہ روایت کمزور ہے	۶۸۷	باب 282: نماز کے دوران اونٹ کو سترہ بنالینا
۶۸۸	"سوئے ہوئے شخص اور بات چیت کرنے والے لوگوں کی طرف رخ کر کے نماز ادا نہ کرؤ"	۶۸۸	باب 283: نمازی نے اپنی نماز کے لئے جس چیز کو سترہ بنالیا ہو اس کے قریب کھڑے ہونے کا حکم
۶۸۹	باب 297: اس بات کا بیان کہ نبی اکرم ﷺ جب وتر کی نماز ادا کرنے لگتے تھے	۶۸۹	باب 284: جب نمازی دیوار کی طرف رخ کر کے نماز ادا کر رہا ہو تو اسے دیوار کے قریب کھڑے ہونا چاہئے
۶۹۰	باب 298: عورت کی طرف رخ کر کے نماز ادا کرنے کی ممانعت	۶۹۰	باب 285: اس مقدار کا تذکرہ جو نماز میں سترہ بنانے کے لئے کافی ہوتی ہے
۶۹۱	باب 299: جب کوئی بکری نمازی کے آگے سے گزرنا چاہتی ہو تو نمازی کا اسے روکنا مباح ہے	۶۹۱	یہ حکم ایک "محمل" روایت کے ذریعے ہے جو مفصل نہیں ہے
۶۹۲	باب 300: نمازی کے آگے سے بلی کا گزرنا بشرطیکہ یہ روایت مستند اور مستند ہو کیونکہ اس کے "مرفوع" ہونے کے حوالے سے میرے ذہن میں کچھ الجھن ہے	۶۹۲	باب 286: اس بات کی دلیل کا تذکرہ کہ نبی اکرم ﷺ نے نماز کے دوران پلان کی پھلی لکڑی کی مانند سترہ بنانے کا حکم دیا ہے اس سے مراد لمبائی کی سمت ہے
۶۹۳	باب 301: گدھے، عورت اور سیاہ کتے کے نمازی کے آگے سے گزرنے کی شدید ممانعت	۶۹۳	باب 287: جب نمازی کو کوئی ایسی چیز نہیں ملتی جسے وہ سترہ بنانے کے لئے اپنے سامنے گاڑ سکے تو وہ لکیر کھینچ کر سترہ بنالے
۶۹۴	باب 302: اس بات کی دلیل کا تذکرہ کہ عورت کے تذکرے کے بارے میں یہ روایت سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کے حوالے سے منقول روایت کے برخلاف نہیں ہے	۶۹۴	باب 288: نمازی کے آگے سے گزرنے کی شدید ممانعت
۶۹۵		۶۹۵	باب 289: اس بات کی دلیل کا تذکرہ کہ نمازی کے آگے سے گزرنے کی مذمت اس وقت ہے جب نمازی سترہ کی طرف رخ کر کے نماز ادا کرے
۶۹۶		۶۹۶	باب 290: نمازی کو یہ حکم ہے کہ وہ اپنے آگے سے گزرنے والے شخص کو پرے کرے
۶۹۷		۶۹۷	باب 291: میں نے جو "محمل" الفاظ والی روایت ذکر کی ہے

باب 303: اس بات کے بیان کا تذکرہ کہ نبی اکرم ﷺ نے

اس روایت میں کالے کتے اور گدھے کے ساتھ جس عورت کا

تذکرہ کیا ہے اور یہ بات بیان کی ہے کہ یہ نماز کو توڑ دیتے ہیں

باب 304: نمازی کے آگے سے گدھے کے گزرنے کے

بارے میں منقول روایت کا تذکرہ

باب 305: ایسی حالت میں نماز ادا کرنا مکروہ ہے جب نمازی

کے سامنے ایسا کپڑا لٹکا ہوا ہو جس میں تصویریں بنی ہوئی ہوں

### جَمَاعُ أَبْوَابِ

ابواب کا مجموعہ

نماز کے دوران مباح کلام کرنا، ذکر کرنا، دعا مانگنا پروردگار سے

کوئی چیز مانگنا اور وہ چیزیں جو ان امور کے ساتھ مشابہت رکھتی

ہیں اور ان کے قریب ہیں

باب 306: نماز کے دوران دعا مانگنا مباح ہے

باب 307: نماز کے دوران پروردگار سے آسان حساب کی

دعا مانگنا

کیونکہ تمام گناہوں کا حساب ہونا اور ان کی تقیث ہونا گناہ گار

فحش کو ہلاکت کا شکار کر دے گا

باب 308: نماز کے دوران تسبیح، تحمید اور تکبیر پڑھنا مباح ہے

باب 309: نماز کے دوران قبر کے عذاب سے اور جہنم کے

عذاب سے پناہ مانگنا مباح ہے

باب 310: نماز کے دوران دجال کے فتنے، زندقہ اور موت

کی آزمائش اور قرض سے پناہ مانگنا

باب 311: جب کوئی نمازی فرض نماز کے دوران کوئی ایسی

چیز دیکھے یا سنے جس کی وجہ سے اس پر شکر کرنا واجب ہو

باب 312: نماز کے دوران کسی ضرورت کے پیش آنے پر (امام

کو متوجہ کرنے کے لئے) سبحان اللہ کہنے کا حکم مردوں کے لئے

ہے اور تالی بجانے کا حکم خواتین کے لئے ہے

باب 313: نماز کے دوران کلام کرنے کا حکم منسوخ ہو گیا ہے

اور یہ پہلے مباح تھا اور بعد میں اسے ممنوع کر دیا گیا

باب 314: کلام کرنے والے شخص کا لاشعری کی وجہ سے نماز

کے دوران کلام کرنے کا تذکرہ

باب 315: نماز کے دوران ایسا کلام کرنے کا تذکرہ

باب 316: اس بات کا تذکرہ کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے نبی ﷺ کو

یہ خصوصیت عطا کی ہے

باب 317: اس بات کی دلیل کا تذکرہ کہ نماز کے علاوہ بھی

جو کلام کرنا درست نہیں ہے

باب 318: اس بات کی دلیل کا تذکرہ کہ جب کسی نمازی کے

ارادے کے بغیر اس کی زبان سے کوئی کلمہ نکل جائے

جَمَاعُ أَبْوَابِ الْأَفْعَالِ الْمُبَاحَةِ فِي الصَّلَاةِ

ابواب کا مجموعہ: نماز کے دوران (کئے جانے والے) مباح

افعال

باب 319: کسی علت کے پیش آنے کی وجہ سے نماز کے دوران

چلنے کی اجازت ہے

باب 320: کسی ضرورت کے پیش آنے پر نماز کے دوران

اٹنے قدموں پیچھے کی طرف چلنے کی اجازت ہے

باب 321: نماز کے دوران بچے کو گود میں اٹھانے کی اجازت

ہے

باب 322: نماز کے دوران سانپ اور بچھو کو مار دینے کا حکم

باب 323: نمازی کو کوئی ضرورت پیش آجائے تو نماز کے

دوران ادھر ادھر تو جہ کرنے کی اجازت ہے

باب 324: نمازی کا پیچھے کی طرف گردن موڑے بغیر نماز

کے دوران (آنکھوں کے ذریعے) کسی طرف دیکھنے کی

اجازت ہے

باب 325: نمازی کے لئے اس بات کی اجازت ہے کہ

وہ دوسرے نمازیوں کی نگرانی کرے

باب 326: جب نمازی نماز کے دوران (اپنی مقتدی) نمازیوں

باب 341: نماز کے دوران ایک مرتبہ تنکریاں چھونے (یعنی	۴۱۵	کواشار سے نماز پڑھنے کوئی بات سمجھانا چاہتا ہے۔
انہیں سیدھا کرنے یا ہٹانے) کی اجازت ہے۔	۴۱۵	باب 327: نمازی کے لئے (نماز کے دوران) اپنے دائیں
باب 342: اس بات کی دلیل کا تذکرہ کہ نماز کے دوران	۴۱۵	طرف یا اپنے ہاتھ پاؤں کے نیچے تھوکتے کی اجازت ہے۔
ذہن میں محض خیال آنے پر جب کہ آدمی نے زبان کے ذریعے	۴۱۶	باب 328: نمازی کے لئے اپنے پیچھے تھوکنے کی اجازت ہے۔
اس بارے میں کلام نہ کیا ہو یہ چیز نماز کو توڑتی نہیں ہے۔	۴۱۶	باب 329: اس بات کی دلیل کہ نمازی کے لئے اپنے ہاتھ
باب 343: اس بات کی دلیل کا تذکرہ کہ نماز کے دوران رونا	۴۱۷	پاؤں کے نیچے تھوکنے اس وقت مباح ہے۔
نماز کو توڑتا نہیں ہے اور نماز کے دوران رونا مباح ہے۔	۴۱۷	باب 330: نمازی کا نماز کے دوران اپنے کپڑے میں تھوک
باب 344: اس بات کی دلیل کا تذکرہ کہ نماز کے دوران سانس	۴۱۹	دینا۔
کا پھول جانا اسے توڑتا نہیں ہے۔	۴۱۹	باب 331: نمازی کے لئے اپنے جوتے میں تھوکنے کی
باب 345: نماز کے دوران کھٹکھارنے کی اجازت ہے۔	۴۲۰	اجازت ہے تاکہ وہ اسے مسجد سے نکال دے۔
باب 346: نمازی کے لئے نماز کے دوران اپنے کپڑوں کو	۴۲۰	باب 332: جب لوگ جھگڑا کریں تو نمازی کے لئے نماز
ٹھیک کرنے کی رخصت ہے۔	۴۲۰	کے دوران
باب 347: اس بات کی دلیل کا تذکرہ کہ نماز کے دوران	۴۲۰	باب 333: نمازی کے آگے سے گزرنے والے شخص کے
اونگھنا نماز کو فاسد نہیں کرتا اور اسے توڑتا نہیں ہے۔	۴۲۱	ساتھ نمازی کو جھگڑا کرنے کی اجازت ہے۔
جُمَاعُ ابْوَابِ - الْأَفْعَالِ الْمَكْرُوهَةِ	۴۲۱	باب 334: نمازی کے لئے جہاں کھڑا ہونا لازم ہو۔
فِي الصَّلَاةِ الَّتِي قَدْ لَبَسَ عَنْهَا الْمُصَلِّي	۴۲۱	باب 335: نماز کے دوران کسی کام کو کرنے کے لئے کہنے،
ابواب کا مجموعہ: نماز کے دوران (انجام دیئے) جانے والے وہ	۴۲۲	کسی کام سے روکنے کے لئے اشارہ کرنے کی اجازت ہے۔
ناپسندیدہ افعال جن سے نمازی کو منع کیا گیا ہے۔	۴۲۲	باب 336: اس بات کی دلیل کا تذکرہ کہ نماز کے دوران
باب 348: نماز کے دوران پہلو پر ہاتھ رکھنے کی ممانعت	۴۲۲	ایسا اشارہ کرنا جو سمجھ میں آ سکے۔
باب 349: اس علت کا تذکرہ جس کی وجہ سے (نبی اکرم ﷺ	۴۲۳	باب 337: جب نمازی کو سلام کیا جائے تو سلام کا جواب
نے) نماز کے دوران پہلو پر ہاتھ رکھنے سے منع کیا ہے۔	۴۲۳	دینے کے لئے۔
باب 350: نماز کے دوران بالوں کی چوٹی بنانے کی ممانعت	۴۲۳	نماز کے دوران اشارہ کرنے کی اجازت ہے۔
باب 351: نماز کے دوران گدی کی طرف بالوں کی مینڈھیاں	۴۲۳	باب 338: کسی کلام کے جواب میں نماز کے دوران اشارہ
بنانے کی ممانعت	۴۲۴	کرنے کی اجازت ہے۔
باب 352: اس بات کی دلیل کہ نماز کے دوران انگلیاں ایک	۴۲۴	باب 339: نماز کے دوران کسی ضرورت کے پیش آنے پر
دوسرے میں داخل کرنا ناپسندیدہ ہے۔	۴۲۵	نمازی کسی ہاتھ کے ذریعے کوئی چیز (پکڑ یا پکڑا سکتا ہے)
باب 353: (نماز کے دوران) ننگریوں کو حرکت دینے کی	۴۲۵	باب 340: نماز کے دوران کسی ضرورت کے پیش آنے پر
ممانعت	۴۲۷	(امام کو متوجہ کرنے کیلئے) تالی بجانے کا حکم ہے۔



باب 354: میری ذکر کردہ "محمل" الفاظ والی روایت کی وضاحت کرنے والی روایت کا تذکرہ	۴۵۰	باب 369: جب رات کا کھانا آجائے تو نماز سے پہلے	۴۵۹
باب 355: نماز کے دوران کنکریوں کو نہ چھونے کی فضیلت	۴۵۱	اسے کھانے کا حکم	۴۶۰
باب 356: نماز کے دوران منہ کو ڈھانپنے کی ممانعت جو "محمل" الفاظ کے ذریعے ثابت ہے جو مفصل نہیں ہے	۴۵۱	باب 370: جب نماز کا وقت ہو چکا ہو تو (آرام سے) کھانے سے فارغ ہونے کی بجائے جلدی سے اسے ختم کرنے کی ممانعت	۴۶۰
باب 357: میری ذکر کردہ "محمل" الفاظ والی روایت کے الفاظ کی وضاحت کرنے والی روایت کا تذکرہ	۴۵۱	باب 371: دکھاوے کے لئے نماز کو سجانے اور آراستہ کرنے کی شدید مذمت	۴۶۱
باب 358: نماز کے دوران جماعی لینا مکروہ ہے کیونکہ یہ شیطان کی طرف سے ہوتی ہے اور حکم یہ ہے: نمازی جہاں تک ہو چکے اسے روکنے کی کوشش کرے	۴۵۲	باب 372: دکھاوے کے طور پر نماز ادا کرنے والے (کی نماز) کے قبول ہونے کی نفی کا تذکرہ	۴۶۱
باب 359: نماز کے دوران جماعی لینے والے شخص کے لئے "ہاؤ" یا اس جیسی اور کوئی آواز لگانے کی ممانعت	۴۵۲	باب 373: شراب پینے والے کی نماز قبول ہونے کی نفی	۴۶۲
باب 360: نمازی کے اپنے سامنے کی طرف تھوکنے کی ممانعت	۴۵۳	باب 374: اپنے شوہر سے ناراض عورت کی نماز اور مفرور غلام کی نماز قبول ہونے کی نفی	۴۶۳
باب 361: نماز کے دوران سامنے کی طرف تھوکنے والے شخص کے انجام کا تذکرہ	۴۵۴	باب 375: فرض نماز کے وقت سوئے رہنے کی شدید مذمت	۴۶۴
باب 362: ہر وہ چیز جسے گندگی قرار دیا جاسکتا ہے نماز کے دوران اسے قبلہ کی طرف کرنے کی ممانعت ہے	۴۵۵		
باب 363: نمازی کے اپنے دائیں طرف تھوکنے کی ممانعت ہے	۴۵۵		
باب 364: نمازی کے لئے ایسی چیز کی طرف دیکھنا مکروہ ہے جو اس کو اس کی نماز سے غافل کر دے	۴۵۵		
باب 365: نماز کے دوران التفات کی ممانعت ہے	۴۵۶		
باب 366: نماز کے دوران التفات کی وجہ سے نماز ناقص ہو جاتی ہے	۴۵۸		
باب 367: جس شخص کو قضاے حاجت کی ضرورت درپیش ہو اس کے لئے نماز شروع کرنے کی ممانعت	۴۵۸		
باب 368: نماز کے دوران پاخانہ اور پیشاب کو روک رکھنے			

## امام ابن خزیمة رحمہ اللہ

علم حدیث کے اس عظیم ماخذ ”صحیح ابن خزیمة“ کے مؤلف امام ابن خزیمة رحمہ اللہ ہیں۔

آپ کا نام ”محمد بن اسحاق بن خزیمة“ ہے۔ تاہم آپ کو آپ کے دادا کی طرف منسوب کر کے ”ابن خزیمة“ کہہ دیا جاتا ہے۔

آپ کی کنیت ”ابوبکر“ ہے۔ اور آپ کا اسم منسوب ”نیشاپوری“ ہے۔

امام ابن خزیمة رحمہ اللہ کے مشہور القاب امام الامہ اور فقیہ آفاق ہیں۔

امام ابن خزیمة رحمہ اللہ صفر المصفر کے مہینے میں 223 ہجری میں نیشاپور میں پیدا ہوئے۔

آپ نے کم عمری میں مشہور محدث اسحاق بن راہویہ رحمہ اللہ سے احادیث کا سماع کیا، لیکن ان کے حوالے احادیث روایت نہیں

کی ہیں۔ کیونکہ یہ سماع کم عمری کے زمانے کا ہے۔

اپنے والد کی ترغیب پر امام ابن خزیمة رحمہ اللہ نے پہلے قرآن مجید حفظ کرنے کی سعادت حاصل کی اور پھر اس کے بعد

علم حدیث کی طلب میں نکل کھڑے ہوئے۔ انہوں نے بہت سے بلاد و امصار کا سفر کیا اور اکابر محدثین سے احادیث کا سماع کیا۔

امام ابن خزیمة رحمہ اللہ سے احادیث روایت کرنے والوں کی تعداد بھی بہت زیادہ ہے۔ امام ذہبی رحمہ اللہ نے ”سیر اعلام النبلاء“

میں یہ بات ذکر کی ہے کہ امام بخاری رحمہ اللہ اور امام مسلم رحمہ اللہ نے امام ابن خزیمة رحمہ اللہ سے احادیث روایت کی ہیں، لیکن ان کے

حوالے سے منقول روایت کو ”صحیحین“ میں ذکر نہیں کیا ہے۔

امام ابن خزیمة رحمہ اللہ کے سب سے نمایاں اور ممتاز شاگرد امام ابو حاتم محمد بن حبان تميمی رحمہ اللہ ہیں، جو ”صحیح ابن حبان“ کے

مؤلف ہیں۔ انہوں نے اپنی ”صحیح“ میں امام ابن خزیمة رحمہ اللہ کے حوالے سے کم و بیش 315 روایات نقل کی ہیں۔ جن میں سے زیادہ

تر روایات وہ ہیں جنہیں ابن خزیمة رحمہ اللہ نے اپنی ”صحیح“ میں نقل کیا ہے۔

علم حدیث کے اہم ماخذ ”المستدرک علی الصحیحین“ کے مؤلف امام ابو عبد اللہ محمد بن عبد اللہ حاکم نیشاپوری رحمہ اللہ نے بھی ایک

واسطے سے ساتھ امام ابن خزیمة رحمہ اللہ سے کم و بیش 97 روایات نقل کی ہیں۔

امام ابن خزیمة رحمہ اللہ کی حالات کے لئے درج ذیل ماخذ سے رجوع کیا جاسکتا ہے: البحر والتعديل 7 / 196، تاریخ جرجان 413، طبقات الشیخانی 105

106، المستدرک 6 / 184-186، تهذيب الاسماء واللغات 1 / 78، مخفف طبقات علماء الحديث لابن عبد الباقي الورقة 125 / 1، تذكرة الحفاظ 2 / 720

731، حجر 2 / 149-150، دول الاسلام 1 / 188، الوافي بالوفيات 2 / 196، طبقات الشافعية للسبكي 3 / 109-110، ابدية و النبية 11 / 149

طبقات الفقهاء الجرجاني 2 / 97-98، انجم الزاهرة 3 / 209، طبقات الحفاظ 311-310، شذرات الذهب 2 / 262-263، الرسالة المستخرجة 20 -

اسی طرح امام دارقطنی رحمہ اللہ نے اپنی ”سنن“ میں امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ کے حوالے سے 13 روایات نقل کی ہیں۔ البتہ اہم حقیقت یہ ہے کہ ”صحاح ستہ“ کے مؤلفین میں سے کسی ایک نے بھی امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ سے کوئی روایت نقل نہیں کی۔ حالانکہ ابن خزیمہ ”صحاح ستہ“ کے تقریباً تمام مؤلفین کے ہم عصر ہیں۔ اسی طرح امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ نے بھی ”صحاح ستہ“ کے مؤلفین میں سے کسی ایک سے بھی کوئی روایت نقل نہیں کی۔

امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ اہل علم کا بہت زیادہ خیال رکھتے تھے۔ وہ اپنا مال و دولت اہل علم پر خرچ کرتے تھے تاکہ طلباء دنیاوی ضروریات سے بے پرواہ ہو کر یکسوئی کے ساتھ علم حاصل کر سکیں۔

اہل علم نے امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ کی عظمتِ شان کا اعتراف کرتے ہوئے انہیں بھرپور خراج تحسین پیش کیا ہے۔ ابن حبان رحمہ اللہ کہتے ہیں: ”میں نے ایسا کوئی شخص نہیں دیکھا جو ”سنن“ سے ابن خزیمہ جتنی واقفیت رکھتا ہو۔ روایات کے الفاظ جسے ازبر ہوں اور مستند روایات اور ان کے الفاظ میں نقل ہونے والے اضافے جس کی زبان کی نوک پر ہوں۔“ امام دارقطنی رحمہ اللہ کہتے ہیں: ”ابن خزیمہ ثابت تھے۔ ان کی نظیر ملنا ناممکن ہے۔“

امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ نے سینکڑوں اساتذہ سے استفادہ کیا۔ ان کے زیادہ تر اساتذہ وہ ہیں جو امام شافعی رحمہ اللہ کے براہ راست یا بالواسطہ شاگرد ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ کا رجحان بھی فقہی مسائل میں امام شافعی رحمہ اللہ کے فقہی نظریات کی طرف ہے اور انہوں نے اپنی اس ”صحیح“ میں جا بجا امام شافعی رحمہ اللہ کے مسلک کی بھرپور طریقے سے تائید کی ہے اور اس کے برخلاف نظریہ رکھنے والے افراد پر تشدید کی ہے۔

امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ کثیر التصانیف بزرگ تھے۔ امام حاکم رحمہ اللہ کے بیان سے ثابت ہے کہ انہوں نے 140 کتابیں یادگار چھوڑی ہیں لیکن ان میں سے کوئی کتاب ہم تک نقل نہیں ہو سکی۔ اس لئے ان کتابوں کے حجم اور موضوع کے بارے میں کچھ کہنا مشکل ہے۔ تاہم محققین نے یہ بات بیان کی ہے کہ امام ابن خزیمہ کی یہ کتب باقاعدہ تصانیف اور مختصر اجزاء یعنی رسائل دونوں شکلوں میں ہیں۔

امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ کی صرف دو تصانیف ہم تک پہنچ سکی ہیں ایک ”کتاب التوحید“ جس کے بارے میں یہ کہا جاتا ہے کہ یہ دراصل صحیح ابن خزیمہ کا ایک باب ہے اور دوسری ”صحیح ابن خزیمہ“ جو اس وقت آپ کے ہاتھوں میں ہے تاہم یہ کتاب بھی مکمل نہیں ہے۔ اس کا کچھ حصہ دستیاب ہوا تھا جسے شائع کر دیا گیا۔ اس کا تفصیلی تعارف اگلے صفحات میں ہے۔

88 برس کی بھرپور زندگی بسر کرنے کے بعد 2 ذیقعد 311 ہجری میں امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ اس دنیا سے رخصت ہو گئے۔

کسی نے آپ کے انتقال پر مرثیہ کہتے ہوئے ان اشعار کی شکل میں آپ کی عظمت کو خراج تحسین پیش کیا۔

يَا ابْنَ اسْحَاقَ قَدْ مَضَيْتَ حَيٰثًا

مَا تَوَلَّيْتَ بَلِيَّ الْعِلْمِ وَلَّى

”اے اسحاق کے صاحبزادے! آپ قابلِ تعریف حالت میں دنیا سے رخصت ہوئے ہیں۔ برستا ہوا بادل آپ کی قبر کو

سیراب کرے۔ آپ نے منہ نہیں پھیرا بلکہ علم نے منہ پھیر لیا ہے۔ ہم نے آپ کو دفن نہیں کیا بلکہ وہی (علم) دفن ہوا ہے۔“



## صحیح ابن خزیمرہ

احادیث مبارکہ کا یہ مقدس مجموعہ جو اس وقت آپ کے ہاتھوں میں ہے یہ خاص و عام میں ”صحیح ابن خزیمرہ“ کے نام سے معروف ہے۔

مختلف ابواب کے آغاز میں امام ابن خزیمرہ رحمۃ اللہ علیہ نے خود یہ تصریح کی ہے کہ یہ ”ان کی مرتب کردہ بڑی ”مسند“ کے اختصار کا اختصار ہے۔

امام ابن خزیمرہ رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: ”مختصر المختصر من المسند الصحیح“۔

صحیح ابن خزیمرہ نام کا یہ مجموعہ زیادہ تر ”صحیح“ احادیث پر مشتمل ہے۔ تاہم اس میں چند ”ضعیف“ روایات بھی پائی جاتی ہیں۔ صحیح ابن خزیمرہ مکمل شکل میں ہمارے سامنے موجود نہیں۔ عالم عرب کے جن بھی اداروں نے اس کتاب کو شائع کیا ہے انہوں نے اس کا مکمل حصہ ہی شائع کیا۔

امام ابن خزیمرہ رحمۃ اللہ علیہ کی اس صحیح میں کتاب الطہارت، کتاب الصلوٰۃ، کتاب الصیام، کتاب الزکوٰۃ اور کتاب المناسک کے عنوان کے تحت روایات منقول ہیں۔

یعنی یہ تمام روایات طہارت، نماز، روزے، زکوٰۃ اور حج کے بارے میں ہیں تاہم حج کے بارے میں روایات سے متعلق باب ناقص ہے۔

امام ابن خزیمرہ رحمۃ اللہ علیہ نے امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ کے جلیل القدر شاگرد امام مزنی رحمۃ اللہ علیہ سے بطور خاص علم فقہ میں استفادہ کیا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ انہوں نے اپنی اس ”صحیح“ میں زیادہ تر مختلف فقہی مسائل میں امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ کی آراء کی تائید کرنے کی کوشش کی ہے۔

اور شاید امام مزنی رحمۃ اللہ علیہ سے استفادے کا نتیجہ ہے کہ ابن خزیمرہ تراجم ابواب میں احادیث نقل کرتے ہوئے ”مجمّل“ اور ”منصل“، ”خاص“ اور ”عام“ کی بحث چھیڑتے ہیں۔

”صحاح ستہ“ کے مؤلفین میں سے کسی نے بھی یہ اسلوب اختیار نہیں کیا تاہم ابن خزیمرہ کے جلیل القدر شاگرد ابن حبان نے اپنی ”صحیح“ میں کسی حد تک ابن خزیمرہ کے اسلوب کی پیروی کی ہے۔

امام ابن خزیمرہ رحمۃ اللہ علیہ تراجم ابواب میں فقہی مسائل میں اپنے نظریاتی مخالفین کو ”تبحر علمی“ سے محروم اور علم حدیث میں

”بصیرت“ سے محروم قرار دیتے نظر آتے ہیں جس کا بالواسطہ مفہوم یہ ہے کہ وہ خود کو ”قبیح“ اور علم حدیث میں ”زبردست بصیرت“ کا حامل سمجھتے ہیں۔ ان کے تراجم ابواب کا بنظر غائر جائزہ لینے سے یہ بات واضح ہو جاتی ہے کہ اپنے معاصر روایتی محدثین کی طرح ابن خزیمہ بھی احناف کے فقہی نظریات کے بارے میں تحفظات کا شکار ہیں۔

لیکن ابن خزیمہ کے یہ تحفظات ہمارے زمانے کے نام نہاد قبیعین حدیث کی طرح شتر بے مہار نہیں ہیں بلکہ ابن خزیمہ اپنے تمام تر علم و فضل کے باوجود امام شافعی رحمہ اللہ کے وابستہ دامن نظر آتے ہیں۔

ابن خزیمہ کی ایک خصوصیت یہ ہے کہ انہوں نے اپنی ”صحیح“ میں روایات کے الفاظ نقل کرتے ہوئے راویوں کے لفظی اختلاف کا اہتمام کے ساتھ ذکر کیا ہے اور بطور خاص ان روایات کے بارے میں زیادہ تحقیقات پیش کی ہیں جن سے ثابت ہونے والے فقہی مسائل میں امام شافعی رحمہ اللہ کا نقطہ نظر احناف کے موقف سے مختلف ہے۔

کئی محققین نے یہ بات بیان کی ہے کہ روایات کی اسناد کی صحت کے اعتبار سے صحیح بخاری اور صحیح مسلم کے بعد تیسرا درجہ ابن خزیمہ کا ہے لیکن یہ حیران کن بات ہے کہ ابن خزیمہ کو صحاح ستہ کی باقی کتب کی طرح قبولیت عامہ نصیب نہیں ہو سکی یہاں تک کہ اس کے نسخے دنیا سے ناپید ہو گئے۔ پرانے وقتوں میں جن لوگوں نے حدیث کی مختلف کتابوں سے احادیث لے کر ایک جگہ پر اکٹھی کیں۔ انہوں نے ابن خزیمہ کے حوالے دیے ہیں تاہم ابن خزیمہ کی شرح کی شکل میں اس کی کوئی خدمت کی گئی؟ اس بارے میں کوئی معومات ہم تک نہیں پہنچ سکی ہیں۔

تاہم صحیح ابن خزیمہ علم حدیث کا ایک اہم ماخذ ہے۔

ہمارے سامنے اس کتاب کا جو نسخہ موجود ہے وہ ”المکتب الاسلامی بیروت“ سے دو جلدوں میں شائع ہوا ہے۔

اس نسخے کی تحقیق کی خدمت ڈاکٹر محمد مصطفیٰ اعظمی نے سرانجام دی ہے۔

فاضل محقق نے بعض مقامات پر حواشی بھی تحریر کئے ہیں۔ اور انہوں نے متن میں مذکور احادیث کی فنی حیثیت کی نشاندہی کے لئے شیخ ناصر الدین البانی کی طرف مراجعت کی ہے۔ بعض مقامات پر شیخ البانی کے اقادات بھی تحریر کئے گئے ہیں۔

اس نسخے میں مذکور روایات کی تعداد 3079 ہے تاہم اس میں تکررات شامل ہیں۔

کتاب کے آخر میں بعض منید فہرستیں بھی شامل اشاعت کی گئی ہیں۔

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

اللہ تعالیٰ کے نام سے برکت حاصل کرتے ہوئے (آغاز کرتا ہوں جو) رحمن اور رحیم ہے

أَخْبَرَنَا إِمَامُ الْأَيْمَةِ فَقِيهُ الْأَفَاقِ أَبُو بَكْرٍ مُحَمَّدُ بْنُ إِسْحَاقَ بْنِ خَزِيمَةَ

النَّسَابُورِيُّ الْحَافِظُ رَحِمَهُ اللَّهُ، قَالَ:

(صحیح ابن خزیمہ کے ناقل کہتے ہیں:) ائمہ کے امام آفاق کے فقیر ابو بکر محمد بن اسحاق بن خزیمہ نیشاپوری (جو) حافظ (الحديث ہیں) اللہ تعالیٰ ان پر رحم کرے نے ہمیں خبر دی (وہ) فرماتے ہیں:

## كِتَابُ الْوُضُوءِ

### وضو کے بارے میں روایات

مُخْتَصَرُ الْمُخْتَصَرِ مِنَ الْمُسْنَدِ الصَّحِيحِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِنَقْلِ الْعَدْلِ عَنِ الْعَدْلِ  
مَوْصُولًا إِلَيْهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ غَيْرِ قَطْعٍ فِي أَثْنَاءِ الْإِسْنَادِ وَلَا جَرَحٍ فِي نَاقِلِي الْأَخْبَارِ الَّتِي  
نَذَكَّرُهَا بِمَشِينَةِ اللَّهِ تَعَالَى

یہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے منقول مستند (روایات پر مشتمل) "مسند" کے اختصار کا "مختصر" ہے۔ جو عادل راویوں نے عادل راویوں کے حوالے سے نقل کی ہیں ان کی سند نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم تک متصل ہے اور سند کے درمیان کوئی انقطاع نہیں ہے اور اللہ کے حکم سے ہم جو روایات ذکر کریں گے ان روایات کو نقل کرنے والوں کے بارے میں کوئی جرح نہیں کی گئی۔

۱۔ امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ نے اپنی "صحیح" کا آغاز "کتاب الوضوء" سے کیا ہے اس کی وجہ یہ ہے کہ اسلام کی بنیادی تعلیمات میں کلمہ شہادت پڑھ لینے کے بعد سب سے اہم فرض نماز ہے اور نماز کے لئے کچھ چیزیں شرطیں ہیں جن میں سے سب سے اہم چیز طہارت ہے۔ لفظ طہارت کا لغوی معنی کسی چیز کو پاک و صاف کرنا ہے۔ اور شرعی اصطلاح میں اس سے مراد نجاست کو ختم کرنا ہے۔

نجاست کی دو قسمیں ہیں ایک حقیقی نجاست یعنی جسے خارجی طور پر شریعت نے ناپاک قرار دیا ہو اور دوسری ظہری نجاست جسے حدیث بھی کہا جاتا ہے۔ ظہری نجاست سے مراد یہ ہے کہ وہ چیز اپنے وجود کے اعتبار سے ناپاک نہیں ہے لیکن شریعت نے مخصوص پہلو کے اعتبار سے اسے ناپاک قرار دیا ہے۔ حدیث کی دو قسمیں ہیں حدیث المنہ یعنی سبہ وضو ہونا اور دوسری قسم حدیث اکبر یعنی جس صورت میں غسل کرنا لازم ہوتا ہے۔

حدیث عنہ کو ختم کرنے کا طریقہ وضو کرنا ہے۔ وضو کا لغوی معنی کسی چیز کا اچھا اور صاف ہونا ہے اگر لفظ وضو میں "واو" پر پیش پڑھی جائے تو اس سے مراد وضو کرنا ہے اور "کر" واو پر زید پڑھی جائے تو اس سے مراد وہ پانی سے جس کے ذریعے وضو کیا جاتا ہے۔

وضو میں چار چیزیں فرض ہیں (۱) پورا چہرہ دھونا (II) دونوں بازو کہنیوں تک دھونا (III) ایک تہائی سر کا مسح کرنا (IV) دونوں پاؤں نگوں تک دھونا۔  
یاد رہے کہ وضو میں عبادت کا مقبوم بھی پایا جاتا ہے یعنی وجہ ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے متعدد مواقع پر وضو کے متعدد تفصیل بیان کی ہیں ان کا تذکرہ مختص حدیث میں مذکور ہے جن میں چند ایک احادیث امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ نے یہاں نقل کی ہیں۔

بَابُ ذِكْرِ الْخَبَرِ الثَّابِتِ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِأَنِّ اِتِّمَامَ الْوُضُوءِ مِنَ الْإِسْلَامِ

باب 1: نبی اکرم ﷺ سے مستند طور پر (منقول) اس حدیث کا تذکرہ کہ وضو کو مکمل کرنا

اسلام (کی بنیادی تعلیمات) میں سے ایک ہے

1- سند حدیث: حَدَّثَنَا أَبُو يَعْقُوبَ يُونُسُ بْنُ وَاصِحٍ الْهَاشِمِيُّ، حَدَّثَنَا الْمُعْتَمِرُ بْنُ سُلَيْمَانَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ يَحْيَى بْنِ يَعْمَرَ قَالَ: قُلْتُ: - يَعْنِي - لِعَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ: يَا أَبَا عَبْدِ الرَّحْمَنِ، إِنَّ أَقْوَامًا يُزْعَمُونَ أَنَّ لَيْسَ قَدْرُ قَالَ: هَلْ عِنْدَنَا مِنْهُمْ أَحَدٌ؟ قُلْتُ: لَا قَالَ: فَأَبْلِغُهُمْ عَنِّي إِذَا لَقَيْتَهُمْ أَنَّ ابْنَ عُمَرَ يَبْرَأُ إِلَى اللَّهِ مِنْكُمْ، وَأَنْتُمْ بُرَاءُ مِنْهُ، ثُمَّ قَالَ: حَدَّثَنِي عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ قَالَ:

متن حدیث: بَيْنَمَا نَحْنُ جُلُوسٌ عِنْدَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي أَنَاسٍ، إِذْ جَاءَ رَجُلٌ لَيْسَ عَلَيْهِ سَخْنَاءُ سَفَرٍ، وَلَيْسَ مِنْ أَهْلِ الْبَلَدِ يَتَخَطَّى حَتَّى وَرَدَ، فَجَلَسَ بَيْنَ يَدَيِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ: يَا مُحَمَّدُ مَا الْإِسْلَامُ؟ قَالَ: الْإِسْلَامُ أَنْ تَشْهَدَ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ، وَأَنَّ مُحَمَّدًا رَسُولُ اللَّهِ، وَأَنْ تُقِيمَ الصَّلَاةَ، وَتُؤْتِيَ الزَّكَاةَ، وَتَحُجَّ الْبَيْتَ وَتَعْتَمِرَ، وَتَغْتَسِلَ مِنَ الْجَنَابَةِ، وَأَنْ تُتِمَّ الْوُضُوءَ، وَتَصُومَ رَمَضَانَ. قَالَ: فَإِذَا فَعَلْتَ ذَلِكَ فَأَنَا مُسْلِمٌ؟ قَالَ: نَعَمْ قَالَ: صَدَقْتَ

توضیح روایت: وَذَكَرَ الْحَدِيثُ بِطَوِيلِهِ فِي السُّؤَالِ عَنِ الْإِيمَانِ وَالْإِحْسَانِ وَالسَّاعَةِ

❖❖ (امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ کہتے ہیں:)-- ابو یعقوب یوسف بن واضح ہاشمی -- معتمر بن سلیمان -- اپنے والد (کے حوالے سے روایت نقل کرتے ہیں:)-- یحییٰ بن ہمر بیان کرتے ہیں:

میں نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے کہا: اے ابو عبدالرحمن! کچھ لوگ اس بات کے قائل ہیں تقدیر کی کوئی حقیقت نہیں ہے تو حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے دریافت کیا: کیا ان میں سے کوئی بھی شخص ہمارے پاس موجود ہے؟ میں نے کہا: جی نہیں تو حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا: تم میری طرف سے ان تک یہ بات پہنچا دینا جب بھی تمہاری ان سے ملاقات ہو کہ اللہ تعالیٰ کی بارگاہ

حدیث 1: صحیح مسلم، کتاب الایمان، باب معرفة الایمان، رقم الحدیث: 34 الجامع للترمذی، ابواب الایمان عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم، باب ما جاء فی وصف جبریل للنبی صلی اللہ علیہ وسلم، رقم الحدیث: 2598 سنن ابی داؤد، کتاب السمت، باب فی القدر، رقم الحدیث: 4096 سنن ابن ماجہ، المقدمة، باب فی الایمان، رقم الحدیث: 62، صحیح ابن حبان، کتاب الایمان، باب فرض الایمان، ذکر الاخبار عن وصف الاسلام، رقم الحدیث: 168، السنن الصغری، کتاب الایمان وشرائعه، باب بعت الاسلام، رقم الحدیث: 4928، سنن الدارقطنی، کتاب الحج، باب المواقیف، رقم الحدیث: 2370، مسند احمد بن حنبل، مسند العشرة المبشرين بالجنة، اول مسند عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ، رقم الحدیث: 184، مسند الطیالسی، ما رواه عنه عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہ، رقم الحدیث: 20، البحر الزخار، مسند البرار، وما روی یحییٰ بن یعمر، رقم الحدیث: 179، المعجم الاوسط للطبرانی، باب العین، باب الیم من اسمہ: محمد، رقم الحدیث:



میں عبد اللہ بن عمرؓ سے لا تعلق ہونے کا اظہار کرتا ہے اور تم لوگوں کا اس سے کوئی تعلق نہیں ہے۔ پھر حضرت عبد اللہ بن عمرؓ نے یہ بات بیان کی کہ حضرت عمر بن خطابؓ نے یہ بات بیان کی ایک مرتبہ ہم کچھ لوگوں کے ساتھ نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر تھے۔ اسی دوران ایک شخص آیا جس پر سفر کے نشانات نہیں تھے اور وہ شہر سے تعلق بھی نہیں رکھتا تھا۔ وہ لوگوں کو پھلانگتا ہوا آئے آگیا اور نبی اکرم ﷺ کے سامنے آ کے بیٹھ گیا۔ اس نے کہا: اے حضرت محمد (ﷺ)! اسلام کیا ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا اسلام یہ ہے کہ تم اس بات کی گواہی دو کہ اللہ تعالیٰ کے علاوہ کوئی معبود نہیں ہے اور بیشک حضرت محمد (ﷺ) اللہ کے رسول ہیں اور تم نماز قائم کرو اور زکوٰۃ ادا کرو اور تم بیت اللہ کا حج کرو اور عمرہ کرو اور تم غسل جنابت کرو اور تم وضو کو مکمل کرو اور تم رمضان کے روزے رکھو اس نے دریافت کیا: اگر میں ایسا کر لوں گا تو کیا میں مسلمان ہوں گا؟ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: جی ہاں! اس نے کہا: آپ نے سچ فرمایا ہے۔

امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ کہتے ہیں: اس کے بعد راوی نے طویل حدیث ذکر کی ہے جو ایمان احسان اور قیامت کے بارے میں سوالات کے بارے میں ہے۔

## بَابُ ذِكْرِ فَضَائِلِ الْوُضُوءِ يَكُونُ بَعْدَهُ صَلَاةٌ مَكْتُوبَةٌ

باب 2: ایسے وضو کے فضائل کا تذکرہ جس کے بعد فرض نماز ادا کی جائے

2- سند حدیث: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ، ثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ الْقَطَّانُ، وَثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ بْنِ كُرَيْبٍ، ثَنَا  
حدیث 2: صحیح البخاری، کتاب الوضوء، باب: الوضوء ثلاثا ثلاثا، رقم الحدیث: 157، صحیح مسلم، کتاب الطہارۃ، باب  
صفة الوضوء وکماله، رقم الحدیث: 357، صحیح ابن حبان، کتاب البر والاحسان، باب ما جاء فی الطاعات وثوابها، ذکر  
الرجوع عن الاغترار بالفضائل التي رويت للبر، علی الطاعات، رقم الحدیث: 361، المستدرک علی الصحیحین للحاکم،  
کتاب الطہارۃ، واما حدیث یحیی بن سلیم، رقم الحدیث: 477، موطا مالک، کتاب الطہارۃ، باب جامع الوضوء، رقم  
الحدیث: 58، سنن الدارمی، کتاب الطہارۃ، باب الوضوء ثلاثا، رقم الحدیث: 730، سنن ابی داؤد، کتاب الطہارۃ، باب صفة  
وضوء النبی صلی اللہ علیہ وسلم، رقم الحدیث: 91، سنن ابن ماجہ، کتاب الطہارۃ وسننہا، باب ثواب الطہور، رقم  
الحدیث: 283، السنن الصغریٰ، سورۃ الہرۃ، صفة الوضوء، البصضة والاستنشاق، رقم الحدیث: 83، مصنف عبد الرزاق  
الصنعانی، باب ما یکفر الوضوء والصلاة، رقم الحدیث: 135، مصنف ابن ابی شیبہ، کتاب الطہارات، فی الوضوء کم هو  
مرة، رقم الحدیث: 55، السنن الکبریٰ للنسائی، کتاب الطہارۃ، غسل الکفین قبل الوضوء والبصضة والاستنشاق بالیمنی  
منہا، رقم الحدیث: 89، مشکل الآثار للطحاوی، باب بیان مشکل ما روى عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم، رقم  
الحدیث: 2095، سنن الدارقطنی، کتاب الطہارۃ، باب وضوء رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم، رقم الحدیث: 231، مسند  
احمد بن حنبل، مسند العشرة البشیرین یا البیجة، مسند عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ، رقم الحدیث: 413، مسند الطیالسی،  
احادیث عثمان بن عفان بن ابی العاص بن امیة بن عبد، رقم الحدیث: 75، مسند الحمیدی، احادیث عثمان بن عفان رضی  
اللہ عنہ، رقم الحدیث: 37، مسند عبد بن حمید، مسند عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ، رقم الحدیث: 63، البحر الرخار  
مسند البزار، مسلم بن یسار، رقم الحدیث: 399، مسند ابی یعلیٰ الموصلی، مسند طلحة بن عبید اللہ، رقم الحدیث  
608، المعجم الصغیر للطبرانی، من اسمہ القاسم، رقم الحدیث: 756

أَبُو أُسَامَةَ، وَثَمَّ سَعِيدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْمَخْزُومِيُّ، ثَنَا سُفْيَانُ كَثِيبٌ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، حَدَّثَنِي أَبِي، عَنْ حُمْرَانَ بْنِ أَبَانَ أَنَّهُ أَخْبَرَ قَالَ

مَنْ حَدَّثَ: رَأَيْتُ عُثْمَانَ بْنَ عَفَّانَ دَعَا بِوُضُوءٍ قَوَّضًا عَلَى التَّلَاطِ، فَقَالَ: أُحَدِّثُكُمْ بِحَدِيثٍ سَمِعْتُهُ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: مَنْ تَوَضَّأَ فَأَحْسَنَ الْوُضُوءَ، وَصَلَّى، غُفِرَ لَهُ مَا بَيْنَهُ وَبَيْنَ الصَّلَاةِ الْآخَرَى  
تَوْضِيعُ رَوَايَتٍ: هَذَا لَفْظُ حَدِيثِ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ

❖❖ (امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ کہتے ہیں:)-- محمد بن بشار-- یحییٰ بن سعید قطان-- محمد بن غلام-- بن کریب-- ابو اسامہ-- سعید بن عبد الرحمن مخزومی-- سفیان-- ہشام بن عروہ (کے حوالے سے روایت نقل کرتے ہیں:)-- میرے والد نے مجھے حدیث بیان کی-- حمران بن ابان بیان کرتے ہیں:

میں نے حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کو دیکھا انہوں نے وضو کا پانی منگوایا اور "بلاط" میں وضو کیا۔ انہوں نے ارشاد فرمایا: میں تمہیں ایک حدیث سناتا ہوں جو میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی زبانی سنی ہے میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے: "جو شخص وضو کرتے ہوئے اچھی طرح وضو کرے اور پھر نماز ادا کرے تو اس شخص کے اس نماز اور دوسری نماز کے درمیانی گناہ بخش دیئے جاتے ہیں۔"

یہ الفاظ یحییٰ بن سعید نامی راوی کے نقل کردہ ہیں۔

بَابُ ذِكْرِ فَضْلِ الْوُضُوءِ ثَلَاثًا ثَلَاثًا يَكُونُ بَعْدَهُ صَلَاةٌ تَطْوَعُ، لَا يُحَدِّثُ الْمُصَلِّيُ فِيهَا نَفْسَهُ  
باب 3: تین، تین مرتبہ وضو کرنے کی فضیلت کا تذکرہ جس کے بعد نفل نماز ادا کی جائے جس کے دوران آدمی اپنے خیالوں میں گم نہ ہو

3- سند حدیث ثَنَا يُونُسُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلَى الصَّدْفِيُّ، ثَنَا ابْنُ وَهْبٍ، أَخْبَرَنِي يُونُسُ، عَنْ ابْنِ شِهَابٍ، وَأَخْبَرَنِي مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ الْحَكَمِ، أَنَّ ابْنَ وَهْبٍ أَخْبَرَهُمْ قَالَ: أَخْبَرَنِي يُونُسُ، عَنْ ابْنِ شِهَابٍ، أَنَّ عَطَاءَ بْنَ يَرِيْدَ اللَّيْثِيَّ أَخْبَرَهُ، أَنَّ حُمْرَانَ مَوْلَى عُثْمَانَ أَخْبَرَهُ،

مَنْ حَدَّثَ: أَنَّ عُثْمَانَ بْنَ عَفَّانَ دَعَا يَوْمًا بِوُضُوءٍ، قَوَّضًا، فَغَسَلَ كَفَّيْهِ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ وَاسْتَتَرَّ، ثُمَّ غَسَلَ وَجْهَهُ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ، ثُمَّ غَسَلَ يَدَهُ الْيُمْنَى إِلَى الْمِرْفَقِ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ، ثُمَّ غَسَلَ يَدَهُ الْيُسْرَى مِثْلَ ذَلِكَ، ثُمَّ مَسَحَ بِرَأْسِهِ، ثُمَّ غَسَلَ رِجْلَهُ الْيُمْنَى إِلَى الْكَعْبَيْنِ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ، ثُمَّ غَسَلَ رِجْلَهُ الْيُسْرَى مِثْلَ ذَلِكَ، ثُمَّ قَالَ: رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَوَضَّأَ نَحْوَ وَضُوءِي هَذَا، ثُمَّ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَنْ تَوَضَّأَ نَحْوَ وَضُوءِي هَذَا، ثُمَّ قَامَ فَرَكَعَ رَكَعَتَيْنِ لَا يُحَدِّثُ فِيهِمَا نَفْسَهُ غُفِرَ لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ



❦❦❦ (امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ کہتے ہیں:)-- یونس بن عبد الاعلیٰ صدیقی -- ابن وہب -- امام مالک -- تھیل بن ابوصالح -- اپنے والد (کے حوالے سے روایت نقل کرتے ہیں:)-- حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں۔ جب کوئی مسلمان بندہ (راوی کو شک ہے شاید یہ الفاظ ہیں) مومن بندہ وضو کرتا ہے اور اپنے چہرے کو دھوتا ہے تو اس کے چہرے سے وہ تمام گناہ نکل جاتے ہیں جس کی طرف اس نے اپنی آنکھوں کے ذریعے دیکھا تھا۔ یہ پانی کے ذریعے (راوی کو شک ہے شاید یہ الفاظ ہیں) یا پانی کے آخری قطرے کے ساتھ نکل جاتے ہیں پھر جب وہ دونوں بازو دھوتا ہے تو اس کے دونوں بازوؤں سے وہ تمام گناہ نکل جاتے ہیں جنہیں اس نے اپنے دونوں ہاتھوں کے ذریعے پکڑا تھا۔ یہ پانی کے ساتھ نکلتے ہیں پانی کے آخری قطرے کے ساتھ نکلتے ہیں پھر جب وہ اپنے پاؤں دھوتا ہے تو اس کے وہ تمام گناہ نکل جاتے ہیں جن کی طرف وہ پاؤں کے ذریعے چل کے گیا تھا۔ یہ پانی کے ذریعے نکلتے ہیں (راوی کو شک ہے شاید یہ الفاظ ہیں) پانی کے آخری قطرے کے ساتھ نکلتے ہیں یہاں تک کہ وہ شخص گناہوں سے پاک ہو جاتا ہے۔

بَابُ ذِكْرِ حِطِّ الْخَطَايَا، وَرَفْعِ الدَّرَجَاتِ فِي الْجَنَّةِ بِاسْبَاغِ الْوُضُوءِ عَلَى الْمَكَارِهِ، وَاعْطَاءِ

مُنْتَظِرِ الصَّلَاةِ بَعْدَ الصَّلَاةِ أَجَرَ الْمُرَابِطِ فِي سَبِيلِ اللَّهِ

باب 5: جب طبیعت آمادہ نہ ہو اس وقت اچھی طرح وضو کرنے کے نتیجے میں

گناہوں کے ختم ہونے اور جنت میں درجات بلند ہونے کا تذکرہ

اور ایک نماز کے بعد دوسری نماز کا انتظار کرنے والے شخص کو اللہ کی راہ میں سرحد پر پہرہ دینے والے کا ساجر ملنے کا تذکرہ

5- سند حدیث: ثَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ السَّعْدِيُّ، ثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ يَعْنَى ابْنُ جَعْفَرٍ، ثَنَا الْعَلَاءُ وَهُوَ ابْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ، وَحَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ مُعَاذٍ الْعَقَدِيُّ، ثَنَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ، ثَنَا رَوْحُ بْنُ الْقَاسِمِ، ثَنَا الْعَلَاءُ، وَحَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلَى، أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ، أَنَّ مَالِكًا حَدَّثَهُ، عَنِ الْعَلَاءِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

مَنْ حَدَّثَ: أَلَا أَذْلُكُمْ عَلَى مَا يَمْحُو اللَّهُ بِهِ الْخَطَايَا، وَيَرْفَعُ بِهِ الدَّرَجَاتِ؟ قَالُوا: بَلَى يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ: إِسْبَاغُ الْوُضُوءِ عَلَى الْمَكَارِهِ، وَكَثْرَةُ الْخُطَا إِلَى الْمَسَاجِدِ، وَانْتِظَارُ الصَّلَاةِ بَعْدَ الصَّلَاةِ، فَذَلِكَ

حدیث 5 موطا مالک کتاب قصر الصلاة في السفر باب انتظار الصلاة والبشى الوها رقم الحديث 389 صحيح مسلم كتاب الطهارة باب بصل اسباغ الوضوء على المكاره رقم الحديث: 395 السنن الصغرى سور الهرة صفة الوضوء باب الفضل في ذلك رقم الحديث 143 صحيح ابن حبان كتاب الطهارة باب فضل الوضوء ذكر حط الخطايا ورفع الدرجات باسباغ الوضوء على المكاره رقم الحديث: 1043 مصنف عبد الرزاق الصنعاني كتاب الصلاة باب شهود الجماعة رقم الحديث 1023 السنن الكبرى للنسائي كتاب الطهارة الفصل في ذلك رقم الحديث 136 مسند احمد بن حنبل - مسند ابى هريرة رضى الله عنه رقم الحديث 7050



الرِّبَاطُ، فَذَلِكَ الرِّبَاطُ لَفْظًا وَاحِدًا، عَيَّوْ أَنَّ عَلِيَّ بْنَ حُجْرٍ قَالَ: فَذَلِكَ الرِّبَاطُ مَرَّةً،

توضیح روایت: وَقَالَ يُونُسُ فِي حَدِيثِهِ: لَا أُخْبِرُكُمْ بِمَا يَمْحُو اللَّهُ بِهِ الْخَطَايَا، وَلَمْ يَقُلْ: قَالُوا: بَلَى

❦ (امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ کہتے ہیں:)-- علی بن حجر سعدی -- اسماعیل بن جعفر -- علاء -- ابن عبد الرحمن -- بشر بن معاذ عقدی -- یزید بن زریع -- روح بن قاسم -- علاء -- یونس بن عبد الاعلی -- ابن وہب -- امام مالک -- علاء بن عبد الرحمن -- اپنے والد (کے حوالے سے روایت نقل کرتے ہیں: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: ”کیا میں تمہاری رہنمائی اس چیز کی طرف نہ کروں؟ جس کے ذریعے اللہ تعالیٰ گناہوں کو مٹا دیتا ہے اور اس کے ذریعے درجات کو بلند کرتا ہے؟ لوگوں نے عرض کیا: جی ہاں! نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: جس وقت طبیعت آمادہ نہ ہو اس وقت اچھی طرح وضو کرنا اور مسجد کی طرف زیادہ قدموں کے ساتھ چل کر جانا اور ایک نماز کے بعد دوسری نماز کا انتظار کرنا۔ یہی ”رباط“ ہے یہی ”رباط“ ہے۔

روایت کے الفاظ ایک سے ہیں تاہم علی بن حجر نے یہ الفاظ نقل کئے ہیں۔ یہی ”رباط“ ہے یعنی یہ الفاظ ایک مرتبہ ہیں۔ یونس نامی راوی نے اپنی روایت میں یہ الفاظ نقل کئے ہیں: کیا میں تمہیں اس چیز کی خبر نہ دوں؟ جس کے ذریعے اللہ تعالیٰ گناہوں کو مٹا دیتا ہے۔

اس روایت میں یہ الفاظ نقل نہیں کئے ہیں: ”لوگوں نے عرض کیا: جی ہاں!“

بَابُ ذِكْرِ عِلَامَةِ أُمَّةِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الَّذِينَ جَعَلَهُمُ اللَّهُ خَيْرَ أُمَّةٍ

أُخْرِجَتْ لِلنَّاسِ بِآثَارِ الْوُضُوءِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ عِلَامَةٌ يُعْرَفُونَ بِهَا فِي ذَلِكَ الْيَوْمِ

باب 6: نبی اکرم ﷺ کی وہ امت جسے اللہ تعالیٰ نے سب سے بہترین امت قرار دیا ہے

جسے لوگوں کے لئے بھیجا گیا ہے۔ قیامت کے دن وضو کے نشانات کی وجہ سے ان کی مخصوص علامت کا تذکرہ۔ ایک ایسی علامت کہ اس کی وجہ سے اس دن وہ لوگ پہچانے جائیں گے۔

6۔ سند حدیث: ثَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ السَّعْدِيُّ، ثَنَا إِسْمَاعِيلُ يَعْنِي ابْنَ جَعْفَرٍ، ثَنَا الْعَلَاءُ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي

هُرَيْرَةَ، وَحَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلَى، أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ، أَنَّ مَالِكَ بْنَ أَنَسٍ حَدَّثَهُ، عَنِ الْعَلَاءِ بْنِ عَبْدِ

حديث 6 موطأ مالك كتاب الطهارة باب جامع الوضوء رقم الحديث: 57 صحيح مسلم كتاب الطهارة باب استحباب

اطالة العرة والتحجيل في الوضوء رقم الحديث: 393 صحيح ابن حبان كتاب الطهارة باب فضل الوضوء ذكر البيهق

ناب امة البصطفى صلى الله عليه وسلم تعرف في رقم الحديث: 1051 سنن ابن ماجه كتاب الزهد باب ذكر الحوص

رقم الحديث: 4305 السنن الصغرى سؤر الهرة صفة الوضوء حلية الوضوء رقم الحديث: 150 السنن الكبرى للنسائي

كتاب الطهارة حلية الوضوء رقم الحديث: 140 مشكل الآثار للطحاوى باب بيان مشكل ما روى عن ابى معمر عن

ابن رقم الحديث 3208 مسند احمد بن حنبل مسند ابى هريرة رضى الله عنه رقم الحديث: 7809 مسند ابى يعنى

الموصلى شهر بن حوشب رقم الحديث: 6368

الرَّحْمَنِ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، وَحَدَّثَنَا بُنْدَارٌ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنِ الْعَلَاءِ، وَحَدَّثَنَا أَبُو مُوسَى قَالَ: حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ: سَمِعْتُ الْعَلَاءَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، وَحَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الدَّورَقِيُّ، أَخْبَرَنَا ابْنُ عُليَّةَ، عَنْ رَوْحِ بْنِ الْقَاسِمِ، عَنِ الْعَلَاءِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ يَعْقُوبَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ:

متن حدیث: خَرَجَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى الْمَقْبَرَةِ فَسَلَّمَ عَلَى أَهْلِهَا وَقَالَ: سَلَامٌ عَلَيْكُمْ أَهْلَ دَارِ قَوْمٍ مُؤْمِنِينَ، وَإِنَّا إِن شَاءَ اللَّهُ بِكُمْ لَاحِقُونَ، وَدِدْتُ أَنَا قَدْ رَأَيْنَا إِخْوَانَنَا، قَالُوا: أَوَلَسْنَا بِإِخْوَانِكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ؟ قَالَ: أَنْتُمْ أَصْحَابِي، وَإِخْوَانِي قَوْمٌ لَمْ يَأْتُوا بَعْدُ، وَأَنَا فَرَطُكُمْ عَلَى الْحَوْضِ، قَالُوا: وَكَيْفَ نَعْرِفُ مَنْ لَمْ يَأْتِ بَعْدُ مِنْ أُمَّتِكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ؟ قَالَ: أَرَأَيْتُمْ لَوْ أَنَّ رَجُلًا لَهُ خَيْلٌ غُرٌّ مُحَجَّلَةٌ بَيْنَ ظَهْرِي خَيْلٍ بَيْنَهُمْ دُهُمٌ أَلَا يَعْرِفُ خَيْلَهُ؟ قَالُوا: بَلَى يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ: فَإِنَّهُمْ يَأْتُونَ غُرًّا مُحَجَّلِينَ مِنْ آثَرِ الْوُضُوءِ، وَأَنَا فَرَطُهُمْ عَلَى الْحَوْضِ، أَلَا لَيْدَادَنَ رِجَالٌ عَنْ حَوْضِي كَمَا يُدَادُ الْبَعِيرُ الضَّالُّ، أُمَادِيهِمْ أَلَا هَلُمَّ، فَيَقَالَ: إِنَّهُمْ قَدْ أَخَذُوا بَعْدَكَ، وَأَقُولُ سُحْقًا، سُحْقًا

توضیح روایت: هَذَا لَفْظُ حَدِيثِ ابْنِ عُليَّةَ

❦ ❦ (امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ کہتے ہیں:--) علی بن حجر سحدی -- اما عیال بن جعفر -- علاء -- اپنے والد -- حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ (کے حوالے سے روایت نقل کرتے ہیں:--) یونس بن عبد اللطیف -- ابن وہب -- مالک بن انس نے انہیں حدیث بیان کی -- علاء بن عبد الرحمن -- اپنے والد -- حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ (کے حوالے سے روایت نقل کرتے ہیں:--) بندار -- محمد بن جعفر -- شعبہ -- علاء -- ابو موسیٰ -- محمد بن جعفر -- شعبہ -- علاء -- اپنے والد -- حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ (کے حوالے سے روایت نقل کرتے ہیں:--) یعقوب بن ابراہیم دورقی -- ابن علیہ -- روح بن قاسم -- علاء بن عبد الرحمن -- بن یعقوب -- اپنے والد (کے حوالے سے روایت نقل کرتے ہیں:--) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں۔

ایک مرتبہ نبی کریم قبرستان تشریف لے گئے۔ آپ نے اہل قبرستان کو سلام کیا اور یہ پڑھا۔

”تم پر سلام ہو! اے اہل ایمان کی بستی کے رہنے والو! بیشک ہم بھی تم سے آملیں گے اگر اللہ نے چاہا (پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا) کہ میری یہ آرزو تھی کہ میں اپنے بھائیوں کو بھی دیکھ لیتا لوگوں نے عرض کی: یا رسول اللہ! کیا ہم آپ کے بھائی نہیں ہیں؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم میرے اصحاب ہو میرے بھائی وہ لوگ ہیں۔ جو ابھی آئے نہیں ہیں اور میں حوض پر تمہارا پیش رو ہوں گا۔ لوگوں نے عرض کی: یا رسول اللہ! آپ کی امت کے وہ افراد جو ابھی آئے ہی نہیں ہیں آپ انہیں کیسے پہچانیں گے؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دریا فت کیا تمہارا کیا خیال ہے؟ اگر کسی شخص کا ایسا سیاہ گھوڑا ہو جس کی پیشانی اور چاروں پاؤں پر سفید نشان ہوں وہ شخص اسے سیاہ گھوڑوں کے رمین پہچان نہیں لے گا؟ لوگوں نے عرض کیا: جی ہاں! نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تو پھر جب وہ لوگ آئیں گے تو وضو کے نشانات کی وجہ سے ان کی پیشانیاں چمک رہی ہوں گی اور میں حوض پر ان کا پیش رو ہوں گا۔ خبردار! ایسا نہ ہو کہ میرے

دوس سے کچھ دگوں کو پیچھے کر دیا جائے۔ یوں جیسے گمشدہ اونٹ کو پیچھے کر دیا جاتا ہے تو میں انہیں پکاروں گا: آگے آؤ! تو یہ کہا جائے کہ ان لوگوں نے آپ کے بعدنی چیزیں ایجاد کر لی تھیں تو میں انہیں کہوں گا: پیچھے ہو جاؤ! پرے ہو جاؤ، پرے ہو جاؤ۔ روایت کے یہ اشاذ ابن مایہ نامی راوی کے ہیں۔

بَابُ اسْتِحْبَابِ تَطْوِيلِ التَّحْجِيلِ بِغَسْلِ الْعُضْدَيْنِ فِي الْوُضُوءِ  
إِذَا الْحِلْيَةُ تَبْلُغُ مَوَاضِعَ الْوُضُوءِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ بِحُكْمِ النَّبِيِّ الْمُصْطَفَى صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

باب 7. وضو کے دوران دونوں بازوؤں کو زیادہ سے زیادہ دھونا مستحب ہے

کیونکہ نبی اکرم ﷺ کے حکم سے یہ بات ثابت ہے کہ قیامت کے دن وضو کے مقام تک (جنت کا) زیور پہنچے گا  
7۔ سند حدیث: ثَنَا اِبْرَاهِيمُ بْنُ يُوْسُفَ الصَّرْفِيُّ الْكُوفِيُّ، ثَنَا ابْنُ اِذْرِيسَ، عَنْ اَبِي مَالِكٍ الْاَشْجَعِيِّ، عَنْ

اَبِي حَازِمٍ قَالَ:

مَنْ حَدَّثَنَا اَبَا هُرَيْرَةَ يَتَوَضَّأُ فَجَعَلَ يَبْلُغُ بِالْوُضُوءِ قَرِيْبًا مِنْ اِبْطِهِ، فَقُلْتُ لَهُ، فَقَالَ: اِنِّي سَمِعْتُ  
رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ: اِنَّ الْحِلْيَةَ تَبْلُغُ مَوَاضِعَ الظُّهُورِ

❦ (امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ کہتے ہیں:۔۔۔ ابراہیم بن یوسف صیرفی کوئی۔۔۔ ابن ادریس۔۔۔ ابومالک اشجعی (کے حوالے

سے روایت نقل کرتے ہیں:۔۔۔ ابو حازم بیان کرتے ہیں:

میں نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کو وضو کرتے ہوئے دیکھا انہوں نے اپنی بغلوں تک بازوؤں کو دھویا تو میں نے ان سے  
(اس کا سبب) دریافت کیا تو انہوں نے بتایا: میں نے نبی اکرم ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے۔

”(جنت میں) زیور وہاں تک ہوگا جہاں تک وضو کیا جاتا تھا۔“

بَابُ نَفْيِ قَبُولِ الصَّلَاةِ بِغَيْرِ وُضُوءٍ بِذِكْرِ خَيْرِ مُجْمَلٍ غَيْرِ مُفَسِّرٍ

باب 8. وضو کے بغیر نماز کی قبولیت کی نفی جو ایک ایسی روایت کے ذریعے (منقول) ہے

جو ”مجمل“ ہے جس کی وضاحت نہیں کی گئی

8۔ سند حدیث: ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ، ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ، وَحَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ الدَّارِيُّ، ثَنَا يَزِيدُ

بْنُ زُرَّيْعٍ، وَحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ حَكِيمٍ، ثَنَا أَبُو دَاوُدَ قَالُوا جَمِيعًا: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ - وَهَذَا لَفْظُ حَدِيثِ بُنْدَارٍ - عَنْ

سَمَاعِكِ بْنِ حَرْبٍ، عَنْ مُصْعَبِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ:

حدیث 1 صحیح مسلم کتاب الطہارۃ باب تبلغ الحنية حيث يبلغ الوضوء رقم الحديث 394 السنن الصغرى سور

الہرة صفة الوضوء حنية الوضوء رقم الحديث 149 السنن الكبرى لسانى کتاب الطہارۃ حنية الوضوء رقم

الحديث 139 مسند احمد بن حنبل مسند ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ رقم الحديث 8659

متن حدیث: مَرَّ مِنْ ابْنِ عُمَرَ لَجَعَلُوا يَتَنَوْنَ عَلَيْهِ، وَابْنُ عُمَرَ سَاكِتٌ فَقَالَ: أَمَا إِنِّي لَكُنْتُ بِأَعْيُنِهِمْ وَلَكِنْ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: لَا يَقْبَلُ اللَّهُ صَلَاةَ بَغِيرِ طَهُورٍ، وَلَا صَدَقَةً مِنْ غُلُولٍ

۴۰۱۴ (امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ کہتے ہیں:)-- محمد بن بشار-- محمد بن جعفر-- حسین بن محمد ذارع-- یزید بن زریج-- یحییٰ بن حکیم-- ابو داؤد-- شعبہ-- مالک بن حرب (کے حوالے سے روایت نقل کرتے ہیں:)-- حضرت معصب بن سعد رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

ایک مرتبہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیمار ہو گئے (عیادت کے لئے آنے والوں نے) ان کی تعریف کرنا شروع کی۔ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما خاموش رہے، پھر انہوں نے فرمایا: میں ان لوگوں کی وجہ سے غلط فہمی کا شکار ہونے والا نہیں ہوں۔ نبی اکرم ﷺ نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے:

”اللہ تعالیٰ وضو کے بغیر نماز کو قبول نہیں کرتا اور خیانت (یا حرام) مال میں سے صدقے کو قبول نہیں کرتا۔“

8- سند حدیث: قَالَ الْحَسَنُ بْنُ سَعِيدٍ أَبُو مُحَمَّدٍ الْقَزَّازُ الْفَارِسِيُّ سَمِعَنَ بَعْدَادَةَ بِخَبَرٍ غَرِيبٍ الْإِسْنَادِ قَالَ:  
قَالَ هَسَانُ بْنُ عُبَيْدٍ الْمَوْصِلِيُّ، قَالَا عِكْرِمَةُ بْنُ عَمَّارٍ، عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَا يَقْبَلُ صَلَاةَ إِلَّا بِطَهُورٍ، وَلَا صَدَقَةً مِنْ غُلُولٍ  
۴۰۱۵ (امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ کہتے ہیں:)-- حسن بن سعید ابو محمد قزاز فارسی-- حسان بن عبید موصلی-- عکرمہ بن عمار-- یحییٰ بن ابوکثیر-- ابوسلمہ بن عبدالرحمن (کے حوالے سے روایت نقل کرتے ہیں:)-- حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

وضو کے بغیر نماز قبول نہیں ہوتی اور خیانت (یا حرام) مال میں سے صدقہ قبول نہیں ہوتا۔

10- سند حدیث: قَالَ أَبُو عَمَّارٍ الْحَسَنُ بْنُ حُرَيْثٍ، قَالَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ أَبِي حَازِمٍ، عَنْ كَثِيرٍ وَهُوَ ابْنُ يَزِيدَ، عَنِ الْوَلِيدِ وَهُوَ ابْنُ رَاحٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ:  
متن حدیث: لَا يَقْبَلُ اللَّهُ صَلَاةَ بَغِيرِ طَهُورٍ، وَلَا صَدَقَةً مِنْ غُلُولٍ

۴۰۱۶ (امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ کہتے ہیں:)-- ابو عمار حسن بن حرث-- عبدالعزیز بن ابو حازم-- کثیر بن یزید-- ولید بن رباح (کے حوالے سے روایت نقل کرتے ہیں:)-- حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

حدیث 3 صحیح مسلم کتاب الطہارۃ باب وجوب الطہارۃ للصلاة رقم الحدیث: 355 الجامع للترمذی ابواب الطہارۃ عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم باب ما جاء لا تقبل صلاة بغیر طہور رقم الحدیث 1 سنن ابن ماجہ کتاب الطہارۃ وسننہا باب لا یقبل اللہ صلاۃ بغیر طہور رقم الحدیث: 270 صحیح ابن حبان کتاب الزکاة باب صدقة التطوع ذکر لقی قبول الصدقة عن البراء اذا کانت من الغلول رقم الحدیث: 3425 مصنف ابن ابی شیبہ کتاب الطہارات من قال لا تقبل صلاۃ الا بطہور رقم الحدیث: 28 مسند احمد بن حنبل مسند عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما رقم الحدیث 4581 مشکل الآثار للطحاوی باب بیان مشکل ما روی عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رقم الحدیث: 2784



”اللہ تعالیٰ وضو کے بغیر نماز کو قبول نہیں کرتا اور خیانت (یا حرام) مال میں سے صدقہ قبول نہیں کرتا۔“

### بَابُ ذِكْرِ الْخَبَرِ الْمُفَسِّرِ لِلْفُظَّةِ الْمُجْمَلَةِ الَّتِي ذَكَرْتُهَا

وَالدَّلِيلُ عَلَى أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّمَا نَفَى قَبُولَ الصَّلَاةِ لِغَيْرِ الْمُتَوَضِّئِ الْمُحْدِثِ الَّذِي قَدْ أَحْدَثَ حَدَثًا يُوجِبُ الْوُضُوءَ، لَا كُلِّ قَائِمٍ إِلَى الصَّلَاةِ، وَإِنْ كَانَ غَيْرَ مُحْدِثٍ حَدَثًا يُوجِبُ الْوُضُوءَ

**باب 9:** میری ذکر کردہ روایت کے ”مجمّل“ الفاظ کی وضاحت کرنے والی روایت کا تذکرہ اور اس بات کی دلیل کہ نبی اکرم ﷺ نے ایسے بے وضو شخص کی نماز کے قبول ہونے کی نفی کی ہے جسے ایسا حدث لاحق ہوا ہو جو وضو کو واجب کر دیتا ہے۔

نبی اکرم ﷺ نے ہر نماز پڑھنے والے کی (نماز قبول ہونے کی نفی نہیں کی ہے) کہ اگر چہ اسے وضو کو واجب کرنے والا حدث لاحق نہ ہوا ہو۔

**11۔ سند حدیث:** ثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ بَشِيرٍ بْنُ الْحَكَمِ، وَعَمِي إِسْمَاعِيلُ بْنُ خُرَيْمَةَ قَالَا: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ هَمَّامِ بْنِ مُنَبِّهٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَنْ حَدَّثَ: لَا تُقْبَلُ صَلَاةُ أَحَدِكُمْ إِذَا أَحْدَثَ حَتَّى يَتَوَضَّأَ

❦ (امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ کہتے ہیں:۔۔ عبد الرحمن بن بشر بن حکم اور میرے چچا اسماعیل بن خزیمہ۔۔ عبد الرزاق۔۔ معمر۔۔ ہمام بن منبہ) (کے حوالے سے روایت نقل کرتے ہیں:) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

”جب کوئی شخص بے وضو ہو جائے تو اس کی نماز اس وقت تک قبول نہیں ہوگی جب تک وہ وضو نہیں کرتا۔“

### بَابُ ذِكْرِ الدَّلِيلِ عَلَى أَنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ

إِنَّمَا أَوْجَبَ الْوُضُوءَ عَلَى بَعْضِ الْقَائِمِينَ إِلَى الصَّلَاةِ لَا عَلَى كُلِّ قَائِمٍ إِلَى الصَّلَاةِ فِي قَوْلِهِ: (يَسْأَلُهَا الَّذِينَ آمَنُوا إِذَا قُمْتُمْ إِلَى الصَّلَاةِ فَاغْسِلُوا وُجُوهَكُمْ) (المائدة: 6) الْآيَةَ، إِذِ اللَّهُ جَلَّ وَعَلَا وَلَى نَبِيِّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيَانَ مَا أَنْزَلَ عَلَيْهِ خَاصًّا وَعَامًّا، فَبَيَّنَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سُنَّتَهُ أَنَّ اللَّهَ إِنَّمَا أَمَرَ بِالْوُضُوءِ بَعْضَ الْقَائِمِينَ إِلَى الصَّلَاةِ، لَا كُلَّهُمْ، كَمَا بَيَّنَّ عَلَيْهِ السَّلَامُ أَنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ أَرَادَ بِقَوْلِهِ: (خُذْ مِنْ أَمْوَالِهِمْ صَدَقَةً) (التوبة: 103) بَعْضَ الْأَمْوَالِ لَا كُلَّهَا، وَكَمَا بَيَّنَّ بِقِسْمَةِ سَهْمِ ذِي الْقُرْبَى بَيْنَ يَنَى هَاشِمٍ، وَبَيْنَى عَبْدِ الْمُطَّلِبِ، أَنَّ اللَّهَ أَرَادَ بِقَوْلِهِ: (ذِي الْقُرْبَى) (النساء: 36) بَعْضَ قَرَابَةِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دُونَ جَمِيعِهِمْ، وَكَمَا بَيَّنَّ أَنَّ اللَّهَ أَرَادَ بِقَوْلِهِ:

(وَالسَّارِقُ وَالسَّارِقَةُ فَاقْطَعُوا أَيْدِيَهُمَا) (المائدہ ۳۸)، بَعْضُ السَّارِقِ دُونَ جَمِيعِهِمْ، إِذَا سَارِقٌ دُرِّهَمْ  
فَمَا دُونَهُ يَفْعُ عَلَيْهِ اسْمُ سَارِقٍ، فَبَيَّنَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِقَوْلِهِ: الْقَطْعُ هِيَ زُنْجٍ دِينَارٍ  
فَصَاعِدًا، أَنَّ اللَّهَ إِنَّمَا أَرَادَ بَعْضَ السَّارِقِ دُونَ بَعْضٍ بِقَوْلِهِ: (وَالسَّارِقُ وَالسَّارِقَةُ فَاقْطَعُوا  
أَيْدِيَهُمَا) (المائدہ ۳۸)، الْآيَةُ قَالَتِ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ لِنَبِيِّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: (وَأَنزَلْنَا إِلَيْكَ الذِّكْرَ  
لِتُبَيِّنَ لِلنَّاسِ مَا نُزِّلَ إِلَيْهِمْ) (الحج ۴۴)

باب 10: اس دلیل کا تذکرہ کہ اللہ تعالیٰ نے نماز کی طرف کھڑے ہونے والے بعض افراد کے لیے وضو  
واجب قرار دیا ہے نماز کی طرف کھڑے ہونے والے تمام افراد کے لیے واجب قرار نہیں دیا ہے  
یعنی اپنے اس فرمان میں۔

”اے ایمان والو! جب تم نماز کے لئے کھڑے ہونے لگو تو اپنے چہروں کو دھو“۔

اس کی وجہ یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے نبی ﷺ کو اس بات کی وضاحت کرنے کا ذمہ دار بنایا ہے کہ اس نے اس نبی ﷺ پر جو  
نازل کیا ہے اس کے خاص اور عام کو بیان کریں۔

تو نبی اکرم ﷺ نے اپنی سنت کے ذریعے یہ بات بیان کی ہے: یہاں نماز کے لئے کھڑے ہونے والے بعض افراد کو وضو  
کرنے کا حکم دیا گیا ہے تمام افراد مراد نہیں ہیں جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے اس فرمان سے مراد لیا ہے۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے:  
”تم ان کے اموال میں سے صدقہ وصول کرو“۔

تو اس سے ”بعض اموال“ مراد ہیں ”تمام اموال“ نہیں ہیں۔

اور جس طرح اللہ تعالیٰ نے اس کی تقسیم کے بارے میں فرمایا ہے کہ ”یہ ذوی القربی کا حصہ بنو ہاشم اور بنو مطلب میں تقسیم کیا  
جائے گا“۔

تو اللہ تعالیٰ نے اپنے اس فرمان

”اور قریبی رشتہ داروں میں“

سے مراد نبی اکرم ﷺ کے ”بعض قریبی رشتہ دار“ مراد لیے ہیں۔ تمام قریبی رشتہ دار مراد نہیں ہیں۔

اور اسی طرح اللہ تعالیٰ نے اپنے فرمان میں یہ بات بیان کی ہے۔

”چوری کرنے والے مرد اور چوری کرنے والی عورت کے ہاتھوں کو کاٹ دو“۔

تو اس سے مراد بعض قسم کے چور ہیں تمام مراد نہیں ہیں کیونکہ ایک درہم یا اس سے کم کی چوری کرنے والے پر لفظ سارق  
(چور) کا اطلاق نہیں ہوتا۔

تو نبی اکرم ﷺ نے اپنے فرمان میں یہ بات بیان کر دی ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا ہے:

”ایک چوتھائی دینار یا اس سے زیادہ (قیمتی چیز وانی چور پر) ہاتھ کاٹا جائے گا“۔

اور اللہ تعالیٰ نے اپنے اس فرمان سے "بعض چور" مراد لئے تمام چور مراد نہیں لئے ہیں۔  
(ارشاد باری تعالیٰ ہے)

"چوری کرنے والا مرد اور چوری کرنے والی عورت تم ان کے ہاتھ کاٹ دو۔"

اللہ تعالیٰ نے اپنے نبی ﷺ سے یہ فرمایا ہے:

"اور ہم نے تمہاری طرف ذکر کو نازل کیا ہے تاکہ تم لوگوں کے سامنے اس چیز کو بیان کرو جو ان کی طرف نازل کی گئی ہے۔"

12۔ سند حدیث: ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ، ثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ، عَنْ سُفْيَانَ، وَحَدَّثَنَا أَبُو مُوسَى، ثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مَهْدِيٍّ، ثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ عَلْقَمَةَ بْنِ مَرْثَدٍ، عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ بَرِيْدَةَ، عَنْ أَبِيهِ، مَشْنُوعٌ حَدِيثٌ: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَتَوَضَّأُ عِنْدَ كُلِّ صَلَاةٍ، فَلَمَّا كَانَ يَوْمَ الْفَتْحِ تَوَضَّأَ وَنَسَحَ عَلَى خُفَّيْهِ، وَصَلَّى الصَّلَاةَ بِوُضُوءٍ وَاحِدٍ، فَقَالَ لَهُ عُمَرُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، إِنَّكَ فَعَلْتَ شَيْئًا لَمْ تَكُنْ تَفْعَلُهُ قَال: يَا عُمَرُ! فَعَلْتُهُ يَا عُمَرُ!

هَذَا حَدِيثٌ عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنِ مَهْدِيٍّ

\*\*\* (امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ کہتے ہیں:)-- محمد بن بشار-- یحییٰ بن سعید-- سفیان-- ابو موسیٰ-- عبد الرحمن بن مہدی-- سفیان-- علقمہ بن مرثد (کے حوالے سے روایت نقل کرتے ہیں:)-- حضرت سلیمان بن بریدہ رضی اللہ عنہ اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں:

نبی اکرم ﷺ ہر نماز کے وقت وضو کرتے تھے فتح مکہ کے موقع پر آپ نے وضو کرتے ہوئے موزوں پر مسح کر لیا اور ایک ہی وضو کے ساتھ تمام نمازیں ادا کیں تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے آپ کی خدمت میں عرض کیا: یا رسول اللہ! آپ نے ایک ایسا عمل کیا ہے جو پہلے کبھی نہیں کیا تھا تو نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: اے عمر! میں نے جان بوجھ کر ایسا کیا ہے۔

حدیث 12 صحیح مسلم کتاب الطہارۃ باب جواز الصلوات کلھا بوضوء واحد رقم الحدیث 441 الجامع للترمذی ابواب الطہارۃ عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم باب ما جاء انه یصلی الصلوات بوضوء واحد رقم الحدیث: 58 سنن ابی داؤد کتاب الطہارۃ باب الرجل یصل الصلوات بوضوء واحد رقم الحدیث: 149 السنن الصغریٰ سورۃ نہرۃ صفۃ الوضوء لکل صلاۃ رقم الحدیث: 133 سنن الدارمی کتاب الطہارۃ باب اذا قمت الی الصلاۃ رقم الحدیث 696 صحیح ابن حبان کتاب الصلاۃ باب شروط الصلاۃ ذکر السبب الذی من اجلہ فعل صلی اللہ علیہ وسلم ما رقم الحدیث 1129 مصنف عبد الرزاق الصنعانی باب هل يتوضا لكل صلاة امر لا ؟ رقم الحدیث 158 مصنف ابن ابی شیبۃ کتاب الطہارات فی المسح علی الخفین رقم الحدیث: 1841 السنن الکبریٰ للنسائی کتاب الطہارۃ الوضوء لکل صلاۃ رقم الحدیث 131 شرح معانی الآثار للطحاوی باب الوضوء هل یجب لکل صلاۃ امر لا ؟ رقم الحدیث 150 مسند احمد بن حنبل مسند الانصار حدیث بریدۃ الاسلمی رقم الحدیث: 22383 المعجم الاوسط للطبرانی باب العین من اسبہ علی رقم الحدیث 4127

روایت کے یہ الفاظ عبدالرحمن بن مہدی کے نقل کردہ ہیں۔

**13 - سند حدیث:** ثَنَا عَلِيُّ بْنُ الْحُسَيْنِ الدَّرَهَمِيُّ - بِخَبَرِ غَرِيبٍ غَرِيبٍ - قَالَ: حَدَّثَنَا مُعْتَمِرٌ، عَنْ سُفْيَانَ

الثَّوْرِيِّ، عَنْ مُحَارِبِ بْنِ دِثَارٍ، عَنِ ابْنِ بُرَيْدَةَ، عَنْ أَبِيهِ قَالَ:

مَتْنُ حَدِيثٍ: كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَوَضَّأُ لِكُلِّ صَلَاةٍ إِلَّا يَوْمَ فَتْحِ مَكَّةَ؛ فَإِنَّهُ شُغِلَ فَجَمَعَ بَيْنَ الظُّهْرِ وَالْعَصْرِ بِوَضُوءٍ وَاحِدٍ

❦❦ (امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ کہتے ہیں:)-- علی بن حسین الدرہمی - بخبر غریب غریب - وہ کہتے ہیں: -- معتمر -- سفیان

ثوری -- محارب بن دثار -- ابن بریدہ -- اپنے والد کے حوالے سے نقل کرتے ہیں:

نبی اکرم ﷺ ہر نماز کے لئے (از سر نو) ہر نماز کے لئے وضو کرتے تھے البتہ فتح مکہ کے دن معاملہ مختلف ہوا چونکہ آپ مصروف رہے۔ اس لئے آپ نے ایک ہی وضو سے ظہر اور عصر کی نمازیں ادا کیں۔

**14 - سند حدیث:** ثَنَا أَبُو عَمَارٍ، ثَنَا وَكِيعُ بْنُ الْجَرَّاحِ، عَنْ سُفْيَانَ، عَنْ مُحَارِبِ بْنِ دِثَارٍ، عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ

بُرَيْدَةَ، عَنْ أَبِيهِ،

مَتْنُ حَدِيثٍ: أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَتَوَضَّأُ لِكُلِّ صَلَاةٍ، فَلَمَّا كَانَ يَوْمَ فَتْحِ مَكَّةَ صَلَّى

الصلوات كلها بوضوء واحد

قَالَ أَبُو بَكْرِ: لَمْ يُسَيِّدْ هَذَا الْخَبَرُ عَنِ الثَّوْرِيِّ أَحَدٌ نَعْلَمُهُ غَيْرُ الْمُعْتَمِرِ، وَوَكَيْعٌ رَوَاهُ أَصْحَابُ الثَّوْرِيِّ

وْغَيْرُهُمْ، عَنْ سُفْيَانَ، عَنْ مُحَارِبِ بْنِ دِثَارٍ، عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ بُرَيْدَةَ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَإِنْ كَانَ

الْمُعْتَمِرُ، وَوَكَيْعٌ مَعَ جَلَالَتِهِمَا حَفِظَا هَذَا الْإِسْنَادَ وَاتِّصَالَهُ فَهُوَ خَيْرٌ غَرِيبٌ غَرِيبٌ

❦❦ (امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ کہتے ہیں:)-- ابو عمار -- وکیع بن جراح -- سفیان -- محارب بن دثار (کے حوالے سے

روایت نقل کرتے ہیں:)-- حضرت سلیمان بن بریدہ رحمہ اللہ -- اپنے والد کے حوالے سے نقل کرتے ہیں:

نبی اکرم ﷺ ہر نماز کے لئے (از سر نو) وضو کرتے تھے جب فتح مکہ کا دن آیا تو نبی اکرم ﷺ نے ایک ہی وضو کے ساتھ تمام

نمازیں ادا کیں۔

امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ کہتے ہیں: ثوری کے حوالے سے ہمارے علم کے مطابق معتمر اور وکیع کے علاوہ اور کسی نے اس روایت

کی سند بیان نہیں کی ہے ثوری کے شاگردوں نے اور ان دونوں حضرات کے علاوہ دیگر حضرات نے یہ روایت سفیان کے حوالے

سے محارب کے حوالے سے سلیمان بن بریدہ کے حوالے سے نبی اکرم ﷺ سے نقل کی ہے۔

معتمر اور وکیع اپنی جلالت علمی کے باوجود اگر اس کی سند اور اس کے اتصال کو یاد رکھے ہوئے تھے تو یہ روایت انتہائی

”غریب“ ہے۔



## بَابُ الدَّلِيلِ عَلَى أَنَّ الْوُضُوءَ لَا يَجِبُ إِلَّا مِنْ حَدِيثٍ

باب 11: اس بات کی دلیل کا تذکرہ کہ وضو صرف ”حدیث“ لاحق ہونے کی صورت میں لازم ہوتا ہے

15۔ سند حدیث: ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَنْصُورٍ أَبُو جَعْفَرٍ، وَمُحَمَّدُ بْنُ شُوكْرِ بْنِ رَافِعِ الْبَغْدَادِيِّ قَالَا: ثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ بْنِ سَعْدٍ، ثَنَا أَبِي، عَنِ ابْنِ إِسْحَاقَ، ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى بْنِ حَبَّانَ الْأَنْصَارِيُّ، ثُمَّ الْمَازِنِيُّ مَازِنُ بْنُ النَّجَّارِ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ، وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى، ثَنَا أَحْمَدُ بْنُ خَالِدٍ الْوُهَيْبِيُّ، ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْحَاقَ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيَى بْنِ حَبَّانَ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ قَالَ:

مَنْ حَدَّثَنِي: قُلْتُ لَهُ: أَرَأَيْتَ وَضُوءَ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ لِكُلِّ صَلَاةٍ طَاهِرًا كَانَ أَوْ غَيْرَ طَاهِرٍ عَمَّنْ هُوَ؟ قَالَ: حَدَّثَنِي أَسْمَاءُ بِنْتُ زَيْدِ بْنِ الْخَطَّابِ أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ حَنْظَلَةَ بْنَ أَبِي عَامِرٍ الْغَسِيلَ حَدَّثَهَا أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ أَمَرَ بِالْوُضُوءِ عِنْدَ كُلِّ صَلَاةٍ طَاهِرًا كَانَ أَوْ غَيْرَ طَاهِرٍ، فَلَمَّا سَقَى ذَلِكَ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمَرَ بِالسَّوَالِكِ عِنْدَ كُلِّ صَلَاةٍ، وَوَضِعَ عَنْهُ الْوُضُوءُ إِلَّا مِنْ حَدِيثٍ وَكَانَ عَبْدُ اللَّهِ يَرَى أَنَّ بِهِ قُوَّةً عَلَى ذَلِكَ فَفَعَلَهُ حَتَّى مَاتَ

توضیح روایت: ہذا حدیث یعقوب بن ابراہیم، غیر ان محمد بن منصور قال: وَكَانَ يَفْعَلُهُ حَتَّى مَاتَ

❦❦❦ (امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ کہتے ہیں:)-- محمد بن منصور ابو جعفر اور محمد بن شوکر بن رافع بغدادی -- یعقوب بن ابراہیم

بن سعد -- اپنے والد -- ابن اسحاق -- محمد بن یحییٰ بن حبان الانصاری -- عبد اللہ بن عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہ (کے حوالے سے روایت نقل کرتے ہیں:)--

(یہاں تحویل سند ہے) محمد بن یحییٰ -- احمد بن خالد الوہبی -- محمد بن اسحاق -- محمد بن یحییٰ بن حبان کے حوالے سے حضرت

عبد اللہ بن عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے بارے میں نقل کرتے ہیں:

محمد بن یحییٰ کہتے ہیں: میں نے عبد اللہ بن عبد اللہ سے دریافت کیا: حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے ہر نماز کے لئے وضو کرنے کے بارے میں تمہاری کیا رائے ہے؟ وہ وضو کی حالت میں ہوں یا بے وضو ہوں (ہر نماز کے لئے وضو کیا کرتے تھے؟) اس کی دلیل کیا ہے تو انہوں نے بتایا: سیدہ اسماء بنت یزید رضی اللہ عنہا نے انہیں (یعنی حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کو یہ بات بتائی تھی کہ حضرت عبد اللہ بن حنظلہ رضی اللہ عنہ نے انہیں (یعنی سیدہ اسماء بنت یزید رضی اللہ عنہا کو) یہ بات بتائی کہ نبی اکرم ﷺ کو ہر نماز کے لئے وضو کرنے کا حکم دیا گیا تھا خواہ آپ وضو کی حالت میں ہوں یا وضو کی حالت میں نہ ہوں جب یہ بات آپ ﷺ کے لئے مشقت کا باعث بنی تو آپ کو ہر نماز کے وقت مسواک کرنے کا حکم دیا گیا پھر آپ سے وضو کے حکم کو اٹھا دیا گیا البتہ بے وضو حالت میں (وضو کرنا لازم ہوگا)

حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما اس بات کے قائل تھے کہ کیونکہ وہ ایسا کرنے کی قوت رکھتے ہیں اس لئے انہیں ایسا کرنا چاہئے تو

وہ مرتے دم تک اس پر عمل کرتے رہے۔

روایت کے یہ الفاظ یعقوب بن ابراہیم کے نقل کردہ ہیں۔ البتہ محمد بن منصور نامی راوی نے یہ الفاظ نقل کئے ہیں۔

”وہ ایسا کرتے رہے یہاں تک کہ ان کا انتقال ہو گیا۔“

بَابُ صِفَةِ وَضُوءِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى طَهْرٍ مِنْ غَيْرِ حَدِيثٍ  
كَانَ مِمَّا يُوجِبُ الْوُضُوءَ

باب 12: نبی اکرم ﷺ کے وضو کا طریقہ جبکہ آپ پہلے سے با وضو حالت میں نہ ہوں

اور آپ کو حدیث لاحق نہ ہوا ہو جو وضو کو واجب کر دیتا ہے

16- سند حدیث: ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ بُنْدَارٌ، ثَنَا مُحَمَّدٌ يَعْنِي ابْنَ جَعْفَرٍ، ثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ مَيْسَرَةَ، عَنِ النَّزَّالِ بْنِ سَبْرَةَ،

مَتْنُ حَدِيثٍ: أَنَّهُ شَهِدَ عَلِيًّا صَلَّى الظُّهْرَ، ثُمَّ جَلَسَ فِي الرَّخِيَةِ فِي حَوَائِجِ النَّاسِ، فَلَمَّا حَضَرَتِ الْعَصْرُ دَعَا بِتَوْرٍ مِنْ مَاءٍ فَمَسَحَ بِهِ ذِرَاعَيْهِ وَوَجْهَهُ وَرَأْسَهُ وَرِجْلَيْهِ، ثُمَّ شَرِبَ فَضْلَ وَضُوئِهِ وَهُوَ قَائِمٌ، ثُمَّ قَالَ: إِنَّ نَاسًا يَكْفُرُ هَوْنًا أَنْ يَشْرَبُوا وَهُمْ قِيَامٌ، إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَنَعَ مِثْلَ مَا لَصَنْعْتُ، وَقَالَ: هَذَا وَضُوءٌ مَنْ لَمْ يُحَدِّثْ ثَنَا يُونُسُ بْنُ مُوسَى، ثَنَا جَرِيرٌ، عَنْ مَنْصُورِ بْنِ الْمُعْتَمِرِ، عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ مَيْسَرَةَ، عَنِ النَّزَّالِ بْنِ سَبْرَةَ، فَذَكَرَ الْحَدِيثَ، وَقَالَ: إِنِّي رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَعَلَ كَمَا فَعَلْتُ، وَقَالَ: هَذَا وَضُوءٌ مَنْ لَمْ يُحَدِّثْ.

توضیح روایت: قَالَ أَبُو بَكْرِ: وَرَوَاهُ مِسْعَرُ بْنُ كِدَّامٍ، عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ مَيْسَرَةَ، عَنِ النَّزَّالِ بْنِ سَبْرَةَ، عَنْ عَلِيٍّ وَقَالَ: ثُمَّ قَالَ: هَذَا وَضُوءٌ مَنْ لَمْ يُحَدِّثْ، ثَنَا يُونُسُ بْنُ مُوسَى، ثَنَا الْفَضْلُ بْنُ دُكَيْنٍ، وَعَبِيدُ اللَّهِ بْنُ مُوسَى

❖❖ (امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ کہتے ہیں:)-- محمد بن بشار بن دار-- محمد بن جعفر-- شعبہ-- عبد الملک بن میسرہ (کے حوالے سے روایت نقل کرتے ہیں:)-- حضرت نزال بن سبرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:--

ایک مرتبہ وہ حضرت علی رضی اللہ عنہ کے پاس موجود تھے۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے ظہر کی نماز ادا کی اور پھر وہ لوگوں کی ضروریات پوری کرنے کے لئے کھلے میدان میں بیٹھ گئے جب عصر کی نماز کا وقت ہوا تو انہوں نے پانی کا برتن منگوایا۔ اس کے ذریعے اپنی دونوں کلاہیاں اپنے چہرے اپنے سر اور دونوں پاؤں کا مسح کیا پھر وضو کا بچا ہوا پانی کھڑے ہو کر پی لیا پھر انہوں نے یہ بات بیان کی: کچھ

حدیث 16 الجامع للترمذی ابواب الطہارۃ عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم باب فی وضوء النبی صلی اللہ علیہ وسلم کیف کان رقم الحدیث: 47 سنن ابی داؤد کتاب الطہارۃ باب صفة وضوء النبی صلی اللہ علیہ وسلم رقم الحدیث: 101 السنن الصغریٰ سور الہرة صفة الوضوء باب غسل الوحة رقم الحدیث 91 سنن الدارمی کتاب الطہارۃ باب فی البضضة رقم الحدیث: 736 صحیح ابن حبان کتاب الطہارۃ باب فرض الوضوء ذکر العلة التي من اجبها كان يسبح على بن ابي طالب رقم الحدیث: 1063

لوگ کھڑے ہو کر پینے کو مکر وہ سمجھتے ہیں، حالانکہ نبی اکرم ﷺ نے بھی ایسا کیا ہے، جس طرح میں نے کیا ہے۔ آپ نے یہ بات ارشاد فرمائی تھی:

”یہ اس شخص کا وضو ہے جو بے وضو نہ ہوا ہو۔“

یہاں ایک اور سند ہے۔

انہوں نے یہ الفاظ نقل کئے ہیں: میں نے نبی اکرم ﷺ کو اسی طرح کرتے ہوئے دیکھا ہے جیسے میں نے کیا ہے، نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا تھا:

”یہ اس شخص کا وضو ہے جو بے وضو نہ ہوا ہو۔“

یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ منقول ہے، تاہم اس میں یہ الفاظ ہیں:

”یہ اس شخص کا وضو ہے جسے حدیث لاحق نہ ہوا ہو۔“

یہاں ایک اور سند ہے۔



# جَمَاعُ أَبْوَابِ الْأَحْدَاثِ الْمُوجِبَةِ لِلْوُضُوءِ

ابواب کا مجموعہ: وضو کو واجب کرنے والے احداث

## بَابُ ذِكْرِ وَجُوبِ الْوُضُوءِ مِنَ الْغَائِطِ وَالْبَوْلِ وَالنَّوْمِ

۱۔ یہاں امام بن خزیمہ رحمہ اللہ ان احداث کا تذکرہ کر رہے ہیں جن کے لاحق ہونے کی صورت میں وضو کرنا واجب ہو جاتا ہے دوسرے لفظوں میں یہ کہا جاسکتا ہے کہ یہ احداث وضو کو لزومیہ ہیں اسی لئے انہیں نواقض وضو کہا جاتا ہے۔ فقہاء کے نزدیک نواقض وضو 12 ہیں

(I) پیشاب یا خانہ کے مقام سے خارج ہونے والی چیز خواہ وہ عام طور پر اس سے مقام سے خارج نہ ہوتی ہو جیسے کیزا یا ٹکری یا خون

(II) (عورت کے ہاں) بچے کی پیدائش جبکہ اس کے ہمراہ خون خارج نہ ہوا ہو۔

(III) پیشاب یا خانہ کے علاوہ جسم سے کسی چیز کا باہر نکلنا جیسے خون پیپ وغیرہ تاہم احناف کے نزدیک اس کے لئے یہ بات شرط ہے کہ وہ اس جگہ سے بہہ جائیں جس جگہ کو پاک رکھنے کا حکم ہے اور اس سے مراد ظاہری جسم ہے۔

(IV) قے کرنا احناف اور حنابلہ کے نزدیک قے ناقض وضو ہے البتہ احناف کے نزدیک اس کے لئے یہ بات شرط ہے کہ وہ منہ بھر کے آئے۔ یعنی اسے انتہائی کوشش کے بغیر روک نہ ممکن نہ ہو۔

(V) کسی نشہ آور چیز کے استعمال، بیہوشی، جنون، پاگل پن، مرگی یا مندی کی وجہ سے عقل کا (عارضی طور پر) زائل ہو جانا۔

(VI) عورت کو چھو لینا احناف کے نزدیک اس سے مراد یہ ہے عورت کے ساتھ مباشرت فاحشہ کی جائے جبکہ حنابلہ اور مالکیہ کے نزدیک عورت کو چھونا اس وقت ناقض وضو شمار ہوگا جب لذت یا شہوت کے ساتھ عورت کو چھوا جائے جبکہ امام شافعی رحمہ اللہ اس بات کے قائل ہیں، مطلق طور پر مرد کا عورت کو کسی حائل چیز کے بغیر چھو لینا ناقض وضو ہے۔

(VII) شرم گاہ کو چھو لینا احناف کے نزدیک شرم گاہ کو چھونا ناقض وضو نہیں ہے جبکہ دیگر تمام فقہاء کے نزدیک یہ ناقض وضو ہے۔

(VIII) نماز کے دوران قہقہہ لگانا۔ یہ صرف احناف کے نزدیک ناقض وضو ہے دیگر فقہاء اسے ناقض وضو تسلیم نہیں کرتے۔ احناف کے نزدیک بھی اس کے ناقض وضو ہونے کے لئے یہ بات شرط ہے کہ نمازی بالغ ہو اس بارے میں اس حوالے سے کوئی فرق نہیں ہوگا کہ اس نے جان بوجھ کر یہ قہقہہ لگایا ہو یا بھول کر ایسا کیا ہو اور یہ حکم دراصل نمازی کے لئے سزا ہے

(IX) اونٹ کا گوشت کھانا یہ صرف حنابلہ کے نزدیک ناقض وضو ہے۔

(X) اکثر حنابلہ کے نزدیک میت کو غسل دینے سے وضو ٹوٹ جاتا ہے۔ تاہم اکثر فقہاء کے نزدیک میت کو غسل کو دینے سے وضو نہیں ٹوٹتا اور اس بارے میں کوئی شرعی نص مقول نہیں ہے۔

(XI) مالکیہ اس بات کے قائل ہیں اگر آدمی کو حدث کے بارے میں شک ہو جائے تو پھر وضو کرنا لازم ہو جاتا ہے جبکہ جمہور کے نزدیک حدث کے بارے میں شک ہونا ناقض وضو نہیں ہے۔

(XII) حنابلہ اس بات کے قائل ہیں ہر وہ چیز جو غسل کو واجب کرتی ہے وہ ناقض وضو ہے۔ البتہ موت کا حکم مختلف ہے کیونکہ میت کو غسل دینا لازم ہوتا ہے لیکن اسے وضو کرنا لازم نہیں ہوتا۔



وَالدَّلِيلُ عَلَى أَنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ قَدْ يُوجِبُ الْفَرَضَ فِي كِتَابِهِ بِمَعْنَى، وَيُوجِبُ ذَلِكَ الْفَرَضَ بِغَيْرِ ذَلِكَ الْمَعْنَى عَلَى لِسَانِ نَبِيِّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، إِذِ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ إِنَّمَا دَلَّ فِي كِتَابِهِ عَلَى أَنَّ الْوُضُوءَ يُوجِبُهُ الْغَائِطُ وَمَلَامَسَةُ النِّسَاءِ؛ لِأَنَّهُ أَمَرَ بِالتَّيَمُّمِ لِلْمَرِيضِ، وَفِي السَّفَرِ عِنْدَ الْإِعْوَازِ مِنَ الْمَاءِ، مِنَ الْغَائِطِ وَمَلَامَسَةِ النِّسَاءِ، فَذَلِكَ الْكِتَابُ عَلَى أَنَّ الصَّحِيحَ الْوَاحِدَ لِلْمَاءِ عَلَيْهِ مِنَ الْغَائِطِ وَمَلَامَسَةِ النِّسَاءِ بِالْوُضُوءِ، إِذِ التَّيَمُّمُ بِالصَّعِيدِ الطَّيِّبِ إِنَّمَا جُعِلَ بَدَلًا مِنَ الْوُضُوءِ لِلْمَرِيضِ وَالْمُسَافِرِ عِنْدَ الْغُورِ لِلْمَاءِ، وَالنَّبِيُّ الْمُصْطَفَى صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ أَعْلَمَ أَنَّ الْوُضُوءَ قَدْ يَجِبُ مِنْ غَيْرِ غَائِطٍ، وَمِنْ غَيْرِ مَلَامَسَةِ النِّسَاءِ، وَأَعْلَمَ فِي خَبَرِ صَفْوَانَ بْنِ عَسَّالٍ أَنَّ الْبَوْلَ وَالنُّوْمَ كُلُّ وَاحِدٍ مِنْهُمَا عَلَى الْإِنْفِرَادِ يُوجِبُ الْوُضُوءَ، وَالْبَائِلُ وَالنَّائِمُ غَيْرُ مُتَغَوِّطٍ وَلَا مَلَامِسِ النِّسَاءِ، وَسَادُّ كُرُ بِمَشْيِئَةِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ وَعَوْنِهِ الْأَخْدَاتِ الْمُوجِبَةَ لِلْوُضُوءِ بِحُكْمِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَلَا الْغَائِطُ وَمَلَامَسَةُ النِّسَاءِ اللَّذَيْنِ ذَكَرَهُمَا فِي نَصِّ الْكِتَابِ خِلَافَ قَوْلِ أَقْوَامٍ زَعَمَ مِمَّنْ لَمْ يَتَّبِعُوا الْعِلْمَ أَنَّهُ غَيْرُ جَائِزٍ أَنْ يَذْكُرَ اللَّهُ حُكْمًا فِي الْكِتَابِ فَيُوجِبُهُ بِشَرْطٍ أَنْ يَجِبَ ذَلِكَ الْحُكْمُ بِغَيْرِ ذَلِكَ الشَّرْطِ الَّذِي بَيَّنَّهُ فِي الْكِتَابِ

### باب 13: پاخانہ پیشاب کرنے اور سونے کی وجہ سے وضو کے واجب ہونے کا تذکرہ

اور اس بات کی دلیل کہ بعض اوقات اللہ تعالیٰ اپنی کتاب میں کسی ایک فرض کو کسی ایک پہلو کے حوالے سے واجب قرار دیتا ہے اور اسی فرض کو دوسرے پہلو سے اپنے نبی کی زبانی واجب قرار دیتا ہے۔

تو اللہ تعالیٰ نے اپنی کتاب میں یہ بات بیان کی ہے: پاخانہ کرنا اور عورتوں کو چھونا وضو کو واجب کر دیتے ہیں۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ جب اس نے بیمار کو تیمم کرنے کا حکم دیا یا مسافر کو تیمم کرنے کا حکم دیا، اس وقت جب انہیں پانی نہیں ملتا، تو یہ حکم پاخانہ کرنے یا عورتوں کو چھونے کی صورت میں ہے۔

تو کتاب نے اس بات پر دلالت کی ہے کہ ایسا تندرست شخص جسے پانی مل جائے اس پر پاخانہ کرنے یا عورتوں کو چھونے کی وجہ سے وضو کرنا لازم ہو جائے گا۔

اس کی وجہ یہ ہے کہ پاک مٹی کے ذریعے تیمم کرنے کا حکم بیمار اور مسافر کے لئے پانی کی عدم دستیابی کی صورت میں وضو کے بدل کے طور پر مقرر کیا گیا ہے اور نبی مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات بیان کی ہے بعض اوقات پاخانہ کرنے کے علاوہ یا عورت کو چھونے کے علاوہ بھی وضو لازم ہو جاتا ہے۔

اور حضرت صفوان بن عسال رضی اللہ عنہ سے منقول روایت میں آپ ﷺ نے یہ بات بیان کر دی ہے: پیشاب کرنے اور سونے ان دونوں میں سے ہر ایک کی وجہ سے انفرادی طور پر بھی وضو واجب ہو جاتا ہے۔

حالانکہ پیشاب کرنے والا شخص یا سونے والا شخص، پاخانہ کرنے والا یا عورت کو چھونے والا شخص نہیں ہوتا۔

اور اللہ تعالیٰ کی مرضی اور اس کی مدد کے ساتھ عنقریب میں یہ بات بیان کروں گا: نبی اکرم ﷺ کے حکم کے تحت وضو کو واجب کرنے والے ایسے احداث ثابت ہیں جو پاخانہ کرنے اور عورتوں کو چھونے کے علاوہ ہیں جن کا تذکرہ کتاب کی نص میں موجود ہے۔

یہ بات اس شخص کے موقف کے خلاف ہے جو علم میں مہارت نہیں رکھتا اور اس بات کا قائل ہے: یہ بات جائز نہیں ہے کہ اللہ تعالیٰ اپنی کتاب میں کسی حکم کا تذکرہ کر دے اور پھر اسے کسی شرط کے ذریعے واجب قرار دے تو پھر وہ حکم اس شرط کے بغیر واجب ہو جائے جس کا تذکرہ اللہ تعالیٰ نے اپنی کتاب میں کیا ہے۔

II۔ سند حدیث: ثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عُبَيْدَةَ الضَّبِّيُّ، أَخْبَرَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ، عَنْ عَاصِمٍ، وَثَنَا عَلِيُّ بْنُ خَشْرَمٍ، أَخْبَرَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ، ثَنَا عَاصِمٌ، وَحَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْمَخْزُومِيُّ، ثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ عَاصِمِ بْنِ أَبِي النَّجُودِ، عَنْ زَيْدِ بْنِ حُبَيْشٍ قَالَ:

مَتْنُ حَدِيثٍ: أَتَيْتُ صَفْوَانَ بْنَ عَسَّالٍ الْمُرَادِيَّ أَسْأَلُهُ عَنِ الْمَسْحِ عَلَى الْخُفَيْنِ، فَقَالَ: مَا جَاءَ بِكَ يَا زَيْدُ؟ قُلْتُ: ابْتِغَاءَ الْعِلْمِ قَالَ: يَا زَيْدُ فَإِنَّ الْمَلَائِكَةَ تَضَعُ أَجْنَحَتَهَا لِطَالِبِ الْعِلْمِ رِضًا بِمَا يَطْلُبُ قَالَ: فَقُلْتُ: إِنَّهُ وَقَعَ فِي نَفْسِي شَيْءٌ مِنَ الْمَسْحِ عَلَى الْخُفَيْنِ بَعْدَ الْغَانِطِ، وَكُنْتُ امْرَأَةً مِنْ أَصْحَابِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَهَلْ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ يَذْكُرُ فِي ذَلِكَ شَيْئًا؟ قَالَ: نَعَمْ كَانَ يَأْمُرُنَا إِذَا كُنَّا سَفَرًا - أَوْ قَالَ مُسَافِرِينَ - أَنْ لَا نَنْزِعَ خِفَافَنَا ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ وَلِكَيْلَهُنَّ إِلَّا مِنْ جَنَابَةٍ، وَلَكِنْ مِنْ غَانِطٍ وَبَوْلٍ وَنَوْمٍ

تَوْضِيحُ رَوَايَةٍ: هَذَا حَدِيثُ الْمَخْزُومِيِّ، وَقَالَ أَحْمَدُ بْنُ عُبَيْدَةَ فِي حَدِيثِهِ: فَقَالَ قَدْ بَلَغَنِي أَنَّ الْمَلَائِكَةَ تَضَعُ أَجْنَحَتَهَا

❖❖❖ (امام ابن خزیمة رحمہ اللہ کہتے ہیں:)-- احمد بن عبدہ ضعیف -- حماد بن زید -- عاصم -- علی بن خشرم -- ابن عیینہ -- عاصم -- سعید بن عبد الرحمن مخزومی -- سفیان -- عاصم بن ابوالنجم (کے حوالے سے روایت نقل کرتے ہیں:) زید بن حبیش بیان کرتے ہیں:

حدیث 17: الجامع للترمذی ابواب الدعوات عن رسول الله صلى الله عليه وسلم باب في فضل التوبة والاستغفار وما ذكر من رحمة الله بعباده رقم الحديث 3540 السنن الصغرى سور الهرة صفة الوضوء باب التوقيت في المسح على الخفين للمسافر رقم الحديث 127 صحيح ابن حبان كتاب الطهارة باب نواقض الوضوء ذكر الخبر الدال على ان الرقاد الذي هو المعاس لا يوجب رقم الحديث 1106 مصنف عبد الرزاق الصنعاني باب كم مسح على الخفين رقم الحديث 766 السنن الكبرى للسناني كتاب الطهارة التوقيت في المسح على الخفين للمقيم والمسافر رقم الحديث 129 شرح معاني الآثار للطحاوي باب المسح على الخفين كم وقته للمقيم والمسافر رقم الحديث 318 سنن الدارقطني كتاب الطهارة باب الرخصة في المسح على الخفين وما فيه واختلاف الروايات رقم الحديث 655 مسند الشافعي باب ما خرج من كتاب الوضوء رقم الحديث 55 مسند الطيالسي وصفوان بن عسال المرادي رقم الحديث 1247 مسند الحميدي حديث صفوان بن عسال المرادي رضي الله عنه رقم الحديث 851

میں حضرت صفوان بن یمانؓ راوی فضیل کی خدمت میں حاضر ہوا تا کہ ان سے موزوں پرٹے بارے میں دریافت کرے۔  
 تو انہوں نے ارشاد فرمایا: اسے ذرا قہم لیں تو اسے ہوا میں سے جواب دیا علم کے حصول کے لئے تو انہوں نے فرمایا: اسے ذرا قہم  
 سے طلب کا رنی طالب سے راضی ہو کر فرشتے اپنے پاس کے لئے بچھا دیتے ہیں۔ زر کہتے ہیں میں نے عرض کی: قضائے حاجت  
 نے بعد موزوں پر مسک کرنے کے بارے میں میرے ذہن میں کچھ الجھن ہے کیونکہ آپ نبی اکرم ﷺ کے صحابی ہیں تو کیا آپ  
 نے نبی اکرم ﷺ کو اس بارے میں کوئی بات ذکر کرتے ہوئے سنا ہے؟ انہوں نے جواب دیا: جی ہاں! نبی اکرم ﷺ ہمیں یہ حکم  
 دیتے تھے کہ جب ہم سفر کی حالت میں ہوں (راوی کوشک ہے شاید یہ الفاظ ہیں) ہم مسافر ہوں تو ہم تین دن اور تین راتوں تک  
 اپنے "دڑ" نہ اتاریں جنابت کا حکم مختلف ہے۔ البتہ تاہم پاخانے پیشاب یا سونے کی صورت میں وضو ٹوٹنے پر دوبارہ وضو کرنے  
 ہوتے انہیں نہ اتاریں۔

روایت کے یہ الفاظ غزوئی سے نقل کردہ ہیں۔

اتمہ بن عبدہ نامی راوی نے اپنی روایت میں یہ الفاظ نقل کئے ہیں۔

"مجھ تک یہ بات پہنچی ہے کہ فرشتے اپنے پر بچھا دیتے ہیں۔"

### بَابُ ذِكْرِ وَجُوبِ الْوُضُوءِ مِنَ الْمَذْيِ

وَهُوَ مِنَ الْجِنْسِ الَّذِي قَدْ اُغْلِمْتُ أَنَّ اللَّهَ قَدْ يُوْجِبُ الْحُكْمَ فِي كِتَابِهِ بِشَرْطٍ، وَيُوجِبُهُ عَلَى لِسَانِ  
 نَبِيِّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِغَيْرِ ذَلِكَ الشَّرْطِ، إِذِ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ لَمْ يَذْكُرْ فِي آيَةِ الْوُضُوءِ الْمَذْيَ،  
 وَالنَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ أَوْجَبَ الْوُضُوءَ مِنَ الْمَذْيِ، وَاتَّفَقَ عُلَمَاءُ الْأَمْصَارِ قَدِيمًا وَحَدِيثًا  
 عَلَى إيجابِ الْوُضُوءِ مِنَ الْمَذْيِ

### باب 14: مذی کے خروج کی وجہ سے وضو کے واجب ہونے کا تذکرہ

یہ کام کی اس نوعیت سے تعلق رکھتا ہے جس کے بارے میں میں یہ بات بیان کر چکا ہوں کہ بعض اللہ تعالیٰ اپنی کتاب  
 میں کسی ایک شرط کے ذریعے کسی ایک حکم کو واجب قرار دیتا ہے اور اپنے نبی ﷺ کی زبانی اس شرط کے علاوہ صورت  
 میں اسے واجب قرار دے دیتا ہے کیونکہ اللہ تعالیٰ نے وضو سے متعلق آیت میں مذی کا تذکرہ نہیں کیا ہے لیکن نبی  
 اکرم ﷺ نے مذی کے خروج کی صورت میں وضو کو لازم قرار دیا ہے اور پہلے اور بعد کے زمانوں کے تمام علماء کا اس  
 بات پر اتفاق ہے کہ مذی کے خروج کی وجہ سے وضو لازم ہو جاتا ہے۔

16 - سند حدیث: ثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مَنِيعٍ، وَيَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الْكُورِيُّ، وَمُحَمَّدُ بْنُ هِشَامٍ، وَقُضَالَةُ بْنُ

الْفَضْلِ الْكُوفِيُّ قَالُوا: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ عَبَّاسٍ قَالَ: أَحْمَدُ بْنُ مَنِيعٍ قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو حَاصِبٍ، وَقَالَ الْأَحْرُونَ:

عَنْ أَبِي حَاصِبٍ، عَنْ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمَنِ السَّلَمِيِّ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ قَالَ:

مَنْ حَدَّثَنَا: كُنْتُ رَجُلًا مَذَّاءً فَاسْتَحْيَيْتُ أَنْ أَسْأَلَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لِأَنَّ ابْنَتَهُ كَانَتْ

عِنْدِي، فَأَمَرْتُ رَجُلًا فَسَأَلَهُ، فَقَالَ: مِنْهُ الْوُضُوءُ

❦❦ (امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ کہتے ہیں:)-- احمد بن منیع اور یعقوب بن ابراہیم دورق اور محمد بن ہشام اور فضالہ بن فضال کوئی -- ابو بکر بن عیاش -- ابو حصین (کے حوالے سے روایت نقل کرتے ہیں: ابو عبد الرحمن سلمی -- حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

”میں ایک ایسا شخص تھا جس کی مذی بکثرت خارج ہوتی تھی تو مجھے نبی اکرم ﷺ سے دریافت کرتے ہوئے شرم آتی تھی کیونکہ نبی اکرم ﷺ کی صاحبزادی میری اہلیہ تھی۔ تو میں نے ایک شخص کو ہدایت کی اس نے نبی کریم سے دریافت کیا تو آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اس پر وضو لازم ہوتا ہے۔“

**19- سند حدیث:** ثَنَا بِشْرُ بْنُ خَالِدٍ الْعَسْكَرِيُّ، أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ، قَنَا شُعْبَةُ قَالَ: سَمِعْتُ سُلَيْمَانَ وَهُوَ الْأَعْمَشُ يُحَدِّثُ، عَنْ مُنْذِرِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ، عَنْ عَلِيٍّ قَالَ: اسْتَحْيَيْتُ أَنْ أَسْأَلَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْمَذْيِ مِنْ أَجْلِ فَاطِمَةَ، فَأَمَرْتُ الْيَقْدَادَ بْنَ الْأَسْوَدِ فَسَأَلَ عَنْ ذَلِكَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: فِيهِ الْوُضُوءُ

❦❦ (امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ کہتے ہیں:)-- بشر بن خالد عسکری -- محمد بن جعفر -- شعبہ -- سلیمان -- اعمش -- منذر ثوری -- محمد بن علی کے حوالے سے روایت نقل کرتے ہیں حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

مجھے فاطمہ کی نسبت کی وجہ سے نبی اکرم ﷺ سے مذی کے بارے میں دریافت کرتے ہوئے حیا آتی تھی تو میں نے مقداد بن اسود کو ہدایت کی اس نے نبی اکرم ﷺ سے دریافت کیا تو آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا اس صورت میں وضو لازم ہوتا ہے۔

### بَابُ الْأَمْرِ بِغَسْلِ الْفَرْجِ مِنَ الْمَذْيِ مَعَ الْوُضُوءِ

**باب 15: مذی کے خروج پر وضو کے ہمراہ شرم گاہ کو دھونے کا بھی حکم دینا**

حدیث 18: صحیح البخاری کتاب العلم باب من استحيا فامر غيره بالسؤال رقم الحديث 131 'صحیح مسلم' کتاب الحيض باب المذي رقم الحديث 482 'صحیح ابن حبان' کتاب الطهارة باب نواقض الوضوء ذكر البيان بان قوله صلى الله عليه وسلم " فلينضح " رقم الحديث 1108 'سنن ابی داود' کتاب الطهارة باب في المذي رقم الحديث 181 'السنن الصغرى' سور الهرة صفة الوضوء باب ما ينقض الوضوء وما لا ينقض الوضوء من المذي رقم الحديث 152 'مصنف عبد الرزاق الصنعاني' باب المذي رقم الحديث 580 'مصنف ابن ابی شيبة' کتاب الطهارات في الرجل يجامع امراته دون الفرج رقم الحديث 974 'السنن الكبرى للبخاري' ذكر ما ينقض الوضوء وما لا يقضه الامر بالتوضوء من المذي رقم الحديث 143 'شرح معاني الآثار للطحاوي' باب الرجل يخرج من ذكره المذي كيف يفعل رقم الحديث 165 'مشكل الآثار للطحاوي' باب بيان مشكل ما روى عن رسول الله صلى الله عليه وسلم رقم الحديث 2271 'مسند احمد بن حنبل' مسند الخلفاء الراشدين 'مسند علي بن ابی طالب رضي الله عنه' رقم الحديث 597 'مسند الطيالسي' احاديث علي بن ابی طالب بن عبد المطلب بن هاشم رقم الحديث 135 'المحرر الزخار مسند المرار' سعيد بن حمير رقم الحديث 423 'مسند ابی يعلى الموصلي' مسند علي بن ابی طالب رضي الله عنه رقم الحديث 298



20 - سند حدیث: ثَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ السَّعْدِيُّ، وَبِشْرِ بْنِ مُعَاذٍ الْعَقَدِيُّ قَالَا: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ حُمَيْدٍ قَالَ عَلِيُّ قَالَ: حَدَّثَنِي، وَقَالَ بِشْرٌ قَالَ: حَدَّثَنَا الزُّكَيْنُ بْنُ الرَّبِيعِ بْنِ عَمِيْلَةَ، عَنْ حُصَيْنِ بْنِ قَبِيصَةَ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ

مَنْ حَدَّثَنِي قَالَ: كُنْتُ رَجُلًا مَذَّاءً فَجَعَلْتُ أَغْتَسِلُ فِي الشِّتَاءِ حَتَّى تَشَقَّ ظَهْرِي، فَذَكَرْتُ ذَلِكَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ - أَوْ ذَكَرَهُ - فَقَالَ لِي: لَا تَفْعَلْ، إِذَا رَأَيْتَ الْمَذْيَ لَأَغْسِلَ ذَكَرَكَ، وَتَوَضَّأَ وَضُوءَكَ لِلصَّلَاةِ، فَإِذَا انْضَحْتَ الْمَاءَ فَأَغْتَسِلْ

تَوْضِيعُ مَصْنُفٍ: قَالَ أَبُو بَكْرٍ: قَوْلُهُ: لَا تَفْعَلْ مِنَ الْجِنْسِ الَّذِي أَقُولُ لَفْظُ رَجُلٍ يُرِيدُ نَفْيَ إِحْبَابِ ذَلِكَ الْفِعْلِ

\*\*\* (امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ کہتے ہیں: -- علی بن حجر سعدی اور بشر بن معاذ عقدی -- عبیدہ بن حمید -- رکیبن بن ربیع بن علیہ -- حصین بن قبیصہ) (کے حوالے سے روایت نقل کرتے ہیں:) حضرت علی بن ابوطالب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

میں ایک ایسا شخص تھا جس کی مزی بکثرت خارج ہوتی تھی۔ تو میں سردیوں میں بھی غسل کر لیتا تھا جس کی وجہ سے مجھے شدید پریشانی ہوتی تھی میں نے اس بات کا تذکرہ نبی اکرم ﷺ سے کیا۔ (راوی کو شک ہے شاید یہ الفاظ ہیں) اس بات کا تذکرہ نبی اکرم ﷺ سے کیا گیا تو آپ نے مجھ سے فرمایا: تم ایسا نہ کرو! جب تم مزی کو دیکھو تو اپنی شرم گاہ کو دھو لو اور نماز کے وضو کی طرح وضو کر لو جب تم پانی اچھال کر نکالو (یعنی جب تمہاری مزی خارج ہو) تو تم غسل کرو۔

امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ کہتے ہیں: نبی اکرم ﷺ کے یہ الفاظ ”تم ایسا نہ کرو“ یہ اس نوعیت کا کلام ہے جس کے بارے میں میں نے یہ کہا ہے: الفاظ میں ممانعت کا مفہوم ہے تاہم مراد یہ ہے کہ اس فعل کے واجب ہونے کی نفی کی جائے۔

### بَابُ الْأَمْرِ بِنَضْحِ الْفَرْجِ مِنَ الْمَذْيِ

#### باب 16: مزی کے خروج پر شرم گاہ پر پانی چھڑکنے کا حکم

21 - سند حدیث: ثَنَا يُونُسُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلَى الصَّدِيقِيُّ، أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ، أَنَّ مَالِكَ بْنَ أَنَسٍ حَدَّثَهُ، عَنْ أَبِي النَّضْرِ مَوْلَى عُمَرَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ، عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ يَسَارٍ، عَنِ الْمُقَدَّادِ بْنِ الْأَسْوَدِ،

مَنْ حَدَّثَنِي أَنَّ عَلِيَّ بْنَ أَبِي طَالِبٍ أَمَرَهُ أَنْ يُسَالَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الرَّجُلِ إِذَا دَنَا مِنْ أَهْلِهِ فَخَرَجَ مِنْهُ الْمَذْيُ مَاذَا عَلَيْهِ؟ قَالَ عَلِيُّ: فَإِنَّ عِنْدِي ابْنَةَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَنَا

حدیث 24 صحیح مسلم کتاب الحيض باب الدليل على ان من يقن الطهارة رقم الحديث 567 الجامع للترمذی ابواب الطهارة عن رسول الله صلى الله عليه وسلم باب ما جاء في الوضوء من الريح رقم الحديث 73 سنن ابی داؤد کتاب الطهارة باب اذا شك في الحدث رقم الحديث 153 سنن الدارمی کتاب الطهارة باب لا وضوء الا من حدث رقم الحديث 755 مسند احمد بن حنبل - مسند ابی هريرة رضي الله عنه رقم الحديث 9771 المعجم الاوسط لطبرانی باب الالف من اسمه احمد رقم الحديث 1581

أَسْتَحْيِي أَنْ أَسْأَلَهُ قَالَ الْمِقْدَادُ: فَسَأَلْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ ذَلِكَ، فَقَالَ: إِذَا وَجَدَ ذَلِكَ أَحَدُكُمْ فَلْيَنْصَحْ فَرْجَهُ وَلْيَتَوَضَّأْ وَضُوءَهُ لِلصَّلَاةِ

❦ (امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ کہتے ہیں:)-- یونس بن عبد الاعلیٰ صدیقی-- ابن وہب-- مالک بن انس-- ابو نضر مولیٰ عمر بن عبید اللہ-- سلیمان بن یسار (کے حوالے سے روایت نقل کرتے ہیں:) حضرت مقداد بن اسود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں۔

حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ نے انہیں یہ ہدایت کی کہ وہ نبی اکرم ﷺ سے ایسے شخص کے بارے میں دریافت کریں جو اپنی بیوی کے قریب ہو اور اس کی مذی خارج ہو جاتی ہے۔ ایسے شخص پر کیا چیز لازم ہوگی؟ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: نبی اکرم ﷺ کی صاحبزادی میری اہلیہ ہیں تو مجھے نبی اکرم ﷺ سے یہ سوال کرتے ہوئے شرم آتی ہے۔ حضرت مقداد رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم ﷺ سے اس بارے میں دریافت کیا تو آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جب کوئی شخص اس طرح کی صورت حال پائے تو اپنی شرم گاہ پر پانی چھڑک لے۔ (یعنی اسے دھو لے) اور نماز کے وضو کی طرح وضو کر لے۔

**22- سند حدیث:** ثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ وَهَبٍ بْنُ مُسْلِمٍ، حَدَّثَنَا عَمِي، أَخْبَرَنِي مَخْرَمَةُ بَغِيٍّ ابْنِ بَكِيرٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ يَسَارٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: قَالَ عَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ:

**متن حدیث:** أَرْسَلْتُ الْمِقْدَادَ بْنَ الْأَسْوَدِ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَسَأَلَهُ عَنِ الْمَذْيِ يَخْرُجُ مِنَ الْإِنْسَانِ كَيْفَ يَفْعَلُ؟ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: تَوَضَّأْ وَانْصَحْ فَرْجَكَ

❦ (امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ کہتے ہیں:)-- احمد بن عبد الرحمن بن وہب بن مسلم-- اپنے چچا-- مخرمة بن بکیر-- ان والد کے حوالے سے نقل کرتے ہیں: سلیمان بن یسار کہتے ہیں۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: حضرت علی بن ابوطالب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

میں نے مقداد بن اسود کو نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں بھیجا۔ انہوں نے مذی کے بارے میں نبی اکرم ﷺ سے دریافت کیا جو کسی انسان کی نکلتی ہے تو اسے کیا کرنا چاہئے؟ تو نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: تم وضو کر لو اور اپنی شرم گاہ پر پانی چھڑک لو (یعنی اسے دھو لو)

**بَابُ ذِكْرِ الدَّلِيلِ عَلَى أَنَّ الْأَمْرَ بِغَسْلِ الْفَرْجِ وَنَصْحِهِ مِنَ الْمَذْيِ**

**أَمْرُ نَذْبٍ وَإِرْشَادٍ لَا أَمْرُ فَرِيضَةٍ وَإِيجَابٍ**

**باب 17:** اس بات کی دلیل کا تذکرہ کہ مذی کے خروج پر شرم گاہ کو دھونے اور اس پر پانی چھڑکنے کا حکم

استحباب اور راہنمائی کے حوالے سے ہے، یہ فرض یا واجب حکم نہیں ہے

**23- سند حدیث:** ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَعِيدٍ بْنُ غَالِبٍ أَبُو يَحْيَى الْعَطَّارُ، ثَنَا عُبَيْدَةُ بْنُ حُمَيْدٍ، ثَنَا الْأَعْمَشُ، عَنْ

حَبِيبِ بْنِ أَبِي ثَابِتٍ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ قَالَ:

متن حدیث: کُنْتُ رَجُلًا مَدَّاءَ فَمُسِيلَ لِي النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ ذَلِكَ، فَقَالَ: يَكْفِيكَ مِنْهُ الْوُضُوءُ

توضیح روایت: قَالَ أَبُو بَكْرٍ: وَلِيُّ خَبَرٍ سَهْلٍ بِنِ حَنِيفٍ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الَّذِي فِي الْمَذْيِ قَالَ: يَكْفِيكَ مِنْ ذَلِكَ الْوُضُوءُ، قَدْ خَرَّجْتُهُ لِي بِأَبِ نَضْحِ الثُّوبِ مِنَ الْمَذْيِ

❦ (امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ کہتے ہیں:)-- محمد بن سعید بن غالب ابو یحییٰ العطار-- عبیدہ بن حمید-- اعمش-- حبیب بن ابوثابت-- سعید بن جبیر-- حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما (کے حوالے سے روایت نقل کرتے ہیں: حضرت علی بن ابوطالب رضی اللہ عنہما) کرتے ہیں:

میں ایک ایسا شخص تھا جس کی مذی بکثرت خارج ہوتی تھی تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے میرے لئے اس بارے میں دریافت کیا گیا تو آپ نے ارشاد فرمایا: ایسی صورت میں تمہارے لئے وضو کر لینا کافی ہے۔

امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ کہتے ہیں: سہل بن حنیف نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے حوالے سے مذی کے بارے میں جو روایت نقل کی ہے۔ اس میں یہ مذکور ہے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "اس صورت میں تمہارے لئے وضو کر لینا کافی ہے۔"

میں نے یہ روایت "مذی کے بعد کپڑے پر پانی چھڑکے" سے متعلق باب میں نقل کی ہے۔

بَابُ ذِكْرِ جُوبِ الْوُضُوءِ مِنَ الرِّيحِ الَّذِي يُسْمَعُ صَوْتُهَا بِالْأُذُنِ أَوْ يُوجَدُ رَائِحَتُهَا بِالْأَنْفِ  
باب 18: ایسی ہوا کے خارج ہونے پر وضو کے واجب ہونے کا تذکرہ

جس کی آواز کان کے ذریعے سنائی دے یا جس کی بو ناک کے ذریعے محسوس ہو

24۔ سند حدیث: ثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ الصَّمِيِّ، عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ مُحَمَّدٍ الدَّرَاوَرْدِيِّ، وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ الْوَاسِطِيُّ، ثَنَا خَالِدُ بْنُ يَحْيَى ابْنُ عَبْدِ اللَّهِ كِلَاهُمَا، عَنْ سَهْلٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

متن حدیث: إِذَا وَجَدَ أَحَدُكُمْ فِي بَطْنِهِ شَيْئًا فَاشْكَلَ خَرَجَ مِنْهُ شَيْءٌ أَوْ لَمْ يَخْرُجْ فَلَا يَخْرُجَنَّ حَتَّى يَسْمَعَ صَوْتًا أَوْ يَجِدَ رِيحًا

هَذَا حَدِيثُ خَالِدِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ

❦ (امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ کہتے ہیں:)-- احمد بن عبدہ ضعیف-- عبد العزیز بن محمد دراوردی-- ابو بشر واسطی-- خالد بن عبد اللہ-- سہیل-- اپنے والد کے حوالے سے نقل کرتے ہیں: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

جب کسی شخص کو اپنے پیٹ میں کچھ محسوس ہو اور اس کے لئے یہ فیصلہ کرنا مشکل ہو کہ پیٹ میں سے کوئی چیز (یعنی ہوا) نکلی ہے یا نہیں نکلی ہے تو وہ چیز (یعنی ہوا) اس وقت نکلی ہوئی شمار نہیں ہوگی جب تک وہ آدمی اس کی آواز نہیں سنتا یا اس کی بو محسوس نہیں کرتا۔

روایت کے یہ الفاظ خالد بن عبد اللہ کے نقل کردہ ہیں۔

### بَابُ ذِكْرِ الدَّلِيلِ عَلَى أَنَّ الْوُضُوءَ لَا يَجِبُ إِلَّا بِبَيِّنٍ حَدَّثَ

إِذَا الطَّهَارَةُ بِبَيِّنٍ لَا تَزُولُ بِشَكٍّ وَارْتِيَابٍ، وَإِنَّمَا يَزُولُ الْبَيِّنُ بِالْبَيِّنِ، فَإِذَا كَانَتِ الطَّهَارَةُ قَدْ تَقَدَّمَتْ بِبَيِّنٍ لَمْ تُبْطَلِ الطَّهَارَةُ إِلَّا بِبَيِّنٍ حَدَّثَ

باب 19: اس بات کی دلیل کا تذکرہ کہ وضو اس وقت واجب ہوتا ہے

جب حدیث کا یقین ہو کیونکہ جس طہارت کا یقین ہو وہ شک و شبہ کی وجہ سے زائل نہیں ہوتی ہے بلکہ یقین، یقین کے ذریعے ہی زائل ہوتا ہے تو جب طہارت پہلے سے یقینی طور پر موجود ہو تو وہ طہارت اسی وقت باطل ہوگی جب حدیث کا یقین ہو۔

25۔ سند حدیث: ثَنَا عَبْدُ الْجَبَّارِ بْنُ الْعَلَاءِ، ثَنَا سُفْيَانُ، ثَنَا الزُّهْرِيُّ، أَخْبَرَنِي عَبَادُ بْنُ تَمِيمٍ، عَنْ عَمْرِو بْنِ عَبْدِ

اللَّهِ بْنِ زَيْدٍ

متن حدیث: قَالَ: سَأَلْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الرَّجُلِ يَجِدُ الشَّيْءَ، وَهُوَ فِي الصَّلَاةِ فَقَالَ: لَا يَنْصَرِفُ حَتَّى يَسْمَعَ صَوْتًا أَوْ يَجِدَ رِيحًا

❦ (امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ کہتے ہیں: -- عبد الجبار بن علاء -- سفیان -- زہری -- عباد بن تمیم (کے حوالے سے

روایت نقل کرتے ہیں: حضرت عبد اللہ بن زید رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

میں نے نبی اکرم ﷺ سے اس شخص کے بارے میں دریافت کیا جسے نماز کے دوران کوئی چیز محسوس ہوتی ہے تو نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: وہ اس وقت تک نماز ختم نہ کرے جب تک وہ اس کی آواز نہ سن لے یا اس کی بو محسوس نہ کر لے۔

### بَابُ ذِكْرِ الدَّلِيلِ عَلَى أَنَّ الْإِسْمَ بِاسْمِ الْمَعْرِفَةِ بِالْأَلِفِ

وَاللَّامُ قَدْ لَا يَحْوِي جَمِيعَ الْمَعَانِي الَّتِي تَدْخُلُ فِي ذَلِكَ الْإِسْمِ خِلَافَ قَوْلِ مَنْ يَرْعُمُ مِمَّنْ شَاهَدْنَا مِنْ أَهْلِ عَصْرِنَا مِمَّنْ كَانَ يَدْعِي اللُّغَةَ مِنْ غَيْرِ مَعْرِفَةٍ بِهَا، وَيَدْعِي الْعِلْمَ مِنْ غَيْرِ مَعْرِفَةٍ بِهِ، أَنَّ الْإِسْمَ بِاسْمِ الْمَعْرِفَةِ يَحْوِي جَمِيعَ مَعَانِي الشَّيْءِ الَّذِي يُوقَعُ عَلَيْهِ بِاسْمِ الْمَعْرِفَةِ بِالْأَلِفِ وَاللَّامِ، إِذِ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ أَوْقَعَ اسْمَ الْأَخْدَاتِ عَلَى الرِّيحِ خَاصَّةً بِاسْمِ الْمَعْرِفَةِ، وَاسْمِ جَمِيعِ الْأَخْدَاتِ الْمُوجِبَةِ لِلْوُضُوءِ الرِّيحُ يَخْرُجُ مِنَ الدُّبُرِ خَاصَّةً، وَقَدْ بَيَّنْتُ هَذِهِ الْمَسْأَلَةَ فِي

كِتَابِ الْإِيمَانِ



**باب 20:** اس بات کی دلیل کا تذکرہ کہ بعض اوقات کوئی اسم ”اسم معرفہ“ معرف باللام کے ساتھ ذکر کیا جاتا ہے لیکن وہ ان تمام معانی کو گھیرے ہوئے نہیں ہوتا جو اس قسم میں داخل ہوتے ہیں۔

یہ بات اس شخص کے موقف کے خلاف ہے جسے ہم نے اپنے زمانے میں دیکھا ہے اور جو شخص علم لغت کی مہارت کا دعویٰ کرتا ہے حالانکہ اسے علم لغت کی معرفت ہی حاصل نہیں ہے اور وہ علم کا دعویٰ ابھی ہے حالانکہ اسے علم کی معرفت حاصل نہیں ہے۔ وہ اس بات کا قائل ہے کہ جب کوئی اسم، اسم معرفہ کے طور پر ذکر کیا گیا ہو تو وہ اپنے تمام معانی میں شامل ہوتا ہے۔ جس پر اس اسم کا اطلاق اسم معرفہ معرف باللام کے ساتھ ہوتا ہے۔

اس کی وجہ یہ ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے لفظ ”الاحداث“ کو بطور خاص ہوا خارج ہونے کے لئے استعمال کیا ہے اور اسے اسم معرفہ کے ساتھ ذکر کیا ہے اور ویسے یہ ”اسم“ وضو کو واجب کرنے والے تمام قسم کے حدث پر لازم ہوتا ہے اور ہوا وہ چیز ہے جو بطور خاص پچھلی شرمگاہ سے خارج ہوتی ہے۔ میں نے یہ مسئلہ ”کتاب الایمان“ میں بیان کر دیا ہے۔

**26- سند حدیث:** ثَنَا عَلِيُّ بْنُ خَشْرَمٍ، أَخْبَرَنَا عَيْسَى بْنُ يُونُسَ، عَنِ الْأَوْزَاعِيِّ، عَنْ حَسَّانَ وَهُوَ ابْنُ عَطِيَّةٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِي عَائِشَةَ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبُو هُرَيْرَةَ،

متن حدیث: أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: لَا يَزَالُ الْعَبْدُ فِي الصَّلَاةِ مَا تَكَاثَرَتِ الصَّلَاةُ تَغِيْبُهُ مَا لَمْ يُحَدِّثْ

وَالْإِحْدَاثُ: أَنْ يَفْسُوَ أَوْ يَضْرِبَ أَيْ لَا اسْتَحْيَى مِمَّا لَمْ يَسْتَحْيِ مِنْهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
 (امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ کہتے ہیں:۔۔۔ علی بن خشرم۔۔۔ عیسیٰ بن یونس۔۔۔ اوزاعی۔۔۔ حسان۔۔۔ ابن عطیہ) کے حوالے سے روایت نقل کرتے ہیں: محمد بن ابو عائشہ فرماتے ہیں: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے مجھے یہ حدیث سنائی۔۔۔ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

”بندہ اس وقت تک نماز کی حالت میں شمار ہوتا ہے جب تک وہ نماز کی وجہ سے رُکاوے اور جب تک وہ بے وضو نہ ہو۔“

(حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ شاید امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں: ) ”احداث“ سے مراد یہ ہے کہ آدمی آواز کے ساتھ یا آواز کے بغیر ہوا خارج کرے۔ بیشک میں اس چیز سے شرماتا نہیں ہوں جس چیز سے نبی اکرم ﷺ نے حیا محسوس نہیں کی۔

**بَابُ ذِكْرِ خَبَرٍ رَوَى مُخْتَصَرًا عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ**  
 أَوْ هُمْ عَالِمًا مِمَّنْ لَمْ يُمَيِّزْ بَيْنَ الْخَبَرِ الْمُخْتَصَرِ، وَالْخَبَرِ الْمُتَقَصِّي أَنْ الْوُضُوءَ لَا يَجِبُ إِلَّا مِنَ الْحَدِيثِ الَّذِي لَهُ صَوْتٌ أَوْ رَائِحَةٌ

**باب 21:** نبی اکرم ﷺ کے حوالے سے مختصر طور پر منقول اس روایت کا تذکرہ

جس نے ایک ایسے عالم کو غلط فہمی کا شکار کیا ہے جو مختصر اور تفصیلی روایت کے درمیان تمیز نہیں کر سکتا

(روایت کا حکم یہ ہے) کہ وضو صرف اس حدیث سے لازم ہوتا ہے جس میں آواز یا بوحسوس ہو۔

**27- سند حدیث:** ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ، ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ، ثَنَا شُعْبَةُ قَالَ: سَمِعْتُ سُهَيْلَ بْنَ أَبِي صَالِحٍ يُحَدِّثُ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، وَحَدَّثَنَا سَلَمُ بْنُ جُنَادَةَ، ثَنَا وَكِيعٌ، عَنْ شُعْبَةَ، وَحَدَّثَنَا بُنْدَارٌ، وَأَبُو مُوسَى قَالَا: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ، ثَنَا شُعْبَةُ، وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلَى، حَدَّثَنَا خَالِدٌ يَعْنِي ابْنَ الْحَارِثِ، ثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ سُهَيْلِ بْنِ أَبِي صَالِحٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

**متن حدیث:** لَا وَضُوءَ إِلَّا مِنْ صَوْتٍ أَوْ رِيحٍ

❦❦❦ (امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ کہتے ہیں:)-- محمد بن بشار-- محمد بن جعفر-- شعبہ-- سہیل بن ابوصالح-- اپنے والد کے حوالے سے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے نقل کرتے ہیں: (یہاں تحویل سند ہے) سلم بن جنادہ-- وکیع-- شعبہ-- بندار اور ابو موسیٰ-- عبد الرحمن-- شعبہ-- محمد بن عبد الاعلیٰ-- خالد بن حارث-- شعبہ-- سہیل بن ابوصالح-- اپنے والد کے حوالے سے نقل کرتے ہیں: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

"وضو صرف اس وقت لازم ہوتا ہے جب (ہوا خارج ہونے کی) آواز آئے یا بوحسوس ہو۔"

### بَابُ ذِكْرِ الْخَبَرِ الْمُتَقَصِّي لِلْفُظَّةِ الْمُخْتَصِرَةِ الَّتِي ذَكَرْتُهَا

وَالدَّلِيلُ عَلَى أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّمَا أَعْلَمَ أَنَّ لَا وَضُوءَ إِلَّا مِنْ صَوْتٍ أَوْ رِيحٍ عِنْدَ مَسْأَلَةٍ سُئِلَ عَنْهَا فِي الرَّجُلِ يُخَيَّلُ إِلَيْهِ أَنَّهُ قَدْ خَرَجَتْ مِنْهُ رِيحٌ فَيُشْكُ فِي خُرُوجِ الرِّيحِ، وَكَانَتْ هَذِهِ الْمَقَالَةُ عَنْهُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَا وَضُوءَ إِلَّا مِنْ صَوْتٍ أَوْ رِيحٍ جَوَابًا عَمَّا عَنْهُ سُئِلَ فَقَطُ لَا ابْتِدَاءً كَلَامٍ مُسْقَطًا بِهِذِهِ الْمَسْأَلَةُ إِيْجَابَ الْوَضُوءِ مِنْ غَيْرِ الرِّيحِ الَّتِي لَهَا صَوْتٌ أَوْ رَائِحَةٌ، إِذْ لَوْ كَانَ هَذَا الْقَوْلُ مِنْهُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ابْتِدَاءً مِنْ غَيْرِ أَنْ تَقْدَمَ عَلَيْهِ مَسْأَلَةٌ كَانَتْ هَذِهِ الْمَقَالَةُ تَنْفِيْ إِيْجَابَ الْوَضُوءِ مِنَ الْبَوْلِ وَالنُّوْمِ وَالْمَذْيِ، إِذْ قَدْ يَكُونُ الْبَوْلُ لَا صَوْتٌ لَهُ وَلَا رِيحٌ، وَكَذَلِكَ النَّوْمُ وَالْمَذْيُ لَا صَوْتٌ لَهُمَا وَلَا رِيحٌ، وَكَذَلِكَ الْوَدْيُ

**باب 22:** اس تفصیلی روایت کا تذکرہ جو میری ذکر کردہ روایت کی وضاحت کرتی ہے

اور اس بات کی دلیل کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات بیان کر دی ہے کہ وضو اس صورت میں لازم ہوتا ہے جب آواز آئے یا بوحسوس ہو

حدیث 27 الحامی للترمذی ابواب الطہارۃ عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم باب ما جاء فی الوضوء من الریح رقم الحدیث 72 سنن ابن ماجہ کتاب الطہارۃ وسنتها باب لا وضوء الا من حدث رقم الحدیث 512 مسند احمد بن حنبل مسند ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ رقم الحدیث 9900 مسند الطیالسی ایادیث الساء ما اسند ابو ہریرۃ وابو صالح رقم الحدیث 2533 المعجم الاوسط للطبرانی باب العین باب الیم من اسنہ : محمد رقم الحدیث 7052

یہ بات آپ ﷺ نے اس وقت بیان کی جب آپ سے یہ سوال کیا گیا تھا کہ جس شخص کو یہ گمان ہوتا ہے کہ شاید اس کی ہوا خارج ہوگئی ہے تو اسے ہوا خارج ہونے کے بارے میں شک ہوتا ہے تو نبی اکرم ﷺ نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے:

”وضو صرف اس وقت لازم ہوتا ہے جب آواز آئے یا بو محسوس ہو۔“

یہ صرف اس چیز کا جواب ہے جو آپ سے سوال کیا گیا تھا یہ کلام کا ایسا آغاز نہیں ہے کہ اس مسئلے کے ذریعے آپ نے آواز اور بو کے بغیر خارج ہونے والی ہوا کی وجہ سے وضو کے واجب ہونے کو ”ساقط الاعتبار“ قرار دیا ہے۔

اس کی وجہ یہ ہے کہ اگر یہ جملہ نبی اکرم ﷺ سے ابتدائے کلام کے طور پر صادر ہوتا اور اس سے پہلے سائل کا سوال نہ ہوتا تو پھر احکام کے ذریعے پیشاب کرنے سے سو جانے اور مذی خارج ہونے کے نتیجے میں وضو واجب ہونے کی نفی ہو جاتی، کیونکہ بعض اوقات پیشاب کرنے کے ساتھ نہ آواز آتی ہے نہ بو آتی ہے۔

نیند اور مذی کا بھی یہی حکم ہے کیونکہ ان کی نہ آواز ہوتی ہے اور نہ بو ہوتی ہے۔ اور ”ودی“ کا بھی یہی حکم ہے۔

**28- سند حدیث:** ثَنَا أَبُو بَشْرِ الْوَاسِطِيُّ، ثَنَا خَالِدٌ يَغْنِيُّ ابْنُ عَبْدِ اللَّهِ الْوَاسِطِيُّ، عَنْ سُهَيْلٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ

أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

مَنْ حَدَّثَ أَحَدَكُمْ فِي بَطْنِهِ شَيْئًا فَاشْكَلَ خَرَجَ مِنْهُ شَيْءٌ أَوْ لَمْ يَخْرُجْ، فَلَا يَخْرُجَنَّ حَتَّى

يَسْمَعَ صَوْتًا أَوْ يَجِدَ رِيحًا

❦ (امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ کہتے ہیں: -- ابو بشر واسطی -- خالد بن عبد اللہ واسطی -- سہیل -- اپنے والد کے حوالے

سے نقل کرتے ہیں: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

”جب کسی شخص کو اپنے پیٹ میں کچھ محسوس ہو اور اس کے لئے یہ فیصلہ مشکل ہو کہ پیٹ میں سے کوئی چیز نکلی ہے یا نہیں

نکلی ہے تو وہ چیز اس وقت تک نکلی ہوئی شمار نہیں ہوگی جب تک وہ شخص (ہوا خارج ہونے کی) آواز نہیں سن لیتا یا اسے

بو محسوس نہیں ہوتی۔“

**29- سند حدیث:** ثَنَا أَبُو مُوسَى مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى، ثَنَا مُعَاذُ بْنُ هِشَامٍ، حَدَّثَنِي أَبِي، عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي

حدیث 29: سنن ابی داؤد کتاب الصلاة باب تقریم ابواب الركوع والسجود باب من قال . يتم على اكبر ظنه رقم

الحدیث: 881 المستدرک علی الصحیحین للحاکم کتاب السهو رقم الحدیث: 1142 صحیح ابن حبان باب الامامة

والجماعة باب الحدیث فی الصلاة ذکر لفظة امر بقول مرادھا استعماله بالقلب دون النطق باللسان رقم الحدیث: 2710

مصنف ابن ابی شیبہ کتاب صلاة التطوع والامامة وابواب متفرقة الرجل یری انه احدث فی الصلاة رقم الحدیث:

7877 مسند احمد بن حنبل مسند ابی سعید الخدری رضی اللہ عنہ رقم الحدیث: 11257 مسند ابی یعلی الموصلی من

مسند ابی سعید الخدری رقم الحدیث: 1206 المعجم الاوسط للطبرانی باب الالف من اسمه احمد رقم الحدیث

کثیر، حَدَّثَنِي عِيَّاضٌ، أَنَّهُ سَأَلَ أَبَا سَعِيدٍ الْخُدْرِيَّ فَقَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: وَحَدَّثَنَا سَلَمٌ  
بْنُ جُنَادَةَ الْقُرَشِيُّ، ثَنَا وَكِيعٌ، ثَنَا عَلِيُّ بْنُ الْمُبَارَكِ، عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ، عَنْ عِيَّاضِ بْنِ هِلَالٍ، عَنْ أَبِي  
سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

مَنْ حِدَّ يَدَهُ إِذَا كَانَ الشَّيْطَانُ يَأْتِي أَحَدَكُمْ فِي صَلَاتِهِ فَيَقُولُ: إِنَّكَ قَدْ أَحْدَثْتَ، فَلْيَقُلْ: كَذَبْتَ إِلَّا مَا وَجَدَ  
رِيحَهُ بَأَنَفِهِ، أَوْ سَمِعَ صَوْتَهُ بِأُذُنِهِ هَذَا لَفْظٌ وَكِيعٌ

توضیح مصنف: قَالَ أَبُو بَكْرٍ: قَوْلُهُ: فَلْيَقُلْ: كَذَبْتَ أَرَادَ فَلْيَقُلْ كَذَبْتَ بِضَمِيرِهِ لَا يَطْلُقُ بِلِسَانِهِ، إِذِ  
الْمُصَلِّيُ غَيْرُ جَائِزٍ لَهُ أَنْ يَقُولَ كَذَبْتَ نَطْقًا بِلِسَانِهِ

❀❀ (امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ کہتے ہیں:)-- ابو موسیٰ محمد بن شعیبہ -- معاذ بن ہشام -- اپنے والد -- یحییٰ بن ابوکثیر --  
عیاض (کے حوالے سے روایت نقل کرتے ہیں:) انہوں نے حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے سوال کیا تو انہوں نے بتایا: نبی  
اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

”شیطان کسی شخص کے پاس اس کی نماز کے دوران آتا ہے اور اسے یہ کہتا ہے: تمہارا تو وضو ٹوٹ گیا تو اس شخص کو یہ کہنا  
چاہئے: تم غلط کہہ رہے ہو البتہ جب آدمی اپنی ناک کے ذریعے (ہوا خارج ہونے کی) بو کو محسوس کرے یا اپنے کان کے ذریعے اس  
کی آواز کو محسوس کرے (تو حکم مختلف ہے)  
روایت کے یہ الفاظ وکیع کے نقل کردہ ہیں۔

امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ کہتے ہیں: روایت کے یہ الفاظ ”آدمی کو یہ کہنا چاہئے تم نے جھوٹ کہا ہے“ اس سے مراد یہ ہے: آدمی  
اپنے دل میں یہ بات کہے گا کہ تم نے جھوٹ کہا ہے زبان کے ذریعے یہ بات نہیں کہے گا کیونکہ نمازی کے لئے یہ بات جائز نہیں  
ہے کہ وہ زبان کے ذریعے تلفظ کے ساتھ یہ بات کہے کہ تم نے جھوٹ کہا ہے۔

### بَابُ ذِكْرِ الدَّلِيلِ عَلَى أَنَّ اللَّمَسَ قَدْ يَكُونُ بِالْيَدِ

ضِدَّ قَوْلٍ مَنْ زَعَمَ أَنَّ اللَّمَسَ لَا يَكُونُ إِلَّا بِجَمَاعٍ بِالْفَرَجِ فِي الْفَرْجِ

باب 23: اس بات کی دلیل کا تذکرہ کہ چھونا بعض اوقات ہاتھ کے ذریعے ہوتا ہے

یہ بات اس شخص کے موقف کے خلاف ہے جو اس بات کا قائل ہے: چھونا صرف شرمگاہ کے شرمگاہ میں صحبت کرنے کے  
ذریعے ہی ہوتا ہے۔

30 - سند حدیث: ثَنَا الرَّبِيعُ بْنُ سُلَيْمَانَ الْمُرَادِيُّ، ثَنَا شُعَيْبُ بْنُ يَعْنَى ابْنُ اللَّيْثِ، عَنْ اللَّيْثِ، عَنْ جَعْفَرِ بْنِ  
رَبِيعَةَ وَهُوَ ابْنُ شُرَحْبِيلَ ابْنِ حَسَنَةَ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ هُرْمُزٍ قَالَ: قَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ يَأْتِرُهُ، عَنْ رَسُولِ اللَّهِ

حدیث 30 صحیح ابن حبان کتاب الحدود باب الزبی وحده ذکر اطلاق اسم الذی علی الید اذا لم یست ما لا یجوز رقم



صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

متن حدیث: كُلُّ ابْنِ آدَمَ أَصَابَ مِنَ الزَّيْنَا لَا مَحَالَةَ، فَالْعَيْنُ زَيْنَا وَهِيَ النَّظَرُ، وَالْيَدُ زَيْنَا وَهِيَ اللَّمَسُ، وَالنَّفْسُ تَهْوَى أَوْ تُحَدِّثُ، وَيُصَدِّقُهُ أَوْ يُكَذِّبُهُ الْقَرْجُ

توضیح مصنف: قَالَ أَبُو بَكْرٍ: قَدْ أَعْلَمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّ اللَّمَسَ قَدْ يَكُونُ بِالْيَدِ قَالَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ: (وَلَوْ نَزَّلْنَا عَلَيْكَ كِتَابًا فِي قِرطاسٍ فَلَمَسُوهُ بِأَيْدِيهِمْ) (الأنعام: 7) قَدْ عَلِمَ رَبُّنَا عَزَّ وَجَلَّ أَنَّ اللَّمَسَ قَدْ يَكُونُ بِالْيَدِ، وَكَذَلِكَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمَّا نَهَى عَنْ بَيْعِ اللِّمَاسِ دَلَّاهُمْ نَهْيَهُ عَنْ بَيْعِ اللَّمَسِ أَنَّ اللَّمَسَ بِالْيَدِ، وَهُوَ أَنْ يَلْمَسَ الْمُشْتَرِي الثَّوبَ مِنْ غَيْرِ أَنْ يُقْلِبَهُ وَيَنْشُرَهُ، وَيَقُولُ عِنْدَ عَقْدِ الشِّرَاءِ إِذَا لَمَسْتُ الثَّوبَ بِيَدِي فَلَا خِيَارَ لِي بَعْدَ إِذَا نَظَرْتُ إِلَى طَوْلِ الثَّوبِ وَعَرْضِهِ أَوْ ظَهَرْتُ مِنْهُ عَلَى عَيْبٍ، وَالنَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ قَالَ لِمَاعِزِ بْنِ مَالِكٍ حِينَ أَقْرَأَ عَنْدهُ بِالزَّيْنَا: لَعَلَّكَ قَبَّلْتَ أَوْ لَمَسْتَ، فَذَلِكَ هَذِهِ اللَّفْظَةُ عَلَى أَنَّهُ إِنَّمَا أَرَادَ بِقَوْلِهِ: أَوْ لَمَسْتَ غَيْرَ الْجَمَاعِ الْمَوْجِبِ لِلْحَدِّ، وَكَذَلِكَ خَبَرُ عَالِشَةَ

توضیح روایت: قَالَ أَبُو بَكْرٍ: وَلَمْ يَخْتَلِفْ عُلَمَاؤُنَا مِنَ الْجَبَّازِيَّةِ وَالْمِصْرِيَّةِ وَالشَّافِعِيَّةِ، وَأَهْلُ الْأَثَرِ أَنَّ الْقُبْلَةَ وَاللَّمْسَ بِالْيَدِ إِذَا لَمْ يَكُنْ بَيْنَ الْيَدِ وَبَيْنَ بَدَنِ الْمَرْأَةِ إِذَا لَمَسَهَا حِجَابٌ وَلَا سُتْرَةٌ مِنْ ثَوْبٍ وَلَا غَيْرِهِ أَنَّ ذَلِكَ يُوجِبُ الْوُضُوءَ غَيْرَ أَنَّ مَالِكَ بْنَ أَنَسٍ كَانَ يَقُولُ: إِذَا كَانَتِ الْقُبْلَةُ وَاللَّمْسُ بِالْيَدِ لَيْسَ بِقُبْلَةٍ شَهْوَةٍ؛ فَإِنَّ ذَلِكَ لَا يُوجِبُ الْوُضُوءَ

توضیح روایت: قَالَ أَبُو بَكْرٍ: هَذِهِ اللَّفْظَةُ وَيُصَدِّقُهُ أَوْ يُكَذِّبُهُ الْقَرْجُ مِنَ الْجِنْسِ الَّذِي أَعْلَمْتُ فِي كِتَابِ الْإِيمَانِ أَنَّ التَّصْدِيقَ قَدْ يَكُونُ بِبَعْضِ الْجَوَارِحِ لَا كَمَا ادَّعَى مَنْ مَوَّءَ عَلَى بَعْضِ النَّاسِ أَنَّ التَّصْدِيقَ لَا يَكُونُ فِي لُغَةِ الْعَرَبِ إِلَّا بِالْقَلْبِ، قَدْ بَيَّنْتُ هَذِهِ الْمَسْأَلَةَ بِتَمَامِهَا فِي كِتَابِ الْإِيمَانِ

❀❀ (امام ابن خزیمرہ رحمہ اللہ کہتے ہیں:)-- ربیع بن سلیمان مرادی -- شعیب بن لیث -- لیث -- جعفر بن ربیعہ -- عبد الرحمن بن ہرمز بیان کرتے ہیں: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے حوالے سے (آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان) نقل کیا ہے: "اولاد آدم میں سے ہر ایک شخص زنا میں سے اپنا مخصوص حصہ ضرور پاتا ہے آنکھ کا مخصوص زنا دیکھنا ہے ہاتھ کا زنا چھونا ہے۔ نفس میں خواہش پیدا ہوتی ہے یا خیال پیدا ہوتا ہے لیکن شرمگاہ اس کی تصدیق کرتی ہے یا اس کی تکذیب کرتی ہے۔"

(امام ابن خزیمرہ رحمہ اللہ کہتے ہیں: ) نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات بتائی ہے کہ بعض اوقات "لمس" ہاتھ کے ذریعے ہوتا ہے۔

اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا ہے: "اور اگر ہم تم پر کاغذوں (پر لکھی ہوئی) کتاب نازل کر دیں تو یہ اپنے ہاتھوں کے ذریعے چھو

لیتے۔"

ہمارے پروردگار نے یہ بات بتائی ہے کہ بعض اوقات "لمس" ہاتھ کے ذریعے ہوتا ہے۔

اسی طرح جب نبی اکرم ﷺ نے ”بیچ لباس“ سے منع کیا تو آپ کے منع کرنے میں لوگوں کی رہنمائی اس بات کی طرف تھی کہ بعض اوقات چھونا ہاتھ کے ذریعے ہوتا ہے اور اس بیچ کا طریقہ یہ ہے کہ خریدار کپڑے کو پٹنے اور پھیلانے بغیر اسے چھولیتا ہے اور سودا ہوتے وقت یہ کہتا ہے: جب میں نے اس کپڑے کو ہاتھ سے چھولیا تو اس کے بعد مجھے کوئی اختیار نہیں رہے گا جبکہ میں کپڑے کا طول و عرض دیکھ چکا ہوں۔ یا بعد میں اس میں کوئی عیب نکل آتا ہے (تو مجھے سودا ختم کرنے کا اختیار نہیں ہوگا)۔

جب حضرت معاذ بن مالک رضی اللہ عنہ نے نبی اکرم ﷺ کے سامنے زنا کا اعتراف کیا تو نبی اکرم ﷺ نے ان سے یہ فرمایا ”ہو سکتا ہے کہ تم نے بوسہ لیا ہو یا چھولیا ہو“۔

تو یہ الفاظ بھی اس بات پر دلالت کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان ”یا چھولیا ہو“ اس سے مراد وہ چھونا ہے جو اس جنسی عمل کے علاوہ ہو جو حد کو واجب کر دیتا ہے۔

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے منقول روایت میں بھی اسی طرح مذکور ہے۔

(امام ابن خزیمرہ رحمہ اللہ کہتے ہیں: حجاز اور مصر سے تعلق رکھنے والے ہمارے علماء اور امام شافعی رحمہ اللہ اور محدثین کا اس بارے میں کوئی اختلاف نہیں ہے کہ (عورت کا) بوسہ لینا یا اسے ہاتھ کے ذریعے اس طرح چھولنا کہ جس وقت مرد نے اسے چھوا ہو تو اس وقت مرد کے ہاتھ اور عورت کے جسم کے درمیان کپڑے یا اس کے علاوہ کوئی اور حجاب یا سترانہ ہو تو یہ عمل وضو کو لازم کر دیتا ہے۔ تاہم امام مالک رحمہ اللہ یہ کہتے ہیں: جب بوسہ دینا یا ہاتھ کے ذریعے چھونا شہوت کی وجہ سے نہ ہو تو یہ چیز وضو کو لازم نہیں کرتی ہے۔)

(امام ابن خزیمرہ رحمہ اللہ کہتے ہیں: روایت کے یہ الفاظ ”شرمگاہ اس کی تصدیق کرتی ہے یا اس کی تکذیب کرتی ہے“۔ یہ کلام کی اس نوعیت سے تعلق رکھتے ہیں جس کے بارے میں میں کتاب الایمان میں یہ بات بتا چکا ہوں کہ تصدیق بعض اوقات بعض اعضاء کے ذریعے بھی ہوتی ہے۔

ایسا نہیں ہے جیسا کہ اس شخص نے دعویٰ کیا اور اس نے بعض لوگوں کو اس غلط فہمی کا شکار کیا کہ عربی زبان (کے محاورے کے اعتبار سے) تصدیق صرف دل کے ذریعے ہوتی ہے۔

میں یہ مسئلہ مکمل طور پر کتاب الایمان میں بیان کر چکا ہوں۔

## بَابُ الْأَمْرِ بِالْوُضُوءِ مِنْ أَكْلِ لَحْمِ الْإِبِلِ

### باب 24: اونٹ کا گوشت کھانے پر وضو کرنے کا حکم دینا

31- سند حدیث: ثَنَا بِشْرُ بْنُ مُعَاذٍ الْعَقَدِيُّ، ثَنَا أَبُو عَوَانَةَ، عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَوْهَبٍ، عَنْ جَعْفَرِ بْنِ أَبِي ثَوْرٍ، عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ،

متن حدیث: أَنَّ رَجُلًا سَأَلَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، أَتَوْضَأُ مِنْ لَحْمِ الْغَنَمِ؟ قَالَ: إِنْ شِئْتَ فَتَوَضَّأْ، وَإِنْ شِئْتَ فَلَا تَوَضَّأْ. قَالَ: أَتَوْضَأُ مِنْ لَحْمِ الْإِبِلِ؟ قَالَ: نَعَمْ. قَالَ: فَتَوَضَّأُ مِنْ لَحْمِ الْغَنَمِ؟

الابلی قال: أَصَلَيْتُ فِي مَرَبِضِ الْغَنَمِ؟ قَالَ: نَعَمْ. قَالَ: أَصَلَيْتُ فِي مَبَارِكِ الْإِبِلِ؟ قَالَ: لَا.

توضیح روایت: قَالَ أَبُو بَكْرٍ: لَمْ نَرَ بِحَالًا بَيْنَ عُلَمَاءِ أَهْلِ الْحَدِيثِ أَنَّ هَذَا الْخَبَرَ صَحِيحٌ مِنْ جِهَةِ النَّقْلِ وَرَوَى هَذَا الْخَبَرَ أَيْضًا: عَنْ جَعْفَرِ بْنِ أَبِي ثَوْرٍ، أَشْعَثُ بْنُ أَبِي الشَّعَثَاءِ الْمُحَارِبِيُّ، وَسَمَّاكَ بْنُ حَرْبٍ قَهْلُ لَايَ ثَلَاثَةً مِنْ أَجَلَةِ رُوَاةِ الْحَدِيثِ قَدْ رَوَوْا عَنْ جَعْفَرِ بْنِ أَبِي ثَوْرٍ هَذَا الْخَبَرَ

❦ (امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ کہتے ہیں:)-- بشر بن معاذ عقدی -- ابو عوادہ -- عثمان بن عبد اللہ بن مویب -- جعفر بن

ابو ثور (کے حوالے سے روایت نقل کرتے ہیں:) حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

ایک شخص نے نبی اکرم ﷺ سے دریافت کیا: اس نے عرض کی: یا رسول اللہ! کیا بکری کا گوشت کھانے کے بعد وضو کرنا چاہئے؟ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: اگر تم چاہو تو وضو کر لو اگر چاہو تو نہ کرو۔ اس نے دریافت کیا: کیا مجھے اونٹ کا گوشت کھانے کے بعد وضو کرنا چاہئے؟ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: جی ہاں! تم اونٹ کا گوشت کھانے کے بعد وضو کرو۔ اس نے دریافت کیا: میں بکریوں کے باڑے میں نماز ادا کر سکتا ہوں؟ آپ نے فرمایا: جی ہاں! اس نے دریافت کیا: میں اونٹوں کے باڑے میں نماز ادا کر سکتا ہوں۔ آپ نے فرمایا: جی نہیں!

امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ کہتے ہیں: ہمارے علم کے مطابق محدثین نقل کے اعتبار سے اس روایت کے مستند ہونے کے بارے میں کوئی اختلاف نہیں ہے۔

یہی روایت جعفر بن ابی ثور اشعث بن ابی شعثاء محارب بن سہاک بن حرب نے بھی نقل کی ہے اور یہ تین جلیل القدر راویان حدیث ہیں۔ جنہوں نے جعفر بن ابی ثور کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے۔

32- وَقَدْ حَدَّثَنَا أَيْضًا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى، ثَنَا مُعَاوِزُ بْنُ الْهَمْدَانِي، ثَنَا الْأَعْمَشُ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ وَهُوَ الرَّازِي، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي لَيْلَى، عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ قَالَ:

مَتَنُ حَدِيثٍ: جَاءَ رَجُلٌ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: أَصَلَيْتُ فِي مَبَارِكِ الْإِبِلِ؟ قَالَ: لَا. قَالَ: أَتَوَضَّأُ مِنْ لُحُومِهَا؟ قَالَ: نَعَمْ. قَالَ: أَصَلَيْتُ فِي مَرَبِضِ الْغَنَمِ؟ قَالَ: نَعَمْ. قَالَ: أَتَوَضَّأُ مِنْ لُحُومِهَا؟ قَالَ:

حدیث 31: صحیح مسلم: کتاب الحيض: باب الوضوء من لحوم الابل: رقم الحديث: 565 'صحیح ابن حبان' کتاب الطهارة: باب نواقض الوضوء: ذكر الامر بالوضوء من اكل لحم الجوز ضد قول من نفى: رقم الحديث: 1130 'مسند احمد بن حنبل' اول مسند المصريين: حديث جابر بن سمره السوائي: رقم الحديث: 20305 'شرح معاني الآثار للطحاوي' باب اكل ما غيرت النار، هل يوجب الوضوء ام لا: رقم الحديث: 276 'المعجم الكبير للطبراني' باب الجوز: باب من اسبه جابر: جعفر بن ابی ثور: رقم الحديث: 1829

حدیث 32: سنن ابی داؤد: کتاب الطهارة: باب الوضوء من لحوم الابل: رقم الحديث: 158 'صحیح ابن حبان' کتاب الطهارة: باب نواقض الوضوء: ذكر الخبر الدال على الامر بالوضوء من اكل لحوم الابل: رقم الحديث: 1134 'مصنف عبد الرزاق الصنعاني' کتاب الصلاة: باب الصلاة في مراح الدواب: رقم الحديث: 1535 'مصنف ابن ابی شيمه' کتاب الصلاة: الصلاة في اعطان الابل: رقم الحديث: 3828

قَالَ أَبُو بَكْرٍ: وَلَكُمْ نَسْرٌ خِلَافًا بَيْنَ عُلَمَاءِ أَهْلِ الْحَدِيثِ أَنَّ هَذَا الْخَبَرَ أَيْضًا صَحِيحٌ مِنْ جِهَةِ الثَّقَلَيْنِ لِعَدَالَةِ نَاقِلِيهِ

❖❖ (امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ کہتے ہیں:) محمد بن یحییٰ -- محاضر ہمدانی -- اعمش -- عبد اللہ بن عبد اللہ -- عبد الرحمن بن ابویعلی (کے حوالے سے روایت نقل کرتے ہیں:) حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

ایک شخص نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اس نے دریافت کیا: میں اونٹوں کے بارے میں نماز ادا کر سکتا ہوں؟ آپ نے فرمایا: جی نہیں! اس نے دریافت کیا: کیا میں اونٹوں کا گوشت کھانے کے بعد وضو کیا کروں؟ آپ نے فرمایا: جی ہاں! اس نے دریافت کیا: کیا میں بکریوں کے بارے میں نماز ادا کر سکتا ہوں؟ آپ نے فرمایا: جی ہاں! اس نے دریافت کیا: کیا میں ان کا گوشت کھا کر وضو کیا کروں۔ آپ نے فرمایا: جی نہیں!

امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ کہتے ہیں: ہمارے علم کے مطابق اس روایت میں محدثین کے درمیان کوئی اختلاف نہیں ہے کہ اس روایت کے ناقلین کے عادل ہونے کی وجہ سے نقل کے اعتبار سے یہ روایت ٹھیک ہے۔

### بَابُ اسْتِحْبَابِ الْوُضُوءِ مِنْ مَسِّ الذَّكْرِ

باب 25: شرمگاہ کو چھونے پر وضو کرنے کا مستحب ہونا

33 - سند حدیث: ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ بْنِ كُرَيْبٍ الْهَمْدَانِيُّ، وَمُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْمُبَارَكِ الْمُخَرَّمِيُّ قَالَا: حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ، عَنْ هِشَامٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ مَرْوَانَ، عَنْ بُسْرَةَ بِنْتِ صَفْوَانَ، أَنَّهَا سَمِعَتْ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ:

مَنْ حَدَّثَ إِذَا مَسَّ أَحَدُكُمْ ذَكَرَهُ فَلْيَتَوَضَّأْ

ائمہ کی آراء: سَمِعْتُ يُونُسَ بْنَ عَبْدِ الْأَعْلَى الصَّدْفِيَّ يَقُولُ: أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ، عَنْ مَالِكٍ قَالَ: أَرَى الْوُضُوءَ مِنْ مَسِّ الذَّكْرِ اسْتِحْبَابًا وَلَا أَوْجِبُهُ،

حدیث 33: کیا شرمگاہ کو چھونے کی وجہ سے وضو ٹوٹ جاتا ہے؟ اس بارے میں فقہاء کے درمیان اختلاف پایا جاتا ہے۔

بعض فقہاء اس بات کے قائل ہیں کہ اگر کوئی مرد اپنی شرمگاہ کو چھو لیتا ہے تو اس پر وضو کرنا لازم ہوگا خواہ اس نے کسی بھی طرح سے اس کو چھویا ہو۔

امام شافعی رحمہ اللہ ان کے اصحاب امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ اسی بات کے قائل ہیں۔

جبکہ امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ اور ان کے اصحاب کا مسلک یہ ہے کہ شرمگاہ کو چھونے کے نتیجے میں وضو نہیں ٹوٹتا ہے۔

صحابہ کرام رضی اللہ عنہم ورتا تبعین سے دونوں طرح کی روایات منقول ہیں جیسا کہ امام محمد رحمہ اللہ نے بھی یہاں بعض روایات کا تذکرہ کیا ہے۔

دیگر محدثین نے بھی اس موضوع سے متعلق روایات اپنی کتب میں نقل کی ہیں۔



ثَنَا عَلِيُّ بْنُ سَعِيدٍ النَّسَوِيُّ قَالَ: سَأَلْتُ أَحْمَدَ بْنَ حَنْبَلٍ عَنِ الْوُضُوءِ مِنْ مَسِّ الذَّكَرِ، فَقَالَ: اسْتَجِئْهُ وَلَا أُوجِبْهُ،

\*\*\* (امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ کہتے ہیں:)-- محمد بن علاء بن کریب ہمدانی اور محمد بن عبد اللہ بن مبارک خرمی-- ابو اسامہ-- ہشام-- اپنے والد کے حوالے سے نقل کرتے ہیں: مروان کہتے ہیں: سیدہ بسرہ بنت صفوان بیان کرتی ہیں انہوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے: جب کوئی شخص اپنی شرمگاہ کو چھو لے تو اسے وضو کرنا چاہیے۔ امام مالک رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

”میرے خیال میں شرم گاہ کو چھونے کے بعد وضو کرنا مستحب ہے۔ میں اسے واجب قرار نہیں دیتا۔“

علی نسوی کہتے ہیں: میں نے امام احمد بن حنبل سے شرم گاہ کو چھونے کے بعد وضو لازم ہونے کے بارے میں دریافت کیا تو انہوں نے فرمایا: میں اسے مستحب قرار دیتا ہوں۔ میں اسے واجب قرار نہیں دیتا۔

34- وَسَمِعْتُ مُحَمَّدَ بْنَ يَحْيَى يَقُولُ: نَرَى الْوُضُوءَ مِنْ مَسِّ الذَّكَرِ اسْتِحْبَابًا لَا إِبْجَابًا بِحَدِيثِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ بَدْرٍ، عَنْ قَيْسِ بْنِ طَلْقٍ، عَنْ أَبِيهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَوْضِيحُ مُصَنَّفٍ: قَالَ أَبُو بَكْرٍ: وَكَانَ الشَّافِعِيُّ رَحِمَهُ اللَّهُ يُوجِبُ الْوُضُوءَ مِنْ مَسِّ الذَّكَرِ اتِّبَاعًا بِخَبَرِ بُسْرَةَ بِنْتِ صَفْوَانَ لَا قِيَاسًا،

حدیث 33: موطا مالک ' کتاب الطہارۃ ' باب الوضوء من مس الفرج ' رقم الحدیث: 88 ' سنن ابی داؤد ' کتاب الطہارۃ ' باب الوضوء من مس الذکر ' رقم الحدیث: 156 ' سنن الدارمی ' کتاب الطہارۃ ' باب الوضوء من مس الذکر ' رقم الحدیث: 758 ' المستدرک علی الصحیحین للحاکم ' کتاب الطہارۃ ' ومنہم ربیعۃ بن عثمان التیمی ' رقم الحدیث: 430 ' صحیح ابن حبان ' کتاب الطہارۃ ' باب نوافض الوضوء ' ذکر خبر فیہ کالدلیل علی ان البلامۃ للرجل من امراتہ لا ' رقم الحدیث 1118 ' سنن ابن ماجہ ' کتاب الطہارۃ ' سننہا ' باب الوضوء من مس الذکر ' رقم الحدیث 476 ' الجامع لترمذی ' ابواب الطہارۃ عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ' باب الوضوء من مس الذکر ' رقم الحدیث 80 ' السنن الصغری ' سؤر الہرۃ ' صفۃ الوضوء ' الوضوء من مس الذکر ' رقم الحدیث: 163 ' مصنف ابن ابی شیبۃ ' کتاب الطہارات ' من کان یری من مس الذکر وضوء ' رقم الحدیث: 1707 ' السنن الکبریٰ للنسائی ' ذکر ما یقصر الوضوء وما لا یقصرہ ' الامر بالوضوء من مس الرجل ذکرہ ' رقم الحدیث: 156 ' شرح معانی الآثار للطحاوی ' باب من الفرج هل یجب فیہ الوضوء ام لا ؟ ' رقم الحدیث 281 ' سنن الدارقطنی ' کتاب الطہارۃ ' باب ما روی فی لمس القبل والدبر والذکر والحکم فی ذلك ' رقم الحدیث: 459 ' مسند احمد بن حنبل ' مسند الانصار ' من مسند القبائل ' حدیث بسرۃ بنت صفوان ' رقم الحدیث: 26698 ' مسند الشافعی ' باب ما خرج من کتاب الوضوء ' رقم الحدیث: 30 ' مسند الطیالسی ' احادیث النساء ' بسرۃ بنت صفوان رضی اللہ عنہا عن النبی صلی اللہ علیہ ' رقم الحدیث: 1750 ' مسند الحمیدی ' حدیث بسرۃ بنت صفوان رضی اللہ عنہا ' رقم الحدیث: 347 ' مسند اسحاق بن راہویہ ' ما یروی عن بسرۃ بنت صفوان ' رقم الحدیث 1950 ' المعجم الکبیر لبطرانی ' باب الباء ' بسرۃ بنت صفوان بن نوفل بن اسد بن عبد العزی بن ' رقم الحدیث 20343

توضیح روایت: قَالَ أَبُو بَكْرٍ: وَبِقَوْلِ الشَّافِعِيِّ أَقُولُ: لِأَنَّ عُرْوَةَ لَمْ تَسْمَعْ خَبَرَ بُسْرَةَ مِنْهَا لَا كَمَا تَرَوْنَهُمْ  
بَعْضُ عُلَمَائِنَا أَنَّ الْخَبَرَ وَاهٍ لِيُطْعِمَهُ فِي مَرَوَانَ

(امام بخاری، امام مسلم اور امام ابن خزیمہ کے استاد) محمد بن یحییٰ کہتے ہیں: ہم اس بات کے قائل ہیں شرم گاہ کو چھونے کے بعد وضو کرنا استحباب کے طور پر ہے۔ ایجاب کے طور پر نہیں ہے اور اس کی دلیل عبداللہ بن بدر کی قیس بن طلح کے حوالے سے ان کے والد کے حوالے سے نبی اکرم ﷺ سے نقل کردہ روایت ہے۔

امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ کہتے ہیں: امام شافعی رحمہ اللہ نے شرم گاہ کو چھونے پر وضو کو لازم قرار دیا ہے اور اس کی دلیل سیدہ بصرہ بنت صفوان رضی اللہ عنہا کی نقل کردہ روایت ہے۔ انہوں نے قیاس کی وجہ سے یہ بات نہیں کہی ہے۔

امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ کہتے ہیں: میں امام شافعی رحمہ اللہ کے قول کے مطابق فتویٰ دیتا ہوں اس کی وجہ یہ ہے کہ عروہ نے سیدہ بصرہ رضی اللہ عنہا سے منقول روایت خود ان سے سنی ہے ایسا نہیں ہے جیسا کہ ہمارے بعض علماء کو یہ غلط فہمی ہوئی ہے کہ یہ روایت ”واہی“ ہے کیونکہ مروان پر طعن کیا گیا ہے۔

### بَابُ ذِكْرِ الدَّلِيلِ عَلَى أَنَّ الْمُبْحِثَ لَا يَجِبُ عَلَيْهِ الْوُضُوءُ قَبْلَ وَقْتِ الصَّلَاةِ

باب 26: اس بات کی دلیل کا تذکرہ کہ بے وضو شخص پر نماز کے وقت سے پہلے وضو کرنا واجب نہیں ہوتا

35- سنن حدیث: ثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، وَزِيَادُ بْنُ أَيُّوبَ، وَمُؤَمَّلُ بْنُ هِشَامٍ قَالُوا: حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ وَهُوَ ابْنُ عُثَيْبَةَ قَالَ زِيَادٌ: قَالَ: ثَنَا أَيُّوبُ، وَقَالَ الْأَخْرَانِ، عَنْ أَيُّوبَ، عَنْ ابْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ،  
مَنْ حَدَّثَ: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَرَجَ مِنَ الْخَلَاءِ فَقَرَّبَ إِلَيْهِ طَعَامٌ فَقَالُوا: أَلَا تَأْتِيكَ  
بِوَضُوءٍ؟ فَقَالَ: إِنَّمَا أُمِرْتُ بِالْوُضُوءِ إِذَا قُمْتُ إِلَى الصَّلَاةِ

حدیث 35: صحیح مسلم، کتاب الحيض، باب جواز اكل المحدث الطعام، رقم الحديث: 588، الجامع للترمذی، ابواب الاطعمة، باب في ترك الوضوء قبل الطعام، رقم الحديث: 1816، سنن ابی داؤد، کتاب الاطعمة، باب في غسل اليدين عند الطعام، رقم الحديث: 3286، سنن الدارمی، ومن کتاب الاطعمة، باب في الاكل والشرب على غير وضوء، رقم الحديث: 2052، صحیح ابن حبان، کتاب الاطعمة، باب آداب الاكل، ذكر الاباحة للمحدث الاكل قبل احداث الوضوء من حدثه، رقم الحديث: 5285، السنن الصغرى، سور الهرة، صفة الوضوء، الوضوء لكل صلاة، رقم الحديث: 132، مصنف ابن ابی شيبة، کتاب الاطعمة، في الرجل يخرج من المعبر فيأكل قبل ان يتوضأ، رقم الحديث: 23945، مسند احمد بن حنبل، مسند عبد الله بن العباس بن عبد المطلب، رقم الحديث: 2471، مسند الطيالسي، احاديث النساء، وما اسند عبد الله بن العباس بن عبد المطلب، وسعيد بن الحويرث، رقم الحديث: 2879، مسند الحميدي، احاديث ابن عباس رضي الله عنه، التي قال فيها سمعت رسول، رقم الحديث: 462، مسند عبد بن حميد، مسند ابن عباس رضي الله عنه، رقم الحديث: 691، المعجم الكبير للطبراني، من اسمه عبد الله، وما اسند عبد الله بن عباس رضي الله عنهما، عبيد بن ابي مبيكة، رقم الحديث: 11036، الشانل البعيدة للترمذی، باب ما جاء في صفة وضوء رسول الله صلى الله عليه وسلم، رقم الحديث:

وَقَالَ الدُّرَقِيُّ: لِلصَّلَاةِ

❦❦ (امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ کہتے ہیں:)-- یعقوب بن ابراہیم اور زیاد بن ایوب اور مؤمل بن ہشام -- اسماعیل بن علیہ  
 -- ایوب -- ابن ابوملیکہ (کے حوالے سے روایت نقل کرتے ہیں:) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں:  
 نبی اکرم ﷺ قضائے حاجت سے تشریف لائے آپ کی خدمت میں کھانا پیش کیا گیا لوگوں نے عرض کی: کیا ہم آپ کی  
 خدمت میں وضو کا پانی نہ لائیں؟ آپ نے ارشاد فرمایا: مجھے وضو کا حکم اس وقت دیا گیا ہے جب میں نماز کی طرف کھڑا ہوں۔  
 دورقی نے یہ الفاظ نقل کئے ہیں: ”نماز کے لئے“۔







الْأَنْصَارِيُّ لِلْمُهَاجِرِيِّ: أَيُّ اللَّيْلِ أَحَبُّ إِلَيْكَ أَنْ أَكْفِيكَهُ أَوَّلَهُ أَوْ آخِرَهُ؟ قَالَ: بَلِّ أَكْفِيْنِي أَوَّلَهُ قَالَ: فَاصْطَحَّ الْمُهَاجِرِيُّ فَنَامَ، وَقَامَ الْأَنْصَارِيُّ يُصَلِّي قَالَ: وَأَتَى زَوْجَ الْمَرْأَةِ، فَلَمَّا رَأَى شَحْصَ الرَّجُلِ عَرَفَ أَنَّهُ رَبِيسَةُ الْقَوْمِ قَالَ: فَرَمَاهُ بِسَهْمٍ فَوَضَعَهُ فِيهِ قَالَ: فَزَعَهُ فَوَضَعَهُ وَثَبَتْ قَائِمًا يُصَلِّي، ثُمَّ رَمَاهُ بِسَهْمٍ آخَرَ فَوَضَعَهُ فِيهِ قَالَ: فَزَعَهُ فَوَضَعَهُ وَثَبَتْ قَائِمًا يُصَلِّي، ثُمَّ عَادَ لَهُ الثَّالِثَةُ فَوَضَعَهُ فِيهِ فَزَعَهُ فَوَضَعَهُ، ثُمَّ رَكَعَ وَسَجَدَ، ثُمَّ أَهَبَ صَاحِبَهُ، فَقَالَ: أَجْلِسْ فَقَدْ أَثْبَتُ فَوَثَبْتُ، فَلَمَّا رَأَاهُمَا الرَّجُلُ عَرَفَ أَنَّهُ قَدْ نَذَرَ بِهِ فَهَرَبَ، فَلَمَّا رَأَى الْمُهَاجِرِيُّ مَا بِالْأَنْصَارِيِّ مِنَ الدِّمَاءِ قَالَ: سُبْحَانَ اللَّهِ، أَفَلَا أَهْبَيْتَنِي أَوَّلَ مَا رَمَاكَ؟ قَالَ: كُنْتُ فِي سُورَةٍ أَقْرَأُهَا فَلَمْ أُحِبَّ أَنْ أَقْطَعَهَا حَتَّى أَنْفِذَهَا، فَلَمَّا تَابَعَ عَلَيَّ الرَّمْيَ رَكَعْتُ فَادْنُتُكَ، وَإِنَّمَا اللَّهُ لَوْلَا أَنْ أُضَيِّعَ لَغَرَّأَ أَمْرِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِحِفْطِهِ لَقَطَعَ نَفْسِي قَبْلَ أَنْ أَقْطَعَهَا أَوْ أَنْفِذَهَا

هَذَا حَدِيثُ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى

❦ ❦ (امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ کہتے ہیں:)-- محمد بن علاء بن کریب ہمدانی -- یونس بن بکر -- محمد بن اسحاق -- صدقہ بن یسار -- ابن جابر -- جابر بن عبد اللہ (کے حوالے سے روایت نقل کرتے ہیں: ) اور -- محمد بن عیسیٰ -- سلمہ بن فضل -- محمد بن اسحاق -- صدقہ بن یسار -- عقیل بن جابر (کے حوالے سے روایت نقل کرتے ہیں: ) حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

ہم لوگ غزوہ ”ذات الرقاع“ کے موقع پر نبی اکرم ﷺ کے ہمراہ ”نخل“ کی طرف سے روانہ ہوئے۔ ایک مسلمان نے ایک مشرک کی بیوی کو نقصان پہنچایا جب نبی اکرم ﷺ واپس تشریف لا رہے تھے تو اس عورت کا شوہر آگیا۔ وہ پہلے وہاں موجود نہیں تھا۔ جب اسے اس واقعے کے بارے میں بتایا گیا تو اس نے یہ قسم اٹھائی تھی کہ وہ اس وقت تک باز نہیں آئے گا جب تک وہ نبی اکرم ﷺ کے اصحاب کا خون نہیں بہا لیتا۔ وہ نبی اکرم ﷺ کے پیچھے (تعاقب کرتا ہوا) آیا۔ نبی اکرم ﷺ نے ایک جگہ پڑاؤ کیا۔ نبی اکرم ﷺ نے دریافت کیا: کون شخص آج کی رات ہماری حفاظت کرے گا؟ تو مہاجرین میں سے ایک صاحب نے اور انصار میں سے ایک صاحب نے اپنے آپ کو پیش کر دیا۔ ان دونوں نے عرض کی: یا رسول اللہ! ہم ایسا کریں گے۔ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: تم لوگ گھاٹی کے کنارے پر موجود رہنا۔

راوی بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ اور آپ کے اصحاب وادی کے نشیبی حصے میں پڑاؤ کئے ہوئے تھے جب یہ دونوں صاحبان گھاٹی کے کنارے پر پہنچے تو انصاری نے مہاجر سے دریافت کیا: رات کے کون سے حصے کے بارے میں آپ کو یہ بات پسند ہے کہ میں اس میں آپ کی جگہ کفایت کر جاؤں۔ ابتدائی حصے میں یا آخری حصے میں تو اس نے کہا: نہیں تم اس کے ابتدائی حصے میں میرے سے کفایت کرو۔ راوی کہتے ہیں: تو مہاجر شخص لیٹ گیا اور سو گیا انصاری اٹھ کر نماز ادا کرنے لگا۔ راوی بیان کرتے ہیں: اسی دوران اس عورت کا شوہر آگیا جب اس نے ایک شخص کے بیوے کو دیکھا تو اسے اندازہ ہو گیا کہ یہ کوئی محافظ ہے۔

راوی کہتے ہیں: تو اس شخص نے اس انصاری کو ایک تیر مارا جو اس انصاری کو جا کے لگا۔ راوی کہتے ہیں: تو اس انصاری نے اس تیر کو باہر نکال کے ایک طرف رکھ دیا اور کھڑا ہو کر نماز پڑھتا رہا پھر اس شخص نے اسے دوسرا تیر مارا وہ بھی اس کے جسم پر لگا۔ راوی

کہتے ہیں اس انصاری نے اسے بھی باہر نکالا اور اسے ایک طرف رکھ دیا اور خود کھڑا ہو کر نماز پڑھتا رہا پھر اس شخص نے اسے تیسرا تیر مارا اس انصاری نے اسے بھی باہر نکالا اور ایک طرف رکھ دیا پھر وہ رکوع میں گیا پھر وہ سجدے میں گیا پھر اس نے اپنے ساتھی کو بیدار کیا اور بولا سنو! مجھ پر حملہ ہو گیا ہے تو وہ تیزی سے اٹھا جب اس (تیر مارنے والے) نے ان دونوں صاحبان کو دیکھا تو اسے اندازہ ہو گیا کہ اب اس کی شامت آنے والی ہے تو وہ بھاگ کھڑا ہوا جب مہاجر نے انصاری کے جسم سے خون بہت ہوا دیکھا تو بولا: سبحان اللہ! جب اس نے تمہیں پہلا تیرا مارا تھا اس وقت تم نے مجھے بیدار کیوں نہیں کر دیا تھا؟ تو انصاری نے کہا میں ایک سورت کی تلاوت کر رہا تھا تو مجھے اچھا نہیں لگا کہ میں اس سورت کو ختم کرنے سے پہلے اسے منقطع کر دوں لیکن جب مسلسل مجھے تیر لگنے لگے تو میں رکوع میں چلا گیا اور میں نے تمہیں اطلاع کر دی۔ اللہ کی قسم اگر مجھے اس بات کا اندیشہ نہ ہوتا کہ میں اس بہریداری کو ضائع کر دوں گا جس کی حفاظت کا نبی اکرم ﷺ نے مجھے حکم دیا ہے تو اس صورت کے مکمل ہونے سے پہلے یا تو میری جان چلی جاتی یا میں اسے مکمل کر لیتا۔

روایت کے یہ الفاظ محمد بن عیسیٰ ثانی راوی کے ہیں۔

### بَابُ ذِكْرِ الدَّلِيلِ عَلَى أَنَّ وَطْئَ الْأَنْجَاسِ لَا يُوجِبُ الْوُضُوءَ

باب 28: اس بات کی دلیل کا تذکرہ کہ نجاست کو پاؤں کے ذریعے روندنے سے وضو واجب نہیں ہوتا

37- سند حدیث: ثَنَا عَبْدُ الْجَبَّارِ بْنُ الْقَلَاءِ، وَعَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ الزُّهْرِيُّ، وَسَعِيدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْمَخْزُومِيُّ قَالُوا: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ عَبْدُ الْجَبَّارِ: قَالَ الْأَعْمَشُ: وَقَالَ الْأَخْرَانِ: عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ شَقِيقٍ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ:

مَتَنُ حَدِيثٍ: كُنَّا نَصَلِّي مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَا نَتَوَضَّأُ مِنْ مَوْطِئٍ

وَقَالَ الْمَخْزُومِيُّ: كُنَّا نَتَوَضَّأُ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَا نَتَوَضَّأُ مِنْ مَوْطِئٍ.

وَقَالَ الزُّهْرِيُّ: كُنَّا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَا نَتَوَضَّأُ مِنْ مَوْطِئٍ

تَوْضِيعُ مُصَنَّفٍ: قَالَ أَبُو بَكْرِ: هَذَا الْخَبَرُ لَهُ عِلَّةٌ لَمْ يَسْمَعْهُ الْأَعْمَشُ، عَنْ شَقِيقٍ لَمْ أَكُنْ فَهِمْتُهُ فِي الْوَقْتِ

ثَنَا أَبُو هَاشِمٍ زِيَادُ بْنُ أَيُّوبَ، ثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ إِدْرِيسَ، أَخْبَرَنَا الْأَعْمَشُ، عَنْ شَقِيقٍ قَالَ: قَالَ عَبْدُ اللَّهِ:

حدیث 37: سنن ابی داؤد کتاب الطہارۃ باب فی الرجل یطأ الاذی برجلہ رقم الحدیث 179 سنن ابن ماجہ کتاب اقامۃ الصلاۃ باب کف الشعر والثوب فی الصلاۃ رقم الحدیث 1037 مصنف عبد الرزاق الصغانی باب من یطأ نثنا یاسا او رطباً رقم الحدیث 98 مصنف ابن ابی شیبۃ کتاب صلاۃ التطوع والامامۃ وابواب متفرقة الرجل یصلی وشعرہ معقوص رقم الحدیث 7933 المستدرک علی الصحیحین للحاکم کتاب الطہارۃ ومنہم ابو الاسود حبیب بن الاسود البصری الثقة البامون رقم الحدیث 438 البحر الرخار مسند البزار زید بن وہب رقم الحدیث 1569 المعجم الكبير للطبرانی من اسمہ عبد اللہ طرق حدیث عبد اللہ بن مسعود لیلۃ الجن مع رسول اللہ باب رقم الحدیث.

كُنَّا لَا نَكْفُ شَعْرًا وَلَا نُؤَيَّا فِي الصَّلَاةِ، وَلَا نَتَوَضَّأُ مِنْ مَوْطِيءٍ

ثَنَا زِيَادُ بْنُ أَيُّوبَ، ثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ، ثَنَا الْأَعْمَشُ، حَدَّثَنِي شَقِيقٌ، أَوْ حَدَّثْتُ عَنْهُ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ خُوَيْرٍ

❦❦ (امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ کہتے ہیں:)-- عبد الجبار بن علاء اور عبد اللہ بن محمد زہری اور سعید بن عبد الرحمن مخزومی --

اعمش -- شقیق (کے حوالے سے روایت نقل کرتے ہیں: عبد اللہ بیان کرتے ہیں:

ہم لوگ نبی اکرم ﷺ کی اتداء میں نماز ادا کیا کرتے تھے تو ہم لوگ پاؤں کے نیچے (کوئی گندگی آنے) پر از سر نو وضو نہیں کرتے تھے۔

مخزومی نے یہ الفاظ نقل کئے ہیں: ہم لوگ نبی اکرم ﷺ کے ساتھ وضو کیا کرتے تھے البتہ ہم پاؤں کے نیچے کوئی چیز آنے پر وضو نہیں کیا کرتے تھے۔

زہری نے یہ الفاظ نقل کئے ہیں: ہم لوگ نبی اکرم ﷺ کے ساتھ ہوتے تھے اور پاؤں کے نیچے کوئی چیز آنے پر وضو نہیں کرتے تھے۔

امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ کہتے ہیں: اس روایت میں ایک علت موجود ہے: وہ یہ کہ اعمش نے شقیق سے احادیث کا سماع نہیں ہے لیکن جس وقت (میں اس روایت کی املاء کروا رہا تھا) اس وقت مجھے یہ بات سمجھ نہیں آئی تھی۔

یہاں ایک اور سند ہے۔

”ہم نماز کے دوران بال یا کپڑا موڑا نہیں کرتے تھے اور پاؤں کے نیچے کوئی چیز آنے پر از سر نو وضو نہیں کرتے تھے“۔

یہاں ایک اور سند ہے۔

بَابُ اسْقَاطِ اِيجَابِ الْوُضُوءِ مِنْ اَكْلِ مَا مَسَّتْهُ النَّارُ اَوْ غَيْرَتُهُ

باب 29: جس چیز کو آگ نے چھولیا ہو یا جسے آگ نے متغیر کر دیا ہو

(یعنی آگ پر پکی ہوئی کوئی چیز کھالینے) سے وضو کے واجب قرار دینے کو ساقط قرار دینا

38 - سند حدیث: ثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ الطَّيِّبِ، أَخْبَرَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ

مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ عَطَاءٍ، عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ،

متن حدیث: أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَكَلَ عَظْمًا - أَوْ قَالَ لَحْمًا - ثُمَّ صَلَّى وَلَمْ يَتَوَضَّأْ

تَوْصِيحُ مُصَنِّفٍ: قَالَ أَبُو بَكْرٍ: خَبَرُ حَمَّادِ بْنِ زَيْدٍ غَيْرُ مُتَّصِلٍ إِلَّا سَنَادِ غَلَطْنَا فِي إِخْرَاجِهِ؛ فَإِنَّ بَيْنَ هِشَامِ بْنِ

عُرْوَةَ، وَبَيْنَ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ عَطَاءٍ، وَهَبُ بْنُ كَيْسَانَ وَكَذَلِكَ رَوَاهُ يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ الْقَطَّانُ، وَعَبْدَةُ بْنُ

سُلَيْمَانَ

❦❦ (امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ کہتے ہیں:)-- احمد بن عبدہ ضعیف -- حماد بن زید -- ہشام بن عروہ -- محمد بن عمرو بن عطاء

حدیث 38 مسند الطیالسی وما اسند عبد الله بن العباس بن عبد المطلب وعطاء بن يسار رقم الحديث: 2773

(کے حوالے سے روایت نقل کرتے ہیں:) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں:

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہڈی (کا گوشت) کھایا (راوی کو شک ہے شاید یہ الفاظ ہیں) گوشت کھایا پھر آپ نے نماز ادا کی اور از سر نو وضو نہیں کیا۔

امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ کہتے ہیں: حماد بن زید کی نقل کردہ روایت سند کے اعتبار سے ”متصل“ نہیں ہے۔ ہمیں اس کو نقل کرنے میں غلطی ہوئی ہے کیونکہ ہشام بن عروہ اور محمد بن عمرو بن عطاء کے درمیان وہب بن کیسان نامی راوی ہے۔ یحییٰ بن سعید قطان اور عبدہ بن سلیمان نے یہ روایت اس طرح نقل کی ہے۔

**39- سند حدیث:** ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ بُنْدَارٌ، ثَنَا يَحْيَى، ثَنَا هِشَامٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ: حَدَّثَنِي عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبَّاسٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، وَهِشَامٌ، عَنْ وَهْبِ بْنِ كَيْسَانَ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو بْنِ عَطَاءٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، وَهِشَامٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ، عَنْ أَبِيهِ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ،

مَنْ حَدَّثَنَا أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَكَلَ عُجْزًا وَلَحْمًا أَوْ عِرْقًا، ثُمَّ صَلَّى وَلَمْ يَتَوَضَّأْ

\*\*\* (امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ کہتے ہیں:) -- محمد بن بشار بن دار -- یحییٰ -- ہشام -- زہری اس روایت کو علی بن عبد اللہ بن عباس -- حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما (کے حوالے سے روایت نقل کرتے ہیں:) اور ہشام -- وہب بن کیسان -- محمد بن عمرو بن عطاء کے حوالے سے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے نقل کرتے ہیں اور ہشام -- محمد بن علی بن عبد اللہ -- کے حوالے سے ان کے والد کے حوالے سے نقل کرتے ہیں: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں:

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے روٹی اور گوشت کھایا (راوی کو شک ہے شاید یہ الفاظ ہیں) اور شوربا کھایا سے نقل کرتے ہیں پھر آپ نے نماز ادا کی اور از سر نو وضو نہیں کیا۔

**40- سند حدیث:** ثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الدَّوْرَقِيُّ، ثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ قَالَ: أَخْبَرَنِي وَهْبُ بْنُ كَيْسَانَ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو بْنِ عَطَاءٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ هِشَامٌ: وَحَدَّثَنِي الزُّهْرِيُّ، عَنْ عَلِيٍّ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبَّاسٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ هِشَامٌ: وَحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيٍّ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبَّاسٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ،

مَنْ حَدَّثَنَا أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَكَلَ عِرْقًا، ثُمَّ صَلَّى وَلَمْ يَتَوَضَّأْ

حدیث 39 السنن الصغریٰ سور الہرة صفة الوضوء باب ترك الوضوء مما غیرت النار رقم الحدیث 184 السنن الکبریٰ للنسائی ذکر ما ینقض الوضوء وما لا ینقضه نسخ ذلك رقم الحدیث 184 مسند ابی یعلیٰ الموصلیٰ اول مسند ابن عباس رقم الحدیث 2670 المعجم الکبیر للطبرانی باب الفاء فریعة بنت مالک بن سنان الخدریة رقم الحدیث 20911

حدیث 40: صحیح مسلم کتاب الحیض باب نسخ الوضوء مما مست النار رقم الحدیث 558 صحیح ابن حبان کتاب الطہارة باب نواقض الوضوء ذکر الاباحة للمرء اذا اكل لحما مسته النار ان یصلیٰ من رقم الحدیث 1169 مسند احمد بن حنبل - مسند عبد اللہ بن العباس بن عبد المطلب رقم الحدیث 3252



## ہذا حدیث الزہری

❦❦ (امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ کہتے ہیں:)-- یعقوب بن ابراہیم دورق -- یحییٰ بن سعید -- ہشام بن عروہ -- وہب بن کیسان -- محمد بن عمرو بن عطاء -- حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما (کے حوالے سے روایت نقل کرتے ہیں: ہشام -- زہری -- علی بن عبد اللہ بن عباس) (کے حوالے سے روایت نقل کرتے ہیں: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: "نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے شوربا یعنی (گوشت کا شوربا) کھایا پھر آپ نے نماز ادا کی اور از سر نو وضو نہیں کیا۔ روایت کے یہ الفاظ زہری کے نقل کردہ ہیں۔

## بَابُ ذِكْرِ الدَّلِيلِ عَلَى أَنَّ اللَّحْمَ الَّذِي تَرَكَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْوُضُوءَ

مِنْ أَكْلِهِ كَانَ لَحْمَ غَنَمٍ لَا لَحْمَ إِبِلٍ

باب 30: اس بات کی دلیل کا تذکرہ کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے جس گوشت کو کھانے کے بعد وضو نہیں کیا تھا

وہ بکری کا گوشت تھا اونٹ کا گوشت نہیں تھا

41 - سند حدیث: ثَنَا يُونُسُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلَى الصَّدْفِيُّ، أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ، أَنَّ مَالِكَ بْنَ أَنَسٍ حَدَّثَهُ، وَحَدَّثَنَا أَبُو مُوسَى، حَدَّثَنَا رَوْحُ بْنُ عُبَادَةَ، ثَنَا مَالِكٌ، عَنْ زَيْدٍ وَهُوَ ابْنُ أَسْلَمَ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَكَلَ كَيْفَ شَاءَ، ثُمَّ صَلَّى وَلَمْ يَتَوَضَّأْ

❦❦ (امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ کہتے ہیں:)-- یونس بن عبد الاعلی صدفی -- ابن وہب (کے حوالے سے روایت نقل کرتے ہیں: مالک بن انس کے حوالے سے اور -- ابو موسی -- روح بن عبادہ -- مالک -- زید بن اسلم -- عطاء بن یسار) (کے حوالے سے روایت نقل کرتے ہیں: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں:

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے بکری کے شانے (کا گوشت) کھایا پھر آپ نے نماز ادا کر لی اور از سر نو وضو نہیں کیا۔

حدیث 41 موطا ماک: کتاب الطہارۃ باب ترک الوضوء ما مستہ النار رقم الحدیث: 47 صحیح البخاری کتاب الوضوء باب من لم يتوضأ من لحم الشاة والسويق رقم الحدیث: 283 صحیح مسلم کتاب الحيض باب نسخ الوضوء ما مست النار رقم الحدیث: 557 صحیح ابن حبان کتاب الطہارۃ باب نواقص الوضوء ذکر البياض والكتف التي لم يتوضأ صلى الله عليه وسلم رقم الحدیث: 1156 سنن ابی داؤد کتاب الطہارۃ باب فی ترک الوضوء ما مست النار رقم الحدیث: 161 سنن ابن ماجہ کتاب الطہارۃ وسننہا باب الرخصة فی ذلك رقم الحدیث: 490 السنن الکبریٰ لسانئ کتاب امرارعة الشقاق بین الزوجین رقم الحدیث: 4556 مصنف عبد الرزاق الصنعانی باب من قال لا يتوضأ ما مست النار رقم الحدیث: 637 شرح معانی الآثار للطحاوی باب اكل ما غیرت النار هل یوجب الوضوء ام لا رقم الحدیث: 243 مسند احمد بن حنبل - مسند عبد اللہ بن العباس بن عبد المطلب رقم الحدیث: 2333 مسند الشافعی باب ما حرج من کتاب الوضوء رقم الحدیث: 34 مسند الطیالسی احادیث النساء ما اسد ابو هريرة وابو صالح رقم الحدیث: 2522

بَابُ ذِكْرِ الدَّلِيلِ عَلَى أَنَّ تَرَكَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

الْوُضُوءَ مِمَّا مَسَّتِ النَّارُ أَوْ غَيَّرَتْ نَاسِخَ لَوْضُوءِهِ كَانَ مِمَّا مَسَّتِ النَّارُ أَوْ غَيَّرَتْ

باب 31: اس بات کی دلیل کا تذکرہ کہ نبی اکرم ﷺ کا آگ سے چھوئی ہوئی یا جسے آگ نے تبدیل کر دیا ہو (یعنی آگ پر پکی ہوئی چیز) کھانے کے بعد وضو کو ترک کرنا اس عمل کا ناسخ ہے کہ پہلے آپ ﷺ آگ کو چھوئی ہوئی چیز یا جسے آگ نے متغیر کر دیا ہو (یعنی آگ پر پکی ہوئی چیز کھانے کے بعد) وضو کیا کرتے تھے۔

42 - سند حدیث: ثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ الصَّغِيِّ، ثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ يَعْنِي ابْنَ مُحَمَّدٍ الدَّرَاوَرْدِيُّ، عَنْ سُهَيْلٍ،

عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ

متن حدیث: أَنَّهُ رَأَى النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَوَضَّأُ مِنْ تَوْرٍ أَقِطٍ، ثُمَّ رَأَاهُ أَكَلَ كَيْفَ شَاءَ، ثُمَّ صَلَّى وَلَمْ يَتَوَضَّأْ

❦ (امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ کہتے ہیں: -- احمد بن عبدہ نسی -- عبد العزیز بن محمد الدراوردی -- سہیل -- اپنے والد کے

حوالے سے نقل کرتے ہیں: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

ایک مرتبہ انہوں نے نبی اکرم ﷺ کو پیڑ کا ٹکڑا کھانے کے بعد وضو کرتے ہوئے دیکھا ہے پھر انہوں نے نبی اکرم ﷺ کو دیکھا کہ آپ نے بکری کے شانے (کا گوشت) تناول کیا پھر آپ نے نماز ادا کی از سر نو وضو نہیں کیا۔

43 - سند حدیث: ثَنَا مُوسَى بْنُ سَهْلٍ الرَّمْلِيُّ، ثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَيَّاشٍ، ثَنَا شُعَيْبُ بْنُ أَبِي حَمْزَةَ، عَنْ مُحَمَّدٍ

بْنِ الْمُكَدِّرِ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ: أَخْبَرُ الْأَمْرَيْنِ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَرَكَ الْوُضُوءَ مِمَّا مَسَّتِ النَّارُ

۱۔ آگ پر پکی ہوئی چیز کھالینے سے وضو لازم ہو جاتا ہے؟ حضرت ابو بکر، حضرت عمر، حضرت عثمان، حضرت علی، حضرت عبداللہ بن مسعود، حضرت عبداللہ بن عباس رضوان اللہ علیہم اجمعین اور تمام فقہاء اس بات پر متفق ہیں آگ پر پکی ہوئی چیز کھالینے کے بعد وضو کرنا ضروری نہیں ہے۔

صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین میں سے بعض حضرات اس بات کے قائل ہیں آگ پر پکی ہوئی چیز کھالینے سے وضو لازم ہو جاتا ہے۔ ان صحابہ میں حضرت عبداللہ بن عمر، حضرت ابوطالب انصاری، حضرت انس بن مالک، حضرت ابو موسیٰ اشعری، حضرت زید بن ثابت اور حضرت ابو ہریرہ رضوان اللہ علیہم اجمعین کے اسماء قابل ذکر ہیں۔

حدیث 42: صحیح ابن حبان، کتاب الطہارۃ، باب نواقض الوضوء، ذکر البیان بان ترک الوضوء من اکل کتف الشاة کان بعد رقم الحدیث 1167 مسند احمد بن حنبل - مسند ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ، رقم الحدیث 8866، شرح معانی

الآثار للطحاوی، باب اکل ما غیرت النار، هل یوجب الوضوء ام لا، رقم الحدیث: 259

حدیث 43: صحیح ابن حبان، کتاب الطہارۃ، باب نواقض الوضوء، ذکر خبر قد یوہم غیر المتبحر فی صناعة العلم انہ ناسخ، رقم الحدیث 1144 المعجم الصغیر للطبرانی، باب من اسبه عبد الرحمن، رقم الحدیث: 672 المعجم الاوسط

للتبرانی، باب العین من اسبه: عبد الرحمن، رقم الحدیث: 4765

❦ ❦ (امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ کہتے ہیں: -- موی بن سہل الرلی -- علی بن عیاش -- شعیب بن ابی حمزہ -- محمد بن منکدر (کے حوالے سے روایت نقل کرتے ہیں: حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے منقول دونوں طریقوں میں سے آخری یہ ہے کہ آگ پر پکی ہوئی چیز کھانے کے بعد وضو نہ کیا جائے (یعنی وضو لازم نہیں ہوتا)

بَابُ الرُّخْصَةِ فِي تَرْكِ غَسْلِ الْيَدَيْنِ، وَالْمَضْمَضَةِ مِنْ أَكْلِ اللَّحْمِ

إِذَا الْعَرَبُ قَدْ تَسَمَّى غَسَلَ الْيَدَيْنِ وَضُوءًا

باب 32: گوشت کھانے کے بعد دونوں ہاتھ نہ دھونے اور کلی نہ کرنے کی اجازت

کیونکہ عرب بعض اوقات دونوں ہاتھ دھونے کو بھی وضو کا نام دے دیتے ہیں

44 - سند حدیث: ثَنَا بُنْدَارٌ، ثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ، عَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ حُسَيْنٍ، عَنْ

رَبِيبِ ابْنَةِ أُمِّ سَلَمَةَ، عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ،

مَتْنُ حَدِيثٍ: أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَكَلَ كَيْفًا، ثُمَّ صَلَّى وَلَمْ يَمْسَسْ مَاءً

❦ ❦ (امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ کہتے ہیں: -- بندار -- یحییٰ بن سعید نے امام جعفر صادق ان کے والد (امام محمد باقر) --

امام زین العابدین کے حوالے سے -- سیدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا کی صاحبزادی سیدہ زینب رضی اللہ عنہا کے حوالے سے سیدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا کا یہ قول نقل کیا ہے:

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے (جانور کے) شانے کا گوشت تناول کیا پھر آپ نے نماز ادا کر لی اور پانی کو چھوا نہیں (یعنی از سر نو وضو نہیں

کیا)

بَابُ ذِكْرِ الدَّلِيلِ عَلَى أَنَّ الْكَلَامَ السَّيِّئَ وَالْفُحْشَ فِي الْمَنْطِقِ لَا يُوجِبُ وَضُوءًا

باب 33: اس بات کی دلیل کا تذکرہ کہ گفتگو کرتے ہوئے برا اور فحش کلام کرنا وضو کو واجب نہیں کرتا

45 - سند حدیث: ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى، ثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ حُمَيْدِ بْنِ عَبْدِ

الرَّحْمَنِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

مَتْنُ حَدِيثٍ: مَنْ خَلَفَ فَقَالَ فِي خَلْفِهِ: وَاللَّاتِ، فَلَيْقُلْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ، وَمَنْ قَالَ لِصَاحِبِهِ: تَعَالَ أَقَامِرُكَ

فَلْيَتَصَدَّقْ بِشَيْءٍ

توضیح مصنف قال أبو بكر: قَلَّمَ يَأْمُرُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْخَالِفَ بِاللَّاتِ وَلَا الْقَائِلَ لِصَاحِبِهِ.

تَعَالَ أَقَامِرُكَ بِأَحْدَاثٍ وَضُوءٍ، فَلَا تَجْبُرْ دَالَ عَلَى أَنَّ الْفُحْشَ فِي الْأَنْطِقِ، وَمَا زَجَرَ الْمَرْءُ عَنِ السُّطْقِ بِهِ لَا يُوجِبُ وَضُوءًا إِخْلَافَ قَوْلٍ مَنْ زَعَمَ أَنَّ الْكَلَامَ السَّيِّئَ يُوجِبُ الْوُضُوءَ

❦ (امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ کہتے ہیں:)-- محمد بن یحییٰ -- عبد الرزاق -- معمر -- ابن شہاب زہری -- حمید بن عبد الرحمن (کے حوالے سے روایت نقل کرتے ہیں:) کرتے ہیں حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

جو شخص قسم کھاتے ہوئے اپنی قسم میں یہ کہے: ”لات کی قسم“ تو اسے لا الہ الا اللہ پڑھنا چاہئے اور جو شخص اپنے ساتھی سے یہ کہے: تم آگے آؤ تاکہ میں تم سے جو اکیلوں تو اسے کوئی چیز صدقہ کرنی چاہئے۔

امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ کہتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے لات کی قسم اور اپنے ساتھی کو یہ کہنے والے کو کہ آؤ میں تمہارے ساتھ جو اکیلوں انہیں از سر نو وضو کرنے کا حکم نہیں دیا تو یہ روایت اس بات پر دلالت کرتی ہے کہ گفتگو میں فحش بات کرنا یا ایسی بات کرنا جس سے آدمی کو منع کیا گیا ہو اس سے وضو نہیں ٹوٹتا ہے۔ یہ بات اس شخص کے موقف کے خلاف ہے جو اس بات کا قائل ہے کہ براء الکلام وضو کو لازم کر دیتا ہے۔ (یعنی بری بات کرنے سے وضو ٹوٹ جاتا ہے)

## بَابُ اسْتِحْبَابِ الْمَضْمَنَةِ مِنْ شُرْبِ اللَّبَنِ

### باب 34: دودھ پینے کے بعد کلی کرنے کا مستحب ہونا

46- سند حدیث: ثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ إِسْحَاقَ الْجَوْهَرِيُّ، أَنَا أَبُو عَاصِمٍ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ وَهْبِ بْنِ كَيْسَانَ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو بْنِ عَطَاءٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ،  
متن حدیث: أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَرِبَ لَبَنًا، ثُمَّ مَضْمَضَ

❦ (امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ کہتے ہیں:)-- عبد اللہ بن اسحاق جوہری -- ابو عاصم -- ابن جریج -- ہشام بن عروہ --

حدیث 45: صحیح البخاری کتاب تفسیر القرآن سورة البقرة باب افرايتم اللات والعزى رقم الحديث 4582 صحیح مسلم کتاب الايمان باب من حلف باللات والعزى رقم الحديث 3192 الجامع للترمذی ابواب النذور والایمان عن رسول الله صلى الله عليه وسلم باب رقم الحديث 1506 سنن ابی داؤد کتاب الايمان والنذور باب الحلف بالامداد رقم الحديث 2842 سنن ابی ماجه کتاب الکفارات باب النهی ان يحلف بغير الله رقم الحديث 2093 صحیح ابن حبان کتاب الحظر والاباحة باب ما يكره من الكلام وما لا يكره ذكر الامر بالصدقة لمن قال هجراني كلامه رقم الحديث 5783 السنن البغوی کتاب الايمان والنذور الحلف باللات والعزى رقم الحديث 3735 السنن الکبری للبیہقی کتاب الايمان والنذور الحلف باللات والعزى رقم الحديث 4581 مصنف عبد الرزاق الصنعانی کتاب : الايمان والنذور باب : الايمان رقم الحديث 15404 مشکل الآثار للطحاوی باب بیان مشکل ما روى عنه عليه السلام مما امر به رقم الحديث 705 مسند احمد بن حنبل - مسند ابی هريرة رضى الله عنه رقم الحديث 7903 المعجم الاوسط لبطراني باب العين من اسمه مقدم من اسمه : مصعب رقم الحديث 9333 الادب المفرد للبخاری باب من قال لصاحبه تعال أقامرك رقم الحديث 1303



وہب بن کیسان -- محمد بن عمرو بن عطاء (کے حوالے سے روایت نقل کرتے ہیں:) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں:  
نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دودھ پیا پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے کلی کر لی۔

بَابُ ذِكْرِ الدَّلِيلِ عَلَى أَنَّ الْمَضْمَضَةَ مِنْ شُرْبِ اللَّبَنِ اسْتِحْبَابٌ لِإِزَالَةِ الدَّسَمِ مِنَ الْفَمِ  
وَأَذْهَابِهِ، لَا لِإِيجَابِ الْمَضْمَضَةِ مِنْ شُرْبِهِ

باب 35: اس بات کی دلیل کا تذکرہ کہ دودھ پینے کے بعد کلی کرنا مستحب ہے

تا کہ منہ سے چکناہٹ زائل اور رخصت ہو جائے ایسا نہیں ہے کہ دودھ پینے کے بعد کلی کرنا واجب ہے۔

47- سند حدیث: ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَزِيزٍ الْأَيْلِيُّ، أَنَّ سَلَامَةَ بْنَ رَوْحٍ حَدَّثَهُمْ، عَنْ عُقَيْلٍ وَهُوَ ابْنُ خَالِدٍ، وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلَى الصَّنَعَانِيُّ، ثَنَا مُعْتَمِرٌ يَعْنِي ابْنَ سُلَيْمَانَ قَالَ: سَمِعْتُ مُعَمَّرًا، وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ بُنْدَارٌ، وَأَبُو مُوسَى قَالَا: حَدَّثَنَا يَحْيَى وَهُوَ ابْنُ سَعِيدٍ، ثَنَا الْأَوْزَاعِيُّ كُلُّهُمْ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ،

أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَرِبَ لَبَنًا فَمَضَضَ، وَقَالَ: إِنَّ لَهُ دَسَمًا وَقَالَ الصَّنَعَانِيُّ: فِي حَدِيثِهِ: أَوَّاهَ دَسَمٌ، وَقَالَ بُنْدَارٌ: إِنَّهُ دَسَمٌ

❦ (امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ کہتے ہیں:)-- محمد بن عزیز ایلی -- سلامہ بن روح -- عقیل -- ابن خالد -- محمد بن عبد الاعلیٰ صنعانی -- معتمر بن سلیمان -- معمر کے حوالے سے اور محمد بن بشار بندار اور ابو موسیٰ -- یحییٰ -- ابن سعید -- اوزاعی -- ابن شہاب زہری -- عبید اللہ بن عبد اللہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں:

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دودھ پیا پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے کلی کر لی پھر ارشاد فرمایا: اس میں چکناہٹ ہوتی ہے۔

صنعانی نے اپنی روایت میں یہ الفاظ نقل کئے ہیں: کہ (راوی کو شک ہے شاید یہ الفاظ ہیں) "اس میں چکناہٹ ہوتی ہے"۔  
بندار نے یہ الفاظ نقل کئے ہیں: "اس میں چکناہٹ ہوتی ہے"۔

حدیث 47. صحیح اسحاری ' کتاب الوضوء ' باب : هل يفض من اللبن ؟ رقم الحديث 207 ' صحیح مسلم ' کتاب الحيض ' باب نسخ الوضوء ما مست النار ' رقم الحديث 563 ' الجامع للترمذی ' ابواب الطهارة عن رسول الله صلى الله عليه وسلم ' باب المضضة من اللبن ' رقم الحديث 85 ' سنن ابی داؤد ' کتاب الطهارة ' باب في الوضوء من اللبن ' رقم الحديث 170 ' سنن ابن ماجه ' کتاب الطهارة و سننہا ' باب المضضة من شرب اللبن ' رقم الحديث 495 ' صحیح ابن حبان ' کتاب الطهارة ' باب بواقض الوضوء ' ذکر اباحة ترك الوضوء من شرب اللبن ' رقم الحديث 1174 ' السنن الصغرى ' سؤر انهرة ' صفة الوضوء ' المضضة من اللبن ' رقم الحديث 187 ' السنن الكبرى للبيهقي ' ذکر ما يقص الوضوء وما لا يقص ' المضضة من اللبن ' رقم الحديث 187 ' مسند احمد بن حنبل ' مسند عبد الله بن عباس بن عبد المطلب ' رقم الحديث 1898 ' مسند عبد بن حميد ' مسند ابن عياض رضي الله عنه ' رقم الحديث 650 ' مسند ابی يعنى ابو صبي ' اول مسند ابن عباس ' رقم الحديث 2361

بَابُ ذِكْرِ مَا كَانَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ فَرَّقَ بِهِ بَيْنَ نَبِيِّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
وَبَيْنَ أُمَّتِهِ فِي النَّوْمِ مِنْ أَنَّ عَيْنَيْهِ إِذَا نَامَتَا لَمْ يَكُنْ قَلْبُهُ يَنَامُ، فَفَرَّقَ بَيْنَهُ وَبَيْنَهُمْ فِي رِيحَابِ الْوُضُوءِ  
مِنَ النَّوْمِ عَلَى أُمَّتِهِ دُونَهُ عَلَيْهِ السَّلَامُ

**باب 36:** اس بات کا تذکرہ کہ نیند کے حکم میں اللہ تعالیٰ نے نبی اکرم ﷺ اور آپ کی امت کے درمیان فرق کیا ہے  
وہ یوں کہ نبی اکرم ﷺ کی دونوں آنکھیں بظاہر سو جاتی ہیں لیکن آپ کا دل نہیں سوتا ہے تو اللہ تعالیٰ نے نبی  
اکرم ﷺ اور لوگوں کے درمیان سونے کی وجہ سے وضو لازم ہونے کے حکم میں فرق کیا ہے اسے آپ کی امت پر لازم  
قرار دیا ہے۔ نبی اکرم ﷺ کو لازم قرار نہیں دیا۔

**48 - سند حدیث:** ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ، ثَنَا ابْنُ عَجَلَانَ، وَحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ حَكِيمٍ، ثَنَا  
يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ، عَنِ ابْنِ عَجَلَانَ قَالَ: سَمِعْتُ أَبِي يُحَدِّثُ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ:  
مَتَنُ حَدِيثٍ: نَنَامُ عَيْنَايَ وَلَا يَنَامُ قَلْبِي

\*\*\* (امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ کہتے ہیں:)-- محمد بن بشار-- یحییٰ بن سعید-- ابن عجلان کے حوالے سے  
(یہاں تحویل سند ہے)-- یحییٰ بن حکیم-- یحییٰ بن سعید-- ابن عجلان-- اپنے والد کے حوالے سے روایت نقل کرتے ہیں  
حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:  
"میری دونوں آنکھیں سو جاتی ہیں لیکن میرا دل نہیں سوتا۔"

**49 - سند حدیث:** ثَنَا يُونُسُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلَى الصَّدْفِيُّ، أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ، أَنَّ مَالِكًا حَدَّثَهُ، عَنْ سَعِيدٍ

حدیث 48: مسند احمد بن حنبل - مسند ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ رقم الحدیث: 1253 'صحیح ابن حبان' کتاب  
التاریخ ذکر البیان بان المصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کان اذا نام رقم الحدیث: 6477  
حدیث 49: صحیح البخاری کتاب الجمعة ابواب تقصیر الصلاة باب قیام النبی صلی اللہ علیہ وسلم باللیل فی رمضان  
وغیره رقم الحدیث: 1108 'صحیح مسلم' کتاب صلاة المسافرين وقصرها باب صلاة اللیل رقم الحدیث: 1255 'موطأ  
مالک' کتاب صلاة اللیل باب صلاة النبی صلی اللہ علیہ وسلم فی الوتر رقم الحدیث: 265 'صحیح ابن حبان' باب  
الامامة والجماعة باب الحدث فی الصلاة ذکر خبر قد یوهم غیر المتبحر فی صناعة العلم "ان رقم الحدیث:  
2461 'معجم الترمذی' ابواب الصلاة عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم باب ما جاء فی وصف صلاة النبی صلی اللہ  
علیہ وسلم رقم الحدیث 420 سنن ابی داؤد کتاب الصلاة ابواب قیام اللیل باب فی صلاة اللیل رقم الحدیث  
1156 'مصنف عبد الرزاق الصعانی' کتاب الصلاة باب صلاة النبی صلی اللہ علیہ وسلم من اللیل ووتره رقم الحدیث  
4557 'السکری للسانی' کتاب الصلاة کیف الصلاة فی شهر رمضان رقم الحدیث: 387 'شرح معنی الآثار  
للطحاوی' باب الوتر رقم الحدیث: 1052 'مشکل الآثار للطحاوی' باب بیان مشکل ما روى عن رسول اللہ صلی اللہ  
علیہ وسلم رقم الحدیث 2914 'مسند احمد بن حنبل' البدیع المستدرک من مسند الانصار حدیث السيدة عائشة رضي  
اللہ عنہا رقم الحدیث 23917 'مسند اسحاق بن راہویہ' ما یروی عن عبد اللہ بن عامر ویحیی بن عبد الرحمن رقم  
الحدیث 1001 'الشانل المحمدیة للترمذی' باب ما جاء فی عبادة رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رقم الحدیث 262

المَقْبُرِي، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ، أَخْبَرَهُ

أَنَّهُ سَأَلَ عَائِشَةَ كَيْفَ كَانَتْ صَلَاةُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ؟ فَقَالَتْ: مَا كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَرِيدُ فِي رَمَضَانَ وَلَا فِي غَيْرِهِ عَلَى إِحْدَى عَشْرَةَ رَكْعَةً يُصَلِّي أَرْبَعًا، فَلَا تَسْأَلُ عَنْ حُسَيْنَيْنِ وَطُولَيْنِ، ثُمَّ يُصَلِّي أَرْبَعًا فَلَا تَسْأَلُ عَنْ حُسَيْنَيْنِ وَطُولَيْنِ، ثُمَّ يُصَلِّي ثَلَاثًا قَالَتْ عَائِشَةُ: فَقُلْتُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، أَتَأْمُ قُلَّ أَنْ تُوتِرَ؟ فَقَالَ: يَا عَائِشَةُ، إِنَّ عَيْنَيَّ تَنَامَانِ وَلَا يَنَامُ قَلْبِي

❖❖ (امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ کہتے ہیں:)-- یونس بن عبدالاعلیٰ صدفی-- ابن وہب-- امام مالک-- سعید مقبری (کے

حوالے سے روایت نقل کرتے ہیں: (ابو سلمہ بن عبدالرحمن بیان کرتے ہیں:

انہوں نے سیدہ عائشہ صدیقہ فخریہؓ سے دریافت کیا: نبی اکرم ﷺ کی نماز کیسی ہوتی تھی؟ تو انہوں نے بتایا: نبی اکرم ﷺ رمضان میں اور رمضان کے علاوہ گیارہ رکعات سے زیادہ ادا نہیں کرتے تھے۔ آپ پہلے چار رکعات ادا کرتے تھے تم ان کی خوبصورتی اور طوالت کے بارے میں نہ پوچھو پھر آپ چار رکعات ادا کرتے تھے تم ان کی خوبصورتی اور طوالت کے بارے میں نہ پوچھو پھر آپ تین رکعات ادا کرتے تھے۔

سیدہ صدیقہ عائشہ فخریہؓ بیان کرتی ہیں: میں نے عرض کی: یا رسول اللہ! کیا آپ وتر ادا کرنے سے پہلے سونے لگے ہیں؟ تو آپ نے ارشاد فرمایا: اے عائشہ! میری دونوں آنکھیں سو جاتی ہیں لیکن میرا دل نہیں سوتا ہے۔



## جُمَاعُ أَبْوَابِ

الْأَدَابِ الْمُحْتَاجِ إِلَيْهَا فِي اتِّكَانِ الْغَائِطِ وَالْبُؤْلِ إِلَى الْفَرَاحِ مِنْهَا

ابواب کا مجموعہ: ان آداب کا تذکرہ کہ پاخانہ یا پیشاب کے لئے جانے سے لے کر ان سے فارغ ہونے تک جن کی ضرورت پیش آتی ہے\*

بَابُ التَّبَاعُدِ لِلْغَائِطِ فِي الصَّحَارِى عَنِ النَّاسِ

باب 37: کھلی جگہ پر پاخانہ کے لئے لوگوں سے دور چلے جانا

50- سند حدیث: ثَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ السَّعْدِيُّ، ثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ يَعْنَى ابْنُ جَعْفَرٍ، ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرٍو، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ، عَنِ الْمُغِيرَةِ بْنِ شُعْبَةَ قَالَ:

مَتَنُ حَدِيثٍ: كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا ذَهَبَ الْمَذْهَبَ أَبْعَدَ

\* امام ابن خزیمہ نے قضائے حاجت کے آداب کے بارے میں چند روایات یہاں ذکر کی ہیں۔ فقہاء نے قضائے حاجت کے درج ذیل آداب کا ذکر کیا ہے۔  
[i] قضائے حاجت کے وقت آدمی کے پاس کوئی ایسی چیز نہیں ہونی چاہئے جس پر اللہ تعالیٰ کا کوئی بھی ذاتی یا صفاتی نام، نبی اکرم ﷺ کا نام قرآن کی کسی آیت کا حصہ وغیرہ تحریر ہو، خود نبی اکرم ﷺ کے بارے میں یہ بات مذکور ہے آپ قضائے حاجت کے سئے جاتے وقت اپنی انگلیں اتار دیتے تھے کیونکہ اس پر ”محمد رسول اللہ“ کندہ تھا۔

[ii] قضائے حاجت کی جگہ میں داخل ہوتے وقت بایاں پاؤں پہلے اندر رکھنا اور باہر آتے وقت دایاں پاؤں پہلے باہر رکھنا۔

[iii] بیت الخلاء میں داخل ہونے سے پہلے داخلے کی اور باہر آنے کے بعد، باہر آنے کی دعا پڑھنا۔

[iv] بیٹھتے ہوئے بائیں پاؤں پر وزن ڈال کر بیٹھنا۔

[v] پنہ کپڑا اس وقت تک شرمگاہ سے نہیں ہٹانا جب تک زمین کے قریب نہ ہو جائے۔

[vi] قضائے حاجت کے دوران کلام نہ کرنا یعنی چھینک یا سلام کا جواب نہ دینا یا اذان کا جواب نہ دینا۔

اگر آدمی کو خود چھینک آئے تو آدمی زبان سے الحمد للہ نہیں کہے گا تاہم دل میں اسے پڑھ سکتا ہے۔

[vii] بیا ضرورت شرمگاہ کی طرف نہیں دیکھنا چاہئے۔ اس طرح جسم سے نکلنے والی نجاست کی طرف بھی نہیں دیکھنا چاہئے۔

[viii] زیادہ دیر تک بیت الخلاء میں نہیں رکتا چاہئے۔

حدیث 50 نبی اکرم ﷺ اس لئے ایسا کرتے تھے تاکہ قضائے حاجت کے وقت کسی کی نظر پڑنے کا امکان نہ رہے، یاد رہے کہ اس زمانے میں گھروں میں بیت الخلاء بنانے کا رواج نہیں تھا۔ سنت کی اصل رواج یہ ہے قضائے حاجت کے وقت بے پردگی نہ ہو۔

❦❦ (امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ کہتے ہیں:)-- علی بن حجر سعدی-- اسماعیل بن جعفر-- محمد بن عمرو-- ابو سلمہ (کے حوالے سے روایت نقل کرتے ہیں: ) حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جب قضائے حاجت کے لئے تشریف لے جاتے تھے تو دور چلے جاتے تھے۔

**51- سند حدیث:** ثَنَا بُنْدَارٌ، ثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ، ثَنَا أَبُو جَعْفَرٍ الْخَطِيمِيُّ قَالَ: بُنْدَارٌ: قُلْتُ لِيَحْيَى: مَا اسْمُهُ؟ فَقَالَ: عُمَيْرُ بْنُ يَزِيدَ، حَدَّثَنِي عُمَارَةُ بْنُ خُزَيْمَةَ، وَالْحَارِثُ بْنُ فَضِيلٍ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي قُرَادٍ قَالَ:

**متن حدیث:** خَرَجْتُ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَرَأَيْتُهُ خَرَجَ مِنَ الْخَلَاءِ، وَكَانَ إِذَا أَرَادَ حَاجَةً أَبْعَدَ

❦❦ (امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ کہتے ہیں:)-- بندار-- یحییٰ بن سعید-- ابو جعفر خطیمی-- عمارہ بن خزیمہ اور حارث بن فضیل (کے حوالے سے روایت نقل کرتے ہیں: ) حضرت عبدالرحمن بن ابوقراد رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ روانہ ہوا میں نے آپ کو قضائے حاجت کر کے واپس آتے ہوئے دیکھا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم قضائے حاجت کے لئے دور تشریف لے جاتے تھے۔

### بَابُ الرُّخْصَةِ فِي تَرْكِ التَّبَاعُدِ عَنِ النَّاسِ عِنْدَ الْبَوْلِ

**باب 38: پیشاب کرتے وقت لوگوں سے دور جانے کو ترک کرنے کی اجازت**

**52- سند حدیث:** ثَنَا أَبُو هَاشِمٍ زِيَادُ بْنُ أَيُّوبَ، ثَنَا جَرِيرٌ، عَنْ مَنْصُورٍ، عَنْ أَبِي وَائِلٍ، عَنْ حُدَيْفَةَ قَالَ:

**متن حدیث:** لَقَدْ رَأَيْتُنِي أَلْتَمَشِي مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَتَيْتُهِ إِلَى سُبَاطَةِ قَوْمٍ، فَقَامَ يَبُولُ كَمَا يَبُولُ أَحَدُكُمْ، فَلَذَهَبْتُ أَلْتَحِي مِنْهُ، فَقَالَ: اذْنُهُ فَذَنُوتُ مِنْهُ حَتَّى قُمْتُ عَقِبَهُ حَتَّى فَرَغَ

❦❦ (امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ کہتے ہیں:)-- ابو ہاشم زیاد بن ایوب-- جریر-- منصور-- ابو وائل (کے حوالے سے روایت نقل کرتے ہیں: ) حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

**حدیث 50-** سنن ابی داؤد 'کتاب الطہارۃ' باب التعلی عند قضاء الحاجة' رقم الحدیث 1 'السنن الصغری' کتاب الطہارۃ' ذکر المضرة' الإبعاد عند ارادة الحاجة' رقم الحدیث 17 'سنن ابن ماجہ' کتاب الطہارۃ و'سہا' باب الإبعاد للبرار فی المضرة' رقم الحدیث 329 'المستدرک علی الصحیحین للحاکم' کتاب الطہارۃ' ومنهم ابو الاسود حمید بن الاسود البصری اشقة المامون' رقم الحدیث 441 'السنن الکبریٰ للنسائی' کتاب الطہارۃ' الإبعاد عند ارادة الحاجة' رقم الحدیث 16 'المعجم الکبیر للمصنوعی' بقية البيه' رواية المدنيين، عن المغيرة' ابو سلمة بن عبد الرحمن، عن المغيرة' رقم الحدیث 17838

**حدیث 51-** اس روایت در ترجمۃ الباب سے یوں محسوس ہوتا ہے قضائے حاجت کے لئے دور جانے کی سنت پاخانہ کرنے کے لئے ہے کیونکہ اس میں شرم گاہ زیادہ ظاہر ہوتی ہے اب نہ پیشاب کرتے ہوئے، شرم گاہ کو لوگوں سے چھپانا کیونکہ مشکل نہیں ہے اس لئے اس بارے میں رخصت دی گئی ہے۔





تَقُولُ فِي مَهْدِي بْنِ مَيْمُونٍ؟ قَالَ: ثَقَّةٌ. قُلْتُ: فَإِنَّهُ أَخْبَرَنِي عَنْ سَلَمِ الْعَلَوِيِّ قَالَ: رَأَيْتُ أَبَانَ بْنَ أَبِي عَيَّاشٍ،  
عِنْدَ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ يَكْتُبُ فِي سُبُورِجَةٍ قَالَ: سَلَمُ الْعَلَوِيُّ الَّذِي كَانَ يَرْمِي - يَعْنِي - الْهَلَالَ قَتَلَ النَّاسَ؟  
تَوْصِيحُ رَاوِي قَالَ أَبُو بَكْرٍ: وَمُحَمَّدُ بْنُ أَبِي يَعْقُوبَ هُوَ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي يَعْقُوبَ نَسَبُهُ إِلَى جَدِّهِ  
هُوَ الَّذِي قَالَ عَنْهُ شُعْبَةُ: حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي يَعْقُوبَ سَيِّدُ نَيْي تَمِيمٍ

❀❀ (امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ کہتے ہیں:)-- حسن بن محمد زعفرانی -- یزید بن ہارون -- مہدی بن میمون -- محمد بن  
ابو یعقوب -- حسن بن سعد (کے حوالے سے روایت نقل کرتے ہیں:) حضرت عبداللہ بن جعفر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:  
نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم قضائے حاجت کے وقت نیلے یا کھجوروں کے جھنڈ کے ذریعے پردہ کرنے کو پسند کرتے تھے۔  
امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ کہتے ہیں: میں نے محمد بن ابان کو یہ کہتے ہوئے سنا وہ کہتے ہیں: میں نے ابن ادریس کو یہ کہتے ہوئے سنا  
ہے وہ کہتے ہیں: میں نے شعبہ سے دریافت کیا: مہدی بن میمون کے بارے میں آپ کی کیا رائے ہے؟ تو وہ بولے: وہ ثقہ ہیں۔  
میں نے کہا: انہوں نے سلم علوی کے حوالے سے یہ بات بیان کی ہے وہ کہتے ہیں: میں نے ابان بن ابو عیاش کو حضرت انس بن  
مالک رضی اللہ عنہ کے پاس دیکھا وہ ایک لوح پر احادیث نوٹ کر رہا تھا۔

تو وہ بولے۔ سلم علوی وہ شخص ہے جو لوگوں سے پہلے ہی پہلی کا چاند دیکھ لیتا تھا۔

امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ کہتے ہیں: محمد بن ابو یعقوب نامی راوی سے مراد محمد بن عبداللہ بن ابی یعقوب ہے۔ اس کی نسبت اس  
کے دادا کی طرف کی گئی ہے۔ یہ وہ شخص ہے جس کے بارے میں شعبہ نے یہ بات بیان کی ہے: بنو تمیم کے سردار محمد بن یعقوب نے  
مجھے یہ حدیث سنائی ہے۔

### بَابُ الرُّخْصَةِ لِلنِّسَاءِ فِي الْخُرُوجِ لِلْبَرَّازِ بِاللَّيْلِ إِلَى الصَّحَارِی

باب 40: خواتین کے لئے رات کے وقت قضائے حاجت کے لئے کھلی جگہ پر جانے کی اجازت ہے

54- سند حدیث: ثَنَا نَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ الْجَهْضَمِيُّ، ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ يَعْنِي الطُّفَّارِيَّ، ثَنَا هِشَامُ بْنُ

عُرْوَةَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ:

مَتَنُ حَدِيثٍ: كَانَتْ سَوْدَةُ بِنْتُ زَمْعَةَ امْرَأَةً جَسِيمَةً، فَكَانَتْ إِذَا خَرَجَتْ لِحَاجَتِهَا بِاللَّيْلِ أَشْرَفَتْ عَلَى

حدیث 54 یہ بات واضح ہے اس اجازت کا تعلق اس صورتحال سے ہے جہاں گھروں میں بیت الخلا بنانے کا رواج نہیں تھا اور خواتین قضائے حاجت  
کے لئے رات کے وقت آبادی سے باہر جایا کرتی تھیں۔ ہمارے زمانے میں شہروں میں یہ صورتحال باقی نہیں رہی البتہ دور دراز کے علاقوں میں گرب  
بھی یہ رواج ہو تو اس روایت سے ثابت شدہ حکم کے مطابق ان خواتین کے لئے اس بات کی اجازت ہے تاہم اس کے لئے یہ بات شرط ہے یہ چیز کسی  
فساد یا خرابی کا باعث نہ بنے۔

حدیث 54 صحیح اس حوالہ کتاب الطہارۃ باب الاستطابة ذکر الاباحۃ للنساء ان یخرجن الی الصحاری لیسرا عند

عدم الکفۃ رقم الحدیث 1425 'مسند ابی یعلیٰ الموصلی' مسند عائشہ رقم الحدیث 4317

کتاب

النِّسَاء، فَرَأَاهَا عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ فَقَالَ: انْظُرِي كَيْفَ تَخْرُجِينَ؟ فَإِنَّكَ وَاللَّهِ مَا تَخْفَيْنَ عَلَيْنَا إِذَا خَرَجْتَ  
فَكَثُرَتْ ذَلِكَ سَوْدَةُ لِنَبِيِّ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَفِي يَدِهِ عِرْقٌ فَمَا رَدَّ الْعِرْقُ مِنْ يَدِهِ حَتَّى فَرَغَ الْوُضُوءَ  
فَقَالَ: إِنَّ اللَّهَ قَدْ جَعَلَ لَكُنَّ رُخْصَةً أَنْ تَخْرُجْنَ لِحَوَائِجِكُنَّ

حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ، عَنْ هِشَامِ بْنِ خُوَيْه

❦ (امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ کہتے ہیں:)-- نصر بن علی جہضمی -- محمد بن عبدالرحمن طفاوی -- ہشام بن عروہ --  
والد کے حوالے سے سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کا یہ بیان نقل کیا ہے:

سیدہ سودہ بنت زمعہ رضی اللہ عنہا بھاری بھر کم خاتون تھیں۔ جب وہ رات کے وقت قضائے حاجت کے لئے تشریف لے جاتی تھیں  
تو دیگر خواتین کے درمیان نمایاں محسوس ہوتی تھیں۔ ایک مرتبہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے انہیں دیکھا تو بولے: آپ اس بات پر  
جائزہ لیں کہ آپ کیسی حالت میں باہر آرہی ہیں؟ اللہ کی قسم! جب آپ نکلتی ہیں تو ہم سے پوشیدہ نہیں رہتی ہیں۔ سیدہ سودہ جواب دینے  
اس بات کا تذکرہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے کیا۔ اس وقت نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے دست مبارک میں ایک ہڈی والی بوٹی تھی تو ابھی آپ نے  
اپنے دست مبارک سے اسے واپس نہیں رکھا تھا۔ یہاں تک کہ وحی نازل ہو گئی۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

”بے شک اللہ تعالیٰ نے تمہیں اس بات کی اجازت دی ہے کہ تم قضائے حاجت کے لئے باہر جاسکتی ہو۔“

امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ کہتے ہیں: ابو اسامہ نے ہشام کے حوالے سے یہ حدیث ہمیں سنائی ہے۔

بَابُ التَّحْفِظِ مِنَ الْبَوْلِ كَيْ لَا يُصِيبَ الْبَدَنَ وَالثِّيَابَ

وَالْتَّغْلِيطُ فِي تَرْكِ غُسْلِهِ إِذَا أَصَابَ الْبَدَنَ أَوْ الثِّيَابَ

باب 41: پیشاب سے بچنا تا کہ وہ جسم یا کپڑوں پر نہ لگ جائے

اور جب وہ جسم یا کپڑے پر لگ جائے تو اسے نہ دھونے کی شدید مذمت

55 - سند حدیث: حَدَّثَنَا يُوسُفُ بْنُ مُوسَى، ثَنَا جَرِيرٌ، عَنْ مَنْصُورٍ، عَنْ مُجَاهِدٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ:

مَنْ حَدَّثَنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِحَائِطٍ مِنْ حِيطَانِ مَكَّةَ، أَوْ الْمَدِينَةِ فَسَمِعَ صَوْتَ  
إِنْسَانَيْنِ يُعَذِّبَانِ فِي قُبُورِهِمَا، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: يُعَذِّبَانِ، وَمَا يُعَذِّبَانِ فِي كَبِيرٍ، ثُمَّ قَالَ:  
بَلَى كَانَ أَحَدُهُمَا لَا يَسْتَتِرُ مِنْ بَوْلِهِ، وَكَانَ الْآخَرُ يَمْشِي بِالنَّمِيمَةِ، ثُمَّ دَعَا بِجَرِيدَةٍ فَكَسَرَهَا كَسْرَتَيْنِ،  
فَوَضَعَ عَلَى كُلِّ قَبْرٍ مِنْهُمَا كَسْرَةً، فَقِيلَ لَهُ: لِمَ فَعَلْتَ هَذَا؟ قَالَ: لَعَلَّهُ يُخَفَّفُ عَنْهُمَا مَا لَمْ تَيَسَّرَا أَوْ إِلَى أَنْ  
يَيَسَّرَا

❦ (امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ کہتے ہیں:)-- یوسف بن موسیٰ -- جریر -- منصور -- مجاہد (کے حوالے سے روایت نقل

کرتے ہیں) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں:

ایک مرتبہ نبی اکرم ﷺ مکہ مکرمہ یا مدینہ منورہ میں ایک باغ کے پاس سے گزرے آپ نے آدمیوں کی آواز سنی جنہیں ان کی قبروں میں عذاب دیا جا رہا تھا۔ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: انہیں عذاب دیا جا رہا ہے اور انہیں (بظاہر) کسی بڑے گناہ کی وجہ سے عذاب نہیں دیا جا رہا پھر آپ نے فرمایا: جی ہاں! ان میں سے ایک شخص پیشاب سے نہیں بچتا تھا اور دوسرا شخص چغلی کرتا تھا۔ پھر آپ ﷺ نے ایک شاخ منگوئی اور اسے دو حصوں میں تقسیم کر کے ان میں سے ہر ایک کی قبر پر ایک حصہ رکھ دیا۔ آپ کی خدمت میں عرض کی گئی۔ آپ نے ایسا کیوں کیا ہے؟ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا تاکہ جب تک دونوں خشک نہیں ہوتیں۔ اس وقت تک ان کے عذاب میں تخفیف ہو جائے۔

(راوی کو شک ہے شاید یہ الفاظ ہیں) ان کے خشک ہونے تک۔

56 - سند حدیث: حَدَّثَنَا يُوسُفُ بْنُ مُوسَى، ثَنَا وَكِيعٌ، ثَنَا الْأَعْمَشُ، سَمِعْتُ مُجَاهِدًا يُحَدِّثُ: عَنْ

طَاوُسٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ:

مَتْنُ حَدِيثٍ: مَرَّ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِقَبْرَيْنِ بِمِثْلِهِ

\*\*\* (امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ کہتے ہیں: -- یوسف بن موسیٰ -- وکیع -- اعمش -- مجاہد -- طاووس) کے حوالے سے

روایت نقل کرتے ہیں: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں:

”نبی اکرم ﷺ دو قبروں کے پاس سے گزرے۔“ اس کے بعد اسی کی مانند روایت ہے۔

بَابُ ذِكْرِ خَبَرٍ رَوَى عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي النَّهْيِ عَنِ اسْتِقْبَالِ الْقَبَلَةِ

وَاسْتِدْبَارِهَا عِنْدَ الْغَائِطِ وَالْبَوْلِ بِلَفْظٍ عَامٍّ مُرَادُهُ خَاصٌّ

حدیث 55. صحیح البخاری: کتاب الوضوء، باب . من الكبائر ان لا يستتر من بوله، رقم الحديث: 212 صحیح مسلم

کتاب الطہارۃ، باب الدلیل علی نجاسة البول ووجوب الاستبراء منه، رقم الحديث: 465 صحیح ابن حبان، کتاب

الحنائز وما يتعلق بها مقدما او مؤخرًا، فصل فی احوال البیت فی قبره ذکر الخبر الدال علی ان عذاب القبر قد يكون

ایضا من، رقم الحديث: 3183 سنن الدارمی، کتاب الطہارۃ، باب الاتقاء من البول، رقم الحديث: 712 سنن ابی داؤد،

کتاب الطہارۃ، باب الاستبراء من البول، رقم الحديث: 19 سنن ابن ماجہ، کتاب الطہارۃ وسمیها، باب التشدید فی البول،

رقم الحديث: 344 الجامع للترمذی، ابواب الطہارۃ عن رسول الله صلى الله عليه وسلم، باب التشدید فی البول، رقم

الحديث: 68 اسن الصعری، کتاب الطہارۃ، ذکر الفطرة التنزه عن البول، رقم الحديث: 31 مصنف ابن ابی شیبہ، کتاب

الحدائز، فی عذاب القبر وسمی هو، رقم الحديث: 11828 السنن الکبریٰ للنسائی، کتاب الطہارۃ، التنزه من البول، رقم

الحديث: 27 مشکوٰۃ الآثار للضحای، باب بیان مشکل ما روى عن رسول الله صلى الله عليه وسلم، رقم الحديث

4514 مسند احمد بن حنبل، مسند عبد الله بن العباس بن عبد المطلب، رقم الحديث: 1926 مسند الطیالسی، احادیث

السنة، وما اسند عبد الله بن العباس بن عبد المطلب، مجاهد، رقم الحديث: 2757 مسند عبد بن حمید، مسند ابن عدس

رصى الله عنه، رقم الحديث: 621

باب 42: پاخانہ یا پیشاب کرتے وقت قبلہ کی طرف رخ یا پیٹھ کرنے کی ممانعت کے بارے میں نبی کریم ﷺ سے منقول روایت کا تذکرہ جو عام لفظ کے ذریعے منقول ہے لیکن اس کی مراد "خاص" ہے

51- سند حدیث: ثَنَا عَبْدُ الْجَبَّارِ بْنُ الْعَلَاءِ، ثَنَا سُفْيَانُ، ثَنَا الزُّهْرِيُّ، وَحَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْمَخْزُومِيُّ، ثَنَا سُفْيَانُ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ عَطَاءِ اللَّيْثِيِّ، عَنْ أَبِي أَيُّوبَ الْأَنْصَارِيِّ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

57: بول و براز کے وقت قبلہ کی طرف رخ یا پیٹھ کرنے کا حکم کیا ہے؟

اس بارے میں اہل علم کی آراء مختلف ہیں:

(1) ایسا کرنا مطلقاً حرام ہے احناف کا مشہور مذہب یہی ہے فقہاء مالکیہ میں سے شیخ ابن العربی نے اسی قول کو ترجیح دی ہے۔ ایک روایت کے مطابق امام احمد بن حنبل بھی اسی بات کے قائل ہیں اور ابن حزم کا بھی یہی موقف ہے۔

(2) یہ کرنا مطلقاً جائز ہے یہ قول سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا حضرت عروہ بن زبیر رضی اللہ عنہما حضرت ربیعہ رضی اللہ عنہما اور داؤد دھاہری سے منسوب ہے۔

(3) ایسا کرنا صحرا میں ممنوع ہے اور کسی عمارت میں جائز ہے۔ فقہاء مالکیہ و شوافع اور حنابلہ اسی بات کے قائل ہیں اور صحیح بخاری کے ترجمہ الباب سے یہ واضح ہوتا ہے کہ امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ کا بھی موقف یہی ہے۔

حافظ ابن حجر لکھتے ہیں: "جمہور اسی بات کے قائل ہیں۔ امام مالک شافعی رحمۃ اللہ علیہما اور اسحاق بن راہویہ کا یہی فتویٰ ہے اور یہی قول سب سے زیادہ درست ہے۔"

امام بن خزیمہ رحمۃ اللہ علیہ نے حضرت ابویوب انصاری رضی اللہ عنہ کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے جس میں حضرت ابویوب انصاری رضی اللہ عنہ کا یہ بیان شامل ہے۔

"جب ہم شام آئے تو وہاں بیت الخلاء قبلہ کی سمت میں بنے ہوئے تھے ہم نے ان سے انحراف کیا اور اللہ سے مغفرت طلب کی۔"

حضرت ابویوب انصاری سے منقول اس روایت سے یہ بات ثابت ہوتی ہے کہ دفع حاجت کے وقت قبلہ کی طرف رخ کرنے کی ممانعت والی روایت کا حکم راوی حدیث حضرت ابویوب انصاری رضی اللہ عنہ کے نزدیک بھی مطلق ہے اس میں عمارت یا کھلی فضا کی کوئی قید نہیں ہے۔ یہ فقہی بات ہے کہ جب کسی مقام پر کھلے عام اللہ تعالیٰ کے کسی حکم کی نافرمانی ہو رہی ہو تو اسے دیکھ کر استغفار ہی پڑنا چاہئے گا۔ مزید برآں حضرت ابویوب انصاری رضی اللہ عنہ کے بیان میں جمع کا صیغہ استعمال ہو ہے جس کا مطلب یہ ہے کہ دیگر صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین اور ان کے ہمراہی تابعین عظام کا موقف بھی یہی تھا۔

اسی طرح بعض دیگر روایات بھی ہیں جن میں مطلق طور پر دفع حاجت کے دوران قبلہ کی طرف رخ یا پیٹھ کرنے کی ممانعت کی گئی ہے۔

عقل اعتبار سے دیکھ جائے تو بھی امام ابو حنیفہ کا موقف درست تسلیم ہوتا ہے کیونکہ دفع حاجت کے دوران قبلہ کی طرف رخ یا پیٹھ نہ کرنے کی اصل وجہ قبلہ کی تعظیم و تکریم ہے اور یہ کھلی فضا اور بند عمارت دونوں جگہ یکساں ہوگی اگر آپ بند عمارت میں ایک دیوار کور کا وٹ قرار دیتے ہیں تو پھر کھلی فضا میں بھی اس کی اجازت دیں کیونکہ آپ کے اور قبلہ کے درمیان بلند و بالا پہاڑ، گھنے جنگلات، کھلے صحرا اور وسیع سمندر داخل ہوں گے لیکن اگر آپ کھلی فضا میں بھی اس کی اجازت دے دیتے ہیں تو پھر حدیث کی کیا توجیہ ہوگی؟ اسی لیے شیخ ابن العربی لکھتے ہیں ان احادیث سے بظاہر یہی ثابت ہوتا ہے کہ حرمت کا تعلق قبلہ کے رخ کے ساتھ ہے (بول و براز کرنے والے کے مقام کے ساتھ نہیں ہے)



”... لَا تَسْمَعُوا أَلْفِيلَةَ بِعَانِطٍ وَلَا بُولٍ وَلَا تَسْذِبُوهَا، وَلَكِنْ شَرُّوْا أَوْ غَرَّبُوا أَوْ أَتَوْا ثَوْبَ  
فَدْرَمًا نَدَاهُ فَوْحْدًا مَرَّحَمًا فَذُتِثَ نَحْوَ الْقِبْلَةِ، فَسُحِرَتْ عَنْهَا وَتَسْتَغْفِرُ اللَّهُ  
هَذَا لَفْظٌ حَدَّثَ عَنْهُ الْحَنَّاوِي

۴۹۵ (۱) ابن خزیمہ نے یہ روایت کی ہے۔ (۲) عبد الجبار بن علاء۔ (۳) سفیان۔ (۴) زہری

(یہاں تحویل سند ہے)۔ (۵) سعید بن عبد الرحمن بخزومی۔ (۶) سفیان۔ (۷) ابن شہاب زہری۔ (۸) عطاء لیشی (کے حوالے سے روایت  
نقل کرتے ہیں)۔ حضرت ابویوب انصاری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں  
پیشاب پانہانے کے وقت قبلہ کی طرف منہ بھی نہ کرو اور پیٹھ بھی نہ کرو بلکہ (مدینہ منورہ کے حساب سے) مشرق یا مغرب کی  
طرف منہ کرو۔

حضرت ابویوب انصاری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں جب ہم شام آئے تو وہاں ہم نے ایسے بیت الخلاء دیکھے جو قبلہ کی سمت بنے  
ہوئے تھے تو ہم رخ موڑ کر بیٹھا کرتے تھے اور اللہ تعالیٰ سے مغفرت طلب کیا کرتے تھے۔  
روایت کے یہ الفاظ عبد الجبار کے نقل کردہ ہیں۔

### بَابُ ذِكْرِ خَيْرِ رُؤْيَى عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

فِي الرُّخَصَةِ فِي الْبُولِ مُسْتَقْبِلَ الْقِبْلَةِ بَعْدَ نَهْيِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْهُ مُجْمَلًا غَيْرَ مُفَسَّرٍ،  
لَقَدْ يَحْسَبُ مَنْ لَمْ يَتَحَرَّ فِي الْعِلْمِ أَنَّ الْبُولَ مُسْتَقْبِلَ الْقِبْلَةِ جَائِزٌ لِكُلِّ بَائِلٍ، وَفِي آيٍ مَوْضِعٍ كَانَ،  
وَيَسَوِّهُمُ مَنْ لَا يَفْهَمُ الْعِلْمَ، وَلَا يُفَرِّقُ بَيْنَ الْمُفَسَّرِ وَالْمُجْمَلِ أَنَّ فِعْلَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
فِي هَذَا نَاسِخٌ لِنَهْيِهِ عَنِ الْبُولِ مُسْتَقْبِلَ الْقِبْلَةِ

حدیث 57: ولکن شرقوا او غربوا صحیح البخاری کتاب الصلاة ابواب استقبال القبلة باب قبلة اهل المدينة واهل  
الشام والشرق رقم الحديث 389 صحیح مسلم کتاب الطهارة باب الاستطابة رقم الحديث 414 صحیح ابن حبان  
کتاب الطهارة باب الاستطابة ذکر الزجر عن استدبار القبلة واستقبالها بالعائط والبول رقم الحديث 1432 سنن ابی  
داؤد کتاب الطهارة باب کراهية استقبال القبلة عند قضاء الحاجة رقم الحديث 8 الجامع لترمذی ابواب الطهارة  
عن رسول الله صلى الله عليه وسلم باب في النهي عن استقبال القبلة بعائط او بول رقم الحديث 8 السنن الصغرى  
کتاب الطهارة ذکر الفطرة النهي عن استدبار القبلة عند الحاجة رقم الحديث 21 السنن الكبرى لسانى کتاب  
الطهارة النهي عن استقبال القبلة رقم الحديث 20 شرح معاني الآثار للمصحاوی کتاب الطهارة باب استقبال القبلة في الخلاء رقم  
الحديث 144 مسند احمد بن حنبل مسند الانصار حديث ابی ايوب الانصاري رقم الحديث 22981 مسند الشافعی من  
الحرة الشافعی من اختلاف الحديث من الاصل المعتبر رقم الحديث 824 مسند الحميدى حديث ابی ايوب الانصاري  
في مسند احمد رقم الحديث 373 المعجم الاوسط للظهيراني باب العين باب اليمين من اسمه محمد رقم الحديث  
7756 المعجم الكبير للظهيراني باب الخاء باب من اسمه خزيمة عطاء بن يريذ الليثي رقم الحديث 3847

**باب 43:** اس روایت کا تذکرہ جو پیشاب کرتے وقت قبلہ کی طرف رخ کرنے کی ممانعت کے بعد اس کی اجازت کے بارے میں نبی اکرم ﷺ سے نقل کی گئی ہے جو ”مجمل“ ہے جس کی وضاحت نہیں کی گئی ہے جو شخص علم میں کماں نہیں رکھتا ہے وہ یہ سمجھتا ہے قبلہ کی طرف رخ کرنا ہر پیشاب کرنے والے شخص کے لئے جائز ہے خواہ وہ کسی بھی جگہ پر ہو اور جو شخص علم کا فہم نہیں رکھتا اور ”مفسر“ اور مجمل کے درمیان تمیز نہیں کر سکتا۔ وہ اس غلط فہمی کا شکار ہوتا ہے کہ نبی اکرم ﷺ کا یہ فعل آپ کی اس ممانعت کو منسوخ کرتا ہے جو آپ ﷺ نے پیشاب کرتے ہوئے قبلہ کی طرف رخ کرنے کے بارے میں ارشاد فرمائی ہے:

**58۔** سند حدیث: ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ، ثَنَا وَهْبٌ يَعْنِي ابْنَ جَرِيرٍ بْنُ حَازِمٍ، حَدَّثَنِي أَبِي قَالَ: سَمِعْتُ مُحَمَّدَ بْنَ إِسْحَاقَ يُحَدِّثُ، عَنْ ابْنِ أَبِي سَالِحٍ، عَنْ مُجَاهِدٍ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ: مَتَنُ حَدِيثٍ: نَهَانَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ نَسْتَقْبِلَ الْقِبْلَةَ بِبَوْلٍ قَرَأْتُهُ قَبْلَ أَنْ يُقْبَضَ بِعَامٍ يَسْتَقْبِلُهَا

❦❦ (امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ کہتے ہیں:۔۔ محمد بن بشار۔۔ وہب ابن جریر بن حازم۔۔ اپنے والد کے حوالے سے۔۔ محمد بن اسحاق۔۔ ابن بن صالح۔۔ مجاہد (کے حوالے سے روایت نقل کرتے ہیں:) حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ہمیں اس بات سے منع کیا ہے کہ ہم قبلہ کی طرف رخ کر کے پیشاب کریں پھر میں نے آپ ﷺ کو وصال سے ایک سال پہلے قبلہ کی طرف رخ کر کے (قضائے حاجت کرتے ہوئے) دیکھا۔

**بَابُ ذِكْرِ الْخَبَرِ الْمُفَسِّرِ لِلْخَبَرَيْنِ اللَّذَيْنِ ذَكَرْتُهُمَا فِي الْبَابَيْنِ الْمُتَقَدِّمَيْنِ**  
وَالدَّلِيلُ عَلَى أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّمَا نَهَى عَنِ اسْتِقْبَالِ الْقِبْلَةِ وَاسْتِدْبَارِهَا عِنْدَ الْغَائِطِ وَالْبَوْلِ فِي الصَّحَارَى، وَالْمَوَاضِعِ اللَّوَاتِي لَا سُرَّةَ فِيهَا، وَأَنَّ الرُّخْصَةَ فِي ذَلِكَ فِي الْكُنُفِ وَالْمَوَاضِعِ الَّتِي فِيهَا بَيْنَ الْمُتَغَوِّطِ وَالْبَائِلِ وَبَيْنَ الْقِبْلَةِ حَائِطٌ أَوْ سُرَّةٌ

**باب 44:** اس روایت کا تذکرہ جو ان سابقہ دو ابواب میں میری ذکر کردہ روایات کی وضاحت کرتی ہے

حدیث 58 الجامع لترمذی ابواب الطہارۃ عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم باب ما جاء من الرخصة في ذلك رقم الحديث 9 نس ابی داؤد کتاب الطہارۃ باب الرخصة في ذلك رقم الحديث 12 سنن ابن ماجہ کتاب الطہارۃ وسمہا باب الرخصة في ذلك في الكنيف رقم الحديث 323 المستدرک علی الصحیحین للحاکم کتاب الطہارۃ واما حدیث عائشہ رقم الحديث 502 صحيح ابن حبان کتاب الطہارۃ باب الاستطابة ذکر خبر اوهم من لم يحكم صعدة الحديث انه ناسخ للرحر رقم الحديث 1436 شرح معانی الآثار للطحاوی کتاب الکراهۃ باب استقبال القبلة بالفروخ لمعاط والمول رقم الحديث 4366 سنن الدارقطنی کتاب الطہارۃ باب استقبال القبلة في الخلاء رقم الحديث 136 مسند احمد بن حنبل مسند جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ رقم الحديث 14608

اور اس مسئلہ میں اہل ذمہ و عہدہ نے عمل تک پر کار ایک مقامات پر جہاں وہی رکاوٹ نہیں ہوتی ہے وہاں پانچ ماہ  
بیشمارب سے اسے قبلوں طرف سے یا پیٹھ کے سے متعلق ایسا ہے اور آپ نے بیت الخلاء میں یہ وہ کہہ دیا ہے پانچ ماہ  
بیشمارب کرنے والے شخص اور قبلہ کے درمیان لولی دیوار یا کوئی اور رکاوٹ حاصل ہوتی ہے وہاں اس کی اجازت دی  
جے۔

**59۔** سند حدیث: قَامَ مُحَمَّدُ بْنُ نَسَارٍ، وَيَحْيَى بْنُ حَكِيمٍ قَالَا: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ، عَنْ عُثْبَانَ بْنِ  
وَحْدَانَ سَمِعَ نَسْرَ بْنَ عَلِيٍّ الْحَضْرَمِيِّ، ثَنَا عَبْدُ الْأَعْلَى، ثَنَا عَبْدُ اللَّهِ، وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُعَاوِيَةَ الْبَغْدَادِيُّ، ثَنَا  
هَشِيمٌ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ، وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْوَلِيدِ قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ يُغْنِي الثَّقَلِيُّ قَالَ: سَمِعْتُ  
يَحْيَى بْنَ سَعِيدٍ، وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ الْمَخْزُومِيُّ، ثَنَا أَبُو هِشَامٍ يُغْنِي الْمَخْزُومِيُّ، ثَنَا وَهْبٌ، عَنْ عُثْبَانَ  
الْحَدَّادِيِّ، وَيَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ، وَاسْمَاعِيلُ بْنُ أُمَيَّةَ، وَحَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ الرَّحِيمِ الْبَرْقِيُّ، ثَنَا ابْنُ أَبِي  
مَرْزُومٍ، أَخْبَرَنَا يَحْيَى بْنُ أَيُّوبَ، أَخْبَرَنِي ابْنُ عَجْلَانَ قَالَ بَنَدَارٌ لِي حَدِيثُهُ قَالَ: حَدَّثَنِي، وَقَالَ يَحْيَى بْنُ حَكِيمٍ  
قَالَ: حَدَّثَنَا، وَقَالَ مُحَمَّدُ بْنُ الْوَلِيدِ قَالَ: سَمِعْتُ، وَقَالَ الْآخَرُونَ: عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيَى بْنِ حَبَّانَ، عَنْ عَقِيبِ  
وَاسِعِ بْنِ حَبَّانَ، عَنْ ابْنِ عُمَرَ قَالَ:

متن حدیث: دَخَلْتُ عَلَى حَفْصَةَ ابْنَةِ عُمَرَ لَصِيدَتْ عَلَى ظَهْرِ الْبَيْتِ لَأَشْرَفْتُ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَهُوَ عَلَى خَلَايِهِ مُسْتَذِيرَ الْقِبْلَةِ مُتَوَجِّهًا نَحْوَ الشَّامِ

هَذَا لَفْظُ حَدِيثِ عَبْدِ الْأَعْلَى، وَفِي حَبْرِ أَبِي هِشَامٍ: مُسْتَقْبِلَ الْقِبْلَةِ

﴿﴾ (امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ کہتے ہیں) -- محمد بن بشار اور یحییٰ بن حکیم -- یحییٰ بن سعید -- عبید اللہ کے حوالے سے --  
نصر بن علی الجہضمی -- عبد الاعلیٰ -- عبید اللہ -- محمد بن معاویہ بغدادی -- ہشیم -- یحییٰ بن سعید -- محمد بن وسید -- عبد الوہاب ثقفی  
-- یحییٰ بن سعید -- محمد بن عبد اللہ مخزومی -- ابو ہشام مخزومی -- وہیب -- عبید اللہ کے حوالے سے اور یحییٰ بن سعید اور اسماعیل بن  
امیہ -- احمد بن عبد اللہ بن عبد الرحیم برقی -- ابن ابومریم -- یحییٰ بن ایوب -- ابن عجلان -- محمد بن یحییٰ بن حبان -- اپنے چچا واسع  
بن حبان کے حوالے سے نقل کرتے ہیں حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں:

میں سیدہ حفصہ بنت عمر رضی اللہ عنہما کے گھر گیا۔ میں گھر کی چھت پر چڑھا تو وہاں مجھے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نظر آئے۔ آپ بیت الخلاء میں  
قبہ کی طرف پیٹھ کر کے اور شام کی طرف رخ کر کے (قضاے حاجت کر رہے تھے)

روایت کے یہ الفاظ عبد الاعلیٰ کے نقل کردہ ہیں جبکہ ابو ہشام کی روایت میں یہ الفاظ ہیں ”قبلہ کی طرف رخ کر کے“

**60۔** سند حدیث: ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى، ثَنَا صَفْوَانُ بْنُ عِيسَى، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ دَكْوَانَ، عَنْ مَرْوَانَ

الْأَصْفَرَ قَالَ

متن حدیث: رَأَيْتُ ابْنَ عُمَرَ أَنَا حَاجِلَتُهُ مُسْتَقْبِلَ الْقِبْلَةِ، ثُمَّ جَلَسَ يَتَوَلَّى إِلَيْهَا قُلْتُ: أَيَا عَبْدَ الرَّحْمَنِ

أَلَيْسَ قَدْ نُهِىَ عَنْ هَذَا؟ قَالَ: بَلَى، إِنَّمَا نُهِىَ عَنْ ذَلِكَ فِي الْقَضَاءِ، فَإِذَا كَانَ بِكَ وَتَبَيَّنَ الْقَبْلَةُ شَيْءٌ يَسْتُرُكَ فَلَا بَأْسَ

❦❦ (امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ کہتے ہیں:)--محمد بن یحییٰ--صفوان بن عیسیٰ--حسن بن ذکوان (کے حوالے سے روایت نقل کرتے ہیں: (مروان الاصفر بیان کرتے ہیں:

میں نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کو دیکھا انہوں نے قبلہ کی طرف رخ کر کے اپنی سواری کو بٹھایا اور پھر اس کی طرف رخ کر کے بیٹھ کے پیشاب کرنے لگے۔ میں نے کہا: اے ابو عبدالرحمن! کیا اس بات سے منع نہیں کیا گیا ہے؟ انہوں نے کہا: جی ہاں! اس بات سے کھلی فضا میں منع کیا گیا ہے، لیکن جب تمہارے اور قبلہ کے درمیان کوئی ایسی چیز ہو جو تمہیں اوٹ میں کرے تو پھر اس میں کوئی حرج نہیں ہے۔

### بَابُ الرَّخْصَةِ فِي الْبَوْلِ قَائِمًا

#### باب 45: کھڑے ہو کر پیشاب کرنے کی اجازت

61- سند حدیث: ثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ الصَّغِيِّ، ثَنَا أَبُو عَوَانَةَ، وَحَدَّثَنَا سَلَمُ بْنُ جُنَادَةَ، ثَنَا وَكِيعٌ كِلَاهُمَا، عَنِ الْأَعْمَشِ، وَحَدَّثَنَا أَبُو مُوسَى مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى، ثَنَا ابْنُ أَبِي عَدِيٍّ، عَنْ شُعْبَةَ، وَحَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ خَالِدٍ الْعَسْكَرِيُّ، ثَنَا مُحَمَّدٌ يَعْنِي ابْنَ جَعْفَرٍ، عَنْ شُعْبَةَ، عَنْ سُلَيْمَانَ وَهُوَ الْأَعْمَشُ، عَنْ أَبِي وَإِلٍ، عَنْ حُذَيْفَةَ، مَثْنٍ حَدِيثٌ: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَتَى مُبَاطَةَ قَوْمٍ فَبَالَ قَائِمًا، ثُمَّ تَوَضَّأَ وَمَسَحَ عَلَى خُفَّيْهِ

❦❦ (امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ کہتے ہیں:)--احمد بن عبدہ ضعیف--ابو عوانہ--سلم بن جنادہ--وکیع--اعمش--ابو موسیٰ محمد بن ثنی--ابن ابو عدی--شعبہ--بشر بن خالد عسکری--محمد بن جعفر--شعبہ--سلیمان--اعمش--ابو وائل (کے حوالے سے روایت نقل کرتے ہیں: حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کچرے کے ڈھیر پر تشریف لائے اور آپ نے کھڑے ہو کر پیشاب کیا پھر آپ نے وضو کیا اور دونوں موزوں پر مسح کر لیا۔

#### 62- سند حدیث: ثَنَا نَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ، ثَنَا الْفَضِيلُ بْنُ سُلَيْمَانَ، أَنَا أَبُو حَازِمٍ قَالَ:

61 علامہ مینی لکھتے ہیں اس مسئلے کے بارے میں علماء کے درمیان اختلاف پایا جاتا ہے۔ ابن المذہب بیان کرتے ہیں حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے صاحبزادے زید بن ثابت رضی اللہ عنہ سے کہ یہ بات ثابت ہے کہ یہ حضرات کھڑے ہو کر پیشاب کیا کرتے تھے۔ (تاہم میں نے) سعید بن مسیب عروہ محمد بن سیرین زید بن الاصم عبیدہ سلیمان ابی ابراہیم نخعی حکم شعبی احمد اور دیگر اہل علم نے اسے جابر قرار دیا ہے۔ امام مالک رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں، اگر کوئی ایسی جگہ ہو جہاں انسان کے اپنے اوپر چھینٹے پڑنے کا ڈر نہ ہو تو اس میں کوئی حرج نہیں ورنہ مکروہ ہے لیکن امام اہل علم نے کسی عذر کے بغیر کھڑے ہو کر پیشاب کرنے کو مکروہ قرار دیا ہے لیکن یہ کراہت تحریمی نہیں ہے بلکہ تنزیہی ہے۔

متن حدیث: رَأَيْتُ سَهْلَ بْنَ سَعْدٍ يَقُولُ قَائِمًا؛ فَإِنَّهُ تَحَدَّثَ ذَلِكَ عَلَيْهِ، وَقَالَ: قَدْ رَأَيْتُ مَنْ هُوَ خَيْرٌ مِنِّي

فَعَلَهُ

❦ (امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ کہتے ہیں:۔۔) نصر بن علی۔۔ فضیل بن سلیمان (کے حوالے سے روایت نقل کرتے ہیں: (ابو حازم بیان کرتے ہیں:

میں نے حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ کو کھڑے ہو کر پیشاب کرتے دیکھا۔ جب ان سے یہ بات دریافت کی گئی تو انہوں نے یہ بات بتائی۔ میں نے اس ہستی کو یہ عمل کرتے ہوئے دیکھا ہے جو مجھ سے بہتر ہیں۔

بَابُ اسْتِحْبَابِ تَفْرِيجِ الرَّجُلَيْنِ عِنْدَ الْبَوْلِ قَائِمًا،

اِذَا هُوَ آخِرُیْ اَنْ لَا يُنْشَرَ الْبَوْلُ عَلَی الْفَخْذَيْنِ وَالسَّاقَيْنِ

باب 46: کھڑے ہو کر پیشاب کرتے وقت پاؤں کو کشادہ کرنا مستحب ہے

کیونکہ یہ اس بات کے زیادہ مناسب ہے کہ اس طرح زانو یا پنڈلیوں پر پیشاب نہیں پھیلے گا۔

63- سند حدیث: ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْمُبَارَكِ الْمَخْزُومِيُّ، ثَنَا يُونُسُ بْنُ مُحَمَّدٍ، ثَنَا حَمَّادُ بْنُ

سَلَمَةَ، عَنْ حَمَّادِ بْنِ أَبِي سُلَيْمَانَ، وَعَاصِمِ بْنِ بَهْدَلَةَ، عَنْ أَبِي وَائِلٍ، عَنِ الْمُغِيرَةِ بْنِ شُعْبَةَ،

متن حدیث: اَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اتَى عَلَى سَبَاطَةٍ نَبِيٍّ فَلَانِ، فَفَرَجَ رِجْلَيْهِ وَبَالَ قَائِمًا

❦ (امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ کہتے ہیں:۔۔) محمد بن عبد اللہ بن مبارک مخزومی۔۔ یونس بن محمد۔۔ حماد بن سلمہ۔۔ حماد بن

ابو سلیمان اور عاصم بن بہدلہ۔۔ ابودائل کے حوالے سے روایت نقل کرتے ہیں: حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم بنو فلاں کے کچرے کے ڈھیر پر تشریف لائے۔ آپ نے اپنی ٹانگوں کو کشادہ کیا اور کھڑے ہو کر پیشاب کیا۔

بَابُ كَرَاهِيَةِ تَسْمِيَةِ الْبَائِلِ مُهْرِيْقًا لِلْمَاءِ

باب 47: پیشاب کرنے والے کو ”پانی بہانے والے“ کا نام دینا مکروہ ہے

64- سند حدیث: ثَنَا سَعِيدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْمَخْزُومِيُّ، ثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ عُقْبَةَ، وَابْنِ أَبِي

حَرْمَلَةَ، عَنْ كُرَيْبٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: أَخْبَرَنِي أُسَامَةُ بْنُ زَيْدٍ،

اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَالَ فِي الشَّعْبِ لَيْلَةَ الْمَزْدَلِفَةِ وَلَمْ يَقُلْ أَهْرَاقَ الْمَاءِ

❦ (امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ کہتے ہیں:۔۔) سعید بن عبد الرحمن مخزومی۔۔ سفیان۔۔ ابراہیم بن عقبہ۔۔ ابن ابی حرملہ۔۔

کریب (کے حوالے سے روایت نقل کرتے ہیں: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کہتے ہیں: حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں

حدیث 63: سعد بن حماد: مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ رقم الحدیث: 398 المعجم الكبير للطبرانی نقيّة السبع

من اسبه مغيرة ابو وائل شقيق بن سلمة رقم الحدیث: 17745



نبی اکرم ﷺ نے مزدلفہ کی رات گھائی میں پیشاب کیا۔ یہاں راوی نے یہ الفاظ نقل نہیں کئے ہیں "کہ انہوں نے پانی بہایا۔"

## بَابُ الرَّخْصَةِ فِي الْبَوْلِ فِي الطَّسَاسِ

باب 48: طشت میں پیشاب کرنے کی اجازت

65- سند حدیث: ثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ الصَّبِيِّ، أَخْبَرَنَا سُلَيْمُ بْنُ أَحْضَرَ، عَنِ ابْنِ عَوْنٍ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ، عَنِ الْأَسْوَدِ، عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ:

مَتَنُ حَدِيثٍ: كُنْتُ مُسْنِدَةَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى صَدْرِي فَدَعَا بِطُشْتٍ فَبَالَ فِيهَا، ثُمَّ مَالَ فَمَاتَ

\*\*\* (امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ کہتے ہیں:)-- احمد بن عبدہ ضعیف -- سلیم بن اخضر -- ابن عون -- ابراہیم -- اسود (کے حوالے سے روایت نقل کرتے ہیں:) سیدہ عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان کرتی ہیں: میں نے نبی اکرم ﷺ کو اپنے سینے کے ساتھ ٹیک دی ہوئی تھی۔ آپ ﷺ نے ایک طشت منگوایا اور اس میں پیشاب کیا، پھر آپ ایک طرف جھک گئے اور وصال فرما گئے۔

## بَابُ النَّهْيِ عَنِ الْبَوْلِ فِي الْمَاءِ الرَّائِدِ الَّذِي لَا يَجْرِي

وَفِي نَهْيِهِ عَنْ ذَلِكَ دَلَالَةٌ عَلَى إِبَاحَةِ الْبَوْلِ فِي الْمَاءِ الْجَارِي

باب 49: ایسا ٹھہرا پانی جو بہتا نہ ہو اس میں پیشاب کرنے کی ممانعت

اور اس کی ممانعت میں اس بات پر دلالت پائی جاتی ہے کہ بہتے ہوئے پانی میں پیشاب کرنا مباح ہے

66- سند حدیث: ثَنَا سَعِيدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْمَخْزُومِيُّ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ هُوَ ابْنُ عُيَيْنَةَ، عَنْ أَيُّوبَ السَّخْتِيَّانِيِّ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ يَسِيرٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، وَعَنْ أَبِي الزِّنَادِ، عَنِ الْأَعْرَجِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: وَحَدَّثَنَا عَبْدُ الْجَبَّارِ بْنُ الْعَلَاءِ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ أَبِي الزِّنَادِ، عَنْ مُوسَى بْنِ

حدیث 65 صحیح البخاری کتاب الوصایا باب الوصایا وقول النبی صلی اللہ علیہ وسلم: "وصیة" رقم الحدیث 2609 'صحیح مسلم' کتاب الوصیة باب ترک الوصیة لمن لیس له شیء یوصی فیہ' رقم الحدیث 3173 'صحیح ابن حبان' کتاب التاریخ ذکر الخبر المدحض قول من زعم ان المصطفى صلی اللہ علیہ وسلم رقم الحدیث 6707 'سنن ابن ماجہ' کتاب الجنائز باب ما جاء فی ذکر مرض رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رقم الحدیث 1621 'السنن الصغری' کتاب الطہارة ذکر افطرة البول فی الصلوة رقم الحدیث 33 'السنن الکبری للنسائی' کتاب الوصایا هل اوصی النبی صلی اللہ علیہ وسلم " رقم الحدیث 6258 'الشبائل المحمدیة للترمذی' باب ما جاء فی وفاة رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رقم الحدیث

أَبِي عُثْمَانَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: لَا يُولَنَ أَحَدُكُمْ فِي الْمَاءِ الَّذِي لَا يَجْرِي، ثُمَّ يَغْتَسِلُ مِنْهُ وَقَالَ الْمَخْزُومِيُّ: فِي الْمَاءِ الدَّائِمِ ثُمَّ يَغْتَسِلُ مِنْهُ

❦❦ (امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ کہتے ہیں:)-- سعید بن عبد الرحمن مخزومی -- سفیان بن عیینہ -- ایوب سختیانی -- محمد بن سیرین -- حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے اور ابو زناد -- اعرج کے حوالے سے نقل کرتے ہیں حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: عبد الجبار بن علاء -- سفیان -- ابو الزناد -- موسیٰ بن ابی عثمان -- اپنے واسد (کے حوالے سے روایت نقل کرتے ہیں: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں: "کوئی شخص ایسے پانی میں ہرگز پیشاب نہ کرے جو بہتا نہ ہو کیونکہ اس نے پھر اسی میں غسل کرنا ہوگا۔" مخزومی نامی راوی نے یہ الفاظ نقل کئے ہیں: "ٹھہرے ہوئے پانی میں غسل نہ کرے کہ پھر اس نے اسی میں غسل کرنا ہوگا۔"

بَابُ النَّهْيِ عَنِ التَّغَوُّطِ عَلَى طَرِيقِ الْمُسْلِمِينَ وَظِلِّهِمُ الَّذِي هُوَ مَجَالِسُهُمْ

باب 50: مسلمانوں کے راستے میں اور ان کے سائے کی اس جگہ جہاں وہ بیٹھتے ہوں

وہاں پاخانہ کرنے کی ممانعت

67- سند حدیث: ثَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ، ثَنَا إِسْمَاعِيلُ، ثَنَا الْعَلَاءُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ،

حدیث 66: صحیح البخاری کتاب الوضوء باب البول فی الباء الدائم رقم الحدیث: 236 'صحیح مسلم' کتاب الطہارۃ باب النهی عن البول فی الباء الراکد رقم الحدیث: 450 'صحیح ابن حبان' کتاب الطہارۃ باب البیاء ذکر الزجر عن البول فی الباء الذی دون القلتین ثم الوضوء رقم الحدیث: 1267 'سنن الدارمی' کتاب الطہارۃ باب الوضوء من الباء الراکد رقم الحدیث: 764 'سنن ابی داؤد' کتاب الطہارۃ باب البول فی الباء الراکد رقم الحدیث: 63 'الجامع للترمذی' ابواب الطہارۃ عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم باب کراهیۃ البول فی الباء الراکد رقم الحدیث: 66 'السنن الصغری' کتاب الطہارۃ ذکر الفطرۃ باب الباء الدائم رقم الحدیث: 57 'مصنف عبد الرزاق الصنعانی' باب البول فی الباء الدائم رقم الحدیث: 291 'مصنف ابن ابی شیبہ' کتاب الطہارات من کان یکرہ ان یبول فی الباء الراکد رقم الحدیث: 1486 'السنن الکبریٰ للنسائی' کتاب الطہارۃ الباء الدائم رقم الحدیث: 55 'شرح معانی الآثار للطحاوی' باب الباء یقع فیہ المجاسۃ رقم الحدیث: 11 'مسند احمد بن حنبل' مسند ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ رقم الحدیث: 7357 'مسند الشافعی' ومن کتاب اختلاف الحدیث وترك المعاد منها رقم الحدیث: 145 'مسند الحمیدی' احادیث ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ رقم الحدیث: 938 'مسند ابی یعلیٰ الموصلی' مسند ابی ہریرۃ رقم الحدیث: 5939

[67] کسی کو کنویں کے کنارے پر یا حوض کے کنارے پر یا چشمے کے کنارے پر یا پانی میں خواہ وہ بہتا ہو اسی کیوں نہ ہو یا کسی دھات پر یا پھلدار درخت کے نیچے یا کسی پیداوار والے کھیت میں یا کسی ایسے سائے کی جگہ پر جہاں لوگ اٹھتے بیٹھتے ہوں یا قبرستان میں یا راستے میں یا جہاں چنور باندھے جاتے ہیں غرضیکہ ایسی کوئی بھی جگہ جہاں پیشاب یا پاخانہ کرنے سے لوگوں کو تکلیف ہو ایسی جگہ پر پیشاب یا پاخانہ کرنا مکروہ ہے۔

متن حدیث: أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: اتَّقُوا اللَّعْنَتَيْنِ أَوِ اللَّعَانَيْنِ. قِيلَ: وَمَا هُمَا؟ قَالَ: الَّذِي يَتَخَلَّى فِي طَرِيقِ النَّاسِ أَوْ ظِلِّهِمْ

توضیح مصنف: قَالَ أَبُو بَكْرٍ: وَإِنَّمَا اسْتَدْلَلْتُ عَلَى أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَرَادَ بِقَوْلِهِ: أَوْ ظِلِّهِمْ الظِّلَّ الَّذِي يَسْتَطْلِقُونَ بِهِ إِذَا جَلَسُوا مَجَالِسَهُمْ، بِخَبَرِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ جَعْفَرٍ، أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ أَحَبَّ مَا اسْتَرَبَ بِهِ فِي حَاجَتِهِ هَدَفًا أَوْ حَائِشَ نَخْلٍ إِذَا الْهَدَفُ هُوَ الْغَائِطُ، وَالْحَائِشُ مِنَ النَّخْلِ النَّخْلَاتُ الْمُجْتَمِعَاتُ، وَإِنَّمَا سَمِيَ الْبُسْتَانُ حَائِشًا لِكَثْرَةِ أَشْجَارِهِ، وَلَا يَكَادُ الْهَدَفُ يَكُونُ إِلَّا وَلَهُ ظِلٌّ إِلَّا رَفَتْ أَسْتَوَاءُ الشَّمْسِ، فَأَمَّا الْحَائِشُ مِنَ النَّخْلِ فَلَا يَكُونُ وَقْتُ مِنَ الْأَوْقَاتِ بِالنَّهَارِ إِلَّا وَلَهَا ظِلٌّ، وَالنَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ كَانَ يَسْتَحِبُّ أَنْ يَسْتَرَّ الْإِنْسَانُ فِي الْغَائِطِ بِالْهَدَفِ وَالْحَائِشِ وَإِنْ كَانَ لَهُمَا ظِلٌّ

❖❖ (امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ کہتے ہیں:)-- علی بن حجر -- اسماعیل -- علاء بن عبد الرحمن -- اپنے والد (کے حوالے سے روایت نقل کرتے ہیں: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ) نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

دو طرح کی لعنتوں (راوی کو شک ہے شاید یہ الفاظ ہیں) لعنت کرنے والی چیزوں سے بچنے کی کوشش کروا عرض کی گئی: وہ دونوں چیزیں کون سی ہیں؟ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: ایک یہ ہے کہ آدمی لوگوں کے راستے میں قضائے حاجت کرے یا یہ ہے کہ لوگوں کے سائے میں (یعنی سائے میں بیٹھنے کی جگہ پر) قضائے حاجت کرے۔

امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ کہتے ہیں: میں نے اس سے یہ استدلال کیا ہے کہ نبی اکرم ﷺ کے یہ الفاظ "یا ان کے سائے میں" اس سے مراد وہ سایہ ہے جس میں لوگ بیٹھتے ہوں۔ اس وقت جب وہ بیٹھنے لگتے ہیں اور اس کی دلیل عبد اللہ بن جعفر کی نقل کردہ روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ کو یہ بات پسند تھی کہ آپ قضائے حاجت کے وقت کسی نیلے یا کھجوروں کے جھنڈ کی اوٹ میں ہو جائیں۔

"الحائش" کا مطلب کھجوروں کا جھنڈ ہے۔ کھجوروں کے باغ کو بھی "الحائش" اس لئے کہا جاتا ہے کیونکہ اس میں درخت زیادہ ہوتے ہیں اور جو بھی چیز ہدف ہو (یعنی بلند یا اوٹ ہو) اس کا سایہ بھی ضرور ہوتا ہے۔ البتہ جب سورج عین دوپہر کے وقت آسمان کے درمیان میں ہو اس وقت نہیں ہوتا تو جہاں تک کھجوروں کے جھنڈ کا تعلق ہے تو دن کے ہر وقت میں اس کا کوئی نہ کوئی سایہ ضرور ہوتا ہے تو نبی اکرم ﷺ اس بات کو پسند کرتے تھے کہ آدمی قضائے حاجت کے وقت کسی اونچی چیز یا کھجوروں کے جھنڈ کی اوٹ اختیار کرے اگرچہ ان دونوں کا سایہ موجود ہو۔

حدیث 67 صحیح مسلم کتاب الطہارۃ باب النہی عن التخلی فی الطرق رقم الحدیث 423 صحیح اس حیاں کتاب الطہارۃ باب الاستطآة ذکر الزجر عن البول فی طرق الناس وافیتهم رقم الحدیث 1431 المستدرک علی الصحیحین للحاکم کتاب الطہارۃ واما حدیث عائشہ رقم الحدیث 613 سنن ابی داؤد کتاب الطہارۃ باب المواضع الی نہی النبی صلی اللہ علیہ وسلم عن البول رقم الحدیث 23 مسند احمد بن حنبل مسند ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ رقم الحدیث 8672 مسند ابی یحییٰ ابو صلیٰ شہر بن حوشب رقم الحدیث 6350

## بَابُ النَّهْيِ عَنْ مَسِّ الذَّكَرِ بِالْيَمِينِ

باب 51: دائیں ہاتھ کے ذریعے شرمگاہ کو چھونے کی ممانعت

68 - سند حدیث: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ خَشْرَمٍ، حَدَّثَنَا عِيسَى بْنُ يُونُسَ، عَنْ مَقْمَرِ بْنِ رَاشِدٍ، عَنْ يَحْيَى

بْنِ أَبِي كَثِيرٍ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي قَتَادَةَ، عَنْ أَبِيهِ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

مَتَنُ حَدِيثٍ: إِذَا بَالَ أَحَدُكُمْ فَلَا يَمَسْ ذَكَرَهُ بِيَمِينِهِ

\*\*\* (امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ کہتے ہیں:۔۔۔ علی بن خشرم۔۔۔ عیسیٰ بن یونس۔۔۔ معمر بن راشد۔۔۔ یحییٰ بن ابوکثیر۔۔۔ عبد اللہ

بن ابوقتادہ۔۔۔ اپنے والد کے حوالے سے نقل کرتے ہیں وہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا:۔۔۔)

”جب کوئی شخص پیشاب کرے تو اپنی شرمگاہ کو دائیں ہاتھ سے نہ پکڑے۔“

## بَابُ الْإِسْتِعَاذَةِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ عِنْدَ دُخُولِ الْمُتَوَضِّئِ

باب 52: بیت الخلاء میں داخل ہونے کے وقت مرد و شیطان سے پناہ مانگنا

69 - سند حدیث: ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ، ثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مَهْدِيٍّ، وَمُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ قَالَا: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ،

وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلَى الصَّنْعَانِيُّ، حَدَّثَنَا خَالِدٌ يَعْنِي ابْنَ الْحَارِثِ، ثَنَا شُعْبَةُ، وَحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ حَكِيمٍ،

حدیث 68: صحیح البخاری، کتاب الوضوء، باب النهی عن الاستنجاء باليمين، رقم الحديث 151، 'صحیح مسلم' کتاب

الطهارة، باب النهی عن الاستنجاء باليمين، رقم الحديث 419، 'صحیح ابن حبان' کتاب الطهارة، باب الاستطابة، ذکر

البيان بان هذا الفعل انما زجر عنه عند مسح الرجل، رقم الحديث 1450، 'سنن الدارمی' ومن کتاب الاشرية، باب من

شرب بنفس واحد، رقم الحديث 2096، 'سنن ابی داؤد' کتاب الطهارة، باب كراهية مس الذكر باليمين في الاستبراء، رقم

الحديث 29، 'سنن ابن ماجه' کتاب الطهارة وسننها، باب كراهية مس الذكر باليمين، رقم الحديث 308، 'السنن

الصدري' کتاب الطهارة، ذکر الفطرة، النهی عن مس الذكر باليمين عند الحاجة، رقم الحديث 24، 'السنن الكبرى

للنسائي' کتاب الطهارة، النهی عن اخذ الذكر باليمين عند البول، رقم الحديث 28، 'مسند الطوالسي' احادیث ابی قتادة، رقم

الحديث 615

68 اصل مسئلہ یہ ہے کہ شرمگاہ کو دائیں ہاتھ سے چھونا مطلقاً منع ہے؟ یا یہ ممانعت صرف استنجاء کے وقت کے ساتھ مخصوص ہے؟ اگر یہ ممانعت استنجاء

کے وقت کے ساتھ مخصوص ہے تو اس کا حکم کیا ہے؟ حرام یا مکروہ؟

امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ سے ایک روایت یہ منقول ہے کہ شرمگاہ کو چھونا مطلقاً ممنوع ہے۔

جمہور فقہاء کے نزدیک یہ ممانعت استنجاء کے وقت کے ساتھ مخصوص ہے یعنی دائیں ہاتھ کے ذریعے پتھر استمناء کرنا، شرمگاہ کو دھونا منع ہے۔

احناف میں سے ابن نجیم اسے حرام قرار دیتے ہیں۔

قاضی شوکانی اور داؤد ظاہری بھی اسے حرام قرار دیتے ہیں لیکن حیرانگی کی بات یہ ہے کہ ان کے نزدیک عورت پیشاب کرنے کے دوران دائیں

ہاتھ سے اپنی شرمگاہ کو چھو سکتی ہے۔

ثَنَا ابْنُ أَبِي عَدِيٍّ، ثَنَا شُعْبَةُ، وَحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ حَكِيمٍ أَيْضًا قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو دَاوُدَ، ثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ قَتَادَةَ قَالَ سَمِعْتُ النَّضْرَ بْنَ أَنَسٍ يُحَدِّثُ، عَنْ زَيْدِ بْنِ أَرْقَمَ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ:

متن حدیث: اِنَّ هَذِهِ الْحُشُوشَ مُخْتَصِرَةٌ، فَإِذَا دَخَلَهَا أَحَدُكُمْ فَلْيَقُلْ: اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنَ الْخُبْثِ

وَالْخَبَائِثِ

هَذَا حَدِيثُ بُسْتَارٍ، غَيْرُ أَنَّهُ قَالَ عَنِ النَّضْرِ بْنِ أَنَسٍ، وَكَذَا قَالَ يَحْيَى بْنُ حَكِيمٍ، فِي حَدِيثِ ابْنِ أَبِي عَدِيٍّ، عَنِ النَّضْرِ بْنِ أَنَسٍ

\*\*\* (امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ کہتے ہیں:)-- محمد بن بشار-- عبد الرحمن بن مہدی اور محمد بن جعفر-- شعبہ-- محمد بن عبد الاعلیٰ صنعانی-- خالد بن حارث-- شعبہ-- یحییٰ بن حکیم-- ابن ابی نعیم-- شعبہ-- یحییٰ بن حکیم-- ابو داؤد-- شعبہ-- قتادہ-- نصر بن انس (کے حوالے سے روایت نقل کرتے ہیں:)-- حضرت زید بن ارقم رضی اللہ عنہما-- نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

حدیث 69: سنن ابی داؤد 'کتاب الطہارۃ' باب ما یقول الرجل اذا دخل الخلاء' رقم الحدیث: 5 'سنن ابن ماجہ' کتاب الطہارۃ وسننہا' باب ما یقول الرجل اذا دخل الخلاء' رقم الحدیث: 294 'صحیح ابن حبان' کتاب الطہارۃ' باب الاستطابۃ' ذکر ما یقول المرء عند دخوله الخلاء' رقم الحدیث 1422 'المستدرک علی الصحیحین' لہذاکم' کتاب الطہارۃ' واما حدیث عائشۃ' رقم الحدیث: 618 'مصحف ابن ابی شیبۃ' کتاب الطہارات' ما یقول الرجل اذا دخل الخلاء' رقم الحدیث: 2 'السنن الکبریٰ للنسائی' کتاب عمل الیوم واللیلۃ' ما یقول اذا دخل الخلاء' رقم الحدیث: 9565 'مسند احمد بن حنبل' اول مسند الکوفیین' حدیث زید بن ارقم' رقم الحدیث: 18889 'مسند الطیالسی' ما اسند زید بن ارقم' رقم الحدیث: 707 'مسند ابی یعلیٰ الموصلی' بقیۃ حدیث زید بن ارقم' رقم الحدیث: 7058

69: رفع حاجت کے شرعی آداب کیا ہیں؟

اس بارے میں ایک دعا تو وہ ہے جسے امام ابن خزیمہ رحمۃ اللہ علیہ نے مذکورہ بالا حدیث میں نقل کیا ہے تاہم حافظ ابن حجر نقل کرتے ہیں 'عمری نے اپنی سند کے ہمراہ اس دعا کو حدیث قولی کے طور پر یوں نقل کیا ہے:

جب تم بیت الخلاء میں داخل ہونے لگو تو یہ دعا پڑھ:

بسم اللہ اعوذ باللہ من الخبث والخبائث

”اللہ کے نام (کی برکت) کے ساتھ میں خبیث مذکور و مؤنث شیاطین سے اللہ کی پناہ مانگتا ہوں۔“

تاہم عمری کی اس روایت کے عدادہ کسی اور روایت میں اس دعا کے آغاز میں بسم اللہ کا لفظ شامل نہیں ہے۔

شیخ دیب ان تحریر کرتے ہیں اس روایت کی سند میں عبد العزیز بن صہیب موجود ہیں اور ان سے نو محدثین نے یہ روایت نقل کی ہے لیکن ان تمام راویوں میں سے کسی ایک نے بھی اس دعا کے آغاز میں قسمیہ کا ذکر نہیں کیا وہ محدثین یہ ہیں:

شعبہ حماد بن زید، یحییٰ بن یحییٰ، حماد بن سلمہ، عبد الوہاب بن یحییٰ، حماد بن واقد اور سعید بن زید۔

امام ابن ابی شیبہ نے حضرت انس رضی اللہ عنہ کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم بیت الخلاء میں داخل ہوتے تو داخلے کے وقت آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے یہ دعا پڑھی:

(باقی حاشیہ گلے صفحہ پر)



(بقیہ شیعہ زنت مسخات پر بحسب اللہ اللہم اسی اعوذ بک من العیث و الخالٹ)

حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: جب کوئی شخص بیت الخلاء میں داخل ہوتے وقت بسم اللہ پڑھے تو جنات کی نگاہوں اور اولاد آدم کی شرم گاہوں کے درمیان پردہ حائل ہو جاتا ہے۔

فاضل مصنف نے جو دعائے نقل کی ہے اس کے مستحب ہونے پر فقہاء کا اتفاق ہے۔ امام نووی تحریر کرتے ہیں اس بارے میں عمارت اور صحرا کے درمیان کوئی فرق نہیں ہے۔

یہاں ایک اہم سوال یہ سامنے آتا ہے کہ آیا یہ دعا کسی مخصوص مقام یعنی تعمیر شدہ بیت الخلاء کے ساتھ مخصوص ہے یا کھلے مقام پر بھی یہ دعا پڑھی جائے گی؟

حافظ ابن حجر لکھتے ہیں یہاں دو سوالات ہیں: کیا یہ دعا مروجہ بیت الخلاء کے لیے مخصوص ہے؟ کیونکہ وہاں شیاطین حاضر ہوتے ہیں جیسا کہ سنن میں مذکور شدہ حضرت زید بن ارقم رضی اللہ عنہ کی حدیث سے واضح ہوتا ہے یا اگر کوئی شخص اپنے گھر کے کسی کونے میں (یعنی رہائشی حصے میں) پیشاب کے لیے مخصوص برتن میں پیشاب کرنے لگے تو وہاں بھی یہ دعا پڑھے گا؟ زیادہ صحیح قول یہ ہے کہ جہاں بھی رفع حاجت کا ارادہ ہو یہ دعا پڑھی جائے گی۔

دوسرا سوال یہ ہے کہ اس دعا کو کس وقت پڑھا جائے گا جو لوگ ایسی حالت میں اللہ کے ذکر کو مکروہ قرار دیتے ہیں ان کے نزدیک مروجہ بیت الخلاء میں داخل ہونے سے پہلے یہ دعا پڑھی جائے گی اور اگر کوئی شخص کسی کھلے مقام پر ہو تو کپڑے اتارنے سے پہلے یہ دعا پڑھے گا اگر کوئی شخص مخصوص وقت میں دعا پڑھنا بھول جاتا ہے تو بعد میں دل میں یہ دعا پڑھے:

محدثین نے بیت الخلاء سے باہر آنے کے وقت کی دعائیں بھی نقل کی ہیں۔

سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم جب رفع حاجت کے بعد باہر تشریف لاتے تو یہ لفظ کہتے:

غفرانک (اے اللہ! میں تجھ سے مغفرت کا طلب گار ہوں)

چاروں مذاہب کے فقہاء نے بھی اسے مستحب قرار دیا ہے۔

امام نووی رحمۃ اللہ علیہ تحریر کرتے ہیں: قضائے حاجت کے بعد اللہ تعالیٰ سے مغفرت طلب کرنا اس لیے ضروری ہے کیونکہ اس دوران انسان اللہ کا ذکر نہیں کر سکا اور اس کی دوسری وجہ یہ ہے کہ انسان اپنی اس غلطی کی وجہ سے اللہ تعالیٰ سے مغفرت طلب کرے کہ اللہ تعالیٰ نے اسے بہت سی نعمتیں عطا کی ہیں جن کا وہ صحیح طور پر شکر دا نہیں کر سکا جیسے اللہ تعالیٰ نے اسے کھانے کے لیے مختلف نعمتیں عطا کی ہیں پھر جب انسان نے انہیں کھا یا تو صحیح طور پر ہضم ہو گئیں اس کے نتیجے میں اس کے بدن کو طاقت اور قوت حاصل ہوئی (مخلص)

بعض روایات میں قضائے حاجت کے بعد ”الحمد“ پڑھنے کا ذکر بھی موجود ہے۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم بیت الخلاء سے باہر تشریف لاتے تو آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے یہ دعا پڑھی:

الحمد لله الذي اذهب عني الاذى وعافاني .

”اللہ کی ذات تم تر تعریفوں کی مستحق ہے جس نے مجھ سے غلاظت دور کی اور مجھے عافیت عطا کی۔“

حضرت ابو ذر غفاری رضی اللہ عنہ کے بارے میں منقول ہیں: جب وہ قضائے حاجت سے واپس آتے تو یہی دعا پڑھتے۔

اسی طرح کی روایت حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ کے بارے میں بھی منقول ہے جبکہ حضرت ابو ذر رضی اللہ عنہ کے بارے میں منقول روایت میں ”اذہب“

کی بجائے ”اما“ کا لفظ موجود ہے۔

بیشک ان جگہوں یعنی بیت الخلاء میں شیاطین وغیرہ موجود ہوتے ہیں تو جب کوئی شخص اس میں داخل ہو تو وہ یہ پڑھ لے۔

”اے اللہ! میں نبی (مذکر شیاطین) اور نبی (یعنی مؤمن شیاطین) سے تیری پناہ مانگتا ہوں۔“  
روایت کے یہ الفاظ ہندار کے نقل کردہ ہیں تاہم انہوں نے یہ کہا ہے کہ یہ روایت نصر بن انس سے منقول ہیں۔  
اسی طرح یحییٰ بن حکیم نے ابن ابی عدی کے حوالے سے نصر بن انس سے اس روایت کو نقل کیا ہے۔

### بَابُ إِعْدَادِ الْأَحْجَارِ لِلِاسْتِجَاءِ عِنْدَ اتِّبَانِ الْغَائِطِ

باب 53: پاخانہ کے لئے جاتے ہوئے استیجاء کے لئے پتھر تیار رکھنا

70- سند حدیث: ثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ سَعِيدٍ الْأَشْجِيُّ، حَدَّثَنَا زِيَادُ بْنُ الْحَسَنِ بْنِ فَرَاتٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ جَدِّهِ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْأَسْوَدِ، عَنْ عَلْقَمَةَ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ:  
أَرَادَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يَتَبَرَّزَ فَقَالَ: ائْتِنِي بِثَلَاثَةِ أَحْجَارٍ فَوَجَدْتُ لَهُ حَجَرَيْنِ وَرَوْثَةَ حِمَارٍ، فَأَمَسَكَ الْحَجَرَيْنِ وَطَرَحَ الرُّوثَةَ، وَقَالَ: هِيَ رِجْسٌ

❦ ❦ (امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ کہتے ہیں:۔۔۔ عبد اللہ بن سعید اشجی۔۔۔ زیاد بن حسن بن فرات۔۔۔ اپنے والد۔۔۔ اپنے دادا) کے حوالے سے نقل کرتے ہیں)۔۔۔ عبد الرحمن بن اسود۔۔۔ علقمہ (کے حوالے سے روایت نقل کرتے ہیں:) حضرت عبد اللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

نبی اکرم ﷺ نے قضائے حاجت کا ارادہ کیا تو ارشاد فرمایا: میرے پاس تین پتھر لے کے آؤ (راوی کہتے ہیں) تو مجھے دو پتھر اور گدھے کی (خشک) لید ملی تو نبی اکرم ﷺ نے پتھر لے لئے اور لید کو پھینک دیا۔  
آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: یہ گندگی ہے۔

☆☆☆

حدیث 70 مسند احمد بن حنبل مسند عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ رقم الحدیث 3930 سنن ابن ماجہ کتاب الطہارۃ وسمہا باب الاستیجاء بالحجارة رقم الحدیث: 312 شرح معانی الآثار للطحاوی باب الاستیجار رقم الحدیث 445 البحر الرحوار مسند البزار ابو اسحاق رقم الحدیث: 1425 المعجم الاوسط للطبرانی باب العین باب النہی من اسبہ محبہ رقم الحدیث 5741 المعجم الکبیر للطبرانی من اسبہ عبد اللہ ومن مسند عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ الاحتلاوی عن ابی اسحاق السیعی فی حدیث عبد اللہ ان النبی رقم الحدیث: 9787

حدیث 71 سنن ابی داؤد کتاب الطہارۃ باب کراہیۃ الکلام عند الحاجة رقم الحدیث 14 السنن الکبریٰ للنسائی کتاب الطہارۃ النہی للمستغویین ان يتحدثوا رقم الحدیث: 36 مسند احمد بن حنبل مسند ابی سعید الخدری رضی اللہ عنہ رقم الحدیث 11099 المستدرک علی الصحیحین للحاکم کتاب الطہارۃ واما حدیث عائشہ رقم الحدیث 508

## بَابُ النَّهْيِ عَنِ الْمُحَادَثَةِ عَلَى الْغَائِطِ

باب 54: قضائے حاجت کے وقت بات چیت کرنے کی ممانعت

71- سند حدیث: حَدَّثَنَا أَبُو مُوسَى مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى، نَاعِدُ الرَّحْمَنِ بْنِ مَهْدِيٍّ، ثَنَا عِكْرِمَةُ بْنُ عَمَّارٍ، عَنْ بَخِيِّ بْنِ أَبِي كَثِيرٍ، عَنْ هَلَالِ بْنِ عِيَّاضٍ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبُو سَعِيدٍ الْخُدْرِيُّ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ:

مَنْ حَدَّثَ لَا يَنْخَرُحُ الرَّجُلَانِ يَضْرِبَانِ الْغَائِطَ كَاشِفَيْنِ عَنْ عَوْرَتَيْهِمَا يَتَحَدَّثَانِ؛ فَإِنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ يَمُغِّثُ عَلَى ذَلِكَ

اسناد دیگر: حَدَّثَنَا بِهِ مُحَمَّدُ بْنُ بَخِيٍّ، حَدَّثَنَا سَلَمُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ يَعْنِي الْوَرَّاقَ قَالَ: حَدَّثَنَا عِكْرِمَةُ بْنُ عَمَّارٍ، عَنْ بَخِيِّ بْنِ أَبِي كَثِيرٍ، عَنْ هَلَالِ بْنِ عِيَّاضٍ هَذَا السَّنَخُ هُوَ الصَّحِيحُ، وَهَذَا أَبُو بَكْرٍ:

تَوْصِيحُ رَوَايَتٍ: قَالَ أَبُو بَكْرٍ: وَهَذَا هُوَ الصَّحِيحُ، هَذَا السَّنَخُ هُوَ عِيَّاضُ بْنُ هَلَالٍ رَوَى عَنْهُ بَخِيُّ بْنُ أَبِي كَثِيرٍ غَيْرَ حَدِيثٍ، وَأَخْصَبُ الْوَهْمِ مِنْ عِكْرِمَةَ بْنِ عَمَّارٍ حِينَ قَالَ عَنْ هَلَالِ بْنِ عِيَّاضٍ

❦❦❦ (امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ کہتے ہیں: -- ابو موسیٰ محمد بن ثنی -- عبدالرحمن بن مہدی -- عکرمہ بن عمار -- یحییٰ بن ابوکثیر -- ہلال بن عیاض) (کے حوالے سے روایت نقل کرتے ہیں: -- حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

دو شخص ایسی حالت میں قضائے حاجت کے لئے نہ جائیں کہ انہوں نے اپنی شرم گاہ سے کپڑا ہٹایا ہوا ہو اور وہ ایک دوسرے کے ساتھ بات چیت کر رہے ہوں، کیونکہ اللہ تعالیٰ اس بات پر ناراض ہوتا ہے۔

یہاں دوسری سند ہے۔

امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ کہتے ہیں: یہی صحیح ہے۔ یہ شیخ عیاض بن ہلال ہے اس کے حوالے سے یحییٰ بن ابوکثیر نے کئی روایات نقل کی ہیں اور میرے خیال میں اس روایت میں وہم عکرمہ بن عمار نامی راوی کو ہوا ہے جو انہوں نے یہ کہا ہے کہ یہ ہلال بن عیاض راوی سے منقول ہے۔

## بَابُ النَّهْيِ عَنْ نَظَرِ الْمُسْلِمِ إِلَى عَوْرَةِ أَخِيهِ الْمُسْلِمِ

باب 55: مسلمان کا دوسرے مسلمان کی شرم گاہ کی طرف دیکھنے کی ممانعت

72- سند حدیث: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ، نَاعِدُ إِسْمَاعِيلَ بْنِ أَبِي فُدَيْكٍ، أَحْبَرَنَا الصَّحَّاحُ بْنُ عُثْمَانَ، عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي سَعِيدٍ، عَنْ أَبِيهِ، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ:

مَنْ حَدَّثَ لَا يَنْظُرُ الرَّجُلُ إِلَى عَوْرَةِ الرَّجُلِ، وَلَا تَنْظُرُ الْمَرْأَةُ إِلَى عَوْرَةِ الْمَرْأَةِ، وَلَا يُفْضِي الرَّجُلُ إِلَى الرَّجُلِ فِي الثَّوْبِ الْوَاحِدِ، وَلَا تُفْضِي الْمَرْأَةُ إِلَى الْمَرْأَةِ فِي الثَّوْبِ الْوَاحِدِ

❦❦ (امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ کہتے ہیں:)-- محمد بن رافع -- محمد بن اسماعیل بن ابوندیک -- ضحاک بن عثمان -- زید بن اسلم -- عبدالرحمن بن ابوسعید -- اپنے والد کے حوالے سے نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

کوئی مرد کسی دوسرے مرد کی شرم گاہ کی طرف نہ دیکھے اور کوئی عورت کسی دوسری عورت کی شرم گاہ کی طرف نہ دیکھے۔ کوئی مرد کسی مرد کے ساتھ (لباس پہنے بغیر) ایک چادر میں نہ لیٹے اور کوئی عورت کسی دوسری عورت کے ساتھ ایک کپڑے میں (بغیر لباس پہنے) نہ لیٹے۔

### بَابُ كَرَاهِيَةِ رَدِّ السَّلَامِ يُسَلِّمُ عَلَى الْبَائِلِ

باب 56: جو شخص پیشاب کرنے والے کو سلام کرے اسے سلام کا جواب دینے کی کراہت

73 - سند حدیث: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ سَعِيدٍ الْأَشْجِيُّ، حَدَّثَنَا أَبُو دَاوُدَ الْحَفَرِيُّ، عَنْ سُفْيَانَ، وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ، نَا أَبُو أَحْمَدَ يَحْيَى الزُّبَيْرِيُّ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ الثَّوْرِيُّ، عَنِ الضَّحَّاكِ بْنِ عُثْمَانَ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، مَثْنٍ حَدِيثًا: أَنَّ رَجُلًا مَرَّ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ يَبُولُ فَسَلَّمَ عَلَيْهِ، فَلَمْ يَرُدَّ عَلَيْهِ السَّلَامَ

❦❦ (امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ کہتے ہیں:)-- عبداللہ بن سعید اشجی -- ابوداؤد حفری -- سفیان -- محمد بن بشار -- ابواحمد زبیری -- سفیان ثوری -- ضحاک بن عثمان -- نافع (کے حوالے سے روایت نقل کرتے ہیں: ) حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں:

ایک شخص نبی اکرم ﷺ کے پاس سے گزرا نبی اکرم ﷺ اس وقت پیشاب کر رہے تھے۔ اس نے نبی اکرم ﷺ کو سلام کیا۔ آپ ﷺ نے اس کے سلام کا جواب نہیں دیا۔

حدیث 72: الجامع للترمذی ابواب الادب عن رسول الله صلى الله عليه وسلم باب في كراهية مباشرة الرجل الرجل والمرأة المرأة رقم الحديث: 2788 سنن ابی داؤد کتاب الحمام باب ما جاء فی التعمری رقم الحديث: 3520 سنن ابی ماجہ کتاب الطہارۃ دسنہا ابواب التیمم باب الہی ان یری عورۃ اخیه رقم الحديث: 659 المستدرک علی الصحیحین للحاکم کتاب الطہارۃ واما حدیث عائشۃ رقم الحديث: 511 مصنف ابن ابی شیبۃ کتاب الطہارات من کرہ ان تری عورتہ رقم الحديث: 1120 السنن الکبریٰ للنسائی کتاب عشرۃ النساء فطر المرأة الی عریۃ المرأة رقم الحديث: 8949 مشکل الآثار للطحاوی باب بیان مشکل ما روی عن رسول الله صلى الله عليه وسلم رقم الحديث: 2749 مسند احمد بن حنبل مسند ابی سعید الخدری رضی اللہ عنہ رقم الحديث: 11395 مسند ابی یعلیٰ الموصلی من مسند ابی سعید الخدری رقم الحديث: 1098 المعجم الاوسط للطبرانی باب الطاء من اسمہ طالم رقم الحديث: 3769 المعجم الکبیر للطبرانی من اسمہ زرارۃ واما اسند ابو سعید الخدری رضی اللہ عنہ رقم الحديث: 5298

حدیث 73 صحیح مسلم کتاب الحيض باب التيمم رقم الحديث: 581 الجامع للترمذی ابواب الطہارۃ عن رسول الله صلى الله عليه وسلم باب في كراهية رد السلام غير متوضء رقم الحديث: 86 سنن ابی داؤد کتاب الطہارۃ باب ايرد السلام وهو يبول رقم الحديث: 15 السنن الصغریٰ کتاب الطہارۃ ذکر الفطرۃ السلام علی من يبول رقم الحديث: 37

## جَمَاعُ أَبْوَابِ الْاِسْتِجَاءِ بِالْاِحْجَارِ

ابواب کا مجموعہ: پتھروں کے ذریعے استیجاء کرنا

بَابُ الْأَمْرِ بِالْاِسْتِجَاءِ بِالْاِحْجَارِ، وَالذَّلِيلُ عَلَى أَنَّ الْاِسْتِجَاءَ بِالْاِحْجَارِ يُجْزِي دُونَ الْمَاءِ

باب 57: پتھروں کے ذریعے پاکیزگی حاصل کرنے کا حکم ہونا

اور اس بات کی دلیل کہ پانی استعمال کے بغیر صرف پتھروں کے ذریعے پاکیزگی حاصل کرنا جائز ہے۔

74 - سند حدیث: نَا يَعْقُوبُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ الدَّوْدَقِيُّ، وَيُوسُفُ بْنُ مُوسَى قَالَا: حَدَّثَنَا وَكِيعٌ، حَدَّثَنَا الْاَعْمَشُ،

عَنْ اِبْرَاهِيمَ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ يَزِيدَ، عَنْ سَلْمَانَ قَالَ:

۱۔ لفظ استیجاء کا لغوی معنی نوجو یعنی غلاظت کو زائل کرنا ہے۔ اس کے دو طریقے ہیں۔ پانی کے ذریعے غلاظت کو صاف کیا جائے یا پتھر کے ذریعے اسے صاف کیا جائے۔ اگر پتھر استعمال کیا جائے تو اس کے لئے لفظ استیجاء استعمال ہوتا ہے۔ احناف اس بات کے قائل ہیں عام حالت میں جب نجاست اپنے مخرج سے تیز نہیں کرتی ہے اس وقت استیجاء کرنا خواتین اور مردوں دونوں کے لئے سبب مؤکدہ ہے۔ کیونکہ نبی اکرم ﷺ نے باقاعدگی کے ساتھ ایسا کیا ہے لیکن اگر نجاست اپنے مخرج سے تجاوز کر جائے اور اس کی مقدار ایک درہم جتنی ہو تو اب پانی کے ذریعے اسے زائل کرنا واجب ہے اور اگر مخرج سے تجاوز کرنے والی نجاست درہم کی مقدار سے زیادہ ہو پھر پانی یا کسی اور نفع چیز کے ذریعے اسے زائل کرنا فرض ہے جبکہ احناف کے علاوہ دیگر تمام فقہاء کے نزدیک استیجاء کرنا واجب ہے۔

حدیث [74] فقہائے احناف اور فقہائے مالکیہ اس بات کے قائل ہیں۔ استیجاء کرتے ہوئے تین پتھروں کا استعمال مستحب ہے، واجب نہیں ہے اگر تین پتھروں سے کم کے ذریعے بھی پاکیزگی حاصل ہو سکتی ہے تو تین سے کم پتھر استعمال کرنا بھی جائز ہے۔ اصل حکم یہ ہے نجاست صاف ہو جائے۔

جبکہ شوافع اور حنابلہ اس بات کے قائل ہیں نجاست کو صاف کرنے کے ہمراہ تین کی تعداد پوری کرنا بھی واجب ہے۔

حدیث 74. صحیح مسلم 'کتاب الطہارۃ' باب الاستطابة' رقم الحدیث: 411 'الحامم للثرمذی' ابواب الطہارۃ عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم 'باب الاستیجاء بالاحجار' رقم الحدیث: 17 'سنن ابی داؤد' کتاب الطہارۃ 'باب کراہیۃ استقبال القبلة عند قضاء الحاجة' رقم الحدیث: 6 'سنن ابن ماجہ' کتاب الطہارۃ وسننہا 'باب الاستیجاء بالاحجار' رقم الحدیث: 314 'السنن الصغری' کتاب الطہارۃ 'ذکر الفطرۃ' النہی عن الاکتفاء فی الاستطابة باقل من ثلاثۃ احجار' رقم الحدیث: 41 'السنن الکبری للنسائی' کتاب الطہارۃ 'ذکر نہی النبی صلی اللہ علیہ وسلم عن الاستطابة بایمین' رقم الحدیث: 40 'مصنف ابن ابی شیبہ' کتاب الطہارات 'فی استقبال القبلة بالغائط والبول' رقم الحدیث: 1582 'سنن ابدار قسطنطینی' کتاب الطہارۃ 'باب الاستیجاء' رقم الحدیث: 122 'مسند احمد بن حنبل' حدیث سلمان اندلسی رقم الحدیث: 23098 'مسند الطیالسی' سلمان رحمہ اللہ رقم الحدیث: 682 'البحر الزخار مسند البرار' حدیث سلمان رقم الحدیث: 2184 'المعجم الکبیر للطبرانی' من اسہ سهل' ما اسند سلمان' عبد الرحمن بن یزید اسعفی' رقم الحدیث:



متن حدیث: قَالَ لَهُ تَعَصُّ الْمُشْرِكِينَ وَكَانُوا يَسْتَهْزِئُونَ بِهِ إِنِّي أَرَى صَاحِبَكُمْ يُعَلِّمُكُمْ حَتَّى الْيَعْرَاءَةَ  
قَالَ سَلَمَانُ: أَجَلُ أَمْرِنَا أَنْ لَا نَسْتَقْبِلَ الْقِبْلَةَ، وَلَا نَسْتَجِبَ بِإِيمَانِنَا، وَلَا نَكْتَلِيَ بِذَوْنِ ثَلَاثَةِ أَحْجَارٍ لَيْسَ فِيهَا  
رَجِيْعٌ وَلَا عَظْمٌ غَيْرُ أَنَّ الدَّوْرَقِيَّ قَالَ: قَالَ بَعْضُ الْمُشْرِكِينَ لِسَلَمَانَ

❦ ❦ (امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ کہتے ہیں:۔۔ یعقوب بن ابراہیم دورقی اور یوسف بن موسیٰ۔۔ کجج۔۔ اعمش۔۔

ابراہیم۔۔ عبدالرحمن بن یزید کے حوالے سے حضرت سلمان رضی اللہ عنہ کے بارے میں نقل کرتے ہیں:

ایک مرتبہ کچھ مشرکین نے ان سے کہا: اصل میں وہ لوگ ان کا مذاق اڑانا چاہتے تھے کہ ہم نے یہ بات نوٹ کی ہے کہ آپ  
کے آقائے آپ کو ہر چیز کی تعلیم دی ہے۔ یہاں تک کہ قضائے حاجت کا طریقہ بھی سکھایا ہے تو حضرت سلمان رضی اللہ عنہ نے جواب دیا:  
جی ہاں! ہمیں اس بات کا حکم دیا گیا ہے کہ ہم (قضائے حاجت کرتے ہوئے) قبلہ کی طرف رخ نہ کریں اور ہم دائیں ہاتھ سے استنجا  
نہ کریں اور تین پتھروں سے کم پراکتفاء نہ کریں۔ ان پتھروں میں گوبر یا ہڈی نہیں ہونی چاہئے۔

دورقی نامی راوی نے یہ الفاظ نقل کئے ہیں۔ ”بعض مشرکین نے حضرت سلمان رضی اللہ عنہ سے کہا۔“

### بَابُ الْأَمْرِ بِالْإِسْتِطَابَةِ بِالْأَحْجَارِ وَتَرًّا لَا شَفْعًا

باب 58: جفت کی بجائے طاق تعداد میں پتھروں کے ذریعے استنجا کرنے کا حکم ہونا

75- سند حدیث: حَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلَى، أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ، أَخْبَرَنِي يُونُسُ بْنُ يَزِيدَ، وَحَدَّثَنَا  
يُونُسُ، أَيْضًا حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ، أَنَّ مَالِكًا حَدَّثَهُ، وَحَدَّثَنَا عُثْبَةُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ، أَخْبَرَنَا ابْنُ الْمُبَارَكِ، أَخْبَرَنَا يُونُسُ،  
وَحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ حَكِيمٍ، ثَنَا عُثْمَانُ بْنُ عُمَرَ، أَخْبَرَنَا يُونُسُ، وَمَالِكٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ أَبِي إِدْرِيسَ الْخَوْلَانِيِّ،  
عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ:

متن حدیث: مَنْ تَوَضَّأَ فَلْيَسْتَنْثِرْ، وَمَنْ اسْتَجْمَرَ فَلْيُوتِرْ

حدیث 75: صحیح البخاری، کتاب الوضوء، باب الاستنثار فی الوضوء، رقم الحدیث: 158، صحیح مسلم، کتاب الطہارۃ،  
باب الایتار فی الاستنثار والاستجمار، رقم الحدیث: 375، صحیح ابن حبان، کتاب الطہارۃ، باب الاستطابة، ذکر العدة التي  
من احلها امر بهذا الامر، رقم الحدیث: 1454، موطا مالك، کتاب الطہارۃ، باب العمل فی الوضوء، رقم الحدیث: 33،  
مسند الدارمی، کتاب الطہارۃ، باب فی الاستنثار والاستجمار، رقم الحدیث: 737، سنن ابن ماجة، کتاب الطہارۃ، مسند  
المبالغة فی الاستنثار والاستجمار، رقم الحدیث: 406، السنن الصغری، سور الہرة، صفة الوضوء، الامر بالاستنثار، رقم  
الحدیث: 87، السنن الکبری للنسائی، کتاب الطہارۃ، الامر بالاستنثار، رقم الحدیث: 93، مصنف ابن ابی شیبہ، کتاب  
الطہارات، من یأمر بالاستنثار، رقم الحدیث: 277، مسند احمد بن حنبل، مسند ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ، رقم  
الحدیث: 7062، مسند الحمیدی، احادیث ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ، رقم الحدیث: 928، مسند اسحاق بن راہویہ، ما  
یرد، رقم الحدیث: 275، المعجم الصغیر للطبرانی، من اسبه احمد، رقم الحدیث: 127، المعجم الاوسط للطبرانی، باب

توضیح مصنف: وَفِي حَدِيثِ ابْنِ الْمُبَارَكِ، أَخْبَرَنِي أَبُو إِدْرِيسَ الْخَوْلَانِيُّ، أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا هُرَيْرَةَ، سَمِعْتُ يُونُسَ يَقُولُ: سَأَلَ ابْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ مَعْنَى قَوْلِهِ: وَمَنْ اسْتَجَمَرَ فَلْيُوتِرْ قَالَ: فَسَكَتَ ابْنُ عُيَيْنَةَ، فَقِيلَ لَهُ أَرَضَى بِمَا قَالَ مَالِكٌ؟ قَالَ: وَمَا قَالَ مَالِكٌ؟ قِيلَ: قَالَ مَالِكٌ: الْإِسْتِجْمَارُ الْإِسْتِطَابَةُ بِالْأَحْجَارِ، فَقَالَ ابْنُ عُيَيْنَةَ: إِنَّمَا مَثَلِي وَمَثَلُ مَالِكٍ كَمَا قَالَ الْأَوَّلُ:

وَابْنُ اللَّيْثِ إِذَا مَا لَزِمَ فِي قُرْنٍ لَمْ يَسْتَطِعْ صَوْلَةَ الْبُزْلِ الْقَنَاعِيسِ

\*\*\* (امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ کہتے ہیں: -- یونس بن عبد الاعلیٰ -- ابن وہب -- یونس بن یزید -- یونس -- ابن وہب -- امام مالک -- عتبہ بن عبد اللہ -- ابن مبارک -- یونس -- یحییٰ بن حکیم -- عثمان بن عمر -- یونس -- مالک -- ابن شہاب زہری -- ابو ادريس خولانی (کے حوالے سے روایت نقل کرتے ہیں: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

”جو شخص وضو کرے وہ ناک میں بھی پانی ڈالے اور جو شخص (استنجاء کرتے ہوئے) ڈھیلے استعمال کرے تو وہ طاق تعداد میں (ڈھیلے استعمال) کرے۔

ابن مبارک کی روایت میں یہ الفاظ ہیں: ابو ادريس خولانی نے مجھے یہ بات بتائی ہے۔ انہوں نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کو یہ بیان کرتے ہوئے سنا ہے۔

امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ کہتے ہیں: میں نے یونس کو یہ کہتے ہوئے سنا ہے ابن عیینہ سے روایت کے ان الفاظ کے بارے میں دریافت کیا گیا:

”اور جو شخص ڈھیلے استعمال کرے وہ طاق تعداد میں کرے۔“

راوی کہتے ہیں: تو ابن عیینہ خاموش رہے۔ ان سے دریافت کیا گیا: کیا آپ کو وہ بات پسند نہیں ہے جو امام مالک نے بیان کی ہے۔ انہوں نے دریافت کیا: امام مالک نے کیا کہا ہے تو انہیں بتایا گیا کہ امام مالک نے یہ کہا ہے: استجمار کا مطلب پتھر کے ذریعے طہارت حاصل کرنا ہے تو ابن عیینہ بولے: میری اور امام مالک کی مثال اسی طرح ہے جس طرح پہلے لوگوں میں سے کسی نے یہ شعر کہا ہے۔

”جب اونٹنی کے بچے کو پہاڑ کی چوٹی پر روک دیا جائے تو وہ بھاری بھر کم پہاڑی بکروں کا مقابلہ نہیں کر سکتا۔“

بَابُ ذِكْرِ الدَّلِيلِ عَلَى أَنَّ الْأَمْرَ بِالْإِسْطِطَابَةِ وَتَرًا

هُوَ الْوُتْرُ الَّذِي يَزِيدُ عَلَى الْوَاحِدِ، الثَّلَاثُ فَمَا فَوْقَهُ مِنَ الْوُتْرِ، إِذَا الْوَاحِدُ قَدْ يَقَعُ عَلَيْهِ اسْمُ الْوُتْرِ، وَالْإِسْطِطَابَةُ بِحَجَرٍ وَاحِدٍ غَيْرِ مُجْزِئَةٍ، إِذِ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ أَمَرَ أَنْ لَا يُكْتَفَى بِدُونِ ثَلَاثَةِ أَحْجَارٍ فِي الْإِسْطِطَابَةِ

**باب 59:** اس بات کی دلیل کا تذکرہ کہ طاق تعداد کے ذریعے پاکیزگی حاصل کرنے کا حکم

اس صورت میں ہے جب وہ طاق تعداد ایک سے زیادہ ہو۔ وہ تین ہوں یا ایک سے زیادہ طاق تعداد ہو کیونکہ بعض اوقات "ایک" پر بھی لفظ "طاق" کا اطلاق ہوتا ہے اور صرف "ایک" پتھر کے ذریعے پاکیزگی حاصل کرنا جائز نہیں ہے کیونکہ نبی اکرم ﷺ نے یہ حکم دیا ہے کہ پاکیزگی حاصل کرتے ہوئے تین پتھروں سے کم پر اکتفاء نہ کیا جائے۔

**76 - سند حدیث:** نَا يُوسُفُ بْنُ مُوسَى، عَنِ الْأَعْمَشِ، وَحَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، نَا عِيسَى بْنُ يُونُسَ، نَا الْأَعْمَشُ، وَحَدَّثَنَا أَبُو مُوسَى، نَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ يَعْنِي ابْنَ مَهْدِيٍّ، عَنْ سُفْيَانَ، عَنْ الْأَعْمَشِ، عَنْ أَبِي سُفْيَانَ، عَنْ جَابِرٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

مَنْ حَدَّثَنَا إِذَا اسْتَجْمَرَ أَحَدُكُمْ فَلَيْسَتْ جَمْرٌ ثَلَاثًا

\*\*\* (امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ کہتے ہیں: -- یوسف بن موسیٰ -- جریر -- اعمش -- یعقوب بن ابراہیم -- عیسیٰ بن یونس -- اعمش -- ابو موسیٰ -- عبدالرحمن بن مہدی -- سفیان -- اعمش -- ابوسفیان) (کے حوالے سے روایت نقل کرتے ہیں:)

حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

”جب کوئی شخص ڈھیلے استعمال کرے تو اسے تین ڈھیلے استعمال کرنے چاہئیں۔“

**بَابُ الدَّلِيلِ عَلَى أَنَّ الْأَمْرَ بِالْوُتْرِ فِي الْإِسْطِطَابَةِ أَمْرٌ اسْتِحْبَابٌ لَا أَمْرٌ إِيْجَابٌ**  
وَأَنَّ مَنْ اسْتَطَابَ بِأَكْثَرِ مِنْ ثَلَاثَةِ بَشْفَعٍ لَا يُوْتِرُ غَيْرَ عَاصٍ فِي فَعْلِهِ إِذْ تَارَكَ إِلَّا اسْتِحْبَابٌ غَيْرُ الْإِيْجَابِ تَارِكٌ لِفَضِيلَةٍ لَا فَرِيضَةٍ

**باب 60:** اس بات کا تذکرہ کہ پاکیزگی حاصل کرتے ہوئے طاق تعداد کا حکم ہونا

استحباب کے طور پر ہے ایجاب کے طور پر نہیں ہے

اور جو شخص تین سے زیادہ تعداد میں جفت پتھروں کے ذریعے پاکیزگی حاصل کر لیتا ہے وہ طاق پتھروں کے ذریعے پاکیزگی حاصل نہیں کرتا تو وہ اپنے اس طرز عمل کی وجہ سے گناہ گار شمار نہیں ہوگا کیونکہ ایسی چیز جو واجب نہ ہو اور مستحب ہو۔ اسے ترک کرنے والا شخص فضیلت کو ترک کرنے والا شمار ہوگا۔ فرض کو ترک کرنے والا شمار نہیں ہوگا۔

**77 - سند حدیث:** نَا أَبُو عَسَانَ مَالِكُ بْنُ سَعْدٍ الْقَيْسِيُّ، نَا رَوْحُ يَعْنِي ابْنَ عَبَادَةَ، ثَنَا أَبُو عَامِرٍ الْحَزَارِيُّ، عَنْ عَطَاءٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ:

إِذَا اسْتَجْمَرَ أَحَدُكُمْ فَلْيُوْتِرْ؛ فَإِنَّ اللَّهَ وَتُرِيحِبُّ الْوُتْرَ، أَمَا تَرَى السَّمَوَاتِ سَبْعًا، وَالْأَرْضَ سَبْعًا،

وَالطَّوَافُ سَبْعًا وَذَكَرَ أَشْيَاءَ

﴿﴾ (امام ابن خزيمة رحمہ اللہ کہتے ہیں: -- ابو غسان مالک بن سعد قیس -- روح بن عبادہ -- ابو عامر خزازی -- عطاء (کے حوالے سے روایت نقل کرتے ہیں: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں: جب کوئی شخص ڈھیلے استعمال کرے تو طاق تعداد میں کرے کیونکہ اللہ تعالیٰ طاق ہے اور وہ طاق کو پسند کرتا ہے کیا تم نے غور نہیں کیا؟ اللہ تعالیٰ نے سات آسمان بنائے ہیں سات زمینیں بنائی ہیں۔ طواف میں سات چکر ہوتے ہیں۔ (اس کے بعد نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مزید کچھ اشیاء کا بھی تذکرہ کیا)

## بَابُ النَّهْيِ عَنِ الْإِسْطَابَةِ بِالْيَمِينِ

باب 61: دائیں ہاتھ کے ذریعے استنجاء کرنے کی ممانعت

78- سند حدیث: نَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلَى الصَّنَعَانِيُّ، نَا يَشْرُبُ بْنُ الْمُفَضَّلِ، نَا هِشَامُ بْنُ أَبِي عُبَيْدٍ اللَّهِ الدَّسْتَوَائِيُّ، عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي قَتَادَةَ، عَنْ أَبِيهِ أَبِي قَتَادَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

مَنْ شَرِبَ إِذَا شَرِبَ أَحَدُكُمْ فَلَا يَتَنَفَّسْ فِي الْإِنَاءِ، وَإِذَا أَتَى الْخَلَاءَ فَلَا يَمَسُّ ذِكْرَهُ بِيَمِينِهِ، وَإِذَا نَمَسَ فَلَا يَتَمَسَّحُ بِيَمِينِهِ

﴿﴾ (امام ابن خزيمة رحمہ اللہ کہتے ہیں: -- محمد بن عبد الاعلیٰ صنعانی -- بشر بن منضل -- ہشام بن ابو عبد اللہ دستوائی -- یحییٰ بن ابوالکثیر -- عبد اللہ بن ابوقتادہ -- اپنے والد حضرت ابوقتادہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں: "جب کوئی شخص کچھ پئے تو برتن میں سانس نہ لے اور جب کوئی شخص قضاے حاجت کے لئے جائے تو اپنے دائیں ہاتھ سے شرمگاہ کو نہ پکڑے اور جب کوئی شخص (شرمگاہ کو) صاف کرنے لگے تو دائیں ہاتھ کے ذریعے صاف نہ کرے۔"

79- سند حدیث: نَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ، أَخْبَرَنَا ابْنُ الْمُبَارَكِ، عَنْ الْأَوْزَاعِيِّ، وَحَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ مَرْزُوقٍ الْمِصْرِيُّ، حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ أَبِي سَلَمَةَ، عَنْ الْأَوْزَاعِيِّ، حَدَّثَنِي يَحْيَى بْنُ أَبِي كَثِيرٍ، حَدَّثَنِي عَبْدُ

حدیث 78. صحیح البخاری کتاب الوضوء باب النهی عن الاستنجاء بالیمن رقم الحدیث 151 صحیح مسلم کتاب الطہارۃ باب النهی عن الاستنجاء بالیمن رقم الحدیث 420 سنن ابی داؤد کتاب الطہارۃ باب کراہیۃ مس الذکر بالیمن فی الاستبراء رقم الحدیث 29 سنن ابن ماجہ کتاب الطہارۃ وسنن ابی داؤد کتاب الطہارۃ باب کراہیۃ مس الذکر بالیمن رقم الحدیث 308 سنن الدارمی ومن کتاب الاشریۃ باب من شرب بنفس واحد رقم الحدیث 2096 السنن الصغری کتاب الطہارۃ ذکر الفطرۃ النهی عن الاستنجاء بالیمن رقم الحدیث 47 السنن الکبریٰ للنسائی کتاب الطہارۃ ذکر النهی صلی اللہ علیہ وسلم عن الاستطابۃ بالیمن رقم الحدیث 41 مسند احمد بن حنبل اول مسند الکوفیین حدیث ابی قتادۃ الانصاری رقم الحدیث 19014

اللہ بن ابی قتادۃ الانصاری قال: حَدَّثَنِیْ اَبِی، اَنَّهُ سَمِعَ النَّبِیَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَقُولُ:

متن حدیث: اِذَا بَالَ اَحَدُكُمْ فَلَا یَمَسْ ذِکْرُهُ بِیَمِیْنِهِ، وَلَا یَسْتَجِ بِیَمِیْنِهِ، وَلَا یَتَنَفَّسُ فِی الْاِثْنَاءِ

هَذَا حَدِیْثُ عَمْرِو بْنِ اَبِی سَلَمَةَ، وَقَالَ عَلِیُّ بْنُ حُبَّارٍ فِی کِتَابِهَا: عَنْ عَنْ

❦❦ (امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ کہتے ہیں:)-- علی بن حجر-- ابن مبارک-- اوزاعی-- نصر بن مرزوق مصری-- عمرو ابن

ابوسلمہ-- اوزاعی-- یحییٰ بن ابوکثیر (کے حوالے سے روایت نقل کرتے ہیں: ) عبداللہ بن ابوقتادہ انصاری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں۔

میرے والد نے نبی اکرم ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

”جب کوئی شخص پیشاب کرنے لگے تو دائیں ہاتھ کے ذریعے اپنی شرمگاہ کو نہ پکڑے اور اپنے دائیں ہاتھ کے ذریعے

استنجاء نہ کرے اور (پانی پیتے ہوئے) برتن میں سانس نہ لے۔“

یہ روایت عمرو بن ابوسلمہ کی نقل کردہ ہے۔ علی بن حجر نے اس کی پوری سند میں لفظ ”عن“ استعمال کیا ہے۔

### بَابُ النَّهْيِ عَنِ الْاِسْتِطَابَةِ بِدُونِ ثَلَاثَةِ اَحْجَارٍ

باب 62: تین پتھروں سے کم کے ذریعے استنجاء کرنے کی ممانعت

80 - سند حدیث: نَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ، نَا یَحْیٰی بْنُ سَعِیْدٍ، نَا ابْنُ عَجَلَانَ، عَنِ الْقَعْقَاعِ بْنِ حَكِيمٍ، عَنْ اَبِی

صَالِحٍ، عَنْ اَبِی هُرَيْرَةَ، عَنِ النَّبِیِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ:

متن حدیث: اِنَّمَا اَنَا لَكُمْ مِثْلُ الْوَالِدِ لِوَلَدِهِ، فَلَا یَسْتَقْبِلُ اَحَدُكُمْ الْقِبْلَةَ وَلَا یَسْتَذِیْرُهَا - یَعْنِیْ فِی الْغَالِیْطِ -

وَلَا یَسْتَجِ بِدُونِ ثَلَاثَةِ اَحْجَارٍ لِّیْسَ فِیْهَا رَوْثٌ وَلَا رِیْمَةٌ

❦❦ (امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ کہتے ہیں:)-- محمد بن بشار-- یحییٰ بن سعید-- ابن عجلان-- قعقاع بن حکیم-- ابوصالح

(کے حوالے سے روایت نقل کرتے ہیں: ) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

”میری اور تمہاری مٹاں اسی طرح ہے جس طرح باپ اولاد کے لئے ہوتا ہے تو کوئی بھی شخص قبلہ کی طرف رخ یا پیٹھ

نہ کرے (راوی کہتے ہیں) یعنی قضائے حاجت کرتے ہوئے (ایسا نہ کرے) اور تین پتھروں سے کم سے استنجاء نہ

کرے۔ ان میں لید یا بوسیدہ ہڈی نہیں ہونی چاہئے۔“

### بَابُ الدَّلِيلِ عَلَى النَّهْيِ عَنِ الْاِسْتِطَابَةِ بِدُونِ ثَلَاثَةِ اَحْجَارٍ

وَأَنَّ الْاِسْتِطَابَةَ بِدُونِ ثَلَاثَةِ اَحْجَارٍ لَا یَكْفِیْ دُونَ الْاِسْتِجَاءِ بِالْمَاءِ؛ لِأَنَّ الْمُسْتَطِیْبَ بِدُونِ ثَلَاثَةِ اَحْجَارٍ

عَاصٍ فِیْ فِعْلِهِ وَإِنْ اسْتَجَى بَعْدَهُ بِالْمَاءِ، وَالنَّهْيُ عَنِ الْاِسْتِجَاءِ بِالْعِظَامِ وَالرَّجِیْعِ

باب 63: اس بات کی دلیل کہ تین پتھروں سے کم کے ذریعے استنجاء کرنا منع ہے



اور تین پتھروں سے کم کے ذریعے استنجاء کرنا کافی نہیں ہوگا جبکہ یہ پانی سے استنجاء کے علاوہ ہو۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ تین پتھروں سے کم کے ذریعے استنجاء کرنے والا شخص اپنے اس فعل میں گناہ گار ہوگا اگرچہ بعد میں وہ پانی کے ذریعے استنجاء کرے۔ نیز ہڈی اور میٹھی کے ذریعے استنجاء کرنے کی ممانعت

**81 -** سند حدیث حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ سَعِيدٍ بْنُ الْأَشَجِّ، نَا ابْنُ نَعْمِرٍ، عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ يَزِيدٍ، عَنْ سَلْمَانَ قَالَ:

قَالَ الْمُسْتَرْكُونَ: لَقَدْ عَلَّمَكُمْ صَاحِبُكُمْ حَتَّى يُوشِكُ أَنْ يُعَلِّمَكُمْ الْخِرَاءَةَ قَالَ: أَحَلَّ نَهَانَا أَنْ نَسْتَقْبِلَ الْفِلَّةَ، أَوْ نَسْتَجِبِيَ بِإِيمَانِنَا، أَوْ بِالْعَظْمِ، أَوْ بِالرَّجِيعِ، وَقَالَ: لَا يَكْتَفِي أَحَدُكُمْ دُونَ ثَلَاثَةِ أَحْجَارٍ

❦ (امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ کہتے ہیں: -- عبد اللہ بن سعید بن اشج -- ابن نمیر -- اعمش -- ابراہیم) کے حوالے سے روایت نقل کرتے ہیں: (عبد الرحمن بن یزید -- حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ کے بارے میں بیان کرتے ہیں:

مشرکین نے یہ کہا: آپ کے آقائے آپ کو ہر چیز کی تعلیم دی ہے۔ یہاں تک کہ آپ کو قضائے حاجت (کے طریقے) کی بھی تعلیم دی ہے تو حضرت سلمان رضی اللہ عنہ نے جواب دیا: جی ہاں! انہوں نے ہمیں اس بات سے منع کیا ہے کہ ہم (قضائے حاجت کے وقت) قبلہ کی طرف رخ کریں یا اپنے دائیں ہاتھ کے ذریعے استنجاء کریں یا ہڈی یا لید کے ذریعے استنجاء کریں۔ آپ ﷺ نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے:

”کوئی بھی شخص تین پتھروں سے کم سے استنجاء نہ کرے۔“

## بَابُ ذِكْرِ الْعِلَّةِ الَّتِي مِنْ أَجْلِهَا زُجِرَ عَنِ الِاسْتِجْأَاءِ بِالْعِظَامِ وَالرُّوْثِ

**باب 64:** اس علت کا تذکرہ جس کی وجہ سے ہڈی یا لید کے ذریعے استنجاء کرنے سے منع کیا گیا ہے

**82 -** سند حدیث نَا أَبُو مُوسَى مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى، حَدَّثَنَا عَبْدُ الْأَعْلَى بْنُ عَبْدِ الْأَعْلَى، عَنْ دَاوُدَ، وَحَدَّثَنَا أَبُو هَاشِمٍ زِيَادُ بْنُ أَيُّوبَ، نَا يَحْيَى يَعْنِي ابْنَ أَبِي زَائِدَةَ قَالَ: أَخْبَرَنِي دَاوُدُ بْنُ أَبِي هِنْدَ، عَنْ عَامِرٍ قَالَ:

سَأَلْتُ عُلُقَمَةَ: هَلْ كَانَ ابْنُ مَسْعُودٍ شَهِدَ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْلَةَ الْحِنِّ؟ فَقَالَ عُلُقَمَةُ: أَنَا سَأَلْتُ ابْنَ مَسْعُودٍ، فَقُلْتُ: هَلْ شَهِدَ أَحَدٌ مِنْكُمْ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْلَةَ الْحِنِّ؟ فَقَالَ: لَا، وَلَكِنْ كُنَّا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَاتَ لَيْلَةٍ فَقَدَدْنَاهُ فَالْتَمَسْنَاهُ فِي الْأُودِيَةِ وَالشَّعَابِ، فَقُلْنَا: اسْتَطِيرَ أَوْ اغْتِيلَ قَالَ: فَبِتْنَا بِشَرِّ لَيْلَةٍ بَاتَ بِهَا قَوْمٌ، فَلَمَّا أَصَحَّأ، فَإِذَا هُوَ جَاءٌ مِنْ قِبَلِ

حدیث 82 صحیح مسلم کتاب الصلاة باب الجهر بالقراءة فی الصبح والقراءة علی الحن رقم الحدیث 711 الحامی لترمذی ابواب تفسیر القرآن عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم باب: ومن سورة الاحقاف رقم الحدیث 3261 صحیح ابن حبان کتاب الطہارة باب الاستطانة ذکر العلة التي من اجلها زجر عن الاستنجاء بالعظم والروث رقم الحدیث 1448 السنن الکبریٰ للسانی سورة الرعد سورة الجن رقم الحدیث 1117

حِرَاءَ قَالَ: فَقُلْنَا يَا رَسُولَ اللَّهِ فَقَدْ نَاكَ، فَطَلَبْنَاكَ فَلَمْ نَجِدَكَ، فَبِتْنَا بِشَرْ لَيْلَةٍ بَاتَ بِهَا لَوْمْ قَالَ: إِنَّمَا دَاعِي  
الْبَجْرِ فَذَهَبْتُ مَعَهُ فَقَرَأْتُ عَلَيْهِمُ الْقُرْآنَ. قَالَ: فَانْطَلَقَ بِنَا فَأَرَانَا يَبْرَأْنَهُمْ قَالَ: وَمَسْأَلُوهُ الرَّاذِلُ قَالَ لَكُمْ كُلُّ  
عَظْمٍ ذِكْرٌ اسْمُ اللَّهِ عَلَيْهِ يَقَعُ لِي أَيْدِيكُمْ أَوْ قُرْ مَا يَكُونُ لَحْمًا، وَكُلُّ بَغْرِ عُلْفًا لِدَوَاتِكُمْ، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

فَلَا تَسْتَحُوا بِهِمَا فَإِنَّهَا طَعَامُ إِخْوَانِكُمْ

توضیح روایت: هَذَا حَدِيثُ عَبْدِ الْأَعْلَى وَفِي حَدِيثِ ابْنِ أَبِي زَائِدَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ: لَا تَسْتَحُوا بِالْعَظْمِ وَلَا بِالْبَغْرِ فَإِنَّهُ زَادَ إِخْوَانَكُمْ مِنَ الْبَجْرِ

\*\*\* (امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ کہتے ہیں: -- ابو موسیٰ محمد بن شعیبہ -- عبدالاعلیٰ بن عبدالاعلیٰ -- داؤد -- ابو ہاشم زیاد بن  
ایوب -- یحییٰ ابن ابوزائدہ -- داؤد بن ابوبند (کے حوالے سے روایت نقل کرتے ہیں: عامر بیان کرتے ہیں:

میں نے عقیقہ سے سوال کیا: کیا جنات کی حاضری والی رات حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھے؟ تو  
عقیقہ نے بتایا: میں نے حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے یہ سوال کیا تھا میں نے دریافت کیا جنات سے ملاقات والی رات کیا  
آپ میں سے کوئی نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھا؟ تو انہوں نے بتایا: جی نہیں! تاہم ایک رات ہم نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھے ہم نے  
آپ کو غیر موجود پایا تو ہم آپ کو تلاش کرنے کے لئے وادی کے مختلف حصوں میں اور گھاٹیوں میں نکل پڑے ہم نے یہ سوچا کہ شاید  
آپ کو اغوا کر لیا گیا ہے یا شہید کر دیا گیا ہے تو ہم پر وہ رات ایسی گزری جیسی کسی بھی قوم پر بدترین رات ہو سکتی ہے۔ جب صبح ہوئی  
تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم حرا کی طرف سے تشریف لارہے تھے۔ راوی کہتے ہیں: ہم نے عرض کی: یا رسول اللہ! ہم نے آپ کو غیر موجود پایا۔  
ہم نے آپ کو تلاش کیا لیکن آپ نہیں ملے تو ہم نے اس طرح رات بسر کی ہے جس طرح کسی بھی قوم نے بدترین رات بسر کی ہو تو  
نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جنوں کا نمائندہ میرے پاس آیا تھا تو میں اس کے ساتھ چلا گیا۔ میں نے ان کے سامنے قرآن کی  
تلاوت کی۔ راوی کہتے ہیں: ہمیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ساتھ لے کے گئے اور آپ نے ہمیں ان کی آگ کے نشانات دکھائے۔ راوی  
کہتے ہیں: ان لوگوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے زاد راہ مانگا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا تمہیں یہ چیز ملتی ہے کہ بروہ ہڈی جس پر اللہ کا  
نام ذکر کر دیا جائے وہ تمہارے ہاتھ میں آتے ہی زیادہ گوشت والی ہو جائے گی اور ہر میٹگی تمہارے جانوروں کا چروہ بن جائے گی۔  
نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے (صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے) ارشاد فرمایا: تو تم لوگ ان دو چیزوں کے ذریعے استغناء نہ کرو کیونکہ یہ تمہارے  
بھائیوں کی خوراک ہیں۔

روایت کے یہ الفاظ عبدالاعلیٰ کے نقل کردہ ہیں۔

ابن ابوزائدہ کی روایت میں یہ الفاظ ہیں: وہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

”تم لوگ ہڈی یا میٹگی کے ذریعے استغناء نہ کرو کیونکہ یہ تمہارے جن بھائیوں کی خوراک ہے۔“



## جُمَاعُ أَبْوَابِ الْإِسْتِجَاءِ بِالْمَاءِ

(ابواب کا مجموعہ)

پانی کے ذریعے استنجاء کرنا

بَابُ ذِكْرِ ثَنَاءِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ عَلَى الْمُتَطَهِّرِينَ بِالْمَاءِ

باب 65: اللہ تعالیٰ کا، پانی کے ذریعے طہارت حاصل کرنے والوں کی تعریف کرنے کا تذکرہ

83 - سند حدیث: نَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى، نَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ أَبِي أُوَيْسٍ، حَدَّثَنِي أَبِي، عَنْ شُرَّحْبِيلِ بْنِ سَعْدٍ، عَنْ

عُثَيْمِ بْنِ سَاعِدَةَ الْأَنْصَارِيِّ ثُمَّ الْعَجَلَانِيِّ،

مُسْنَدُ حَدِيث: أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لِأَهْلِ قُبَاءَ: إِنَّ اللَّهَ قَدْ أَحْسَنَ عَلَيْكُمْ الثَّنَاءَ فِي الطُّهُورِ،

وَقَالَ: (فِيهِ رَجَالٌ يُحِبُّونَ أَنْ يَتَطَهَّرُوا) (النوبة: 108) حَتَّى انْقَضَتِ الْآيَةُ، فَقَالَ لَهُمْ: مَا هَذَا الطُّهُورُ؟ فَقَالُوا: مَا

نَعْلَمُ شَيْئًا إِلَّا أَنَّهُ كَانَ لَنَا جِيرَانٌ مِنَ الْيَهُودِ، وَكَانُوا يَغْسِلُونَ أَذْبَارَهُمْ مِنَ الْغَائِطِ فَغَسَلْنَا كَمَا غَسَلُوا

❖ ❖ (امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ کہتے ہیں:)-- محمد بن یحییٰ-- اسماعیل بن ابی اویس-- اپنے والد کے حوالے سے --

شرحبیل بن سعد کا یہ قول نقل کرتے ہیں-- حضرت عویم بن ساعدہ انصاری عجلانی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

(83) اس روایت سے یہ بات ثابت ہو جاتی ہے استنجاء کے دوران صرف پانی کے ذریعے پاکیزگی حاصل کر لینا مستحب ہے کیونکہ اسی وجہ سے اللہ

تعالیٰ نے اہل قبا کی تعریف کی ہے۔

اس کی وجہ یہ ہے پانی نجاست کو مکمل طور پر زائل کر دیتا ہے۔

اور نجاست کے مقام کو اچھی طرح صاف کر دیتا ہے۔ پتھروں کے برعکس پانی کے بارے میں نبی اکرم ﷺ سے کوئی حدیث منقول نہیں ہے اتنی

مقدار میں پانی استعمال ہونا چاہئے۔

فتہاء نے یہ بات بیان کی ہے جب آدمی کو اس بات کا اطمینان ہو جائے اور اس کا غالب گمان یہی ہو کہ وہ ب طہارت حاصل کر چکا ہے اور

نجاست کے مقام کو، چھی طرح صاف کر چکا ہے تو اسے طہارت حاصل ہو جائے گی۔

حدیث 83 مسند احمد بن حنبل، مسند المکیین، حدیث عویم بن ساعدہ رقم الحدیث 15213 المعجم الصغير

لنضر اسی، من اسمہ محمد رقم الحدیث 829 المعجم الاوسط للطبرانی، باب العین، باب الیوم من اسمہ محمد رقم

نبی اکرم ﷺ نے قبا کے رہنے والوں سے ارشاد فرمایا:

”اللہ تعالیٰ نے طہارت حاصل کرنے کے حوالے سے تمہاری تعریف کی ہے“ اور یہ بات ارشاد فرمائی ہے  
”اس میں ایسے لوگ ہیں جو اس بات کو پسند کرتے ہیں وہ اچھی طرح طہارت حاصل کریں۔“

نبی اکرم ﷺ نے یہ آیت پوری تلاوت کی تو ان لوگوں سے نبی اکرم ﷺ نے یہ فرمایا: یہ طہارت کے حصول کا طریقہ کیا ہے  
تو ان لوگوں نے عرض کی: ہمیں اس بارے میں کوئی علم نہیں ہے البتہ ہمارے یہودی پڑوسیوں کا یہ معمول تھا کہ وہ پاخانہ کرنے کے  
بعد پھلی شرمگاہ کو دھویا کرتے تھے تو جس طرح وہ دھوتے ہیں اس طرح ہم بھی دھولیتے ہیں۔

بَابُ ذِكْرِ اسْتِجَاءِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْمَاءِ

باب 66: نبی اکرم ﷺ کا پانی کے ذریعے استیجاء کرنے کا تذکرہ

84- سند حدیث: نَا يَعْقُوبُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ الدَّوْرَقِيُّ، نَا ابْنُ عَلِيَّةَ، حَدَّثَنِي رَوْحُ بْنُ الْقَاسِمِ، نَا عَطَاءُ بْنُ اَبِي

مَيْمُونَةَ، عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ:

مَتْنِ حَدِيثٍ: كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا تَبَرَّزَ لِحَاجَةٍ أَتَيْتُهُ بِمَاءٍ فَيَتَغَسَّلُ بِهِ

\*\*\* (امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ کہتے ہیں: -- یعقوب بن ابراہیم دورقی -- ابن علیہ -- روح بن قاسم -- عطاء بن

ابو میمونہ) کے حوالے سے روایت نقل کرتے ہیں: حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

نبی اکرم ﷺ جب قضائے حاجت کے لئے تشریف لے جایا کرتے تھے تو میں آپ کی خدمت میں پانی لے کے آیا کرتا تھا۔  
آپ اس کے ذریعے طہارت حاصل کرتے تھے۔

85- سند حدیث: نَا مُحَمَّدُ بْنُ خَالِدٍ بْنُ خَدَّاشٍ الزَّهْرَائِيُّ، نَا سَالِمُ بْنُ قُتَيْبَةَ، عَنْ شُعْبَةَ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ اَبِي

مَيْمُونَةَ، عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ،

اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا ذَهَبَ لِحَاجَتِهِ ذَهَبْتُ مَعَهُ بِعُكَّارٍ وَادَاوَةٍ، فَإِذَا خَرَجَ مَسَحَ  
بِالْمَاءِ، وَتَوَضَّأَ مِنَ الْإِدَاوَةِ

\*\*\* (امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ کہتے ہیں: -- محمد بن خالد بن خدّاش زہرائی -- سالم بن قتیبہ -- شعبہ -- عطاء بن

ابو میمونہ) کے حوالے سے روایت نقل کرتے ہیں: حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں

نبی اکرم ﷺ قضائے حاجت کے لئے تشریف لے جاتے تھے تو میں ایک لائھی اور پانی کا برتن ساتھ لے کر آپ کے ہمراہ  
جاتا تھا جب آپ قضائے حاجت کر کے آتے تھے تو پانی کے ذریعے (دونوں ہاتھ) دھوتے تھے اور برتن کے پانی کے ذریعے وضو

حدیث 84 صحیح البخاری کتاب الوضوء باب ما جاء في غسل البول رقم الحديث 213 صحیح مسلم کتاب الطہارۃ

باب الاستنجاء بالماء من التبرؤ رقم الحديث 426 مسند احمد بن حنبل مسند انس بن مالك رضي الله تعالى عنه رقم

الحديث 11888 مسند أبي يعلى الموصلي عطاء بن ابي ميمونة رقم الحديث 3562

کرتے تھے۔

**86 -** سند حدیث: نَا عَبْدُ الْوَارِثِ بْنُ عَبْدِ الصَّمَدِ الْعَنْبَرِيُّ، حَدَّثَنِي أَبِي، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ أَبِي مُعَاذٍ قَالَ: سَمِعْتُ أَنَسًا يَقُولُ:

متن حدیث: كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا خَرَجَ لِحَاجَتِهِ اتَّبَعَنَاهُ أَنَا وَغُلَامٌ آخَرُ بِأَدَاوَةٍ مِنْ

مَاءٍ

توضیح راوی: قَالَ أَبُو بَكْرٍ: أَبُو مُعَاذٍ هَذَا هُوَ عَطَاءُ بْنُ أَبِي مَيْمُونَةَ

\*\*\* (امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ کہتے ہیں: -- عبد الوارث بن عبد الصمد عنبری -- اپنے والد -- شعبہ -- ابو معاذ (کے

حوالے سے روایت نقل کرتے ہیں:) حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں

نبی اکرم ﷺ جب قضائے حاجت کے لئے تشریف لے جاتے تھے تو میں اور ایک دوسرا لڑکا پانی لے کر آپ کے پیچھے

جاتے تھے۔

امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ کہتے ہیں: ابو معاذ نامی راوی عطاء بن ابی میمونہ ہے۔

**87 -** سند حدیث: نَا مُحَمَّدُ بْنُ الْوَلِيدِ، نَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ، نَا شُعْبَةُ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ أَبِي مَيْمُونَةَ أَنَّهُ، سَمِعَ

أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ يَقُولُ:

متن حدیث: كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدْخُلُ الْخَلَاءَ فَأَحْمِلُ أَنَا وَغُلَامٌ نَحْوِي إِذَا وَءٌ مِنْ مَاءٍ

وَأُخْرَاهُ فَيَسْتَنْجِي بِالْمَاءِ

\*\*\* (امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ کہتے ہیں: -- محمد بن ولید -- محمد بن جعفر -- شعبہ -- عطاء بن ابی میمونہ (کے حوالے سے

روایت نقل کرتے ہیں:) حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

نبی اکرم ﷺ جب قضائے حاجت کے لئے تشریف لے جاتے تھے تو میں اور میرے چٹنی عمر کا ایک اور لڑکا پانی کا برتن یا کوئی

اور چیز لے کر (وہاں رکھ دیتے تھے) تو نبی اکرم ﷺ پانی کے ذریعے استنجاء کرتے تھے۔

### بَابُ تَسْمِيَةِ الْإِسْتِنْجَاءِ بِالْمَاءِ فِطْرَةً

#### باب 67: پانی کے ذریعے استنجاء کرنے کو "فطرت" کا نام دینا

**88 -** سند حدیث: نَا يُوسُفُ بْنُ مُوسَى، حَدَّثَنَا وَكِيعٌ، وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ، نَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ نُمَيْرٍ،

وَحَدَّثَنَا عَدَةُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ الْخُزَاعِيُّ، أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بِشْرِ قَالُوا: حَدَّثَنَا زَكَرِيَّا وَهُوَ ابْنُ أَبِي رَائِدَةَ، نَا مُصْعَبُ

بْنُ شَيْبَةَ، عَنْ طَبَقِ بْنِ حَبِيبٍ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الزُّبَيْرِ، أَنَّ عَائِشَةَ حَدَّثَتْهُ، أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ

متن حدیث: عَشْرٌ مِنَ الْفِطْرَةِ: قَصُّ الشَّارِبِ، وَاسْتِنْشَاقُ الْمَاءِ، وَالتَّوَاكُّ، وَاعْفَاءُ اللَّحْيَةِ، وَتَفْ

الْإِبْطِ، وَحَلُّ الْعَانَةِ، وَاتِّقَاصُ الْمَاءِ، وَقَصُّ الْأُظْفَارِ، وَغَسْلُ الْبَرَاجِمِ



توضیح روایت: قَالَ عَبْدَةُ فِي حَدِيثِهِ: وَالْعَاشِرَةُ لَا أَدْرِي مَا هِيَ إِلَّا أَنْ تَكُونَ الْمَضْمَضَةُ وَلَمْ يَحْدِثْ وَكِيعٌ  
قَالَ مُصْعَبٌ: وَنَسِيتُ الْعَاشِرَةَ إِلَّا أَنْ تَكُونَ الْمَضْمَضَةُ

قَالَ وَكِيعٌ: انْتِقَاصُ الْمَاءِ إِذَا نَضَحَهُ بِالْمَاءِ نَقَصَ وَلَمْ يَذْكُرْ ابْنُ رَافِعٍ الْعَاشِرَةَ، وَلَا سُفْيَانُ وَلَا شَيْكٌ  
\*\*\* (امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ کہتے ہیں:۔۔۔ یوسف بن موسیٰ۔۔۔ وکیع۔۔۔ محمد بن رافع۔۔۔ عبد اللہ بن نمیر۔۔۔ عبدہ بن  
عبد اللہ خزاعی۔۔۔ محمد بن بشر۔۔۔ زکریا بن ابوزائدہ۔۔۔ مصعب بن شبیبہ۔۔۔ طلق بن حبیب۔۔۔ حضرت عبد اللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ کے  
حوالے سے روایت نقل کرتے ہیں:) سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے انہیں بتایا: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

”دس چیزیں فطرت کا حصہ ہیں۔ مونچھیں چھوٹی کرنا (وضو کرتے ہوئے) ناک میں پانی ڈالنا، مسواک کرنا، داڑھی  
بڑی رکھنا، بغلوں کے بال صاف کرنا، زیر ناف بال صاف کرنا، پانی کے ذریعے طہارت حاصل کرنا، ناخن تراشنا اور  
انگلیوں کے جوڑوں کو دھونا۔“

عبدہ نامی راوی نے اپنی روایت میں یہ الفاظ نقل کئے ہیں: دسویں چیز کے بارے میں مجھے علم نہیں ہے تاہم وہ کلی کرنا ہی ہو  
سکتی ہے۔ وکیع نامی راوی نے یہ بات بیان کی ہے: مصعب نامی راوی نے یہ الفاظ نقل کئے ہیں: دسویں بات میں بھول گیا ہوں۔  
البتہ وہ کلی کرنا ہوگی۔

وکیع نے یہ الفاظ نقل کئے ہیں: روایت کے متن میں استعمال ہونے والے لفظ ”انتقاص الماء“ کا مطلب یہ ہے: اس پر پانی  
چھڑکنے، تاکہ وہ کم ہو جائے (یعنی استنجاء کرنا)

ابن رافع نامی راوی نے دسویں چیز کا تذکرہ نہیں کیا ہے نہ تو یقین کے ساتھ اور نہ ہی شک کے ساتھ۔

بَابُ ذَلِكَ الْيَدِ بِالْأَرْضِ وَغَسْلِهِمَا بَعْدَ الْفَرَاغِ مِنَ الْاِسْتِنْجَاءِ بِالْمَاءِ

باب 68: پانی کے ذریعے استنجاء سے فارغ ہونے کے بعد ہاتھ کوزمین پر ملنا اور ان دونوں کو دھولیتا

89 - سند حدیث: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى، حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ، حَدَّثَنَا ابْنُ عَبْدِ اللَّهِ الْبَجَلِيُّ، حَدَّثَنِي

أَبُو أَهِيْمُ بْنُ جَرِيرٍ، عَنْ أَبِيهِ،

حدیث 88 صحیح مسلم: کتاب الطہارۃ باب خصال الفطرۃ رقم الحدیث: 410 الحامی لترمذی ابواب الادب عن  
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم باب ما جاء فی تعلیم الاظفار رقم الحدیث: 2752 سنن ابی داؤد کتاب الطہارۃ باب  
السواک من الفطرۃ رقم الحدیث 49 سنن ابن ماجہ کتاب الطہارۃ ومنتہا باب الفطرۃ رقم الحدیث: 291 السنن  
الصغری کتاب الریۃ من السنن الفطرۃ رقم الحدیث: 4978 السنن الکبری للنسائی کتاب الریۃ باب الفطرۃ رقم  
الحدیث 9005 مصنف ابن ابی شیبہ کتاب الطہارات فی الفطرۃ ما یعد فیہا رقم الحدیث 2030 سنن الدارقطنی  
کتاب الصہارۃ باب السنن الثنی فی الراس والجسد رقم الحدیث: 272 مسند احمد بن حنبل الملحق المستدرک من مسند  
الاصار حدیث اسیدۃ عائشہ رضی اللہ عنہا رقم الحدیث: 24532 مسند اسحاق بن راہویہ ما یروی عن عائشہ بنت  
ابی بکر الصدیق رضی اللہ عنہما رقم الحدیث: 482 مسند ابی یعلی الموصلی مسند عائشہ رقم الحدیث 4399

متن حدیث: اَنَّ نَبِيَّ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَخَلَ الْغَيْضَةَ فَقَضَى حَاجَتَهُ، فَأَتَاهُ جَرِيرٌ بِإِذَاوَةٍ مِنْ مَاءٍ فَاسْتَسَجَى بِهَا قَالَ: وَمَسَحَ يَدَهُ بِالتُّرَابِ

❖❖ (امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ کہتے ہیں:)-- محمد بن یحییٰ-- ابو نعیم-- ابان بن عبد اللہ بجلي کے حوالے سے منقول ہے ابراہیم بن جریر اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں:

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ایک جھاڑی میں تشریف لے گئے وہاں آپ نے قضائے حاجت کی۔ حضرت جریر رضی اللہ عنہ پانی کا برتن لے کر آپ کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس پانی کے ذریعے استنجاء کیا۔  
راوی کہتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مٹی کے ذریعے اپنے ہاتھوں کو ملا۔

## بَابُ الْقَوْلِ عِنْدَ الْخُرُوجِ مِنَ الْمُتَوَضَّأِ

### باب 69: بیت الخلاء سے باہر نکلنے وقت کی دعا

90- سند حدیث: حَدَّثَنَا أَبُو مُوسَى مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى، نَا يَحْيَى بْنُ أَبِي بُكَيْرٍ، نَا إِسْرَائِيلُ، عَنْ يُونُسَ بْنِ أَبِي بُرْدَةَ، عَنْ أَبِيهِ قَالَ: دَخَلْتُ عَلَى عَائِشَةَ فَسَمِعْتُهَا تَقُولُ:

كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا خَرَجَ مِنَ الْغَائِطِ قَالَ: غُفْرَانَكَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَسْلَمَ، حَدَّثَنَا عُثَيْدُ اللَّهِ بْنُ مُوسَى، عَنْ إِسْرَائِيلَ بِهَذَا مِثْلَهُ

❖❖ (امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ کہتے ہیں:)-- ابو موسیٰ محمد بن مثنیٰ-- یحییٰ بن ابوبکر-- اسرائیل کے حوالے سے منقول ہے یوسف بن ابوربدہ-- اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں:

میں سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کی خدمت میں حاضر ہوا تو میں نے انہیں یہ بیان کرتے ہوئے سنا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جب قضائے حاجت کر کے باہر تشریف لاتے تھے تو یہ پڑھتے تھے ”میں تجھ سے مغفرت کا سوال کرتا ہوں۔“  
یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ منقول ہے۔

حدیث 89: سنن ابن ماجہ ' کتاب الطہارۃ و سننہا ' باب من ذلك يد بالارض بعد الاستنجاء ' رقم الحدیث 356 ' المعجم الکبیر بنظرانی ' باب الحیم ' باب من لیسہ جابر ' ابراہیم بن جریر عن ابیہ ' رقم الحدیث 2342  
حدیث 90: اجماع للترمذی ' ابواب الطہارۃ عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ' باب ما يقول اذا خرج من الخلاء ' رقم الحدیث 7 ' سنن ابی داؤد ' کتاب الطہارۃ ' باب ما يقول الرجل اذا خرج من الخلاء ' رقم الحدیث 28 ' سنن الدارمی ' کتاب الطہارۃ ' باب ما يقول اذا خرج من الخلاء ' رقم الحدیث 717 ' سنن ابن ماجہ ' کتاب الطہارۃ و سننہا ' باب ما يقول اذا خرج من الخلاء ' رقم الحدیث 298 ' المستدرک علی الصحیحین للحاکم ' کتاب الطہارۃ ' واما حدیث عائشہ ' رقم الحدیث 513 ' صحیح ابن حبان ' کتاب الطہارۃ ' باب الاستطابة ' ذکر ما يستحب للمراء ان یسأل اللہ حل و علا المعصرة عند ' رقم الحدیث 1460 ' مصنف ابن ابی شیبہ ' کتاب الطہارات ' ما يقول اذا خرج من المخرج ' رقم الحدیث 6 ' السنن الکبریٰ لمسنن ' کتاب عمل الیوم والليلة ' ما يقول اذا خرج من الخلاء ' رقم الحدیث 9569 ' مسند احمد بن حنبل ' مسند الانصار ' الملحق المستدرک من مسند الانصار ' حدیث السیمة عائشہ رضی اللہ عنہا ' رقم الحدیث 24688 ' الادب المفرد للبخاری ' باب دعوات النبی صلی اللہ علیہ وسلم ' رقم الحدیث 714

# جَمَاعُ أَبْوَابِ ذِكْرِ الْمَاءِ الَّذِي لَا يَنْجُسُ وَالَّذِي يَنْجُسُ إِذَا خَالَطَتْهُ نَجَاسَةٌ

## ابواب کا مجموعہ

اس پانی کا تذکرہ جو ناپاک نہیں ہوتا اور وہ پانی کہ جب اس میں نجاست مل جائے تو وہ ناپاک ہو جاتا ہے

۱۔ اللہ تعالیٰ نے پانی کو طہارت کے حصول کا ذریعہ بنایا اور سات اقسام کے پانی کے ذریعے طہارت حاصل کی جاسکتی ہے خواہ وہ آسمان سے نازل ہو یا زمین سے پھوٹے۔ (I) بارش کا پانی (II) سمندر کا پانی (III) غبر کا پانی (IV) کنویں کا پانی (V) برف یا اولے کا پانی (VI) چشمے کا پانی فقہاء نے پانی کی اقسام پر بحث کرتے ہوئے پانی کی کچھ قسمیں بیان کی ہیں۔ (I) مطلق پانی۔ یہ وہ پانی جس میں کوئی اور چیز نہ ملی ہو۔ یہ پانی خود بھی پاک ہوتا ہے اور آدمی اس سے طہارت بھی حاصل کر سکتا ہے۔ یہ وہ پانی ہے جو نجاست کو زائل کر سکتا ہے اور حدیث کو ختم کر سکتا ہے۔

(II) وہ پانی جو پاک ہوتا ہے اور آدمی اس سے طہارت حاصل کر سکتا ہے لیکن جب اس کے ہمراہ مطلق پانی بھی موجود ہو تو اس پانی سے طہارت حاصل کرنا یعنی وضو یا غسل کرنا مکروہ تنزیہی ہے۔ یہ وہ پانی ہے جس میں سے بجلی یا مرغی وغیرہ جیسے کسی جانور نے پیا ہو۔ اور اگر آدمی کے پاس اس کے ہمراہ مطلق پانی موجود نہ ہو تو پھر اسے استعمال کرنا مکروہ نہیں ہوگا۔

(III) وہ پانی جو خود پاک ہوتا ہے لیکن دوسرے کو پاک نہیں کرتا یعنی آدمی اس کے ذریعے وضو یا غسل نہیں کر سکتا۔ یہ وہ پانی ہے جو بے وضو شخص کے وضو کے دوران اس کے جسم سے مس ہو کر گرتا ہے جسے مانع مستعمل کہا جاتا ہے۔

(IV) ناپاک پانی: اس کی دو قسمیں ہیں: وہ ناپاک پانی بہتا ہوگا یا وہ ساکن ہوگا۔

اگر ناپاک پانی بہتا ہو تو پھر اس کو اس وقت نجس قرار دیا جائے گا جب اس کے تین اوصاف یعنی رنگت یا ذائقے یا بو میں سے کوئی ایک صفت تبدیل ہو جائے۔ ٹھہرے ہوئے پانی کی دو صورتیں ہیں یا وہ کم ہوگا یا وہ زیادہ ہوگا۔

کم پانی کا حکم یہ ہے اس میں نجاست گرنے سے وہ پانی ناپاک ہو جائے گا اگرچہ نجاست کا اثر اس پانی میں نظر نہیں آتا۔

زیادہ پانی کا حکم یہ ہے وہ نجاست کے گرنے سے اس وقت ناپاک شمار ہوگا جب اس کی کوئی ایک صفت تبدیل ہو جائے۔ اگر اس کی کوئی صفت تبدیل نہیں ہوتی اور اس میں نجاست نظر آ رہی ہوتی ہے تو اس مقام سے وضو نہیں کیا جائے گا جہاں نجاست نظر آ رہی ہے۔

(V) وہ پانی جو پاک ہوتا ہے لیکن اس کے ذریعے مشکوک طہارت حاصل ہوتی ہے۔ اس سے مراد ہر اس جانور کا جو ٹھہا پانی ہے جس کا گوشت کھانے کے

جائز ہونے کے بارے میں اختلاف پایا جاتا ہو جیسے زیرے یا خنجر کا گوشت کھانے کے بارے میں اختلاف ہے تو ان کے جوٹھے کا یہ حکم ہوگا۔

اس پانی کا حکم یہ ہے کہ اگر اس میں مطلق پانی اس سے زیادہ مقدار میں مل جاتا ہے تو یہ پانی پاک ہو جائے گا۔ اور اگر اس پانی کے ہمراہ مطلق پانی الگ سے موجود ہو تو اس مشکوک پانی کے ذریعے غسل یا وضو کرنا جائز نہیں ہوگا لیکن اگر اس کے ہمراہ مطلق پانی موجود نہ ہو تو اس کے ذریعے وضو کیا جائے گا ورنہ اس میں نجاست بھی کر لیا جائے گا۔ کیونکہ اس سے حاصل ہونے والی طہارت مشکوک ہے۔

بہت سے پانی کے ذریعے کپڑے یا جسم پر لگی ہوئی نجاست کو زائل کیا جاسکتا ہے۔

بَابُ ذِكْرِ خَبَرٍ رَوَى عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي نَفْيِ تَنْجِيسِ الْمَاءِ  
بِلَفْظٍ مُجْمَلٍ غَيْرِ مُفَسِّرٍ بِلَفْظٍ عَامٍ مُرَادُهُ خَاصٌّ

باب 70: نبی اکرم ﷺ سے منقول اس روایت کا تذکرہ جس میں پانی کے ناپاک ہونے کی نفی کی گئی ہے جو ”مجمّل“ لفظ کے ذریعے ہے جس کی وضاحت نہیں کی گئی اور یہ عام لفظ کے ذریعے ہے جس کی مراد مخصوص ہے

91- سند حدیث نا اَحْمَدُ بْنُ الْمِقْدَامِ الْعَجَلِيُّ، وَمُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى الْقُطَيْبِيُّ قَالَا: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَكْرٍ، نَا شُعْبَةُ، عَنْ سَمَائِكَ، عَنْ عِكْرِمَةَ، عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ:

أَرَادَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يَتَوَضَّأَ، فَقَالَتْ امْرَأَةٌ مِنْ نِسَائِهِ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، إِنِّي قَدْ تَوَضَّأْتُ مِنْ هَذَا، فَتَوَضَّأَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَالَ: الْمَاءُ لَا يَنْجِسُهُ شَيْءٌ

توضیح روایت: ہذا حدیث اَحْمَدُ بْنُ الْمِقْدَامِ

❖ ❖ (امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ کہتے ہیں: -- احمد بن مقدم عجل اور محمد بن یحییٰ قطعی -- محمد بن بکر -- شعبہ -- ہاک --

عکرمہ) کے حوالے سے روایت نقل کرتے ہیں: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں:

نبی اکرم ﷺ نے وضو کرنے کا ارادہ کیا تو نبی اکرم ﷺ کی ازواج میں سے کسی نے عرض کی: یا رسول اللہ! اس (برتن کے ذریعے) میں نے وضو کیا ہے تو نبی اکرم ﷺ نے وضو کر لیا اور ارشاد فرمایا: پانی کی کوئی چیز ناپاک نہیں کرتی ہے۔

روایت کے یہ الفاظ احمد بن مقدم کے نقل کردہ ہیں۔

بَابُ ذِكْرِ الْخَبَرِ الْمُفَسِّرِ لِلْفُظْيَةِ الْمُجْمَلَةِ الَّتِي ذَكَرْتُهَا

وَالدَّلِيلُ عَلَى أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّمَا أَرَادَ بِقَوْلِهِ: الْمَاءُ لَا يَنْجِسُهُ شَيْءٌ بَعْضَ الْمِيَاهِ لَا كُلَّهَا، وَإِنَّمَا أَرَادَ الْمَاءَ الَّذِي هُوَ قَلْتَانِ فَكَثُرَ لَا مَا دُونَ الْقَلْتَيْنِ مِنْهُ

باب 71: میری ذکر کردہ ”مجمّل“ روایت کے الفاظ کی وضاحت کرنے والی روایت کا تذکرہ

اور اس بات کی دلیل کا تذکرہ کہ نبی اکرم ﷺ نے اپنے اس فرمان

”پانی کو کوئی چیز ناپاک نہیں کرتی“۔

حدیث 91 الجامع للترمذی ابواب الطہارۃ عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم باب الرخصة فی دلت رقم الحدیث

63 سنن ابی داؤد کتاب الطہارۃ باب الباء لا یجنب رقم الحدیث 62 سنن الدارمی کتاب الطہارۃ باب الوضوء فصل

وضوء المرأة رقم الحدیث 768 المستدرک علی الصحیحین للحاکم کتاب الطہارۃ وإما حدیث عائشة رقم الحدیث

515 سنن ابی ماجہ کتاب الطہارۃ وسنتها باب الرخصة بفضل وضوء المرأة رقم الحدیث 367 السنن الصغری کتاب

السیدة رقم الحدیث 324 مصنف عبد الرزاق الصنعانی باب سؤر الحائض رقم الحدیث 379 مصنف ابی شیمہ

کتاب الطہارات فی الوضوء بفضل المرأة رقم الحدیث: 352

سے بعض مخصوص قسم کے پانی مراد لئے ہیں ہر قسم کا پانی مراد نہیں ہے اور اس پانی سے مراد وہ پانی ہے جو دو قلعے یا اس سے زیادہ ہو۔ دو قلعے سے کم پانی مراد نہیں ہے۔

**92 - سند حدیث:** نَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْمُبَارَكِ الْمُخَرَّمِيُّ، وَمُوسَى بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْمَسْرُوقِيُّ، وَأَبُو الْأَزْهَرِ حَوْثَرَةُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْبَصْرِيُّ قَالُوا: حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ، نَا الْوَلِيدُ بْنُ كَثِيرٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ جَعْفَرِ بْنِ الزُّبَيْرِ، أَنَّ عُبَيْدَ اللَّهِ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ حَدَّثَهُمْ، أَنَّ أَبَاهُ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عُمَرَ حَدَّثَهُمْ،  
متن حدیث: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سُئِلَ عَنِ الْمَاءِ وَمَا يَنْبُؤُهُ مِنَ الدَّوَابِّ وَالسِّبَاعِ، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِذَا كَانَ الْمَاءُ قُلْتَيْنِ لَمْ يَحْمِلِ الْخَبَثَ

توضیح روایت: هَذَا حَدِيثُ حَوْثَرَةَ، وَقَالَ مُوسَى بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ، عَنْ أَبِيهِ، وَقَالَ أَيُّضًا: لَمْ يَنْجَسْهُ شَيْءٌ، وَأَمَّا الْمُخَرَّمِيُّ فَإِنَّهُ حَدَّثَنَا بِهِ مُخْتَصَرًا، وَقَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِذَا كَانَ الْمَاءُ قُلْتَيْنِ لَمْ يَحْمِلِ الْخَبَثَ، وَلَمْ يَذْكُرْ مَسْأَلَةَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْمَاءِ وَمَا يَنْبُؤُهُ مِنَ الدَّوَابِّ وَالسِّبَاعِ

❦ (امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ کہتے ہیں:)-- محمد بن عبد اللہ بن مبارک مخرمی اور موسیٰ بن عبد الرحمن مسروق اور ابو الازہر حوثرہ بن محمد بصری -- ابو اسامہ -- ولید بن کثیر -- محمد بن جعفر بن زبیر (کے حوالے سے روایت نقل کرتے ہیں:) عبید اللہ بن عبد اللہ بن عمر نے انہیں حدیث بیان کی -- ان کے والد حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے انہیں حدیث بیان کی۔

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس پانی کے بارے میں دریافت کیا گیا جس پر جانور اور درندے آکر (پی لیتے ہیں) تو آپ نے ارشاد فرمایا: جب پانی وہ قلعے ہو جائے تو وہ ناپاک نہیں ہوتا۔  
روایت کے یہ الفاظ حوثرہ نامی راوی کے ہیں۔

ایک اور روایت میں یہ الفاظ ہیں:

”کوئی چیز اسے ناپاک نہیں کرتی ہے۔“

جہاں تک مخرمی نامی راوی کا تعلق ہے تو انہوں نے یہ روایت ہمیں مختصر طور پر سنائی ہے جس میں یہ الفاظ ہیں۔  
”جب پانی دو قلعے ہو تو وہ ناپاک نہیں ہوتا۔“

حدیث 92 الجامع للترمذی ابواب الطہارة عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم باب منه آخر رقم الحدیث 65 سنن ابی داؤد کتاب الطہارة باب ما ینجس الباء رقم الحدیث 58 سنن ابن ماجہ کتاب الطہارة وسنن ابی داؤد کتاب الطہارة باب ما ینجس الباء رقم الحدیث 514 سنن الدارمی کتاب الطہارة باب قدر الباء الذی لا ینجس رقم الحدیث 166 المستدرک علی الصحیحین للحاکم کتاب الطہارة رقم الحدیث 47 السنن الصغری کتاب الطہارة ذکر البقرة باب التوقیت فی الباء رقم الحدیث 52 مصنف ابن ابی شیمہ کتاب الطہارات الباء اذا کان قلتین او اکثر رقم الحدیث 1509 السنن الکبریٰ للبیہقی کتاب الطہارة التوقیت فی الباء رقم الحدیث 50



انہوں نے اس روایت میں اس بات کا تذکرہ نہیں کیا کہ نبی اکرم ﷺ سے اس پانی کے بارے میں دریافت کیا گیا جس میں سے جانور یا درندے آکر پیتے ہیں۔

بَابُ النَّهْيِ عَنِ اغْتِسَالِ الْجُنُبِ فِي الْمَاءِ الدَّائِمِ بِلَفْظِ عَامٍ مُرَادُهُ خَاصٌّ  
وَلَيْهِ دَلِيلٌ عَلَى أَنَّ قَوْلَهُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: الْمَاءُ لَا يَنْجِسُهُ شَيْءٌ لَفْظٌ عَامٌ مُرَادُهُ خَاصٌّ عَلَى  
مَا بَيَّنْتُ قَبْلُ أَرَادَ الْمَاءَ الَّذِي يَكُونُ قَلَّتَيْنِ فَصَاعِدًا

باب 12: جنبی شخص کے ٹھہرے ہوئے پانی میں غسل کرنے کی ممانعت

جو عام لفظ کے ذریعے منقول ہے لیکن اس کی مراد ”خاص“ ہے۔ اس میں اس بات کی دلیل موجود ہے کہ نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان: ”پانی کو کوئی چیز ناپاک نہیں کرتی ہے۔“

یہ لفظ عام ہیں لیکن اس کی مراد ”خاص“ ہے جیسا کہ میں اس سے پہلے یہ بات بیان کر چکا ہوں۔

نبی اکرم ﷺ نے اس کے ذریعے وہ پانی مراد لیا ہے جو دو قلعے یا اس سے زیادہ ہو۔

93 - سند حدیث: نَا يُونُسُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلَى، نَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ وَهَبٍ، أَخْبَرَنِي عَمْرُو بْنُ الْحَارِثِ، عَنْ بُكَيْرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَهُ، أَنَّ أَبَا السَّائِبِ مَوْلَى هِشَامِ بْنِ زُهْرَةَ حَدَّثَهُ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا هُرَيْرَةَ يَقُولُ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

مَنْ حَدِيث: لَا يَغْتَسِلُ أَحَدُكُمْ فِي الْمَاءِ الدَّائِمِ وَهُوَ جُنُبٌ.

قَالَ: كَيْفَ يَفْعَلُ يَا أَبَا هُرَيْرَةَ؟ قَالَ: يَتَنَاولُهُ تَنَاولًا

❦❦ (امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ کہتے ہیں:)-- یونس بن عبد الاعلی-- عبد اللہ بن وہب-- عمرو بن حارث-- بکیر بن عبد اللہ

-- ابوسائب مولى هشام بن زهره (کے حوالے سے روایت نقل کرتے ہیں:) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

”کوئی بھی شخص ٹھہرے ہوئے پانی میں ایسی حالت میں غسل نہ کرے کہ وہ جنبی ہو۔“

راوی بیان کرتے ہیں: (راوی نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے دریافت کیا) اے ابو ہریرہ! پھر وہ کیا کرے؟ حضرت

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے جواب دیا: وہ پانی حاصل کر لے۔

حدیث 93 صحیح مسلم کتاب الطہارۃ باب النہی عن الاغتسال فی الماء الدائم رقم الحدیث 452 صحیح ابن حبان

کتاب الطہارۃ باب الماء ذکر الرجرج عن اغتسال الجنب فی اقل من القلتین من الماء رقم الحدیث 1268 نس ابن

ماحہ کتاب الطہارۃ وسنہا ابواب التیمم باب الجنب ینغسل فی الماء الدائم رقم الحدیث 602 نس ابن صغری سور

النہرۃ صفۃ الوضوء باب النہی عن اغتسال الجنب فی الماء الدائم رقم الحدیث 220 نس الدارقطنی کتاب الطہارۃ

باب الاغتسال فی الماء الدائم رقم الحدیث 112 شرح معانی الآثار للطحاوی باب الماء یقع فیہ النجسۃ رقم الحدیث

بَابُ النَّهْيِ عَنِ الْوُضُوءِ مِنَ الْمَاءِ الدَّائِمِ الَّذِي قَدْ بَيَّنَّ فِيهِ

وَالنَّهْيِ عَنِ الشَّرْبِ مِنْهُ بِذِكْرِ لَفْظِ عَامٍ مُرَادُهُ خَاصٌّ

باب 73. ایسا ٹھہرا ہوا پانی جس میں پیشاب کر دیا گیا ہو اس کے ذریعے وضو کرنے کی ممانعت

اور اس میں سے پینے کی ممانعت۔ جو عام لفظ کے ذریعے مذکور ہے، لیکن اس کی مراد "خاص" ہے

94۔ سند حدیث: نَا يُؤْنُسُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلَى، أَخْبَرَنَا أَنَسُ بْنُ عِيَاضٍ، عَنِ الْخَارِثِ وَهُوَ ابْنُ أَبِي ذُبَابٍ، عَنْ

عَطَاءِ بْنِ مَيْسَاءَ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ:

مَنْ شَرِبَ، لَا يَبُولَ أَحَدُكُمْ فِي الْمَاءِ الدَّائِمِ، ثُمَّ يَتَوَضَّأُ مِنْهُ أَوْ يَشْرَبُ

❦❦ (امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ کہتے ہیں)۔۔۔ یونس بن عبد الاعلیٰ۔۔۔ انس بن عیاض۔۔۔ حارث۔۔۔ بن ابوذباب۔۔۔ عطاء بن میناء

(بن میناء کے حوالے سے روایت نقل کرتے ہیں) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں

"کوئی بھی شخص ٹھہرے ہوئے پانی میں ہرگز پیشاب نہ کرے کہ پھر وہ اسی میں سے وضو کرے گا یا اس میں سے پئے گا۔"

بَابُ الْأَمْرِ بِغَسْلِ الْإِنَاءِ مِنْ وَلُوغِ الْكَلْبِ

وَالدَّلِيلُ عَلَى أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّمَا أَمَرَ بِغَسْلِ الْإِنَاءِ مِنْ وَلُوغِ الْكَلْبِ تَطْهِيرًا

لِلْإِنَاءِ، لَا عَلَى مَا ادَّعَى بَعْضُ أَهْلِ الْعِلْمِ أَنَّ الْأَمْرَ بِغَسْلِهِ أَمْرٌ تَعْبُدِي، وَأَنَّ الْإِنَاءَ طَاهِرٌ وَالْوُضُوءُ

وَالْاِغْتِسَالُ بِذَلِكَ الْمَاءِ جَائِزٌ، وَشُرْبُ ذَلِكَ الْمَاءِ طَلَقٌ مُبَاحٌ

باب 74: کتے کے (برتن میں) منہ ڈالنے پر برتن کو دھونے کا حکم

اور اس بات کی دلیل کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے کتے کے منہ ڈالنے کی وجہ سے برتن کو دھونے کا حکم اس لئے دیا ہے تاکہ

برتن کو پاک کیا جائے۔ ایسا نہیں ہے جیسا کہ بعض اہل علم نے اس بات کا دعویٰ کیا ہے کہ برتن کو دھونے کا حکم امر تعبدی

ہے اور برتن پاک ہوتا ہے اور ایسے پانی (ج میں کتے نے منہ ڈالا ہو) کے ذریعے وضو یا غسل کرنا جائز ہے اور ایسے

پانی کو پی لینا مطلق طور پر مباح ہے۔

95۔ سند حدیث: نَا يَغْفُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الدَّورَقِيُّ، نَا ابْنُ عُثَيْبَةَ، عَنْ هِشَامِ بْنِ حَسَّانَ، وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ

بَشَّارٍ، حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ صَدَقَةَ، وَحَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ بَشِيرٍ بْنُ مَنْصُورٍ السُّلَمِيُّ، نَا عُمَرُ بْنُ الْأَعْلَى، وَحَدَّثَنَا

مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى الْقُطَيْبِيُّ، نَا مُحَمَّدُ بْنُ مَرْوَانَ قَالُوا: نَا هِشَامُ بْنُ حَسَّانَ، وَحَدَّثَنَا جَمِيلُ بْنُ الْحَسَنِ قَالَ

حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَرْوَانَ، عَنْ هِشَامٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِيرِينَ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

قَالَ:

متن حدیث طہور اثناء اَحَدِکُمْ اِذَا وَلَغَ فِیْهِ الْکَلْبُ اَنْ یَّغْسَلَ سَبْعَ مَرَّاتٍ، الْاُولٰی مِنْهُنَّ بِالتَّرَابِ وَقَالَ الدَّورَقِیُّ: اَوَّلُهَا بِتُرَابٍ وَقَالَ الْقُطَیْمِیُّ: اَوَّلُهَا بِالتَّرَابِ

❦ (امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ کہتے ہیں:)-- یعقوب بن ابراہیم دورقی -- ابن علیہ -- ہشام بن حسان -- محمد بن بشار -- ابراہیم بن صدقہ -- اسماعیل بن بشیر بن منصور سلیمی -- عبدالاعلیٰ -- محمد بن یحییٰ قطعی -- محمد بن مردان -- ہشام بن حسان -- جمیل بن حسن -- محمد بن مردان -- ہشام -- محمد بن سیرین (کے حوالے سے روایت نقل کرتے ہیں:) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

”کسی بھی شخص کے برتن کے پاک کرنے کا طریقہ جبکہ کتا اس میں منہ ڈال چکا ہو یہ ہے کہ اسے سات مرتبہ دھویا جائے جس میں سے پہلی مرتبہ مٹی سے دھویا جائے۔“

دورقی روایت میں یہ الفاظ ہیں: پہلی مرتبہ مٹی کے ساتھ دھویا جائے۔“

قطعی کی روایت میں یہ الفاظ ہیں: ”پہلی مرتبہ مٹی کے ساتھ دھویا جائے۔“

86۔ سند حدیث: نا عَبْدُ الْجَبَّارِ بْنُ الْعَلَاءِ، نا سُفْيَانُ، عَنْ أَبِي الزِّنَادِ، عَنِ الْأَعْرَجِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: طَهُورُ اِنَاءٍ اَحَدِکُمْ اِذَا وَلَغَ فِیْهِ الْکَلْبُ اَنْ یَّغْسِلَهُ سَبْعَ مَرَّاتٍ

❦ (امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ کہتے ہیں:)-- عبد الجبار بن علاء -- سفیان -- ابو الزناد -- اعرج کے حوالے سے روایت نقل کرتے ہیں: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

”کسی شخص کے برتن کے پاک کرنے کا طریقہ جبکہ کتا اس میں منہ ڈال چکا ہو یہ ہے کہ اسے سات مرتبہ دھویا جائے۔“

حدیث 95 صحیح مسلم 'کتاب الطہارۃ' باب حکم ولو غ الکلب رقم الحدیث: 446 'سنن ابی داؤد' کتاب الطہارۃ' باب الوضوء سور الکلب' رقم الحدیث 65 'الحامم للترمذی' ابواب الطہارۃ عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم' باب ما جاء فی سور الکلب' رقم الحدیث 87 'السنن الصغری' کتاب البیاء' باب تعفیر الاناء بالترااب من ولو غ الکلب لیه' رقم الحدیث 338 'صحیح ابن حبان' کتاب الطہارۃ' باب الاسار' ذکر البیان بان البرء مامور عند عسہ الاء من ولو غ الکلب' رقم الحدیث 1313 'المستدرک علی الصحیحین للحاکم' کتاب الطہارۃ' واما حدیث عائشہ' رقم الحدیث 519 'مصنف ابن ابی شیبہ' کتاب الطہارات' فی الکلب یلغ فی الاناء' رقم الحدیث 1809 'مصنف عبد الرزاق الصغری' باب الکلب ینع فی الاء' رقم الحدیث 322 'السنن الکبریٰ للنسائی' کتاب الطہارۃ' عمل الاء من ولو غ الکلب سعا' رقم الحدیث 66 'سنن الدارقطنی' کتاب الطہارۃ' باب ولو غ الکلب فی الاناء' رقم الحدیث 157 'شرح معانی الآثار بصحوی' باب سور الکلب' رقم الحدیث 50 'مسند احمد بن حنبل' مسند ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ' رقم الحدیث 9328 'مسند الشافعی' باب ما حرج من کتاب الوضوء' رقم الحدیث 5 'مسند الحبیذی' احادیث ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ رقم الحدیث 937 'مسند اسحاق بن راہویہ' ما یروی عن ابی عثمان التیمی عبد الرحمن بن من وعن' رقم

97 - سند حدیث: نا جمیل بن الحسن، نا ابو ہمام یحییٰ مَحْمَد بن مروان، حَدَّثَنَا هِشَامٌ، عَنْ مُحَمَّدٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ أَبُو الْقَاسِمِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

إِذَا شَرِبَ الْكَلْبُ مِنَ الْإِنَاءِ فَإِنَّ طُهُورَهُ أَنْ يَغْسَلَ مَسَّحَ مَرَّاتٍ أَوَّلَهَا بِتَرَابٍ

\*\*\* (امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ کہتے ہیں:)-- جمیل بن حسن-- ابو ہمام محمد بن مروان-- ہشام-- محمد (کے حوالے سے روایت نقل کرتے ہیں: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

”جب کتا کسی برتن میں سے کچھ پی لے تو اسے پاک کرنے کا طریقہ یہ ہے کہ اسے سات مرتبہ دھویا جائے جس میں سے پہلی مرتبہ مٹی کے ساتھ دھویا جائے۔“

### بَابُ الْأَمْرِ بِإِهْرَاقِ الْمَاءِ الَّذِي وَلَغَ فِيهِ الْكَلْبُ

وَعَسَلِ الْإِنَاءِ مِنْ وَلُوغِ الْكَلْبِ وَفِيهِ دَلِيلٌ عَلَى نَقْضِ قَوْلٍ مَنْ زَعَمَ أَنَّ الْمَاءَ طَاهِرًا، وَالْأَمْرُ بِغَسْلِ الْإِنَاءِ تَعَبُّدًا، إِذْ غَيْرُ جَائِزٍ أَنْ يَأْمُرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِهَرَاقَةِ مَاءٍ طَاهِرٍ غَيْرِ نَجِسٍ

باب 75: جس پانی میں کتے نے منہ ڈالا ہو اسے بہانے کا حکم ہونا

اور کتے کے منہ ڈالنے کی وجہ سے برتن کو دھونے کا حکم ہونا

اس میں اس بات کی دلیل موجود ہے جو اس شخص کے موقف کے خلاف ہے جو اس بات کا قائل ہے کہ پانی پاک ہوتا ہے اور

حدیث 97: صحیح البخاری کتاب الوضوء باب الاستحباب وترا رقم الحدیث: 159 'صحیح مسلم' کتاب الطہارۃ باب کراہۃ غس البتوضء وغیرہ یدہ مشکوک فی نجاستہا فی الإناء رقم الحدیث 442 'صحیح ابن حبان' کتاب الطہارۃ باب سنن الوضوء ذکر الامر بغسل یدیین المستیقظ ثلاثا قبل ادخالہما الإناء رقم الحدیث: 1068 'موطا مالک' کتاب ائہارۃ باب وضوء السائم اذا قام الی الصلاۃ رقم الحدیث: 36 'سنن ابی داؤد' کتاب الطہارۃ باب فی الرجل یدخل یدہ فی الإناء قبل ان یغسلہا رقم الحدیث 95 'سنن ابن ماجہ' کتاب الطہارۃ وسنہا باب فی الرجل یتقیظ من مدمہ رقم الحدیث 392 'الجامع للترمذی' ابواب الطہارۃ عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم باب ما جاء اذا استیقظ احدکم من مدمہ رقم الحدیث 26 'السنن الصغری' کتاب الطہارۃ تاویل قوله عز وجل اذا قمتم الی الصلاۃ فغسلوا وجوهکم رقم الحدیث: 1 'مصحف ابن ابی شیبہ' کتاب الطہارات فی الرجل یتنبہ من نومہ فیدخل یدہ فی الإناء رقم الحدیث 1034 'السنن الکبریٰ للنسائی' ذکر ما ینقص الوضوء وما لا ینقصہ الامر بالوضوء للسائم المصطحع رقم الحدیث 149 'مشکل الآثار للطحاوی' باب بیان مشکل ما روى عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رقم الحدیث 4458 'سنن الدارقطنی' کتاب الطہارۃ باب غسل یدیین لمن استیقظ من نومہ رقم الحدیث: 105 'مسند احمد بن حنبل' مسند ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ رقم الحدیث: 7120 'مسند الشافعی' باب ما خرج من کتاب الوضوء رقم الحدیث 21 'مسند الطیالسی' احادیث المساء ما اسند ابو ہریرۃ وابو صالح رقم الحدیث 2529 'مسند الحبیسی' احادیث ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ رقم الحدیث: 924 'مسند ابی یعلیٰ الموصلی' مسند ابی ہریرۃ رقم الحدیث 5836 'المعجم الاوسط بنظر ابی' باب الالف من اسمہ احمد رقم الحدیث 953

برتن کو دھونے کا حکم "امر تعبدی" ہے کیونکہ یہ بات جائز نہیں ہے کہ نبی اکرم ﷺ ایسے پاک پانی کو بہانے کا حکم دے دیں جو ناپاک نہیں ہے۔

**98 - سند حدیث:** نَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى، نَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ الْخَلِيلِ، حَدَّثَنَا ابْنُ عَلِيٍّ، أَخْبَرَنَا الْأَعْمَشُ، عَنْ أَبِي زَرِينٍ، وَأَبِي صَالِحٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
مَنْ حَدِيثٍ إِذَا وَلَعَ الْكَلْبُ فِي إِنَاءٍ أَحَدَكُمْ فَلْيَهْرِقْهُ وَلْيَغْسِلْهُ سَبْعَ مَرَّاتٍ  
وَإِذَا انْقَطَعَ بِشَيْءٍ أَحَدَكُمْ فَلَا يَغْمِسْ فِيهِ حَتَّى يُصْلِحَهُ

\*\*\* (امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ کہتے ہیں: -- محمد بن یحییٰ -- اسماعیل بن خلیل -- ابن علی -- اعمش -- ابو زرین اور ابوصالح) کے حوالے سے روایت نقل کرتے ہیں: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں: "جب کسی شخص کے برتن میں منہ ڈال دے تو وہ اس (میں موجود پانی) کو بہا دے اور اسے سات مرتبہ دھوئے اور جب کسی شخص کے جوتے کا تسمہ ٹوٹ جائے تو وہ اسے ٹھیک کرنے سے پہلے اسے پہن کر نہ چلے۔"

### بَابُ النَّهْيِ عَنْ غَمْسِ الْمُسْتَقِظِ مِنَ النَّوْمِ يَدَهُ فِي الْإِنَاءِ قَبْلَ غَسْلِهَا

**باب 76:** نیند سے بیدار ہونے والے شخص کے لئے ہاتھ کو دھونے سے پہلے برتن میں ڈالنے کی ممانعت

**99 - سند حدیث:** نَا عَبْدُ الْجَبَّارِ بْنُ الْعَلَاءِ، وَسَعِيدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْمَخْزُومِيُّ قَالَا: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ:  
مَنْ حَدِيثٍ إِذَا اسْتَقِظَ أَحَدُكُمْ مِنْ نَوْمِهِ فَلَا يَغْمِسْ يَدَهُ فِي الْإِنَاءِ حَتَّى يَغْسِلَهَا ثَلَاثًا؛ فَإِنَّهُ لَا يَذْرَى ابْنَ بَاتِلَ يَدَهُ

توضیح روایت: ہذا حَدِيثُ عَبْدِ الْجَبَّارِ، غَيْرَ أَنَّهُ قَالَ: عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَوَايَةً

**99** امام شافعی اور جمہور نے اس کے عموم کو اختیار کیا ہے اور بیدار ہونے کے بعد ہاتھ دھونے کو مستحب قرار دیا ہے جبکہ امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ کے نزدیک یہ حکم رات و لی نیند سے بیدار ہونے کے ساتھ مخصوص ہے کیونکہ روایت میں یہ الفاظ ہیں "اس کا ہاتھ رات بھر کہاں رہا ہے"۔ اس حدیث میں موجود سنت اس بات کا تقاضا کرتی ہے کہ دن کے وقت سونے کو بھی رات کے وقت سونے کے ساتھ شامل کیا جائے اور روایت میں رات کی نیند کا ذکر بطور خاص نہیں درکار کیا گیا ہے کیونکہ عام طور پر لوگ رات کے وقت ہی سویا کرتے ہیں جبکہ شیخ رافعی نے "شرح المسند" میں یہ بات بیان کی ہے یہ ہو سکتا ہے کہ یہ بھی کہا جائے کہ رات سونے کے بعد بیدار ہونے والے شخص کے لئے ہاتھ دھونے بغیر برتن میں داخل کرنے کی کراہت دن کے وقت سونے بیدار ہونے والے شخص کے مقابلے میں زیادہ شدید ہو کیونکہ رات کے وقت کی نیند میں (ہاتھ کسی ناپاک چیز کے مس ہونے) کا احتمال زیادہ ہوتا ہے کیونکہ مہر و ان بھی ہے کہ رات کی نیند طویل ہوتی ہے تاہم جمہور کے نزدیک یہ حکم مستحب ہے امام احمد بن حنبل نے رات کی نیند کے بعد بیدار ہونے کی صورت میں اس وجوب پر محمول کیا ہے لیکن یہ حکم دن کی نیند سے بیدار ہونے کے بارے میں نہیں ہے۔

ایک روایت کے مطابق دن کی نیند سے بیدار ہونے کے وقت ہاتھ کو دھونا ان کے نزدیک بھی مستحب ہے۔



❖❖ (امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ کہتے ہیں: ) -- عبد الجبار بن علاء اور سعید بن عبد الرحمن مخزومی -- سفین -- ابن شہاب ہری -- ابو سلمہ ( کے حوالے سے روایت نقل کرتے ہیں: ) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں ”جب کوئی شخص نیند سے بیدار ہو تو اپنا ہاتھ اس وقت تک برتن میں نہ ڈالے جب تک وہ اسے تین مرتبہ دھو نہ لے“ کیونکہ وہ یہ بات نہیں جانتا کہ اس کا ہاتھ رات بھر کہاں رہا تھا۔“

روایت کے یہ الفاظ عبد الجبار نامی راوی کے ہیں تاہم انہوں نے یہ بات بیان کی ہے۔ یہ روایت حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے منقول ہے۔

بَابُ ذِكْرِ الدَّلِيلِ عَلَى أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّمَا أَرَادَ بِقَوْلِهِ فَإِنَّهُ لَا يَذْرَى أَيْنَ بَاتَتْ يَدُهُ مِنْهُ أَيْ أَنَّهُ لَا يَذْرَى أَيْنَ أَتَتْ يَدُهُ مِنْ جَسَدِهِ

باب 77: اس بات کی دلیل کا تذکرہ کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے اس فرمان:

”وہ شخص یہ بات نہیں جانتا کہ اس کا ہاتھ رات بھر کہاں رہا ہے“

اس سے مراد یہ لیا ہے کہ وہ شخص یہ بات نہیں جانتا کہ اس کا ہاتھ اس کے جسم کے کون سے حصے تک آیا تھا؟

100 - سند حدیث: نَا مُحَمَّدُ بْنُ الْوَلِيدِ بِخَيْرٍ غَرِيبٌ، نَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ، نَا شُعْبَةُ، عَنْ خَالِدِ الْحَذَّاءِ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ شَقِيقٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِذَا اسْتَيْقَظَ أَحَدُكُمْ مِنْ نَوْمِهِ فَلَا يَغْمِسْ يَدَهُ فِي إِنْاءِهِ أَوْ فِي وَضُوئِهِ حَتَّى يَغْسِلَهَا؛ فَإِنَّهُ لَا يَذْرَى أَيْنَ أَتَتْ يَدُهُ مِنْهُ

❖❖ (امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ کہتے ہیں: ) -- محمد بن ولید -- محمد بن جعفر -- شعبہ -- خالد حذاء -- عبد اللہ بن شقیق کے حوالے سے نقل کرتے ہیں حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

جب کوئی شخص نیند سے بیدار ہو تو وہ اپنا ہاتھ برتن میں (راوی کو شک ہے یا شاید یہ الفاظ ہیں) وضو کے پانی میں اس وقت تک داخل نہ کرے جب تک وہ اسے دھو نہیں لیتا کیونکہ وہ یہ بات نہیں جانتا کہ اس کا ہاتھ کہاں سے آیا ہے؟ (یعنی اس کے جسم کے کون سے حصے پہ لگا ہے؟)

بَابُ ذِكْرِ الدَّلِيلِ عَلَى أَنَّ الْمَاءَ إِذَا خَالَطَهُ فَرْتُ مَا يُؤْكَلُ لَحْمُهُ لَمْ يَنْجُسْ

باب 78: اس بات کی دلیل کا تذکرہ کہ جب پانی میں ایسے جانور کا گوبر مل جائے

جس کا گوشت کھایا جاسکتا ہو تو وہ پانی ناپاک نہیں ہوتا

101 - سند حدیث: نَا يُونُسُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلَى، أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ، أَخْبَرَنِي عَمْرُو بْنُ الْحَارِثِ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي هَالَلٍ، عَنْ عُثْبَةَ بْنِ أَبِي عُثْبَةَ، عَنْ نَافِعِ بْنِ جَبْرِ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبَّاسٍ،

متن حدیث: اسے قیل لعمر بن الخطاب حَدَّثَنَا مِنْ شَأْنِ مَسَاعَةِ الْعُسْرَةِ، فَقَالَ عُمَرُ: خَرَجْنَا إِلَى تَبَوُّكَ فِي قَبْطٍ شَدِيدٍ، فَنَزَلْنَا مَنْزِلًا أَصَابَنَا فِيهِ عَطَشٌ حَتَّى ظَنَنَّا أَنَّ رِقَابَنَا سَتَقْطَعُ حَتَّى أَنْ كَانَ الرَّجُلُ لِكَيْذِهِ يَلْتَمِسُ الْمَاءَ فَلَا يَرْجِعُ حَتَّى يَظُنَّ أَنَّ رِقَبَتَهُ سَتَقْطَعُ حَتَّى إِنَّ الرَّجُلَ يَنْحَرُ بَعِيرَهُ فَيَعَصِرُ قَرْنَهُ فَيَشْرِبُهُ وَيَجْعَلُ مَا بَقِيَ عَلَى كَبِدِهِ، فَقَالَ أَبُو بَكْرٍ الصِّدِّيقُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، إِنَّ اللَّهَ قَدْ عَوَّدَكَ فِي الدُّعَاءِ خَيْرًا فَاذْغُ لَنَا، فَقَالَ: اتَّحِبُّ ذَلِكَ؟ قَالَ: نَعَمْ، فَرَفَعَ يَدَيْهِ فَلَمْ يَرْجِعْهُمَا حَتَّى قَالَتِ السَّمَاءُ قَاطَمَتْ، ثُمَّ سَكَتَتْ فَمَلَأُوا مَا مَعَهُمْ، ثُمَّ ذَهَبُوا نَظَرُ فَلَمْ نَجِدْهَا جَازَتْ الْعُسْكَرَ

توضیح مصنف: قَالَ أَبُو بَكْرٍ: فَلَوْ كَانَ مَاءُ الْقَرْبِ إِذَا عَصِرَ نَجَسًا لَمْ يَجْزِ لِلْمَرْءِ أَنْ يَجْعَلَهُ عَلَى كَبِدِهِ لَيَنْجُسَ بَعْضُ بَدَنِهِ، وَهُوَ غَيْرُ وَاجِدٍ لِمَاءٍ طَاهِرٍ يَغْسِلُ مَوْضِعَ النِّجَسِ مِنْهُ، فَأَمَّا شُرْبُ الْمَاءِ النَّجِسِ عِنْدَ خَوْفِ التَّلَفِ إِنْ لَمْ يَشْرَبْ ذَلِكَ الْمَاءَ فَجَائِزٌ أَحْيَاءُ النَّفْسِ بِشُرْبِ مَاءٍ نَجِسٍ، إِذِ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ قَدْ أَبَاحَ عِنْدَ الْإِضْطِرَارِ أَحْيَاءَ النَّفْسِ بِأَكْلِ الْمَيْتَةِ وَالدَّمِ وَلَحْمِ الْخَنَازِيرِ إِذَا خِيفَ التَّلَفُ إِنْ لَمْ يَأْكُلْ ذَلِكَ، وَالْمَيْتَةُ وَالدَّمُ وَلَحْمُ الْخَنَازِيرِ نَجَسٌ مُحَرَّمٌ عَلَى الْمُسْتَفْعَى عَنْهُ مَبَاحٌ لِلْمُضْطَرِّ إِلَيْهِ لِأَحْيَاءِ النَّفْسِ بِأَكْلِهِ، فَكَذَلِكَ جَائِزٌ لِلْمُضْطَرِّ إِلَى الْمَاءِ النَّجِسِ أَنْ يُحْيِيَ نَفْسَهُ بِشُرْبِ مَاءٍ نَجِسٍ إِذَا خَافَ التَّلَفَ عَلَى نَفْسِهِ بِتَرْكِ شُرْبِهِ، فَأَمَّا أَنْ يَجْعَلَ مَاءً نَجَسًا عَلَى بَعْضِ بَدَنِهِ، وَالْعِلْمُ مُحِيطٌ أَنَّهُ إِنْ لَمْ يَجْعَلْ ذَلِكَ الْمَاءَ النَّجِسَ عَلَى بَدَنِهِ لَمْ يَخَفِ التَّلَفَ عَلَى نَفْسِهِ، وَلَا كَانَ فِي امْتِسَاسِ ذَلِكَ الْمَاءِ النَّجِسِ بَعْضَ بَدَنِهِ أَحْيَاءَ نَفْسِهِ بِذَلِكَ، وَلَا عِنْدَهُ مَاءٌ طَاهِرٌ يَغْسِلُ مَا نَجَسَ مِنْ بَدَنِهِ بِذَلِكَ الْمَاءِ فَهَذَا غَيْرُ جَائِزٍ، وَلَا وَاسِعٌ لِأَحَدٍ فِعْلُهُ

❀❀ (امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ کہتے ہیں:)-- یونس بن عبدالاعلیٰ-- ابن وہب-- عمرو بن حارث-- سعید بن ابی ہلال--

عتبہ بن ابوعتبہ-- نافع بن جبیر (کے حوالے سے روایت نقل کرتے ہیں:)

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے کہا گیا کہ آپ ہمیں تنگی کے وقت کے واقعے (یعنی غزوہ تبوک) کے بارے میں بتائیے تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے بتایا: شدید گرمی کے موسم میں ہم تبوک کی طرف روانہ ہوئے۔ ہم نے ایک جگہ پڑاؤ کیا۔ جہاں ہمیں شدید پیاس لاحق ہو گئی تھی۔ یہاں تک کہ ہم نے گمان کیا کہ عنقریب ہماری گردنیں منقطع ہو جائیں گی (یعنی گرمی کی شدت کی وجہ سے ہم فوت ہو جائیں گے پیاس کی شدت کی وجہ سے) یہاں تک کہ یہ عام ہو گیا کہ ایک شخص پانی کی تلاش میں جاتا تھا اور واپس نہیں آتا تھا تو یہ گمان ہوتا تھا کہ وہ مر گیا ہوگا۔ یہاں تک کہ ایک شخص اپنے اونٹ کو قربان کرنا اور پھر اس کے اوجھ کو نچوڑ کر اسے پی لیتا اور جو باقی بچ جاتا اسے اپنے سینے پر رکھ لیتا۔ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے عرض کی۔

حدیث 101 صحیح ابن حبان 'کتاب الطہارۃ' باب النجاسة وتطہیرھا' ذکر الخیر الدال علی ان فرث ما یؤکل لحبہ غیر نجس' رقم الحدیث 1399 'المستدرک علی الصحیحین للحاکم' کتاب الطہارۃ' واما حدیث عائشہ' رقم الحدیث 517 'لیعمر الریحان مسند البزار' واما روی نافع بن جبیر' رقم الحدیث 220 'المعجم الاوسط للطبرانی' باب الداء من

اسہ بکر' رقم الحدیث 3370

یا رسول اللہ! اللہ تعالیٰ آپ کی دعا کی قبولیت کے اثر کو ظاہر کر دیتا ہے تو آپ ہمارے لئے دعا کریں۔ نبی اکرم ﷺ نے دریافت کیا: کیا تم اس بات کو پسند کرتے ہو؟ انہوں نے عرض کی: جی ہاں! تو نبی اکرم ﷺ نے اپنا دست مبارک بند کیا۔ ابھی نبی اکرم ﷺ کا دست مبارک نیچے نہیں آیا تھا کہ آسمان بادلوں سے بھر گیا اور ہر طرف ان کا سایہ ہو گیا اور پھر خوب بارش ہوئی۔ لوگوں کے پاس جتنے بھی برتن تھے انہوں نے انہیں بھر لیا پھر جب ہم نے اس بات کا جائزہ لیا تو ہمیں اپنے شکر کے آگے اور کسی بھی جگہ پر بارش کے آثار نظر نہیں آئے۔

(امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ کہتے ہیں) اگر گوبر کا نچوڑا ہو پانی نجس ہوتا تو آدمی کے لئے یہ بات جائز نہ ہوتی کہ اسے اپنے جگر (یعنی سینے) پر ڈال کر اپنے جسم کے کچھ حصے کو ناپاک کر دے۔ بطور خاص ایسی صورت میں جبکہ اسے پاک پانی بھی نہ مل سکتا ہو جس کے ذریعے وہ اپنے جسم سے نجاست کے مقام کو دھو سکے۔

جہاں تک جان ضائع ہونے کے خوف کے وقت نجس پانی کو پینے کا تعلق ہے کہ اگر آدمی اس پانی کو نہیں پیتا (تو اس کی جان جاسکتی ہے) تو یہ بات جائز ہے کہ نجس پانی پی کر جان کو بچا لیا جائے۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ نے اضطراری حالت میں مردار خون یا خنزیر کا گوشت کھا کر جان بچانے کو مباح قرار دیا ہے جبکہ یہ اندیشہ ہو کہ اگر آدمی نے اسے نہ کھایا تو جان جاسکتی ہے۔

مردار خون اور خنزیر کا گوشت بھی نجس ہیں اور انہیں کھانا اس شخص کے لئے حرام ہے جو اضطراری حالت میں مبتلا نہ ہو اور اضطراری حالت کا شکار شخص کے لئے جان بچانے کے لئے انہیں کھانا مباح ہے۔

اسی طرح نجس پانی کے استعمال کے لئے مجبور شخص کے لئے یہ بات جائز ہے کہ وہ نجس پانی پی کر اپنی جان بچالے جبکہ اسے یہ اندیشہ ہو کہ اگر اس نے وہ پانی نہ پیا تو اس کی جان ضائع ہو سکتی ہے۔

جہاں تک نجس پانی کو جسم کے کچھ حصے پر ڈالنے کا تعلق ہے تو ہر شخص یہ بات جانتا ہے کہ اگر کوئی شخص نجس پانی اپنے جسم پر نہیں ڈالتا تو اس کی جان ضائع ہونے کا اندیشہ نہیں ہے اور نہ ہی اس نجس پانی کو اپنے جسم کے کچھ حصے پر لگا کر جان بچائی جاتی ہے اور نہ ہی آدمی کے پاس ایسا پانی موجود ہے جو پاک اور اس کے ذریعے وہ اپنے جسم پر لگی ہوئی نجاست کو دھو لے تو ایسا کرنا جائز نہیں ہے اور کسی شخص کے لئے ایسا کرنے کی گنجائش نہیں ہے۔

### بَابُ الرُّخْصَةِ فِي الْوُضُوءِ بِسُورِ الْهَرَّةِ

وَالدَّلِيلُ عَلَى أَنَّ خَرَاطِيمَ مَا يَأْكُلُ الْمَيْتَةَ مِنَ السَّبَاعِ، وَمِمَّا لَا يَجُوزُ أَكْلُ لَحْمِهِ مِنَ الدَّوَابِّ وَالطُّيُورِ إِذَا مَاسَ الْمَاءَ الَّذِي دُونَ الْقُلْتَيْنِ وَلَا نَجَاسَةً مَرِيَّةً بِخَرَاطِيمِهَا وَمَا حِيرَهَا إِنَّ ذَلِكَ لَا يَنْحُسُّ الْمَاءَ، إِذَا الْعِلْمُ مُحِيطٌ أَنَّ الْهَرَّةَ تَأْكُلُ الْفَارَّ، وَقَدْ أَبَاحَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْوُضُوءَ بِفَصْلِ سُورِهَا، فَدَلَّتْ سُنَّتُهُ عَلَى أَنَّ خَرْطُومَ مَا يَأْكُلُ الْمَيْتَةَ إِذَا مَاسَ الْمَاءَ الَّذِي دُونَ الْقُلْتَيْنِ لَمْ يَنْحُسْ ذَلِكَ خِلَا الْكَلْبِ الَّذِي قَدْ حَصَّ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْأَمْرِ بِغَسْلِ الْإِنَاءِ مِنْ وَلَوْغِهِ سَعًا، وَحَلَا الْخَنَزِيرِ الَّذِي هُوَ أَنْجَسُ مِنَ الْكَلْبِ أَوْ مِثْلُهُ

## باب 79: بلی کے جوٹھے کے ذریعے وضو کرنے کی اجازت

اور اس بات کی دلیل کہ جو درندے مردار کھاتے ہیں اور جن جانوروں اور پرندوں کا گوشت کھانا جائز نہیں ہے اگر ان کا منہ ایسے پانی کے ساتھ مل جائے جو دو قلعے سے کم ہو اور ان جانوروں کے منہ یا چونچ پر دکھائی دینے والی نجاست نہ لگی ہوئی ہو تو یہ چیز پانی کو ناپاک نہیں کرتی ہے کیونکہ ہر کوئی یہ بات جانتا ہے کہ بلی چوہا کھالتی ہے اور نبی اکرم ﷺ نے بلی کے جوٹھے کے ذریعے وضو کرنے کو مباح قرار دیا ہے تو نبی اکرم ﷺ کی سنت اس بات پر دلالت کرتی ہے کہ جو جانور مردار کھاتا ہے اگر اس کی چونچ ایسے پانی کے ساتھ لگ جاتی ہے جو دو قلعے سے کم ہو تو وہ پانی ناپاک نہیں ہوتا البتہ کتے کا حکم مختلف ہے۔

کیونکہ اس کے منہ ڈالنے کی وجہ سے نبی اکرم ﷺ نے برتن کو سات مرتبہ دھونے کی ترغیب (یعنی ہدایت) دی ہے۔ اور خنزیر کا حکم بھی مختلف ہے کیونکہ وہ کتے سے زیادہ نجس ہے یا اس کی مانند ہے۔

102 - سند حدیث: نا ابو حاتم محمد بن ادريس، نا محمد بن عبد الله بن ابي جعفر الرازي، حدثنا سليمان بن مسافع بن شيبه الحنظلي قال: سمعت منصور ابن صفية بنت شيبه يحدث، عن أمه صفية، عن عائشة،

متن حدیث: اَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَهُمْ: إِنَّهَا لَيْسَتْ بِنَجَسٍ هِيَ كَبَعْضِ أَهْلِ الْبَيْتِ يَعْنِي: الْهَرَّةَ

❦ (امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ کہتے ہیں: -- ابو حاتم محمد بن ادیس -- محمد بن عبد اللہ بن ابو جعفر رازی -- سلیمان بن مسافع بن شیبہ حنظلی -- منصور ابن صفیہ بنت شیبہ -- اپنی والدہ صفیہ بنت شیبہ -- کے حوالے سے نقل کرتے ہیں سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں۔

نبی اکرم ﷺ نے ان لوگوں سے فرمایا تھا: یہ ناپاک نہیں ہے۔ یہ تمہارے گھر کے ایک فرد کی طرح ہے۔ (راوی کہتے ہیں) ان کی مراد بلی تھی۔

103 - سند حدیث: نا محمد بن يحيى، نا إبراهيم بن الحَكَم بن اَبان، حَدَّثَنِي أَبِي، عَنْ عِكْرِمَةَ قَالَ: كَانَ أَبُو قَتَادَةَ يَتَوَضَّأُ مِنَ الْإِنَاءِ وَالْهَرَّةُ تَشْرَبُ مِنْهُ

امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ اور امام محمد رحمہ اللہ کے نزدیک بلی کے جوٹھے کو استعمال کرنا مکروہ ہے۔ اسی طرح کی روایت حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما اور حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے بھی منقول ہے۔ البتہ امام مالک رحمہ اللہ امام اوزاعی رحمہ اللہ اور امام ابو یوسف رحمہ اللہ کے نزدیک بلی کے جوٹھے میں کوئی حرج نہیں ہے۔

حدیث 102 سن الدارقطني كتاب الطهارة باب سؤر الهرة رقم الحديث 184 السنن الكبرى للسيهقي كتاب الصهارة حواء ابواب ما يفسد الماء باب سؤر الهرة رقم الحديث 1091

حدیث 103 سن ابن ماجه كتاب الطهارة وستها باب الوضوء سؤر الهرة رقم الحديث 366 المستدرک علی الصحیحین للحاکم ومن كتاب الامامة اما حدیث عبد الرحمن بن مهدی رقم الحديث 871

وَقَالَ عِكْرِمَةُ، قَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

الْهَرَّةُ مِنْ مَنَاعِ النَّبَتِ

❦ (امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ کہتے ہیں:)-- محمد بن یحییٰ-- ابراہیم بن حکم بن ابان-- اپنے والد (کے حوالے سے روایت

نقل کرتے ہیں:)-- عکرمہ بیان کرتے ہیں:

حضرت ابوقادہ رضی اللہ عنہ کسی برتن سے وضو کیا کرتے تھے حالانکہ بلی نے اس برتن سے پانی پیا ہوتا تھا۔

عکرمہ بیان کرتے ہیں: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے یہ بات بیان کی ہے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے

”بلی گھر کے سامان کا حصہ ہے۔“

104- سند حدیث: تَابُ يُونُسُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلَى الصَّدِيقِيُّ، أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ، أَنَّ مَالِكًا حَدَّثَهُ، عَنْ إِسْحَاقَ بْنِ

عَبْدِ اللَّهِ وَهْرَ ابْنِ أَبِي طَلْحَةَ، عَنْ حُمَيْدَةَ بِنْتِ عُبَيْدِ بْنِ رِفَاعَةَ، عَنْ كَبْشَةَ بِنْتِ كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ، وَكَانَتْ

تَحْتَ ابْنِ أَبِي قَتَادَةَ،

أَنَّ أَبَا قَتَادَةَ دَخَلَ عَلَيْهَا فَسَكَبَتْ لَهُ وَضُوءًا، فَجَاءَتْ هَرَّةٌ تَشْرَبُ مِنْهُ فَاصْغَى لَهَا أَبُو قَتَادَةَ الْإِنَاءَ حَتَّى

شَرِبَتْ قَالَتْ كَبْشَةُ فَرَأَيْتُ أَنْظُرُ إِلَيْهِ فَقَالَ: اتَّعَجِبِينَ يَا بِنْتُ أَخِي؟ قَالَتْ: فَقُلْتُ: نَعَمْ، فَقَالَ: إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ

صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: إِنَّهَا لَيَسْتَبْجِسُ إِنَّمَا هِيَ مِنَ الطَّوَافِينَ عَلَيْكُمْ أَوْ الطَّوَافَاتِ

❦ (امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ کہتے ہیں:)-- یونس بن عبدالاعلیٰ صدیق-- ابن وہب-- امام مالک-- اسحاق بن

عبداللہ-- ابن ابوطحہ-- حمیدہ بنت عبید بن رفاعہ کے حوالے سے روایت نقل کرتے ہیں کبشہ بنت کعب بن مالک بیان کرتی ہیں:

وہ خاتون حضرت ابوقادہ رضی اللہ عنہ کے صاحبزادے کی اہلیہ تھیں۔ وہ خاتون بیان کرتی ہیں۔ حضرت ابوقادہ رضی اللہ عنہ ان کے ہاں

تشریف لائے۔ اس خاتون نے ان کے لئے وضو کا پانی رکھا تو ایک بلی آئی اور اس پانی میں سے پینے لگی۔ تو حضرت ابوقادہ رضی اللہ عنہ

حدیث 104: موطا مالک کتاب الطہارۃ باب الطہور للوضوء رقم الحدیث: 41 الجامع للترمذی ابواب الطہارۃ عن

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم باب ما جاء فی سور الہرۃ رقم الحدیث: 88 سنن الدارمی کتاب الطہارۃ باب الہرۃ

اذا ولغت فی الإناء رقم الحدیث: 769 سنن ابی داؤد کتاب الطہارۃ باب سور الہرۃ رقم الحدیث: 68 سنن ابن ماجہ

کتاب الطہارۃ وسننہا باب الوضوء بسور الہرۃ رقم الحدیث: 364 صحیح ابن حبان کتاب الطہارۃ باب الاسار ذکر

الخمر اندال عنی ان اسار السباع کلھا طاہرۃ رقم الحدیث: 1315 السنن الصغریٰ سور الہرۃ رقم الحدیث: 67 مصنف

عبد الرزاق الصنعانی باب سور الہرۃ رقم الحدیث: 338 مصنف ابن ابی شیبۃ کتاب الطہارات من رخص فی الوضوء

سور الہرۃ رقم الحدیث: 324 السنن الکبریٰ للنسائی کتاب الطہارۃ سور الہرۃ رقم الحدیث: 62 شرح معانی الآثار

للطحاوی باب سور الہرۃ رقم الحدیث: 35 مشکل الآثار للطحاوی باب بیان مشکل ما روی عن رسول اللہ صلی اللہ

علیہ وسلم رقم الحدیث: 2223 سنن الدارقطنی کتاب الطہارۃ باب سور الہرۃ رقم الحدیث: 187 مسند احمد بن

حبیب مسند الانصار حدیث ابی قتادۃ الانصاری رقم الحدیث: 22005 مسند الشافعی باب ما حرج من کتاب الوضوء

رقم الحدیث: 9 مسند الحمیدی احادیث ابی قتادۃ الانصاری رضی اللہ عنہ رقم الحدیث: 419



نے پانی اس کی طرف اٹھیل دیا۔ یہاں تک کہ اس ٹلی نے پانی پی لیا۔ سیدہ کہو: فمنہا بیان کرتی ہیں جب انہوں نے دیکھا کہ میں ان کا (غور سے) جائزہ لے رہی ہوں تو انہوں نے دریافت کیا: اے میری بھتیجی! کیا تم اس بات پر حیران ہو رہی ہو؟ وہ خاتون کہتی ہیں: میں نے جواب دیا: جی ہاں! تو انہوں نے ارشاد فرمایا: نبی اکرم ﷺ نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے: یہ (ٹلی) ناپاک نہیں ہے۔ بلکہ یہ تمہارے ہاں آنے جانے والے جانوروں میں سے ایک ہے۔

### بَابُ ذِكْرِ الدَّلِيلِ عَلَى أَنَّ سُقُوطَ الذُّبَابِ فِي الْمَاءِ لَا يَنْجِسُهُ

وَفِيهِ مَا دَلَّ عَلَى أَنَّ لَبَاسَةَ فِي الْأَحْيَاءِ وَإِنْ كَانَ لَا يَجُوزُ أَكْلُ لَحْمِهِ، إِلَّا مَا خَصَّ بِهِ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْكَلْبُ، وَكُلُّ مَا يَقَعُ عَلَيْهِ اسْمُ الْكَلْبِ مِنَ السَّبَاعِ إِذَا الذُّبَابُ لَا يُؤْكَلُ، وَهُوَ مِنَ الْخَبَائِثِ الَّتِي أَعْلَمَ اللَّهُ أَنَّ نَبِيَّهُ الْمُصْطَفَى بَحَرَمَهَا فِي قَوْلِهِ: (وَيُحَلُّ لَهُمُ الطَّيِّبَاتُ وَيُحَرِّمُ عَلَيْهِمُ الْخَبَائِثُ) (الأعراف: 157) وَقَدْ أَعْلَمَ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّ سُقُوطَ الذُّبَابِ فِي الْإِنَاءِ لَا يَنْجِسُ مَا فِي الْإِنَاءِ مِنَ الطَّعَامِ وَالشَّرَابِ لِأَمْرِهِ بِغَمْسِ الذُّبَابِ فِي الْإِنَاءِ إِذَا سَقَطَ فِيهِ، وَإِنْ كَانَ الْمَاءُ أَقْلَ مِنْ قُلْتَيْنِ

### باب 80: اس بات کی دلیل کا تذکرہ کہ پانی میں مکھی گرنے کی وجہ سے پانی ناپاک نہیں ہوتا

اور اس میں اس بات پر دلالت موجود ہے کہ زندہ میں نجاست نہیں ہوتی اگرچہ اس کا گوشت کھانا جائز نہ بھی ہو البتہ کتے کا حکم مختلف ہے جسے نبی اکرم ﷺ نے بطور خاص بیان کیا ہے اور درندوں میں سے جس پر بھی لفظ کتے کا اطلاق ہوتا ہو۔ (اس کا بھی حکم مختلف ہے)

اس کی وجہ یہ ہے کہ مکھی کو کھایا نہیں جاتا اور یہ ان خبیث جانوروں میں سے ایک ہے جس کے بارے میں اللہ تعالیٰ نے اپنے اس فرمان میں یہ بات بتائی ہے کہ اس کے نبی مصطفیٰ ﷺ نے ان چیزوں کو حرام قرار دیا ہے۔ (ارشاد باری تعالیٰ ہے:)

”اور اس نے ان لوگوں کے لئے پاکیزہ چیزیں حلال قرار دی ہیں اور ان لوگوں پر خبیث چیزیں حرام قرار دی ہیں۔“

اور نبی اکرم ﷺ نے یہ بات بیان کر دی ہے: برتن میں مکھی کے گرنے سے برتن میں موجود کھانا یا مشروب ناپاک نہیں ہوتے ہیں کیونکہ نبی اکرم ﷺ نے مکھی کو برتن میں ڈبو دینے کا حکم دیا ہے جب وہ اس میں گرتی ہے اگرچہ وہ پانی دو قلعے سے کم ہو۔

### 105 - سند حدیث: نَا أَبُو الْخَطَّابِ زَيْدُ بْنُ يَحْيَى الْحَسَانِيُّ، نَا بِشْرُ بْنُ الْمُفَضَّلِ، نَا مُحَمَّدُ بْنُ عَجَلَانَ،

عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي سَعِيدٍ الْمَقْبُرِيِّ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

مَتْنُ حَدِيثٍ: إِذَا وَقَعَ الذُّبَابُ فِي إِنَاءٍ أَحَدِكُمْ فَإِنْ فِي أَحَدِ جَنَاحَيْهِ دَاءٌ، وَفِي الْآخَرِ شِفَاءٌ، وَإِنَّهُ يَتَقَى

بِجَنَاحِهِ الَّذِي فِيهِ الدَّاءُ فَلْيَغْمِسْهُ كُلَّهُ، ثُمَّ لِيَنْتَزِعْهُ

❦❦ (امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ کہتے ہیں:۔۔۔ ابو خطاب زیاد بن یحییٰ حسانی۔۔۔ بشر بن مفضل۔۔۔ محمد بن ثعلبان۔۔۔ سعید بن ابوسعید مقبری کے حوالے سے نقل کرتے ہیں: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: جب کسی شخص کے برتن میں مکھی گر جائے تو اس (مکھی) کے ایک پر میں شفا ہوتی ہے اور ایک پر میں بیماری ہوتی ہے تو یہ اپنے اس پر کے ذریعے بچنے کی کوشش کرتی ہے جس میں بیماری ہوتی ہے (یعنی بیماری والے پر کو برتن میں موجود چیز میں ڈبوئی ہے) تو آدمی کو چاہئے کہ پوری مکھی کو اس میں ڈبودے اور پھر اسے نکال کے پھینک دے۔

بَابُ إِبَاحَةِ الْوُضُوءِ بِالْمَاءِ الْمُسْتَعْمَلِ وَالذَّلِيلُ عَلَى أَنَّ الْمَاءَ إِذَا غُسِلَ بِهِ بَعْضُ أَعْضَاءِ

الْبَدَنِ أَوْ جَمِيعُهُ لَمْ يَنْجُسِ الْمَاءُ، وَكَانَ الْمَاءُ طَاهِرًا لَا نَجَاسَةَ عَلَيْهِ

باب 81: آبِ مستعمل کے ذریعے وضو کرنے کا مباح ہونا

اور اس بات کی دلیل کہ جب پانی کے ذریعے آدمی جسم کے بعض اعضاء یا تمام جسم کو دھو لے تو پانی ناپاک نہیں ہوتا، پانی پاک رہتا ہے۔ اگر بدن کے جس حصے کو دھویا گیا ہے وہ پاک ہو اس پر کوئی نجاست نہ لگی ہو۔

106 - سند حدیث: نَا عَبْدُ الْجَبَّارِ بْنُ الْعَلَاءِ، نَا سُفْيَانُ قَالَ: سَمِعْتُ مُحَمَّدَ بْنَ الْمُنْكَدِرِ يَقُولُ: سَمِعْتُ

جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ يَقُولُ:

حدیث 105. صحیح البخاری: کتاب بدء الخلق: باب اذا وقع الذباب في شراب احدكم فليغمسه رقم الحديث 3157.

صحیح ابن حبان: کتاب الطهارة: باب المياه ذكر ما يعمل البرء عند وقوعه ما لا نفس له تسيل رقم الحديث 1262.

ابن ادمي: ومن كتب الطهارة: باب الذباب يقع في الطعام رقم الحديث 2015. سنن ابی داؤد: کتاب الاطعمة: باب في

الذباب يقع في الطعام رقم الحديث 3364. سنن ابن ماجه: کتاب الطب: باب يقع الذباب في الاثاء رقم الحديث

3503. مشکل الآثار للطحاوی: باب بیان مشکل ما روى عن رسول الله صلى الله عليه وسلم رقم الحديث 2779.

مسند احمد بن حنبل: مسند ابی هريرة رضي الله عنه رقم الحديث 6982. مسند اسحاق بن راهويه: ما يروى عن

خلاص بن عمرو رقم الحديث 98. المعجم الاوسط للطبراني: باب الالف: باب من اسه ابراهيم رقم الحديث 2438.

حدیث 106. صحیح مسلم: کتاب الفرائض: باب ميراث الكلاله رقم الحديث 3116. الجامع لشمس الدين: ابواب الفرائض

عن رسول الله صلى الله عليه وسلم: باب ميراث البنين مع البنات رقم الحديث 2073. سنن ابی داؤد: کتاب الفرائض:

باب في الكلاله رقم الحديث 2515. سنن ابن ماجه: کتاب الفرائض: باب الكلاله رقم الحديث 2725. السنن الصغير

سؤر الهرة: صفة الوضوء: باب الانتقاء بفضل الوضوء رقم الحديث 138. السنن الكبرى للنسائي: کتاب الفرائض: ذكر

الكلالة رقم الحديث 6142. مشکل الآثار للطحاوی: باب بیان مشکل ما روى عن رسول الله صلى الله عليه وسلم رقم

الحديث 4554. مسند احمد بن حنبل: مسند جابر بن عبد الله رضي الله عنه رقم الحديث 14037. مسند الطبراني

احاديث: ما اسند جابر بن عبد الله الانصاري: ما روى ابو الزبير عن جابر بن عبد الله رقم الحديث 1837. مسند

الحميدي: احاديث جابر بن عبد الله الانصاري رضي الله عنه رقم الحديث 1174. مسند ابی يعلى الموصلي: مسند حار

رقم الحديث 1967. الادب المفرد للبخاري: باب عيادة المغمي عليه وسلم رقم الحديث 529.



عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: عَلَى رِسْلِكُمْ فَضَرَبَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدَهُ فِي الْقَدَحِ لِي جَوْفِ الْمَاءِ، ثُمَّ قَالَ: اسْبِغُوا الطُّهُورَ، فَقَالَ جَابِرُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ: وَالَّذِي أَذْهَبَ بَصَرِي قَالَ: وَكَانَ قَدْ ذَهَبَ بَصَرُهُ لَقَدْ رَأَيْتُ الْمَاءَ يَنْبُعُ مِنْ بَيْنِ أَصَابِعِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمْ يَرْفَعْ يَدَهُ حَتَّى تَوَضَّؤُوا أَجْمَعُونَ قَالَ عَبْدُ اللَّهِ: قَالَ الْأَسْوَدُ حَسِبْتُهُ قَالَ: كُنَّا مَائَتِينَ أَوْ زِيَادَةً

❦❦ (امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ کہتے ہیں:)-- حسن بن محمد-- عبیدہ بن حمید-- اسود بن قیس-- یحییٰ عنزی (کے حوالے سے روایت نقل کرتے ہیں: جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

ہم لوگ نبی اکرم ﷺ کے ہمراہ سفر کر رہے تھے۔ نماز کا وقت ہو گیا۔ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: کیا لوگوں کے پاس وضو کے لئے پانی نہیں ہے۔ راوی کہتے ہیں: ایک شخص ایک برتن میں کچھ بچا ہوا پانی لے کے آیا۔ راوی کہتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے وہ پانی ایک پیالے میں اٹھایا پھر نبی اکرم ﷺ نے وضو کیا پھر جو پانی بچ گیا لوگ اس کے پاس آئے تو حضرت جابر رضی اللہ عنہ نے کہا تم لوگ اس کے ذریعے مسح کر لو نبی اکرم ﷺ نے ان کی یہ بات سنی تو ارشاد فرمایا: تم ذرا ٹھہرو! پھر نبی اکرم ﷺ نے اپنے دست مبارک کو اس پیالے میں موجود پانی کے اندر ڈالا پھر ارشاد فرمایا: اچھی طرح وضو کرو۔

حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: اس ذات کی قسم ہے جس نے میری بینائی کو رخصت کر دیا ہے۔ (راوی کہتے ہیں: اس وقت ان کی بینائی رخصت ہو چکی تھی) میں نے دیکھا نبی اکرم ﷺ کی انگلیوں کے درمیان میں سے پانی پھوٹ رہا تھا اور نبی اکرم ﷺ نے اپنا دست مبارک اس وقت تک نہیں اٹھایا جب تک تمام لوگوں نے وضو نہیں کر لیا۔

عبیدہ نامی راوی کہتے ہیں: اسود نامی راوی نے یہ الفاظ نقل کئے ہیں: میرا خیال ہے کہ حضرت جابر رضی اللہ عنہ نے یہ بھی بتایا تھا: اس وقت ہماری تعداد دو سو بلکہ اس سے بھی زیادہ تھی۔

### بَابُ إِبَاحَةِ الْوُضُوءِ مِنْ فَضْلِ وَضُوءِ الْمَرْأَةِ

باب 83: عورت کے وضو سے بچے ہوئے پانی سے وضو کرنا مباح ہے

108 - سند حدیث: نَا مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ، نَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، وَحَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ إِسْحَاقَ الْحَوْهَرِيُّ، أَخْبَرَنَا أَبُو عَاصِمٍ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: أَخْبَرَنِي عَمْرُو بْنُ دِينَارٍ قَالَ: أَكْبَرُ عِلْمِي وَالَّذِي يَخْطُرُ عَلَى بَالِي أَنَّ أَبَا الشَّعْثَاءِ أَخْبَرَنِي، أَنَّهُ سَمِعَ ابْنَ عَبَّاسٍ،

متن حدیث: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَتَوَضَّأُ بِفَضْلِ مَيِّمُونَةٍ

❦❦ (امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ کہتے ہیں:)-- محمد بن رافع-- عبد الرزاق-- ابن جریج (کے حوالے سے روایت نقل

کرتے ہیں:)

عمر و بن دینار نے مجھے یہ خبر دی ہے وہ یہ کہتے ہیں: میرے علم کے مطابق اور جو میرے ذہن میں ہے اس کے مطابق شیخ ابو شعثاء نے مجھے یہ خبر دی ہے۔ انہوں نے حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کو یہ بیان کرتے ہوئے سنا ہے۔

نبی اکرم ﷺ سیدہ میمونہ رضی اللہ عنہا کے (غسل یا وضو کے) بچے ہوئے پانی سے وضو کر لیا کرتے تھے۔

### بَابُ إِبَاحَةِ الْوُضُوءِ بِفَضْلِ غُسْلِ الْمَرْأَةِ مِنَ الْجَنَابَةِ

باب 84: عورت کے غسل جنابت سے بچے ہوئے پانی کے ذریعے وضو کرنا مباح ہے

109۔ سند حدیث: نا أبو موسى محمد بن المثنى، وأحمد بن منيع قال: حَدَّثَنَا أَبُو أَحْمَدَ وَهُوَ الزُّبَيْرِيُّ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، وَحَدَّثَنَا عُثْبَةُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ، أَخْبَرَنَا ابْنُ الْمُبَارَكِ، أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ، وَحَدَّثَنَا سَلَمٌ بْنُ جُنَادَةَ، حَدَّثَنَا وَكِيعٌ، عَنْ سُفْيَانَ، عَنْ سَمَاقِ بْنِ حَرْبٍ، عَنْ عِكْرِمَةَ، عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ،  
متن حدیث: أَنَّ امْرَأَةً مِنْ أَزْوَاجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اغْتَسَلَتْ مِنَ الْجَنَابَةِ، فَتَوَضَّأَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَوْ اغْتَسَلَ مِنْ فَضْلِهَا

توضیح روایت: هَذَا حَدِيثٌ وَكِيعٌ وَقَالَ أَحْمَدُ بْنُ مَنِيعٍ: فَتَوَضَّأَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ فَضْلِهَا .  
وَقَالَ أَبُو مُوسَى، وَعُثْبَةُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ: فَجَاءَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَوَضَّأُ مِنْ فَضْلِهَا، فَقَالَتْ لَهُ: لَقَالَ: الْمَاءُ لَا يُنَجِّسُهُ شَيْءٌ

❦❦ (امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ کہتے ہیں:)-- ابو موسیٰ محمد بن ثنی اور احمد بن منیع -- ابو احمد -- زبیری -- سفیان -- عتبہ بن عبد اللہ -- ابن مبارک -- سفیان -- سلم بن جنادہ -- وکیع -- سفیان -- سماک بن حرب -- عکرمہ (کے حوالے سے روایت نقل کرتے ہیں: ) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں:  
نبی اکرم ﷺ کی ازواج میں سے ایک زوجہ محترمہ نے غسل جنابت کیا پھر نبی اکرم ﷺ نے ان کے بچے ہوئے پانی سے وضو (راوی کو شک ہے یا شاید یہ الفاظ ہیں) غسل کر لیا۔  
روایت کے یہ الفاظ وکیع کے نقل کردہ ہیں۔

احمد بن منیع کہتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے اس خاتون کے بچائے ہوئے پانی سے وضو کر لیا۔  
ابو موسیٰ اور عتبہ نامی راوی نے یہ الفاظ نقل کئے ہیں۔ نبی اکرم ﷺ تشریف لائے اور اس خاتون کے بچائے ہوئے پانی سے وضو کرنے لگے تو اس خاتون نے آپ کی خدمت میں عرض کی: (کہ یہ ان کے غسل یا وضو کا بچا ہوا پانی ہے) تو نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا پانی کو کوئی چیز ناپاک نہیں کرتی ہے۔

### بَابُ الدَّلِيلِ عَلَى أَنَّ سُورَ الْحَائِضِ لَيْسَ بِنَجَسٍ

وَابَاحَةِ الْوُضُوءِ وَالْغُسْلِ بِهِ إِذَا هُوَ طَاهِرٌ غَيْرُ نَجَسٍ، إِذَا لَوْ كَانَ سُورُ حَائِضٍ نَجَسًا لَمَا شَرِبَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَاءً نَجَسًا غَيْرَ مُضْطَرٍّ إِلَى شُرْبِهِ

باب 85: اس بات کی دلیل کہ حیض والی عورت کا جو ٹھانا پاک نہیں ہوتا



اور اس کے ذریعے وضو یا غسل کرنا مباح ہے کیونکہ وہ پاک ہے نجس نہیں ہے اگر حیض والی عورت کا جو ٹھہ نجس ہوتا تو نبی اکرم ﷺ نجس پانی کو ہرگز نہ پیتے جبکہ آپ اسے پینے کے لئے اضطراری (طور پر) مجبور بھی نہیں تھے۔

110- سند حدیث: نَا يُوسُفُ بْنُ مُوسَى، نَا جَرِيرٌ، عَنْ مِسْعَرِ بْنِ كِدَامٍ، عَنِ الْيَقْدَامِ بْنِ شُرَيْحٍ، عَنْ أَبِيهِ،

عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ:

مَتْنِ حَدِيثٍ: كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُؤْتِي بِالْإِنَاءِ قَابِدًا فَاشْرَبَ وَأَنَا حَائِضٌ، ثُمَّ يَأْخُذُ الْإِنَاءَ فَيَضَعُ فَاَهُ عَلَى مَوْضِعٍ فَي، وَآخُذُ الْعِرْقَ فَيَضَعُهُ، ثُمَّ يَضَعُ فَاَهُ عَلَى مَوْضِعٍ فَيُ

اسناد دیگر: نَا سَلَمُ بْنُ جُنَادَةَ، نَا وَكِيعٌ، عَنْ مِسْعَرٍ، وَصَفِيَّانَ، عَنِ الْيَقْدَامِ بْنِ شُرَيْحٍ بِهَذَا الْإِسْنَادِ نَحْوَهُ

❖❖ (امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ کہتے ہیں:)-- یوسف بن موسیٰ-- جریر-- مسعر بن کدام-- مقدم بن شریح نے اپنے

والد کے حوالے سے سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کا یہ بیان نقل کیا ہے:

نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں کوئی برتن (مشروب) لایا جاتا تھا تو اس میں سے پہلے میں چتی تھی حالانکہ میں اس وقت حیض کی حالت میں ہوتی تھی پھر نبی اکرم ﷺ اس برتن کو لیتے تھے اور اسی جگہ اپنا منہ رکھتے تھے جہاں میں نے منہ رکھا ہوتا تھا۔ اسی طرح (بعض اوقات) میں کوئی ہڈی لے کر اسے نوچتی تھی تو نبی اکرم ﷺ اپنا منہ اسی جگہ رکھتے تھے جہاں میں نے اپنا منہ رکھا ہوتا تھا۔

یہاں ایک اور سند ہے۔

### بَابُ الرُّخْصَةِ فِي الْغُسْلِ وَالْوُضُوءِ مِنْ مَاءِ الْبَحْرِ

إِذْ مَاؤُهُ طَهُورٌ مَبْتَنٌ حِلٌّ جِدُّ قَوْلٍ مَنْ كَرِهَ الْوُضُوءَ، وَالْغُسْلُ مِنْ مَاءِ الْبَحْرِ، وَرَعْمَ أَنَّ تَحْتَ الْبَحْرِ نَارًا، وَتَحْتَ النَّارِ بَحْرًا حَتَّى عَدَّ سَبْعَةَ أَبْحُرٍ، وَسَبْعَةَ نِيرَانٍ، وَكُرْهُ الْوُضُوءِ وَالْغُسْلِ مِنْ مَائِهِ لِهَذِهِ الْعِلَّةِ رَعْمَ

باب 86: سمندر کے پانی کے ذریعے وضو یا غسل کرنے کی اجازت

اس کا پانی پاک ہوتا ہے اور اس کا مردار حلال ہے

یہ بات اس شخص کے موقف کے خلاف ہے جس نے سمندر کے پانی کے ذریعے وضو اور غسل کو مکروہ قرار دیا ہے وہ اس بات کا قائل ہے سمندر کے نیچے آگ ہے اور آگ کے نیچے سمندر ہے۔ یہاں تک کہ اس نے سات سمندروں اور سات قسم کی آگ کی گنتی کی۔

حدیث 110. السنن الصغریٰ: سُوْرُ الْهَرَقَةِ الْوُضُوءِ، بَابُ مَوَاكِلَةِ الْحَائِضِ وَالشَّرْبِ مِنْ سُوْرُهَا، رَقْمُ الْحَدِيثِ 278، اسنن اکبریٰ للنسائی: ذَكَرَ مَا يَنْقُضُ الْوُضُوءَ وَمَا لَا يَنْقُضُهُ، مَوَاكِلَةُ الْحَائِضِ وَالشَّرْبِ مِنْ سُوْرُهَا وَالْإِسْتِفَاعُ بِمُضَلِّهَا، رَقْمُ الْحَدِيثِ: 264، مسند ابی یعلیٰ الموصلی: مسند عائشة: رَقْمُ الْحَدِيثِ: 4645، مصنف عبد الرزاق الصنعانی: باب سُوْرُ الْحَائِضِ، رَقْمُ الْحَدِيثِ: 372

اور اپنے گمان کے مطابق اس علت کی وجہ سے اس (سمندر) کے پانی کے ذریعے وضو اور غسل کو مکروہ قرار دیا۔

**111۔ سند حدیث:** نَا يُونُسُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلَى الصَّدِيقِيُّ، أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ وَهَبٍ، أَنَّ مَالِكًا حَدَّثَهُ قَالَ: حَدَّثَنِي صَفْوَانُ بْنُ سُلَيْمٍ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ سَلَمَةَ بْنِ آلِ ابْنِ الْأَزْرَقِ، أَنَّ الْمُغِيرَةَ بْنَ أَبِي بُرْدَةَ وَهُوَ مِنْ بَنِي عَبْدِ الدَّارِ أَخْبَرَهُ، أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا هُرَيْرَةَ يَقُولُ:

**متن حدیث:** سَأَلَ رَجُلٌ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، إِنَّا تَرَكِبُ الْبَحْرَ وَنَحْمِلُ الْقَلِيلَ مِنَ الْمَاءِ، فَإِنْ تَوَضَّأْنَا مِنْهُ عَطِشْنَا افْتَرَضْنَا مِنْ مَاءِ الْبَحْرِ؟ فَقَالَ: هُوَ الطَّهُّورُ مَاؤُهُ، الْحَلَالُ مَبْتُتُهُ هَذَا حَدِيثُ يُونُسَ

وَقَالَ يَحْيَى بْنُ حَكِيمٍ، عَنْ صَفْوَانَ بْنِ سُلَيْمٍ، وَلَمْ يَقُلْ مِنْ آلِ ابْنِ الْأَزْرَقِ، وَلَا مِنْ بَنِي عَبْدِ الدَّارِ وَقَالَ: تَرَكِبُ الْبَحْرَ أَرَأَيْتُمْ؟

❦ (امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ کہتے ہیں:)-- یونس بن عبد الاعلیٰ صدیقی -- عبد اللہ بن وہب -- امام مالک -- صفوان بن سلیم -- سعید بن سلمہ -- مغیرہ بن ابو بردہ (کے حوالے سے روایت نقل کرتے ہیں:) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک شخص نے نبی اکرم ﷺ سے سوال کیا، اس نے عرض کی: یا رسول اللہ! ہم سمندر میں سفر کرتے ہیں اور اپنے ساتھ تھوڑا سا پانی اٹھا کر لے جاتے ہیں۔ اگر ہم اس کے ذریعے وضو کر لیتے ہیں تو خود پیا سے رہ جاتے ہیں تو کیا ہم سمندر کے پانی سے وضو کر لیا کریں؟ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اس کا پانی طہارت کے حصول کا ذریعہ ہے اور اس کا مردار طلال ہے۔ روایت کے یہ الفاظ یونس نامی کے نقل کردہ ہیں۔

یحییٰ بن حکیم نے یہ روایت صفوان بن سلیم کے حوالے سے نقل کی ہے۔ انہوں نے یہ الفاظ نقل نہیں کئے ہیں۔ یہ ابن ازرق کی آل سے تعلق رکھنے والے ایک شخص کے حوالے سے منقول ہے اور نہ ہی یہ الفاظ نقل کئے ہیں: یہ بنو عبد الدار سے تعلق رکھنے والے ایک شخص کے حوالے سے منقول ہے۔

انہوں نے یہ الفاظ نقل کئے ہیں: ”ہم طویل عرصے کے لئے سمندر میں سفر کرتے ہیں۔“

حدیث 111 موط مالک: کتاب الطہارۃ باب الطہور للوضوء رقم الحدیث 40 سنن الدارمی: کتاب الطہارۃ باب الوضوء من ماء البحر رقم الحدیث 763 سنن ابی داؤد: کتاب الطہارۃ باب الوضوء بماء البحر رقم الحدیث 76 سنن ابی ماجہ: کتاب الطہارۃ وسننہا: باب الوضوء بماء البحر رقم الحدیث 383 السنن الصغری: کتاب الطہارۃ ذکر الفصرۃ باب ماء البحر رقم الحدیث 59 السنن الکبریٰ للنسائی: کتاب الطہارۃ ذکر ماء البحر والوضوء منہ رقم الحدیث 57 صحیح ابن حبان: کتاب الطہارۃ باب المیاء ذکر الخیر المدحض قول من نفی جوار الوضوء بماء البحر رقم الحدیث 1259 المستدرک علی الصحیحین للحاکم: کتاب الطہارۃ ومنہم ابو الاسود حمید بن الاسود البصری الثقفۃ الدموی رقم الحدیث 444 سنن الدارقطنی: کتاب الطہارۃ باب فی ماء البحر رقم الحدیث 62 مسند احمد بن حنبل: مسند ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ رقم الحدیث 8554 مسند الشافعی: باب ما خرج من کتاب الوضوء رقم الحدیث 1

112 - سند حدیث: نَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى، نَا أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ، نَا أَبُو الْقَاسِمِ بْنُ أَبِي الرِّثَادِ، حَدَّثَنِي إِسْحَاقُ بْنُ

خَزِيمٍ، عَنِ أَبِي مَرْثَدَةَ قَالَ: أَخْبَدْتُ بَنِي عُمَيْدٍ اللَّهِ، عَنْ جَابِرٍ،

مَقْنٌ حَدِيثٌ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَبَّلَ عَنِ الشَّحْرِ قَالَ: هُوَ الظُّهُورُ مَاؤُهُ، وَالتَّحْلِيلُ مَبْتَدَأُهُ

\*\*\* (امام ابن خزیمہ مؤید کہتے ہیں) -- محمد بن یحیی -- احمد بن حنبل -- ابوقاسم بن ابوالرثادہ -- اسحاق بن حازم --

عبد اللہ بن مسلم (کے حوالے سے روایت نقل کرتے ہیں) -- حضرت جابر بن عبد اللہ بیان کرتے ہیں

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے بارے میں دریافت کیا گیا تو آپ نے ارشاد فرمایا اس کا پانی طہارت کے حصول کا

ذریعہ ہے اور اس کا مردار حلال ہے۔

بَابُ الرُّخَصَةِ فِي الْوُضُوءِ وَالْغُسْلِ مِنَ الْمَاءِ الَّذِي يَكُونُ فِي أَوَائِي أَهْلِ الشِّرْكِ وَأَسْقِيَتِهِمْ

وَالدَّلِيلُ عَلَى أَنَّ الْإِهَابَ يَطْهَرُ بِدَبَاغِ الْمُشْرِكِينَ آيَاهُ

باب 87: ایسے پانی کے ذریعے وضو یا غسل کرنے کی اجازت جو مشرکین کے برتنوں اور مشکیزوں میں ہو

اور اس بات کی دلیل کہ مشرکین کے چمڑے کی دباغت کرنے سے چمڑا پاک ہو جاتا ہے

113 - سند حدیث: نَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ، نَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ الْقَطَّانُ، وَابْنُ أَبِي عَدِيٍّ، وَسَهْلُ بْنُ يُونُسَ،

وَعَبْدُ الْوَهَّابِ بْنُ عَبْدِ الْمَجِيدِ الثَّقَفِيُّ قَالُوا: حَدَّثَنَا عَوْفٌ، عَنْ أَبِي رَجَاءٍ، حَدَّثَنَا عِمْرَانُ بْنُ حُصَيْنٍ قَالَ:

مَقْنٌ حَدِيثٌ: كُنَّا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي سَفَرٍ، فَدَعَا فُلَانًا وَدَعَا عَلِيَّ بْنَ أَبِي طَالِبٍ،

فَقَالَ: اذْهَبَا فَابْغِيَا لَنَا الْمَاءَ فَانْطَلَقَا فَلَقِيَا امْرَأَةً بَيْنَ سَطِيحَتَيْنِ أَوْ بَيْنَ مَزَادَتَيْنِ عَلَى بَعِيرٍ، فَقَالَا لَهَا: أَيُّنَ الْمَاءِ؟

قَالَتْ: عَهْدِي بِالْمَاءِ أَمْسَ هَذِهِ السَّاعَةَ، وَنَفَرْنَا خُلُوفَ، فَقَالَ لَهَا: انْطَلِقِي، فَقَالَتْ: أَيُّنَ؟ قَالَا لَهَا: إِلَى رَسُولِ

حدیث 112: مسند احمد بن حنبل، مسند جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ، رقم الحدیث: 14746، سنن الدارقطني، کتاب

الطہارۃ، باب فی ماء البحر، رقم الحدیث: 53، سنن ابن ماجہ، کتاب الطہارۃ وسننھا، باب الوضوء بماء البحر، رقم

الحدیث: 385، المستدرک علی الصحیحین للحاکم، کتاب الطہارۃ، واما حدیث جابر، رقم الحدیث: 451، صحیح ابن

حبیب، کتاب الطہارۃ، باب البہاء، ذکر الحبر المدحض، رقم الحدیث: 1260، المعجم الکبیر للطبرانی، باب الحبر، باب

من اسبغ حابر، ومن عرائب حدیث جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ، رقم الحدیث: 1740

حدیث 113 صحیح البخاری، کتاب التیمم، باب: الصعود الطیب وضوء المسلم، رقم الحدیث: 340، صحیح مسلم، کتاب

المساجد ومواضع الصلوة، باب قضاء الصلوة الفائتة، رقم الحدیث: 1135، صحیح ابن حبان، کتاب الطہارۃ، باب التیمم، ذکر

البيان بان التيمم ما كحل والزريخ وما اشبهها دون الصعود الذي، رقم الحدیث: 1318، سنن الدارقطني، کتاب الطہارۃ

باب الوضوء والتيمم من آنية المشركين، رقم الحدیث: 663، مسند احمد بن حنبل، اول مسند البصريين، حدیث عمر بن

س حصين، رقم الحدیث: 19463، البحر الرخا، مسند البزار، اول حدیث عمر بن حصين، رقم الحدیث

3023، المعجم الکبیر للطبرانی، من اسبغ عبد اللہ، من اسبغ عقیف، سلم بن ذریع عن ابی رجا، رقم الحدیث: 15116

اللّٰهُ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ: هَذَا الَّذِي يُقَالُ لَهُ الصَّابُ؟ قَالَا لَهَا: هُوَ الَّذِي تُعَيِّنُ، فَاَنْطَلَقَا فَجَاءَا بِهَا إِلَى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ، وَحَدَّثَاهُ الْحَدِيثَ، فَقَالَ: اسْتِزْلُوْهَا مِنْ بَعِيْرَهَا، وَدَعَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ بِانْثَاءٍ فَجَعَلَ فِيْهِ افْوَاهَ الْمَرَادَتَيْنِ اَوِ السَّطِيْحَتَيْنِ قَالَا: ثُمَّ مَضَمَضَ ثُمَّ اَعَادَهُ فِيْ افْوَاهِ الْمَرَادَتَيْنِ اَوِ السَّطِيْحَتَيْنِ، ثُمَّ اَطْلَقَ افْوَاهَهُمَا، ثُمَّ نُوْدِيَ فِي النَّاسِ اَنْ اسْقُوا وَاسْتَقُوا وَذَكَرَ الْحَدِيثَ بِطَوْلِهِ

❦❦ (امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ کہتے ہیں:)-- محمد بن بشار-- یحییٰ بن سعید قطان اور ابن ابی عمیر اور یوسف اور عبد الوہاب بن عبد الجبید ثقفی (یہ حضرات) عوف-- ابوہریرہ (کے حوالے سے روایت نقل کرتے ہیں:) حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

ہم لوگ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ سفر کر رہے تھے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فلاں صاحب اور حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ کو بلایا اور ارشاد فرمایا: تم دونوں جاؤ اور ہمارے لئے پانی تلاش کر کے لاؤ یہ دونوں حضرات روانہ ہو گئے۔ ان دونوں کی ملاقات ایک خاتون سے ہوئی جس کے پاس پانی کے دو مشکیزے تھے۔ (یہاں ایک لفظ کے بارے میں راوی کو شک ہے) وہ خاتون ایک اونٹ پر سوار تھی۔ ان دونوں صاحبان نے اس خاتون سے دریافت کیا: پانی (کا چشمہ یا تالاب) کہاں ہے؟ اس نے جواب دیا: (اتنی دور ہے) کہ یہ پانی مجھے کل اسی وقت ملا تھا اور ہماری نفری پیچھے ہے۔ (یعنی گھر میں کوئی موجود نہیں ہے جو پانی لاسکے) تو حضرت علی رضی اللہ عنہ نے اس سے کہا: تم (ہمارے ساتھ) چلو! اس نے دریافت کیا: کہاں؟ ان دونوں صاحبان نے اس سے کہا اللہ کے رسول کی طرف۔ اس خاتون نے دریافت کیا: یہ وہی صاحب ہیں جنہیں لوگ صابی کہتے ہیں۔ ان دونوں صاحبان نے اس سے کہا: یہ وہی صاحب ہیں جو تم سمجھ رہی ہو تم چلو! پھر یہ دونوں صاحبان اس خاتون کو لے کر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور آپ کو ساری بات بتادی تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اسے اس کے اونٹ سے نیچے اتارو! پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک برتن منگوایا اور مشکیزے کا منہ اس برتن میں کر دیا (یعنی اس میں پانی اٹھایا یہاں پہ راوی کو ایک لفظ کے بارے میں شک ہے) یہاں دونوں راویوں نے یہ بات نقل کی ہے کہ پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے کھلی کی اور وہ پانی دوبارہ ان مشکیزوں میں ڈال دیا (یہاں ایک لفظ کے بارے میں راوی کو شک ہے) پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان مشکیزوں کے منہ کھول دیئے اور پھر لوگوں میں یہ اعلان کر دیا گیا کہ وہ خود بھی پانی پی لیں اور (جانوروں وغیرہ کو بھی) پلا دیں۔

اس کے بعد راوی نے طویل حدیث ذکر کی ہے۔

بَابُ الرُّخْصَةِ فِي الْوُضُوءِ مِنَ الْمَاءِ يَكُونُ فِي جُلُودِ الْمَيِّتَةِ إِذَا دُبِغَتْ

باب 88: ایسے پانی کے ذریعے وضو کرنے کی اجازت ہے جو مردار کے چمڑے میں ہو

جبکہ اس کی دباغت کر لی گئی ہو

114 - سند حدیث: نَا عِنْدَهُ بَنُ عَبْدِ اللّٰهِ الْخُرَاعِيُّ، أَخْبَرَنَا يَحْيَى بْنُ آدَمَ، عَنْ مِسْعَرٍ، عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ،

عَنْ سَالِمِ بْنِ أَبِي الْحَكَمِ، عَنْ أَخِيهِ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ:

مَتْنُ حَدِيثٍ: أَرَادَ النَّبِيُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَنْ يَتَوَضَّأَ مِنْ مِيقَاءٍ، فَقِيلَ لَهُ: إِنَّهُ مَيِّتَةٌ قَالَ: دَبَّاحُهُ يَذْهَبُ

بَغْيِهِ أَوْ نَجَسِهِ أَوْ رَجَسِهِ

❦ (امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ کہتے ہیں:)--عبدہ بن عبد اللہ خزاعی--یحییٰ بن آدم--مسعر--عمرو بن مرہ--سام بن ابو جعد--اپنے بھائی (کے حوالے سے روایت نقل کرتے ہیں) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں نبی اکرم ﷺ نے ایک مشکیزے کے ذریعے وضو کرنے کا ارادہ کیا تو آپ ﷺ کو بتایا گیا: یہ مردار (جانور کا چمڑا) ہے نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: اس کی دباغت نے اس کی خباثت (راوی کو شک ہے یا شاید یہ الفاظ ہیں) اس کی نجاست (راوی کو شک ہے شاید یہ الفاظ ہیں) اس کی ناپاکی کو ختم کر دیا ہے۔

### بَابُ الدَّلِيلِ عَلَى أَنَّ أَبْوَالَ مَا يُؤْكَلُ لَحْمُهُ لَيْسَ بِنَجَسٍ

وَلَا يَنْجُسُ الْمَاءَ إِذَا خَالَطَهُ إِذِ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ أَمَرَ بِشُرْبِ أَبْوَالِ الْإِبِلِ مَعَ الْبَاقِ، وَلَوْ كَانَ نَجَسًا لَمْ يَأْمُرْ بِشُرْبِهِ، وَقَدْ أَعْلَمَ أَنَّ لَا شِفَاءَ فِي الْمُحْرَمِ، وَقَدْ أَمَرَ بِالْإِسْتِشْفَاءِ بِأَبْوَالِ الْإِبِلِ، وَلَوْ كَانَ نَجَسًا كَانَ مُحْرَمًا، كَانَ دَاءٌ لَا دَوَاءَ، وَمَا كَانَ فِيهِ شِفَاءٌ كَمَا أَعْلَمَ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمَّا سُئِلَ: أَيُّ دَوَاءٍ بِالْخَمْرِ؟ فَقَالَ: إِنَّمَا هِيَ دَاءٌ وَلَيْسَتْ بِدَوَاءٍ

**باب 89:** اس بات کی دلیل کہ جس جانور کا گوشت کھایا جاتا ہے اس کا پیشاب ناپاک نہیں ہوتا اور اگر پانی اس میں مل جائے تو وہ پانی کو ناپاک نہیں کرتا، کیونکہ نبی اکرم ﷺ نے اونٹوں کے دودھ کے ہمراہ ان کا پیشاب پینے کا بھی حکم دیا تھا۔

**[114]** نسان اور خزیر کے علاوہ ہر اس جانور کی کھال دباغت کے ذریعے پاک ہو جاتی ہے جس کی کھال کو دباغت کرنا ممکن ہو خواہ اس جانور کا گوشت شرعاً جائز ہو یا نہ ہو کیونکہ نبی اکرم ﷺ نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے دباغت اس کی گندگی نجاست یا غلاظت کو ختم کر دیتی ہے تاہم دباغت کے لئے یہ بات شرط ہے وہ اس کھال کو گلنے اور سڑنے سے روک دے۔

دباغت کے مختلف طریقے ہیں۔ بعض اوقات کوئی دوائی یا کیمیکل استعمال کر کے دباغت کی جاتی ہے۔

اور بعض اوقات کھال پر مٹی لگا کر یا اسے دھوپ میں سکھا کر دباغت کی جاتی ہے۔

تاہم یہ حکم احناف کے نزدیک ہے شوافع کے نزدیک کسی تیزابی چیز کے استعمال کے ذریعے دباغت کی جاسکتی ہے۔

دھوپ لگانے یا مٹی مل دینے وغیرہ سے دباغت حاصل نہیں ہوتی ہے۔

بعض روایات کے مطابق امام مالک اور امام شافعی اس بات کے قائل ہیں: مردار جانور کی کھال دباغت کے ذریعے بھی پاک نہیں ہوتی، لیکن ان کی یہ رائے اس حدیث کے خلاف ہے جو صحیح بخاری اور صحیح مسلم میں حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے منقول ہے جس کے مطابق نبی اکرم ﷺ نے ایک مردار بکری کو دیکھ کر یہ فرمایا تھا کہ تم لوگوں نے اس کی دباغت کیوں نہیں کی۔

اور جب آپ کو یہ بتایا گیا: یہ مردار ہے تو آپ نے فرمایا: اسے کھانا حرام قرار دیا گیا ہے۔

حدیث 114 مسند احمد بن حنبل - مسند عبد اللہ بن عباس بن عبد المطلب رقم الحدیث 2786 'استدرک عی

الصحيحين لبحاكم كتاب الطهارة واما حديث عائشة رقم الحدیث 524



اگر یہ نجس ہوتا تو نبی اکرم ﷺ اسے پینے کا حکم نہ دیتے۔

نبی اکرم ﷺ نے یہ بات بیان کر دی ہے کہ حرام چیز میں شفا نہیں ہوتی ہے۔

اور نبی اکرم ﷺ نے اونٹوں کے پیشاب کے ذریعے شفاء حاصل کرنے کا حکم دیا ہے تو اگر یہ ناپاک ہوتا تو یہ حرام ہوتا اور یہ بیماری ہوتا شفاء نہ ہوتا۔

اور اس میں شفاء نہ ہوتی جیسا کہ نبی اکرم ﷺ نے یہ بات بیان کی ہے: جب آپ سے دریافت کیا گیا: کیا آدمی شراب کو دوا کے طور پر استعمال کر لے؟ تو نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: "وہ بیماری ہے دوائی نہیں ہے۔"

**115 - سند حدیث:** نَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلَى الصَّنْعَانِيُّ، نَا يَزِيدُ يَعْنِي ابْنَ زُرَيْعٍ، نَا سَعِيدٌ، نَا قَتَادَةُ

مُتَن حَدِيثٍ: أَنَّ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ حَدَّثَهُمْ أَنَّ أَنَسًا أَوْ رَجُلًا مِنْ عُكْلٍ وَعُرَيْنَةَ قَدِمُوا عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى

**115** امام ابو جعفر طحی وی تحریر کرتے ہیں: حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت کرتے ہیں: ایک مرتبہ عرینہ قبیلے کے کچھ لوگ نبی اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں مدینہ منورہ میں حاضر ہوئے مدینہ منورہ کی آب و ہوا انہیں موافق نہ آئی تو نبی اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے انہیں ہدایت کی کہ تم ہمارے اونٹوں (کے فارم پر) چلے جاؤ (جو مدینہ منورہ سے کچھ فاصلے پر ہے) اور وہاں تم ان کا دودھ پو گے۔

اسی روایت کو قتادہ نے حضرت انس رضی اللہ عنہ کے حوالے سے روایت کیا ہے اور اس میں (دودھ کی بجائے یا شاید اس کے ہمراہ) پیشاب کا ذکر بھی کیا ہے۔ (طحاوی لکھتے ہیں) اس حدیث کی روشنی میں بعض حضرات نے یہ موقف اختیار کیا ہے کہ جن جانوروں کا گوشت کھانا جائز ہے ان کا پیشاب پاک ہے لیکن اہل علم کا ایک گروہ اس بات کا قائل ہے کہ ان کا پیشاب ناپاک ہے یہ اسی طرح نجس ہے جس طرح اونٹ کا خون نجس ہے۔ اونٹوں کے پیشاب کا حکم ان کے دودھ یا گوشت کے مانند نہیں ہے۔ عرینہ قبیلے کے لوگوں کے حوالے سے جو روایت آپ نے پیش کی ہے اس کا حکم ضرورت کے پیش نظر تھا اس لیے اس سے یہ ثابت نہیں ہوتا کہ یہ بلا ضرورت مباح ہے۔ ہم جانتے ہیں کہ بعض اوقات ضرورت کے پیش نظر کسی چیز کو مباح قرار دے دیا جاتا ہے لیکن بلا ضرورت کوئی چیز جائز نہیں ہوتی اس بارے میں نبی اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی بہت سی احادیث منقول ہیں جیسے حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت کرتے ہیں۔

ایک مرتبہ کسی غزوہ کے موقع پر حضرت زبیر بن عوام اور حضرت عبدالرحمن بن عوف نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں جوؤں کی شکایت کی تو آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے دونوں حضرات کو یہ رخصت عطا کی کہ وہ جنگ کے دوران ریشمی کپڑا استعمال کر سکتے ہیں۔ حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے ہیں: میں نے ان دونوں حضرات کو ریشمی قمیص پہنے ہوئے دیکھا ہے۔

اس حدیث سے یہ ثابت ہوا کہ نبی اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے ان مردوں کے لیے ریشمی کپڑا پہننا جائز قرار دیا جنہیں علاج کی غرض سے یہ کپڑا پہننے کی ضرورت تھی لیکن اس سے یہ ثابت نہیں ہوتا کہ ضرورت کے بغیر ہی مردوں کے لیے ریشمی کپڑا پہننا جائز ہو اسی طرح نبی اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے اہل عرینہ کی بیماری کی وجہ سے ان کے لیے اونٹ کا پیشاب بطور دوا پہننا جائز قرار دیا تھا۔

حدیث 115 صحیحہ البخاری: کتاب المغازی: باب قصة عكل وعرينة رقم الحديث 3970 السنن الصغرى: سور الهرة: صفة الوصوء: باب ما يؤكل لحمه رقم الحديث: 304 السنن الكبرى للنسائي: ذكر ما يقص الوصوء وما لا ينقصه: سول ما يؤكل لحمه يصيب الثوب رقم الحديث: 285 مسند احمد بن حنبل: مسند انس بن مالك رضي الله تعالى عنه رقم الحديث 13212 مسند ابی یعلیٰ الموصلی: فتاوة رقم الحديث 3086

اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَدِينَةَ فَتَكَلَّمُوا بِالْإِسْلَامِ، وَقَالُوا: يَا رَسُولَ اللَّهِ، إِنَّا أَهْلُ ضَرْعٍ، وَلَمْ نَكُنْ أَهْلَ رِبْعٍ  
فَمَاسْتَوْحِشُوا الْمَدِينَةَ، فَأَمَرَ لَهُمْ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِذَوْدٍ وَرَاعٍ، وَأَمَرَهُمْ أَنْ يَخْرُجُوا فِيهَا  
فَيَشْرَبُوا مِنْ أَبْوَالِهَا وَآلَتِهَا. فَلَمْ تَكُنْ الْحَدِيثُ بِطَوِيلِهِ

❦ (امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ کہتے ہیں:)-- محمد بن عبد الاعلیٰ صنعانی -- یزید بن زریج -- سعید -- قتادہ (کے حوالے سے

روایت نقل کرتے ہیں) حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

کچھ لوگ جو ”عکل“ اور ”عرینہ“ کے قبیلے سے تعلق رکھتے تھے وہ نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں مدینہ منورہ حاضر ہوئے  
انہوں نے اس دم قبول کرنے کے حوالے سے کچھ بات چیت کی انہوں نے عرض کی: یا رسول اللہ (ﷺ)! ہم بھیڑ بکریاں پالنے  
والے لوگ ہیں ہم کھیتی باڑی کرنے والے لوگ نہیں ہیں انہیں مدینہ منورہ میں رہنے میں مشکل پیش آئی تو نبی اکرم ﷺ نے انہیں  
یہ ہدایت کی کہ وہ اونٹوں اور چرواہے کے پاس چلے جائیں۔ نبی اکرم ﷺ نے انہیں یہ ہدایت کی کہ وہ نکل کر وہاں چلے جائیں اور  
ان اونٹوں کا پیشاب اور دودھ پیئیں۔

اس کے بعد راوی نے طویل حدیث ذکر کی ہے۔

بَابُ ذِكْرِ خَبَرٍ رَوَى عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي إِجَازَةِ الْوُضُوءِ بِالْمُدِّ مِنَ الْمَاءِ  
أَوْهُمْ بَعْضُ الْعُلَمَاءِ أَنَّ تَوْقِيتَ الْمُدِّ مِنَ الْمَاءِ لِلْوُضُوءِ تَوْقِيتٌ لَا يَجُوزُ الْوُضُوءُ بِأَقْلَ مِنْهُ

باب 90: نبی اکرم ﷺ کے حوالے سے نقل کی گئی اس روایت کا تذکرہ

جس میں پانی کے ایک ”مد“ کے ذریعے وضو کو جائز قرار دیا گیا ہے، بعض علماء اس غلط فہمی کا شکار ہوئے ہیں وضو کے  
لئے پانی کے ایک ”مد“ کا تعین کرنا ایک ایسا تعین ہے کہ اس سے کم پانی کے ذریعے وضو کرنا جائز ہی نہیں ہے۔

116 - سند حدیث: نا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ، نا عَبْدُ الرَّحْمَنِ يَعْنِي ابْنَ مَهْدِيٍّ، نا شُعْبَةُ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ

امام ابو جعفر طوسی رحمہ اللہ نے اپنی کتاب مختصر اختلاف العلماء میں یہ بات بیان کی ہے: امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ، امام ابو یوسف رحمہ اللہ اور امام شافعی رحمہ اللہ کے  
نزدیک اس جانور کا پیشاب ناپاک ہوتا ہے جس کا گوشت کھایا جاسکتا ہے جبکہ امام مالک رحمہ اللہ، امام محمد رحمہ اللہ اور سفیان ثوری رحمہ اللہ کے نزدیک یہ پاک  
ہوتا ہے۔ امام طحاوی رحمہ اللہ کہتے ہیں عرینہ قبیلے کے لوگوں کے لئے اونٹوں کا پیشاب پینے کی اجازت ضرورت کی وجہ سے تھی جیسا کہ نبی اکرم ﷺ نے  
ضرورت کی وجہ سے حضرت زبیر بن عوام رضی اللہ عنہ اور حضرت عبدالرحمن بن عوف رضی اللہ عنہ کے لئے ریشمی لباس پہننے کو مباح قرار دیا تھا۔

حدیث 116 صحیح البخاری کتاب الوضوء باب الوضوء بالمد رقم الحدیث: 197 صحیح مسلم کتاب الحيض باب  
انقذر المستحب من الماء في غسل الجنابة رقم الحدیث: 515 سنن ابی داؤد کتاب الطهارة باب ما يجزئ من الماء في  
الوضوء رقم الحدیث 88 سنن الدارمی کتاب الطهارة باب كم يكفي في الوضوء من الماء رقم الحدیث 726 صحیح  
ابن حبان کتاب الطهارة باب قدر ماء الغسل ذكر البيان بان القدر الذي وصفناه للاغتسال من الجنابة ليس بقدر رقم  
الحدیث 1219 السنن الصغرى مؤثر الهرة باب القدر الذي يكتفي به الرجل من الماء للوضوء رقم الحدیث 72 السنن  
لكبرى للنسائي کتاب الطهارة القدر الذي يكتفي به الرجل من الماء للوضوء رقم الحدیث 72

نَحْنُ مِنْ غَيْبِكَ قَالَ سَمِعْتُ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ يَقُولُ

ثَمَانٍ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَوَضَّأُ بِمَكْحُوكٍ، وَيَتَغَسِّلُ بِخُمْسَةِ مَكَاكِيٍّ  
تَوْضِيعَ مَرَصْفٍ قَالَ أَبُو بَكْرٍ الْمَكْحُوكُ فِي هَذَا الْخَيْرِ الْمُدُّ نَفْسُهُ

۱۳۵ (امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ کہتے ہیں)۔۔ محمد بن بشار۔۔ عبدالرحمن ابن مہدی۔۔ شعبہ۔۔ عبداللہ بن عبداللہ بن جبر

بن خلیف (کے حوالے سے روایت نقل کرتے ہیں) حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ایک مکوک (پانی) کے ذریعے وضو کر لیتے تھے اور 5 مکوک (پانی) کے ذریعے غسل کر لیتے تھے۔

امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں: اس روایت میں ”مکوک“ سے مراد ”مد“ ہے۔

## بَابُ ذِكْرِ الدَّلِيلِ عَلَى أَنَّ تَوَقِيتَ الْمُدِّ مِنَ الْمَاءِ لِلْوُضُوءِ

أَنَّ الْوُضُوءَ بِالْمُدِّ يُجْزِئُ، لَا أَنَّهُ لَا يَسَعُ الْمُتَوَضِّعُ أَنْ يَزِيدَ عَلَى الْمُدِّ أَوْ يُقْصَ مِنْهُ إِذْ لَوْ لَمْ يُجْزِئِ  
الزِّيَادَةُ عَلَى ذَلِكَ وَلَا النِّقْصَانُ مِنْهُ، كَانَ عَلَى الْمَرْءِ إِذَا أَرَادَ الْوُضُوءَ أَنْ يُكْبِلَ مُدًّا مِنْ مَاءٍ فَيَتَوَضَّأُ  
بِهِ لَا يُبْقِي مِنْهُ شَيْئًا، وَقَدْ يَرْفُقُ الْمُتَوَضِّعُ بِالْقَلِيلِ مِنَ الْمَاءِ فَيَكْفِي بِغَسْلِ أَعْضَاءِ الْوُضُوءِ،  
وَيَخْرُقُ بِالْكَثِيرِ فَلَا يَكْفِي لَغَسْلِ أَعْضَاءِ الْوُضُوءِ

## باب 91: اس بات کی دلیل کا تذکرہ کہ وضو کے لئے پانی کے ایک ”مد“ کا تعین کرنا

اس مفہوم کے اعتبار سے ہے کہ ایک ”مد“ پانی کے ذریعے وضو جائز ہوتا ہے۔ اس سے یہ مراد نہیں ہے کہ وضو کرنے  
والے کے لئے یہ گنجائش ہی نہیں ہے کہ وہ ایک ”مد“ سے زیادہ پانی استعمال کرے یا اس سے کم پانی استعمال کرے  
کیونکہ اگر اس سے زیادہ یا اس سے کم پانی استعمال کرنا جائز نہ ہوتا تو آدمی پر یہ بات لازم ہوتی کہ جب وہ وضو کا ارادہ  
کرتا تو پہلے پانی کا ایک ”مد“ ماپ لیتا اور پھر اس کے ذریعے وضو کرتا۔

اس طرح کہ اس پانی میں سے کچھ بھی باقی نہ رہتا۔

بعض اوقات وضو کرنے والا شخص تھوڑے پانی کو اتنی نرمی (یعنی احتیاط) سے استعمال کرتا ہے کہ وہ وضو کے اعضاء کو دھونے  
کے لئے کافی ہو جاتا ہے اور بعض اوقات وہ زیادہ پانی کو اس بے دردی سے استعمال کرتا ہے کہ وہ وضو کے اعضاء کو دھونے کے لئے  
کافی نہیں ہوتا۔

117 - سند حدیث: حَدَّثَنَا هَارُونُ بْنُ إِسْحَاقَ الْهَمْدَانِيُّ مِنْ كِتَابِهِ، حَدَّثَنَا ابْنُ فَضِيلٍ، عَنْ حُصَيْنٍ، وَيَزِيدَ

بْنِ أَبِي رِيَّادٍ، عَنْ سَالِمِ بْنِ أَبِي الْجَعْدِ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

حدیث 117 المستدرک علی الصحیحین للحاکم کتاب الطہارۃ رقم الحدیث 525 مسند احمد بن حنبل مسند جابر

بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ رقم الحدیث 14713 مصنف ابن ابی شیبہ کتاب الطہارات فی الحب کم یکفیه بعسہ من

الہاء رقم الحدیث 701

متن حدیث یُجْزِءُ مِنَ الْوُضُوءِ الْمُدُّ، وَمِنْ الْجَنَابَةِ الصَّاعُ فَقَالَ لَهُ رَجُلٌ: لَا يَكْفِينَا ذَلِكَ يَا جَابِرُ فَقَالَ  
قَدْ كَفَى مَنْ هُوَ خَيْرٌ مِنْكَ وَأَكْثَرُ شَعْرًا

توضیح مصنف قَالَ أَبُو بَكْرٍ: فِي قَوْلِهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: يُجْزِءُ مِنَ الْوُضُوءِ الْمُدُّ دَلَالَةٌ عَلَى أَنَّ  
تَوْقِيتَ الْمُدِّ مِنَ الْمَاءِ لِلْوُضُوءِ أَنَّ ذَلِكَ يُجْزِءُ لَا أَنَّهُ لَا يَجُوزُ التَّقْصَانُ مِنْهُ وَلَا الزِّيَادَةُ فِيهِ

❦ (امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ کہتے ہیں:)-- ہارون بن اسحاق ہمدانی-- ابن فضیل-- حصین-- یزید بن ابوزید۔

سام بن ابوجعد (کے حوالے سے روایت نقل کرتے ہیں:) حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں

ایک ”مد“ وضو کے لئے کافی ہوتا ہے اور ایک صاع (پانی) جنابت کے لئے کافی ہوتا ہے ایک صاحب نے (حضرت جابر بن  
عبد اللہ رضی اللہ عنہ) سے عرض کی: اے حضرت جابر! ہمارے لئے تو یہ کافی نہیں ہوتا تو حضرت جابر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: یہ ان کے لئے کافی  
ہوتا تھا جو تم سے بہتر تھے اور جن کے بال تم سے زیادہ تھے۔

امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے یہ الفاظ ”ایک“ ”مد“ وضو کے لئے کافی ہوتا ہے یہ الفاظ اس بات پر دلالت  
کرتے ہیں وضو کے لئے پانی کے ایک ”مد“ کی حد بندی اس حوالے سے ہے کہ ایسا جائز ہے اس سے یہ مراد نہیں ہے کہ اس سے کم پانی  
کے ذریعے وضو جائز نہیں ہوتا یا اس سے زیادہ پانی استعمال کرنا جائز نہیں ہے۔

## بَابُ الرُّخْصَةِ فِي الْوُضُوءِ بِأَقَلِّ مِنْ قَدْرِ الْمُدِّ مِنَ الْمَاءِ

باب 92: ایک ”مد“ سے کم پانی کے ذریعے وضو کرنے کی اجازت ہونا

118- سند حدیث: نَا مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ بْنِ كُرَيْبٍ الْهَمْدَانِيُّ، نَا يَحْيَى بْنُ أَبِي زَائِدَةَ، عَنْ شُعْبَةَ، عَنِ ابْنِ

زَيْدٍ وَهُوَ حَبِيبُ بْنُ زَيْدٍ، عَنْ عَبَّادِ بْنِ تَمِيمٍ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ زَيْدٍ،

متن حدیث: أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أُتِيَ بِثَلَاثِي مُدٍّ فَجَعَلَ يَذُلُّكَ ذِرَاعَهُ

❦ (امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ کہتے ہیں:)-- محمد بن علاء بن کریم ہمدانی-- یحییٰ بن ابوزائدہ-- شعبہ-- حبیب بن

زید-- عباد بن تمیم (کے حوالے سے روایت نقل کرتے ہیں:) حضرت عبد اللہ بن زید رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں دو تہائی ”مد“ (پانی) لایا گیا تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے وضو کیا اور اپنی کلائیوں کو مل۔

## بَابُ ذِكْرِ الدَّلِيلِ عَلَى أَنَّ لَا تَوْقِيتَ فِي قَدْرِ الْمَاءِ الَّذِي يَتَوَضَّأُ بِهِ الْمَرْءُ

فَيَضِيقُ عَلَى الْمُتَوَضِّئِ أَنْ يَزِيدَ عَلَيْهِ أَوْ يُنْقِصَ مِنْهُ، إِذْ لَوْ كَانَ لِقَدْرِ الْمَاءِ الَّذِي يَتَوَضَّأُ بِهِ الْمَرْءُ

مُقَدَّرٌ لَا يَحُوزُ أَنْ يَزِيدَ عَلَيْهِ وَلَا يُنْقِصَ مِنْهُ شَيْئًا، لَمَا جَازَ أَنْ يَجْتَمِعَ اثْنَانِ وَلَا جَمَاعَةٌ عَلَى إِنَاءٍ

وَاحِدٍ، فَيَتَوَضَّأُوا مِنْهُ جَمِيعًا، وَالْعِلْمُ مُحِيطٌ أَنَّهُمْ إِذَا اجْتَمَعُوا عَلَى إِنَاءٍ وَاحِدٍ يَتَوَضَّأُونَ مِنْهُ، فَإِنَّ

حدیث 118 صحیح اس حوالے کتاب الطہارۃ باب من الوضوء ذکر البیان بان ذلك المراعين الذي وصده في الوضوء

رقم الحديث 1089 استمر على الصحيحين للحاكم كتاب الطهارة واما حديث هشيم رقم الحديث 459

بَعْضُهُمْ أَكْثَرُ حَمَلًا لِلْمَاءِ مِنْ بَعْضٍ

باب 93: اس بات کی دلیل کا تذکرہ کہ جس پانی کے ذریعے آدمی وضو کرتا ہے

اس کی مقدار کے بارے میں کوئی تعین نہیں ہے کہ وضو کرنے والے شخص کو اس کے حوالے سے کوئی تنگی ہو کہ وہ اس سے زیادہ کرے یا اس سے کم کرے کیونکہ اگر وضو کرنے والے شخص کے لئے پانی کی کوئی متعین مقدار ہوتی کہ جس میں اضافہ کرنا یا جس میں کوئی کمی کرنا جائز نہ ہوتا تو پھر یہ بات بھی جائز نہ ہوتی کہ دو آدمی یا ایک جماعت ایک ہی برتن کے ذریعے وضو کریں اور وہ سب اس کے ذریعے وضو کر لیں کیونکہ ہر شخص یہ بات جانتا ہے کہ جب وہ ایک ہی برتن کے ذریعے وضو کریں تو ان میں سے بعض لوگ دوسروں کے مقابلے میں زیادہ پانی استعمال کر لیں گے۔

119 - سند حدیث: نَا مُحَمَّدُ بْنُ الْوَلِيدِ، نَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ، نَا مَعْمَرٌ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ

عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ:

مَتَنُ حَدِيثٍ: كُنْتُ أَنَا وَرَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَتَوَضَّأُ مِنْ إِنَاءٍ وَاحِدٍ

❖ ❖ (امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ کہتے ہیں: -- محمد بن ولید -- محمد بن جعفر -- معمر -- ہشام بن عروہ -- اپنے والد کے

حوالے سے روایت نقل کرتے ہیں: سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں۔

”میں اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ایک ہی برتن کے ذریعے وضو کر لیتے تھے۔“

120 - سند حدیث: حَدَّثَنَا هَارُونُ بْنُ إِسْحَاقَ الْهَمْدَانِيُّ، نَا أَبُو خَالِدٍ، عَنْ عُثَيْدِ اللَّهِ، عَنْ نَافِعٍ، عَنْ ابْنِ

حدیث 119: سنن ابن ماجہ، کتاب الطہارۃ وسمہا، باب الوضوء بسؤر الہرة رقم الحدیث 365، سنن الدارقطنی، کتاب

الطہارۃ باب استعمال الرجل فضل وضوء المرأة رقم الحدیث 113، مصنف عبد الرزاق الصنعانی، باب سؤر الہر رقم الحدیث 342

120 اس روایت کا مرکزی مضمون یہ ہے کہ کیا مرد اور عورت ایک ہی برتن سے ایک ساتھ وضو کر سکتے ہیں اس بارے میں مختلف طرح کی روایات منقول ہیں۔

اس بارے میں پانچ اقوال ہیں:

پہلا قول یہ ہے کہ مرد کے بچے ہوئے پانی سے عورت کا وضو کرنا مکروہ ہے اور اس کے برعکس (یعنی عورت کے بچے ہوئے پانی سے مرد کا وضو کرنا مکروہ ہے)۔

دوسرا قول یہ ہے کہ عورت کے وضو سے بچے ہوئے پانی سے مرد کا وضو کرنا مکروہ ہے البتہ اس کے برعکس جائز ہے یعنی عورت مرد کے وضو سے بچے ہوئے پانی سے وضو کر سکتی ہے۔

تیسرا قول یہ ہے کہ اگر مرد اور عورت دونوں ایک ساتھ پانی حاصل کرتے ہیں تو ایسی صورت میں وضو کرنا جائز ہوگا لیکن اگر عورت پہلے سے وضو کر چکی ہو تو اس کے وضو سے بچے ہوئے پانی سے مرد کا وضو کرنا جائز نہیں ہے۔

چوتھا قول یہ ہے کہ مرد اور عورت میں سے کسی ایک کے لیے بھی دوسرے فریق کے وضو سے بچائے ہوئے پانی سے وضو کرنے میں کوئی حرج نہیں ہے خواہ ان دونوں نے ایک ساتھ وضو کیا ہو یا ان دونوں میں سے کسی ایک نے پہلے وضو کر لیا ہو عام فقہاء اسی بات کے قائل ہیں۔

پانچواں قول یہ ہے کہ ایسا کرنا جائز ہے جبکہ مرد جنابت کی حالت میں نہ ہو یا عورت حیض کی حالت میں نہ ہو۔ (باقی حاشیہ، گلے صفحہ پر)



عُمَرَ قَالَ:

متن حدیث: کُنَّا نَتَوَضَّأُ رِجَالًا وَنِسَاءً، وَنَغْتَسِلُ أَيْدِينَا فِي إِنْاءٍ وَاحِدٍ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

\*\*\* (امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ کہتے ہیں: -- ہارون بن اسحاق ہمدانی -- ابو خالد -- عبید اللہ -- نافع کے حوالے سے نقل کرتے ہیں حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا:

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ اقدس میں ہم لوگ یعنی مرد اور خواتین (یعنی میاں بیوی) اکٹھے وضو کر لیتے تھے اور ہم ایک ہی برتن میں اپنے ہاتھ دھویا کرتے تھے (یعنی ایک ہی برتن سے وضو کے لئے پانی لیتے تھے)

121 - سند حدیث: نَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلَى الصَّنَعَانِيُّ، نَا الْمُعْتَمِرُ قَالَ: سَمِعْتُ عُبَيْدَ اللَّهِ، عَنْ نَافِعٍ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ

متن حدیث: أَنَّهُ أَبْصَرَ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَصْحَابِهِ يَتَطَهَّرُونَ، وَالنِّسَاءُ مَعَهُمُ الرِّجَالُ وَالنِّسَاءُ مِنْ إِنْاءٍ وَاحِدٍ كُلُّهُمْ يَتَطَهَّرُونَ

(بقیہ حاشیہ) حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہما جمہور صحابہ اور تابعین سے اس بات کا جو ز منقول ہے کہ مرد عورت کے وضو کے پچے ہوئے پانی سے وضو کر سکتا ہے صرف حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کی رائے مختلف ہے کہ ان کے نزدیک جنابت والے شخص یا حیض والی عورت کے وضو سے بچائے ہوئے پانی سے وضو کرنا مکروہ ہے۔ (موظا امام مالک کی شرح) "الاستدکار" میں یہ احکام ذکر کیے گئے ہیں۔

جن حدیث میں اس بات کا ذکر کیا گیا ہے کہ مرد عورت کے وضو سے بچے ہوئے پانی سے وضو نہیں کر سکتا اس کے مختلف جوابات دیئے گئے ہیں۔

اس کا پہلا جواب یہ ہے کہ جن احادیث میں اس طرح عمل کی اباحت کا تذکرہ ہے ان کے مقابلے میں ممانعت والی روایات ضعیف ہیں۔  
دوسرے جواب یہ دیا گیا ہے کہ اس سے مراد اس پانی کو استعمال کرنے کی ممانعت ہے جو عورت کے جسم سے مس ہونے کے بعد گرتا ہے یعنی آب مستعمل ہے۔

تیسرے جواب یہ دیا گیا ہے کہ یہاں ممانعت کا حکم احتیاب اور زیادہ فضیلت کے حوالے سے ہے۔

حدیث 120 صحیح البخاری: کتاب الوضوء، باب وضوء الرجل مع امراته، رقم الحدیث 189 'موطأ مائد' کتاب الطہارۃ، باب الطہور لموضوء، رقم الحدیث 43 'سنن ابی داؤد' کتاب الطہارۃ، باب الوضوء بفصل وضوء المرأة، رقم الحدیث 12 'سنن ابن ماجہ' کتاب الطہارۃ وسننھا، باب الرجل والمرأة يتوضآن من إناء واحد، رقم الحدیث 378 'استدرک عمی الصحیحین للحاکم' کتاب الطہارۃ، واما حدیث عائشۃ، رقم الحدیث 527 'صحیح ابن حبان' کتاب الطہارۃ، باب الوضوء بفصل وضوء المرأة ذکر الاباحۃ للرجال والنساء ان يتوضؤوا من إناء واحد، رقم الحدیث 1281 'سنن الصعری' سؤر الہرۃ، باب وضوء الرجال والنساء جمیعاً، رقم الحدیث 70 'مصنف عبد الرزاق الصنعانی' باب سؤر الحائض، رقم الحدیث 382 'سنن الکبریٰ للبیہقی' کتاب الطہارۃ، وضوء الرجال والنساء جمیعاً، رقم الحدیث 70 'سنن الدارقطنی' کتاب الطہارۃ، باب استعمال الرجل فضل وضوء المرأة، رقم الحدیث 116 'مسند احمد بن حنبل' مسند عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما، رقم الحدیث 4337 'مسند الشافعی' باب ما خرج من کتاب الوضوء، رقم الحدیث 11

❦ (امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ کہتے ہیں: -- محمد بن عبد الاعلیٰ صنعانی -- معتمر -- عبید اللہ -- نافع (کے حوالے سے روایت نقل کرتے ہیں: حضرت عبد اللہ رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں:

انہوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب کو دیکھا ہے کہ وہ اپنی ازواج کے ہمراہ طہارت حاصل کیا کرتے تھے یعنی مرد اور خواتین ایک ہی برتن سے وضو کر لیا کرتے تھے۔

بَابُ اسْتِحْبَابِ الْقَصْدِ فِي صَبِّ الْمَاءِ، وَكَرَاهَةِ التَّعْدِي فِيهِ، وَالْأَمْرِ بِاتِّقَاءِ وَسْوَاسَةِ الْمَاءِ

باب 94: پانی بہاتے ہوئے میانہ روی کا مستحب ہونا اور فضول خرچی کا ناپسندیدہ ہونا

اور پانی کے وسوسوں سے بچنے کا حکم ہونا

122۔ سند حدیث: نا محمد بن بشار، نا ابو داؤد، نا خارجہ بن مصعب، عن یونس، عن الحسن، عن

عتی بن ضمرۃ السعیدی، عن ابی بن کعب، عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال:

متن حدیث: اِنَّ لِلْوُضُوءِ شَيْطَانًا يُقَالُ لَهُ وَلَهَانٌ، فَاتَّقُوا وَسْوَاسَ الْمَاءِ

❦ (امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ کہتے ہیں: -- محمد بن بشار -- ابو داؤد -- خارجہ بن مصعب -- یونس -- حسن -- عتی بن

ضمیرہ سعدی (کے حوالے سے روایت نقل کرتے ہیں: ابی بن کعب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

”وضو کا ایک مخصوص شیطان ہے جس کا نام ”ولہان“ ہے تو پانی کے وسوسوں سے بچو۔“



حدیث 122 احمد بن محمد بن ابی ابی الطہارۃ عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم 'بَابُ كَرَاهِيَةِ الْاِسْرَافِ فِي الْمَاءِ' رقم

الحدیث 54 'سین ابن ماحہ' کتاب الطہارۃ وسمیہا' باب ما جاء فی القصد فی الوضوء وکراہیۃ التعدی فیہ رقم

الحدیث 418 'مسند احمد بن حنبل' مسند الانصار' حدیث عتی بن ضمرۃ السعیدی عن ابی بن کعب' رقم الحدیث

20721 'المستدرک علی الصحیحین للحاکم' کتاب الطہارۃ' واما حدیث عائشۃ' رقم الحدیث 528 'مسند الطیالسی'

الحدیث ابی بن کعب رحمہ اللہ' رقم الحدیث: 543

## جُمَاعُ أَبْوَابِ

الْأَوَانِي اللَّوَاتِي يُتَوَضَّأُ فِيهِنَّ أَوْ يُغْتَسَلُ

ابواب کا مجموعہ: جو ان برتنوں کے بارے میں ہیں جن میں وضو کیا جاتا ہے یا غسل کیا جاتا ہے

بَابُ إِبَاحَةِ الْوُضُوءِ وَالْغُسْلِ فِي أَوَانِي النُّحَاسِ

باب 95: تانبے سے بنے ہوئے برتن سے وضو یا غسل کرنا مباح ہے

123- سند حدیث: نَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى، وَمُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ قَالَ: مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى: سَمِعْتُ عَبْدَ الرَّزَّاقِ،

وَقَالَ ابْنُ رَافِعٍ، نَا عَبْدَ الرَّزَّاقِ، أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ عُرْوَةَ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ:

مَتَنُ حَدِيثٍ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي مَرَضِهِ الَّذِي مَاتَ فِيهِ: حُبُّوا عَلِيًّا مِنْ سَبْعِ قُرَبٍ لَمْ تُحَلَّلْ أَوْ كَيْتُهُنَّ لَعَلِّي أَسْتَرْيَحُ فَأَعْقِدُ إِلَى النَّاسِ. قَالَتْ عَائِشَةُ: فَأَجْلَسْنَاهُ فِي مِخْضَبٍ لِحَفْصَةَ مِنْ نُحَاسٍ، وَسَكَبْنَا عَلَيْهِ الْمَاءَ مِنْهُنَّ حَتَّى طَفِقَ يُشِيرُ إِلَيْنَا أَنْ قَدْ فَعَلْتَنَّ، ثُمَّ خَرَجَ

حَدَّثَنَا بِهِ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى مَرَّةً، نَا عَبْدَ الرَّزَّاقِ مَرَّةً، أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ عُرْوَةَ، عَنْ عَائِشَةَ بِمِثْلِهِ، غَيْرُ أَنَّهُ لَمْ يَقُلْ مِنْ نُحَاسٍ، وَلَمْ يَقُلْ ثُمَّ خَرَجَ

\*\*\* (امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ کہتے ہیں:)-- محمد بن یحییٰ اور محمد بن رافع -- عبد الرزاق -- معمر -- ابن شہاب زہری --

عروہ (کے حوالے سے روایت نقل کرتے ہیں:) سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں:

جس بیماری کے دوران نبی اکرم ﷺ کا وصال ہوا اس کے دوران آپ ﷺ نے یہ ارشاد فرمایا:

”مجھ پر سات ایسے مشکیزوں کا پانی ڈالو جن کی بندش کو کھولا نہ گیا ہو۔“

حدیث 123: صحیح البخاری: کتاب الوضوء: باب الغسل والوضوء فی المِخْضَبِ وَالْقَدَحِ وَالْعُشْبِ وَالْحِجَارَةِ رقم الحدیث

194: صحیح ابن حبان: کتاب التاریخ: ذکر البیان بان قول عقبہ بن عامر: "صلى على" رقم الحدیث: 6700 'المستدرک

على الصحيحين للحاكم: كتاب الطهارة: واما حديث هشيم: رقم الحدیث: 460 'مصنف عبد الرزاق الصغاني: باب

الوضوء فی النحاس: رقم الحدیث 178 'السنن الكبرى للنسائي: كتاب وفاة النبي صلى الله عليه وسلم: ذكر ما كان يعالج

به النبي صلى الله عليه وسلم في: رقم الحدیث: 6859 'مسند احمد بن حنبل: الملحق بالمستدرک من مسند الانصار:

حديث السيدة عائشة رضي الله عنها: رقم الحدیث: 24649 'مسند اسحاق بن راهويه: ما يروى عن عروة بن الزبير:

رقم الحدیث: 562 'المعجم الاوسط لطبرانی: باب العين: باب الميم من اسمه: محمد: رقم الحدیث: 6834

(یعنی جنہیں پہلے استعمال نہ کیا گیا ہو) تاکہ مجھے اس کے ذریعے آرام آئے اور میں لوگوں کو کچھ وصیت کر سکوں۔

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: ہم نے نبی اکرم ﷺ کو سیدہ حفصہ رضی اللہ عنہا کے تانبے کے بنے ہوئے ایک بڑے برتن میں بٹھایا اور ہم نے ان مشکیزوں کے ذریعے آپ پر پانی بہایا یہاں تک کہ آپ ﷺ نے ہماری طرف یہ اشارہ کیا کہ تم لوگوں نے یہ کام کر لیا ہے پھر آپ ﷺ (لوگوں کی طرف) تشریف لے گئے۔

یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ منقول ہے تاہم اس میں یہ الفاظ نہیں ہیں ”تانبے کے“ اور اس میں یہ الفاظ بھی نہیں ہیں ”پھر آپ ﷺ تشریف لے گئے۔“

بَابُ إِبَاحَةِ الْوُضُوءِ مِنْ أَوَانِي الزُّجَاجِ ضِدُّ قَوْلِ بَعْضِ الْمُتَصَوِّفَةِ الَّذِي يَتَوَهَّمُ أَنَّ اتِّخَاذَ

أَوَانِي الزُّجَاجِ مِنَ الْإِسْرَافِ، إِذَا الْخَزَفُ أَصْلَبُ وَأَبْقَى مِنَ الزُّجَاجِ

باب 96: شیشے سے بنے ہوئے برتن میں وضو کرنا مباح ہے

یہ بات بعض ان صوفیاء کے موقف کے خلاف ہے جو اس بات کے قائل ہیں شیشے کا برتن استعمال کرنا اسراف ہے کیونکہ مٹی سے بنے ہوئے برتن شیشے کے مقابلے میں زیادہ مضبوط ہوتے ہیں اور زیادہ عرصہ باقی رہتے ہیں۔

124 - سند حدیث: نَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ الْقَيْسِ، أَخْبَرَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ، عَنْ ثَابِتٍ، عَنْ أَنَسٍ

متن حدیث: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَعَا بِوَضُوءٍ فَجِئَ بِقَدَحٍ فِيهِ مَاءٌ - أَحْسَبُهُ قَالَ: قَدَحُ

زُجَاجٍ - فَوَضَعَ أَصَابِعَهُ فِيهِ فَجَعَلَ الْقَوْمُ يَتَوَضَّئُونَ الْأَوَّلَ فَالْأَوَّلَ فَحَزَرْتُهُمْ مَا بَيْنَ السَّبْعَيْنِ إِلَى الثَّمَانِينَ، فَجَعَلْتُ أَنْظُرَ إِلَى الْمَاءِ كَأَنَّهُ يَنْبُعُ مِنْ بَيْنِ أَصَابِعِهِ

توضیح روایت: قَالَ أَبُو بَكْرٍ: رَوَى هَذَا الْخَبَرُ غَيْرُ وَاحِدٍ، عَنْ حَمَّادِ بْنِ زَيْدٍ، فَقَالُوا: رَحْرَاحٌ مَكَانُ

الزُّجَاجِ يَلَا شَيْئَ نَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى، نَا أَبُو الثُّعْمَانِ، نَا حَمَّادُ بِهِذَا الْحَدِيثِ، وَقَالَ فِي حَدِيثِ سُلَيْمَانَ بْنِ سَعَادٍ: أَيْ بِقَدَحٍ زُجَاجٍ، وَقَالَ فِي حَدِيثِ أَبِي الثُّعْمَانِ: بِإِنَاءٍ زُجَاجٍ.

توضیح مصنف: قَالَ أَبُو تَكْرٍ: وَالرَّحْرَاحُ: إِنَّمَا يَكُونُ الْوَاسِعَ مِنْ أَوَانِي الزُّجَاجِ لَا الْعَمِيقَ مِنْهُ

❦❦ (امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ کہتے ہیں۔) -- احمد بن عبدہ ضعیف -- حماد بن زید -- ثابت (کے حوالے سے روایت نقل

کرتے ہیں) حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

نبی اکرم ﷺ نے وضو کا پانی منگوایا تو آپ ﷺ کی خدمت میں ایک پیالہ پیش کیا گیا جس میں پانی موجود تھا۔ راوی کہتے

ہیں میرا خیال ہے روایت میں یہ الفاظ ہیں: وہ شیشے کا پیالہ تھا نبی اکرم ﷺ نے اپنی انگلیاں اس میں ڈالیں پھر لوگوں نے باری

باری کے ذریعے وضو کرنا شروع کیا میں نے ان کا شمار کیا تو وہ 70 سے لے کر 80 تک لوگ تھے اور میں پانی کی طرف دیکھتا

تھا تو یوں لگتا تھا کہ نبی اکرم ﷺ کی انگلیوں کے درمیان سے پھوٹ رہا ہے۔

امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں: یہ روایت کئی راویوں نے حماد بن زید کے حوالے سے نقل کی ہے اور وہاں انہوں نے لفظ ”زجاج“ کی بجائے ”حراح“ (یعنی بڑا برتن) استعمال کیا ہے اور کسی شک کے بغیر کیا ہے۔  
یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ بھی منقول ہے، تاہم سلیمان بن حرب نامی راوی نے یہ الفاظ نقل کئے ہیں۔  
”شیشے کا پیالہ لایا گیا۔“

ابونعمان نامی راوی نے یہ الفاظ نقل کئے ہیں: ”ایک بڑا برتن لایا گیا“  
امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں: لفظ ”حراح“ شیشے کے بنے ہوئے بڑے برتن کو کہتے ہیں: جو گہرا نہیں ہوتا۔

### بَابُ إِبَاحَةِ الْوُضُوءِ مِنَ الرِّكْوَةِ وَالْقَعْبِ

باب 97: چمڑے کے چھوٹے ڈول اور بڑے پیالے سے وضو کرنا مباح ہے

125 - سند حدیث: نَا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الدُّورَقِيُّ، نَا هُشَيْمٌ، أَخْبَرَنَا حُصَيْنٌ، عَنْ سَالِمِ بْنِ أَبِي الْجَعْدِ،

عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ:

مَتْنُ حَدِيثٍ: عَطِشَ النَّاسُ يَوْمَ الْحُدَيْبِيَّةِ وَرَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَ يَدَيْهِ رِكْوَةٌ تَتَوَضَّأُ مِنْهَا إِذْ جَهَشَ النَّاسُ نَحْوَهُ قَالَ: فَقَالَ: مَا لَكُمْ؟ قَالُوا: مَا لَنَا مَاءٌ نَتَوَضَّأُ وَلَا نَشْرَبُ إِلَّا مَا بَيْنَ يَدَيْكَ قَالَ: فَوَضَّعَ يَدَيْهِ فِي الرِّكْوَةِ، وَدَعَا بِمَا شَاءَ اللَّهُ أَنْ يَدْعُو. قَالَ: فَجَعَلَ الْمَاءُ يَقُورُ مِنْ بَيْنِ أَصَابِعِهِ أَمْثَالَ الْعُيُونِ قَالَ: فَشَرِبْنَا وَتَوَضَّأْنَا قَالَ: قُلْتُ لِحَبِيبٍ: كَمْ كُنْتُمْ؟ قَالَ: كُنَّا خَمْسَ عَشْرَةَ مِائَةً، وَلَوْ كُنَّا مِائَةَ أَلْفٍ لَكَفَّانَا

❦ (امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ کہتے ہیں:۔۔ یعقوب بن ابراہیم دورقی۔۔ ہشیم۔۔ حصین۔۔ سالم بن ابو جعد) کے

حوالے سے روایت نقل کرتے ہیں: حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

حدیبیہ کے دن لوگوں کو پیاس لاحق ہوئی، نبی اکرم ﷺ کے سامنے ایک ڈول موجود تھا جس کے ذریعے آپ ﷺ وضو کر رہے تھے اسی دوران آپ ﷺ کی خدمت میں لوگ حاضر ہوئے۔ راوی کہتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے دریافت کیا: تمہیں کیا ہوا ہے؟ لوگوں نے عرض کی: ہمارے پاس وضو کرنے کے لئے پانی نہیں ہے اور پینے کے لئے بھی نہیں ہے، صرف وہ پانی ہے جو آپ ﷺ کے سامنے موجود ہے راوی بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے اپنا دست مبارک اس ڈول میں رکھا اور پھر جو اللہ کو منظور تھا وہ دعا مانگی پھر نبی اکرم ﷺ کی انگلیوں کے درمیان میں سے پانی یوں پھوٹنے لگا جیسے چشمے جاری ہوتے ہیں۔ راوی کہتے ہیں تو ہم نے اس پانی کو پیا بھی اور اس کے ذریعے وضو بھی کیا۔

راوی بیان کرتے ہیں: میں نے حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے دریافت کیا: اس وقت آپ کی تعداد کتنی تھی تو انہوں نے بتایا ہماری تعداد 1500 تھی اگر ہمارے تعداد ایک لاکھ بھی ہوتی تو وہ پانی ہمارے لئے کافی ہوتا۔

126 - سند حدیث: نَا مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ، نَا وَهْبُ بْنُ جَرِيرٍ، نَا شُعْبَةُ، عَنْ عَمْرِو بْنِ عَامِرٍ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ



منہ سے اسے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دعا کی تھی کہ اے اللہ! میں نے اپنے لیے ایک آدمی کو چاہا ہے جس کا نام محمد ہے۔ تو میری دعا قبول فرما اور اس کے لیے اجر عظیم دے۔

\*\*\* (ابو بن کریمؒ کہتے ہیں) -- محمد بن رافع -- وہب بن جریر -- شعبہ -- عمرو بن عامر (کے واسطے سے روایت نقل کرتے ہیں) حضرت انس بن مالکؓ بھی بیان کرتے ہیں

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں ایک چھوٹا بچہ پیش کیا گیا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کے ذریعے وضو کر لیا۔  
 راوی کہتے ہیں میں نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے دریافت کیا کیا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ہر نماز کے لئے از سر نو وضو کیا کرتے تھے؟  
 انہوں نے جواب دیا جی ہاں! میں نے دریافت کیا پھر آپ لوگ کیا کیا کرتے تھے؟ انہوں نے جواب دیا ہم لوگ تمام نمازوں  
 کے لئے ایک ہی وضو کرتے تھے (یعنی ایک ہی وضو سے تمام نمازیں ادا کرتے تھے)

بَابُ إِبَاحَةِ الرُّضُوءِ مِنَ الْجِفَانِ وَالْقِصَاعِ

**باب 98:** جفان اور قصاع (مخصوص قسم کے پیالوں) سے وضو کرنا مباح ہے

127 - سند حدیث: نَا یَسْحَىٰ بُنْ حَکِیم، نَا ابْنُ عَدِیٍّ، عَنْ شُعْبَةَ، عَنْ سَلَمَةَ بْنِ كُهَيْلٍ، عَنْ كُرَيْبٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ:

متن حدیث: بَیْتُ فِي بَيْتِ خَالَتِي مَيْمُونَةَ فَبَقِيَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَيْفَ يُصَلِّي مِنَ اللَّيْلِ  
فَبَاتَ، ثُمَّ غَسَلَ وَجْهَهُ وَيَدَيْهِ، ثُمَّ نَامَ، ثُمَّ قَامَ وَأَطْلَقَ شِنَاقَ الْقُرْبَةِ، فَصَبَّ فِي الْقُضْعَةِ أَوْ الْجَفْنَةِ قَتْرًا وَضَوْءًا  
بَيْنَ الرُّضُوءَيْنِ، وَقَامَ يُصَلِّي، فَقُمْتُ فَتَوَضَّأْتُ، فَجِئْتُ عَنْ يَسَارِهِ فَأَخَذَنِي فَجَعَلَنِي عَنْ يَمِينِهِ

❦❦ (امام ابن خزیرہ رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں:)-- یحییٰ بن حکیم-- ابن عدی-- شعبہ-- سلمہ بن کہیل-- کریب (کے حوالے سے روایت نقل کرتے ہیں: ) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں:

میں نے اپنی خالہ سیدہ میمونہ رضی اللہ عنہا کے ہاں رات بسر کی میں اس بات کا جائزہ لیتا رہا کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم رات کے وقت کس طرح نماز ادا کرتے ہیں؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے پہلے پیشاب کیا پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے چہرے اور دونوں بازوؤں کو دھویا پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم سو گئے پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم اٹھے پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے مشکیزے کا منہ کھولا اور ایک بڑے پیالے میں پانی انڈال دیا پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے درمیانے درجے کا وضو کیا پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم اٹھ کر نماز ادا کرنے لگے میں بھی اٹھا میں نے بھی وضو کیا اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے بائیں طرف آ کے کھڑا ہوا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے پکڑا اور اپنے دائیں طرف کر لیا۔

بَابُ الْأَمْرِ بِتَغْطِيَةِ الْأَوَانِي الَّتِي يَكُونُ فِيهَا الْمَاءُ لِلْوُضُوءِ

بِلَفْظٍ مُجْمَلٍ غَيْرِ مُفَسَّرٍ، وَلَفْظٍ عَامٍ مَرَادُهُ خَاصٌّ

**باب 99.** برتنوں کو ڈھانپنے کا حکم ہونا۔ و و برتن جن میں وضو کے لئے پانی موجود ہوتا ہے

یہ روایت ”مجمل“ طور پر منقول ہے۔ اس کی وضاحت نہیں کی گئی۔ اس کے الفاظ عام ہیں لیکن مراد مخصوص ہے۔

**128 - سند حدیث:** حَدَّثَنَا أَبُو يُونُسَ الْوَاسِطِيُّ، حَدَّثَنَا خَالِدُ يَعْنِي ابْنَ عَبْدِ اللَّهِ، عَنْ سُهَيْلٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: أَمَرَنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِتَغْطِيَةِ الْوُضُوءِ، وَابْكَاءِ السَّقَاءِ، وَإِكْفَاءِ الْإِنَاءِ  
توضیح روایت: قَالَ أَبُو بَكْرٍ: قَدْ أَوْقَعَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اسْمَ الْوُضُوءِ عَلَى الْمَاءِ الَّذِي يَتَوَضَّأُ بِهِ، وَهَذَا مِنَ الْجَنْسِ الَّذِي أَعْلَمْتُ فِي غَيْرِ مَوْضِعٍ مِنْ كُتُبِنَا أَنَّ الْعَرَبَ تَوْقِعُ الْاسْمَ عَلَى الشَّيْءِ فِي الْإِنْتِدَاءِ عَلَى مَا يَتَوَلَّى إِلَيْهِ الْأَمْرُ فِي الْمُتَعَقِّبِ، إِذَا الْمَاءُ قَبْلَ أَنْ يَتَوَضَّأَ بِهِ إِنَّمَا وَقَعَ عَلَيْهِ اسْمُ الْوُضُوءِ؛ لِأَنَّهُ يَتَوَلَّى إِلَى أَنْ يَتَوَضَّأَ بِهِ

❦❦ (امام ابن خزيمة رحمہ اللہ کہتے ہیں:)-- ابو یونس واسطی-- خالد بن عبد اللہ-- سہیل-- اپنے والد (کے حوالے سے روایت نقل کرتے ہیں:)-- حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں وضو کا پانی ڈھانپ کر رکھنے، مشکیزے کا منہ بند رکھنے اور برتن کو الٹا کر کے رکھنے کا حکم دیا ہے۔  
امام ابن خزيمة رحمہ اللہ فرماتے ہیں: یہاں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے (پانی کے لئے) لفظ وضوء استعمال کیا ہے جس کے ذریعے وضو کیا جاتا ہے تو یہ کلام کی وہ نوعیت ہے جس کے بارے میں میں اپنی کتابوں میں دوسری جگہ پر یہ بات بیان کر چکا ہوں کہ بعض اوقات عرب کسی چیز کے آغاز کے لئے وہ نام استعمال کر لیتے ہیں جو اصل میں اس کے انجام کے ساتھ مطابقت رکھتا ہے تو پانی کے ذریعے وضو کرنے سے پہلے اس کے لئے لفظ وضو کا استعمال کرنا اس حوالے سے ہوگا کہ آخر کار اس سے وضو ہی کیا جاتا ہے۔

### بَابُ ذِكْرِ الْخَيْرِ الْمُفْتَرِ لِلْفُظَّةِ الْمُجْمَلَةِ الَّتِي ذَكَرْتُهَا

وَالدَّلِيلُ عَلَى أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّمَا أَمَرَ بِتَغْطِيَةِ الْوُضُوءِ بِاللَّيْلِ لَا بِالنَّهَارِ جَمِيعًا

**باب 100:** میری ذکر کردہ ”مجمل“ الفاظ والی روایت کی وضاحت کرنے والی روایت کا تذکرہ

اور اس بات کی دلیل کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے رات کے وقت برتنوں کو ڈھانپنے کا حکم دیا ہے۔ ایسا نہیں ہے (رات اور دن) دونوں اوقات میں ڈھانپنے کا حکم دیا ہو۔

**129 - سند حدیث:** حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى، حَدَّثَنَا أَبُو عَاصِمٍ، عَنْ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ، وَحَدَّثَنَا

أَحْمَدُ بْنُ سَعِيدٍ الدَّارِمِيُّ، حَدَّثَنَا أَبُو عَاصِمٍ، عَنْ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ، أَنَّهُ سَمِعَ جَابِرًا يَقُولُ: حَدَّثَنِي أَبُو

حدیث 128. سنن ابن ماجہ: کتاب الاشربة: باب تخمير الاناء رقم الحديث: 3409. سنن الدارمي: ومن كتاب الاشربة:

باب في تخمير الاناء رقم الحديث 2105. مسند احمد بن حنبل: مسند ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ رقم الحديث: 8620.

حدیث 129. صحیح مسلم: کتاب الاشربة: باب في شرب النبيذ وتخمير الاناء رقم الحديث 3845. صحیح ابن حبان:

كتاب الصهارة: باب الادعية: ذكر الامر بتخمير الاناء بالليل ولو يعود يعرض عليه رقم الحديث 1286. سنن الدارمي:

ومن كتاب الاشربة: باب في تخمير الاناء رقم الحديث: 2104. مصنف ابن ابی شيبه: كتاب الاشربة: في تخمير الشراب

ودكاء السقاء رقم الحديث 23706. السنن الكبرى للنسائي: كتاب الوليمة: الاقداح رقم الحديث 6435.

حُمَید قَالَ أَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِقَدَحٍ لَبَنٍ مِنَ النَّفِيعِ غَيْرٍ مَخْمَرٍ، فَقَالَ: أَلَا خَمَرْتَهُ، وَلَوْ تَعَرَّضُ عَلَيْهِ بَعْدُ

قَالَ أَبُو حُمَید: إِنَّمَا أَمَرَ بِالْأَبْوَابِ أَنْ يُغْلَقَ لَيْلًا، وَإِنَّمَا أَمَرَ بِالْأَسْقِيَةِ أَنْ يُخْمَرَ لَيْلًا وَقَالَ الدَّارِمِيُّ: إِنَّمَا أَمَرَ بِالْأَلْبَانَةِ أَنْ تُخْمَرَ لَيْلًا، وَبِالْأَوْعِيَةِ أَنْ تُوَكَّأَ لَيْلًا، وَلَمْ يَذْكُرِ الْآبَوَاتِ

❦ (امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ کہتے ہیں:)-- محمد بن یحییٰ-- ابو عامر-- ابن جریج-- ابو زبیر-- احمد بن سعید دارمی-- ابو عامر-- ابن جریج-- ابو زبیر (کے حوالے سے روایت نقل کرتے ہیں: ) حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

حضرت ابو حمید رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں ٹھنڈے دودھ کا پیالہ لے کر حاضر ہوا جو ڈھانپا ہوا نہیں تھا تو نبی اکرم ﷺ نے دریافت کیا: تم نے ڈھانپ کیوں نہیں لیا تھا خواہ اس پر لکڑی ہی رکھ دیتے؟

حضرت ابو حمید رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے رات کے وقت دروازے بند کرنے کا حکم دیا ہے اور رات کے بارے میں یہ بھی حکم دیا ہے کہ اس میں برتنوں کو ڈھانپ دیا جائے۔

دارمی کہتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے برتنوں کے بارے میں یہ حکم دیا ہے کہ رات کے وقت انہیں ڈھانپ دیا جائے اور مشکیزوں کے بارے میں یہ حکم دیا ہے کہ رات کے وقت ان کا منہ بند کر دیا جائے۔

انہوں نے دروازوں کا تذکرہ نہیں کیا۔

130 - سند حدیث: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مَنصُورٍ الرَّمَادِيُّ، أَخْبَرَنَا ابْنُ حَجَّاجٍ يَعْنِي ابْنَ مُحَمَّدٍ قَالَ: قَالَ ابْنُ جُرَيْجٍ: أَخْبَرَنِي أَبُو الزُّبَيْرِ، أَنَّهُ سَمِعَ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ:

قَالَ أَبُو حُمَید: إِنَّمَا أَمَرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْأَسْقِيَةِ أَنْ تُوَكَّأَ لَيْلًا، وَبِالْأَبْوَابِ أَنْ تُغْلَقَ لَيْلًا

❦ (امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ کہتے ہیں:)-- احمد بن منصور الرمادی-- ابن حجاج-- ابن جریج-- ابو زبیر (کے حوالے سے روایت نقل کرتے ہیں: ) حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

حضرت ابو حمید رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے مشکیزوں کے بارے میں یہ حکم دیا ہے کہ رات کے وقت ان کا منہ بند کر دیا جائے اور دروازوں کے بارے میں یہ حکم دیا ہے کہ رات کے وقت انہیں بند کر دیا جائے۔

بَابُ الْأَمْرِ بِتَسْمِيَةِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ عِنْدَ تَخْمِيرِ الْأَوَانِي وَالْعَلَّةِ الَّتِي مِنْ أَجْلِهَا أَمَرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِتَخْمِيرِ الْإِنَاءِ

باب 101: برتنوں کو ڈھانچتے وقت اللہ کا نام لینے کا حکم ہونا

اور اس علت کا تذکرہ جس کی وجہ سے نبی اکرم ﷺ نے برتنوں کو ڈھانپنے کا حکم دیا ہے

**131 - سند حدیث:** حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ بَشْرِ بْنِ الْحَكَمِ، حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، أَخْبَرَنِي عَطَاءٌ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: **أَغْلِقْ بَابَكَ وَادْكُرِ اسْمَ اللَّهِ؛ فَإِنَّ الشَّيْطَانَ لَا يَفْتَحُ مُغْلَقًا، وَأَطْفِئْ مِصْبَاحَكَ وَادْكُرِ اسْمَ اللَّهِ، وَأَوَّلُ سِقَاءٍ لَكَ وَادْكُرِ اسْمَ اللَّهِ، وَخَيْرُ إِنَاءٍ لَكَ وَادْكُرِ اسْمَ اللَّهِ، وَلَوْ بَعُدَ تَعَرُّضُهُ عَلَيْهِ** ❀❀ (امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ کہتے ہیں:)--عبدالرحمن بن بشر بن حکم--یحییٰ بن سعید--ابن جریج--عطاء (کے حوالے سے روایت نقل کرتے ہیں)۔ حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: ”تم اللہ کا نام لے کر دروازہ بند کر دو کیونکہ شیطان بند (دروازہ) نہیں کھول سکتا اور اللہ کا نام لے کر اپنے چراغ کو بجھا دو اور اللہ کا نام لے کر اپنے مشکیزے کا منہ بند کر دو اور اللہ کا نام لے کر اپنے برتن ڈھانپ دو خواہ اس پر لکڑی ہی رکھ دو۔“

**132 - سند حدیث:** نَا يُوسُفُ بْنُ مُوسَى، نَا جَرِيرٌ، عَنْ فِطْرِ بْنِ خَلِيفَةَ، عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ: **مَتَنُ حَدِيثٍ: قَالَ لَنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: أَغْلِقُوا أَبْوَابَكُمْ، وَأَوْكُوا أَسْقِيَّتَكُمْ، وَخَمِّرُوا آيَتَكُمْ، وَأَطْفِئُوا سُرُجَكُمْ؛ فَإِنَّ الشَّيْطَانَ لَا يَفْتَحُ عَلَقًا، وَلَا يَحُلُّ وَكَاءً، وَلَا يَكْشِفُ غِطَاءً، وَإِنَّ الْفَوَيْسِقَةَ رُبَّمَا أَضْرَمَتْ عَلَى أَهْلِ الْبَيْتِ بَيْنَهُمْ نَارًا، وَكُفُّوا قَوَائِمَكُمْ وَأَهْلِيكُمْ عِنْدَ غُرُوبِ الشَّمْسِ إِلَى أَنْ تَذْهَبَ فَجْوَةُ الْعِشَاءِ** توضیح مصنف: قَالَ لَنَا يُوسُفُ: فَجْوَةُ الْعِشَاءِ، وَهَذَا تَصْحِيفٌ، وَإِنَّمَا هُوَ فَجْوَةُ الْعِشَاءِ وَهِيَ: اشْتِدَادُ الظَّلَامِ

توضیح روایت: قَالَ أَبُو بَكْرٍ: فِيهِ الْخَبَرُ دَلَالَةً عَلَى أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّمَا أَمَرَ بِتَغْطِيَةِ الْأَوَائِي، وَإِبْكَاءِ الْأَسْقِيَّةِ، إِذِ الشَّيْطَانُ لَا يَحُلُّ وَكَاءً، وَلَا يَكْشِفُ غِطَاءَ الْإِنَاءِ لَا أَنْ تَرَكَ تَغْطِيَةَ الْإِنَاءِ مَعْصِيَةً لِلَّهِ عَزَّ وَجَلَّ، وَلَا أَنَّ الْمَاءَ يَجْسُ بِتَرْكِ تَغْطِيَةِ الْإِنَاءِ، إِذِ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ أَعْلَمَ أَنَّ الشَّيْطَانَ إِذَا وَجَدَ السِّقَاءَ غَيْرَ مُوَكَّأٍ شَرِبَ مِنْهُ، فَيُشْبِهُ أَنْ يَكُونَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمَّا أَمَرَ بِإِبْكَاءِ السِّقَاءِ وَتَغْطِيَةِ الْإِنَاءِ، وَأَعْلَمَ أَنَّ الشَّيْطَانَ إِذَا وَجَدَ السِّقَاءَ غَيْرَ مُوَكَّأٍ شَرِبَ مِنْهُ كَانَ فِي هَذَا مَا دَلَّ عَلَى أَنَّهُ إِذَا وَجَدَ الْإِنَاءَ غَيْرَ مُغَطَّى شَرِبَ مِنْهُ، حَدَّثَنَا بِالْخَبَرِ الَّذِي ذَكَرْتُ مِنْ إِعْلَامِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا

حدیث 132 صحیح ابن حبان کتاب الطہارۃ باب الاوعیۃ ذکر البیان بان الامر بهذه الاشیاء التي وصفها امر

وَأَحَدُ السَّقَاءِ غَيْرَ مُوَكَّلًا شَرِبَ مِنْهُ

❦ (امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ کہتے ہیں: -- یوسف بن موسیٰ -- جریر -- فطر بن خلیفہ -- ابو زبیر) کے حوالے سے روایت نقل کرتے ہیں: حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہم سے فرمایا:

”اپنے دروازے کو بند کر دو اپنے مشکیزوں کے منہ بند کر دو اپنے برتنوں کو ڈھانپ دو اپنے چراغ بجھ دو کیونکہ شیطان بند (دروازہ) نہیں کھول سکتا اور (مشکیزے کا بند منہ) نہیں کھول سکتا اور برتن (پر رکھی ہوئی چیز) نہیں ہٹا سکتا اور چھوٹا فاسق (یعنی چوہا) بعض اوقات (چراغ کی بتی منہ میں لے کر) گھر کو گھر والوں سمیت جل دیتا ہے اور سورج غروب ہونے سے لے کر رات کا ابتدائی حصہ گزر جانے تک اپنے بچوں اور گھر والوں کو (گھروں میں) روکے رکھتا۔“

(امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ کہتے ہیں: یوسف نامی راوی نے ہمارے سامنے لفظ ”فجوة العشاء“ بیان کیا ہے یہ تصحیف ہے۔ اصل لفظ ”فجوة العشاء“ ہے جس سے مراد تاریکی کا زیادہ ہونا ہے۔

(امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ کہتے ہیں: اس روایت میں اس بات پر دلالت پائی جاتی ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے برتن ڈھانپنے اور مشکیزے کا منہ بند کرنے کا حکم اس لئے دیا ہے کیونکہ شیطان بند مشکیزے کا منہ نہیں کھول سکتا اور ڈھانپنے ہوئے برتن پر رکھی ہوئی چیز نہیں ہٹا سکتا۔ ایسا نہیں ہے کہ برتن کو نہ ڈھانپنا اللہ تعالیٰ کی نافرمانی ہے یا برتن کو نہ ڈھانپنے کی وجہ سے (اس میں موجود) پانی ناپاک ہو جاتا ہے۔

اس کی وجہ یہ ہے: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات بتادی ہے کہ شیطان جب کسی مشکیزے کا منہ کھلا ہوا پاتا ہے تو اس میں سے پی لیتا ہے۔ تو اب اس بات کا امکان موجود ہے کہ جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مشکیزے کا منہ بند کرنے اور برتن کو ڈھانپنے کا حکم دیا تو ساتھ آپ نے یہ بات بھی بتادی کہ جب شیطان کسی مشکیزے کا منہ کھلا ہوا پاتا ہے تو اس میں سے پی لیتا ہے۔ اس بات میں اس معنی پر بھی دلالت پائی جاتی ہے کہ جب شیطان کوئی ایسا برتن پاتا ہے جسے ڈھانپنا نہ گیا ہو تو وہ اس میں سے بھی پی لیتا ہے۔

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ بتانا کہ جب شیطان کسی کھلے منہ والے مشکیزے کو پاتا ہے تو اس میں سے پی لیتا ہے یہ حدیث ہمیں بیان کی ہے (اس کی سند اور متن درج ذیل ہے:)

**133 - سند حدیث:** نَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى، نَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ عَبْدِ الْكَرِيمِ الصَّنْعَانِيُّ أَبُو هِشَامٍ، نَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ عَقِيلٍ بْنِ مَعْقِلٍ بْنِ مُنْبِهِ، عَنْ أَبِيهِ عَقِيلٍ، عَنْ وَهْبِ بْنِ مُنْبِهِ قَالَ: هَذَا مَا سَأَلْتُ عَنْهُ حَازِرَ رَسُولِ اللَّهِ الْأَنْصَارِيِّ، وَآخَرِيَّ أَنْ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقُولُ:

أَوْكُوا الْأَسْقِيَةَ، وَغَلِّقُوا الْأَبْوَابَ إِذَا رَقَدْتُمْ بِاللَّيْلِ، وَحَمَرُوا الشَّرَابَ وَالطَّعَامَ، فَإِنَّ الشَّيْطَانَ بَاتِي فَإِنْ لَمْ يَجِدِ النَّابَ مُغْلَقًا دَخَلَهُ، وَإِنْ لَمْ يَجِدِ السَّقَاءَ مُوَكَّلًا شَرِبَ مِنْهُ، وَإِنْ وَجَدَ النَّابَ مُغْلَقًا وَالسَّقَاءَ مُوَكَّلًا لَمْ يَدْخُلْ وَكَأَنَّ، وَلَمْ يَفْتَحْ مُغْلَقًا، وَإِنْ لَمْ يَجِدْ أَحَدًا كُمْ لَانَايِهِ مَا يُخَمِّرُ بِهِ فَلْيَعْرِضْ عَلَيْهِ عُوْدًا

❦ (امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ کہتے ہیں: -- محمد بن یحییٰ -- اسماعیل بن عبد الکریم صنعانی ابو ہشام -- ابراہیم بن عقیل بن



معقل بن معبہ۔۔۔ اپنے عقیل والد کے حوالے سے نقل کرتے ہیں: وہب بن معبہ بیان کرتے ہیں: اس چیز کے بارے میں میں نے حضرت جابر بن عبد اللہ انصاری رضی اللہ عنہ سے دریافت کیا تو انہوں نے مجھے بتایا: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم یہ فرمایا کرتے تھے:

رات کو جب تم سونے لگو، تو مشکیزوں کے منہ بند کر دو دروازے بند کر دو کھانے پینے کی چیزوں کو ڈھانپ دو کیونکہ شیطان آتا ہے اور جب اسے کوئی دروازہ بند نہیں ملتا تو وہ اندر داخل ہو جاتا ہے اور جب اسے کسی مشکیزے کا منہ بند نہیں ملتا تو وہ اس میں سے پی لیتا ہے لیکن اگر وہ دروازے یا مشکیزے کے منہ کو بند پاتا ہے تو پھر وہ بند چیز کو کھول نہیں سکتا اور بند دروازے کو کھول نہیں سکتا اور اگر کسی شخص کو برتن کو ڈھانپنے کے لئے کوئی چیز نہیں ملتی تو وہ اس پر لکڑی ہی رکھ دے۔



## جَمَاعُ أَبْوَابِ سُنَنِ السَّوَاكِ وَفَضَائِلِهِ

وَأَمَّا بَدَأْنَا بِذِكْرِ السَّوَاكِ قَبْلَ صِفَةِ الْوُضُوءِ لِإِذْنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِهِ قَبْلَ الْوُضُوءِ عِنْدَ دُخُولِ مَنْزِلِهِ

### ابواب کا مجموعہ: مسواک کی سنتیں اور اس کے فضائل

ہم نے وضو کے طریقے سے پہلے مسواک کا تذکرہ اس لئے کیا ہے کیونکہ نبی اکرم ﷺ اپنے گھر میں تشریف لانے کے بعد وضو سے پہلے اس سے آغاز کرتے تھے۔

۱۔ تمام فقہاء کا اس بات پر اتفاق ہے مسواک کرنا ایک ایسی سنت ہے جس کی زیادہ ترغیب دی گئی ہے۔

تاہم مسواک کرنے کے دو پہلو ہیں۔ ایک یہ کہ وضو کے لئے مسواک کی جائے اور دوسرا یہ کہ عمومی طور پر مسواک کی جائے جہاں تک وضو کے وقت مسواک کرنے کا تعلق ہے تو احناف کے نزدیک کلی کرتے وقت مسواک کرنا سنت ہے جبکہ مالکیوں کے نزدیک اسے کلی کرنے سے پہلے کرنا وضو کے فائدہ میں شمار ہوگا۔

نبی اکرم ﷺ کی احادیث سے یہ بات ثابت ہے جو شخص مسواک کے ہمراہ وضو کر کے مسواک کرتا ہے اسے اس شخص سے زیادہ اجر و ثواب ملتا ہے جو مسواک کے بغیر وضو کر کے نماز ادا کرتا ہے۔

مسواک کے بارے میں دوسرا حکم یہ ہے وضو کے علاوہ بھی مسواک کی جاتی ہے۔

جیسا کہ روایات سے یہ بات ثابت ہے۔ نبی اکرم ﷺ گھر تشریف لانے کے بعد سب سے پہلے مسواک کرتے تھے یا نیند سے بیدار ہونے کے بعد مسواک کیا کرتے تھے۔

اس بارے میں مختلف روایات منقول ہیں اگر کسی شخص کے پاس مسواک نہیں ہے تو احناف اور مالکیہ اس بات کے قائل ہیں وہ انگلیوں کے ذریعے اپنے دانت صاف کرے گا کیونکہ حضرت علی رضی اللہ عنہ کے بارے میں یہ بات منقول ہے وہ شہادت کی انگلی اور انگوٹھے کے ساتھ دانت صاف کر لیا کرتے تھے۔ اسی طرح حضرت انس رضی اللہ عنہ نے مرفوع حدیث کے طور پر یہ بات نقل کی ہے مسواک انگلیوں کے ذریعے بھی ہوتی ہے۔ اس روایت کو ماہرین نے اپنی سند کے ساتھ نقل کیا ہے۔

تاہم یہ بات طے ہے احادیث میں جس مسواک کی فضیلت مذکور ہے اس سے مراد کڑی کے ذریعے کی جانے والی مسواک ہے۔ فقہاء نے یہ بات بیان کی ہے مسواک ایک انگلی جتنی موٹی اور ایک باشت لمبی ہونی چاہئے اور یہ نرم ہونی چاہئے۔ پیلو کی مسواک کرنا زیادہ بہتر ہے۔

نیز مسواک چوڑائی کی سمت میں کی جائے دانتوں میں لمبائی کی سمت میں نہیں کی جائے گی۔

احناف کے نزدیک مسواک کرنا وضو کی سنت ہے۔ یہ نماز کی سنت نہیں ہے۔

یہ مسواک کرنا صرف وضو کی خصوصیت نہیں ہے بلکہ دیگر مواقع پر بھی مسواک کی جاسکتی ہے کیونکہ نبی اکرم ﷺ نے یہ بات مطلق طور پر ارشاد

فرمائی ہے۔ ”مسواک منہ و صاف کرتی ہے اور پروردگار کی رضا مندی کا باعث ہے۔“

## بَابُ بَدْءِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالسَّوَاكِ عِنْدَ دُخُولِ مَنْزِلِهِ

باب 102: نبی اکرم ﷺ کا گھر تشریف لانے کے بعد مسواک کے ذریعے آغاز کرنا

134 - سند حدیث: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ، نَاعِدُ الرَّحْمَنِ بْنِ مَهْدِيٍّ، وَلَا يُوسُفُ بْنُ مُوسَى، حَدَّثَنَا وَكِيعٌ قَالَا: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ، نَا يُزَيْدُ بْنُ هَارُونَ، أَخْبَرَنَا مُسْعَرٌ، حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ خَشْرَمٍ، أَخْبَرَنَا عَلِيُّ بْنُ يَعْنَى ابْنُ يُونُسَ، عَنْ مُسْعَرٍ كِلَاهُمَا، عَنِ الْمِقْدَامِ بْنِ شُرَيْحٍ، عَنْ أَبِيهِ قَالَ: مَنْ حَدَّثَ قُلْتُ لِعَائِشَةَ: بِأَيِّ شَيْءٍ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَبْدَأُ إِذَا دَخَلَ الْبَيْتَ؟ قَالَتْ: بِالسَّوَاكِ وَقَالَ يُوسُفُ: إِذَا دَخَلَ بَيْتَهُ

\*\*\* (امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ کہتے ہیں:)-- محمد بن بشار-- عبد الرحمن بن مہدی اورنا یوسف بن موسیٰ-- وکیع-- سفیان بن عیینہ بن بشار-- یزید بن ہارون-- مسعر-- علی بن خشرم-- علی بن یونس-- مسعر (کے حوالے سے روایت نقل کرتے ہیں:)

مقدم بن شریح-- اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: میں نے سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے دریافت کیا: نبی اکرم ﷺ جب گھر میں تشریف لاتے تو سب سے پہلے کیا کام کرتے تھے؟ انہوں نے جواب دیا: مسواک۔

یوسف نامی راوی نے یہ الفاظ نقل کئے ہیں: "نبی اکرم ﷺ جب اپنے گھر میں تشریف لاتے تھے۔"

## بَابُ فَضْلِ السَّوَاكِ وَتَطْهِيرِ الْقَمِيهِ

باب 103: مسواک کی فضیلت اور اس کے ذریعے منہ کو صاف کرنا

135 - سند حدیث: نَا الْحَسَنُ بْنُ قَزَعَةَ بْنِ عُبَيْدِ الْهَاشِمِيِّ، نَا سُفْيَانُ بْنُ حَبِيبٍ، عَنْ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ شُمَاظِ بْنِ أَبِي سُلَيْمَانَ، عَنْ عُبَيْدِ بْنِ عُمَيْرٍ، عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ:

قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: السَّوَاكُ مَطْهَرَةٌ لِلْقَمِيهِ مَرُصَاةٌ لِلرَّبِّ

\*\*\* (امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ کہتے ہیں:)-- حسن بن قزعة بن عبید ہاشمی-- سفیان بن حبیب-- ابن جریج-- عثمان بن

حدیث 134 صحیح مسلم کتاب الطہارۃ باب السواک رقم الحدیث 397 صحیح ابن حبان باب الامامة والجماعة باب الحديث في الصلاة ذكر ما يستحب للمراء اذا اراد الخروج من بيته ان يودعه رقم الحدیث 2551 سنن ابی داؤد کتاب الطہارۃ باب فی الرجل یستاک بسواک غیرہ رقم الحدیث 47 سنن ابن ماجہ کتاب الطہارۃ وسنن ابی السواک رقم الحدیث 288 السنن الصغری کتاب الطہارۃ السواک فی کل حین رقم الحدیث 8 السنن الکبری للبیہقی کتاب الطہارۃ السواک فی کل حین رقم الحدیث 7 مصنف ابن ابی شیبہ کتاب الطہارات ما ذکر فی السواک رقم الحدیث 1764 مسند احمد بن حنبل الملحق المستدرک من مسند الانصار حدیث السیدۃ عائشہ رضی اللہ عنہا رقم الحدیث 24943 مسند امام حاکم بن داہود ما یروی رقم الحدیث 1405

ابو سعید بن عمیر (کے حوالے سے روایت نقل کرتے ہیں:) سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا

”سواک منہ کو صاف کرتی ہے اور پروردگار کی رضا مندی کا باعث ہے۔“

## بَابُ اسْتِحْبَابِ التَّسْوُكِ عِنْدَ الْقِيَامِ مِنَ النَّوْمِ لِلتَّهَجُّدِ

باب 104: تہجد کے لئے نیند سے بیدار ہونے کے وقت سواک کرنے کا مستحب ہونا

136 - سند حدیث: نا ابو حصین بن احمد بن یونس، نا عنز یغنی ابن القاسم، نا حصین، و حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ

الْمُنْذِرِ، وَهَارُونَ بْنُ إِسْحَاقَ قَالَا: حَدَّثَنَا ابْنُ فَضِيلٍ قَالَ عَلِيُّ: قَالَ: حَدَّثَنَا حُصَيْنُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ، وَقَالَ

هَارُونَ: عَنْ حُصَيْنٍ، وَحَدَّثَنَا بُنْدَارٌ، أَخْبَرَنَا ابْنُ أَبِي عَدِيٍّ، عَنْ شُعْبَةَ، عَنْ حُصَيْنٍ، وَحَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ عَبْدِ

الرَّحْمَنِ الْمَخْزُومِيُّ، نا سُفْيَانُ يَغْنِي ابْنَ عُيَيْنَةَ، عَنْ مَنُصُورٍ، وَحَدَّثَنَا أَبُو مُوسَى، حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ، نا

حدیث 135: سنن الدارمی، کتاب الطہارۃ، باب السواک مظہرۃ للفقہ، رقم الحدیث: 721، صحیح ابن حبان، کتاب

الطہارۃ، باب سن الوضوء، ذکر اثبات رضا اللہ عز وجل للتسوک، رقم الحدیث: 1073، السنن الصغری، کتاب الطہارۃ،

باب الترغیب فی السواک، رقم الحدیث: 5، السنن الکبری للنسائی، کتاب الطہارۃ، الترغیب فی السواک، رقم الحدیث:

4، مصنف ابن ابی شیبۃ، کتاب الطہارات، ما ذکر فی السواک، رقم الحدیث: 1771، مسند احمد بن حنبل، الملحق

الستدرک من مسند الانصار، حدیث السیدۃ عائشہ رضی اللہ عنہا، رقم الحدیث: 23678، مسند الشافعی، باب ما خرج

من کتاب الوضوء، رقم الحدیث: 38، مسند الحمیدی، احادیث عائشہ ام المؤمنین رضی اللہ عنہا عن رسول اللہ صلی

اللہ علیہ وسلم، رقم الحدیث: 159، مسند اسحاق بن راہویہ، ما یروی عن القاسم بن محمد عن عائشہ عن النبی، رقم

الحدیث: 818، مسند ابی یعلی الموصلی، مسند عائشہ، رقم الحدیث: 4449، المعجم الاوسط للطبرانی، باب الالف، من

اسمہ احمد، رقم الحدیث: 276

حدیث 136، صحیح البخاری، کتاب الوضوء، باب السواک، رقم الحدیث: 242، صحیح مسلم، کتاب الطہارۃ، باب السواک،

رقم الحدیث: 401، صحیح ابن حبان، کتاب الطہارۃ، باب سن الوضوء، ذکر استئذان البصطفی صلی اللہ علیہ وسلم عند

قیامہ لیسجاء بحیثہ، رقم الحدیث: 1078، سنن الدارمی، کتاب الطہارۃ، باب السواک عند التہجد، رقم الحدیث:

722، سنن ابی داؤد، کتاب الطہارۃ، باب السواک لمن قام من اللیل، رقم الحدیث: 50، سنن ابن ماجہ، کتاب الطہارۃ

وسنن ابی اسحاق، رقم الحدیث: 284، السنن الصغری، کتاب الطہارۃ، باب السواک اذا قام من اللیل، رقم الحدیث:

2، مصنف ابن ابی شیبۃ، کتاب الطہارات، ما ذکر فی السواک، رقم الحدیث: 1769، السنن الکبری للنسائی، کتاب الطہارۃ

السواک اذا قام من اللیل، رقم الحدیث: 2، مسند احمد بن حنبل، مسند الانصار، حدیث حذیفۃ بن الیمان عن النبی صلی

اللہ علیہ وسلم، رقم الحدیث: 22658، مسند الضیائی، احادیث حذیفۃ بن الیمان رحمہ اللہ، رقم الحدیث: 404، مسند

الحمیدی، احادیث حذیفۃ بن الیمان رضی اللہ عنہ، رقم الحدیث: 428، البحر الزخار، مسند اسرار، منصور عن ابی وائس

عن حذیفۃ، رقم الحدیث: 2482، المعجم الصغیر للطبرانی، من اسمہ محمد، رقم الحدیث: 1040، المعجم الاوسط

لنضرانی، باب الالف، باب من اسمہ ابراہیم، رقم الحدیث: 2987

سُفْيَانُ، عَنْ مَنْصُورٍ، وَحُصَيْنٍ، وَالْأَعْمَشِ، وَنَا يُوسُفُ بْنُ مُوسَى، نَا وَكِيعٌ، نَا سُفْيَانُ، عَنْ مَنْصُورٍ، وَحُصَيْنٍ كُلُّهُمَا، عَنْ أَبِي وَإِلٍ، عَنْ حُذَيْفَةَ قَالَ:

متن حدیث: كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا قَامَ مِنَ اللَّيْلِ لِلتَّهَجُّدِ يَشُوصُ قَاهُ بِالسَّوَاكِ

توضیح روایت: هَذَا لَفْظُ حَدِيثِ هَارُونَ بْنِ إِسْحَاقَ، لَمْ يَقُلْ أَبُو مُوسَى، وَسَعِيدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ لِلتَّهَجُّدِ

\*\*\* (امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ کہتے ہیں: ) -- ابو حصین بن احمد بن یونس -- عز بن قاسم -- حصین -- علی بن منذر

-- ہارون بن اسحاق -- ابن فضیل -- بندار -- ابن ابوعدی -- شعبہ -- حصین -- سعید بن عبدالرحمن مخزومی -- سفیان بن عیینہ --

منصور -- ابو موسی -- عبدالرحمن -- سفیان -- منصور -- حصین اور اعمش -- یوسف بن موسی -- وکیع -- سفیان -- منصور -- حصین

-- ابو وائل (کے حوے سے روایت نقل کرتے ہیں) حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

”جب رات کے وقت نبی اکرم ﷺ تہجد کے لئے اٹھتے تھے تو اپنے منہ کو مسواک کے ذریعے صاف کرتے تھے۔“

روایت کے یہ الفاظ ہارون بن اسحاق کے نقل کردہ ہیں۔

ابو موسیٰ اور سعید بن عبدالرحمن نامی راوی نے ”تہجد کے لئے“ کے الفاظ نقل نہیں کئے ہیں۔

بَابُ فَضْلِ الصَّلَاةِ الَّتِي يُسْتَكَ لَهَا عَلَى الصَّلَاةِ الَّتِي لَا يُسْتَكَ لَهَا إِنْ صَحَّ الْخَبَرُ

باب 105: مسواک کی فضیلت اور جس نماز کے لئے مسواک کی گئی ہو اس کا اجر و ثواب

اس نماز کے مقابلے میں کئی گنا زیادہ ہونا جس کے لئے مسواک نہ کی گئی ہو بشرطیکہ یہ روایت مستند طور پر منقول ہو۔

137- سند حدیث: نَا مُحَمَّدُ بْنُ بَحِيٍّ، نَا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ بْنِ سَعِيدٍ، نَا أَبِي، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَاقَ

قَالَ: فَلَا تَرَ مُحَمَّدُ بْنُ مُسْلِمٍ بْنِ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ شِهَابِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ عُرْوَةَ، عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ:

متن حدیث: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: فَضْلُ الصَّلَاةِ الَّتِي يُسْتَكَ لَهَا عَلَى الصَّلَاةِ الَّتِي لَا

يُسْتَكَ لَهَا سَبْعِينَ ضِعْفًا

توضیح مصنف: قَالَ أَبُو بَكْرٍ: إِنَّا اسْتَشْنَيْتُ صِحَّةَ هَذَا الْخَبَرِ لِأَنِّي خَافْتُ أَنْ يَكُونَ مُحَمَّدُ بْنُ إِسْحَاقَ لَمْ

يَسْمَعْ مِنْ مُحَمَّدِ بْنِ مُسْلِمٍ وَإِنَّمَا دَلَّسَهُ عَنْهُ

\*\*\* (امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ کہتے ہیں: ) -- محمد بن یحییٰ -- یعقوب بن ابراہیم بن سعید -- اپنے والد -- محمد بن اسحاق

-- محمد بن مسلم بن عبید اللہ بن شہاب زہری -- عروہ کے حوالے سے سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کا یہ بیان نقل کیا ہے: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد

فرمایا ہے

”جس نماز کے لئے مسواک کی گئی ہو وہ نماز اس نماز پر ستر گنا فضیلت رکھتی ہے جس کے لئے مسواک نہ کی گئی ہو۔“

حدیث 137 المستدرک علی الصحیحین للحاکم کتاب الطہارۃ واما حدیث ابی سفیان المعمری رقم الحدیث 465

مسند احمد بن حنبل المحقق المستدرک من مسند الانصار حدیث السیدۃ عائشۃ رضی اللہ عنہا رقم الحدیث 25194



امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں میں نے اس روایت کے ”صحیح“ ہونے کا استثناء اس لئے کیا ہے کیونکہ مجھے اس بات کا اندیشہ ہے کہ محمد بن اسحاق نامی راوی نے محمد بن مسلم سے اس کا سماع نہیں کیا اور انہوں نے ”تدلیس“ کے طور پر اس سے منقول ہونے کا تذکرہ کیا ہے۔

## بَابُ الْأَمْرِ بِالسَّوَاكِ عِنْدَ كُلِّ صَلَاةٍ أَمْرٌ نَذْبٍ وَفَضِيلَةٍ لَا أَمْرٌ وَجُوبٍ وَفَرِيضَةٍ

باب 106: ہر نماز کے وقت مسواک کا حکم ہونا یہ استحباب اور فضیلت کا حکم ہے

وجوب اور فرض ہونے کے حوالے سے حکم نہیں ہے

138 - سند حدیث: نَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى، نَا أَحْمَدُ بْنُ حَالِدٍ الْوَاهِبِيُّ، نَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْحَاقَ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ

يَحْيَى بْنِ حَبَّانَ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ قَالَ:

مَتْنُ حَدِيثٍ: قُلْتُ: تَوْضَأُ ابْنِ عُمَرَ لِكُلِّ صَلَاةٍ طَاهِرًا أَوْ غَيْرَ طَاهِرٍ عَمَّنْ ذَاكَ؟ قَالَ: حَدَّثَنِي أَسْمَاءُ بِنْتُ

زَيْدِ بْنِ الْخَطَّابِ، أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ حَنْظَلَةَ بْنَ أَبِي عَامِرٍ حَدَّثَهَا، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: أَمَرَ

بِالْوُضُوءِ لِكُلِّ صَلَاةٍ طَاهِرًا كَانَ أَوْ غَيْرَ طَاهِرٍ، فَلَمَّا شَقَّ ذَلِكَ عَلَيْهِ أَمَرَ بِالسَّوَاكِ لِكُلِّ صَلَاةٍ.

لَكَانَ ابْنُ عُمَرَ يَرَى أَنَّ بِهِ قُوَّةً عَلَى ذَلِكَ فَكَانَ لَا يَدْعُ الْوُضُوءَ لِكُلِّ صَلَاةٍ

❦ ❦ (امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ کہتے ہیں) -- محمد بن یحییٰ -- احمد بن خالد واہبی -- محمد بن اسحاق -- محمد بن یحییٰ بن

حبان (کے حوالے سے روایت نقل کرتے ہیں): وہ کہتے ہیں: میں نے عبد اللہ بن عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے دریافت کیا:

حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما ہر نماز کے لئے وضو کیا کرتے تھے خواہ وہ پہلے سے وضو کی حالت میں ہوں یا وضو کے بغیر ہوں تو یہ

بات وہ کس کے حوالے سے نقل کرتے تھے؟ تو راوی نے بتایا: سیدہ اسماء بنت زید بن خطاب رضی اللہ عنہا نے انہیں یہ بات بتائی تھی کہ

حضرت عبد اللہ بن حنظلہ رضی اللہ عنہ نے اس خاتون کو یہ بات بتائی کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو ہر نماز کے لئے وضو کرنے کا حکم دیا گیا خواہ پہلے

سے وضو کی حالت میں ہوں یا وضو کے بغیر ہوں جب یہ بات آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے مشقت کا باعث بنی تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو ہر نماز کے

لئے مسواک کرنے کا حکم دیا گیا۔

تو حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما اس بات کے قائل تھے کہ انہیں اس بات کی قوت حاصل ہے اس لئے وہ کسی بھی نماز کے لئے

وضو ترک نہیں کرتے تھے۔

## بَابُ ذِكْرِ الدَّلِيلِ عَلَى أَنَّ الْأَمْرَ بِالسَّوَاكِ

أَمْرٌ فَضِيلَةٌ لَا أَمْرٌ فَرِيضَةٌ إِذْ لَوْ كَانَ السَّوَاكُ فَرَضًا أَمَرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أُمَّتَهُ شَقَّ ذَلِكَ

حدیث 138 میں اسی داؤد کتاب الطہارۃ باب السواک رقم الحدیث 44 سنن الدارمی کتاب الطہارۃ باب اذا قمتم الی

الصلۃ رقم الحدیث 695 شرح معانی الآثار للطحاوی باب الوضوء هل یجب لکل صلاۃ امر لا رقم الحدیث 155

عَلَيْهِمْ أَوْ لَمْ يَشُقَّ، وَقَدْ أَعْلَمَ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ كَانَ يَأْمُرُ بِهِ أَمَّتُهُ عِنْدَ كُلِّ صَلَاةٍ، لَوْلَا أَنَّ ذَلِكَ يَشُقُّ عَلَيْهِمْ، فَذَلِكَ هَذَا الْقَوْلُ مِنْهُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّ أَمْرَهُ بِالسَّوَالِكِ أَمْرٌ فَضِيلَةٌ، وَأَنَّهُ إِنَّمَا أَمَرَهُ مَنْ يَخَفُ ذَلِكَ عَلَيْهِ دُونَ مَنْ يَشُقُّ ذَلِكَ عَلَيْهِ

**باب 107:** اس بات کی دلیل کا تذکرہ کہ مسواک کا حکم ہونا فضیلت کا حکم ہے فرض حکم نہیں ہے کیونکہ اگر مسواک فرض ہوتی تو نبی اکرم ﷺ اپنی امت کو اسے کرنے کا حکم دیتے۔ خواہ یہ بات ان کے لئے مشقت کا باعث ہوتی یا مشقت کا باعث نہ ہوتی۔

اور نبی اکرم ﷺ نے یہ بات بیان کر دی ہے کہ آپ نے اپنی امت کو ہر نماز کے وقت مسواک کا حکم دینا تھا۔ اگر یہ بات ان کے لئے مشقت کا باعث نہ ہوتی تو نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان اس بات پر درست کرتا ہے کہ نبی اکرم ﷺ کا مسواک کا حکم دینا فضیلت والے کام کا حکم دینا ہے اور نبی اکرم ﷺ نے یہ حکم اس شخص کو دیا ہے جس کے لئے ایسا کرنے میں آسانی ہو یہ حکم اس شخص کے لئے نہیں ہے جس کے لئے اس میں مشقت ہو۔

**139 - سند حدیث:** أَنَا عَلِيُّ بْنُ خَشْرَمٍ، أَخْبَرَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ، عَنْ أَبِي الزِّنَادِ وَهُوَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ ذَكْوَانَ، عَنْ الْأَعْرَجِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ يُلْقِي بِهِ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَحَدَّثَنَا عَبْدُ الْجَبَّارِ بْنُ الْعَلَاءِ، وَسَعِيدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ قَالَا: حَدَّثَنَا سُفْيَانٌ وَهُوَ ابْنُ عُيَيْنَةَ بِهَذَا الْإِسْنَادِ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:  
مَنْ حَدَّثَ عَنْ عَلِيٍّ أَنَّهُ أَشَقُّ عَلَيَّ أَمَّتِي لَأَمَرْتُهُمْ بِتَأْخِيرِ الْعِشَاءِ، وَالسَّوَالِكِ عِنْدَ كُلِّ صَلَاةٍ لَمْ يُؤَكِّدِ الْمَخْزُومِيُّ تَأْخِيرَ الْعِشَاءِ

❀ (امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ کہتے ہیں: -- علی بن خشرم -- ابن عیینہ -- ابو الزناد -- عبد اللہ بن ذکوان -- اعرج کے حوالے سے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کے بارے میں نقل کرتے ہیں: ان تک نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان پہنچا ہے۔ "اگر مجھے اپنی امت کو مشقت میں مبتلا کرنے کا اندیشہ نہ ہوتا تو میں انہیں عشاء کی نماز تاخیر سے ادا کرنے اور ہر نماز کے لئے مسواک کرنے کا حکم دیتا۔"

محزومی نے (اپنی روایت میں) عشاء کی نماز تاخیر سے ادا کرنے کا تذکرہ تاکید کے ساتھ نہیں کیا ہے۔

**140 - سند حدیث:** أَنَا عَلِيُّ بْنُ مَعْبُدٍ، نَارُوحُ بْنُ عِبَادَةَ، نَا مَالِكٌ، عَنْ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ حُمَيْدِ بْنِ عَمْرِو

حدیث 139 سنن ابی داؤد کتاب الطہارۃ باب السواک رقم الحدیث: 42 السنن الصغری کتاب المواقیت ما یستحب من تأخیر العشاء رقم الحدیث 534 السنن الکبری للنسائی کتاب الصیام سرد الصوام السواک بمصائم بالعمادۃ والعشی رقم الحدیث 2957 سنن ابی ماجہ کتاب الصلاة ابواب مواقیت الصلاة باب وقت صلاة العشاء رقم الحدیث 688 مسند احمد بن حنبل مسند ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ رقم الحدیث 7181 مسند الشافعی باب ما یرحم من کتاب الوضوء رقم الحدیث 37 مسند الحمیدی احادیث ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ رقم الحدیث 935 مسند ابی یحیی الموصنی الاعرج رقم الحدیث 6138

الرَّحْمَنِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

مَنْ سَدِثَ لَوْلَا أَنْ أَشَقَّ عَلَى أَمْنِي لَأَمَرْتُهُمْ بِالسَّوَاكِ مَعَ كُلِّ وَضُوءٍ

تَوْصِيحُ مَرْصُفٍ قَالَ أَبُو بَكْرٍ: هَذَا الْحَبْرُ فِي الْمَوْطَأِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ: لَوْلَا أَنْ يَشَقَّ عَلَى أَمْنِي لَأَمَرْتُهُمْ

بِالسَّوَاكِ عِنْدَ كُلِّ وَضُوءٍ وَرَوَاهُ الشَّافِعِيُّ، وَبَشَرُ بْنُ عُمَرَ كِرَوَايَةَ رَوَّحٍ

❦ (امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ کہتے ہیں: -- علی بن معبد -- روح بن عبادہ -- مالک -- ابن شہاب زہری -- حمید بن

عبد الرحمن کے حوالے سے نقل کرتے ہیں حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

”اگر مجھے اپنی امت کے مشقت میں مبتلا ہونے کا اندیشہ نہ ہوتا تو میں انہیں ہر وضو کے وقت مسواک کرنے کا حکم دیتا۔“

امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں: یہ روایت ”موطا امام مالک“ میں حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے منقول ہے (جس

کے الفاظ یہ ہیں)

”اگر یہ بات آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی امت کے لئے مشقت کا باعث نہ ہوتی تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم انہیں ہر وضو کے وقت مسواک

کرنے کا حکم دیتے۔“

امام شافعی رحمہ اللہ اور بشر بن عمر نے یہ روایت اسی طرح نقل کی ہے جس طرح روح نے نقل کی ہے۔

بَابُ صِفَةِ اسْتِيَاكِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

باب 108: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا مسواک کرنے کا طریقہ

141- سند حدیث: نَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ الصَّغِيِّ، أَخْبَرَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ، عَنْ غِيلَانَ بْنِ جَرِيرٍ، عَنْ أَبِي

بُرْدَةَ، عَنْ أَبِي مُوسَى قَالَ:

مَنْ حَدَّثْتُ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ يَسْتَنْ وَطَرَفُ السَّوَاكِ عَلَى لِسَانِهِ وَهُوَ

يَقُولُ: عَا عَا

❦ (امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ کہتے ہیں: -- احمد بن عبدہ ضعیف -- حماد بن زید -- غیلان بن جریر -- ابو بردہ) کے حوالے

سے روایت نقل کرتے ہیں: حضرت ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا آپ صلی اللہ علیہ وسلم اس وقت مسواک کر رہے تھے اور مسواک کا کنارہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی

زبان پر تھا اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم ”عَا عَا“ کی آواز نکال رہے تھے۔

حدیث 141 صحیح البخاری کتاب الوضوء باب السواک رقم الحدیث: 241 صحیح مسلم کتاب الطہارۃ باب السواک

رقم الحدیث 399 سنن ابی داؤد کتاب الطہارۃ باب کیف یستاک رقم الحدیث: 45 السنن الصغری کتاب الطہارۃ

باب کیف یستاک رقم الحدیث 3 السنن الکبریٰ للنسائی کتاب الطہارۃ کیف یستاک رقم الحدیث 3 صحیح ابن

حسین کتاب الطہارۃ باب سن الوضوء ذکر وصف استئذان البصطفی صلی اللہ علیہ وسلم رقم الحدیث 1079 مسند

احمد بن حسن اول مسند الکوفیین حدیث ابی موسیٰ الاشعری رقم الحدیث 19314

# جَمَاعُ أَبْوَابِ الْوُضُوءِ وَسُنَنِہ

## ابواب کا مجموعہ

### وضو اور اس کی سنتیں ۱

#### بَابُ إِجْبَابِ إِحْدَاثِ النِّيَّةِ لِلْوُضُوءِ وَالْغُسْلِ

باب 109: وضو اور غسل کے لئے نئے سرے سے نیت کرنے کا واجب ہونا

بعض فقہاء نے یہ بات بیان کی ہے ان میں سے آخری چار چیزیں مستحب ہیں۔

142 - سند حدیث: نَا يَحْيَى بْنُ حَبِيبٍ الْحَارِثِيُّ، وَآخَمَدُ بْنُ عَبْدِ الصَّبِيِّ قَالَا: حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ، عَنْ

يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ عَلْقَمَةَ بْنِ وَقَّاصٍ اللَّيْثِيِّ قَالَ: سَمِعْتُ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ يَقُولُ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ:

مَنْ هَجَرَ إِلَى اللَّهِ وَآلِهِ مَا نَوَى، فَمَنْ كَانَتْ هِجْرَتُهُ إِلَى اللَّهِ وَآلِهِ رِسُولُهُ فَهِجْرَتُهُ إِلَى اللَّهِ وَآلِهِ رِسُولُهُ، وَمَنْ كَانَتْ هِجْرَتُهُ إِلَى دُنْيَا يُصِيبُهَا أَوْ امْرَأَةٍ يَتَرَوَّجُهَا فَهِجْرَتُهُ إِلَى مَا هَاجَرَ إِلَيْهِ تَوْضِيحُ رَوَايَتِ: لَمْ يَقُلْ أَحْمَدُ: وَأَمَّا لِأَمْرِ مَا نَوَى

\*\*\* (امام بن خزیمہ رحمہ اللہ کہتے ہیں) -- یحییٰ بن حبیب حارثی اور احمد بن عبدہ ضعیف -- حماد بن زید -- یحییٰ بن سعید --

محمد بن ابراہیم -- سقمہ بن وقاص لیثی (کے حوالے سے روایت نقل کرتے ہیں) حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

لے لیتا ہوں وضو، میں نذر چیزوں کو سنت قرار دیا ہے۔

1. دونوں ہاتھوں کو اکایوں تک دھونا: 2. وضو کے آغاز میں بسم اللہ پڑھنا: 3. وضو سے پہلے مسواک کرنا: 4. تین مرتبہ کلی کرنا: 5. تین مرتبہ ناک میں پانی ڈالنا: 6. اگر آدمی روزے کی حالت میں نہ ہو تو مہالغے کے ساتھ کلی کرنا اور ناک میں پانی ڈالنا: 7. الگ سے پانی لے کر دھو کر نیچے کی طرف سے خال کرنا جبکہ اڑھی گھسی ہو: 8. انگلیوں کا خلال کرنا: 9. تمام اعضاء کو تین تین بار دھونا: 10. پورے سر کا ایک مرتبہ مسح کرنا: 11. کانوں کا مسح کرنا: 12. وضو کے اعضاء کو دھوتے ہوئے انہیں ملنا: 13. پے درپے وضو کرنا یعنی پہلا عضو خشک ہونے سے پہلے دوسرے عضو کو دھولینا: 14. وضو کرنے سے پہلے نیت کرنا: 15. قرآن کریم میں وضو کا جو طریقہ بیان ہوا ہے اس کی ترتیب کے مطابق وضو کرنا: 16. دائیں طرف والے حصے کو پہلے دھونا: 17. مسح کرتے ہوئے سر کے آگے والے حصے سے آغاز کرنا: 18. گردن کا مسح کرنا (یعنی گدی کا یعنی پچھلے حصے کا مسح کرنا)

”اعمال (کی جزاء) کا دار و مدار نیت پر ہوتا ہے اور ہر آدمی کو وہی (اجر و ثواب) ملے گا جس کی اس نے نیت کی ہے تو جس شخص کی ہجرت اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول ﷺ کی طرف ہوگی اس کی ہجرت اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول ﷺ کی طرف شمار ہوگی اور جس شخص کی ہجرت کسی دنیاوی مقصد کے حصول کے لئے یا کسی عورت کے ساتھ شادی کرنے کے لئے ہوگی تو اس کی ہجرت اسی طرف شمار ہوگی جس طرف (نیت کر کے) اس نے ہجرت کی تھی۔

احمد نامی راوی نے یہ الفاظ نقل نہیں کئے ہیں: ”آدمی کو وہی ملے گا جو اس نے نیت کی ہے۔“

**143 - سند حدیث:** نَا مُحَمَّدُ بْنُ الْوَلِيدِ، نَا عَبْدُ الْوَهَّابِ يَعْنِي ابْنَ عَبْدِ الْمَجِيدِ الثَّقَفِيَّ قَالَ: سَمِعْتُ يَحْيَى بْنَ سَعِيدٍ يَقُولُ: أَخْبَرَنِي مُحَمَّدُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، أَنَّهُ سَمِعَ عَلْقَمَةَ بْنَ وَقَّاصٍ اللَّيْثِيَّ يَقُولُ: سَمِعْتُ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ يَقُولُ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: مَنْ حِدِيث: أَلَا عَمَلٌ بِالنِّيَّةِ، وَإِنَّمَا لِمَرْءٍ مَا نَوَى

❦ ❦ (امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ کہتے ہیں:)-- محمد بن ولید-- عبد الوہاب ابن عبد المجید ثقفی -- یحییٰ بن سعید-- محمد بن ابراہیم-- علقمہ بن وقاص لیثی (کے حوالے سے روایت نقل کرتے ہیں) حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں میں نے نبی اکرم ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

”اعمال (کی جزاء) کا دار و مدار نیت پر ہوتا ہے اور آدمی کو وہی ملتا ہے جس کی اس نے نیت کی ہو۔“

## بَابُ ذِكْرِ تَسْمِيَةِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ عِنْدَ الْوُضُوءِ

### باب 110: وضو کے وقت بسم اللہ پڑھنا

**144 - سند حدیث:** نَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى، وَعَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ بَشِيرٍ ابْنُ الْحَكَمِ قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ،

حدیث 142. صحیح البخاری کتاب الایمان باب: ما جاء ان الاعمال بالنية والاحبة رقم الحديث: 54 'صحیح مسلم' کتاب الامارة باب قوبه صلى الله عليه وسلم: "انما الاعمال بالنية" رقم الحديث: 3621 'سنن ابی داؤد' کتاب الطلاق ابواب تفریم ابواب الطلاق باب فيما عني به الطلاق والنيات رقم الحديث: 1895 'سنن ابن ماجة' کتاب الرهد باب النية رقم الحديث: 4225 'صحیح ابن حبان' کتاب البر والاحسان باب الاحلاص واعمال السر رقم الحديث: 389 'احمام لترمذی' ابواب فضائل الجهاد باب ما جاء فيمن يقاتل رياء وللدنيا رقم الحديث: 1614 'السنن الصغرى' سور الهرة باب النية في الوضوء رقم الحديث: 74 'السنن الكبرى للنسائي' کتاب الطهارة النية في الوضوء رقم الحديث: 76 'شرح معاني الآثار للطحاوي' کتاب الطلاق باب طلاق المكره رقم الحديث: 3002 'مشكل الآثار للطحاوي' باب بيان مشكل ما روى عن رسول الله صلى الله عليه وسلم رقم الحديث: 4466 'سنن الدارقطني' کتاب الطهارة باب النية رقم الحديث: 109 'مسند احمد بن حنبل' مسند الخلفاء الراشدين اول مسند عمر بن الخطاب رضي الله عنه رقم الحديث: 168 'مسند ابي ناسي' الافراد عن عمر رقم الحديث: 36 'مسند الحبيدي' احاديث عمر بن الخطاب رضي الله عنه عن رسول الله رقم الحديث: 30 'البحر الزخار مسند البزار' وما روى علقمة بن وقاص الليثي رقم الحديث: 258 'المعجم الاوسط للنظراني' باب الالف من اسمه احمد رقم الحديث: 39



أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ ثَابِتٍ، وَقَتَادَةَ، عَنْ أَنَسٍ قَالَ:

مَتْنُ حَدِيثٍ طَلَبَ بَعْضُ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَضُوءًا فَلَمْ يَجِدُوا، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: هَاهُنَا مَاءٌ، فَرَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَضَعَ يَدَهُ فِي الْإِنَاءِ الَّتِي فِيهِ الْمَاءُ، ثُمَّ قَالَ: تَوَضَّؤُوا بِسْمِ اللَّهِ، فَرَأَيْتُ الْمَاءَ يَقُورُ مِنْ بَيْنِ أَصَابِعِهِ، وَالْقَوْمُ يَتَوَضَّؤُونَ حَتَّى تَوَضَّؤُوا مِنْ آخِرِهِمْ قَالَ ثَابِتٌ فَقُلْتُ لِأَنَسٍ: كَمْ تَرَاهُمْ كَانُوا؟ قَالَ: نَحْوًا مِنْ سَبْعِينَ

❀❀ (امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ کہتے ہیں:)-- محمد بن یحییٰ اور عبد الرحمن بن بشر بن حکم-- عبد الرزاق-- معمر-- ثابت اور قتادہ (کے حوالے سے روایت نقل کرتے ہیں: ) حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے بعض اصحاب نے وضو کے لئے پانی تلاش کیا تو وہ انہیں نہیں ملا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: پانی یہاں ہے پھر میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنا دست مبارک اس برتن میں رکھا جس میں پانی موجود تھا پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اللہ کا نام لے کر وضو کرنا شروع کرو (راوی کہتے ہیں: ) تو میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی انگلیوں کے درمیان میں سے پانی کو پھونٹتے ہوئے دیکھا لوگ وضو کرتے رہے یہاں تک وہاں موجود آخری شخص نے بھی وضو کر لیا۔

ثابت نامی راوی کہتے ہیں: میں نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے دریافت کیا: آپ کے خیال میں اس وقت ان لوگوں کی تعداد کتنی تھی؟ تو انہوں نے جواب دیا: تقریباً ستر۔

### بَابُ الْأَمْرِ بِغَسْلِ الْيَدَيْنِ ثَلَاثًا عِنْدَ الْاِسْتِيقَاطِ مِنَ النَّوْمِ قَبْلَ ادْخَالِهِمَا الْإِنَاءَ

باب 111: نیند سے بیدار ہونے پر دونوں ہاتھ برتن میں داخل کرنے سے پہلے انہیں تین مرتبہ دھونے کا حکم ہونا

145- سند حدیث: نَا نَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ، أَخْبَرَنَا بِشْرُ بْنُ الْمُفَضَّلِ، نَا خَالِدُ الْحَذَاءُ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ شَقِيقٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ:

مَتْنُ حَدِيثٍ إِذَا اسْتَيْقَظَ أَحَدُكُمْ مِنْ مَنَامِهِ فَلَا يَغْمِسْ يَدَهُ فِي الْإِنَاءِ حَتَّى يَغْسِلَهَا ثَلَاثًا فَإِنَّهُ لَا يَذْرَى أَيْنَ بَاتَتْ يَدُهُ نَا بِشْرُ بْنُ مُعَاذٍ بِهَذَا قَبْلَهُ، وَقَالَ: مِنْ إِيَّائِهِ

❀❀ (امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ کہتے ہیں:)-- نصر بن علی-- بشر بن مفصل-- خالد حذاء-- عبد اللہ بن شقیق (کے حوالے سے روایت نقل کرتے ہیں: ) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

جب کوئی شخص نیند سے بیدار ہو تو وہ اپنا ہاتھ اس وقت تک برتن میں ہرگز نہ ڈالے جب تک (پہلے) اسے دھو نہیں لیتا کیونکہ وہ یہ بات نہیں جانتا کہ اس کا ہاتھ رات بھر کہاں رہا ہے۔

بشر بن معاذ نے اسی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے اور اس میں انہوں نے یہ الفاظ نقل کئے ہیں: ”برتن میں سے“

[144] وضو کے آغاز میں بسم اللہ پڑھنا حنفی کے نزدیک سنت ہے جبکہ مالکیہ کے نزدیک یہ چیز وضو کے آداب میں شمار ہوتی ہے جبکہ حنبلیہ اس بات کے قائل ہیں۔ وضو کے آغاز میں بسم اللہ پڑھنا واجب ہے۔

**بَابُ كَرَاهَةِ مُعَارَضَةِ خَبَرِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْقِيَاسِ وَالرَّأْيِ**  
وَالدَّلِيلُ عَلَى أَنَّ أَمْرَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَجِبُ قَبُولُهُ إِذَا عَلِمَ الْمَرْءُ بِهِ، وَإِنْ لَمْ يَذْكُرْ  
ذَلِكَ عَقْلُهُ وَرَأْيُهُ قَالَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ: (وَمَا كَانَ لِمُؤْمِنٍ وَلَا مُؤْمِنَةٍ إِذَا قَضَى اللَّهُ وَرَسُولُهُ أَمْرًا أَنْ  
يَكُونُوا لَهُمُ الْخِيَرَةُ مِنْ أَمْرِهِمْ) (الاحزاب: 36)

**باب 112:** نبی اکرم ﷺ سے منقول حدیث کو قیاس اور رائے کے مقابلے میں پیش کرنے کا مکروہ ہونا  
اور اس بات کی دلیل کہ نبی اکرم ﷺ کے حکم کو قبول کرنا واجب ہے جب آدمی کو اس بارے میں پتہ چل جائے اگرچہ  
یہ بات اس کی عقل اور رائے کے ادراک سے باہر ہو۔  
اللہ تعالیٰ۔ یہ ارشاد فرمایا ہے:

”کسی مومن مرد اور کسی مومن عورت کے لئے یہ بات مناسب نہیں ہے کہ جب اللہ اور اس کا رسول کسی معاملے میں کوئی  
فیصلہ دے دیں تو انہیں اس معاملے میں (قبول نہ کرنے کا) کوئی اختیار ہو۔“

**146 - سند حدیث:** نَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ وَهَبٍ، نَا عَفِي، أَخْبَرَنِي ابْنُ لَهْيَعَةَ، وَجَابِرُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ  
الْحَضْرَمِيُّ، عَنْ عُقَيْلِ بْنِ خَالِدٍ، عَنِ ابْنِ شَهَابٍ، عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ، عَنْ أَبِيهِ قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

**متن حدیث:** إِذَا اسْتَيْقَظَ أَحَدُكُمْ مِنْ مَنَامِهِ فَلَا يَدْخُلُ يَدَهُ فِي الْإِنَاءِ حَتَّى يَغْسِلَهَا ثَلَاثَ مَرَّاتٍ؛ فَإِنَّهُ لَا  
يَذَرِي ابْنَ بَاتٍ يَدُهُ أَوْ آيْنَ طَافَتْ يَدُهُ فَقَالَ لَهُ رَجُلٌ: أَرَأَيْتَ إِنْ كَانَ حَوْضًا؟ قَالَ: فَحَصَبُهُ ابْنُ عُمَرَ وَقَالَ:  
أُخْبِرُكَ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَتَقُولُ أَرَأَيْتَ إِنْ كَانَ حَوْضًا

**توضیح مصنف:** قَالَ أَبُو بَكْرٍ: ابْنُ لَهْيَعَةَ لَيْسَ مِمَّنْ أُخْرِجَ حَدِيثُهُ فِي هَذَا الْكِتَابِ إِذَا تَفَرَّدَ بِرِوَايَةٍ، وَإِنَّمَا  
أُخْرِجَتْ هَذَا الْخَبَرُ لِأَنَّ جَابِرَ بْنَ إِسْمَاعِيلَ مَعَهُ فِي الْإِسْنَادِ

❀❀ (امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ کہتے ہیں:)-- احمد بن عبد الرحمن بن وہب -- اپنے چچا کے حوالے سے -- ابن لہیعہ  
اور جابر بن اسماعیل حضرمی -- عقیل بن خالد (کے حوالے سے روایت نقل کرتے ہیں:) ابن شہاب زہری -- سالم بن عبد اللہ --  
اپنے والد کے حوالے سے نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

”جب کوئی شخص نیند سے بیدار ہو تو وہ اپنا ہاتھ اس وقت تک برتن میں نہ ڈالے جب تک وہ اسے تین مرتبہ دھونہ لے

کیونکہ وہ یہ بات نہیں جانتا کہ اس کا ہاتھ رات بھر کہاں رہا ہے؟ (راوی کو شک ہے شاید یہ الفاظ ہیں) اس کا ہاتھ کہاں

گھومتا رہا ہے؟“

ایک شخص نے ان سے دریافت کیا: آپ کا کیا خیال ہے؟ اگر وہ شخص حوض پر ہو راوی کہتے ہیں تو حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ

نے اسے کنکری ماری اور بولے: میں تمہیں نبی اکرم ﷺ کے حوالے سے حدیث بیان کر رہا ہوں اور تم یہ کہہ رہے ہو، آپ کا یہ

خیال ہے اگر وہ شخص وضو پر ہو؟

امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں: ابن لہیعہ ان راویوں میں سے نہیں ہے جس کی نقل کردہ روایت کو اس کتاب میں نقل کیا جائے جبکہ وہ کسی روایت کو نقل کرنے میں منفرد ہو میں نے اس روایت کو یہاں اس لئے نقل کر دیا ہے کیونکہ اس کی سند میں اس کے ہمراہ جابر بن اسماعیل نامی راوی بھی ہے۔

بَابُ صِفَةِ غَسْلِ الْيَدَيْنِ قَبْلَ ادْخَالِهِمَا الْإِنَاءَ، وَصِفَةِ وُضُوءِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

باب 113: دونوں ہاتھ برتن میں داخل کرنے سے پہلے انہیں دھونے کا طریقہ اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے وضو کا طریقہ

147 - سند حدیث: نا محمد بن ابی صفوان الثقفی، نا عبد الرحمن یغی ابن مہدی، نا زائدہ بن قدامہ،

عن خالد بن علقمة الهمدانی، عن عبد خیر قال:

متن حدیث: دَخَلَ عَلَيَّ الرَّحْبَةُ بَعْدَ مَا صَلَّى الْفَجْرَ، ثُمَّ قَالَ لِغُلَامٍ لَهُ: انْتَرْنِي بِطَهُورٍ فَجَاءَهُ الْعَلَامُ بِإِنَاءٍ فِيهِ مَاءٌ وَطَسِيتُ قَالَ عَبْدُ خَيْرٍ وَنَحْنُ جُلُوسٌ نَنْظُرُ إِلَيْهِ فَأَخَذَ بِيَمِينِهِ الْإِنَاءَ فَاسْكَفَا عَلَى يَدِهِ الْيُسْرَى، ثُمَّ غَسَلَ كَفَّيْهِ، ثُمَّ أَخَذَ الْإِنَاءَ بِيَدِهِ الْيُمْنَى فَافْرَغَ عَلَى يَدِهِ الْيُسْرَى فَعَلَهُ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ. قَالَ عَبْدُ خَيْرٍ: كُلُّ ذَلِكَ لَا يُدْخِلُ يَدَهُ الْإِنَاءَ حَتَّى يَغْسِلَهَا مَرَّاتٍ، ثُمَّ ادْخَلَ يَدَهُ الْيُمْنَى الْإِنَاءَ فَمَلَأَ قَمَهُ فَمَضْمَضَ وَاسْتَنْشَقَ، وَنَشَرَّ بِيَدِهِ الْيُسْرَى ثَلَاثَ مَرَّاتٍ، ثُمَّ غَسَلَ وَجْهَهُ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ، ثُمَّ غَسَلَ يَدَهُ الْيُمْنَى ثَلَاثَ مَرَّاتٍ إِلَى الْمِرْفَقِ، ثُمَّ غَسَلَ يَدَهُ الْيُسْرَى ثَلَاثَ مَرَّاتٍ إِلَى الْمِرْفَقِ، ثُمَّ ادْخَلَ يَدَهُ الْيُمْنَى فِي الْإِنَاءِ حَتَّى غَمَرَهَا الْمَاءُ، ثُمَّ رَفَعَهَا بِمَا حَمَلَتْ مِنَ الْمَاءِ، ثُمَّ مَسَحَهَا بِيَدِهِ الْيُسْرَى، ثُمَّ مَسَحَ رَأْسَهُ بِيَدَيْهِ كِلْتَاهِمَا أَوْ جَمِيعًا، ثُمَّ ادْخَلَ يَدَهُ الْيُمْنَى فِي الْإِنَاءِ، ثُمَّ صَبَّ عَلَى رِجْلَيْهِ الْيُمْنَى فَعَسَلَهَا ثَلَاثَ مَرَّاتٍ بِيَدِهِ الْيُسْرَى، ثُمَّ صَبَّ بِيَدِهِ الْيُمْنَى عَلَى قَدَمَيْهِ الْيُسْرَى فَعَسَلَهَا ثَلَاثَ مَرَّاتٍ بِيَدِهِ الْيُسْرَى، ثُمَّ ادْخَلَ يَدَهُ الْيُمْنَى فَمَلَأَ مِنَ الْمَاءِ ثُمَّ شَرِبَ مِنْهُ، ثُمَّ قَالَ: هَذَا طَهُورُ نَبِيِّ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَمَنْ أَحَبَّ أَنْ يَنْظُرَ إِلَى طَهُورِ نَبِيِّ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَهَذَا طَهُورُهُ

❀❀ (امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ کہتے ہیں: ) محمد بن ابی صفوان ثقفی -- عبد الرحمن ابن مہدی -- زائدہ بن قدامہ -- خالد

بن عتمہ ہمدانی (کے حوالے سے روایت نقل کرتے ہیں: ) عبد خیر بیان کرتے ہیں:

حضرت علی رضی اللہ عنہ صبح کی نماز ادا کرنے کے بعد کھلی جگہ پر تشریف لائے پھر آپ رضی اللہ عنہ نے اپنے خادم سے یہ فرمایا میرے لئے وضو کا پانی لاؤ! ان کا خادم ایک برتن لے کر آیا جس میں پانی موجود تھا اور ایک طشت لے کر آیا۔

عبد خیر نامی راوی کہتے ہیں: ہم اس وقت بیٹھے ہوئے حضرت علی رضی اللہ عنہ کی طرف دیکھ رہے تھے۔ انہوں نے دائیں ہاتھ کے

حدیث 147 مسند ابی یعلیٰ الموصلی مسند علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ رقم الحدیث 270 البحر الرحار مسند

البرار ومہدی روی عبد خیر رقم الحدیث: 715

ذریعے برتن کو پکڑا اور اس کے ذریعے اپنے بائیں ہاتھ پر پانی اٹھایا پھر انہوں نے دونوں ہاتھ دھوئے پھر انہوں نے دائیں ہاتھ کے ذریعے برتن کو پکڑا اور اس کے ذریعے بائیں ہاتھ پر پانی اٹھایا ایسا انہوں نے تین مرتبہ کیا۔

عبد خیر نامی راوی کہتے ہیں: جب تک انہوں نے متعدد مرتبہ ہاتھوں کو دھو نہیں لیا اس وقت تک اپنا ہاتھ برتن میں داخل نہیں کیا۔

پھر انہوں نے اپنا دایاں ہاتھ برتن میں داخل کیا اور اپنے منہ میں (پانی) بھر لیا پھر انہوں نے کلی کی ناک میں پانی ڈالا پھر تین مرتبہ بائیں ہاتھ کے ذریعے ناک کو صاف کیا پھر انہوں نے دایاں بازو کہنی تک تین مرتبہ دھویا پھر بایاں بازو کہنی تک تین مرتبہ دھویا پھر اپنا دایاں ہاتھ برتن میں داخل کیا یہاں تک کہ اسے ڈبولیا پھر اسے اوپر اٹھایا اس پانی کے ہمراہ جو اس کے اوپر لگا ہوا تھا پھر انہوں نے بائیں ہاتھ کے ذریعے اس پر مسح کیا پھر انہوں نے اپنے دونوں ہاتھوں کے ذریعے اپنے سر کا مسح کیا پھر انہوں نے اپنا دایاں ہاتھ برتن میں داخل کیا اور پھر اپنے دائیں پاؤں پر پانی بہایا اور پھر اسے تین مرتبہ بائیں ہاتھ کے ذریعے دھویا پھر انہوں نے اپنے دائیں ہاتھ کے ذریعے بائیں پاؤں پر پانی بہایا اور پھر اپنے بائیں ہاتھ کے ذریعے اسے تین مرتبہ دھویا پھر انہوں نے اپنا دایاں ہاتھ (برتن میں) داخل کیا پھر اس میں سے پانی بھرا پھر اس میں سے پانی پی لیا پھر آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: یہ اللہ کے رسول ﷺ کے وضو کرنے کا طریقہ ہے جو شخص نبی اکرم ﷺ کے وضو کے طریقے کو دیکھنا چاہتا ہو وہ اسے دیکھ لے یہی آپ ﷺ کے وضو کا طریقہ ہے۔

### بَابُ إِبَاحَةِ الْمَضْمَضَةِ وَالِاسْتِنْشَاقِ مِنْ غُرْفَةٍ وَاحِدَةٍ، وَالْوُضُوءَ مَرَّةً مَرَّةً

باب 114: ایک ہی چلو کے ذریعے کلی کرنے اور ناک میں پانی ڈالنے کا مباح ہونا اور ایک، ایک مرتبہ وضو کرنا

148 - سند حدیث: نَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ سَعِيدٍ الْأَشْعَثُ، حَدَّثَنَا ابْنُ إِدْرِيسَ، نَا ابْنُ عَجَلَانَ، عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ، عَنْ

عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ، عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ:

مَنْ حَدَّثَ: رَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَوَضَّأَ فَعَرَفَ غُرْفَةً فَمَضْمَضَ وَاسْتَنْشَقَ، ثُمَّ عَرَفَ غُرْفَةً فَعَسَلَ وَجْهَهُ، ثُمَّ عَرَفَ غُرْفَةً فَعَسَلَ يَدَهُ الْيُمْنَى، وَعَرَفَ غُرْفَةً فَعَسَلَ يَدَهُ الْيُسْرَى، وَعَرَفَ غُرْفَةً فَمَسَحَ رَأْسَهُ وَبَاطِنَ أُذُنَيْهِ وَظَاهِرَهُمَا وَأَدْخَلَ أَصْبُعَيْهِ فِيهِمَا، وَعَرَفَ غُرْفَةً فَعَسَلَ رِجْلَهُ الْيُمْنَى، وَعَرَفَ غُرْفَةً فَعَسَلَ رِجْلَهُ الْيُسْرَى

حدیث 148 صحیح ابن حبان کتاب الطہارۃ باب سنن الوضوء ذکر اباحۃ المضضۃ والاستنشاق بعرفۃ واحده لمستوضیء رقم الحدیث 1084 السنن الصغریٰ سؤد الہرۃ صفۃ الوضوء باب مسح الاذنین مع الرأس وما يستدل به علی انہما من رقم الحدیث 101 السنن الکبریٰ للنسائی کتاب الطہارۃ مسح الاذنین مع الرأس وذكر ما يستدل به علی انہما من رقم الحدیث 104 المصنف ابن ابی شیبۃ کتاب الطہارات فی الوضوء کم ہو مرۃ رقم الحدیث 62 مسند ابی یحییٰ الموصلی اول مسند ابن عباس رقم الحدیث 2439

❦ (امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ کہتے ہیں)۔۔۔ عبد اللہ بن سعید اشج۔۔۔ ابن اور لیس۔۔۔ ابن عجلان۔۔۔ زید بن اسلم۔۔۔

بن یسار (کے حوالے سے روایت نقل کرتے ہیں) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں:

میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو وضو کرتے ہوئے دیکھا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے چلو میں پانی لیا کھلی کی ناک میں پانی ڈالا پھر چلو میں پانی لیا اپنے چہرے مبارک کو دھویا پھر چلو میں پانی لیا پھر اپنے دائیں بازو کو دھویا پھر چلو میں پانی لیا پھر اپنے بائیں بازو کو دھویا پھر چلو میں پانی لے کر اپنے سر پر اور کانوں کے اندرونی اور بیرونی حصے پر مسح کیا پھر آپ نے اپنی دو انگلیاں ان میں داخل کیں پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے چلو میں پانی لیا اور اس کے ذریعے اپنے دائیں پاؤں کو دھویا اور پھر چلو میں پانی لے کر اپنے بائیں پاؤں کو دھویا۔

بَابُ الْأَمْرِ بِالْإِسْتِنْشَاقِ عِنْدَ الْإِسْتِيقَاطِ مِنَ النَّوْمِ، وَذِكْرُ الْعِلَّةِ الَّتِي مِنْ أَجْلِهَا أَمَرَ بِهِ

باب 115: نیند سے بیدار ہونے کے وقت ناک میں پانی ڈالنے کا حکم ہونا

اور اس علت کا تذکرہ جس کی وجہ سے یہ حکم دیا گیا ہے

149- سند حدیث: نَا صَالِحُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَمْرٍو بْنِ الْحَارِثِ الْمِصْرِيُّ، وَأَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ

عَبْدِ الرَّحِيمِ الْبَرْقِيُّ قَالَا: حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي مَرْيَمَ، أَخْبَرَنَا يَحْيَى بْنُ أَيُّوبَ، أَخْبَرَنَا أَبُو الْهَادِ وَهُوَ يَزِيدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ عِيسَى بْنِ طَلْحَةَ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ:

مَتْنُ حَدِيثٍ: إِذَا اسْتَيْقَظَ أَحَدُكُمْ مِنْ مَنَامِهِ فَتَوَضَّأَ فَلْيَسْتِشْرِ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ؛ فَإِنَّ الشَّيْطَانَ يَبِيتُ عَلَى

نَحْيَا شَيْمِهِ

❦ (امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ کہتے ہیں)۔۔۔ صالح بن عبد الرحمن بن عمرو بن حارث مصری اور احمد بن عبد اللہ بن عبد الرحیم

برقی۔۔۔ ابن ابو مریم۔۔۔ یحییٰ بن ایوب۔۔۔ ابو الہاد یزید بن عبد اللہ۔۔۔ محمد بن ابراہیم۔۔۔ عیسیٰ بن طلحہ (کے حوالے سے روایت نقل کرتے ہیں) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

”جب کوئی شخص نیند سے بیدار ہو کر وضو کرے تو اسے تین مرتبہ ناک صاف کرنا چاہئے کیونکہ شیطان اس کے ناک کے بانسے میں رات بسر کرتا ہے۔“

بَابُ الْأَمْرِ بِالْمُبَالَغَةِ فِي الْإِسْتِنْشَاقِ إِذَا كَانَ الْمُتَوَضِّئُ مُفْطِرًا غَيْرَ صَائِمٍ

باب 116: ناک میں پانی ڈالتے ہوئے مبالغہ کرنے کا حکم ہونا جبکہ وضو کرنے والا شخص روزہ دار نہ ہو

150- سند حدیث: نَا الزَّعْفَرَانِيُّ، وَزَيْدُ بْنُ يَحْيَى الْحَسَانِيُّ، وَاسْحَاقُ بْنُ حَاتِمٍ بَنِي سَنَانَ الْمَدَائِنِيِّ،

حدیث 149 صحیح مسلم کتاب الطہارۃ باب الایثار فی الاستنثار والاستجمار رقم الحدیث 377 مسند احمد بن حنبل

مسند ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ رقم الحدیث: 8438



وَرَزَقَ اللَّهُ بْنُ مُوسَى، وَالْحَمَّاعَةُ قَالُوا: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سُلَيْمٍ، حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ كَثِيرٍ، عَنْ عَاصِمِ بْنِ لَقِيطٍ  
بْنِ صَبْرَةَ، عَنْ أَبِيهِ قَالَ:

مَتْنِ حَدِيثٍ قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، أَخْبِرْنِي عَنِ الْوُضُوءِ قَالَ: أَسْبَغِ الْوُضُوءَ، وَخَلِّلِ الْأَصَابِعَ، وَبَالِغِ فِي  
الِاسْتِنْشَاقِ إِلَّا أَنْ تَكُونَ صَائِمًا

\*\*\* (امام ابن خزیرہ رحمہ اللہ کہتے ہیں:)-- زعفرانی اور زیاد بن یحییٰ حسانی اور اسحاق بن حاتم بن سنان مدائنی اور رزق  
اللہ بن موسیٰ اور ایک جماعت -- یحییٰ بن سلیم -- اسماعیل بن کثیر (کے حوالے سے روایت نقل کرتے ہیں) عاصم بن لقیط بن  
صبرہ -- اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں:

"میں نے عرض کی یا رسول اللہ (ﷺ)! آپ ﷺ مجھے وضو کے بارے میں بتائیے نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: تم اچھی  
طرح وضو کرو! انگلیوں کے درمیان خلال کرو! اچھی طرح ناک صاف کرو! البتہ اگر تم روزے کی حالت میں ہو (تو حکم  
مختلف ہے)۔"

## بَابُ تَخْلِيلِ اللَّحْيَةِ فِي الْوُضُوءِ عِنْدَ غَسْلِ الْوَجْهِ

باب 117: وضو کے دوران چہرہ دھوتے وقت داڑھی کا خلال کرنا

151 - سَنَدِ حَدِيثٍ: نَا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الدَّورَقِيُّ، حَدَّثَنَا خَلْفُ بْنُ الْوَلِيدِ، حَدَّثَنَا إِسْرَائِيلُ، عَنْ عَامِرِ بْنِ  
شَقِيقٍ، عَنْ شَقِيقِ بْنِ سَلَمَةَ، عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عَفَانَ،

مَتْنِ حَدِيثٍ: أَنَّهُ تَوَضَّأَ فَغَسَلَ وَجْهَهُ ثَلَاثًا، وَاسْتَنْشَقَ ثَلَاثًا، وَمَضْمَضَ ثَلَاثًا، وَمَسَحَ بِرَأْسِهِ وَأُذُنَيْهِ  
ظَاهِرِهِمَا وَبَاطِنَيْهِمَا، وَرَجَلَيْهِ ثَلَاثًا، وَخَلَّلَ لِحْيَتَهُ وَأَصَابِعَ الرِّجْلَيْنِ. وَقَالَ: هَكَذَا رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَوَضَّأُ

\*\*\* (امام ابن خزیرہ رحمہ اللہ کہتے ہیں:)-- یعقوب بن ابراہیم دورقی -- خلف بن ولید -- اسرائیل -- عامر بن  
شقیق -- شقیق بن سلمہ کے حوالے سے حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ کے بارے میں نقل کرتے ہیں۔

حدیث 150 مسند احمد بن حنبل 'مسند الشاميين' حدیث لقیط بن صبرہ رقم الحدیث 17537 'المستدرک علی  
الصحيحين لمحاكم' کتاب الطهارة واما حدیث ابی سفیان البعری رقم الحدیث 472 'مصف عبد الرزاق الصنعانی'  
باب عشر ارحلین رقم الحدیث 76 'المعجم الكبير للطبرانی' باب اللام 'من اسمه لقيط' لقيط بن صبرة العقيلي رقم  
الحدیث 16231

[151] امام مالک اور سفیان ثوری اس بات کے قائل ہیں داڑھی کا خلال کرنا واجب نہیں ہے۔

امام شافعی کا بھی یہی موقف ہے۔

سعید بن جبیر کے بارے میں یہ روایت نقل کی گئی ہے وہ اس کے جواب کے قائل تھے۔

انہوں نے وضو کرتے ہوئے اپنے چہرے کو تین مرتبہ دھویا، تین مرتبہ ناک صاف کیا، تین مرتبہ کلی کی، اپنے سر اور کانوں کے بیرونی اور اندرونی حصے کا مسح کیا، دونوں پاؤں تین مرتبہ دھوئے، اپنی داڑھی اور پاؤں کی انگلیوں کا خلال کیا اور یہ بات بیان کی میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو اسی طرح وضو کرتے ہوئے دیکھا ہے۔

**152 - سند حدیث:** نَا إِسْحَاقُ بْنُ مَنْصُورٍ، أَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ يَعْنِي ابْنَ مَهْدِيٍّ، حَدَّثَنَا إِسْرَائِيلُ، عَنْ عَامِرِ بْنِ شَقِيقٍ، عَنْ شَقِيقِ بْنِ سَلَمَةَ قَالَ:

**متن حدیث:** رَأَيْتُ عُثْمَانَ بْنَ عَفَّانَ، تَوَضَّأَ فَغَسَلَ كَفَّيْهِ ثَلَاثًا، وَمَضْمَضَ وَاسْتَنْشَقَ وَغَسَلَ وَجْهَهُ ثَلَاثًا، وَمَسَحَ بِأُذُنَيْهِ ظَاهِرَهُمَا وَبَاطِنَهُمَا، وَغَسَلَ رِجْلَيْهِ ثَلَاثًا ثَلَاثًا، وَخَلَّلَ أَصَابِعَهُ، وَخَلَّلَ لِحْيَتَهُ حِينَ غَسَلَ وَجْهَهُ ثَلَاثًا. وَقَالَ: رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَعَلَ كَمَا رَأَيْتُمُونِي فَعَلْتُ

قَالَ عَبْدُ الرَّحْمَنِ: وَذَكَرَ يَدَيْهِ إِلَى الْمِرْفَقَيْنِ، وَلَا أَدْرِي كَيْفَ ذَكَرَهُ  
توضیح راوی: قَالَ أَبُو بَكْرٍ: عَامِرُ بْنُ شَقِيقٍ هَذَا هُوَ ابْنُ حَمْزَةَ الْأَسَدِيِّ، وَشَقِيقُ بْنُ سَلَمَةَ هُوَ أَبُو وَائِلٍ  
❖❖ (امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ کہتے ہیں: -- اسحاق بن منصور -- عبدالرحمن ابن مہدی -- اسرائیل -- عامر بن شقیق) کے حوالے سے روایت نقل کرتے ہیں: شقیق بن سلمہ بیان کرتے ہیں:

میں نے حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کو دیکھا، انہوں نے وضو کرتے ہوئے اپنے دونوں ہاتھ تین مرتبہ دھوئے، پھر کلی کی ناک میں پانی ڈالا، پھر اپنے چہرے کو تین مرتبہ دھویا، پھر اپنے دونوں کانوں کے بیرونی اور اندرونی حصے کا مسح کیا، پھر دونوں پاؤں تین مرتبہ دھوئے، پھر انگلیوں کا خلال کیا، جب انہوں نے اپنے چہرے کو تین مرتبہ دھویا تھا تو اپنی داڑھی کا بھی خلال کیا اور یہ بات بیان کی: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو اسی طرح کرتے ہوئے دیکھا ہے جس طرح تم نے مجھے دیکھا ہے۔

عبدالرحمن نامی راوی کہتے ہیں: میرے استاد نے دونوں بازوؤں کو کہنیوں تک دھونے کا ذکر کیا ہے، لیکن مجھے یہ سمجھ نہیں آ رہی کہ انہوں نے کس بنیاد پر یہ ذکر کیا ہے؟

امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں: عامر بن شقیق نامی راوی یہ ابن حمزہ اسدی ہیں جبکہ شقیق بن سلمہ نامی راوی ابوداؤد ہیں۔

## بَابُ اسْتِحْبَابِ صَلِّ الْوُجْهِ بِالْمَاءِ عِنْدَ غَسْلِ الْوُجْهِ

**باب 118:** چہرہ دھوتے وقت پانی کو چہرے پر زور سے مارنا مستحب ہے

**153 - سند حدیث:** نَا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الدُّورَقِيُّ، نَا ابْنُ عُثَيْبٍ، نَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْحَاقَ، حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ طَلْحَةَ بْنُ يَزِيدَ بْنِ رُكَّانَةَ عَنْ عُثَيْبِ اللَّهِ الْخَوْلَانِيِّ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ:

**متن حدیث:** دَخَلَ عَلَيَّ عَلِيٌّ وَكَانَ بَالًا فَدَعَا بِوُضُوءٍ فَجِئْتُهُ بِقُعْبٍ يَأْخُذُ الْمُدَّ أَوْ قَرِيبَهُ حَتَّى وَصَعَ بَيْنَ يَدَيْهِ، فَقَالَ: يَا ابْنَ عَبَّاسٍ أَلَا اتَوَضَّأُ لَكَ وَضُوءَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ؟ فَقُلْتُ: بَلَى فِذَاكَ أَبِي

حدیث 153 مسند احمد بن حنبل، مسند الخلفاء الراشدين، مسند علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ، رقم الحدیث 616

وَأَمْسَى قَالًا فَوَضَعَ لَهَا إِمَاءَةً لَعَسَلْ يَدِيهِ، ثُمَّ مَضْمَضَ وَاسْتَنْشَقَ وَاسْتَنْشَرَ، ثُمَّ أَخَذَ بِيَمِينِهِ - بَعْضُ الْمَاءِ - فَصَلَّ بِهَا وَجْهَهُ وَذَكَرَ الْحَدِيثَ

❦❦❦ (امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ کہتے ہیں۔) -- یعقوب بن ابراہیم دورقی -- ابن علیہ -- محمد بن اسحاق -- محمد بن طلحہ بن یزید بن رکانہ -- عبید اللہ خولانی (کے حوالے سے روایت نقل کرتے ہیں) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں حضرت علی رضی اللہ عنہ میرے ہاں میرے گھر تشریف لائے انہوں نے پیشاب کرنے کے بعد وضو کے لئے پانی منگوایا تو ہم ایک برتن میں پانی لے کر آپ کی خدمت میں حاضر ہوئے جس میں ایک ”مد“ یا اس کے قریب پانی آتا ہوگا اس برتن کو حضرت علی رضی اللہ عنہ کے سامنے رکھا گیا تو وہ بولے: اے ابن عباس (رضی اللہ عنہ)! کیا میں تمہارے سامنے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی طرح وضو نہ کروں؟ میں نے عرض کی: جی ہاں! میرے ماں باپ آپ پر قربان ہوں راوی کہتے ہیں: حضرت علی رضی اللہ عنہ کے سامنے برتن رکھا گیا انہوں نے دونوں ہاتھ دھوئے پھر کلی کی پھر ناک میں پانی ڈالا اور ناک کو صاف کیا پھر انہوں نے اپنے دائیں ہاتھ کے ذریعے پانی لے کر اسے اپنے چہرے پر دیا۔

اس کے بعد راوی نے پوری حدیث ذکر کی ہے۔

### بَابُ اسْتِحْبَابِ تَجْدِيدِ حَمْلِ الْمَاءِ لِمَسْحِ الرَّأْسِ غَيْرِ فَضْلِ بَلَلِ الْيَدَيْنِ

باب 119: سر کے مسح کیلئے نئے سرے سے پانی لینا مستحب ہے جو ہاتھوں پر رہ جانے والی تری کے علاوہ ہو

154 - سند حدیث: نَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ وَهَبٍ، نَاعِمِي، حَدَّثَنِي عُمَرُو بْنُ الْوَلِيدِ، وَهُوَ ابْنُ الْحَارِثِ، أَنَّ

حَبَّانَ بْنَ وَاسِعٍ، حَدَّثَهُ أَنَّ أَبَاهُ حَدَّثَهُ، أَنَّهُ سَمِعَ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ زَيْدِ بْنِ عَاصِمٍ الْمَازِنِيَّ يَذْكُرُ

متن حدیث: أَنَّهُ رَأَى رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَوَضَّأَ فَمَضْمَضَ، ثُمَّ اسْتَنْشَرَ، ثُمَّ غَسَلَ وَجْهَهُ

ثَلَاثًا وَبَدَأَ الْيُمْنَى ثَلَاثًا، وَالْأُخْرَى ثَلَاثًا، وَمَسَحَ رَأْسَهُ بِمَاءٍ غَيْرِ فَضْلِ يَدَيْهِ، وَغَسَلَ رِجْلَيْهِ حَتَّى انْقَاهُمَا

❦❦❦ (امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ کہتے ہیں۔) -- احمد بن عبد الرحمن بن وہب -- اپنے چچا کے حوالے سے -- عمرو ابن

حارث -- حبان بن واسع -- اپنے والد کے حوالے سے نقل کرتے ہیں: حضرت عبد اللہ بن زید بن عاصم مازنی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

انہوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو وضو کرتے ہوئے دیکھا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے کلی کی پھر ناک صاف کیا پھر اپنا چہرہ تین مرتبہ دھویا پھر

دایاں بازو تین مرتبہ دھویا پھر دوسرا بازو تین مرتبہ دھویا پھر اپنے سر کا اس پانی کے ذریعے مسح کیا جو ہاتھ پر پہنچے ہوئے پانی کے علاوہ

تھا اور پھر دونوں پاؤں دھوئے یہاں تک کہ انہیں اچھی طرح صاف کیا۔

حدیث 154 صحیح مسلم کتاب الطہارۃ باب فی وضوء النبی صلی اللہ علیہ وسلم رقم الحدیث 373 صحیح ابن حبان

کتاب الطہارۃ باب سنن الوضوء ذکر الاستحباب ان یکون مسح الرأس للمتوضئ ماء جدید غیر نص رقم الحدیث

1091 مسند احمد بن حنبل مسند المدنیین حدیث عبد اللہ بن زید بن عاصم المازنی وکانت لہ صحیفۃ رقم الحدیث

## بَابُ اسْتِحْبَابِ مَسْحِ الرَّأْسِ بِالْيَدَيْنِ جَمِيعًا

لِيَكُونَ أَوْعَبَ لِمَسْحِ جَمِيعِ الرَّأْسِ، وَصِفَةِ الْمَسْحِ، وَالْبَدْءُ بِمُقَدِّمِ الرَّأْسِ قُلَّ الْمُؤَخَّرِ فِي الْمَسْحِ

باب 120: دونوں ہاتھوں کے ساتھ سر کا مسح کرنا مستحب ہے۔ تاکہ پورے سر کا مسح ہو جائے اور مسح کا طریقہ اور مسح کرتے ہوئے سر کے پچھلے حصے سے پہلے آگے والے حصے سے آغاز کیا جائے گا

155 - سند حدیث: نَا مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ، نَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، عَنْ عَمْرِو بْنِ يَحْيَى، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ زَيْدٍ

متن حدیث: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَسَحَ رَأْسَهُ بِيَدَيْهِ، وَأَقْبَلَ بِهِمَا وَأَذْبَرَ، بَدَأَ بِمُقَدِّمِ رَأْسِهِ، ثُمَّ ذَهَبَ بِهِمَا إِلَى قَفَاةٍ، ثُمَّ رَدَّهُمَا حَتَّى رَجَعَ إِلَى الْمَكَانِ الَّذِي بَدَأَ مِنْهُ

\*\*\* (امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ کہتے ہیں: -- محمد بن رافع -- عبد الرزاق -- مالک -- عمرو بن یحیی -- اپنے والد کے حوالے سے روایت نقل کرتے ہیں: حضرت عبد اللہ بن زید رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

”نبی اکرم ﷺ نے اپنے دونوں ہاتھوں کے ذریعے اپنے سر کا مسح کیا، آپ ﷺ انہیں آگے سے پیچھے کی طرف لے کر گئے اور پیچھے سے آگے کی طرف لے کے آئے، آپ ﷺ نے سر کے آگے والے حصے سے آغاز کیا اور پھر انہیں پیچھے گدی کی طرف لے کے گئے اور پھر انہیں واپس اسی جگہ پر لے کے آئے جہاں سے آپ ﷺ نے مسح کا آغاز کیا تھا۔“

156 - سند حدیث: نَا سَعِيدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْمَخْزُومِيُّ، نَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ، عَنْ عَمْرِو بْنِ يَحْيَى، الْمَازِنِيِّ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ زَيْدٍ،

حدیث 155: صحیح البخاری کتاب الوضوء باب مسح الرأس كله رقم الحديث 182 'صحیح مسلم' کتاب الطہارۃ باب فی وضوء النبی صلی اللہ علیہ وسلم رقم الحديث 372 'موطا الذک' کتاب الطہارۃ باب العمل فی الوضوء رقم الحديث 31 'صحیح ابن حبان' کتاب الطہارۃ باب سنن الوضوء ذکر وصف مسح الرأس إذا أراد المرء الوضوء رقم الحديث 1090 'سنن ابی داؤد' کتاب الطہارۃ باب صفة وضوء النبی صلی اللہ علیہ وسلم رقم الحديث 105 'سنن ابن ماجہ' کتاب الطہارۃ وسننہا باب ما جاء فی مسح الرأس رقم الحديث 431 'الجامع للترمذی' ابواب الطہارۃ عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم باب ما جاء فی مسح الرأس انه يبدأ بمقدم الرأس الی رقم الحديث 32 'السنن الصغری' سورۃ النہرۃ صفة الوضوء باب حد الغسل رقم الحديث 96 'مصحف عبد الرزاق الصنعانی' باب المسح بالرأس رقم الحديث 5 'السنن الکبریٰ للبیہقی' کتاب الطہارۃ عند مسح الرأس وکیفیتہ رقم الحديث 102 'مسند احمد بن حنبل' مسند امیدیین حدیث عبد اللہ بن زید بن عاصم البازلی وکانت له صحبة رقم الحديث 16135 'مسند الشافعی' باب ما خرج من کتاب الوضوء رقم الحديث 44

متن حدیث: اَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَوَضَّأَ لَغْسَلٍ وَجْهَهُ ثَلَاثًا، وَغَسَلَ يَدَيْهِ مَرَّتَيْنِ، ثُمَّ مَسَحَ بِرَأْسِهِ، وَبَدَأَ بِالمُقَدِّمِ، ثُمَّ غَسَلَ رِجْلَيْهِ

\*\*\* (امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ کہتے ہیں:۔۔ سعید بن عبد الرحمن مخزومی۔۔ سفیان بن عیینہ۔۔ عمرو بن یحییٰ مازنی۔۔ اپنے والد) کے حوالے سے روایت نقل کرتے ہیں: حضرت عبد اللہ بن زید رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں۔

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے وضو کیا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے چہرہ مبارک کو تین مرتبہ دھویا دونوں بازو دومرتبہ دھوئے پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے سر مبارک کا مسح کیا، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے سر کے اگلے حصے سے آغاز کیا، پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے دونوں پاؤں دھوئے۔

### بَابُ ذِكْرِ الدَّلِيلِ عَلَى أَنَّ الْمَسْحَ عَلَى الرَّأْسِ

إِنَّمَا يَكُونُ بِمَا يَبْقَى مِنْ بَلَلِ الْمَاءِ عَلَى الْيَدَيْنِ، لَا يَفْسِدُ الْمَاءُ كَمَا يَكُونُ الْغُسْلُ بِالْمَاءِ  
قَالَ أَبُو بَكْرِ: خَبَرْتُ عَبْدَ خَيْرٍ، عَنْ عَلِيٍّ: ثُمَّ أَدْخَلَ يَدَهُ الْيَمْنَى فِي الْإِنَاءِ حَتَّى غَمَرَهَا الْمَاءُ، ثُمَّ رَفَعَهَا بِمَا حَمَلَتْ مِنَ الْمَاءِ، ثُمَّ مَسَحَهَا بِيَدِهِ الْيُسْرَى، ثُمَّ مَسَحَ رَأْسَهُ بِيَدَيْهِ كِلْتَابَهُمَا أَوْ جَمِيعًا  
باب 121: اس بات کی دلیل کا تذکرہ کہ سر پر مسح ہاتھوں پر رہ جانے والے پانی کی تری کے ذریعے بھی ہو سکتا ہے۔  
فی نفسہ پانی سے نہیں ہوتا۔ جس طرح غسل صرف پانی سے ہوتا ہے (وہ تری سے نہیں ہوتا)

(امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ کہتے ہیں: عبد خیر نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کے بارے میں یہ روایت نقل کی ہے: انہوں نے اپنا دایاں ہاتھ برتن میں داخل کیا یہاں تک کہ اسے پانی میں ڈبو دیا، پھر انہوں نے اس ہاتھ کو اس پر لگے ہوئے پانی سمیت بلند کیا اور پھر بائیں ہاتھ پر مسح کر کے دونوں ہاتھوں کے ذریعے اپنے سر کا مسح کیا۔

### بَابُ مَسْحِ جَمِيعِ الرَّأْسِ فِي الْوُضُوءِ

باب 122: وضو کے دوران پورے سر کا مسح کرنا

151 - سند حدیث: نَا مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ، نَا إِسْحَاقُ بْنُ عِيسَى قَالَ: سَأَلْتُ مَالِكًا، عَنِ الرَّجُلِ مَسَحَ مُقَدِّمَ

(151) فقہائے احناف اس بات کے قائل ہیں سر کا مسح صرف ایک مرتبہ کیا جائے گا۔

امام مالک اور سفیان ثوری بھی اسی بات کے قائل ہیں۔

امام شافعی کے نزدیک سر پر تین مرتبہ مسح کیا جائے گا۔

حناف اس بات کے قائل ہیں اگر کوئی شخص ایک چوتھائی سر کا مسح کر لیتا ہے تو یہ کافی ہے۔

اس میں سر کے آگے کے حصے سے لے کر سر کے پچھلے حصے تک مسح کرے گا۔

امام مالک اس بات کے قائل ہیں: پورے سر کا مسح کرنا فرض ہے۔

اگر کوئی شخص مسح کے دوران سر کا کوئی بھی حصہ چھوڑ دیتا ہے تو یہ بالکل اسی طرح ہوگا جس طرح وہ اپنے چہرے کو دھوئے ہوئے کچھ حصے کو چھوڑ دیتا ہے۔

امام شافعی نے مطلق طور پر یہ بات بیان کی ہے سر کے کچھ حصے کا مسح کرنا فرض ہے۔ انہوں نے اس کی کوئی حد مقرر نہیں کی ہے۔



رَأَيْتُهُ فِي الْوُضُوءِ أَبْخَرِيهِ ذَلِكَ فَقَالَ حَدَّثَنِي عُمَرُو بْنُ يَحْيَى بْنِ عُمَارَةَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ زَيْدٍ الْقَارِي قَالَ

مَنْ حَذَّيْتُ مَسْحَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَأْسَهُ فِي وَضُوئِهِ مِنْ نَاصِيَّتِهِ إِلَى قَفَاهُ، ثُمَّ رَدَّ يَدَيْهِ إِلَى نَاصِيَّتِهِ وَمَسَحَ رَأْسَهُ كُلَّهُ

157- اسحاق بن عیسی بیان کرتے ہیں: میں نے امام مالک رحمہ اللہ سے ایسے شخص کے بارے میں دریافت کیا جو وضو کرتے وقت سر کے آگے والے حصے کا مسح کر لیتا ہے تو کیا ایسا کر لینا اس کے لئے کافی ہوگا؟ تو انہوں نے بتایا: عمرو بن یحییٰ نے اپنے والد کے حوالے سے حضرت عبداللہ بن زید مازنی رضی اللہ عنہ کے حوالے سے یہ بات نقل کی ہے وہ بیان کرتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے وضو میں اپنے سر مبارک کا پیشانی سے لے کر گردی تک مسح کیا تھا پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے دونوں ہاتھ پیشانی تک واپس لے کر آئے تھے یعنی آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے پورے سر کا مسح کیا تھا۔

### بَابُ مَسْحِ بَاطِنِ الْأُذُنَيْنِ وَظَاهِرِهِمَا

قَالَ أَبُو بَكْرٍ: قَدْ أَمَلْتُ حَدِيثَ عُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ، وَخَبَرَ ابْنِ عَبَّاسٍ فِي مَسْحِ الْأُذُنَيْنِ ظَاهِرِهِمَا وَبَاطِنِهِمَا

### باب 123: کانوں کے اندرونی اور بیرونی حصے کا مسح کرنا

(امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ کہتے ہیں:) حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ اور حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کے حوالے سے نقل کردہ روایات جو کانوں کے اندرونی اور بیرونی حصوں پر مسح کرنے کے بارے میں ہیں وہ میں پہلے ہی املاء کروا چکا ہوں۔

### بَابُ ذِكْرِ الدَّلِيلِ عَلَى أَنَّ الْكَعْبَيْنِ اللَّذَيْنِ أَمَرَ الْمُتَوَضِّئُ

بِفَسْلِ الرَّجُلَيْنِ إِلَيْهِمَا الْعُظْمَانِ الثَّانِيَانِ فِي جَانِبِي الْقَدَمِ لَا الْعُظْمُ الصَّغِيرُ الثَّانِي عَلَى ظَهْرِ الْقَدَمِ، عَلَى مَا يَتَوَقَّعُهُ مَنْ يَتَحَذَّلُ مِمَّنْ لَا يَفْهَمُ الْعِلْمَ، وَلَا لُغَةَ الْعَرَبِ

### باب 124: اس بات کی دلیل کا تذکرہ کہ وہ دو ٹخنے جن کے بارے میں وضو کرنے والے شخص کو یہ حکم دیا گیا

ہے کہ وہ پاؤں وہاں تک دھوئے اس سے مراد پاؤں کے دونوں اطراف میں ابھری ہوئی ہڈیاں ہیں

اس سے مراد وہ چھوٹی ہڈی نہیں ہے جو پاؤں کی پشت پر ابھری ہوئی ہوتی ہے جیسا کہ بعض ایسے افراد کو یہ غلط فہمی ہوتی

۱۔ امام ابو جعفر طحاوی لکھتے ہیں ہمارے فقہاء اس بات کے قائل ہیں دونوں کان سر کا حصہ ہیں۔ ان کے آگے والے اور پیچھے والے حصے کا سر کے ہمراہ مسح کیا جائے گا۔ سفیان ثوری بھی اس بات کے قائل ہیں۔

مام اور اہل کہتے ہیں یہ دونوں سر کا حصہ ہیں۔ ان کے ظاہری اور باطنی حصے کا مسح کیا جائے گا۔

اسی طرح امام مالک سے بھی یہ روایت منقول ہے۔ دونوں کان سر کا حصہ ہیں۔

جو ہم کا فہم نہیں رکھتے اور لغت عرب سے واقف نہیں ہیں۔

**158 -** سند حدیث: نَا يُونسُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلَى الصَّدِيقِيُّ، نَا ابْنُ وَهْبٍ، أَخْبَرَنِي يُونسُ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ

عطاءِ بنِ يزيدٍ، أَخْبَرَهُ أَنَّ حُمْرَانَ أَخْبَرَهُ،

مَنْ حَدَّثَ: أَنَّ عُثْمَانَ دَعَا يَوْمًا وَضُوءًا، فَذَكَرَ الْحَدِيثَ فِي صِفَةِ وَضُوءِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ،

وَقَالَ: ثُمَّ غَسَلَ رِجْلَهُ الْيُمْنَى إِلَى الْكَعْبَيْنِ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ، وَالْيُسْرَى مِثْلَ ذَلِكَ

تَوْضِيحُ مُصَنَّفٍ قَالَ أَبُو بَكْرٍ: فِي هَذَا الْخَبَرِ دَلَالَةٌ عَلَى أَنَّ الْكَعْبَيْنِ هُمَا الْعُظْمَانِ اللَّتَانِ فِي جَانِبَيْ الْقَدَمِ

إِذَا لَوْ كَانَ الْعَظْمُ النَّابِءُ عَلَى ظَهْرِ الْقَدَمِ لَكَانَ لِلرَّجُلِ الْيُمْنَى كَعْبٌ وَاحِدٌ لَا كَعْبَانِ

❦❦❦ (امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ کہتے ہیں: -- یونس بن عبد الاعلیٰ صدیقی -- ابن وہب -- یونس -- ابن شہاب زہری --

عطاء بن یزید) کے حوالے سے روایت نقل کرتے ہیں: حران بیان کرتے ہیں:

ایک دن حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ نے وضو کا پانی منگوا یا۔

اس کے بعد راوی نے پوری حدیث ذکر کی ہے جس میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے وضو کا پورا طریقہ بیان کیا گیا ہے۔

پھر انہوں نے اپنے دایاں پاؤں دونوں ٹخنوں تک دھویا پھر بایاں بھی اسی طرح دھویا۔

(امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ کہتے ہیں: اس روایت میں اس بات پر دلالت پائی جاتی ہے کہ ”دو“ ٹخنوں سے مراد وہ ”دو“ ہڈیاں ہیں

جو پاؤں کے اطراف میں ابھری ہوئی ہوتی ہیں۔ کیونکہ اگر اس سے مراد وہ والی ہڈی ہوتی جو پاؤں کے اوپری حصے پر ہوتی ہے تو

دائیں پاؤں کے لئے ایک ٹخنے کا لفظ استعمال ہوتا دو ٹخنوں کا لفظ استعمال نہ ہوتا۔

**159 -** سند حدیث: نَا أَبُو عَمَّارٍ، نَا الْفَضْلُ بْنُ مُوسَى، عَنْ زَيْدِ بْنِ رِيَّادٍ هُوَ ابْنُ أَبِي الْجَعْدِ، عَنْ جَامِعِ بْنِ

شَدَّادٍ، عَنْ طَارِقِ الْمُخَارِبِيِّ قَالَ:

مَنْ حَدَّثَ: رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَرَّ فِي سُوقِ ذِي الْمَجَازِ وَعَلَيْهِ حُلَّةٌ حَمْرَاءُ، وَهُوَ

يَقُولُ: يَا أَيُّهَا النَّاسُ، قُولُوا: لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ تَفْلِحُوا، وَرَجُلٌ يَتَّبِعُهُ يَرْمِيهِ بِالْحِجَارَةِ قَدْ آذَى كَعْبِيهِ وَعُرْقُوبِيهِ،

وَهُوَ يَقُولُ: يَا أَيُّهَا النَّاسُ لَا تُطِيعُوهُ فَإِنَّهُ كَذَّابٌ، فَقُلْتُ: مَنْ هَذَا؟ قَالُوا: غُلَامٌ بَنَى عَبْدُ الْمُطَّلِبِ، فَقُلْتُ: مَنْ

هَذَا الَّذِي يَتَّبِعُهُ يَرْمِيهِ بِالْحِجَارَةِ؟ قَالُوا: هَذَا عَبْدُ الْعُزَّى أَبُو لَهَبٍ

تَوْضِيحُ مُصَنَّفٍ قَالَ أَبُو بَكْرٍ: وَفِي هَذَا الْخَبَرِ دَلَالَةٌ أَيْضًا عَلَى أَنَّ الْكَعْبَ هُوَ الْعَظْمُ النَّابِءُ فِي جَانِبَيْ

الْقَدَمِ إِذَا الرَّمِيَةُ إِذَا جَاءَتْ مِنْ وَرَاءِ الْمَاشِي لَا تَكَادُ تُصِيبُ الْقَدَمَ إِذَا السَّاقُ مَانِعٌ أَنْ تُصِيبَ الرَّمِيَةُ ظَهَرَ

حدیث 159 صحیح ابن حبان کتاب التاریخ ذکر مقاساة المصطفی صلی اللہ علیہ وسلم ما کان یقاسی من رقم

الحدیث 6664 المسند علی الصحیحین للحاکم کتاب تواریخ المتقدمین من الانبیاء والمرسلین ذکر احبار سید

المرسلین وحاتم السبیین رقم الحدیث 4160 مصنف ابن ابی شیبہ کتاب المغازی فی ادی قریش مدنی صلی اللہ علیہ

وسم وھ لقی منهم رقم الحدیث 35883 سنن الدارقطنی کتاب البیوع رقم الحدیث 2609

## الْقَدَم

﴿﴾ (امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ کہتے ہیں)۔۔۔ ابوعمار۔۔۔ افضل بن موسیٰ۔۔۔ زید بن زیاد بن ابو جعد۔۔۔ جاث بن ثناء (سوائے روایت نقل کرتے ہیں) حضرت طارق بخاری جیسا بیان کرتے ہیں۔

میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو "ذوالجواز" کے بازار سے گزرتے ہوئے دیکھا آپ نے سرخ حلقہ پہنا ہوا تھا آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو اس سے یہ ارشاد فرما رہے تھے لا الہ الا اللہ پڑھ لو تم کامیاب ہو جاؤ گے ایک شخص آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے پیچھے پھر مارتا ہوا آ رہا تھا اس نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی دونوں ایڑیوں اور دونوں پٹھوں کو خون آلود کر دیا تھا اور وہ شخص یہ کہہ رہا تھا اے لوگو! ان کی بات نہ مانو کیونکہ یہ جھوٹ بولنے والے شخص ہیں۔

راوی کہتے ہیں: میں نے لوگوں سے دریافت کیا یہ کون صاحب ہیں؟ تو لوگوں نے بتایا یہ عبدالمطرب کے خاندان سے تعلق رکھنے والا ایک نوجوان ہے میں نے دریافت کیا وہ شخص جو ان کے پیچھے آ کر نہیں پھر مارتا رہا ہے وہ کون ہے؟ تو لوگوں نے بتایا یہ عبدالعزیٰ ابولہب ہے۔

(امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ کہتے ہیں:) ان روایات میں اس بات کی دلالت پائی جاتی ہے کہ ٹخنے سے مراد وہ ہڈی ہے جو پاؤں کے دونوں طرف ابھری ہوئی ہوتی ہے اس کی وجہ یہ ہے کہ جب پیدل چلنے والے کی پچھلے والے حصے کی جانب سے کنکریاں ماری جائیں گی وہ پاؤں تک نہیں پہنچیں گی کیونکہ پنڈلی راستے میں رکاوٹ بن جائے گی اور ماری جانے والی کنکریوں کو پاؤں کے اگلے حصے تک نہیں پہنچنے دے گی۔

**160 - سند حدیث:** نَا سَلَمُ بْنُ جَدَادَةَ، نَا وَكِيعٌ، عَنْ زَكْرِيَّا بْنِ أَبِي زَائِدَةَ، حَدَّثَنَا أَبُو الْقَاسِمِ الْجَدَلِيُّ قَالَ: سَمِعْتُ النُّعْمَانَ بْنَ بَشِيرٍ، وَحَدَّثَنَا هَارُونُ بْنُ إِسْحَاقَ، حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي غِيَاثٍ، عَنْ زَكْرِيَّا، عَنْ أَبِي الْقَاسِمِ الْجَدَلِيِّ قَالَ: سَمِعْتُ النُّعْمَانَ بْنَ بَشِيرٍ يَقُولُ:

متن حدیث: أَقْبَلَ عَلَيْنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِوُحَيْهِ فَقَالَ: أَقِيمُوا صُفُوفَكُمْ ثَلَاثًا، وَاللَّهِ لَأَقِيمَنَّ صُفُوفَكُمْ أَوْ لَيَخَالِفَنَّ اللَّهُ بَيْنَ قُلُوبِكُمْ قَالَ: قَرَأْتُ الرَّجُلَ يَكُونُ كَعْبُهُ بِكَعْبِ صَاحِبِهِ، وَرُكْبَتُهُ بِرُكْبَةِ صَاحِبِهِ، وَمَنْكِبُهُ بِمَنْكِبِ صَاحِبِهِ. هَذَا لَفْظُ حَدِيثٍ وَكِيعٍ

توضیح مصنف: قَالَ أَبُو بَكْرٍ: أَبُو الْقَاسِمِ الْجَدَلِيُّ هَذَا هُوَ حُسَيْنُ بْنُ الْحَارِثِ مِنْ جَدِيدَةَ قَيْسٍ، رَوَى عَنْهُ زَكْرِيَّا بْنُ أَبِي زَائِدَةَ، وَأَبُو مَالِكٍ الْأَشْجَعِيُّ، وَحَجَّاجُ بْنُ أَرْطَاةَ، وَعَطَاءُ بْنُ السَّائِبِ عِدَادُهُ فِي الْكُوفِيِّينَ، وَفِي هَذَا الْحَبَرِ مَا نَفَى الشَّكَّ وَالْإِرْتِيَابَ أَنَّ الْكَعْبَ هُوَ الْعَظْمُ النَّاتِيءُ الَّذِي فِي جَانِبِ الْقَدَمِ الَّذِي يُمَكِّرُ الْقَائِمُ فِي الصَّلَاةِ أَنْ يُلْزَقَهُ بِكَعْبِ مَنْ هُوَ قَائِمٌ إِلَى جَنْبِهِ فِي الصَّلَاةِ، وَالْعِلْمُ مُحِيطٌ عِنْدَ مَنْ رُكِبَ فِيهِ الْعَقْلُ أَنَّ

حدیث 160 مسند احمد بن حنبل اول مسند الکوفیین حدیث النعمان بن بشیر عن انسی صلی اللہ علیہ وسلم رقم

احدیث 18093 صحیح ابن حبان باب الامامة والجماعة فصل فی فضل الجماعة ذکر الیاء بان قوبه صلی اللہ علیہ

وسلم " بین رقم الحدیث 2200 سنن الدارقطنی کتاب الصلاة باب الحث علی استواء الصفوف رقم الحدیث 942

الْمُصَلِّينَ إِذَا قَامُوا فِي الصَّلَاةِ لَمْ يُنْكِنْ أَحَدٌ مِنْهُمْ إِلْصَاقَ ظَهْرِ يَدَيْهِ بِظَهْرِ قَدِيمٍ غَيْرِهِ، وَهَذَا غَيْرُ مُنْكِنٍ وَمَا كَوْنُهُ غَيْرُ مُنْكِنٍ لَمْ يَتَوَقَّعْ عَاقِلٌ كَوْنَهُ

۴۴۴ (امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ کہتے ہیں:۔۔۔ سلم بن جنادہ۔۔۔ وکیع۔۔۔ زکریا بن الدزاندہ۔۔۔ ابوقاسم جدلی۔۔۔ نعمان بن بشیر) کے حوالے سے روایت نقل کرتے ہیں: (اور ہارون بن اسحاق۔۔۔ ابن ابوغنیہ۔۔۔ زکریا۔۔۔ ابوقاسم جدلی) کے حوالے سے روایت نقل کرتے ہیں: (حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

نبی کریم ﷺ نے ہماری طرف رخ کیا تو آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ”اپنی صفوں کو درست رکھو“۔ یہ بات آپ ﷺ نے تین بار ارشاد فرمائی۔

”اللہ کی قسم! یہ تو تم اپنی صفیں درست رکھو گے یا پھر اللہ تمہارے دلوں کے درمیان اختلاف پیدا کر دے گا۔“  
راوی کہتے ہیں: میں نے دیکھا کہ ایک شخص کے ٹخنے اپنے ساتھی کے ٹخنے کے ساتھ ملے ہوئے ہوتے تھے اور ایک شخص کا گھٹنا اپنے ساتھی کے گھٹنے کے ساتھ ملا ہوتا تھا اس کا کندھا اپنے ساتھی کے کندھے کے ساتھ ملا ہوتا تھا۔  
روایت کے الفاظ وکیع کے نقل کردہ ہیں۔

امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ کہتے ہیں: ٹخنے سے مراد وہ ہڈی ہے جو پاؤں کے اطراف میں ابھری ہوئی ہوتی ہے کیونکہ نماز کے دوران کھڑا ہوا شخص نماز کے دوران اپنے پہلو میں کھڑے ہوئے شخص کے ساتھ اسی ٹخنے کو ملا سکتا ہے اور جس شخص میں ذرا سی بھی عقل موجود ہوگی وہ یہ بات جانتا ہے کہ جب نمازی صف میں کھڑے ہوئے ہوتے ہیں تو ان میں سے کسی کے لئے اپنے پاؤں کی پشت کو دوسرے کے پاؤں کی پشت کے ساتھ ملانا ممکن نہیں ہوتا یہ ناممکن ہے اور جو چیز ناممکن ہو کوئی بھی عقل مند اس کے ہونے کا وہم نہیں کر سکتا۔

### بَابُ التَّغْلِيظِ فِي تَرْكِ غَسْلِ الْعَقَبَيْنِ فِي الْوُضُوءِ

وَالدَّلِيلُ عَلَى أَنَّ الْفَرَضَ غَسْلُ الْقَدَمَيْنِ لَا مَسْحَهُمَا، إِذَا كَانَا بَادِيَتَيْنِ غَيْرَ مُغْطَّيَتَيْنِ بِالْخُفِّ أَوْ مَا يَقُومُ مَقَامَ الْخُفِّ، لَا عَلَى مَا زَعَمَتِ الرَّوَافِضُ أَنَّ الْفَرَضَ مَسْحُ الْقَدَمَيْنِ لَا غَسْلُهُمَا، إِذْ لَوْ كَانَ الْمَسْحُ عَلَى الْقَدَمَيْنِ مُؤَدِّيًا لِلْفَرَضِ، لَمَا جَازَ أَنْ يُقَالَ لِتَارِكِ فَضِيلَةٍ: وَيْلٌ لَهُ، وَقَالَ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: وَيْلٌ لِلْأَعْقَابِ مِنَ النَّارِ، إِذَا تَرَكَ الْمُتَوَضِّعُ غَسْلَ عَقَبَيْهِ

### باب 125: وضو کے دوران ایڑیاں نہ دھونے کی شدید مذمت

اور اس بات کی دلیل کہ دونوں پاؤں کو دھونا فرض ہے۔ ان پر مسح کرنا فرض نہیں ہے۔ جبکہ یہ دونوں ظاہر ہوں یہ موزے یا موزے کے قائم مقام کے ذریعے ڈھانپے ہوئے نہ ہوں۔ ایسا نہیں ہے جیسا کہ بعض رافضیوں نے یہ گمان کیا ہے کہ پاؤں پر مسح کرنا فرض ہے۔ انہیں دھونا فرض نہیں ہے۔

اس کی وجہ یہ ہے کہ اگر پاؤں پر مسح کرنے والا شخص فرض کو ادا کرنے والا شمار ہو تو پھر یہ بات جائز نہیں ہوگی کہ کسی

فضیلت کو ترک کرنے والے شخص سے یہ کہا جائے کہ اس کے لئے بربادی ہے۔  
حالانکہ نبی اکرم ﷺ نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے:  
”بعض ایڑیوں کے لئے جہنم کی بربادی ہے۔“

اس کی وجہ یہ ہے کہ وضو کرنے والے اس شخص نے اپنی ایڑیاں نہیں دھوئی تھیں۔

**161 - سند حدیث:** نَا یُوسُفُ بْنُ مُوسَى، نَا جَرِيرٌ، عَنْ مَنصُورٍ، عَنْ هِلَالِ بْنِ يَسَافٍ، عَنْ أَبِي يَحْيَى، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ:

مَتْنُ حَدِيثٍ: رَجَعْنَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ مَكَّةَ إِلَى الْمَدِينَةِ حَتَّى إِذَا كُنَّا بِمَاءٍ بِالطَّرِيقِ تَعَجَّلَ قَوْمٌ عِنْدَ الْعَصْرِ فَتَوَضَّؤُوا وَهُمْ عَجَالٌ، فَأَنْتَهَيْنَا إِلَيْهِمْ وَأَغْقَابُهُمْ بِضُ قُلُوحٍ لَمْ يَمْسَسْهَا الْمَاءُ فَقَالَ: رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: وَيْلٌ لِلْأَغْقَابِ مِنَ النَّارِ أَسْبَغُوا الْوُضُوءَ

❀❀ (امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ کہتے ہیں:)-- یوسف بن موسیٰ-- جریر-- منصور-- ہلال بن یساف-- ابو یحییٰ (کے حوالے سے روایت نقل کرتے ہیں: حضرت عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

”ہم نبی اکرم ﷺ کے ہمراہ مکہ مکرمہ سے مدینہ منورہ کی طرف واپس جا رہے تھے جب ہم راستے میں ایک چشمے کے پاس پہنچے تو کچھ لوگوں نے عصر کی نماز کے لئے جلدی کی انہوں نے جلد بازی میں وضو کر لیا جب ہم ان کے پاس پہنچے تو ان کی ایڑیاں سفید چمکدار تھیں انہیں پانی نہیں مس ہوا تھا تو نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: ان ایڑیوں کے لئے جہنم کی بربادی ہے تم لوگ اچھی طرح وضو کرو۔

**162 - سند حدیث:** نَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ الدَّرَاوَرْدِيُّ، وَحَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ مُوسَى، نَا جَرِيرٌ، كِلَاهُمَا عَنْ سُهَيْلِ بْنِ أَبِي صَالِحٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ:

حَدِيثُ 161: صحيح مسلم 'كتاب الطهارة' باب وجوب غسل الرجلين بكاملهما رقم الحديث: 389 'صحيح ابن حبان' 'كتاب الطهارة' باب فرض الوضوء ذكر العلة التي من أجلها أمر بأسباغ الوضوء رقم الحديث 1061 'سنن أبي داود' 'كتاب الطهارة' باب في أسباغ الوضوء رقم الحديث: 90 'البحر الزخار مسند البزار' حديث عبد الله بن عمرو بن العاص رقم الحديث 2065 'سنن ابن ماجه' 'كتاب الطهارة وسننها' باب غسل العراقيب رقم الحديث 447 'السنن الصغرى' 'سور الهرة صفة الوضوء' باب إيجاب غسل الرجلين رقم الحديث: 110 'مصنف ابن أبي شيبة' 'كتاب الطهارات' من كان يأمر بأسباغ الوضوء رقم الحديث: 267

**(161)** جمہور فقہاء کے نزدیک دونوں نختوں تک پاؤں کو دھونا فرض ہے۔ بالکل اسی طرح جیسے بازو دھوتے ہوئے کہلوں کو دھونا فرض ہے۔ اس کی وجہ یہ اصول ہے غایت مغیا میں داخل ہوتی ہے۔

جمہور فقہاء کے نزدیک اگر کوئی شخص وضو کرتے ہوئے پاؤں پر صرف مسح کر لیتا ہے تو یہ بات کافی نہیں ہوگی۔

کیونکہ نبی اکرم ﷺ سے مستند طور پر یہی بات منقول ہے آپ باقاعدگی کے ساتھ پاؤں دھویا کرتے تھے البتہ فقہ جعفریہ میں دونوں پاؤں دھونا فرض نہیں ہے لیکن اہل سنت میں سے کوئی بھی اس بات کا قائل نہیں ہے۔



مثنیٰ حدیث: وَيُلِّ لِّلْأَعْقَابِ مِنَ النَّارِ

❦❦ (امام ابن خزیمة رحمہ اللہ کہتے ہیں:)-- احمد بن عبدہ-- عبد العزیز در اوردی-- یوسف بن موسیٰ-- جریر-- سیل بن ابوصالح-- اپنے والد (کے حوالے سے روایت نقل کرتے ہیں: ) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

”(بعض) ایڑیوں کے لئے جہنم کی برہادی ہے۔“

بَابُ التَّغْلِيظِ فِي تَرْكِ غَسْلِ بَطُونِ الْأَقْدَامِ فِي الْوُضُوءِ

فِيهِ أَيْضًا دَلَالَةٌ عَلَى أَنَّ الْمَاسِحَ عَلَى ظَهْرِ الْقَدَمَيْنِ غَيْرُ مُؤَدٍّ لِلْفَرَضِ، لَا كَمَا زَعَمَتِ الرَّوَافِضُ أَنَّ الْفَرَضَ مَسْحُ ظَهْرِهِمَا لَا غَسْلُ جَمِيعِ الْقَدَمَيْنِ

باب 126: وضو کے دوران پاؤں کے تلوے نہ دھونے کی شدید مذمت

اور اس میں اس بات کی دلیل موجود ہے کہ پاؤں کے تلوے پر مسح کرنے والا شخص فرض کو ادا کرنے والا شمار نہیں ہوتا۔  
ایسا نہیں ہے جیسا کہ رافضیوں نے یہ گمان کیا ہے کہ پاؤں کے اوپری حصے پر مسح کرنا فرض ہے۔  
پورے پاؤں کو دھونا فرض نہیں ہے۔

163- سند حدیث: نَا يُونُسُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلَى، نَا يَحْيَى بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ بُكَيْرٍ، حَدَّثَنِي اللَّيْثُ، عَنْ حَبِوَةَ

وَهُوَ ابْنُ شَرِيحٍ، عَنْ عُقْبَةَ بْنِ مُسْلِمٍ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْحَارِثِ بْنِ جَزْءِ الزُّبَيْدِيِّ،

أَنَّهُ سَمِعَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: وَيُلِّ لِّلْأَعْقَابِ وَبَطُونِ الْأَقْدَامِ مِنَ النَّارِ

❦❦ (امام ابن خزیمة رحمہ اللہ کہتے ہیں:)-- یونس بن عبد الاعلیٰ-- یحییٰ بن عبد اللہ بن بکیر-- لیث-- حبوہ بن شریح--

حدیث 162: صحیح البخاری، کتاب الوضوء، باب غسل الاعقاب، رقم الحدیث 162، 'صحیح مسلم' کتاب الطہارۃ، باب وجوب غسل الرجلین بکمالہما، رقم الحدیث 384، 'صحیح ابن حبان' کتاب الطہارۃ، باب سنن الوضوء، ذکر العدة التي من اجلها امر بالتخليل بين الاصاب، رقم الحدیث 1094، 'سنن ابن ماجہ' کتاب الطہارۃ، مسہا، باب غسل العراقيبين، رقم الحدیث 450، 'الجامع للترمذی' ابواب الطہارۃ عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم، باب ما جاء ويل للاعقاب من النار، رقم الحدیث 41، 'مصنف عبد الرزاق الصنعانی' باب غسل الرجلین، رقم الحدیث 55، 'السنن الکبریٰ للبیہقی' کتاب الطہارۃ، ايجاب غسل الرجلین، رقم الحدیث 111، 'شرح معانی الآثار للضحای' باب فرض الرجلین فی وضوء الصلاة، رقم الحدیث 131، 'مسند احمد بن حنبل' - 'مسند ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ' رقم الحدیث 6963

حدیث 163: الجامع للترمذی، ابواب الطہارۃ عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم، باب ما جاء ويل للاعقاب من النار، رقم الحدیث 41، 'استدرك على الصحيحين للحاكم' کتاب الطہارۃ، واما حدیث عائشة، رقم الحدیث 530، 'شرح معانی الآثار للضحای' باب فرض الرجلین فی وضوء الصلاة، رقم الحدیث 133، 'سنن الدارقطنی' کتاب الطہارۃ، باب وجوب غسل القدمین والعقبین، رقم الحدیث 273، 'مسند احمد بن حنبل' 'مسند الشامیین' حدیث عند اللہ بن الحارث بن حمرہ الزبیدی، رقم الحدیث 17394

عقبہ بن مسلم (کے حوالے سے روایت نقل کرتے ہیں) حضرت عبداللہ بن حارث بن جزہ زہیدی رضی اللہ عنہما نے فرمایا کہ میں نے اپنے پاس سے نقل کرتے ہیں

”ایڑیوں اور گھوڑوں کے لئے جہنم کی بربادی ہے۔“

بَابُ ذِكْرِ الدَّلِيلِ عَلَى أَنَّ الْمَسْحَ عَلَى الْقَدَمَيْنِ غَيْرُ جَائِزٍ،

لَا كَمَا زَعَمَتِ الرَّوَافِضُ، وَالْخَوَارِجُ

باب 127: اس بات کی دلیل کا تذکرہ کہ پاؤں پر مسح کرنا جائز نہیں ہے ایسا نہیں ہے

جیسا کہ رافضی اور خارجی اس بات کے قائل ہیں

164 - سند حدیث: نا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى، نا أَصْبَغُ بْنُ الْفَرَجِ، أَخْبَرَنِي ابْنُ وَهْبٍ، أَخْبَرَنِي جَرِيرُ بْنُ حَارِمٍ

الْأَزْدِيُّ، حَدَّثَنِي قَتَادَةُ بْنُ دِعَامَةَ، نا أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ قَالَ:

متن حدیث: جَاءَ رَجُلٌ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ تَوَضَّأَ وَتَرَكَ عَلَى ظَهْرِهِ قَدَمَيْهِ مِثْلَ مَوْضِعِ

الظُّفْرِ، فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ارْجِعْ فَأَحْسِنْ وَضُوءَكَ

نا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ وَهْبٍ، نا عَمِي بِمِثْلِهِ

\*\*\* (امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ کہتے ہیں: -- محمد بن یحییٰ -- اصبح بن فرج -- ابن وہب -- جریر بن حازم ازدی -- قتادہ

بن دعامہ) (کے حوالے سے روایت نقل کرتے ہیں: حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

”ایک شخص نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا وہ وضو کر کے آیا تھا اس نے اپنے پاؤں کی پشت پر ایک ناخن جتنی جگہ کو

چھوڑ دیا تھا (یعنی وہاں تک پانی نہیں پہنچا تھا)۔

تو نبی اکرم ﷺ نے اس سے ارشاد فرمایا: تم واپس جاؤ اور اچھی طرح وضو کرو!

یہی روایت ایک اور سند کے ساتھ منقول ہے۔

بَابُ ذِكْرِ الْبَيَانِ أَنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ وَعَلَا أَمَرَ بِغَسْلِ الْقَدَمَيْنِ

فِي قَوْلِهِ: (وَأَرْجُلُكُمْ إِلَى الْكَعْبَيْنِ) (المائدة: 6) الْآيَةِ، لَا بِمَسْحِهِمَا عَلَى مَا زَعَمَتِ الرَّوَافِضُ،

وَالْخَوَارِجُ، وَالِدَّلِيلُ عَلَى صِحَّةِ تَأْوِيلِ الْمُطَّلِبِيِّ رَحِمَهُ اللَّهُ أَنَّ مَعْنَى الْآيَةِ عَلَى التَّقْدِيمِ وَالتَّأْخِيرِ

حدیث 164 سنن ابی داؤد کتاب الطہارۃ باب تفریق الوضوء رقم الحدیث: 150 سنن ابن ماجہ کتاب الطہارۃ وسنن

ابو اب التیمم باب من توطأ فترك موضعا لم يصبه الماء رقم الحدیث: 663 مسند احمد بن حنبل مسند انس بن مالك

رصى الله تعالى عنه رقم الحدیث: 12261 سنن الدارقطني کتاب الطہارۃ باب ما روى في فضل الوضوء واستيعاب جميع

القدم في الوضوء رقم الحدیث: 329 مسند ابی یعلی الموصلي قنادة رقم الحدیث: 2873 المعجم الاوسط للطبرانی باب

العين باب الميم من اسمه : معجم رقم الحدیث: 6644

عَلَى مَغْسِي: اُغْسِلُوا وُجُوهَكُمْ وَأَيْدِيَكُمْ وَأَرْجُلَكُمْ وَامْسَحُوا بِرُءُوسِكُمْ، لَقَدْ مَرَّ ذِكْرُ الْمَسْحِ عَلَى  
ذِكْرِ الرِّجْلَيْنِ، كَمَا قَالَ ابْنُ مَسْعُودٍ، وَابْنُ عَبَّاسٍ، وَعُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ: وَأَرْجُلُكُمْ إِلَى الْكَعْبَيْنِ  
قَالُوا: رَوَّعَ الْأَمْرُ إِلَى الدُّنَى

**باب 128:** اس بات کا بیان کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے اس فرمان میں پاؤں کو دھونے کا حکم دیا ہے  
”اور تمہارے پاؤں ٹخنوں تک“

ان پر مسح کرنے کا حکم نہیں دیا ہے جیسا کہ رافضی اور خارجی یہ سمجھتے ہیں۔

اور اس بات کی دلیل کہ امام شافعی رحمہ اللہ کی یہ تاویل درست ہے: آیت کا مفہوم تقدیم اور تاخیر کے حوالے سے ہے۔

یا اس سے مراد یہ ہوگی: تم اپنے چہرے اور بازوؤں کو دھو لو اور اپنے پاؤں کو دھو لو اور اپنے سروں پر مسح کر لو۔

تو اللہ تعالیٰ نے پاؤں کے تذکرے سے پہلے مسح کا تذکرہ کر دیا ہے جیسا کہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ حضرت

عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما اور عروہ بن زبیر نے یہ بات بیان کی ہے:

ارشاد باری تعالیٰ ہے:

”اور تمہارے پاؤں ٹخنوں تک“۔

یہ حضرات کہتے ہیں: یہ حکم دھونے کی طرف واپس چلا جائے گا۔

**165 - سند حدیث:** نَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى، نَا أَبُو الْوَلِيدِ، نَا عِكْرِمَةُ بْنُ عَمَارٍ، نَا شَدَّادُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ أَبُو عَمَّارٍ،

متن حدیث: وَكَانَ قَدْ أَذْرَكَ نَفَرًا مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: قَالَ أَبُو أُمَامَةَ: نَا عُمَرُو

بْنُ عَبَّاسَةَ، فَذَكَرَ الْحَدِيثَ بِطَوِيلِهِ فِي صِفَةِ إِسْلَامِهِ، وَقَالَ: قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، أَخْبِرْنِي عَنِ الْوُضُوءِ، فَذَكَرَ  
الْحَدِيثَ بِطَوِيلِهِ،

وَقَالَ: ثُمَّ يَغْسِلُ قَدَمَيْهِ إِلَى الْكَعْبَيْنِ كَمَا أَمَرَهُ اللَّهُ إِلَّا خَرَجَتْ خَطَايَا قَدَمَيْهِ مِنْ أَطْرَافِ أَصَابِعِهِ مَعَ الْمَاءِ

❦ (امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ کہتے ہیں:)- محمد بن یحییٰ- ابو الولید- عکرمہ بن عمار- شداد بن عبد اللہ ابو عمار انہوں نے

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے کئی اصحاب کا (زمانہ) پایا ہے وہ بیان کرتے ہیں: ابو امامہ نے یہ بات بیان کی ہے: حضرت عمرو بن عبسہ رضی اللہ عنہ نے

ہمیں حدیث بیان کی۔

اس کے بعد انہوں نے اپنے اسلام (قبول) کرنے کے بارے میں طویل روایت ذکر کی ہے۔

جس میں وہ یہ بیان کرتے ہیں۔

میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم)! ہمیں وضو کے بارے میں بتائیں اس کے بعد انہوں نے طویل حدیث ذکر کی ہے

حدیث 165 مسند احمد بن حنبل، مسند الشامیین، حدیث عمرو بن عبسہ رقم الحدیث 16715، سنن ابی داؤد، کتاب

الطہارۃ باب ما روی فی فضل الوضوء واستیعاب جمیع القدم فی الوضوء رقم الحدیث 327

جس میں یہ الفاظ ہیں: ”پھر اپنے دونوں پاؤں منحنے تک دھوئے جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے اسے حکم دیا تو پانی کے ہمراہ اس کے پاؤں کی انگلیوں کے کناروں سے اس کے پاؤں کے گناہ نکل جائیں گے۔“

### بَابُ التَّغْلِيظِ فِي الْمَسْحِ عَلَى الرَّجْلَيْنِ

وَتَرْكُ غَسْلِهِمَا فِي الْوُضُوءِ وَالذَّلِيلُ عَلَى أَنَّ الْمَسْحَ لِلْقَدَمَيْنِ النَّارُكَ لَغُسْلِهِمَا مُسْتَوْجِبٌ لِلْعِقَابِ بِالنَّارِ، إِلَّا أَنْ يَغْفُوَ اللَّهُ وَيَصْفَحَ، نَعُوذُ بِاللَّهِ مِنْ عِقَابِهِ

**باب 129:** وضو کے دوران پاؤں پر مسح کرنے اور انہیں دھونے کو ترک کرنے کی شدید مذمت اور اس بات کی دلیل کہ پاؤں پر مسح کرنے والا شخص اور انہیں دھونے کو ترک کرنے والا شخص جہنم کے عذاب کا مستحق بن جاتا ہے البتہ اگر اللہ تعالیٰ معاف کر دے ورنہ کر کے تو معاملہ مختلف ہے ہم اللہ تعالیٰ کی ناراضگی سے اللہ کی پناہ مانگتے ہیں۔

**166 - سند حدیث:** نَا الْحَسَنُ بْنُ مُحَمَّدٍ، نَا عَفَّانُ بْنُ مُسْلِمٍ، وَسَعِيدُ بْنُ مَنْصُورٍ قَالَا: حَدَّثَنَا أَبُو عَوَّانَةَ، عَنْ أَبِي بَشِيرٍ، عَنْ يُونُسَ بْنِ مَاهَكَ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ: مَتْنُ حَدِيثٍ: تَخَلَّفَ عَنَّا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي سَفَرٍ سَافَرْنَا فِيهِ فَأَذَرَكْنَا وَقَدْ أَرَهَقْنَا الصَّلَاةُ صَلَاةَ الْعَصْرِ، وَنَحْنُ نَتَوَضَّأُ، فَجَعَلْنَا نَمْسَحُ أَرْجُلَنَا، فَنَادَى بِأَعْلَى صَوْتِهِ مَرَّتَيْنِ أَوْ ثَلَاثًا: وَيْلٌ لِلْأَعْقَابِ مِنَ النَّارِ

توضیح روایت: هَذَا لَفْظُ حَدِيثِ عَفَّانَ بْنِ مُسْلِمٍ

\*\*\* (امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ کہتے ہیں: -- حسن بن محمد -- عفان بن مسلم اور سعید بن منصور -- ابو عوانہ -- ابو بشر -- یوسف بن -- ہک (کے حوالے سے روایت نقل کرتے ہیں:) حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک سفر کے دوران نبی کریم ﷺ ہم سے پیچھے رہ گئے جب آپ ﷺ ہمارے پاس پہنچے تو نماز میں (راوی) کہتے ہیں: یعنی عصر کی نماز میں تاخیر ہو چکی تھی اور ہم لوگ وضو کر رہے تھے اور ہم اپنے پاؤں پر مسح کر رہے تھے تو آپ ﷺ نے دو یا تین مرتبہ بلند آواز میں یہ پکارا: ”(بعض) ایڑیوں کے لئے جہنم کی بربادی ہے۔“

بَابُ غَسْلِ أَوَامِلِ الْقَدَمَيْنِ فِي الْوُضُوءِ وَفِيهِ مَا دَلَّ عَلَى أَنَّ الْفَرَضَ غَسْلُهُمَا لَا مَسْحُهُمَا

**باب 130:** وضو کے دوران پاؤں کی انگلیوں کو دھونا

اور اس میں اس بات کی دلیل موجود ہے کہ پاؤں کو دھونا فرض ہے اس پر مسح کرنا فرض نہیں ہے

حدیث 166 صحیح البخاری کتاب العلم باب من رفع صوته بالعلم رقم الحدیث: 60 مسند احمد بن حنبل - مسند عبد اللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہما رقم الحدیث: 6943

**167 -** سند حدیث: نَا مُحَمَّدُ بْنُ الْوَلِيدِ، نَا أَبُو عَامِرٍ، نَا إِسْرَائِيلُ، عَنْ عَامِرٍ وَهُوَ ابْنُ شَقِيقٍ بْنِ حَمْزَةَ الْأَسَدِيِّ، عَنْ شَقِيقٍ وَهُوَ ابْنُ مَلَمَةَ أَبُو وَائِلٍ قَالَ:

مَتْنُ حَدِيثٍ: رَأَيْتُ عُثْمَانَ بْنَ عَفَّانَ يَتَوَضَّأُ ثَلَاثًا ثَلَاثًا، وَمَسَحَ بِرَأْسِهِ وَأُذُنَيْهِ ظَاهِرَهُمَا وَبَاطِنَهُمَا، وَغَسَلَ قَدَمَيْهِ ثَلَاثًا ثَلَاثًا، وَغَسَلَ أُنَاسِلَهُ، وَخَلَّلَ لِحْيَتَهُ، وَغَسَلَ وَجْهَهُ. وَقَالَ: رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَفْعَلُ كَالَّذِي رَأَيْتُمُونِي فَعَلْتُ

\*\*\* (امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ کہتے ہیں:)-- محمد بن ولید-- ابو عامر-- اسرائیل-- عامر بن شقیق بن حمزہ اسدی (کے حوالے سے روایت نقل کرتے ہیں: شقیق بن سلمہ-- حضرت ابو وائل رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: عثمان بن مسلم نامی راوی سے نقل کرتا ہے۔

”میں نے حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کو ”تین“ مرتبہ وضو کرتے دیکھا ہے انہوں نے اپنے سر کا اور دونوں کانوں کے اندرونی اور بیرونی حصے کا بھی مسح کیا انہوں نے اپنے پاؤں ”تین“ مرتبہ دھوئے انہوں نے اپنے پوروں کو دھویا اور اپنی داڑھی کا خلال کیا اور اپنے چہرے کو دھویا اور یہ بات بیان کی میں نے نبی کریم ﷺ کو اسی طرح (وضو) کرتے ہوئے دیکھا ہے جس طرح تم نے مجھے (وضو) کرتے ہوئے دیکھا ہے۔

### بَابُ تَخْلِيلِ أَصَابِعِ الْقَدَمَيْنِ فِي الْوُضُوءِ

قَالَ أَبُو بَكْرٍ: قَدْ ذَكَرْنَا خَبَرَ عُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي تَخْلِيلِ أَصَابِعِ الْقَدَمَيْنِ ثَلَاثًا

### باب 131: وضو کے دوران پاؤں کی انگلیوں کے درمیان خلال کرنا

(امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں: (دونوں پاؤں کی انگلیوں کا ”تین“ بار خلال کرنے کے بارے میں حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کے حوالے سے منقول نبی کریم ﷺ کی حدیث میں پہلے ذکر کر چکا ہوں۔

**168 -** سند حدیث: حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ مُحَمَّدٍ، وَأَبُو الْخَطَّابِ زِيَادُ بْنُ يَحْيَى الْحَسَنِيُّ، وَاسْحَاقُ بْنُ حَالِمٍ بَنِي بَيَانَ الْمَدَائِنِيِّ، وَجَمَاعَةٌ غَيْرُهُمْ قَالُوا: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سُلَيْمٍ، حَدَّثَنِي إِسْمَاعِيلُ بْنُ كَثِيرٍ، عَنْ عَاصِمِ بْنِ لَقِيطِ بْنِ صَبْرَةَ، عَنْ أَبِيهِ قَالَ:

قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، أَحْبَبْتُ عَنِ الْوُضُوءِ قَالَ: أَسْبَغَ الْوُضُوءَ، وَخَلَّلَ الْأَصَابِعَ، وَتَالَعَ فِي الْإِسْتِشْقِ إِلَّا أَنْ تَكُونَ صَائِمًا

\*\*\* (امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ کہتے ہیں:)-- حسن بن محمد اور ابو خطاب زیاد بن یحییٰ حسانی اور اسحاق بن حاتم بن بیان مدائنی اور ان کے علاوہ (محدثین کی) ایک جماعت نے یحییٰ بن سلیم-- اسماعیل بن کثیر کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے-- عاصم بن لقیط بن صبرہ اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں:



میں نے عرض کیا یا رسول اللہ (ﷺ)! آپ ﷺ مجھے وضو کے بارے میں بتائیں۔  
نبی کریم ﷺ نے فرمایا تم ابھی طرح وضو کرو۔ انگلیوں کا خلال کروناک میں پانی ڈالنے میں مبالغہ کرو البتہ اگر تم روزے کی حالت میں ہو تو حکم مختلف ہے۔

## بَابُ صِفَةِ وَضُوءِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثَلَاثًا ثَلَاثًا

باب 132: نبی اکرم ﷺ کے تین، تین مرتبہ وضو کرنا

169 - قَالَ أَبُو بَكْرٍ: خَبَرُ عُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ وَعَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ فِي صِفَةِ وَضُوءِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثَلَاثًا ثَلَاثًا  
نبی اکرم ﷺ کے تین مرتبہ وضو کرنے کے بارے میں حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ اور حضرت علی بن ابوطالب رضی اللہ عنہ کے حوالے سے روایات منقول ہیں۔

## بَابُ إِبَاحَةِ الْوُضُوءِ مَرَّتَيْنِ مَرَّتَيْنِ

باب 133: دو، دو مرتبہ وضو کرنے کا مباح ہونا

170 - سَنَدُ حَدِيثٍ: نَا مُحَمَّدُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ بْنِ كَبِيرٍ الصُّورِيُّ بِالنُّسْطَاطِ، نَا سُورِيحُ بْنُ النُّعْمَانِ، حَدَّثَنَا فُلَيْحٌ، وَحَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ الْأَزْهَرِ وَكَتَبْتُهُ مِنْ أَصْلِهِ، نَا يُونُسُ بْنُ مُحَمَّدٍ، نَا فُلَيْحٌ وَهُوَ ابْنُ سُلَيْمَانَ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي بَكْرٍ بْنِ مُحَمَّدٍ بْنِ عَمْرِو بْنِ حَزْمٍ، عَنْ عَبَادِ بْنِ تَمِيمٍ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ زَيْدٍ، مَثْنٍ حَدِيثٍ: أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَوَضَّأَ مَرَّتَيْنِ مَرَّتَيْنِ

❦ (امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ کہتے ہیں:)-- محمد بن ابراہیم بن کبیر صوری -- سوریح بن نعمان -- فلیح -- احمد بن ازیہر -- یونس بن محمد -- فلیح -- ابن سلیمان -- عبد اللہ بن ابوبکر بن محمد بن عمرو بن حزم -- عباد بن تیمم (کے حوالے سے روایت نقل کرتے ہیں: ) حضرت عبد اللہ بن زید رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:  
”نبی کریم ﷺ نے دو دو مرتبہ وضو کیا۔“

## بَابُ إِبَاحَةِ الْوُضُوءِ مَرَّةً مَرَّةً

وَالدَّلِيلُ عَلَى أَنَّ غَاسِلَ أَعْضَاءِ الْوُضُوءِ مَرَّةً مَرَّةً مُؤَدٍّ لِفَرْضِ الْوُضُوءِ، إِذَا غَاسِلُ أَعْضَاءِ الْوُضُوءِ مَرَّةً مَرَّةً وَاقَعَ عَلَيْهِ اسْمُ غَاسِلٍ، وَاللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ أَمَرَ بِغَسْلِ أَعْضَاءِ الْوُضُوءِ بِلَا دِكْرٍ تَوَقُّفٍ، وَفِي

حدیث 170، صحیح البخاری، کتاب الوضوء، باب: الوضوء مرتین مرتین رقم الحدیث: 156، مسند احمد بن حنبل حدیث عبد اللہ بن زید بن عاصم البازنی وكانت له صحبة رقم الحدیث: 16168، سنن الدارقطنی، کتاب الطهارة باب تثلیث المسح رقم الحدیث: 267

وَمُؤَدَّ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَرَّةً مَرَّةً، وَمَرَّتَيْنِ مَرَّتَيْنِ، وَثَلَاثًا ثَلَاثًا وَغَسَلَ بَعْضُ أَعْضَاءِ  
الْوُضُوءِ شَفْعًا، وَبَعْضُهُ وَتَرًا دَلَالَةً عَلَى أَنَّ هَذَا كُلَّهُ مُبَاحٌ، وَأَنَّ كُلَّ مَنْ فَعَلَ إِلَى الْوُضُوءِ مَا فَعَلَهُ  
النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي بَعْضِ الْأَوَاقَاتِ مُؤَدٍّ لِفَرْضِ الْوُضُوءِ لِأَنَّ هَذَا مِنْ اخْتِلَافِ الْمُبَاحِ،  
لَا مِنْ اخْتِلَافِ الَّذِي بَعْضُهُ مُبَاحٌ وَبَعْضُهُ مَحْظُورٌ

### باب 134: ایک، ایک مرتبہ وضو کرنا مباح ہے

اور اس بات کی دلیل کہ وضو کے اعضاء کو ایک ایک مرتبہ دھونے والا شخص فرض وضو کو ادا کرنے والا شمار ہوگا کیونکہ وضو  
کے اعضاء کو ایک ایک مرتبہ دھونے والے شخص پر ”دھونے والے“ کے لفظ کا اطلاق ہو سکتا ہے اور اللہ تعالیٰ نے کسی  
متعین مقدار کے بغیر وضو کے اعضاء کو دھونے کا حکم دیا ہے۔ اور نبی اکرم ﷺ سے بھی ایک، ایک مرتبہ اور دو مرتبہ  
اور تین تین مرتبہ وضو کرنا ثابت ہے۔

وضو کے بعض اعضاء کو جفت تعداد میں اور بعض کو طاق تعداد میں دھونا۔

اس میں اس بات پر دلالت پائی جاتی ہے کہ یہ تمام طریقے مباح ہیں۔

نیز نبی اکرم ﷺ نے بعض اوقات جس طریقے سے وضو کیا ہے ان میں سے کسی بھی طریقے کے ساتھ وضو کرنے والا  
شخص فرض وضو کو ادا کرنے والا شمار ہوگا کیونکہ یہ مباح میں اختلاف کی ایک صورت ہے۔

یہ اس اختلاف سے تعلق نہیں رکھتا کہ جس کا بعض حصہ مباح ہو اور بعض حصہ ممنوع ہو۔

171۔ سند حدیث: نَا نَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ، أَخْبَرَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ الدَّرَاوَرْدِيُّ، عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَّارٍ،

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَوَضَّأَ مَرَّةً مَرَّةً

❦ (امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ کہتے ہیں:۔۔ نصر بن علی۔۔ عبدالعزیز دراوردی۔۔ زید بن اسلم۔۔ عطاء بن یسار) کے

حوالے سے روایت نقل کرتے ہیں: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں:

”میں نے نبی کریم ﷺ کو دیکھا آپ ﷺ نے ایک ایک مرتبہ وضو کیا۔“

### بَابُ إِبَاحَةِ غَسْلِ بَعْضِ أَعْضَاءِ الْوُضُوءِ شَفْعًا، وَبَعْضِهِ وَتَرًا

### باب 135: وضو کے دوران بعض اعضاء کو جفت تعداد میں اور بعض کو طاق تعداد میں دھونا مباح ہے

حدیث 171 صحیح اس حبان کتاب الطہارۃ باب سنن الوضوء ذکر اباحۃ جمع المرء بین المضمضة والاستنشاق فی

وضوئہ رقم الحدیث 1082 المستدرک علی الصحیحین للحاکم کتاب الطہارۃ وإما حدیث ابی سفیان البصری رقم

الحدیث 471 سنن ابدارمی کتاب الطہارۃ باب الوضوء مرۃ مرۃ رقم الحدیث 733 مصنف عبد الرزاق الصنعانی

باب کم الوضوء من عدۃ رقم الحدیث 123 مسند احمد بن حنبل - مسند عبد اللہ بن عباس بن عبد المطلب رقم الحدیث

الحدیث 2017 مسند الطیالسی احادیث النساء وما اسند عبد اللہ بن عباس بن عبد المطلب والبطیب رقم الحدیث

2673 المعجم الاوسط للطبرانی باب العین باب الہاء من اسمہ - الہیثم رقم الحدیث: 9606

172 - سند حدیث: نَا عَبْدُ الْجَبَّارِ بْنُ الْعَلَاءِ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ عَمْرِو بْنِ يَحْيَى، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ

زَيْدٍ،

مَتْنُ حَدِيثٍ: أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَوَضَّأَ فَغَسَلَ وَجْهَهُ ثَلَاثًا، وَيَدَيْهِ مَرَّتَيْنِ، وَرِجْلَيْهِ مَرَّتَيْنِ، وَمَسَحَ بِرَأْسِهِ وَأَرَاهُ قَالَ: وَاسْتَشْرَ

\*\*\* (امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ کہتے ہیں:)-- عبد الجبار بن علاء-- سفیان-- عمرو بن یحییٰ-- اپنے والد (کے حوالے سے روایت نقل کرتے ہیں: ) حضرت عبد اللہ بن زید رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں:

نبی کریم ﷺ نے وضو کرتے وقت اپنے چہرہ مبارک کو تین مرتبہ دھویا دونوں بازو دو مرتبہ دونوں پاؤں دو مرتبہ دھوئے اور آپ ﷺ نے اپنے سر کا مسح کیا۔

(راوی) کہتے ہیں: میرا خیال ہے روایت میں یہ الفاظ بھی ہیں: آپ ﷺ نے ٹاک صاف کیا۔

173 - سند حدیث: نَا يُونُسُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلَى، أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ وَهْبٍ، أَنَّ مَالِكًا حَدَّثَهُ، عَنْ عَمْرِو بْنِ

يَحْيَى الْمَازِنِيِّ، عَنْ أَبِيهِ

مَتْنُ حَدِيثٍ: أَنَّهُ قَالَ لِعَبْدِ اللَّهِ بْنِ زَيْدِ بْنِ عَاصِمٍ - وَكَانَ مِنْ أَصْحَابِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَهُوَ جَدُّ عَمْرِو بْنِ يَحْيَى -: هَلْ تَسْتَطِيعُ أَنْ تُرِينِي كَيْفَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَوَضَّأُ؟ فَقَالَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ زَيْدٍ: نَعَمْ فَدَعَا بِوَضُوءٍ فَأَفْرَغَ عَلَى يَدَيْهِ فَغَسَلَ يَدَيْهِ مَرَّتَيْنِ، ثُمَّ مَضَمَضَ وَاسْتَشْرَ ثَلَاثًا، ثُمَّ غَسَلَ وَجْهَهُ ثَلَاثًا، ثُمَّ غَسَلَ يَدَيْهِ مَرَّتَيْنِ مَرَّتَيْنِ إِلَى الْمِرْفَقَيْنِ، ثُمَّ مَسَحَ رَأْسَهُ بِيَدَيْهِ فَأَقْبَلَ بِهِمَا وَأَذْبَرَ، بَدَأَ بِمُقَدِّمِ رَأْسِهِ، ثُمَّ ذَهَبَ بِهِمَا إِلَى قَفَاءِ، ثُمَّ رَدَّهُمَا حَتَّى رَجَعَ إِلَى الْمَكَانِ الَّذِي بَدَأَ مِنْهُ، ثُمَّ غَسَلَ رِجْلَيْهِ

أَرَأَيْتُمْ إِيَّاهُ؟ قَالَ مَالِكٌ: هَذَا أَعْمُ الْمَسْحِ وَأَحَبُّهُ إِلَيَّ

\*\*\* (امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ کہتے ہیں:)-- یونس بن عبد الاعلیٰ-- عبد اللہ بن وہب-- امام مالک یہ روایت نقل کرتے

ہیں:-- عمرو بن یحییٰ مازنی اپنے والد کے حوالے سے نقل کرتے ہیں:

حدیث 173: صحیح البخاری 'كتاب الوضوء' باب مسح الرأس كله' رقم الحديث: 182 'موطأ مالك' كتاب الطهارة' باب

العمل في الوضوء' رقم الحديث: 31 'صحیح ابن حبان' كتاب الطهارة' باب سنن الوضوء' ذكر وصف مسح الرأس اذا اراد

البرء الوضوء' رقم الحديث: 1090 'سنن ابی داؤد' كتاب الطهارة' باب صفة وضوء النبي صلى الله عليه وسلم' رقم

الحديث: 105 'سنن ابن ماجه' كتاب الطهارة وستنها' باب ما جاء في مسح الرأس' رقم الحديث: 431 'السنن الصغرى'

سؤر الهرة' صفة الوضوء' باب حد الغسل' رقم الحديث: 96 'مصنف عبد الرزاق الصنعاني' باب كم الوضوء من عسدة'

رقم الحديث: 134 'السنن الكبرى للنسائي' كتاب الطهارة' عدد مسح الرأس وكيفيته' رقم الحديث: 102 'شرح معاني

الآثار بسطحاوي' باب فرض الرجلين في وضوء الصلاة' رقم الحديث: 121 'سنن الدارقطني' كتاب الطهارة' باب وضوء

رسول الله صلى الله عليه وسلم' رقم الحديث: 230 'مسند احمد بن حنبل' مسند المدنيين' حديث عبد الله بن زيد بن

عاصم البازني وكانت له صحبة' رقم الحديث: 16135 'مسند الشافعي' باب ما خرج من كتاب الوضوء' رقم الحديث: 44

انہوں نے حضرت عبداللہ بن زید بن عاصم رضی اللہ عنہ سے یہ کہا: جو نبی کریم ﷺ کے صحابی تھے اور عمرو بن لُحی نامی کے دادا ہیں! آپ مجھے یہ کر کے دکھا سکتے ہیں؟ نبی کریم ﷺ کس طرح وضو کیا کرتے تھے؟ تو حضرت عبداللہ بن زید رضی اللہ عنہ نے جواب دیا: جی ہاں! پھر انہوں نے وضو کا پانی منگوا لیا اور اپنے دونوں ہاتھوں پر اسے انڈیل کر دونوں ہاتھ دو مرتبہ دھوئے پھر انہوں نے تین مرتبہ کلی کی اور ناک میں پانی ڈالا پھر انہوں نے اپنے چہرے کو تین مرتبہ دھویا پھر انہوں نے دونوں بازو کہنیوں تک دو مرتبہ دھوئے پھر انہوں نے دونوں ہاتھوں کے ذریعے سر کا مسح کرتے ہوئے آگے سے پیچھے کی طرف لے کر گئے اور پیچھے سے آگے کی طرف لے کر آئے انہوں نے سر کے آگے والے حصے سے آغاز کیا اور دونوں ہاتھ گدی تک لے کے گئے پھر وہ دونوں ہاتھ واپس اسی جگہ تک لے کر آئے جہاں سے انہوں نے مسح کا آغاز کیا تھا پھر انہوں نے اپنے پاؤں دھوئے۔

امام مالک رحمہ اللہ کہتے ہیں: یہ سب سے زیادہ عموم والا (یعنی پورے سر کا مسح ہے) اور میرے نزدیک سب سے زیادہ پسندیدہ ہے۔

### بَابُ التَّغْلِيظِ فِي غَسْلِ أَعْضَاءِ الْوُضُوءِ أَكْثَرَ مِنْ ثَلَاثٍ

وَالدَّلِيلُ عَلَى أَنَّ لَاعِلَهُ مُبْسِيءٌ ظَالِمٌ أَوْ مُتَعَدٍّ ظَالِمٌ

باب 136: وضو کے اعضاء کو تین سے زیادہ مرتبہ دھونے کی ممانعت

اور اس بات کی دلیل کہ ایسا کرنے والا شخص گناہ گار اور ظالم یا سرکش اور ظالم ہوگا

174 - سند حدیث: نَا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الدَّورَقِيُّ، حَدَّثَنَا الْأَشْجَعِيُّ، عَنْ سُفْيَانَ، عَنْ مُوسَى بْنِ أَبِي

عَالِشَةَ، عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ جَدِّهِ،

متن حدیث: أَنَّ أَعْرَابِيًّا أَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَسَأَلَهُ عَنِ الْوُضُوءِ، فَتَوَضَّأَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى

اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثَلَاثًا ثَلَاثًا، فَقَالَ: مَنْ زَادَ فَقَدْ آسَأَ وَظَلَمَ أَوْ اِغْتَدَى وَظَلَمَ

❖ (امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ کہتے ہیں:)-- یعقوب بن ابراہیم دورقی -- اشجعی -- سفیان -- موسیٰ بن ابوعالیشہ (کے

حوالے سے روایت نقل کرتے ہیں: عمرو بن شعیب -- اپنے والد -- اپنے دادا (کے حوالے سے نقل کرتے ہیں):

ایک دیہاتی نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اس نے آپ ﷺ سے وضو کے بارے میں دریافت کیا: نبی کریم ﷺ

نے "تین" مرتبہ وضو کیا اور ارشاد فرمایا:

حدیث 174 سنن ابی داؤد کتاب الطہارۃ باب الوضوء ثلاثا ثلاثا رقم الحدیث: 118 السنن الصغریٰ سور الہرة صفة

الوضوء الاعتداء فی الوضوء رقم الحدیث: 140 السنن الکبریٰ للنسائی کتاب الطہارۃ الاعتداء فی الوضوء رقم

الحدیث: 87 سنن ابن ماجہ کتاب الطہارۃ وسننہا باب ما جاء فی القصد فی الوضوء وکراہیۃ اتعدی بہ رقم

الحدیث: 419 مسند احمد بن حنبل مسند عبد اللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہما رقم الحدیث 6520 شرح

معانی الآثار للصحاحی باب فرض الرجلین فی وضوء الصلاة رقم الحدیث: 120

”جو شخص اس سے زیادہ کرے اس نے برا کیا اور اس نے ظلم کیا“ راوی کو شک ہے شاید یہ الفاظ ہیں ”اس نے حد سے تجاوز کیا“ اور اس نے ظلم کیا۔“

## بَابُ الْأَمْرِ بِاسْبَاغِ الْوُضُوءِ

### باب 137: اچھی طرح وضو کرنے کا حکم ہونا

175 - سند حدیث: نَا أَحْمَدُ بْنُ عُبَيْدَةَ، نَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ، عَنْ مُوسَى بْنِ سَالِمٍ أَبِي جَهْضَمٍ، حَدَّثَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ عَبَّاسٍ قَالَ:

مَتْنُ حَدِيثٍ: كُنَّا جُلُوسًا عِنْدَ ابْنِ عَبَّاسٍ، فَقَالَ: وَاللَّهِ مَا خَصَّنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِشَيْءٍ دُونَ النَّاسِ إِلَّا ثَلَاثَةً أَشْيَاءَ: أَمَرَنَا أَنْ نُسَبِّحَ الْوُضُوءَ، وَلَا نَأْكُلَ الصَّدَقَةَ، وَلَا نُنْزِيَ الْخَمِيرَ عَلَى الْخَيْلِ تَوْضِيحُ مَصْنَفٍ: نَا يَعْقُوبُ بْنُ الدَّورَقِيِّ، نَا ابْنُ عُثَيْمٍ، أَخْبَرَنَا مُوسَى بْنُ سَالِمٍ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: ابْنِ عَبَّاسٍ بِمِثْلِهِ وَزَادَ قَالَ مُوسَى، فَلَقِيتُ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ حَسَنِ، فَقُلْتُ: إِنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عُبَيْدِ اللَّهِ حَدَّثَنِي بِكَذَا وَكَذَا، فَقَالَ: إِنَّ الْخَيْلَ كَانَتْ فِي بَيْتِي هَاهُنَا قَلِيلَةً فَأَحَبُّ أَنْ يُكْثَرَ فِيهِمْ

❦ ❦ (امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ کہتے ہیں:)-- احمد بن عبدہ-- حماد بن زید-- موسیٰ بن سالم ابو جہضم-- عبد اللہ بن عبید اللہ

بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں:

ہم لوگ حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کے پاس بیٹھے ہوئے تھے انہوں نے ارشاد فرمایا: اللہ کی قسم! نبی کریم ﷺ نے باقی لوگوں کو چھوڑ کر بطور خاص ہمیں کوئی بات ارشاد نہیں فرمائی البتہ تین چیزوں کا حکم مختلف ہے کہ ہم لوگ اچھی طرح وضو کریں اور ہم صدقہ نہ کھائیں اور ہم گدھے اور گھوڑی کی جفتی نہ کروائیں۔

یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ منقول ہے۔

موسیٰ نامی راوی کہتے ہیں: میری ملاقات عبد اللہ بن حسن سے ہوئی تو میں نے انہیں بتایا: عبد اللہ بن عبید اللہ نے مجھے اس طرح کی حدیث سنائی ہے تو انہوں نے یہ بات بتائی کہ بنو ہاشم کے پاس گھوڑے کم تھے اس لئے نبی اکرم ﷺ نے اس بات کو پسند کیا کہ ان میں گھوڑے زیادہ ہو جائیں۔

حدیث 175: السنن الصغریٰ، سؤر الہرة، صفة الوضوء، الامر باسباغ الوضوء، رقم الحديث 141، السنن الكبرى لسانى، كتاب الطهارة، الامر باسباغ الوضوء، رقم الحديث 135، شرح معاني الآثار للطحاوى، كتاب الزكاة، باب الصدقة على بنى هاشم، رقم الحديث 1901، مشكل الآثار للطحاوى، باب بيان مشكل ما روى عن رسول الله عليه السلام في رقم الحديث 189، مسند احمد بن حنبل، مسند الخلفاء الراشدين، مسند علي بن ابي طالب رضي الله عنه، رقم الحديث 1266، المعجم الكبير للطبراني، من اسمه عبد الله، وما اسند عبد الله بن عباس رضي الله عنهما، عبید اللہ بن عبد اللہ عن ابیہ، رقم الحديث 10453



178۔ سند حدیث: نا ایں ابی صفوان محمد بن عثمان الثقفی، حدَّثنا ابی، نا سفیان، عن یساک، عن

عبد الرحمن بن عبد اللہ وهو ابن مسعود، عن ابیہ قال:

متن حدیث: الصَّفْقَةُ بِالْصَّفْقَتَيْنِ رَبًّا، وَأَقْرَنَّا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِاسْبَاغِ الْوُضُوءِ

\*\*\* (امام ابن خزيمة رحمہ اللہ کہتے ہیں: -- ابن ابی صفوان محمد بن عثمان ثقفی -- اپنے والد کے حوالے -- سفیان --

یساک) کے حوالے سے روایت نقل کرتے ہیں: (عبد الرحمن بن عبد اللہ بن مسعود اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں:

”دوسووں کے درمیان سوا کرنا سو ہے اور نبی اکرم ﷺ نے ہمیں اچھی طرح وضو کرنے کا حکم دیا ہے۔“

بَابُ ذِكْرِ تَكْفِيرِ الْخَطَايَا، وَالزِّيَادَةِ فِي الْحَسَنَاتِ بِاسْبَاغِ الْوُضُوءِ عَلَى الْمَكَارِهِ

باب 138: جب طبیعت آمادہ نہ ہو اس وقت اچھی طرح وضو کرنے کے نتیجے میں

گناہوں کا ختم ہو جانا اور نیکیوں میں اضافہ ہونے کا تذکرہ

177۔ سند حدیث: نا ابو موسیٰ، حدَّثنی الضَّحَّاكُ بْنُ مَخْلَدٍ أَبُو عَاصِمٍ، أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ، حَدَّثَنِي عَبْدُ اللَّهِ

بْنُ أَبِي بَكْرٍ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

متن حدیث: أَلَا أَدُلُّكُمْ عَلَى مَا يَكْفِرُ اللَّهُ بِهِ الْخَطَايَا، وَيَزِيدُ فِي الْحَسَنَاتِ قَالُوا: بَلَى يَا رَسُولَ اللَّهِ

قَالَ: اسْبَاغُ الْوُضُوءِ عَلَى الْمَكَارِهِ، وَانْتِظَارُ الصَّلَاةِ بَعْدَ الصَّلَاةِ، ثُمَّ ذَكَرَ الْحَدِيثَ

توضیح مصنف: قَالَ أَبُو بَكْرٍ: هَذَا الْخَبَرُ لَمْ يَرَوْهُ، عَنْ سُفْيَانَ غَيْرُ أَبِي عَاصِمٍ، فَإِنْ كَانَ أَبُو عَاصِمٍ قَدْ

حَفِظَهُ فَبِهَذَا إِسْنَادًا غَرِيبًا، وَهَذَا خَبَرٌ طَوِيلٌ قَدْ خَرَجَتْهُ فِي أَبْوَابِ ذَوَاتِ عَدَدٍ، وَالْمَشْهُورُ فِي هَذَا الْمَتْنِ عَبْدُ

اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ بْنُ عَقِيلٍ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ، لَا عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي بَكْرٍ نَا مُوسَى،

وَأَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ أَبُو مُوسَى: نَا، وَقَالَ أَحْمَدُ: أَخْبَرَنَا أَبُو عَامِرٍ، حَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ مُحَمَّدٍ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ

مُحَمَّدٍ بْنِ عَقِيلٍ

حدیث 176 صحیح ابن حبان کتاب الطہارۃ باب فرض الوضوء ذکر الامر باسباغ الوضوء لیس اراد اداء فرضہ رقم

الحدیث 1059

حدیث 177 صحیح ابن حبان کتاب البر والاحسان باب الاخلاص واعمال البر ذکر الاخبار عما یجب علی المرء من

تحفظ احواہ فی اوقات رقم الحدیث: 403 متن الدارمی کتاب الطہارۃ باب ما جاء فی اسباغ الوضوء رقم الحدیث

734 سنن ابن ماجہ کتاب الطہارۃ وسننہا باب ما جاء فی اسباغ الوضوء رقم الحدیث 424 المستدرک علی الصحیحین

للحاکم کتاب الصلاۃ باب فی مواعیت الصلاۃ رقم الحدیث: 638 مصنف ابن ابی شیبہ کتاب الصلوات باب فی

الحفاظۃ علی الوضوء وفضلہ رقم الحدیث: 44 مسند احمد بن حنبل مسند ابی سعید الخدری رضی اللہ عنہ رقم

الحدیث 10780 مسند عبد بن حمید من مسند ابی سعید الخدری رقم الحدیث 985 مسند ابی یعلی البوصلی من

مسند ابی سعید الخدری رقم الحدیث 1324

❦❦❦ (امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ کہتے ہیں) -- ابو موسیٰ -- ضحاک بن مخلد ابو عامر -- غیاث -- "بداندان و علم" بن مسیب (کے حوالے سے روایت نقل کرتے ہیں) حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں "کیا میں تمہاری رہنمائی ایسی چیز کی طرف نہ کروں؟ جس کے ذریعے اللہ تعالیٰ تمہاری کتابوں کو مٹا دیتا ہے اور نیکیوں میں اضافہ دیتا ہے تو لوگوں نے عرض کی جی ہاں! یا رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم)! تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب طبیعت آمادہ نہ ہو اس وقت انہی طرح وضو کرنا اور ایک نماز کے بعد دوسری نماز کا آغاز کرنا (اس سے بعد راوی نے پوری حدیث نقل کی ہے)۔"

(امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ کہتے ہیں) یہ روایت سفیان کے حوالے سے صرف ابو عامر نے نقل کی ہے اگر ابو عامر کو یہ روایت یاد تھی تو پھر اس کی سند غریب ہے۔ یہ روایت طویل ہے۔ اسے میں نے متعدد ابواب میں نقل کر دیا ہے اس متن کے بارے میں یہ بات مشہور ہے کہ عبد اللہ بن محمد نے عقیل نے سعید بن مسیب کے حوالے سے حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے نقل کیا ہے یہ عبد اللہ بن ابو بکر سے منقول نہیں ہے۔

یہاں دوسری سند ہے۔

## بَابُ الْأَمْرِ بِالتَّيَامُنِ فِي الْوُضُوءِ أَمْرٌ اسْتِحْبَابٌ لَا أَمْرٌ إِيْجَابٌ

باب 139: وضو میں دائیں طرف والے اعضا سے آغاز کرنے کا حکم ہونا

یہ استحباب سے متعلق حکم ہے یہ ایجاب کے طور پر حکم نہیں ہے۔

178۔ سند حدیث: نا أبو خيثمة علي بن عمرو بن خالد الحراي، حَدَّثَنِي أَبِي، نا زهير، نا الأعمش، عن أبي صالح، عن أبي هريرة قال: قال رسول الله صلى الله عليه وسلم: مَنْ حَدَّثَ إِذَا لَبَسَ إِذَا قَوَّضَاتِهِ فَأَبْدَنُوا بِأَيْمَانِكُمْ

❦❦❦ (امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ کہتے ہیں) -- ابو خيثمة علی بن عمرو بن خالد حرانی -- اپنے والد -- زہیر -- اعمش -- ابو صالح کے حوالے سے نقل کرتے ہیں حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے "جب تم لباس پہننے لگو یا جب تم وضو کرنے لگو تو دائیں طرف سے آغاز کرو۔"

## نَابُ ذِكْرِ الدَّلِيلِ عَلَى أَنَّ الْأَمْرَ بِالْبَدءِ بِالتَّيَامُنِ فِي الْوُضُوءِ

أَمْرٌ اسْتِحْبَابٌ وَاجْتِيَارٌ، وَلَا أَمْرٌ قَرْصٍ وَإِيْجَابٌ

حدیث 178 سنن ابی داؤد کتاب النہی باب فی الانتعال رقم الحدیث 3630 سنن ابن ماجہ کتاب الطہارۃ وسنن باب التیمن فی الوضوء رقم الحدیث 399 مسند احمد بن حنبل مسند ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ رقم الحدیث 8470 المعجم الاوسط بضمیر ابی باب الالف من اسمہ احمد رقم الحدیث 1104 صحیح ابن حبان کتاب الطہارۃ باب سنن الوضوء ذکر الامر بالتیمن فی الوضوء والنہی اقتداء بالمصطفی صلی اللہ علیہ وسلم رقم الحدیث 1096

باب 140. اس بات کی دلیل کا تذکرہ کہ وضو کے دوران دائیں طرف سے آغاز کرنے کا حکم ہونا

استحباب اور اختیار کے حوالے سے ہے یہ فرض یا واجب حکم نہیں ہے

179- سند حدیث نا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلَى الصَّنَعَانِيُّ، نا خَالِدُ بْنُ يَحْيَى الْحَارِثِيُّ، نا شُعْبَةُ قَالَ الْأَشْعَثُ وَهُوَ ابْنُ سُلَيْمٍ. قَالَ سَمِعْتُ أَبِي يُحَدِّثُ، عَنْ مَسْرُوقٍ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا  
متن حدیث: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُحِبُّ التَّيْمُنَ مَا اسْتَطَاعَ فِي طَهْوَرِهِ وَتَغِيلِهِ وَتَوَجُّلِهِ

توضیح روایت: قَالَ شُعْبَةُ: ثُمَّ سَمِعْتُ الْأَشْعَثَ بِوَأَسْطَ يَقُولُ: يُحِبُّ التَّيْمُنَ ذَكَرَ شَأْنَهُ كُلَّهُ قَالَ: ثُمَّ سَمِعْتُهُ بِالْكُوفَةِ يَقُولُ: يُحِبُّ التَّيْمُنَ مَا اسْتَطَاعَ

❖❖ (امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ کہتے ہیں:)-- محمد بن عبد الاعلیٰ صنعانی-- خالد بن حارث-- شعبہ-- اشعث بن سلیم

-- اپنے والد کے حوالے سے-- مسروق (کے حوالے سے روایت نقل کرتے ہیں)۔ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو وضو کرنے میں جو تائید پسنے میں کٹاھی کرنے میں جہاں تک ہو سکے دائیں طرف سے آغاز کرنا پسند تھا۔

شعبہ کہتے ہیں: پھر میں نے اشعث نامی راوی کو واسطہ یہ بات بیان کرتے سنا: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو ہر کام میں دائیں طرف سے آغاز کرنا پسند تھا۔

شعبہ کہتے ہیں: پھر میں نے کوفہ میں اسے یہ بیان کرتے ہوئے سنا: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو جہاں تک ہو سکے دائیں طرف سے آغاز کرنا پسند تھا۔

## بَابُ الرُّخْصَةِ فِي الْمَسْحِ عَلَى الْعِمَامَةِ

### باب 141: عمامہ پر مسح کرنے کی اجازت

حدیث 179: صحیح البخاری کتاب الصلاة ابواب استقبال القبلة باب التيمن في دخول المسجد وغيره رقم الحديث.

418: صحیح مسلم کتاب الطهارة باب التيمن في الطهور وغيره رقم الحديث 421 صحیح ابن حبان کتاب الطهارة

باب من الوضوء ذكر ما للبرء ان يستعمل في اسبابه كلها رقم الحديث 1097 متن ابی داؤد کتاب اللباس باب في

الانتعال رقم الحديث 3629 متن ابی ماحه کتاب الطهارة وسنها باب التيمن في الوضوء رقم الحديث 398 السنن

اصعري سور الهرة صفة الوضوء باب باي الرحمين يبدأ بالعمل رقم الحديث 111 السنن الكبرى للبيهقي کتاب

الطهارة باب الرجعين يبدأ في الغسل رقم الحديث 113 مسند احمد بن حنبل المسحق المستترك من مسند الاصار

حدیث السيدة عائشة رضي الله عنها رقم الحديث 24102 مسند الطيالسي احاديث النساء عقيقة بن قيس عن عائشة

مسروق عن عائشة رقم الحديث 1499 مسند اسحاق بن راهويه ما يروى رقم الحديث 1307 مسند ابی يعنى

الموصلي مسند عائشة رقم الحديث 4724 الثمانيل المحمدية للترمذي باب ما جاء في نعل رسول الله صلى الله عليه

**180- سند حدیث:** نَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ سَعِيدٍ الْأَشْجِيُّ، نَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ نُمَيْرٍ، أَخْبَرَنَا الْأَعْمَشُ، وَحَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ يُونُسَ، نَا أَبُو مُعَاوِيَةَ، نَا الْأَعْمَشُ، وَحَدَّثَنَا سَلَمُ بْنُ جُنَادَةَ، نَا أَبُو مُعَاوِيَةَ، عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنِ الْحَكَمِ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي لَيْلَى، عَنْ كَعْبِ بْنِ عُجْرَةَ، عَنْ بِلَالٍ قَالَ:

مَثَنُ حَدِيثٍ: رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَمَسَحُ عَلَى الْخُفَّيْنِ وَالْجُمَارِ وَفِي حَدِيثِ أَبِي مُعَاوِيَةَ، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَسَحَ عَلَى الْخُفَّيْنِ وَالْجُمَارِ ﴿﴾ (امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ کہتے ہیں:)-- عبد اللہ بن سعید اشجی -- عبد اللہ بن نمیر -- اعمش -- یوسف بن یونس -- ابو معاویہ -- اعمش -- سلم بن جنادة -- ابو معاویہ -- اعمش -- حکم -- عبد الرحمن بن ابی لیلی (کے حوالے سے روایت نقل کرتے ہیں: ) کعب بن عجرہ کہتے ہیں حضرت بلال رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

”میں نے نبی اکرم ﷺ کو موزوں اور چادر پر مسح کرتے ہوئے دیکھا ہے۔“

ابو معاویہ نامی راوی کی روایت میں یہ الفاظ ہیں: نبی اکرم ﷺ نے موزوں اور چادر پر مسح کیا۔

**181- سند حدیث:** نَا الْقَاسِمُ بْنُ مُحَمَّدٍ بْنِ عَبَّادِ بْنِ عَبَّادِ الْمُهَلَّبِيِّ، نَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ دَاوُدَ قَالَ: سَمِعْتُ الْأَوْزَاعِيَّ، عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ، عَنْ جَعْفَرِ بْنِ عَمْرٍو بْنِ أُمَيَّةَ الضَّمَرِيِّ، (180) فقہائے احناف امام مالک اور امام شافعی اس بات کے قائل ہیں وضو کے دوران چادر یا عمامے پر مسح نہیں کیا جاسکتا بلکہ سر پر مسح کیا جائے گا البتہ امام سفیان ثوری اور امام اوزاعی کے نزدیک عمامے پر مسح کیا جاسکتا ہے۔

**حدیث 180:** صحیح مسلم 'کتاب الطہارۃ' باب السج علی الناصیۃ والعمامة رقم الحدیث: 439 سنن ابن ماجہ 'کتاب الطہارۃ وسننہا' باب ما جاء فی السج علی العمامۃ رقم الحدیث: 558 الجامع للترمذی 'ابواب الطہارۃ عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم' باب ما جاء فی السج علی العمامۃ رقم الحدیث: 97 السنن الصغری 'سور الہرۃ' صفۃ الوضوء 'باب السج علی العمامۃ' رقم الحدیث: 103 مصنف عبد الرزاق الصنعانی 'باب السج علی الخفین والعمامة' رقم الحدیث: 705 مصنف ابن ابی شیبۃ 'کتاب الطہارات' من کان یری السج علی العمامۃ رقم الحدیث: 217 السنن الکبریٰ للنسائی 'کتاب الطہارۃ' السج علی الخفین رقم الحدیث: 120 مسند احمد بن حنبل 'حدیث بلال' رقم الحدیث: 23281 مسند الحمیدی 'حدیث بلال بن رباح رضی اللہ عنہ مؤذن رسول اللہ' رقم الحدیث: 147 البحر الزخار مسند البزار 'عبد الرحمن بن ابی لیلی' رقم الحدیث: 1218 المعجم الاوسط للطبرانی 'باب الباء' من اسمہ بکر رقم الحدیث: 3292 المعجم الکبیر للطبرانی 'باب الباء' بلال بن رباح مؤذن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم 'کعب بن عجرۃ' رقم الحدیث: 1053

**حدیث 181:** صحیح البخاری 'کتاب الوضوء' باب السج علی الخفین رقم الحدیث: 201 سنن الدارمی 'کتاب الطہارۃ' باب السج علی العمامۃ رقم الحدیث: 744 سنن ابن ماجہ 'کتاب الطہارۃ وسننہا' باب ما جاء فی السج علی العمامۃ رقم الحدیث: 559 صحیح ابن حبان 'کتاب الطہارۃ' باب السج علی الخفین وغیرہا 'ذکر الاباحۃ لیسر' السج علی عدمتہ کما کان یری السج علی رقم الحدیث: 1359 مصنف ابن ابی شیبۃ 'کتاب الطہارات' من کان یری السج علی العمامۃ رقم الحدیث: 228 مسند احمد بن حنبل 'حدیث عمرو بن أمیۃ الضمری' رقم الحدیث: 17303

عَنْ أَبِيهِ قَالَ.

متن حدیث: رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَوَضَّأَ وَمَسَحَ عَلَى خُفَّيْهِ، وَعَلَى عِمَامَتِهِ

❀❀ (امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ کہتے ہیں:)-- قاسم بن محمد بن عباد بن عباد مہلبی -- عبد اللہ بن داؤد -- اوزاعی -- یحییٰ بن

ابو کثیر -- ابو سلمہ بن عبد الرحمن (کے حوالے سے روایت نقل کرتے ہیں: جعفر بن عمرو بن امیہ ضمری -- اپنے والد کے حوالے سے بیان کرتے ہیں:

”میں نے نبی اکرم ﷺ کو دیکھا کہ آپ ﷺ نے موزوں اور عمامے پر مسح کیا“۔





# جَمَاعُ أَبْوَابِ الْمَسْحِ عَلَى الْخُفَّيْنِ

ابواب کا مجموعہ

موزوں پر مسح کرنا

بَابُ ذِكْرِ الْمَسْحِ عَلَى الْخُفَّيْنِ مِنْ غَيْرِ ذِكْرِ تَوَقُّفٍ لِلْمَسَافِرِ

وَلِلْمُقِيمِ بِذِكْرِ أَخْبَارٍ مُجْمَلَةٍ غَيْرِ مُفَسَّرَةٍ

باب 142: مسافر اور مقیم کے لئے مدت کے تعیین کے ذکر کے بغیر موزوں پر مسح کرنے کا تذکرہ

جو ”مجمّل“ روایت کے ذریعے (منقول ہے) جس کی وضاحت نہیں کی گئی

182 - سند حدیث: نَا يُونُسُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلَى الصَّدِيقِيُّ، أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ، أَخْبَرَنِي عَمْرُو بْنُ الْحَارِثِ، عَنْ أَبِي النَّظْرِ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو، عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي وَقَّاصٍ، عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ،

متن حدیث: أَنَّهُ مَسَحَ عَلَى الْخُفَّيْنِ

حدیث 182 آگے کے چند ابواب میں امام ابن خزیمہ نے موزوں پر مسح سے متعلق احکام نقل کئے ہیں۔

اس بات پر تمام اہل سنت کا اتفاق ہے نبی اکرم ﷺ نے اس بات کی رخصت عطا کی ہے کسی شخص نے موزے پہنے ہوں تو وہ وضو کرتے وقت ان پر مسح کر سکتا ہے تاہم اس کے لئے چند احکام بنیاد ہیں۔

موزوں پر مسح کرنے کی اجازت سفر اور حلقہ دونوں حالتوں میں ہے اور یہ اجازت خواتین اور مرد دونوں کے لئے ہے تاہم موزوں پر مسح کے جائز ہونے کے لئے یہ شرط ہے کہ آدمی نے دونوں پاؤں سے حدت کو ختم کرنے کے بعد یعنی وضو کرتے ہوئے دونوں پاؤں دھو لینے کے بعد موزوں کو پہنا ہو۔

موزے پر مسح کے جائز ہونے کے لئے یہ بات بھی شرط ہے کہ آدمی کے لئے اس موزے کو پہن کر چلنا ممکن ہو اور وہ سورہ اتقا پہنا ہوا نہ ہو چٹنا پاؤں کی تین چھوٹی انگلیاں ہوتی ہیں۔

اس کے لئے ایک شرط یہ بھی ہے کہ انہیں باندھے بغیر پاؤں پر پہنا جاسکتا ہو۔

ایک شرط یہ ہے کہ اس میں سے پانی نہ نکل کر پاؤں تک نہ پہنچ سکتا ہو۔

❖❖ (امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ کہتے ہیں:)-- یونس بن عبد الاعلیٰ صدیقی -- ابن وہب -- عمرو بن حارث -- ابو انصر -- ابو سلمہ بن عبد الرحمن (کے حوالے سے روایت نقل کرتے ہیں) حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں، حضرت سعد بن ابوقحاص بن سہب بیان کرتے ہیں:

"نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے موزوں پر مسح کیا تھا۔"

**183 - سند حدیث:** نَا مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ بْنِ كُرَيْبٍ الْهَمْدَانِيُّ، وَعَبْدُ اللَّهِ بْنُ سَعِيدٍ الْأَشَجُّ قَالَا: حَدَّثَنَا أَبُو أَسَامَةَ، عَنْ زَائِدَةَ، عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنِ الْحَكَمِ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي لَيْلَى، عَنْ كَعْبٍ، عَنْ يَلَالٍ قَالَ: مَتَنُ حَدِيثٍ: كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَمْسَحُ عَلَى الْخُفَّيْنِ قَالَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ سَعِيدٍ قَالَ: حَدَّثَنِي زَائِدَةُ

❖❖ (امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ کہتے ہیں:)-- محمد بن علاء بن کریم ہمدانی اور عبداللہ بن سعید اشج -- ابواسامہ -- زائدہ -- اعمش -- حکم -- عبدالرحمن بن ابویلی (کے حوالے سے روایت نقل کرتے ہیں: ) کعب (بن عجرہ) کہتے ہیں: حضرت یلال بن السہب بیان کرتے ہیں:

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم موزوں پر مسح کیا کرتے تھے۔

عبداللہ بن سعید نامی راوی نے یہ الفاظ نقل کئے ہیں: زائدہ نے مجھے یہ حدیث سنائی ہے۔

**184 - سند حدیث:** نَا أَبُو عَمْرٍو عِمْرَانُ بْنُ مُوسَى الْقَزَازِ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَوَاءٍ بْنُ غَنْبَرٍ السَّدُوسِيُّ، نَا سَعِيدُ بْنُ أَبِي عَرُوبَةَ، عَنْ أَيُّوبَ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، مَتَنُ حَدِيثٍ: أَنَّهُ رَأَى سَعْدَ بْنَ مَالِكٍ، وَهُوَ يَمْسَحُ عَلَى الْخُفَّيْنِ فَقَالَ: إِنَّكُمْ تَفْعَلُونَ ذَلِكَ، فَاجْتَمَعَا بَعْدَ عُمَرَ فَقَالَ سَعْدُ لِعُمَرَ: أَفَبِابْنِ أَخِي فِي الْمَسْحِ عَلَى الْخُفَّيْنِ، فَقَالَ عُمَرُ: كُنَّا وَنَحْنُ مَعَ نَبِيِّنَا صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَمْسَحُ عَلَى خِفَائِنَا لَا نَرَى بِذَلِكَ بَأْسًا، فَقَالَ ابْنُ عُمَرَ: وَلَوْ جَاءَ مِنَ الْعَائِطِ؟ قَالَ: نَعَمْ

❖❖ (امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ کہتے ہیں:)-- ابو عمرو عمران بن موسیٰ قزاز -- محمد بن سواء بن غنبر سدوسی -- سعید بن ابوعروبہ -- ایوب (کے حوالے سے روایت نقل کرتے ہیں: )

نافع نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے بارے میں یہ بات نقل کی ہے کہ انہوں نے حضرت سعد بن مالک صلی اللہ علیہ وسلم کو موزوں پر مسح کرتے ہوئے دیکھا تو دریافت کیا۔ کیا آپ لوگ ایسا کرتے ہیں پھر یہ دونوں حضرات حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس اکٹھے ہوئے تو

حدیث 184 موطا مالک کتاب الطہارۃ باب ما جاء فی المسح علی الخفین رقم الحدیث 71 مصنف عبد البرزاق الصعاسی باب المسح علی الخفین رقم الحدیث 736 سنن ابن ماجہ کتاب الطہارۃ وسننہا باب ما جاء فی المسح علی الخفین رقم الحدیث 543 مصنف ابن ابی شیبہ کتاب الطہارات فی المسح علی الخفین رقم الحدیث 1867 مسند احمد بن حنبل مسند اہلفاء الراشدین اول مسند عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ رقم الحدیث 88 مسند الشافعی ومن کتاب اختلاف مالک والشافعی رضی اللہ عنہما رقم الحدیث 1012

حضرت سعد بن ابی وقاصؓ نے حضرت عمرؓ سے کہا: موزوں پر مسح کے بارے میں میرے بھتیجے کو توئی دیجئے تو حضرت عمرؓ نے فرمایا: جب ہم نبی اکرم ﷺ کے ہمراہ ہوتے تھے تو ہم اپنے موزوں پر مسح کر لیا کرتے تھے تو ہم اس میں کوئی حرج نہیں سمجھتے تھے حضرت عبداللہ بن عمرؓ نے دریافت کیا: اگرچہ کوئی شخص پاخانہ کر کے آیا ہو؟ تو انہوں نے جواب دیا: جی ہاں!

## بَابُ ذِكْرِ مَسْحِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى الْخُفَّيْنِ فِي الْحَضَرِ

باب 143: نبی اکرم ﷺ کا حضر کے دوران موزوں پر مسح کرنے کا تذکرہ

185 - سند حدیث: نَا يُونُسُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلَى، أَخْبَرَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ نَافِعٍ، عَنْ دَاوُدَ، وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ الْحَكَمِ، حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ نَافِعٍ، نَا دَاوُدُ بْنُ قَيْسٍ، عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ، عَنْ أَسَمَةَ بْنِ زَيْدٍ قَالَ:

سَمِعْتُ حَدِيثَ: دَخَلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَيَلَالُ الْأَسْوَاقِ فَلَدَّهَبَ لِحَاجَتِهِ قَالَ: ثُمَّ خَرَجَا قَالَ أَسَمَةُ: فَسَأَلْتُ يَلَالَ مَا صَنَعَ؟ قَالَ يَلَالُ: دَهَبَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِحَاجَتِهِ، ثُمَّ تَوَضَّأَ فَغَسَلَ وَجْهَهُ وَيَدَيْهِ، وَمَسَحَ بِرَأْسِهِ، وَمَسَحَ عَلَى الْخُفَّيْنِ زَادَ يُونُسُ فِي حَدِيثِهِ: ثُمَّ صَلَّى.

توضیح مصنف: قَالَ أَبُو بَكْرٍ: الْأَسْوَاقُ حَائِطٌ بِالْمَدِينَةِ قَالَ: سَمِعْتُ يُونُسَ يَقُولُ: لَيْسَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَيْرٌ أَنَّهُ مَسَحَ عَلَى الْخُفَّيْنِ فِي الْحَضَرِ غَيْرُ هَذَا

❦ (امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ کہتے ہیں:)-- یونس بن عبدالاعلیٰ-- عبداللہ بن نافع-- داؤد-- محمد بن عبداللہ بن عبد حکم-- عبداللہ بن نافع-- داؤد بن قیس-- زید بن اسلم-- عطاء بن یسار (کے حوالے سے روایت نقل کرتے ہیں: حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

نبی اکرم ﷺ اور حضرت بلال رضی اللہ عنہ "اسواق" میں داخل ہوئے پھر نبی اکرم ﷺ قضائے حاجت کے لئے تشریف لے گئے پھر یہ دونوں حضرات باہر تشریف لائے حضرت اسامہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: میں نے حضرت بلال رضی اللہ عنہ سے دریافت کیا: نبی اکرم ﷺ نے کیا کیا تھا تو حضرت بلال رضی اللہ عنہ نے بتایا: نبی اکرم ﷺ قضائے حاجت کے لئے تشریف لے گئے تھے پھر آپ ﷺ نے وضو کرتے ہوئے اپنے چہرے اور دونوں بازوؤں کو دھویا اپنے سر کا مسح کیا اور موزوں پر مسح کر لیا۔

یونس نامی راوی نے یہ الفاظ زائد نقل کئے ہیں: پھر آپ ﷺ نے نماز ادا کی۔

امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں: "اسواق" مدینہ منورہ کا ایک باغ ہے۔

میں نے یونس کو یہ کہتے ہوئے سنا ہے: حضر کے دوران نبی اکرم ﷺ کے موزوں پر مسح کرنے کے بارے میں اس کے علاوہ

حدیث 185 صحیح ابن حبان 'کتاب الطہارۃ' باب المسح علی الخفین وغیرہما ذکر الخبر المدحض قول من عی حوار المسح علی الخفین للبقیم رقم الحدیث: 1339 المستدرک علی الصحیحین للحاکم 'کتاب الطہارۃ' واما حدیث عائشہ

رقم الحدیث: 487 السنن الصغریٰ 'سور الہرۃ' صفة الوضوء 'باب المسح علی الخفین' رقم الحدیث 119

اور کوئی دوسری روایت نہیں ہے۔

**بَابُ ذِكْرِ مَسْحِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى الْخُفَّيْنِ**  
بَعْدَ نَزُولِ سُورَةِ الْمَائِدَةِ صِدْقُ قَوْلٍ مَنْ زَعَمَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّمَا مَسَحَ عَلَى الْخُفَّيْنِ  
قَبْلَ نَزُولِ الْمَائِدَةِ

**باب 144:** سورہ مائدہ کے نازل ہونے کے بعد نبی اکرم ﷺ کے موزوں پر مسح کرنے کا تذکرہ  
یہ بات اس شخص کے موقف کے خلاف ہے جو اس بات کا قائل ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے سورہ مائدہ کے نازل ہونے  
سے پہلے موزوں پر مسح کیا تھا۔

**186 - سند حدیث:** نَا مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ بْنِ كُرَيْبٍ، نَا أَبُو أُسَامَةَ، وَحَدَّثَنَا سَلْمُ بْنُ جُنَادَةَ، نَا وَكِيعٌ  
كَلاَهُمَا: عَنِ الْأَعْمَشِ، وَحَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ مُحَمَّدٍ الرَّغْفَرَانِيُّ، حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ، نَا الْأَعْمَشُ، وَحَدَّثَنَا  
الصُّنْعَانِيُّ، حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ الْحَارِثِ، نَا شُعْبَةُ، عَنْ سُلَيْمَانَ وَهُوَ الْأَعْمَشُ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ هَمَّامٍ قَالَ: رَأَيْتُ  
جَرِيرًا بَالَ، ثُمَّ دَعَا بِمَاءٍ فَتَوَضَّأَ وَمَسَحَ عَلَى خُفَّيْهِ، ثُمَّ قَامَ فَصَلَّى فَسُئِلَ عَنْ ذَلِكَ، فَقَالَ: رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَنَعَ مِثْلَ هَذَا

**توضیح روایت:** ہذا حدیث الصُّنْعَانِيِّ، وَلَمْ يَقُلِ الْآخَرُونَ: رَأَيْتُ جَرِيرًا وَلَفِي حَدِيثِ أَبِي أُسَامَةَ قَالَ  
إِبْرَاهِيمُ: وَكَانَ أَصْحَابُنَا يُعْجِبُهُمْ حَدِيثُ جَرِيرٍ؛ لِأَنَّ إِسْلَامَهُ كَانَ بَعْدَ نَزُولِ الْمَائِدَةِ، وَفِي حَدِيثِ وَكِيعٍ كَانَ  
يُعْجِبُهُمْ حَدِيثُ جَرِيرٍ، إِسْلَامُهُ كَانَ بَعْدَ نَزُولِ الْمَائِدَةِ

❦ (امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ کہتے ہیں:)-- محمد بن علاء بن کریم-- ابو اسامہ-- سلم بن جنادہ-- وکیع ان دونوں نے:  
اعمش-- حسن بن محمد زعفرانی-- ابو معاویہ-- اعمش-- صنعانی-- خالد بن حارث-- شعبہ-- سلیمان-- اعمش-- ابراہیم--  
ہمام بیان کرتے ہیں:

میں نے حضرت جریر رضی اللہ عنہ کو دیکھا کہ انہوں نے پیشاب کرنے کے بعد پانی منگوایا وضو کیا اور دونوں موزوں پر مسح کیا پھر  
انہوں نے اٹھ کر نماز ادا کر لی ان سے یہ دریافت کیا تو انہوں نے فرمایا: میں نے نبی اکرم ﷺ کو ایسا کرتے ہوئے دیکھا ہے۔

یہ الفاظ صنعانی کے نقل کردہ ہیں دیگر راویوں نے یہ الفاظ نقل نہیں کئے۔ ”میں نے حضرت جریر رضی اللہ عنہ کو دیکھا۔“

ابو اسامہ کی روایت میں یہ الفاظ ہیں: ابراہیم نخعی یہ فرماتے ہیں: ہمارے اصحاب حضرت جریر رضی اللہ عنہ کی نقل کردہ اس روایت کو  
پسند کرتے تھے کیونکہ انہوں نے سورہ مائدہ نازل ہونے کے بعد اسلام قبول کیا تھا۔

وکیع نامی راوی کی روایت میں یہ الفاظ ہیں: لوگوں کو حضرت جریر رضی اللہ عنہ کی نقل کردہ روایت بہت پسند تھی کیونکہ انہوں نے  
سورہ مائدہ نازل ہونے کے بعد اسلام قبول کیا تھا۔

187 - سند حدیث: نا أبو عمّار الحسن بن حریث، نا الفضل بن موسیٰ، عن بکیر بن عامر النخعی، عن

ابی ذرّعة بن عمرو بن جریر،

متن حدیث: أنّ جریراً قال وتوضّأ، ومسح علی خُفّیه فعاثوا علیہ، فقال: رأیت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یمسح علی الخُفّین. فقیل لہ: ذلک قبل المائدة؟ قال: إنّما کان اسلامی بعد المائدة

❦ (امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ کہتے ہیں:)-- ابوعمار حسین بن حریث-- فضل بن موسیٰ-- بکیر بن عامر بجلی-- ابوذر عدہ بن

عمرو بن جریر بیان کرتے ہیں:

حضرت جریر رضی اللہ عنہ نے پیشاب کرنے کے بعد وضو کیا اور اپنے موزوں پر مسح کر لیا تو لوگوں نے اس بارے میں ان پر تنقید کی تو انہوں نے فرمایا: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو موزوں پر مسح کرتے ہوئے دیکھا ہے ان سے دریافت کیا گیا: سورۃ مائدہ نازل ہونے کے بعد انہوں نے جواب دیا: میں نے سورۃ مائدہ نازل ہونے کے بعد اسلام قبول کیا تھا۔

188 - سند حدیث: نا أبو محمد فہد بن سلیمان البصری، نا موسیٰ بن داؤد، نا حفص بن غیاث، عن

الأعمش، عن إبراهيم، عن همام، عن جریر بن عبد اللہ قال:

متن حدیث: أسلمت قبل وفاة النبی صلی اللہ علیہ وسلم بأربعین يوماً

❦ (امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ کہتے ہیں:)-- ابو محمد فہد بن سلیمان بصری-- موسیٰ بن داؤد-- حفص بن غیاث-- اعمش

-- ابراہیم-- ہمام (کے حوالے سے روایت نقل کرتے ہیں: حضرت جریر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

"میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے وصال سے چالیس دن پہلے اسلام قبول کیا تھا۔"

## بَابُ الْبُخْصَةِ فِي الْمَسْحِ عَلَى الْمُوقِينَ

### باب 145: موٹے موزوں پر مسح کرنے کی اجازت

189 - سند حدیث: نا نصر بن مرزوق البصری، نا أسد یعنی ابن موسیٰ، نا حماد بن سلمة، عن أيوب،

عن أبي قلابة، عن أبي إدریس الخولانی، عن یلال، عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم

متن حدیث: أنّه مسح علی الموقین والخمار

حدیث 187 سنن ابی داؤد کتاب الطہارۃ باب المسح علی الخفین رقم الحدیث 134 المستدرک علی الصحیحین

للحاکم کتاب الطہارۃ وأما حدیث عائشة رقم الحدیث 555 صحیح ابن حبان کتاب الطہارۃ باب المسح علی

الخفین وغیرہما ذکر الخمر المدحض قول من دعم ان اناحة المصطفی صلی اللہ علیہ وسلم رقم الحدیث 1353 مصنف عبد

الوراق الصغانی باب المسح علی الخفین رقم الحدیث 731 مشکل الآثار للطحاوی باب بیان مشک ما روی عن

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رقم الحدیث 2081 سنن الدارقطنی کتاب الطہارۃ باب المسح علی الخفین رقم



❦❦ (امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ کہتے ہیں: ) -- نصر بن مزوق مصری -- اسد ابن موسیٰ -- حماد بن سمہ -- ایوب -- ابو قلابہ -- ابو ادريس خولانی (کے حوالے سے روایت نقل کرتے ہیں: ) حضرت بلال رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ”نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے (موزے کے اوپر پہنے جانے والے) موزے اور چادر پر مسح کیا ہے۔“

بَابُ ذِكْرِ الْخَبَرِ الْمُفَسِّرِ لِلْأَلْفَاظِ الْمُجْمَلَةِ الَّتِي ذَكَرْتُهَا، وَالذَّلِيلُ عَلَى أَنَّ الرُّخْصَةَ فِي

الْمَسْحِ عَلَى الْخُفَيْنِ لِلْإِسْبَاسِ عَلَى طَهَارَةٍ، دُونَ لَا بِسَبَاسٍ مُخِذًا غَيْرَ مُتَطَهِّرٍ

باب 146: میری ذکر کردہ ”مجمّل“ الفاظ والی روایت کی وضاحت کرنے والی روایت کا تذکرہ اور اس بات کی دلیل کہ موزوں پر مسح کرنے کی اجازت اس شخص کے لئے ہے جس نے با وضو حالت میں انہیں پہنا ہو یا اس کے لئے نہیں ہے جس نے بے وضو حالت میں اسے پہنا ہو۔

190 - سند حدیث: نا أبو الأزهري حوثرة بن محمد البصري، نا سفيان بن عيينة، عن حصين بن عبد الرحمن، عن الشعبي، عن عروة بن المغيرة بن شعبة، عن أبيه قال:

متن حدیث: قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، أَمْسَحُ عَلَى خُفَيْكَ؟ قَالَ: نَعَمْ، إِنِّي أَذْخَلْتُهُمَا وَهُمَا طَاهِرَتَانِ

❦❦ (امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ کہتے ہیں: ) -- ابو الازہر حوثرہ بن محمد بصری -- سفیان بن عیینہ -- حصین بن عبد الرحمن -- شعبی (کے حوالے سے روایت نقل کرتے ہیں: ) عروہ بن مغیرہ بن شعبہ -- اپنے والد کے حوالے سے نقل کرتے ہیں: وہ بیان کرتے ہیں:

میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ (ﷺ)! آپ صلی اللہ علیہ وسلم موزوں پر مسح کرتے ہیں؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جی ہاں! میں نے جب انہیں پہنا تھا تو اس وقت دونوں (پاؤں) وضو کی حالت میں تھے۔

191 - سند حدیث: نا القاسم بن بشر بن معروف، نا ابن عيينة، عن زكريا، وحصين، وبؤنس، عن الشعبي، عن عروة بن المغيرة بن شعبة، عن أبيه قال: قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، أَمْسَحُ عَلَى الْخُفَيْنِ؟ قَالَ: إِنِّي أَذْخَلْتُ رِجْلَيَّ وَهُمَا طَاهِرَتَانِ

❦❦ (امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ کہتے ہیں: ) -- قاسم بن بشر بن معروف -- ابن عیینہ -- زکریا اور حصین اور بؤنس -- شعبی (کے حوالے سے روایت نقل کرتے ہیں: ) عروہ بن مغیرہ اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں:

میں نے عرض کی: یا رسول اللہ (ﷺ)! کیا آپ صلی اللہ علیہ وسلم موزوں پر مسح کر رہے ہیں؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میں نے اپنے پاؤں (جب موزوں) میں داخل کئے تھے اس وقت وہ دونوں وضو کی حالت میں تھے۔

192 - سند حدیث: نا بسندار، وبشر بن معاذ العنقدي، ومحمد بن أبان قالوا: نا عبد الوهاب بن عبد المجيد، نا المهاجر وهو ابن مَخْلَدٍ أَبُو مَخْلَدٍ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي بَكْرَةَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

متن حدیث: اِنَّهُ رَخَّصَ لِّلْمَسَافِرِ ثَلَاثَةَ اَيَّامٍ وَلَيَالِيَهُنَّ، وَلِلْمُقِيمِ يَوْمًا وَلَيْلَةً اِذَا تَطَهَّرَ فَلَيْسَ خُفِّيهِ اَنْ يَّمْسَحَ عَلَيْهِمَا

\*\*\* (امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ کہتے ہیں:)-- بندار اور بشر بن معاذ عقدی اور محمد بن ابان -- عبد الوہاب بن عبد الحمید -- مہاجر -- ابن مخلد ابو مخلد (کے حوالے سے روایت نقل کرتے ہیں: ) عبد الرحمن بن ابوبکرہ اپنے والد کا یہ بیان نقل کرے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے مسافر کو تین دن اور تین راتوں تک اور مقیم شخص کو ایک دن اور ایک رات تک موزوں پر مسح کرنے کی اجازت دی ہے جبکہ آدمی نے وضو کرنے کے بعد موزے پہنے ہوں۔

### بَابُ الدَّلِيلِ عَلَى اَنْ لَا يَسَّ أَحَدُ الْخُفَّيْنِ قَبْلَ غَسْلِ كِلَا الرَّجُلَيْنِ

اِذَا لَبَسَ الْخُفَّ الْاٰخَرَ بَعْدَ غَسْلِ الرَّجْلِ الْاٰخَرَى غَيْرُ جَائِزٍ لَهُ الْمَسْحُ عَلَى الْخُفَّيْنِ اِذَا اخَذَتْ اِذَا هُوَ لَا يَسُّ أَحَدَ الْخُفَّيْنِ قَبْلَ كَمَالِ الطَّهَارَةِ، وَالنَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّمَا رَخَّصَ فِي الْمَسْحِ عَلَى الْخُفَّيْنِ اِذَا لَبَسَهُمَا عَلَى طَهَارَةٍ، وَمَنْ ذَكَرْنَا فِي هَذَا الْبَابِ صِفَتَهُ هُوَ لَا يَسُّ أَحَدَ الْخُفَّيْنِ عَلَى غَيْرِ طَهْرٍ، اِذَا هُوَ غَايِلٌ اِحْدَى الرَّجُلَيْنِ لَا يَكْتُمُهُمَا عِنْدَ لُبْسِهِ أَحَدَ الْخُفَّيْنِ

باب 147: اس بات کی دلیل کا تذکرہ کہ دونوں پاؤں دھونے سے پہلے ایک موزے کو پہننے والا شخص جب

دوسرا پاؤں دھونے کے بعد دوسرے موزے کو پہنے گا

تو اس کے لئے بے وضو ہونے پر موزوں پر مسح کرنا جائز نہیں ہوگا کیونکہ اس نے ایک موزہ مکمل طہارت حاصل کرنے

[192] موزوں پر مسح کے جواز کے لئے ایک چیز مسح کی مدت بھی ہے۔

مقیم شخص جب وضو کرینے کے بعد موزے پہنے گا تو وہ ایک دن اور ایک رات تک موزوں پر مسح کر سکتا ہے جب یہ مدت گزر جائے گی تو اسے موزے اتار کر از سر نو وضو کر کے پہننے ہوں گے۔

جبکہ مسافر کے لئے یہ رخصت تین دن اور تین راتوں تک ہے۔

حدیث 192 'صحیح من حبان' کتاب الطہارۃ 'باب المسح علی الخفین وغیرہما' ذکر البیان بان المسافر انما یرسخ له المسح علی الخفین ادا' رقم الحدیث 1340 'سنن ابن ماجہ' کتاب الطہارۃ و'سنن ابن ماجہ' باب ما جاء فی التوقیت فی المسح للمقیم والمسافر' رقم الحدیث 553 'سنن الدارقطنی' کتاب الطہارۃ 'باب الرخصة فی المسح علی الخفین وما فیہ واختلاف الروایات' رقم الحدیث 644 'مسند الشافعی' باب ما خرج من کتاب الوضوء' رقم الحدیث 54 'البحر الرخا' مسند البرار' حدیث ابی بکرۃ رقم الحدیث: 3056

حدیث 193 'سنن الدارقطنی' کتاب الطہارۃ 'باب الرخصة فی المسح علی الخفین وما فیہ واختلاف الروایات' رقم الحدیث 655 'المعجم الكبير للطبرانی' باب الصاد' صفوان بن المعطل السی' عاصم بن ابی المجہود عن زر' رقم الحدیث 7185

سے پہلے پہن لیا ہے اور نبی اکرم ﷺ نے موزوں پر مسح کرنے کی اجازت اس صورت میں دی ہے جب آدمی نے با وضو حالت میں انہیں پہنا ہو اور اس باب میں ہم نے جس شخص کا تذکرہ کیا ہے یہ وہ شخص تھا جس نے ایک موزہ پہنا وضو حالت میں پہنا تھا کیونکہ جب اس نے ایک موزہ پہنا تھا اس وقت اس نے ایک پاؤں دھویا ہوا تھا۔ دونوں پاؤں دھوئے ہوئے نہیں تھے۔

193- سند حدیث: نَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى، وَمُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ قَالَا: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ

مَعَاذِ بْنِ أَبِي النَّجُودِ، عَنْ زُرِّ بْنِ حُبَيْشٍ قَالَ:

مَتْنُ حَدِيثٍ: أَتَيْتُ صَفْوَانَ بْنَ عَسَّالٍ الْمُرَادِيَّ، فَقَالَ: مَا جَاءَ بِكَ؟ قُلْتُ: جِئْتُ أَيْبُطُ الْعِلْمَ قَالَ: فَإِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: مَا مِنْ خَارِجٍ يَخْرُجُ مِنْ بَيْتِهِ فِي طَلَبِ الْعِلْمِ إِلَّا وَضَعَتْ لَهُ الْمَلَائِكَةُ أَجِبَحَتَهَا رِضَاءً بِمَا يَصْنَعُ قَالَ: قَدْ جِئْتُكَ أَسْأَلُكَ، عَنِ الْمَسْحِ عَلَى الْخُفَّيْنِ قَالَ: نَعَمْ كُنَّا فِي الْجَيْشِ الَّذِي بَعَثَهُمُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَمَرَنَا أَنْ نَمْسَحَ عَلَى الْخُفَّيْنِ إِذَا نَحْنُ أَذْخَلْنَاهُمَا عَلَى طُهُورٍ، ثَلَاثًا إِذَا سَافَرْنَا، وَلَكَيْلَةً إِذَا أَلْمَنَّا، وَلَا نَخْلَعُهُمَا مِنْ غَائِطٍ وَلَا بَوْلٍ، وَلَا نَخْلَعُهُمَا إِلَّا مِنْ جَنَابَةٍ، وَقَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: إِنَّ بِالْمَغْرِبِ بَابًا مَفْتُوحًا لِلتَّوْبَةِ مَسِيرَتُهُ سَبْعُونَ سَنَةً لَا يُغْلَقُ حَتَّى تَطْلُعَ الشَّمْسُ مِنْ مَغْرِبِهَا نَحْوَهُ

توضیح روایت: قَالَ أَبُو بَكْرٍ: ذَكَرْتُ لِلْمُرْنِي خَبَرَ عَبْدِ الرَّزَّاقِ، فَقَالَ: حَدَّثَ بِهِذَا أَصْحَابُنَا؛ فَإِنَّهُ لَيْسَ لِلشَّافِعِيِّ حُجَّةٌ أَقْوَى مِنْ هَذَا

❦ (امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ کہتے ہیں:)-- محمد بن یحییٰ اور محمد بن رافع -- عبد الرزاق -- معمر -- عاصم بن ابوالخود (کے

حوالے سے روایت نقل کرتے ہیں: (زر بن حبیش رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں:

میں حضرت صفوان بن عسال مرادی رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوا تم کیوں آئے ہو انہوں نے دریافت کیا۔ میں نے عرض

[193] صدی حکام عبادات میں سب سے اہم حکم نماز ہے اور نماز کے لئے وضو شرط ہے اور وضو کے فرائض میں سے ایک چیز پاؤں کا دھونا ہے اگر کوئی شخص پاؤں دھونا نہیں ہے بلکہ ان پر مسح کر لیتا ہے تو یہ بات اس کے لئے کافی نہیں ہوگی اور وضو مکمل نہ ہونے کی وجہ سے اس کی نماز درست نہیں ہوگی۔ یہی وجہ ہے جب اس زمانے میں بعض لوگوں تک یہ حکم پہنچا کہ موزوں پر مسح کیا جاسکتا ہے تو وہ اس حوالے سے الجھن کا شکار ہوئے۔

اسی لئے راوی زر بن حبیش، حضرت صفوان بن عسال مرادی رضی اللہ عنہ کی خدمت میں اس بارے میں تحقیق کر کے لے حاضر ہوئے تھے۔

روایت کے ابتدائی حصے سے علم کے حصول کی فضیلت بھی ظاہر ہوتی ہے فرشتے طالب علم کی طلب سے خوش ہو کر اپنے پر س کے لئے بچھ دیتے

ہیں۔

اس روایت سے یہ بات ثابت ہو جاتی ہے اگر کوئی شخص پیشاب یا پاخانہ کرنے کی وجہ سے بائس اور ناقض کے لاحق ہونے کی وجہ سے بے وضو ہو

جاتا ہے تو دوبارہ وضو کر کے موزوں پر مسح کر سکتا ہے۔

بہت اُگر کسی کو جنابت لاحق ہو جائے تو پھر وہ موزوں پر مسح نہیں کر سکتا بلکہ اسے موزے اتار کر باقی جسم کے ساتھ پاؤں بھی دھونے پڑیں گے۔

کی میں آپ کے پاس علم حاصل کرنے آیا، انہوں نے بتایا: میں نے نبی کریم ﷺ کو یہ بات ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے۔  
 ”جو بھی شخص اپنے گھر سے علم کے حصول کے لئے نکلا تو فرشتے اس کے لئے اپنے پر بچھا دیتے ہیں اس سے اس محل سے راضی ہوتے ہوئے وہ (فرشتے) ایسا کرتے ہیں۔“

(راوی کہتے ہیں) میں آپ کے پاس موزوں پر مسح کرنے کے بارے میں دریافت کرنے آیا ہوں تو انہوں نے جواب دیا جی ہاں! ہم اس لشکر میں موجود تھے جنہیں نبی اکرم ﷺ نے روانہ کیا تھا۔ آپ ﷺ نے ہمیں یہ ہدایت کی تھی کہ جب ہم نے وضو کی حالت میں موزے پہنے ہوں تو ہم سفر کے دوران تین دن تک اور مقیم ہونے کی حالت میں ایک دن تک ان پر مسح کر سکتے ہیں ہم پاخانہ یا پیشاب کرنے کے بعد اس پر (وضو کرتے ہوئے انہیں نہ اتاریں) ہم صرف جنابت کی حالت میں انہیں اتاریں گے۔  
 انہوں نے یہ بات بھی بیان کی میں نے نبی اکرم ﷺ کو یہ بات ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے۔

”مغرب کی سمت ایک دروازہ ہے جو توبہ کے لئے کھلا ہوا ہے جس کی چوڑائی ستر برس کی مسافت کے برابر ہے یہ اس وقت تک بند نہیں ہوگا جب تک سورج مغرب کی طرف سے نہیں نکل آتا۔“

امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں: میں نے مزنی کے سامنے عبدالرزاق کی نقل کردہ روایت بیان کی تو وہ بولے: ہمارے ساتھیوں کو یہ حدیث سناؤ! کیونکہ امام شافعی رحمہ اللہ کے حق میں اس سے زیادہ قوی دلیل اور کوئی نہیں ہے۔

### بَابُ ذِكْرِ تَوَقُّيَةِ الْمَسْحِ عَلَى الْخُفَّيْنِ لِلْمُقِيمِ وَالْمُسَافِرِ

باب 148: مقیم اور مسافر شخص کے لئے موزوں پر مسح کرنے کے لئے مدت کے تعیین کا تذکرہ

194 - سند حدیث: نا الحسن بن محمد الزعفرانی، ویوسف بن مؤمنی قال: حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ، نا

الْأَعْمَشُ، عَنِ الْحَكَمِ، عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ مَخْبُومَةَ، عَنْ شُرَيْحِ بْنِ هَاشِمٍ قَالَ:

مَنْ حَدَّثَنَا عَنْ عَائِشَةَ عَنِ الْمَسْحِ عَلَى الْخُفَّيْنِ، فَقَالَتْ: اُنْتُ عَلَيْهِمَا فَاسْأَلُهُ فَإِنَّهُ أَعْلَمُ بِذَلِكَ مِنِّي،

فَأَتَى عَلِيًّا فَسَأَلَهُ عَنِ الْمَسْحِ عَلَى الْخُفَّيْنِ، فَقَالَ: كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَأْمُرُ بِذَلِكَ يَمْسَحُ

[194] جمہور فقہاء کے نزدیک موزوں پہنتے سے جائز ہونے کی ایک معین مدت ہے البتہ مالکیوں کی رائے اس بارے میں مختلف ہے اور انہوں نے اس کے لئے کسی مدت کا تعیین نہیں کیا ہے۔

مالکیہ اس بات کے قائل ہیں زمانے کے اعتبار سے اس میں کسی مدت کا تعیین نہیں کیا جائے گا جب تک آدمی خود موزے اتار نہیں دیتا یا اسے جنابت لاحق نہیں ہوتی۔ اس وقت تک وہ موزوں پر مسح کر سکتا ہے۔

فقہ مالکیہ کے موقف کی تائید میں بھی بعض روایات منقول ہیں جن کا ذکر فقہ کی بڑی کتابوں میں کیا گیا ہے۔

حدیث 194 سنن الصغریٰ سورہ الہرة صفة الوضوء التوقیت فی المسح علی الخفین للمقیم رقم الحدیث 129 السنن

لکبری لکبری کتاب الطہارة التوقیت فی المسح علی الخفین للمقیم والمُساوِر رقم الحدیث 128 مصنف ابن ابی شیبہ

کتاب الطہارات فی المسح علی الخفین رقم الحدیث 1846 مسند ابی یعلیٰ الموصلی مسند علی بن ابی طالب رضی اللہ

الْمَقِيمُ يَوْمًا وَلَيْلَةً، وَالْمَسَافِرُ ثَلَاثًا

\*\*\* (امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ کہتے ہیں:۔۔۔ حسن بن محمد زعفرانی اور یوسف بن موسیٰ۔۔۔ ابومعویہ۔۔۔ اعش۔۔۔ حکم۔۔۔ قاسم بن خمیرہ) کے حوالے سے روایت نقل کرتے ہیں: (شرح بن ہانی بیان کرتے ہیں میں نے سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے موزوں پر مسح کے بارے میں دریافت کیا: تو انہوں نے فرمایا: تم حضرت علی رضی اللہ عنہ کے پاس جاؤ اس بارے میں انہیں مجھ سے زیادہ علم ہے پھر وہ حضرت علی رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور ان سے موزوں پر مسح کے بارے میں دریافت کیا تو انہوں نے بتایا: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس بات کا حکم دیا ہے کہ مقیم شخص ایک دن اور ایک رات تک جبہ مسافر تین دن اور تین راتوں تک ان پر مسح کرے گا۔

### بَابُ ذِكْرِ الدَّلِيلِ عَلَى أَنَّ الْأَمْرَ بِالْمَسْحِ عَلَى الْخُفَّيْنِ

أَمْرُ إِبَاهِةَ أَنَّ الْمَسْحَ يَقُومُ مَقَامَ غَسْلِ الْقَدَمَيْنِ، إِذَا كَانَ الْقَدَمُ بَادِيًا غَيْرَ مُغَطًى بِالْخُفِّ، وَإِنْ خَالَعَ الْخُفَّ وَإِنْ كَانَ لِبَسَهُ عَلَى طَهَارَةٍ، إِذَا غَسَلَ قَدَمَيْهِ كَانَ مُؤَدِّيًا لِلْفَرْضِ غَيْرَ عَاصٍ، إِلَّا أَنْ يَكُونَ تَارِكًا لِلْمَسْحِ رَغْبَةً عَنْ سُنَّةِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

### اس بات کی دلیل کا تذکرہ کہ موزوں پر مسح کرنے کا حکم

اباحت کا حکم ہے اور مسح پاؤں کو دھونے کے قائم مقام ہو جاتا ہے۔ (جب پاؤں واس وقت دھویا جائے) جب پاؤں ظاہر ہو وہ موزوں میں چھپا ہوا نہ ہو اور موزے دھارنے والے شخص نے اگر با وضو حالت میں اسے پہنا تھا تو جب وہ دونوں پاؤں دھو لے گا تو وہ فرض کو ادا کرنے والا شمار ہوگا اور گناہ کا نہیں ہوگا۔

بہت اگر کوئی شخص نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت سے منہ پھرتے ہوئے مسح کو ترک کرنا ہے تو (وہ گناہ گار ہوگا)

195۔ سند حدیث نا ابو ہاشم زیاد بن ابیوت، نا یحییٰ بن عبد الملک بن حمید بن ابی غنیہ، نا ابی، عن

الحکم، عن القاسم بن مخیمرة، عن شریح بن ہابی، عن علی قال:

مَنْ حَصَلَ لَنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي ثَلَاثَةِ أَيَّامٍ لِلْمَسَافِرِ وَيَوْمٍ وَلَيْلَةٍ لِلْحَاضِرِ

يَعْنِي فِي الْمَسْحِ عَلَى الْخُفَّيْنِ

\*\*\* (امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ کہتے ہیں:۔۔۔ ابو ہاشم زیاد بن ابیوب۔۔۔ یحییٰ بن عبد الملک بن حمید بن ابی غنیہ۔۔۔ اپنے

والد کے حوالے سے۔۔۔ حکم۔۔۔ قاسم بن خمیرہ۔۔۔ شرح بن ہانی) کے حوالے سے روایت نقل کرتے ہیں (حضرت علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں مسافر کو تین دن تک اور مقیم شخص کو ایک دن تک کی اجازت دی ہے۔

راوی کہتے ہیں: یعنی موزوں پر مسح کرنے کے بارے میں یہ اجازت دی ہے۔



**بَابُ ذِكْرِ الدَّلِيلِ عَلَى أَنَّ الرُّخْصَةَ فِي الْمَسْحِ عَلَى الْخُفَّيْنِ**  
**إِنَّمَا هِيَ مِنَ الْحَدِيثِ الَّذِي يُوجِبُ الْوُضُوءَ دُونَ الْجَنَابَةِ الَّتِي تُوجِبُ الْغُسْلَ**  
**باب 150:** اس بات کی دلیل کا تذکرہ کہ موزوں پر مسح کی رخصت اس حدیث کے لئے ہے

جو وضو کو واجب کرتا ہے یہ جنابت کے لئے نہیں ہے جو غسل کو واجب کرتی ہے

**196 - سند حدیث:** نَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ الْمُخَرَّمِيُّ، وَمُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ قَالَا: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ آدَمَ، نَا

سُفْيَانُ، عَنْ عَاصِمٍ، عَنْ زَيْدِ بْنِ حُبَيْشٍ قَالَ:

**متن حدیث:** أَتَيْتُ صَفْوَانَ بْنَ عَسَّالٍ الْمُرَادِيَّ، فَسَأَلْتُهُ عَنِ الْمَسْحِ عَلَى الْخُفَّيْنِ فَقَالَ: كُنَّا نَكُونُ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَمَرَنَا أَنْ لَا تَنْزِعَ خِفَافَنَا ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ - يَعْنِي فِي السَّفَرِ - إِلَّا مِنْ جَنَابَةٍ، وَلَكِنْ مِنْ غَائِطٍ، وَبَوْلٍ، وَنَوْمٍ

❖❖ (امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ کہتے ہیں:)-- محمد بن عبد اللہ مخرمی اور محمد بن رافع -- یحییٰ بن آدم -- سفیان -- عاصم (کے حوالے سے روایت نقل کرتے ہیں: (زر بن حبیش بیان کرتے ہیں:

میں حضرت صفوان بن عسال مرادی رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوا میں نے ان سے موزوں پر مسح کرنے کے بارے میں دریافت کیا تو انہوں نے بتایا: ہم لوگ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں یہ ہدایت کی کہ ہم تین دن تک اپنے موزے نہ اتاریں۔ راوی کہتے ہیں: یعنی سفر کے دوران البتہ جنابت کا حکم مختلف ہے تاہم پاخانہ کرنے یا پیشاب کرنے یا سونے کی وجہ سے (وضو نہ کر کے ہوئے) موزے نہ اتاریں۔

**بَابُ التَّغْلِيظِ فِي تَرْكِ الْمَسْحِ عَلَى الْخُفَّيْنِ رَغْبَةً عَنِ السُّنَّةِ**

**باب 151:** سنت سے منہ پھیرتے ہوئے موزوں پر مسح کو ترک کرنے کی شدید مذمت

**197 - سند حدیث:** نَا مُحَمَّدُ بْنُ الْوَلِيدِ، نَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى ابْنِ جَعْفَرٍ، نَا شُعْبَةُ، عَنْ حُصَيْنٍ، عَنْ مُجَاهِدٍ، عَنْ

عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ:

**(196)** اس بات پر تم متنبہا، کا تعلق ہے موزوں پر مسح کی اجازت اس حدیث کی صورت میں ہے جو حدیث اصغر ہے یعنی جس صورت میں وضو کرنا لازم ہوتا ہے۔

حدیث اکبر حق ہونے کی صورت میں موزوں پر مسح کرنے کی اجازت نہیں ہوگی بلکہ موزے اتار کر پاؤں کو دھویا جائے گا۔

**حدیث 197** مسند احمد بن حنبل 'مسند عبد اللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہما' رقم الحدیث 6301 'مسند عبد بن حبیب' مسند ابن بن مالک' رقم الحدیث 1320 'مسند الحارث' کتاب النکاح' باب الترعیب فی النکاح' رقم الحدیث 476 مشکوٰۃ الآثار للطحاوی' باب بیان مشکل ما روی عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم' رقم الحدیث

متن حدیث: مَنْ رَغِبَ عَنْ مَسْتَبَى فَلَيْسَ مِنِّي

❦ (امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ کہتے ہیں: -- محمد بن ولید -- محمد ابن جعفر -- شعبہ -- حصین -- مجاہد (کے حوالے سے روایت نقل کرتے ہیں) حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں: "جو شخص میری سنت سے منہ موڑتا ہے اس کا مجھ سے کوئی تعلق نہیں ہے۔"

## بَابُ الرُّخْصَةِ فِي الْمَسْحِ عَلَى الْجَوْرَبَيْنِ وَالتَّغْلِيْنِ

باب 152: جرابوں اور جوتوں پر مسح کرنے کی رخصت

198 - سند حدیث: حَدَّثَنَا بُنْدَارٌ، وَمُحَمَّدُ بْنُ الْوَلِيدِ قَالَا: حَدَّثَنَا أَبُو عَاصِمٍ، نَا سُفْيَانُ، وَنَا سَلْمُ بْنُ

جُنَادَةَ، نَا وَكِيعٌ، عَنْ سُفْيَانَ، وَحَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مَنِيعٍ، وَمُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ قَالَا: حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ الْحُبَابِ، نَا سُفْيَانُ الثَّوْرِيُّ، عَنْ أَبِي قَيْسٍ الْأَوْدِيِّ، عَنْ هُزَيْلِ بْنِ شُرْحَبِيلَ، عَنِ الْمُغِيرَةِ بْنِ شُعْبَةَ،

متن حدیث: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَوَضَّأَ وَمَسَحَ عَلَى الْجَوْرَبَيْنِ وَالتَّغْلَيْنِ  
توضیح روایت: قَالَ أَبُو بَكْرٍ: لَيْسَ فِي خَبَرِ أَبِي عَاصِمٍ: وَالتَّغْلَيْنِ، إِنَّمَا قَالَ: مَسَحَ عَلَى الْجَوْرَبَيْنِ وَقَالَ ابْنُ رَافِعٍ: إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَالَ فَتَوَضَّأَ، وَمَسَحَ عَلَى الْجَوْرَبَيْنِ وَالتَّغْلَيْنِ

❦ (امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ کہتے ہیں: -- بندار اور محمد بن ولید -- ابو عاصم -- سفیان -- سلم بن جنادہ -- وکیع -- سفیان -- احمد بن منیع -- محمد بن رافع -- زید بن حباب -- سفیان ثوری -- ابو قیس الاودی -- ہزیل بن شرحبیل (کے حوالے سے روایت نقل کرتے ہیں) حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

"نبی اکرم ﷺ نے وضو کرتے ہوئے جرابوں اور جوتوں پر مسح کیا"۔

(امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ کہتے ہیں) ابو عاصم کی نقل کردہ روایت میں "جوتوں" کے الفاظ نہیں ہیں انہوں نے یہ الفاظ نقل کئے ہیں: "نبی اکرم ﷺ نے جرابوں پر مسح کیا"۔

ابن رافع نامی راوی نے یہ الفاظ نقل کئے ہیں: "نبی اکرم ﷺ نے پیشاب کرنے کے بعد وضو کرتے ہوئے جرابوں اور

حدیث 198 الجامع للترمذی ابواب الطہارۃ عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم باب فی المسح علی الجوربین  
واسعین رقم الحدیث 95 سنن ابن ماجہ کتاب الطہارۃ وسننہا باب ما جاء فی المسح علی الجوربین والتغلیین رقم  
الحدیث 556 السنن الصغریٰ سؤر الہرۃ صفۃ الوضوء المسح علی الجوربین والتغلیین رقم الحدیث 125 سنن ابی داؤد  
کتاب الطہارۃ باب المسح علی الجوربین رقم الحدیث 139 مصنف ابن ابی شیبۃ کتاب الطہارات فی المسح علی  
الجوربین رقم الحدیث 1955 السنن الکبریٰ للنسائی کتاب الطہارۃ المسح علی الجوربین والمغیین رقم الحدیث

127 مسند احمد بن حنبل اول مسند الکوفیین حدیث المغیرۃ بن شعبۃ رقم الحدیث 17880

امام یوسف اور امام شافعی کے نزدیک جرابوں پر اس وقت مسح کیا جاسکتا ہے جب وہ چڑے کی بنی ہوئی ہوں جبکہ امام مالک کے نزدیک ان پر چمڑہ بھی لگا ہوا ہو تو بھی اس پر مسح کرنا جائز نہیں ہے۔ جبکہ سفیان ثوری امام ابو یوسف اور امام محمد کے نزدیک اگر یہ مٹی ہو تو پھر ان پر مسح کیا جاسکتا ہے۔

جو توں پر مسح کیا۔

بَابُ ذِكْرِ أَخْبَارِ رُوَيْثَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْمَسْحِ عَلَى النَّعْلَيْنِ مُجْمَلَةً، غَلَطَ فِي الْإِخْتِجَاجِ بِهَا بَعْضُ مَنْ أَجَازَ الْمَسْحَ عَلَى النَّعْلَيْنِ فِي الْوُضُوءِ الْوَاجِبِ مِنَ الْحَدِيثِ

باب 153: نبی اکرم ﷺ سے منقول ان روایات کا تذکرہ جو جو توں پر مسح کرنے کے بارے میں ”مجمّل“ طور

پر منقول ہیں

بعض حضرات نے ان روایات کے ذریعے استدلال کرتے ہوئے غلطی کی ہے کہ انہوں نے حدیث کے نتیجے میں واجب ہونے والے وضو میں جو توں پر مسح کرنے کو جائز قرار دیا ہے۔

199 - سند حدیث: نَا عَبْدُ الْجَبَّارِ بْنُ الْعَلَاءِ، نَا سُفْيَانُ، نَا مُحَمَّدُ بْنُ عَجَلَانَ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي سَعِيدٍ

الْمَقْبُرِيِّ، عَنْ عُبَيْدِ بْنِ جُرَيْجٍ قَالَ:

مَنْ حَدَّثَ: قِيلَ لَا بِنِ عُمَرَ: وَأَيْنَاكَ تَفْعَلُ شَيْئًا لَمْ نَرِ أَحَدًا يَفْعَلُهُ غَيْرَكَ قَالَ: وَمَا هُوَ؟ قَالُوا: رَأَيْنَاكَ تَلْبَسُ هَذِهِ النِّعَالَ السَّيِّئَةَ قَالَ: إِنِّي رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَلْبَسُهَا وَيَتَوَضَّأُ فِيهَا، وَيَمْسَحُ عَلَيْهَا

تَوْضِيعُ مَصْنَفٍ: قَالَ أَبُو بَكْرِ: وَحَدِيثُ ابْنِ عَبَّاسٍ، وَأَوْسُ بْنُ أَوْسٍ مِنْ هَذَا الْبَابِ

\*\*\* (امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ کہتے ہیں:۔۔۔ عبد الجبار بن علاء۔۔۔ سفیان۔۔۔ محمد بن عجلان۔۔۔ سعید بن ابوسعید مقبری) کے

حوالے سے روایت نقل کرتے ہیں: (سعید بن جریج بیان کرتے ہیں:

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے یہ دریافت کیا گیا: ہم نے آپ کو ایک ایسا کام کرتے ہوئے دیکھا ہے جو آپ کے علاوہ ہم نے کسی کو کرتے ہوئے نہیں دیکھا حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ نے دریافت کیا: وہ کیا ہے؟ لوگوں نے بتایا: ہم نے آپ کو دیکھا ہے کہ آپ سستی جوتے پہنتے ہیں تو انہوں نے بتایا: میں نے نبی اکرم ﷺ کو انہیں پہنتے ہوئے دیکھا ہے آپ ﷺ انہیں پہن کر ہی وضو کر لیتے تھے اور ان پر مسح کر لیتے تھے۔

(امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ کہتے ہیں: حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما اور حضرت اوس بن اوس رضی اللہ عنہ کی نقل کردہ روایات بھی اسی باب سے تعلق رکھتی ہیں۔

حدیث 199 موطا ص ۸۱ کتاب الحج باب العمل فی الاحلال رقم الحدیث: 131 صحیح البخاری کتاب الوضوء باب غسل الرجلین فی النعلین رقم الحدیث: 163 صحیح مسلم کتاب الحج باب الاحلال من حیث تسعت اراحۃ رقم الحدیث: 2110 صحیح ابن حبان کتاب الحج باب مواقیت الحج ذکر الوقت الذی یهل المرء فیہ رقم الحدیث: 3824 سنن ابی داؤد کتاب الممسک باب فی وقت الاحرام رقم الحدیث: 1522

بَابُ ذِكْرِ الدَّلِيلِ عَلَى أَنَّ مَسْحَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى الْغُلِيِّ

كَانَ فِي وَضُوئِهِ مُنْقَطِعًا بِهِ، لَا فِي وَضُوئِهِ وَاجِبٍ عَلَيْهِ مِنْ حَدِيثِ يُوْحَنَّا الْوُضُوءُ

باب 154 اس بات کی دلیل کا تذکرہ کہ نبی اکرم ﷺ نے جب جوتوں پر مسح کیا تھا

تو آپ پر وضو سات میں تھے اور آپ نے قحطی طور پر یہ وضو کیا تھا۔ اس وقت وضو کرنا آپ پر واجب نہیں تھا جو کسی ایسے حدیث کی وجہ سے ہوتا جو وضو واجب کر دیتا ہے۔

200 - سند حدیث نا أَبُو يَحْيَى مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحِيمِ التِّرَازِيُّ، نا إِبْرَاهِيمُ بْنُ أَبِي اللَّيْثِ، نا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ

عُبَيْدِ الرَّحْمَنِ الْأَشْجَعِيُّ، عَنْ سُفْيَانَ، عَنْ السَّيِّدِيِّ، عَنْ عُبَيْدِ خَيْرٍ، عَنْ عَلِيٍّ

مَتْنِ حَدِيثٍ أَنَّهُ دَعَا بِكُوزٍ مِنْ مَاءٍ، ثُمَّ تَوَضَّأَ وَضُوءًا خَفِيفًا، ثُمَّ مَسَحَ عَلَى نَعْلَيْهِ، ثُمَّ قَالَ: هَكَذَا وَضُوءُ

رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِلظَّاهِرِ مَا لَمْ يُحَدِّثْ

\*\*\* (امام ابن خزیمہ بیسے کہتے ہیں:۔۔) ابویحیی محمد بن عبدالرحیم تراز۔۔ ابراہیم بن ابی الیث۔۔ عبید اللہ بن عبید الرحمن

اشجعی۔۔ سفیان۔۔ سدی (کے حوالے سے روایت نقل کرتے ہیں) عبد خیر حضرت علی رضی اللہ عنہ کے بارے میں بیان کرتے ہیں:

انہوں نے پانی کا ایک کوزہ منگوایا اور پھر مختصر وضو کرنے کے بعد پھر اپنے جوتوں پر مسح کر لیا پھر انہوں نے یہ بات ارشاد

فرمائی جس شخص کا وضو (باقی) ہو اور ابھی وضو نہ ٹوٹا ہو اس کے لئے نبی اکرم ﷺ کے وضو کا یہی طریقہ ہے۔

بَابُ ذِكْرِ أَخْبَارِ رُوَيْثٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْمَسْحِ عَلَى الرَّجُلَيْنِ مُجْمَلَةً،

غَلَطَ فِي الْاِخْتِجَاجِ بِهَا بَعْضُ مَنْ لَمْ يُنْعَمِ الرَّوَيْثَةُ فِي الْأَخْبَارِ، وَأَبَاحَ لِلْمُعَدِّثِ الْمَسْحَ عَلَى

الرَّجُلَيْنِ

باب 155: نبی اکرم ﷺ کے حوالے سے منقول ان روایات کا تذکرہ جو پاؤں پر مسح کے بارے میں ہیں

اور "مجم" طور پر منقول ہیں ان روایات سے استدلال کرنے میں اس شخص نے غلطی کی ہے جو احادیث میں غور و فکر

کرنے کی صلاحیت نہیں رکھتا۔

اور اس نے بے وضو شخص کے لئے پاؤں پر مسح کرنے کو مباح قرار دے دیا۔

201 - سند حدیث نا أَبُو زُهَيْرٍ عَبْدُ الْمَجِيدِ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الْمِصْرِيُّ، نا الْمُقْرِئِيُّ، نا سَعِيدُ بْنُ أَبِي أَنُوتَ،

عَنْ أَبِي الْأَسْوَدِ وَهُوَ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ مَوْلَى آلِ نَوْفَلٍ يَتِيمٌ عُرْوَةَ بْنِ الرَّبِيعِ، عَنْ عَبَّادِ بْنِ تَيْمٍ، عَنْ أَبِيهِ

قَالَ

مَتْنِ حَدِيثٍ رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَوَضَّأُ وَيَمْسَحُ الْمَاءَ عَلَى رِجْلَيْهِ

تَوْضِيعًا مُسْتَفًى. قَالَ أَبُو بَكْرٍ خَيْرٌ نَالِجٍ، عَنْ أَبِي عُمَرَ مِنْ هَذَا الْبَابِ

❦❦ (امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ کہتے ہیں:)-- ابو ہریرہ عبد المجید بن ابراہیم مصری-- مرقی-- سعید بن ابوالیوب-- ابو الاسود-- محمد بن عبد الرحمن-- عباد بن حمیم-- اپنے والد کے حوالے سے نقل کرتے ہیں وہ بیان کرتے ہیں: "میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو وضو کرتے ہوئے دیکھا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے پاؤں پر پانی کے ذریعے مسح کیا۔" امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ کہتے ہیں: نافع کی حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے حوالے سے نقل کردہ روایت بھی اسی باب سے تعلق رکھتی ہے۔

## بَابُ ذِكْرِ الدَّلِيلِ عَلَى أَنَّ مَسْحَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى الْقَدَمَيْنِ كَانَ وَهُوَ ظَاهِرٌ لَا مُحْدِثُ

باب 156: اس بات کی دلیل کا تذکرہ کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے جب پاؤں پر مسح کیا تھا

تو آپ با وضو حالت میں تھے بے وضو حالت میں نہیں تھے

202- سند حدیث: نَا يُوسُفُ بْنُ مُوسَى، نَا جَرِيرٌ، وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ، حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ عَلِيٍّ الْجُعْفِيُّ، عَنْ زَائِدَةَ كِلَاهُمَا، عَنْ مَنْصُورٍ، عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ مَيْسَرَةَ قَالَ: حَدَّثَنِي النَّزَالُ بْنُ سَبْرَةَ قَالَ: مَتَنُ حَدِيثٍ: صَلَّيْنَا مَعَ عَلِيٍّ الظُّهْرَ، ثُمَّ خَرَجْنَا إِلَى الرَّحْبَةِ قَالَ: فَدَعَا يَنَاءً فِيهِ شَرَابٌ فَآخَذَهُ فَمَضْمَضَ - قَالَ مَنْصُورٌ: أَرَاهُ قَالَ: وَاسْتَنْشَقَ - وَمَسَحَ وَجْهَهُ وَذِرَاعَيْهِ وَرَأْسَهُ وَقَدَمَيْهِ، ثُمَّ شَرِبَ فَضَلَّهُ وَهُوَ قَائِمٌ، ثُمَّ قَالَ: إِنَّ نَاسًا يَكْذِبُونَ أَنَّ يَشْرَبُوا وَهُمْ قِيَامٌ، إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَنَعَ مِثْلَ مَا صَنَعْتُ، وَقَالَ: هَذَا وَضُوءٌ مَنْ لَمْ يُحْدِثْ هَذَا لَفْظُ حَدِيثِ زَائِدَةَ

❦❦ (امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ کہتے ہیں:)-- یوسف بن موسیٰ-- جریر-- محمد بن رافع-- حسین بن علی جعفی-- زائدہ-- منصور-- عبد الملک بن میسرہ (کے حوالے سے روایت نقل کرتے ہیں:)

نزال بن سبرہ نے ہمیں یہ بات بتائی وہ کہتے ہیں: ہم نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کی اقتداء میں ظہر کی نماز ادا کی اور پھر ہم کھلے میدان میں آگئے راوی کہتے ہیں: حضرت علی رضی اللہ عنہ نے ایک برتن منگوا یا جس میں پانی موجود تھا انہوں نے اس میں سے پانی لیا اور پھر کھلی کی۔

منصور نامی راوی نے یہ الفاظ نقل کئے ہیں: میرا خیال ہے کہ ناک صاف کیا پھر انہوں نے اپنے دونوں بازو، چہرے اور سر کا مسح کیا دونوں پاؤں پر مسح کیا اور باقی بیچ جانے والے پانی کو کھڑے ہو کر پانی لیا پھر یہ بات ارشاد فرمائی: لوگ کھڑے ہو کر پانی پینے کو مکروہ سمجھتے ہیں جبکہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اسی طرح کیا تھا جس طرح میں نے کیا ہے۔

"آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے (یا حضرت علی رضی اللہ عنہ نے) ارشاد فرمایا: یہ اس شخص کا وضو ہے جو پہلے بے وضو نہ ہوا ہو۔"



یہ الفاظ زائدہ کے نقل کردہ ہیں۔

### بَابُ الرُّخْصَةِ فِي اسْتِعَانَةِ الْمُتَوَضِّئِ بِمَنْ يَصُبُّ عَلَيْهِ الْمَاءَ لِيَطْهَرَ

خِلَافَ مَذْهَبِ مَنْ يَتَوَقَّعُ مِنَ الْمُتَوَضِّئَةِ أَنَّ هَذَا مِنَ الْكِبَرِ

**باب 157:** وضو کرنے والے شخص کا ایسے شخص سے مدد لینے کی اجازت جو اس پر پانی بہا دے تاکہ وہ شخص وضو کر لے

یہ بات بعض صوفیاء کے موقف کے خلاف ہے جو اس بات کے قائل ہیں: ایسا کرنا تکبر ہے۔

**203 - سند حدیث:** نَا يُونُسُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلَى، أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ، أَخْبَرَنِي عَمْرُو بْنُ الْحَارِثِ، أَنَّ ابْنَ

شِهَابٍ، أَخْبَرَهُ عَنْ عَبَادِ بْنِ زِيَادٍ، عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الْمُغِيرَةِ بْنِ شُعْبَةَ، أَنَّهُ سَمِعَ أَبَاهُ يَقُولُ:

مَتْنِ حَدِيثٍ: سَكَبْتُ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِينَ تَوَضَّأَ فِي غُرْوَةٍ تَبْرُكٌ فَمَسَحَ عَلَى

الْخُفَّيْنِ

❦❦ (امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ کہتے ہیں)۔۔۔ یونس بن عبدالاعلیٰ۔۔۔ ابن وہب۔۔۔ عمرو بن حارث۔۔۔ ابن شہاب۔۔۔ عباد

بن زیاد۔۔۔ عروہ بن مغیرہ بن شعبہ (کے حوالے سے روایت نقل کرتے ہیں:) انہوں نے اپنے والد کو یہ بیان کرتے ہوئے سنا:

"غزوہ تبوک کے موقع پر جب نبی اکرم ﷺ وضو کرنے لگے تو میں نے آپ ﷺ پر پانی انڈیلا تھا آپ ﷺ نے

اپنے موزوں پر مسح کیا تھا۔"

### بَابُ الرُّخْصَةِ فِي وَضُوءِ الْجَمَاعَةِ مِنَ الْإِنَاءِ الْوَاحِدِ

**باب 158:** ایک ہی برتن کے ذریعے کئی افراد کے وضو کرنے کی اجازت

**204 - سند حدیث:** نَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ، نَا أَبُو أَحْمَدَ الزُّبَيْرِيُّ، نَا إِسْرَائِيلُ، عَنْ مَنْصُورٍ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ

عَلْقَمَةَ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ:

مَتْنِ حَدِيثٍ: إِنَّكُمْ تَعُدُّونَ الْآيَاتِ عَذَابًا، وَإِنَّا كُنَّا نَعُدُّهَا بَرَكَةً عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ

وَسَلَّمَ، قَدْ كُنَّا نَأْكُلُ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَنَحْنُ نَسْمَعُ تَسْبِيحَ الطَّعَامِ قَالَ: وَابْنُ النَّبِيِّ صَلَّى

حَدِيثُ 203 السنن الصغرى صب الخادم الماء على الرجل للوضوء رقم الحديث 78

حَدِيثُ 204 صحيح البخارى كتاب المناقب باب علامات النبوة فى الاسلام رقم الحديث 3406 الجامع للترمذى

ابواب المناقب عن رسول الله صلى الله عليه وسلم باب رقم الحديث 3651 سنن الدارمى باب ما اكرم الله النبي

صلى الله عليه وسلم من تفخير رقم الحديث 29 مشكل الآثار للطحاوى باب بيان مشكل ما روى عن اصحاب رسول

الله رقم الحديث 2864 مسند احمد بن حنبل مسند عبد الله بن مسعود رضى الله تعالى عنه رقم الحديث

4244 مسند ابى يعلى البوصلى مسند عبد الله بن مسعود رقم الحديث 5244 المعجم الصغير لطبرانى من اسمه عند

اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَأْنِي فَوَضَعَ يَدَهُ فِيهِ فَبَعَلَ الْمَاءَ يَتَّبِعُ مِنْ بَيْنِ أَصَابِعِهِ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: حَتَّى عَلَى الطَّهْرِ الْمُبَارَكِ، وَالْبَرَكَةُ مِنَ اللَّهِ حَتَّى تَوْضَأَنَا كُلُّنَا

❦❦ (امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ کہتے ہیں:)-- محمد بن بشار-- ابو احمد زہیری-- اسرائیل-- منصور-- ابراہیم-- علقمہ (کے

حوالے سے روایت نقل کرتے ہیں: (عبداللہ فرماتے ہیں:

تم لوگ ظاہر ہونے والی نشانیوں کو عذاب سمجھتے ہو حالانکہ نبی اکرم ﷺ کے زمانے میں ہم انہیں برکت شمار کرتے تھے ہم لوگ نبی اکرم ﷺ کے ہمراہ کھانا کھا رہے ہوتے تھے اور بعض اوقات کھانے کی تسبیح کی آواز سنا کرتے تھے۔

حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک مرتبہ نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں ایک برتن لایا گیا۔ آپ ﷺ نے اپنا دست مبارک اس میں رکھا تو آپ ﷺ کی انگلیوں کے درمیان میں سے پانی پھوٹنے لگا۔ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: برکت والے وضو کے پانی کی طرف آؤ اور برکت اللہ کی طرف سے ہے۔

راوی کہتے ہیں: ہم سب لوگوں نے وضو کر لیا۔

### بَابُ الرَّخْصَةِ فِي وُضُوءِ الرِّجَالِ وَالنِّسَاءِ مِنَ الْإِنَاءِ الْوَاحِدِ

باب 159: ایک ہی برتن کے ذریعے مردوں اور خواتین کے وضو کرنے کی اجازت

205- سند حدیث: نا محمد بن بشار، نا حماد بن مسعد، حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ، وَحَدَّثَنَا أَبُو هَاشِمٍ

زِيَادُ بْنُ أَيُّوبَ، وَأَحْمَدُ بْنُ مَنِيعٍ، وَمُؤَمَّلُ بْنُ هِشَامٍ قَالُوا: أَخْبَرَنَا إِسْمَاعِيلُ قَالَ زِيَادٌ، وَأَحْمَدُ قَالَ: أَخْبَرَنَا أَيُّوبُ، وَقَالَ مُؤَمَّلٌ، عَنْ أَيُّوبَ، وَحَدَّثَنَا عِمْرَانُ بْنُ مُوسَى، نا عَبْدُ الْوَارِثِ، عَنْ أَيُّوبَ، وَحَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلَى، أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ، أَنَّ مَالِكًا حَدَّثَهُ، كُلُّهُمْ عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ:

مَنْ حَدَّثَنَا رَأَيْتُ الرِّجَالَ وَالنِّسَاءَ يَتَوَضَّؤْنَ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ إِنَاءٍ وَاحِدٍ مَعَانِي أَحَادِيثِهِمْ سَوَاءً، وَهَذَا حَدِيثُ ابْنِ عَلِيٍّ

❦❦ (امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ کہتے ہیں:)-- محمد بن بشار-- حماد بن مسعد-- عبید اللہ بن عمر-- ابو ہاشم زیاد بن ایوب

-- احمد بن منیع-- مؤمل بن ہشام-- اسماعیل-- ایوب-- عمران بن موسیٰ-- عبد الوارث-- ایوب-- یونس بن عبد الاعلیٰ--

ابن وہب امام مالک-- نافع کے حوالے سے نقل کرتے ہیں حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا: نبی اکرم ﷺ کے زمانہ اقدس میں میں نے مردوں اور خواتین کو (یعنی مردوں اور ان کی بیویوں کو) دیکھا کہ وہ ایک ہی برتن سے وضو کر لیتے تھے۔

تمام روایات کا مفہوم ایک ہی ہے تاہم یہ الفاظ ابن علیہ نامی راوی کے نقل کردہ ہیں۔

حدیث 205 صحیح البخاری کتاب الوضوء باب وضوء الرجل مع امراته رقم الحدیث 189 سنن ابی داؤد کتاب

الطہارۃ باب الوضوء بفضل وضوء المرأة رقم الحدیث 72 سنن ابن ماجہ کتاب الطہارۃ وسننھا باب الرجل وامرأة

یتوضآن من إناء واحد رقم الحدیث 378 السنن الصغریٰ سورۃ البقرة باب وضوء الرجال والنساء جميعا رقم الحدیث

70 مسند احمد بن حنبل مسند عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما رقم الحدیث 4337

## جَمَاعُ أَبْوَابِ

### فُضُولِ التَّطْهِيرِ وَالِاسْتِحْبَابِ مِنْ غَيْرِ اِيجَابِ

ابواب کا مجموعہ: واجب قرار دیئے بغیر وضو کرنے کی فضیلت اور استحباب (کے بارے میں روایات)

بَابُ اسْتِحْبَابِ الْوُضُوءِ لِذِكْرِ اللَّهِ، وَإِنْ كَانَ الذِّكْرُ عَلَى غَيْرِ وَضُوءٍ مُبَاحًا

باب 160: اللہ کے ذکر کے لئے وضو کرنا مستحب ہے، اگرچہ بے وضو حالت میں ذکر کرنا مباح ہے۔

206 - سند حدیث: نَا أَبُو مُوسَى مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى، نَا عَبْدُ الْأَعْلَى، نَا سَعِيدٌ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنِ الْحَسَنِ، عَنْ

حُصَيْنِ بْنِ الْمُنْذِرِ -

توضیح روایت: قَالَ أَبُو بَكْرٍ: هُوَ ابْنُ أَبِي سَاسَانَ - عَنِ الْمُهَاجِرِ بْنِ قُفَيْدٍ بْنِ عُمَرَ بْنِ جُدْعَانَ،

متن حدیث: أَنَّهُ أَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ يَتَوَضَّأُ فَسَلَّمَ عَلَيْهِ، فَلَمْ يَرُدَّ عَلَيْهِ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى

اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتَّى تَوَضَّأَ، ثُمَّ اعْتَذَرَ إِلَيْهِ فَقَالَ: إِنِّي كَرِهْتُ أَنْ أَذْكَرَ اللَّهَ إِلَّا عَلَى طَهْرٍ أَوْ قَالَ: عَلَى طَهَارَةٍ،

وَكَانَ الْحَسَنُ يَأْخُذُ بِهِ

۱۔ امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ نے ”مغنی“ کے ذکر ہونے والے چند ابواب میں یہ بات بیان کی ہے کہ بعض امور ایسے ہیں جنہیں بے وضو حالت میں انجام دیا جاسکتا ہے لیکن اگر انہیں انجام دینے سے پہلے وضو کر لیا جائے تو یہ مستحب ہے۔ کیونکہ وضو کرنے کے بعد ان امور کو سرانجام دینے میں زیادہ فضیلت پائی جاتی ہے۔

(206) اس بات پر تمام فقہاء کا اتفاق ہے بے وضو حالت میں اللہ تعالیٰ کا ذکر کرنا شرعاً جائز ہے البتہ مستحب یہ ہے اللہ تعالیٰ کا ذکر بے وضو حالت میں کیا جائے گا اور اس مسئلے کی وضاحت امام ابن خزیمہ نے اگلے چند تراجم ابواب میں کی ہے۔

حدیث 206: صحیح ابن حبان 'كتاب الرقائق' باب قراءة القرآن 'ذكر خبر قد يوهم غير طيبة العلم من مظانه انه

مصدق رقم الحديث 803 'المستدرک علی الصحیحین للحاکم' کتاب الطهارة 'واما حدیث عائشة' رقم الحديث 542 'سنن

الدارمی' ومن کتاب الاستئذان' باب: اذا سلم علی الرجل وهو یبول' رقم الحديث 2597 'سنن ابی داؤد' کتاب

الطهارة' باب ايرد اسلام وهو یبول' رقم الحديث 16 'سنن ابن ماجه' کتاب الطهارة 'وسنها' باب الرجل یسلم علیه

وهو یبول' رقم الحديث 347 'السنن الصغری' کتاب الطهارة' ذکر الفطرة' رد السلام بعد الوضوء' رقم الحديث 38 'مصحف

ابن ابی شیمہ' کتاب الادب' ما قالوا فی الرجل یسلم علیه وهو یبول' رقم الحديث 25206 'شرح معانی الآثار

لطحاوی' باب التسمية علی الوضوء' رقم الحديث 73 'مسند احمد بن حنبل' حدیث المهاجر بن قنفذ' رقم الحديث

❦❦ (امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ کہتے ہیں:)--ابو موسیٰ محمد بن شنی--عبدالاعلیٰ--سعید--قردہ--حسن--صہبن بن منذر (کے حوالے سے روایت نقل کرتے ہیں: ) حضرت مہاجر بن قنفذ بن عمر بن جعدان رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

وہ نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے، نبی اکرم ﷺ اس وقت وضو کر رہے تھے انہوں نے نبی اکرم ﷺ کو سلام کیا، تو نبی اکرم ﷺ نے وضو مکمل کرنے سے پہلے سلام کا جواب نہیں دیا، پھر آپ ﷺ نے ان کے سامنے عذر بیان کرتے ہوئے ارشاد فرمایا: میں یہ بات پسند نہیں کرتا کہ میں بے وضو حالت میں اللہ تعالیٰ کا ذکر کروں۔

یہاں ایک لفظ کے بارے میں راوی کو شک ہے۔

حسن (شاید حسن بصری مراد ہیں) نے اس روایت کے مطابق فتویٰ دیا ہے۔

بَابُ ذِكْرِ الدَّلِيلِ عَلَى أَنَّ كَرَاهِيَةَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

لِذِكْرِ اللَّهِ عَلَى غَيْرِ طَهْرٍ كَانَتْ إِذَا الذِّكْرُ عَلَى طَهَارَةٍ أَفْضَلُ لَا أَنَّهُ غَيْرُ جَائِزٍ أَنْ يَذْكُرَ اللَّهُ عَلَى غَيْرِ طَهْرٍ، إِذِ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ كَانَ يَذْكُرُ اللَّهَ عَلَى كُلِّ أَحْيَانِهِ

باب 161: اس بات کی دلیل کا تذکرہ کہ نبی اکرم ﷺ نے بے وضو حالت میں اللہ تعالیٰ کے ذکر کو نا پسند کیا ہے کیونکہ با وضو حالت میں ذکر کرنا زیادہ فضیلت رکھتا ہے۔ ایسا نہیں ہے کہ بے وضو حالت میں ذکر کرنا جائز ہی نہیں ہے کیونکہ نبی اکرم ﷺ ہر حالت میں اللہ تعالیٰ کا ذکر کر لیا کرتے تھے۔

207- سند حدیث: نَامُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ بْنِ كُرَيْبٍ الْهَمْدَانِيُّ، وَعَلِيُّ بْنُ مُسْلِمٍ قَالَا: حَدَّثَنَا أَبُو أَبِي زَائِدَةَ، عَنْ خَالِدِ بْنِ سَلَمَةَ، عَنِ الْبَيْهَقِيِّ، عَنْ عُرْوَةَ، عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ:

مَتْنُ حَدِيثٍ: كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَذْكُرُ اللَّهَ عَلَى كُلِّ أَحْيَانِهِ هَذَا لَفْظُ حَدِيثِ أَبِي كُرَيْبٍ

❦❦ (امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ کہتے ہیں:)--محمد بن علاء بن کریم ہمدانی اور علی بن مسلم نے--ابن ابوزائدہ--خالد بن سلمہ--بہی--عروہ کے حوالے سے سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کا یہ بیان نقل کیا ہے:۔۔۔ نبی اکرم ﷺ ہر وقت اللہ تعالیٰ کا ذکر کرتے تھے۔

حدیث 207 صحیح مسلم، کتاب الحيض، باب ذكر الله تعالى في حال الجنابة وغيرها، رقم الحديث 584، صحيح ابن حبان، كتاب البرقاني، باب قراءة القرآن، ذكر خبر قد يوهم غير المتبحر في صناعة الحديث انه مضاد، رقم الحديث 802، سنن أبي داود، كتاب الطهارة، باب في الرجل يذكر الله تعالى على غير طهر، رقم الحديث 17، سنن ابن ماجه، كتاب الطهارة وسننها، باب ذكر الله عز وجل على الخلاء، رقم الحديث 300، شرح معاني الآثار للطحاوي، باب ذكر الحنب الحائض والذى ليس على وضوء، وقراءتهم القرآن، رقم الحديث 341، مسند احمد بن حنبل، المدح المستدرك من مسند الانصار، حديث السيدة عائشة رضي الله عنها، رقم الحديث 23884، مسند ابى يعلى الموصلى، مسند عائشة، رقم الحديث 4571

یہ ابو کریب کی نقل کردہ روایت کے الفاظ ہیں۔

## بَابُ الرُّخْصَةِ فِي قِرَاءَةِ الْقُرْآنِ، وَهُوَ أَفْضَلُ الذِّكْرِ عَلَى غَيْرِ وَضُوءٍ

باب 162: قرآن کی تلاوت جو سب سے افضل ذکر ہے اسے بے وضو حالت میں کرنے کی اجازت

208 - سند حدیث: نَا بُنْدَارٌ، نَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ، نَا شُعْبَةُ، عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ قَالَ: سَمِعْتُ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ

سَلَمَةَ قَالَ:

مَتْنُ حَدِيثٍ: دَخَلْتُ عَلَى عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ أَنَا وَرَجُلَانِ: رَجُلٌ مِنَّا، وَرَجُلٌ مِنْ بَنِي أَسَدٍ أَحْسَبُ، فَبَعَثَهُمَا وَجْهًا وَقَالَ: إِنَّكُمَا عَلِيجَانِ فَعَالِجَانِ دِينِكُمَا، ثُمَّ دَخَلَ الْمَخْرَجَ ثُمَّ خَرَجَ، فَأَخَذَ حَفْنَةً مِنْ مَاءٍ فَتَمَسَّحَ بِهَا ثُمَّ جَاءَ، فَقَرَأَ الْقُرْآنَ قِرَاءَةً فَانْكَرْنَا ذَلِكَ، فَقَالَ عَلِيٌّ: كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَأْتِي الْخَلَاءَ فَيُقْضَى الْحَاجَةُ، ثُمَّ يَخْرُجُ فَيَأْكُلُ مَعَنَا الْخُبْزَ وَاللَّحْمَ، وَيَقْرَأُ الْقُرْآنَ، وَلَا يَحْجُبُهُ عَنِ الْقُرْآنِ شَيْءٌ لَيْسَ الْجَنَابَةُ أَوْ لَا الْجَنَابَةُ

قَالَ: سَمِعْتُ أَحْمَدَ بْنَ الْمِقْدَامِ الْعِجْلِيَّ يَقُولُ: حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ الرَّبِيعِ، عَنْ شُعْبَةَ بِهَذَا الْحَدِيثِ قَالَ

شُعْبَةُ: هَذَا ثَلَاثُ رَأْسٍ مَالِي

تَوْضِيحُ مُصَنَّفٍ: قَالَ أَبُو بَكْرٍ: قَدْ كُنْتُ بَيِّنْتُ فِي كِتَابِ الْبُيُوعِ أَنَّ بَيْنَ الْمَكْرُوهِ وَبَيْنَ الْمُحَرَّمَ فَرْقَانِ، وَاسْتَدَلْتُ عَلَى الْفَرْقِ بَيْنَهُمَا يَقُولُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِنَّ اللَّهَ كَرِهَ لَكُمْ ثَلَاثًا، وَحَرَّمَ عَلَيْكُمْ ثَلَاثًا، كَرِهَ لَكُمْ قِيلَ وَقَالَ، وَكَثْرَةَ السُّؤَالِ، وَاضَاعَةَ الْمَالِ، وَحَرَّمَ عَلَيْكُمْ عُقُوقَ الْأُمَّهَاتِ، وَوَادَ الْبَنَاتِ، وَمَنْعَا رَهَائِ قَفَرِ بَيْنَ الْمَكْرُوهِ، وَبَيْنَ الْمُحَرَّمَ يَقُولُهُ فِي خَبَرِ الْمُهَاجِرِ بْنِ قُفَيْضٍ: كَرِهْتُ أَنْ أَذْكُرَ اللَّهَ إِلَّا عَلَى طَهْرٍ قَدْ يَجُوزُ أَنْ يَكُونَ إِنَّمَا كَرِهَ ذَلِكَ إِذِ الذِّكْرُ عَلَى طَهْرٍ أَفْضَلُ لَا أَنْ ذُكِرَ اللَّهُ عَلَى غَيْرِ طَهْرٍ مُحَرَّمٌ، إِذِ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ كَانَ يَقْرَأُ الْقُرْآنَ عَلَى غَيْرِ طَهْرٍ وَالْقُرْآنُ أَفْضَلُ الذِّكْرِ، وَقَدْ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَذْكُرُ اللَّهَ عَلَى كُلِّ أَحْيَانِهِ عَلَى مَا رَوَيْنَا عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا، وَقَدْ يَجُوزُ أَنْ تَكُونَ كَرَاهَتُهُ لِذِكْرِ اللَّهِ إِلَّا عَلَى طَهْرٍ ذِكْرُ اللَّهِ الَّذِي هُوَ قَرَضٌ عَلَى الْمَرْءِ دُونَ مَا هُوَ مُتَطَوِّعٌ بِهِ، فَإِذَا كَانَ ذِكْرُ اللَّهِ قَرَضًا لَمْ يُؤْذِ الْقَرَضُ عَلَى غَيْرِ طَهْرٍ حَتَّى يَتَطَهَّرَ، ثُمَّ يُؤْذِي ذَلِكَ الْقَرَضُ عَلَى طَهَارَةٍ؛ لِأَنَّ رَدَّ السَّلَامِ

حدیث 208 المستدرک علی الصحیحین للحاکم کتاب الطہارۃ واما حدیث عائشۃ رقم الحدیث 491 نس ابی داؤد

کتاب الطہارۃ باب فی الحنب یقرأ القرآن رقم الحدیث 201 شرح معانی الآثار للطحاوی باب ذکر الحب الحائض

واندق لیس علی وضوء وقرأ تهم القرآن رقم الحدیث 337 مسند احمد بن حنبل مسند الخلفاء الراشدين مسند علی

بن ابی طالب رضی اللہ عنہ رقم الحدیث 827 مسند الطحاوی احادیث علی بن ابی طالب بن عبد الصمد بن ہاشم بن

رقم الحدیث 102 مسند ابی یعلی الموصلی مسند علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ رقم الحدیث 389



قَرَضَ عِنْدَ أَكْثَرِ الْعُلَمَاءِ، فَلَمْ يَرُدَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ عَلَى غَيْرِ طَهْرٍ حَتَّى تَطَهَّرَ، ثُمَّ رَدَّ السَّلَامَ، فَأَمَّا مَا كَانَ الْمَرْءُ مُتَطَهِّرًا بِهِ مِنْ ذِكْرِ اللَّهِ وَلَوْ تَرَكَهُ فِي حَالِهِ هُوَ فِيهَا غَيْرُ طَاهِرٍ لَمْ يَكُنْ عَلَيْهِ إِعَادَتُهُ فَلَهُ أَنْ يَذْكُرَ اللَّهَ مُتَطَهِّرًا بِالذِّكْرِ، وَإِنْ كَانَ غَيْرَ مُتَطَهِّرٍ

❦❦ (امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ کہتے ہیں:۔۔ ہزار۔۔ محمد بن جعفر۔۔ شعبہ۔۔ عمرو بن مرہ) کے حوالے سے روایت نقل کرتے ہیں: حضرت عبداللہ بن مسلمہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

میں حضرت علی بن ابوطالب رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوا، میرے ہمراہ دو آدمی بھی تھے، ایک ہماری قوم سے تعلق رکھتا تھا، ایک بنو اسد سے تعلق رکھتا تھا، میرا خیال ہے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے انہیں کسی خاص سمت میں روانہ کیا تھا، آپ نے ارشاد فرمایا: تم دونوں مضبوط ہو اور اپنے دین کے حوالے سے مضبوط رہنا، پھر آپ قضائے حاجت کے لئے تشریف لے گئے، پھر آپ واپس تشریف لائے، تو آپ نے پانی کا چلو لے کر اس کے ذریعے مسح کیا اور پھر تشریف لے آئے اور قرآن کی تلاوت کی، ہمیں یہ بات اچھی نہیں لگی۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: نبی اکرم ﷺ قضائے حاجت کے لئے تشریف لے جاتے تھے، قضائے حاجت کرتے تھے اور پھر تشریف لا کر ہمارے ساتھ روٹی اور گوشت کھا لیتے تھے اور پھر قرآن کی تلاوت کر لیتے تھے۔

جنابت کے علاوہ اور کوئی چیز آپ ﷺ کے لئے قرآن کے حوالے سے رکاوٹ نہیں بنتی تھی (یہاں اغاظ میں راوی کو شک ہے) ”جنابت کے سوا“۔

شعبہ اس روایت کو نقل کر کے کہتے ہیں: یہ میرے مال کا تہائی حصہ ہے۔

(امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ کہتے ہیں: میں ”کتاب البیوع“ میں یہ بات بیان کر چکا ہوں کہ مکروہ اور حرام چیز کے درمیان فرق ہے اور میں نے اس فرق پر نبی اکرم ﷺ کے ایک فرمان کے ذریعے استدلال کیا ہے، اللہ تعالیٰ نے تمہارے لئے تین چیزوں کو ناپسند کیا اور اس نے تمہارے لئے تین چیزوں کو حرام قرار دیا، اس نے فضول بحث کرنے، بکثرت مانگنے اور مال کو ضائع کرنے کو ناپسندیدہ قرار دیا اور اس نے ماں کی نافرمانی اور بیٹیوں کو زندہ درگور کرنے اور روکنے اور لے آنے کو حرام قرار دیا ہے۔

تو نبی اکرم ﷺ نے یہاں مکروہ اور حرام کے درمیان فرق کیا ہے جو اس روایت سے ثابت ہے، جو حضرت مہاجر بن قنفذ رضی اللہ عنہ نے نقل کی ہے۔

”مجھے یہ بات مکروہ لگی کہ میں بے وضو حالت میں اللہ کا ذکر کروں“۔

تو اس بات کا امکان موجود ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے اسے اس لئے مکروہ سمجھا ہو کہ بے وضو حالت میں ذکر کرنا زیادہ فضیلت رکھتا ہے۔ اس کا یہ مطلب نہیں ہے کہ بے وضو حالت میں اللہ کا ذکر کرنا حرام ہے، کیونکہ نبی اکرم ﷺ بعض اوقات بے وضو حالت میں قرآن کی تلاوت کر لیتے تھے اور قرآن سب سے افضل ذکر ہے، اسی طرح نبی اکرم ﷺ ہر حالت میں اللہ کا ذکر کیا کرتے تھے، جیسا کہ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کے حوالے سے یہ روایت نقل کی گئی ہے۔

تو اس بات کا بھی امکان موجود ہے کہ بے وضو حالت میں اللہ تعالیٰ کے ذکر کو ناپسند کرنا اس سے مراد اللہ کا وہ ذکر ہو جو آدمی پر

فرض ہے اور وہ ذکر نہ ہو جو نفل ہے کیونکہ اللہ کا ذکر کرنا فرض ہو جائے تو جب تک آدمی وضو نہیں کر لیتا اس وقت تک بے وضو حالت اس فرض کو ادا نہیں کر سکتا پھر آدمی با وضو حالت میں ہی اس فرض کو ادا کر سکتا ہے تو اکثر علماء کے نزدیک کیونکہ سلام کا جواب دینا فرض ہے اس لئے نبی اکرم ﷺ نے بے وضو حالت میں سلام کا جواب نہیں دیا جب تک آپ ﷺ نے وضو کر نہیں لیا پھر اس کے بعد آپ ﷺ نے سلام کا جواب دیا جہاں تک آدمی کے نفلی طور پر اللہ تعالیٰ کا ذکر کرنے کا تعلق ہے تو اگر آدمی اس ذکر کو ایسی حالت میں ترک کر دیتا ہے جب وہ بے وضو ہو تو وہ دوبارہ اس پر کرنا لازم نہیں ہوگا اور آدمی کو اس بات کا حق حاصل ہے کہ وہ نفلی طور پر اللہ تعالیٰ کا ذکر کر سکتا ہے اگرچہ وہ بے وضو حالت میں ہو۔

## بَابُ اسْتِحْبَابِ الْوُضُوءِ لِلدُّعَاءِ، وَمَسْأَلَةُ اللَّهِ لِيَكُونَ الْمَرْءُ طَاهِرًا عِنْدَ الدُّعَاءِ وَالْمَسْأَلَةُ

باب 163: اللہ تعالیٰ سے دعا کرنے اور کچھ مانگنے کے لئے وضو کرنا مستحب ہے

تاکہ دعا کرتے ہوئے اور مانگتے ہوئے آدمی با وضو حالت میں ہو

209 - سند حدیث: نَا الرَّبِيعُ بْنُ سُلَيْمَانَ، نَا شُعَيْبُ بْنُ يَعْنَى ابْنَ اللَّيْثِ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي سَعِيدٍ، عَنْ عَمْرِو

بْنِ سُلَيْمٍ الزُّرَقِيِّ، عَنْ عَاصِمِ بْنِ عَمْرٍو، عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ أَنَّهُ قَالَ:

مَنْ حَدَّثَنَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتَّى إِذَا كُنَّا بِالْحَرَّةِ بِالسَّقِيَا الَّتِي كَانَتْ لِسَعِيدِ

بْنِ أَبِي وَقَّاصٍ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: انْتَوَيْتُمْ بِوُضُوءٍ. فَلَمَّا تَوَضَّأْنَا قَامَ فَاسْتَقْبَلَ الْقِبْلَةَ، ثُمَّ كَبَّرَ،

ثُمَّ قَالَ: أَيُّ إِبْرَاهِيمَ كَانَ عَبْدُكَ وَخَلِيلُكَ وَدَعَاكَ لِأَهْلِ مَكَّةَ، وَأَنَا مُحَمَّدٌ عَبْدُكَ وَرَسُولُكَ أَذْعُوكَ لِأَهْلِ

الْمَدِينَةِ، أَنْ تَبَارِكَ لَهُمْ فِي مَدِينِهِمْ وَصَاعِيهِمْ مِثْلَ مَا بَارَكْتَ لِأَهْلِ مَكَّةَ مَعَ الْبُرْكَاتِ بَرَكَاتٍ

❦ (امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ کہتے ہیں: -- ربیع بن سلیمان -- شعیب بن لیث -- سعید بن ابوسعید -- عمرو بن سلیم

زرقی -- عاصم بن عمرو) کے حوالے سے روایت نقل کرتے ہیں: حضرت علی بن ابوطالب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

ہم لوگ نبی اکرم ﷺ کے ہمراہ روانہ ہوئے یہاں تک کہ جب "حرہ" کے مقام پر پہنچے جو "سقیہ" میں ہے جو حضرت سعد بن

ابی وقاص رضی اللہ عنہ کی زمین ہے تو نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: میرے پاس وضو کا پانی لے آؤ جب آپ ﷺ نے وضو کر لیا تو

آپ ﷺ کھڑے ہوئے قبلہ کی طرف رخ کیا پھر آپ ﷺ نے تکبیر کہی پھر آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: "میرے جدا مجد حضرت

ابراہیم علیہ السلام تیرے بندے اور تیرے خلیل تھے انہوں نے تجھ سے اہل مکہ کے لئے دعا کی تھی اور میں محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) تیرا بندہ اور تیرا

رسول ہوں اور میں اہل مدینہ کے لئے دعا کرتا ہوں کہ تو ان کے "مد" اور ان کے "صاع" میں اسی کی مانند برکت رکھ دے جیسے تو

نے اہل مکہ کے لئے برکت رکھی تھی اور اس برکت کے ہمراہ دو برکتیں مزید ہوں۔"

حدیث 209 صحیح ابن حبان کتاب الحج باب ذکر البیان بان المصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم ہذا دعا لاهل

الحدیث 3806 مسند احمد بن حنبل مسند الخلفاء الراشدين مسند علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ رقم الحدیث

920 السنن الکبریٰ لسنائی کتاب المناسک اشعار الہدیٰ مکوال اهل المدينة رقم الحدیث 4141

210 - وَقَالَ ابْنُ أَبِي ذَنْبٍ فِي هَذِهِ الْقِصَّةِ، عَنْ سَعِيدٍ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي قَتَادَةَ، عَنْ أَبِيهِ،  
مَتْنُ حَدِيثٍ: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَوَضَّأَ، ثُمَّ صَلَّى بِأَرْضِ سَعِيدٍ، فَلَذَكَرَ الْقِصَّةَ  
نَابُذَارًا، وَمُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى قَالَ: نَا عُمَانُ بْنُ عُمَرَ قَالَ ابْنُ أَبِي ذَنْبٍ: وَقَالَ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى قَالَ:  
أَخْبَرَنَا ابْنُ أَبِي ذَنْبٍ

210- ابن ابوذنب نے یہ واقعہ -- سعید -- عبد اللہ بن ابوقنادہ کے حوالے سے ان کے والد سے نقل کیا ہے (وہ بیان کرتے

ہیں)

”نبی اکرم ﷺ نے وضو کیا پھر آپ ﷺ نے حضرت سعد بن ابی وقاص کی زمین پر نماز ادا کی۔“  
اس کے بعد راوی نے پورا واقعہ بیان کیا ہے اور یہاں ایک اور سند ہے۔

### بَابُ اسْتِحْبَابِ وَضُوءِ الْجُنُبِ إِذَا أَرَادَ النَّوْمَ

باب 164: جنبی شخص جب سونے کا ارادہ کرے تو اس کے لئے وضو کرنا مستحب ہے

211 - سَنَدُ حَدِيثٍ: نَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدَةَ، أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ دِينَارٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، عَنْ عُمَرَ  
مَتْنُ حَدِيثٍ: أَنَّهُ سَأَلَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَيْنَامُ أَحَدُنَا وَهُوَ جُنُبٌ؟ قَالَ: يَنَامُ وَيَتَوَضَّأُ إِنْ

شَاءَ

❦ ❦ (امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ کہتے ہیں: -- احمد بن عبدہ -- سفیان -- عبد اللہ بن دینار) کے حوالے سے روایت نقل  
کرتے ہیں: حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں:

انہوں نے نبی اکرم ﷺ سے دریافت کیا: کیا کوئی جنبی شخص جنابت کی حالت میں سو سکتا ہے؟ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اگر وہ  
1210 اس بات پر تمام فقہاء کا اتفاق ہے جنبی شخص کے لئے یہ بات مستحب ہے اگر وہ سونے سے پہلے غسل نہیں کرتا تو پھر وہ وضو کر کے سوئے کیونکہ نبی  
اکرم ﷺ نے اسی بات کی ترغیب دی ہے۔

البتہ اگر کوئی جنبی شخص وضو کئے بغیر سو جاتا ہے تو اس میں شرعاً کوئی گناہ نہیں ہے تاہم جنبی کے لئے یہ بات ضروری ہے وہ شرمگاہ پر لگی ہوئی  
نچاست کو دھو لے اور یہاں وضو کرنے سے مراد نماز کی طرح کا وضو کرنا ہے۔

اسی طرح جنبی شخص جنابت کی حالت میں اگر کوئی چیز کھانے کا ارادہ کرتا ہے تو اس کے لئے یہ بات مستحب قرار دی گئی ہے وہ کوئی چیز کھانے یا  
پینے سے پہلے وضو کر لے۔

حدیث 211 الجامع لمترمذی ابواب الطہارۃ عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم باب فی الوضوء للجنب اذا اراد ان  
ینام رقم الحدیث 114 السنن الکبریٰ للنسائی کتاب عشرة النساء ذکر اختلاف المقلین لخير عبد الله بن عمر فی ذلك  
رقم الحدیث 877 مسند احمد بن حنبل مسند الخلفاء الراشدين اول مسند عمر بن الخطاب رضى الله عنه رقم  
الحدیث 105 صحيح ابن حبان کتاب الطہارۃ باب احکام الجنب ذکر البیان بان الوضوء للجنب اذا اراد النوم ليس  
بامر مريض رقم الحدیث 1232

چاہے تو وضو کر کے سو سکتا ہے۔

**212 -** سند حدیث: نَا بِه سَعِيدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْمَخْزُومِيُّ، نَا سُفْيَانُ بِهِذَا الْإِسَادِ، فَقَالَ:

متن حدیث: اَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ سَأَلَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَيَنَامُ أَحَدُنَا وَهُوَ جُنُبٌ؟ قَالَ:

إِذَا أَرَادَ أَنْ يَنَامَ فَلْيَتَوَضَّأْ

﴿﴾ (امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ کہتے ہیں:) سعید بن عبد الرحمن مخزومی نے سفیان کے حوالے سے اسی سند کے ساتھ یہ روایت

نقل کی ہے (جس میں یہ الفاظ ہیں):

حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے نبی اکرم ﷺ سے سوال کیا: کیا کوئی شخص جنابت کی حالت میں سو سکتا ہے؟ نبی اکرم ﷺ

نے فرمایا: جب وہ سونے کا ارادہ کرے تو اسے وضو کرنا چاہئے۔

**بَابُ ذِكْرِ الدَّلِيلِ عَلَى أَنَّ الْوُضُوءَ الَّذِي أُمِرَ بِهِ الْجُنُبُ لِلنَّوْمِ كَوُضُوءِ الصَّلَاةِ**

إِذَا الْعَرَبُ قَدْ تَسَمَّى غَسَلَ الْيَدَيْنِ وَضُوءًا

**باب 165:** اس بات کی دلیل کا تذکرہ کہ جنبی شخص کو سوتے وقت جس وضو کے کرنے کا حکم دیا گیا ہے

وہ نماز کے وضو کی مانند ہے کیونکہ بعض اوقات عرب ہاتھ دھونے کے لئے بھی لفظ ”وضو“ استعمال کرتے ہیں

**213 -** سند حدیث: نَا عَبْدُ الْجَبَّارِ بْنُ الْعَلَاءِ، نَا سُفْيَانُ قَالَ: حَفِظَاهُ مِنَ الزُّهْرِيِّ، أَخْبَرَنَا أَبُو سَلَمَةَ، عَنْ

عَائِشَةَ قَالَتْ:

متن حدیث: كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا أَرَادَ أَنْ يَنَامَ وَهُوَ جُنُبٌ تَوَضَّأَ وَضُوءَهُ لِلصَّلَاةِ

﴿﴾ (امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ کہتے ہیں:) -- عبد الجبار بن علاء، -- سفیان -- زہری -- ابو سلمہ کے حوالے سے سیدہ

عائشہ رضی اللہ عنہا کا یہ بیان نقل کیا ہے

نبی اکرم ﷺ جب جنابت کی حالت میں سونے کا ارادہ کرتے تھے تو آپ ﷺ (پہلے) نماز کے وضو کی طرح وضو کیا کرتے

تھے۔

**بَابُ اسْتِحْبَابِ غَسْلِ الذِّكْرِ مَعَ الْوُضُوءِ إِذَا أَرَادَ الْجُنُبُ النَّوْمَ**

**باب 166:** جب جنبی شخص سونے کا ارادہ کر لے تو اس کے لئے وضو کے ساتھ شرم گاہ کو دھولینا بھی مستحب ہے

**214 -** سند حدیث: نَا أَبُو مُوسَى، حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ دِينَارٍ قَالَ

سَمِعْتُ ابْنَ عُمَرَ يَقُولُ:

متن حدیث: سَأَلَ عُمَرُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تُصَيَّنِي الْجَنَابَةُ بِاللَّيْلِ فَمَا أَصْنَعُ؟ قَالَ: اغْسِلْ

ذَكَرَكَ وَتَوَضَّأْ، ثُمَّ ارْقُدْ

❦ (امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ کہتے ہیں:)-- ابو موسیٰ -- محمد بن جعفر -- شعبہ -- عبد اللہ بن دینار (کے حوالے سے روایت نقل کرتے ہیں: ) حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں:

حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے نبی اکرم ﷺ سے دریافت کیا: مجھے رات کے وقت بھی جنابت لاحق ہو جاتی ہے تو میں کیا کروں؟ تو نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: تم اپنی شرم گاہ کو دھو کر وضو کرو اور پھر سو جاؤ۔

### بَابُ اسْتِحْبَابِ الْوُضُوءِ لِلْجُنُبِ إِذَا أَرَادَ الْأَكْلَ

باب 167: جنبی شخص جب کچھ کھانے کا ارادہ کرے تو اس کے لئے وضو کرنا مستحب ہے

215 - سند حدیث: نَا مَسْلَمُ بْنُ جُنَادَةَ، نَا وَكِيعٌ، عَنْ شُعْبَةَ، عَنِ الْحَكِيمِ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ، عَنِ الْأَسْوَدِ، عَنْ

عَائِشَةَ

متن حدیث: أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا أَرَادَ أَنْ يَأْكُلَ أَوْ يَنَامَ وَهُوَ جُنُبٌ تَوَضَّأَ

❦ (امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ کہتے ہیں:)-- سلم بن جنادہ -- وکیع -- شعبہ -- حکم -- ابراہیم -- اسود کے حوالے سے نقل کرتے ہیں: سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں:

نبی اکرم ﷺ جب جنابت کی حالت میں کھانے یا سونے کا ارادہ کرتے تو آپ ﷺ وضو کر لیتے تھے۔

### بَابُ اسْتِحْبَابِ الْوُضُوءِ عِنْدَ النَّوْمِ، وَإِنْ لَمْ يَكُنِ الْمَرْءُ جُنُبًا لِيَكُونَ مَبِيتُهُ عَلَى طَهَارَةٍ

باب 168: سوتے وقت وضو کرنا مستحب ہے۔ اگرچہ آدمی اس وقت جنبی نہ ہو

تاکہ اس کی رات با وضو حالت میں بسر ہو

216 - سند حدیث: نَا يُوسُفُ بْنُ مُوسَى، نَا جَرِيرٌ، عَنْ مَنصُورٍ، عَنْ سَعْدِ بْنِ عُبَيْدَةَ قَالَ: حَدَّثَنِي الْبَرَاءُ بْنُ

عَازِبٍ، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ:

متن حدیث: إِذَا آتَيْتَ مَضْجِعَكَ فَتَوَضَّأْ وَضُوءَكَ لِلصَّلَاةِ، ثُمَّ اضْطَجِعْ عَلَى شِقِّكَ الْيَمَنِ، ثُمَّ ذَكَرَ الْحَدِيثَ.

حدیث 216 صحیح البخاری کتاب الوضوء باب فضل من بات على الوضوء رقم الحدیث 243 'صحیح مسلم' کتاب الذکر والدعاء والتوبة والاستغفار باب ما يقول عند النوم واخذ المضجع رقم الحدیث 4991 'صحیح ابن حبان' کتاب الزیة والتطییب باب آداب النوم ذکر البیان بان هذا الامر بهذا الدعاء انما امر للأخذ مضجعه رقم الحدیث 5613 سنن ابی داؤد کتاب الادب ابواب النوم باب ما يقال عند النوم رقم الحدیث 4410 الجامع للترمذی ابواب الدعوات عن رسول الله صلى الله عليه وسلم باب في انتظار الفرج وغير ذلك رقم الحدیث 3583 السنن الکبری للنسائی کتاب عمل ایوم واللیلة ذکر الاختلاف على منصور في هذا الحدیث رقم الحدیث 10215 مشکل الآثار لطحاوی باب بیان مشکل ما روی عن رسول الله صلى الله عليه وسلم رقم الحدیث 959



توضیح حدیث: وَقَالَ أَبُو بَكْرٍ: هَذِهِ اللَّفْظَةُ إِذَا آتَيْتَ مَضْجَعَكَ مِنَ الْجَنَسِ الَّذِي تَقُولُ إِنَّ الْعَرَبَ تَقُولُ: إِذَا فَعَلْتَ كَذَا، تُرِيدُ إِذَا أَرَدْتَ فِعْلَ ذَلِكَ الشَّيْءِ كَقَوْلِهِ جَلَّ وَعَلَا: (يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا إِذَا قُمْتُمْ إِلَى الصَّلَاةِ) (المائدة: ۴) وَمَعْنَاهُ إِذَا أَرَدْتُمْ الْقِيَامَ إِلَى الصَّلَاةِ

❖❖ (امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ کہتے ہیں:)-- یوسف بن موسیٰ-- جریر-- منصور-- سعد بن عبیدہ (کے حوالے سے روایت نقل کرتے ہیں:) حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں: "جب تم اپنے بستر پر جاؤ تو نماز کے وضو کی طرح وضو کرو پھر دائیں پہلو کے بل لیٹ جاؤ۔" اس کے بعد راوی نے یہ حدیث ذکر کی ہے۔

امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں: روایت کے یہ الفاظ "جب تم اپنے بستر پر جاؤ" یہ کلام کی اس نوعیت سے تعلق رکھتے ہیں جس کے بارے میں ہم یہ بیان کر چکے ہیں عرب یہ کہتے ہیں: جب تو ایسا کرے اس سے مراد یہ ہوتا ہے کہ جب تم اس کام کا ارادہ کرو اس کی مثال اللہ تعالیٰ کا یہ فرمان "اے ایمان والو! جب تم نماز کے لئے کھڑے ہو" اس سے مراد یہ ہے کہ جب تم نماز کے لئے کھڑے ہونے کا ارادہ کرو۔

**بَابُ ذِكْرِ الدَّلِيلِ عَلَى أَنَّ الْوُضُوءَ الَّذِي أَمَرَ بِهِ الْجَنْبُ لِلْأَكْلِ كَوُضُوءِ الصَّلَاةِ سَوَاءٌ**  
**باب 169:** اس بات کی دلیل کا تذکرہ کہ جنبی شخص کو کھانے کے لئے جس وضو کا حکم دیا گیا ہے وہ نماز کے وضو کی مانند ہے۔

**217- سند حدیث:** نَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى، وَالْعَبَّاسُ بْنُ أَبِي طَالِبٍ قَالَا: حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ أَبَانَ الْوَرَّاقُ، مَدَنِيٌّ أَبُو أُوَيْسٍ الْمَدَنِيُّ، عَنْ شُرَحْبِيلَ وَهُوَ ابْنُ سَعْدٍ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ: مَتْنُ حَدِيثٍ: سَأَلَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْجَنْبِ هَلْ يَأْكُلُ أَوْ يَنَامُ؟ قَالَ: إِذَا تَوَضَّأَ وَضُوءَهُ لِلصَّلَاةِ

❖❖ (امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ کہتے ہیں:)-- محمد بن یحییٰ اور عباس بن ابوطالب-- اسماعیل بن ابان وراق-- ابو اویس مدنی-- شرحبیل-- ابن سعد (کے حوالے سے روایت نقل کرتے ہیں:) حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں نبی اکرم ﷺ سے جنبی شخص کے بارے میں دریافت کیا گیا: وہ کھا سکتا ہے یا سو سکتا ہے؟ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: جب وہ نماز کے وضو کی طرح وضو کر لے۔ (تو پھر وہ ایسا کر سکتا ہے)

**بَابُ ذِكْرِ الدَّلِيلِ عَلَى أَنَّ الْأَمْرَ بِالْوُضُوءِ لِلْجَنْبِ عِنْدَ إِرَادَةِ الْأَكْلِ أَمْرٌ نَذْبٍ وَإِرْشَادٍ**  
**وَفَضِيلَةٍ وَإِبَاحَةٍ**

**باب 170:** اس بات کی دلیل کا تذکرہ کہ جنبی شخص کو کھانے کے ارادے کے وقت جس وضو کا حکم دیا گیا ہے وہ

استحباب اور ارشاد کے اعتبار سے ہے۔ فضیلت اور مباح ہونے کے حوالے سے ہے

**218 -** سند حدیث: نَا عَلِيُّ بْنُ خَثْمَرٍ، أَخْبَرَنَا عِيسَى بْنُ يُونُسَ، عَنْ يُونُسَ بْنِ يَزِيدَ الْأَيْلِيِّ، عَنْ الزُّهْرِيِّ، عَنْ عُرْوَةَ، عَنْ عَائِشَةَ،

متن حدیث: أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا أَرَادَ أَنْ يَطْعَمَ وَهُوَ جُنُبٌ غَسَلَ يَدَيْهِ ثُمَّ طَعِمَ  
 (امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ کہتے ہیں:۔۔۔ علی بن خثرم۔۔۔ عیسیٰ ابن یونس۔۔۔ یونس بن یزید الايلي۔۔۔ ابن شہاب زہری  
 ۔۔۔ عروہ کے حوالے سے نقل کرتے ہیں سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں:

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جنابت کی حالت میں کچھ کھانے کا ارادہ کرتے تھے تو دونوں ہاتھ دھو کر کھا لیتے تھے۔

**بَابُ ذِكْرِ الدَّلِيلِ عَلَى أَنَّ جَمِيعَ مَا ذَكَرْتُ مِنَ الْآبَوَابِ مِنْ وُضُوءٍ**  
**الاسْتِحْبَابِ عَلَى مَا ذَكَرْتُ، أَنَّ الْأَمْرَ بِالْوُضُوءِ مِنْ ذَلِكَ كُفْلُهُ أَمْرٌ نَذْبٌ وَارْشَادٌ وَقَضِيَّةٌ، لَا أَمْرٌ**  
**فَرَضٍ وَاجِبٍ**

قَالَ أَبُو بَكْرِ، خَبَرُ ابْنِ عَبَّاسٍ، أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: إِنَّمَا أُمِرْتُ بِالْوُضُوءِ إِذَا قُمْتُ  
 إِلَى الصَّلَاةِ

**باب 171:** اس بات کی دلیل کا تذکرہ کہ میں نے وضو کے مستحب ہونے کے بارے میں جو روایات  
 ان ابواب میں ذکر کی ہیں ان تمام روایات میں وضو کا حکم استحباب ارشاد اور فضیلت کے اعتبار سے ہے، فرض اور  
 واجب ہونے کے حوالے سے نہیں ہے۔

(امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ کہتے ہیں:) حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کے حوالے سے منقول روایت میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے یہ  
 الفاظ ہیں:

مجھے وضو کا حکم اس وقت دیا گیا ہے جب آپ نماز کے لئے کھڑے ہوں۔

**بَابُ اسْتِحْبَابِ الْوُضُوءِ عِنْدَ مُعَاوَدَةِ الْجَمَاعِ بِلَفْظٍ مُجْمَلٍ غَيْرِ مُفَسَّرٍ**

**باب 172:** دوبارہ صحبت کرنے کے وقت وضو کرنا مستحب ہے یہ حکم ایک ”مجمل“ روایت کے ذریعے ثابت ہے  
 جس کی وضاحت نہیں کی گئی

**219 -** سند حدیث: نَا عَبْدُ الْجَبَّارِ بْنُ الْعَلَاءِ، نَا سُفْيَانُ، عَنْ عَاصِمٍ، وَحَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الدَّورَقِيُّ،  
 نَا مَرْوَانَ السُّفَرَارِيَّ، أَخْبَرَنَا عَاصِمُ الْأَخْوَلُ، وَحَدَّثَنَا سَلَمُ بْنُ جُنَادَةَ، نَا حَفْصُ بْنُ عِيَاثٍ، عَنْ عَاصِمٍ، وَحَدَّثَنَا  
 الصَّنَعَائِي، نَا حَالِدُ بْنُ يَغْيَى ابْنُ الْحَارِثِ، نَا شُعْبَةُ، أَخْبَرَنِي عَاصِمٌ قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا الْمُتَوَكِّلِ يَحْكِي، عَنْ أَبِي

سَعِيدٌ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ:

مَنْ حَدِيثٌ إِذَا أَنَى أَخَذَ كُمْ أَهْلَهُ، ثُمَّ أَرَادَ الْعُودَ فَلْيَتَوَضَّأْ

هَذَا حَدِيثُ الصَّنْعَانِيِّ، وَقَالَ الْآخَرُونَ: عَنْ أَبِي الْمُتَوَكِّلِ

❦ ❦ (امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ کہتے ہیں:)-- عبد الجبار بن علاء-- سفیان-- عاصم-- یعقوب بن ابراہیم دورق--

مروان الغزالی-- عاصم الاحول-- سلم بن جناود-- حفص بن غیاث-- عاصم-- صنعانی-- خالد بن حارث-- شعبہ-- عاصم

-- ابو متوکل (کے حوالے سے روایت نقل کرتے ہیں: حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

جب کوئی شخص اپنی بیوی کے پاس آئے (یعنی اس کے ساتھ صحبت کرے) پھر اگر دوبارہ وہ یہ عمل کرنا چاہے تو پہلے وضو

کرے۔

روایت کے یہ الفاظ صنعانی کے نقل کردہ ہیں دیگر راویوں نے یہ بات نقل کی ہے: یہ ابو متوکل سے منقول ہے۔

بَابُ ذِكْرِ الدَّلِيلِ عَلَى أَنَّ الْوُضُوءَ لِلْمُعَاوَذَةِ لِلْجَمَاعِ كَوُضُوءِ الصَّلَاةِ

باب 173: اس بات کی دلیل کا تذکرہ کہ دوبارہ صحبت کرنے والے شخص نے جو وضو کرنا ہے

وہ نماز کے وضو کی مانند ہوگا

(219) جب کوئی شخص بیوی کے ساتھ صحبت کر لیتا ہے تو وہ شرعی طور پر جنبی ہو جاتا ہے اور جنبی شخص کے لئے مطلق طور پر یہ حکم ہے جب وہ کوئی دوسرا کام

کرنے لگے تو اس کے لئے یہ بات مستحب ہے دو پہلے وضو کرے۔

جیسے اگر وہ کچھ کھانا چاہتا ہو یا پینا چاہتا ہو یا سونا چاہتا ہو تو اسے وضو کر لینا چاہئے۔ اسی طرح اگر جنبی شخص دوبارہ اپنی بیوی کے ساتھ صحبت کرنا

چاہتا ہے تو اس کے لئے یہ بات مستحب قرار دی گئی ہے وہ پہلے نماز کے وضو کی طرح وضو کرے تاہم ایسا کرنا مستحب ہے۔

حدیث 219: صحیح البخاری کتاب الوضوء باب من لم ير الوضوء الا من المخرجين: من القبل رقم الحديث: 177

صحیح مسلم کتاب الحيض باب جواز نوم الجنب واستحباب الوضوء له رقم الحديث: 492 صحیح ابن حبان کتاب

الطهارة باب احكام الجنب ذكر العلة التي من اجلها امر بهذا الامر رقم الحديث: 1227 المستدرک علی الصحيحين

للاحكام کتاب الطهارة واما حديث عائشة رقم الحديث: 492 سنن ابی داود کتاب الطهارة باب الوضوء لمن اراد ان

يعود رقم الحديث 193 سنن ابن ماجه کتاب الطهارة وستنها ابواب التيمم باب في الحب رقم الحديث

584 الجامع لمترومزي ابواب الطهارة عن رسول الله صلى الله عليه وسلم باب ما جاء اذا اراد ان يعود توضع رقم

الحديث 135 السنن الصغرى سؤر الهرة صفة الوضوء باب في الجنب اذا اراد ان يعود رقم الحديث 262 السنن

الكبرى لسنناني ذكر ما ينقض الوضوء وما لا يقضيه في الجنب اذا اراد ان يعود رقم الحديث 250 شرح معاني الآثار

لطحاوي باب الحب يريد النوم او الاكل او الشرب او الجماعة رقم الحديث 489 مسند احمد بن حنبل مسند ابی

سعيد الخدري رضى الله عنه رقم الحديث: 10946 مسند الطيالسي احاديث النساء ما روى ابو سعيد الخدري عن النبي

صلى الله عليه وسلم الاقتراد عن ابی سعيد رقم الحديث: 2315 مسند الحبيدي احاديث ابی سعيد الخدري رضى الله

عنه رقم الحديث 129 مسند ابی يعلى الموصلي من مسند ابی سعيد الخدري رقم الحديث: 1129

**220 -** سند حدیث: نَا سَعِيدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْمَخْزُومِيُّ، نَافِثَانُ، عَنْ عَاصِمِ الْأَحْوَلِ قَالَ: مَنْ حَدَّثَ إِذَا أَرَادَ أَحَدُكُمْ أَنْ يَعُودَ فَلْيَتَوَضَّأْ وَضُوءَهُ لِلصَّلَاةِ يَغْنِي: الْيَدَيْنِ يَجَامِعُ ثُمَّ يَعُودُ قُلَّ أَنْ يَغْتَسِلَ

❦❦ (امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ کہتے ہیں: -- سعید بن عبد الرحمن مخزومی -- سفیان نے عاصم الاحول کے حوالے سے (روایت کے یہ الفاظ نقل کیے ہیں)

جب کوئی شخص دوبارہ (صحبت) کرنا چاہے تو اسے نماز کے وضو کی طرح وضو کر لینا چاہئے۔  
راوی کہتے ہیں: اس سے مراد وہ شخص ہے جو صحبت کر چکا ہو اور غسل کرنے سے پہلے دوبارہ صحبت کرنا چاہتا ہو۔

### بَابُ ذِكْرِ الدَّلِيلِ عَلَى أَنَّ الْأَمْرَ بِالْوُضُوءِ

عِنْدَ إِرَادَةِ الْجَمَاعِ أَمْرٌ نَذِيرٌ وَإِشَادَةٌ إِذَا الْمُتَوَضَّعُ بَعْدَ الْجَمَاعِ يَكُونُ انْشَاطٌ لِلْعَوْدَةِ إِلَى الْجَمَاعِ، لَا أَنَّ الْوُضُوءَ بَيْنَ الْجَمَاعَيْنِ وَاجِبٌ، وَلَا أَنَّ الْجَمَاعَ قَبْلَ الْوُضُوءِ وَبَعْدَ الْجَمَاعِ الْأَوَّلِ مَحْظُورٌ

**باب 174:** اس بات کی دلیل کا تذکرہ کہ صحبت کے ارادے کے وقت وضو کرنے کا حکم استحباب

اور ارشاد کے اعتبار سے ہے کیونکہ صحبت کرنے کے بعد وضو کرنا دوبارہ صحبت کرنے کے لئے زیادہ بٹاشت کا باعث ہوگا۔  
ایسا نہیں ہے کہ دو مرتبہ صحبت کرنے کے درمیان وضو کرنا واجب ہے۔ اور نہ ہی یہ حکم ہے کہ وضو کرنے سے پہلے (دوبارہ) صحبت کر لینا یا پہلی مرتبہ صحبت کرنے کے بعد وضو کرنا ممنوع ہے۔

**221 -** سند حدیث: نَا أَبُو يَحْيَى مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحِيمِ الْبَزَّازُ، حَدَّثَنَا مُسْلِمُ بْنُ أَبِرَاهِيمَ، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ

عَاصِمِ الْأَحْوَلِ، عَنْ أَبِي الْمُتَوَكِّلِ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ:

مَنْ حَدَّثَ إِذَا أَرَادَ أَحَدُكُمْ الْعَوْدَ فَلْيَتَوَضَّأْ فَإِنَّهُ انْشَاطٌ لَهُ فِي الْعَوْدِ

❦❦ (امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ کہتے ہیں: -- ابو یحییٰ محمد بن عبد الرحیم بزاز -- مسلم بن ابراہیم -- شعبہ -- عاصم

الاحول -- ابو المتوکل (کے حوالے سے روایت نقل کرتے ہیں: حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

”جب کوئی شخص دوبارہ صحبت کرنا چاہتا ہو تو اسے وضو کر لینا چاہئے کیونکہ اس کی وجہ سے دوبارہ صحبت میں نشاط پیدا ہوگی۔“

### بَابُ فَضْلِ التَّهْلِيلِ وَالشَّهَادَةِ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

بِالرِّسَالَةِ وَالْعُودِيَّةِ وَأَنَّ لَا يُطْرَى كَمَا أَطْرَتِ النَّصَارَى عِيسَى ابْنَ مَرْيَمَ، إِذَا شَهِدَ لَهُ بِالْعُودِيَّةِ مَعَ الشَّهَادَةِ لَهُ بِالرِّسَالَةِ عِنْدَ الْفَرَاغِ مِنَ الْوُضُوءِ

## باب 175: وضو سے فارغ ہونے کے بعد "لا الہ الا اللہ" پڑھنے

اور نبی اکرم ﷺ کے لئے رسالت اور عبودیت کی گواہی دینے کی فضیلت

وہ اس لئے کہ نبی اکرم ﷺ کو یوں نہ بڑھا دیا جائے جس طرح عیسائیوں نے حضرت عیسیٰ بن مریم علیہ السلام کو بڑھا دیا تھا، تو جب آدمی آپ ﷺ کے لئے رسالت کی گواہی کے ہمراہ آپ کے لئے عبودیت کی گواہی دے گا (تو یہ صورت ثابت ہو جائے گی) کہ آپ کو بڑھایا نہیں گیا۔

222 - سند حدیث: نا بخرو بن نصر بن سابق، نا ابن وہب قال: سمعت معاوية بن صالح يحدث عن أبي عثمان، عن جبير بن نفير، عن عقبة بن عامر، وحديثنا عبد الله بن هاشم، نا عبد الرحمن بن عيسى ابن مهدي، نا معاوية، عن ربيعة بن يزيد، عن أبي إدريس قال: وحديثنا أبو عثمان، عن جبير بن نفير، عن عقبة بن عامر قال:

متن حدیث: کانت علينا رعاية الإبل فروختها بعشي، فأذركت رسول الله صلى الله عليه وسلم قائما يحدث الناس، فأذركت من قوله: ما من مسلم يتوضأ فيحسن الوضوء، ثم يقرأ فيصلي ركعتين مقبلا عليهما بقلبه ووجهه إلا وجبت له الجنة. قال: فقلت: ما أجود هذه فإذا قابل بين يدي يقول: ألدني قبلها أجود فنظرت فإذا عمر بن الخطاب قال: إني قد رأيتك جئت أنفا قال: ما منكم من أحد يتوضأ، فبلغ الوضوء، ثم يقول: أشهد أن لا إله إلا الله، وأشهد أن محمدا عبده ورسوله إلا فبحث له أبواب الجنة الثمانية يَدْخُلُ مِنْ أَيِّهَا شَاءَ هَذَا

اسناد دیگر: حدیث عبد الرحمن بن عیسیٰ بن مہدی نا بخرو بن نصر فی عقب حدیثہ قال ابن وہب قال: قال معاویہ: وحديثنا ربيعة بن يزيد، عن أبي إدريس الخولاني، عن عقبة بن عامر بمثل حديث أبي عثمان، عن جبير بن نفير، عن عقبة

❀ (امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ کہتے ہیں:)-- بحر بن نصر بن سابق -- ابن وہب -- معاویہ بن صالح -- ابو عثمان -- جابر

۱۔ امام ابن خزیمہ نے یہاں ترجمہ الباب قائم کیا ہے۔ اس میں اس بات کی وضاحت ہے نبی اکرم ﷺ کی رسالت اور عبودیت کی گواہی دینی چاہئے کیونکہ کلمہ شہادت کے الفاظ میں یہ بات شامل ہے اس بات کی گواہی دیتا ہوں کہ محمد اللہ کے بندے اور اس کے رسول ہیں۔

اس کے بعد امام ابن خزیمہ نے یہ بات کی ہے نبی اکرم ﷺ کے بارے میں اس طرح مبالغہ نہیں کرنا چاہئے جس طرح عیسائیوں نے حضرت عیسیٰ بن مریم کے بارے میں مبالغہ کیا تھا۔

۲۔ کا تذکرہ دوسری روایت میں مذکور ہے جس میں نبی اکرم ﷺ نے اپنے اصحاب کو یہ بات بیان کی ہے جس طرح عیسائیوں نے حضرت عیسیٰ بن مریم کے بارے میں مبالغہ کیا تھا۔ اس طرح تم میرے ساتھ نہ کرنا بلکہ میں اللہ کا بندہ اور رسول ہوں تو تم مجھے اللہ کا بندہ اور اس کا رسول قرار دینا۔

حدیث 222 صحیح مسلم کتاب الطہارۃ باب الذکر المستحب عقب الوضوء رقم الحدیث 371 مسند احمد بن حنبل

مسند الشامیین: حدیث عقبہ بن عامر الجہنی عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم رقم الحدیث: 17084



بن نفیر۔۔۔ عقبہ بن عامر۔۔۔ عبد اللہ بن ہاشم۔۔۔ عبد الرحمن ابن مہدی۔۔۔ معاویہ۔۔۔ ربیعہ کے حوالے سے۔۔۔ ابن یزید۔۔۔ ابودریس۔۔۔ ابو عثمان۔۔۔ جبیر بن نفیر۔۔۔ عقبہ بن عامر بیان کرتے ہیں:

ہمارے ذمے اونٹوں کو چراانا لازم تھا ایک مرتبہ میں شام کے وقت واپس آیا تو میں نے نبی اکرم ﷺ کو کھڑے ہو کر لوگوں کے ساتھ بات چیت کرتے ہوئے پایا تو میں نے نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان سنا:

”جو بھی مسلمان وضو کرتے ہوئے اچھی طرح وضو کرے اور پھر اٹھ کر دو رکعات نماز ادا کرے جس میں وہ ذہن اور

جسم کے ساتھ مکمل طور پر متوجہ ہو تو اس شخص کے لئے جنت واجب ہو جاتی ہے۔“

راوی کہتے ہیں: میں نے کہا: یہ کتنی عمدہ بات ہے تو اسی دوران میرے آگے سے کسی نے یہ کہا: جو بات اس سے پہلے تھی وہ اس سے بھی زیادہ عمدہ تھی میں نے اس بات کا جائزہ لیا تو وہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ تھے وہ بولے: میں نے دیکھا ہے تم ابھی آئے ہو نبی اکرم ﷺ نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے:

”جو شخص وضو کرتے ہوئے اچھی طرح وضو کرے اور پھر یہ کلمہ پڑھے۔“

میں اس بات کی گواہی دیتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی معبود نہیں ہے اور میں اس بات کی بھی گواہی دیتا ہوں کہ حضرت محمد ﷺ اللہ کے بندے اور اس کے رسول ہیں تو اس شخص کے لئے جنت کے تمام دروازے کھول دیئے جاتے ہیں وہ جس میں سے چاہے اندر داخل ہو جائے۔“

**223 -** وَنَا نَصْرُ بْنُ مَرْزُوقٍ الْمِصْرِيُّ، نَا أَسَدٌ - يَعْنِي ابْنَ مُوسَى - الشُّنِّي قَالَ: حَدَّثَنَا مُعَاوِيَةُ بْنُ صَالِحٍ، حَدَّثَنِي رَبِيعَةُ بْنُ يَزِيدَ، عَنْ أَبِي إِدْرِيسَ الْخَوْلَانِيِّ، عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ، وَأَبُو عُثْمَانَ، عَنْ جُبَيْرِ بْنِ نَفِيرٍ، عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ، عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: مَنْ حَدِيث: مَا مِنْكُمْ مِنْ أَحَدٍ يَتَوَضَّأُ فَيُبَلِّغُ الْوُضُوءَ، ثُمَّ يَقُولُ: أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ، وَأَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُ اللَّهِ وَرَسُولُهُ إِلَّا فُتِحَتْ لَهُ أَبْوَابُ الْجَنَّةِ يَدْخُلُ مِنْ أَيِّهَا شَاءَ

❦❦ (امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ کہتے ہیں) نصر بن مرزوق مصری۔۔۔ اسد بن موسیٰ۔۔۔ معاویہ بن صالح۔۔۔ ربیعہ بن یزید۔۔۔ ابودریس خولانی۔۔۔ عقبہ بن عامر اور ابو عثمان۔۔۔ جبیر بن نفیر۔۔۔ عقبہ بن عامر۔۔۔ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

جو شخص وضو کرتا ہے اور اچھی طرح وضو کرتا ہے اور پھر یہ پڑھتا ہے:

أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ، وَأَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُ اللَّهِ وَرَسُولُهُ

(میں اس بات کی گواہی دیتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ کے علاوہ کوئی معبود نہیں ہے بے شک حضرت محمد ﷺ اللہ تعالیٰ کے

بندے اور رسول ہیں)

تو اس شخص کے لئے جنت کے تمام دروازے کھول دیئے جاتے ہیں وہ جس دروازے سے چاہے (جنت میں) داخل ہو جائے۔

## جَمَاعُ أَبْوَابِ غُسْلِ الْجَنَابَةِ

ابواب کا مجموعہ

غسل جنابت (کے بارے میں روایات)

بَابُ ذِكْرِ أَخْبَارِ رُوَيْتٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الرُّخْصَةِ

فِي تَرْكِ الْغُسْلِ فِي الْجَمَاعِ مِنْ غَيْرِ اِمْنَاءٍ قَدْ نُسِخَ بَعْضُ أَحْكَامِهَا

باب 176: نبی اکرم ﷺ کے حوالے سے منقول ان روایات کا تذکرہ

جو انزال کے بغیر صحبت کرنے کے بعد غسل نہ کرنے کے بارے میں ہیں ان کے بعض احکام منسوخ ہیں

224 - سند حدیث: نَا الْحُسَيْنُ بْنُ عِيسَى الْبِسْطَامِيُّ، نَا عَبْدُ الصَّمَدِ بْنُ عَبْدِ الْوَارِثِ، حَدَّثَنِي أَبِي قَالَ:

حَدَّثَنِي حُسَيْنُ الْمُعَلِّمُ، حَدَّثَنِي يَحْيَى بْنُ أَبِي كَثِيرٍ، أَنَّ أَبَا سَلَمَةَ حَدَّثَهُ، أَنَّ عَطَاءَ بْنَ يَسَّارٍ حَدَّثَهُ، أَنَّ زَيْدَ بْنَ خَالِدٍ الْجُهَنِيِّ حَدَّثَهُ

متن حدیث: أَنَّهُ، سَأَلَ عُثْمَانَ بْنَ عَفَّانَ عَنِ الرَّجُلِ يُجَامِعُ فَلَا يُنْزِلُ قَالَ: لَيْسَ عَلَيْهِ غُسْلٌ، ثُمَّ قَالَ عُثْمَانُ: سَمِعْتُهُ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ. قَالَ: فَسَأَلْتُ بَعْدَ ذَلِكَ عَلِيَّ بْنَ أَبِي طَالِبٍ، وَالزُّبَيْرَ بْنَ الْعَوَّامِ، وَطَلْحَةَ بْنَ عُبَيْدِ اللَّهِ، وَأَبِي بِنِ كَعْبٍ فَقَالُوا: مِثْلَ ذَلِكَ قَالَ أَبُو سَلَمَةَ: وَحَدَّثَنِي عُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ أَنَّهُ

لفظ جنابت کا غوی معنی وہ حالت ہے جس میں شہوت کے ساتھ منی خارج ہوتی ہے اور جس وجہ سے وہ شخص جنبی کہلاتا ہے۔ یہ کہا جاتا ہے "اجنب الرجل" (وہ شخص جنبی ہو گیا)

یہ اس وقت کہا جاتا ہے جب وہ عورت سے اپنی شہوت کو پورا کر لیتا ہے۔

جنبی شخص کے لئے غسل کی مشروعیت کا حکم قرآن مجید میں سورہ مائدہ آیت 6 سے ثابت ہے۔

ارشاد باری تعالیٰ ہے:

"اور اگر تم لوگ جنابت کی حالت میں ہو تو اچھی طرح سے پاکیزگی حاصل کرو۔"

مفسرین کا اس بات پر اتفاق ہے اچھی طرح سے پاکیزگی حاصل کرنے سے مراد غسل کرنا ہے۔

حدیث 224 صحیح ابن حبان 'كتاب الطهارة' باب الغسل 'ذكر ما كان على من اكمل في اول الاسلام سوى الاغتسال'

رقم الحديث 1188 'شرح معاني الآثار للطحاوي' باب الذي يجامع ولا ينزل 'رقم الحديث 199

سَأَلَ أَبَا أَيُّوبَ الْأَنْصَارِيُّ فَقَالَ مِثْلَ ذَلِكَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

\*\*\* (امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ کہتے ہیں:)-- حسین بن عیسیٰ بسطامی-- عبد الصمد بن عبد الوارث-- اپنے والد کے حوالے سے-- حسین معلم-- یحییٰ بن ابوکثیر-- ابوسلمہ (کے حوالے سے روایت نقل کرتے ہیں:)-- عطاء بن یسار نے انہیں حدیث بیان کی-- حضرت زید بن خالد جہنی رحمہ اللہ نے انہیں حدیث بیان کی۔

انہوں نے حضرت عثمان غنی رحمہ اللہ سے ایسے شخص کے بارے میں دریافت کیا: جو صحبت کرتا ہے لیکن اسے انزال نہیں ہوتا تو حضرت عثمان رحمہ اللہ نے فرمایا: اس شخص پر غسل لازم نہیں ہوگا پھر حضرت عثمان غنی رحمہ اللہ نے بتایا: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ بات ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے۔

راوی کہتے ہیں: بعد میں حضرت علی بن ابوطالب رحمہ اللہ سے اور حضرت زبیر بن عوام رحمہ اللہ سے حضرت طلحہ بن عبید اللہ رحمہ اللہ اور حضرت ابی بن کعب رحمہ اللہ سے اس بارے میں دریافت کیا تو ان تمام حضرات نے اس کی مانند جواب دیا۔ ابوسلمہ نامی راوی کہتے ہیں: عروہ بن زبیر نے مجھے یہ بات بتائی ہے انہوں نے حضرت ابویوب انصاری رحمہ اللہ سے یہ سوال کیا تو انہوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے حوالے سے اسی کی مانند جواب دیا۔

### بَابُ ذِكْرِ نَسْخِ اسْقَاطِ الْغُسْلِ فِي الْجَمَاعِ مِنْ غَيْرِ اِمْنَاءٍ

باب 177: انزال کے بغیر صحبت کرنے کی صورت میں غسل ساقط ہونے کے حکم کے منسوخ ہونے کا تذکرہ

225 - سند حدیث: نا أبو مؤمنی مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى، وَيَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَا: حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ عُمرَ، أَخْبَرَنَا يُونُسُ، عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ: فَقَالَ سَهْلُ الْأَنْصَارِيُّ - وَقَدْ كَانَ أَذْرَكَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَكَانَ فِي زَمَانِهِ خَمْسَ عَشْرَةَ سَنَةً - حَدَّثَنِي أَبِي بْنُ كَعْبٍ،

متن حدیث: أَنَّ الْفُتْيَا الَّتِي كَانُوا يَقُولُونَ الْمَاءُ مِنَ الْمَاءِ رُخْصَةً وَخَصَّهَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي أَوَّلِ الْإِسْلَامِ، ثُمَّ أَمَرَ بِالْغُسْلِ بَعْدَهَا

نا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْمُغِيرَةِ الْمِصْرِيُّ، حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ الْحَكَمُ بْنُ نَافِعٍ، أَخْبَرَنَا شُعَيْبُ بْنُ أَبِي حَمْزَةَ، عَنِ الزُّهْرِيِّ نَحْوَ حَدِيثِ عُثْمَانَ بْنِ عُمرَ

نا أَحْمَدُ بْنُ مَنِيعٍ، نا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ الْمُبَارَكِ، أَخْبَرَنِي يُونُسُ بْنُ يَزِيدَ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ، عَنْ أَبِي بِنِ كَعْبٍ قَالَ:

متن حدیث: كَانَ الْفُتْيَا فِي الْمَاءِ مِنَ الْمَاءِ رُخْصَةً فِي أَوَّلِ الْإِسْلَامِ، ثُمَّ نَهَى عَنْهَا

نا أَحْمَدُ بْنُ مَنِيعٍ، نا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ الْمُبَارَكِ، أَخْبَرَنِي مَعْمَرٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ بِهَذَا الْإِسْنَادِ نَحْوَهُ، هَكَذَا حَدَّثَنَا

حدیث 225 مسند احمد بن حنبل مسند الانصار حدیث سهل بن سعد رقم الحدیث 20620 مصنف عبد الرزاق

اصنعانی باب ما یوجب الغسل رقم الحدیث: 818

بہ اُحْمَدُ نُنْ مَبِيع

\*\*\* (امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ کہتے ہیں:)-- ابو موسیٰ محمد بن ثنی اور یعقوب بن ابراہیم-- عثمان بن عمر-- یونس-- زہری (کے حوالے سے روایت نقل کرتے ہیں:)

حضرت سہل انصاری رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: یہ وہ صاحب ہیں جو نبی اکرم ﷺ کے صحابی ہیں۔ نبی اکرم ﷺ کے زمانہ اقدس میں ان کی عمر پندرہ سال تھی وہ بیان کرتے ہیں: حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ نے مجھے یہ بات بتائی ہے لوگ جو یہ مسئلہ بیان کرتے ہیں۔ پانی (یعنی منی) کی وجہ سے غسل لازم ہوتا ہے تو یہ ایک رخصت تھی جو نبی اکرم ﷺ نے ابتداء اسلام میں عطاء کی تھی اس کے بعد آپ ﷺ نے غسل کرنے کا حکم دیا تھا۔

یہاں دوسری سند ہے۔

حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: یہ فتویٰ پانی (یعنی منی) کے خروج سے پانی (یعنی غسل) لازم ہوتا ہے یہ ابتداء اسلام میں رخصت تھی پھر اس سے منع کر دیا گیا۔

(یہاں دوسری سند درج ذیل ہے۔)

احمد بن منیع-- عبد اللہ بن مبارک-- یونس بن یزید-- ابن شہاب زہری-- سہل بن سعد-- ابی بن کعب بیان کرتے ہیں:

**226- سند حدیث:** نَا أَبُو مُوسَى، نَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ، نَا مَعْمَرٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ: أَخْبَرَنِي سَهْلُ بْنُ سَعْدٍ قَالَ:

متن حدیث: اِنَّمَا كَانَ قَوْلُ الْأَنْصَارِ الْمَاءِ مِنَ الْمَاءِ رُخْصَةً فِي أَوَّلِ الْإِسْلَامِ، ثُمَّ أَمَرْنَا بِالْغُسْلِ

اسناد دیگر: قَالَ أَبُو بَكْرِ: فِي الْقَلْبِ مِنْ هَذِهِ اللَّفْظَةِ الَّتِي ذَكَرَهَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ، أَعْنَى قَوْلَهُ: أَخْبَرَنِي سَهْلُ بْنُ سَعْدٍ، وَأَقَابُ أَنْ يَكُونَ هَذَا وَهَذَا مِنْ مُحَمَّدِ بْنِ جَعْفَرٍ، أَوْ مِمَّنْ دُونَهُ؛ لِأَنَّ ابْنَ وَهْبٍ رَوَى عَنْ عَمْرِو بْنِ الْحَارِثِ، عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ: أَخْبَرَنِي مَنْ أَرْضَى، عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ، عَنْ أَبِي بَكْرِ بْنِ كَعْبٍ، هَذِهِ اللَّفْظَةُ حَدَّثَنِيهَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ وَهْبٍ، حَدَّثَنَا عَمِي قَالَ: حَدَّثَنِي عَمْرُو وَهَذَا الرَّجُلُ الَّذِي لَمْ يُسَمِّهِ عَمْرُو بْنُ الْحَارِثِ يُشَبِّهُ أَنْ يَكُونَ أَبَا حَازِمٍ سَلَمَةَ بْنُ دِينَارٍ؛ لِأَنَّ مَيْسَرَةَ بْنَ إِسْمَاعِيلَ رَوَى هَذَا الْخَبَرَ، عَنْ أَبِي عَسَّانَ مُحَمَّدِ بْنِ مُطَرِّفٍ، عَنْ أَبِي حَازِمٍ، عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ، عَنْ مُسْلِمِ بْنِ الْحَجَّاجِ، وَقَالَ حَدَّثَنَا أَبُو جَعْفَرٍ الْحَمَّالُ

\*\*\* (امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ کہتے ہیں:)-- ابو موسیٰ-- محمد بن جعفر-- معمر-- زہری-- حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

انصار کا یہ کہنا پانی (یعنی منی کے خروج) پانی (یعنی غسل) لازم ہوتا ہے یہ ابتداء اسلام میں رخصت تھی بعد میں غسل کرنے کا حکم دیا۔

(امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ کہتے ہیں:) محمد بن جعفر نے جو الفاظ نقل کئے ہیں: ان کے حوالے سے میرے ذہن میں کچھ الجھن ہے، یعنی یہ الفاظ کہ حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ نے مجھے خبر دی ہے مجھے اندیشہ ہے کہ یہاں محمد بن جعفر نامی راوی کو وہم ہوا ہے یا ان کے بعد والے راوی کو وہم ہوا ہے، کیونکہ ابن وہب نے عمرو بن حارث کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے کہ ان صاحب نے مجھے یہ خبر سنائی ہے جو حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ سے زیادہ پسندیدہ ہیں اور یہ حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ کے حوالے سے سنائی ہے۔ روایت کے یہ الفاظ احمد بن عبد الرحمن نے مجھے سنائے ہیں وہ کہتے ہیں: میرے چچا نے مجھے یہ حدیث سنائی ہے وہ کہتے ہیں عمرو نے مجھے یہ حدیث سنائی ہے۔

تو عمرو بن حارث نے جس صاحب کا نام نہیں لیا ہے ہو سکتا ہے وہ ابو حازم سلمہ بن دینار ہوں۔ حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ کے حوالے سے نقل کی ہے امام مسلم کے حوالے سے اسی طرح یہ روایت منقول ہے وہ کہتے ہیں: ابو جعفر جمال نے ہمیں یہ حدیث سنائی ہے۔

بَابُ ذِكْرِ إِيْجَابِ الْغُسْلِ بِمَمَاسَةِ الْخِتَانَيْنِ أَوْ التَّقَانِيْهِمَا، وَإِنْ لَّمْ يَكُنْ أَمْنَى

باب 178: شرمگاہوں کے ایک دوسرے کو چھو لینے یا ان دونوں کے مل جانے سے غسل واجب ہونے کا تذکرہ

اگر چہ آدمی کو انزال نہ ہو

227- سند حدیث: نَا أَبُو مُوسَى مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى، نَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ الْأَنْصَارِيُّ، نَا هِشَامُ بْنُ حَسَّانَ،

نَا حُمَيْدُ بْنُ هِلَالٍ، عَنْ أَبِي بُرْدَةَ، عَنْ أَبِي مُوسَى الْأَشْعَرِيِّ

متن حدیث: اَللّٰهُمَّ كُنَّاوَا جُلُوسًا قَدْ كَرُوْا مَا يُوجِبُ الْغُسْلَ، فَقَالَ مَنْ حَضَرَ مِنَ الْمُهَاجِرِيْنَ: اِذَا مَسَّ

الْخِتَانُ الْخِتَانَ وَجَبَ الْغُسْلُ، وَقَالَ مَنْ حَضَرَهُ مِنَ الْأَنْصَارِ: لَا حَتَّى يَذْفُقَ قَالَ أَبُو مُوسَى: اَنَا آتِيْكُمْ بِالْخَبَرِ،

فَقَامَ اِلَى عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهَا فَسَلَّمَ، ثُمَّ قَالَ: اِنِّىْ اُرِيْدُ اَنْ اَسْأَلَكَ عَنْ شَيْءٍ وَاَنَا اَسْتَحْيِ مِنْهُ، فَقَالَتْ:

لَا تَسْأَلْ اَنْ تَسْأَلَ عَنْ شَيْءٍ تَسْأَلُ عَنْهُ اَمْلَكَ اَلْبَنَى وَلَدْتُكَ فَاِنَّمَا اَنَا اَمْلَكَ. قَالَ: قُلْتُ: مَا يُوجِبُ الْغُسْلُ؟ قَالَتْ:

عَلَى الْخَيْرِ سَقَطَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اِذَا جَلَسَ بَيْنَ شُعْبَيْهَا اَلْاَرْبَعِ، وَمَسَّ الْخِتَانُ

الْخِتَانَ وَجَبَ الْغُسْلُ

(227) اس بات پر تمام فقہاء کا اتفاق ہے، محض شرمگاہوں کے مل جانے سے غسل واجب ہو جاتا ہے خواہ انزال نہ ہو۔ خواہ ایسی صورت حال ہو کہ مرد کی

شرمگاہ کا، گلا حصہ کٹا ہوا ہو خواہ عورت کی اگلی شرمگاہ میں یہ عمل کیا جائے یا پچھلی شرمگاہ میں، خواہ اپنی رضا مندی کے ساتھ کیا جائے یا زبردستی کیا جائے،

بیداری کے عالم میں کیا جائے یا سوتے ہوئے کر لیا جائے تاہم ایک جزئی میں اختلاف ہے حنابلہ اور شوافع کے نزدیک اگر کسی نابالغ بچے یا بچی کی شرمگاہ

کے ساتھ یہ عمل کیا جائے تو ان پر بھی غسل کرنا واجب ہو جائے گا۔

اور یہی حکم پاگل کا ہوگا، لیکن مالکیوں اور احناف کے نزدیک یہ بات ضروری ہے وطی کا عمل کرنے والا شخص مکلف ہو باغ ہو اور عاقل ہو۔

اس لئے غیر مکلف، نابالغ یا پاگل پر غسل کو واجب قرار نہیں دیا جاسکتا۔



❖ (امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ کہتے ہیں:۔۔ ابو موسیٰ محمد بن ثنی۔۔ محمد بن عبد اللہ انصاری۔۔ ہشام بن حسان۔۔ حمید بن ہلال۔۔ ابو بردہ) کے حوالے سے روایت نقل کرتے ہیں: حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں۔ وہ لوگ بیٹھے ہوئے تھے انہوں نے اس چیز کا تذکرہ کیا جس کی وجہ سے غسل لازم ہو جاتا ہے تو حاضرین میں سے مہاجرین سے تعلق رکھنے والے ایک صحابی نے کہا۔

”جب شرم گاہ شرم گاہ سے مل جائے تو غسل لازم ہو جاتا ہے۔“

تو حاضرین میں سے انصار سے تعلق رکھنے والے ایک صحابی نے یہ کہا: جی نہیں۔ (غسل اس وقت تک واجب نہیں ہوتا جب تک) منی اچھل کر باہر نہیں آتی تو حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ نے کہا: میں تمہارے پاس اطلاع لے کر آتا ہوں پھر وہ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کی خدمت میں حاضر ہوئے انہوں نے سلام کیا پھر یہ بات بتائی: میں آپ سے ایک چیز کے بارے میں دریافت کرنا چاہتا ہوں اور مجھے اس سے شرم بھی آرہی ہے تو سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: تم کسی بھی چیز کے بارے میں دریافت سے نہ شرمناؤ ہر وہ چیز جو تم اپنی والدہ سے دریافت کر سکتے ہو (وہ مجھ سے بھی پوچھ لو) کیونکہ میں بھی تمہارے لئے ماں کی طرح ہوں تو حضرت ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: میں نے عرض کی: کون سی چیز سے غسل لازم ہوتا ہے تو حضرت سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: تم نے اس بارے میں صاحب علم سے سوال کیا ہے۔ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

”جب کوئی مرد عورت کے چار شعبوں کے درمیان بیٹھ جائے اور شرم گاہ شرم گاہ سے مل جائے تو غسل لازم ہو جاتا ہے۔“

### بَابُ اِيجَابِ اِحْدَاثِ النِّيَّةِ لِلاَغْتِسَالِ مِنَ الْجَنَابَةِ

وَالدَّلِيلُ عَلَى صِدْقِ قَوْلِ مَنْ زَعَمَ أَنَّ الْجُنُبَ إِذَا دَخَلَ نَهْرًا نَاقِيًا لِلتَّبَاخَةِ لَمَّا سَ الْمَاءُ جَمِيعَ بَدَنِهِ، وَلَمْ يَنْوِ غُسْلًا وَلَا أَرَادَهُ إِذَا فُرِضَ الْغُسْلُ، وَلَا تَقَرُّبًا إِلَى اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ أَوْ صَبَّ عَلَيْهِ مَاءٌ وَهُوَ مُكْرَهُ، لَمَّا سَ الْمَاءُ جَمِيعَ جَسَدِهِ أَنَّ فَرَضَ الْغُسْلِ سَاقِطٌ عَنْهُ

### باب 179: غسل جنابت کے لئے نیت کرنا واجب ہے

اور اس بات کی دلیل جو اس شخص کے موقف کے خلاف ہے جو اس بات کا قائل ہے کہ جبھی شخص تیرا کی نیت سے نہر میں داخل ہو جائے اور پانی اس کے تمام جسم کو چھو لے تو اگرچہ اس نے غسل کی نیت نہ کی ہو اور اس کا ارادہ نہ کیا ہو۔ جب غسل فرض ہوا تھا، اور نہ ہی اس نے اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں قرب حاصل کرنے کی نیت کی ہو یا ایسے شخص پر پانی بہا دیا گیا ہو یا اس کو زبردستی مجبور کیا گیا ہو اور پانی اس کے تمام جسم کے ساتھ چھوئے تو غسل کی فرضیت اس سے ساقط ہو جاتی ہے۔

228 - قَدْ أَمَلْتُ خَيْرَ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: الْأَعْمَالُ بِالْيَتَةِ وَانْمَا لِمَرْءٍ مَا نَوَى

❖ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے حوالے سے منقول نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان میں املاء کروا چکا ہوں۔

”اعمال کا دار و مدار نیت پر ہوتا ہے اور آدمی کو وہی چیز ملتی ہے جس کی اس نے نیت کی ہو۔“

بَابُ ذِكْرِ الدَّلِيلِ عَلَى أَنَّ جَمَاعَ نِسْوَةٍ لَا يُوجِبُ أَكْثَرَ مِنْ غُسْلٍ وَاحِدٍ

باب 180: اس بات کی دلیل کا تذکرہ کہ کئی خواتین کے ساتھ صحبت کرنا ایک سے زیادہ غسل کو واجب نہیں کرتا

229 - سند حدیث: نَا مُحَمَّدُ بْنُ مَيْمُونٍ، أَخْبَرَنَا يَحْيَى، نَا سُفْيَانُ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ ثَابِتٍ، عَنْ أَنَسٍ،

مَتْنُ حَدِيثٍ: أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَطُوفُ عَلَى نِسَائِهِ فِي غُسْلٍ وَاحِدٍ

(220) احناف کے نزدیک غسل جنابت سے پہلے نیت کرنا سنت ہے۔ یہی وجہ ہے اگر کوئی شخص غسل کی نیت کئے بغیر بارش میں نہا کر یا نہر میں تیر کر پورے جسم کو گویا کر لیتا ہے اور اس کے پورے جسم تک پانی پہنچ جاتا ہے تو غسل کا فرض ساقط ہو جائے گا البتہ وہ شخص سنت کو ترک کرنے والا شاعر ہوگا۔

امام ابن خزیمہ نے یہاں احناف کے اس موقف سے اختلاف کیا ہے اور اپنے موقف کی تائید میں حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے حوالے سے یہ حدیث پیش کی ہے۔

"اعمال کا دارودار نیتوں پر ہے۔"

امام ابن خزیمہ کیونکہ امام شافعی کے مسلک کے پیروکار ہیں اور امام شافعی اس بات کے قائل ہیں اس حدیث کا مطلب یہ ہے اعمال کی صحت کا دارودار نیت پر ہے۔

اس بنیاد پر اگر کوئی شخص غسل کرتے ہوئے نیت نہیں کرے گا تو امام شافعی کے نزدیک اس کا غسل صحیح نہیں ہوگا۔

احناف اس بات کے قائل ہیں اس حدیث سے مراد یہ ہے اعمال کے اجر و ثواب یعنی اس کی جزا کا دارودار نیت پر ہے۔

اور احناف کے موقف کی تائید میں دلیل یہ ہے نبی اکرم ﷺ نے آگے چل کر اس کی مثال یہ بیان کی ہے جس شخص کی ہجرت کسی دنیاوی مقصد کے لئے یا کسی عورت سے نکاح کے لئے ہوگی وہ اسی طرف شمار ہوگی جس کی طرف نیت کر کے اس نے ہجرت کی تھی یعنی اس شخص کو ہجرت کا اجر و ثواب حاصل نہیں ہوگا ورنہ لازم یہ آتا کہ جو شخص کسی دنیاوی مقصد کے حصول کے لئے ہجرت کرتا ہے تو اس کی ہجرت سرے سے منعقد ہی نہ ہو۔

حدیث 229: صحیح البخاری اب الوضوء، لہ 'رقم الحدیث: 493' صحیح ابن حبان 'كتاب الطهارة' باب احکام الجنب ذکر الخبر الدال على ان هذا الفعل لم يكن من البصطفى 'رقم الحدیث: 1223' سنن الدارمی 'كتاب الطهارة' باب في الذي يطوف على نسائه في غسل واحد 'رقم الحدیث: 186' سنن ابی داؤد 'كتاب الطهارة' باب في الجنب يعود 'رقم الحدیث: 191' سنن ابن ماجه 'كتاب الطهارة وسننها' ابواب التيمم 'باب ما جاء فيمن يغتسل من جميع نساؤه غسلا واحدا' رقم الحدیث: 585 'الحامع للترمذی' ابواب الطهارة عن رسول الله صلى الله عليه وسلم 'باب ما جاء في الرجل يطوف على نسائه بغسل واحد' رقم الحدیث: 134 'السنن الصغرى' صفة الوضوء 'باب اتيان النساء قبل احداث الغسل' رقم الحدیث: 264 'مصنف عبد الرزاق الصغاني' باب الرجل يصيب المرأة ثم يريد ان يعود 'رقم الحدیث: 1025' 'مصنف ابن ابی شيبة' كتاب الطهارات 'الرجل يطوف على نسائه ليلة' رقم الحدیث: 1543 'السنن الكبرى' لسانى 'ذكر ما يقضى الوضوء وما لا يقضى' اتيان النساء قبل احداث غسل 'رقم الحدیث: 251' شرح معاني الآثار للطحاوى 'باب الجنب يريد النوم او الاكل او الشرب او الجماع' رقم الحدیث: 471 'مسند احمد بن حنبل' مسند انس بن مالك رضى الله تعالى عنه 'رقم الحدیث: 12408' 'مسند عبد بن حميد' مسند انس بن مالك 'رقم الحدیث: 1267' 'مسند ابی يعلى الموصلى' قتادة 'رقم الحدیث: 3046' 'المعجم الاوسط للطبرانى' باب الالف 'من اسمه احمد' رقم الحدیث: 1112 'المعجم الصغير للطبرانى' من

توضیح روایت: قَالَ أَبُو بَكْرِ: هَذَا خَبَرٌ غَرِيبٌ، وَالْمَشْهُورُ عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ أَنَسٍ  
 ❀❀ (امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ کہتے ہیں:)--محمد بن میمون--یحییٰ--سفيان--معمر--ثابت (کے حوالے سے روایت  
 نقل کرتے ہیں:) حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

نبی اکرم ﷺ اپنی تمام ازواج کے ساتھ صحبت کر لینے کے بعد ایک ہی مرتبہ غسل کرتے تھے۔  
 (امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ کہتے ہیں:) یہ روایت غریب ہے اور مشہور یہ ہے کہ معمر اور قتادہ کے حوالے سے حضرت  
 انس رضی اللہ عنہ سے منقول ہے۔

230 سند حدیث: نَا مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ، وَمُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى، وَاحْمَدُ بْنُ سَعِيدٍ الرَّبَاطِيُّ قَالُوا: حَدَّثَنَا عَبْدُ  
 الرَّزَّاقِ، أَحْبَبَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ أَنَسٍ قَالَ:

مَتْنِ حَدِيثٍ: كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَطِيفُ عَلَى نِسَائِهِ بِغُسْلٍ وَاحِدٍ  
 غَيْرُ أَنَّ الرَّبَاطِيَّ قَالَ: عَنْ مَعْمَرٍ وَقَالَ: يَطُوفُ

❀❀ (امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ کہتے ہیں:)--محمد بن رافع اور محمد بن یحییٰ اور احمد بن سعید رباطی--عبدالرزاق--معمر--  
 قتادہ (کے حوالے سے روایت نقل کرتے ہیں:) حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:  
 نبی اکرم ﷺ اپنی تمام ازواج کے ساتھ صحبت کرنے کے بعد ایک ہی دفعہ غسل کرتے تھے۔  
 رباطی نامی راوی نے یہ الفاظ نقل کئے ہیں: وہ کہتے ہیں: معمر کے حوالے سے یہ لفظ منقول ہے "آپ ﷺ (اپنی ازواج کے  
 ہاں) چکر لگاتے تھے"۔

231 - سند حدیث: نَا مُحَمَّدُ بْنُ مَنْصُورٍ الْجَوَّازُ الْمَكِّيُّ، نَا مُعَاذُ بْنُ هِشَامٍ، حَدَّثَنِي أَبِي، عَنْ قَتَادَةَ،  
 عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ

مَتْنِ حَدِيثٍ: أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَدُورُ عَلَى نِسَائِهِ فِي السَّاعَةِ مِنَ اللَّيْلِ وَالنَّهَارِ بِغُسْلٍ  
 وَاحِدٍ، وَهُنَّ إِحْدَى عَشْرَةَ قَالَ: فَقُلْتُ لِأَنَسٍ: وَهَلْ كَانَ يُطِيقُ ذَلِكَ؟ قَالَ: كُنَّا نَتَحَدَّثُ أَنَّهُ أُعْطِيَ قُوَّةَ ثَلَاثِينَ  
 رَجُلًا

❀❀ (امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ کہتے ہیں:)--محمد بن منصور جوازکی--معاذ ابن ہشام--انپنے والد کے حوالے سے قتادہ  
 سے نقل کرتے ہیں: حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

نبی اکرم ﷺ (بعض اوقات) رات یا دن کے کسی حصے میں اپنی تمام ازواج کے پاس تشریف لے جاتے تھے (اور ان کے  
 ساتھ صحبت کرنے کے بعد) ایک ہی مرتبہ غسل کرتے تھے ان ازواج کی تعداد گیارہ تھی۔

روای بیان کرتے ہیں: میں نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے دریافت کیا: آپ کو اس بات کی طاقت حاصل تھی؟ تو حضرت  
 انس رضی اللہ عنہ نے بتایا: ہم لوگ تو آپس میں یہ بات چیت کیا کرتے تھے کہ نبی اکرم ﷺ کو تیس مردوں جتنی طاقت دی گئی ہے۔

## بَابُ صِفَةِ مَاءِ الرَّجُلِ الَّذِي يُوجِبُ الْغُسْلَ

وَصِفَةِ مَاءِ الْمَرْأَةِ الَّذِي يُوجِبُ عَلَيْهَا الْغُسْلَ إِذَا لَمْ يَكُنْ جَمَاعٌ يَكُونُ فِيهِ الْيَتَاءُ الْيَتَانِي

باب 181: مرد کے اس مادہ تولید کا تذکرہ جو غسل کو واجب کرتا ہے

اور عورت کے اس مادے کا تذکرہ جو اس پر غسل کو واجب کرتا ہے جبکہ ایسا جماع نہ ہوا ہو جس میں شرم گاہیں مل گئی ہوں

232 - سند حدیث: نا أَبُو إِسْمَاعِيلَ التِّرْمِذِيُّ، نا أَبُو تَوْبَةَ الرَّبِيعُ بْنُ نَافِعٍ الْحَلَبِيُّ، حَدَّثَنَا مُعَاوِيَةُ بْنُ سَلَامٍ،

عَنْ زَيْدِ بْنِ سَلَامٍ، أَخْبَرَهُ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا سَلَامٍ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبُو أَسْمَاءَ الرَّحْبِيُّ، أَنَّ ثَوْبَانَ مَوْلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَدَّثَهُ قَالَ:

مَنْ حَدَّثَ: كُنْتُ قَاعِدًا عِنْدَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَجَاءَهُ حَبْرٌ مِنْ أَحْبَابِ الْيَهُودِ، فَقَالَ: سَلَامٌ عَلَيْكَ يَا مُحَمَّدُ، فَدَفَعْتُهُ دَفْعَةً كَأَنَّهُ يُضْرَعُ مِنْهَا، فَقَالَ: لِمَ تَدْفَعُنِي؟ فَقُلْتُ: أَلَا تَقُولُ يَا رَسُولَ اللَّهِ؟ قَالَ الْيَهُودِيُّ: إِنَّمَا نَدْعُوهُ بِاسْمِهِ الَّذِي سَمَّاهُ بِهِ أَهْلُهُ، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

إِنَّ اسْمِي مُحَمَّدٌ الَّذِي سَمَّانِي بِهِ أَهْلِي. قَالَ الْيَهُودِيُّ: جِئْتُ أَسْأَلُكَ قَالَ لَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ايْنَفَعُكَ إِنْ حَدَّثْتُكَ؟ قَالَ: أَسْمَعُ بِأُذُنِي، فَكَتَبَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِعُودٍ مَعَهُ، فَقَالَ: سَلْ، فَقَالَ الْيَهُودِيُّ: أَيْنَ يَكُونُ النَّاسُ يَوْمَ تَبْدُلُ الْأَرْضَ غَيْرَ الْأَرْضِ وَالسَّمَوَاتِ؟ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: فِي الظُّلُمَةِ دُونَ الْجِسْرِ. قَالَ: فَمَنْ أَوَّلُ النَّاسِ إِجَارَةً؟ قَالَ: فَقَرَاءُ الْمُهَاجِرِينَ. قَالَ: فَمَا تُخَفَّتُهُمْ حِينَ يَدْخُلُونَ الْجَنَّةَ؟ قَالَ: زِيَادَةُ كَيْدِ النَّوْنِ. قَالَ: فَمَا غِذَاؤُهُمْ عَلَى آثَرِهِ؟ قَالَ: يُنَحَرُ لَهُمْ ثَوْرُ الْجَنَّةِ الَّذِي كَانَ يَأْكُلُ مِنْ أَطْرَافِهَا. قَالَ: فَمَا شَرَابُهُمْ عَلَيْهِ؟ قَالَ: مِنْ عَيْنٍ فِيهَا تُسَمَّى سَلْسَبِيلًا. قَالَ: صَدَقْتَ، وَجِئْتُ أَسْأَلُكَ عَنْ شَيْءٍ لَا يَعْلَمُهُ مِنْ أَهْلِ الْأَرْضِ إِلَّا نَبِيٌّ أَوْ رَجُلٌ أَوْ رَجُلَانِ

قَالَ: يَنْفَعُكَ إِنْ حَدَّثْتُكَ؟ قَالَ: أَسْمَعُ بِأُذُنِي قَالَ: جِئْتُ أَسْأَلُكَ عَنِ الْوَلَدِ قَالَ: مَاءُ الرَّجُلِ أَبْيَضُ، وَمَاءُ الْمَرْأَةِ أَصْفَرُ، فَإِذَا اجْتَمَعَا فَعَلَا مِثْلَ الرَّجُلِ مِثْلَ الْمَرْأَةِ أَذْكَرَا بِإِذْنِ اللَّهِ، وَإِذَا عَلَا مِثْلُ الْمَرْأَةِ مِثْلَ الرَّجُلِ آتَنَّا بِإِذْنِ اللَّهِ قَالَ الْيَهُودِيُّ: صَدَقْتَ وَإِنَّكَ لِنَبِيٍّ ثُمَّ انْصَرَفَ، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

سَأَلَنِي هَذَا عَنِ الَّذِي سَأَلَنِي عَنْهُ، وَمَا لِي عِلْمٌ بِشَيْءٍ مِنْهُ حَتَّى آتَانِي اللَّهُ بِهِ

حدیث 232 'صحیح مسلم' کتاب الحيض 'باب بیان صفة منی الرجل' رقم الحديث 499 'صحیح ابن حبان' کتاب اخباره صلی اللہ علیہ وسلم عن مناقب الصحابة 'ذكر الاخبار عن وصف اول ما ياكل اهل الجنة عند دخولهم' رقم الحديث 7529 'المستدرک علی الصحیحین للحاکم' کتاب معرفة الصحابة رضي الله عنهم 'ذكر مناقب ثوبان مولى رسول الله صلی الله عليه وسلم رضي' رقم الحديث 6039 'السنن الكبرى للشمس' کتاب عشرة النساء 'كيف تؤت امرأة' رقم الحديث 8756 'المعجم الاوسط للطبرانی' باب الالف 'من اسمه احمد' رقم الحديث 469 'المعجم الكبير للطبرانی' باب الثاء 'اب من اسمه ثعلبة' ثوبان مولى رسول الله صلی الله عليه وسلم رقم الحديث 1400

۱۱ (۱) ابن خزیمہ (کاتب ہیں)۔ ابو اسماعیل ترمذی۔ ابو قریبہ ربيع بن نافع حلبی۔ معاویہ بن سلام۔ زید بن سلام۔ ابو سلام۔ ابو اسماعیل (کے حوالے سے روایت نقل کرتے ہیں) حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ مولیٰ رسول اللہ بیان کرتے ہیں۔ ایک مرتبہ میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس بیٹھا ہوا تھا یہودیوں کا ایک بڑا عالم آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور بولا اے محمد آپ کو سلام ہو۔ میں نے اس بات پر اسے دھکا دے دیا تو وہ گرنے لگا تو اس نے دریافت کیا تم نے مجھے دھکا کیوں دیا؟ میں نے کہا تم یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! نہیں کہہ سکتے تھے تو وہ یہودی بولا: ہم انہیں اسی نام سے بلائیں گے جو ان کے گھر والوں نے ان کا نام رکھا ہے تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: میرا جو نام میرے گھر والوں نے رکھا ہے وہ محمد ہے۔ وہ یہودی بولا: میں آپ سے ایک چیز کے بارے میں دریافت کرنے آیا ہوں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت کیا: اگر میں تمہیں وہ بتا دوں تو کیا اس بات کا تمہیں فائدہ ہوگا؟ وہ بولا: میں اپنے دونوں کانوں کے ذریعے سنوں گا تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے پاس موجود چھڑی کے ذریعے زمین کو کرید اور ارشاد فرمایا: پوچھو! وہ یہودی بولا: جس دن زمین دوسری زمین کی شکل میں تبدیل ہو جائے گی اور آسمان بھی تبدیل ہو جائے گا اس وقت لوگ کہاں ہوں گے؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: وہ پل سے پرے تاریکی میں ہوں گے اس نے دریافت کیا: سب سے پہلے (اس پل کو) کون پار کرے گا؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: غریب مہاجرین تو اس نے دریافت کیا: جب وہ جنت میں داخل ہوں گے تو ان کی پہلی غذا کیا ہوگی؟ تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: مچھلی کے جگر کا اخانی حصہ۔

اس نے دریافت کیا: اس کے بعد ان کی غذا کیا ہوگی؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ان کے لئے جنت کے بیل کو ذبح کیا جائے گا جو جنت کے اطراف سے کھاتا پیتا تھا اس نے دریافت کیا: ان لوگوں کا مشروب کیا ہوگا؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ایک ایسے چشمے کا پانی جس کا نام "سلسبیل" ہے تو وہ یہودی عالم بولا: آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے سچ فرمایا ہے میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ایک اور چیز دریافت کرنے کے لیے میں بھی آیا تھا جس کے بارے میں تمام روئے زمین میں کوئی نبی یا ایک یا دو شخص جانتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اگر میں تمہیں وہ بتا دوں تو کیا تمہیں اس کا فائدہ ہوگا تو وہ بولا: میں اپنے دونوں کانوں کے ذریعے سن رہا ہوں اس نے بتایا: میں آپ کے پاس بچے کے بارے میں دریافت کرنے آیا تھا (یعنی بچہ یا بچی کیسے پیدا ہوتے ہیں؟) تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: مرد کا مادہ تولید سفید ہوتا ہے اور عورت کا مادہ تولید زرد ہوتا ہے جب یہ دونوں اکٹھے ہوں اور مرد کی منی عورت کی منی پر غائب آجائے تو اللہ تعالیٰ کے حکم کے تحت لڑکا پیدا ہوتا ہے اور جب عورت کی منی مرد کی منی پر غائب آجائے تو اللہ تعالیٰ کے حکم سے لڑکی پیدا ہوتی ہے وہ یہودی بولا: آپ صلی اللہ علیہ وسلم واقعی نبی ہیں اور پھر وہ چلا گیا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اس شخص نے ابھی مجھ سے جن باتوں کے بارے میں دریافت کیا ہے مجھے ان کے بارے میں کوئی علم نہیں تھا یہاں تک کہ مجھے اللہ تعالیٰ نے ان چیزوں کے بارے میں (ابھی) بتایا ہے۔

### بَابُ إِجَابِ الْغُسْلِ مِنَ الْإِمْنَاءِ

وَأَنَّ كَانَ الْإِمْنَاءُ مِنْ غَيْرِ جَمَاعٍ يَلْتَقِي فِيهِ الْبَحْتَانِ أَوْ يَتَمَاسَانِ، كَانَ الْإِمْنَاءُ مِنْ مُبَاشَرَةٍ أَوْ جَمَاعٍ دُونَ الْفَرْجِ، أَوْ مِنْ قُلَّةٍ أَوْ مِنْ اخْتِلَامٍ، كَانَ الْإِمْنَاءُ فِي الْقِطْعَةِ بَعْدَ الْغُسْلِ مِنَ الْبَحْتَانِ قَبْلَ سَوَّلٍ



الْجُنُبِ قَبْلَ الْإِعْتِسَالِ أَوْ بَعْدَهُ، أَوْ بَعْدَ مَا يَتَوَلَّى جُنْدًا قَوْلٍ مَنْ رَعِمَ أَنَّ الْإِمْنَاءَ إِذَا كَانَ بَعْدَ الْجَنَابَةِ، وَبَعْدَ الْإِعْتِسَالِ قَبْلَ تَوَلَّى الْجُنُبِ أَوْ جَبَّ ذَلِكَ الْمَنِيُّ غُسْلًا ثَانِيًا، وَإِنْ كَانَ الْإِمْنَاءُ بَعْدَ مَا تَوَلَّى الْجُنُبِ، ثُمَّ يَغْتَسِلُ بَعْدَ التَّوَلَّى مَا يُوْجِبُ ذَلِكَ الْإِمْنَاءَ رَعِمَ غُسْلًا

### باب 182: انزال ہونے کی وجہ سے غسل کا واجب ہونا

اگر چہ وہ انزال صحبت کرنے کے علاوہ ہو جس میں شرمگاہیں مل جاتی ہیں یا ایک دوسرے کو چھو لیتی ہیں۔ خواہ وہ انزال مباشرت کی وجہ سے ہو یا شرمگاہ کے علاوہ صحبت کرنے کی وجہ سے ہو یا بوسہ لینے کی وجہ سے ہو یا احتلام کی وجہ سے ہو خواہ وہ انزال بیداری کی حالت میں غسل جنابت کر لینے کے بعد ہو۔

خواہ وہ انزال جنبی شخص کے غسل کرنے سے پہلے یا اس کے بعد پیشاب کرنے سے پہلے یا پیشاب کرنے کے بعد ہو۔ یہ بات اس شخص کے موقف کے خلاف ہے جو اس بات کا قائل ہے کہ جب یہ انزال جنابت کے بعد ہو اور جنبی شخص کے پیشاب کرنے سے پہلے اور غسل کرنے کے بعد ہو تو یہ منی دوسری مرتبہ غسل کرنے کو واجب کر دیتی ہے۔ لیکن اگر منی کا یہ خروج جنبی شخص کے پیشاب کرنے کے بعد ہو اور اس نے پیشاب کے بعد غسل بھی کر لیا ہو تو اس شخص کے گمان کے مطابق منی کا یہ خروج غسل کو واجب نہیں کرتا۔

**233** - أَخْبَرَنِي مُحَمَّدُ بْنُ عَزِيزٍ الْأَيْلِيُّ، أَنَّ سَلَامَةَ بْنَ رَوْحٍ حَدَّثَهُمْ، عَنْ عُقَيْلِ بْنِ خَالِدٍ قَالَ: حَدَّثَنِي سَعِيدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ وَهُوَ ابْنُ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ، أَنَّ أَبَاهُ حَدَّثَهُ، عَنْ أَبِيهِ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ:

مَتْنُ حَدِيثٍ: إِنَّمَا الْمَاءُ مِنَ الْمَاءِ

\*\*\* (امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ کہتے ہیں:)- محمد بن عزیز الايلي- سلامہ بن روح- عقیل بن خالد- سعید بن عبد الرحمن- اپنے والد کے حوالے سے ان کے والد حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ کے حوالے سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

”بے شک پانی کی وجہ سے پانی (یعنی منی کے خروج پر غسل) لازم ہوتا ہے۔“

**234** - سَنَدُ حَدِيثٍ: نَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدَةَ قَالَ: أَخْبَرَنَا أَبُو عَامِرٍ، وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْمُبَارَكِ الْمُخَرَّمِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو عَامِرٍ، نَا زُهَيْرٌ وَهُوَ ابْنُ مُحَمَّدٍ التَّمِيمِي، عَنْ شَرِيكَ بْنِ أَبِي نَمِرٍ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي سَعِيدٍ، عَنْ أَبِيهِ، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ:

مَتْنُ حَدِيثٍ: إِنَّمَا الْمَاءُ مِنَ الْمَاءِ

حدیث 233 صحیح مسلم کتاب الحيض باب انما الباء من الباء رقم الحديث: 544 مسند احمد بن حنبل - مسند ابی سعید الخدری روى الله عنه رقم الحديث: 11225

❦ (امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ کہتے ہیں:)-- احمد بن عبدہ -- ابو عامر -- محمد بن عبد اللہ بن مبارک مخزومی -- ابو عامر -- زہیر بن محمد تمیمی -- شریک بن ابونمر -- عبد الرحمن بن ابوسعید -- اپنے والد (کے حوالے سے روایت نقل کرتے ہیں): نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

بے شک پانی کی وجہ سے پانی (یعنی منی کے خروج کی وجہ سے غسل) لازم ہوتا ہے۔

### بَابُ ذِكْرِ اِيْجَابِ الْغُسْلِ عَلَى الْمَرْأَةِ فِي الْاِحْتِلَامِ اِذَا اَنْزَلَتْ الْمَاءَ

باب 183: عورت کو احتلام میں جب انزال ہو جائے تو اس پر غسل کے واجب ہونے کا تذکرہ

235 - سند حدیث: نا یعقوب بن ابراہیم الدورقی، نا وکیع، نا ہشام بن عروہ، و حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ خَشْرَمٍ، أَخْبَرَنَا وَكِيعٌ، وَحَدَّثَنَا سَلْمُ بْنُ جُنَادَةَ، نا أَبُو مُعَاوِيَةَ، وَحَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلَى، أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ، أَنَّ مَالِكًا حَدَّثَهُ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ زَيْنَبِ بِنْتِ أُمِّ سَلَمَةَ، عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ قَالَتْ:

متن حدیث: جَاءَتْ أُمُّ سَلِيمٍ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَأَلَتْهُ عَنِ الْمَرْأَةِ تَرَى فِي الْمَنَامِ مَا يَرَى الرَّجُلُ؟ قَالَ: إِذَا رَأَتْ الْمَاءَ فَلْتَفْتَسِلْ. قَالَتْ: قُلْتُ: فَضَحِبِ النِّسَاءَ، وَهَلْ تَحْتَلِمُ الْمَرْأَةُ؟ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: تَرَبَّتْ يَمِينُكَ وَفِيمَا يُشَبِّهَهَا وَلَدَهَا إِذَا هَذَا

توضیح روایت: حَدِيثُ وَكِيعٍ، غَيْرُ أَنَّ الدَّورَقِيَّ لَمْ يَقُلْ إِذَا وَانْتِهَاءُ حَدِيثِ مَالِكٍ عِنْدَ قَوْلِهِ: إِذَا رَأَتْ الْمَاءَ، وَلَمْ يَذْكُرْ مَا بَعْدَهَا مِنَ الْحَدِيثِ

❦ (امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ کہتے ہیں:)-- یعقوب بن ابراہیم دورقی -- وکیع -- ہشام بن عروہ -- علی بن خشرم -- وکیع -- سلم بن جنادہ -- ابو معاویہ -- یونس بن عبد الاعلی -- ابن وہب -- امام مالک -- ہشام بن عروہ -- اپنے والد (کے حوالے سے روایت نقل کرتے ہیں): سیدہ زینب بنت ام سلمہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: سیدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں:

حدیث 235: صحیح البخاری، کتاب العلم، باب الحیاء فی العلم، رقم الحدیث: 129، 'صحیح مسلم'، کتاب الحيض، باب وجوب الغسل على المرأة بخروج المني منها، رقم الحدیث: 497، 'موطا مالك'، کتاب الطهارة، باب غسل المرأة اذا رأت في المنام مثل ما يرى الرجل، رقم الحدیث: 115، 'صحیح ابن حبان'، کتاب الطهارة، باب الغسل ذكر النبیان ان الاعتسال انما یحب علی المحتلمة عند الانزال دون، رقم الحدیث: 1183، 'سنن ابن ماجه'، کتاب الطهارة وسهوها، ابواب التیمم، باب فی المرأة ترى فی منامها ما یرى الرجل، رقم الحدیث: 597، 'الجامع للترمذی'، ابواب الطهارة عن رسول الله صلى الله عليه وسلم، باب ما جاء فی المرأة ترى فی المنام مثل ما یرى، رقم الحدیث: 116، 'السنن الصغری'، سور الهرة، صفة الوضوء، غسل المرأة ترى فی منامها ما یرى الرجل، رقم الحدیث: 197، 'مصنف عبد الرزاق الصنعاسی'، باب احتلام المرأة، رقم الحدیث: 1055، 'مصنف ابن ابی شیبة'، کتاب الطهارات، فی المرأة ترى فی منامها ما یرى الرجل، رقم الحدیث: 867، 'السنن الکبریٰ لسطانی'، ذکر ما یقضى الوضوء وما لا ینقضه، ایجاب الغسل علی المرأة اذا احتلمت ورات الماء، رقم الحدیث: 196، 'مشکل الآثار للطحاوی'، باب بیان مشکل ما روى عن رسول الله صلى الله عليه وسلم، رقم الحدیث: 2234، 'مسند احمد بن حنبل'، مسند النساء، حدیث ام سلمة زوج النبی صلى الله عليه وسلم، رقم الحدیث: 25956

اُمّ سلیمؓ نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئیں اور آپ ﷺ سے ایسی خاتون کے بارے میں دریافت کیا جو خواب میں وہی چیز دیکھتی ہے جو مرد دیکھتے ہیں (یعنی اس عورت کو احتلام ہو جاتا ہے) تو نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: جب وہ منی دیکھے گی تو غسل کرے گی سیدہ اُمّ سلمہؓ جی بھائی بیان کرتی ہیں: میں نے کہا: تم نے خواتین کو شرمندہ کر دیا ہے کیا کسی عورت کو بھی احتلام ہوتا ہے؟ تو نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: تمہارے ہاتھ خاک آلود ہوں تو پھر کس وجہ سے بچہ عورت سے مشابہت رکھتا ہے؟ یہ وکیع کی نقل کردہ روایت ہے تاہم دورقی نے لفظ ”اذا“ نقل نہیں کیا۔

امام مالک رحمہ اللہ کی نقل کردہ روایت ان الفاظ پر ختم ہو جاتی ہے ”جب وہ پانی دیکھتی ہے۔“ انہوں نے اس کے بعد والا روایت کا حصہ ذکر نہیں کیا ہے۔

### بَابُ ذِكْرِ الدَّلِيلِ عَلَى أَنَّ لَا وَقْتَ فِيمَا يَغْتَسِلُ بِهِ الْمَرْءُ مِنَ الْمَاءِ

فَيُضَيِّقُ الزِّيَادَةَ فِيهِ أَوْ النِّقْصَانَ مِنْهُ وَالِدَّلِيلُ عَلَى أَنَّ الْوَاجِبَ عَلَى الْمُغْتَسِلِ اِمْتِسَاسُ الْمَاءِ جَمِيعَ الْبَدَنِ قَلَّ الْمَاءُ أَوْ كَثُرَ

توضیح روایت: قَالَ أَبُو بَكْرٍ: خَبَرْتُ عَائِشَةَ كُنْتُ أَغْتَسِلُ أَنَا وَرَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ إِنَاءٍ وَاحِدٍ

**باب 184:** اس بات کی دلیل کا تذکرہ کہ آدمی کے غسل کرنے کے لئے پانی کی کوئی مقدار متعین نہیں ہے کہ اس سے زیادہ پانی استعمال کرنے یا کم پانی استعمال کرنے کی وجہ سے اسے کچھ تنگی ہو اور اس بات کی دلیل کہ غسل کرنے والے شخص پر یہ بات لازم ہے کہ وہ اپنے پورے جسم تک پانی پہنچائے خواہ پانی کم ہو یا زیادہ ہو۔

امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں: ”سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے یہ منقول ہے: میں اور نبی اکرم ﷺ ایک ہی برتن سے غسل کرتے تھے۔“

**236 - سنن حدیث:** نَا سَعِيدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْمَخْزُومِيُّ، نَا سُفْيَانُ، عَنْ عَاصِمِ الْأَخْوَلِ، وَحَدَّثَنَا عَبْدُ

الْجَبَّارِ بْنُ الْعَلَاءِ، نَا سُفْيَانُ، نَا عَاصِمُ بْنُ سُلَيْمَانَ الْأَخْوَلِ، عَنْ مُعَاذَةَ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ:

مَتَنُ حَدِيثٍ: كُنْتُ أَغْتَسِلُ أَنَا وَالنَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ إِنَاءٍ وَاحِدٍ، فَأَقُولُ: أَبْقِ لِي أَبْقِ لِي

**[236]** شوافع اور حنابلہ کے نزدیک یہ بات مسنون ہے وضو کا پانی ایک مد سے کم نہیں ہونا چاہئے اور غسل کا پانی ایک صاع سے کم نہیں ہونا چاہئے اور ایک صاع چار مد کے برابر ہوتا ہے۔

ہمارے زمانے کے اعتبار سے اس کی مقدار دو ہزار ایک سو پچھتر گرام کے برابر ہوگی۔ اس کی دلیل وہ روایت ہے جس میں یہ بات مذکور ہے نبی اکرم ﷺ ایک صاع پانی سے غسل کیا کرتے تھے اور ایک مد پانی سے وضو کیا کرتے تھے۔

تاہم احناف اور مالکیہ کے نزدیک غسل اور وضو میں استعمال کئے جانے والے پانی کی کوئی متعین مقدار نہیں ہے البتہ غسل یا وضو کرنے والے شخص کو چاہئے کہ وہ میانہ روی کے ساتھ پانی استعمال کرے کیونکہ پانی کو ضائع کرنا بھی مناسب نہیں ہے اور اتنی احتیاط کرنا کہ اچھی طرح غسل نہ ہو سکے یہ بھی ٹھیک نہیں ہے۔

❦❦❦ (امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ کہتے ہیں: -- سعید بن عبد الرحمن مخزومی -- سفیان -- عاصم الاحول -- عبد الجبار بن عبد -- سفیان -- عاصم بن سلیمان الاحول -- معاذہ) کے حوالے سے روایت نقل کرتے ہیں: (سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں: میں اور نبی کریم ﷺ ایک ہی برتن سے غسل کیا کرتے تھے تو میں یہ کہا کرتی تھی: میرے لئے بھی باقی رہنے دیں میرے لئے بھی باقی رہنے دیں۔

## بَابُ الْاِسْتِئْذَانِ لِلَاغْتِسَالِ مِنَ الْجَنَابَةِ

### باب 185: غسل جنابت کے وقت پردہ تان لینا

237 - سند حدیث: نَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ بَشْرِ بْنِ الْحَكَمِ، نَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنِ ابْنِ طَاوُسٍ، عَنِ الْمُطَّلِبِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ حَنْطَبٍ، عَنْ أُمِّ هَانِيٍّ قَالَتْ:

تَوْصِيحٌ رَوَيْتُ: كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ الْفَتْحِ بِأَعْلَى مَكَّةَ فَأَتَيْتُهُ، فَجَاءَ أَبُو ذَرٍّ بِقُصْعَةٍ فِيهَا مَاءٌ قُلْتُ: إِنِّي لَا أَرَى فِيهَا أَثَرَ الْعَجِينِ قَالَتْ: فَسَتَرَهُ أَبُو ذَرٍّ فَأَغْتَسَلَ، ثُمَّ سَتَرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَبَا ذَرٍّ فَأَغْتَسَلَ، ثُمَّ صَلَّى النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثَمَانِي رَكَعَاتٍ، وَذَلِكَ فِي الضُّحَى

❦❦❦ (امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ کہتے ہیں: -- عبد الرحمن بن بشر بن حکم -- عبد الرزاق -- معمر -- ابن طاووس -- مطلب بن عبد اللہ بن حنطب) کے حوالے سے روایت نقل کرتے ہیں: (سیدہ ام ہانی رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں:

فتح مکہ کے موقع پر نبی کریم ﷺ مکہ مکرمہ کے بالائی علاقے میں موجود تھے میں آپ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئی حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ پانی کا ایک برتن لے کر آئے سیدہ ام ہانی رضی اللہ عنہا کہتی ہیں: میں نے اس میں آٹے کا نشان دیکھا سیدہ

حدیث 236: مسند احمد بن حنبل، الملحق المستدرک من مسند الانصار، حدیث السيدة عائشة رضي الله عنها رقم الحديث: 24073 شرح معاني الآثار للطحاوي، باب مؤثر بني آدم، رقم الحديث: 70 مسند الشافعي، باب ما خرج من كتاب الوضوء، رقم الحديث: 14 مسند الحميدي، اجاديت عائشة ام المؤمنين رضي الله عنها عن رسول الله، رقم الحديث: 165 مسند اسحاق بن راهويه، ما يروى، رقم الحديث: 1239 مسند ابى يعلى الموصلي، مسند عائشة، رقم الحديث: 4428 المعجم الاوسط للطبراني، باب الالف، باب من اسمه ابراهيم، رقم الحديث: 3000 المعجم الصغير للطبراني، من اسمه سم، رقم الحديث: 493 المعجم الكبير للطبراني، باب الالف، ومن نساء اهل البصرة، ام الحسن، رقم الحديث: 19697

حدیث 237 صحیح البخاری، کتاب الصلاة، باب الصلاة في الثوب الواحد ملتحقاً به، رقم الحديث: 353 صحيح مسلم، كتاب الحيض، باب تستر المعتسل بثوب ونحوه، رقم الحديث: 536 الجامع للمترجمي، ابواب الاستئذان والآداب عن رسول الله صلى الله عليه وسلم، باب ما جاء في مرحبا، رقم الحديث: 2729 سنن ابن ماجه، كتاب الطهارة وسننها، باب السدیل بعد الوضوء، رقم الحديث: 462 سنن الدارمي، كتاب الصلاة، باب صلاة الضحى، رقم الحديث: 1473 صحيح ابن حبان، كتاب الطهارة، باب الغسل، ذكر ما يستحب للمرأة اذا اراد الاغتسال وهو في فضاء ان، رقم الحديث: 1203 السنن لصعري، مؤثر الهرة، صفة الوضوء، باب ذكر الاستئذان عند الاغتسال، رقم الحديث: 225 مصنف عبد الرزاق الصنعاني، كتاب الصلاة، باب صلاة الضحى، رقم الحديث: 4705

ام ہانی رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ نے نبی اکرم ﷺ کے لئے پردہ کیا آپ ﷺ نے غسل کیا پھر نبی اکرم ﷺ نے آٹھ رکعات نماز ادا کی یہ چاشت کے وقت کی بات ہے۔

### بَابُ اِبَاحَةِ الْاِغْتِسَالِ مِنَ الْقِصَاعِ، وَالْمَرَائِكِنِ، وَالطَّاسِ

باب 186: بڑے برتن، ٹب اور پیالے سے پانی لے کر غسل کرنا مباح ہے

238 - سند حدیث: نا احمّد بن الیقّدام العجلی، نا الفضیل بن عیاض، حدّثنی منصور و هو ابن عبد الرحمن بن الحجاج، حدّثنی امی، عن عائشة قالت:

متن حدیث: کُنْتُ اَنَازِعُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الطَّسَّ الْوَاحِدَ نَغْتَسِلُ مِنْهُ  
 (امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ کہتے ہیں:)-- احمد بن مقدم عجل-- فضیل بن عیاض-- منصور بن عبد الرحمن جعی نے اپنی والدہ کے حوالے سے سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کا یہ بیان نقل کیا ہے:

میں ٹب میں سے پانی لینے کے لئے نبی اکرم ﷺ سے مقابلہ کرتی تھی جب ہم اس میں سے غسل کر رہے ہوتے تھے۔

239 - سند حدیث: نا بُنْدَارٌ، وَمُحَمَّدُ بْنُ الْوَلِيدِ قَالَا: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْأَعْلَى، نا هِشَامُ بْنُ حَسَّانٍ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ:

متن حدیث: كَانَ يُوَضَّعُ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلِيْ هَذَا الْمِرْكَنُ فَنَشْرَعُ فِيْهِ جَمِيعًا  
 (امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ کہتے ہیں:)-- بندار اور محمد بن ولید-- عبد الاعلی-- ہشام بن حسان (کے حوالے سے روایت نقل کرتے ہیں: ہشام بن عروہ نے اپنے والد کے حوالے سے سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کا یہ بیان نقل کیا ہے: نبی اکرم ﷺ کے لئے اور میرے لئے یہ ٹب رکھ دیا جاتا تھا اور ہم ایک ساتھ غسل شروع کرتے تھے۔

240 - سند حدیث: نا بُنْدَارٌ، نا عَبْدُ الرَّحْمَنِ يَعْنِي ابْنَ مَهْدِيٍّ، نا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ نَافِعٍ الْمَخْزُومِيُّ، عَنْ ابْنِ أَبِي

نَجِيحٍ، عَنْ مُجَاهِدٍ، عَنْ اُمِّ هَانِيَةَ قَالَتْ:

رَأَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِغْتَسَلَ هُوَ وَمِيْمُوْنَةُ مِنْ اِنَاءٍ وَاحِدٍ فِيْ قِصْعَةٍ فِيْهَا اَثَرُ الْعَجِينِ

(امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ کہتے ہیں:)-- بندار-- عبد الرحمن بن مہدی-- ابراہیم بن نافع مخزومی-- ابن ابوشح

میں نے نبی اکرم ﷺ کو اور سیدہ میمونہ رضی اللہ عنہا کو ایک ایسے برتن کے ذریعے غسل کرتے ہوئے دیکھا ہے جس میں آٹے کا نشان موجود تھا۔

مجاہد (کے حوالے سے روایت نقل کرتے ہیں: سیدہ ام ہانی رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں:

حدیث 239، صحیح البخاری، کتاب الاعتصام بالکتاب والسنة، باب ما ذکر النبی صلی اللہ علیہ وسلم وحض علی اتفاق رقم الحدیث 6929

حدیث 240 السنن الصغری، سور الہرة، صفة الوضوء، باب ذکر الاغتسال فی القصعة التي یعجن فیها، رقم الحدیث 240 السنن الکبری لسانہ ذکر ما ینقض الوضوء وما لا ینقضه الاغتسال فی القصعة التي یعجن فیها، رقم الحدیث 234



## بَابُ صِفَةِ الْغُسْلِ مِنَ الْجَنَابَةِ

## باب 187: غسل جنابت کا طریقہ

241 - سند حدیث: نَا أَبُو مُوسَى، نَا أَبُو مُعَاوِيَةَ، نَا الْأَعْمَشُ، وَحَدَّثَنَا هَارُونُ بْنُ إِسْحَاقَ الْهَمْدَانِيُّ، حَدَّثَنَا

241 صاحب ہدایہ لکھتے ہیں: غسل میں کلی کرنا اور ناک میں پانی ڈالنا نیز پورے جسم پر پانی بہانا فرض ہے جبکہ امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک کلی کرنا اور ناک میں پانی ڈالنا سنت ہے ان کی دلیل نبی اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کا وہ فرمان ہے: جس میں دس چیزوں کو فطرت یعنی سنت قرار دیا گیا ہے اور ان میں کلی کرنے اور ناک میں پانی ڈالنے کا بھی ذکر ہے۔ یہی وجہ ہے کہ یہ دونوں غسل وضو میں بھی سنت شمار ہوتے ہیں۔

(صاحب ہدایہ کہتے ہیں) ہماری دلیل اللہ تعالیٰ کا یہ ارشاد ہے: "اور اگر تم جنبی ہو جاؤ تو اچھی طرح سے طہارت حاصل کرو۔" (مائدہ ۶) اس آیت میں پورے جسم کی تطہیر کا حکم موجود ہے تاہم جسم کے جس حصے تک پانی پہنچانا ممکن نہ ہو وہ اس حکم سے خارج ہوگا۔ وضو کا واسطہ اس سے مختلف ہے کیونکہ اس میں چہرہ دھونے کا حکم ہے جبکہ منہ اور ناک کا اندرونی حصہ چہرے کی تعریف میں شامل نہیں ہوتا۔ امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ نے جو حدیث پیش کی ہے وہ حدیث (بے وضو ہونا) کی حالت سے متعلق ہے اس کی دلیل نبی اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کا یہ فرمان ہے: "یہ دونوں (کلی کرنا اور ناک میں پانی ڈالنا غسل) جنابت میں فرض اور وضو میں سنت ہیں۔"

احناف کے نزدیک غسل کرتے ہوئے بارہ چیزیں سنت ہیں۔

اس کے آغاز میں تسمیہ پڑھنا، نیت کرنا، دونوں ہاتھ گٹوں تک دھونا، اگر جسم کے کسی حصے پر نجاست لگی ہو تو

کے وضو کی طرح وضو کرنا۔

یعنی وضو کے دوران دھوئے جانے والے اعضاء کو تین مرتبہ دھونا اور سر کا مسح کرنا۔

اگر آدمی کسی ایسی جگہ پر غسل کر رہا ہو جہاں اس کے پاؤں میں پانی اکٹھا ہو جاتا ہو تو پاؤں دھونے کو موخر کیا جائے گا۔ اس کے بعد پورے جسم پر

تین مرتبہ پانی بہالینا۔

اگر کوئی شخص بہتے ہوئے پانی میں یا ایسے پانی میں جو بہتے ہوئے پانی کے حکم میں ہو غوطہ کھالتا ہے اور اتنی دیر تک ٹھہرا رہتا ہے جتنی دیر میں بھی

سنت کی تکمیل ہو جائے تو یہ کفایت کر جائے گا۔

پانی بہاتے ہوئے آدمی سر پر پانی بہانے سے آغاز کرے گا اس کے بعد دائیں کندھے کو دھوئے گا پھر بائیں کندھے کو دھوئے اور غسل کرتے

ہوئے پورے جسم کو ملے گا اور یکے بعد دیگرے غسل کرے گا۔ (یعنی تمام اعضاء کو یکے بعد دیگرے دھو لے گا۔

غسل کے آداب بھی تقریباً وہی ہیں جو وضو کے آداب ہیں۔ البتہ وضو کے آداب میں قبلہ کی طرف رخ کیا جاسکتا ہے لیکن غسل کرتے ہوئے

قبلہ کی طرف رخ نہیں کیا جائے گا۔

حدیث 241 صحیح مسلم کتاب الحوض باب صفة غسل الجنابة رقم الحديث 502 صحیح ابن حبان کتاب الطهارة

باب الغسل ذکر الاستحباب للمغتسل من الجنابة ان يكون غسل فرجه بشماله دون رقم الحديث 1206 السنن

الصفری سور الهرة صفة الوضوء باب غسل الرجلین فی غیر المكان الذی یغتسل فیہ رقم الحديث 253 السنن

ابکبری للنائی ذکر ما ینقض الوضوء وما لا ینقضه ترک التمدل بعد الغسل رقم الحديث 243 سنن الدارقطنی

کتاب الطهارة باب فی وجوب الغسل بالقاء الختانیین وان لم ینزّل رقم الحديث 351 المعجم الكبير لطنبرانی باب

الیاء ما اسدت مہیونة زوج النبی صلی اللہ علیہ وسلم ما روی ابن عباس رقم الحديث 19841

ابن فضیل، و حَدَّثَنَا سَلَمُ بْنُ جُنَادَةَ، نَا وَكِيعٌ، وَحَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ، نَا عِمْسَى بْنُ يُونُسَ، وَحَدَّثَنَا عَبْدُ  
اللَّهِ بْنُ سَعِيدٍ الْأَشْجِيُّ، نَا ابْنُ إِدْرِيسَ، وَحَدَّثَنَا أَبُو مُوسَى، نَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ دَاوُدَ كُلُّهُمْ عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ سَالِمِ  
بْنِ أَبِي الْجَعْدِ، عَنْ كُرَيْبٍ، عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: حَدَّثَنِي خَالَتِي مَيْمُونَةُ

متن حدیث: قَالَتْ: أَذْنَيْتُ لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غُسْلَهُ مِنَ الْجَنَابَةِ. قَالَتْ: فَعَسَلَ كَفِّهِ  
مَرَّتَيْنِ أَوْ ثَلَاثًا، ثُمَّ أَذْخَلَ كَفَّهُ الْيُمْنَى فِي الْإِنَاءِ فَأَفْرَغَ بِهَا عَلَى فَرْجِهِ فَعَسَلَهُ بِشِمَالِهِ، ثُمَّ ضَرَبَتْ بِشِمَالِهِ  
الْأَرْضَ فَدَلَكَهَا دَلَكًا شَدِيدًا، ثُمَّ تَوَضَّأَ وَصَوَّءَ لِلصَّلَاةِ، ثُمَّ أَفْرَغَ عَلَى رَأْسِهِ ثَلَاثَ حَفَنَاتٍ مِلءَ كَفِّهِ، ثُمَّ  
غَسَلَ سَائِرَ جَسَدِهِ، ثُمَّ تَنَحَّى عَنْ مَقَامِهِ ذَلِكَ فَغَسَلَ رِجْلَيْهِ، ثُمَّ أَتَيْتُهُ بِالْمِنْدِيلِ فَرَدَّهٗ

توضیح روایت: هَذَا لَفْظُ حَدِيثِ عِمْسَى بْنِ يُونُسَ، وَقَالَ فِي خَبَرِ ابْنِ فَضِيلٍ: جَعَلَ يَنْفُضُ عَنْهُ الْمَاءَ،  
وَكَذَا قَالَ ابْنُ إِدْرِيسَ: فَأَتَيْتُ بِمِنْدِيلٍ فَأَبْنَى أَنْ يَقْبَلَ، وَجَعَلَ يَنْفُضُ الْمَاءَ عَنْهُ، وَبَعْضُهُمْ يَزِيدُ عَلَى بَعْضٍ فِي  
مَتْنِ الْحَدِيثِ

❦ (امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ کہتے ہیں:)-- ابو موسیٰ -- ابو معاویہ -- اعمش -- ہارون بن اسحاق ہمدانی -- ابن فضیل  
-- سلم بن جنادہ -- وکیع -- علی بن حجر -- عیسیٰ بن یونس -- عبد اللہ بن سعید اشج -- ابن ادریس -- ابو موسیٰ -- عبد اللہ بن داؤد --  
اعمش -- سالم بن ابو جعد -- کریب (کے حوالے سے روایت نقل کرتے ہیں:) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: میری  
خالہ سیدہ میمونہ رضی اللہ عنہا نے مجھے بتایا:

میں نے نبی اکرم ﷺ کے غسل جنابت کے لئے پانی رکھا سیدہ میمونہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم ﷺ نے اپنی دونوں  
ہتھیلیاں دو مرتبہ یا تین مرتبہ دھوئیں پھر آپ ﷺ نے اپنا دایاں ہاتھ برتن میں داخل کیا پھر اپنی شرم گاہ پر پانی بہایا اور شرم گاہ کو  
بائیں ہاتھ کے ذریعے دھویا پھر آپ ﷺ نے اپنا بائیں ہاتھ زمین پر رکھ کر اچھی طرح سے ملا پھر آپ ﷺ نے نمرز کے وضو کی  
طرح وضو کیا پھر آپ ﷺ نے اپنے سر پر دونوں ہتھیلیاں بھر کر تین لپ بہائے پھر آپ ﷺ نے اپنے تمام جسم کو دھویا پھر  
آپ ﷺ اپنی جگہ سے ایک طرف بٹے اور آپ ﷺ نے اپنے دونوں پاؤں دھو لیے پھر میں رومال لے کر آپ ﷺ کی خدمت  
میں حاضر ہوئی تو آپ ﷺ نے اسے واپس کر دیا۔

یہ الفاظ عیسیٰ بن یوسف نامی کے نقل کردہ ہیں۔

ابن فضیل نامی راوی نے یہ الفاظ نقل کئے ہیں: ”نبی کریم ﷺ نے ہاتھ کے ذریعے اپنے جسم سے پانی پونچھ لیا۔“

ابن ادریس نامی راوی نے یہ بات نقل کی ہے۔ نبی کریم ﷺ کی خدمت میں رومال پیش کیا گیا لیکن آپ ﷺ نے اسے  
قبول نہیں کیا اور آپ ﷺ نے اپنے جسم سے ہاتھ کے ذریعے پانی کو پونچھ لیا۔

اس روایت کے متن میں بعض راویوں نے دوسرے بعض کے مقابلے میں الفاظ کی کمی و بیشی نقل کی ہے۔

بَابُ تَخْلِيلِ أَصُولِ شَعْرِ الرَّأْسِ بِالْمَاءِ قَبْلَ افْرَاقِ الْمَاءِ عَلَى الرَّأْسِ،

وَحَثِّي الْمَاءِ عَلَى الرَّأْسِ بَعْدَ التَّخْلِيلِ حَثِيَّاتٍ ثَلَاثٍ

باب 188: سر پر پانی بہانے سے پہلے پانی کے ذریعے بالوں کی جڑوں کا خلال کرنا

اور خلال کر لینے کے بعد سر پر پانی کے تین لپ ڈال لینا

242 - سند حدیث: نَا أَحْمَدُ بْنُ عُبَيْدَةَ، أَخْبَرَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ

عَائِشَةَ قَالَتْ:

مَتْنُ حَدِيثٍ: كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا اغْتَسَلَ مِنَ الْجَنَابَةِ يَصُبُّ مِنَ الْإِنَاءِ عَلَى يَدِهِ الْيُمْنَى لِيَفْرِغَ عَلَيْهَا فَيَغْسِلُهَا، ثُمَّ يَصُبُّ عَلَى شِمَالِهِ فَيَغْسِلُ قَرَجَهُ، وَيَتَوَضَّأُ كَوَضُوءِهِ لِلصَّلَاةِ، ثُمَّ يَدْخُلُ كَفَّهُ فِي الْإِنَاءِ لِيَقُولَ بِيَدِهِ فِي شَعْرِهِ هَكَذَا يُخَلِّلُهُ بِيَدِهِ حَتَّى إِذَا رَأَى أَنَّهُ قَدْ مَسَّ الْمَاءُ بَشَرَتَهُ حَتَّى الْمَاءِ عَلَى رَأْسِهِ ثَلَاثَ حَثِيَّاتٍ، وَأَفْضَلَ فِي الْإِنَاءِ فَضْلًا يَصُبُّهُ عَلَيْهِ بَعْدَمَا يَفْرِغُ

❦ (امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ کہتے ہیں:)-- احمد بن عبدہ-- حماد بن زید-- ہشام بن عروہ نے اپنے والد کے حوالے سے سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کا یہ بیان نقل کیا ہے:

نبی اکرم ﷺ جب غسل جنابت کرتے تھے تو برتن کے ذریعے اپنے دائیں ہاتھ پر پانی انڈیل کر اسے دھوتے تھے پھر اس کے ذریعے اپنے بائیں ہاتھ پر پانی انڈیل کر اپنی شرم گاہ کو دھوتے تھے پھر نماز کے وضو کی طرح وضو کرتے تھے پھر آپ ﷺ اپنی ہتھیلی برتن میں داخل کرتے تھے اور اپنے ہاتھ کو بالوں میں یوں داخل کرتے تھے جیسے آپ ﷺ اپنے ہاتھ کے ذریعے ان کا خلال کر رہے ہوں یہاں تک کہ جب آپ ﷺ یہ محسوس کرتے تھے کہ آپ ﷺ کے سر کی جلد تک پانی پہنچ چکا ہے تو آپ ﷺ اپنے سر پر تین لپ بہا لیتے تھے آپ ﷺ برتن میں کچھ پانی بچا لیتے تھے آپ ﷺ فارغ ہونے کے بعد اپنے اوپر بہا لیتے تھے۔

بَابُ اكْتِفَاءِ صَاحِبِ الْجَمَّةِ وَالشَّعْرِ الْكَثِيرِ

بِافْرَاقِ ثَلَاثِ حَثِيَّاتٍ مِنَ الْمَاءِ عَلَى الرَّأْسِ فِي غُسْلِ الْجَنَابَةِ

باب 189: جس شخص کے بال زیادہ ہوں اور لمبے ہوں

اس کا غسل جنابت میں سر پر پانی کے تین لپ بہانے پر اکتفا کرنا

243 - سند حدیث: نَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ، نَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ، نَا جَعْفَرُ بْنُ وَهَّابٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ بْنِ حُسَيْنِ بْنِ

حَدِيثِ 243 صحيح مسلم كتاب الحوض باب استحباب افاضة الماء على الرأس وغيره ثلاثا رقم الحديث 522 مسند

احمد بن حنبل مسند جابر بن عبد الله رضى الله عنه رقم الحديث 13930 مصنف عبد الرزاق الصنعاء باب اعتسال

الجنب رقم الحديث 971

عَلِيَّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ، وَحَدَّثَنَا عَبْدُ الْجَبَّارِ بْنُ الْعَلَاءِ، وَسَعِيدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْمَخْزُومِيُّ، وَعُمَرُ بْنُ حَفْصٍ الشَّيْبَانِيُّ قَالُوا: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ جَعْفَرٍ، عَنْ أَبِيهِ قَالَ:

مَنْ حَدِيثُ: قَالَ لِي جَابِرُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ: سَأَلْتِي ابْنَ عَمِّكَ الْحَسَنَ بْنَ مُحَمَّدٍ عَنِ الْغُسْلِ مِنَ الْجَنَابَةِ، فَقُلْتُ: إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُفِيضُ عَلَى رَأْسِهِ ثَلَاثًا. فَقَالَ: إِنَّ شَعْرِي كَثِيرٌ، فَقُلْتُ: كَانَ شَعْرُ رَسُولِ اللَّهِ أَكْثَرَ مِنْ شَعْرِكَ وَأَطْيَبَ هَذَا حَدِيثُ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ

❦ (امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ کہتے ہیں:)-- محمد بن بشار-- یحییٰ بن سعید-- جعفر بن محمد بن علی بن حسین بن علی بن ابوطالب (یعنی امام جعفر صادق)-- عبد الجبار بن علاء اور سعید بن عبد الرحمن مخزومی اور عمر بن حفص شیبانی-- سفیان-- جعفر (یعنی امام جعفر صادق) اپنے والد (امام محمد باقر) کے حوالے سے نقل کرتے ہیں: حضرت جابر رضی اللہ عنہ نے مجھ سے یہ فرمایا: تمہارے چچا زاد حسن بن محمد نے مجھ سے غسل جنابت کے بارے میں دریافت کیا تو میں نے بتایا: نبی اکرم ﷺ اپنے سر پر تین مرتبہ پانی بہا لیتے تھے وہ بولے: میرے بال تو بہت زیادہ ہیں میں نے کہا: نبی اکرم ﷺ کے بال تم سے زیادہ تھے اور تم سے زیادہ پاکیزہ تھے۔

یہ روایت یحییٰ بن سعید کی نقل کردہ ہے۔

بَابُ اسْتِحْبَابِ بَدْءِ الْمُغْتَسِلِ بِإِفَاضَةِ الْمَاءِ عَلَى الْمَيِّمِ قَبْلَ الْمَيسَرِ

باب 190: غسل کرنے والے کے لئے جسم کے بائیں حصے سے پہلے

دائیں حصے پر پانی بہانے کا آغاز کرنا مستحب ہے

244- سند حدیث: نَا بُنْدَارٌ، نَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ، عَنْ شُعْبَةَ، عَنْ أَشْعَثَ بْنِ سُلَيْمٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ مُسْرُوقٍ،

عَنْ عَائِشَةَ،

مَنْ حَدِيثُ: أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُحِبُّ التَّيَّامُنَ فِي شَأْنِهِ حَتَّى فِي تَرَجُّلِهِ، وَنَعْلِهِ وَطُهُورِهِ

❦ (امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ کہتے ہیں:)-- بندار-- یحییٰ بن سعید-- شعبہ-- اشعث بن سلیم-- اپنے والد کے حوالے

سے-- مسروق کے حوالے سے نقل کرتے ہیں سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں

نبی اکرم ﷺ ہر معاملہ میں دائیں طرف سے آغاز کرنے کو پسند کرتے تھے یہاں تک کہ کنگھی کرنے میں جوتا پہننے میں اور طہارت حاصل کرنے میں بھی اسی بات کو پسند کرتے تھے۔

245- سند حدیث: نَا أَحْمَدُ بْنُ سَعِيدٍ الدَّارِمِيُّ، نَا أَبُو عَاصِمٍ، عَنْ حَنْظَلَةَ بْنِ أَبِي سُفْيَانَ قَالَ: سَمِعْتُ

الْقَاسِمَ يَقُولُ: سَمِعْتُ عَائِشَةَ تَقُولُ:

متن حدیث: كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَغْتَسِلُ مِنْ حِلَابٍ، فَيَأْخُذُ بِكَفِّهِ فَيَجْعَلُهُ عَلَى شِقِّهِ الْأَيْمَنِ، وَيَأْخُذُ بِكَفِّهِ فَيَجْعَلُهُ عَلَى شِقِّهِ الْأَيْسَرِ، ثُمَّ يَأْخُذُ بِكَفِّهِ فَيَجْعَلُهُ فِي وَسْطِ رَأْسِهِ

❦❦ (امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ کہتے ہیں:۔۔ احمد بن سعید دارمی۔۔ ابو عاصم۔۔ حنظلہ بن ابوسفیان۔۔ قاسم کہتے ہیں: میں نے سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کو یہ بیان کرتے ہوئے سنا ہے:

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم "حلاب" (ٹائی مخصوص برتن) سے غسل کرتے تھے آپ ﷺ اپنی دونوں ہتھیلیوں میں پانی لے کر اسے دائیں پہلو پر بہاتے تھے پھر دونوں ہتھیلیوں میں پانی لے کر بائیں پہلو پر بہاتے تھے پھر دونوں ہتھیلیوں میں پانی لے کر سر کے درمیان میں ڈالتے تھے۔

### بَابُ الرُّخْصَةِ فِي تَرْكِ الْمَرَأَةِ نَقْضِ ضَفَائِرِ رَأْسِهَا فِي الْغُسْلِ مِنَ الْجَنَابَةِ

باب 191: غسل جنابت کے دوران عورت کے لئے اپنی مینڈھیاں نہ کھولنے کی اجازت ہے

246- سند حدیث: لَنَا سُفْيَانُ، نَا أَيُّوبُ بْنُ مُوسَى، عَنْ سَعِيدٍ وَهُوَ ابْنُ أَبِي سَعِيدٍ الْمَقْبُرِيِّ، وَحَدَّثَنَا سَعِيدٌ

حدیث 246: صحیح مسلم 'کتاب الحيض' باب حكم صفائر المفتلة رقم الحديث: 523 'صحیح ابن حبان' کتاب الطهارة 'باب الغسل' ذكر الاباحة للمرأة اذا كانت جنباً ترك حلها ضفيرة راسها عند رقم الحديث: 1214 'سنن ابی داؤد' کتاب الطهارة 'باب في البراءة هل تنقض شعرها عند الغسل' رقم الحديث: 222 'سنن ابن ماجه' کتاب الطهارة و'سننها' ابواب التيمم 'باب ما جاء في غسل النساء من الجنابة' رقم الحديث: 600 'الحامع للترمذی' ابواب الطهارة عن رسول الله صلى الله عليه وسلم 'باب هل تنقض البراءة شعرها عند الغسل'؟ رقم الحديث: 101 'السنن الصغرى' صفة الوضوء 'باب ذكر ترك البراءة نقض ضفر راسها عند اغتسالها من الجنابة' رقم الحديث: 241 'سنن الدارقطني' کتاب الطهارة 'باب في وجوب الغسل باللقاء الحثانين وان لم ينزل' رقم الحديث: 353 'السنن الكبرى للنسائي' ذكر ما ينقض الوضوء وما لا ينقضه 'الرخصة في ترك المرأة نقض ضفر راسها عند اغتسالها من الجنابة' رقم الحديث: 235 'مصنف ابن ابی شيبة' کتاب الطهارات 'في البراءة تغتسل اتقض شعرها' رقم الحديث: 781 'مصنف عبد الرزاق الصنعاني' باب غسل النساء رقم الحديث: 1011 'مسند احمد بن حنبل' مسند النساء' حديث امر سلمة زوج النبي صلى الله عليه وسلم رقم الحديث: 26118 'مسند الشافعي' باب ما خرج من كتاب الوضوء رقم الحديث: 60 'مسند الحميدي' احاديث امر سلمة زوجة النبي صلى الله عليه وسلم رقم الحديث: 289 'مسند اسحاق بن راهويه' ما يروى عن عطاء بن يسار وسديها بن يسار ونبها بن وائل رقم الحديث: 1659 'مسند ابی يعلى الموصلي' مسند امر سلمة زوج النبي صلى الله عليه وسلم رقم الحديث: 6799 'المعجم الاوسط للطبراني' باب الالف من اسمه احمد رقم الحديث: 1845 'المعجم الكبير للطبراني' باب الباء من اسمها امر سلمة عند الله بن رافع مولى امر سلمة رقم الحديث: 19532

(246) چاروں مذاہب کے فقہاء کا اس بات پر اتفاق ہے اگر عورت کے غسل کے دوران پانی اس کے بالوں کی جڑوں تک پہنچ جاتا ہے تو اس عورت کے لئے مینڈھیاں بنائے ہوئے بالوں کو کھولنا ضروری نہیں ہوگا۔

جیسا کہ یہاں سیدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے منقول حدیث کے ذریعے بھی یہی بات ثابت ہے۔

یہ حکم حرج سے بچنے کے لئے دیا گیا ہے تاہم ہمارے زمانے میں ہمارے علاقوں میں اس طرح کی مینڈھیاں بنانے کا رواج نہیں ہے اس لئے خواتین کے لئے یہ بات ضروری ہوگی کہ وہ تمام بال کھول کر انہیں اچھی طرح سے دھوئیں۔





عَلَى أَنْ أُفْرِغَ عَلَى رَأْسِي ثَلَاثَ أَفْرَاقَاتٍ

❦❦ (امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ کہتے ہیں:)-- عمران بن موسیٰ قزاز-- عبدالوارث ابن سعید عنہری-- ابوعمار حسین بن حریت اور یعقوب بن ابراہیم دورق-- اسماعیل بن ابراہیم-- ایوب-- ابو زبیر (کے حوالے سے روایت نقل کرتے ہیں: عبید بن عمیر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کو اس بات کا پتہ چلا کہ حضرت عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ خواتین کو یہ حکم دیتے ہیں جب وہ غسل جنابت کرنے لگیں تو اپنے بالوں کی مینڈھیاں کھول لیا کریں حضرت سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: ابن عمرو پر حیرت ہوتی ہے انہوں نے ان خواتین کو مشکل بات کا پابند کیا ہے وہ انہیں یہ ہدایت کیوں نہیں کرتے کہ وہ اپنا سر ہی منڈا دیں؟ میں اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ایک ہی برتن سے غسل کرتے تھے ہم ایک ساتھ غسل کا آغاز کرتے تھے تو میں تین لپ سے زیادہ پانی نہیں ڈالتی تھی۔

یہاں ایک لفظ کے بارے میں راوی کو شک ہے۔

روایت کے الفاظ عبدالوارث کے نقل کردہ ہیں ابن علیہ کی روایت میں یہ الفاظ نہیں ہیں۔ ”ہم ایک ساتھ شروع کرتے تھے“ انہوں نے اپنی روایت میں یہ الفاظ نقل کئے ہیں: ”میں اپنے سر پر تین لپ سے زیادہ پانی نہیں بہاتی تھی۔“

بَابُ غُسْلِ الْمَرْأَةِ مِنَ الْجَنَابَةِ، وَالذَّلِيلُ عَلَى أَنْ غُسَلَهَا كَغُسْلِ الرَّجُلِ سَوَاءً

باب 192: عورت کا غسل جنابت کرنا اور اس بات کی دلیل کہ اس کا غسل بھی مرد کے غسل کی مانند ہوگا

248 - سند حدیث: نَا بُنْدَارٌ، نَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ، نَا شُعْبَةُ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ مُهَاجِرٍ قَالَ: سَمِعْتُ صَفِيَّةَ

نَحِثَ، عَنْ عَائِشَةَ،

متن حدیث: أَنَّ أَسْمَاءَ سَأَلَتِ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْغُسْلِ مِنَ الْمَحِيضِ، فَلَذَكَرَ بَعْضَ الْحَدِيثِ، وَسَأَلَتْهُ عَنِ الْغُسْلِ مِنَ الْجَنَابَةِ قَالَ: تَأْخُذُ أَحَدًا كُنَّ مَاءً هَا فَتَطْهَرُ فَتُحْسِنُ الطُّهُورَ، ثُمَّ تَصُبُّ الْمَاءَ عَلَى رَأْسِهَا فَتَسْدُلُكُهُ حَتَّى يَبْلُغَ شُؤُونَ رَأْسِهَا، ثُمَّ تُفِيضُ الْمَاءَ عَلَى رَأْسِهَا فَقَالَتْ عَائِشَةُ: نِعَمَ الْيَسَاءُ يَسَاءُ الْأَنْصَارِ لَمْ يَمْسَعُهُنَّ الْحَيَاءُ أَنْ يَتَفَقَّهُنَّ فِي الدِّينِ

❦❦ (امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ کہتے ہیں:)-- بندار-- محمد بن جعفر-- شعبہ-- ابراہیم بن مہاجر-- صفیہ کے حوالے سے

نقل کرتے ہیں سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں:

سیدہ اسماء رضی اللہ عنہا نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے حیض کے بعد غسل کرنے کے بارے میں دریافت کیا: راوی نے کچھ حدیث ذکر کی ہے جس میں آگے چل کر یہ الفاظ ہیں ”انہوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے غسل جنابت کے بارے میں دریافت کیا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا عورت پانی لے اور پاک ہو جائے اور اچھی طرح پاک ہو پھر وہ اپنے سر پر پانی بہا کر اسے ملے یہاں تک کہ بالوں کی جڑوں تک پانی پہنچ جائے پھر وہ اپنے سر پر پانی بہا لے۔“

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں: سب سے اچھی خواتین انصار کی خواتین ہیں: کیونکہ دین کا علم حاصل کرنے میں ان کے لئے حیا، رکاوٹ نہیں بنتی ہے۔

## بَابُ الزَّجْرِ عَنْ دُخُولِ الْمَاءِ بِغَيْرِ مَتَزِرٍ لِلْفُغْسِ

باب 193: تہبند باندھے بغیر غسل کے لئے پانی میں داخل ہونے کی ممانعت

249 - سند حدیث: نَا مُحَمَّدُ بْنُ عِيسَى، وَأَحْمَدُ بْنُ الْحُسَيْنِ بْنِ عَبَّادٍ قَالَا: حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ بِشْرِ، نَا

زُهَيْرٌ، عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ، عَنْ جَابِرٍ،

مَتْنُ حَدِيثٍ: أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى أَنْ يَدْخُلَ الْمَاءُ إِلَّا بِمَتَزِرٍ

\*\*\* (امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ کہتے ہیں: -- محمد بن عیسیٰ اور احمد بن حسین بن عباد -- حسن بن بشر -- زہیر -- ابو زہیر

(کے حوالے سے روایت نقل کرتے ہیں: حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

”نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس بات سے منع کیا ہے کہ آدمی تہبند کے بغیر پانی میں داخل ہو۔“

## بَابُ اغْتِسَالِ الرَّجُلِ وَالْمَرْأَةِ وَهُمَا جُنْبَانِ مِنْ إِنَاءٍ وَاحِدٍ

باب 194: مرد اور عورت (یعنی میاں بیوی) جب دونوں جنبی ہوں تو ان کا ایک ہی برتن سے غسل کرنا

250 - سند حدیث: نَا بُنْدَارٌ، وَأَبُو مُوسَى قَالَ بُنْدَارٌ: حَدَّثَنَا، وَقَالَ أَبُو مُوسَى: حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ، نَا

شُعْبَةُ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْقَاسِمِ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا

مَتْنُ حَدِيثٍ: أَنَّهَا قَالَتْ: كُنْتُ أَغْتَسِلُ أَنَا وَرَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي إِنَاءٍ وَاحِدٍ مِنَ الْجَنَابَةِ

تَوْصِيحُ رَوَايَةٍ: وَقَالَ بُنْدَارٌ: مِنْ إِنَاءٍ وَاحِدٍ مِنَ الْجَنَابَةِ

\*\*\* (امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ کہتے ہیں: -- بندار اور ابو موسیٰ -- محمد بن جعفر -- شعبہ -- عبد الرحمن بن قاسم -- اپنے

والد (کے حوالے سے روایت نقل کرتے ہیں: سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں

”میں اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ایک ہی برتن سے غسل جنابت کیا کرتے تھے۔“

بندار نامی راوی نے یہ الفاظ نقل کئے ہیں: ”ایک ہی برتن سے جنابت کا غسل کرتے تھے۔“

## بَابُ إِفْرَاحِ الْمَرْأَةِ الْمَاءِ عَلَى يَدِ زَوْجِهَا لِيَغْسِلَ يَدَيْهِ قَبْلَ ادْخَالِهَا إِلَيْنَاءِ

إِذَا أَرَادَ الْاِغْتِسَالَ مِنَ الْجَنَابَةِ

حدیث 249. المستدرک علی الصحیحین للحاکم ' کتاب الطہارۃ ' واما حدیث عائشۃ ' رقم الحدیث 531 ' مسند ابی یعی

البوصلی ' مسند جابر ' رقم الحدیث 1765

**باب 195:** عورت کا اپنے شوہر کے ہاتھ پر پانی بہانا تاکہ وہ اپنے دونوں ہاتھ

برتن میں داخل کرنے سے پہلے انہیں دھولے جب وہ شخص غسل جنابت کا ارادہ کرتا ہے

**251 - سند حدیث:** نَا عُمَرَانُ بْنُ مُوسَى الْقَزَازُ، نَا عَبْدُ الْوَارِثِ يَعْنِي ابْنَ سَعِيدٍ، عَنْ يَزِيدَ وَهُوَ رَشَكٌ، عَنْ

مَعَاذَةَ وَهِيَ الْعَدْوِيَّةُ قَالَتْ:

مَتْنُ حَدِيثٍ: سَأَلْتُ عَائِشَةَ اتَّغَسِلُ الْمَرْأَةُ مَعَ زَوْجِهَا مِنَ الْجَنَابَةِ مِنَ الْإِنَاءِ الْوَاحِدِ جَمِيعًا؟ قَالَتْ: الْمَاءُ

طَهُورٌ وَلَا يُجَنَّبُ الْمَاءُ شَيْءٌ، لَقَدْ كُنْتُ أَعْتَغِسُ أَنَا وَرَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْإِنَاءِ الْوَاحِدِ.

قَالَتْ: أَبَدَاهُ فَأَفْرِغْ عَلَى يَدَيْهِ مِنْ قَبْلِ أَنْ يَغْمِسَهُمَا فِي الْمَاءِ

❖ ❖ (امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ کہتے ہیں:)-- عمران بن موسیٰ قزاز-- عبدالوارث بن سعید-- یزید رشک (کے حوالے

سے روایت نقل کرتے ہیں:-- معاذہ عدویہ یہ بیان کرتی ہیں:

میں نے سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے دریافت کیا: کیا عورت اپنے شوہر کے ساتھ ایک ہی برتن سے غسل جنابت کر سکتی ہے؟ انہوں

نے جواب دیا: جی ہاں! پانی پاک کرنے والی چیز ہے پانی کو کوئی چیز ناپاک نہیں کرتی ہے میں اور نبی اکرم ﷺ ایک ہی برتن سے

غسل کیا کرتے تھے۔

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: میں آغاز کرتی تھی اور نبی اکرم ﷺ کے پانی میں ہاتھ ڈالنے سے پہلے میں آپ ﷺ کے

ہاتھوں پر پانی انڈیل دیتی تھی۔

**بَابُ الْأَمْرِ بِالْإِغْتِسَالِ إِذَا اسْلَمَ الْكَافِرُ**

**باب 196:** جب کافر مسلمان ہو تو اسے غسل کرنے کا حکم دینا

**252 - سند حدیث:** نَا الرَّبِيعُ بْنُ سُلَيْمَانَ الْمُعَرَادِيُّ، نَا شُعَيْبُ بْنُ أَبِي اللَّيْثِ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي سَعِيدٍ

أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا هُرَيْرَةَ يَقُولُ:

مَتْنُ حَدِيثٍ: نَعَتْ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خِيَلًا، فَجَاءَتْ بِرَجُلٍ مِنْ بَنِي حَنِيفَةَ يُقَالُ لَهُ ثُمَامَةُ

[252] یہاں امام ابن خزیمہ نے تو اس بات کی وضاحت نہیں کی تاہم فقہاء نے یہ بات بیان کی ہے جب کوئی کافر شخص مسلمان ہوتا ہے تو اسے غسل

کرنے کا حکم دیا جائے گا کیونکہ اسلام قبول کرنے سے پہلے وہ جنابت یا حیض یا نفاس وغیرہ سے متعلق احکام سے لاعلم تھا اور عبادات کی ادائیگی کے لئے

ان تمام چیزوں سے پاک ہونا ضروری ہے۔

حدیث 252 صحیح البخاری کتاب الصلاة ابواب استقبال القبلة باب الاغتسال اذا اسلم رقم الحديث 452 السنن

الکبریٰ نسائی ذکر ما يقض الوضوء وما لا ينقضه غسل الكافر اذا اسلم رقم الحديث 189 مصنف عبد الرزاق

اصعدي کتاب اهل الكتاب ما يجب على الذي يسلم رقم الحديث: 9550 صحیح ابن حبان کتاب الصهارة باب

عس الكفر اذا اسلم ذكر الامر بالاغتسال للكافر اذا اسلم رقم الحديث: 1254

بُنْ أَثَالِ سَيِّدِ أَهْلِ السَّمَاةِ، فَرَبَطُوهُ بِسَارِيَةٍ مِنْ سَوَارِي الْمَسْجِدِ، فَخَرَجَ إِلَيْهِ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ - فَذَكَرَ حَدِيثًا طَوِيلًا - وَقَالَ: لَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

أَطْلِقُوا ثَمَامَةَ فَإِنَّا نَطْلُقُ إِلَى نَخْلٍ قَرِيبٍ مِنَ الْمَسْجِدِ فَاغْتَسِلَ، ثُمَّ دَخَلَ الْمَسْجِدَ، فَقَالَ: أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ، وَأَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ ثُمَّ ذَكَرَ بَقِيَّةَ الْحَدِيثِ

❦❦ (امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ کہتے ہیں:)-- ربیع بن سلیمان مرادی-- شعیب بن لیث-- سعید بن ابوسعید (کے حوالے سے روایت نقل کرتے ہیں: ) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

نبی اکرم ﷺ نے ایک مہم روانہ کی وہ لوگ بنو حنیفہ سے تعلق رکھنے والے ایک شخص کو پکڑ کر لے آئے جس کا نام ثمامہ بن اثال تھا جو اہل یمامہ کا سردار تھا لوگوں نے اسے مسجد کے ایک ستون کے ساتھ باندھ دیا نبی اکرم ﷺ اس کے پاس تشریف لے گئے (اس کے بعد راوی نے طویل حدیث ذکر کی ہے جس میں آگے چل کر یہ الفاظ ہیں) نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: ثمامہ کو کھول دو! پھر وہ مسجد کے قریب ایک باغ میں گئے انہوں نے غسل کیا پھر وہ مسجد آئے اور یہ کہا: میں اس بات کی گواہی دیتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ کے علاوہ اور کوئی معبود نہیں ہے اور حضرت محمد ﷺ اس کے بندے اور اس کے رسول ہیں۔

اس کے بعد راوی نے باقی حدیث ذکر کی ہے۔

**253 - سند حدیث:** نَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى، نَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ، وَعَبِيدُ اللَّهِ أَبْنَاءُ عُمَرَ، عَنْ سَعِيدِ

الْمَقْبُرِيِّ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ،

مَنْ حَدِيث: أَنَّ ثَمَامَةَ الْخَنْفِيَّ أُبِرَ، فَكَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَغْدُو إِلَيْهِ فَيَقُولُ: مَا عِنْدَكَ يَا ثَمَامَةُ؟ فَيَقُولُ: إِنْ تَقُلْتَ تَقُلْتُ ذَا دَمٍ، وَإِنْ تَمَنَّيْتَ تَمَنَّيْتُ عَلَى شَاكِرٍ، وَإِنْ تَرَدَّدَ الْمَالُ نَعِيطَكَ مِنْهُ مَا يَشْتِ، وَكَانَ أَصْحَابُ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُجِبُونَ الْفِدَاءَ وَيَقُولُونَ: مَا يُصْنَعُ بِقَتْلِ هَذَا؟ فَمَنْ عَلَيْهِ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمًا فَاسْتَمَ، فَحَلَّهُ وَبَعَثَ بِهِ إِلَى خَائِطِ أَبِي طَلْحَةَ، فَأَمَرَهُ أَنْ يَغْسِلَ فَاغْتَسَلَ وَصَلَّى رَكَعَتَيْنِ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَقَدْ حَسُنَ إِسْلَامُ أَخِيكُمْ

❦❦ (امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ کہتے ہیں:)-- محمد بن یحییٰ-- عبد الرزاق-- عبد اللہ اور عبید اللہ بن عمر-- سعید مقبری (کے

حوالے سے روایت نقل کرتے ہیں: ) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

ثمامہ خنفی کو قید کر دیا گیا نبی اکرم ﷺ اس کے پاس تشریف لائے اور ارشاد فرمایا: اے ثمامہ! تمہارے پاس کیا ہے؟ (یعنی تم کیا چاہتے ہو) تو وہ بولا: اگر آپ ﷺ ایک شخص کو قتل کریں گے تو ایک خون والے قتل کریں گے اور اگر آپ ﷺ احسان کریں گے تو ایک شکر گزار شخص پر احسان کریں گے اور اگر آپ ﷺ مال حاصل کرنا چاہتے ہیں تو ہم اتنا مال آپ ﷺ کو دے دیں گے جتنا آپ ﷺ چاہیں گے نبی اکرم ﷺ کے اصحاب فدیہ لینا چاہ رہے تھے انہوں نے یہ عرض کی: اس کو قتل کرنے کا کیا فائدہ ہوگا؟ نبی کریم ﷺ نے ایک دن اس پر احسان کیا تو اس شخص نے اسلام قبول کر لیا۔ نبی اکرم ﷺ نے اسے کھول دیا اور اسے حضرت ابو طلحہ رضی اللہ عنہ کے باغ کی



طرف بھجوا یا اسے غسل کرنے کی ہدایت کی اس نے غسل کیا اور دو رکعات نماز نفل ادا کی پھر نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: ”تمہارے بھائی کا اسلام عمدہ ہے۔“

### بَابُ اسْتِحْبَابِ غُسْلِ الْكَافِرِ إِذَا اسْلَمَ بِالْمَاءِ وَالسِّدْرِ

باب 197: جب کافر مسلمان ہو تو اس کے لئے پانی اور بیری کے پتوں کے ذریعے غسل کرنا مستحب ہے

254 - سند حدیث: نَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ بُنْدَارٌ، نَاعْبُدُ الرَّحْمَنَ، نَافِعِيَانِ، عَنِ الْأَعْرَبِيِّ الصَّبَّاحِ، عَنْ

خَلِيفَةَ بْنِ الْحُصَيْنِ، عَنْ قَيْسِ بْنِ عَاصِمٍ

مَتْنِ حَدِيثٍ: أَنَّهُ اسْلَمَ، فَأَمَرَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يَغْتَسِلَ بِمَاءٍ وَيَسْدِرَ

\*\*\* (امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ کہتے ہیں: -- محمد بن بشار بنڈار -- عبد الرحمن -- سفیان -- اعر بن صباح -- خلیفہ بن

حصین) کے حوالے سے روایت نقل کرتے ہیں: حضرت قیس بن عاصم رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

انہوں نے اسلام قبول کیا نبی اکرم ﷺ نے انہیں یہ ہدایت کی کہ وہ پانی اور بیری کے پتوں کے ذریعے غسل کریں۔

255 - سند حدیث: نَا أَبُو مُوسَى مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى، حَدَّثَنَا بَحْنِي، عَنْ سُفْيَانَ، عَنِ الْأَعْرَبِيِّ، عَنْ خَلِيفَةَ بْنِ

الْحُصَيْنِ، عَنْ قَيْسِ بْنِ عَاصِمٍ

مَتْنِ حَدِيثٍ: أَنَّهُ أَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاسْتَغْلَا، فَأَسْلَمَ فَأَمَرَهُ أَنْ يَغْتَسِلَ بِمَاءٍ وَيَسْدِرَ

\*\*\* (امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ کہتے ہیں: -- ابو موسیٰ محمد بن ثنی -- یحییٰ -- سفیان -- اعر -- خلیفہ بن حصین) کے حوالے

سے روایت نقل کرتے ہیں: حضرت قیس بن عاصم رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

وہ نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور آپ ﷺ سے خلوت میں بات چیت کی اور اسلام قبول کر لیا نبی اکرم ﷺ

نے انہیں یہ ہدایت کی کہ وہ پانی اور بیری کے پتوں کے ذریعے غسل کریں۔



حدیث 254 احمد بن حنبل رحمہ اللہ فی المغنی باب فی الاعتقال غنما یسلم الرجل رقم الحدیث 581 سنن ابی داؤد کتاب الطہارۃ

باب فی الرجل یسلم بیومہ بالغسل رقم الحدیث 304 صحیح ابن حبان کتاب الطہارۃ باب غل الکافر اذا اسلم

ذکر الاستحباب للکافر اذا اسلم ان یکون اغتسالہ ماء وسدر رقم الحدیث 1256 السنن الصغریٰ سور الہرة صفة

ابوصوء ذکر ما یوجب الغسل وما لا یوجبہ غسل الکافر اذا اسلم رقم الحدیث 188 مصنف عبد الرزاق اصغاسی

کتاب اهل الکتاب ما یحب علی الذی یسلم رقم الحدیث 9549 السنن الکبریٰ للنسائی ذکر ما یقصر الوضوء وما لا

یقصرہ غل الکافر اذا اسلم رقم الحدیث 188 المعجم الاوسط للطبرانی باب العین باب الیم من اسمہ محبذ رقم

الحدیث 7169 المعجم الکبیر للطبرانی باب الفاء من اسمہ قیس ما اسند قیس بن عاصم رقم الحدیث 15668

## جُمَاعُ أَبْوَابِ

غُسْلِ التَّطْهِيرِ وَالِاسْتِحْبَابِ مِنْ غَيْرِ فَرَضٍ وَلَا إِجْبَابٍ

ابواب کا مجموعہ

استحباب کے طور پر پاکیزگی حاصل کرنے کے لئے غسل کرنا جو فرض یا واجب نہیں ہے ۱

بَابُ اسْتِحْبَابِ الْاِغْتِسَالِ مِنَ الْحَجَامَةِ، وَمِنْ غُسْلِ الْمَيِّتِ

باب 198: پچھنے لگانے کے بعد اور میت کو غسل دینے کے بعد غسل کرنا مستحب ہے

256 - سند حدیث: نَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ الْخَزَاعِيُّ، أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بِشْرِ، حَدَّثَنَا زَكْرِيَّا بْنُ أَبِي زَائِدَةَ،

عَنْ مُصْعَبِ بْنِ شَيْبَةَ، عَنْ طَلْقِ بْنِ حَبِيبٍ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الزُّبَيْرِ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا أَنَّهَا حَدَّثَتْهُ،

مَنْ حَدَّثَتْهُ: أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: يُغْتَسَلُ مِنْ أَرْبَعٍ: مِنَ الْجَنَابَةِ، وَيَوْمَ الْجُمُعَةِ، وَغُسْلِ

۱۔ مختلف احادیث سے یہ بات ثابت ہے کہ درج ذیل مواقع پر غسل کرنا سبب ہے۔

(i) جمعے کی نماز ادا کرنے کے لئے (ii) عیدین کی نماز ادا کرنے کے لئے (iii) حج یا عمرے کا احرام باندھنے کے وقت (iv) وقوف عرفہ کے وقت  
(v) مکہ میں داخل ہونے کے وقت (vi) مزدلفہ میں رات بسر کرنے سے پہلے (vii) طواف زیارت سے پہلے (viii) طواف رخصت سے پہلے (ix)  
نماز کسوف ادا کرنے سے پہلے (x) میت کو غسل دینے کے بعد (xi) جنون یا بے ہوشی سے افاقہ ہونے پر (xii) پچھنے لگوانے کے بعد (xiii) شب براءت  
میں (xiv) شب قدر میں (xv) جنبی شخص کا سونے سے پہلے

(256) فقہاء نے یہ بات بیان کی ہے چار کاموں کے لئے غسل کرنا سنت ہے جمعے کی نماز کے لئے، عیدین کی نماز کے لئے، احرام باندھنے کے لئے  
اور حاجی کا عرفہ میں زوال کے بعد غسل کرنا (سنت ہے)

اس کے علاوہ فقہاء نے پندرہ مواقع پر غسل کرنے کو مستحب قرار دیا ہے۔

1۔ جو شخص طہارت کی حالت میں اسلام قبول کرے 2۔ جو شخص سالوں کے اعتبار سے بالغ ہو جائے 3۔ جس شخص کو جنون سے افاقہ ہو جائے 4۔  
پچھنے لگوانے کے بعد غسل کرنا 5۔ میت کو غسل دینے کے بعد غسل کرنا 6۔ شب براءت میں غسل کرنا 7۔ لیلۃ القدر میں غسل کرنا 8۔ نبی اکرم ﷺ کے  
شہر میں داخل ہونے سے پہلے غسل کرنا 9۔ قربانی کی صبح مزدلفہ میں وقوف کرنے کے لئے غسل کرنا 10۔ مکہ مکرمہ میں داخل ہونے سے پہلے غسل  
کرنا 11۔ طواف زیارت کرنے سے پہلے غسل کرنا 12۔ سورج گرہن کی نماز ادا کرنے کے لئے غسل کرنا 13۔ نماز استسقاء کے لئے غسل کرنا 14۔  
جب خوف طاری ہو اس وقت غسل کرنا (جیسے دن کے وقت) اندھیرا چھا جائے اس وقت غسل کرنا 15۔ جب تیز ہوا چل رہی ہو اور نقصان ہونے کا  
اندیشہ ہو (اس وقت غسل کرنا)

## الْمَيِّتِ، وَالْحَبَامَةِ

❦❦ (امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ کہتے ہیں: -- عبدہ بن عبد اللہ خزاعی -- محمد بن بشر -- زکریا بن ابوزائدہ -- مصعب بن شیبہ -- طلق بن حبیب -- عبد اللہ بن زبیر) کے حوالے سے روایت نقل کرتے ہیں: (سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

”چار وجہ سے غسل کیا جاتا ہے: جنابت، جمعہ کے دن، میت کو غسل دینے (کے بعد) پچھنے لگوانے (کے بعد)۔“

## بَابُ اسْتِحْبَابِ اغْتِسَالِ الْمُغْنَى عَلَيْهِ بَعْدَ الْإِفَاقَةِ مِنَ الْأَعْمَاءِ

باب 199: بے ہوش شخص کے لئے بے ہوشی سے افاقہ ہونے پر غسل کرنا مستحب ہے

257 - سند حدیث: نَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى، نَا مُعَاوِيَةُ بْنُ عَمْرِو قَالَ: نَا زَائِدَةُ، نَا مُوسَى بْنُ أَبِي عَائِشَةَ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ:

متن حدیث: دَخَلْتُ عَلَى عَائِشَةَ فَقُلْتُ: أَلَا تُحَدِّثُنِي عَنْ مَرَضِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ؟ فَقَالَتْ: بَلَى، ثَقُلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: أَصَلَّى النَّاسُ؟ فَقُلْنَا: لَا هُمْ يَنْتَظِرُونَكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ، فَقَالَ: ضَعُوا لِي مَاءً فِي الْمِخْضَبِ. قَالَتْ: فَفَعَلْنَا، فَاغْتَسَلَ ثُمَّ ذَهَبَ لِنُؤءٍ فَأَغْمِيَ عَلَيْهِ، ثُمَّ أَفَاقَ فَقَالَ: أَصَلَّى النَّاسُ؟ فَقُلْنَا: لَا. هُمْ يَنْتَظِرُونَكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ. فَقَالَ: ضَعُوا لِي مَاءً فِي الْمِخْضَبِ فَفَعَلْنَا قَالَتْ: فَاغْتَسَلَ، ثُمَّ ذَهَبَ لِنُؤءٍ فَأَغْمِيَ عَلَيْهِ، ثُمَّ أَفَاقَ فَقَالَ: أَصَلَّى النَّاسُ؟ فَقُلْنَا: لَا. هُمْ يَنْتَظِرُونَكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَتْ: وَالنَّاسُ عُكُوفٌ فِي الْمَسْجِدِ يَنْتَظِرُونَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِمَصَلَاةِ الْعِشَاءِ الْآخِرَةِ ثُمَّ ذَكَرَ الْحَدِيثَ بِطَوِيلِهِ

حدیث 258: سنن ابی داؤد 'کتاب الطہارۃ' باب فی الغسل یوم الجمعة رقم الحدیث: 297 'الستدرک علی الصحیحین للحاکم' کتاب الطہارۃ' واما حدیث عائشہ رقم الحدیث: 532 'مصحف ابن ابی شیبہ' کتاب الجمعة' فی غسل الجمعة' رقم الحدیث 4923 'سنن الدارقطنی' کتاب الطہارۃ' باب فی وجوب الغسل بالتقاء الختانیین وان لم یُنزل رقم الحدیث: 346 'مسند احمد بن حنبل' الملحق الستدرک من مسند الانصار' حدیث السیدۃ عائشہ رضی اللہ عنہا رقم الحدیث: 24659 'مسند اسحاق بن راہویہ' ما یروی عن عائشۃ بنت ابی بکر الصدیق رضی اللہ عنہا رقم الحدیث: 483

حدیث 257 صحیح البخاری 'کتاب الادان' ابواب صلاۃ الجمعة والامامة' باب: انہا جعل الامام لیؤتم بہ رقم الحدیث: 666 'صحیح ابن حبان' باب الامامة والجماعة' فصل فی فضل الجماعة' ذکر خبر اوہم بعض الثبت انہ ناسخ لامر النبی صلی اللہ علیہ وسلم رقم الحدیث 2140 'سنن الدارمی' کتاب الصلاۃ' باب: فیمین یصلی خلف الامام رقم الحدیث 1284 'السنن الصغری' کتاب الامامة' الانتہام بالامام یصلی قاعدا رقم الحدیث: 829 'السنن الکبریٰ للنسائی' ذکر الامامة' الانتہام بالامام یصلی قاعدا رقم الحدیث: 892 'مصحف ابن ابی شیبہ' کتاب صلاۃ التطوع والامامة' ابواب متفرقة' فی بعض النبی صلی اللہ علیہ وسلم رقم الحدیث: 7064 'مسند احمد بن حنبل' الملحق الستدرک من مسند الانصار' حدیث السیدۃ عائشہ رضی اللہ عنہا رقم الحدیث: 25601

\*\*\* (امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ کہتے ہیں:۔۔۔ محمد بن یحییٰ۔۔۔ معاویہ بن عمرو۔۔۔ زائدہ۔۔۔ موسیٰ بن ابوعائشہ) کے حوالے سے روایت نقل کرتے ہیں: (عبید اللہ بن عبد اللہ بیان کرتے ہیں:

میں سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کی: آپ مجھے نبی اکرم ﷺ کی بیماری کے بارے میں بتائیں انہوں نے کہا: جی ہاں! نبی اکرم ﷺ بیمار ہو گئے تو آپ ﷺ نے دریافت کیا: کیا لوگوں نے نماز ادا کر لی ہے؟ ہم نے عرض کی نہیں! یا رسول اللہ (ﷺ)! وہ لوگ آپ ﷺ کا انتظار کر رہے ہیں! آپ ﷺ نے فرمایا: میرے لئے ایک ٹب میں پانی رکھو! سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: ہم نے ایسا ہی کیا! نبی اکرم ﷺ نے اس سے غسل کیا آپ ﷺ کھڑے ہونے لگے تو آپ ﷺ پر بے ہوش طاری ہو گئی! پھر آپ ﷺ کو ہوش آیا تو آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: کیا لوگوں نے نماز ادا کر لی ہے؟ ہم نے عرض کی: جی نہیں! یا رسول اللہ (ﷺ)! وہ لوگ آپ ﷺ کا انتظار کر رہے ہیں۔ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: میرے لئے ایک بڑے ٹب میں پانی رکھو! سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں: ہم نے ایسا ہی کیا! پھر نبی اکرم ﷺ نے غسل کیا آپ ﷺ اٹھنے لگے تو آپ ﷺ پر بے ہوش طاری ہو گئی! پھر آپ ﷺ کو ہوش آیا تو آپ ﷺ نے دریافت کیا: کیا لوگوں نے نماز ادا کر لی ہے؟ ہم نے عرض کی: جی نہیں! یا رسول اللہ (ﷺ)! لوگ آپ ﷺ کا انتظار کر رہے ہیں سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں: اس وقت لوگ مسجد میں بیٹھے ہوئے عشاء کی نماز کے لیے نبی کریم ﷺ کا انتظار کر رہے تھے۔

راوی نے طویل حدیث ذکر کی ہے۔

بَابُ ذِكْرِ الدَّلِيلِ عَلَى أَنَّ اغْتِسَالَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ الْأَغْمَاءِ  
لَمْ يَكُنْ اغْتِسَالَ فَرْضٍ وَوُجُوبٍ، وَإِنَّمَا اغْتَسَلَ اسْتِرَاحَةً مِنَ الْغَمِّ الَّذِي أَصَابَهُ فِي الْأَغْمَاءِ  
لِيُخَفِّفَ بَدَنَهُ وَيَسْتَرِيحَ

باب 200: اس بات کی دلیل کا تذکرہ کہ نبی اکرم ﷺ نے بے ہوشی کے بعد جو غسل کیا تھا وہ فرض یا واجب غسل نہیں تھا! نبی اکرم ﷺ نے اس غم سے راحت حاصل کرنے کی وجہ سے غسل کیا تھا جو آپ کو بے ہوشی میں لاحق ہوا تھا تاکہ آپ کا بدن ہلکا پھلکا اور راحت حاصل کرنے والا ہو جائے۔

258 - سند حدیث: نَا مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ، نَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ عُرْوَةَ أَوْ عُمَرَةَ،

عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ:

مَتَنُ حَدِيثٍ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي مَرَضِهِ الَّذِي مَاتَ فِيهِ: صُبُّوا عَلَيَّ مِنْ سَبْعِ قَرَبٍ لَمْ تُحْلَلْ أَوْ كَيْتُهُنَّ لَعَلِّي أَسْتَرِيحُ فَأَعْهَدُ إِلَى النَّاسِ. قَالَتْ عَائِشَةُ: فَأَجْلَسْنَاهُ فِي مَخْضَبٍ لِحَفْصَةَ مِنْ نُحَاسٍ. وَسَكَبْنَا عَلَيْهِ الْمَاءَ مِنْهُنَّ حَتَّى طَفِقَ يُشِيرُ إِلَيْنَا أَنْ قَدْ فَعَلْتَنَّ. ثُمَّ خَرَجَ

بَابُهُ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى نَحْوَهُ وَقَالَ: سَمِعْتُ عَبْدَ الرَّزَّاقِ يَذْكُرُهُ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ عُرْوَةَ، عَنْ عَائِشَةَ نَحْوَهُ. غَيْرُ أَنَّهُ لَمْ يَقُلْ: مِنْ نُحَاسٍ حِينَ جَعَلَ الْحَدِيثَ، عَنْ عُرْوَةَ بِإِلَاقَةِ

❖❖ (امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ کہتے ہیں:)-- محمد بن رافع-- عبدالرزاق-- معمر-- ابن شہاب زہری-- عروہ یا شایہ عمرہ (کے حوالے سے روایت نقل کرتے ہیں: سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں:

جس بیماری کے دوران نبی اکرم ﷺ کا وصال ہوا اس کے دوران آپ ﷺ نے یہ ارشاد فرمایا: مجھ پر سات ایسے مشکیزوں کے ذریعے پانی ڈاؤ جن کی بندش کھولی نہ گئی ہو تاکہ مجھے تھوڑا سا آرام حاصل ہو تو میں لوگوں کو کچھ تلقین کر سکوں۔ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: ہم نے نبی اکرم ﷺ کو سیدہ حفصہ رضی اللہ عنہا کے تانبے کے بنے ہوئے ٹب میں بٹھایا اور ان مشکیزوں کے ذریعے آپ ﷺ پر پانی بہایا یہاں تک کہ آپ ﷺ نے ہماری طرف اشارہ کیا تم نے ایسا کر لیا ہے (یعنی اتنا کافی ہے) پھر آپ ﷺ تشریف لے گئے۔

یہاں ایک اور سند ہے انہوں نے اپنی روایت میں یہ ذکر نہیں کیا ہے "کے تانبے سے بنے ہوئے"۔ انہوں نے اس روایت کو عروہ کے حوالے سے کسی شک کے بغیر ذکر کیا ہے۔

### بَابُ اسْتِحْبَابِ اغْتِسَالِ الْجَنْبِ لِلنَّوْمِ

#### باب 201: جنبی شخص کے لئے سوتے وقت غسل کرنا مستحب ہے

259 - سند حدیث: نَا بُنْدَارٌ، نَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مَهْدِيٍّ، نَا مُعَاوِيَةُ بْنُ صَالِحٍ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي قَيْسٍ قَالَ:

مَتْنُ حَدِيثٍ: سَأَلْتُ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا كَيْفَ كَانَ نَوْمُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْجَنَابَةِ؟ فَقَالَتْ: كُلُّ ذَلِكَ كَانَ يَفْعَلُ رُبَّمَا اغْتَسَلَ فَنَامَ، وَرُبَّمَا تَوَضَّأَ فَنَامَ نَاهِ نَصْرُ بْنُ بَحْرٍ الْخَوْلَانِيُّ، حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ، حَدَّثَنِي مُعَاوِيَةُ بْنُ صَالِحٍ، أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ أَبِي قَيْسٍ حَدَّثَهُ بِمِثْلِهِ وَقَالَ: رُبَّمَا تَوَضَّأَ وَنَامَ قَبْلَ أَنْ يَغْتَسِلَ، فَقُلْتُ: الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي جَعَلَ فِي الْأَمْرِ مَسْعَةً

❖❖ (امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ کہتے ہیں:)-- بندار-- عبدالرحمن بن مہدی-- معاویہ بن صالح (کے حوالے سے روایت نقل کرتے ہیں: حضرت عبداللہ بن ابوقیس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

میں نے سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے دریافت کیا: نبی اکرم ﷺ جنابت کی حالت میں کیسے سوتے تھے تو انہوں نے بتایا: نبی اکرم ﷺ ہر طرح کا طرز عمل اختیار کر لیتے تھے بعض اوقات آپ ﷺ غسل کر کے سوتے تھے اور بعض اوقات آپ ﷺ وضو کر کے سو جاتے تھے۔

حدیث 259 صحیح مسلم ' کتاب الحيض ' باب جواز نوم الجنب واستحباب الوضوء له ' رقم الحديث 491 ' السنن الصغرى ' کتاب العمل والتميم ' باب الاغتسال قبل النوم ' رقم الحديث 403 ' مسند احمد بن حنبل ' المسحق المستدرک من مسند الانصار ' حديث السيدة عائشة رضي الله عنها ' رقم الحديث 23927 ' المستدرک على الصحيحين للحاكم ' کتاب الطهارة ' واما حديث عائشة ' رقم الحديث 493



یہاں ایک اور سند کے ساتھ یہ منقول ہے کہ ”بعض اوقات آپ ﷺ وضو کرنے سے پہلے سوچتے تھے تو میں نے کہا: ہر طرح کی حمد اللہ تعالیٰ کے لیے مخصوص ہے جس نے اس معاملے میں گنجائش رکھی ہے۔“

بَابُ ذِكْرِ دَلِيلٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ كَانَ يَأْمُرُ بِالْوُضُوءِ

قَبْلَ نَزُولِ سُورَةِ الْمَائِدَةِ

باب 202. اس بات کی دلیل کا تذکرہ نبی اکرم ﷺ سورہ مائدہ نازل ہونے سے پہلے

وضو کرنے کا حکم دیا کرتے تھے

260 - سند حدیث: نَا يَعْقُوبُ بْنُ سُفْيَانَ الْفَارِسِيُّ، حَدَّثَنَا أَبُو تَوْبَةَ الرَّبِيعُ بْنُ نَافِعٍ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ

الْمُهَاجِرِ، عَنِ الْعَبَّاسِ بْنِ سَالِمٍ، عَنْ أَبِي سَلَامٍ، عَنْ أَبِي أُمَامَةَ، عَنْ عَمْرِو بْنِ عَبْسَةَ قَالَ:

مَتْنُ حَدِيثٍ: أَتَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي أَوَّلِ مَا بَعِثَ وَهُوَ بِمَكَّةَ، وَهُوَ جَنِينٌ مُسْتَخْفٍ فَقُلْتُ مَا أَنْتَ؟ قَالَ: أَنَا نَبِيٌّ. قُلْتُ: وَمَا النَّبِيُّ؟ قَالَ: رَسُولُ اللَّهِ. قَالَ: اللَّهُ أَرْسَلَكَ؟ قَالَ: نَعَمْ. قُلْتُ: بِمَ أَرْسَلَكَ؟ قَالَ: بِأَنْ نَعْبُدَ اللَّهَ، وَنُكَيِّرَ الْأَوْتَانَ، وَدَارَ الْأَوْتَانِ، وَنَوْصِلَ الْأَرْحَامَ. قُلْتُ: يَعْنِي مَا أَرْسَلَكَ بِهِ، قُلْتُ: لِمَنْ تَبِعَكَ عَلَى هَذَا؟ قَالَ: عَبْدٌ وَحُرٌّ - يَعْنِي أَبَا بَكْرٍ وَبِلَالًا - فَكَانَ عَمْرُو يَقُولُ: رَأَيْتُنِي وَأَنَا رُبُعُ الْإِسْلَامِ - أَوْ رَابِعُ الْإِسْلَامِ - قَالَ: فَاسْأَلْتُ قَالَ: أَتَبِعُكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ: لَا، وَلَكِنْ الْحَقُّ بِقَوْمِكَ لِإِذَا أَخْبَرْتُ إِلَيْهِ قَدْ خَرَجْتُ فَاتَّبِعْنِي قَالَ: فَلَحِقْتُ بِقَوْمِي، وَجَعَلْتُ اتَّوَقَّعُ خَبْرَهُ وَخُرُوجَهُ حَتَّى أَقْبَلْتُ رُفْقَةً مِنْ يَشْرِبُ، فَلَقِيْتُهُمْ فَسَأَلْتُهُمْ عَنِ الْخَبَرِ، فَقَالُوا: قَدْ خَرَجَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ مَكَّةَ إِلَى الْمَدِينَةِ، فَقُلْتُ: وَقَدْ آتَاهَا؟ قَالُوا: نَعَمْ قَالَ: فَارْتَحَلْتُ حَتَّى أَتَيْتُهُ، فَقُلْتُ: أَعْرِفْنِي يَا رَسُولَ اللَّهِ؟ قَالَ: نَعَمْ أَنْتَ الرَّجُلُ الَّذِي آتَانِي بِمَكَّةَ فَجَعَلْتُ أَتَحَيَّنُ خَلْوَتَهُ، فَلَمَّا خَلَا قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، عَلِمْنِي بِمَا عَلَّمَكَ اللَّهُ وَأَجْهَلُ. قَالَ: سَلْ عَمَّا شِئْتَ. قُلْتُ: أَيُّ اللَّيْلِ أَسْمَعُ؟ قَالَ: جَوْفُ اللَّيْلِ الْآخِرِ، فَصَلِّ مَا شِئْتَ، فَإِنَّ الصَّلَاةَ مَشْهُودَةٌ مَكَّةَ تَوْبَةً حَتَّى تُصَلِّيَ الصُّبْحَ، ثُمَّ أَقْصِرْ حَتَّى تَطْلُعَ الشَّمْسُ فَتَرْفَعُ قَيْدَ رُمُحٍ أَوْ رُمْحَيْنِ، فَإِنَّهَا تَطْلُعُ بَيْنَ قَرْنَيْ الشَّيْطَانِ، وَتُصَلِّيَ لَهَا الْكُفَّارُ، ثُمَّ صَلِّ مَا شِئْتَ فَإِنَّ الصَّلَاةَ مَشْهُودَةٌ مَكْتُوبَةٌ حَتَّى يَعْدِلَ الرُّمُحَ ظِلُّهُ، ثُمَّ أَقْصِرْ فَإِنَّ جَهَنَّمَ تُسَجَّرُ وَتُفْتَحُ أَبْوَابُهَا، فَإِذَا زَاغَتِ الشَّمْسُ فَصَلِّ مَا شِئْتَ، فَإِنَّ الصَّلَاةَ مَشْهُودَةٌ مَكْتُوبَةٌ حَتَّى تُصَلِّيَ الْعَصْرَ، ثُمَّ أَقْصِرْ حَتَّى تَغْرُبَ الشَّمْسُ، فَإِنَّهَا تَغْرُبُ بَيْنَ قَرْنَيْ الشَّيْطَانِ وَتُصَلِّيَ لَهَا الْكُفَّارُ، وَإِذَا تَوَضَّأْتَ فَاغْسِلْ يَدَيْكَ فَإِنَّكَ إِذَا غَسَلْتَ يَدَيْكَ خَرَجَتْ خَطَايَاكَ مِنْ أَطْرَافِ أَمَامِكَ، ثُمَّ إِذَا غَسَلْتَ وَجْهَكَ

حدیث 260. صحیح مسلم کتاب صلاة المسافرين وقصرها باب اسلام عمرو بن عبسة رقم الحديث 1416 المستدرک

على الصحيحين للحاكم رقم الحديث 534 السنن الصغرى كتاب المواقيت اباحة الصلاة الى ان يصلى الصبح رقم

خَرَجْتَ خَطَايَاكَ مِنْ وَجْهِكَ، ثُمَّ إِذَا مَضَمَضْتَ وَاسْتَشَرْتَ خَرَجْتَ خَطَايَاكَ مِنْ مَنَاحِيرِكَ، ثُمَّ إِذَا غَسَلْتَ بَدَنَكَ خَرَجْتَ خَطَايَاكَ مِنْ ذِرَاعَيْكَ، ثُمَّ إِذَا مَسَحْتَ بِرَأْسِكَ خَرَجْتَ خَطَايَاكَ مِنْ أَطْرَافِ شَعْرِكَ، ثُمَّ إِذَا غَسَلْتَ رِجْلَيْكَ خَرَجْتَ خَطَايَاكَ مِنْ رِجْلَيْكَ، فَإِنْ بَكَتْ فِي مَجْلِسِكَ كَانَ ذَلِكَ حَظَّكَ مِنْ وَضْوئِكَ، وَإِنْ قُمْتَ فَلَذَكْرَتُ رَبِّكَ وَحِمْدَتُ وَرَكْعَتُ وَرَكْعَتَيْنِ مُقْبِلًا عَلَيْهِمَا بِقَلْبِكَ كُنْتَ مِنْ خَطَايَاكَ كَيَوْمٍ وَلَدَتْكَ أُمُّكَ قَالَ: قُلْتُ يَا عَمْرُو اعْلَمْ مَا تَقُولُ فَإِنَّكَ تَقُولُ أَمْرًا عَظِيمًا قَالَ: وَاللَّهِ لَقَدْ كَبُرَتْ بَيْنِي وَدَنَا أَجَلِي، وَلَئِنِّي لَغَيٌِّّ عَنِ الْكَذِبِ، وَلَوْ لَمْ أَسْمَعْهُ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَّا مَرَّةً أَوْ مَرَّتَيْنِ مَا حَدَّثْتُهُ، وَلَكِنِّي قَدْ سَمِعْتُهُ أَكْثَرَ مِنْ ذَلِكَ هَكَذَا حَدَّثَنِي أَبُو سَلَامٍ، عَنْ أَبِي أُمَامَةَ إِلَّا أَنْ أُخْطِئَ شَيْئًا لَا أُرِيدُهُ فَاسْتَغْفِرُ اللَّهَ وَأَتُوبُ إِلَيْهِ

❦ (امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ کہتے ہیں:)-- یعقوب بن سفیان فارسی-- ابوتوبہ ربیع بن نافع-- محمد بن مہاجر-- عباس

بن سالم-- ابو سلام-- ابو امامہ (کے حوالے سے روایت نقل کرتے ہیں: ) حضرت عمر بن عبد العزیز رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

میں بعثت کے ابتدائی زمانے میں نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اس وقت آپ ﷺ مکہ میں مقیم تھے اور آپ ﷺ اس وقت خفیہ قیام گاہ میں تھے میں نے عرض کی: آپ ﷺ کون ہیں تو آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: میں نبی ہوں میں نے دریافت کیا: نبی کیا ہوتا ہے؟ آپ نے فرمایا: اللہ کا پیغام رساں انہوں نے دریافت کیا: اللہ تعالیٰ نے آپ ﷺ کو بھیجا ہے؟ آپ ﷺ نے جواب دیا: جی ہاں! میں نے دریافت کیا: اللہ تعالیٰ نے آپ ﷺ کو کس چیز کے ہمراہ بھیجا ہے تو نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: ہم اللہ تعالیٰ کی عبادت کریں ہم بتوں کو اور بتوں کے گھر کو توڑ دیں اور لوگوں سے صلہ رحمی کریں میں نے کہا: اس نے جس چیز کے ہمراہ آپ ﷺ کو بھیجا ہے وہ عمدہ ہے میں نے دریافت کیا: اس بارے میں آپ ﷺ کے پیروکار کون شخص ہیں؟ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: ایک غلام اور ایک آزاد شخص (راوی کہتے ہیں: ) یعنی حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ اور حضرت بلال رضی اللہ عنہ۔

حضرت عمرو رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: مجھے اپنے بارے میں یہ بات یاد ہے کہ میں اسلام قبول کرنے والا چوتھا شخص تھا۔ راوی کہتے ہیں: پھر میں نے اسد م قبول کر لیا انہوں نے عرض کی: یا رسول اللہ (ﷺ)! کیا میں آپ ﷺ کی پیروی کروں تو نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: جی نہیں! بلکہ تم اپنی قوم میں واپس چلے جاؤ اور جب تمہیں یہ بات پتہ چلے کہ میں یہاں سے نکل کر (کسی دوسری جگہ چلا گیا ہوں) تو تم میرے پیچھے آ جانا۔ راوی کہتے ہیں: پھر میں اپنی قوم میں واپس چلا گیا اور نبی اکرم ﷺ اور آپ ﷺ کے (مکہ سے نکلنے) کی خبر کا انتظار کرتا رہا یہاں تک کہ ”یثرب“ کی طرف سے کچھ سوار ہمارے پاس آئے میری ان سے ملاقات ہوئی میں نے ان سے معاملات کے بارے میں دریافت کیا تو انہوں نے بتایا: نبی اکرم ﷺ مکہ سے نکل کر مدینہ تشریف لے گئے ہیں میں نے دریافت کیا وہ وہاں چلے گئے ہیں؟ انہوں نے جواب دیا: جی ہاں! راوی کہتے ہیں: میں بھی اس سواری پر سوار ہوا اور میں نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا۔ میں نے عرض کی: یا رسول اللہ (ﷺ)! آپ ﷺ نے مجھے پہچانا تو آپ ﷺ نے فرمایا: ہاں تم وہ شخص ہو جو مکہ میں میرے پاس آئے تھے۔ راوی کہتے ہیں: پھر میں نبی اکرم ﷺ کے تنہا ہونے کا انتظار کرتا رہا جب آپ ﷺ

تبارہ گئے تو میں نے عرض کی۔ یا رسول اللہ (ﷺ)! اللہ تعالیٰ نے آپ (ﷺ) کو جو علم عطا کیا ہے اس سے میں ناواقف ہوں اس میں سے کسی چیز کی مجھے بھی تعلیم دیجئے۔ نبی اکرم (ﷺ) نے ارشاد فرمایا: تم جو مناسب سمجھو پوچھ لو! میں نے دریافت کیا رات کے کون سے (حصے میں دعا زیادہ) سنی جاتی ہے؟ نبی اکرم (ﷺ) نے ارشاد فرمایا: دوسرے نصف حصے میں تم جتنی چاہو (نفل) نماز پڑھو کیونکہ نماز میں (فرشتوں) کی حاضری بھی ہوتی ہے اور اسے نوٹ بھی کیا جاتا ہے یہاں تک کہ تم جب صبح کی نماز پڑھ لو جب تک سورج نکلنے کے بعد ایک نیزے یا دو نیزے جتنا بلند نہیں ہو جاتا اس وقت تک نماز نہ پڑھو کیونکہ سورج اس وقت شیطان کے دو سینگوں کے درمیان طلوع ہوتا ہے اور اس وقت کفار اس لئے نماز ادا کرتے ہیں پھر تمہیں جتنا چاہے نماز ادا کرو کیونکہ نماز میں حاضری بھی ہوتی ہے اور اسے نوٹ بھی کیا جاتا ہے یہاں تک کہ نیزے کا سایہ اس کے برابر ہو جائے تو نماز پڑھنے سے رک جاؤ کیونکہ اس وقت جہنم کو بھڑکایا جاتا ہے اور اس کے دروازوں کو کھول دیا جاتا ہے پھر جب سورج ڈھل جائے جتنی چاہو نماز ادا کرو کیونکہ نماز میں حاضری بھی ہوتی ہے اور اسے نوٹ بھی کیا جاتا ہے یہاں تک کہ تم جب عصر کی نماز ادا کر لو تو سورج غروب ہونے تک نماز ادا کرنے سے رک جاؤ کیونکہ یہ شیطان کے دو سینگوں کے درمیان غروب ہوتا ہے اور اس وقت کفار نماز ادا کرتے ہیں پھر تم جب وضو کرو تو اپنے دونوں ہاتھ دھوؤ جب تم اپنے دونوں ہاتھ دھوؤ گے تو تمہاری انگلیوں کے پوروں سے تمہاری خطائیں نکل جائیں گی پھر جب تم اپنے چہرے کو دھوؤ گے تمہارے چہرے سے تمہاری خطائیں نکل جائیں گی پھر جب تم کلی کرو گے اور ناک میں پانی ڈالو گے تو تمہارے نٹھنوں سے تمہاری خطائیں نکل جائیں گی پھر جب تم بازو دھوؤ گے تو تمہاری کلائیوں سے تمہاری خطائیں نکل جائیں گی پھر جب تم سر کا مسح کرو گے تو تمہارے بالوں کے کناروں سے تمہاری خطائیں نکل جائیں گی جب تم اپنے دونوں پاؤں دھوؤ گے تو تمہارے پاؤں کی خطائیں نکل جائیں گی پھر جب تم اپنی جگہ پر بیٹھے رہو گے تو تمہیں وضو کرنے کا یہ اجر ثواب مل جائے گا اور اگر تم اٹھ کر اپنے پروردگار کا شکر کرو گے اور اس کی حمد بیان کرو گے اور دو رکعات ادا کرو گے جس میں تم پورے ذہن کے ساتھ متوجہ رہو گے تو اپنے گناہوں کے حوالے سے تمہاری وہ حالت ہوگی جو اس دن تھی جس دن تمہاری والدہ نے تمہیں جنم دیا تھا۔

راوی کہتے ہیں: میں نے کہا: حضرت عمرو رضی اللہ عنہ آپ غور کیجئے کہ آپ کیا فرما رہے ہیں؟ آپ بہت بڑی بات کہہ رہے ہیں تو حضرت عمرو رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اللہ کی قسم! اب میری عمر زیادہ ہو گئی ہے میری موت کا وقت قریب آچکا ہے اب میں جھوٹ بولنے سے بے نیاز ہوں اگر میں نے یہ بات نبی اکرم (ﷺ) سے ایک مرتبہ یا دو مرتبہ سنی ہوتی تو میں یہ بیان نہ کرتا لیکن میں نے نبی اکرم (ﷺ) سے اس سے زیادہ مرتبہ یہ بات سنی۔

ابوہام نامی راوی نے ابوہامہ سے اسی طرح یہ روایت مجھے بیان کی ہے البتہ اگر میں دانستگی میں کوئی غلطی کر جاؤں تو پھر میں اللہ تعالیٰ سے مغفرت طلب کرتا ہوں اور اس کی بارگاہ میں توبہ کرتا ہوں۔



جَمَاعُ أَبْوَابِ التَّيَمُّمِ عِنْدَ الْإِعْوَازِ مِنَ الْمَاءِ فِي السَّفَرِ،  
وَعِنْدَ الْمَرَضِ الَّذِي يُنْعَاقُ فِي إِمْسَاسِ الْمَاءِ مَوَاضِعَ الْوُضُوءِ وَالْبَدَنِ فِي غُسْلِ الْجَنَابَةِ لِلْمَرِيضِ  
الْمُخَوِّفِ أَوْ الْآلِمِ الْمُوجِعِ أَوْ التَّكْلِيفِ

### ابواب کا مجموعہ

سفر کے دوران پانی دستیاب نہ ہونے پر اور جس بیمار کو بیماری کے دوران

وضو کے اعضاء پر پانی لگانے یا غسل جنابت میں پورے جسم پر پانی لگانے سے (بیماری کے) بڑھ جانے کا یا تکلیف  
زیادہ ہونے کا یا عضو ضائع ہونے کا اندیشہ ہو اسے تیمم کا حکم ہے۔

۱۔ یہاں مصنف نے طہارت سے متعلق ابواب ذکر کرتے ہوئے وضو اور غسل کے بعد تیمم کا بھی ذکر کیا ہے کیونکہ تیمم قائم مقام طہارت کی حیثیت رکھتا ہے۔  
اس کا ثبوت قرآن و سنت سے ثابت ہے تیمم کا حکم غزوہ بنو مصطلق کے موقع پر نازل ہوا تھا اور یہ نبی اکرم ﷺ کی امت کی خصوصیات میں سے ایک ہے۔  
تیمم کا لغوی معنی مطلق طور پر کسی چیز کا ارادہ کرنا ہے۔

اور شرعی طور پر یہ تیمم سے مراد پاک مٹی کے ذریعے چہرے اور دونوں بازوؤں کا مسح کرنا ہے۔

تیمم کی مشروعیت کا حکم سورہ مائدہ آیت ۶ میں ہے۔

فقہاء نے یہ بات بیان کی ہے تیمم کے درست ہونے کے لئے آٹھ چیزیں شرط ہیں۔

[1] نیت کرنا [2] عذر کا پایا جانا جس کی وجہ سے تیمم جائز ہو جاتا ہے۔

اس عذر کی مختلف صورتیں ہوتی ہیں جیسے پانی ایک میل کے فاصلے پر ہو یا پانی استعمال کرنے کی صورت میں بیماری زیادہ ہونے کا اندیشہ ہو یا

سردی زیادہ ہو جانے کی وجہ سے ہلاکت کا شکار ہونے کا خوف ہو یا دشمن کی طرف سے حملے کا اندیشہ ہو۔

یا اگر آدمی کے پاس پانی موجود ہے لیکن اگر وہ اس کے ساتھ وضو کر لیتا تو اس کے پیاسے رہ جانے کا اندیشہ ہو یا اگر پانی کی تلاش میں جاتا ہے تو

نماز جنازہ یا عید کی نماز قضاء ہو جانے کا اندیشہ ہو۔

[3] تیسری شرط یہ ہے تیمم جس چیز کے ذریعے کیا جائے گا وہ زمین کی جنس سے تعلق رکھتی ہو جیسے مٹی پتھر اور ریت لکڑی کی چابی یا سونے وغیرہ

سے تیمم کرنا جائز نہیں ہوگا۔

[4] تیمم کے لئے چوتھی شرط یہ ہے جس جگہ پر تیمم کرنا ہے اس پورے عضو پر مسح کیا جائے۔

پانچویں شرط یہ ہے پورے ہاتھ یا ہاتھ کے اکثر حصے کے ساتھ مسح کیا جائے۔

یہاں تک اگر کوئی شخص صرف دو انگلیوں کے ذریعے مسح کرتا ہے تو یہ جائز نہیں ہوگا۔ خواہ وہ دو انگلیوں کے ذریعے بار بار مسح کر کے اسے پورے

(باقی حاشیہ اگلے صفحہ پر)

عضو پر ہاتھ پھیرے اور یہ صورت حال وضو کے دوران مسح کرنے سے مختلف ہے۔

بَابُ ذِكْرِ مَا كَانَ مِنْ إِبَاحَةِ الصَّلَاةِ بِلاَ تَيْمُمٍ عِنْدَ عَدَمِ الْمَاءِ قَبْلَ نُزُولِ آيَةِ التَّيْمُمِ

باب 203: تيمم سے متعلق آیت نازل ہونے سے پہلے پانی دستیاب نہ ہونے کی صورت میں

تیمم کے بغیر نماز پڑھنا مباح تھا

261 - سند حدیث: نَا مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ بْنِ كُرَيْبٍ، نَا أَبُو أُسَامَةَ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ

عَائِشَةَ

متن حدیث: أَنَّهَا اسْتَعَارَتْ قِلَادَةً مِنْ أَسْمَاءَ فَهَلَكَتْ، فَأَرْسَلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَاسًا مِنْ أَصْحَابِهِ فِي طَلَبِهَا، فَأَذَرَكْتَهُمُ الصَّلَاةَ فَصَلُّوا بِغَيْرِ وُضْوءٍ، فَلَمَّا آتَوَا النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَكُّوا ذَلِكَ إِلَيْهِ، فَتَزَلَّتْ آيَةُ التَّيْمُمِ قَالَ أُسَيْدُ بْنُ حُضَيْرٍ: جَزَاكَ اللَّهُ خَيْرًا، فَوَاللَّهِ مَا نَزَلَ بِكَ أَمْرٌ قَطُّ إِلَّا جَعَلَ اللَّهُ لَكَ مِنْهُ مَخْرَجًا، وَجَعَلَ لِلْمُسْلِمِينَ فِيهِ بَرَكَةً

\*\*\* (امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ کہتے ہیں: -- محمد بن علاء بن کریم -- ابو اسامہ -- ہشام بن عروہ -- اپنے والد کے حوالے سے نقل کرتے ہیں سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں:

انہوں نے سیدہ اسماء رضی اللہ عنہا سے ہارادھار لیا جو گم ہو گیا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کی تلاش میں کچھ لوگوں کو بھیجا ان لوگوں کو نماز کا (بقیہ حاشیہ) تيمم کے ٹھیک ہونے کے لئے چھٹی شرط یہ ہے، پھیلی کے اندر دنی جے کے ذریعے مسح کیا جائے گا اور اس کے لئے دو ضربیں لگائی جائیں گی اگر چہ وہ دونوں ضربیں ایک ہی جگہ پر لگائی جائیں۔

ساتویں شرط یہ ہے تيمم کرنے کے نتیجے میں ایسی چیز ختم ہو جائے جو تيمم کی مفاد ہے جیسے حیض یا نفاس یا حدث۔  
اس کے لئے آٹھویں شرط یہ ہے جس جگہ پر تيمم کا مسح کرنا ہے وہاں کوئی ایسی چیز نہ لگی ہوئی ہو جو مسح کے لئے رکاوٹ بن جاتی ہے جیسے موم یا چربی وغیرہ۔

تيمم کے دو رکن ہیں: (۱) دونوں ہاتھوں پر مسح کرنا۔

(۲) چہرے پر مسح کرنا

تيمم میں سات چیزیں سنت ہیں۔ آغاز میں بسم اللہ پڑھنا ترتیب کے ساتھ تيمم کرنا، تسلسل رکھنا ہاتھ کو مٹی میں رکھنے کے بعد آگے کی طرف لے کر جانا پھر پیچھے کی طرف لے کر آنا پھر ہاتھ کو جھاڑنا، تيمم کرتے ہوئے انگلیوں کو کشادہ رکھنا۔

تاہم تيمم کے لئے یہ بات بیان کی گئی ہے جس شخص کو یہ امید ہو کہ نماز کا وقت گزرنے سے پہلے پانی کو پالے گا یا پانی کے استعمال پر قادر ہو جائے گا۔ اس کے لئے یہ بات مستحب ہے وہ نماز کو تاخیر سے ادا کر لے لیکن وضو کر کے ادا کرے۔

حدیث 261 صحیح البخاری، کتاب النکاح، باب استعارة الثياب للعروس وغيرها، رقم الحديث: 4871، صحیح مسلم، کتاب الحيض، باب التيمم، رقم الحديث: 577، سنن الدارمی، کتاب الطهارة، باب التيمم مرة، رقم الحديث: 779، سنن ابن ماجه، کتاب الطهارة وسننها، ابواب التيمم، باب ما جاء في السبب، رقم الحديث: 565، مسند عبد بن حميد، من مسند الصديقة عائشة ام المؤمنين رضي الله عنها، رقم الحديث: 1507



وقت ہو گیا تو ان لوگوں نے وضو کے بغیر ہی نماز ادا کر لی جب وہ نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور آپ ﷺ کے سامنے اس بات کی شکایت کی تو تیمم کے حکم سے متعلق آیت نازل ہو گئی اس وقت حضرت اسید بن حضیر رضی اللہ عنہ نے سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کو مخاطب کر کے فرمایا:

”اللہ تعالیٰ آپ کو جزائے خیر عطا کرے اللہ کی قسم! جب بھی آپ کو کسی مشکل صورت حال کا سامنا کرنا پڑا اللہ تعالیٰ نے آپ کے لئے اس سے خلاصی کی صورت پیدا کر دی اور مسلمانوں کے لئے اس میں برکت رکھ دی۔“

بَابُ الرُّخْصَةِ فِي النُّزُولِ فِي السَّفَرِ عَلَى غَيْرِ مَاءٍ لِلْحَاجَةِ تَبْدُو مِنْ مَنَافِعِ الدُّنْيَا

باب 204: جب آدمی کو سفر کے دوران کسی دنیاوی فائدے کے حصول کے لئے

کسی جگہ پر پڑاؤ کرنا پڑے جہاں پانی نہ ہو تو اس کی اجازت ہے

262 - سند حدیث: نَسَائُ بْنُ يُونُسَ بْنِ عَبْدِ الْأَعْلَى، أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ وَهَبٍ بْنُ مُسْلِمٍ، أَنَّ مَالِكًا حَدَّثَهُ، عَنْ

عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْقَاسِمِ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا أَنَّهَا قَالَتْ:

مَتْنُ حَدِيثٍ: خَرَجْنَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي بَعْضِ أَسْفَارِهِ حَتَّى إِذَا كُنَّا بِالْبَيْدَاءِ أَوْ بِذَاتِ الْجَبِشِ انْقَطَعَ عَقْدِي، فَأَقَامَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى الْيَمَاسِيَةِ، وَأَقَامَ النَّاسُ مَعَهُ وَلَيْسُوا عَلَى مَاءٍ وَلَيْسَ مَعَهُمْ مَاءٌ، فَأَتَى النَّاسُ إِلَى أَبِي بَكْرٍ الصِّدِّيقِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ فَقَالُوا: أَلَا تَرَى إِلَى مَا صَنَعَتْ عَائِشَةُ؟ أَقَامَتْ بِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَبِالنَّاسِ وَلَيْسُوا عَلَى مَاءٍ، وَلَيْسَ مَعَهُمْ مَاءٌ، فَجَاءَ أَبُو بَكْرٍ وَرَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاصْبَحَ رَأْسُهُ عَلَى فِخْذِي قَدْ نَامَ، فَذَكَرَ الْحَدِيثَ بِطَوِيلِهِ

❦ ❦ (امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ کہتے ہیں:)-- یونس بن عبد الاعلیٰ -- عبد اللہ بن وہب بن مسلم -- امام مالک -- عبد الرحمن

بن قاسم -- اپنے والد (کے حوالے سے روایت نقل کرتے ہیں: (سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں

ہم لوگ ایک سفر کے موقع پر نبی اکرم ﷺ کے ہمراہ روانہ ہوئے یہاں تک کہ جب ہم ”بیداء“ یا ”ذات الجبش“ کے مقام پر پہنچے تو میرا ہار گر گیا تو نبی اکرم ﷺ اس کی تلاش میں وہیں ٹھہر گئے اور لوگ بھی آپ ﷺ کے ساتھ ٹھہر گئے وہاں پانی نہیں تھا اور لوگوں کے پاس بھی پانی نہیں تھا لوگ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے پاس آئے اور بولے: آپ نے اس بات کا جائزہ لیا ہے کہ سیدہ

حدیث 262. صحیح البخاری کتاب التیمم رقم الحدیث: 331 صحیح مسلم کتاب الحيض باب التيمم رقم الحدیث:

576 موطا مالك كتاب الطهارة هذا باب في التيمم رقم الحدیث: 119 صحیح ابن حبان كتاب الطهارة باب التيمم رقم

الحدیث: 1316 مصنف عند الرزاق الصنعاني باب بدء التيمم رقم الحدیث: 848 السنن الكبرى للنسائي بدء التيمم رقم

الحدیث: 290 مسند احمد بن حنبل الملحق المستدرک من مسند الانصار حدیث السيدة عائشة رضى الله عنها رقم

الحدیث: 24913 مسند اسحاق بن راهويه ما يروى عن القاسم بن محمد عن عائشة عن النبي رقم الحدیث:

846 المعجم الكبير للطبراني باب الياء ذكر ازواج رسول الله صلى الله عليه وسلم منهن باب قصة التيمم رقم

الحدیث 19044

عاشق فرشتہ نے کیا کیا ہے؟ انہوں نے نبی اکرم ﷺ کو اور لوگوں کو ٹھہرنے پر مجبور کر دیا ہے حالانکہ یہاں پانی نہیں ہے اور لوگوں کے پاس بھی پانی نہیں ہے۔ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ میرے پاس تشریف لائے نبی اکرم ﷺ اس وقت میرے زانوں پر سر رکھ کر سو رہے تھے۔

اس کے بعد راوی نے طویل حدیث ذکر کی ہے۔

بَابُ ذِكْرِ مَا كَانَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ فَضَّلَ بِهِ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى الْأَنْبِيَاءِ قَبْلَهُ، وَفَضَّلَ أُمَّتَهُ عَلَى الْأُمَمِ السَّالِفَةِ قَبْلَهُمْ بِإِبَاحَتِهِ لَهُمْ التَّيَمُّمُ بِالتُّرَابِ عِنْدَ الْإِعْوَازِ مِنَ الْمَاءِ

باب 205: اللہ تعالیٰ نے اپنے نبی کو آپ سے پہلے کے انبیاء پر جو فضیلت عطا کی ہے اس کا تذکرہ اور آپ کی امت کو اس سے پہلے کی امتوں پر جو فضیلت عطا کی گئی ہے اس کا تذکرہ کہ اللہ تعالیٰ نے ان کے لئے پانی کی عدم دستیابی کی صورت میں مٹی کے ذریعے تیمم کرنے کو مباح قرار دیا ہے۔

263 - سند حدیث: نَا سَلَمُ بْنُ جُنَادَةَ الْقُرَشِيُّ، نَا أَبُو مُعَاوِيَةَ، عَنْ أَبِي مَالِكٍ وَهُوَ سَعِيدُ بْنُ طَارِقٍ الْأَشْجَعِيُّ، عَنْ رَبِيعِ بْنِ حِرَاشٍ، عَنْ حَذِيفَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَتَنُ حَدِيثٍ: فَضَّلْتُ هَذِهِ الْأُمَّةَ عَلَى النَّاسِ بِثَلَاثٍ: جُعِلَتْ لَنَا الْأَرْضُ مَسْجِدًا وَطَهُورًا، وَجُعِلَتْ صُفُوفُنَا كَصُفُوفِ الْمَلَائِكَةِ، وَأُعْطِيتْ هَذِهِ الْآيَاتُ مِنْ آخِرِ سُورَةِ الْبَقَرَةِ مِنْ بَيْتٍ كُنِيَ تَحْتَ الْعَرْشِ لَمْ يُعْطَ مِنْهُ أَحَدٌ قَبْلِي وَلَا أَحَدٌ بَعْدِي

❦ (امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ کہتے ہیں:)-- سلم بن جنادہ قرشی -- ابو معاویہ -- ابو مالک -- سعید بن طارق اشجعی -- ربیع بن حراش (کے حوالے سے روایت نقل کرتے ہیں:) حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

”اس امت کو دوسرے تمام لوگوں پر تین حوالوں سے فضیلت دی گئی ہے ہمارے لئے تمام روئے زمین کو نماز ادا کرنے کی جگہ اور طہارت کے حصول کا ذریعہ بنادیا گیا ہے اور ہماری صفوں کو ملائکہ کی صفوں کے مانند قرار دیا گیا ہے اور مجھے سورۃ بقرہ کی آخری آیات عطا کی گئی ہیں جو عرش کے نیچے سے خزانے کے گھر سے دی گئی ہیں جس میں سے مجھ سے پہلے کسی کو کچھ نہیں دیا گیا اور میرے بعد بھی کسی کو نہیں دیا جائے گا۔“

حدیث 263 صحیح مسلم کتاب المساجد ومواضع الصلاة رقم الحدیث: 842 'صحیح ابن حبان' کتاب الصلاة باب شروط الصلاة رقم الحدیث 1718 'مصنف ابن ابی شیبہ' کتاب الفضائل باب ما اعطی اللہ تعالیٰ محمدًا صلی اللہ علیہ وسلم رقم الحدیث: 31011 'سنن الدارقطنی' کتاب الطہارة باب التیمم رقم الحدیث: 579 'مسند احمد بن حنبل' حدیث حذیفہ بن الیمان عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم رقم الحدیث: 22667 'مسند الطیالسی' احادیث حذیفہ بن الیمان رحمہ اللہ رقم الحدیث 413 'البحر الزخار مسند البزار' ابو مالک عن ربیع رقم الحدیث: 2468

## بَابُ ذِكْرِ الدَّلِيلِ عَلَى أَنَّ مَا وَقَعَ عَلَيْهِ اسْمُ التُّرَابِ

فَالْتِمُّ بِهِ جَائِزٌ عِنْدَ الْإِعْوَازِ مِنَ الْمَاءِ وَإِنْ كَانَ التُّرَابُ عَلَى بِسَاطٍ أَوْ ثَوْبٍ، وَإِنْ لَمْ يَكُنْ عَلَى الْأَرْضِ مَعَ الدَّلِيلِ عَلَى أَنَّ خَبَرَ أَبِي مُعَاوِيَةَ الَّذِي ذَكَرْنَاهُ مُخْتَصَرٌ جُعِلَتْ لَنَا الْأَرْضُ طَهُورًا أَوْ عِنْدَ الْإِعْوَازِ مِنَ الْمَاءِ إِذَا كَانَ الْمُحَدِّثُ غَيْرَ مَرِيضٍ مَرَضًا يَخَافُ أَنْ مَاسَ الْمَاءِ التَّكَلُّفُ أَوْ الْمَرَضُ الْمُسَخَّرُ أَوْ الْآلَمُ الشَّدِيدُ، لَا أَنَّهُ جَعَلَ الْأَرْضَ طَهُورًا، وَإِنْ كَانَ الْمُحَدِّثُ صَاحِبًا وَاجِدًا لِلْمَاءِ، أَوْ مَرِيضًا لَا يَضُرُّ اسْتِئْصَانُ الْبُكْنِ الْمَاءَ

**باب 206:** اس بات کی دلیل کا تذکرہ کہ جس چیز پر بھی لفظ ”تراب“ مٹی کا اطلاق ہوتا ہو

پانی کی عدم دستیابی کی صورت میں اس کے ذریعے تیمم کرنا جائز ہے اگرچہ وہ مٹی کسی بچھونے پر ہو کپڑے پر ہو یا جہاں کہیں بھی ہو اور وہ زمین پر نہ ہو اور اس بات کی دلیل کہ ابو معاویہ کے حوالے سے ہم نے جو روایت ذکر کی ہے وہ مختصر ہے۔

نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان:

”ہمارے لئے تمام زمین کو طہارت کا ذریعہ بنا دیا گیا ہے۔“

اس سے مراد یہ ہے کہ پانی دستیاب نہ ہو یا جب بے وضو شخص کسی ایسی بیماری میں مبتلا ہو کہ جس میں اسے یہ اندیشہ ہو کہ اگر اس نے پانی استعمال کیا تو عضو ضائع ہو جائے گا یا مرض زیادہ ہو جائے گا یا تکلیف زیادہ ہوگی اس سے یہ مراد ہرگز نہیں ہے کہ اگر وہ شخص صحیح ہو اس کو پانی دستیاب بھی ہو یا وہ کسی ایسی بیماری میں مبتلا ہو کہ جسم پر پانی لگانے سے کوئی نقصان نہ ہوتا ہو تو بھی اس کے لئے زمین کو طہارت کے حصول کا ذریعہ بنا دیا گیا ہے۔

**264 - سند حدیث:** نَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ بْنِ حَبِيبِ بْنِ الشَّهِيدِ، نَا ابْنُ فَضِيلٍ، عَنْ أَبِي مَالِكٍ الْأَشْجَعِيِّ،

عَنْ رَبِيعِ بْنِ حِرَاشٍ، عَنْ حَذِيفَةَ بْنِ الْيَمَانِ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

مَنْ حَدَّثَنَا عَلَى النَّاسِ بِثَلَاثٍ: جُعِلَتْ لَنَا الْأَرْضُ كُلُّهَا مَسْجِدًا، وَجُعِلَ ثَوَابُهَا لَنَا طَهُورًا إِذَا لَمْ نَجِدِ الْمَاءَ، وَجُعِلَتْ صُفُوفُنَا كَصُفُوفِ الْمَلَائِكَةِ، وَأُوتِيتُ هَؤُلَاءِ الْآيَاتِ مِنْ آخِرِ سُورَةِ الْقُرَةِ، مِنْ بَيْتٍ كُنْتُ تَحْتَ الْعَرْشِ لَمْ يُعْطَ مِنْهُ أَحَدٌ قَبْلِي وَلَا أَحَدٌ بَعْدِي

❦ (امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ کہتے ہیں: -- اسحاق بن ابراہیم بن حبیب بن شہید -- ابن فضیل -- ابو مالک اشجعی --

ربیع بن حراش (کے حوالے سے روایت نقل کرتے ہیں: حضرت حذیفہ بن یمان رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

”ہمیں دو گوں پر تین حوالوں سے فضیلت دی گئی ہے ہمارے لئے تمام روئے زمین کو نماز ادا کرنے کی جگہ بنایا گیا ہے

اور اس کی مٹی کو ہمارے لئے طہارت کے حصول کا ذریعہ بنایا گیا ہے جب ہمیں پانی نہیں ملتا اور ہماری صفوں کو

فرشتوں کی مغفوں کی مانند قرار دیا گیا ہے اور مجھے سورۃ بقرہ کی آخری آیات 'عرش کے نیچے فرشتوں کے گھر سے دی گئی ہیں' جس میں سے مجھ سے پہلے کسی کو کچھ نہیں دیا گیا اور میرے بعد بھی کسی کو نہیں ملے گا۔

### بَابُ إِبَاحَةِ التَّيْمُمِ بِتُرَابِ السَّبَاحِ

هَذَا قَوْلٌ مَنْ زَعَمَ مِنْ أَهْلِ عَصْرِنَا أَنَّ التَّيْمُمَ بِالسَّبَاحِ غَيْرُ جَائِزٍ، وَقَوْلٌ هَذِهِ الْمَقَالَةُ يَقُودُ إِلَى أَنَّ التَّيْمُمَ بِالْمَدِينَةِ غَيْرُ جَائِزٍ، إِذَا أَرْضُهَا سَبَخَةٌ، وَقَدْ خَبَرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهَا طَيِّبَةٌ أَوْ طَابَةٌ

### باب 207: سیم زدہ مٹی کے ذریعے تیمم کرنا مباح ہے

یہ بات اس شخص کے موقف کے خلاف ہے جو ہمارے زمانے سے تعلق رکھتا ہے اور اس بات کا قائل ہے کہ سیم زدہ مٹی کے ذریعے تیمم کرنا جائز نہیں ہے۔

اور اس کی یہ بات اس نکتے تک لے جاتی ہے کہ مدینہ منورہ میں تیمم کرنا جائز نہیں ہے کیونکہ وہاں کی زمین سیم زدہ ہے حالانکہ نبی اکرم ﷺ نے یہ بات بیان کر دی ہے کہ مدینہ منورہ "طیبہ" اور "طابہ" ہے۔

265 - سند حدیث: نَا يُونُسُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلَى الصَّدِيقِيُّ، أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ، أَخْبَرَنِي يُونُسُ بْنُ يَزِيدَ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ: أَخْبَرَنِي عُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ، أَنَّ عَائِشَةَ زَوْجَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ: مَتَنُ حَدِيثٍ: لَمْ أَغْفِلْ أَبَوَيَّ قَطُّ إِلَّا وَهُمَا يَدِينَانِ الدِّينَ، وَلَمْ يَمُرَّ عَلَيْنَا يَوْمٌ إِلَّا يَأْتِينَا فِيهِ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ طَرَفِي النَّهَارِ بُكْرَةً وَعَشِيَّةً - فَذَكَرَ الْحَدِيثَ بِطَوِيلِهِ - وَقَالَ فِي الْخَبَرِ: فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

قَدْ أُرِيتُ دَارَ هِجْرَتِكُمْ، أُرِيتُ سَبَخَةً ذَاتَ نَخْلٍ بَيْنَ لَابَتَيْنِ وَهُمَا الْحَرَّتَانِ فَذَكَرَ الْحَدِيثَ بِطَوِيلِهِ فِي هِجْرَةِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ مَكَّةَ إِلَى الْمَدِينَةِ

توضیح مصنف: قَالَ أَبُو بَكْرٍ: فِيفِي قَوْلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: أُرِيتُ سَبَخَةً ذَاتَ نَخْلٍ بَيْنَ لَابَتَيْنِ، وَاعْلَامُهُ إِيَّاهُمْ أَنَّهَا دَارُ هِجْرَتِهِمْ، وَجَمِيعُ الْمَدِينَةِ كَانَتْ هِجْرَتَهُمْ دَلَالَةً عَلَى أَنَّ جَمِيعَ الْمَدِينَةِ سَبَخَةٌ، وَلَوْ كَانَ التَّيْمُمُ غَيْرَ جَائِزٍ بِالسَّبَخَةِ وَكَانَتِ السَّبَخَةُ عَلَى مَا تَوَهَّمَ بَعْضُ أَهْلِ عَصْرِنَا أَنَّهُ مِنَ الْبَلَدِ الْخَبِيثِ بِقَوْلِهِ: (وَالَّذِي خَبْتُ لَا يَخْرُجُ إِلَّا نِكَدًا) (الأعراف: 58) لَكَانَ قَوْلُ هَذِهِ الْمَقَالَةِ أَنَّ أَرْضَ الْمَدِينَةِ خَبِيثَةٌ لَا طَيِّبَةَ، وَهَذَا

حدیث 265: صحیح ابیحاری، کتاب الحوالات، باب جوار ابی بکر فی عهد النبی صلی اللہ علیہ وسلم، رقم الحدیث:

2197 صحیح ابن حبان، کتاب التاریخ، ذکر وصف کیفیة خروج المصطفى صلی اللہ علیہ وسلم من مکة، رقم الحدیث:

6368 مسند احمد بن حنبل، الملحق المستدرک من مسند الانصار، حدیث السيدة عائشة رضی اللہ عنہا، رقم الحدیث:

25082 مسند اسحاق بن راہویہ، ما یروی عن عروۃ بن الزبیر، رقم الحدیث: 663

قَوْلُ بَعْضِ أَهْلِ الْعِدْنَةِ لَمَّا ذَمَّ أَهْلَ الْمَدِينَةِ، فَقَالَ: إِنَّهَا خَبِيْثَةٌ فَأَعْلَمَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَمَّاهَا طَبِيْةً أَوْ طَابَةً، فَإِلَّا رَضَ السَّبْخَةُ هِيَ طَبِيْةٌ عَلَى مَا خَبَّرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّ الْمَدِيْنَةَ طَبِيْةٌ، وَإِذَا كَانَتْ طَبِيْةً وَهِيَ سَبْخَةٌ، فَإِنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ قَدْ أَمَرَ بِالتَّيْمُمِ بِالصَّيْعِدِ الطَّيِّبِ فِي نَصِّ كِتَابِهِ، وَالنَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ أَعْلَمَ أَنَّ الْمَدِيْنَةَ طَبِيْةً أَوْ طَابَةً مَعَ إِعْلَامِهِ إِيَّاهُمْ أَنَّهَا سَبْخَةٌ، وَلِئِنْ هَذَا مَا بَانَ وَكُنْتُ أَنَّ التَّيْمُمَ بِالسَّبْخِ جَائِزٌ

❦ (امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ کہتے ہیں:)-- یونس بن عبدالاعلیٰ صدفی -- ابن وہب -- یونس بن یزید -- ابن شہاب زہری -- عروہ بن زبیر (کے حوالے سے روایت نقل کرتے ہیں:) نبی اکرم ﷺ کی زوجہ محترمہ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: میں نے جب سے ہوش سنبھالا ہے اس وقت سے اپنے ماں باپ کو دین اسلام پر کاربند دیکھا ہے روزانہ نبی اکرم ﷺ ہمارے ہاں صبح کے وقت بھی اور شام کے وقت بھی آیا کرتے تھے۔

راوی نے طویل حدیث ذکر کی ہے انہوں نے یہ الفاظ نقل کئے ہیں۔

”مجھے تمہارے ہجرت کی جگہ دکھادی گئی ہے میں نے اس کے دو اطراف میں کھجوروں والی شورزدہ زمین دیکھی ہے اور اس کے دونوں کنارے سیاہ پتھریلی زمین والے ہیں۔“

اس کے بعد راوی نے نبی اکرم ﷺ کے مکہ مکرمہ سے مدینہ منورہ ہجرت کرنے کے بارے میں طویل حدیث ذکر کی ہے۔ (امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ کہتے ہیں:) نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان مجھے شورزدہ زمین دکھائی گئی ہے جو کھجوروں کے درختوں والی ہے اور دو پتھریلی زمینوں کے درمیان ہے۔

نبی اکرم ﷺ نے ان لوگوں کو یہ بتایا ہے کہ یہ ان کے ہجرت کرنے کی جگہ ہے لیکن ہجرت کی جگہ سارامدینہ منورہ ہے اس بات پر دلالت پائی جاتی ہے کہ سارامدینہ منورہ ”شورزدہ“ ہے تو اگر شورزدہ مٹی کے ساتھ تہتم کرنا جائز نہ ہوتا اور شورزدہ مٹی خبیث شہر سے تعلق رکھتی ہوتی جیسا کہ ہمارے معاصرین میں سے ایک صاحب اس غلط فہمی کا شکار ہیں جس کی دلیل اللہ تعالیٰ کا فرمان پیش کرتے ہیں۔

”اور جو خراب ہو اس میں سے جو کچھ نکلتا ہے وہ ناقص ہوتا ہے۔“

تو پھر اس فرمان سے تو یہ بات ثابت ہوتی ہے کہ مدینہ منورہ کی زمین خبیث ہے ”طیب“ نہیں ہے اور یہ ایک معاند شخص کا قول ہے کہ جب اس نے مدینہ منورہ کی مذمت بیان کی تو کہا تھا کہ یہ خبیث سرزمین ہے تو یہ بات جان لیں کہ نبی اکرم ﷺ نے اس کا نام ”طیبہ“ اور ”طیباء“ رکھا ہے اور شورزدہ زمین ”طیبہ“ ہوتی ہے جس طرح نبی اکرم ﷺ نے یہ بات بیان کی ہے: مدینہ ”طیبہ“ ہے تو جب یہ ”طیبہ“ ہو اور شورزدہ بھی ہو تو اللہ تعالیٰ نے اپنی کتاب کی نص میں پاک مٹی سے تہتم کرنے کا حکم دیا ہے نبی اکرم ﷺ نے یہ بات بتادی ہے مدینہ منورہ ”طیبہ“ یا ”طابہ“ ہے اور اس کے ساتھ آپ ﷺ نے لوگوں کو یہ بھی بتا دیا ہے کہ یہ شورزدہ ہے تو اس سے یہ بات ثابت ہو جاتی ہے کہ شورزدہ زمین کے ساتھ تہتم کرنا جائز ہے۔



بَابُ ذِكْرِ الدَّلِيلِ عَلَى أَنَّ التَّيْمَ ضَرْبَةٌ وَاحِدَةٌ لِلْوَجْهِ وَالْكَفَّيْنِ لَا ضَرْبَتَانِ

مَعَ الدَّلِيلِ عَلَى أَنَّ مَسْحَ الذِّرَاعَيْنِ فِي التَّيْمِ غَيْرُ وَاجِبٍ

باب 208: اس بات کی دلیل کا تذکرہ کہ تیمم میں ایک ضرب ہوگی جو چہرے اور دونوں بازوؤں کے لئے ہوگی دو ضربیں نہیں ہوں گی اور اس بات کی دلیل کہ تیمم میں بازوؤں پر مسح کرنا واجب نہیں ہے

208 - سند حدیث: نَا عَلِيُّ بْنُ مَعْبُدٍ، نَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ، أَخْبَرَنَا شُعْبَةُ، عَنِ الْحَكَمِ، عَنْ ذَرٍّ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ

عَبْدِ الرَّحْمَنِ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَمَّارِ بْنِ يَاسِرٍ،

مَتْنُ حَدِيثٍ: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فِي التَّيْمِ: ضَرْبَةٌ لِلْوَجْهِ وَالْكَفَّيْنِ

❦ (امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ کہتے ہیں: -- علی بن معبد -- یزید بن ہارون -- شعبہ -- حکم -- ذر -- سعید بن

عبد الرحمن -- اپنے والد کے حوالے سے روایت نقل کرتے ہیں:)

حضرت عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: تیمم کے بارے میں نبی کریم ﷺ نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے: ایک ضرب چہرے اور دونوں ہتھیلیوں کے لئے ہوگی۔

267 - سند حدیث: نَا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، نَا ابْنُ عُثَيْبٍ، عَنْ سَعِيدٍ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ عَرَزَةَ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ عَبْدِ

الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِزَى، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَمَّارِ بْنِ يَاسِرٍ،

مَتْنُ حَدِيثٍ: عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي التَّيْمِ قَالَ: ضَرْبَةٌ لِلْوَجْهِ وَالْكَفَّيْنِ

❦ (امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ کہتے ہیں: -- یعقوب بن ابراہیم -- ابن علیہ -- سعید -- قتادہ -- عرزہ -- سعید بن

عبد الرحمن بن ابزی -- اپنے والد کے حوالے سے نقل کرتے ہیں: حضرت عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

”نبی اکرم ﷺ نے تیمم کے بارے میں یہ بات ارشاد فرمائی ہے: ایک ضرب چہرے اور دونوں ہاتھوں کے لئے ہوگی۔“

بَابُ النَّفْخِ فِي الْيَدَيْنِ بَعْدَ ضَرْبِهِمَا عَلَى التُّرَابِ لِلتَّيْمِ

باب 209: تیمم کے لئے مٹی پر ہاتھ مارنے کے بعد ان پر پھونک مارنا

268 - سند حدیث: حَدَّثَنَا بُنْدَارٌ، نَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ، نَا شُعْبَةُ، عَنِ الْحَكَمِ، عَنْ ذَرٍّ، عَنِ ابْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ

بْنِ أَبِزَى، عَنْ أَبِيهِ،

حدیث 266 الجامع للترمذی ابواب الطهارة عن رسول الله صلى الله عليه وسلم باب ما جاء في التيمم رقم الحديث

138 سنن الدارمی کتاب الطهارة باب التيمم مرة رقم الحديث: 778 مصنف ابن ابی شیبہ کتاب الطهارات فی التيمم

کیف هو رقم الحديث: 1668 سنن الدارقطني کتاب الطهارة باب التيمم رقم الحديث: 605 مسند احمد بن حنبل

حدیث عمار بن یاسر رقم الحديث: 17988 المعجم الاوسط للطبرانی باب الالف من اسمہ احمد رقم الحديث: 548

متن حدیث: اَنَّ وَجْهَ النَّبِيِّ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ فَقَالَ: إِنِّي أَجَنَّبْتُ فَلَمْ أَجِدِ الْمَاءَ، فَقَالَ عُمَرُ: لَا تُصَلِّ، فَقَالَ عُمَرُ: أَمَا تَذْكُرُ يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ إِذْ آتَا وَأَنْتَ فِي سَرِيَّةٍ فَأَجَنَّبْنَا، فَلَمْ نَجِدِ الْمَاءَ، فَأَمَّا أَنْتَ فَلَمْ تُصَلِّ، وَأَمَّا آتَا فَتَسَمَّعْتُ فِي التُّرَابِ فَصَلَّيْتُ، فَلَمَّا آتَيْنَا النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ كَرُثَ ذَلِكَ لَهُ، فَقَالَ: إِنَّمَا كَانَ يَكْفِيكَ، وَضَرَبَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدَيْهِ عَلَى الْأَرْضِ، ثُمَّ نَفَخَ فِيهَا، وَمَسَحَ بِهِمَا وَجْهَهُ وَكَفَّيْهِ. (امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ کہتے ہیں:)-- بندار-- محمد بن جعفر-- شعبہ-- حکم-- زر-- ابن عبد الرحمن بن ابزی--

اپنے والد (کے حوالے سے روایت نقل کرتے ہیں:)

ایک شخص حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوا اور بولا: مجھے جنابت لاحق ہوئی مجھے پانی نہیں ملا تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: تم نماز ادا نہ کرو! حضرت عمار رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اے امیر المؤمنین! کیا آپ کو یہ بات یاد نہیں ہے جب میں اور آپ ایک مہم میں شریک تھے تو ہمیں جنابت لاحق ہو گئی تھی اور ہمیں پانی نہیں ملا تھا تو آپ نے نماز ادا نہیں کی تھی لیکن میں مٹی میں لوٹ پوٹ ہو گیا تھا پھر میں نے نماز ادا کر لی تھی پھر ہم نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے میں نے اس بات کا تذکرہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے کیا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تمہارے لئے اتنا ہی کافی تھا پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنا دست مبارک زمین پر مارا پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس پر پھونک ماری اور پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے دونوں ہاتھوں کو چہرے اور دونوں ہتھیلیوں پر پھیر لیا۔

بَابُ نَفْضِ الْيَدَيْنِ مِنَ التُّرَابِ بَعْدَ ضَرْبِهِمَا عَلَى الْأَرْضِ قَبْلَ النَّفْخِ فِيهِمَا

وَقَبْلَ مَسْحِ الْوَجْهِ وَالْيَدَيْنِ لِلتَّيْمِ

باب 210: تیمم کے لئے زمین پر ہاتھ مارنے کے بعد ان میں پھونک مارنے سے پہلے

اور انہیں چہرے اور دونوں ہاتھوں پر پھیرنے سے پہلے دونوں ہاتھوں سے مٹی جھاڑنا

269- سند حدیث: نَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ سَعِيدٍ الْأَشَجُّ، نَا أَبُو يَحْيَى يَعْنِي التَّيْمِيَّ، عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ سَلَمَةَ بْنِ

كُهَيْلٍ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ، عَنْ أَبِيهِ قَالَ:

حدیث 268 صحیح البخاری کتاب التیمم باب: التیمم هل ينفخ فيها؟ رقم الحديث 335 صحیح مسلم کتاب

الحيض باب التيمم رقم الحديث 579 صحیح ابن حبان کتاب الطهارة باب التيمم ذکر حرثان يصرح بان مسح

الذراعين في التيمم غير واجب رقم الحديث: 1320 سنن ابن ماجه کتاب الطهارة وسننها ابواب التيمم باب ما جاء في

التيمم صربة واحدة رقم الحديث: 566 السنن الصغرى سؤر الهرة صفة الوضوء التيمم في الحصر رقم الحديث: 311

مصنف عبد ابرزاق الصنعاني باب الرجل يعزب عن الماء رقم الحديث: 881 السنن الكبرى للنسائي بدء التيمم

نوع آخر رقم الحديث 295 مسند احمد بن حنبل حدیث عمار بن ياسر رقم الحديث 17999 مسند الطيالسي عمار

بن ياسر رقم الحديث 667 البحر الزخار مسند البزار وما روى عبد الرحمن بن ابزی رقم الحديث 1233

حدیث 269 صحیح مسلم کتاب الحيض باب التيمم رقم الحديث: 578 مصنف ابن ابی شعبة کتاب الطهارة في

التيمم كيف هو رقم الحديث 1659

متن حدیث: جَاءَ رَجُلٌ إِلَى عُمَرَ فَقَالَ: إِنَّا نَجْتَبُ، وَلَيْسَ مَعَنَا مَاءٌ - لَمْ تَكْرِ قِصَّتَهُ مَعَ عَمَّارِ بْنِ يَاسِرٍ وَقَالَ - وَقَالَ: بَعْنِي عَمَّارًا فَاتَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَخْبَرْتُهُ، فَقَالَ: إِنَّمَا كَانَ يَكْفِيكَ أَنْ تَقُولَ بِيَدِكَ هَكَذَا وَهَكَذَا، وَضَرَبَ بِيَدَيْهِ إِلَى التُّرَابِ، ثُمَّ لَفَضَهُمَا، ثُمَّ نَفَخَ فِيهِمَا وَمَسَحَ بِهِمَا وَجْهَهُ وَيَدَيْهِ

توضیح مصنف: قَالَ أَبُو بَكْرٍ: أَدْخَلَ شُعْبَةُ بْنُ سَلَمَةَ بْنُ كَهِيلٍ، وَبَيْنَ سَعِيدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ فِي هَذَا الْخَبَرِ ذَرًّا وَرَأَاهُ الثَّوْرِيُّ، عَنْ سَلَمَةَ، عَنْ أَبِي مَالِكٍ، وَعَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِزَى، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِزَى إِلَّا أَنَّهُ لَيْسَ فِي خَبَرِ الثَّوْرِيِّ، وَشُعْبَةُ: نَفَضَ الْيَدَيْنِ مِنَ التُّرَابِ

❖❖ (امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ کہتے ہیں: -- عبد اللہ بن سعید شح -- ابو یحییٰ تمیمی -- امش -- سلمہ بن کہیل -- سعید بن عبد الرحمن -- اپنے والد کے حوالے سے نقل کرتے ہیں:

ایک شخص حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کی: ہم لوگ جنابت کا شکار ہو جاتے ہیں ہمارے پاس پانی نہیں ہوتا۔

اس کے بعد راوی نے حضرت عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ کا پورا واقعہ بیان کیا ہے جس میں یہ الفاظ ہیں: انہوں نے فرمایا: یعنی حضرت عمار رضی اللہ عنہ نے یہ فرمایا: پھر میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو اس بارے میں بتایا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تمہارے لئے اتنا کافی تھا کہ تم اپنے ہاتھوں کے ذریعے اس طرح اور اس طرح کر لیتے۔

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے دونوں ہاتھ مٹی پر مار کر پھر انہیں جھاڑا پھر ان پر پھونک ماری اور پھر انہیں اپنے چہرے اور بازوؤں پر پھیر لیا۔

(امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ کہتے ہیں: شعبہ نے سلمہ بن کہیل اور سعید بن عبد الرحمن نامی راوی کے درمیان میں "ذر" نامی راوی کا اضافہ کیا ہے۔

ثوری نے یہ روایت سلمہ کے حوالے سے ابو مالک اور عبد اللہ بن عبد الرحمن کے حوالے سے عبد الرحمن بن ابی زری کے حوالے سے نقل کی ہے تاہم ثوری اور شعبہ کی روایت میں یہ الفاظ نہیں ہیں "ہاتھوں سے مٹی جھاڑنا"

270 - سند حدیث: نَا يُوسُفُ بْنُ مُوسَى، حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ، نَا الْأَعْمَشُ، عَنْ شَقِيقٍ

متن حدیث: قَالَ: كُنْتُ جَالِسًا مَعَ عَبْدِ اللَّهِ، وَأَبِي مُوسَى، فَقَالَ أَبُو مُوسَى: يَا أَبَا عَبْدِ الرَّحْمَنِ أَرَأَيْتَ لَوْ أَنَّ رَجُلًا أَجْنَبَ فَلَمْ يَجِدِ الْمَاءَ شَهْرًا يَتِيمًا؟ فَقَالَ عَبْدُ اللَّهِ: لَا يَتِيمٌ، فَقَالَ أَبُو مُوسَى: أَلَمْ تَسْمَعْ قَوْلَ عَمَّارٍ لِعُمَرَ: بَعْنِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي حَاجَةٍ فَاجْنَبْتُ فَلَمْ أَجِدِ الْمَاءَ، فَتَمَرَّغْتُ فِي الصَّعِيدِ كَمَا

حدیث 270: صحیح البخاری، کتاب التیمم، باب: التیمم ضربة، رقم الحدیث: 343، صحیح مسلم، کتاب الحيض، باب التيمم، رقم الحدیث: 578، سنن ابی داؤد، کتاب الطهارة، باب التيمم، رقم الحدیث: 271، مصنف ابن ابی شیبہ، کتاب الطهارات، من قال لا يتيمم حتى يجد الماء، رقم الحدیث: 1653، سنن الدارقطني، کتاب الطهارة، باب التيمم، رقم الحدیث: 592

تَمَرُّغُ الدَّابَّةِ، فَذَكَرْتُ ذَلِكَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِنَّمَا كَانَ يَكْفِيكَ أَنْ تَضْرِبَ بِكَفِّكَ عَلَى الْأَرْضِ، ثُمَّ تَمْسَحَهُمَا، ثُمَّ تَمْسَحَ بِهِمَا وَجْهَكَ وَكَفِّكَ تَوْضِيعُ مَصْنَفٍ: قَالَ أَبُو بَكْرٍ: فَقَوْلُهُ فِي هَذَا الْخَبَرِ: ثُمَّ تَمْسَحَهُمَا هُوَ النِّفْضُ بِعَيْنِهِ وَهُوَ مَسْحُ إِحْدَى الرَّاحَتَيْنِ بِالْأُخْرَى لِنِفْضِ مَا عَلَيْهِمَا مِنَ التُّرَابِ

\*\*\* (امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ کہتے ہیں:۔۔۔ یوسف بن موسیٰ۔۔۔ ابو معاویہ۔۔۔ عَمَش کے حوالے سے روایت نقل کرتے ہیں، شقیق بیان کرتے ہیں:

میں حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ اور حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ کے ساتھ بیٹھا ہوا تھا، حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اے ابو عبدالرحمن! ایسے شخص کے بارے میں آپ کی کیا رائے ہے جسے جنابت لاحق ہو جاتی ہے اور اسے ایک مہینے تک پانی نہیں ملتا، تو کیا وہ شخص تیمم کر سکتا ہے؟ تو حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: وہ تیمم نہیں کر سکتا، تو حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ نے فرمایا: آپ نے حضرت عمار رضی اللہ عنہ کا وہ قول نہیں سنا، جو انہوں نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے کہا تھا کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے ایک کام کے سلسلے میں بھیجا تھا اور مجھے جنابت لاحق ہو گئی، تو مجھے پانی نہیں ملا، تو میں مٹی میں لوٹ پوٹ ہو گیا جس طرح کوئی جانور مٹی میں لوٹ پوٹ ہوتا ہے، پھر میں نے اس بات کا تذکرہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے کیا، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تمہارے لئے اتنا کافی تھا کہ تم اپنے دونوں ہاتھ زمین پر مارتے، ان کو صاف کر کے اپنے چہرے اور بازوؤں پر پھیر لیتے۔“

(امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ کہتے ہیں: تو اس روایت میں ان کے یہ الفاظ ”پھر تم انہیں مسح کر لیتے یعنی جھاڑ دیتے“، یعنی ایک ہاتھ کو دوسرے ہاتھ پر مسح کرنے کا مطلب یہ ہے کہ ان پر لگی مٹی کو جھاڑ لیا جائے۔

### بَابُ ذِكْرِ الدَّلِيلِ عَلَى أَنَّ الْجُنُبَ يُجْزِيهِ التَّيْمُمُ

عِنْدَ الْإِعْوَازِ مِنَ الْمَاءِ فِي السَّفَرِ وَالْدَّلِيلُ عَلَى أَنَّ التَّيْمُمَ لَيْسَ كَالْغُسْلِ فِي جَمِيعِ أَحْكَامِهِ، إِذِ الْمُغْتَسِلُ مِنَ الْجَنَابَةِ لَا يَجِبُ عَلَيْهِ غُسْلٌ ثَانٍ إِلَّا بِجَنَابَةٍ حَادِثَةٍ، وَالتَّيْمُمُ فِي الْجَنَابَةِ عِنْدَ الْإِعْوَازِ مِنَ الْمَاءِ يَجِبُ عَلَيْهِ غُسْلٌ عِنْدَ وُجُودِ الْمَاءِ

### باب 211: اس بات کی دلیل کا تذکرہ کہ جنبی شخص کے لئے سفر کے دوران

پانی کی عدم دستیابی کی صورت میں تیمم کرنا جائز ہے

اور اس بات کی دلیل کہ تمام احکام میں تیمم غسل کی مانند نہیں ہے، کیونکہ غسل جنابت کرنے والے شخص پر دوسری مرتبہ غسل کرنا اسی وقت لازم ہوتا ہے جب اسے دوسری مرتبہ جنابت لاحق ہو۔

لیکن پانی کی عدم دستیابی کے وقت جنابت کی حالت میں تیمم کرنے والے شخص پر یہ بات لازم ہے کہ جب پانی مل جائے تو وہ غسل کرے۔

271- سند حدیث: نا بندار، نا یحییٰ بن سعید، و ابن ابی عدی، و محمد بن جعفر، و سهل بن یوسف، و عبد الوہاب بن عبد المجید الثقفی قالوا: حدثنا عوف، عن ابی رجاء الطاردي، نا عمران بن حصین قال:

متن حدیث: کنا فی سفر مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم، وانا سرینا ذات لیلة حتی اذا کان السحر قبل الصبح وقعنا تلك الوقعة، ولا وقعة اخلی عند المسافر منها، لما ايقظنا الا حر الشمس - فذكر بعض الحديث - وقال: ثم نادى بالصلاة، فصلى بالناس، ثم انفل من صلاته، فاذا رجل مغتزل لم يصل مع القوم، فقال له: ما منعك يا فلان ان تصلي مع القوم؟ فقال: يا رسول الله اصابني جنابة ولا ماء، فقال: عليك بالصعيد فانه يكفيك، ثم سار واشتكى اليه الناس فدعا فلانا - قد سماه ابو رجاء ونسبه عوف - ودعا علي بن ابي طالب، فقال لهما: اذهبا فابغيا لنا الماء فانطلقا فتلقيا امرأة بين سطيحتين او مزادتين على بعير - فذكر الحديث - وقال: ثم نودي في الناس ان اسقوا واسقوا، فسقى من شاء واستقى من شاء قال: وكان اخر ذلك ان اعطى الذي اصابته الجنابة انا من ماء، وقال: اذهب فائرغه عليك

توضیح مصنف: قال ابو بكر: ففي هذا الخبر ايضا دلالة على ان المتيمم اذا صلى بالتيمم، ثم وجد الماء فاغتسل ان كان جنباً، او توضأ ان كان محدثاً، لم يجب عليه إعادة ما صلى بالتيمم، إذ النبي صلى الله عليه وسلم لم يأمر المصلي بالتيمم لما أمره بالاغتسال بإعادة ما صلى بالتيمم. وفي الخبر ايضا دلالة على ان المغتسل بالجنابة لا يجب عليه الوضوء قبل إفاضة الماء على الجسد غير أعضاء الوضوء، إذ النبي صلى الله عليه وسلم لما أمر الجنب بإفراغ الماء على نفسه، ولم يأمره بالبذاء بالوضوء وغسل أعضاء الوضوء، ثم إفاضة الماء على مائر البدن، كان في أمره إياه ما بان، وصح أن الجنب إذا أفاض على نفسه كان مؤدياً لما عليه من فرض الغسل، وفي هذا ما دل على أن بداء المغتسل بالوضوء، ثم إفاضة الماء على سائر البدن اختياراً واستحباً لا فرضاً وإيجاباً

❀❀ (امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ کہتے ہیں:)- بندار- یحییٰ بن سعید اور ابن ابی عدی اور محمد بن جعفر اور سهل بن یوسف اور عبد الوہاب بن عبد المجید ثقفی - عوف - ابو رجاء الطاردي (کے حوالے سے روایت نقل کرتے ہیں:) حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

ایک سفر میں ہم نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھے ہم رات بھر سفر کرتے رہے یہاں تک کہ صبح صادق سے کچھ پہلے ہم سو گئے مسافر

حدیث 271: صحیح البخاری کتاب التیمم باب: الصعيد الطیب وضوء المسلم رقم الحدیث: 340 'صحیح مسلم' کتاب المساجد ومواضع الصلاة باب قضاء الصلاة الغائبة رقم الحدیث: 1135 'صحیح ابن حبان' کتاب الطهارة باب التيمم ذكر البيان بان التيمم بالكحل والزنيخ وما اشبههما دون الصعيد الذي رقم الحدیث: 1317 'سنن الدارمی' کتاب الطهارة باب التيمم رقم الحدیث: 776



کے نزدیک نیند سے زیادہ اچھی اور کوئی چیز نہیں ہوتی ہمیں دھوپ کی تپش نے بیدار کیا اس کے بعد راوی نے کچھ حدیث ذکر کی ہے جس میں آگے چل کے یہ الفاظ ہیں: پھر انہوں نے نماز کے لئے اذان دی پھر نبی اکرم ﷺ نے نماز پڑھائی پھر نماز کے بعد آپ ﷺ نے رخ مبارک موڑا تو آپ ﷺ نے ایک شخص کو الگ بیٹھے ہوئے دیکھا جس نے حاضرین کے ساتھ نماز ادا نہیں کی تھی نبی اکرم ﷺ نے دریافت کیا: فلاں! تم نے لوگوں کے ساتھ نماز ادا نہیں کی؟ اس نے عرض کی: یا رسول اللہ (ﷺ) مجھے جنابت لاحق ہو گئی تھی اور پانی نہیں ہے تو نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: تم پر مٹی کو استعمال کرنا لازم ہے تمہارے لئے یہی کافی ہوگی۔

پھر نبی اکرم ﷺ روانہ ہوئے تو لوگوں نے آپ ﷺ کی خدمت میں شکایت کی تو نبی اکرم ﷺ نے فلاں صاحب کو بلوایا۔

ابورجاء نامی راوی نے اس کا نام ذکر کیا تھا لیکن عوف نامی راوی وہ نام بھول گئے ہیں۔ نبی اکرم ﷺ نے حضرت علی بن ابوطالب رضی اللہ عنہ کو بلایا پھر آپ ﷺ نے ان دونوں صاحبان سے فرمایا: تم دونوں جاؤ اور ہمارے لئے پانی تلاش کر کے لاؤ! تو دونوں حضرات روانہ ہو گئے ان دونوں کا سامنا ایک خاتون سے ہوا جو ایک اونٹ پر سوار تھی جس کے دونوں طرف مشکیزے لٹکے رہے تھے (یہاں ایک لفظ کے بارے میں راوی کو شک ہے)

اس کے بعد راوی نے پوری حدیث ذکر کی ہے جس میں یہ الفاظ ہیں: پھر لوگوں کے درمیان یہ اعلان کیا گیا کہ وہ خود بھی پانی لی لیں اور جانوروں وغیرہ کو بھی پلا دیں پھر جس نے چاہا خود کچھ پی لیا اور جس نے چاہا جانوروں کو پلا دیا یہاں تک کہ آخر میں اس شخص کو بھی پانی دیا گیا جسے جنابت لاحق ہوئی تھی نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: تم جاؤ اور اسے اپنے اوپر انڈیل لو۔

امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ کہتے ہیں: اس روایت میں اس بات پر دلالت موجود ہے کہ تیمم کرنے والا وہ شخص جب تیمم کر کے نماز ادا کر لیتا ہے اور پھر وہ پانی کو پاتا ہے اگر وہ جنبی تھا تو غسل کرے گا اگر بے وضو تھا تو وضو کرے گا لیکن اس نے تیمم کے ذریعے جو نماز ادا کی تھی اسے دوبارہ دوہرا نا لازم نہیں ہوگا کیونکہ نبی اکرم ﷺ نے تیمم کر کے نماز ادا کرنے والے شخص کو جب غسل کرنے کا حکم دیا تھا تو آپ ﷺ نے اسے اس نماز کے دوہرانے کا حکم نہیں دیا جو اس نے تیمم کر کے ادا کی تھی۔

اس روایت میں اس بات پر بھی دلالت پائی جاتی ہے کہ غسل جنابت کرنے والے شخص پر پورے جسم پر پانی بہانے سے پہلے غسل کرنا واجب نہیں ہے کیونکہ نبی اکرم ﷺ نے جنبی شخص کو اپنے اوپر پانی بہانے کا حکم دیا تھا آپ ﷺ نے اسے یہ ہدایت نہیں کی تھی کہ وہ وضو سے آغاز کرے اور غسل کے اعضاء کو پہلے دھوئے پھر اپنے باقی جسم پر پانی بہائے تو نبی اکرم ﷺ کے اس فرمان سے یہ بات واضح ہو جاتی ہے اور یہ بات ثابت ہو جاتی ہے کہ جب جنبی شخص اپنے اوپر پانی بہالے گا تو اس کے ذمے جو غسل تھا وہ اسے ادا کر لے گا۔ اس روایت میں اس بات پر بھی دلالت موجود ہے کہ وضو کے ذریعے غسل کا آغاز کرنا اور پھر باقی جسم پر پانی بہانا یہ اختیار اور استحباب کے طور پر ہے اور فرض اور واجب کے طور پر نہیں ہے۔

بَابُ الرُّغْصَةِ فِي التَّيَمُّمِ لِلْمَجْدُورِ وَالْمَجْرُوحِ، وَإِنْ كَانَ الْمَاءُ مُوجُودًا

إِذَا خَافَ أَنْ مَسَّ الْمَاءُ الْبَدَنَ التَّلَفَ أَوْ الْمَرَضَ أَوْ الْوَجَعَ الْمَوْلِمَ

باب 212: چمک زدہ اور زخمی شخص کے لئے تیمم کرنے کی اجازت ہے

اگرچہ پانی موجود ہو جبکہ انہیں یہ اندیشہ ہو کہ اگر انہوں نے جسم پر پانی لگایا تو عضو ضائع ہو جائے گا یا بیماری بڑھ جائے گی اور تکلیف زیادہ ہو جائے گی۔

212 - سند حدیث: نَا يُوسُفُ بْنُ مُوسَى، نَا جَرِيرٌ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ السَّائِبِ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ،

مُسْنَدُ حَدِيثٍ: عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ يَرْفَعُهُ فِي قَوْلِهِ: (وَإِنْ كُنْتُمْ مَرْضَى أَوْ عَلَى سَفَرٍ) (السَّاءُ 43) الْآيَةُ قَالَ: إِذَا كَانَتْ بِالرَّجُلِ الْجِرَاحَةُ فِي سَبِيلِ اللَّهِ أَوْ الْقُرُوحُ أَوْ الْجُدَرِيُّ فَيَجُنُبُ فَيَخَافُ أَنْ يَغْتَسِلَ أَنْ يَمُوتَ فَلْيَتَيَمَّمْ تَوْضِیحُ رَوَايَتٍ: قَالَ أَبُو بَكْرٍ: هَذَا خَبَرٌ لَمْ يَرْفَعَهُ غَيْرُ عَطَاءِ بْنِ السَّائِبِ

❖❖ (امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ کہتے ہیں:)-- یوسف بن موسیٰ -- جریر -- عطاء بن سائب -- سعید بن جبیر کے حوالے سے حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کے حوالے سے مرفوع حدیث نقل کرتے ہیں (ارشاد باری تعالیٰ ہے): "اگر تم بیمار ہو یا سفر پر ہو"۔ نبی اکرم ﷺ فرماتے ہیں: جب کسی شخص کو اللہ کی راہ میں زخم لگ جائے یا اسے پھوڑا نکل آئے یا چمک لاحق ہو جائے اور اسے جنابت لاحق ہو جائے اور اسے یہ اندیشہ ہو کہ غسل کیا تو وہ مر جائے گا اسے تیمم کر لینا چاہئے۔

امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں: عطاء بن سائب کے علاوہ کسی نے یہ روایت مرفوع حدیث کے طور پر ذکر نہیں کی ہے۔

213 - سند حدیث: نَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى، نَا عُمَرُ بْنُ حَفْصٍ بْنِ غِيَاثٍ، نَا أَبِي، أَخْبَرَنِي إِثْبَاهُ الْوَلِيدُ بْنُ عُثَيْدٍ

اللَّهُ بْنُ أَبِي رَهَاحٍ، أَنَّ عَطَاءَ حَدَّثَهُ، عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ،

حدیث 212: المستدرک علی الصحیحین للحاکم کتاب الطہارۃ واما حدیث عائشۃ رقم الحدیث 536 سنن الدارقطنی

کتاب الطہارۃ باب التیمم رقم الحدیث: 587

حدیث 213: سنن ابی داؤد کتاب الطہارۃ باب فی المجرور یتیم رقم الحدیث: 288 سنن ابن ماجہ کتاب الطہارۃ

وسننہا ابواب التیمم باب فی المجرور تصبیہ الجنابة رقم الحدیث: 569 سنن الدارمی کتاب الطہارۃ باب المجرور

تصبیہ الجنابة رقم الحدیث: 785 المستدرک علی الصحیحین للحاکم کتاب الطہارۃ واما حدیث عائشۃ رقم الحدیث

535 صحیح ابن حبان کتاب الطہارۃ باب التیمم ذکر اباحۃ التیمم للعلیل الواجد الماء اذا خاف التلف علی نفسه رقم

الحدیث: 1330 مصنف عبد الرزاق الصنعانی باب اذا لم يجد الماء رقم الحدیث: 833 سنن الدارقطنی کتاب الطہارۃ

باب جواز التیمم لصاحب الحراحم مع استعمال الماء وتصبیہ الجرح رقم الحدیث: 624 مسند احمد بن حنبل - مسند

عبد اللہ بن عباس بن عبد البطلیب رقم الحدیث: 2958 مسند ابی یعلی الموصلی اول مسند ابن عباس رقم الحدیث:

2363 المعجم الکبیر للطبرانی من اسمہ عبد اللہ واما اسند عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما عطاء رقم الحدیث

متن حدیث: اَنَّ رَجُلًا أَجْتَبَ فِي شَيْءٍ فَسَالَ فَأَمَرَ بِالْغُسْلِ، فَاغْتَسَلَ فَمَاتَ، فَذَكَرَ ذَلِكَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: مَا لَهُمْ؟ قَتَلُوهُ قَتَلَهُمُ اللَّهُ - ثَلَاثًا - قَدْ جَعَلَ اللَّهُ الصَّعِيدَ أَوْ التِّيمَمَ طَهُورًا شَكَ فِي ابْنِ عَبَّاسٍ، ثُمَّ اثْبَتَهُ بَعْدَ

❦❦ (امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ کہتے ہیں:)-- محمد بن یحییٰ-- عمر بن حفص بن غریث - اپنے والد-- ولید بن عبید اللہ بن ابورباح بیان کرتے ہیں عطاء نے انہیں حدیث بیان کی حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: ایک شخص کو سردی کے موسم میں جنابت لاحق ہوگئی اس نے مسئلہ دریافت کیا: اسے غسل کرنے کا حکم دیا گیا اس نے غسل کیا تو اس کا انتقال ہو گیا اس بات کا تذکرہ نبی کریم ﷺ سے کیا گیا تو آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: لوگوں کو کیا ہوا ہے انہوں نے اسے مار دیا ہے اللہ تعالیٰ ان لوگوں کو برباد کرے یہ بات آپ ﷺ نے تین بار ارشاد فرمائی: اللہ تعالیٰ نے مٹی کو (راوی کو شک ہے) تیمم کو طہارت کے حصول کا ذریعہ بنایا ہے۔

راوی نے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کے بارے میں پہلے شک کا اظہار کیا پھر اس کے بعد انہوں نے اسے ثابت قرار دیا۔

بَابُ اسْتِحْبَابِ التِّيمَمِ فِي الْحَضَرِ لِرَدِّ السَّلَامِ، وَإِنْ كَانَ الْمَاءُ مَوْجُودًا

باب 213: سلام کا جواب دینے کے لئے حضر کے دوران تیمم کرنا مستحب ہے اگرچہ پانی موجود ہو

214 - سند حدیث: نَا الرَّبِيعُ بْنُ سُلَيْمَانَ الْمُرَادِيُّ، أَخْبَرَنَا شُعَيْبُ بْنُ يَحْيَى ابْنُ اللَّيْثِ، عَنِ اللَّيْثِ، عَنْ جَعْفَرِ بْنِ رَبِيعَةَ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ هُرْمَزٍ، عَنْ عُمَيْرِ مَوْلَى ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّهُ سَمِعَهُ يَقُولُ:

متن حدیث: أَقْبَلْتُ أَنَا وَعَبْدُ اللَّهِ بْنُ يَسَارٍ مَوْلَى مَيْمُونَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتَّى دَخَلْنَا عَلَى أَبِي الْجُهَيْمِ بْنِ الْحَارِثِ بْنِ الصِّمَّةِ الْأَنْصَارِيِّ، فَقَالَ أَبُو جُهَيْمٍ: أَقْبَلْ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ نَحْوِ بَشِيرٍ جَمَلٍ، فَلَقِيَهُ رَجُلٌ فَسَلَّمَ عَلَيْهِ، فَلَمْ يَرُدَّ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتَّى أَقْبَلَ عَلَى الْجِدَارِ، فَمَسَحَ بِوَجْهِهِ وَيَدَيْهِ لَرَدِّ عَلَيْهِ

❦❦ (امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ کہتے ہیں:)-- ربیع بن سلیمان مرادی-- شعیب بن لیث -- لیث -- جعفر بن ربیعہ--

حدیث 214: صحیح البخاری کتاب التیمم باب التیمم فی الحضر رقم الحدیث 334 صحیح مسلم کتاب الحيض باب التيمم رقم الحدیث: 580 صحیح ابن حبان کتاب الرقائق باب الاذکار ذکر خبر قد یوهم غالباً من الناس ان ذکر العبد ربه رقم الحدیث 805 سنن ابی داؤد کتاب الطهارة باب التيمم فی الحضر رقم الحدیث: 281 السنن الصغریٰ سؤر الهرة صفة الوضوء باب التيمم فی الحضر رقم الحدیث: 310 السنن الکبریٰ للنسائی بدء التيمم التيمم فی الحضر رقم الحدیث 298 شرح معانی الآثار للطحاوی باب ذکر الجنب الحائض والذي ليس على وضوء، وقراءتهم القرآن رقم الحدیث 335 سنن الدارقطنی کتاب الطهارة باب التيمم رقم الحدیث: 581 مسند احمد بن حنبل مسند الشاميين حدیث ابی جهم بن الحارث بن الصمة رقم الحدیث: 1727 مسند الشافعی باب ما خرج من کتاب الوضوء رقم الحدیث 28

عبدالرحمن بن ہرمز۔۔ عمیر موٹی حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں:

میں اور سیدہ میمونہ رضی اللہ عنہما کے غلام عبداللہ بن یسار آئے ہم لوگ حضرت ابو جہیم انصاری رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوئے حضرت ابو جہیم رضی اللہ عنہ نے بتایا: نبی اکرم ﷺ بر جمل کی طرف سے تشریف لارہے تھے ایک شخص آپ ﷺ کے سامنے آیا اس نے آپ ﷺ کو سلام کیا، تو نبی اکرم ﷺ نے سلام کا جواب نہیں دیا، آپ ﷺ دیوار کے پاس تشریف لے گئے آپ ﷺ نے اپنے چہرے اور دونوں بازوؤں پر مسح کیا (یعنی تیمم کیا) پھر اسے سلام کا جواب دیا۔



## جَمَاعُ أَبْوَابِ تَطْهِيرِ الثِّيَابِ بِالْغَسْلِ مِنَ الْأَنْجَاسِ

ابواب کا مجموعہ: نجاست کو دھو کر کپڑوں کو پاک کرنا

بَابُ حَتَّى دَمِ الْخَيْضَةِ مِنَ الثَّوْبِ، وَقَرْصِهِ بِالْمَاءِ وَرَشِّ الثَّوْبِ بَعْدَهُ

باب 214: کپڑے سے حیض کے خون کو کھرچ دینا اور پانی کے ذریعے اسے رگڑ کر صاف کرنا

اور اس کے بعد اس پر پانی چھڑکنا

275 - سند حدیث: نَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ، أَخْبَرَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ، ح وَحَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَاشِرٍ، أَخْبَرَنَا ابْنُ

عَبَّاسٍ، ح وَحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ عَمْرِو بْنِ حَسَنٍ، حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ، ح وَحَدَّثَنَا سَلَمُ بْنُ جُنَادَةَ، حَدَّثَنَا وَكِيعٌ، ح

وَحَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلَى، أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ، أَنَّ مَالِكًا حَدَّثَهُمْ كُلُّهُمْ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، ح وَحَدَّثَنَا

مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ بْنِ كُرَيْبٍ، نَا أَبُو أُسَامَةَ، نَا هِشَامٌ، ح وَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ الْمُخَرَّمِيُّ، نَا أَبُو مُعَاوِيَةَ، نَا

هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ، عَنْ فَاطِمَةَ بِنْتِ الْمُنْذِرِ، عَنْ أَسْمَاءَ بِنْتِ أَبِي بَكْرٍ،

[275] (سے پہلے) غلط نجاست طہارت کے متضاد کے طور پر استعمال ہوتا ہے اور اس کا لغوی معنی گندگی ہے۔

جو چیز ذاتی طور پر ناپاک ہو اس کو نجس یعنی جیم پر زبر کے ساتھ پڑھتے ہیں اور جو چیز خود پاک ہو اور نجاست اس کے ساتھ لگ جائے تو اسے نجس

کہتے ہیں جیسے حیض کا خون نجس ہے جس میں جیم پر زبر پڑھی جائے گی۔

فقہاء نے نجاستوں کو دو قسم میں تقسیم کیا ہے ایک وہ نجاست ہے جس کا حکم سخت ہوتا ہے۔ اسے نجاست غلیظہ کہا جاتا ہے۔

اور دوسری وہ نجاست ہے جس کا حکم سخت نہیں ہوتا۔ اسی لئے اسے نجاست خفیفہ کہا جاتا ہے۔

فقہاء کے نزدیک نجاست غلیظہ میں شراب، بہتا ہوا خون، مردار کا گوشت اس کا چمڑا، جن جانوروں کو گوشت نہیں کھایا جاتا ان کا پیشاب ان کا

پاخانہ وغیرہ شامل ہیں۔

جب کہ خفیفہ نجاست میں گھوڑے کا پیشاب اور وہ جانور جن کا گوشت کھایا جاتا ہے ان کا پیشاب شامل ہے۔

اسی طرح پرندوں کی بیٹ بھی نجاست خفیفہ شمار ہوتا ہے۔

نجاست کے بارے میں عمومی حکم یہ ہے نجاست غلیظہ اگر ایک درہم سے زیادہ مقدار میں کپڑے یا جسم پر لگ جائے تو جسم یا کپڑے کو دھونا فرض

ہے۔ اور اگر کوئی شخص سے دھوئے بغیر نماز ادا کر لیتا ہے تو اس کی نماز نہیں ہوگی۔

(باقی حاشیہ اگلے صفحہ پر)

تاہم اگر نجاست غلیظہ ایک درہم کے برابر ہو تو پھر اسے دھونا واجب ہے۔



متن حدیث: أَنَّ امْرَأَةً سَأَلَتِ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ دَمِ الْخَيْضِ يُصِيبُ الثَّوْبَ، فَقَالَ: خُتِبَهُ، ثُمَّ الْفَرْصِيهِ بِالْمَاءِ، ثُمَّ انْضَحِيهِ

توضیح روایت: هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ، وَلَيْسَ خَبَرُ ابْنِ عُيَيْنَةَ: ثُمَّ رُقِيَ وَصَلَّى فِيهِ، وَلَيْسَ خَيْرٌ يَخْتِصِي ثُمَّ تَنْضَحِيهِ وَتُغْسَلِي فِيهِ. وَلَمْ يَذْكُرِ الْأَنْسَرُونَ النَّضْحَ وَلَا الرَّشَّ، إِنَّمَا ذَكَرُوا الْخُتْبَ، وَالْقَرَضَ بِالْمَاءِ، ثُمَّ الصَّلَاةَ فِيهِ غَيْرَ أَنَّ لِي حَدِيثٌ وَكِيعٌ: وَخُتِبَهُ، ثُمَّ الْفَرْصِيهِ بِالْمَاءِ لَمْ يَرِدْ عَلَى هَذَا

\*\*\* (امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ کہتے ہیں:۔۔۔ احمد بن عبدہ۔۔۔ حماد بن زید (یہاں تھوٹیل سند ہے) علی بن خشرم۔۔۔ ابن عیینہ (یہاں تھوٹیل سند ہے) یحییٰ بن حکیم۔۔۔ یحییٰ بن سعید (یہاں تھوٹیل سند ہے) سلم بن جنادہ۔۔۔ وکیع (یہاں تھوٹیل سند ہے) یونس بن عبد الاعلی۔۔۔ ابن وہب۔۔۔ امام مالک۔۔۔ ہشام بن عروہ (کے حوالے سے روایت نقل کرتے ہیں: (یہاں تھوٹیل سند ہے) محمد بن علاء بن کریب۔۔۔ ابواسامہ۔۔۔ ہشام (یہاں تھوٹیل سند ہے) محمد بن عبد اللہ مخزومی۔۔۔ ابو معاویہ۔۔۔ ہشام بن عروہ۔۔۔ فاطمہ بنت منذر (کے حوالے سے روایت نقل کرتے ہیں: (سیدہ اسماء بنت ابوبکر رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں:

ایک عورت نے نبی اکرم ﷺ سے حیض کے خون کے بارے میں دریافت کیا جو کپڑے پر لگ جاتا ہے تو آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: تم اسے رگڑ کر پانی چھڑک کر (صاف کرو) پھر اسے پانی سے دھوؤ۔

روایت کے یہ الفاظ حماد کے نقل کردہ ہیں۔

ابن عیینہ کے روایت کردہ الفاظ ہیں ”پھر تم اس پر پانی چھڑکو اور نماز ادا کر لو“۔

یحییٰ کے روایت کردہ یہ الفاظ ہیں: ”پھر تم اس پر پانی چھڑک کر نماز ادا کر لو“۔

دیگر راویوں نے پانی چھڑکنے کا پانی کے چھینٹے مارنے کا تذکرہ نہیں کیا ہے انہوں نے صرف رگڑنے کا کھرچنے کا اور نماز ادا کرنے کا ذکر کیا ہے تاہم وکیع نامی راوی نے یہ الفاظ نقل کئے ہیں: ”تم اسے رگڑ کر اسے پانی کے ذریعے کھرچ دو“ انہوں نے اس

(بقیہ حاشیہ) اگر کوئی شخص اسے دھوئے بغیر نماز ادا کرے تو اس کی نماز مکروہ تحریمی ہوگی اور ایسی نماز کو دوبارہ پڑھنا واجب ہوگا اور اگر نجاست غلیظہ ایک درہم سے کم ہو تو اسے پاک کرنا سنت ہے۔

اگر کوئی اسے صاف کئے بغیر نماز پڑھ لیتا ہے تو وہ سنت کی خلاف ورزی کا مرتکب ہوگا اس کی نماز ہو جائے گی تاہم اسے دوبارہ دہرانا بہتر ہوگا۔ نجاست خفیفہ کے حکم میں فقہاء نے یہ بات بیان کی ہے وہ کپڑے یا جسم کے جس حصے میں لگ جائے اگر وہ عضو یا کپڑے کے اس مخصوص حصے کے چوتھائی حصے سے کم ہے تو وہ موقوف ہے اور اگر اس کے ہمراہ نماز ادا کر لی تو نماز ہو جائے گی اگر وہ اس عضو یا کپڑے کے چوتھائی حصے کے برابر ہو تو پھر دھوئے بغیر نماز نہیں ہوگی۔

نجاست خفیفہ اور غلیظہ کا یہ حکم کپڑے کے بارے میں ہے۔

گر نجاست کسی مائع چیز میں جیسے پانی یا سر کے میں گر جاتے ہیں تو نجاست غلیظہ ہو یا نجاست خفیفہ ہو وہ مائع چیز ناپاک ہو جائے گی خواہ اس نجاست کا ایک قطرہ اس میں گرے تاہم اس کے لئے یہ بات شرط ہے وہ نجاست ایسی مائع چیز میں گری ہو کہ وہ چیز فقہی اعتبار سے کثیر چیز کی حدود میں نہ آتی ہو یعنی 10x10 نہ ہو۔

سے زیادہ الفاظ نقل نہیں کئے ہیں۔

**بَابُ ذِكْرِ الدَّلِيلِ عَلَى أَنَّ النَّضْحَ الْمَأْمُورَ بِهِ هُوَ نَضْحُ مَا لَمْ يُصَبِّ الدَّمُ مِنَ الثَّوْبِ**

**باب 215:** اس بات کی دلیل کا تذکرہ کہ پانی کو چھڑکنے کا یہ حکم اس کپڑے کے لئے ہے (یعنی کپڑے کے اس حصے کے لئے ہے) جہاں خون نہ لگا ہوا ہو۔

**276 - سند حدیث:** نَا يَحْيَى بْنُ حَكِيمٍ، نَا عُمَرُ بْنُ عَلِيٍّ، نَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْحَاقَ قَالَ: سَمِعْتُ فَاطِمَةَ بِنْتَ الْمُزَنَّلِ تَحْدِثُ، عَنْ جَدِّهَا أَسْمَاءَ بِنْتِ أَبِي بَكْرٍ،

مَنْ حَدَّثَتْ: أَنَّهَا سَمِعَتْ امْرَأَةً تَسْأَلُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ: إِحْدَانَا إِذَا طَهَّرَتْ كَيْفَ تَصْنَعُ بِشَايِهَا الَّتِي كَانَتْ تَلْبَسُ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِنْ رَأَتْ فِيهِ شَيْئًا فَلْتَحُكْهُ، ثُمَّ لَتَقْرُطْهُ بِشَيْءٍ مِنْ مَاءٍ، وَتَنْضَحْ فِي سَائِرِ الثَّوْبِ مَاءً وَتُصَلِّيَ فِيهِ

تَوْصِيحُ رَوَايَتِ: نَا يَحْيَى بْنُ حَكِيمٍ، نَا ابْنُ أَبِي عَدِيٍّ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَاقَ بِهَذَا مِثْلَهُ وَقَالَ: إِنْ رَأَيْتَ فِيهِ دَمًا فَحُكِّهِ، ثُمَّ اقْرُطِيهِ بِالمَاءِ، ثُمَّ انْضَحِي سَائِرَهُ، ثُمَّ صَلِّي فِيهِ

❖ ❖ (امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ کہتے ہیں:)-- یحییٰ بن حکیم-- عمر بن علی-- محمد بن اسحاق-- فاطمہ بنت منذر (کے حوالے سے روایت نقل کرتے ہیں:) ان کی داری سیدہ اسماء بنت ابوبکر رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں:

انہوں نے ایک خاتون کو نبی اکرم ﷺ سے سوال کرتے ہوئے سنا اس نے عرض کی: ہم (خواتین) میں سے جب کوئی بھی عورت پاک ہوتی ہے تو وہ اپنے ان کپڑوں کے ساتھ کیا طریقہ کار اختیار کرے؟ جو اس نے (حیض کے) دوران پہنے ہوئے تھے تو نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: اگر عورت کو اس میں کوئی چیز نظر آتی ہے تو پھر رگڑے کچھ پانی کے ذریعے اسے کھرچ دے اور پھر سارے کپڑے پر پانی چھڑک کر اس میں نماز ادا کرے۔

ایک اور سند کے ساتھ یہ الفاظ ہیں: "اگر تم اس میں خون دیکھتی ہو تو اسے رگڑو اور پانی کے ذریعے اسے صاف کر دو پھر سارے کپڑے کو پانی کے ذریعے دھو کر اس میں نماز ادا کر لو۔"

**بَابُ اسْتِحْبَابِ غَسْلِ دَمِ الْحَيْضِ مِنَ الثَّوْبِ بِالمَاءِ وَالسِّدْرِ**

وَحِكْمِهِ بِالْأَضْلَاحِ إِذْ هُوَ آخِرُی أَنْ يُلْغَبَ أَثَرُهُ مِنَ الثَّوْبِ إِذَا حُكَّ بِالصَّلْعِ، وَغُسِلَ بِالسِّدْرِ مَعَ المَاءِ، مِنْ أَنْ يُغَسَلَ بِالمَاءِ بَحْتًا

**باب 216:** کپڑے سے حیض کے خون کو پانی اور بیری کے پتوں کے ذریعے دھونا مستحب ہے

اور اسے ہڈی کے ذریعے صاف کرنا کیونکہ اس طرح کپڑے سے اس کا نشان زیادہ بہتر طور پر ختم ہو جاتا ہے جب اسے ہڈی کے ذریعے کھرچا جائے اور پھر اسے پانی کے ہمراہ بیری کے پتوں سے دھولیا جائے۔ ایسا کرنا اس سے زیادہ

بہتر ہے کہ آدمی صرف پانی کے ذریعے اسے دھوئے۔

277- سند حدیث: نَا بُنْدَارٌ، نَا يَحْيَى، نَا سُفْيَانُ، عَنْ قَابِتٍ وَهُوَ الْحَلَدُ، عَنْ عِدِيٍّ بْنِ دِينَارٍ مَوْلَى أُمِّ قَيْسٍ

بِنْتِ مَخْصَنٍ عَنْ أُمِّ قَيْسٍ بِنْتِ مَخْصَنٍ قَالَتْ:

مَتْنِ حَدِيثٍ: سَأَلْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ دَمِ الْحَيْضِ يُصِيبُ الثَّوْبَ، فَقَالَ: اغْسِلِيهِ

بِالْمَاءِ وَالتَّيْدِ، وَحُكِّهِ بِضِلْعٍ

\*\*\* (امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ کہتے ہیں:)-- بندار-- یحییٰ-- سفیان-- ثابت-- حداد-- عدی بن دینار کے حوالے

سے روایت نقل کرتے ہیں سیدہ ام قیس بنت مخسن رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں:

میں نے نبی اکرم ﷺ سے حیض کے خون کے بارے میں دریافت کیا: جو کپڑے پر لگ جاتا ہے تو آپ ﷺ نے فرمایا:

”تم پانی اور پیری کے پتوں کے ذریعے اسے دھو لو اور ہڈی کے ذریعے اسے کھرچ دو۔“

بَابُ ذِكْرِ الدَّلِيلِ عَلَى أَنَّ الْإِقْتِصَارَ مِنْ غَسْلِ الثَّوْبِ الْمَلْبُوسِ

لِى الْمَحِضِ عَلَى غَسْلِ آثَرِ الدَّمِ مِنْهُ جَائِزٌ وَإِنْ لَمْ يَحْكْ مَوْضِعَ الدَّمِ بِضِلْعٍ، وَلَا قُرْصَ مَوْضِعِهِ

بِالْأَظْفَارِ، وَإِنْ لَمْ يُغْسَلْ بِسِدْرٍ أَيْضًا، وَلَا رُشَّ مَا لَمْ يُصِبِ الدَّمُ مِنَ الثَّوْبِ، وَأَنَّ جَمِيعَ مَا أَمَرَ بِهِ

مِنْ قُرْصٍ بِالْأَظْفَارِ، وَحَكِّ بِالْأَضْلَاحِ، وَغَسْلٍ بِالسِّدْرِ، أَمْرٌ اخْتِيَارٌ وَاسْتِحْبَابٌ، وَأَنَّ غَسْلَ الدَّمِ

مِنَ الثَّوْبِ مُطَهِّرٌ لِلثَّوْبِ وَتَجْزِءُ الصَّلَاةُ فِيهِ

باب 277: اس بات کی دلیل کا تذکرہ کہ حیض کے دوران جو کپڑا پہنا ہوا تھا

اس سے صرف خون کے نشان کو دھو لینے پر اکتفاء کرنا بھی جائز ہے۔ اگرچہ خون جس جگہ لگا ہوا ہے ہڈی کے ذریعے نہ

کھرچے یا اس جگہ کو ناخنوں کے ذریعے نہ کھرچے۔

اور نہ ہی اسے پیری کے پتوں کے ذریعے دھوئے۔

اور جس جگہ پر خون نہیں لگا تھا وہاں پانی نہ چھڑکے تو یہ تمام احکام جن کا حکم دیا گیا ہے یعنی ناخن کے ذریعے کھرچنا یا

ہڈی کے ذریعے رگڑنا یا پیری کے پتوں کے ذریعے دھونا۔

یہ تمام حکم اختیار اور استحباب کے حوالے سے ہیں کپڑے سے خون کو دھو دینا کپڑے کو پاک کر دیتا ہے اور اس میں

نماز ادا کرنا جائز ہوتا ہے۔

278- سند حدیث: نَا أَحْمَدُ بْنُ أَبِي سُرَيْجٍ الرَّازِيُّ، أَخْبَرَنَا أَبُو أَحْمَدَ، نَا الْمِنْهَالُ بْنُ خَلِيفَةَ، عَنْ خَالِدِ بْنِ

سَلَمَةَ، عَنْ مُجَاهِدٍ،

مَتْنِ حَدِيثٍ: عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ أَنَّهَا قَالَتْ: - أَوْ قِيلَ لَهَا - كَيْفَ كُنْتُمْ تَصْنَعْنَ يَثْيَابَكُمْ إِذَا طَمِثْنَ عَلَى عَهْدِ

رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ: إِنْ كُنَّا لَنَطْمِئُ فِي ثِيَابِنَا، وَفِي ذُرُوعِنَا فَمَا نَغْسِلُ مِنْهَا إِلَّا آثَرَ مَا

أَصَابَهُ الدَّمُ، وَإِنَّ الْخَادِمَ مِنْ خَدَمِكُمْ الْيَوْمَ لَيَتَفَرَّغَ يَوْمَ طَهْرَهَا لِيُغْسَلَ ثِيَابَهَا

❦ (امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ کہتے ہیں:۔۔۔ احمد بن ابوسریج رازی۔۔۔ ابواحمد۔۔۔ منہال بن خلیفہ۔۔۔ خالد بن سلمہ۔۔۔ مجاہد

(کے حوالے سے روایت نقل کرتے ہیں:۔) سیدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں یا شاید ان سے دریافت کیا گیا:

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ اقدس میں جب آپ (خواتین) کو حیض آیا کرتا تھا تو آپ خواتین کیا کیا کرتی تھیں تو انہوں نے بتایا: ہمیں کپڑے اور جن قمیضوں میں حیض آتا تھا ہم ان میں سے اس جگہ کو دھوتے تھے جہاں خون کا نشان ہوتا ہے جبکہ آج (یہ صورت حال ہو چکی ہے) کسی خاتون کے پاک ہونے کے دن خادم اس کے کپڑے دھو کر فارغ ہوتا ہے یعنی پورا کپڑا دھوتا ہے۔

بَابُ الرُّخَصَةِ فِي غَسْلِ الثَّوْبِ مِنْ عَرَقِ الْجُنُبِ

وَالدَّلِيلُ عَلَى أَنَّ عَرَقَ الْجُنُبِ طَاهِرٌ غَيْرُ نَجِسٍ

باب 218: جنبی کے پسینے والے کپڑے کو دھونے کی اجازت ہے

اور اس بات کی دلیل کہ جنبی کا پسینہ پاک ہوتا ہے نجس نہیں ہوتا

279 - سند حدیث: نَا سَعِيدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْمَخْزُومِيُّ، عَنْ سُفْيَانَ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ، عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ

مُحَمَّدٍ

متن حدیث: قَالَ: سَأَلْتُ عَائِشَةَ عَنِ الرَّجُلِ يَأْتِي أَهْلَهُ ثُمَّ يَلْبَسُ الثَّوْبَ لَيَعْرِقُ فِيهِ نَجَسًا ذَلِكْ؟ فَقَالَتْ:

قَدْ كَانَتْ الْمَرْأَةُ تُعَدُّ بِحِرْقَةٍ أَوْ خِرْقَةٍ، فَإِذَا كَانَ ذَلِكَ مَسَحَ بِهَا الرَّجُلُ الْأَذَى عَنْهُ، وَلَمْ يَرَ أَنَّ ذَلِكَ يَنْجِسُهُ ❦ (امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ کہتے ہیں:۔۔۔ سعید بن عبد الرحمن مخزومی۔۔۔ سفیان۔۔۔ یحییٰ بن سعید۔۔۔ قاسم بن محمد بیان کرتے ہیں:

میں نے سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے ایسے شخص کے بارے میں دریافت کیا: جو اپنی بیوی کے ساتھ محبت کرتا ہے اس نے جو لباس پہنا ہوا ہوتا ہے اس میں اسے پسینہ بھی آجاتا ہے تو کیا وہ کپڑا ناپاک ہوگا۔ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: پہلے ایک عورت کپڑے کا ایک ٹکڑا بناتی تھی جب اس طرح کی صورت حال پیش آتی تھی تو مرد عورت اس کپڑے کے ذریعے اپنے پسینے کو صاف کر لیتے تھے وہ یہ نہیں سمجھتے تھے کہ اس نے اسے ناپاک کر دیا ہے۔

280 - سند حدیث: نَا مُحَمَّدُ بْنُ مَيْمُونٍ الْمَكِّيُّ، نَا الْوَلِيدُ يَعْنِي ابْنَ مُسْلِمٍ، حَدَّثَنِي الْأَوْزَاعِيُّ، حَدَّثَنِي

عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ الْقَاسِمِ، عَنْ أَبِيهِ الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ عَائِشَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
متن حدیث: قَالَتْ: تَتَّخِذُ الْمَرْأَةُ الْخِرْقَةَ، فَإِذَا فَرَّغَ زَوْجُهَا نَوَلَتْهُ فَيَمْسَحُ عَنْهُ الْأَذَى، وَمَسَحَتْ عَنْهَا ثُمَّ صَلَّيَا فِي ثَوْبَيْهِمَا ❦ (امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ کہتے ہیں:۔۔۔ محمد بن میمون مکی۔۔۔ ولید ابن مسلم۔۔۔ اوزاعی۔۔۔ عبد الرحمن بن قاسم۔۔۔ اپنے

والد کے حوالے سے قاسم بن محمد کے حوالے سے نقل کرتے ہیں، سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں:

ایک عورت ایک کپڑا بناتی (یعنی تیار رکھتی تھی) جب اس کا شوہر فارغ ہوتا تھا وہ کپڑا اس کی طرف بڑھا دیتی تھی وہ شخص اس کپڑے کے ذریعے اپنے جسم پر لگی نجاست اور اس عورت کی نجاست کو صاف کر دیتا تھا پھر وہ دونوں اپنے کپڑوں میں نماز ادا کر لیتے تھے۔

### بَابُ ذِكْرِ الدَّلِيلِ عَلَى أَنَّ عَرَقَ الْإِنْسَانِ طَاهِرٌ غَيْرُ نَجِسٍ

باب 219: اس بات کی دلیل کا تذکرہ کہ انسان کا پسینہ پاک ہوتا ہے نجس نہیں ہوتا

281 - سند حدیث: نَا يُونُسُ بْنُ مُعَاذٍ، نَا عَبْدُ الْوَهَّابِ يَعْنِي الثَّقَفِيَّ، نَا أَيُّوبُ، عَنْ أَنَسِ بْنِ سِيرِينَ، عَنْ

أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ

متن حدیث: قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدْخُلُ عَلَى أُمِّ فَلَانٍ لَتَبْسُطَ لَهُ نِطْعًا، فَيَقْبِلُ عَلَيْهِ، فَتَأْخُذُ مِنْ عَرَقِهِ فَتَجْعَلُهُ فِي طَبِهَا

نَا مُحَمَّدُ بْنُ الْوَلِيدِ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ بِمِثْلِهِ، وَقَالَ: يَدْخُلُ عَلَى أُمِّ سُلَيْمٍ

❦ (امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ کہتے ہیں: -- یونس بن معاذ -- عبد الوہاب ثقفی -- ایوب -- انس بن سیرین) کے

حوالے سے روایت نقل کرتے ہیں: حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

نبی اکرم ﷺ اُمّ فلاں رضی اللہ عنہا کے ہاں تشریف لے جاتے تھے وہ خاتون آپ ﷺ کے لئے ایک بچھونا بچھا دیتی تھی آپ ﷺ اس پر دوپہر کے وقت آرام کرتے تھے۔ نبی اکرم ﷺ کا پسینہ نکلتا تھا وہ خاتون آپ ﷺ کے پسینے کو اکٹھا کر کے اپنی خوشبو میں ملا دیتی تھی۔

ایک اور سند کے ساتھ یہ الفاظ منقول ہیں۔ نبی اکرم ﷺ اُمّ سلیم رضی اللہ عنہا کے ہاں تشریف لے جاتے تھے۔

### بَابُ غَسْلِ بَوْلِ الصَّبِيِّ مِنَ الثَّوْبِ

باب 220: کپڑے پر لگے ہوئے بچے کے پیشاب کو دھونا

282 - سند حدیث: نَا نَصْرُ بْنُ مَرْزُوقٍ، نَا أَسَدٌ يَعْنِي ابْنَ مُوسَى، ح وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرٍو بْنُ تَمَّامٍ

الْمِصْرِيُّ، نَا عَلِيُّ بْنُ مَعْبُدٍ قَالَا: حَدَّثَنَا أَبُو الْأَخْوَصِ، عَنْ سِمَاكِ، عَنْ قَابُوسَ بْنِ الْمُخَارِقِ، عَنْ لُبَابَةَ بِنْتِ

حدیث 281 صحیح البخاری کتاب الاستئذان باب من زار قوما فقال عندهم رقم الحدیث: 5934 صحیح ابن حبان

کتاب السیر باب فی الخلقة والامارة ذکر الاباحة للائمة ان یقبلوا عند بعض نساء رعیتهم اذا کن رقم الحدیث:

4598 السنن الصغری کتاب الزینة ما جاء فی الانطاع رقم الحدیث: 5300 السنن الکبریٰ للنسائی کتاب الزینة

الانطاع رقم الحدیث 2473 مشکل الآثار للطحاوی باب بیان مشکل ما روی عن رسول الله صلی الله علیه رقم

الحدیث: 2118



الْحَارِثُ قَالَتْ:

متن حدیث: سَأَلَ الْحُسَيْنُ فِي حَبِيرِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقُلْتُ: هَاتِ ثَوْبَكَ هَاتِ اغْسِلْهُ،  
لَقَالَ: إِنَّمَا يُغْسَلُ بَوْلُ الْأُمِّيِّ، وَيُنْضَحُ بَوْلُ الذَّكَرِ

❦ (امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ کہتے ہیں:۔۔ نصر بن مرزوق۔۔ اسد بن موسیٰ (کے حوالے سے روایت نقل کرتے ہیں:)

(یہاں تحویل سند ہے) محمد بن عمرو بن تمام مصری۔۔ علی بن معبد۔۔ ابوالاحوص۔۔ ہاک۔۔ قابوس بن مخارق (کے حوالے سے روایت نقل کرتے ہیں: سیدہ لبابہ بنت حارث رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں:

حضرت امام حسین رضی اللہ عنہ نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی گود میں پیشاب کر دیا میں نے عرض کی: آپ صلی اللہ علیہ وسلم اپنا کپڑا مجھے دیجئے تاکہ میں اسے دھو دوں تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: بچی کے پیشاب کو دھویا جائے گا اور بچے کے پیشاب پر پانی چھڑک دیا جائے گا۔

283 - سند حدیث: نَا الْعَبَّاسُ بْنُ عَبْدِ الْعَظِيمِ الْعَنْبَرِيُّ، نَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مَهْدِيٍّ، نَا يَحْيَى بْنُ الْوَلِيدِ، حَدَّثَنِي مُجَلُّ بْنُ خَلِيفَةَ الطَّائِي قَالَ: حَدَّثَنِي أَبُو السَّمْحِ قَالَ:

متن حدیث: كُنْتُ خَادِمَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَجِئْتُ بِالْحَسَنِ، أَوِ الْحُسَيْنِ لَبَّالٍ عَلَى صَدْرِهِ،  
فَارَادُوا أَنْ يَغْسِلُوهُ، فَقَالَ: رُشُوهُ رَشًا، فَإِنَّهُ يُغْسَلُ بَوْلُ الْجَارِيَةِ، وَيُرَشُّ بَوْلُ الْغُلَامِ

❦ (امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ کہتے ہیں:۔۔ عباس بن عبد العظیم عنبری۔۔ عبد الرحمن بن مہدی۔۔ یحییٰ بن ولید۔۔ محل بن

خلیفہ طائی (کے حوالے سے روایت نقل کرتے ہیں: حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا خادم تھا۔ حضرت امام حسن رضی اللہ عنہ یا حضرت امام حسین رضی اللہ عنہ کو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں لایا گیا تو انہوں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے سینے پر پیشاب کر دیا لوگوں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے کپڑے کو دھونے کا ارادہ کیا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اس پر کچھ پانی چھڑک دو کیونکہ لڑکی کے پیشاب کو دھویا جائے گا لڑکے کے پیشاب پر پانی چھڑک دیا جائے گا۔

حدیث 282 سنن ابی داؤد کتاب الطہارۃ باب بول الصبی یصیب الثوب رقم الحدیث: 323 سنن ابن ماجہ کتاب الطہارۃ وسننہا باب ما جاء فی بول الصبی الذی لم یطعم رقم الحدیث: 519 المستدرک علی الصحیحین للحاکم کتاب الطہارۃ واما حدیث عائشۃ رقم الحدیث: 538 مصنف ابن ابی شیبۃ کتاب الطہارات فی بول الصبی الصغیر یصیب الثوب رقم الحدیث: 1275 شرح معانی الآثار للطحاوی باب حکم بول الغلام والجاریۃ قبل ان یاکلا اطعام رقم الحدیث: 355 مسند اسحاق بن راہویہ ما یروی عن لبابۃ بنت الحارث عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رقم الحدیث:

2038

حدیث 283 سنن ابن ماجہ کتاب الطہارۃ وسننہا باب ما جاء فی بول الصبی الذی لم یطعم رقم الحدیث: 523

المستدرک علی الصحیحین للحاکم کتاب الطہارۃ واما حدیث عائشۃ رقم الحدیث: 539

بَابُ غَسْلِ بَوْلِ الصَّبِيِّ، وَإِنْ كَانَتْ مُرْضَعَةً وَالْفَرْقُ بَيْنَ بَوْلِهَا، وَبَيْنَ بَوْلِ الْمُرْضِعِ  
باب 221: بچہ کے پیشاب کو دھونا جب وہ دودھ پیتی ہو اور اس بارے میں اس بچی اور دودھ پیتے بچے کے

### پیشاب کے درمیان فرق کا حکم

284 - سند حدیث: نَابُنْدَارٌ، حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ هِشَامٍ، حَدَّثَنِي أَبِي، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ أَبِي حَرْبٍ بْنِ أَبِي

الْأَسْوَدِ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ،

مَنْ حَدَّثَنَا أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فِي بَوْلِ الْمُرْضِعِ: يُنْضَحُ بَوْلُ الْغَلَامِ، وَيُغْسَلُ  
بَوْلُ الْبَحَارِيَّةِ نَابُو مُوسَى بِمِثْلِهِ، وَزَادَ: قَالَ قَتَادَةُ: هَذَا مَا لَمْ يَطْعَمَا الطَّعَامَ، فَإِذَا طَعِمَا غُسِلَا جَمِيعًا

❀❀ (امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ کہتے ہیں:)--بندار-- معاذ بن ہشام-- اپنے والد-- قتادہ-- ابو حرب بن ابوالاسود--

اپنے والد (کے حوالے سے روایت نقل کرتے ہیں: حضرت علی بن ابوطالب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

نبی کریم ﷺ نے دودھ پیتے بچے کے بارے میں یہ ارشاد فرمایا ہے:

”لڑکے کے پیشاب پر پانی چھڑک دیا جائے گا اور لڑکی کے پیشاب کو دھویا جائے گا۔“

یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ منقول ہے تاہم اس میں یہ الفاظ زائد ہیں: قتادہ کہتے ہیں۔

”یہ حکم اس وقت ہے جب وہ دونوں کچھ کھاتے نہ ہوں جب کھانا شروع کر دیں تو ان دونوں کے پیشاب کو دھویا

جائے گا۔“

[284] اس بات پر تمام فقہاء کا اتفاق ہے دودھ پیتی بچی کا پیشاب بڑے آدمی کی طرح ناپاک ہوتا ہے البتہ دودھ پیتے بچے کے پیشاب کے بارے میں اختلاف پایا جاتا ہے۔

شواہخ اور حنابلہ کے نزدیک جو بچہ دو سال سے کم عمر کا ہو اور دودھ کے علاوہ کوئی اور چیز نہ کھاتا ہو اس کے پیشاب پر صرف پانی چھڑک دینا کافی ہوگا باقاعدہ طور پر دھونا ضروری نہیں ہے۔

جبکہ حنفیہ اور مالکیہ کے نزدیک بچے اور بچی دونوں کے پیشاب کا حکم ایک جیسا ہے۔

حدیث 284. الجامع للترمذی: باب ما ذکر فی نضح بول العلام الرضیع رقم الحدیث. 586 سنن ابن ماجہ: کتاب الطہارۃ وسننہا: باب ما جاء فی بول الصبی الذی لم یطعم رقم الحدیث. 522 المستدرک علی الصحیحین للحاکم: کتاب الطہارۃ واما حدیث عائشۃ رقم الحدیث. 531 صحیح ابن حبان: کتاب الطہارۃ: باب النحاسة وتطہیرھا: ذکر البیان بأن هذا الحکم انما هو مخصوص فی بول الصبی رقم الحدیث: 1391 سنن الدارقطنی: کتاب الطہارۃ: باب الحکم فی بول الصبی والصیۃ ما لم یاکلا الطعام رقم الحدیث: 408 مسند احمد بن حنبل: مسند الخلفاء الراشدين: مسند علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ رقم الحدیث: 746 البحر الزخار مسند البزار: وما روی ابو الاسود الدؤلی رقم الحدیث: 645 مسند ابی یعلی الموصلی: مسند علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ رقم الحدیث: 291 المعجم الکبیر للطبرانی: باب الباء: ومن نساء اهل البصرة امر الحسن رقم الحدیث: 19595

## بَابُ نَضْحِ بَوْلِ الْغُلَامِ، وَرَشِّهِ قَبْلَ أَنْ يَطْعَمَ

باب 222: لڑکے کے پیشاب کو چھینٹے مارنا اور پانی چھڑک دینا جبکہ وہ ابھی کچھ کھاتا نہ ہو

285 - سند حدیث: نَا سَعِيدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْمَخْزُومِيُّ، نَافِعِيَانُ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُتْبَةَ، عَنْ أُمِّ قَيْسٍ بِنْتِ مَخْصَنِ الْأَسَدِيَّةِ قَالَتْ: مَتَنُ حَدِيثٍ: دَخَلْتُ بِأَبْنِي صَبِيًّا لِي لَمْ يَأْكُلِ الطَّعَامَ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ عَلَيْهِ فَلَدَعَا بِمَاءٍ فَرَشَّهُ

\*\*\* (امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ کہتے ہیں: -- سعید بن عبد الرحمن مخزومی -- سفیان -- ابن شہاب زہری -- عبید اللہ بن عبد اللہ بن عتبہ) کے حوالے سے روایت نقل کرتے ہیں: (سیدہ ام قیس بنت مخسن اسدیہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں:

285 اس روایت کی راوی سیدہ ام قیس ہیں یہ حضرت عکاشہ بن محسن رضی اللہ عنہ کی بہن ہے انہوں نے آغاز ہی میں اسلام قبول کر لیا تھا اور مدینہ منورہ کی طرف ہجرت کی تھی۔ ایک قول کے مطابق ان کا نام جذامہ اور ایک روایت کے مطابق ان کا نام آمنہ ہے۔ انہوں نے اپنے صاحبزادے کا ذکر کیا ہے۔ اس کے بارے میں حافظ ابن حجر کہتے ہیں: مجھے ان کے نام کا پتا نہیں چل سکا تاہم امام نسائی نے یہ روایت نقل کی ہے کہ ان کے وہ صاحبزادے نبی اکرم ﷺ کے عہد مبارک میں کم سنی میں ہی انتقال کر گئے تھے۔

روایت میں جو یہ الفاظ استعمال ہوئے ہیں کہ وہ بچہ کچھ کھاتا نہیں تھا اس سے مراد یہ ہے کہ وہ دودھ کے علاوہ کچھ کھاتا نہیں تھا اس میں وہ کھجور شامل نہیں ہوگی جو گھسی دیتے ہوئے بچے کو چوسنے کے لیے دی جاتی ہے اور وہ شہد بھی شامل نہیں ہوگا جو بچے کو دوا کے طور پر چٹایا جاتا ہے یعنی اس سے مراد یہ ہوگی کہ جب بچے کی مستقل غذا دودھ کے علاوہ اور کچھ نہ ہو۔

یہ وضاحت امام نووی نے کی ہے۔

روایت میں استعمال ہونے والے لفظ "نضح" سے مراد صرف پانی چھڑکنا ہے جب پانی چھڑکنے کے بعد کپڑے کو ملا نہ جائے اور دھونے سے مراد یہ ہے کہ مہالغے کے بغیر پانی بہایا جائے۔ امام نووی نے شرح صحیح مسلم میں یہ بات بیان کی ہے کہ بچے اور بچی کے پیشاب کو دھونے کے بارے میں علماء میں اختلاف پایا جاتا ہے اس بارے میں متن مذہب ہیں۔

اس بارے میں صحیح مشہور اور مختار مذہب یہ ہے کہ بچے کے پیشاب پر پانی چھڑک دینا کافی ہے اور بچی کے پیشاب کے لیے محض چھڑکن کافی نہیں ہوگا بلکہ دیگر نجاسات کی طرح اسے دھونا ضروری ہوگا۔

دوسرا مذہب یہ ہے کہ بچے اور بچی دونوں کے پیشاب میں پانی چھڑک دینا کافی ہے۔

تیسرا مذہب یہ ہے کہ بچی اور بچے کے پیشاب میں محض پانی چھڑکنا کافی نہیں ہوگا بلکہ اس کپڑے کو باقاعدہ طور پر دھویا جائے گا۔

جن حضرات کے نزدیک بچے اور بچی کے پیشاب کے حکم میں فرق ہے۔ ان میں حضرت علی رضی اللہ عنہ، عطاء بن ابی رباح رضی اللہ عنہ، حسن بصری رضی اللہ عنہ، امام

احمد بن حنبل رضی اللہ عنہ، امام اسحاق بن راہویہ رضی اللہ عنہ اور اسلاف کی ایک جماعت شامل ہے۔ اس کے علاوہ محدثین بھی اسی بات کے قائل ہیں۔

امام ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ سے اس بارے میں یہ روایت نقل کی گئی ہے کہ وہ بھی اسی بات کے قائل ہیں تاہم مستند طور پر امام ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ کا بارے میں یہ

بات منقول ہے کہ بچے اور بچی دونوں کے پیشاب کو دھونا لازم ہے اور امام مالک رضی اللہ عنہ سے مشہور روایت بھی یہی ہے۔

”میں اپنے چھوٹے بچے کو لے کر نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئی جو ابھی کچھ کھانا نہیں تھا اس نے نبی کریم ﷺ پر پیشاب کر دیا تو نبی اکرم ﷺ نے پانی منگوا کر اس پر چھڑک دیا۔“

288- سند حدیث: نَا يُونُسُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلَى الصَّدِيقِيُّ، أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ، أَخْبَرَنِي يُونُسُ، أَنَّ ابْنَ شِهَابٍ

حَدَّثَهُمْ، عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُتْبَةَ، عَنْ أُمِّ قَيْسٍ بِنْتِ مَحْصَنٍ الْأَسَدِيَّةِ  
مَتْنِ حَدِيثٍ: أَنَّهَا جَاءَتْ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِابْنٍ لَهَا صَغِيرٍ لَمْ يَأْكُلِ الطَّعَامَ، فَاجْلَسَهُ رَسُولُ  
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي حِجْرِهِ، فَقَالَ عَلَيْهِ قَدِيعًا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمَاءٍ فَنَضَحَهُ، وَلَمْ  
يَغْسِلْهُ

نَا يُونُسُ مَرَّةً قَالَ: حَدَّثَنِي ابْنُ وَهْبٍ، أَخْبَرَنِي مَالِكٌ، وَاللَيْثُ، وَعَمْرُو بْنُ الْحَارِثِ، وَيُونُسُ، أَنَّ ابْنَ  
شِهَابٍ حَدَّثَهُمْ بِمِثْلِهِ سَوَاءً الْإِسْنَادُ وَالْمَتْنُ

❖❖ (امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ کہتے ہیں:)-- یونس بن عبد الاعلیٰ صدیقی-- ابن وہب-- یونس (کے حوالے سے روایت  
نقل کرتے ہیں:) ابن شہاب نے انہیں حدیث بیان کی-- عبید اللہ بن عبد اللہ بن عتبہ کہتے ہیں-- سیدہ ام قیس بنت محسن  
اسدیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان کرتی ہیں:

وہ خاتون اپنے کم سن بچے کو لے کر جو کچھ کھانا نہیں تھا۔ نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئی۔ نبی کریم ﷺ نے اسے

حدیث 285: صحیح البخاری، کتاب الوضوء، باب بول الصبیان، رقم الحدیث: 219، صحیح مسلم، کتاب الطہارۃ، باب  
حكم بول الطفل الرضيع وكيفية غسله، رقم الحدیث: 458، موطا مالك، کتاب الطہارۃ، باب ما جاء في بول الصبي، رقم  
الحدیث: 139، صحیح ابن حبان، کتاب الطہارۃ، باب النجاسة وتطهيرها، ذكر البيان بان قول عائشة فاتبعه الباء، رقم  
الحدیث: 1389، سنن الدارمی، کتاب الطہارۃ، باب بول الغلام الذي لم يطعم، رقم الحدیث: 714، سنن ابی داؤد، کتاب  
الطہارۃ، باب بول الصبي يصيب الثوب، رقم الحدیث: 322، سنن ابن ماجه، کتاب الطہارۃ، وسننھا، باب ما جاء في بول  
الصبي الذي لم يطعم، رقم الحدیث: 521، الجامع للترمذی، ابواب الطہارۃ عن رسول الله صلى الله عليه وسلم، باب ما  
جاء في نضح بول الغلام قبل ان يطعم، رقم الحدیث: 69، السنن الصغری، سور الہرة، صفة الوضوء، باب بول الصبي الذي  
لم يأكل الطعام، رقم الحدیث: 301، مصنف عبد الرزاق الصنعاني، کتاب الصلاة، باب بول الصبي، رقم الحدیث: 1429،  
مصنف ابن ابی شیبہ، کتاب الطہارات، في بول الصبي الصغير يصيب الثوب، رقم الحدیث: 1274، السنن الکبریٰ للبخاری،  
ذكر ما ينقض الوضوء وما لا ينقضه، بول الصبي الذي لم يأكل الطعام ويصيب الثوب، رقم الحدیث: 282، شرح معانی  
الآثار للطحاوی، باب حكم بول الغلام والجارية قبل ان يأكلا الطعام، رقم الحدیث: 356، مسند احمد بن حنبل، مسند  
النساء، حدیث ام قیس بنت محسن اخت عکاشة بن محسن، رقم الحدیث: 26422، مسند الطیالسی، احادیث النساء، ما  
روت ام قیس بنت محسن الانصارية عن النبي صلى الله عليه، رقم الحدیث: 1728، مسند الحمیدی، احادیث ام قیس بنت  
محسن الاسديۃ اسد خزیمۃ رضی اللہ عنہا، رقم الحدیث: 338، المعجم الاوسط للطبرانی، باب الالف، من اسمہ احمد،  
رقم الحدیث: 2277، المعجم الکبیر للطبرانی، باب الفاء، ام قیس بنت محسن الاسديۃ اخت عکاشة، عبید اللہ بن عبد  
اللہ بن عتبہ، رقم الحدیث: 21332

اپنی کود میں بٹھالیا اس نے آپ ﷺ پر پیشاب کر دیا تو نبی کریم ﷺ نے پانی منگوا کر اس پر چھڑک دیا آپ ﷺ نے اسے دھویا نہیں۔

یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ بھی منقول ہے۔

## بَابُ اسْتِحْبَابِ غَسْلِ الْمَنِیِّ مِنَ الثَّوْبِ

باب 223: کپڑے سے منی کو دھو دینا مستحب ہے

287 - سند حدیث: نَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلَى الصَّنَعَانِيُّ، نَا بِشْرُ بْنُ مِفْضَلٍ، حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ مَيْمُونٍ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ بْنُ كُرَيْبٍ، نَا ابْنُ مُبَارَكٍ، عَنْ عَمْرِو بْنِ مَيْمُونٍ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ الْمُخَرَّمِيُّ، حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ، أَنَا عَمْرُو بْنُ مَيْمُونٍ، عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ يَسَارٍ، عَنْ عَائِشَةَ، مَتْنِ حَدِيثٍ: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا أَصَابَ ثَوْبَهُ مَنِيٌّ غَسَلَهُ، ثُمَّ يَخْرُجُ إِلَى الصَّلَاةِ وَأَنَا أَنْظُرُ إِلَى بُقْعَةٍ مِنْ أَثَرِ الْغَسْلِ فِي ثَوْبِهِ

توضیح روایت: هَذَا لَفْظُ الصَّنَعَانِيِّ وَفِي حَدِيثِ ابْنِ الْمُبَارَكِ قَالَتْ: كُنْتُ أَغْسِلُ ثَوْبَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ الْمَنِیِّ، فَيَخْرُجُ وَفِي ثَوْبِهِ أَثَرُ الْمَاءِ. وَفِي حَدِيثِ يَزِيدَ بْنِ هَارُونَ قَالَ: حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ يَسَارٍ، أَخْبَرَتْنِي عَائِشَةُ

❦ (امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ کہتے ہیں:)-- محمد بن عبد الاعلیٰ صنعانی -- بشر ابن مفضل -- عمرو بن میمون

(یہاں تحویل سند ہے) محمد بن علاء بن کریم -- ابن مبارک -- عمرو بن میمون

(یہاں تحویل سند ہے) محمد بن عبد اللہ مخرمی -- یزید بن ہارون -- عمرو بن میمون -- سلیمان بن یسار کے حوالے سے نقل کرتے ہیں سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں:

نبی اکرم ﷺ کے کپڑے پر جب منی لگ جاتی تھی تو آپ ﷺ اسے دھو دیتے تھے اور نماز کے لئے تشریف لے جاتے تھے حالانکہ میں آپ ﷺ کے کپڑے پر دھونے کے نشان کو دیکھ رہی ہوتی تھی۔ یہ الفاظ صنعانی کے نقل کردہ ہیں۔

ابن مبارک کی روایت سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: میں نبی اکرم ﷺ کے کپڑے سے منی کو دھو دیتی تھی آپ ﷺ تشریف لے جاتے تو آپ ﷺ کے کپڑے پر پانی کا نشان موجود ہوتا تھا۔

یزید بن ہارون کی روایت میں یہ الفاظ موجود ہیں: سلمان بن یسار نے ہمیں یہ حدیث سنائی ہے وہ کہتے ہیں: سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے مجھے بتایا ہے۔



## بَابُ ذِكْرِ الدَّلِيلِ عَلَى أَنَّ الْمَنِيَّ لَيْسَ بِنَجَسٍ

وَالرُّخْصَةُ فِي فَرْكِهِ إِذَا كَانَ يَابِسًا مِنَ الثَّوْبِ، إِذَا النَّجَسُ لَا يُزِيلُهُ عَنِ الثَّوْبِ الْفَرْكُ دُونَ الْغَسْلِ،  
وَفِي صَلَاةِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الثَّوْبِ الَّتِي قَدْ أَصَابَهُ مَنِيٌّ بَعْدَ فَرْكِهِ يَابِسًا مَا بَانَ،  
وَكَبَّتْ أَنَّ الْمَنِيَّ لَيْسَ بِنَجَسٍ

### باب 224: اس بات کی دلیل کا تذکرہ کہ منی نجس نہیں ہوتی ہے

اور جب وہ کپڑے میں لگی خشک ہو تو اسے کھرچنے کی اجازت ہے حالانکہ کپڑے پر لگی ہوئی نجاست دھوئے بغیر  
کھرچنے سے زائل نہیں ہوتی ہے اور نبی اکرم ﷺ کا اس کپڑے میں نماز ادا کر لی تھی جس پر منی لگی ہوئی تھی اور اس  
کے خشک ہونے کے بعد اسے کھرچ لیا گیا۔

اس سے یہ بات واضح اور ثابت ہو جاتی ہے کہ منی نجس نہیں ہے۔

اس کی وجہ یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے مومن بندوں پر یہ انعام کیا ہے کہ ان کے درمیان ایسے نبی ﷺ کو مبعوث کیا  
ہے جو آسانی فراہم کرنے والا ہے۔ تنگی کا شکار کرنے والا نہیں ہے۔

### 288 - سند حدیث: نَا سَعِيدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْمَخْزُومِيُّ، وَعَبْدُ الْجَبَّارِ بْنُ الْعَلَاءِ قَالَا: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ:

عَبْدُ الْجَبَّارِ قَالَ: حَدَّثَنَا مَنْصُورٌ - وَقَالَ سَعِيدٌ، عَنْ مَنْصُورٍ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ هَمَّامٍ، ح وَحَدَّثَنَا أَبُو هَاشِمٍ زِيَادُ  
بْنُ أَيُّوبَ، نَا زِيَادُ يَعْنِي ابْنَ عَبْدِ اللَّهِ الْبَكَّائِي، نَا مَنْصُورٌ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ هَمَّامٍ، ح وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ  
بْنُ كُرَيْبٍ، نَا أَبُو أُسَامَةَ، ح وَحَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ سَعِيدٍ الْأَشْجِيُّ، نَا ابْنُ نُمَيْرٍ، ح وَحَدَّثَنَا بُنْدَارٌ، نَا يَحْيَى بْنُ  
سَعِيدٍ، كُلُّهُمْ عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ هَمَّامٍ، ح وَحَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ خَشْرَمٍ، أَخْبَرَنَا عِيسَى يَعْنِي ابْنَ  
يُونُسَ، عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ هَمَّامٍ، ح وَحَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ مَرْزُوقٍ الْمِصْرِيُّ، نَا آسَدُ يَعْنِي ابْنَ مُوسَى،  
نَا شُعْبَةُ، عَنِ الْحَكَمِ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ هَمَّامِ بْنِ الْحَارِثِ، ح وَحَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عِيسَى بْنُ زَيْدٍ اللَّخْمِيُّ  
التَّيْسِيُّ، نَا عَمْرُو بْنُ أَبِي سَلَمَةَ، عَنِ الْأَوْزَاعِيِّ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ الْأَنْصَارِيِّ، عَنِ الْقَاسِمِ، ح وَحَدَّثَنَا  
مُحَمَّدُ بْنُ الْوَلِيدِ الْقُرَشِيُّ، نَا عَبْدُ الْأَعْلَى، نَا هِشَامُ بْنُ حَسَّانَ عَنْ أَبِي مَعْشَرٍ، عَنِ النَّخَعِيِّ، عَنِ الْأَسْوَدِ بْنِ  
يَزِيدَ، ح وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْوَلِيدِ، نَا يَعْلَى، نَا الْأَعْمَشُ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ، عَنِ الْأَسْوَدِ، ح وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ  
يَحْيَى، نَا يَعْلَى، نَا الْأَعْمَشُ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ هَمَّامٍ، وَحَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ بْنُ عَبْدِ الصَّمَدِ، حَدَّثَنِي أَبِي، نَا  
مُهْدِيُّ بْنُ هُوَارٍ ابْنُ مَيْمُونٍ، عَنْ وَاصِلٍ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ، عَنِ الْأَسْوَدِ، ح وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى، نَا مُسَدَّدٌ، نَا أَبُو  
هُوَالَةَ، عَنِ الْمُغِيرَةِ بْنِ مِقْسَمٍ، وَحَمَادُ بْنُ أَبِي سُلَيْمَانَ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ، عَنِ الْأَسْوَدِ، ح وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ

حدیث 288. المعجم الاوسط للطبرانی، باب العين، باب اليوم من اسمه: محمد، رقم الحديث 5214، شرح معاني الآثار

للطحاوی، باب حکم النبی هل هو طاهر ام نجس؟ رقم الحديث: 188

یَسْحَنِي، نَا السَّخِصِرُ بْنُ مُحَمَّدٍ بْنِ شَجَاعٍ، وَابْنُ الطَّبَاعِ قَالَا: أَخْبَرَنَا هَاشِمٌ، أَنَا الْمُغِيرَةُ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ  
الْأَسْوَدِ، ح وَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى، نَا أَبُو الْوَلِيدِ، نَا حَمَّادٌ - يَعْنِي ابْنَ سَلَمَةَ -، عَنْ حَمَّادٍ وَهُوَ ابْنُ أَبِي سُلَيْمَانَ،  
عَنْ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ الْأَسْوَدِ، ح وَحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ حَكِيمٍ، نَا مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي عَدِيٍّ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي عَرُوبَةَ، ح  
وَحَدَّثَنَا هَارُونُ بْنُ إِسْحَاقَ الْهَمْدَانِيُّ، نَا عَبْدَةُ، عَنْ سَعِيدٍ، عَنْ أَبِي مَعْشَرٍ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ الْأَسْوَدِ، ح  
وَحَدَّثَنَا أَبُو بَشِيرٍ الْوَاسِطِيُّ، حَدَّثَنَا خَالِدٌ يَعْنِي ابْنَ عَبْدِ اللَّهِ، عَنْ خَالِدٍ وَهُوَ الْخَدَّاءُ، عَنْ أَبِي مَعْشَرٍ، عَنْ  
إِبْرَاهِيمَ، عَنْ عَلْقَمَةَ، وَالْأَسْوَدِ، ح وَنَا نَصْرُ بْنُ مَرْزُوقٍ، حَدَّثَنَا أَسَدٌ قَالَ: نَا الْمُسْعُودِيُّ، عَنْ الْحَكَمِ، وَحَمَّادٍ،  
عَنْ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ هَمَّامِ بْنِ الْحَارِثِ، ح وَحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ حَكِيمٍ، نَا أَبُو دَاوُدَ، نَا الْمُسْعُودِيُّ، عَنْ حَمَّادٍ، عَنْ  
إِبْرَاهِيمَ، عَنْ هَمَّامِ بْنِ الْحَارِثِ، ح وَنَا بَشِيرُ بْنُ مُعَاذٍ الْعَقَدِيُّ، نَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ، وَنَا أَبُو هَاشِمٍ الرَّقَّائِيُّ، عَنْ أَبِي  
يَسْجَلٍ لَاحِقِ بْنِ حُمَيْدٍ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْحَارِثِ بْنِ نَوْفَلٍ، ح وَحَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ مَرْزُوقٍ الْمِصْرِيُّ، نَا أَسَدُ بْنُ  
مُوسَى، نَا قُرْعَةُ بْنُ سُوَيْدٍ، نَا حُمَيْدُ الْأَعْرَجُ، وَعَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي نَجِيحٍ، عَنْ مُجَاهِدٍ، وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى،

288 امام مالک رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک منی ناپاک ہے اور اسے خشک یا تر حالت میں دھونا ضروری ہے۔

امام ابو حنیفہ کے نزدیک بھی یہ نجس ہے لیکن اس کی نجاست زائل کرنے کا حکم مختلف ہے اگر تر ہو تو اسے دھونا ضروری ہے اور اگر خشک ہو تو اسے  
کھرج کر ختم کیا جاسکتا ہے۔

امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ اور امام احمد حنبل رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک بظنم اور رینہ کی طرح منی بھی پاک ہے تاہم احادیث میں اسے دھونے کا حکم  
موجود ہے اس لیے اسے دھونا یا کھرج دینا مستحب ہے۔

شافعی یہ دلیل پیش کرتے ہیں یہ نطفہ انسان کی اصل ہے اس لیے اسے نجس قرار دینا درست نہیں ہے لیکن اس کے جواب میں ہم یہ کہہ سکتے ہیں  
انسان کی اصل ”ہما ہوا خون“ بھی ہے تو پھر آپ کو چاہیے کہ آپ خون کو بھی پاک قرار دیں حالانکہ آپ بھی خون کو نجس قرار دیتے ہیں۔

امام طحاوی نے اس موضوع پر بحث کرتے ہوئے پہلے فریقین کے موقف کی تائید میں روایات نقل کی ہیں پھر احناف کی سید روایات کی ترجیح  
ثابت کی ہے اور آخر میں اس مسئلے کے بارے میں عقلی اعتبار سے احناف کی تائید میں یہ دلیل پیش کی ہے۔

عقلی اعتبار سے جب اس مسئلے کا جائزہ لیا جائے تو ہم دیکھتے ہیں منی کا خروج سب سے بڑا حادثہ ہے یعنی اس کے خروج کی وجہ سے غسل  
واجب ہو جاتا ہے اس لیے ہمیں چاہیے کہ ہم ان تمام چیزوں کے حکم کا جائزہ لیں جن کا خروج حدث کا باعث بنتا ہے اور وہ دو چیزیں ہیں بوس و براز اور  
یہ دونوں نجس ہیں اسی طرح حیض اور استحاضہ کے خون کا خروج بھی حدث کا باعث ہے اور یہ دونوں ہی نجس ہیں اسی طرح کسی اور رگ سے خون نکل کر  
بہہ جانا بھی حدث کا باعث ہے اور یہ بھی ناپاک ہوتا ہے۔ ہمارے اس بیان سے یہ واضح ہو گیا کہ جس چیز کا خروج حدث کا باعث ہوتا ہے وہ بذات خود  
ناپاک ہوتی ہے لہذا کیونکہ منی کا خروج بھی حدث کا باعث ہے اس لیے وہ بھی بذات خود ناپاک ہوگی تاہم خشک منی کو کھرج دینے کا حکم احادیث سے  
ثابت ہے اس بارے میں حدیث کے حکم پر عمل کرتے ہوئے اسے جائز قرار دیں گے۔

امام ابو حنیفہ امام ابو یوسف اور امام محمد اسی بات کے قائل ہیں۔

امام ابن خزیمہ کیونکہ امام شافعی کے پیروکار ہیں۔ اس لئے انہوں نے اس روایت کی کم و بیش پچیس اسنادیں ذکر کی ہیں جن میں یہ بات مذکور

ہے سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے کپڑے پر لگی ہوئی منی کو کھرج دیتی تھیں۔

نَا هَانِيءُ بْنُ يَحْيَى، نَا قَزْعَةُ، عَنِ ابْنِ أَبِي نَجِيحٍ، وَحَمِيدِ الْأَعْرَجِ، عَنْ مُجَاهِدٍ، ح وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى، نَا مُسْلِمُ بْنُ أَبِرَاهِيمَ، نَا قَزْعَةُ وَهُوَ ابْنُ سُوَيْدٍ، حَدَّثَنَا حَمِيدٌ، عَنْ مُجَاهِدٍ، وَحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ حَكِيمٍ، نَا أَبُو دَاوُدَ، وَحَدَّثَنَا عَبَّادُ بْنُ مَنْصُورٍ، أَنَا الْقَاسِمُ، وَنَا عَلِيُّ بْنُ سَهْلٍ الرَّقْلِيُّ، نَا زَيْدُ يَعْنِي ابْنَ أَبِي الزَّرْقَاءِ، عَنْ جَعْفَرٍ وَهُوَ ابْنُ بَرْقَانَ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ عُرْوَةَ، وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى، نَا حُسَيْنُ بْنُ الرَّبِيعِ، نَا أَبُو الْأَخْوَصِ، حَدَّثَنَا شَيْبُ بْنُ عُرْقَدَةَ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ شِهَابٍ الْخَوْلَانِيِّ كُلِّ هَؤُلَاءِ، عَنْ عَائِشَةَ.

متن حدیث: اَنَّهُمَا كَانَتْ تَفْرُكُ الْمَيْتَى مِنْ ثَوْبِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْهُمْ مَنْ اخْتَصَرَ الْحَدِيثَ،

توضیح روایت: وَمِنْهُمْ مَنْ ذَكَرَ نُزُولَ الصَّيْفِ بِهَا وَغَسَلَهُ مَلْحَفَتَهَا، وَقَوْلُهَا: وَقَدْ رَأَيْتُنِي وَأَنَا أَفْرُكُهُ مِنْ ثَوْبِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

\*\*\* (امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ کہتے ہیں:)-- سعید بن عبد الرحمن مخزومی اور عبد الجبار بن علاء-- سفیان-- سعید-- منصور-- ابراہیم-- ہمام

(یہاں تھوپی سند ہے) ابو ہاشم زیاد بن ایوب-- زیاد بن عبد اللہ بکائی-- منصور-- ابراہیم-- ہمام

(یہاں تھوپی سند ہے) محمد بن علاء بن کریب-- ابو اسامہ

(یہاں تھوپی سند ہے) عبد اللہ بن سعید اشج-- ابن نمیر

(یہاں تھوپی سند ہے) بندار-- یحییٰ بن سعید-- اعمش-- ابراہیم-- ہمام

(یہاں تھوپی سند ہے) علی بن خشرم-- عیسیٰ بن یونس-- اعمش-- ابراہیم-- ہمام

(یہاں تھوپی سند ہے) نصر بن مرزوق مصری-- اسد بن موئی-- شعبہ-- حکم-- ابراہیم-- ہمام بن حارث

(یہاں تھوپی سند ہے) احمد بن عیسیٰ بن زید النخعی-- عمرو بن ابوسلمہ-- اوزاعی-- یحییٰ بن سعید انصاری-- قاسم

(یہاں تھوپی سند ہے) محمد بن ولید قرشی-- عبد الاعلی-- ہشام بن حسان عن ابو معشر-- نخعی-- اسود بن یزید

(یہاں تھوپی سند ہے) محمد بن ولید-- یعلی-- اعمش-- ابراہیم-- اسود

(یہاں تھوپی سند ہے) محمد بن یحییٰ-- یعلی-- اعمش-- ابراہیم-- ہمام-- عبد الوارث بن عبد الصمد-- اپنے والد--

مہدی ابن میمون-- واصل-- ابراہیم-- اسود

(یہاں تھوپی سند ہے) محمد بن یحییٰ-- مسدد-- ابو عوانہ-- مغیرہ بن مقسم اور حماد بن ابوسلیمان-- ابراہیم-- اسود

(یہاں تھوپی سند ہے) محمد بن یحییٰ-- خضر بن محمد بن شجاع اور ابن طباع-- ہاشم-- مغیرہ-- ابراہیم-- اسود

(یہاں تھوپی سند ہے) محمد بن یحییٰ-- ابو ولید-- حماد بن سلمہ-- حماد بن ابوسلیمان-- ابراہیم-- اسود

(یہاں تھوپی سند ہے) یحییٰ بن حکیم-- محمد بن ابو عدی-- سعید بن ابو عروبہ

(یہاں تحویل سند ہے) ہارون بن اسحاق ہمدانی -- عبدہ -- سعید -- ابو معشر -- ابراہیم -- اسود  
 (یہاں تحویل سند ہے) ابوبشر واسطی -- خالد بن عبد اللہ -- خالد -- حذاء -- ابو معشر -- ابراہیم -- علقمہ اور اسود  
 (یہاں تحویل سند ہے) نصر بن مرزوق -- اسد -- مسعودی -- حکم اور حماد -- ابراہیم -- ہمام بن حارث  
 (یہاں تحویل سند ہے) یحییٰ بن حکیم -- ابوداؤد -- مسعودی -- حماد -- ابراہیم -- ہمام بن حارث  
 (یہاں تحویل سند ہے) بشر بن معاذ عقدی -- حماد بن زید اور ابو ہاشم رمانی -- ابوجکولہ لاحق بن حمید -- عبد اللہ بن حارث بن  
 نوفل

(یہاں تحویل سند ہے) نصر بن مرزوق مصری -- اسد بن موسیٰ -- قزحہ بن سوید -- حمید اعرج اور عبد اللہ بن ابونجیح -- مجاہد  
 (یہاں تحویل سند ہے) محمد بن یحییٰ -- ہانی بن یحییٰ -- قزحہ -- ابن ابونجیح اور حمید اعرج -- مجاہد  
 (یہاں تحویل سند ہے) محمد بن یحییٰ -- مسلم بن ابراہیم -- قزحہ بن سوید -- حمید -- مجاہد -- یحییٰ بن حکیم -- ابوداؤد -- عباد  
 بن منصور -- قاسم

(یہاں تحویل سند ہے) علی بن سہل الرملی -- زید ابن ابوالزرقاء -- جعفر -- ابن برقان -- زہری -- عروہ -- محمد بن یحییٰ --  
 حسن بن ربیع -- ابوالاحوص -- شعیب بن غرقہ -- عبد اللہ بن شہاب خولانی

ان تمام راویوں نے سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کا بیان نقل کیا ہے کہ وہ نبی اکرم ﷺ کے کپڑے سے منیٰ کو کھرچ دیتی تھیں۔  
 ان میں سے بعض راویوں نے حدیث کو مختصر بیان کیا ہے اور بعض راویوں نے سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کے ہاں مہمان آنے کا تذکرہ  
 کیا ہے جس نے سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کا لطف دھودیا تھا۔

”سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہا: مجھے اپنے بارے میں یہ بات یاد ہے میں نبی اکرم ﷺ کے کپڑے سے منیٰ کو کھرچ دیا  
 کرتی تھی۔“

289 - سند حدیث: نَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ اِسْمَاعِيْلَ بْنِ يَحْيٰى بْنِ سَلَمَةَ بْنِ كَهِيْلٍ، حَدَّثَنِىْ اَبِيّ، عَنْ اَبِيْهِ سَلَمَةَ،  
 عَنْ اِبْرَاهِيْمَ، عَنِ الْاَسْوَدِ، عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ:

مَتْنِ حَدِيْثٍ: لَقَدْ كُنْتُ اَخْذُ الْجَنَابَةَ مِنْ ثَوْبِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْحَصَاةِ

❖❖ (امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ کہتے ہیں: -- ابراہیم بن اسماعیل بن یحییٰ بن سلمہ بن کھیل -- اپنے والد -- ان واحد سلمہ

کے حوالے سے -- ابراہیم -- اسود کے حوالے سے سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کا یہ بیان نقل کیا ہے:

میں کنکری کے ذریعے نبی اکرم ﷺ کے کپڑے سے جنابت (یعنی منیٰ کو) کھرچ دیا کرتی تھی۔

290 - سند حدیث: نَا الْحَسَنُ بْنُ مُحَمَّدٍ، نَا اِسْحَاقُ يَعْنِيْ الْاَزْرَقِ، نَا مُحَمَّدُ بْنُ قَيْسٍ، عَنْ مُّحَارِبِ بْنِ

دثار،

مَتْنِ حَدِيْثٍ عَنْ عَائِشَةَ، اَنَّهَا كَانَتْ تَحْتَ الْمَنِيّ مِنْ ثَوْبِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ يُصَلِّي





نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا تو آپ نے فرمایا: تمہارے لئے وضو کر لینا کافی ہے میں نے کہا: اگر وہ میرے کپڑے پر لگ جائے؟ تو میں کیا کروں؟ آپ نے فرمایا: تم ایک ہتھیلی میں پانی لے کر اپنے اس کپڑے پر چھڑک دو جس جگہ تمہیں وہ نظر آئے کہ وہ لگی ہوئی ہے۔

ابن ابان نامی راوی نے یہ الفاظ بیان کئے ہیں: سعید بن عبید نے مجھے یہ حدیث سنائی ہے۔

امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ کہتے ہیں: حضرت سہل بن حنیف رضی اللہ عنہ کی یہ روایت کہ میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے ہڈی کے بارے میں دریافت کیا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اس میں وضو کرنا لازم ہوتا ہے تو میں نے عرض کی: اس بارے میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی کیا رائے ہے؟ اگر وہ ہمارے کپڑوں پر لگ جائے تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تمہارے لئے اتنا کافی ہے کہ تم ایک چلو میں پانی لے کر اپنے کپڑے کی اس جگہ پر چھڑک لو جہاں تمہیں نظر آتا ہے کہ یہ لگی ہوئی ہے۔ یہ روایت میں اس سے پہلے ہڈی سے متعلق ابواب میں املاء کروا چکا ہوں۔

### بَابُ ذِكْرِ وَطْئِ الْأَذَى الْيَابِسِ بِالْخُفِّ

وَالنَّعْلِ وَالذَّلِيلُ عَلَى أَنَّ ذَلِكَ لَا يُوجِبُ غَسْلَ الْخُفِّ وَلَا النَّعْلِ، وَأَنَّ تَطْهِيرَهُمَا يَكُونُ بِالْمَشْيِ عَلَى الْأَرْضِ الطَّاهِرَةِ بَعْدَهَا

### باب 226: خشک نجاست کو موزے یا جوتے کے نیچے دینے کا تذکرہ

(یعنی خشک نجاست پر موزہ یا جوتا پہن کر چلنا) اور اس بات کی دلیل کہ یہ عمل موزے یا جوتے کو دھونے کو لازم نہیں کرتا ہے اور یہ دونوں (موزہ اور جوتا) نجاست والی اس جگہ کے بعد آنے والی پاک زمین پر چلنے سے پاک ہو جاتے ہیں

292 - سند حدیث: نَا الْحَسَنُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَنْصُورٍ الْأَنْطَاكِيُّ، نَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ، عَنِ الْأَوْزَاعِيِّ، عَنْ

مُحَمَّدِ بْنِ عَجَلَانَ، عَنْ سَعِيدِ الْمُقْبَرِيِّ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِذَا وَطِئَ أَحَدُكُمْ الْأَذَى بِخُفِّهِ أَوْ نَعْلِهِ فَطَهَّرَهُمَا التَّرَابُ

تَوْضِيحُ مُصَنِّفٍ: قَالَ أَبُو بَكْرٍ: خَبَرُ أَبِي نَصْرِ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ فِي قِصَّةِ النَّعْلَيْنِ مِنْ هَذَا الْبَابِ قَدْ خَرَّجَتْهُ فِي

كِتَابِ الصَّلَاةِ

❖❖ (امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ کہتے ہیں: -- حسن بن عبد اللہ بن منصور انطاکی -- محمد بن کثیر -- اوزاعی -- محمد بن

عبدان -- سعید مقبری -- اپنے والد کے حوالے سے روایت نقل کرتے ہیں:) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم

حدیث 292 سنن ابی داؤد کتاب الطہارۃ باب فی الاذی یصیب النعل رقم الحدیث 331 المستدرک علی الصحیحین

لمحاکم کتاب الطہارۃ واما حدیث عائشہ رقم الحدیث 540 صحیح ابن حبان کتاب الطہارۃ باب تطہیر المجاسۃ

ذکر الاحمار ان النعل اذا وطئت فی الاذی یطہرها تعقیب التراب رقم الحدیث 1419 شرح معانی الآثار بطحاوی باب

حکم ابسی هل هو طاهر ام نجس؟ رقم الحدیث 189

نے ارشاد فرمایا ہے۔

”جب کوئی شخص موزے یا جوتے کے ذریعے نجاست کو پاؤں کے نیچے دے تو مٹی ان دونوں کو دور کر دیتی ہے۔“

امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں: ابو نصر نے حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے جوتوں کے بارے میں جو واقعہ نقل کیا ہے وہ اسی باب سے تعلق رکھتا ہے اس کو میں نے کتاب الصلوٰۃ میں نقل کر دیا ہے۔

### بَابُ النَّهْيِ عَنِ الْبَوْلِ فِي الْمَسَاجِدِ وَتَقْدِيرِهَا

باب 221: مساجد میں پیشاب کرنے اور انہیں آلودہ کرنے کی ممانعت

293 - سند حدیث: نَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ هَاشِمٍ، وَنَا بِهِزٌ يَعْنِي ابْنَ أَسَدٍ الْعَمِّيَّ، نَا عِكْرِمَةُ بْنُ عَمَّارٍ، نَا إِسْحَاقُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي طَلْحَةَ، عَنْ عَمِّهِ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ:

مَتْنُ حَدِيثٍ: كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَاعِدًا فِي الْمَسْجِدِ وَأَصْحَابُهُ مَعَهُ إِذْ جَاءَ أَغْرَابِيُّ، فَقَالَ فِي الْمَسْجِدِ، فَقَالَ أَصْحَابُهُ: مَهْ مَهْ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا أَصْحَابِيهِ: لَا تُزِرُّوهُ دَعْوَاهُ، ثُمَّ دَعَا، فَقَالَ: إِنَّ هَذَا الْمَسْجِدَ لَا يَصْلُحُ لَشَيْءٍ مِنَ الْقَذَرِ وَالْبَوْلِ - أَوْ كَمَا قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ - أَلَمَّا هُوَ لِقِرَاءَةِ الْقُرْآنِ، وَذِكْرِ اللَّهِ، وَالصَّلَاةِ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِرَجُلٍ مِنَ الْقَوْمِ: فَمَ قَاتِنَا بِدَلْوٍ مِنَ الْمَاءِ فَسَنَنَّهُ عَلَيْهِ فَآتَى بِدَلْوٍ مِنْ مَاءٍ فَسَنَنَّهُ عَلَيْهِ

❦ ❦ ❦ (امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ کہتے ہیں: ) -- عبد اللہ بن ہاشم اور بہز ابن اسد -- عکرمہ بن عمار -- اسحاق بن عبد اللہ بن ابوطالحہ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم مسجد میں تشریف فرما تھے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ بھی تھے۔ اسی دوران مسجد میں ایک دیہاتی آیا اس نے مسجد میں پیشاب کرنا شروع کیا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب نے فرمایا: ٹھہر جاؤ ٹھہر جاؤ! نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے اصحاب سے فرمایا: تم اسے نہ روکو اسے کرنے دو۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس آدمی کو بلوایا اور ارشاد فرمایا: مسجد میں گندگی پھیلانا یا پیشاب کرنا مناسب نہیں ہے۔

(نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم یہ بھی فرمایا) مسجد قرآن کی تلاوت اللہ کے ذکر اور نماز کے لئے اور تمہارے لئے بنائی گئی ہے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے حاضرین میں سے ایک آدمی سے فرمایا: تم جاؤ اور پانی کا ایک ڈول لے کر آؤ اور اس جگہ پر بہاؤ وہ شخص پانی کا ڈول لے کر آیا اور اس جگہ پر بہا دیا۔

حدیث 293. صحیح مسلم، کتاب الطہارۃ، باب وجوب غسل البول وغیرہ من النجاسات اذا حصلت فی المسجد رقم

الحديث 455 'مسند احمد بن حنبل' - 'مسند انس بن مالك رضى الله تعالى عنه' رقم الحديث: 12758

## بَابُ سَلَّتِ الْمَنِيَّ مِنَ الثَّوْبِ بِالْإِذْخِرِ إِذَا كَانَ رَطْبًا

باب 228: جب منی تر ہو تو اسے اذخر (نالی گھاس) کے ذریعے صاف کرنا

284- سند حدیث: نَا الْحَسَنُ بْنُ مُحَمَّدٍ، نَا مُعَاذُ يَعْنِي ابْنَ مُعَاذِ الْعَنْبَرِيِّ، نَا عِكْرِمَةُ بْنُ عَمَّارِ الْيَمَامِيُّ، حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَيْرٍ اللَّيْثِيُّ قَالَ: قَالَتْ عَائِشَةُ:

متن حدیث: كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَسْلُتُ الْمَنِيَّ مِنْ ثَوْبِهِ بِعَرْقِ الْإِذْخِرِ، ثُمَّ يُصَلِّي فِيهِ وَيُحْتُهُ مِنْ ثَوْبِهِ يَابِسًا، ثُمَّ يُصَلِّي فِيهِ

توضیح روایت: نَا مُحَمَّدُ بْنُ يَعْنِي، نَا أَبُو الْوَلِيدِ، نَا عِكْرِمَةُ بْنُ عَمَّارِ بِمِثْلِهِ، غَيْرُ أَنَّهُ قَالَ: بِعَرْقِ الْإِذْخِرِ عَنْ ثَوْبِهِ وَيُصَلِّي فِيهِ قَالَتْ: وَكَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَبْصُرُهُ جَافًا فَيُحْتُهُ وَيُصَلِّي فِيهِ

❖❖ (امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ کہتے ہیں:)-- حسن بن محمد-- معاذ بن معاذ عنبری-- عکرمہ بن عمار یمامی (کے حوالے سے روایت نقل کرتے ہیں: عبد اللہ بن عبید اللہ بن عمیر لیثی بیان کرتے ہیں: سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اذخر گھاس کے ذریعے اپنے کپڑے پر لگی منی کو صاف کر دیا کرتے تھے اور پھر اسی کپڑے میں نماز ادا کر لیتے تھے۔

آپ صلی اللہ علیہ وسلم خشک ہونے پر اسے صاف کیا کرتے تھے اور نماز ادا کر لیتے تھے۔

امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں: محمد بن یحییٰ نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے۔

”آپ صلی اللہ علیہ وسلم اذخر (گھاس کے ذریعے) منی کو صاف کر دیا کرتے تھے اور اس کپڑے میں نماز ادا کر لیتے تھے۔

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جب دیکھتے تھے کہ وہ خشک ہے تو اسے کھرچ دیا کرتے تھے اور اسی کپڑے میں نماز ادا کر لیا کرتے تھے۔

295- سند حدیث: نَا مُحَمَّدُ بْنُ يَعْنِي ابْنَ يَعْنِي، نَا أَبُو قُتَيْبَةَ، نَا عِكْرِمَةُ وَهُوَ ابْنُ عَمَّارٍ، نَا عَبْدُ اللَّهِ وَهُوَ ابْنُ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَيْرٍ، عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ:

متن حدیث: كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا رَأَى الْجَنَابَةَ فِي ثَوْبِهِ جَافَةً فَحَتَّهَا

❖❖ (امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ کہتے ہیں:)-- محمد بن یحییٰ نے ابوقتیبہ-- عکرمہ بن عمار-- عبد اللہ بن عبید بن عمیر کے حوالے سے سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کا یہ بیان نقل کیا ہے:

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اپنے کپڑے میں جنابت (یعنی منی کا) خشک نشان دیکھتے تھے تو اسے کھرچ دیتے تھے۔

## بَابُ الزَّجْرِ عَنِ الْقَطْعِ الْبَاطِلِ فِي الْمَسْجِدِ

قَبْلَ الْفَرَاعِ مِنْهُ وَالذَّلِيلُ عَلَى أَنْ صَبَّ دَلْوٌ مِنْ مَاءٍ يُطَهِّرُ الْأَرْضَ، وَإِنْ لَمْ يَخْفِزْ مَوْضِعَ النُّوْلِ  
فَيَنْقُلُ تَرَابَهُ مِنَ الْمَسْجِدِ عَلَى مَا زَعَمَ بَعْضُ الْعِرَاقِيِّينَ، إِذِ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ أَنْعَمَ عَلَى عِبَادِهِ الْمُؤْمِنِينَ  
بِأَنْ بَعَثَ فِيهِمْ نَبِيَّهُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُبَيِّنًا لَا مُعَيِّرًا

**باب 229:** مسجد میں پیشاب کرنے والے شخص کے فارغ ہونے سے پہلے اسے درمیان میں روکنے کی ممانعت

اور اس بات کی دلیل کہ پانی کا ایک ڈول بہانا زمین کو پاک کر دیتا ہے اگرچہ پیشاب کی جگہ کو کھود کر وہاں کی مٹی کو مسجد  
سے باہر منتقل نہ کیا جائے جیسا کہ بعض اہل عراق اس بات کے قائل ہیں (یعنی ان کے نزدیک پیشاب والی جگہ کو کھود  
کر اس مٹی کو مسجد سے باہر منتقل کیا جائے گا) اس کی وجہ یہ ہے: اللہ تعالیٰ نے اپنے مومن بندوں پر یہ انعام کیا ہے کہ ان  
کے درمیان اپنے نبی کو آسانی فراہم کرنے کے لئے مبعوث کیا ہے تنگی کا شکار کرنے کے لئے (مبعوث نہیں کیا)۔

**296 - سند حدیث:** نَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ، أَخْبَرَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ، نَا ثَابِتٌ، عَنْ أَنَسٍ،

أَنَّ أَعْرَابِيًّا بَالَ فِي الْمَسْجِدِ، فَوُثِبَ إِلَيْهِ بَعْضُ الْقَوْمِ، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَا تُزِدْهُ  
لَمْ دَعَا يَدْلُو مِنْ مَاءٍ فَصَبَّهُ عَلَيْهِ

❦ (امام ابن خزيمة رحمہ اللہ کہتے ہیں:)-- احمد بن عبدہ -- حماد بن زید -- ثابت (کے حوالے سے روایت نقل کرتے

ہیں:) حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

ایک دیہاتی نے مسجد میں پیشاب کر دیا لوگ اسے مارنے کے لیے بڑھے تو نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: تم اسے نہ روکو!  
پھر آپ ﷺ نے پانی کا ڈول منگوا لیا اور اس پر بہا دیا۔

**297 - سند حدیث:** نَا عُتْبَةُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ الْيَحْمَدِيُّ، أَخْبَرَنَا ابْنُ الْمُبَارَكِ، أَخْبَرَنَا يُونُسُ، عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ:

أَخْبَرَنِي عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُتْبَةَ، أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ أَخْبَرَهُ،

أَنَّ أَعْرَابِيًّا بَالَ فِي الْمَسْجِدِ، فَتَارَ النَّاسُ إِلَيْهِ لِيَمْنَعُوهُ، فَقَالَ لَهُمْ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:  
دَعُوهُ، أَهْرِيقُوا عَلَى بَوْلِهِ ذُنُوبًا مِنْ مَاءٍ، أَوْ سَجَلًا مِنْ مَاءٍ، فَإِنَّمَا يُعِثُّمْ مُبَيِّنِينَ، وَلَكُمْ تَبَعُوا مُعَيِّرِينَ

❦ (امام ابن خزيمة رحمہ اللہ کہتے ہیں:)-- عتبہ بن عبد اللہ محمدی -- ابن مبارک -- یونس -- زہری -- عبید اللہ بن

عبد اللہ بن عتبہ -- حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

ایک دیہاتی مسجد میں پیشاب کرنے لگا تو لوگ اس کی طرف لپکے تاکہ اسے روکیں تو نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اسے کرنے  
دو اور اس پر پانی کا ایک ڈول بہا دینا (یہاں ایک لفظ کے بارے میں راوی کو شک ہے نبی اکرم ﷺ نے یہ بھی ارشاد فرمایا:) تم  
لوگوں کو آسانی فراہم کرنے کے لئے بھیجا گیا ہے تنگی کرنے کے لئے نہیں بھیجا گیا۔

**298 - سند حدیث:** نَا عَبْدُ الْجَبَّارِ بْنُ الْعَلَاءِ، نَا سُفْيَانُ قَالَ: حَفِظْتُهُ مِنَ الزُّهْرِيِّ قَالَ: أَخْبَرَنِي سَعِيدٌ، عَنْ

أَبِي هُرَيْرَةَ، ح وَحَدَّثَنَا الْفَضْلُ بْنُ يَعْقُوبَ بْنِ الْجَزْرِيِّ، نَا إِبْرَاهِيمَ يَعْنِي ابْنَ صَدَقَةَ قَالَ: نَا سُفْيَانُ وَهُوَ ابْنُ حُصَيْنٍ، عَنِ الرَّهْزَرِيِّ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيْبِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، ح وَحَدَّثَنَا الْمَخْزُومِيُّ نَا سُفْيَانُ، عَنِ الرَّهْزَرِيِّ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ هُرَيْرَةَ، فَذَكَرُوا الْحَدِيثَ، وَفِي حَدِيثِ سُفْيَانَ بْنِ حُصَيْنٍ قَالَ: مَتْنٌ حَدِيثٌ: إِنَّ فِي دِينِكُمْ يُسْرًا

\*\*\* (امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ کہتے ہیں:)--عبدالجبار بن علاء--سفیان زہری--سعید--حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ

(یہاں تحویل سند ہے) فضل بن یعقوب بن جزری--ابراہیم بن صدقہ--سفیان بن حصین--ابن شہاب زہری--سعید بن مسیب (کے حوالے سے روایت نقل کرتے ہیں:) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ (کے حوالے سے روایت نقل کرتے ہیں:)  
(یہاں تحویل سند ہے) مخزومی--سفیان--ابن شہاب زہری--سعید--حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ (کے حوالے سے روایت نقل کرتے ہیں:)

سفیان بن حصین کی روایت میں یہ الفاظ ہیں: ”بے شک تمہارے دین میں آسانی ہے۔“

## بَابُ اسْتِحْبَابِ نَضْحِ الْأَرْضِ مِنْ رَبَضِ الْكِلَابِ عَلَيْهَا

**باب 230:** جب کتا کسی زمین پر بیٹھ جائے تو اس جگہ پر پانی چھڑکنا مستحب ہے

**299 - سند حدیث:** نَا مُحَمَّدُ بْنُ عَزِيزٍ الْأَيْلِيُّ، أَنَّ سَلَامَةَ بْنَ رَوْحٍ حَدَّثَهُمْ، عَنْ عَقِيلٍ قَالَ: أَخْبَرَنِي مُحَمَّدُ بْنُ مُسْلِمٍ، أَنَّ عُيَيْدَ اللَّهِ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُتْبَةَ أَحْبَرَهُ، أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عَبَّاسٍ أَخْبَرَهُ، أَنَّ مَيْمُونَةَ زَوْجَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَخْبَرَتْهُ،

متن حدیث: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَصْبَحَ ذَاتَ يَوْمٍ وَهُوَ وَاجِمٌ يُنْكَرُ مَا يُرَى مِنْهُ، فَسَأَلَتْهُ عَمَّا أَنْكَرَتْ مِنْهُ، فَقَالَ لَهَا: وَعَدَنِي جِبْرِيلُ أَنْ يَلْقَانِي اللَّيْلَةَ، فَلَمْ أَرَهُ أَمَّا وَاللَّهِ مَا أَخْلَفَنِي قَالَتْ مَيْمُونَةُ: وَكَانَ فِي بَيْتِي جَرُورٌ كَلْبٌ تَحْتَ نَضْدِ لَنَا، فَأَخْرَجَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، ثُمَّ نَضَحَ مَكَانَهُ بِالْمَاءِ بِيَدِهِ، فَلَمَّا كَانَ اللَّيْلُ لَقِيَهُ جِبْرِيلُ، فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: وَعَدْتَنِي، ثُمَّ لَمْ أَرَكَ، فَقَالَ جِبْرِيلُ لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِنَّا لَا نَدْخُلُ بَيْتًا فِيهِ صُورَةٌ وَلَا كَلْبٌ

\*\*\* (امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ کہتے ہیں:)--محمد بن عزیزیلی--سلامہ بن روح--عقیل--محمد بن مسلم--عبید اللہ بن

حدیث 299 صحیح مسلم 'کتاب اللباس والزینة' باب لا تدخل الملائكة بيتا فيه كلب ولا صورة' رقم الحديث 4021 'صحیح ابن حبیب' کتاب الحظر والاباحة' باب قتل الحيوان' ذكر السبب الذي من اجله امر المصطفى صلى الله عليه وسلم' رقم الحديث 5727 'السنن الصغرى' كتاب الصيد والذبائح' امتناع الملائكة من دخول بيت فيه كلب' رقم الحديث 4232 'السنن الكبرى للنسائي' كتاب الصيد' امتناع الملائكة من دخول بيت فيه كلب' رقم الحديث 4658 'المعجم الكبير لطبراني' باب الماء' ما استندت ميمونة زوج النبي صلى الله عليه وسلم' ما روى ابن عباس' رقم الحديث



عبداللہ بن عقبہ۔۔۔ عبداللہ بن عباس (کے حوالے سے روایت نقل کرتے ہیں:) سیدہ میمونہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں:  
ایک دن صبح کے وقت نبی اکرم ﷺ کے چہرہ مبارک پر ناگواری کے آثار تھے میں نے اس چیز کے بارے میں دریافت کیا:  
جس کی وجہ سے آپ ﷺ کو ناگواری محسوس ہو رہی ہے تو نبی اکرم ﷺ نے سیدہ میمونہ رضی اللہ عنہا سے فرمایا: جبرائیل علیہ السلام مجھ سے  
وعدہ کیا تھا کہ دو گزشتہ رات مجھ سے ملاقات کریں گے لیکن میں نے انہیں نہیں دیکھا (یعنی وہ مجھ سے ملنے نہیں آئے) حالانکہ اللہ  
کی قسم! انہوں نے کبھی میرے ساتھ وعدہ تلاقی نہیں کی سیدہ میمونہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: میرے گھر میں ایک کتے کا بچہ تھا جو سامان  
کے نیچے موجود تھا نبی اکرم ﷺ نے اسے باہر نکال دیا پھر آپ ﷺ نے اپنے دست مبارک کے ذریعے اس جگہ پر پانی چھڑکا جب  
اگلی رات آئی تو حضرت جبرائیل علیہ السلام آپ ﷺ سے ملنے کے لیے آئے تو نبی اکرم ﷺ نے ان سے دریافت کیا: آپ ﷺ نے  
میرے ساتھ وعدہ کیا تھا لیکن میں نے آپ کو نہیں دیکھا تو حضرت جبرائیل علیہ السلام نے نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں عرض کی: ہم  
(فرشتے) ایسے گھر میں داخل نہیں ہوتے جس گھر میں تصویر یا کتا موجود ہو۔

### بَابُ الدَّلِيلِ عَلَى أَنَّ مُرُورَ الْكِلَابِ فِي الْمَسَاجِدِ لَا يُوجِبُ نَضْحًا وَلَا غَسْلًا

باب 231: اس بات کی دلیل کہ مسجد میں سے کتے کے گزرنے کی وجہ سے پانی چھڑکنا یا اس جگہ کو دھونا واجب نہیں ہوتا

300 - سند حدیث: نَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ مُنْقِدٍ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ الْخَوْلَانِيُّ، حَدَّثَنَا أَبُو بَنْ سُوَيْدٍ، أَخْبَرَنَا يُونُسُ بْنُ  
يَزِيدَ، أَخْبَرَنَا الزُّهْرِيُّ، حَدَّثَنِي حَمْزَةُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ قَالَ:

متن حدیث: كَانَ عُمَرُ يَقُولُ فِي الْمَسْجِدِ بِأَعْلَى صَوْتِهِ: اجْتَنِبُوا اللَّفْوَ فِي الْمَسْجِدِ

قَالَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ: كُنْتُ آيْتُ فِي الْمَسْجِدِ فِي عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَكُنْتُ قَتِي  
شَابًا عَزَبًا، وَكَانَتْ الْكِلَابُ تَبُولُ وَتَقْبِلُ، وَتَذِيرُ فِي الْمَسْجِدِ، وَلَمْ يَكُونُوا يَرُشُونَ شَيْئًا مِنْ ذَلِكَ  
تَوْضِيحُ مَصْنُفٍ: قَالَ أَبُو بَكْرٍ: يَعْنِي تَبُولُ خَارِجَ الْمَسْجِدِ، وَتَقْبِلُ وَتَذِيرُ فِي الْمَسْجِدِ بَعْدَ مَا بَالَتْ

❦ ❦ (امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ کہتے ہیں:۔۔۔ ابراہیم بن منقذ بن عبد اللہ خولانی۔۔۔ ایوب بن سوید۔۔۔ یونس بن یزید۔۔۔

زہری) کے حوالے سے روایت نقل کرتے ہیں:) حمزہ بن عبد اللہ بن عمر بیان کرتے ہیں:

حضرت عمر رضی اللہ عنہ مسجد میں بلند آواز میں یہ کہا کرتے تھے: مسجد میں لافچیزوں سے اجتناب کرو۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ کے زمانہ اقدس میں میں رات مسجد میں بسر کرتا تھا (اس وقت)  
میں کنوارا نوجوان تھا۔ (اس زمانے میں) کتے مسجد میں پیشاب کر دیا کرتے تھے وہ مسجد میں آیا جایا کرتے تھے اور لوگ اس پر پانی  
وغیرہ نہیں چھڑکا کرتے تھے۔

امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں: اس سے مراد یہ ہے کہ وہ کتے مسجد کے باہر پیشاب کرتے تھے اور کرنے کے بعد مسجد میں  
آیا جایا کرتے تھے۔

# کتاب الصلوة

(نماز کے بارے میں روایات)

المُخْتَصَرُ مِنَ الْمُخْتَصَرِ مِنَ الْمُسْنَدِ الصَّحِيحِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

عَلَى الشَّرْطِ الَّذِي اشْتَرَطْنَا فِي كِتَابِ الطَّهَارَةِ

یہ نثر اکرم ﷺ سے منقول مستند روایات (کے مجموعہ) مسند کے مختصر کا اختصار ہے جو اس شرط کے مطابق ہے جو ہم نے "کتاب الطہارۃ" میں بیان کی ہے

بَابُ بَدْءِ فَرَضِ الصَّلَوَاتِ الْخَمْسِ

باب 1: پانچ نمازوں کی فرضیت کا آغاز

301 - سند حدیث: نَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ بُنْدَارٌ، نَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ، وَابْنُ أَبِي عَدِيٍّ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي

عَرُوبَةَ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ، عَنْ مَالِكِ بْنِ صَفْصَعَةَ رَجُلٍ مِنْ قَوْمِهِ،

۱۔ یہ حدیث بنیادی طور پر دائرہ معراج پر مشتمل ہے جسے نبی اکرم ﷺ کے صحابی حضرت انس بن مالک جیو نے ایک دوسرے صحابی حضرت مالک بن صفصعہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے نقل کیا ہے۔ اس حدیث کے مضامین اور اس سے ثابت ہونے والے فوائد بے شمار ہیں، لیکن ہم یہاں صرف ایک پہلو کا ذکر کریں گے۔ ہمارے زمانے میں اکثر لوگ یہ کہتے ہوئے نظر آتے ہیں جو شخص اس دنیا سے رخصت ہو چکا ہو وہ دنیا میں موجود افراد کی کوئی مدد نہیں کر سکتا۔ اور جو شخص یہ عقیدہ رکھے کہ دنیا سے رخصت ہو جانے والے کوئی بھی فرد دنیا میں رہنے والے کسی شخص کی مدد کر سکتا ہے تو یہ عقیدہ شرک ہوگا۔

بعض لوگ ہم سے بھی یہ سوال کرتے ہیں ہمارا ان سے پہلا سوال یہ ہوتا ہے: دنیاوی فائدہ زیادہ بہتر ہوتا ہے یا دینی فائدہ؟ اس کا لازمی جواب یہی ہے دینی فائدہ زیادہ بہتر ہوتا ہے۔ ہم اگلا سوال یہ کرتے ہیں: نماز کب اور کیسے فرض ہوئی؟

ہر شخص یہ بات جانتا ہے کہ نماز معراج کی رات فرض ہوئی تھی اور ابتداء میں اللہ تعالیٰ نے 50 نمازیں فرض کی تھیں۔ نبی اکرم ﷺ 50 نمازوں کی فرضیت کا یہ حکم لے کر واپس تشریف لے آئے تھے۔ واپسی کے سفر میں آپ کی ملاقات چھٹے آسمان پر حضرت موسیٰ رضی اللہ عنہ سے ہوئی اور حضرت موسیٰ رضی اللہ عنہ کی ترغیب پر نبی اکرم ﷺ اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں چند مرتبہ واپس گئے اور نمازوں کی تخفیف کا حکم لے کر حضرت موسیٰ کی طرف آتے رہے۔ آخر کار 50 نمازوں کی فرضیت کا حکم 5 نمازوں کی فرضیت کے حکم میں تبدیل ہو گیا۔

سوال یہ ہے حضرت موسیٰ رضی اللہ عنہ نے نبی اکرم ﷺ کو یہ مشورہ دے کر ہماری یعنی دنیا میں موجود زندہ مسلمانوں کی مدد کی؟

اور جب انہوں نے یہ مشورہ دیا اس وقت وہ دنیا میں زندہ تھے یا دنیا سے رخصت ہو چکے تھے؟

آپ یہ کہہ سکتے ہیں حضرت موسیٰ رضی اللہ عنہ نے نبی اکرم ﷺ سے یہ کہا تھا کہ وہ اللہ تعالیٰ سے یہ درخواست کریں کہ اللہ تعالیٰ نمازوں کے حکم میں تخفیف کرے۔

حضرت موسیٰ رضی اللہ عنہ نے خود تخفیف کا حکم جاری نہیں کیا تھا۔ ہم اس کے جواب میں یہ گزارش کریں گے کہ جب اللہ تعالیٰ نے (باقی حاشیہ اگلے صفحہ پر)

متن حدیث: اَنَّ نَبِيَّ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: بَيْنَمَا أَنَا عِنْدَ الْبَيْتِ بَيْنَ النَّائِمِ وَالْيَقْظَانِ إِذْ سَمِعْتُ قَائِلًا يَقُولُ: خُذْ بَيْنَ الثَّلَاثَةِ، فَأُوتِيتُ بِطَسْتٍ مِنْ ذَهَبٍ فِيهَا مِنْ مَاءٍ زَمْزَمَ. قَالَ: فَشَرَحَ صَدْرِي إِلَى كَذَا وَكَذَا - قَالَ قَتَادَةُ: قُلْتُ: مَا يَعْنِي بِهِ؟ قَالَ: إِلَى اسْفَلِ بَطْنِهِ - فَاسْتُخْرِجَ قَلْبِي، فَغَسِلَ بِمَاءِ زَمْزَمَ، ثُمَّ أُعِيدَ مَكَانَهُ ثُمَّ حُشِيَ إِيمَانًا وَحِكْمَةً، ثُمَّ أُوتِيتُ بِذَابِيَةِ أَبْيَضَ يُقَالُ لَهُ الْبَرَأَى فَوْقَ الْحِمَارِ وَدُونَ الْبَغْلِ، يَقَعُ خُطَاهُ أَقْصَى طَرَفِهِ، فَحَمِلْتُ عَلَيْهِ ثُمَّ انْطَلَقْتُ حَتَّى آتَيْنَا السَّمَاءَ الدُّنْيَا، وَاسْتَفْتَحَ جِبْرِيلُ، فَقِيلَ: مِنْ هَذَا؟ قَالَ جِبْرِيلُ قِيلَ: مَنْ مَعَكَ؟ قَالَ: مُحَمَّدٌ، قِيلَ: وَبِعْتِ إِلَيْهِ؟ قَالَ: نَعَمْ، فَفُتِحَ لَنَا قَالَ: مَرْحَبًا بِهِ وَلِنَعْمَ الْمَجِيءُ، فَاتَيْتُ عَلَى آدَمَ، فَقُلْتُ: يَا جِبْرِيلُ مَنْ هَذَا؟ قَالَ: هَذَا أَبُوكَ آدَمَ، فَسَلَّمْتُ عَلَيْهِ، فَقَالَ: مَرْحَبًا يَا ابْنَ الصَّالِحِ وَالنَّبِيِّ الصَّالِحِ. قَالَ: ثُمَّ انْطَلَقْنَا حَتَّى آتَيْنَا إِلَى السَّمَاءِ الثَّانِيَةِ فَاسْتَفْتَحَ جِبْرِيلُ قِيلَ: مَنْ هَذَا؟ قَالَ: جِبْرِيلُ، قِيلَ: وَمَنْ مَعَكَ؟ قَالَ: مُحَمَّدٌ، قِيلَ: وَقَدْ بُعِتَ إِلَيْهِ؟ قَالَ: نَعَمْ، فَفُتِحَ لَنَا قَالَ: مَرْحَبًا بِهِ وَلِنَعْمَ الْمَجِيءُ جَاءَ، فَاتَيْتُ عَلَى يَحْيَى، وَغَسِي فَقُلْتُ: يَا جِبْرِيلُ مَنْ هَذَا؟ قَالَ: يَحْيَى، وَغَسِي - قَالَ سَعِيدٌ: إِنِّي خَشِيتُ أَنَّ قَالَ فِي حَدِيثِهِ: ابْنِي الْخَالَةِ - فَسَلَّمْتُ عَلَيْهِمَا فَقَالَ: مَرْحَبًا يَا أَخَ الصَّالِحِ وَالنَّبِيِّ الصَّالِحِ. قَالَ: ثُمَّ انْطَلَقْنَا حَتَّى اتَّهَيْنَا إِلَى السَّمَاءِ الثَّالِيَةِ، فَاسْتَفْتَحَ جِبْرِيلُ قِيلَ: مَنْ هَذَا؟ قَالَ: جِبْرِيلُ، قِيلَ: وَمَنْ مَعَكَ؟ قَالَ: مُحَمَّدٌ، قَالَ: وَقَدْ بُعِتَ إِلَيْهِ؟ قَالَ: نَعَمْ قَالَ: فَفُتِحَ لَنَا، وَقَالَ: مَرْحَبًا بِهِ وَلِنَعْمَ الْمَجِيءُ جَاءَ قَالَ: فَاتَيْتُ عَلَى يُوسُفَ، فَسَلَّمْتُ عَلَيْهِ، فَقَالَ: مَرْحَبًا يَا نَبِيَّ الصَّالِحِ وَالْأَخَ الصَّالِحِ، ثُمَّ انْطَلَقْنَا إِلَى السَّمَاءِ الرَّابِعَةِ، فَكَانَ نَحْوُ مَنْ كَلَامِ جِبْرِيلَ وَكَلَامِهِمْ، فَاتَيْتُ عَلَى إِدْرِيسَ فَسَلَّمْتُ عَلَيْهِ، فَقَالَ: مَرْحَبًا يَا أَخَ الصَّالِحِ وَالنَّبِيِّ الصَّالِحِ، ثُمَّ انْتَهَيْنَا إِلَى السَّمَاءِ الْخَامِسَةِ، فَاتَيْتُ عَلَى هَارُونَ فَسَلَّمْتُ عَلَيْهِ، فَقَالَ: مَرْحَبًا يَا أَخَ الصَّالِحِ وَالنَّبِيِّ الصَّالِحِ، ثُمَّ انْطَلَقْنَا إِلَى السَّمَاءِ السَّادِسَةِ، فَاتَيْتُ عَلَى مُوسَى صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِمْ أَجْمَعِينَ فَسَلَّمْتُ عَلَيْهِ، فَقَالَ مَرْحَبًا

(بقیہ حاشیہ) 50 نمازوں کی فرضیت کا حکم دیا اور حضرت موسیٰ علیہ السلام نے اس میں تخفیف کروانے کا مشورہ دیا تو کیا یہ اللہ تعالیٰ کے حکم کی قدرت اس کے علم اس کی کبریائی اور اس کی عظمت کے خلاف تھا؟ کوئی بھی شخص یہ نہیں کہہ سکتا بلکہ ہر شخص یہی کہے گا: حضرت موسیٰ علیہ السلام نے ہماری، سانی کے لئے نبی اکرم ﷺ کو یہ ترغیب دی تھی اور حضرت موسیٰ علیہ السلام کی یہ ترغیب بھی اللہ تعالیٰ کی مشیت کے مطابق تھی۔ اس سے کم از کم یہ بات ثابت ہو جاتی ہے کہ جو شخص دنیا سے رخصت ہو چکا ہو وہ کسی نہ کسی حواس سے دنیا میں موجود شخص کے کام آ سکتا ہے اور نمازوں میں تخفیف دینی فائدے کے ساتھ دنیاوی فائدہ بھی ہے۔ کیونکہ اگر ایک شخص پچاس نمازیں روزانہ ادا کرے تو اس کے دنیاوی معاملات متاثر ہونے کا قوی امکان موجود ہے۔

حدیث 301 صحیح البخاری، کتاب بدء الخلق، باب ذکر الملائكة رقم الحدیث: 3050 صحیح مسلم، کتاب الایمان، باب الاسراء رسول الله صلى الله عليه وسلم الى السماوات رقم الحدیث: 264 الجامع للترمذی، ابواب تفسیر القرآن عن رسول الله صلى الله عليه وسلم، باب ومن سورة الم نشرح رقم الحدیث: 3353 السنن الصغری، کتاب الصلاة، فرض الصلاة، وذكر اختلاف الناقلين في اسناد حديث انس بن رقم الحدیث: 446 السنن الکبریٰ لیسانی، کتاب الصلاة، فرض الصلاة رقم الحدیث: 304 مسند احمد بن حنبل، مسند الشاميين، حدیث مالك بن صعصعة عن النبي صلى الله عليه وسلم رقم الحدیث: 17526

بِالْآخِ الصَّالِحِ وَالنَّبِيِّ الصَّالِحِ، فَلَمَّا جَاوَزْتُ بَنِي قَالٍ: ثُمَّ رَجَعْتُ إِلَى سِدْرَةِ الْمُنْتَهَى، فَحَدَّثْتُ نَبِيَّ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّ نَبَقَهَا مِثْلُ قِلَالٍ هَجَرَ وَوَرَقَهَا مِثْلُ آذَانِ الْفِيلَةِ، وَحَدَّثْتُ نَبِيَّ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ رَأَى أَرْبَعَةَ أَنْهَارٍ يَخْرُجُ مِنْ أَصْلِهَا نَهْرَانِ ظَاهِرَانِ وَنَهْرَانِ بَاطِنَانِ، فَقُلْتُ: يَا جِبْرِيلُ مَا هَذِهِ الْأَنْهَارُ؟ قَالَ: أَمَّا النَّهْرَانِ الْبَاطِنَانِ، فَنَهْرَانِ فِي الْجَنَّةِ، وَأَمَّا الظَّاهِرَانِ: قَالِيلٌ وَالْفُرَاتُ، ثُمَّ رَفَعَ لَنَا الْبَيْتَ الْمَعْمُورُ، قُلْتُ: يَا جِبْرِيلُ مَا هَذَا؟ قَالَ: هَذَا الْبَيْتُ الْمَعْمُورُ يَدْخُلُهُ كُلُّ يَوْمٍ سَبْعُونَ أَلْفَ مَلِكٍ إِذَا خَرَجُوا مِنْهَا لَمْ يَعُودُوا فِيهِ إِخْرَ مَا عَلَيْهِمْ قَالَ: ثُمَّ أُوتِيتُ بِإِنَاءٍ مِنْ أَحَدُهُمَا خَمْرٌ، وَالْآخَرُ لَبَنٌ يُغَرَّضَانِ عَلَيَّ، فَاخْتَرْتُ اللَّبَنَ، فَقِيلَ: أَصَبْتَ أَصَابَ اللَّهِ بِكَ أَمَّتْكَ عَلَى الْفِطْرَةِ، فَفَرَضْتُ عَلَى كُلِّ يَوْمٍ خَمْسُونَ صَلَاةً فَأَقْبَلْتُ بِهِنَّ حَتَّى أَتَيْتُ عَلَى مُوسَى فَقَالَ: بِمَا أُمِرْتُ؟ قُلْتُ: بِخَمْسِينَ صَلَاةً كُلَّ يَوْمٍ قَالَ: إِنَّ أَمَّتْكَ لَا تُطِيقُ ذَلِكَ إِنِّي قَدْ بَلَوْتُ بَنِي إِسْرَائِيلَ قَبْلَكَ، وَعَالَجْتُ بَنِي إِسْرَائِيلَ أَشَدَّ الْمُعَالَجَةِ فَارْجِعْ إِلَى رَبِّكَ، فَسَلُهُ التَّخْفِيفَ لِأَمَّتْكَ فَرَجَعْتُ، فَخَفَّفَ عَنِّي خَمْسًا فَمَا زِلْتُ أَخْتَلِفُ بَيْنَ رَبِّي وَبَيْنَ مُوسَى يَحُطُّ عَنِّي وَيَقُولُ لِي مِثْلَ مَقَالَتِهِ حَتَّى رَجَعْتُ بِخَمْسِ صَلَوَاتٍ كُلَّ يَوْمٍ قَالَ: إِنَّ أَمَّتْكَ لَا تُطِيقُ ذَلِكَ قَدْ بَلَوْتُ النَّاسَ قَبْلَكَ وَعَالَجْتُ بَنِي إِسْرَائِيلَ أَشَدَّ الْمُعَالَجَةِ، فَارْجِعْ إِلَى رَبِّكَ فَسَلُهُ التَّخْفِيفَ لِأَمَّتْكَ. قَالَ: لَقَدْ اخْتَلَفْتُ إِلَى رَبِّي حَتَّى اسْتَحْيَيْتُ لِكِنِّي أَرْضَى وَأُسَلِّمُ، فَنُودِيَ إِنِّي قَدْ أَجَزْتُ أَوْ أَمْضَيْتُ فَرِيضَتِي وَخَفَّفْتُ عَنْ عِبَادِي وَجَعَلْتُ بِكُلِّ حَسَنَةٍ عَشْرَ أَثْمَالِهَا

❦ (امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ کہتے ہیں:)-- محمد بن بشار بن دار-- محمد بن جعفر اور ابن ابی عمیر-- سعید بن ابی عمروہ-- قندہ -- حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ (کے حوالے سے روایت نقل کرتے ہیں: ) حضرت مالک بن صعصعہ رضی اللہ عنہ، نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

”ایک مرتبہ میں بیت اللہ کے قریب نیند اور بیداری کی درمیانی کیفیت میں تھا اسی دوران میں نے ایک شخص کو یہ کہتے ہوئے سنا: تین کے درمیان والے کو لے لو پھر ایک سونے کا بنا ہوا طشت لایا گیا جس میں آب زم زم موجود تھا پھر میرے سینے کو یہاں تک کشادہ کر دیا گیا۔

قندہ کہتے ہیں: میں نے دریافت کیا: اس سے مراد کیا ہے تو انہوں نے بتایا: پیٹ کے نیچے تک (نبی اکرم ﷺ فرماتے ہیں) پھر میرے دل کو نکالا گیا اور اسے آب زم زم کے ذریعے دھویا گیا پھر اسے اس کی جگہ پر رکھ دیا گیا اور اسے ایمان اور حکمت کے ساتھ بھر دیا گیا پھر سفید رنگ کا ایک جانور لایا گیا جس کا نام ”براق“ تھا وہ گدھے سے کچھ بڑا تھا اور نچر سے کچھ چھوٹا تھا جہاں تک نگاہ جاتی تھی وہاں تک اس کا ایک قدم ہوتا تھا مجھے اس پر سوار کیا گیا۔

پھر میں روانہ ہوا یہاں تک آسمان دنیا کے پاس ہم آگئے جبرائیل علیہ السلام نے دروازہ کھولنے کے لیے کہا تو دریافت کیا گیا کون ہیں؟ تو انہوں نے جواب دیا: جبرائیل علیہ السلام دریافت کیا گیا: آپ کے ساتھ کون ہیں؟ تو انہوں نے جواب دیا حضرت محمد ﷺ۔

دریافت کیا گیا۔ انہیں بلوایا گیا انہوں نے جواب دیا: جی ہاں! تو ہمارے لئے دروازہ کھول دیا گیا اس نے کہا: خوش آمدید ہے اور یہ آنے والے کتنے اچھے ہیں پھر میں حضرت آدم علیہ السلام کے پاس آیا میں نے دریافت کیا: اے جبرائیل! یہ کون ہیں؟ تو انہوں نے بتایا یہ آپ ﷺ کے جد امجد ہیں میں نے انہیں سلام کیا تو وہ بولے: نیک بیٹے اور نیک نبی کو خوش آمدید! نبی اکرم ﷺ فرماتے ہیں پھر ہم روانہ ہوئے یہاں تک کہ ہم دوسرے آسمان کے پاس آگئے جبرائیل علیہ السلام نے دروازہ کھولنے کے لیے کہا تو دریافت کیا گیا: آپ کے ساتھ کون ہے؟ انہوں نے جواب دیا: حضرت محمد ﷺ۔ دریافت کیا گیا: انہیں بلوایا گیا ہے؟ انہوں نے جواب دیا: جی ہاں! تو ہمارے لئے دروازہ کھول دیا گیا۔ اس (دروازہ کھولنے والے نے) کہا انہیں خوش آمدید! یہ آنے والے کتنے اچھے ہیں پھر میں حضرت یحییٰ علیہ السلام اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے پاس آیا میں نے دریافت کیا: اے جبرائیل! یہ دونوں کون صاحبان ہیں؟ تو انہوں نے جواب دیا: حضرت یحییٰ علیہ السلام اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام۔

سعید نامی راوی کہتے ہیں: میرا خیال ہے روایت میں یہ الفاظ ہیں: یہ دونوں خالہ زاد بھائی تھے میں نے ان دونوں کو سلام کیا تو ان دونوں نے فرمایا: نیک بھائی اور نیک نبی کو خوش آمدید!

نبی اکرم ﷺ فرماتے ہیں پھر ہم روانہ ہوئے یہاں تک کہ ہم تیسرے آسمان کے پاس آئے جبرائیل علیہ السلام نے دروازہ کھولنے کے لیے کہا تو دریافت کیا گیا: کون ہے؟ انہوں نے جواب دیا: جبرائیل۔ دریافت کیا گیا: آپ کے ساتھ کون ہے؟ تو انہوں نے جواب دیا: حضرت محمد ﷺ۔ دریافت کیا گیا: انہیں بلوایا گیا ہے۔ جبرائیل علیہ السلام نے جواب دیا: جی ہاں! نبی اکرم ﷺ فرماتے ہیں ہمارے لئے دروازہ کھول دیا گیا اور اس شخص نے یہ کہا: یہ خوش آمدید ہے یہ کتنے اچھے آنے والے ہیں۔ نبی اکرم ﷺ فرماتے ہیں میں حضرت یوسف علیہ السلام کے پاس آیا میں نے انہیں سلام کیا تو انہوں نے کہا: نیک نبی اور نیک بھائی کو خوش آمدید۔

پھر یہ دونوں روانہ ہو کر چوتھے آسمان پر آئے وہاں بھی حضرت جبرائیل علیہ السلام اور فرشتوں کے درمیان یہی مکالمہ ہوا (نبی اکرم ﷺ فرماتے ہیں) میں حضرت ادریس علیہ السلام کے پاس گیا میں نے انہیں سلام کیا تو انہوں نے کہا: نیک بھائی اور نیک نبی کو خوش آمدید! پھر ہم پانچویں آسمان کے پاس آئے وہاں میں حضرت ہارون علیہ السلام کے پاس آیا میں نے انہیں سلام کیا تو انہوں نے کہا: نیک بھائی اور نیک نبی کو خوش آمدید!

پھر ہم روانہ ہوئے یہاں تک کہ چھٹے آسمان پر آئے تو میں نے حضرت موسیٰ علیہ السلام کے پاس آکر انہیں سلام کیا تو انہوں نے کہا: نیک بھائی اور نیک نبی کو خوش آمدید! جب میں ان سے آگے گزرنے لگا تو وہ رو پڑے۔ نبی اکرم ﷺ فرماتے ہیں: پھر میں سدرۃ المنتہی کے پاس واپس آیا۔

(راوی کہتے ہیں:) اللہ کے نبی ﷺ نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے: سدرۃ المنتہی کے پھل ہجر (نامی جگہ کے بنے ہوئے) گھڑوں کی مانند تھے اور اس کے پتے ہاتھی کے کانوں کی طرح تھے۔ اللہ کے نبی ﷺ نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے وہاں آپ ﷺ نے چار نہریں دیکھیں جو اس درخت کی جڑ سے نکل رہی تھیں دو نہریں ظاہری تھیں اور دو باطنی تھیں میں نے یہ دریافت کیا: اے جبرائیل! یہ کون سی نہریں ہیں؟ انہوں نے بتایا: جہاں تک باطنی نہروں کا تعلق ہے تو یہ دو جنت میں ہیں اور جہاں تک ظاہری نہروں



کا تعلق ہے تو یہ نیل اور فرات ہیں۔ (نبی اکرم ﷺ فرماتے ہیں) پھر ہمارے سامنے بیت المعمور آیا میں نے دریافت کیا: اے جبرائیل یہ کیا ہے؟ انہوں نے بتایا: یہ ”بیت المعمور ہے“ روزانہ اس میں ستر ہزار فرشتے داخل ہوتے ہیں جب وہ اس میں سے نکل جاتے ہیں تو پھر دوبارہ انہیں کبھی اس میں داخلے کا موقع نہیں ملے گا۔

نبی اکرم ﷺ فرماتے ہیں پھر میرے سامنے دو برتن لائے گئے جن میں سے ایک میں شراب تھی اور دوسرے میں دودھ تھا وہ دونوں میرے سامنے پیش کئے گئے تو میں نے دودھ کو اختیار کر لیا تو یہ بات بیان کی گئی کہ آپ ﷺ نے درست فیصلہ کیا ہے اللہ تعالیٰ آپ ﷺ کی امت کو فطرت پر کا مزن رکھے گا (نبی اکرم ﷺ فرماتے ہیں) مجھ پر روزانہ پچاس نمازیں فرض کی گئیں میں انہیں لے کر آیا جب میں حضرت موسیٰ علیہ السلام کے پاس آیا تو انہوں نے دریافت کیا: آپ ﷺ کو کس بات کا حکم دیا گیا ہے؟ میں نے جواب دیا: روزانہ پچاس نمازوں کا۔ انہوں نے فرمایا: آپ ﷺ کی امت اس کی طاقت نہیں رکھے گی میں آپ ﷺ سے پہلے بنی اسرائیل کو آزمایا چکا ہوں اور میں نے بنی اسرائیل کو اچھی طرح پرکھ لیا ہے آپ ﷺ اپنے پروردگار کی بارگاہ میں واپس جائیں اور اس سے اپنی امت کے لیے تخفیف کی درخواست کریں۔ میں واپس آیا تو اللہ تعالیٰ نے پانچ نمازیں کم کر دیں اسی طرح میں اپنے پروردگار اور حضرت موسیٰ علیہ السلام کی طرف آتا جاتا رہا اور پروردگار کی کرتار ہا اور حضرت موسیٰ علیہ السلام اپنی بات دوبارہ کہتے رہے یہاں تک کہ میں روزانہ پانچ نمازوں کا حکم لے کر واپس آیا تو حضرت موسیٰ علیہ السلام نے کہا: آپ ﷺ کی امت اس کی بھی طاقت نہیں رکھے گی میں آپ ﷺ سے پہلے لوگوں کو آزمایا چکا ہوں اور بنی اسرائیل کو اچھی طرح پرکھ چکا ہوں آپ ﷺ اپنے پروردگار کے پاس واپس جائیے اور اپنی امت کے لیے تخفیف کی درخواست کیجئے۔ نبی اکرم ﷺ فرماتے ہیں: میں کئی مرتبہ اپنے پروردگار کی طرف واپس گیا۔ اس لئے مجھے شرم آنے لگی تو میں اس بات سے راضی ہوں اور اسے تسلیم کرتا ہوں تو یہ دعا کی گئی: میں نے اپنے فرض کو لازم قرار دے دیا ہے اور اپنے بندوں پر تخفیف بھی کر دی ہے اور میں ہر نیکی کا بدلہ دس گنا دوں گا۔

**302 - سند حدیث:** نَا مُحَمَّدُ بْنُ بَحِيٍّ، نَا عَفَّانُ بْنُ مُسْلِمٍ، نَا هَمَّامُ بْنُ يَحْيَى الْعَوَظِيُّ، ثُمَّ الْمُحَمَّلِيُّ قَالَ:

سَمِعْتُ قَتَادَةَ يُحَدِّثُ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ، أَنَّ مَالِكَ بْنَ صَعَصَعَةَ حَدَّثَهُمْ،

مَتْنُ حَدِيثٍ: أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَدَّثَهُمْ عَنْ لَيْلَةِ أُسْرَى بِهِ، فَذَكَرَ الْحَدِيثَ بِطَوِيلِهِ.

تَوْضِيحُ مَصْنَفٍ: وَقَالَ قَتَادَةُ: فَقُلْتُ لِلْجَارُودِ وَهُوَ إِلَى جَنْبِي: مَا يَعْْنِي بِهِ؟ قَالَ: مِنْ ثَغْرَةٍ نَحَرِهِ إِلَى شَعْرَتِهِ،

وَقَدْ سَمِعْتُهُ يَقُولُ: مَنْ قُصِّبَ إِلَى شَعْرَتِهِ فَذَكَرَ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى الْحَدِيثَ بِطَوِيلِهِ.

تَوْضِيحُ رَوَايَتٍ قَالَ أَبُو بَكْرٍ: هَذِهِ اللَّفْظَةُ دَالَّةٌ عَلَى أَنَّ قَوْلَ قَتَادَةَ فِي خَيْرِ سَعِيدٍ، فَقُلْتُ لَهُ: لَمْ يُرْذِ بِهِ.

فَقُلْتُ لِأَنَسٍ إِنَّمَا أَرَادَ فَقُلْتُ لِلْجَارُودِ

\*\*\* (امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ کہتے ہیں:) -- محمد بن یحییٰ -- عفان بن مسلم -- ہمام بن یحییٰ عوزی -- قنودہ -- حضرت

انس بن مالک رحمہ اللہ حضرت مالک بن صعصعہ رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں:

نبی اکرم ﷺ نے انہیں اس رات کے بارے میں بتایا: جس میں آپ ﷺ کو معراج کروائی گئی تھی (اس کے بعد راوی نے

طویل حدیث ذکر کی ہے)

قتادہ کہتے ہیں: میں نے جارود سے دریافت کیا: وہ اس وقت میرے پہلو میں موجود تھے اس سے مراد کیا ہے تو انہوں نے جواب دیا: گلے کے نیچے والے حصے میں منہلی سے لے کر ناف کے نیچے تک میں نے انہیں یہ بھی بیان کرتے ہوئے سنا: سینے کے بالوں سے لے کر ناف کے نیچے تک۔

پھر محمد بن یحییٰ نے طویل حدیث ذکر کی ہے۔

امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں: یہ الفاظ اس بات پر دلالت کرتے ہیں سعید نامی راوی کی نقل کردہ روایت میں قتادہ کا یہ کہنا ”میں نے ان سے دریافت کیا:“ اس سے مراد یہ نہیں ہے: میں نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے کہا: بلکہ اس سے مراد یہ ہے کہ میں نے جارود سے دریافت کیا:

بَابُ ذِكْرِ فَرَضِ الصَّلَوَاتِ الْخَمْسِ مِنْ عَدَدِ الرَّكْعَةِ

بِلَفْظِ خَبَرٍ مُجْمَلٍ غَيْرِ مُفَسَّرٍ، بِلَفْظِ عَامٍ مُرَادُهُ خَاصٌّ

باب 2: پانچ نمازوں کی فرض رکعات کی تعداد کا تذکرہ

جو ”مجممل“ الفاظ والی روایت کے ذریعے ثابت ہے جو ”مفسر“ نہیں ہے جس کے الفاظ عام ہیں لیکن مراد مخصوص ہے

303- سند حدیث: اَنَا عَبْدُ الْجَبَّارِ بْنُ الْعَلَاءِ الْعَطَّارُ، نَافِئَانُ قَالَ: سَمِعْتُ الزُّهْرِيَّ يَقُولُ: أَخْبَرَنِي عُرْوَةُ

بْنُ الزُّبَيْرِ أَنَّهُ سَمِعَ عَائِشَةَ تَقُولُ:

مَتْنُ حَدِيثٍ: إِنَّ الصَّلَاةَ أَوَّلَ مَا افْتَرَضَتْ رَكْعَتَيْنِ فَأَقْرَبَتْ صَلَاةَ السَّفَرِ، وَأَيَّمْتُ صَلَاةَ الْحَضَرِ فَقُلْتُ لِعُرْوَةَ فَمَا لَهَا كَانَتْ تُتِمُّ؟ فَقَالَ: إِنَّهَا تَأَوَّلَتْ مَا تَأَوَّلَ عُثْمَانُ

نَابِهَ سَعِيدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْمَخْزُومِيُّ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، بِمِثْلِهِ غَيْرُ أَنَّهُ قَالَ فِي كُتْلَاهَا: عَنْ

❦❦ (امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ کہتے ہیں:)-- عبد الجبار بن علاء العطار-- سفیان-- زہری-- عروہ بن زبیر (کے حوالے

سے روایت نقل کرتے ہیں: سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں:

ابتداء میں دو رکعات فرض کی گئی تھیں پھر سفر کی حالت میں اسے برقرار رکھا گیا اور حضر کی حالت میں اسے مکمل کر دیا گیا۔

(راوی کہتے ہیں:) میں نے عروہ سے دریافت کیا: پھر کیا وجہ ہے؟ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا خود (مکہ آ کر) مکمل نماز ادا کرتی تھیں تو

حدیث 303، صحیح البخاری، کتاب الجمعة، ابواب تقصير الصلاة، باب يقصر اذا خرج من موضعه، رقم الحديث

1054، صحیح مسلم، کتاب صلاة المسافرين وقصرها، باب صلاة المسافرين وقصرها، رقم الحديث 1142، سنن الدارمی،

کتاب الصلاة، باب قصر الصلاة في السفر، رقم الحديث 1525، السنن الصغرى، کتاب الصلاة، باب كيف فرصت الصلاة،

رقم الحديث 452، مشكل الآثار للطحاوي، باب بيان مشكل ما اختلف فيه اهل العلم من اباحة التيمم، رقم الحديث

3614، مسند اسحاق بن راهويه، ما يروى عن عروة بن الزبير، رقم الحديث 507

عروہ نے بتایا: وہ وہی تاویل کرتی تھیں جو تاویل حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کرتے تھے۔

امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں: سعید بن عبد الرحمن مخزومی نے یہ روایت ہمیں سنائی ہے وہ کہتے ہیں: سفیان نے اسی کی مانند حدیث ہمیں بیان کی ہے تاہم انہوں نے اس کی پوری سند میں لفظ ”عن“ استعمال کیا ہے۔

**304- سند حدیث:** نَا بَشْرُ بْنُ مُعَاذٍ الْعَقْدِيُّ، حَدَّثَنَا أَبُو عَوَّالَةَ، عَنْ بُكَيْرِ بْنِ الْأَخْنَسِ، عَنْ مُجَاهِدٍ، عَنِ

ابن عباس

متن حدیث: قَالَ: فَرَضَ اللَّهُ الصَّلَاةَ عَلَى لِسَانِ نَبِيِّكُمْ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْحَضَرِ أَرْبَعًا، وَفِي السَّفَرِ رَكْعَتَيْنِ، وَفِي الْخَوْفِ رَكْعَةً

❦❦ (امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ کہتے ہیں:)-- بشر بن معاذ عقدی-- ابو عوانہ-- بکیر بن اخنس-- مجاہد (کے حوالے سے روایت نقل کرتے ہیں: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

”اللہ تعالیٰ نے تمہارے نبی کی زبانی حضر کی حالت میں چار رکعات اور سفر کی حالت میں دو رکعات اور خوف کی حالت میں ایک رکعت فرض کی ہے۔“

### بَابُ ذِكْرِ الْخَبَرِ الْمُفَسِّرِ لِلْفُظَّةِ الْمُجْمَلَةِ الَّتِي ذَكَرْتُهَا

وَالدَّلِيلُ عَلَى أَنَّ قَوْلَهَا: إِنَّ الصَّلَاةَ أَوَّلُ مَا افْتَرَضَتْ رَكْعَتَانِ أَرَادَتْ بِمَعْصِ الصَّلَاةِ دُونَ جَمِيعِهَا أَرَادَتْ الصَّلَوَاتِ الْأَرْبَعَةَ دُونَ الْمَغْرِبِ، وَكَذَلِكَ أَرَادَتْ، ثُمَّ زِيدَ فِي صَلَاةِ الْحَضَرِ ثَلَاثُ صَلَوَاتٍ خَلَا الْفَجْرُ وَالْمَغْرِبُ، وَالدَّلِيلُ عَلَى أَنَّ قَوْلَ ابْنِ عَبَّاسٍ فَرَضَ اللَّهُ الصَّلَاةَ عَلَى لِسَانِ نَبِيِّكُمْ فِي الْحَضَرِ أَرْبَعًا، إِنَّمَا أَرَادَ خَلَا الْفَجْرُ وَالْمَغْرِبُ، وَكَذَلِكَ أَرَادُوا فِي السَّفَرِ رَكْعَتَيْنِ خَلَا الْمَغْرِبُ، وَهَذَا مِنَ الْجِنْسِ الَّذِي نَقُولُ فِي كُتُبِنَا مَنْ أَلْفَظِ الْعَامِ الَّتِي يُرَادُ بِهَا الْخَاصُّ

حدیث 304. صحیح مسلم: کتاب صلاة المسافرين وقصرها، باب صلاة المسافرين وقصرها، رقم الحديث 1144 سنن ابی داؤد: کتاب الصلاة، تفريع صلاة السفر، باب من قال: يصلي بكل طائفة ركعة ولا يقضون، رقم الحديث: 1069 سنن ابن ماجه: کتاب اقامة الصلاة، باب تقصير الصلاة في السفر، رقم الحديث: 1064 صحیح ابن حبان: باب الامامة والجماعة، باب صلاة الخوف، ذكر وصف الخوف عند التقاء المسلمين واعداء الله الكفرة، رقم الحديث 2920 السنن الصغرى: کتاب الصلاة، باب كيف فرضت الصلاة، رقم الحديث: 453 سنن سعيد بن منصور: کتاب الجهاد، باب صلاة الخوف، رقم الحديث: 2327 السنن الكبرى للنسائي: کتاب الصلاة، كيف فرضت الصلاة وذكر الاختلاف في ذلك، رقم الحديث: 309 شرح معاني الآثار للطحاوي، باب صلاة المسافر، رقم الحديث: 1569 مسند احمد بن حنبل: مسند عبد الله بن العباس بن عبد المطلب، رقم الحديث: 2117 مسند ابی يعلى الموصلي، اول مسند ابن عباس، رقم الحديث 2290 المعجم الصغير للطبراني، من اسمه محمد، رقم الحديث: 777 المعجم الكبير للطبراني، من اسمه عبد الله، وما اسند عبد الله بن عباس رضي الله عنهما، مجاهد، رقم الحديث: 10836

باب 3: میری ذکر کردہ ”محمل“ الفاظ والی روایت کی وضاحت کرنے والی روایت کا تذکرہ

اور اس بات کی دلیل کہ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کا یہ کہنا: نماز پہلے دو رکعات فرض ہوئی

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کی اس سے مراد بعض نمازیں ہیں تمام نمازیں مراد نہیں ہیں۔

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے اس کے ذریعے ”چار نمازیں، مراد لی ہیں جو ”مغرب“ کی نماز کے علاوہ ہیں۔

اس طرح سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کا یہ کہنا: پھر حضر کی نماز میں اضافہ ہو گیا۔ اس سے بھی ان کی مراد تین نمازیں ہیں یعنی فجر اور مغرب کے علاوہ (باقی نمازیں مراد) ہیں۔

اور اس بات کی دلیل کہ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کا یہ قول

”اللہ تعالیٰ نے تمہارے نبی ﷺ کی زبانی حضر میں چار رکعات فرض کی ہیں۔“

اس سے مراد فجر اور مغرب کی نماز کے علاوہ نمازیں ہیں۔

اسی طرح انہوں نے سفر کے دوران دو رکعات ادا کرنے کے حوالے سے مغرب کی نماز کے علاوہ نمازیں مراد لی ہیں۔

یہ کلام کی اس نوعیت سے تعلق رکھتا ہے جس کے بارے میں ہم اپنی کتابوں میں یہ بات بیان کر چکے ہیں ”عام“ الفاظ استعمال کئے جاتے ہیں لیکن اس کے ذریعے ”خاص“ مفہوم مراد ہوتا ہے۔

305 - سند حدیث: نَا أَحْمَدُ بْنُ نَصْرِ الْمُقْرِئِ، وَعَبْدُ اللَّهِ بْنُ الصَّبَّاحِ الْعَطَّارُ الْبَصْرِيُّ قَالَ أَخْبَرَنَا: أَخْبَرَنَا، وَقَالَ عَبْدُ اللَّهِ: حَدَّثَنَا مَحْبُوبُ بْنُ الْحَسَنِ، نَا دَاوُدُ بْنُ يَحْيَى ابْنُ أَبِي هِنْدٍ، عَنِ الشَّعْبِيِّ، عَنْ مَسْرُوقٍ، عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ:

متن حدیث: فَرَضَ صَلَاةَ السَّفَرِ وَالْحَضَرِ رَكْعَتَيْنِ رَكْعَتَيْنِ، فَلَمَّا أَقَامَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْمَدِينَةِ زَيْدٌ فِي صَلَاةِ الْحَضَرِ رَكْعَتَانِ رَكْعَتَانِ، وَتُرِكَتْ صَلَاةُ الْفَجْرِ لِطُولِ الْقِرَاءَةِ، وَصَلَاةُ الْمَغْرِبِ لِأَنَّهَا وَتُرُ النَّهَارِ

توضیح روایت: قَالَ أَبُو بَكْرٍ: هَذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ لَمْ يُسْنِدْهُ أَحَدٌ أَعْلَمُهُ غَيْرُ مَحْبُوبِ بْنِ الْحَسَنِ رَوَاهُ أَصْحَابُ دَاوُدَ فَقَالُوا: عَنِ الشَّعْبِيِّ، عَنْ عَائِشَةَ خَلَا مَحْبُوبُ بْنُ الْحَسَنِ

\*\*\* (امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ کہتے ہیں: )۔۔ احمد بن نصر مرقی اور عبد اللہ بن صباح عطار بصری۔۔ محبوب بن حسن۔۔

داؤد بن ابو ہند۔۔ شعبی نے مسروق کے حوالے سے سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کا یہ بیان نقل کیا ہے

”(پہلے) سفر اور حضر کی حالت میں دو دو رکعات فرض کی گئی تھیں جب نبی اکرم ﷺ مدینہ منورہ میں قیام پذیر ہوئے

تو حضر کی حالت میں دو دو رکعات کا اضافہ کر دیا گیا تھا اور فجر کی نماز کو طویل قرأت کی وجہ سے چھوڑ دیا گیا اور مغرب کی

نماز کو اس لئے چھوڑ دیا گیا کیونکہ وہ دن کے وتر ہیں۔“

امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں: یہ روایت غریب ہے میرے علم کے مطابق محبوب بن حسن کے علاوہ اور کسی نے بھی اس کی

سند بیان نہیں کی ہے داؤد کے شاگردوں نے اس روایت کو نقل کیا ہے وہ یہ کہتے ہیں: یہ روایت شعبی کے حوالے سے سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے منقول ہے البتہ محبوب بن حسن کے علاوہ (داؤد کے شاگردوں نے یہ نقل کی ہے)

### بَابُ فَرَضِ الصَّلَوَاتِ الْخَمْسِ

وَالدَّلِيلُ عَلَى أَنَّ لَا فَرَضَ مِنَ الصَّلَاةِ إِلَّا الْخَمْسَ، وَأَنَّ كُلَّ مَا سِوَى الْخَمْسِ مِنَ الصَّلَاةِ فَتَطَوُّعٌ  
لَيْسَ شَيْءٌ مِنْهَا فَرَضٌ إِلَّا الْخَمْسُ فَقَطْ

**باب 41:** پانچ نمازیوں کی فرضیت اور اس بات کی دلیل کہ صرف پانچ نمازیں ہی فرض ہیں  
پانچ نمازوں کے علاوہ (کوئی بھی نماز) نفل شمار ہوگی۔ اس میں سے کوئی بھی چیز فرض شمار نہیں ہوگی صرف پانچ نمازیں  
فرض ہیں۔

**306 - سند حدیث:** نَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ، نَا إِسْمَاعِيلُ يَعْنِي ابْنَ جَعْفَرٍ، نَا أَبُو سَهْلٍ وَهُوَ عَمُّ مَالِكِ بْنِ أَنَسٍ،

عَنْ أَبِيهِ، عَنْ طَلْحَةَ بْنِ عُبَيْدِ اللَّهِ،

متن حدیث: أَنَّ أَعْرَابِيًّا جَاءَ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ ثَائِرُ الرَّأْسِ، فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ،  
أَخْبِرْنِي مَاذَا فَرَضَ اللَّهُ عَلَى مِنَ الصَّلَاةِ؟ قَالَ: الصَّلَوَاتُ الْخَمْسُ إِلَّا أَنْ تَطَوُّعَ شَيْئًا قَالَ: أَخْبِرْنِي مَاذَا فَرَضَ  
اللَّهُ عَلَى مِنَ الزَّكَاةِ؟ قَالَ: فَأَخْبَرَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِشَرَائِعِ الْإِسْلَامِ قَالَ: وَالَّذِي أَكْرَمَكَ لَا  
أَتَطَوُّعُ شَيْئًا، وَلَا أَنْقِصُ شَيْئًا مِمَّا فَرَضَ اللَّهُ عَلَيَّ، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: أَفْلَحَ وَآبِيهِ إِنْ  
صَدَقَ أَوْ دَخَلَ الْجَنَّةَ وَآبِيهِ إِنْ صَدَقَ

❦ ❦ (امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ کہتے ہیں: -- علی بن حجر -- اسماعیل ابن جعفر -- ابوسہیل -- اپنے والد کے حوالے سے

روایت نقل کرتے ہیں:) حضرت طلحہ بن عبید اللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

ایک دیہاتی نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اس کے بال بکھرے ہوئے تھے اس نے عرض کیا: یا رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم)!  
آپ صلی اللہ علیہ وسلم مجھے بتائیے کہ اللہ تعالیٰ نے مجھ پر کتنی نماز فرض کی ہیں؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: پانچ نمازیں البتہ اگر تم نقلی نماز پڑھ لو (تو

حدیث 306 صحیح البخاری کتاب الایمان باب: الزکاة من الاسلام رقم الحدیث 46 صحیح مسلم کتاب الایمان

باب بین الصلوات التي هي احد اركان الاسلام رقم الحدیث 37 موطا مالك باب جامع الترغيب في الصلاة رقم

الحدیث 428 صحیح ابن حبان کتاب الزکاة باب الوعيد لمانع الزکاة ذکر الخبر المصرح بان اکبر الادی يستوجب

صاحبه المکتمز العقوبة من رقم الحدیث: 3321 سنن الدارمی کتاب الصلاة باب فی الوتر رقم الحدیث 1592 نس

ابی داؤد کتاب الصلاة باب فرض الصلاة رقم الحدیث: 335 السنن الصغری کتاب الصلاة باب کم فرضت فی الیوم

واللیلة رقم الحدیث 457 السنن الکبری للنسائی کتاب الصلاة کم فرضت الصلاة فی الیوم واللیلة رقم الحدیث

310 مسند احمد بن حنبل مسند العشرة المبشرين بالجنة مسند ابی محمد طلحة بن عبید اللہ رضی اللہ عنہ رقم



تمہاری مرضی ہے) اس نے دریافت کیا: آپ ﷺ مجھے بتائیے کہ اللہ تعالیٰ نے مجھ پر کتنی زکوٰۃ فرض کی ہے؟ راوی کہتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے اسے اسلامی احکام کی تعلیم دی اس نے کہا: اس ذات کی قسم! جس نے آپ ﷺ کو عزت عطا کی ہے میں کوئی نفعی کام نہیں کروں گا، لیکن جو چیز اللہ تعالیٰ نے مجھ پر فرض کی ہے میں اس میں کوئی کمی بھی نہیں کروں گا، تو نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: اگر یہ سچ کہہ رہا ہے تو اس کے باپ کی قسم! یہ کامیاب ہو گیا (راوی کو شک ہے شاید یہ الفاظ ہیں) اگر یہ سچ کہہ رہا ہے تو اس کے باپ کی قسم! یہ جنت میں داخل ہو جائے گا۔

## بَابُ الدَّلِيلِ عَلَى أَنَّ إِقَامَ الصَّلَاةِ مِنَ الْإِيمَانِ

باب 5: اس بات کی دلیل کہ نماز قائم کرنا ایمان کا حصہ ہے

307 - سند حدیث: نَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ بُنْدَارٌ، نَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ، نَا أَبُو عَامِرٍ، نَا قُرَّةٌ جَمِيعًا، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ الضَّبْعِيِّ وَهُوَ نَصْرُ بْنُ عِمْرَانَ قَالَ:

متن حدیث: قُلْتُ لِأَبْنِ عَبَّاسٍ إِنَّ جَرَّةً لِي اتَّيَدُ فِيهَا فَأَشْرَبُ مِنْهُ، فَإِذَا أَطَلْتُ الْجُلُوسَ مَعَ الْقَوْمِ خَشِيتُ أَنْ أَتَضَحَّ مَنْ حَلَاوَرِهِ قَالَ: قَدِمَ وَقَدْ عَبْدَ الْقَيْسَ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ: مَرَحَبًا بِالْوَفْدِ غَيْرَ غَزَايَا وَلَا نَدَامَى. فَقَالُوا: يَا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، إِنَّ بَيْنَنَا وَبَيْنَكَ الْمُشْرِكِينَ مِنْ مُضَرَ، وَإِنَّا لَا نَصِلُ إِلَيْكَ إِلَّا فِي الْأَشْهُرِ الْحُرُمِ، فَحَدَّثَنَا جُمَلًا مِنَ الْأَمْرِ إِذَا أَخَذْنَا عَمَلَنَا بِهِ، أَوْ إِذَا أَحَدُنَا عَمِلَ بِهِ دَخَلَ بِهِ الْجَنَّةَ، وَنَدَعُو إِلَيْهِ مَنْ وَرَاءَ نَا قَالَ: أَمْرُكُمْ بَارِعٌ وَأَنْهَأُكُمْ عَنْ أَرْبَعٍ: الْإِيمَانُ بِاللَّهِ، وَهَلْ تَذَرُونَ مَا الْإِيمَانُ بِاللَّهِ؟ قَالُوا: اللَّهُ وَرَسُولُهُ أَعْلَمُ قَالَ: شَهَادَةُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ، وَإِقَامُ الصَّلَاةِ، وَإِيتَاءُ الزَّكَاةِ، وَصَوْمُ رَمَضَانَ، وَتُعْطُوا الْخُمْسَ مِنَ الْمَغَانِمِ، وَأَنْهَأُكُمْ عَنِ التَّبِيدِ فِي الدُّبَا، وَالنِّقِيرِ، وَالْحَنْتَمِ، وَالْمُرْقَبِ

توضیح روایت: هَذَا لَفْظُ حَدِيثِ قُرَّةَ بْنِ خَالِدٍ

\*\*\* (امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ کہتے ہیں: -- محمد بن بشار بندار -- محمد بن جعفر -- شعبہ -- محمد بن بشار -- ابو عامر -- ابو حمزہ ضبعی بیان کرتے ہیں:

میں نے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے دریافت کیا: میرے پاس ایک گھڑا ہے جس میں میں نبیذ تیار کرتا ہوں اور اس میں سے پی پیتا ہوں پھر جب میں کچھ دیر تک لوگوں کے ساتھ بیٹھا رہتا ہوں تو مجھے اس بات کا اندیشہ ہوتا ہے کہ کہیں اس کی مٹھاس کی وجہ سے مجھے رسوائی کا سامنا نہ کرنا پڑے (یعنی نشہ نہ ہو جائے) حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے بتایا: عبدالقیس قبیلہ کا وفد نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: اس وفد کو کسی رسوائی اور پشیمانی کے بغیر خوش آمدید! ان لوگوں

حدیث 307. صحیح البخاری کتاب الایمان باب: اداء الخمس من الایمان رقم الحدیث: 53 صحیح ابن حبان کتاب الایمان باب فرض الایمان ذکر وصف قوله صلى الله عليه وسلم: "وحد الله" رقم الحدیث: 172 مصنف ابن ابی شیبہ کتاب الایمان والروایا ما ذکر فی الایمان والاسلام رقم الحدیث: 29598

نے عرض کی: یا رسول اللہ! ہمارے اور آپ ﷺ کے درمیان معترضیہ کے مشرکین حائل ہیں اس لئے ہم صرف حرمت والے مہینوں میں آپ ﷺ تک پہنچ سکتے ہیں تو آپ ﷺ ہمیں کچھ احکام تعلیم کر دیجئے کہ جب ہم انہیں حاصل کر کے ان پر عمل کریں تو ان کی وجہ سے ”جنت میں داخل ہو جائیں“ (راوی کو شک ہے شاید یہ الفاظ ہیں) جب کوئی شخص ان پر عمل کرے تو ان کی وجہ سے جنت میں داخل ہو جائے اور ہم اپنے پیچھے لوگوں کو بھی ان کی طرف دعوت دے سکیں۔ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: میں تمہیں چار باتوں کا حکم دیتا ہوں اور تمہیں چار چیزوں سے منع کرتا ہوں (میں تمہیں یہ حکم دیتا ہوں) کہ تم اللہ پر ایمان لاؤ! کیا تم جانتے ہو اللہ تعالیٰ پر ایمان لانے سے مراد کیا ہے؟ ان لوگوں نے عرض کی: اللہ اور اس کا رسول ﷺ زیادہ بہتر جانتے ہیں۔ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: اس بات کی گواہی دینا کہ اللہ تعالیٰ کے علاوہ کوئی معبود نہیں (اس کے علاوہ میں تمہیں ان باتوں کا حکم دیتا ہوں) نماز قائم کرنا، زکوٰۃ دینا، رمضان کے روزے رکھنا اور مال غنیمت میں سے پانچویں حصے کی ادائیگی کرنا اور میں تمہیں دہاء، نقیر، حاتم اور معرفت (شراب بنانے کے لیے استعمال ہونے والے مختلف قسم کے برتنوں کو) استعمال کرنے سے منع کرتا ہوں۔

روایت ہے کہ یہ الفاظ قرہ بن خالد نامی راوی کے ہیں۔

### بَابُ ذِكْرِ الدَّلِيلِ عَلَى أَنَّ إِقَامَ الصَّلَاةِ مِنَ الْإِسْلَامِ

إِذِ الْإِيمَانُ وَالْإِسْلَامُ إِسْمَانِ بِمَعْنَى وَاحِدٍ خَبَرُ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ فِي مَسْأَلَةِ جِبْرِيلَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْإِسْلَامِ قَدْ أَمْلَيْتُهُ فِي كِتَابِ الطَّهَارَةِ.

باب 6. اس بات کی دلیل کا تذکرہ کہ نماز قائم کرنا اسلام کی تعلیمات (میں سے ہے)۔

کیونکہ ایمان اور اسلام دو اسم ہیں جن کا مفہوم ایک ہے

حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے حوالے سے وہ روایت منقول ہے جس میں حضرت جبرائیل علیہ السلام نے نبی اکرم ﷺ

سے اسلام کے بارے میں دریافت کیا: میں وہ روایت کتاب طہارت میں املاء کروا چکا ہوں۔

308 - سند حدیث: نَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى، نَا رَوْحُ بْنُ عِبَادَةَ، عَنْ حَنْظَلَةَ قَالَ: سَمِعْتُ عِكْرِمَةَ بْنَ خَالِدِ بْنِ

الْعَاصِ يُحَدِّثُ طَاوُسًا،

مَتْنُ حَدِيثٍ: أَنَّ رَجُلًا قَالَ لِعَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ: أَلَا تَغُزُّو؟ فَقَالَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ: إِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ

۱۔ یہاں امام ابن خزیمہ نے یہ بات ذکر کی ہے ایمان اور اسلام ایک ہی مفہوم کے لئے استعمال ہونے والے یہ دو لفظ ہیں لیکن اس سے مراد یہ ہے بعض اوقات یہ دونوں الفاظ ایک ہی مفہوم کے لئے استعمال ہوتے ہیں۔

کبھی یہ الفاظ دو الگ الگ مفہوم کے لئے بھی استعمال ہوتے ہیں اور ایمان سے مراد اعتقادی کیفیت لی جاتی ہے اور اسلام سے مراد عملی احکام

مراد لئے جاتے ہیں۔

سورہ حجرات میں ارشاد باری تعالیٰ ہے:

”یہاں لوگ یہ کہتے ہیں ہم لوگ ایمان لے آئے ہیں تم یہ فرمادو: تم لوگ ایمان نہیں لائے بلکہ تم یہ کہو: ہم مسلمان ہو گئے ہیں۔“

صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: بَنَى الْإِسْلَامُ عَلَى خَمْسٍ: شَهَادَةُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ، وَإِقَامُ الصَّلَاةِ، وَإِيتَاءُ الزَّكَاةِ، وَصِيَامُ رَمَضَانَ، وَحَجُّ الْبَيْتِ

❦ (امام ابن خزیمرہ رحمہ اللہ کہتے ہیں:)-- محمد بن یحییٰ-- روح بن عبادہ-- حنظلہ-- عکرمہ بن خالد بن العاص (کے حوالے سے روایت نقل کرتے ہیں: (طاؤس بیان کرتے ہیں:

ایک شخص نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے کہا: آپ جہاد میں کیوں حصہ نہیں لیتے ہیں؟ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا میں نے نبی اکرم ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

”اسلام کی بنیاد پانچ چیزوں پر ہے اس بات کی گواہی دینا کہ اللہ تعالیٰ کے علاوہ کوئی معبود نہیں ہے، نماز قائم کرنا، زکوٰۃ ادا کرنا، رمضان کے روزے رکھنا اور بیت اللہ کا حج کرنا۔“

**309 - سند حدیث:** نَا أَحْمَدُ بْنُ مَنْصُورٍ الرَّمَادِيُّ، نَا أَبُو النَّضْرِ، نَا عَاصِمٌ وَهُوَ ابْنُ مُحَمَّدٍ بْنِ زَيْدِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ ابْنِ عُمَرَ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: مَتْنُ حَدِيثٍ: بَنَى الْإِسْلَامُ عَلَى خَمْسٍ: شَهَادَةُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ، وَأَنَّ مُحَمَّدًا رَسُولُ اللَّهِ، وَإِقَامُ الصَّلَاةِ، وَإِيتَاءُ الزَّكَاةِ، وَحَجُّ الْبَيْتِ، وَصَوْمُ رَمَضَانَ نَا بِهِ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى، نَا أَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ،

نَا عَاصِمٌ، أَخْبَرَنِي وَإِقْدُ بْنُ مُحَمَّدٍ بْنِ زَيْدٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ ابْنِ عُمَرَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: بِمِثْلِهِ.

تَوْصِیحُ رَوَايَتٍ: قَالَ أَبُو بَكْرٍ: خَرَّجْتُ طُرُقَ هَذَا الْحَدِيثِ فِي كِتَابِ الْإِيمَانِ

❦ (امام ابن خزیمرہ رحمہ اللہ کہتے ہیں:)-- احمد بن منصور رمادی-- ابو نصر-- عاصم بن محمد بن زید بن عبداللہ بن عمر بن خطاب-- اپنے والد (کے حوالے سے روایت نقل کرتے ہیں: (حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

حدیث 308: صحیح البخاری کتاب الایمان باب قول النبی صلی اللہ علیہ وسلم: ”بَنَى الْإِسْلَامُ“ رقم الحدیث: 8 صحیح مسلم کتاب الایمان باب قول النبی صلی اللہ علیہ وسلم بَنَى الْإِسْلَامُ عَلَى خَمْسٍ رقم الحدیث 44 صحیح ابن حبان کتاب الایمان باب مرض الایمان ذکر البیان بان الایمان والاسلام اسمان لمعنی واحد رقم الحدیث 158 الجامع لترمذی ابواب الایمان عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم باب ما جاء بنی الاسلام علی خمس رقم الحدیث 2597 السنن الصغری کتاب الایمان وشرائعہ علی کم بنی الاسلام رقم الحدیث: 4939 مسند احمد بن حنبل مسند عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما رقم الحدیث: 4659 مسند الحمیدی احادیث عبد اللہ بن عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ رقم الحدیث: 679 مسند عبد بن حمید احادیث ابن عمر رقم الحدیث: 824 مسند ابی یعلی الموصلی مسند عبد اللہ بن عمر رقم الحدیث 5653 المعجم الاوسط للطبرانی باب الالف باب من اسمه ابراهیم رقم الحدیث 2990 المعجم الكبير للطبرانی من اسمه عبد الله ومما اسند عبد الله بن عمر رضي الله عنهما سالم عن ابن عمر رقم الحدیث

”اسلام کی بنیاد پانچ چیزوں پر ہے اس بات کی گواہی دینا کہ اللہ تعالیٰ کے علاوہ کوئی معبود نہیں ہے اور بے شک حضرت محمد ﷺ اللہ کے رسول ہیں نماز قائم کرنا، زکوٰۃ ادا کرنا، بیت اللہ کا حج کرنا، رمضان کے روزے رکھنا۔“

یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ بھی منقول ہے۔

امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں: میں نے اس روایت کے تمام طرق کتاب الایمان میں ذکر کر دیئے ہیں۔

## بَابُ فِي فَضَائِلِ الصَّلَوَاتِ الْخَمْسِ

### باب 7: پانچ نمازوں کے فضائل

310 - سند حدیث: نَا عِيسَى بْنُ اِبْرَاهِيمَ الْغَافِقِيُّ الْمِصْرِيُّ، نَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ وَهْبٍ، عَنْ مَخْرَمَةَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَامِرِ بْنِ سَعْدِ بْنِ أَبِي وَقَاصٍ قَالَ:

مَنْ حَدَّثَ: سَمِعْتُ سَعْدًا وَنَاسًا مِنْ أَصْحَابِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُونَ: كَانَ رَجُلَانِ أَخَوَانِ فِي عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَكَانَ أَحَدُهُمَا أَفْضَلَ مِنَ الْآخَرِ، فَتَوَفَّيَ الَّذِي هُوَ أَفْضَلُهُمَا، ثُمَّ عَمَرَ الْآخَرُ بَعْدَهُ أَرْبَعِينَ لَيْلَةً ثُمَّ تَوَفَّيَ، فَذَكَرَ لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَضِيلَةَ الْأَوَّلِ عَلَى الْآخَرِ، فَقَالَ: أَلَمْ يَكُنْ يُصَلِّي؟ قَالُوا: بَلَى يَا رَسُولَ اللَّهِ، وَكَانَ لَا بَأْسَ بِهِ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَمَّا يُذَرِّبُكُمْ مَاذَا بَلَغْتَ بِهِ صَلَاتِهِ؟ إِنَّمَا مَثَلُ الصَّلَاةِ كَمَثَلِ نَهْرٍ جَارٍ بِبَابٍ رَجُلٍ عَمِرَ عَذْبٌ يَفْتَحُهُ فِيهِ كُلَّ يَوْمٍ خَمْسَ مَرَّاتٍ لَمَّا تَرَوْنَ ذَلِكَ يُقْبِي مِنْ دَرَنِهِ لَا تَذَرُونَّ مَاذَا بَلَغْتَ بِهِ صَلَاتِهِ

❦ ❦ (امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ کہتے ہیں: -- عیسیٰ بن ابراہیم غافقی مصری -- عبد اللہ بن وہب -- مخرمہ -- اپنے والد کے حوالے سے روایت نقل کرتے ہیں:)

عامر بن سعد کہتے ہیں: میں نے حضرت سعد رضی اللہ عنہ کو اور نبی اکرم ﷺ کے کچھ اصحاب کو یہ بیان کرتے ہوئے سنا ہے: نبی اکرم ﷺ کے زمانہ اقدس میں دو بھائی تھے جن میں ایک دوسرے سے افضل تھا ان میں سے جو افضل تھا اس کا انتقال ہو گیا۔ جبکہ دوسرا بھائی اس کے بعد چالیس دن تک زندہ رہا پھر اس کا بھی انتقال ہو گیا تو پہلے شخص کی دوسرے پر فضیلت کا تذکرہ نبی اکرم ﷺ کے سامنے کیا گیا تو نبی اکرم ﷺ نے دریافت کیا: کیا اس (دوسرے نے پہلے کے مرنے کے بعد کی زندگی میں) نمازیں ادا نہیں کی تھیں؟ لوگوں نے عرض کی: جی ہاں! یا رسول اللہ (ﷺ)! اس میں کوئی حرج بھی نہیں ہے۔ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: تمہیں کیا معلوم کہ اس کی نماز نے اسے کہاں پہنچا دیا ہے؟ نماز کی مثال اس طرح ہے جیسے کسی شخص کے دروازے پر نہر بہہ رہی ہو جو گہری ہو بیٹھے پانی کی ہو اور وہ شخص روزانہ اس میں پانچ مرتبہ نہاتا ہو تو تمہارا کیا خیال ہے؟ اس کے میل میں سے کوئی

حدیث 310 موطا مالک کتاب قصر الصلاة في السفر باب جامع الصلاة رقم الحديث 425 المستدرک علی الصحيحین للحاکم کتاب الصلاة باب فی فضل الصلوات الخمس رقم الحديث 665 المعجم الاوسط للطبرانی باب العین باب

اسیہ من اسبہ : محمد رقم الحديث 6594

چیز ہائی رہے گی؟ تم کیا جانو؟ اس کی نماز نے اس کو کہاں پہنچا دیا؟

**311** - سند حدیث: لَا مُحَمَّدَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَعْمُونٍ بِالْإِسْكَانِيَّةِ، لَا الْوَلِيدُ يَعْنِي ابْنَ مُسْلِمٍ، عَنِ الْأَوْزَاعِيِّ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبُو عَمَّارٍ وَهُوَ حَدَّادُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ، حَدَّثَنَا أَبُو أُمَامَةَ قَالَ:

مَنْ حَدَّثَنِي أَنِّي رَجُلٌ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، إِنِّي أَصَبْتُ حَدًّا فَلَا لِمَةَ عَلَيَّ؟ فَأَعْرَضَ عَنْهُ، وَأَقْبَمَتِ الْعَصَاةُ فَصَلَّى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمَّا سَلَّمَ قَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنِّي أَصَبْتُ حَدًّا فَلَا لِمَةَ عَلَيَّ قَالَ: هَلْ تَوَضَّأْتَ حِينَ أَكْبَلْتَ؟ قَالَ: نَعَمْ قَالَ: اذْهَبْ فَإِنَّ اللَّهَ كَذَّافًا عَنكَ

\*\*\* (امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ کہتے ہیں:۔۔۔ محمد بن عبد اللہ بن میمون۔۔۔ ولید ابن مسلم۔۔۔ اوزاعی۔۔۔ ابو عمار شداد بن عبد اللہ) کے حوالے سے روایت نقل کرتے ہیں: (حضرت ابو امامہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

ایک شخص نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اس نے عرض کی: یا رسول اللہ (ﷺ)! میں نے قاتل حد جرم کا ارتکاب کیا ہے آپ ﷺ مجھ پر حد جاری کیجئے۔ نبی اکرم ﷺ نے اس سے منہ موڑ لیا پھر نماز کے لیے اقامت کہی گئی۔ نبی اکرم ﷺ نے نماز ادا کی جب آپ ﷺ نے سلام پھیرا تو اس شخص نے عرض کی: یا رسول اللہ (ﷺ)! میں نے قاتل حد جرم کا ارتکاب کیا ہے آپ ﷺ مجھ پر حد جاری کیجئے نبی اکرم ﷺ نے دریافت کیا: جب تم آئے تھے تو تم نے وضو کیا تھا؟ اس نے جواب دیا: جی ہاں! نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: تم جاؤ! اللہ تعالیٰ نے تمہیں معاف کر دیا ہے۔

### بَابُ ذِكْرِ الدَّلِيلِ عَلَى أَنَّ الْحَدَّ الَّذِي أَصَابَهُ

هَذَا السَّائِلُ فَأَعْلَمَهُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّ اللَّهَ قَدْ عَفَا عَنْهُ بِوُضُوئِهِ وَصَلَاتِهِ كَانَ مَعْصِيَةً ارْتَكَبَهَا دُونَ الزَّوْنِ الَّذِي يُوجِبُ الْحَدَّ إِذْ كُلُّ مَا رَجَرَ اللَّهُ عَنْهُ قَدْ يَقَعُ عَلَيْهِ اسْمُ حَدٍّ، وَلَيْسَ اسْمُ الْحَدِّ إِنَّمَا يَقَعُ عَلَى مَا يُوجِبُ جَلْدًا أَوْ رَجْمًا أَوْ قَطْعًا قَطُّ قَالَ اللَّهُ تَبَارَكَ وَتَعَالَى فِي ذِكْرِ الْمُطَلَّقَةِ: (لَا تُخْرِجُوهُنَّ مِنْ بُيُوتِهِنَّ وَلَا يَخْرُجْنَ إِلَّا أَنْ يَأْتِيَنَّ بِفَاحِشَةٍ مُبَيِّنَةٍ وَتِلْكَ حُدُودُ اللَّهِ وَمَنْ يَتَعَدَّ حُدُودَ اللَّهِ فَقَدْ ظَلَمَ نَفْسَهُ) (الطلاق: ۱) قَالَ: (تِلْكَ حُدُودُ اللَّهِ فَلَا تَعْتَدُوهَا) (البقرة: 229)، فَكُلُّ مَا رَجَرَ اللَّهُ عَنْهُ فَاسْمُ الْحَدِّ وَالْعَ عَلَيْهِ، إِذِ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ قَدْ أَمَرَ بِالْوُقُوفِ عِنْدَهُ فَلَا يُجَاوِزُ وَلَا يُتَعَدَّى

حدیث 311: صحیح مسلم 'کتاب التوبۃ' باب قوله تعالى: ان الحسنات يذهبن السيئات رقم الحديث: 5073 'سنن ابی داؤد' کتاب الحدود' باب فی الرجل يعترف بحد ولا يسميه' رقم الحديث: 3828 'مسند احمد بن حنبل' 'مسند الانصار' حدیث ابی امامۃ الباہلی الصدی بن عجلان بن عمرو ويقال: 'رقم الحديث: 21811' 'السنن الکبریٰ للنسائی' کتاب الرجم' ذکر من اعترف بحد ولم يسمه' رقم الحديث: 7075 'المعجم الکبیر للطبرانی' باب الصاد' ما اسد ابو امامۃ' شداد ابو عمار' رقم الحديث: 7466



**باب 8:** اس بات کی دلیل کا تذکرہ کہ اس سائل نے جس قابل حد جرم کا ارتکاب کیا تھا

اور نبی اکرم ﷺ نے اسے یہ بتایا تھا کہ اللہ تعالیٰ نے اس کے وضو کرنے اور نماز پڑھنے کی وجہ سے اسے معاف کر دیا ہے یہ ایک ایسا گناہ تھا جس کا اس نے ارتکاب کیا تھا لیکن یہ زنا کے علاوہ تھا جو حد کو واجب کر دیتا ہے۔

اس کی وجہ یہ ہے کہ جس کام سے بھی اللہ تعالیٰ نے منع کیا ہو اس پر لفظ ”حد“ کا اطلاق ہوتا ہے۔ اور لفظ ”حد“ کا اطلاق ہر ایسی چیز پر نہیں ہوتا جو کوڑے مارنے یا سنگسار کرنے یا ہاتھ کاٹنے کی سزا کو لازم کرے۔

اللہ تعالیٰ نے طلاق یا فتنہ عورت کا تذکرہ کرتے ہوئے یہ بات ارشاد فرمائی ہے:

”تم انہیں ان کے گمروں سے نہ نکالو اور نہ ہی وہ نکلیں البتہ اگر وہ واضح برائی کا ارتکاب کریں تو حکم مختلف ہے۔

یہ اللہ تعالیٰ کی بیایا کردہ حدود ہیں تو جو شخص اللہ تعالیٰ کی حدود سے تجاوز کرے وہ اپنے اوپر ظلم کرے گا۔“

ایک اور مقام پر ارشاد باری تعالیٰ ہے:

”یہ اللہ تعالیٰ کی حدود ہیں تو تم ان سے تجاوز نہ کرو۔“

تو ہر وہ کام جس سے اللہ تعالیٰ نے منع کیا ہے اس پر لفظ ”حد“ کا اطلاق ہو سکتا ہے کیونکہ اللہ تعالیٰ نے اس کام سے

رکنے کا حکم دیا ہے اس لئے اس سے تجاوز نہیں کیا جائے گا۔ اس کی خلاف ورزی نہیں کی جائے گی۔

**312 -** اَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلَى الصَّنَعَانِيُّ، وَاسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ بْنِ حَبِيبٍ بْنِ الشَّهِيدِ لَأَنَا: حَدَّثَنَا

الْمُعْتَمِرُ، عَنْ أَبِيهِ، نَا أَبُو عُمَرَ، عَنْ ابْنِ مَسْعُودٍ،

مَتْنٌ حَدِيثٌ: أَنَّ رَجُلًا أَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَذَكَرَ لَهُ أَنَّهُ أَصَابَ مِنْ أُمُورٍ إِمَّا قُبْلَةً، أَوْ مَسًّا

۱۔ اس ترجمہ الباب میں امام ابن خزیمہ نے اس بات کی وضاحت کی ہے لفظ ”حد“ بعض اوقات اپنے مخصوص اصطلاحی مفہوم میں استعمال ہوتا ہے اور

بعض اوقات لغوی مفہوم میں استعمال ہو جاتا ہے اور ترجمہ الباب کے بعد جو حدیث ذکر کی گئی ہے۔ اس میں قابل حد جرم سے مراد شرعی حد نہیں ہے۔

کیونکہ شرعی حد کے بارے میں بنیادی اصول یہ ہے کوئی شخص اسے معاف نہیں کر سکتا اور جو شخص قابل حد جرم کا مرتکب ہو اور اس کا جرم ثابت ہو

جائے تو اس پر شرعی طریقہ کار کے مطابق حد جاری کرنا حاکم وقت پر ضروری ہوتا ہے۔

حدیث 312. صحیح البخاری، کتاب مواقیع الصلاة، باب: الصلاة كفارة، رقم الحديث: 512، صحيح مسلم، كتاب التوبة،

باب قوله تعالى: ان الحرامات يذهبهن السيئات، رقم الحديث: 5078، صحيح ابن حبان، كتاب الصلاة، باب فضل

الصلوات الخمس، ذكر البيان بأن الحد الذي أتى هذا السائل لم يكن ببعضه، رقم الحديث: 1748، سنن أبي داود، كتاب

الحدود، باب في الرجل يصيب من المرأة دون الجباع، رقم الحديث: 3896، سنن ابن ماجه، كتاب إقامة الصلاة، باب ما

جاء في ان الصلاة كفارة، رقم الحديث: 1384، الجامع للترمذي أبواب تفسير القرآن عن رسول الله صلى الله عليه

وسلم، باب: ومن سورة هود، رقم الحديث: 3120، مصنف عبد الرزاق الصنعاني، كتاب الطلاق، باب التعدي في

الحرمات العظام، رقم الحديث: 13374، السنن الكبرى للنسائي، كتاب الصلاة، تكفير الصلاة، رقم الحديث: 318، مسند

احمد بن حنبل، مسند عبد الله بن مسعود رضي الله تعالى عنه، رقم الحديث: 3546، مسند الطيالسي، ما اسند عبد الله

بن مسعود رضي الله تعالى عنه، رقم الحديث: 279، البحر الزخار مستند البزار، مسالك بن حرب، رقم الحديث: 1363

بَیْدُ، أَوْ شَيْئًا كَأَنَّهُ يَسْأَلُ عَنْ كَفَّارِيهَا قَالَ: فَأَنْزَلَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ: (وَأَقِمِ الصَّلَاةَ طَرَفِي النَّهَارِ وَرُلْمًا مِنَ اللَّيْلِ، إِنَّ الْحَسَنَاتِ يُذْهِبْنَ السَّيِّئَاتِ ذَلِكَ ذِكْرَى لِلذَّاكِرِينَ) (هود: 114) قَالَ: فَقَالَ الرَّجُلُ: أَلَيْ هَذِهِ؟ قَالَ: هِيَ لِعَمَلٍ عَمِلَ بِهَا مِنْ أَمْتِي

قَالَ: وَحَدَّثَنَا الصَّنْعَانِيُّ، حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ، حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ وَهُوَ التَّمِيمِيُّ بِهَذَا الْإِسْنَادِ مِثْلَهُ، فَقَالَ: أَصَابَ مِنْ امْرَأَةٍ قُلَّةً وَلَمْ يَشُكَّ، وَلَمْ يَقُلْ كَأَنَّهُ يَسْأَلُ عَنْ كَفَّارِيهَا

❦ (امام ابن خزيمة رحمہ اللہ کہتے ہیں:)-- محمد بن عبد الاعلیٰ صنعانی اور اسحاق بن ابراہیم بن حبیب بن شہید-- معتمر--

اپنے والد-- ابو عثمان (کے حوالے سے روایت نقل کرتے ہیں:-- حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

ایک شخص نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور اس نے آپ ﷺ کے سامنے اس بات کا تذکرہ کیا کہ اس نے کسی (اجنبی) عورت کے حوالے سے جرم کا ارتکاب کیا ہے اس کا بوسہ لیا ہے یا اسے ہاتھ کے ذریعے چھو لیا ہے یا اس طرح کا کوئی اور کام کیا ہے گویا وہ شخص نبی اکرم ﷺ سے اس کے کفارے کے بارے میں دریافت کر رہا تھا۔ راوی بیان کرتے ہیں: تو اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل کی۔

”دن کے دونوں کناروں اور رات کے کچھ حصے میں نماز قائم کر دینا چاہیے۔“

راوی بیان کرتے ہیں: اس شخص نے دریافت کیا، کیا یہ حکم میرے لئے ہے؟ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

”یہ میری امت کے ہر اس شخص کے لئے ہے جو اس پر عمل کرے۔“

یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ منقول ہے تاہم اس میں یہ الفاظ ہیں:

”اس شخص نے ایک عورت کا بوسہ لیا تھا“ اور اس راوی نے کسی شک کے بغیر یہ بات ذکر کی ہے اور اس میں یہ الفاظ نہیں ہیں ”وہ شخص اس عمل کا کفارہ دریافت کرنا چاہتا تھا۔“

313- سند حدیث: نَا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الدُّورَقِيُّ، نَا وَكِيعٌ، نَا إِسْرَائِيلُ، عَنْ سَمَائِلَ بْنِ حَرْبٍ، عَنْ

إِبْرَاهِيمَ، عَنْ عَلْقَمَةَ، وَالْأَسْوَدِ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ:

مَتْنُ حَدِيثٍ: حَاءَ رَحُلٍ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، إِنِّي لَقِيتُ امْرَأَةً فِي الْبُسْتَانِ قَضَمْتُهَا إِلَيَّ وَبَاشَرْتُهَا وَقَبَّلْتُهَا، وَفَعَلْتُ بِهَا كُلَّ شَيْءٍ إِلَّا أَنِّي لَمْ أَجَامِعْهَا، فَسَكَتَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَزَلْتُ هَذِهِ الْآيَةَ: (إِنَّ الْحَسَنَاتِ يُذْهِبْنَ السَّيِّئَاتِ ذَلِكَ ذِكْرَى لِلذَّاكِرِينَ) (هود: 114)، فَذَعَاهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَرَأَهَا عَلَيْهِ، فَقَالَ عُمَرُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، أَلَهُ خَاصَّةٌ أَوْ لِلنَّاسِ كَافَّةٌ؟ فَقَالَ: لَا بَلْ لِلنَّاسِ كَافَّةٌ

❦ (امام ابن خزيمة رحمہ اللہ کہتے ہیں:)-- یعقوب بن ابراہیم دورقی-- وکیع-- اسرائیل-- سہاک بن حرب--

ابراہیم۔۔۔ علقمہ اور الاسود (کے حوالے سے روایت نقل کرتے ہیں:) حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

ایک شخص نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اس نے عرض کی: یا رسول اللہ (ﷺ)! ایک باغ میں میرا سامنا ایک عورت سے ہوا میں نے اسے اپنے ساتھ لگا لیا اور اس کا بوسہ لے لیا اور میں نے اس کے ساتھ صحبت کرنے کے علاوہ سب کچھ کیا تو نبی اکرم ﷺ خاموش رہے پھر یہ آیت نازل ہوئی:

”بیشک نیکیاں برائیوں کو ختم کر دیتی ہیں یہ بات نصیحت حاصل کرنے والوں کے لئے نصیحت ہے۔“

نبی اکرم ﷺ نے اسے بلایا اور اس کے سامنے یہ آیت تلاوت کی تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے عرض کی: یا رسول اللہ (ﷺ)! کیا یہ حکم بطور خاص اس شخص کے لیے ہے؟ یا سب لوگوں کے لیے ہے نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: جی نہیں! بلکہ سب لوگوں کے لیے ہے۔

بَابُ ذِكْرِ الدَّلِيلِ عَلَى أَنَّ الصَّلَوَاتِ الْخَمْسَ إِنَّمَا تُكَفِّرُ صَغَائِرَ الذُّنُوبِ ذُرْنَ كَبَائِرِهَا

باب 9: اس بات کی دلیل کا تذکرہ کہ پانچ نمازیں (صرف) صغیرہ گناہوں کا کفارہ بنتی ہیں

کبیرہ گناہوں کا کفارہ نہیں بنتی ہیں

314 - سند حدیث: نَا عَلِيُّ بْنُ خُنَيْرٍ السَّعْدِيُّ، نَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ جَعْفَرٍ، نَا الْعَلَاءُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ

314: علامہ یعنی تحریر کرتے ہیں: کہا بکیرہ کی جمع ہے اور اس سے مراد ان فیج افعال کا ارتکاب ہے جنہیں شریعت نے گناہ قرار دے کر ان سے باز رہنے کا حکم دیا ہو ان گناہوں میں قتل، زنا، میدان جنگ سے فرار اور دیگر گناہ شامل ہیں۔

اہل علم کے درمیان اس بارے میں اختلاف برائے پایا جاتا ہے کہ کبیرہ گناہ کون کون سے ہیں؟ بعض اہل علم کے نزدیک ان کی تعداد سات ہے اور یہ سات وہ گناہ ہیں جن کا ذکر صحیح بخاری و مسلم کی اس حدیث میں ہے جسے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے نقل کیا ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

”ہلاکت کا شکار کر دینے والے سات گناہوں سے بچو! عرض کی گئی یا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم! وہ کون سے گناہ ہیں؟ آپ صلی

اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: کسی کو اللہ کا شریک قرار دینا جس کے قتل کو اللہ تعالیٰ نے حرام قرار دیا ہو اس کو ناحق قتل کر دینا، جادو کرنا، سود

کھانا، یتیم کا مال ہڑپ کر جانا، میدان جنگ سے رافرا اختیار کرنا، بھولی بھالی پاک دامن مسلمان عورتوں پر زنا کی تہمت لگانا۔“

بعض اہل علم کے نزدیک ان سات کبیرہ گناہوں میں مزید دو گناہوں کا اضافہ کیا ہے جن کا ذکر امام حاکم کی نقل کردہ طویل حدیث میں ہے وہ دو

گناہ یہ ہیں

”مسلمان والدین کی نافرمانی کرنا اور حدود حرم کی بے حرمتی کرنا۔“

بعض اہل علم کے نزدیک ہر نافرمانی کبیرہ گناہ ہے اور بعض کے نزدیک ہر وہ گناہ جو آگ میں ڈالے جانے لعنت کا شکار ہونے، اللہ تعالیٰ کے

غضب یا اس کے عذاب کا باعث بنے وہ کبیرہ گناہ ہے۔

ایک شخص نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے کہا: کیا کبیرہ گناہ سات ہیں؟ تو حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے جواب دیا: ان کی تعداد سات سو تک ہے۔

میں (علامہ یعنی) یہ کہتا ہوں کہ کسی گناہ کا کبیرہ ہونا ایک اضافی پہلو ہے یعنی ہر وہ گناہ جس سے کوئی چھوٹا گناہ موجود ہو وہ اس چھوٹے گناہ کے

مقابلے میں کبیرہ شمار ہوگا اور اپنے سے بڑے گناہ کے مقابلے میں صغیرہ شمار ہوگا۔

يَعْقُوبُ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ:

مَنْ حَدَّثَنِي: الْصَّلَوَاتُ الْخَمْسُ وَالْجُمُعَةُ إِلَى الْجُمُعَةِ كَفَّارَاتٌ لِمَا بَيْنَهُنَّ مَا لَمْ تُغْفَرْ الْكَبَائِرُ

\*\*\* (امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ کہتے ہیں:۔۔۔ علی بن حجر سحری۔۔۔ اسماعیل بن جعفر۔۔۔ علاء بن عبد الرحمن بن یعقوب۔۔۔

اپنے والد کے حوالے سے روایت نقل کرتے ہیں:) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

”پانچ نمازیں ایک جمعہ دوسرے جمعے تک درمیان میں ہونے والے (صغیرہ) گناہوں کا کفارہ بن جاتے ہیں جب تک کبیرہ گناہ کا ارتکاب نہ کیا جائے۔“

315- سند حدیث: نَا يُونُسُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلَى الصَّدِيقِيُّ، أَنَا ابْنُ وَهْبٍ، أَخْبَرَنِي عَمْرُو بْنُ الْحَارِثِ، أَنَّ ابْنَ

أَبِي هَلَالٍ، حَدَّثَهُ أَنَّ نَعِيمَ بْنَ الْمُجَمِرِ حَدَّثَهُ أَنَّ صُهَيْبًا مَوْلَى الْعُتْرَاقِيِّينَ، حَدَّثَهُ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا هُرَيْرَةَ، وَأَبَا سَعِيدٍ الْخُدْرِيَّ يُخْبِرَانِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

مَنْ حَدَّثَنِي: أَنَّهُ جَلَسَ عَلَى الْمِنْبَرِ ثُمَّ قَالَ: وَاللَّيْلِ نَفْسِي بِيَدِهِ، ثَلَاثَ مَرَّاتٍ، ثُمَّ يَسْكُتُ، فَأَكْبَ كُلُّ رَجُلٍ مَنَّا يَبْكِي حَزِينًا لِمِمَّنْ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، ثُمَّ قَالَ: مَا مِنْ عَبْدٍ يَأْتِي بِالصَّلَوَاتِ الْخَمْسِ، وَيَصُومُ رَمَضَانَ، وَيَجْتَنِبُ الْكَبَائِرَ السَّبْعَ إِلَّا فُتِحَتْ لَهُ أَبْوَابُ الْجَنَّةِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ حَتَّى إِنَّمَا لَتُصْطَفِقُ، ثُمَّ تَلَا (إِنْ تَجْتَنِبُوا كَبَائِرَ مَا تُنْهَوْنَ عَنْهُ نُكَفِّرْ عَنْكُمْ سَيِّئَاتِكُمْ) (الساء. 31)

\*\*\* (امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ کہتے ہیں:۔۔۔ یونس بن عبد الاعلیٰ صدیقی۔۔۔ ابن وہب۔۔۔ عمرو بن حارث۔۔۔ ابن

ابو ہلال۔۔۔ نعیم بن مجمر۔۔۔ صہیب (کے حوالے سے روایت نقل کرتے ہیں:) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ اور حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

نبی اکرم ﷺ منبر پر تشریف فرما ہوئے آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اس ذات کی قسم! جس کے دست قدرت میں میری جان

حدیث 314: صحیح مسلم، کتاب الطہارۃ، باب الصلوات الخمس والجمعة الى الجمعة، رقم الحديث: 568، الجامع للترمذی، ابواب الصلاة عن رسول الله صلى الله عليه وسلم، باب في فضل الصلوات الخمس، رقم الحديث: 203، السنن ابن ماجه، كتاب اقامة الصلاة، باب في فضل الجمعة، رقم الحديث: 1082، صحيح ابن حبان، كتاب الصلاة، باب فضل الصلوات الخمس، ذكر البيان بان الله جل وعلا انما يغفر بالصلوات الخمس ذنوب، رقم الحديث: 1753، المستدرک علی الصحیحین للحاکم، کتاب العلم، ومنهم یحیی بن ابی المطاع القرشی، رقم الحديث: 373، مسند احمد بن حنبل، مسند ابی هريرة رضي الله عنه، رقم الحديث: 8532، مسند الطيالسي، ما اسند ابو هريرة، والحسن البصري عن ابی هريرة، رقم الحديث: 2581، مسند اسحاق بن راهويه، ما يروى عن عطاء بن ابی مسلم، رقم الحديث: 324.

حدیث 315: السنن الصغری، کتاب الزکاة، باب وجوب الزکاة، رقم الحديث: 2407، السنن الکبریٰ للنسائی، کتاب الزکاة، وجوب الزکاة، رقم الحديث: 2183، صحيح ابن حبان، كتاب الصلاة، باب فضل الصلوات الخمس، ذكر البيان بان الله جل وعلا انما يدخل الجنة صائم رمضان، رقم الحديث: 1785، المستدرک علی الصحیحین للحاکم، کتاب التفسیر،

ہے یہ بات آپ ﷺ نے تین بار ارشاد فرمائی پھر آپ ﷺ خاموش ہو گئے تو نبی اکرم ﷺ کے قسم اٹھانے کی وجہ سے ہر شخص پریشانی کے عالم میں رونے لگا پھر نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: جو بھی بندہ پانچ نمازیں ادا کرے گا، رمضان کے روزے رکھے گا، سات کبیرہ گناہوں سے اجتناب کرے گا قیامت کے دن اس کے لیے جنت کے تمام دروازے کھول دیئے جائیں گے یہاں تک کہ یوں محسوس ہوگا گویا کہ وہ جوش میں آگئی ہے۔

پھر آپ ﷺ نے یہ آیت تلاوت کی:

”اگر تم ان کبیرہ گناہوں سے اجتناب کرو جن سے تمہیں منع کیا گیا ہے تو ہم تمہارے (صغیرہ) گناہوں کو ختم کر دیں گے۔“

## بَابُ فَضِيلَةِ السُّجُودِ فِي الصَّلَاةِ وَحِطِّ الْخَطَايَا بِهَا مَعَ رَفْعِ الدَّرَجَاتِ فِي الْجَنَّةِ

باب 10: نماز کے دوران سجدہ کرنے کی فضیلت اور اس کے ذریعے گناہوں کا ختم ہو جانا

اور جنت میں درجات کا بلند ہونا

316- سند حدیث: نا أبو عَمَّارٍ الْحُسَيْنُ بْنُ حُرَيْثٍ، نا الْوَلِيدُ بْنُ مُسْلِمٍ، نا الْأَوْزَاعِيُّ، حَدَّثَنِي الْوَلِيدُ بْنُ

هَشَامٍ الْمُعِيطِيُّ، حَدَّثَنِي مَعْدَانُ بْنُ أَبِي طَلْحَةَ الْيَعْمَرِيُّ قَالَ:

سَمِعْتُ حَدِيثَ: لَقِيَ ثَوْبَانُ مَوْلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقُلْتُ لَهُ: ذُلُّنِي عَلَى عَمَلٍ يَنْفَعُنِي اللَّهُ بِهِ أَوْ يُدْخِلُنِي الْجَنَّةَ قَالَ: فَسَكَّتْ عَيْنِي ثَلَاثًا، ثُمَّ انْفَتَحَتِ إِلَيَّ فَقَالَ: عَلَيْكَ بِالسُّجُودِ، فَإِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: مَا مِنْ عَبْدٍ يَسْجُدُ لِلَّهِ سَجْدَةً إِلَّا رَفَعَهُ اللَّهُ بِهَا قَرَجَةً وَحِطَّ عَنْهُ بِهَا خَطِيئَةٌ قَالَ: أَبُو عَمَّارٍ هَكَذَا قَالَ: الْوَلِيدُ يَعْنِي سَجْدَةً يَنْصِبُ الْيَسِينَ

\*\*\* (امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ کہتے ہیں:۔۔ ابوعمار حسین بن حرث۔۔ ولید بن مسلم۔۔ اوزاعی۔۔ ولید بن ہشام معیطی

(کے حوالے سے روایت نقل کرتے ہیں: (معدان بن ابوطالب میری بیان کرتے ہیں:

میری ملاقات نبی اکرم ﷺ کے غلام حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ سے ہوئی میں نے ان سے کہا: آپ کسی ایسے عمل کی طرف میری

حدیث 316: صحیح مسلم: کتاب الصلاة: باب فضل السجود والحث عليه: رقم الحديث: 782: الجامع بقرمندی: ابواب

الصلاة عن رسول الله صلى الله عليه وسلم: باب ما جاء في كثرة الركوع والسجود: رقم الحديث: 369: سنن ابن ماجه:

كتاب اقامة الصلاة: باب ما جاء في كثرة السجود: رقم الحديث: 1419: صحيح ابن حبان: كتاب الصلاة: باب فضل

الصلوات الخمس: ذكر حط الخطايا ورفع الدرجات لمن سجد في صلاته لله عز: رقم الحديث: 1755: السنن الصغرى:

كتاب التطبيق: باب ثواب من سجد لله عز وجل سجدة: رقم الحديث: 1132: السنن الكبرى للنسائي: التطبيق: ثواب من

سجد لله عز وجل سجدة: رقم الحديث: 714: مصنف عبد الرزاق الصنعاني: كتاب الصلاة: باب فضل التطوع: رقم

الحديث: 4693: مسند احمد بن حنبل: مسند الانصار: ومن حديث ثوبان: رقم الحديث: 21812: مسند الطيالسي: وثوبان

رحمه الله: رقم الحديث: 1067: مسند ابن الجعد: عمرو عن سالم بن ابى الجعد: رقم الحديث: 59:



رہنمائی کیجئے جس کی وجہ سے اللہ تعالیٰ مجھے نفع عطا کرے (راوی کو شک ہے شاید یہ الفاظ ہیں) جس کی وجہ سے اللہ تعالیٰ مجھے جنت میں داخل کر دے۔ راوی کہتے ہیں: تو وہ کچھ دیر خاموش رہے میں نے تین مرتبہ یہ سوال دوہرایا پھر انہوں نے میری طرف رخ کیا اور فرمایا: تم پر سجدے کرنا لازم ہے (یعنی بکثرت نوافل ادا کرنا لازم ہے) کیونکہ میں نے نبی اکرم ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

”جو بھی بندہ اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں ایک مرتبہ سجدہ کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کی وجہ سے اس کا ایک درجہ بلند کرتا ہے اس کی وجہ سے اس کے ایک گناہ کو ختم کر دیتا ہے۔“

ابو عمار کہتے ہیں: ولید نامی راوی نے یہ الفاظ اسی طرح نقل کئے ہیں: یعنی انہوں نے ”سین“ پر زبر پڑھی ہے۔

## بَابُ فَضْلِ صَلَاةِ الصُّبْحِ وَصَلَاةِ الْعَصْرِ

### باب 11: صبح کی نماز اور عصر کی نماز کی فضیلت

317 - سند حدیث: نَا بُنْدَارٌ مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ، نَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ، نَا إِسْمَاعِيلُ، نَا قَيْسٌ قَالَ: قَالَ جَرِيرُ بْنُ

عَبْدِ اللَّهِ:

متن حدیث: كُنَّا جُلُوسًا عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ:

لَإِنْ اسْتَطَعْتُمْ أَنْ لَا تَغْلَبُوا عَلَى صَلَاةٍ قَبْلَ طُلُوعِ الشَّمْسِ وَقَبْلَ غُرُوبِهَا

❦ (امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ کہتے ہیں: -- بندار محمد بن بشار -- یحییٰ بن سعید -- اسماعیل -- قیس (کے حوالے سے

روایت نقل کرتے ہیں:) حضرت جریر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

ہم نبی اکرم ﷺ کے پاس بیٹھے ہوئے تھے آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

”اگر تم سے ہو سکے تو تم سورج نکلنے سے پہلے دالی اور سورج غروب ہونے سے پہلے والی نماز کے حوالے سے مغلوب

حدیث 317: صحیح البخاری، کتاب مواقیات الصلاة، باب فضل صلاة الفجر، رقم الحديث: 557، صحیح مسلم، کتاب المساجد ومواضع الصلاة، باب فضل صلاتي الصبح والعصر، رقم الحديث: 1036، الجامع للترمذی، ابواب صفة الحنة عن رسول الله صلى الله عليه وسلم، باب ما جاء في رؤية الرب تبارك وتعالى، رقم الحديث: 2537، سنن ابی داؤد، کتاب السنة، باب في الرؤية، رقم الحديث: 4125، سنن ابن ماجه، المقدمة، باب في فضائل اصحاب رسول الله صلى الله عليه وسلم، باب فيها انكرت الجهمية، رقم الحديث: 175، صحیح ابن حبان، کتاب اخباره صلى الله عليه وسلم عن مناقب الصحابة، ذكر الخبر المصحح قول من زعم ان اسباعيل بن ابي خالد، رقم الحديث: 7550، السنن الكبرى للسناني، كتاب الصلاة، فضل صلاة الفجر، رقم الحديث: 454، مسند احمد بن حنبل، اول مسند الكوفيين، ومن حديث جرير بن عبد الله، رقم الحديث: 18814، المعجم الاوسط للطبراني، باب العين، من بقية من اول اسمه ميم من اسمه موسى، رقم الحديث: 8216، المعجم الكبير للطبراني، باب الجيم، باب من اسمه جابر، باب بيان كفر الجهمية الضلال برؤية الرب عد وجل في القيامة، رقم الحديث: 2183.

**318 -** سند حدیث: نَا بُسْدَارٌ، نَا یَحْنِی، وَیَزِیدُ بْنُ هَارُونَ قَالَ: حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ أَبِي خَالِدٍ، عَنْ أَبِي بَكْرِ بْنِ عُمَارَةَ بْنِ رُوَيْبَةَ، عَنْ أَبِيهِ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: مَنْ صَلَّى قَبْلَ طُلُوعِ الشَّمْسِ، وَقَبْلَ غُرُوبِهَا حَرَّمَ اللَّهُ عَلَى النَّارِ وَقَالَ رَجُلٌ مِنْ أَهْلِ الْبَصْرَةِ وَأَنَا سَمِعْتُهُ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ **❦ ❦** (امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ کہتے ہیں: -- بندار -- یحییٰ اور یزید بن ہارون -- اسماعیل بن ابی خالد -- ابوبکر بن عمرہ بن رویہ -- اپنے والد کے حوالے سے نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں: "جو شخص سورج نکلنے سے پہلے والی اور اس کے غروب ہونے سے پہلے والی نماز ادا کرتا ہے اللہ تعالیٰ اسے آگ کے لیے حرام قرار دے دیتا ہے۔"

بصرہ سے تعلق رکھنے والے ایک شخص نے بات بیان کی ہے یہ بات میں نے بھی نبی اکرم ﷺ کی زبان سے سنی ہے۔

**319 -** سند حدیث: نَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ الصَّغِيِّ، نَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ، عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ عُمَيْرٍ، عَنْ عُمَارَةَ بْنِ رُوَيْبَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَنْ يَلْجَ النَّارَ مَنْ صَلَّى قَبْلَ طُلُوعِ الشَّمْسِ وَقَبْلَ غُرُوبِهَا **❦ ❦** (امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ کہتے ہیں: -- احمد بن عبدہ ضعیف -- سفیان بن عیینہ -- عبد الملک بن عمیر (کے حوالے سے روایت نقل کرتے ہیں: حضرت عمارہ بن رویہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں: "جہنم میں ایسا شخص داخل نہیں ہوگا جو سورج طلوع ہونے سے پہلے والی اور غروب ہونے سے پہلے والی نماز ادا کرتا ہو۔"

**320 -** سند حدیث: نَاهُ عَبْدُ الْجَبَّارِ بْنُ الْعَلَاءِ، نَا شَيْبَانُ، نَا عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ عُمَيْرٍ قَالَ: سَمِعْتُ عُمَارَةَ بْنَ رُوَيْبَةَ يَقُولُ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: لَنْ يَلْجَ النَّارَ أَحَدٌ صَلَّى قَبْلَ طُلُوعِ الشَّمْسِ وَلَا غُرُوبِهَا، فَجَاءَهُ رَجُلٌ مِنْ أَهْلِ الْبَصْرَةِ فَقَالَ: أَنْتَ سَمِعْتَ هَذَا مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: نَعَمْ قَالَ وَأَنَا أَشْهَدُ بِأَنَّكَ سَمِعْتَهُ

حدیث 319 صحیح مسلم کتاب المساجد ومواضع الصلاة باب فضل صلاتی الصبح والعصر رقم الحدیث 1037 سنن ابی داؤد کتاب الصلاة باب فی المحافظة علی وقت الصلوات رقم الحدیث: 367 السنن الصغری کتاب الصلاة باب فضل صلاة العصر رقم الحدیث 470 صحیح ابن حبان کتاب الصلاة باب فضل الصلوات الخمس ذکر نفی دخول النار عن صبی العصر والغداة رقم الحدیث: 1753 مصنف ابن ابی شیمہ کتاب صلاة التطوع والامامة وابواب متفرقة فی فضل الصلاة رقم الحدیث 7523 السنن الکبری للنسائی کتاب الصلاة فضل صلاة العصر رقم الحدیث 347 مسند احمد بن حنبل حدیث عمارہ بن رویہ رقم الحدیث: 15908 مسند الحمیدی حدیثا عمارہ بن رویہ الثقفی رضى الله عنه رقم الحدیث 831 ابی نعیم الاوسط للطبرانی باب الالف من اسبغ احمد رقم الحدیث 1855

❖ (امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ کہتے ہیں:۔۔۔ عبد الجبار بن علاء۔۔۔ شیبان۔۔۔ عبد الملک بن عمیر) کے حوالے سے روایت نقل کرتے ہیں:) حضرت عمارہ بن رویہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے: راوی بیان کرتے ہیں: بصرہ سے تعلق رکھنے والا ایک شخص ان کے پاس آیا اور اس نے کہا: آپ نے یہ بات نبی اکرم ﷺ کی زبانی سنی ہے؟ انہوں نے جواب دیا: جی ہاں! تو وہ شخص بولا: میں اس بات کی گواہی دیتا ہوں کہ آپ نے نبی اکرم ﷺ کی زبانی یہ بات سنی ہے۔

## بَابُ ذِكْرِ اجْتِمَاعِ مَلَائِكَةِ اللَّيْلِ وَمَلَائِكَةِ النَّهَارِ فِي صَلَاةِ الْفَجْرِ وَصَلَاةِ الْعَصْرِ

جَمِيعًا، وَدُعَاءُ الْمَلَائِكَةِ لِمَنْ شَهِدَ الصَّلَاتَيْنِ جَمِيعًا

باب 12: رات اور دن کے فرشتوں کا فجر اور عصر کی نماز میں اکٹھے ہونا اور فرشتوں کا اس شخص کے لئے دعا کرنا

جو ان دونوں نمازوں میں شریک ہوتا ہے

321- سند حدیث: نَا يُوسُفُ بْنُ مُوسَى، نَا جَرِيرٌ، عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ أَبِي صَالِحٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

مَنْ حَدَّثَ: إِنَّ لِلَّهِ مَلَائِكَةً يَتَعَاقَبُونَ فِيكُمْ، فَإِذَا كَانَ صَلَاةُ الْفَجْرِ نَزَلَتْ مَلَائِكَةُ النَّهَارِ فَشَهِدُوا مَعَكُمْ الصَّلَاةَ جَمِيعًا، ثُمَّ صَعِدَتْ مَلَائِكَةُ اللَّيْلِ وَمَكَّتْ مَعَكُمْ مَلَائِكَةُ النَّهَارِ فَيَسْأَلُهُمْ رَبُّهُمْ وَهُوَ أَعْلَمُ بِهِمْ: مَا تَرَكْتُمْ عِبَادِي يَصْنَعُونَ؟ قَالَ: فَيَقُولُونَ جِئْنَا وَهُمْ يُصَلُّونَ وَتَرَكْنَاهُمْ يُصَلُّونَ، فَإِذَا كَانَ صَلَاةُ الْعَصْرِ نَزَلَتْ مَلَائِكَةُ اللَّيْلِ فَشَهِدُوا مَعَكُمْ الصَّلَاةَ جَمِيعًا، ثُمَّ صَعِدَتْ مَلَائِكَةُ النَّهَارِ وَمَكَّتْ مَعَكُمْ مَلَائِكَةُ اللَّيْلِ قَالَ: فَيَسْأَلُهُمْ رَبُّهُمْ وَهُوَ أَعْلَمُ بِهِمْ، فَيَقُولُ: مَا تَرَكْتُمْ عِبَادِي يَصْنَعُونَ؟ قَالَ: فَيَقُولُونَ: جِئْنَا وَهُمْ يُصَلُّونَ، وَتَرَكْنَاهُمْ يُصَلُّونَ قَالَ: فَحَسِبْتُ أَنَّهُمْ يَقُولُونَ فَاعْفِرْ لَهُمْ يَوْمَ الدِّينِ

❖ (امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ کہتے ہیں:۔۔۔ یوسف بن موسیٰ۔۔۔ جریر۔۔۔ اعمش۔۔۔ ابوصالح کے حوالے سے نقل کرتے ہیں) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

”اللہ تعالیٰ کے کچھ مخصوص فرشتے ہیں جو باری باری تمہارے درمیان آتے ہیں جب فجر کی نماز کا وقت ہوتا ہے تو دن کے

حدیث 321 صحیح البخاری کتاب مواقیہ الصلاة باب فضل صلاة العصر رقم الحديث: 540 صحیح مسلم کتاب الساجد ومواضع الصلاة باب فضل صلاتی الصبح والعصر رقم الحديث: 1035 موطأ مالك کتاب قصر الصلاة فی السفر باب جامع الصلاة رقم الحديث: 416 صحیح ابن حبان کتاب الصلاة باب فضل الصلوات العین ذکر تعاقب الملائكة عند صلاة العصر والفجر رقم الحديث: 1756 السنن الصغری کتاب الصلاة باب فضل صلاة الجماعة رقم الحديث: 484 السنن الکبری للنسائی کتاب الصلاة فضل صلاة الفجر رقم الحديث: 453 مسند احمد بن حنبل مسند ابی هريرة رضي الله عنه رقم الحديث: 7322 مسند ابی يعلى الموصلي الاعرج رقم الحديث: 6210

فرشتے نیچے اترتے ہیں اور پھر وہ سب تمہارے ساتھ نماز میں شریک ہوتے ہیں پھر رات کے فرشتے اوپر چلے جاتے ہیں اور دن والے فرشتے تمہارے ساتھ رہتے ہیں ان کا پروردگار ان سے دریافت کرتا ہے حالانکہ وہ ان سے زیادہ علم رکھتا ہے تم نے میرے بندوں کو کیا کرتے ہوئے چھوڑا تھا؟ تو وہ عرض کرتے ہیں: جب ہم آئے تھے تو وہ نماز ادا کر رہے تھے اور جب ہم نے انہیں چھوڑا تو بھی وہ نماز ادا کر رہے تھے۔

پھر عصر کی نماز کا وقت ہوتا ہے تو رات کے فرشتے نیچے اترتے ہیں اور وہ (یعنی پھر دن اور رات کے فرشتے) سب تمہارے ساتھ نماز میں شریک ہوتے ہیں پھر دن کے فرشتے اوپر چلے جاتے ہیں اور رات کے فرشتے تمہارے ساتھ رہ جاتے ہیں۔ نبی اکرم ﷺ فرماتے ہیں: ان کا پروردگار ان سے دریافت کرتا ہے حالانکہ وہ خود ان سے زیادہ علم رکھتا ہے تم نے میرے بندوں کو کیا کرتے ہوئے چھوڑا تھا؟ نبی اکرم ﷺ فرماتے ہیں: وہ فرشتے عرض کرتے ہیں: جب ہم (ان کے پاس) آئے تھے تو وہ نماز ادا کر رہے تھے اور جب ہم انہیں چھوڑ کر آئے تو بھی وہ نماز ادا کر رہے تھے۔

راوی بیان کرتے ہیں: میرا خیال ہے روایت میں یہ الفاظ ہیں: وہ فرشتے یہ کہتے ہیں: (اے اللہ!) تو قیامت کے دن ان لوگوں کی مغفرت کر دینا۔

**322 - سند حدیث:** نَاهُ يَحْيَى بْنُ حَكِيمٍ، نَا يَحْيَى بْنُ حَمَّادٍ، نَا أَبُو عَوَانَةَ، عَنْ سُلَيْمَانَ، وَهُوَ الْأَعْمَشُ، عَنْ أَبِي صَالِحٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ:

**متن حدیث:** يَجْتَمِعُ مَلَائِكَةُ اللَّيْلِ وَمَلَائِكَةُ النَّهَارِ فِي صَلَاةِ الْفَجْرِ وَصَلَاةِ الْعَصْرِ، فَيَجْتَمِعُونَ فِي صَلَاةِ الْفَجْرِ فَتُصْعَدُ مَلَائِكَةُ اللَّيْلِ، وَتُثَبَّتُ مَلَائِكَةُ النَّهَارِ، وَيَجْتَمِعُونَ فِي صَلَاةِ الْعَصْرِ فَتُصْعَدُ مَلَائِكَةُ النَّهَارِ، وَتُثَبَّتُ مَلَائِكَةُ اللَّيْلِ، فَيَسْأَلُهُمْ رَبُّهُمْ: كَيْفَ تَرَكْتُمْ عِبَادِي، فَيَقُولُونَ: اتَيْنَاهُمْ وَهُمْ يُصَلُّونَ وَتَرَكْنَاهُمْ وَهُمْ يُصَلُّونَ، فَاغْفِرْ لَهُمْ يَوْمَ الدِّينِ

❦ ❦ (امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ کہتے ہیں: -- یحییٰ بن حکیم -- یحییٰ بن حماد -- ابو عوانہ -- سلیمان -- اعمش -- ابو صالح (کے حوالے سے روایت نقل کرتے ہیں:) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

”رات کے فرشتے اور دن کے فرشتے فجر کی نماز میں اور عصر کی نماز میں اکٹھے ہوتے ہیں یہ فجر کی نماز میں اکٹھے ہوتے ہیں اور رات کے فرشتے اوپر چلے جاتے ہیں اور دن کے فرشتے ٹھہر جاتے ہیں پھر یہ عصر کی نماز میں اکٹھے ہوتے ہیں تو دن کے فرشتے اوپر چلے جاتے ہیں اور رات کے فرشتے ٹھہر جاتے ہیں تو ان کا پروردگار ان سے دریافت کرتا ہے: تم نے میرے بندوں کو کس حالت میں چھوڑا؟ تو وہ عرض کرتے ہیں: جب ہم ان کے پاس سے آئے تو وہ نماز ادا کر رہے تھے اور جب ہم انہیں چھوڑ کر آئے ہیں تو بھی وہ نماز ادا کر رہے تھے (اے اللہ!) تو قیامت کے دن ان کی مغفرت کر دینا۔“

## بَابُ ذِكْرِ مَوَاقِيتِ الصَّلَوَاتِ الْخَمْسِ

## باب 13: پانچ نمازوں کے اوقات کا تذکرہ

**323- سند حدیث:** نَا يَعْقُوبُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ، وَالْحَسَنُ بْنُ مُحَمَّدٍ، وَعَلِيُّ بْنُ الْحُسَيْنِ بْنِ اِبْرَاهِيمَ بْنِ الْحُسَيْنِ، وَاحْمَدُ بْنُ سَنَانَ الْوَاسِطِيُّ، وَمُوسَى بْنُ خَاقَانَ الْبَغْدَادِيُّ قَالُوا: حَدَّثَنَا اسحاق، وَهُوَ ابْنُ يُوْسُفَ الْاَزْرَقِ، وَهَذَا حَدِيثُ الدَّورَقِيِّ، نَا سُفْيَانُ الثَّوْرِيُّ، عَنْ عَلْقَمَةَ بْنِ مَرْثَدٍ، عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ بُرَيْدَةَ، عَنْ اَبِيهِ قَالَ: مَتْنِ حَدِيث: اَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجُلٌ فَسَأَلَهُ عَنْ وَقْتِ الصَّلَوَاتِ، فَقَالَ: صَلَّى مَعًا، فَلَمَّا زَالَتِ الشَّمْسُ صَلَّى رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الظُّهْرَ وَقَالَ: وَصَلَّى الْعَصْرَ وَالشَّمْسُ مُرْتَفِعَةٌ نَقِيَّةٌ، وَصَلَّى الْمَغْرِبَ حِينَ غَرَبَتِ الشَّمْسُ، وَصَلَّى الْعِشَاءَ حِينَ غَابَ الشَّفَقُ، وَصَلَّى الْفَجْرَ بِغَلَسِ، فَلَمَّا كَانَ مِنَ الْفَجْرِ امْرًا بِلَا قَاذَنَ الظُّهْرَ فَابْرَدَ بِهَا، فَانْعَمَ اَنْ يَبْرَدَ بِهَا، وَامْرَةً فَاَقَامَ الْعَصْرَ وَالشَّمْسُ حَيَّةٌ، اَخْرَقَ لَوْرُقَ الْيَدَى كَانَ، وَامْرَةً فَاَقَامَ الْمَغْرِبَ قَبْلَ اَنْ يَغِيْبَ الشَّفَقُ، وَامْرَةً فَاَقَامَ الْعِشَاءَ بَعْدَ مَا ذَهَبَ ثُلُثُ اللَّيْلِ، وَامْرَةً فَاَقَامَ الْفَجْرَ فَاَسْفَرَ بِهَا، ثُمَّ قَالَ: اَيْنَ السَّائِلُ عَنْ وَقْتِ الصَّلَاةِ؟ قَالَ: اَنَا يَا رَسُولَ اللهِ قَالَ: وَقْتُ صَلَاتِكُمْ بَيْنَ مَا رَأَيْتُمْ

تَوْضِیحِ رَوَايَت: قَالَ أَبُو بَكْرِ: لَمْ أَجِدْ فِي كِتَابِي عَنِ الزُّعْفَرَانِيِّ الْمَغْرِبَ فِي الْيَوْمِ الْفَائِي

❦ ❦ (امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ کہتے ہیں:)-- یعقوب بن ابراہیم اور حسن بن محمد اور علی بن حسین بن ابراہیم بن حسین اور احمد بن سنان واسطی اور موسیٰ بن خاقان بغدادی-- اسحاق بن یوسف الازرق-- علقمہ بن مرثد سلیمان بن بریدہ اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں:

”ایک شخص نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اس نے نبی اکرم ﷺ سے نمازوں کے وقت کے بارے میں دریافت کیا تو نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: تم ہماری اقتداء میں نماز ادا کرو جب سورج ڈھل گیا تو نبی اکرم ﷺ نے ظہر کی نماز ادا کی۔ راوی

حدیث 323 صحیح مسلم کتاب الساجد ومواضع الصلاة باب اوقات الصلوات الخمس رقم الحديث: 1001 الجامع للترمذی ابواب الصلاة عن رسول الله صلى الله عليه وسلم باب ما جاء في مواقيت الصلاة عن النبي صلى الله عليه وسلم رقم الحديث: 144 سنن ابن ماجه كتاب الصلاة ابواب مواقيت الصلاة رقم الحديث: 665 صحيح ابن حبان كتاب الصلاة باب مواقيت الصلاة ذكر الوقت الذي اسفر المصطفى صلى الله عليه وسلم بصلاة الصبح رقم الحديث: 1508 السنن الصغرى كتاب المواقيت اول وقت المغرب رقم الحديث: 519 السنن الكبرى للنسائي مواقيت الصلوات ذكر اختلاف المأكلين للاخبار في آخر وقت العشاء الآخرة رقم الحديث: 1498 شرح معاني الآثار للطحاوى باب مواقيت الصلاة رقم الحديث: 529 سنن الدارقطني كتاب الصلاة باب امامة جبرائيل رقم الحديث: 888 مسند احمد بن حنبل مسند الانصار حديث برينة الاسلمى رقم الحديث: 22372 المعجم الاوسط للطبراني باب الالف من اسمه احمد رقم الحديث: 1800



بیان کرتے ہیں نبی اکرم ﷺ نے جب عصر کی نماز ادا کی تو سورج ابھی بلند روشن اور چمکدار تھا پھر نبی اکرم ﷺ نے سورج غروب ہونے کے بعد مغرب کی نماز ادا کی پھر شفق غروب ہونے کے بعد عشاء کی نماز ادا کی پھر آپ ﷺ نے اندھیرے میں فجر کی نماز ادا کر لی اگلے دن آپ ﷺ نے حضرت بلال رضی اللہ عنہ کو حکم دیا انہوں نے ظہر کی اذان اس وقت ادا کی جب گرمی اچھی خاصی کم ہو چکی تھی پھر آپ ﷺ نے انہیں ہدایت کی تو انہوں نے عصر کی اقامت اس وقت کی جب سورج ابھی چمکدار تھا تاہم آپ ﷺ نے پہلے دن کے مقابلے میں اسے ذرا تاخیر سے ادا کیا۔ نبی اکرم ﷺ نے انہیں ہدایت کی تو انہوں نے مغرب کی اقامت شفق غروب ہونے سے پہلے کہی آپ ﷺ نے انہیں ہدایت کی تو انہوں نے عشاء کی اقامت ایک تہائی رات گزر جانے کے بعد کہی آپ ﷺ نے انہیں ہدایت کی تو انہوں نے فجر کی اقامت روشنی ہو جانے کے بعد کہی پھر نبی اکرم ﷺ نے دریافت کیا: نمازوں کے وقت کے بارے میں دریافت کرنے والا شخص کہاں ہے؟ اس نے عرض کی: یا رسول اللہ (ﷺ)! میں ہوں۔ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: تمہاری نمازوں کا وقت ان کے درمیان ہے جو تم نے دیکھا ہے۔

امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں: میں نے اپنی تحریر میں زعفرانی کے حوالے سے دوسرے دن مغرب کی نماز کے بارے میں کوئی چیز نہیں پائی۔

**324 - سند حدیث:** نَا بُنْدَارٌ، نَا حَرَمِيُّ بْنُ عَمَارَةَ، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ عَلْقَمَةَ بْنِ مَرْثَدٍ، عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ بَرْثَدَةَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْمَوَاقِيتِ لَمْ يَزِدْنَا بُنْدَارٌ عَلَى هَذَا. قَالَ بُنْدَارٌ: لَدَا كَوْنُهُ لِأَبِي دَاوُدَ، فَقَالَ: صَاحِبُ هَذَا الْحَدِيثِ يُنْفِي أَنْ يُكَبَّرَ عَلَيْهِ. قَالَ بُنْدَارٌ: لَمَعُونَهُ مِنْ كِتَابِي

**توضیح روایت:** قَالَ أَبُو بَكْرٍ: يُنْفِي أَنْ يُكَبَّرَ عَلَى أَبِي دَاوُدَ حَيْثُ غَلَطَ، وَأَنْ يُضْرَبَ بُنْدَارٌ عَشْرَةَ حَيْثُ مَحَا هَذَا الْحَدِيثَ مِنْ كِتَابِهِ، حَدِيثٌ صَحِيحٌ عَلَى مَا رَوَاهُ الثَّوْرِيُّ أَيْضًا عَنْ عَلْقَمَةَ، غَلَطَ أَبُو دَاوُدَ، وَغَيْرُ بُنْدَارٍ، هَذَا حَدِيثٌ صَحِيحٌ رَوَاهُ الثَّوْرِيُّ أَيْضًا عَنْ عَلْقَمَةَ نَا بِخَبَرِ حَرَمِيِّ بْنِ عَمَارَةَ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى قَالَ: نَا عَلَى بْنِ عَبْدِ اللَّهِ، نَا حَرَمِيُّ بْنُ عَمَارَةَ، عَنْ شُعْبَةَ بِالْحَدِيثِ تَمَامِهِ

**توضیح مصنف:** قَالَ أَبُو بَكْرٍ: هَذَا الْخَبَرُ رَأَى عَلَى زَعْمِ الْعِرَاقِيِّينَ أَنَّ الْمُقَرَّ عِنْدَ الْحَاكِمِ أَنَّ لِفُلَانٍ عَلَيْهِ مَا بَيْنَ دَرَاهِمَ إِلَى عَشْرَةِ دَرَاهِمَ أَنَّ عَلَيْهِ ثَمَانِيَةَ دَرَاهِمَ، فَجَعَلُوا هَذَا الْمُحَوَّلَ مِنَ الْمَقَالِ بَابًا طَوِيلًا فَرَعُوا مَسَائِلَ عَلَى هَذَا الْخَطِّ وَقَوَّدَ مَقَالَتِهِمْ يُوجِبُ أَنَّ جَبْرِيلَ صَلَّى بِالنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْيَوْمَيْنِ وَاللَّيْلَتَيْنِ الصَّلَوَاتِ الْخَمْسَ فِي غَيْرِ مَوَاقِيتِهَا؛ لِأَنَّ قَوْدَ مَقَالَتِهِمْ أَنَّ أَوْقَاتِ الصَّلَاةِ مَا بَيْنَ الْوَقْتِ الْأَوَّلِ، وَالْوَقْتِ الثَّانِي، وَأَنَّ الْوَقْتِ الْأَوَّلَ، وَالثَّانِي خَارِجَانِ مِنَ وَقْتِ الصَّلَاةِ كَزَعْمِهِمْ أَنَّ الدَّرَاهِمَ وَالْعَشْرَةَ خَارِجَانِ مِمَّا أَقَرَّ بِهِ الْمُقَرَّ، وَأَنَّ الثَّمَانِيَةَ هُوَ بَيْنَ دَرَاهِمَ إِلَى عَشْرَةٍ، قَدْ أَمْلَيْتُ مَسْأَلَةً طَوِيلَةً مِنْ هَذَا الْجِنْسِ

❀❀ (امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ کہتے ہیں: ) — بندار — حرمی بن عمارہ — شعبہ — علقمہ بن مرثد (کے حوالے سے روایت

نقل کرتے ہیں:

سلیمان بن بریدہ نے اپنے والد کے حوالے سے نبی اکرم ﷺ سے نمازوں کے اوقات کے بارے میں روایت نقل کی ہے۔  
بندار نامی راوی نے اس سے زیادہ اور کچھ بیان نہیں کیا۔

بندار کہتے ہیں: میں نے اس کا تذکرہ امام ابو داؤد سے کیا تو انہوں نے فرمایا: اس حدیث کو نقل کرنے والے شخص کے لیے یہ بات مناسب ہے کہ اس پر تکبیر کہی جائے بندار کہتے ہیں: تو میں نے اپنی کتاب (تحریر نوٹس) میں سے اسے مٹا دیا ہے۔  
امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں: مناسب تو یہ ہے کہ ابو داؤد پر تکبیر کہی جائے کیونکہ انہوں نے غلطی کی ہے اور بندار کو دس کوڑے لگائے جائیں گے کیونکہ اس نے ایک حدیث کو مٹا دیا تھا اس کی وجہ یہ ہے کہ یہ حدیث ”صحیح“ ہے جیسا کہ سفیان ثوری نے یہ روایت علقمہ کے حوالے سے نقل کی ہے ابو داؤد نے غلطی کی اور بندار نامی راوی نے اسے متغیر کر دیا یہ حدیث ”صحیح“ ہے کہ اسے امام سفیان ثوری نے علقمہ کے حوالے سے نقل کیا ہے۔

(امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ کہتے ہیں:) حرمی بن عمارہ کی نقل کردہ روایت ہمیں محمد بن یحییٰ نے سنائی ہے۔ وہ یہ کہتے ہیں: علی بن عبد اللہ نے حرمی بن عمارہ کے حوالے سے شعبہ سے یہ روایت مکمل طور پر نقل کی ہے۔

(امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ کہتے ہیں:) یہ روایت اہل عراق کے اس نظریے کی تردید کرتی ہے کہ جب کوئی شخص حاکم کے سامنے اس بات کا اقرار کرے کہ اس نے فلاں شخص کے ایک درہم سے لے کر دس درہم تک دینے ہیں تو ایسے شخص پر آٹھ درہم کی ادائیگی لازم ہوگی۔

انہوں نے اس ناممکن مقولے کے بارے میں ایک طویل باب تحریر کر دیا ہے۔ اور انہوں نے اس غلطی کی بنیاد پر بہت سے فروعی مسائل بیان کئے ہیں۔

ان کے اس نظریے کا نتیجہ یہ نکلتا ہے کہ جب حضرت جبرائیل نے دونوں اوردوراتوں میں نبی اکرم ﷺ کو پانچ نمازیں پڑھائیں تو وہ ان نمازوں کے مخصوص وقت کے علاوہ وقت میں پڑھائی تھیں۔ کیونکہ ان کے موقف کا نتیجہ یہ نکلتا ہے کہ نماز کا وقت پہلے وقت اور دوسرے وقت کے درمیان میں ہونا چاہئے۔ اور پہلا وقت اور دوسرا وقت نماز کے مخصوص وقت سے خارج شمار ہوں گے۔

جیسا کہ ان کا یہ گمان ہے کہ ایک درہم اور دس درہم اقرار کرنے والے شخص کے اقرار سے خارج شمار ہوں گے۔ اور آٹھ درہم وہ تعداد ہے جو ایک سے لے کر دس تک کے درمیان میں ہے۔  
میں نے اس نوعیت کا ایک طویل مسئلہ املاء کروایا ہے۔

### بَابُ ذِكْرِ الدَّلِيلِ عَلَى أَنَّ فَرَضَ الصَّلَاةِ

كَانَ عَلَى الْأَنْبِيَاءِ قَبْلَ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَتْ خَمْسَ صَلَوَاتٍ، كَمَا هِيَ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأُمَّتِهِ، وَأَنَّ أَوْقَاتَ صَلَوَاتِهِمْ كَانَتْ أَوْقَاتَ النَّبِيِّ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

وَسَلَّمَ وَأَمَّيْهِ

**باب 14:** اس بات کی دلیل کہ حضرت محمد ﷺ سے پہلے کے انبیاء پر بھی نماز ادا کرنا فرض تھا اور یہ پانچ نمازیں تھیں جس طرح یہ نبی اکرم ﷺ اور آپ کی امت پر فرض ہیں اور ان انبیاء کی نمازوں کے اوقات بھی وہی تھے جو حضرت محمد ﷺ اور آپ کی امت (کی نمازوں) کے اوقات ہیں۔

**325- سند حدیث:** نَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ الصَّبِي، أَخْبَرَنَا مُغِيرَةُ يَعْنِي ابْنَ عَبْدِ الرَّحْمَنِ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْحَارِثِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ وَهُوَ ابْنُ عِيَّاشٍ بْنِ أَبِي رَبِيعَةَ الزُّرْقِيُّ، ح وَحَدَّثَنَا بُنْدَارٌ، نَا أَبُو أَحْمَدَ، نَا سُفْيَانُ، ح وَحَدَّثَنَا مُسْلِمُ بْنُ جُنَادَةَ، نَا وَكِيعٌ، عَنْ سُفْيَانَ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْحَارِثِ بْنِ عِيَّاشٍ بْنِ أَبِي رَبِيعَةَ قَالَ وَكِيعٌ: عَنِ الزُّرْقِيِّ، عَنْ حَكِيمِ بْنِ عَبَادٍ بْنِ سَهْلٍ بْنِ حَنِيْفٍ، عَنْ نَافِعِ بْنِ جُبَيْرٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

**متن حدیث:** اَمَّنِي جَبْرِئِلُ عِنْدَ الْبَيْتِ مَرَّتَيْنِ، فَصَلَّى بِي الظُّهْرَ حِينَ مَالَتِ الشَّمْسُ قَدَرَ الشِّرَازِ، وَصَلَّى بِي الْعَصْرَ حِينَ كَانَ ظِلُّ كُلِّ شَيْءٍ مِثْلَهُ، وَصَلَّى بِي الْمَغْرِبَ حِينَ أَفْطَرَ الصَّائِمُ، وَصَلَّى بِي الْعِشَاءَ حِينَ غَابَ الشَّفَقُ، وَصَلَّى بِي الْفَجْرَ حِينَ حُرِّمَ الطَّعَامُ وَالشَّرَابُ عَلَى الصَّائِمِ، وَصَلَّى بِي الْغَدَاةَ الظُّهْرَ حِينَ كَانَ ظِلُّ كُلِّ شَيْءٍ مِثْلَهُ، وَصَلَّى بِي الْعَصْرَ حِينَ كَانَ ظِلُّ كُلِّ شَيْءٍ مِثْلَهُ، وَصَلَّى بِي الْمَغْرِبَ حِينَ أَفْطَرَ الصَّائِمُ، وَصَلَّى بِي الْعِشَاءَ حِينَ مَضَى ثُلُثُ اللَّيْلِ، وَصَلَّى بِي الْغَدَاةَ بَعْدَ مَا اسْفَرَّ، ثُمَّ انْفَتَحَ إِلَيَّ فَقَالَ: يَا مُحَمَّدُ، الْوَقْتُ لِيَمَّا بَيْنَ هَذَيْنِ الْوَقْتَيْنِ هَذَا وَقْتُكَ وَوَقْتُ الْأَنْبِيَاءِ قَبْلَكَ

هَذَا لَفْظُ حَدِيثِ أَحْمَدَ بْنِ عَبْدِ وَفِي حَدِيثِ وَكِيعٍ: حَكِيمُ بْنُ عَبَادٍ بْنِ حَنِيْفٍ

❦❦❦ (امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ کہتے ہیں:)-- احمد بن عبدہ ضعیف -- مغیرہ بن عبد الرحمن -- عبد الرحمن بن حارث بن عبد اللہ (یہاں تحویل سند ہے) بندار -- ابو احمد -- سفیان (تحویل سند ہے) سلم بن جنادة -- وکیع -- سفیان -- عبد الرحمن بن حارث (یہاں تحویل سند ہے) وکیع -- زرقی -- حکیم بن حکیم -- نافع بن جبیر (کے حوالے سے روایت نقل کرتے ہیں:) حضرت

**حدیث 325:** الجامع للترمذی، ابواب الصلاة عن رسول الله صلى الله عليه وسلم، باب ما جاء في مواقيت الصلاة عن النبي صلى الله عليه وسلم، رقم الحديث: 142، سنن أبي داود، كتاب الصلاة، باب في المواقيت، رقم الحديث: 336، مصنف عبد الرزاق الصنعاني، كتاب الصلاة، باب المواقيت، رقم الحديث: 1958، مصنف ابن أبي شيبة، كتاب الصلاة، في جميع مواقيت الصلاة، رقم الحديث: 3185، شرح معاني الآثار للطحاوي، باب مواقيت الصلاة، رقم الحديث: 524، سنن الدارقطني، كتاب الصلاة، باب امامة جبرائيل، رقم الحديث: 873، مسند احمد بن حنبل، مسند عبد الله بن عباس بن عبد المطلب، رقم الحديث: 2983، مسند الشافعي، باب: ومن كتاب استقبال القبلة في الصلاة، رقم الحديث: 96، مسند عبد بن حبيب، مسند ابن عباس رضي الله عنه، رقم الحديث: 704، مسند أبي يعلى الموصلي، اول مسند ابن عباس، رقم الحديث: 2685، المعجم الكبير لأبي حنيفة، من اسند عبد الله، وما اسند عبد الله بن عباس رضي الله عنهما، نافع بن جبیر بن مطعم عن ابن عباس، رقم الحديث: 10561

عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

حضرت جبرائیل علیہ السلام نے بیت اللہ کے پاس دو مرتبہ میری امامت کی انہوں نے مجھے ظہر کی نماز اس وقت پڑھائی جب سورج ایک تیسے جتنا ڈھل چکا تھا انہوں نے مجھے عصر کی نماز اس وقت پڑھائی جب ہر چیز کا سایہ اس کے ایک مثل ہو چکا تھا انہوں نے مجھے مغرب کی نماز اس وقت پڑھائی جب روزہ دار افطاری کر لیتا ہے انہوں نے مجھے عشاء کی نماز اس وقت پڑھائی جب شفق غروب ہو گئی تھی انہوں نے مجھے فجر کی نماز اس وقت پڑھائی جب روزہ دار کے لیے کھانا پینا حرام ہو جاتا ہے پھر اگلے دن انہوں نے مجھے ظہر کی نماز اس وقت پڑھائی جب ہر چیز کا سایہ ایک مثل ہو چکا تھا انہوں نے مجھے عصر کی نماز اس وقت پڑھائی جب ہر چیز کا سایہ دو مثل ہو جاتا ہے اور انہوں نے مجھے مغرب کی نماز اس وقت پڑھائی جب روزہ دار افطاری کرتا ہے انہوں نے مجھے عشاء کی نماز ایک تہائی رات گزر جانے کے بعد پڑھائی اور انہوں نے مجھے فجر کی نماز روشنی ہو جانے کے بعد پڑھائی پھر وہ میری طرف متوجہ ہوئے اور بولے: اے حضرت محمد ﷺ ان دو وقتوں کے درمیان وقت ہے یہ آپ ﷺ کا اور آپ ﷺ سے پہلے کے انبیاء کا وقت ہے۔

روایت کے یہ الفاظ ہیں: احمد بن عبدہ کے نقل کردہ ہیں۔

دکھ نے اپنی روایت میں راوی کا نام حکیم بن حکیم بن عباد بن حنیف نقل کیا ہے۔

(اس کتاب کے راوی صابونی بیان کرتے ہیں) امام (ابن خزیمہ) کے کلام کو اس باب کے آخر میں زائد کر لیا جائے جو اس سے پہلے کے باب میں گزر چکا ہے۔

## بَابُ ذِكْرِ وَقْتِ الصَّلَاةِ لِلْمَعْذُورِ

باب 15: معذور شخص کے لئے نماز کے وقت کا تذکرہ

326 - بُنْدَارُ بْنُ بَشَّارٍ، نَاعِمُ بْنُ هِشَامٍ، حَدَّثَنِیْ اَبِی، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ اَبِیْ اَيُّوبَ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو،

متن حدیث: اَنَّ نَبِیَّ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْہِ وَسَلَّم قَالَ: اِذَا صَلَّیْتُمُ الصُّبْحَ فَهُوَ وَقْتُ اِلٰی اَنْ یُّطْلَعَ قَرْنُ الشَّمْسِ الْاَوَّلِ، فَاِذَا صَلَّیْتُمُ الظُّهْرَ فَهُوَ وَقْتُ اِلٰی اَنْ تُصَلُّوا الْعَصْرَ، فَاِذَا صَلَّیْتُمُ الْعَصْرَ فَهُوَ وَقْتُ اِلٰی اَنْ تَصْفُرَ الشَّمْسُ، فَاِذَا غَابَتِ الشَّمْسُ فَهُوَ وَقْتُ اِلٰی اَنْ یَغِیْبَ الشَّفَقُ، فَاِذَا غَابَ الشَّفَقُ فَهُوَ وَقْتُ اِلٰی نِصْفِ اللَّیْلِ

\*\*\* (امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ کہتے ہیں:) بندار بن بشار -- معاذ بن ہشام -- اپنے والد -- قتادہ -- ابو ایوب (کے حوالے سے روایت نقل کرتے ہیں:) حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

حدیث 326 صحیح مسلم کتاب المساجد ومواضع الصلاة باب اوقات الصلوات الخمس رقم الحدیث: 996 سنن ابی داؤد کتاب الصلاة باب فی المواقیت رقم الحدیث: 339 صحیح ابن حبان کتاب الصلاة باب مواقیت الصلاة ذکر الاخبار عن اوائل الاوقات وادخرها رقم الحدیث: 1489 البحر الزخار مسند البزار حدیث عبد اللہ بن عمرو بن العاص رقم الحدیث 2120

”جب تم صبح کی نماز ادا کر لو تو اس کا وقت اس وقت تک ہے جب تک سورج کا کنارہ نہیں نکل آتا اور جب تم ظہر کی نماز ادا کر لو تو اس کا وقت اس وقت تک ہے جب تک تم عصر کی نماز ادا نہیں کرتے اور جب تم عصر کی نماز ادا کر لو تو اس کا وقت اس وقت تک ہے جب تک سورج زرد نہیں ہو جاتا اور جب سورج غروب ہو جائے اس سے لے کر شفق غروب ہونے تک (مغرب کا وقت ہے) اور جب شفق غروب ہو جائے تو اس سے لے کر نصف رات تک (عشاء کا وقت ہے)۔“

### بَابُ اخْتِيَارِ الصَّلَاةِ فِي أَوَّلِ وَقْتِهَا، بِذِكْرِ خَيْرِ لَفْظِهِ لَفْظٌ عَامٌّ مُرَادُهُ خَاصٌّ

باب 18: نماز کو اس کو اس کے ابتدائی وقت میں ادا کرنا

یہ حکم ایک ایسی روایت کے ذریعے ثابت ہے جس کے الفاظ ”عام“ ہیں لیکن مراد ”خاص“ ہے

327- سند حدیث: نَا بُسْدَارُ بْنُ بَشَّارٍ، حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ عُمرَ، نَا مَالِكُ بْنُ مِغْوَلٍ، عَنِ الْوَلِيدِ بْنِ الْعِزَّازِ، عَنْ أَبِي عُمَرَ وَ الشَّيْبَانِيِّ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ قَالَ:

مَتْنِ حَدِيثٍ: سَأَلْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: أَيُّ الْعَمَلِ أَفْضَلُ؟ قَالَ: الصَّلَاةُ فِي أَوَّلِ وَقْتِهَا  
 (امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ کہتے ہیں:)--بندار بن بشار--عثمان بن عمر--مالک بن مغول--ولید بن عیزار--ابو عمرو شیبانی (کے حوالے سے روایت نقل کرتے ہیں:) حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

میں نے نبی اکرم ﷺ سے دریافت کیا: کون سا عمل زیادہ فضیلت رکھتا ہے؟ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: نماز کو اس کے ابتدائی وقت میں ادا کرنا۔

### بَابُ ذِكْرِ الدَّلِيلِ عَلَى أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

إِنَّمَا أَرَادَ بِقَوْلِهِ: الصَّلَاةُ فِي أَوَّلِ وَقْتِهَا بَعْضَ الصَّلَاةِ دُونَ جَمِيعِهَا، وَبَعْضَ الْأَوْقَاتِ دُونَ جَمِيعِ الْأَوْقَاتِ، إِذْ قَدْ أَخْبَرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِتَرْيِيدِ الظُّهْرِ فِي شِدَّةِ الْحَرِّ، وَقَدْ أَعْلَمَ أَنَّ لَوْلَا ضَعْفُ الضَّعِيفِ، وَسَقَمُ السَّقِيمِ لَأَخَّرَ صَلَاةَ الْعِشَاءِ الْآخِرَةَ إِلَى شَطْرِ اللَّيْلِ

باب 17: اس بات کی دلیل کا تذکرہ کہ نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان

”نماز کو اس کے ابتدائی وقت میں ادا کیا جائے“

حدیث 327 سنن ابی داؤد کتاب الصلۃ باب فی المحافظة علی وقت الصلوات رقم الحدیث 368 المستدرک علی الصحیحین لحاکم کتاب الصلۃ باب فی مواقیئ الصلۃ رقم الحدیث 624 صحیح ابن حبیب کتاب الصلۃ باب مواقیئ الصلۃ ذکر البیان بأن قوله صلى الله عليه وسلم: "الصلوة" رقم الحدیث 1491 مصنف عبد البر زاق الصعانی کتاب الصلۃ باب تفريط مواقیئ الصلۃ رقم الحدیث 2142



اس سے مراد بعض نمازیں ہیں تمام نمازیں مراد نہیں ہیں۔

اور اس سے مراد بعض مخصوص اوقات ہیں۔ تمام اوقات مراد نہیں ہیں۔

اس کی وجہ یہ ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے گرمی کی شدت میں ظہر کی نماز ٹھنڈے وقت میں ادا کرنے کا حکم دیا ہے۔

اور آپ نے یہ بات بھی بیان کی ہے: اگر کمزور شخص کی کمزوری اور بیمار شخص کی بیماری کا خیال نہ ہوتا تو آپ عشاء کی

نماز کو نصف رات تک موخر کر دیتے۔

**328 - سند حدیث:** نَا بُنْدَارُ بْنُ بَشَّارٍ، نَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ، نَا شُعْبَةُ، عَنِ الْمُهَاجِرِ أَبِي الْحَسَنِ، أَنَّهُ سَمِعَ

زَيْدَ بْنَ وَهْبٍ يُحَدِّثُهُ عَنْ أَبِي ذَرٍّ قَالَ:

**متن حدیث:** أَذَّنَ مُؤَذِّنٌ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الظُّهْرَ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: أَبْرِدْ

أَبْرِدْ، أَوْ قَالَ: انْتَظِرْ انْتَظِرْ، فَقَالَ: إِنَّ شِدَّةَ الْحَرِّ مِنْ فِتْحِ جَهَنَّمَ، فَإِذَا اشْتَدَّ الْحَرُّ فَأَبْرِدُوا بِالصَّلَاةِ قَالَ أَبُو ذَرٍّ:

حَتَّى رَأَيْنَا لَهْيَ التُّلُولِ

❦ (امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ کہتے ہیں: -- بندار بن بشار -- محمد بن جعفر -- شعبہ -- مہاجر ابو حسن -- زید بن وہب

(کے حوالے سے روایت نقل کرتے ہیں:) حضرت ابو ذر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

نبی اکرم ﷺ کا مؤذن ظہر کی اذان دینے لگا تو نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: ٹھنڈک ہو لینے دو ٹھنڈک ہو لینے دو (راوی کو شک

ہے شاید یہ الفاظ ہیں) انتظار کرو انتظار کرو آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: بیشک گرمی کی شدت جہنم کی تپش کا حصہ ہے جب گرمی شدید

ہو تو نماز کو ٹھنڈے وقت میں ادا کرو۔

حضرت ابو ذر غفاری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: یہاں تک کہ ہم نے ٹیلوں کے سائے دیکھ لئے۔

**329 - سند حدیث:** نَا عَبْدُ الْجَبَّارِ بْنُ الْعَلَاءِ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْمَخْزُومِيِّ، وَأَحْمَدَ بْنِ عَبْدِ

الضَّبِّيِّ قَالُوا: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ سَعِيدٍ وَهُوَ ابْنُ الْمُسَيَّبِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ،

**متن حدیث:** أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: إِذَا اشْتَدَّ الْحَرُّ فَأَبْرِدُوا عَنِ الصَّلَاةِ فَإِنَّ شِدَّةَ الْحَرِّ مِنْ

حدیث 328: صحیح مسلم: کتاب المساجد ومواضع الصلاة باب استحباب الإبراد بالظهر في شدة الحر لمن يمضي الى

جباة رقم الحديث 1009 الجامع للترمذی ابواب الصلاة عن رسول الله صلى الله عليه وسلم باب ما جاء في تأخير

الظهر في شدة الحر رقم الحديث 150 سنن ابی داؤد کتاب الصلاة باب في وقت صلاة الظهر رقم الحديث 344 صحیح

ابن حبان کتاب الصلاة باب مواقيت الصلاة ذكر البيان بان الحر كلما اشتد يجب ان يبرد بالظهر اكثر رقم الحديث

1525 مصنف ابن ابی شعبة کتاب الصلاة من كان يبرد بها ويقول الحر من فتح جهنم رقم الحديث 3246 شرح

معاني الآثار بسطحاوي باب الوقت الذي يستحب ان يصلى صلاة الظهر فيه رقم الحديث 676 مسند احمد بن حنبل

مسند الانصار حديث ابی ذر العفاری رقم الحديث 20854 مسند الطيالسی احادیث ابی ذر العفاری رضي الله عنه رقم

الحديث 440 البحر الزخار مسند البزار زید بن وہب رقم الحديث 3370

فَیَحِ جَهَنَّمَ

❦ (امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ کہتے ہیں:) -- عبد الجبار بن علاء -- سعید بن عبد الرحمن مخزومی اور احمد بن عہدہ قس -- سفیان -- ابن شہاب زہری -- سعید بن مسیب (کے حوالے سے روایت نقل کرتے ہیں:) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

”جب گرمی شدید ہو تو نماز کو ٹھنڈے وقت میں ادا کرو کیونکہ گرمی کی شدت جہنم کی تپش کا حصہ ہوتی ہے۔“

**330 - سند حدیث:** نَا بُسْدَارُ بْنُ بَشَّارٍ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ يُعْنِي الثَّقَفِيَّ، نَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ:

مَتْنُ حَدِيثٍ: إِنْ شِدَّةَ الْحَرِّ مِنْ فَيَحِ جَهَنَّمَ، فَأَبْرِدُوا الصَّلَاةَ فِي شِدَّةِ الْحَرِّ

❦ (امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ کہتے ہیں:) -- بشار بن بشار -- عبد الوہاب ثقفی -- عبید اللہ بن عمر -- نافع (کے حوالے سے روایت نقل کرتے ہیں:) حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

”بیشک گرمی کی شدت جہنم کی تپش کا حصہ ہوتی ہے تو گرمی کی شدت میں نماز کو ٹھنڈے وقت میں ادا کرو۔“

**331 - سند حدیث:** نَا الْقَاسِمُ بْنُ مُحَمَّدٍ بْنِ عَبَّادٍ الْمُهَلَّبِيُّ، نَا عَبْدُ اللَّهِ يُعْنِي ابْنَ دَاوُدَ الْخُرَيْبِيُّ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا،

مَتْنُ حَدِيثٍ: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: أَبْرِدُوا الظُّهْرَ فِي الْحَرِّ

❦ (امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ کہتے ہیں:) -- قاسم بن محمد بن عباد المہلبی -- عبد اللہ بن داؤد خربہ -- ہشام بن عروہ --

حدیث 329: صحیح البخاری، کتاب مواقیات الصلوة، باب الإبراد بالظهر في شدة الحر، رقم الحديث: 521، 'صحیح مسلم'، کتاب المساجد ومواضع الصلوة، باب استحباب الإبراد بالظهر في شدة الحر لمن يضى الى جماعة، رقم الحديث: 1004، 'موطأ مالك'، کتاب رقوت الصلوة، باب النهي عن الصلوة بالهاجرة، رقم الحديث: 27، 'صحیح ابن حبان'، کتاب الصلوة، باب مواقیات الصلوة، ذکر البیان بأن الإبراد بالصلوة في الحر انما امر بذلك عند، رقم الحديث: 1522، 'سنن الدارمی'، کتاب الصلوة، باب الإبراد بالظهر، رقم الحديث: 1236، 'سنن ابی داؤد'، کتاب الصلوة، باب في وقت صلاة الظهر، رقم الحديث: 345، 'سنن ابن ماجة'، کتاب الصلوة، ابواب مواقیات الصلوة، باب الإبراد بالظهر في شدة الحر، رقم الحديث: 675، 'الجامع للترمذی'، ابواب الصلوة عن رسول الله صلى الله عليه وسلم، باب ما جاء في تأخير الظهر في شدة الحر، رقم الحديث: 149، 'السنن الصغری'، کتاب المواقیات، الإبراد بالظهر اذا اشتد الحر، رقم الحديث: 498، 'السنن الکبریٰ للنسائی'، مواقیات الصوت، الإبراد بالظهر اذا اشتد الحر، رقم الحديث: 1470، 'مصنف عبد الرزاق الصنعانی'، کتاب الصلوة، باب وقت الظهر، رقم الحديث: 1978، 'مسند احمد بن حنبل'، مسند ابی هريرة رضي الله عنه، رقم الحديث: 7087، 'مسند الشافعی'، باب ومن کتاب استقبال القبلة في الصلوة، رقم الحديث: 98، 'مسند الحمیدی'، احادیث ابی هريرة رضي الله عنه، رقم الحديث: 915، 'مسند ابی یعلیٰ البوصلی'، مسند عبد الله بن مسعود، رقم الحديث: 5133، 'المعجم الصغير للطبرانی'، من اسمه الحسن، رقم الحديث: 385، 'المعجم الاوسط للطبرانی'، باب العين، رقم الحديث: 5341، 'مسند ابی یعلیٰ البوصلی'، مسند عائشة، رقم الحديث: 4534،

اپنے والد (کے حوالے سے روایت نقل کرتے ہیں:) سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: "گرمی میں تمہر کی نماز ٹھنڈے وقت میں ادا کرو۔"

### بَابُ اسْتِحْبَابِ تَعْجِيلِ صَلَاةِ الْعَصْرِ

باب 18: عصر کی نماز کا جلدی ادا کرنا مستحب ہے

**332** - سند حدیث: لَا عَبْدُ الْجَبَّارِ بْنِ الْعَلَاءِ، قَا سُفْيَانُ قَالَ: حَفِظْنَاهُ مِنَ الزُّهْرِيِّ قَالَ: أَخْبَرَنِي عُرْوَةُ، عَنْ عَائِشَةَ، ح وَحَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدَةَ الضَّبِّيُّ، وَسَعِيدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْمَخْزُومِيِّ قَالَا: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ عُرْوَةَ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا  
متن حدیث: أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُصَلِّي الْعَصْرَ وَالشَّمْسُ طَالِقَةً فِي حُجْرَتِي لَمْ يَظْهَرِ الْفَيْءُ بَعْدُ قَالَ أَحْمَدُ: فِي حُجْرَتِهَا

توضیح مصنف: قَالَ أَبُو بَكْرٍ: الظُّهُورُ عِنْدَ الْعَرَبِ بِكُونِ عَلَى مَعْنَيْنِ أَحَدُهُمَا أَنْ يَظْهَرَ الشَّيْءُ حَتَّى يُرَى وَتَبَيَّنَ فَلَا خَفَاءَ، وَالثَّانِي أَنْ يَغْلِبَ الشَّيْءُ عَلَى الشَّيْءِ كَمَا يَقُولُ الْعَرَبُ: ظَهَرَ فَلَانٌ عَلَى فَلَانٍ، وَظَهَرَ جَيْشٌ فَلَانٌ عَلَى جَيْشٍ فَلَانٌ آيَ عَلَيْهِمْ، فَمَعْنَى قَوْلِهَا: لَمْ يَظْهَرِ الْفَيْءُ بَعْدُ، آيَ لَمْ يَغْلِبِ الْفَيْءُ عَلَى الشَّمْسِ فِي حُجْرَتِهَا، آيَ لَمْ يَكُنِ الظِّلُّ فِي الْحُجْرَةِ أَكْثَرَ مِنَ الشَّمْسِ حِينَ صَلَاةِ الْعَصْرِ

❦ ❦ (امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ کہتے ہیں:) -- عبد الجبار بن علاء -- سفیان -- زہری -- عروہ کے حوالے سے نقل کرتے ہیں سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں:

(یہاں تھلیل سند ہے) احمد بن عبدہ ضعیف اور سعید بن عبد الرحمن بن مخزومی -- سفیان -- ابن شہاب زہری -- عروہ (کے حوالے سے روایت نقل کرتے ہیں:) سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں:

"نبی اکرم ﷺ عصر کی نماز اس وقت ادا کرتے تھے جب سورج (یعنی دھوپ) میرے حجرے میں نظر آرہی ہوتی تھی اور ابھی سایہ ظاہر نہیں ہوتا تھا۔"

احمد نامی راوی نے یہ الفاظ نقل کئے ہیں: سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کے حجرے میں۔

امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں: اہل عرب کے نزدیک "ظاہر ہونے" کے دو مفہوم ہیں: ایک مفہوم یہ ہے: ایک چیز اتنی

حدیث 332: صحیح البخاری کتاب مواقیات الصلاة باب وقت العصر رقم الحديث: 581 'صحیح مسلم' کتاب المساجد ومواضع الصلاة باب اوقات الصلوات الخمس رقم الحديث: 883 'مصنف ابن ابی شیبہ' کتاب الصلاة من كان يعجل العصر رقم الحديث: 3261 'سنن الدارقطنی' کتاب الصلاة باب ذکر بیان المواقیات واختلاف الروایات فی ذلك رقم الحديث: 881 'مسند احمد بن حنبل' حدیث السیدة عائشة رضي الله عنها رقم الحديث: 23568 'مسند اسحاق بن راهويه' ما يروى عن عروة بن الزبير رقم الحديث: 510

ظاہر ہو جائے کہ وہ نظر آنے لگے اور واضح ہو جائے اور پوشیدہ نہ رہے اور دوسرا مفہوم یہ ہے: ایک چیز دوسری چیز پر غالب آ جائے جیسا کہ عرب یہ کہتے ہیں: فلاں شخص فلاں پر ظاہر ہو گیا یعنی غالب آ گیا اور فلاں لشکر فلاں لشکر پر ظاہر ہو گیا یعنی وہ ان پر غالب آ گئے تو سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کا یہ کہنا ہے کہ اس کے بعد ابھی سایہ ظاہر نہیں ہوا یعنی ان کے حجرے میں سایہ دھوپ پر غالب نہیں ہوتا تھا اس سے مراد یہ ہے کہ ان کے حجرے میں عصر کی نماز کے وقت سایہ دھوپ سے زیادہ نہیں ہوتا تھا۔

### بَابُ ذِكْرِ التَّغْلِيظِ فِي تَأْخِيرِ صَلَاةِ الْعَصْرِ إِلَى اصْفِرَارِ الشَّمْسِ

وَالدَّلِيلُ عَلَى أَنَّ قَوْلَهُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي خَيْرِ عِبَادِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو: فَإِذَا صَلَّيْتُمُ الْعَصْرَ فَهُوَ وَقْتُ إِلَى أَنْ تَصْفُرَ الشَّمْسُ إِنَّمَا أَرَادَ وَقْتُ الْعُذْرِ وَالضَّرُورَةِ وَالنَّاسِ لِصَلَاةِ الْعَصْرِ، فَبَذَلَهَا قَبْلَ اصْفِرَارِ الشَّمْسِ أَوْ عِنْدَهُ. وَكَذَلِكَ أَرَادَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ أَدْرَكَ مِنَ الْعَصْرِ رَكْعَةً قَبْلَ غُرُوبِ الشَّمْسِ فَقَدْ أَدْرَكَهَا، وَقْتُ الْعُذْرِ وَالضَّرُورَةِ وَالنَّاسِ لِصَلَاةِ الْعَصْرِ حِينَ بَذَلَهَا، وَقَدْ يُمْكِنُهُ أَنْ يُصَلِّيَ رَكْعَةً مِنْهَا قَبْلَ غُرُوبِ الشَّمْسِ، لَا أَنَّهُ أَبَاحَ لِلْمُصَلِّيِ فِي غَيْرِ الْعُذْرِ وَالضَّرُورَةِ، وَهُوَ ذَاكَ لِصَلَاةِ الْعَصْرِ، أَنْ يُؤَخِّرَهَا حَتَّى يُصَلِّيَ عِنْدَ اصْفِرَارِ الشَّمْسِ، أَوْ رَكْعَةً قَبْلَ الْغُرُوبِ وَلَكِنَّهَا بَعْدَهُ

### باب 19: عصر کی نماز کو سورج کے زرد ہونے تک مؤخر کرنے کی شدید مذمت کا تذکرہ

اور اس بات کی دلیل کہ حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ کے حوالے سے منقول روایت میں نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان ”جب تم عصر کی نماز ادا کر لو تو اس کا وقت وہاں تک ہے جب تک سورج زرد نہ ہو جائے۔“

اس سے مراد عذر یا ضرورت یا عصر کی نماز کو بھولنے والے کا وقت ہے۔ جسے سورج زرد ہونے سے پہلے یا اس کے قریب یہ نماز یاد آ جاتی ہے۔

اسی طرح نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان:

”جو شخص عصر کی نماز کی ایک رکعت سورج غروب ہونے سے پہلے پالے وہ اس نماز کو پالیتا ہے۔“

اس سے مراد یہ بھی ہے کہ یہ عذر ضرورت اور عصر کی نماز کو بھولنے والے کے لئے حکم ہے کہ جب اسے یہ نماز یاد آ جائے۔

اور ایک ایسے وقت میں یاد آئے جب اس کے لئے یہ بات ممکن ہو کہ وہ سورج غروب ہونے سے پہلے اس کی ایک رکعت ادا کر سکتا ہو۔

اس سے یہ مراد نہیں ہے: جس شخص کو کوئی عذر یا ضرورت لاحق نہیں ہے ایسے ہر نمازی کے لئے اس وقت میں نماز ادا کرنا مباح ہے جبکہ اسے عصر کی نماز یاد بھی ہو اور وہ اسے اتنی دیر تک مؤخر کر دے۔

اور پھر اسے اس وقت ادا کرے جب سورج زرد ہو چکا ہوتا ہے۔  
یا پھر اس کی ایک رکعت سورج غروب ہونے سے پہلے ادا کرے اور تین رکعات سورج غروب ہونے کے بعد ادا کرے۔

**333** - سند حدیث: نَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ السَّعْدِيُّ، حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ يَعْنَى ابْنِ جَعْفَرٍ، حَدَّثَنَا الْعَلَاءُ بْنُ عَبْدِ

الرَّحْمَنِ بْنِ يَعْقُوبَ،

مَنْ حَدَّثَنَا أَنَّهُ دَخَلَ عَلَى أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ فِي دَارِهِ بِالْبَصْرَةِ حَتَّى انْصَرَفَ مِنَ الظُّهْرِ قَالَ: وَدَارُهُ بِجَنْبِ الْمَسْجِدِ فَلَمَّا دَخَلْنَا عَلَيْهِ قَالَ: صَلَّيْتُمُ الْعَصْرَ؟ قُلْنَا لَهُ: إِنَّمَا انْصَرَفْنَا السَّاعَةَ مِنَ الظُّهْرِ قَالَ: فَصَلُّوا الْعَصْرَ، فَقُمْنَا فَصَلَّيْنَا، فَلَمَّا انْصَرَفْنَا قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: تِلْكَ صَلَاةُ الْمُنَافِقِ يَجْلِسُ بِرُقُبِ الشَّمْسِ حَتَّى إِذَا كَانَتْ بَيْنَ قَرْنِي الشَّيْطَانِ قَامَ فَقَرَّهَا أَرْبَعًا، لَا يَذْكُرُ اللَّهَ فِيهَا إِلَّا قَلِيلًا نَا يُونُسُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلَى، نَا ابْنُ وَهْبٍ أَنَّ مَالِكًا حَدَّثَهُ عَنِ الْعَلَاءِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بِهَذَا نَحْوَهُ

❦ ❦ (امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ کہتے ہیں: -- علی بن حجر سعدی -- اسماعیل بن جعفر) کے حوالے سے روایت نقل کرتے

ہیں: (علاء بن عبد الرحمن بن یعقوب بیان کرتے ہیں:

وہ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کی خدمت میں بصرہ میں ان کے گھر میں حاضر ہوئے یہ اس وقت کی بات ہے جب وہ ظہر کی نماز ادا کر چکے تھے۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ کا گھر مسجد کے پڑوس میں تھا جب ہم ان کی خدمت میں حاضر ہوئے تو انہوں نے دریافت کیا: کیا تم نے عصر کی نماز ادا کر لی ہے؟ ہم نے ان سے کہا: ہم تو ابھی ظہر کی نماز پڑھ کر آئے ہیں تو حضرت انس رضی اللہ عنہ نے فرمایا: تم لوگ عصر کی نماز ادا کر لو! ہم اٹھے اور ہم نے نماز ادا کر لی جب ہم نماز پڑھ کر فارغ ہوئے تو حضرت انس رضی اللہ عنہ نے بتایا: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ بات ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

”یہ منافق کی نماز ہے کہ وہ بیٹھا سورج کو دیکھتا رہتا ہے یہاں تک کہ جب وہ شیطان کے دو سینگوں کے درمیان پہنچ

جاتا ہے تو وہ شخص اٹھ کر چار مرتبہ زمین پر ٹھونگے مارتا ہے اور وہ اس نماز میں اللہ تعالیٰ کا بہت تھوڑا ذکر کرتا ہے۔“

یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ منقول ہے۔

**334** - سند حدیث: نَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ بَزِيعٍ، نَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ عُثْمَانَ الْبُكْرَاوِيُّ أَبُو نَحْرٍ، نَا

شُعْبَةُ، نَا الْعَلَاءُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ يَعْنَى ابْنَ يَعْقُوبَ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: قَالَ وَسَمِعْتُ أَبَا مُوسَى مُحَمَّدَ بْنَ الْمُثَنَّى يَقُولُ: وَجَدْتُ فِي كِتَابِي بِحِطِّ يَدِي فِيمَا نَسَخْتُ مِنْ كِتَابِ

حدیث 333 صحیح مسلم کتاب المساجد ومواضع الصلاة باب اوقات الصلوات الخمس رقم الحديث 996 صحیح

ابن حبان کتاب الايمان باب ما جاء في الشرك والنفاق ذكر البيان بان تأخير صلاة العصر ابي ان يقرب اصفرار

الشمس رقم الحديث 261 مسند الطيالسي احاديث النساء وما اسند انس بن مالك الانصاري الافراد عن انس رقم

الحديث: 2230 السنن الكبرى للنسائي مواعيت الصلوات ذكر التشديد في تأخير صلاة العصر رقم الحديث 1480



عَنْ جَعْفَرٍ قَالَ: نَا شُعْبَةُ قَالَ: سَمِعْتُ الْعَلَاءَ بْنَ عَبْدِ الرَّحْمَنِ يُحَدِّثُ، عَنْ آلِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ:

مَنْ حَدِيثُ: إِنَّ تِلْكَ صَلَاةَ الْمُنَافِقِ، يَنْتَظِرُ حَتَّى إِذَا اصْفَرَّتِ الشَّمْسُ وَكَانَتْ بَيْنَ قَرْنَيْ الشَّيْطَانِ، أَوْ عَلَى قَرْنَيْ الشَّيْطَانِ قَامَ فَتَقَرَّهَا أَرْبَعًا لَا يَذْكُرُ اللَّهَ فِيهَا إِلَّا قَلِيلًا

تَوْصِيحُ رَوَايَتِ: هَذَا لَفْظُ حَدِيثِ أَبِي مُوسَى وَقَالَ ابْنُ بَرِيجٍ: بَيْنَ قَرْنَيْ شَيْطَانٍ أَوْ فِي قَرْنَيْ شَيْطَانٍ وَقَالَ: قَالَ شُعْبَةُ: نَقَرَهَا أَرْبَعًا لَا يَذْكُرُ اللَّهَ فِيهَا إِلَّا قَلِيلًا

❦ (امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ کہتے ہیں: -- محمد بن عبد اللہ بن بزیع -- عبد الرحمن بن عثمان البکری ادوی البصر -- شعبہ --

علاء بن عبد الرحمن بن یعقوب (کے حوالے سے روایت نقل کرتے ہیں: حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں: میں نے ابو موسیٰ محمد بن ثنیٰ کو یہ کہتے ہوئے سنا ہے میں نے اپنے ہاتھ کی تحریر میں اپنی کتاب میں یہ بات پڑھی ہے یہ وہ تحریر ہے جو میں نے جعفر کی کتاب سے نقل کی تھی وہ بیان کرتے ہیں: شعبہ نے ہمیں خبر دی ہے وہ کہتے ہیں: علاء بن عبد الرحمن کو میں نے یہ کہتے ہوئے سنا انہوں نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کے حوالے سے یہ حدیث بیان کی کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے:

”بیشک یہ منافق کی نماز ہے وہ انتظار کرتا رہتا ہے یہاں تک کہ سورج زرد ہو جاتا ہے اور وہ شیطان کے دو سینگوں کے درمیان پہنچ جاتا ہے (راوی کو شک ہے کہ شاید یہ الفاظ ہیں) شیطان کے دو سینگوں پر پہنچ جاتا ہے تو وہ شخص اٹھ کر چار مرتبہ زمین پر ٹھونکنے مارتا ہے اور اس نماز میں اللہ تعالیٰ کا بہت تھوڑا ذکر کرتا ہے۔“

روایت کے یہ الفاظ ابو موسیٰ نامی راوی کے نقل کردہ ہیں۔

ابن بزیع نامی راوی نے یہ الفاظ نقل کئے ہیں: ”شیطان کے دو سینگوں کے درمیان یا شاید شیطان کے دو سینگوں میں۔“

شعبہ نامی راوی نے یہ الفاظ نقل کئے ہیں: وہ چار مرتبہ ٹھونکنے مارتا ہے اور اس نماز میں اللہ تعالیٰ کا ذکر بہت تھوڑا کرتا ہے۔“

### بَابُ التَّغْلِيظِ فِي تَأْخِيرِ صَلَاةِ الْعَصْرِ مِنْ غَيْرِ ضَرُورَةٍ

باب 20: کسی ضرورت کے بغیر عصر کی نماز تاخیر سے ادا کرنے کی شدید مذمت ہے

335 - سند حدیث: نَا عَبْدُ الْجَبَّارِ بْنُ الْعَلَاءِ، نَا سُفْيَانُ، نَا الزُّهْرِيُّ، ح وَحَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ

الْمَخْزُومِيُّ، وَآحْمَدُ بْنُ عَبْدِ قَالَا: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ سَالِمٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ:

مَنْ حَدِيثُ: الَّذِي تَقَرَّهُ صَلَاةُ الْعَصْرِ كَأَنَّمَا وَتَرَ أَهْلَهُ وَمَالَهُ

قَالَ مَالِكٌ: تَفْسِيرُهُ ذَهَابُ الْوَقْتِ

❦ (امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ کہتے ہیں: -- عبد الجبار بن علاء -- سفیان -- زہری

(یہاں تحویل سند ہے) سعید بن عبد الرحمن مخزومی اور احمد بن عبدہ -- سفیان -- ابن شہاب زہری -- سالم -- اپنے والد (کے حوالے سے روایت نقل کرتے ہیں:) نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

”جس شخص کی عصر کی نماز فوت ہو جائے، گویا کہ اس کے اہل خانہ اور مال برباد ہو گئے۔“

امام مالک رحمہ اللہ فرماتے ہیں: اس سے مراد وقت کا رخصت ہو جانا ہے۔

## بَابُ الْأَمْرِ بِتَبَكُّيرِ صَلَاةِ الْعَصْرِ فِي يَوْمِ الْغَيْمِ، وَالتَّغْلِيظِ فِي تَرْكِ صَلَاةِ الْعَصْرِ

باب 21: جب بادل چھائے ہوئے ہوں تو عصر کی نماز جلدی ادا کرنے کا حکم ہونا

اور عصر کی نماز ترک کرنے کی شدید مذمت

336 - سند حدیث: نَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ الصَّبِيِّ، أَخْبَرَنَا أَبُو دَاوُدَ، نَا هِشَامٌ، عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ، أَنَّ أَبَا

حَدِيث: 335: صحيح البخاري كتاب مواقيت الصلاة باب اثم من فاتته العصر رقم الحديث: 537 'صحيح مسلم' كتاب المساجد ومواضع الصلاة باب التغليظ في تقوية صلاة العصر رقم الحديث: 1025 'موطا مالك' كتاب وقوت الصلاة باب ما جاء في حلول الشمس وغسق الليل رقم الحديث: 20 'صحيح ابن حبان' كتاب الصلاة باب الوعيد على ترك الصلاة ذكر البيان بان قوله صلى الله عليه وسلم: "من" رقم الحديث: 1485 'الجامع للترمذي' ابواب الصلاة عن رسول الله صلى الله عليه وسلم باب ما جاء في السهو عن وقت صلاة العصر رقم الحديث: 165 'سنن ابی داود' كتاب الصلاة باب في وقت صلاة العصر رقم الحديث: 355 'سنن ابن ماجه' كتاب الصلاة ابواب مواقيت الصلاة باب المحافظة على صلاة العصر رقم الحديث: 683 'سنن الدارمي' كتاب الصلاة باب في الذي تفوته صلاة العصر رقم الحديث: 1257 'السنن الصغرى' كتاب الصلاة باب صلاة العصر في السفر رقم الحديث: 477 'السنن الكبرى للنسائي' كتاب الصلاة ترك صلاة العصر رقم الحديث: 357 'مصنف عبد الرزاق الصنعاني' كتاب الصلاة باب وقت العصر رقم الحديث: 2003 'مصنف ابن ابی شعبة' كتاب الصلاة في التفريط في الصلاة رقم الحديث: 3406 'مشكل الآثار للطحاوي' باب بيان مشكل ما روى عن رسول الله صلى الله عليه وسلم رقم الحديث: 903 'مسند احمد بن حنبل' مسند عبد الله بن عمر رضي الله عنهما رقم الحديث: 4487 'مسند الشافعي' باب: ومن كتاب استقبال القبلة في الصلاة رقم الحديث: 101 'مسند الطيالسي' نوفل بن معاوية رقم الحديث: 1319 'مسند ابن الجعد' من حديث صخر بن جويرية رقم الحديث: 2548 'مسند عبد بن حميد' احاديث ابن عمر رقم الحديث: 750 'مسند ابی يعلى البوصلي' مسند عبد الله بن عمر رقم

الحديث: 5317 'المعجم الاوسط للطبراني' باب الالف من اسمه احمد رقم الحديث: 388

حديث: 336 'صحيح البخاري' كتاب مواقيت الصلاة باب من ترك العصر رقم الحديث: 538 'السنن الصغرى' كتاب الصلاة باب من ترك صلاة العصر رقم الحديث: 473 'سنن ابن ماجه' كتاب الصلاة ابواب مواقيت الصلاة باب ميقات الصلاة في الغيم رقم الحديث: 682 'صحيح ابن حبان' كتاب الصلاة باب الوعيد على ترك الصلاة ذكر الرجوع عن ترك البرء صلاة العصر وهو عامد له رقم الحديث: 1486 'مصنف ابن ابی شعبة' كتاب صلاة التطوع والامامة وابواب متفرقة من قال: اذا كان يوم غيم رقم الحديث: 6204 'مسند احمد بن حنبل' مسند الانتصار حديث بريدة الاسدي رقم

الحديث: 22374 'مسند الطيالسي' بريدة بن حصيب الاسدي رقم الحديث: 946

قَالَ: حَدَّثَهُ أَنَّ أَبَا الْمَلِیحِ الْهَدَلِيَّ حَدَّثَهُ قَالَ:

مَتْنِ حَدِيثٍ: كُنَّا مَعَ بُرَيْدَةَ الْأَسْلَمِيِّ لَمَّا غَزَوْنَا فِي يَوْمِ حُجَيْمٍ، فَقَالَ: بِكُرُوا بِالصَّلَاةِ، فَإِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: مَنْ تَرَكَ صَلَاةَ الْعَصْرِ أَحْبَطَ عَمَلَهُ

تَوْضِیحِ رَوَايَتِ: نَا الْحُسَيْنُ بْنُ حُرَيْثٍ أَبُو عَمَّارٍ، نَا النَّضْرُ بْنُ شَمِيلٍ، عَنْ هِشَامِ صَاحِبِ الْكُتُبِ، عَنْ يَحْيَى، عَنْ أَبِي قَلَابَةَ: بِهَذَا مِثْلَهُ، غَيْرُ أَنَّهُ قَالَ: لَقَدْ حَبِطَ عَمَلُهُ

\*\*\* (امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ کہتے ہیں:)-- احمد بن عبدہ ضعیف -- ابوداؤد -- ہشام -- یحییٰ بن ابوالکثیر -- ابوقلابہ (کے حوالے سے روایت نقل کرتے ہیں: (ابو یحییٰ ہذلی نے انہیں یہ بات بیان کی:

ہم ایک ابراہیم آلودون میں حضرت بریدہ اسلمی رضی اللہ عنہ کے ہمراہ ایک جنگ میں شریک تھے انہوں نے فرمایا: نماز جلدی ادا کر لو کیونکہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی۔

”جو شخص عصر کی نماز چھوڑ دے اس کا عمل ضائع کر دیا جاتا ہے۔“

یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ منقول ہے تاہم اس میں یہ الفاظ ہیں:

”اس کا عمل ضائع ہو جاتا ہے۔“

### بَابُ اسْتِحْبَابِ تَعْجِيلِ صَلَاةِ الْمَغْرِبِ

باب 22: مغرب کی نماز جلدی ادا کرنا مستحب ہے

337 - سَنَدِ حَدِيثٍ: نَا بُنْدَارٌ، نَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ الْمَجِيدِ، عَنْ ابْنِ أَبِي ذَنْبٍ، عَنْ سَعِيدِ الْمُقْبَرِيِّ، عَنْ

الْقَعْقَاعِ بْنِ حَكِيمٍ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ:

مَتْنِ حَدِيثٍ: كُنَّا نَصَلِّي مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَغْرِبَ، ثُمَّ بَاتِي بَيْنِي سَلِمَةَ فَنُبْصِرُ مَوَاقِعَ النَّبْلِ

\*\*\* (امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ کہتے ہیں:)-- بندار -- عبد اللہ بن عبد المجید -- ابن ابوزنب -- سعید مقبری -- قعقاع بن

حکیم (کے حوالے سے روایت نقل کرتے ہیں: (حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

ہم لوگ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ مغرب کی نماز ادا کر لیتے تھے پھر ہم بنو سلمہ کے محلے میں آ جاتے تھے (تو اتنی روشنی ہوتی تھی) کہ ہم تیر گرنے کی جگہ (یعنی اتنے فاصلے تک) دیکھ سکیں۔

338 - سَنَدِ حَدِيثٍ: نَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْمُبَارَكِ الْمُخَرَّمِيُّ، نَا يَحْيَى بْنُ إِسْحَاقَ، حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ

سَمَةَ، عَنْ قَابِطٍ، عَنْ أَنَسٍ،

مَتْنِ حَدِيثٍ أَنَّهُمْ كَانُوا يُصَلُّونَ الْمَغْرِبَ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، ثُمَّ يَرْجِعُونَ فَيُورِ

أَحَدُهُمْ مَوَاقِعَ نَبْلِهِ

\*\*\* (امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ کہتے ہیں:)-- محمد بن عبد اللہ بن مبارک مخرمی -- یحییٰ بن اسحاق -- حماد بن سمہ --

ثابت (کے حوالے سے روایت نقل کرتے ہیں:) حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

”وہ لوگ نبی اکرم ﷺ کی اقتداء میں مغرب کی نماز ادا کرنے کے بعد جب واپس آتے تھے تو کوئی شخص اپنے تیر کرنے کی جگہ کو دیکھ سکتا تھا۔“

### بَابُ التَّغْلِيظِ فِي تَأْخِيرِ صَلَاةِ الْمَغْرِبِ

وَأَعْلَامِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنََّّهُمْ لَا يَزَالُونَ بِخَيْرٍ ثَابِتِينَ عَلَى الْفِطْرَةِ، مَا لَمْ يُؤَخِّرُوها إِلَى اشْتَبَاكِ النُّجُومِ

### باب 23: مغرب کی نماز میں تاخیر کرنے کی شدید مذمت

اور نبی اکرم ﷺ کا اپنی امت کو اس بات سے آگاہ کرنا کہ وہ لوگ اس وقت تک بھلائی پر گامزن رہیں گے اور فطرت پر ثابت قدم رہیں گے جب تک وہ مغرب کی نماز کو ستاروں کے چمک جانے تک مؤخر نہیں کریں گے۔

**339 - سنو حدیث:** نَا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الدُّورَقِيُّ، وَمُؤَمَّلُ بْنُ هِشَامٍ الشُّكْرِيُّ قَالَا: حَدَّثَنَا ابْنُ عُثَيْبٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَاقَ، ح وَحَدَّثَنَا الْفَضْلُ بْنُ يَعْقُوبَ الْجَزَرِيُّ، نَا عَبْدُ الْأَعْلَى، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَاقَ، حَدَّثَنِي يَزِيدُ بْنُ أَبِي حَبِيبٍ، عَنْ مَرْثَدِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ الْيَزَنِيِّ قَالَ:

متن حدیث: قَدِمَ عَلَيْنَا أَبُو أَيُّوبَ غَازِيَا، وَعُقْبَةُ بْنُ عَامِرٍ يَوْمَئِذٍ عَلَى مِصْرَ فَأَخَّرَ الْمَغْرِبَ فَقَامَ إِلَيْهِ أَبُو أَيُّوبَ فَقَالَ: مَا هَذِهِ الصَّلَاةُ يَا عُقْبَةُ؟ فَقَالَ: مُغَلَّنَا، فَقَالَ: أَمَا وَاللَّهِ، مَا بِي إِلَّا أَنْ يَطُنَّ النَّاسُ أَنَّكَ رَأَيْتَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَصْنَعُ هَكَذَا، سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: لَا تَزَالُ أُمَّتِي بِخَيْرٍ أَوْ عَلَى الْفِطْرَةِ مَا لَمْ يُؤَخَّرُوا الْمَغْرِبَ حَتَّى تَشْتَبِكَ النُّجُومُ

توضیح روایت: هَذَا لَفْظُ حَدِيثِ الدُّورَقِيِّ، وَقَالَ الْمُؤَمَّلُ وَالْفَضْلُ بْنُ يَعْقُوبَ: أَمَا سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: لَا تَزَالُ أُمَّتِي ..؟ نَا مُحَمَّدُ بْنُ مُوسَى الْحَرِشِيُّ، نَا زِيَادُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ، نَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْحَاقَ، عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي حَبِيبٍ: فَلَذَكَرَ الْحَدِيثَ، وَقَالَ: أَمَا سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: لَا تَزَالُ أُمَّتِي بِخَيْرٍ أَوْ عَلَى الْفِطْرَةِ مَا لَمْ يُؤَخَّرُوا الْمَغْرِبَ حَتَّى تَشْتَبِكَ النُّجُومُ؟ قَالَ: بَلَى

❦❦ (امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ کہتے ہیں:) -- یعقوب بن ابراہیم دورقی اور مؤمل بن ہشام شکرانی -- ابن علیہ -- محمد بن اسحاق

(یہاں تحویل سند ہے) فضل بن یعقوب جزری -- عبد الاعلی -- محمد بن اسحاق -- یزید بن ابو حبیب (کے حوالے سے روایت نقل کرتے ہیں) حضرت مرثد بن عبد اللہ یزنی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

حضرت ابو ایوب انصاری رضی اللہ عنہ جنگ میں شرکت کے لیے تشریف لائے حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ ان دنوں مصر کے گورنر تھے انہوں نے مغرب کی نماز تاخیر سے ادا کی تو حضرت ابو ایوب رضی اللہ عنہ ان کے پاس گئے اور فرمایا: اے عقبہ! یہ کون سی نماز کا وقت ہے؟

حضرت عقبہ رضی اللہ عنہ نے بتایا: میں کچھ مصروف تھا، حضرت ابوالیوب انصاری رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اللہ کی قسم! مجھے صرف یہ پریشانی ہے لوگ یہ سمجھیں گے کہ شاید تم نے نبی اکرم ﷺ کو اس طرح کرتے دیکھا ہے حالانکہ میں نے نبی اکرم ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے۔

”میری امت اس وقت تک بھلائی پر (راوی کو شک ہے کہ شاید یہ الفاظ ہیں) فطرت پر گامزن رہے گی، جب تک وہ مغرب کی نماز کو اتنی تاخیر سے ادا نہیں کریں گے کہ ستارے روشن ہو جائیں۔“

روایت کے یہ الفاظ دور قی کے نقل کردہ ہیں۔

مولیٰ اور فضل بن یعقوب نے یہ الفاظ نقل کئے ہیں۔

کیا تم نے نبی اکرم ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے نہیں سنا ”میری امت اس وقت تک“

یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ منقول ہے۔

انہوں نے پوری حدیث ذکر کی ہے اور اس میں یہ الفاظ ہیں: کیا تم نے نبی اکرم ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے نہیں سنا ہے۔

”میری امت اس وقت تک بھلائی پر (راوی کو شک ہے کہ شاید یہ الفاظ ہیں) فطرت پر گامزن رہے گی، جب تک وہ مغرب

کی نماز کو اتنی تاخیر سے ادا نہیں کریں گے کہ ستارے روشن ہو جائیں، تو حضرت عقبہ رضی اللہ عنہ نے جواب دیا: جی ہاں۔“

**340 - سند حدیث:** نَا أَبُو زُرْعَةَ، نَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ مُوسَى، نَا عَبَادُ بْنُ الْعَوَّامِ، عَنْ عُمَرَ بْنِ اِبْرَاهِيْمَ، عَنْ قَتَادَةَ،

عَنِ الْحَسَنِ، عَنِ الْاَخْنَفِ بْنِ قَيْسٍ، عَنِ الْعَبَّاسِ بْنِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ:

مَتْنُ حَدِيثٍ: لَا يَزَالُ أُمِّي عَلَى الْفِطْرِ مَا لَمْ يُؤَخَّرُوا الْمَغْرِبَ حَتَّى تَشْتَبِكَ النُّجُومُ

تَوْصِيحُ مُصَنِّفٍ: قَالَ أَبُو بَكْرٍ فِي قَوْلِهِ: لَا تَزَالُ أُمِّي بِخَيْرٍ مَا لَمْ يُؤَخَّرُوا الْمَغْرِبَ حَتَّى تَشْتَبِكَ النُّجُومُ:

دَلَالَةٌ عَلَى أَنَّ قَوْلَهُ فِي خَبَرِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو بْنِ الْعَاصِ: وَوَقْتُ الْمَغْرِبِ مَا لَمْ يَسْقُطْ نُورُ الشَّفَقِ إِنَّمَا أَرَادَ

وَقْتُ الْعُذْرِ وَالضَّرُورَةِ لَا أَنْ يُتَعَمَّدَ تَأْخِيرُ صَلَاةِ الْمَغْرِبِ إِلَى أَنْ تَقْرُبَ غَيْبُوبَةُ الشَّفَقِ، لِأَنَّ اشْتِبَاكَ النُّجُومِ

يَكُونُ قَبْلَ غَيْبُوبَةِ الشَّفَقِ بِوَقْتٍ طَوِيلٍ يُمَكِّنُ أَنْ يُصَلِّيَ بَعْدَ اشْتِبَاكِ النُّجُومِ قَبْلَ غَيْبُوبَةِ الشَّفَقِ رَكَعَاتٍ كَثِيرَةً

أَكْثَرُ مِنْ أَرْبَعٍ وَرَكَعَاتٍ

❖❖ (امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ کہتے ہیں:)-- ابو زرعة-- ابراہیم بن موسیٰ-- عباد بن عوام-- عمر بن ابراہیم-- قتاده--

حسن-- اخنف بن قیس (کے حوالے سے روایت نقل کرتے ہیں:) حضرت عباس بن عبدالمطلب رضی اللہ عنہ، نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان

نقل کرتے ہیں:

حدیث 340 سنن ابن ماجہ، کتاب الصلاة، ابواب مواقیت الصلاة، باب وقت صلاة المغرب، رقم الحدیث: 687، المعجم

الاولیٰ للطبرانی، باب الالف، من اسماء احمد، رقم الحدیث: 1793



”میری امت اس وقت تک فطرت پر گامزن رہے گی جب تک وہ مغرب کی نماز کو اتنی تاخیر سے ادا نہیں کریں گے کہ ستارے روشن ہو جائیں۔“

امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں: روایت کے یہ الفاظ ”میری امت اس وقت تک بھلائی پر گامزن رہے گی جب تک وہ مغرب کی نماز کو اتنی تاخیر سے ادا نہیں کرتے کہ کچھ ستارے جگمگانے لگیں۔“

اس روایت میں اس بات پر دلالت پائی جاتی ہے کہ حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ کے حوالے سے منقول روایت میں نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان

”مغرب کا وقت اس وقت تک ہے جب تک شفق کی سرخی ختم نہیں ہو جاتی۔“

اس سے مراد عذر اور ضرورت کا وقت ہے اس سے یہ مراد نہیں ہے کہ آدمی مغرب کی نماز کو جان بوجھ کر اتنی تاخیر کے ساتھ ادا کرے کہ شفق غروب ہونے کے قریب کا وقت ہو جائے اس کی وجہ یہ ہے کہ ستاروں کا چمکنا شفق کے غروب ہونے سے کافی دیر پہلے ہوتا ہے اور یہ بات ممکن ہے کہ آدمی شفق کے غروب ہونے سے پہلے اور ستاروں کے چمکنے کے بعد مغرب کی کئی رکعات ادا کر سکے جو چار رکعات سے زیادہ ہوں۔

بَابُ النَّهْيِ عَنْ تَسْمِيَةِ صَلَاةِ الْمَغْرِبِ عِشَاءً، إِذِ الْعَامَّةُ أَوْ كَثِيرٌ مِنْهُمْ يُسَمُّونَهَا عِشَاءً

باب 24: مغرب کی نماز کو ”عشاء“ کہنے کی ممانعت کیونکہ عام یا بہت سے افراد اسے ”عشاء“ کہتے ہیں

341- سند حدیث: نا عبد الوارث بن عبد الصمد بن عبد الوارث البصری، حدیثی ابی، حدیثی الحسن بن علی بن بريدة، نا عبد الله المزني، ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قال:

متن حدیث: لا يغلبنكم الاغراب على اسم صلاة المغرب قال: ويقول الاغراب: هي العشاء.

توضیح راوی: قال ابو بكر: عبد الله المزني هو عبد الله بن المغفل

❦❦ (امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ کہتے ہیں: -- عبد الوارث بن عبد الصمد بن عبد الوارث عمری -- اپنے والد -- حسین

-- ابن بريدة (کے حوالے سے روایت نقل کرتے ہیں: حضرت عبداللہ مزنی رضی اللہ عنہ، نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

”دیہاتی لوگ مغرب کی نماز کے نام کے حوالے سے تم پر غالب نہ آجائیں۔“

(راوی کہتے ہیں: شاید نبی اکرم ﷺ نے فرمایا) دیہاتی کہا کرتے تھے یہ ”عشاء“ ہے۔

امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں: حضرت عبداللہ مزنی رضی اللہ عنہ (نامی یہ راوی) یہ حضرت عبداللہ بن مغفل رضی اللہ عنہ ہیں۔

بَابُ اسْتِحْبَابِ تَاخِيرِ صَلَاةِ الْعِشَاءِ إِذَا لَمْ يَخَفِ الْمَرءُ الرُّقَادَ قَبْلَهَا  
وَلَمْ يَخَفِ الْإِمَامُ ضَعْفَ الضَّعِيفِ وَسَقَمَ السَّقِيمِ فَتَفُوتَهُمُ الْجَمَاعَةُ لِتَاخِيرِ الْإِمَامِ الصَّلَاةَ، أَوْ يَشُقُّ  
عَلَيْهِمْ حُضُورُ الْجَمَاعَةِ إِذَا آخَرَ صَلَاةَ الْعِشَاءِ

باب 25: عشاء کی نماز تاخیر سے ادا کرنا مستحب ہے

جب آدمی کو اس سے پہلے سونے کا اندیشہ نہ ہو اور امام کو کمزور شخص کی کمزوری اور بیمار کی بیماری کی وجہ سے اس بات کا  
اندیشہ نہ ہو کہ امام کے اس نماز کو تاخیر سے ادا کرنے کی وجہ سے ان کی باجماعت نماز رہ جائے گی۔

یا ان لوگوں کے لئے اس وقت جماعت میں شریک ہونا مشقت کا باعث ہوگا جب امام عشاء کی نماز تاخیر سے ادا کرتا ہے۔

342- سند حدیث: نَا عَبْدُ الْجَبَّارِ بْنُ الْعَلَاءِ الْعَطَّارُ، عَنْ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ عَطَاءٍ، عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ،  
وَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ، أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ، عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ، وَابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ عَطَاءٍ، عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ، وَنَا  
عَبْدُ الْجَبَّارِ، مَرَّةً قَالَا: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ عَطَاءٍ، عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ، وَعَمْرٍو، عَنْ عَطَاءٍ، عَنْ ابْنِ  
عَبَّاسٍ،

متن حدیث: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ آخَرَ صَلَاةَ الْعِشَاءِ ذَاتَ لَيْلَةٍ فَخَرَجَ عَمْرٌو، فَقَالَ:  
الصَّلَاةُ يَا رَسُولَ اللَّهِ رَقْدُ النِّسَاءِ وَالْوِلْدَانِ، فَخَرَجَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالْمَاءُ يَقْطُرُ عَنْ رَأْسِهِ  
وَهُوَ يَمْسَحُهُ عَنْ شِقِّهِ، وَهُوَ يَقُولُ: لَوْلَا أَنِ اشُقَّ عَلَى أُمَّتِي لَأَمَرْتُهُمْ أَنْ يُصَلُّوا هَذِهِ السَّاعَةَ وَقَالَ أَحَدُهُمَا:  
إِنَّهُ الْوَقْتُ لَوْلَا أَنِ اشُقَّ عَلَى أُمَّتِي

توضیح روایت: هَذَا لَفْظُ حَدِيثِ عَبْدِ الْجَبَّارِ حِينَ جَمَعَ الْحَدِيثَ، عَنْ ابْنِ جُرَيْجٍ، وَعَمْرٍو بْنِ دِينَارٍ، وَقَالَ  
لَمَّا أَفْرَدَ خَبَرَ ابْنِ جُرَيْجٍ: إِنَّهُ الْوَقْتُ لَوْلَا أَنِ اشُقَّ عَلَى أُمَّتِي وَقَالَ أَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ: لَوْلَا أَنِ اشُقَّ عَلَى الْمُؤْمِنِينَ  
لَأَمَرْتُهُمْ أَنْ يُصَلُّوا هَذِهِ الصَّلَاةَ هَذِهِ السَّاعَةَ

❖❖ (امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ کہتے ہیں: -- عبد الجبار بن علاء العطار -- سفیان -- ابن جریج -- عطاء -- ابن

عباس رضی اللہ عنہما -- احمد بن عبدہ -- سفیان بن عیینہ -- عمرو بن دینار -- ابن جریج -- عطاء -- حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما (کے حوالے

سے روایت نقل کرتے ہیں: (عبد الجبار -- سفیان -- ابن جریج -- عطاء -- ابن عباس -- عمرو -- عطاء) (کے حوالے سے روایت

نقل کرتے ہیں: (حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں:

حدیث 342 صحیح مسلم، کتاب الساجد ومواضع الصلوة، باب وقت العشاء وتأخيرها، رقم الحديث: 1049، صحيح ابن

حسن، كتاب الطهارة، باب نواقض الوضوء، ذكر خبر اؤهم عالها من الناس ان النوم لا يوجب الوضوء، رقم الحديث

1104، سنن الدارمي، كتاب الصلوة، باب ما يستحب من تأخير العشاء، رقم الحديث: 1244، السنن الصغرى، كتاب

المواقيت، ما يستحب من تأخير العشاء، رقم الحديث: 531، مصنف عبد الرزاق الصنعاني، كتاب الصلوة، باب وقت العشاء

الآخرة، رقم الحديث: 2041

ایک مرتبہ نبی اکرم ﷺ نے رات کے وقت عشاء کی نماز ادا کرنے میں تاخیر کر دی، حضرت عمر رضی اللہ عنہما باہر آئے اور انہوں نے عرض کی: یہ رسول اللہ (ﷺ)! نماز کا وقت ہو چکا ہے، خواتین اور بچے سوچکے ہیں، نبی اکرم ﷺ باہر تشریف لائے تو آپ ﷺ کے سر سے پانی کے قطرے ٹپک رہے تھے اور آپ ﷺ دونوں پہلوؤں سے انہیں پونچھ رہے تھے آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اگر مجھے اپنی امت کو مشقت میں مبتلا کرنے کا اندیشہ نہ ہوتا تو میں انہیں یہ ہدایت کرتا کہ وہ اس وقت میں (عشاء کی نماز) ادا کریں۔

ایک راوی نے یہ الفاظ نقل کئے ہیں: ”اگر مجھے اپنی امت کے مشقت میں مبتلا کرنے کا اندیشہ نہ ہوتا (تو عشاء کا) یہی وقت۔“

روایت کے یہ الفاظ عبد الجبار کے نقل کردہ ہیں، اس وقت جب انہوں نے ابن جریج اور عمر دینار کے حوالے سے منقول روایت کو جمع کر دیا تھا، لیکن جب انہوں نے ابن جریج کے حوالے سے روایت کو الگ سے ذکر کیا تو اس میں یہ الفاظ تھے۔

”یہ وہ وقت ہے اگر مجھے اپنی امت کو مشقت میں مبتلا کرنے کا اندیشہ نہ ہوتا۔“

احمد بن عبدہ نے یہ الفاظ نقل کئے ہیں: ”اگر مجھے اس بات کا اندیشہ نہ ہوتا کہ میں اہل ایمان کو مشقت کا شکار کر دوں گا تو میں انہیں یہ ہدایت کرتا کہ وہ اس نماز کو اس وقت میں ادا کریں۔“

**343 - سند حدیث:** نَا مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ، نَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ سَالِمٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ:

مَتْنُ حَدِيثٍ: اَعْتَمَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْعِشَاءِ ذَاتَ لَيْلَةٍ، فَادَّاهُ عُمَرُ فَقَالَ: نَامَ النِّسَاءُ وَالصِّبْيَانُ فَخَرَجَ إِلَيْهِمْ فَقَالَ: مَا يَنْتَظِرُ هَذِهِ الصَّلَاةَ أَحَدٌ مِنْ أَهْلِ الْأَرْضِ غَيْرُكُمْ قَالَ الزُّهْرِيُّ: وَلَمْ يَكُنْ يُصَلِّيْ يَوْمَئِذٍ إِلَّا مَنْ بِالْمَدِينَةِ

❦❦ (امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ کہتے ہیں:)-- محمد بن رافع -- عبد الرزاق -- معمر -- ابن شہاب زہری -- سالم کے حوالے سے نقل کرتے ہیں حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں:

ایک رات نبی اکرم ﷺ نے عشاء کی نماز میں تاخیر کر دی تو حضرت عمر رضی اللہ عنہما نے بلند آواز میں آپ ﷺ کی خدمت میں عرض کی: انہوں نے کہا: خواتین اور بچے سوچکے ہیں۔ نبی اکرم ﷺ لوگوں کے پاس تشریف لائے آپ ﷺ نے فرمایا: ”اس وقت روئے زمین پر تمہارے علاوہ اور کوئی شخص اس نماز کا انتظار نہیں کر رہا۔“

زہری کہتے ہیں ان دنوں میں صرف مدینہ منورہ میں ہی نماز ادا کی جاتی تھی۔

**344 - سند حدیث:** نَا يُونُسُ بْنُ مُوسَى، نَا جَرِيرٌ، عَنْ مَنْصُورٍ، عَنِ الْحَكَمِ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ:

مَتْنُ حَدِيثٍ: كُنَّا ذَاتَ لَيْلَةٍ نَنْتَظِرُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِمَصَلَاةِ الْعِشَاءِ الْآخِرَةِ، فَخَرَجَ إِلَيْنَا حَتَّى دَهَبَ ثُلُثُ اللَّيْلِ، وَلَا نَذَرِي أَيْ شَيْءٍ شَغَلَهُ فِي أَهْلِهِ أَوْ غَيْرِ ذَلِكَ، فَقَالَ حِينَ خَرَجَ: إِنَّكُمْ لَتَنْتَظِرُونَ صَلَاةَ مَا يَسْتَظِرُّهَا أَهْلُ دِينٍ غَيْرُكُمْ، وَلَوْلَا أَنْ يَثْقُلَ عَلَيَّ أُمِّي لَصَلَّيْتُ بِهِمْ هَذِهِ السَّاعَةَ، ثُمَّ أَمَرَ الْمُؤَدِّنَ فَأَقَامَ

❦ ❦ (امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ کہتے ہیں:)-- یوسف بن موسیٰ -- جریر -- منصور -- حکم -- نافع کے حوالے سے نقل کرتے ہیں حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں:

ایک رات ہم نبی اکرم ﷺ کا عشاء کی نماز کے لیے انتظار کرتے رہے نبی اکرم ﷺ ہمارے پاس اس وقت تشریف لائے جب ایک تہائی رات گزر چکی تھی ہمیں نہیں معلوم کہ نبی اکرم ﷺ کس وجہ سے مصروف رہے؟ اپنی اہلیہ کی وجہ سے؟ یا کسی اور وجہ سے جب آپ ﷺ تشریف لائے تو آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ”تم لوگ ایک ایسی نماز کا انتظار کر رہے ہو کہ تمہارے علاوہ اور کسی دین کے ماننے والے اس کا انتظار نہیں کر رہے اور اگر یہ بات میری امت کے لیے گرانی کا باعث نہ ہوتی تو میں ان لوگوں کو اس وقت میں (یہ نماز) پڑھاتا۔“

پھر آپ ﷺ نے مؤذن کو ہدایت کی اس نے نماز کے لیے اقامت کہی تو آپ ﷺ نے نماز پڑھائی۔

**345- سند حدیث:** نَا بُنْدَارٌ، وَنَا ابْنُ أَبِي عَدِيٍّ، عَنْ دَاوُدَ، ح وَحَدَّثَنَا عِمْرَانُ بْنُ مُوسَى الْقَزَّازُ، نَا عَبْدُ الْوَارِثِ، نَا دَاوُدَ، ح وَحَدَّثَنَا اسْحَاقُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ بْنِ حَبِيبٍ بْنِ الشَّهِيدِ، نَا عَبْدُ الْأَعْلَى، عَنْ دَاوُدَ، عَنْ أَبِي نَضْرَةَ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ:

**متن حدیث:** انتظرنا رسول الله صلى الله عليه وسلم لصلاة العشاء حتى ذهب من شطر الليل، ثم جاء فصلي بسائهم قال: خذوا مقاعدكم فإن الناس قد أخذوا مضاجعهم فإنكم كن تزالوا في صلاة منذ انتظرتُموها، ولولا ضعف الضعيف وسقم السقيم وحاجة ذي الحاجة لأخرت هذه الصلاة إلى شطر الليل هذا حديث بُنْدَارٍ

❦ ❦ (امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ کہتے ہیں:)-- بندار -- بن ابوعدی -- داؤد (یہاں تھوٹیل سند ہے) عمران بن موسیٰ قزاز -- عبدالوارث -- داؤد (یہاں تھوٹیل سند ہے) اسحاق بن ابراہیم بن حبیب بن الشہید -- عبدالاعلیٰ -- داؤد -- ابو نضرہ (کے حوالے سے روایت نقل کرتے ہیں) حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

ایک مرتبہ ہم عشاء کی نماز کے لیے نبی اکرم ﷺ کا انتظار کرتے رہے یہاں تک کہ نصف رات گزر گئی پھر آپ ﷺ تشریف لائے آپ ﷺ نے ہمیں نماز پڑھائی پھر آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اپنی جگہ پر بیٹھے رہو بہت سے لوگ اپنے بستروں پر لیٹ چکے ہیں اور جب سے تم نماز کا انتظار کر رہے تھے نماز کی حالت میں شمار ہوئے اگر کمزور شخص کی کمزوری، بیمار کی بیماری اور کام کا ج والوں کے کام کا خیال نہ ہوتا تو میں اس نماز کو نصف رات تک موخر کرتا۔“

روایت کے یہ الفاظ بندار کے نقل کردہ ہیں۔

## بَابُ كَرَاهِيَةِ النَّوْمِ قَبْلَ صَلَاةِ الْعِشَاءِ وَالْحَدِيثِ بَعْدَهَا بِذِكْرِ خَيْرِ مُجْمَلٍ غَيْرِ مُفَسَّرٍ

باب 26: عشاء کی نماز سے پہلے سونا اور اس کے بعد بات چیت کرنا مکروہ ہے

اور یہ حکم ایک ”مجمّل“ روایت کے ذریعے ثابت ہے جو ”مفسر“ نہیں ہے

346- سند حدیث: نَا بُنْدَارٌ، نَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ، نَا عَوْفٌ، ح وَحَدَّثَنَا بُنْدَارٌ، نَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ، وَعَبْدُ  
الْوَهَّابِ، عَنْ عَوْفٍ، ح وَحَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مَنِيعٍ، حَدَّثَنَا هُثَيْمٌ، وَعَبَادُ بْنُ عَبَّادٍ، وَابْنُ عُثَيْمٍ قَالُوا: حَدَّثَنَا عَوْفٌ،  
عَنْ سَيَّارِ بْنِ سَلَامَةَ، عَنْ أَبِي بَرزَةَ قَالَ:

مَتْنُ حَدِيثٍ: كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَكْرَهُ النَّوْمَ قَبْلَ الْعِشَاءِ، وَالْحَدِيثُ بَعْدَهَا  
هَذَا حَدِيثُ أَحْمَدَ بْنِ مَنِيعٍ

توضیح روایت: وَفِي حَدِيثِ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ قَالَ: حَدَّثَنَا سَيَّارُ بْنُ سَلَامَةَ أَبُو الْمُنْهَالِ قَالَ: دَخَلْتُ مَعَ أَبِي  
عَلَى أَبِي بَرزَةَ الْأَسْلَمِيِّ فَسَأَلَهُ أَبِي: كَيْفَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي الْمَكْتُوبَةَ؟ قَالَ: كَانَ  
يَسْتَحِبُّ أَنْ يُؤَخِّرَ الْعِشَاءَ الَّتِي تَدْعُونَهَا الْعَتَمَةَ، وَكَانَ يَكْرَهُ النَّوْمَ قَبْلَهَا، وَالْحَدِيثُ بَعْدَهَا

وَفِي حَدِيثِ مُحَمَّدِ بْنِ جَعْفَرٍ، وَعَبْدِ الْوَهَّابِ، عَنْ أَبِي الْمُنْهَالِ، وَمَتْنُ حَدِيثِهِمَا مِثْلُ مَتْنِ حَدِيثِ يَحْيَى  
\*\*\* (امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ کہتے ہیں:)-- بندار-- یحییٰ بن سعید-- عوف (یہاں تحویل سند ہے) بندار-- محمد بن جعفر  
اور عبد الوہاب-- عوف (یہاں تحویل سند ہے) احمد بن منیع-- ہشیم اور عباد بن عباد اور ابن علیہ-- عوف-- سیار بن سلامہ (کے  
حوالے سے روایت نقل کرتے ہیں:) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

نبی اکرم ﷺ عشاء کی نماز سے پہلے سو جانے کو اور اس کے بعد بات چیت کرنے کو ناپسند کرتے تھے۔  
روایت کے یہ الفاظ احمد بن منیع کے نقل کردہ ہیں۔

یحییٰ بن سعید کی روایت میں یہ الفاظ ہیں: سیار بن سلامہ ابو منہال نے یہ بات بیان کی ہے میں اپنے والد کے ہمراہ حضرت  
برزہ اسلمی کی خدمت میں حاضر ہوا میرے والد نے ان سے سوال کیا نبی اکرم ﷺ فرض نمازیں کس وقت ادا کیا کرتے تھے؟ تو  
انہوں نے بتایا نبی اکرم ﷺ اس بات کو پسند کرتے تھے کہ آپ ﷺ عشاء کی نماز کو جسے تم لوگ ”عتمہ“ کہتے ہو اسے تاخیر سے ادا

حدیث 346 صحیح البخاری کتاب مواقیب الصلوة باب ما یکرہ من النوم قبل العشاء رقم الحدیث 553 الجامع  
للترمذی ابواب الصلوة عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم باب ما جاء فی کراہیة النوم قبل العشاء والسر بعدھا رقم  
الحدیث 157 سنن الدارمی کتاب الصلوة باب النہی عن النوم قبل العشاء والحدیث بعدھا رقم الحدیث 1449 شرح  
معانی الآثار للطحاوی کتاب الکراہة باب الحدیث بعد العشاء الآخرة رقم الحدیث 4712 مشکل الآثار للطحاوی  
باب بیان مشکل ما روى عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رقم الحدیث 3387 مسند احمد بن حنبل حدیث ابی  
برزة الاسلمی رقم الحدیث 19356 مسند ابی یعلی الموصلی حدیث ابی ہريرة الاسلمی رقم الحدیث 7253



کریں آپ اس سے پہلے سو جانے کو اور اس کے بعد بات چیت کرنے کو ناپسند کرتے تھے۔

محمد بن جعفر اور عبد الوہاب کی روایت میں یہ الفاظ ہیں: یہ روایت ابو منہال سے منقول ہے اور ان دونوں کی نقل کردہ روایت کا متن یحییٰ کی نقل کردہ روایت کی مانند ہے۔

### بَابُ ذِكْرِ الْخَبَرِ الدَّالِّ عَلَى الرُّخْصَةِ فِي النَّوْمِ

قَبْلَ الْعِشَاءِ إِذَا أُخْرِجَتِ الصَّلَاةُ، وَفِيهِ مَا دَلَّ عَلَى أَنَّ كَرَاهَةَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ النَّوْمَ قَبْلَهَا إِذَا لَمْ تُؤَخَّرْ

باب 27: اس روایت کا تذکرہ جو اس بات پر دلالت کرتی ہے کہ عشاء کی نماز سے پہلے سو جانے کی اجازت

ہے۔ جب عشاء کی نماز کو تاخیر سے ادا کیا گیا ہو

اور جس میں اس بات پر بھی دلالت موجود ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے عشاء کی نماز سے پہلے سونے کو اس وقت ناپسندیدہ قرار دیا ہے جب اسے تاخیر کے ساتھ ادا کیا گیا ہو۔

347 - سند حدیث: نَا مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ، نَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ، أَخْبَرَنِي نَافِعٌ، حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ

عُمَرَ، ح وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ بْنِ تَنِيمٍ، نَا مُحَمَّدُ بْنُ بَكْرٍ يَعْنِي الْبُرْسَانِيَّ، أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ، أَخْبَرَنِي نَافِعٌ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ،

مَتْنُ حَدِيثٍ: أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شُغِلَ ذَاتَ لَيْلَةٍ، عَنْ صَلَاةِ الْعَتَمَةِ حَتَّى رَقَدْنَا، ثُمَّ اسْتَيْقَظْنَا،

ثُمَّ رَقَدْنَا، ثُمَّ اسْتَيْقَظْنَا، ثُمَّ خَرَجَ، فَقَالَ: لَيْسَ يَنْتَظِرُ أَحَدٌ مِنْ أَهْلِ الْأَرْضِ هَذِهِ الصَّلَاةَ غَيْرُكُمْ

هَذَا حَدِيثُ مُحَمَّدِ بْنِ بَكْرٍ، وَقَالَ ابْنُ رَافِعٍ: حَتَّى رَقَدْنَا فِي الْمَسْجِدِ وَفِي خَيْرِ ابْنِ عَبَّاسٍ فَخَرَجَ عُمَرُ

فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، الصَّلَاةُ رَقَدَ النِّسَاءُ وَالْوِلْدَانُ

❖ (امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ کہتے ہیں:)-- محمد بن رافع -- عبدالرزاق -- ابن جریج -- نافع -- عبداللہ بن عمر (کے

حوالے سے روایت نقل کرتے ہیں:)

(یہاں تحویل سند ہے) محمد بن حسن بن تنیم -- محمد بن بکر البرسانی -- ابن جریج -- نافع (کے حوالے سے روایت نقل کرتے

ہیں: ) حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں:

حدیث 347 'صحیح البخاری' کتاب مواقیات الصلوة 'باب النوم قبل العشاء لمن غلب' رقم الحدیث 555 'صحیح مسلم'

کتاب المساجد ومواضع الصلوة 'باب وقت العشاء وتأخيرها' رقم الحدیث 1045 'سنن ابی داؤد' کتاب الطہارۃ 'باب فی

الوضوء من النوم' رقم الحدیث 173 'السنن الکبریٰ للنسائی' کتاب الصلوة 'فضل صلاۃ العشاء الآخرة' رقم الحدیث.

382 'صحیح ابن حبان' کتاب الطہارۃ 'باب نواقض الوضوء' ذکر الخبر الدال علی ان هذا الخبر کان فی اول الاسلام

ایک رات نبی اکرم ﷺ کسی معروفیت کی وجہ سے عشاء کی نماز کے لیے (کافی دیر تک) تشریف نہیں لائے یہاں تک کہ ہم سو گئے پھر بیدار ہو گئے پھر سو گئے پھر بیدار ہو گئے پھر آپ ﷺ تشریف لائے تو آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اہل زمین میں سے کوئی بھی شخص تمہارے علاوہ اس نماز کا انتظار نہیں کر رہا تھا۔

روایت کے یہ الفاظ محمد بن بکر کے نقل کردہ ہیں۔

ابن رافع نے یہ الفاظ نقل کئے ہیں: ”یہاں تک کہ ہم مسجد میں سو گئے۔“

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کے حوالے سے منقول روایت میں یہ الفاظ ہیں: پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہما باہر آئے انہوں نے عرض کی: یا رسول اللہ (ﷺ) نماز (کا) وقت ہو چکا ہے خواتین اور بچے سو چکے ہیں۔

**348 - سند حدیث:** نَا مُحَمَّدُ بْنُ مَعْمَرٍ الْقَيْسِيُّ، نَا أَبُو عَاصِمٍ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، ح وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ بْنِ تَسْلِيمٍ، نَا مُحَمَّدُ بْنُ بَكْرٍ، اَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ، ح وَحَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مَنْصُورٍ الرَّمَادِيُّ، نَا حَجَّاجُ بْنُ مُحَمَّدٍ، وَعَبْدُ الرَّزَّاقِ جَمِيعًا عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، وَقَالَ حَجَّاجُ: قَالَ ابْنُ جُرَيْجٍ: أَخْبَرَنِي الْمُغِيرَةُ بْنُ حَكِيمٍ، أَنَّ أُمَّ كَلْثُومَ بِنْتَ أَبِي بَكْرٍ، أَخْبَرَتْهُ، عَنْ عَائِشَةَ، رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا

متن حدیث: اَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَعْتَمَ ذَاتَ لَيْلَةٍ حَتَّى ذَهَبَ غَاثَةُ اللَّيْلِ، وَحَتَّى نَامَ أَهْلُ الْمَسْجِدِ، فَخَرَجَ فَصَلَّى وَقَالَ: إِنَّهُ وَقْتُهَا لَوْلَا أَنْ أَشَقَّ عَلَى أُمَّتِي

وَفِي خَبَرِ أَبِي عَاصِمٍ وَمُحَمَّدِ بْنِ بَكْرٍ قَالَ: حَدَّثَنِي الْمُغِيرَةُ بْنُ حَكِيمٍ

توضیح مصنف: قَالَ أَبُو بَكْرٍ: وَالنَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمَّا آخَرُ صَلَاةِ الْعِشَاءِ الْآخِرَةِ حَتَّى نَامَ أَهْلُ الْمَسْجِدِ لَمْ يَزُجُرْهُمْ عَنِ النَّوْمِ لَمَّا خَرَجَ عَلَيْهِمْ، وَلَوْ كَانَ نَوْمُهُمْ قَبْلَ صَلَاةِ الْعِشَاءِ لَمَّا آخَرُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الصَّلَاةَ مَكْرُوهًا لِأَنَّهُ أَنْ يَزُجُرْهُمْ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ فِعْلِهِمْ، وَيُؤَيِّدَهُمْ عَلَى فِعْلِ مَا لَمْ يَكُنْ لَهُمْ فِعْلُهُ وَفِي خَبَرِ عَطَاءٍ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْمَوَاقِيتِ قَالَ فِي وَقْتِ صَلَاةِ الْعِشَاءِ الْآخِرَةِ فِي اللَّيْلَةِ الثَّانِيَةِ، فَنِمْنَا ثُمَّ قُمْنَا، ثُمَّ نِمْنَا ثُمَّ قُمْنَا، ثُمَّ نِمْنَا مِرَارًا

❖❖ (امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ کہتے ہیں:)--محمد بن معمر قیس--ابو عاصم--ابن جریج

(یہاں تحویل سند ہے) محمد بن حسن بن تسنیم--محمد بن بکر--ابن جریج

(یہاں تحویل سند ہے) احمد بن منصور رمادی--حجاج بن محمد اور عبدالرزاق--ابن جریج--مغیرہ بن حکیم--ام کلثوم بنت

ابوبکر کے حوالے سے نقل کرتے ہیں سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں:

ایک رات نبی اکرم ﷺ نے عشاء کی نماز میں تاخیر کر دی یہاں تک کہ رات کا کافی حصہ گزر گیا اور مسجد میں موجود لوگ سو گئے نبی اکرم ﷺ تشریف لائے اور آپ ﷺ نے نماز ادا کی پھر آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

”یہ اس کا وقت ہے اگر مجھے اپنی امت کے مشقت میں مبتلا ہونے کا اندیشہ نہ ہوتا۔“

ابو عاصم اور محمد بن بکر کی نقل کردہ روایت میں یہ الفاظ ہیں: مغیرہ بن حکیم نے ہمیں یہ حدیث سنائی ہے۔

امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے جب عشاء کی نماز کو تاخیر سے ادا کیا یہاں تک کہ اہل مسجد سو گئے تو نبی اکرم ﷺ نے ان کے پاس تشریف لانے کے بعد سونے کی وجہ سے انہیں ڈانٹا نہیں کیونکہ جب نبی اکرم ﷺ نے عشاء کی نماز کو تاخیر سے ادا کیا تو عشاء کی نماز سے پہلے ان کا سونا اگر مکروہ ہوتا تو مناسب یہ تھا کہ نبی اکرم ﷺ ان کے طرز عمل پر انہیں ڈانٹتے اور انہیں جو کام نہیں کرنا چاہئے تھا اس کے ارتکاب پر ان کی توبیح کرتے۔

عطاء نے حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے نبی اکرم ﷺ سے نمازوں کے اوقات کے بارے میں جو روایت نقل کی ہے اس میں یہ الفاظ ہیں:

”دوسری رات میں عشاء کی نماز کے وقت کے بارے میں انہوں نے یہ فرمایا: پھر ہم سو گئے پھر ہم بیدار ہو گئے پھر سو گئے پھر بیدار ہو گئے ایسا کئی مرتبہ ہوا۔“

### بَابُ كَرَاهِيَةِ تَسْمِيَةِ صَلَاةِ الْعِشَاءِ عَتَمَةً

باب 28: عشاء کی نماز کو ”عتمة“ کہنے کا مکروہ ہونا

349 - سند حدیث: نَا عَبْدُ الْجَبَّارِ بْنِ الْعَلَاءِ، وَسَعِيدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْمَخْزُومِيُّ قَالَا: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنِ ابْنِ أَبِي لَبِيدٍ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ:

متن حدیث: لَا يَغْلِبَنَّكُمْ الْأَعْرَابُ عَلَى اسْمِ صَلَاتِكُمْ، إِنَّهُمْ يُعْتَمُونَ عَلَى الْإِبِلِ إِنَّهَا صَلَاةُ الْعِشَاءِ ﴿﴾ (امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ کہتے ہیں: -- عبد الجبار بن علاء اور سعید بن عبد الرحمن مخزومی -- سفیان -- ابن ابی لبید -- ابو سلمہ بن عبد الرحمن کے حوالے سے نقل کرتے ہیں حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

”تمہاری اس نماز کے نام کے حوالے سے دیہاتی لوگ تم پر غالب نہ آ جائیں وہ لوگ اس وقت اونٹوں کے کام سے فارغ ہوتے ہیں (اس لئے اسے ”عتمة“ کہتے ہیں) حالانکہ یہ ”عشاء“ کی نماز ہے۔“

350 - سند حدیث: نَا عَبْدُ الْجَبَّارِ بْنِ الْعَلَاءِ، وَالْمَخْزُومِيُّ، وَاحْمَدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ أَحْمَدُ: أَحْبَبْنَا وَقَالَ الْآخَرَانِ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ عُرْوَةَ، عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ:

متن حدیث: كُنَّ نِسَاءُ الْمُؤْمِنَاتِ يُصَلِّينَ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَاةَ الصُّبْحِ، ثُمَّ يَخْرُجْنَ مُتَلَفِعَاتٍ بِمُرُوطِهِنَّ مَا يُعْرِفْنَ رَأَى أَحْمَدُ ثُمَّ ذَكَرَ الْفَلَسَ

﴿﴾ (امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ کہتے ہیں: -- عبد الجبار بن علاء اور مخزومی اور احمد بن عبدہ -- سفیان -- ابن شہاب زہری

-- عروہ کے حوالے سے سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کا یہ بیان نقل کیا ہے:

”مومن خواتین نبی اکرم ﷺ کی اقتداء میں فجر کی نماز ادا کرتی تھیں پھر وہ اپنی چادریں لپیٹ کر (مسجد سے) باہر نکلتی تھیں تو (اندھیرا زیادہ ہونے کی وجہ سے) انہیں پہچانا نہیں جاسکتا تھا۔“

احمد نامی راوی نے یہ الفاظ زائد نقل کئے ہیں ”پھر انہوں نے اندھیرے کا تذکرہ کیا۔“

**351- سند حدیث:** نَا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الدُّورَقِيُّ، أَخْبَرَنَا ابْنُ عُثَيْمٍ، أَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ صُهَيْبٍ، عَنْ

أَنَسٍ،

مَتْنُ حَدِيثٍ: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غَزَا خَيْبَرَ قَالَ: فَصَلَّيْنَا عِنْدَهَا صَلَاةَ الْغَدَاةِ بِغُلَسٍ

\*\*\* (امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ کہتے ہیں:)-- یعقوب بن ابراہیم دورقی -- ابن علیہ -- عبد العزیز بن صہیب (کے حوالے

سے روایت نقل کرتے ہیں:) حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

نبی اکرم ﷺ غزوہ خیبر کے لیے تشریف لے گئے راوی بیان کرتے ہیں: ہم نے خیبر کے قریب صبح کی نماز اندھیرے میں ادا

کی۔

حدیث 350: صحیح البخاری: کتاب الصلاة: باب: فی کم تصلي المرأة فی الثیاب: رقم الحدیث: 368: صحیح مسلم: کتاب المساجد ومواضع الصلاة: باب استحباب التبکیر بالصبح فی اول وقتها: رقم الحدیث: 1056: موطا مالک: کتاب وقوت الصلاة: باب وقوت الصلاة: رقم الحدیث: 3: سنن الدارمی: کتاب الصلاة: باب التغلیس فی الفجر: رقم الحدیث: 1245: صحیح ابن حبان: کتاب الصلاة: باب مواقیات الصلاة: ذکر وصف صلاة الغداة التي كان یصلیها المصطفی صلی اللہ علیہ وسلم: رقم الحدیث: 1515: سنن ابی داؤد: کتاب الصلاة: باب فی وقت الصبح: رقم الحدیث: 363: سنن ابن ماجہ: کتاب الصلاة: ابواب مواقیات الصلاة: باب وقت صلاة الفجر: رقم الحدیث: 667: الجامع للترمذی: ابواب الصلاة عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم: باب ما جاء فی التغلیس بالفجر: رقم الحدیث: 145: السنن الصغری: کتاب المواقیات: التغلیس فی الحضر: رقم الحدیث: 545: مصنف ابن ابی شیبہ: کتاب الصلاة: من كان یغلس بالفجر: رقم الحدیث: 3198: السنن الکبریٰ للنسائی: مواقیات الصلوات: التغلیس فی الحضر: رقم الحدیث: 1510: شرح معانی الآثار للطحاوی: باب الوقت الذی یصلی فیہ الفجر ای وقت هو؟: رقم الحدیث: 625: مسند احمد بن حنبل: الملحق المستدرک من مسند الانصار: حدیث السیدة عائشة رضی اللہ عنہا: رقم الحدیث: 23523: مسند الشافعی: باب: ومن کتاب استقبال القبلة فی الصلاة: رقم الحدیث: 106: مسند الطیالسی: احادیث النساء: علقمة بن قیس عن عائشة: عروہ بن الزبیر عن عائشة: رقم الحدیث: 1549: مسند الحمیدی: احادیث عائشة ام المؤمنین رضی اللہ عنہا عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم: رقم الحدیث: 171: مسند اسحاق بن راہویہ: ما یروی عن عروہ بن الزبیر: رقم الحدیث: 519: مسند ابی یعلیٰ الموصلی: مسند عائشة: رقم الحدیث: 4299: المعجم الاوسط للطبرانی: باب العین: من اسمہ: عبدان: رقم الحدیث: 4618

حدیث 351: صحیح البخاری: کتاب الصلاة: باب ما یدکر فی الفخذ: رقم الحدیث: 367: صحیح مسلم: کتاب النکاح: باب فضیلة اعتاقہ امتہ: رقم الحدیث: 2639: السنن الکبریٰ للنسائی: کتاب النکاح: باب البناء فی السفر: رقم الحدیث: 5417: مسند احمد بن حنبل: مسند انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ: رقم الحدیث: 11783

352 - سند حدیث نا الریبع بن سلیمان المرادی، نا ابن وہب، أخبرنی أسامة بن زید، أن ابن شهاب،

أخبره

متن حدیث: أَنَّ عُمَرَ بْنَ عَبْدِ الْعَزِيزِ كَانَ قَاعِدًا عَلَى الْعَنْبَرِ فَأَخَّرَ الصَّلَاةَ شَيْئًا، فَقَالَ عُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ: أَمَا إِنَّ جَبْرِيلَ لَقَدْ أَخْبَرَ مُحَمَّدًا صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِوَقْتِ الصَّلَاةِ، فَقَالَ لَهُ عُمَرُ: اْعْلَمْ مَا تَقُولُ، فَقَالَ عُرْوَةُ: سَمِعْتُ بِشِيرَ بْنَ أَبِي مَسْعُودٍ يَقُولُ: سَمِعْتُ أَبَا مَسْعُودٍ الْأَنْصَارِيَّ يَقُولُ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: نَزَلَ جَبْرِيلُ فَأَخْبَرَنِي بِوَقْتِ الصَّلَاةِ فَصَلَّيْتُ مَعَهُ، ثُمَّ صَلَّيْتُ مَعَهُ، ثُمَّ صَلَّيْتُ مَعَهُ، ثُمَّ صَلَّيْتُ مَعَهُ، فَحَسَبَ بِأَصَابِعِهِ خَمْسَ صَلَوَاتٍ، وَرَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي الظُّهْرَ حِينَ تَزُولُ الشَّمْسُ، وَرَبَّمَا آخَرَهَا حِينَ يَشْتَدُّ الْحَرُّ، وَرَأَيْتُهُ يُصَلِّي الْعَصْرَ وَالشَّمْسُ مُرْتَفِعَةٌ بَيَاضًا قَبْلَ أَنْ تَذُخَّهَا الضُّفْرَةُ، فَيُنْصَرِفُ الرَّجُلُ مِنَ الصَّلَاةِ فَيَأْتِي ذَا الْحُلَيْفَةِ قَبْلَ غُرُوبِ الشَّمْسِ، وَيُصَلِّي الْمَغْرِبَ حِينَ تَسْقُطُ الشَّمْسُ، وَيُصَلِّي الْعِشَاءَ حِينَ يَسْوَدُّ الْأَفْقُ، وَرَبَّمَا آخَرَهَا حَتَّى يَجْتَمِعَ النَّاسُ، وَصَلَّى الصُّبْحَ مَرَّةً بِفَلَسٍ، ثُمَّ صَلَّى مَرَّةً أُخْرَى فَاسْفَرَّ بِهَا، ثُمَّ كَانَتْ صَلَاتُهُ بَعْدَ ذَلِكَ بِالْفَلَسِ حَتَّى مَاتَ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، ثُمَّ لَمْ يُعَدَّ إِلَى أَنْ يُسْفَرَ

توضیح مصنف: قَالَ أَبُو بَكْرِ: هَذِهِ الزِّيَادَةُ لَمْ يَقُلْهَا أَحَدٌ غَيْرُ أُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ فِي هَذَا الْخَبَرِ كُلِّهِ دَلَالَةٌ عَلَى أَنَّ الشَّفَقَ الْبَيَاضَ لَا الْحُمْرَةَ؛ لِأَنَّ فِي الْخَبَرِ: وَيُصَلِّي الْعِشَاءَ حِينَ يَسْوَدُّ الْأَفْقُ، وَإِنَّمَا يَكُونُ اسْوَدَادُ الْأَفْقِ بَعْدَ ذَهَابِ الْبَيَاضِ الَّذِي يَكُونُ بَعْدَ سُقُوطِ الْحُمْرَةِ؛ لِأَنَّ الْحُمْرَةَ إِذَا سَقَطَتْ مَكَتِ الْبَيَاضُ بَعْدَهُ ثُمَّ يَذْهَبُ الْبَيَاضُ فَيَسْوَدُّ الْأَفْقُ،

وَفِي خَبَرِ سُلَيْمَانَ بْنِ مُوسَى، عَنْ عَطَاءِ بْنِ أَبِي رَبَاحٍ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، ثُمَّ أَذَّنَ يَلَالُ الْعِشَاءَ حِينَ ذَهَبَ بَيَاضُ النَّهَارِ، فَأَمَرَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَقَامَ الصَّلَاةَ فَصَلَّى

❦ (امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ کہتے ہیں: -- ربیع بن سلیمان مرادی -- ابن وہب -- حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ عنہ کے حوالے سے روایت نقل کرتے ہیں: (ابن شہاب بیان کرتے ہیں:

ایک مرتبہ عمر بن عبدالعزیز منبر پر بیٹھے ہوئے تھے انہوں نے نماز میں کچھ تاخیر کر دی تو عروہ بن زبیر نے کہا: حضرت

حدیث 352: صحیح البخاری کتاب بدء الخلق باب ذكر الملائكة رقم الحديث: 3065 'صحیح مسلم' کتاب الساجد مواضع الصلاة باب اوقات الصلوات الخمس رقم الحديث: 991 سنن ابی داؤد کتاب الصلاة باب فی المواقیت رقم الحديث 337 السنن الصغری کتاب المواقیت رقم الحديث: 493 السنن الکبری للنسائی مواقیت الصلوات رقم الحديث 1465 سنن ابن ماجه کتاب الصلاة ابواب مواقیت الصلاة رقم الحديث: 666 'صحیح ابن حبان' کتاب الصلاة باب فرض الصلاة ذکر البیان بان الصلوات الخمس اخذها محمد عن جبریل صلوات الله رقم الحديث

1465 مصنف عبد الرزاق الصنعانی کتاب الصلاة باب المواقیت رقم الحديث: 1974



جبرائیل علیہ السلام نے حضرت محمد ﷺ کو نمازوں کے وقت کے بارے میں بتایا تھا تو عمر بن عبدالعزیز نے ان سے کہا آپ جانتے ہیں آپ کیا کہہ رہے ہیں تو عروہ نے کہا: میں نے بشیر بن ابوسعود کو یہ بیان کرتے ہوئے سنا وہ کہتے ہیں: میں نے حضرت ابوسعود انصاری رضی اللہ عنہ کو یہ بیان کرتے ہوئے سنا ہے وہ بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے۔

”جبرائیل علیہ السلام نازل ہوئے اور انہوں نے مجھے نماز کے وقت کے بارے میں بتایا: میں نے ان کی اقتداء میں نماز ادا کی پھر میں نے ان کی اقتداء میں نماز ادا کی پھر میں نے ان کی اقتداء میں نماز ادا کی پھر میں نے ان کی اقتداء میں نماز ادا کی تو راوی نے اپنی انگلیوں کے ذریعے پانچ نمازوں کا حساب کر کے بتایا: (حضرت ابوسعود انصاری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں)

پھر میں نے نبی اکرم ﷺ کو ظہر کی نماز اس وقت ادا کرتے ہوئے دیکھا جب سورج ڈھل گیا تھا آپ ﷺ بعض اوقات اسے تاخیر کے ساتھ بھی ادا کیا کرتے تھے جب گرمی زیادہ ہوتی تھی میں نے آپ ﷺ کو عصر کی نماز اس وقت ادا کرتے ہوئے دیکھا جب سورج بند اور روشن ہوتا ہے ابھی اس میں زردی داخل نہیں ہوئی اور کوئی شخص نماز سے فارغ ہونے کے بعد سورج غروب ہونے سے پہلے ذوالخليفة پہنچ سکتا تھا مغرب کی نماز آپ ﷺ اس وقت ادا کرتے تھے جب سورج غروب ہو جاتا تھا اور عشاء کی نماز اس وقت ادا کرتے تھے جب افق سیاہ ہو جاتا تھا بعض اوقات آپ ﷺ اس نماز میں تاخیر کر دیتے تھے یہاں تک کہ لوگ اکٹھے ہو جاتے تھے صبح کی نماز بھی آپ ﷺ نے اندھیرے میں ادا کی ہے اور کبھی آپ ﷺ نے روشنی میں ادا کی ہے اس کے بعد آپ ﷺ اس نماز کو اندھیرے میں ہی ادا کرتے رہے یہاں تک کہ آپ ﷺ کا وصال ہو گیا۔ آپ ﷺ نے دوبارہ یہ نماز روشنی میں نہیں پڑھی ہے۔

امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں: یہ اضافی الفاظ اسامہ بن زید نامی راوی کے علاوہ اور کسی نے بیان نہیں کئے ہیں۔ اس تمام روایت میں اس بات پر دلالت پائی جاتی ہے کہ ”شفق“ سے مراد سفیدی ہے سرخی نہیں ہے کیونکہ اس روایت میں یہ الفاظ ہیں:

”نبی اکرم ﷺ عشاء کی نماز اس وقت ادا کرتے تھے جب افق سیاہ ہو جاتا تھا۔“

افق کی سیاہی سفیدی رخصت ہو جانے کے بعد ہوتی ہے وہ سفیدی جو سرخی غروب ہو جانے کے بعد آتی ہے اس کی وجہ یہ ہے کہ جب سرخی ختم ہو جاتی ہے تو اس کے بعد سفیدی رہتی ہے اور جب سفیدی رخصت ہو جاتی ہے تو سارا (افق) سیاہ ہو جاتا ہے۔

**353 - سند حدیث:** نَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى، وَ أَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ الرَّحِيمِ الْبَرْقِيُّ قَالَا حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ أَبِي سَلَمَةَ، نَا صَدَقَةُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ التَّمَشْقِيُّ، عَنْ أَبِي وَهْبٍ وَهُوَ عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ عُبَيْدٍ الْكَلَاعِيُّ، عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ مُوسَى، عَنْ عَطَاءِ بْنِ أَبِي رَبَاحٍ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ،

متن حدیث: اَنَّ رَجُلًا اتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَأَلَهُ عَنْ وَقْتِ الصَّلَاةِ فَذَكَرَ الْحَدِيثَ بِطَوْلِهِ فِي مَوَاقِيتِ الصَّلَاةِ فِي الْيَوْمَيْنِ وَاللَّيْلَتَيْنِ، وَقَالَ فِي اللَّيْلَةِ الْأُولَى: ثُمَّ أَذَنَ بِلَالِ الْعِشَاءِ حِينَ ذَهَبَ بَيَاضُ النَّهَارِ

وَأَمْرُهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَقَامَ الصَّلَاةَ فَصَلَّى، وَقَالَ فِي اللَّيْلَةِ النَّبِيَّةِ: لَمْ أَذَنْ بِلَالٍ الْعِشَاءَ حِينَ ذَهَبَ بِسَاحِلِ النَّهَارِ فَأَخْرَجَهَا النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَبَعَثْنَا، ثُمَّ بَعَثْنَا مِرَارًا، ثُمَّ خَرَجَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: إِنَّ النَّاسَ قَدْ صَلَّوْا وَرَقَدُوا وَإِنَّكُمْ لَمْ تَزَالُوا فِي صَلَاةٍ مُنْذُ انْتَضَرْتُمُ الصَّلَاةَ، ثُمَّ ذَكَرَ الْحَدِيثَ بِطَوِيلِهِ

❦❦ (امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ کہتے ہیں:)-- محمد بن یحییٰ اور احمد بن عبد اللہ بن عبد الرحیم برقی -- عمرو بن ابوسلمہ -- صدقہ بن عبد اللہ دمشقی -- ابو وہب -- عبید اللہ بن عبید الکلاعی -- سلیمان بن موسیٰ -- عطاء بن ابورباح (کے حوالے سے روایت نقل کرتے ہیں:) حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

ایک شخص نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اس نے آپ ﷺ سے نماز کے وقت کے بارے میں دریافت کیا۔ اس کے بعد راوی نے دو دنوں اور دو راتوں میں نماز کے اوقات کے بارے میں طویل حدیث ذکر کی ہے پہلی رات کے بارے میں راوی نے یہ بات بیان کی ہے: پھر حضرت بلال رضی اللہ عنہ نے عشاء کی اذان اس وقت دی جب دن کی سفیدی رخصت ہو چکی تھی نبی اکرم ﷺ نے انہیں ہدایت کی تو انہوں نے نماز کے لیے اقامت کہی تو نبی اکرم ﷺ نے نماز پڑھائی۔ دوسری رات کے بارے میں راوی نے یہ بیان کیا ہے: پھر حضرت بلال رضی اللہ عنہ نے عشاء کی اذان اس وقت دی جب دن کی سفیدی رخصت ہو گئی تھی لیکن نبی اکرم ﷺ نے اس نماز میں تاخیر کر دی یہاں تک کہ ہم سو گئے پھر ہم سو گئے ایسا کئی مرتبہ ہوا پھر نبی اکرم ﷺ تشریف لائے اور آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

”کچھ لوگ نماز ادا کر کے سو بھی چکے اور تم لوگ جب سے نماز کے انتظار میں ہو تم نماز کی حالت میں شمار ہو گے۔“

اس کے بعد راوی نے طویل حدیث ذکر کی ہے۔

**354- سند حدیث:** نَا عَمَّارُ بْنُ خَالِدٍ الْوَاسِطِيُّ، نَا مُحَمَّدٌ وَهُوَ ابْنُ يَزِيدَ وَهُوَ الْوَاسِطِيُّ، عَنْ شُعْبَةَ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ أَبِي أَيُّوبَ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

مَتْنُ حَدِيثٍ: وَقْتُ الظُّهْرِ إِلَى الْعَصْرِ، وَقْتُ الْعَصْرِ إِلَى أَصْفَرِ الشَّمْسِ، وَقْتُ الْمَغْرِبِ إِلَى أَنْ تَذْهَبَ حُمْرَةُ الشَّفَقِ، وَقْتُ الْعِشَاءِ إِلَى نِصْفِ اللَّيْلِ، وَقْتُ صَلَاةِ الصُّبْحِ إِلَى طُلُوعِ الشَّمْسِ

(354) اس بات پر فقہاء کا اتفاق ہے مغرب کی نماز کا وقت اس وقت شروع ہوتا ہے جب سورج مکمل طور پر غروب ہو جائے اور اس بات پر بھی تمام فقہاء کا اتفاق ہے اس کا وقت شفق کے غروب ہونے تک باقی رہتا ہے۔

تاہم شفق سے مراد کیا ہے؟ اس بارے میں فقہاء کے درمیان اختلاف پایا جاتا ہے۔

امام ابو حنیفہ اس بات کے قائل ہیں شفق سے مراد وہ سفیدی ہے جو سرخی کے بعد نمودار ہوتی ہے۔

جبکہ امام ابو یوسف، امام محمد، امام احمد بن حنبل اور امام شافعی کے نزدیک شفق سے مراد سرخی ہے۔

بعد کے زمانے کے فقہاء نے یہ بات بیان کی ہے: سرخی کے غروب ہونے کے بعد جو سفیدی نمودار ہوتی ہے وہ تقریباً 12 منٹ تک رہتی ہے۔

اور اس وقت کے بارے میں فقہاء کے درمیان اختلاف ہے آیا یہ مغرب کا شرعی وقت ہے یا نہیں ہے؟

توضیح مصنف: قَالَ أَبُو بَكْرٍ: فَلَوْ صَحَّتْ هَذِهِ اللَّفْظَةُ فِي هَذَا الْخَبَرِ لَكَانَ فِي هَذَا الْخَبَرِ بَيَانٌ أَنَّ الشَّفَقَ الْحُمْرَةَ، إِلَّا أَنَّ هَذِهِ اللَّفْظَةَ تَفَرَّدَ بِهَا مُحَمَّدُ بْنُ يَزِيدَ إِنْ كَانَتْ حُفِظَتْ عَنْهُ، وَإِنَّمَا قَالَ أَصْحَابُ شُعْبَةَ فِي هَذَا الْخَبَرِ: ثَوْرُ الشَّفَقِ مَكَانَ مَا قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ يَزِيدَ: حُمْرَةُ الشَّفَقِ نَابُنْدَارٌ وَأَبُو مُوسَى قَالَا: حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ وَهُوَ ابْنُ حَفْصٍ، نَا شُعْبَةَ قَالَ: سَمِعْتُ قَتَادَةَ قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا أَيُّوبَ الْأَزْدِيَّ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو فَذَكَرَ الْحَدِيثَ، وَقَالَا فِي الْخَبَرِ: وَوَقْتُ الْمَغْرِبِ مَا لَمْ يَسْقُطْ ثَوْرُ الشَّفَقِ، وَلَمْ يَرْفَعَاهُ

❀❀ (امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ کہتے ہیں:)-- عمار بن خالد واسطی-- محمد-- ابن یزید-- واسطی-- شعبہ-- قتادہ--

ابوایوب (کے حوالے سے روایت نقل کرتے ہیں:) حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

”ظہر کا وقت عصر تک ہوتا ہے عصر کا وقت سورج کے زرد ہو جانے تک ہوتا ہے مغرب کا وقت شفق کی سرخی رخصت ہو جانے تک ہوتا ہے عشاء کا وقت نصف رات تک ہوتا ہے اور صبح کی نماز کا وقت سورج نکلنے تک ہوتا ہے۔“

امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں: اگر اس روایت کے الفاظ مستند طور پر ثابت ہوں تو اس روایت میں اس بات کا بیان موجود ہے کہ شفق سے مراد سرخی ہوتی ہے تاہم یہ الفاظ نقل کرنے میں محمد بن یزید نامی راوی منفرد ہے اس کے حوالے سے یہ الفاظ محفوظ طور پر نقل کئے گئے ہوں کیونکہ شعبہ کے شاگردوں نے اس روایت میں یہ الفاظ نقل کئے ہیں: ”شفق کی ثور“ یہ محمد بن یزید کے ان الفاظ کی جگہ ہیں ”شفق کی سرخی“ ایک اور سند کے ساتھ یہ الفاظ منقول ہیں۔

”مغرب کی نماز کا وقت اس وقت تک ہے جب تک شفق کی ثور غروب نہیں ہو جاتی۔“

ان دونوں راویوں نے یہ الفاظ مرفوع حدیث کے طور پر نقل نہیں کئے ہیں۔

**355- سند حدیث:** نَا مُحَمَّدُ بْنُ لَبِيدٍ، أَخْبَرَنِي عُقْبَةُ قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو دَاوُدَ، نَا شُعْبَةَ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ أَبِي

أَيُّوبَ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ شُعْبَةُ: رَفَعَهُ مَرَّةً، وَقَالَ بُنْدَارٌ: بِمِثْلِ حَدِيثِ الْأَوَّلِ.

وَرَوَاهُ أَيْضًا هِشَامُ الدَّسْتُرَائِيُّ، عَنْ قَتَادَةَ وَرَفَعَهُ، قَدْ أَمْلَيْتُهُ قَبْلُ، وَقَالَ: إِلَى أَنْ يَغِيبَ الشَّفَقُ، وَلَمْ يَقُلْ: ثَوْرٌ وَلَا حُمْرَةٌ وَرَوَاهُ أَيْضًا سَعِيدُ بْنُ أَبِي عَرُوبَةَ وَلَمْ يَرْفَعَهُ وَلَمْ يَذْكُرِ الْحُمْرَةَ وَكَذَلِكَ رَوَاهُ ابْنُ أَبِي عَدِيٍّ، عَنْ شُعْبَةَ مَوْفُوفًا، وَلَمْ يَذْكُرِ الْحُمْرَةَ عَنْ شُعْبَةَ ثَنَاهُمَا أَبُو مُوسَى، نَا ابْنُ أَبِي عَدِيٍّ، عَنْ شُعْبَةَ، ح وَحَدَّثَنَا أَيْضًا أَبُو مُوسَى، نَا ابْنُ أَبِي عَدِيٍّ، عَنْ سَعِيدٍ كِلَيْهِمَا، عَنْ قَتَادَةَ، فَهَذَا الْحَدِيثُ مَوْفُوفًا لَيْسَ فِيهِ ذِكْرُ الْحُمْرَةِ.

توضیح مصنف: قَالَ أَبُو بَكْرٍ: وَالْوَاجِبُ فِي النَّظَرِ إِذَا لَمْ يَثْبُتْ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّ الشَّفَقَ هُوَ الْحُمْرَةُ وَثَبَتَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّ أَوَّلَ وَقْتِ الْعِشَاءِ إِذَا غَابَ الشَّفَقُ أَنْ لَا يُصَلِّيَ الْعِشَاءَ حَتَّى يَذْهَبَ بَيَاضُ الْأَفْقِ؛ لِأَنَّ مَا يَكُونُ مَعْدُومًا فَهُوَ مَعْدُومٌ، حَتَّى يُعْلَمَ كَوْنُهُ بَيَقِينٍ، فَمَا لَمْ يُعْلَمَ بَيَقِينٍ أَنَّ وَقْتُ الصَّلَاةِ قَدْ دَخَلَ، لَمْ تَجِبِ الصَّلَاةُ، وَلَمْ يَجُزْ أَنْ يُؤَدَّى الْفَرَضُ إِلَّا بَعْدَ بَيَقِينٍ أَنَّ الْفَرَضَ قَدْ وَجَبَ، فَإِذَا

عَنِ الْحُمْرَةِ وَالْبَيَاضِ قَالَتْ لَمْ يَغِبْ، فَدُخُولُ وَقْتِ صَلَاةِ الْعِشَاءِ شَكٌّ لَا يَقِينُ؛ لِأَنَّ الْعُلَمَاءَ قَدْ اخْتَلَفُوا فِي الشَّفَقِ قَالَ بَعْضُهُمْ: الْحُمْرَةُ، وَقَالَ بَعْضُهُمْ: الْبَيَاضُ، وَلَمْ يَثْبُتْ عِلْمِيًّا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّ الشَّفَقَ الْحُمْرَةُ، وَمَا لَمْ يَثْبُتْ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَمْ يَتَّفِقِ الْمُسْلِمُونَ عَلَيْهِ، فَغَيْرُ وَاجِبٍ فَرَضِ الصَّلَاةِ إِلَّا أَنْ يُرْجَبَهُ اللَّهُ أَوْ رَسُولُهُ أَوْ الْمُسْلِمُونَ فِي وَقْتٍ، فَإِذَا كَانَ الْبَيَاضُ قَالِمًا فِي الْأُفُقِ، وَقَدْ اخْتَلَفَ الْعُلَمَاءُ بِإِيجَابِ فَرَضِ صَلَاةِ الْعِشَاءِ، وَلَمْ يَثْبُتْ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَبَرٌ بِإِيجَابِ فَرَضِ الصَّلَاةِ فِي ذَلِكَ الْوَقْتِ، فَإِذَا ذَهَبَ الْبَيَاضُ وَأَسْوَدَ فَقَدْ اتَّفَقَ الْعُلَمَاءُ عَلَى إِيجَابِ فَرَضِ صَلَاةِ الْعِشَاءِ فَجَائِزٌ فِي ذَلِكَ الْوَقْتِ آدَاءُ فَرَضِ تِلْكَ الصَّلَاةِ وَاللَّهُ أَعْلَمُ بِصِحَّةِ هَذِهِ اللَّفْظَةِ الَّتِي ذُكِرَتْ فِي حَدِيثِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو

❦❦ (امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ کہتے ہیں:)-- محمد بن لبید-- عقبہ-- ابوداؤد-- شعبہ-- قتادہ-- ابویوب (کے حوالے سے روایت نقل کرتے ہیں: ) حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

شعبہ نامی راوی نے ایک مرتبہ اس روایت کو مرفوع حدیث کے طور پر نقل کیا ہے بزارہ کہتے ہیں: یہ پہلی روایت کی مانند ہے۔ یہی روایت ہشام دستوائی نے قتادہ کے حوالے سے مرفوع حدیث کے طور پر نقل کی ہے اسے میں پہلے املاء کروا چکا ہوں اس میں ان کے یہ الفاظ ہیں:

”یہاں تک کہ شفق غروب ہو جائے“ تو انہوں نے لفظ ”ثور“ یا لفظ ”سرخ“ استعمال نہیں کیا۔

اسی روایت کو سعید بن ابوعروہ نے بھی نقل کیا ہے اور انہوں نے اسے ”مرفوع“ حدیث کے طور پر نقل نہیں کیا اور انہوں نے سرخی کا ذکر نہیں کیا۔

اسی طرح اس روایت کو ابن ابی عدی نے شعبہ کے حوالے سے ”موقوف“ روایت کے طور پر نقل کیا ہے انہوں نے شعبہ کے حوالے سے سرخی کا تذکرہ نہیں کیا۔

ایک اور سند کے ساتھ یہ روایت قتادہ کے حوالے سے منقول ہے اور ”موقوف“ روایت کے طور پر منقول ہے جس میں سرخی کا ذکر نہیں ہے۔

(امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ کہتے ہیں: ) یہ غور کرنا لازم ہے کہ جب نبی اکرم ﷺ سے یہ بات ثابت نہیں ہے کہ شفق سے مراد سرخی ہے اور نبی اکرم ﷺ سے یہ بات ثابت ہے کہ عشاء کا ابتدائی وقت وہ ہوتا ہے جب شفق غائب ہو جاتی ہے۔ (تو اب ہوتا یہ چاہئے) کہ عشاء کی نماز اس وقت تک ادا نہ کی جائے جب تک افق کی سفیدی رخصت نہیں ہو جاتی، کیونکہ جو چیز معدوم ہوتی ہے وہ اس وقت تک معدوم شمار ہوتی ہے جب تک اس کے موجود ہونے کا یقینی علم حاصل نہ ہو جائے تو جب اس بات کا یقینی علم حاصل ہی نہیں ہوا کہ نماز کا ابتدائی وقت شروع ہو چکا ہے تو پھر نماز ادا کرنا لازم نہیں ہوگا۔ اور فرض ادا کرنا اسی وقت جائز ہوگا جب یقینی علم حاصل ہو جائے کہ اب فرض واجب ہو چکا ہے۔

تو جب سرخی غروب ہو جائے اور سفیدی موجود ہو وہ رخصت نہ ہوئی ہو تو عشاء کا وقت شروع ہونے کے بارے میں شک ہوگا یقین نہیں ہوگا کیونکہ علماء نے شفق کے مفہوم کے بارے میں اختلاف کیا ہے۔ بعض حضرات کہتے ہیں اس سے مراد سرخی ہے اور بعض یہ کہتے ہیں اس سے مراد سفیدی ہے۔ میرے علم کے مطابق نبی اکرم ﷺ سے مستند طور پر یہ بات ثابت نہیں ہے کہ شفق سے مراد سرخی ہے۔

تو جو بات نبی اکرم ﷺ سے ثابت نہ ہو اور مسلمانوں کا اس پر اتفاق بھی نہ ہو تو اب نماز کو اس وقت میں فرض قرار دینا لازم نہیں ہوگا۔ البتہ اگر اللہ تعالیٰ یا اس کے رسول نے یا مسلمانوں نے کسی وقت میں اسے لازم قرار دیا ہو تو پھر معاملہ مختلف ہے۔ جبکہ سفیدی ابھی اُفق میں موجود ہو تو علماء نے عشاء کی نماز کی فرضیت لازم قرار دینے میں اختلاف کیا ہے۔

نبی اکرم ﷺ کے حوالے سے ایسی کوئی روایت ثابت نہیں ہے جس میں اس وقت میں نماز کی فرضیت کو لازم قرار دیا گیا ہو۔ جب سفیدی رخصت ہو جاتی ہے اور اُفق سیاہ ہو جاتا ہے تو علماء کا اس وقت میں عشاء کی نماز کی فرضیت لازم ہونے پر اتفاق ہے اور اس وقت میں عشاء کے فرض کو ادا کرنا جائز ہے۔

حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ کے حوالے سے جو روایت ذکر کی گئی ہے اس کے الفاظ کی درستگی کے بارے میں اللہ بہتر جانتا ہے۔

### بَابُ ذِكْرِ بَيَانِ الْفَجْرِ الَّذِي يَجُوزُ صَلَاةُ الصُّبْحِ بَعْدَ طُلُوعِهِ

إِذَا الْفَجْرُ هُنَا فَجْرَانِ، طُلُوعُ أَحَدِهِمَا بِاللَّيْلِ، وَطُلُوعُ الثَّانِي يَكُونُ بِطُلُوعِ النَّهَارِ

باب 30/29: اس فجر کا تذکرہ جس کے طلوع ہونے کے بعد فجر کی نماز ادا کرنا جائز ہوتا ہے

کیونکہ فجر دو قسم کی ہے ان میں سے ایک رات میں ہی طلوع ہو جاتی ہے اور دوسری دن نکلنے پر طلوع ہوتی ہے۔

356 - سند حدیث: نَا مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيٍّ بْنِ مُخْرِزٍ أَصْلُهُ بَعْدَ إِدَّتِي بِالْفُسْطَاطِ، نَا أَبُو أَحْمَدَ الزُّبَيْرِيُّ، نَا

سُفْيَانُ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ عَطَاءٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: مَتَنُ حَدِيثِ الْفَجْرِ فَجْرَانِ فَجْرٌ يَحْرُمُ فِيهِ الطَّعَامُ وَيَحِلُّ فِيهِ الصَّلَاةُ، وَفَجْرٌ يَحْرُمُ فِيهِ الصَّلَاةُ وَيَحِلُّ فِيهِ الطَّعَامُ

توضیح مصنف: قَالَ أَبُو بَكْرٍ: فِي هَذَا الْخَبَرِ دَلَالَةٌ عَلَى أَنَّ صَلَاةَ الْفَرَضِ لَا يَجُوزُ إِذَا هِيَ قَبْلَ دُخُولِ وَقْتِهَا قَالَ أَبُو بَكْرٍ: قَوْلُهُ فَجْرٌ يَحْرُمُ فِيهِ الطَّعَامُ يُرِيدُ عَلَى الصَّائِمِ، وَيَحِلُّ فِيهِ الصَّلَاةُ يُرِيدُ صَلَاةَ الصُّبْحِ، وَفَجْرٌ يَحْرُمُ فِيهِ الصَّلَاةُ يُرِيدُ صَلَاةَ الصُّبْحِ إِذَا طَلَعَ الْفَجْرُ الْأَوَّلُ لَمْ يَحِلَّ أَنْ يُصَلِّيَ فِي ذَلِكَ الْوَقْتِ صَلَاةَ الصُّبْحِ: لِأَنَّ الْفَجْرَ الْأَوَّلَ يَكُونُ بِاللَّيْلِ، وَلَمْ يَرُدَّ أَنَّهُ لَا يَجُوزُ أَنْ يُتَطَوَّعَ بِالصَّلَاةِ بَعْدَ طُلُوعِ الْفَجْرِ الْأَوَّلِ،

حدیث 356 المستدرک علی الصحیحین للحاکم کتاب الصلاة باب فی مواقیت الصلاة رقم الحدیث 636 سنن

الدارقطنی کتاب الصیام باب فی وقت السحر رقم الحدیث: 1913



وَقَوْلُهُ وَيَحِلُّ فِيهِ الطَّعَامُ يُرِيدُ لِمَنْ يُرِيدُ الصِّيَامَ

توضیح روایت: قَالَ أَبُو بَكْرٍ: لَمْ يَرْفَعَهُ فِي الدُّنْيَا غَيْرُ أَبِي أَحْمَدَ الزُّهَيْرِيِّ

\*\*\* (امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ کہتے ہیں:۔۔۔ محمد بن علی بن محرز۔۔۔ ابواحمد زہیری۔۔۔ سفیان۔۔۔ ابن جریج۔۔۔ عطاء) کے

حوالے سے روایت نقل کرتے ہیں: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

”فجر دو طرح کی ہوتی ہے ایک وہ فجر ہے جس میں (روزہ دار کے لیے) کھانا حرام ہو جاتا ہے اور اس میں (فجر کی) نماز ادا

کرنا جائز ہو جاتا ہے اور ایک وہ فجر ہے جس میں نماز ادا کرنا حرام ہوتا ہے اور (روزہ دار کے لیے) کھانا حلال ہوتا ہے۔“

امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں: اس روایت میں اس بات پر دلالت موجود ہے کہ فرض نماز کا وقت داخل ہونے سے پہلے

اسے ادا کرنا جائز نہیں ہے۔

امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں: روایت کے یہ الفاظ ”ایک وہ فجر ہے جس میں کھانا حرام ہو جاتا ہے“ اس سے مراد روزہ دار

شخص کے لیے (کھانا حرام ہو جاتا ہے) اور اس میں نماز ادا کرنا جائز ہو جاتا ہے اس سے مراد صبح کی نماز ہے۔

اور ایک وہ فجر ہے جس میں نماز ادا کرنا حرام ہوتا ہے اس سے مراد صبح کی نماز ہے کہ جب پہلی فجر طلوع ہوتی ہے اس وقت

صبح کی نماز ادا کرنا جائز نہیں ہوتا کیونکہ پہلی فجر رات میں طلوع ہوتی ہے نبی اکرم ﷺ کی یہ مراد نہیں ہے کہ پہلی فجر طلوع ہو

جانے کے بعد نفل ادا کرنا ہی جائز نہیں ہوتا۔

نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان ”اس میں کھانا“ کھانا حلال ہوتا ہے“ اس سے مراد یہ ہے کہ جو شخص روزہ رکھنا چاہتا ہو اس کے لیے

کھانا کھانا حلال ہوتا ہے۔

امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں: دنیا میں ابواحمد زہیری کے علاوہ اور کسی راوی نے اس روایت کو مرفوع حدیث کے طور پر نقل

نہیں کیا۔

## بَابُ فَضْلِ انْتِظَارِ الصَّلَاةِ وَالْجُلُوسِ فِي الْمَسْجِدِ

### وَذِكْرُ دُعَاءِ الْمَلَائِكَةِ لِمُنْتَظِرِ الصَّلَاةِ الْجَالِسِ فِي الْمَسْجِدِ

#### باب 31: نماز کا انتظار کرنے اور مسجد میں بیٹھنے کی فضیلت

اور مسجد میں بیٹھ کر نماز کا انتظار کرنے والے کے لئے فرشتوں کے دعا کرنے کا تذکرہ

317 - سند حدیث: نَا أَبُو مُوسَى مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى، حَدَّثَنِی الضَّحَّاكُ بْنُ مَخْلَدٍ، أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ، حَدَّثَنِی

عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي بَكْرٍ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ

وَسَلَّمَ:

متن حدیث: لَا آدُلُكُمْ عَلَى مَا يُكَفِّرُ اللَّهُ بِهِ الْخَطَايَا وَيَزِيدُ فِي الْحَسَنَاتِ؟ قَالُوا: بَلَى يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ:

إِسْبَاحُ الْوُضُوءِ فِي الْمَكَارِهِ، وَانْتِظَارُ الصَّلَاةِ بَعْدَ الصَّلَاةِ، مَا مِنْكُمْ مِنْ رَجُلٍ يَخْرُجُ مِنْ بَيْتِهِ فَيُصَلِّي مَعَ الْإِمَامِ، ثُمَّ يَجْلِسُ يَنْتَظِرُ الصَّلَاةَ الْآخَرَى إِلَّا وَالْمَلَائِكَةُ تَقُولُ: اللَّهُمَّ اغْفِرْ لَهُ اللَّهُمَّ ارْحَمْهُ ثُمَّ ذَكَرَ الْحَدِيثَ تَوْضِيحَ رَوَايَتِهِ: قَالَ أَبُو بَكْرِ: لَمْ يَرَوْ هَذَا غَيْرُ أَبِي عَاصِمٍ

❦ ❦ (امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ کہتے ہیں:۔۔۔) ابوموسیٰ محمد بن ثنی۔۔۔ ضحاک بن مخلد۔۔۔ سفیان۔۔۔ عبد اللہ بن ابوبکر۔۔۔ سعید

بن مسیب (کے حوالے سے روایت نقل کرتے ہیں:) حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں: ”کیا میں تمہاری رہنمائی اس چیز کی طرف کروں؟ جس کی وجہ سے اللہ تعالیٰ خطاؤں کو ختم کر دیتا ہے اور نیکیوں میں اضافہ کر دیتا ہے؟ لوگوں نے عرض کی: جی ہاں! یا رسول اللہ ﷺ۔ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: جب طبیعت آمادہ نہ ہو اس وقت اچھی طرح وضو کرنا اور ایک نماز کے بعد دوسری نماز کا انتظار کرنا، جو شخص اپنے گھر سے نکل کر امام کی اقتداء میں نماز ادا کرتا ہے اور پھر بیٹھ کر اگلی نماز کا انتظار کرنے لگتا ہے تو فرشتے یہی کہتے رہتے ہیں اے اللہ! تو اس کی مغفرت کر دے! اے اللہ! تو اس پر رحم کر! اس کے بعد راوی نے پوری حدیث ذکر کی ہے۔

امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں: اس روایت کو ابوعاصم کے علاوہ اور کسی نے روایت نہیں کیا۔

**358- سند حدیث:** نَا بُنْدَارٌ، نَا يَحْيَى، أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ، حَدَّثَنِي خُبَيْبُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ، عَنْ

حَفْصِ بْنِ عَاصِمٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ:

مَنْ حَدَّثَ: سَبْعَةٌ يُظِلُّهُمُ اللَّهُ فِي ظِلِّهِ يَوْمَ لَا ظِلَّ إِلَّا ظِلُّهُ: الْإِمَامُ الْعَادِلُ، وَشَابٌّ نَشَأَ فِي عِبَادَةِ اللَّهِ، وَرَجُلٌ قَلْبُهُ مُعَلِّقٌ فِي الْمَسَاجِدِ، وَرَجُلَانِ تَحَابَّا فِي اللَّهِ اجْتَمَعَا عَلَيْهِ وَتَفَرَّقَا عَلَيْهِ، وَرَجُلٌ طَلَبَتْهُ امْرَأَةٌ ذَاتُ مَنْصِبٍ وَجَمَالٍ، فَقَالَ: إِنِّي أَخَافُ اللَّهَ وَرَجُلٌ تَصَدَّقَ بِصَدَقَةٍ أَخْفَاهَا لَا تَعْلَمُ يَمِينُهُ مَا تُنْفِقُ شِمَالُهُ، وَرَجُلٌ ذَكَرَ اللَّهَ خَالِيًا ففَاضَتْ عَيْنَاهُ

قَالَ لَنَا بُنْدَارٌ مَرَّةً امْرَأَةٌ ذَاتُ حَسَبٍ وَجَمَالٍ، فَقَالَ إِنِّي

حدیث 358: صحیح البخاری، کتاب الاذان، ابواب صلاة الجماعة والامامة، باب من جلس في المسجد ينتظر الصلاة وفضل المسجد، رقم الحديث: 640، صحیح مسلم، کتاب الزكاة، باب فضل اخفاء الصدقة، رقم الحديث: 1774، موطا مالك، کتاب الشعر، باب ما جاء في المتحابين في الله، رقم الحديث: 1126، صحیح ابن حبان، کتاب السير، باب في الخلافة والامارة، ذكر اطلال الله جل وعلا الامام العادل في ظله يوم لا، رقم الحديث: 4550، الجامع للترمذی، ابواب الزهد عن رسول الله صلى الله عليه وسلم، باب ما جاء في الحب في الله، رقم الحديث: 2371، السنن الصغرى، کتاب آداب القضاة، الامام العادل، رقم الحديث: 5309، السنن الكبرى للنسائي، کتاب القضاء، ثواب الإصابة في الحكم بعد الاجتهاد لمن له ان يجتهد، رقم الحديث: 5749، مشكل الآثار للطحاوي، باب بيان مشكل ما روى عن رسول الله صلى الله عليه وسلم، رقم الحديث: 5113، مسند احمد بن حنبل، مسند ابی هريرة رضي الله عنه، رقم الحديث: 9473، مسند الطيالسي، احاديث النساء، ما اسند ابو هريرة، وحفص بن عاصم، رقم الحديث: 2573، المعجم الاوسط للطبراني، باب العين، باب اليم من اسمه: محمد، رقم الحديث: 6437

توضیح روایت: قَالَ أَبُو بَكْرٍ: هَذِهِ اللَّفْظَةُ لَا تَعْلَمُ يَمِينُهُ مَا تُنْفِقُ شِمَالُهُ قَدْ خُولِفَ فِيهَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ  
فَقَالَ: مَنْ رَوَى هَذَا الْخَبَرَ عَمْرٍو يَحْيَى، لَا يَعْلَمُ شِمَالُهُ مَا يُنْفِقُ يَمِينُهُ

\*\*\* (امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ کہتے ہیں: -- بندار -- یحییٰ -- عید اللہ بن عمر -- ضعیف بن عبد الرحمن -- حنفی بن

عاصم) کے حوالے سے روایت نقل کرتے ہیں: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

”سات لوگ ایسے ہیں جنہیں اللہ تعالیٰ اس دن اپنے سایہ رحمت میں رکھے گا۔ جس دن اس کے سایہ رحمت کے علاوہ  
اور کوئی سایہ نہیں ہوگا، عادل حکمران، وہ نو جوان جس کی نشوونما اللہ تعالیٰ کی عبادت کرتے ہوئے ہوئی، اور اسی وجہ سے  
دونوں جدا ہوتے ہوں۔ ایک وہ شخص جس کا دل مسجد کے ساتھ ملحق رہے اور دوا ایسے آدمی جو اللہ تعالیٰ کے لیے ایک  
دوسرے سے محبت رکھتے ہوں۔ اسی وجہ سے وہ اکٹھے ہوتے ہوں ایک وہ شخص جسے کوئی صاحب حیثیت خوب صورت  
عورت (برائی کی) دعوت دے اور وہ شخص یہ کہے: میں اللہ تعالیٰ سے ڈرتا ہوں ایک وہ شخص جو صدقہ کرتے ہوئے  
اسے اتنا پوشیدہ رکھے کہ دائیں ہاتھ کو یہ پتہ نہ چل سکے کہ بائیں ہاتھ نے کیا خرچ کیا ہے؟ ایک وہ شخص جو تنہائی میں  
اللہ تعالیٰ کا ذکر کرے تو اس کی آنکھوں سے آنسو جاری ہو جائیں۔“

ایک مرتبہ بندار نے یہ الفاظ نقل کئے ”کوئی صاحب حسب و جمال عورت (برائی کی دعوت دے) تو وہ شخص یہ کہے: بیشک

میں“

امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں: روایت کے یہ ”الفاظ دائیں ہاتھ کو یہ پتہ نہ چلے کہ بائیں ہاتھ نے کیا خرچ کیا ہے؟“ ان  
الفاظ میں یحییٰ بن سعید سے برخلاف بھی روایت نقل کی گئی ہے یحییٰ کے علاوہ جن راویوں نے یہ روایت نقل کی ہے انہوں نے یہ  
الفاظ نقل کئے ہیں۔

”بائیں ہاتھ کو یہ پتہ نہ چلے کہ دائیں ہاتھ نے کیا خرچ کیا ہے“

359- سند حدیث: نَا بُنْدَارٌ، نَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ، نَا ابْنُ عَجَلَانَ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي سَعِيدٍ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ

يَسَارٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ:

مَتَنُ حَدِيثٍ: مَا مِنْ وَجَلٍ كَانَ يُوطِنُ الْمَسَاجِدَ فَشَغَلَهُ أَمْرٌ أَوْ عِلَّةٌ، ثُمَّ عَادَ إِلَى مَا كَانَ إِلَّا تَبَشَّشَ اللَّهُ  
إِلَيْهِ كَمَا يَتَبَشَّشُ أَهْلُ الْغَائِبِ بِغَائِبِهِمْ إِذَا قَدِمَ

\*\*\* (امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ کہتے ہیں: -- بندار -- یحییٰ بن سعید -- بن عجلان -- سعید بن ابوسعید -- سعید بن

یسار) کے حوالے سے روایت نقل کرتے ہیں: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

”جو شخص مسجد کو ٹھکانہ بنانے پھر اسے کوئی معاملہ یا علت درپیش ہو (اور وہ مسجد میں نہ آ سکے) پھر وہ واپس اسی جگہ پر آ  
جائے جہاں وہ پہلے تھا تو اللہ تعالیٰ اس شخص سے اس طرح خوش ہوتا ہے جس طرح غائب شخص کے آنے پر گھر والے  
خوش ہوتے ہیں۔“

بَابُ ذِكْرِ الدَّلِيلِ عَلَى أَنَّ الشَّيْءَ قَدْ يُشَبَّهُ بِالشَّيْءِ إِذَا اشْتَبَهَ فِي بَعْضِ الْمَعَانِي لَا فِي جَمِيعِهَا  
 إِذِ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ أَعْلَمَ أَنَّ الْعَبْدَ لَا يَزَالُ فِي صَلَاةٍ مَا دَامَ فِي مُصَلَّاهُ يَنْتَظِرُهَا،  
 وَأَنَّمَا أَرَادَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ لَا يَزَالُ فِي صَلَاةٍ، أَيْ أَنَّ لَهُ أَجْرَ الْمُصَلِّي، لَا أَنَّهُ فِي  
 صَلَاةٍ فِي جَمِيعِ أَحْكَامِهِ، إِذْ لَوْ كَانَ مُنْتَظَرُ الصَّلَاةِ فِي صَلَاةٍ فِي جَمِيعِ أَحْكَامِهِ، لَمَا جَازَ لِمُنْتَظِرِ  
 الصَّلَاةِ فِي ذَلِكَ الْوَقْتِ أَنْ يَتَكَلَّمَ بِمَا يَقْطَعُ عَلَيْهِ صَلَاتَهُ لَوْ تَكَلَّمَ بِهِ فِي الصَّلَاةِ، وَلَمَا جَازَ أَنْ يُؤَلِّيَ  
 وَجْهَهُ عَنِ الْقِبْلَةِ أَوْ يَسْتَقْبِلَ غَيْرَ الْقِبْلَةِ، وَلَكَانَ مِنْهَا عَنْ كُلِّ مَا نَهَى عَنْهُ الْمُصَلِّي

باب 32: اس بات کی دلیل کا تذکرہ کہ بعض اوقات ایک چیز کو دوسری کے مشابہ قرار دیا جاتا ہے  
 جبکہ وہ بعض حوالوں سے دوسری چیز کے ساتھ مشابہت رکھتی ہے تمام حوالوں سے مشابہت نہیں رکھتی۔

نبی اکرم ﷺ نے یہ بات بیان کی ہے: بندہ اس وقت تک نماز کی حالت میں شمار ہوتا ہے جب تک وہ نماز کے انتظار  
 میں جائے نماز پر بیٹھا رہتا ہے۔

نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان کہ ”وہ شخص نماز کی حالت میں شمار ہوتا ہے“ اس سے مراد یہ ہے کہ اس شخص کو نماز کا سا اجر  
 ملتا رہتا ہے۔

اس سے یہ مراد نہیں ہے وہ تمام احکام کے حوالے سے نماز کی حالت میں شمار ہوتا ہے۔

اس کی وجہ یہ ہے کہ اگر نماز کے تمام احکام کے حوالے سے نماز کا انتظار کرنے والا شخص نماز کی حالت میں شمار ہو تو پھر  
 اس وقت کے دوران اس انتظار کرنے والے شخص کے لئے یہ بات جائز نہیں ہوگی کہ وہ کوئی ایسا کلام کرے کہ اگر اس  
 نے نماز کے دوران وہ کلام کیا ہوتا تو اس کی نماز ٹوٹ جاتی۔

اور اس دوران اس شخص کے لئے یہ بات بھی جائز نہیں ہوگی کہ وہ اپنا چہرہ قبلہ سے پھیر دے یا قبلہ کے علاوہ کسی اور  
 طرف رخ کر دے اور اس کے لئے ہر وہ چیز ممنوع ہوگی جو نماز کے لئے ممنوع ہوگی۔

360 - سنن حدیث: نَا عَبْدُ الْوَارِثِ بْنُ عَبْدِ الصَّمَدِ بْنِ عَبْدِ الْوَارِثِ الْعَنْبَرِيُّ، حَدَّثَنِي أَبِي، نَا حَمَّادٌ، عَنْ  
 ثَابِتٍ، عَنْ أَبِي رَافِعٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

حدیث 360. صحیح البخاری: کتاب الصلاة ابواب استقبال القبلة باب الحدث فی المسجد رقم الحدیث 436 صحیح  
 مسلم: کتاب المساجد ومواضع الصلاة باب فضل صلاة الجباعة وانتظار الصلاة رقم الحدیث 1095 موطا مالك: کتاب  
 قصر الصلاة فی السفر باب انتظار الصلاة والشيء اليها رقم الحدیث 385 صحیح ابن حبان: کتاب الصلاة باب فضل  
 الصوت الخمس ذكر دعاء الملائكة لمنتظري الصلاة بالغفران والرحمة رقم الحدیث 1773 سنن الدارمی: کتاب  
 الصلاة باب فضل من جلس فی المسجد ينتظر الصلاة رقم الحدیث 1421 سنن ابی داؤد: کتاب الصلاة باب فیفضل  
 القعود فی المسجد رقم الحدیث 401 سنن ابن ماجه: کتاب المساجد والجباعات باب لزوم المساجد وانتظار الصلاة  
 رقم الحدیث 797

متن حدیث لا یزال العبد فی صلاۃ ما دام فی مصلّٰۃ یتنظر الصلّٰۃ، تقول الملائکۃ اللّٰھم اغفر لہ اللّٰھم ارحمہ، ما لم ینصرف أو یحدث قالوا: ما یحدث؟ قال: یفسو أو یضبط  
 توضیح مصنف: قال ابو ہریرہ: وھذہ اللفظۃ یفسو أو یضبط من الجنس الذی یقول ان ذکرھما لعلیہ؛  
 لانھما وکل واحد منھما علی الانفراد یتقض طھر المتوضی، وکل ما تقض طھر المتوضی من الاحداث  
 کلھما فحکمہ حکم ہذین الحدیثین، وھذا من الجنس الذی اجبت بعض اصحابنا انہ من الخبر المقلل  
 الذی یجوز ان یشبہ بہ ما ہو مثله فی الحکم ولو کان التشبیہ والتخیل لا یجوز علی اخبار النبی صلی اللہ  
 علیہ وسلم علی ما توہم بعض من خالفنا لکان البطل فی کوز او قارورۃ والمتغوط فی طشت، او اجانۃ اذا  
 جلس فی المسجد یتنظر الصلّٰۃ کان لہ اجر المصلی، والمحدث اذا خرجت منه ربع لم یکن لہ اجر  
 المصلی، وان جلس فی المسجد بعد خروج الريح منه یتنظر الصلّٰۃ، ومن فہم العلم وعقلہ ولم یعانذ ولم  
 یغایر غفلۃ علیہ ان قوله: یفسو أو یضبط انما اراد ان الفسا والضراط یتقضان طھر المتوضی وان النبی  
 صلی اللہ علیہ وسلم لم یجعل لمتنظر الصلّٰۃ بعد ہذین الحدیثین فضیلۃ المصلی؛ لانه غیر المتوضی فکل  
 متنظر الصلّٰۃ جالس فی المسجد غیر طاهر طہارۃ تجزیه الصلّٰۃ معہا فحکمہ حکم من خرجت منه ربع  
 نقضت علیہ الطہارۃ

❦❦ (امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ کہتے ہیں:)-- عبد الوارث بن عبد الصمد بن عبد الوارث عنہری -- اپنے والد -- حماد --

ثابت -- ابو رافع (کے حوالے سے روایت نقل کرتے ہیں:) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

”بندہ جب نماز کی جگہ نماز کے انتظار میں رہتا ہے اس وقت تک نماز کی حالت میں شمار ہوتا ہے۔ فرشتے کہتے ہیں:

اے اللہ! تو اس کی مغفرت کر دے۔ اے اللہ! تو اس پر رحم کر! جب تک آدمی وہاں سے اٹھ کر نہیں چلا جاتا یا اسے

حدث لاحق نہیں ہو جاتا۔ لوگوں نے (حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے) دریافت کیا: حدث لاحق ہونے سے مراد کیا ہے؟

انہوں نے جواب دیا: یہ کہ وہ آواز کے بغیر یا آواز کے ساتھ ہوا خارج کرے۔“

(امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ کہتے ہیں:) روایت کے یہ الفاظ ”یفسو او یضبط“ یہ اس نوعیت کا کلام ہے جس کے بارے میں

ہم یہ ذکر کر چکے ہیں ان دونوں کا تذکرہ علت کی وجہ سے ہے کیونکہ یہ دونوں اور ان دونوں میں سے ہر ایک انفرادی طور پر با وضو

شخص کی طہارت کو ختم کر دیتے ہیں اور ہر وہ چیز جو با وضو شخص کی طہارت کو ختم کر دے یعنی ہر قسم کے حدث کا وہی حکم ہوگا جو ان دونوں

قسم کے حدث کا ہے۔

یہ اس نوعیت سے تعلق رکھتا ہے جس کے بارے میں میں نے اپنے بعض ساتھیوں کو یہ جواب دیا تھا کہ یہ معطل روایت ہے

جس کے بارے میں یہ بات جائز ہے کہ اسے اس چیز کے ساتھ تشبیہ دی جائے جو حکم میں اس کی مانند ہے۔



اگر نبی اکرم ﷺ سے منقول روایات میں تشبیہ دینا اور مثال بیان کرنا جائز نہ ہوتا جیسا کہ ہمارے بعض مخالفین اس غلط فہمی کا شکار ہیں تو پھر کوزے یا شیشے کی بوتل میں پیشاب کرنے والا شخص یا طشت یا ٹب میں پاخانہ کرنے والا شخص اگر مسجد میں بیٹھ کر نماز کا انتظار کر رہا ہوتا تو اسے نماز کی کاسا جرملتا اور بے وضو شخص کی جب ہوا خارج ہو جاتی تو اسے نماز کی کاسا جرملتا اگرچہ وہ ہوا خارج ہونے کے بعد مسجد میں بیٹھ کر نماز کا انتظار کر رہا ہوتا۔

جو شخص علم کا فہم اور اس کی سمجھ بوجھ رکھتا ہے اور وہ عناد نہیں رکھتا اور غفلت کی وجہ سے خواہ مخواہ مقابلہ نہیں کرتا وہ یہ بات جان لے گا کہ روایت کے یہ الفاظ ”یفسو او یضرط“ سے مراد ہوا خارج ہونے کی وہ دو صورتیں ہیں جو با وضو شخص کے وضو کو توڑ دیتی ہیں۔ اور نبی اکرم ﷺ نے یہ دونوں حدیث لاحق ہونے کے بعد نماز کا انتظار کرنے والے شخص کو نماز کی فضیلت (کا مستحق) قرار نہیں دیا ہے کیونکہ اب وہ شخص بے وضو ہے۔ تو ہر وہ شخص جو مسجد میں بیٹھ کر نماز کا انتظار کر رہا ہو اور اسے ایسی طہارت حاصل نہ ہو جس کے ہمراہ نماز جائز ہوتی ہے (یعنی وہ با وضو نہ ہو) تو اس کا حکم اس شخص کے حکم کی مانند ہوگا جس کی ہوا خارج ہونے کی وجہ سے اس کا وضو ٹوٹ گیا ہو۔



## جَمَاعُ أَبْوَابِ الْآذَانِ وَالْإِقَامَةِ

ابواب کا مجموعہ: اذان اور اقامت کا بیان

بَابُ فِي بَدْءِ الْآذَانِ وَالْإِقَامَةِ

باب 33: اذان اور اقامت کا آغاز

**361 - سند حدیث:** نَا الْحَسَنُ بْنُ مُحَمَّدٍ، وَأَحْمَدُ بْنُ مُنْصُورٍ الرَّمَادِيُّ قَالَا: حَدَّثَنَا حَجَّاجُ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ:

قَالَ ابْنُ جُرَيْجٍ: ح وَحَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ إِسْحَاقَ الْجَوْهَرِيُّ، نَا أَبُو عَاصِمٍ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، ح وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ بْنِ تَسْنِيمٍ، نَا مُحَمَّدُ بْنُ بَكْرٍ، أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ، أَخْبَرَنِي نَافِعٌ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ:

متن حدیث: تَمَّانَ الْمُسْلِمُونَ حِينَ قَدِمُوا الْمَدِينَةَ يَجْتَمِعُونَ فَيَتَعَبَّوْنَ الصَّلَاةَ وَلَيْسَ يُنَادِي بِهَا أَحَدٌ فَتَكَلَّمُوا يَوْمًا فِي ذَلِكَ، فَقَالَ بَعْضُهُمْ: اتَّخِذُوا نَافُوسًا مِثْلَ نَافُوسِ النَّصَارَى، وَقَالَ بَعْضُهُمْ: بَلْ قَرْنَا مِثْلَ قَرْنِ الْيَهُودِ، فَقَالَ عُمَرُ: أَفَلَا تَبْعَثُونَ رَجُلًا يُنَادِي بِالصَّلَاةِ؟ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: قُمْ يَا بِلَالُ، فَنَادِ بِالصَّلَاةِ

۱۔ لفظ اذان کا لغوی معنی اعلان کرنا ہے۔

جیسا کہ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

”یہ اللہ اور اس کے رسول کی طرف سے لوگوں کے لئے اعلان ہے۔“ (سورہ توبہ: 2)

شریعت کی اصطلاح میں اذان سے مراد مخصوص کلمات کو بلند آواز میں پڑھنا ہے۔

تاکہ لوگوں کو جماعت کے ساتھ نماز ادا کرنے کے لئے اکٹھا کیا جاسکے۔

جمہور فقہاء اس بات کے قائل ہیں اذان اور اقامت کہنا مردوں کے لئے سنت ہے۔

اذان اور اقامت پانچ فرض نمازوں کے لئے اور جمعے کی نماز کے لئے بھی جائیں گی۔

عید کی نماز، سورج گرہن کی نماز، نماز تراویح یا جتازے کی نماز کے لئے نہ اذان کہی جائے گی نہ اقامت کہی جائے گی ابتہ ان کے لئے ”با

جماعت نماز ہونے لگی ہے۔“ اعلان کیا جاسکتا ہے کیونکہ صحیح بخاری کی حدیث سے یہ بات ثابت ہے جب نبی اکرم ﷺ نے سورج گرہن کی نماز

پڑھائی تھی تو آپ نے اس سے پہلے اعلان کروایا تھا کہ باجماعت نماز ہونے لگی ہے۔

حدیث 361 صحیح البخاری کتاب الاذان باب بدء الاذان رقم الحدیث: 588 صحیح مسلم کتاب الصلوة باب بدء

الاذان رقم الحدیث 594 الجامع للترمذی ابواب الصلوة عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم باب ما جاء فی بدء

الاذان رقم الحدیث 180 السنن الصغری کتاب الاذان بدء الاذان رقم الحدیث: 625 مسند احمد بن حنبل مسند عبد

اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما رقم الحدیث: 6184

❦❦ (امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ کہتے ہیں:)-- حسن بن محمد اور احمد بن منصور مادی-- حجاج بن محمد-- ابن جریج-- عبد اللہ بن اسحاق جوہری-- ابو عاصم-- ابن جریج (کے حوالے سے روایت نقل کرتے ہیں:)  
(یہاں تحویل سند ہے) محمد بن حسن بن تسیم-- محمد بن بکر-- ابن جریج کے حوالے سے نافع سے نقل کرتے ہیں حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں:

”جب مسلمان مدینہ منورہ آئے وہ اکٹھے ہو کر نماز کا انتظار کیا کرتے تھے کوئی شخص انہیں نماز کے لیے بلاتا نہیں تھا۔ ایک دن وہ اس بارے میں بات چیت کر رہے تھے تو کسی نے کہا: تم لوگ عیسائیوں کے ناقوس کی طرح ناقوس بجانا شروع کر دو! کسی نے کہا: یہودیوں کے قرن کی طرح قرن بجانا شروع کر دو تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: تم لوگ کسی شخص کو اس بات کے لیے مقرر کیوں نہیں کرتے؟ جو نماز کے لیے اعلان کیا کرے تو نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اے بلال! تم اٹھو اور نماز کے لیے اعلان کرو۔

**362 - سند حدیث:** حَدَّثَنَا بُنْدَارٌ، نَا أَبُو بَكْرٍ يَعْزِي الْحَفِیَّ، نَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ نَافِعٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ ابْنِ عُمَرَ، مَتْنٌ حَدِيثٌ: أَنَّ بِلَالَ كَانَ يَقُولُ أَوَّلَ مَا أَدْنَى أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ، حَتَّى عَلَى الصَّلَاةِ، فَقَالَ لَهُ عُمَرُ: قُلْ لِي أَتَرَاهَا أَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا رَسُولُ اللَّهِ، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: قُلْ كَمَا أَمَرَكَ عُمَرُ ❦❦ (امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ کہتے ہیں:)-- بندار-- ابو بکر خفی-- عبد اللہ بن نافع-- اپنے والد (کے حوالے سے روایت نقل کرتے ہیں: حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں:

پہلے حضرت بلال رضی اللہ عنہ جب اذان دیتے تھے تو یہ کہا کرتے تھے۔  
”میں اس بات کی گواہی دیتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ کے علاوہ اور کوئی معبود نہیں ہے نماز کی طرف آ جاؤ! تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ان سے کہا: اس کے بعد یہ بھی کہا کرو! میں اس بات کی گواہی دیتا ہوں کہ حضرت محمد ﷺ اللہ کے رسول ہیں تو نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: تم ویسا ہی کہو جس طرح عمر نے تمہیں ہدایت کی ہے۔“

### بَابُ ذِكْرِ الدَّلِيلِ عَلَى أَنَّ مَنْ كَانَ أَرْفَعَ صَوْتًا وَأَجْهَرَ،

كَانَ أَحَقَّ بِالْأَذَانِ مِمَّنْ كَانَ أَخْفَضَ صَوْتًا، إِذَا الْأَذَانُ إِنَّمَا يُنَادَى بِهِ لِاجْتِمَاعِ النَّاسِ لِلصَّلَاةِ  
باب 34: اس بات کی دلیل کا تذکرہ کہ جس شخص کی آواز بلند اور اونچی ہو

وہ اس شخص کے مقابلے میں اذان دینے کا زیادہ حق دار ہے جس کی آواز پست ہوتی ہے

اس کی وجہ یہ ہے کہ اذان کے ذریعے لوگوں کو نماز کے لئے اکٹھا کرنے کا اعلان کیا جاتا ہے۔

**363 - سند حدیث:** نَا مَعْبُدُ بْنُ يَحْيَى بْنِ مَعْبُدِ الْأَمَوِيُّ، نَا أَبِي، نَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْحَاقَ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ بْنِ الْحَارِثِ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ زَيْدٍ، عَنْ أَبِيهِ قَالَ:

مَتْنٌ حَدِيثٌ: لَمَّا أَصْبَحْنَا آتَيْنَا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَخْبَرْتُهُ بِالرُّؤْيَا، فَقَالَ: إِنَّ هَذِهِ الرُّؤْيَا

حَقٌّ، فَقُمْ مَعَ بِلَالٍ فَإِنَّهُ آتِي - أَوْ أَمَدُ صَوْتًا - مِنْكَ فَاتَّقِ عَلَيْهِ مَا قِيلَ لَكَ فَيَنَادِي بِذَلِكَ قَالَ: فَفَعَلْتُ فَلَمَّا سَمِعَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ نِدَاءَ بِلَالٍ بِالصَّلَاةِ خَرَجَ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَجُورُ رِذَاءَهُ وَهُوَ يَقُولُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ وَالَّذِي بَعَثَكَ بِالْحَقِّ لَقَدْ رَأَيْتُ مِثْلَ الَّذِي قَالَ: فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: فَلِلَّهِ الْحَمْدُ

❦ (امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ کہتے ہیں:)-- سعید بن یحییٰ بن سعید اموی-- اپنے والد-- محمد بن اسحاق-- محمد بن ابراہیم بن حارث-- محمد بن عبد اللہ بن زید-- اپنے والد (حضرت عبد اللہ بن زید رضی اللہ عنہ) کے حوالے سے بیان کرتے ہیں:

جب صبح ہوئی میں نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا میں نے آپ ﷺ کو اس خواب کے بارے میں بتایا تو نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: یہ خواب حق ہے تم بلال کے ساتھ کھڑے ہو جاؤ کیونکہ اس کی آواز تمہارے مقابلے میں زیادہ بلند ہے اور دور تک جانے والی ہے تو جو تمہیں کہا گیا ہے وہ اسے بتا دینا وہ اس کے مطابق اذان دیدے گا۔ راوی کہتے ہیں: میں نے ایسا ہی کیا جب حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے حضرت بلال رضی اللہ عنہ کی نماز کے لیے اذان سنی تو وہ نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں اپنی چادر تھپیٹتے ہوئے آئے اور وہ یہ کہہ رہے تھے: یا رسول اللہ (ﷺ)! اس ذات کی قسم! جس نے آپ ﷺ کو حق کے ہمراہ مبعوث کیا ہے میں نے بھی اسی طرح خواب دیکھا ہے جس طرح اس نے کہا ہے تو نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: ہر طرح کی حمد اللہ تعالیٰ کے لیے مخصوص ہے۔

### بَابُ الْأَمْرِ بِالْأَذَانِ لِلصَّلَاةِ قَائِمًا لَا قَاعِدًا،

إِذَا الْأَذَانُ قَائِمًا آخَرِي أَنْ يَسْمَعَهُ مَنْ بَعْدَ عَنِ الْمُؤَذِّنِ مَنْ أَنْ يُؤَذِّنَ وَهُوَ قَاعِدٌ

**باب 35:** نماز کے لئے کھڑے ہو کر اذان دینے کا حکم ہے بیٹھ کر اذان نہیں دی جائے گی کیونکہ کھڑے ہو کر دی جانے والی اذان اس لائق ہے کہ دور موجود شخص بھی اس کی آواز کو سن لے بہ نسبت اس شخص کے جو بیٹھ کر اذان دیتا ہے (کیونکہ اس کی آواز زیادہ دور نہیں جائے گی)

**364 -** توضیح روایت: قَالَ أَبُو بَكْرٍ: فِي خَيْرِ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: قُمْ يَا بِلَالُ فَادِّ الصَّلَاةَ

امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں: نافع نے حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے حوالے سے جو روایت نقل کی ہے اس میں نبی اکرم ﷺ کے یہ الفاظ ہیں: ”اے بلال! تم اٹھو اور نماز کے لیے اذان دو۔“

حدیث 363: الجامع لترمذی ابواب الصلاة عن رسول الله صلى الله عليه وسلم 'باب ما جاء في بدء الاذان' رقم الحديث 179 'سنن الدارمي' كتاب الصلاة 'باب: في بدء الاذان' رقم الحديث: 1218 'سنن الدارقطني' كتاب الصلاة 'باب ذكر الاقامة واختلاف الروايات فيها' رقم الحديث: 802 'مسند احمد بن حنبل' حديث عبد الله بن زيد بن عبد ربه صاحب الاذان عن 'رقم الحديث 16182

بَابُ ذِكْرِ الدَّلِيلِ عَلَى أَنَّ بَدْءَ الْآذَانِ إِنَّمَا كَانَ بَعْدَ هِجْرَةِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى الْمَدِينَةِ، وَأَنَّ صَلَاتَهُ بِمَكَّةَ إِنَّمَا كَانَتْ مِنْ غَيْرِ نِدَاءٍ لَهَا وَلَا إِقَامَةٍ

باب 36: اس بات کی دلیل کا تذکرہ کہ اذان کا آغاز نبی اکرم ﷺ کے مدینہ منورہ ہجرت کرنے کے بعد ہوا تھا اور نبی اکرم ﷺ مکہ میں جو نمازیں ادا کیا کرتے تھے وہ کسی اذان اور اقامت کے بغیر ہوتی تھیں۔

365 - قَالَ أَبُو بَكْرِ فِي خَبَرِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ زَيْدٍ: كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِينَ قَدِمَ الْمَدِينَةَ إِنَّمَا يَجْتَمِعُ النَّاسُ إِلَيْهِ لِلصَّلَاةِ بِحِينَ مَوَاقِفِهَا بِغَيْرِ دَعْوَةٍ

امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں: حضرت عبداللہ بن زید رضی اللہ عنہ کی روایت میں یہ الفاظ ہیں:

”نبی اکرم ﷺ جب مدینہ منورہ تشریف لائے تو لوگ کسی باقاعدہ بلاوے کے بغیر نماز کے لیے اس کے وقت میں اکٹھے ہو جایا کرتے تھے۔“

بَابُ تَشْيِيعِ الْآذَانِ وَافْرَادِ الْإِقَامَةِ بِذِكْرِ خَبَرٍ مُجْمَلٍ غَيْرِ مُفَسَّرٍ بِلَفْظِ عَامٍ مُرَادُهُ خَاصٌّ

باب 37: اذان کے کلمات کا دو مرتبہ اور اقامت کے کلمات کا ایک مرتبہ حکم ہونا

یہ حکم ”مجمل“ روایت کے ذریعے ثابت ہے جو ”مفسر“ نہیں ہے جس کے الفاظ عام ہیں لیکن مراد ”خاص“ ہے

366 - سَنَدُ حَدِيثٍ: فَأَبْشُرُ بْنُ هَلَالٍ، نَا عَبْدُ الْوَارِثِ يَعْنِي ابْنَ سَعِيدٍ، عَنْ أَبِي ثَوْبٍ، ح وَحَدَّثَنَا بُنْدَارٌ، نَا عَبْدُ

(366) اذان اور اقامت کے کلمات کے بارے میں فقہاء کے درمیان اختلاف پایا جاتا ہے۔

احناف اور حنابلہ اس بات کے قائل ہیں اذان کے کلمات پندرہ ہیں اور ان میں ترجیع نہیں کی جائے گی۔

جہہ مالکیہ اور شوافع کے نزدیک ترجیع کے ہمراہ اذان کے کلمات کی تعداد نہیں ہے۔

اسی طرح اقامت کے کلمات کے بارے میں بھی فقہاء کے مابین اختلاف پایا جاتا ہے۔

احناف اس بات کے قائل ہیں اقامت میں تکبیر چار مرتبہ کی جائے گی اور باقی تمام کلمات دو مرتبہ کہے جائیں گے۔

اس میں ”حی علی الفلاح“ کے بعد ”قد قامت الصلوة“ کے الفاظ دو مرتبہ کہے جائیں گے۔

اس اعتبار سے احناف کے نزدیک اقامت کے کلمات سترہ ہیں۔

فقہائے مالکیہ اس بات کے قائل ہیں: اقامت کے تمام کلمات ایک ایک مرتبہ کہے جائیں گے اور ”قد قامت الصلوة“ کو بھی ایک مرتبہ کہا جائے گا۔

انہوں نے اپنے موقف کی تائید میں یہ روایت پیش کی ہے جسے امام ابن خزیمہ نے یہاں حضرت انس رضی اللہ عنہ کے حوالے سے نقل کیا ہے۔

”حضرت بلال کو اس بات کا حکم دیا گیا تھا وہ اذان کے کلمات جفت تعداد میں اور اقامت کے الفاظ طاق تعداد میں کہیں۔“

شوافع اور حنابلہ اس بات کے قائل ہیں: اقامت کے تمام کلمات ایک ایک مرتبہ کہے جائیں گے۔ البتہ ”قد قامت الصلوة“ کو دو مرتبہ کہا جائے

اس اعتبار سے ان کے نزدیک اقامت کے کلمات گیارہ ہیں۔



الْوَهَّابِ، نَا أَبُو أَيُّوبَ، ح نَا بُنْدَارٌ، لَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ، نَا خَالِدٌ، ح عَنْ مُحَمَّدٍ، غَيْرُ مُفَسِّرٍ وَحَدَّثَنَا أَبُو الْخَطَّابِ،  
 نَا بِشْرُ بْنُ الْمُفَضَّلِ، نَا خَالِدٌ، ح وَحَدَّثَنَا زِيَادُ بْنُ أَيُّوبَ، نَا هِشَامٌ، عَنْ خَالِدٍ، ح وَحَدَّثَنَا سَلَمُ بْنُ جُنَادَةَ،  
 نَا وَكِيعٌ، عَنْ سُفْيَانَ، عَنْ خَالِدِ الْحَذَاءِ، كِلَيْهِمَا، عَنْ أَبِي قَلَابَةَ، عَنْ أَنَسٍ قَالَ:

مَثْنٌ حَدِيثٌ: أَمْرَ بِلَالٍ أَنْ يَشْفَعَ، الْأَذَانَ وَيُؤَيِّرَ الْإِقَامَةَ

❖❖ (امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ کہتے ہیں:)--بشر بن ہلال--عبدالوارث ابن سعید--ایوب کے حوالے سے

(یہاں تحویل سند ہے) بندار--عبدالوہاب--ابوایوب--

(یہاں تحویل سند ہے)--بندار--عبدالوہاب--خالد

(یہاں تحویل سند ہے) محمد--ابوخطاب--بشر بن مفضل--خالد کے حوالے سے

(یہاں تحویل سند ہے) زیاد بن ایوب--ہشام--خالد کے حوالے سے

(یہاں تحویل سند ہے) سلم بن جنادہ--وکیع--سفیان--خالد حذاء--ابوقلابہ (کے حوالے سے روایت نقل کرتے

ہیں:) حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

”حضرت بلال رضی اللہ عنہ کو اس بات کا حکم دیا گیا کہ وہ اذان کے کلمات جفت تعداد میں اور اقامت کے کلمات طاق تعداد میں کہیں۔“

حدیث 366: صحیح البخاری، کتاب الاذان، باب بدء الاذان، رقم الحديث: 587، صحیح مسلم، کتاب الصلاة، باب الامر  
 بشفع الاذان وابتداء الاقامة، رقم الحديث: 595، صحیح ابن حبان، کتاب الصلاة، باب الاذان، ذکر وصف الاقامة التي كان  
 يقام بها الصلاة في أيام المصطفى، رقم الحديث: 1696، سنن الدارمی، کتاب الصلاة، باب الاذان مثنی مثنی، رقم الحديث: 1223  
 المستدرک علی الصحیحین للحاکم، کتاب الصلاة، ومن ابواب الاذان، رقم الحديث: 657، سنن ابی داؤد، کتاب  
 الصلاة، باب فی الاقامة، رقم الحديث: 433، سنن ابن ماجه، کتاب الاذان، باب افراد الاقامة، رقم الحديث: 127، الجامع  
 للترمذی، ابواب الصلاة عن رسول الله صلى الله عليه وسلم، باب ما جاء في افراد الاقامة، رقم الحديث: 183، السنن  
 الصغری، کتاب الاذان، تثنیة الاذان، رقم الحديث: 626، السنن الکبری للنسائی، مواعیت الصدوات، تثنیة الاذان، رقم  
 الحديث: 1575، مصنف عبد الرزاق الصنعانی، کتاب الصلاة، باب بدء الاذان، رقم الحديث: 1731، مصنف ابن ابی شیبہ،  
 کتاب الاذان والاقامة، من كان يقول الاذان مثنی والاقامة مرة، رقم الحديث: 2111، شرح معانی الآثار لصحابی، باب  
 الاقامة كيف هي، رقم الحديث: 475، سنن الدارقطني، کتاب الصلاة، باب ذکر الاقامة واختلاف الروایات فیها، رقم  
 الحديث: 789، مسند احمد بن حنبل، مسند انس بن مالك رضي الله تعالى عنه، رقم الحديث: 11792، مسند ابي نعيم،  
 احاديث النساء، وما اسند انس بن مالك الانصاري، ابو قلابة عن انس، رقم الحديث: 2195، مسند ابی يعنى الموصلي، ابو  
 قلابة عن انس بن زيد الجرمي، رقم الحديث: 2727، المعجم الاوسط للطبراني، باب العين، باب الميم من اسمه، محمد،  
 رقم الحديث: 6092

## بَابُ ذِكْرِ الدَّلِيلِ عَلَى أَنَّ الْأَمْرَ بِلَالٍ أَنْ يَشْفَعَ الْأَذَانَ وَيُوتِرَ الْإِقَامَةَ

كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَغْدُو أَبُوبَكْرٍ وَلَا عُمَرُ،

كَمَا أَدْعَى بَعْضُ الْجَهْلَةِ أَنَّهُ جَائِزٌ أَنْ يَكُونَ الصَّدِيقُ أَوْ الْفَارُوقُ أَمْرًا بِلَالٍ بِذَلِكَ

**باب 38:** اس بات کی دلیل کا تذکرہ کہ حضرت بلال رضی اللہ عنہ کو اذان کے کلمات جفت تعداد

اور اقامت کے کلمات طاق تعداد میں کہنے کا حکم نبی اکرم ﷺ نے دیا تھا۔

آپ کے بعد حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ یا حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے نہیں دیا تھا۔

جیسا کہ بعض جاہل لوگوں نے اس بات کا تذکرہ کیا ہے کہ اس بات کا امکان موجود ہے کہ حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ یا حضرت

عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے حضرت بلال رضی اللہ عنہ کو اس بات کا حکم دیا تھا۔

**367 - سند حدیث:** نَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلَى الصَّنَعَانِيُّ، نَا الْمُعْتَمِرُ قَالَ: سَمِعْتُ خَالِدًا يُحَدِّثُ، عَنْ أَبِي

قِلَابَةَ، عَنْ أَنَسٍ،

**متن حدیث:** أَنَّهُ حَدَّثَ أَنَّهُمُ التَّمَسُّوا، شَيْئًا يُؤْذَنُونَ بِهِ عِلْمًا لِلصَّلَاةِ قَالَ قَائِمٌ بِلَالٍ أَنْ يَشْفَعَ الْأَذَانَ

وَيُوتِرَ الْإِقَامَةَ

❦❦ (امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ کہتے ہیں: -- محمد بن عبد الاعلیٰ صنعانی -- معتمر -- خالد -- ابو قلابہ (کے حوالے سے

روایت نقل کرتے ہیں:) حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

لوگوں نے اس بات کی تلاش کی جس کے ذریعے وہ نماز کے لیے لوگوں کو بلا سکیں۔ راوی بیان کرتے ہیں: تو حضرت

بلال رضی اللہ عنہ کو اس بات کا حکم دیا گیا کہ وہ اذان کے کلمات جفت تعداد میں اور اقامت کے کلمات طاق تعداد میں کہیں۔

**368 - سند حدیث:** نَا بُنْدَارٌ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ الثَّقَفِيُّ، نَا خَالِدٌ، عَنْ أَبِي قِلَابَةَ، عَنْ أَنَسٍ قَالَ:

**متن حدیث:** لَمَّا كَثُرَ النَّاسُ ذَكَرُوا أَنْ يَعْلَمُوا وَقْتُ الصَّلَاةِ بِشَيْءٍ يَعْرِفُونَهُ، فَذَكَرُوا أَنْ يُتَوَرَّعُوا نَارًا أَوْ

يَضْرِبُوا نَافُوسًا، قَائِمٌ بِلَالٍ أَنْ يَشْفَعَ الْأَذَانَ وَيُوتِرَ الْإِقَامَةَ .

❦❦ (امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ کہتے ہیں: -- بندار -- عبد الوہاب ثقفی -- خالد -- ابو قلابہ (کے حوالے سے روایت نقل

کرتے ہیں:) حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

”جب لوگوں کی تعداد زیادہ ہو گئی اور انہوں نے اس بات کا ذکر کیا کہ انہیں نماز کے وقت کے بارے میں کسی چیز کے

ذریعے پتہ چننا چاہئے تو ان لوگوں نے آگ روشن کرنے کا ذکر کیا یا نافوس بجانے کا ذکر کیا تو حضرت بلال رضی اللہ عنہ کو

یہ ہدایت کی گئی کہ وہ اذان کے کلمات جفت تعداد میں اور اقامت کے کلمات طاق تعداد میں کہیں۔“

**369 - سند حدیث:** نَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى الْقُطَيْبِيُّ، نَا رَوْحُ بْنُ عَطَاءٍ بْنِ أَبِي مَيْمُونَةَ، حَدَّثَنَا خَالِدٌ الْحَدَّاءُ،

عَنْ أَبِي قِلَابَةَ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ:

متن حدیث: کَانَتْ الصَّلَاةُ إِذَا خَضَعْتَ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَعَى رَجُلٍ فِي الطَّرِيقِ فَنَادَى: الصَّلَاةُ الصَّلَاةُ الصَّلَاةُ، فَاشْتَدَّ ذَلِكَ عَلَى النَّاسِ، فَقَالُوا: يَا رَسُولَ اللَّهِ، لَوْ اتَّخَذْنَا نَاقُوسًا؟ قَالَ: ذَلِكَ لِلنَّصَارَى قَالَ: فَلَوْ اتَّخَذْنَا بُوقًا قَالَ: ذَلِكَ لِلْيَهُودِ قَالَ: فَأَمَرَ بِلَالٌ أَنْ يُشْفَعَ الْأَذَانَ وَيُوتِرَ الْإِقَامَةَ

\*\*\* (امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ کہتے ہیں:۔) محمد بن یحییٰ قطعی۔۔ روح بن عطاء بن ابومیسونہ۔۔ خالد ہذا۔۔

ابو قتادہ (کے حوالے سے روایت نقل کرتے ہیں:) حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

”نبی اکرم ﷺ کے زمانہ اقدس میں پہلے جب نماز کا وقت ہو جاتا تھا تو ایک شخص راستے میں چلتا ہوا یہ اعلان کرتا تھا: نماز ہونے لگی ہے نماز ہونے لگی ہے نماز ہونے لگی ہے۔ لوگوں کے لیے یہ بات مشکل کا باعث بنی انہوں نے عرض کی: یا رسول اللہ (ﷺ)! اگر ہم ناقوس بجانا شروع کر دیں۔ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: یہ عیسائیوں کا مخصوص طریقہ ہے لوگوں نے عرض کیا: اگر ہم بوق بجانا شروع کر دیں؟ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: یہ یہودیوں کا مخصوص طریقہ ہے راوی بیان کرتے ہیں: پھر حضرت بلال رضی اللہ عنہ کو یہ ہدایت کی گئی کہ وہ اذان کے کلمات جفت تعداد اور اقامت کے کلمات طاق تعداد میں کہیں۔“

### بَابُ ذِكْرِ الْخَبَرِ الْمُفَسِّرِ لِلْفِظَةِ الْمُجْمَلَةِ الَّتِي ذَكَرْتُهَا

وَالدَّلِيلُ عَلَى أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّمَا أَمَرَ بِأَنْ يُشْفَعَ بَعْضُ الْأَذَانِ لَا كُلُّهَا، وَأَنَّهُ إِنَّمَا أَمَرَ بِأَنْ يُوتَرَ بَعْضُ الْإِقَامَةِ لَا كُلُّهَا، وَأَنَّ الْفِظَةَ الَّتِي فِي خَبَرِ أَنَسٍ إِنَّمَا هِيَ مِنْ أَعْبَارِ الْفَاطِ الْغَامِ الَّتِي يُرَادُ بِهَا الْخَاصُّ، إِذِ الْأَذَانُ وَتَرُّ لَا شَفَعٌ؛ لِأَنَّ الْمُؤَذِّنَ إِنَّمَا يَقُولُ: لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ، فِي الْخَبَرِ الْأَذَانِ مَرَّةً وَاحِدَةً. وَكَذَلِكَ الْمُفَسِّمُ يُشْنِي فِي الْإِيتَاءِ اللَّهُ أَكْبَرُ، فَيَقُولُهُ مَرَّتَيْنِ، وَكَذَلِكَ يَقُولُ: قَدْ قَامَتِ الصَّلَاةُ مَرَّتَيْنِ، وَيَقُولُ أَيْضًا: اللَّهُ أَكْبَرُ اللَّهُ أَكْبَرُ مَرَّتَيْنِ

باب 39: ہماری ذکر کردہ روایت کی وضاحت کرنے والی روایت کا تذکرہ

اور اس بات کی دلیل کہ نبی اکرم ﷺ نے اس بات کا حکم دیا تھا کہ اذان کے بعض کلمات کو جفت تعداد میں کہا جائے۔

پوری اذان مراد نہیں ہے۔

اور نبی اکرم ﷺ نے یہ حکم دیا تھا اقامت کے ”بعض کلمات“ کو طاق تعداد میں ادا کیا جائے تمام اقامت کا یہ حکم نہیں ہے۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ کے حوالے سے منقول روایت کے یہ الفاظ بظاہر ”عام“ ہیں، لیکن اس سے ”خاص“ مفہوم مراد ہے۔

اس کی وجہ یہ ہے کہ اذان کا ایک جزء طاق ہے وہ جفت نہیں ہے کیونکہ مؤذن ”لا اله الا الله“ اذان کے آخر میں ایک مرتبہ کہتا ہے اور اقامت کہنے والا شخص اقامت کے آغاز میں ”الله اکبر“ دو مرتبہ کہتا ہے۔

اسی طرح وہ "قد قامت الصلوة" بھی دو مرتبہ کہتا ہے اور پھر "اللہ اکبر" "اللہ اکبر" بھی دو مرتبہ کہتا ہے۔

370 - وَأَخْبَرَنَا الْفَقِيهَةُ الْإِمَامُ أَبُو الْحَسَنِ عَلِيُّ بْنُ الْمُسْلِمِ، نَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ أَحْمَدَ، أَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ قَالَ، أَخْبَرَنَا أَبُو طَاهِرٍ، نَا أَبُو بَكْرٍ مُحَمَّدُ بْنُ عِيْسَى، نَا سَلَمَةُ يَعْنِي ابْنَ الْفَضْلِ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَاقَ قَالَ:

مَنْ حَدِيث: وَقَدْ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِينَ قَدِمَهَا إِنَّمَا يَجْتَمِعُ النَّاسُ إِلَيْهِ لِلصَّلَاةِ بِحِينَ مَوَاقِيتِهَا بِغَيْرِ دَعْوَةٍ، فَهَمَّ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يَجْعَلَ بُوقًا كَبُوقِ الْيَهُودِ الَّتِي يَدْعُونَ بِهِ لِمَصَلَاتِهِمْ، ثُمَّ كَرِهَهُ، ثُمَّ أَمَرَ بِالنَّاقُوسِ فَنُحِتَ لِيَضْرِبَ بِهِ لِلْمُسْلِمِينَ إِلَى الصَّلَاةِ، فَبَيْنَمَا هُمْ عَلَى ذَلِكَ أَوَى عَبْدُ اللَّهِ بْنُ زَيْدٍ بْنُ عَبْدِ رَبِّهِ أَخُو الْحَارِثِ بْنِ الْخَزْرَجِ الْيَدَاءَ، فَاتَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: لَهْ يَا رَسُولَ اللَّهِ، إِنَّهُ طَافَ بِي هَذِهِ اللَّيْلَةُ طَائِفٌ مَرَّيْ رَجُلٌ عَلَيْهِ ثَوْبَانِ أَحْضَرَانِ يَحْمِلُ نَاقُوسًا لِي يَدِهِ، فَقُلْتُ: يَا عَبْدَ اللَّهِ اتَّبِعْ هَذَا النَّاقُوسَ؟ فَقَالَ: وَمَا تَصْنَعُ بِهِ؟ قُلْتُ نَدْعُو بِهِ إِلَى الصَّلَاةِ، فَقَالَ: أَلَا أَدُلُّكَ عَلَى خَيْرٍ مِنْ ذَلِكَ؟ قُلْتُ: وَمَا هُوَ؟ قَالَ: تَقُولُ اللَّهُ أَكْبَرُ، اللَّهُ أَكْبَرُ، اللَّهُ أَكْبَرُ، اللَّهُ أَكْبَرُ، أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ، أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ، أَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا رَسُولُ اللَّهِ، أَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا رَسُولُ اللَّهِ، حَتَّى عَلَى الصَّلَاةِ، حَتَّى عَلَى الصَّلَاةِ، حَتَّى عَلَى الْفَلَاحِ، حَتَّى عَلَى الْفَلَاحِ، اللَّهُ أَكْبَرُ، اللَّهُ أَكْبَرُ، لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ، ثُمَّ اسْتَأْخَرَ طَوِيلَ كَثِيرٍ، ثُمَّ قَالَ مِثْلَ مَا قَالَ، وَجَعَلَهَا وَتَرَا، إِلَّا قَدْ قَامَتِ الصَّلَاةُ، قَدْ قَامَتِ الصَّلَاةُ، اللَّهُ أَكْبَرُ، اللَّهُ أَكْبَرُ، لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ، فَلَمَّا خَبَرْتُهَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: إِنَّهَا لَرُؤْيَا حَقٍّ إِنْ شَاءَ اللَّهُ، فَقُمْ مَعَ يَلَالٍ فَالْقِيَا عَلَيْهِ فَإِنَّهُ أَنْذَى صَوْتًا مِنْكَ، فَلَمَّا أَدْنَى بِهَا يَلَالٌ سَمِعَ بِهَا عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ وَهُوَ فِي بَيْتِهِ فَخَرَجَ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ يَجُرُّ رِدَاءَهُ، وَهُوَ يَقُولُ: يَا نَبِيَّ اللَّهِ وَالَّذِي بَعَثَكَ بِالْحَقِّ لَقَدْ رَأَيْتُ مِثْلَ مَا رَأَى، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: فِئْلِهِ الْحَمْدُ، قَدْ آتَاكَ اثْبُتُ

❦❦ (امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ کہتے ہیں:)-- فقہ الامام ابو حسن علی بن مسلم-- عبد العزیز بن احمد-- اسماعیل بن عبد الرحمن-- ابو طاهر-- ابو بکر محمد بن عیسیٰ-- سلمہ بن فضل (کے حوالے سے روایت نقل کرتے ہیں: محمد بن اسحاق بیان کرتے ہیں:

”جب نبی اکرم ﷺ وہاں (مدینہ منورہ) تشریف لائے تو نماز کے اوقات میں لوگ کسی باقاعدہ بلاوے کے بغیر نماز کے لیے اکٹھے ہو جایا کرتے تھے پہلے نبی اکرم ﷺ نے یہ ارادہ کیا کہ یہودیوں کے بوق کی طرح ایک بوق استعمال کرنا شروع کر دیں جس کے ذریعے لوگوں کو نماز کے لیے بلایا کریں پھر آپ ﷺ کو یہ بات پسند نہیں آئی پھر آپ ﷺ نے ناقوس کے بارے میں ہدایت کی اسے بنایا گیا تاکہ اس کو بجا کر مسلمانوں کو بلایا جائے ابھی وہ اسی حالت میں تھے کہ حضرت عبد اللہ بن زید رضی اللہ عنہ کو جن کا تعلق نوح رث بن خزرج سے ہے انہیں خواب میں اذان دینے کا طریقہ دکھایا گیا وہ نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے تو انہوں نے نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں عرض کی: یا رسول اللہ (ﷺ)! گزشتہ رات میں میرے گھر میں کوئی شخص آیا میرے پاس

سے ایک شخص گزرا اس نے دوسرے چادر میں پہنی ہوئی تھیں اس نے اپنے ہاتھ میں ناقوس اٹھایا ہوا تھا میں نے کہا: اے اللہ! کے بندے کیا تم اس ناقوس کو فروخت کرو گے؟ اس نے دریافت کیا: تم اس کا کیا کرو گے؟ میں نے جواب دیا: ہم اس کے ذریعے نماز کے لیے بلایا کریں گے تو وہ بولا: کیا میں اس سے زیادہ بہتر چیز کی طرف تمہاری رہنمائی نہ کروں میں نے دریافت کیا: وہ کیا ہے؟ اس نے جواب دیا: تم یہ کہو:

اللَّهُ أَكْبَرُ، اللَّهُ أَكْبَرُ، اللَّهُ أَكْبَرُ، اللَّهُ أَكْبَرُ، أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ، أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ، أَشْهَدُ أَنْ مُحَمَّدًا رَسُولُ اللَّهِ، أَشْهَدُ أَنْ مُحَمَّدًا رَسُولُ اللَّهِ، حَتَّى عَلَى الصَّلَاةِ، حَتَّى عَلَى الْفَلَاحِ، حَتَّى عَلَى الْفَلَاحِ، اللَّهُ أَكْبَرُ، اللَّهُ أَكْبَرُ، لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ.

پھر وہ تھوڑا سا پیچھے ہوا پھر اس نے اسی کی مانند کلمات کہے اور انہیں طاق تعداد میں کہا: البتہ قَدْ قَامَتِ الصَّلَاةُ، قَدْ قَامَتِ الصَّلَاةُ، اللَّهُ أَكْبَرُ، اللَّهُ أَكْبَرُ، لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ کہا۔

(راوی کہتے ہیں:) جب میں نے نبی اکرم ﷺ کو اس بارے میں بتایا تو آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اگر اللہ نے چاہا تو یہ خواب سچ ثابت ہوگا تم بادل کے ساتھ کھڑے ہو جاؤ اور اسے یہ کلمات سکھاؤ کیونکہ تمہارے مقابلے میں اس کی آواز زیادہ بلند ہے جب حضرت بلال رضی اللہ عنہ نے ان کلمات کے مطابق اذان دی اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اپنے گھر میں بیٹھ کر اسے سنا تو وہ اپنی چادر گھسیٹتے ہوئے نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے انہوں نے عرض کی اے اللہ کے نبی ﷺ! اس ذات کی قسم! جس نے آپ ﷺ کو حق کے ہمراہ مبعوث کیا ہے جو خواب اس نے دیکھا ہے اسی طرح کا خواب میں نے بھی دیکھا ہے تو نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: ہر طرح کی حمد اللہ تعالیٰ کے لیے مخصوص ہے اب بات زیادہ پختہ ہو گئی ہے۔

محمد بن اسحاق نے یہ روایت اپنی سند کے ساتھ نقل کی ہے۔

**371 - سند حدیث:** نَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى، نَا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، حَدَّثَنِي أَبِي، عَنِ ابْنِ إِسْحَاقَ، حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ بْنِ الْحَارِثِ التَّمِيمِيُّ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ زَيْدِ بْنِ عَبْدِ رَبِّهِ، حَدَّثَنِي أَبِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ زَيْدٍ قَالَ:

**متن حدیث:** لَمَّا أَمَرَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالنَّاقُوسِ، فَعَمِلَ لِيُضْرَبَ بِهِ لِلنَّاسِ فِي الْجَمْعِ لِلصَّلَاةِ.

فَذَكَرَ الْحَدِيثَ بِطَوِيلِهِ مِثْلَ حَدِيثِ سَلَمَةَ بْنِ الْقَضِيلِ

\*\*\* (امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ کہتے ہیں:) -- محمد بن یحییٰ -- یعقوب بن ابراہیم -- اپنے والد -- ابن اسحاق -- محمد بن ابراہیم بن حارث تمیمی -- محمد بن عبد اللہ بن زید بن عبد ربہ -- اپنے والد (کے حوالے سے روایت نقل کرتے ہیں) حضرت عبد اللہ بن زید رضی اللہ عنہ بیان نقل کرتے ہیں:

”جب نبی اکرم ﷺ نے ناقوس کے بارے میں ہدایت کی تو اسے بنایا جانے لگا تاکہ لوگوں کو نماز کے لیے اکٹھا



کرنے کے لیے اسے بجایا جائے۔“

اس کے بعد راوی نے طویل حدیث ذکر کی ہے جو سلمہ بن فضل کی نقل کردہ روایت کے مطابق ہے۔

**372- قَالَ: سَمِعْتُ مُحَمَّدَ بْنَ يَحْيَى يَقُولُ: كَيْسٌ فِي أَخْبَارِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ زَيْدٍ فِي قِصَّةِ الْآذَانِ خَبَرٌ أَصَحُّ**

**مِنْ هَذَا؛ لِأَنَّ مُحَمَّدَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ زَيْدٍ سَمِعَهُ مِنْ أَبِيهِ، وَعَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ أَبِي لَيْلَى لَمْ يَسْمَعْهُ مِنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ زَيْدٍ**

❦❦ امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں: میں نے محمد بن یحییٰ کو یہ بات کہتے ہوئے سنا ہے کہ اذان کے واقعہ کے بارے میں حضرت عبد اللہ بن زید رضی اللہ عنہ کے حوالے سے منقول سب سے زیادہ مستند روایت یہی ہے کیونکہ محمد بن عبد اللہ نے یہ بات اپنے والد سے سنی ہے اور عبد الرحمن بن ابی لیلیٰ نے یہ روایت حضرت عبد اللہ بن زید رضی اللہ عنہ سے نہیں سنی ہے۔

**373- سَنَدُ حَدِيثِ: نَا مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيٍّ فِي عَقِبِ حَدِيثِهِ قَالَ: حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ بْنِ سَعْدٍ، نَا أَبِي،**

**عَنِ ابْنِ إِسْحَاقَ قَالَ: لَدَّكَ مُحَمَّدُ بْنُ مُسْلِمٍ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ شِهَابٍ الزُّهْرِيُّ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ زَيْدٍ بْنِ عَبْدِ رَبِّهِ بِهَذَا الْخَبَرِ قَالَ:**

**مَتْنُ حَدِيثٍ: لَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِنَّ هَذِهِ لَرُؤْيَا حَقٍّ إِنْ شَاءَ اللَّهُ، ثُمَّ أَمَرَ بِالنَّاذِئِينَ لَكَانَ يَلَالُ مَوْلَى أَبِي بَكْرٍ يُؤَذِّنُ بِذَلِكَ**

❦❦ محمد بن علی اپنی روایت کے آخر میں کہتے ہیں: (یہ روایت)۔۔۔ یعقوب بن ابراہیم بن سعد۔۔۔ میرے والد۔۔۔ ابن اسحاق۔۔۔ محمد بن مسلم بن عبد اللہ بن شہاب زہری۔۔۔ سعید بن مسیب۔۔۔ عبد اللہ بن زید بن عبد ربہ کے حوالے سے نقل کی ہے: راوی بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے فرمایا: بیشک یہ خواب حق ثابت ہوگا اگر اللہ نے چاہا پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اذان دینے کا حکم دیا تو حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کے آزاد کردہ غلام حضرت بلال رضی اللہ عنہ نے اذان دی۔

**374- سَنَدُ حَدِيثِ: حَدَّثَنَا بُنْدَارٌ، نَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ، نَا شُعْبَةُ قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا جَعْفَرٍ يُحَدِّثُ، عَنْ مُسْلِمِ**

**بْنِ الْمُثَنَّى، عَنْ ابْنِ عُمَرَ**

قَالَ: إِنَّمَا كَانَ الْآذَانُ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَرَّتَيْنِ وَالْإِقَامَةُ مَرَّةً، غَيْرُ أَنَّهُ كَانَ يَقُولُ: قَدْ قَامَتِ الصَّلَاةُ، قَدْ قَامَتِ الصَّلَاةُ، فَإِذَا سَمِعْنَا ذَلِكَ تَوَضَّأْنَا ثُمَّ خَرَجْنَا قَالَ مُحَمَّدٌ: قَالَ شُعْبَةُ: لَمْ أَسْمَعْ مِنْ أَبِي جَعْفَرٍ غَيْرَ هَذَا الْحَدِيثِ نَا بُنْدَارٌ، نَا يَحْيَى، عَنْ شُعْبَةَ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ، عَنْ مُسْلِمِ بْنِ الْمُثَنَّى، عَنْ ابْنِ عُمَرَ مِثْلَهُ .

❦❦ (امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ کہتے ہیں:)۔۔۔ بندار۔۔۔ محمد بن جعفر۔۔۔ شعبہ۔۔۔ ابو جعفر۔۔۔ مسلم بن ثنی کے حوالے سے نقل

کرتے ہیں حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ اقدس میں اذان کے کلمات دو مرتبہ اور اقامت کے کلمات ایک مرتبہ پڑھے جاتے تھے البتہ فساد

قامت الصلوة قد قامت الصلوة (دومرتبہ پڑھا جاتا تھا) جب ہم یہ سن لیتے تھے تو ہم وضو کر لیتے تھے اور پھر (گھروں سے) نکل آتے تھے۔

محمد نامی راوی نے یہ بات نقل کی ہے: شعبہ نامی راوی یہ کہتے ہیں: میں نے ابو جعفر نامی راوی سے صرف یہی روایت سنی ہے۔ یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ منقول ہے۔

### بَابُ تَشْيِئَةِ قَدْ قَامَتِ الصَّلَاةُ فِي الْإِقَامَةِ

صِلَةُ قَوْلٍ بَعْضٍ مَنْ لَا يَفْهَمُ الْعِلْمَ وَلَا يُمَيِّزُ بَيْنَ مَا يَكُونُ لَفْظُهُ عَامًّا مُرَادُهُ خَاصٌّ، وَبَيْنَ مَا لَفْظُهُ عَامٌّ مُرَادُهُ عَامٌّ، فَتَوَكَّمْ بِجَهْلِهِ أَنَّ قَوْلَهُ: وَيُؤْتَرُ الْإِقَامَةُ كُلُّ الْإِقَامَةِ لَا بَعْضَهَا مِنْ أَوَّلِهَا إِلَى آخِرِهَا، يَعْنِي الْحَسَنَ بْنَ الْفَضْلِ

### باب 40: اقامت میں ”قَدْ قَامَتِ الصَّلَاةُ“ دومرتبہ کہنا ہے

یہ بات اس شخص کے موقف کے خلاف ہے

جو علم کا فہم نہیں رکھتا اور اس بارے میں تمیز نہیں کر سکتا کہ کون سی روایت کے الفاظ عام ہیں اور مراد ”خاص“ ہے اور کس روایت کے الفاظ عام ہیں اور مراد بھی عام ہے؟  
تو وہ اپنی جہالت کی وجہ سے اس غلط فہمی کا شکار ہو گیا کہ یہ فرمان  
”وہ اقامت کے کلمات طاق تعداد میں کہے۔“

اس سے مراد اقامت کے تمام کلمات ہیں۔ اس کے بعض کلمات سے مراد نہیں ہے۔ اسے شروع سے لے کر آخر تک (طاق تعداد میں کہا جائے گا)  
اور یہ شخص حسن بن فضل ہے۔

375 - سند حدیث: نَا مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ، نَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ أَيُّوبَ، عَنْ أَبِي قِلَابَةَ، عَنْ أَنَسٍ

قَالَ: كَانَ

مَنْ حَدِيثُ: بِلَالٌ يُنَبِّئُ الْآذَانَ وَيُؤْتِرُ الْإِقَامَةَ، إِلَّا قَوْلَهُ: قَدْ قَامَتِ الصَّلَاةُ، قَدْ قَامَتِ الصَّلَاةُ

تَوْصِيحُ رَوَايَتِ: قَالَ أَبُو بَكْرٍ: وَخَبَرُ ابْنِ الْمُثَنَّى، عَنِ ابْنِ عُمَرَ مِنْ هَذَا الْبَابِ

\*\*\* (امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ کہتے ہیں:۔۔۔ محمد بن رافع۔۔۔ عبدالرزاق۔۔۔ معمر۔۔۔ ایوب۔۔۔ ابو قلابہ) کے حوالے سے

روایت نقل کرتے ہیں: حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

حضرت بلال رضی اللہ عنہ ان کے کلمات دو دومرتبہ پڑھتے تھے اور اقامت کے کلمات ایک مرتبہ پڑھتے تھے البتہ قد قامت الصلوة

قد قامت الصلوة (دومرتبہ پڑھتے تھے)

امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں: ابن ثنی نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے حوالے سے جو روایت نقل کی ہے وہ اسی باب سے تعلق رکھتی ہے۔

**376** - سند حدیث: نَا مُحَمَّدُ بْنُ مَعْمَرٍ الْقَيْسِيُّ، نَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ، نَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ، نَا سَمَاعُ بْنُ عَطِيَّةَ، عَنْ أَيُّوبَ، عَنْ أَبِي قَلَابَةَ، عَنْ أَنَسٍ قَالَ:

مَشْنُوحٌ حَدِيثُ: أَمَرَ بِلَالٌ أَنْ يَشْفَعَ، الْآذَانَ وَأَنْ يُؤَدِّرَ الْإِقَامَةَ، إِلَّا الْإِقَامَةَ يُعْنِي قَدْ قَامَتِ الصَّلَاةُ  
 ❀❀ (امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ کہتے ہیں:)-- محمد بن معمر قیسی-- سلیمان بن حرب-- حماد بن زید-- سماک بن عطیہ--  
 ایوب-- ابو قلابہ (کے حوالے سے روایت نقل کرتے ہیں:) حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:  
 حضرت ہلال رضی اللہ عنہ کو اس بات کا حکم دیا گیا کہ وہ اذان کے کلمات جفت تعداد میں اور اقامت کے کلمات طاق تعداد میں کہیں  
 البتہ اقامت کے الفاظ کا حکم مختلف ہے یعنی قد قامت الصلوة (دو مرتبہ پڑھا جائے گا)

### بَابُ التَّرْجِيعِ فِي الْآذَانِ مَعَ تَثْنِيَةِ الْإِقَامَةِ

وَهَذَا مِنْ جَنْسِ اخْتِلَافِ الْمُبَاحِ، فَمُبَاحٌ أَنْ يُؤَذِّنَ الْمُؤَذِّنُ فَيَرْجِعَ فِي الْآذَانِ وَيُثْنِيَ الْإِقَامَةَ، وَمُبَاحٌ أَنْ يُثْنِيَ الْآذَانَ وَيُفْرِدَ الْإِقَامَةَ، إِذْ قَدْ صَحَّ بِكُلِّ الْأَمْرَيْنِ مِنَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَأَمَّا تَثْنِيَةُ الْآذَانِ وَالْإِقَامَةِ فَلَمْ يَثْبُتْ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْأَمْرُ بِهِمَا

**باب 41:** اقامت کے کلمات دو مرتبہ کہنے کے ہمراہ اذان میں ترجیع کرنا

اور یہ مباح اختلاف کی قسم سے تعلق رکھتا ہے

تو یہ بات مباح ہے کہ مؤذن اذان دیتے ہوئے اس میں ترجیع کرے یا اقامت کے کلمات کو دو مرتبہ کہے اور یہ بات بھی مباح کہ وہ اذان کے کلمات دو مرتبہ کہے اور اقامت کے کلمات ایک مرتبہ کہے۔  
 کیونکہ دونوں طریقے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے مستند طور پر منقول ہیں۔

جہاں تک اذان اور اقامت کے کلمات دو مرتبہ کہنے کا تعلق ہے تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے حوالے سے اس کا حکم دینا ثابت نہیں ہے۔

**377** - سند حدیث: نَا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الدَّوْرَقِيُّ، نَا سَعِيدُ بْنُ عَامِرٍ، عَنْ هَمَّامٍ، عَنْ عَامِرِ الْأَحْوَلِ، عَنْ مَكْحُولٍ، عَنْ ابْنِ مُخَيْرِيزٍ عَنْ أَبِي مَحْدُورَةَ

**[377]** ترجیع کے بارے میں فقہاء کے درمیان اختلاف پایا جاتا ہے۔ ترجیع کا مطلب یہ ہے "اشهد ان لا اله الا الله" اور "اشهد ان محمدا الرسول الله" کے کلمات بند آواز میں کہنے سے پہلے ایک مرتبہ آواز میں بھی کہے جائیں گے۔  
 مائیکوں اور شوافع کے نزدیک اذان میں ترجیع کی جائے گی۔  
 حنابلہ اور احناف کے نزدیک اذان میں ترجیع نہیں کی جائے گی۔

متن حدیث: اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَمَرَ نَحْوًا مِنْ عِشْرِينَ رَجُلًا فَاذَّنُوا فَاَعَجَبَهُ صَوْتُ اَبِي مَحْذُورَةَ، فَعَلَّمَهُ الْاِذَانَ: اللّٰهُ اَكْبَرُ، اللّٰهُ اَكْبَرُ، اللّٰهُ اَكْبَرُ، اللّٰهُ اَكْبَرُ، اللّٰهُ اَكْبَرُ، اَشْهَدُ اَنْ لَا اِلَهَ اِلَّا اللّٰهُ، اَشْهَدُ اَنْ لَا اِلَهَ اِلَّا اللّٰهُ، اَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُولُ اللّٰهِ، اَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُولُ اللّٰهِ، اَشْهَدُ اَنْ لَا اِلَهَ اِلَّا اللّٰهُ، اَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُولُ اللّٰهِ، اَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُولُ اللّٰهِ، حَتَّى عَلِيَ الصَّلَاةِ، حَتَّى عَلِيَ الْفَلَاحِ، حَتَّى عَلِيَ الْفَلَاحِ، اللّٰهُ اَكْبَرُ، اللّٰهُ اَكْبَرُ، لَا اِلَهَ اِلَّا اللّٰهُ، وَعَلَّمَهُ الْاِقَامَةَ مَثْنً

❦❦ (امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ کہتے ہیں:)-- یعقوب بن ابراہیم دورق -- سعید بن عامر -- ہمام -- مر الاحول --

مکمل -- ابن محیریز کے حوالے سے روایت نقل کرتے ہیں حضرت ابو محذورہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

نبی اکرم ﷺ نے میں کے قریب آدمیوں کو حکم دیا انہوں نے اذان دی تو نبی اکرم ﷺ کو حضرت ابو محذورہ رضی اللہ عنہ کی آواز پسند آئی تو نبی اکرم ﷺ نے انہیں اذان کے کلمات سکھائے (جو درجہ ذیل ہیں)

اللّٰهُ اَكْبَرُ، اللّٰهُ اَكْبَرُ، اللّٰهُ اَكْبَرُ، اللّٰهُ اَكْبَرُ، اللّٰهُ اَكْبَرُ، اَشْهَدُ اَنْ لَا اِلَهَ اِلَّا اللّٰهُ، اَشْهَدُ اَنْ لَا اِلَهَ اِلَّا اللّٰهُ، اَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُولُ اللّٰهِ، اَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُولُ اللّٰهِ، اَشْهَدُ اَنْ لَا اِلَهَ اِلَّا اللّٰهُ، اَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُولُ اللّٰهِ، اَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُولُ اللّٰهِ، حَتَّى عَلِيَ الصَّلَاةِ، حَتَّى عَلِيَ الصَّلَاةِ، حَتَّى عَلِيَ الْفَلَاحِ، اللّٰهُ اَكْبَرُ، اللّٰهُ اَكْبَرُ، لَا اِلَهَ اِلَّا اللّٰهُ  
نبی اکرم ﷺ نے انہیں اقامت کے کلمات (فَدَقَامَتِ الصَّلَاةُ) دو مرتبہ پڑھنا سکھایا۔

**378 - سند حدیث:** نَا بَشْرُ بْنُ مُعَاذِ الْعَقْدِيِّ، نَا اِبْرَاهِيمُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ اَبِي مَحْذُورَةَ

مَوْذُنُ مَسْجِدِ الْحَرَامِ حَدَّثَنِي اَبِي عَبْدِ الْعَزِيزِ، وَحَدَّثَنِي عَبْدُ الْمَلِكِ جَمِيعًا عَنْ اَبِي مَحْذُورَةَ،

اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَقْعَدَهُ فَالْقَى عَلَيْهِ الْاِذَانَ حَرْفًا حَرْفًا، قَالَ بَشْرٌ: قَالَ لِي اِبْرَاهِيمُ: هُوَ مِثْلُ اِذَانِنَا هَذَا، فَقُلْتُ لَهٗ اَعِذْ عَلَيَّ، فَقَالَ: اللّٰهُ اَكْبَرُ، اللّٰهُ اَكْبَرُ، اَشْهَدُ اَنْ لَا اِلَهَ اِلَّا اللّٰهُ مَرَّتَيْنِ، اَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُولُ اللّٰهِ مَرَّتَيْنِ قَالَ بِصَوْتٍ دُونَ ذَلِكَ الصَّوْتِ يُسْمِعُ مَنْ حَوْلَهُ اَشْهَدُ اَنْ لَا اِلَهَ اِلَّا اللّٰهُ مَرَّتَيْنِ، اَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُولُ اللّٰهِ مَرَّتَيْنِ، ثُمَّ رَفَعَ صَوْتَهُ فَقَالَ: حَتَّى عَلِيَ الصَّلَاةِ مَرَّتَيْنِ، حَتَّى عَلِيَ الْفَلَاحِ مَرَّتَيْنِ، اللّٰهُ اَكْبَرُ، اللّٰهُ اَكْبَرُ، لَا اِلَهَ اِلَّا اللّٰهُ

توضیح روایت: قَالَ أَبُو بَكْرٍ: عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ عَبْدِ الْمَلِكِ لَمْ يَسْمَعْ هَذَا الْحَبْرَ مِنْ اَبِي مَحْذُورَةَ، إِنَّمَا رَوَاهُ

عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مُحَيْرِيزٍ، عَنْ أَبِي مَحْذُورَةَ

❦❦ (امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ کہتے ہیں:)-- بشر بن معاذ عقدی -- ابراہیم بن عبد العزیز بن عبد الملک بن ابو محذورہ جو

مسجد الحرام کے مؤذن تھے -- اپنے والد عبد العزیز اور عبد الملک (کے حوالے سے روایت نقل کرتے ہیں: ابو محذورہ بیان کرتے

ہیں۔

نبی اکرم ﷺ نے انہیں بٹھایا اور انہیں حرف بہ حرف اذان دینے کا طریقہ سکھایا۔

بشر نامی راوی کہتے ہیں: ابراہیم نامی راوی نے مجھ سے کہا: یہ ہماری اذان کی مانند تھی۔

میں نے ان سے کہا: آپ یہ کلمات دوبارہ میرے سامنے بیان کیجئے تو انہوں نے یہ کہا: اللہ اکبر اللہ اکبر اشہد ان لا الہ الا اللہ دو مرتبہ اشہد ان محمدا رسول اللہ دو مرتبہ پھر انہوں نے اس سے ہلکی آواز میں کہ جس کے ذریعے وہ اپنے ارد گرد کے افراد کو یہ الفاظ سنا سکیں اشہد ان لا الہ الا اللہ دو مرتبہ اور اشہد ان محمدا رسول اللہ دو مرتبہ کہا پھر انہوں نے بلند آواز میں حی علی الصلوۃ دو مرتبہ حی علی الفلاح دو مرتبہ کہا پھر اللہ اکبر اللہ اکبر لا الہ الا اللہ کہا۔

امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں: عبد العزیز بن عبد الملک نامی نے یہ روایت حضرت ابو محمد ذرہ رضی اللہ عنہ سے نہیں سنی ہے۔ انہوں نے یہ روایت عبد اللہ بن محرز کے حوالے سے حضرت ابو محمد ذرہ رضی اللہ عنہ سے نقل کی ہے۔

**379 - سند حدیث:** نَاہُ بُنْدَارٌ، نَا أَبُو عَاصِمٍ، أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ، أَخْبَرَنِي عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ أَبِي مَعْدُورَةَ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مُعَيْرِيزٍ، وَحَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الدُّورِيُّ، نَا رَوْحٌ، نَا ابْنُ جُرَيْجٍ، أَخْبَرَنِي عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ أَبِي مَعْدُورَةَ،

متن حدیث: اَنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ مُعَيْرِيزٍ، أَخْبَرَهُ، وَكَانَ يَتِمًّا فِي حِجْرِ أَبِي مَعْدُورَةَ بْنِ مَعِيَرٍ حِينَ جَهَّزَهُ إِلَى الشَّامِ، فَقُلْتُ لِأَبِي مَعْدُورَةَ: إِنِّي خَارِجٌ إِلَى الشَّامِ، وَإِنِّي أَسْأَلُ عَنْ تَأْذِينِكَ، فَذَكَرَ الْحَدِيثَ بِطَوِيلِهِ إِلَّا أَنَّ بُنْدَارًا قَالَ فِي الْخَبَرِ: مِنْ أَوَّلِ الْأَذَانِ وَالْقَى عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ التَّأْذِينَ هُوَ نَفْسِهِ، فَقَالَ: قُلْ: اللَّهُ أَكْبَرُ، اللَّهُ أَكْبَرُ، اللَّهُ أَكْبَرُ، اللَّهُ أَكْبَرُ،

توضیح روایت: ثُمَّ ذَكَرَ بِقِيَّةِ الْأَذَانِ مِثْلَ خَبَرِ مَكْحُولٍ، عَنْ ابْنِ مُعَيْرِيزٍ، وَلَمْ يَذْكُرِ الْإِقَامَةَ، وَزَادَ فِي الْحَدِيثِ زِيَادَةً كَثِيرَةً قَبْلَ ذِكْرِ الْأَذَانِ وَبَعْدَهُ، وَقَالَ الدُّورِيُّ قَالَ فِي أَوَّلِ الْأَذَانِ: اللَّهُ أَكْبَرُ، اللَّهُ أَكْبَرُ، وَبَاقِي حَدِيثِهِ مِثْلُ لَفْظِ بُنْدَارٍ،

وَهَكَذَا رَوَاهُ رَوْحٌ، عَنْ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ عُثْمَانَ بْنِ السَّائِبِ، عَنْ أُمِّ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ أَبِي مَعْدُورَةَ، عَنْ أَبِي مَعْدُورَةَ قَالَ فِي أَوَّلِ الْأَذَانِ: اللَّهُ أَكْبَرُ، اللَّهُ أَكْبَرُ، لَمْ يَقُلْهُ أَرْبَعًا، قَدْ خَرَّجْتُهُ فِي بَابِ التَّوْبِ فِي أَذَانِ الصُّبْحِ،

وَرَوَاهُ أَبُو عَاصِمٍ وَعَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ ابْنِ جُرَيْجٍ، وَقَالَ فِي أَوَّلِ الْأَذَانِ: اللَّهُ أَكْبَرُ، اللَّهُ أَكْبَرُ، اللَّهُ أَكْبَرُ،

توضیح مصنف: قَالَ أَبُو بَكْرٍ: فَخَبَرُ ابْنِ أَبِي مَعْدُورَةَ ثَابِتٌ صَحِيحٌ مِنْ جِهَةِ النُّقْلِ، وَخَبَرُ مُحَمَّدِ بْنِ (379) احناف کے نزدیک صحیح قول یہ ہے تمام نمازوں کی الاولوں کے بعد "تہویب" مستحب ہے یعنی ایسے الفاظ کے ذریعے جماعت کھڑی ہونے کا اعلان کرنا جو نماز کی طرف دعوت بھی دیں اور اذان کے مخصوص کلمات سے ہٹ کر ہوں۔



اسحاق، عن محمد بن ابراهيم، عن محمد بن عبد الله بن زيد بن عبد ربه، عن ابي ثابت صحيح من جهة النقل؛ لأن ابن محمد بن عبد الله بن زيد قد سمعه من ابيه، ومحمد بن اسحاق قد سمعه من محمد بن ابراهيم بن الحارث التيمي، وليس هو معاً ذلك محمد بن اسحاق، وخبر ابي ثوب وخالد، عن ابي قلابه، عن انس صحيح لا شك ولا اريب في صحيحه، وقد دللنا على أن الأمر بذلك النبي صلى الله عليه وسلم لا غيره، فاما ما روى العراقيون، عن عبد الله بن زيد فقد ثبت من جهة النقل وقد خلطوا في ما يديهم التي رَوَوْهَا عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ زَيْدٍ فِي تَثْبِيَةِ الْأَذَانِ وَالْإِقَامَةِ جَمِيعًا، فَرَوَاهُ الْأَعْمَشُ، عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي لَيْلَى قَالَ: حَدَّثَنَا أَصْحَابُ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ زَيْدٍ لَمَّا رَأَى الْأَذَانَ أَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَخْبَرَهُ فَقَالَ: عَلِمَهُ بِأَلَّا، فَقَامَ بِأَلَّا فَاذَّنَ مَثْنَى مَثْنَى، وَأَقَامَ مَثْنَى مَثْنَى، وَقَعَدَ قَعْدَةً

❦ (امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ کہتے ہیں:)-- بندار-- ابو عامر-- ابن جریج-- عبد العزیز بن عبد الملک بن ابو محمد ورہ-- عبد اللہ بن محیرز-- یعقوب بن ابراہیم دورقی-- روح-- ابن جریج-- عبد العزیز بن عبد الملک بن ابو محمد ورہ-- عبد اللہ بن محیرز (کے حوالے سے روایت نقل کرتے ہیں:)

عبد اللہ بن محیرز نے انہیں یہ بتایا: حضرت ابو محمد ورہ رضی اللہ عنہ کے زیر پرورش تھے اس وقت کی بات ہے جب وہ شام جانے لگے تھے (وہ بیان کرتے ہیں) میں نے حضرت ابو محمد ورہ رضی اللہ عنہ سے کہا میں شام جانے لگا ہوں مجھ سے آپ کے اذان دینے کے بارے میں دریافت کیا جائے گا: (اس کے بعد راوی نے طویل حدیث ذکر کی ہے) تاہم بندار نامی راوی نے اپنی روایت میں اذان سے پہلے یہ کلمات نقل کئے ہیں۔

”نبی اکرم ﷺ نے اذان کے کلمات بذات خود مجھے سکھائے تھے آپ ﷺ نے فرمایا تھا: تم یہ کہو۔“

اللہ اکبر اللہ اکبر اللہ اکبر

اس کے بعد راوی نے اذان کے بقیہ الفاظ اسی طرح نقل کئے ہیں جس طرح مکحول نے ابن محیرز کے حوالے سے نقل کئے ہیں: انہوں نے اقامت کا تذکرہ نہیں کیا ہے۔

انہوں نے اس روایت میں اذان کے تذکرے سے پہلے اور اس کے بعد کافی اضافے نقل کئے ہیں۔

دورقی نے اذان کے آغاز میں یہ الفاظ نقل کئے ہیں۔

اللہ اکبر اللہ اکبر

اس کے بعد اس کی باقی حدیث بندار کے الفاظ کی مانند ہے۔

روح بن ابن جریج کے حوالے سے عثمان بن سائب کے حوالے سے اُم عبد الملک کے حوالے سے حضرت ابو محمد ورہ رضی اللہ عنہ

کے حوالے سے اسی کی مانند روایت نقل کی ہے۔ انہوں نے اذان کے آغاز میں یہ کلمات نقل کئے ہیں۔

اللہ اکبر اللہ اکبر انہوں نے یہ کلمات چار مرتبہ نقل نہیں کئے ہیں۔

میں نے یہ روایت "صبح کی اذان میں تھویب" کے باب میں نقل کر دی ہے۔

ابو عاصم اور عبدالرزاق نے ابن جریج سے یہ روایت نقل کی ہے ان دونوں نے اذان کے آغاز میں یہ الفاظ نقل کئے ہیں۔

اللہ اکبر اللہ اکبر اللہ اکبر

امام ابن خزیمة رحمہ اللہ فرماتے ہیں: حضرت ابن ابی شیبہ کی نقل کردہ روایت نقل کے اعتبار سے ثابت اور صحیح ہے۔

محمد بن اسحاق کی محمد بن ابراہیم کے حوالے سے محمد بن عبداللہ بن زید کے حوالے سے ان کے والد کے حوالے سے نقل کردہ روایت بھی نقل کے اعتبار سے ثابت اور صحیح ہے۔

اس کی وجہ یہ ہے کہ محمد بن عبداللہ بن زید کے صاحب زادے نے اپنے والد سے یہ حدیث سنی ہے اور محمد بن اسحاق نے محمد بن ابراہیم بن حارث ثقیفی سے یہ حدیث سنی ہے اور یہ وہ شخص نہیں ہے کہ جس کا تذکرہ محمد بن اسحاق "تدلیس" کے طور پر کرتے ہیں۔

ایوب اور خالد نے ابو قلابہ کے حوالے سے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے صحیح روایت نقل کی ہے جس کے صحیح ہونے کے بارے میں کوئی شک و شبہ نہیں ہے اور ہم اس بات کی طرف رہنمائی کر چکے ہیں اس بات کا حکم دینے والے نبی اکرم ﷺ خود تھے آپ ﷺ کے علاوہ اور کوئی نہیں تھا۔

جہاں تک اہل عراق کی حضرت عبداللہ بن زید رضی اللہ عنہ کے حوالے سے نقل کردہ روایت کا تعلق ہے تو وہ نقل کے اعتبار سے ثابت نہیں ہے انہوں نے اس کی سند میں اختلاف کیا ہے جو روایت انہوں نے حضرت عبداللہ بن زید رضی اللہ عنہ کے حوالے سے اذان اور اقامت کے کلمات دو دو مرتبہ کہنے کے بارے میں نقل کی ہے۔

اعمش نے عمرو بن مرہ کے حوالے سے عبدالرحمن بن ابولیلیٰ کے حوالے سے یہ بات نقل کی ہے وہ کہتے ہیں: نبی اکرم ﷺ کے اصحاب نے ہمیں یہ حدیث سنائی ہے کہ حضرت عبداللہ بن زید رضی اللہ عنہ نے جب (خواب میں) اذان دینے کا طریقہ دیکھا تو وہ نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور آپ ﷺ کو اس بارے میں بتایا تو نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: تم بلال کو اس کی تعلیم دو تو حضرت بلال رضی اللہ عنہ کھڑے ہوئے تو انہوں نے اذان کے کلمات دو دو مرتبہ کہے اور اقامت کے کلمات بھی دو دو مرتبہ کہے اور وہ (درمیان میں) ایک مرتبہ بیٹھے۔

380 - سند حدیث: نَا سَلَمُ بْنُ جُنَادَةَ، نَا وَكِيعٌ، عَنِ الْأَعْمَشِ، وَرَوَاهُ ابْنُ أَبِي لَيْلَى، عَنْ عَمْرِو بْنِ مَرْثَةَ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي لَيْلَى، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ زَيْدٍ، حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ سَعِيدٍ الْأَشْجِيُّ، حَدَّثَنَا عُقْبَةُ بْنُ خَالِدٍ، حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ قَرْعَةَ، حَدَّثَنَا حُصَيْنُ بْنُ نَعْمٍ، نَا ابْنُ أَبِي لَيْلَى

❀❀ (امام ابن خزیمة رحمہ اللہ کہتے ہیں:)-- سلم بن جنادہ-- وکیع-- اعمش (کے حوالے سے روایت نقل کرتے ہیں)۔

جبکہ ابن ابولیلی۔۔۔ عمرو بن مرہ۔۔۔ عبدالرحمن بن ابولیلی۔۔۔ حضرت عبداللہ بن زید رضی اللہ عنہ (کے حوالے سے روایت نقل کرتے ہیں):  
 (امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ کہتے ہیں:) ہمیں یہ حدیث بیان کی عبداللہ بن سعید انج نے عقبہ بن خالد کے حوالے سے  
 (یہاں تحویل سند ہے) حسن بن قزعة۔۔۔ حصین بن نمیر۔۔۔ ابن ابولیلی (کے حوالے سے روایت نقل کرتے ہیں)۔

381- وَرَوَاهُ الْمَسْعُودِيُّ، عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةٍ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي لَيْلَى، عَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ، وَهَكَذَا، رَوَاهُ أَبُو بَكْرِ بْنُ عَيَّاشٍ، عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةٍ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي لَيْلَى، فَقَالَ: عَنْ مُعَاذٍ، حَدَّثَنَا بِخَبَرِ الْمَسْعُودِيِّ زِيَادُ بْنُ أَيُّوبَ، نَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ، أَخْبَرَنَا الْمَسْعُودِيُّ، ح وَحَدَّثَنَا زِيَادُ بْنُ أَبِي مَرْثَانَ، نَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ، أَخْبَرَنَا الْمَسْعُودِيُّ، ح وَحَدَّثَنَا بِخَبَرِ أَبِي بَكْرِ بْنِ عَيَّاشٍ الْحَسَنُ بْنُ يُونُسَ بْنِ مِهْرَانَ الزَّيَّاتُ، نَا الْأَسْوَدُ بْنُ عَامِرٍ، نَا أَبُو بَكْرِ بْنُ عَيَّاشٍ، عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةٍ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي لَيْلَى، عَنْ مُعَاذٍ

❦❦ یہ روایت مسعودی نے عمرو بن مرہ۔۔۔ عبدالرحمن بن ابولیلی۔۔۔ حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ کے حوالے سے نقل کی ہے  
 جبکہ ابوبکر بن عیاش نے اعمش۔۔۔ عمرو بن مرہ۔۔۔ عبدالرحمن بن ابولیلی کے حوالے سے اسے حضرت معاذ رضی اللہ عنہ سے نقل کیا ہے اور یہ  
 مسعودی کی نقل کردہ روایت کی مانند ہے۔۔۔ زیاد بن ایوب۔۔۔ یزید بن ہارون۔۔۔ مسعودی (کے حوالے سے روایت نقل کرتے  
 ہیں):

(یہاں تحویل سند ہے) زیاد نے عاصم بن علی۔۔۔ مسعودی کے حوالے سے بھی اسے نقل کیا ہے۔

(یہاں تحویل سند ہے) ابوبکر بن عیاش کی نقل کردہ روایت کو حسن بن یونس بن مہران الزیات۔۔۔ اسود بن عامر۔۔۔ ابوبکر بن  
 عیاش۔۔۔ اعمش۔۔۔ عمرو بن مرہ۔۔۔ عبدالرحمن بن ابولیلی نے حضرت معاذ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے نقل کیا ہے۔

382- وَرَوَاهُ حَصِينُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ، عَنِ ابْنِ أَبِي لَيْلَى مُرْسَلًا، فَلَمْ يَقُلْ: عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ زَيْدٍ، وَلَا عَنْ مُعَاذٍ، وَلَا ذَكَرَ أَحَدًا مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، إِنَّمَا قَالَ: لَمَّا رَأَى عَبْدُ اللَّهِ بْنُ زَيْدٍ مِنَ الْبَدَاءِ مَا رَأَى قَالَ لَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: نَا الْمَخْزُومِيُّ، نَا سُفْيَانُ، عَنْ حُصَيْنٍ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي لَيْلَى

وَرَوَاهُ الثَّوْرِيُّ، عَنْ حُصَيْنٍ، وَعَمْرِو بْنِ مُرَّةٍ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي لَيْلَى، وَلَمْ يَقُلْ: عَنْ مُعَاذٍ، وَلَا عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ زَيْدٍ، وَلَا قَالَ: حَدَّثَنَا أَصْحَابُنَا، وَلَا أَصْحَابُ مُحَمَّدٍ، بَلْ أَرْسَلَهُ. نَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى، نَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ، عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةٍ، وَحُصَيْنِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي لَيْلَى قَالَ: كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَدَاهِمَهُ الْآذَانُ فَذَكَرَ الْحَدِيثَ. قَالَ: سَمِعْتُ مُحَمَّدَ بْنَ يَحْيَى يَقُولُ، وَابْنُ أَبِي لَيْلَى لَمْ يُذَكِّرْ ابْنَ زَيْدٍ.

وَرَوَى هَذَا الْحَرَّ شَرِيكَ عَنْ حُصَيْنٍ فَقَالَ: عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي لَيْلَى، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ زَيْدٍ، فَذَكَرَ

الْحَدِيثُ. حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى، لَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ، أَخْبَرَنَا شَرِيكٌ، عَنْ حُصَيْنٍ، وَرَوَاهُ شُعْبَةُ، عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي لَيْلَى، وَلَمْ يَقُلْ: عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ زَيْدٍ، وَلَا عَنْ مُعَاذٍ، وَقَالَ: حَدَّثَنَا أَصْحَابُنَا، وَلَمْ يُسَمِّ أَحَدًا مِنْهُمْ

❦ ❦ حصین بن عبد الرحمن نے عبد الرحمن بن ابولیلی کے حوالے سے یہ روایت مرسل حدیث کے طور پر نقل کی ہے انہوں نے یہ بات بیان نہیں کی ہے کہ یہ روایت حضرت عبد اللہ بن زید رضی اللہ عنہ سے منقول ہے یا حضرت معاذ رضی اللہ عنہ سے منقول ہے انہوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے کسی بھی صحابی کا ذکر نہیں کیا ہے انہوں نے یہ بات بیان کی ہے۔

جب حضرت عبد اللہ بن زید رضی اللہ عنہ نے خواب میں اذان دینے کا طریقہ دیکھا تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے فرمایا:

مخزومی نے سفیان کے حوالے سے حصین کے حوالے سے عبد الرحمن بن ابولیلی کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے۔

یہ روایت ثوری نے حصین اور عمرو بن مرہ کے حوالے سے عبد الرحمن بن ابولیلی کے حوالے سے نقل کی ہے انہوں نے یہ بات بیان نہیں کی ہے کہ یہ روایت حضرت معاذ رضی اللہ عنہ سے منقول ہے نہ ہی یہ بات بیان کی ہے: یہ روایت حضرت عبد اللہ بن زید رضی اللہ عنہ سے منقول ہے نہ ہی یہ بات کہی ہے کہ ہمارے اصحاب نے ہمیں یہ حدیث سنائی ہے۔ نہ ہی یہ کہا ہے: حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب نے ہمیں یہ حدیث سنائی ہے بلکہ انہوں نے یہ روایت مرسل حدیث کے طور پر نقل کی ہے۔

محمد بن یحییٰ نے عبد الرزاق کے حوالے سے سفیان کے حوالے سے عمر بن مرہ اور حصین بن عبد الرحمن کے حوالے سے عبد الرحمن بن ابولیلی کا یہ بیان نقل کیا ہے: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اذان کے حوالے سے فکر مند تھے اس کے بعد راوی نے پوری حدیث ذکر کی ہے۔

امام ابن خزیمہ رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: میں نے محمد بن یحییٰ کو یہ کہتے ہوئے سنا ہے کہ ابن ابولیلی نے حضرت عبد اللہ بن زید رضی اللہ عنہ کا زمانہ نہیں پایا ہے۔

اس روایت کو شریک نے حصین کے حوالے سے نقل کیا ہے وہ یہ کہتے ہیں: عبد الرحمن بن ابولیلی کے حوالے سے حضرت عبد اللہ بن زید رضی اللہ عنہ سے یہ روایت منقول ہے اس کے بعد انہوں نے یہ حدیث ذکر کی ہے۔

امام ابن خزیمہ رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: محمد بن یحییٰ نے ہمیں یہ حدیث سنائی ہے وہ کہتے ہیں: یزید بن ہارون نے ہمیں یہ بتایا ہے شریک نے حصین کے حوالے سے ہمیں اس بات کی خبر دی ہے اس روایت کو شعبہ نے عمرو بن مرہ کے حوالے سے عبد الرحمن بن ابولیلی سے نقل کیا ہے۔ انہوں نے یہ بات بیان نہیں کی ہے کہ یہ روایت حضرت عبد اللہ بن زید رضی اللہ عنہ سے منقول ہے نہ ہی یہ کہا ہے: یہ حضرت معاذ رضی اللہ عنہ سے منقول ہے: انہوں نے یہ کہا ہے: ہمارے اصحاب نے ہمیں یہ حدیث سنائی ہے انہوں نے ان میں سے کسی کا نام ذکر نہیں کیا ہے۔

383 - سند حدیث: نَافَةُ بَنْدَارٍ، لَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ، نَافَةُ، عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي لَيْلَى قَالَ: أُحِيلَتِ الصَّلَاةُ ثَلَاثَةَ أَحْوَالٍ، وَالصِّيَامُ ثَلَاثَةَ أَحْوَالٍ، فَحَدَّثَنَا أَصْحَابُنَا أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: لَقَدْ آعَجَبَنِي أَنْ تَكُونَ صَلَاةُ الْمُؤْمِنِينَ أَوْ الْمُسْلِمِينَ وَاحِدَةً حَتَّى لَقَدْ هَمَمْتُ أَنْ أَبْتَ رَجُلًا

فِي الدُّورِ فَيُؤَدُّونَ النَّاسَ بِحِينَ الصَّلَاةِ فَذَكَرَ الْحَدِيثَ بِطَوِيلِهِ. وَقَالَ عَمْرُو: حَدَّثَنِي بِهَذَا حُصَيْنٌ، عَنْ أَبِي  
أَبِي لَيْلَى قَالَ شُعْبَةُ: وَقَدْ سَمِعْتُهُ مِنْ حُصَيْنٍ، عَنْ ابْنِ أَبِي لَيْلَى

❦❦ (امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ کہتے ہیں:)-- بندار-- محمد بن جعفر-- شعبہ-- عمرو بن مرہ (کے حوالے سے یہاں نقل کرتے ہیں: عبد الرحمن بن ابولیلی بیان کرتے ہیں:

نماز تین حالتوں میں تبدیل ہوئی ہے اور روزہ بھی تین حالتوں میں تبدیل ہوا ہے۔ ہمارے اصحاب نے یہ بات بیان کی ہے: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے: مجھے یہ بات پسند ہے کہ اہل ایمان (راوی کو شک ہے شاید یہ الفاظ ہیں) مسلمانوں کی نماز ایک ہو یہاں تک کہ میں نے یہ ارادہ کیا کہ میں چند لوگوں کو مختلف محلوں میں بھیجوں جو نماز کے وقت لوگوں کو اس بارے میں اطلاع دیں۔

اس کے بعد راوی نے طویل احادیث ذکر کی ہے۔

عمرو کہتے ہیں: یہ روایت حصین نے ابن ابولیلی کے حوالے سے ہمیں بیان کی ہے۔

شعبہ کہتے ہیں: میں نے یہ روایت حصین کی زبانی ابن ابولیلی کے حوالے سے سنی ہے۔

384 - وَرَوَاهُ جَرِيرٌ، عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ، فَقَالَ: عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي لَيْلَى، عَنْ رَجُلٍ،  
بَعْضُ هَذَا الْخَبَرِ - أَعْنِي قَوْلَهُ: أُحِيلَتِ الصَّلَاةُ ثَلَاثَةَ أَحْوَالٍ وَلَمْ يَذْكُرْ عَبْدَ اللَّهِ بْنُ زَيْدٍ، وَلَا مُعَاذًا. نَاهِ يُونُسُ  
بْنُ مُوسَى، نَا جَرِيرٌ، عَنِ الْأَعْمَشِ، وَرَوَاهُ ابْنُ فَضِيلٍ، عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ  
أَبِي لَيْلَى قَالَ: أُحِيلَتِ الصَّلَاةُ ثَلَاثَةَ أَحْوَالٍ، وَأُحِيلَ الصَّوْمُ ثَلَاثَةَ أَحْوَالٍ، فَذَكَرَ الْحَدِيثَ بِطَوِيلِهِ، وَلَمْ يَذْكُرْ  
عَبْدَ اللَّهِ بْنُ زَيْدٍ، وَلَا مُعَاذَ بْنَ جَبَلٍ، وَلَا أَحَدًا مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَلَا قَالَ: حَدَّثَنَا  
أَصْحَابُنَا، وَلَمْ يَقُلْ أَيُّضًا: عَنْ رَجُلٍ. نَاهِ هَارُونُ بْنُ إِسْحَاقَ الْهَمْدَانِيُّ، نَا ابْنُ فَضِيلٍ، عَنِ الْأَعْمَشِ.

توضیح مصنف: قَالَ أَبُو بَكْرٍ: لِهَذَا خَبَرُ الْعَرَّاقِيِّينَ الَّذِينَ اخْتَجَوْا بِهِ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ زَيْدٍ فِي تَثْبِيهِ الْأَذَانِ  
وَالْإِقَامَةِ، وَفِي أَسَانِيدِهِمْ مِنَ التَّخْلِيصِ مَا بَيَّنَّهُ، وَعَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ أَبِي لَيْلَى لَمْ يَسْمَعْ مِنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ، وَلَا  
مِنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ زَيْدٍ بْنِ عَبْدِ رَبِّهِ صَاحِبِ الْأَذَانِ، فَغَيْرُ جَائِزٍ أَنْ يُحْتَجَّ بِخَبَرٍ غَيْرِ ثَابِتٍ عَلَى أَحْبَارِ ثَابِتَةٍ،  
وَسَابِقِينَ هَذِهِ الْمَسْأَلَةَ بِتَمَامِهَا فِي كِتَابِ الصَّلَاةِ الْمُسْنَدِ الْكَبِيرِ لَا الْمُخْتَصَرِ

❦❦ جریر نے یہ روایت اعمش کے حوالے سے عمرو بن مرہ کے حوالے سے نقل کی ہے وہ یہ کہتے ہیں: عبد الرحمن بن ابولیلی

کے حوالے سے ایک صاحب کے حوالے سے اس حدیث کا کچھ حصہ منقول ہے۔

ان کی مراد روایت کے یہ الفاظ ہیں: ”نماز تین حالتوں میں تبدیل ہوئی ہے۔“

یہاں راوی نے حضرت عبد اللہ بن زید رضی اللہ عنہما حضرت معاذ رضی اللہ عنہ کا تذکرہ نہیں کیا ہے۔

یوسف بن موسیٰ نے جریر کے حوالے سے اعمش کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے۔



فضیل کے صاحب زادے نے یہ روایت اعمش کے حوالے سے عمرو بن مرہ کے حوالے سے عبدالرحمن بن ابولیلی کے حوالے سے نقل کی ہے وہ یہ فرماتے ہیں۔

”نماز کی تین حالتوں میں تبدیلی ہوئی ہے اور روزے کی بھی تین حالتوں میں تبدیلی ہوئی ہے۔“

اس کے بعد راوی نے تاویل حدیث ذکر کی ہے لیکن انہوں نے حضرت عبداللہ بن زید رضی اللہ عنہما سے حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ کا یا نبی اکرم ﷺ کے کسی اور صحابی کا تذکرہ نہیں کیا اور نہ ہی یہ بات کہی ہے ہمارے اصحاب نے ہمیں یہ حدیث بیان کی ہے انہوں نے یہ بھی نہیں کہا: یہ روایت ایک شخص کے حوالے سے منقول ہے۔

یہ روایت ہارون بن اسحاق ہمدانی نے ہمیں بیان کی ہے وہ کہتے ہیں: ابن فضیل نے ہمیں خبر دی ہے یہ روایت اعمش کے حوالے سے منقول ہے۔

امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں: تو یہ اہل عراق کی نقل کردہ روایت ہے جس کے ذریعے وہ حضرت عبداللہ بن زید رضی اللہ عنہ سے منقول روایت سے استدلال کرتے ہیں اذان اور اقامت کے کلمات دو مرتبہ کہے جائیں گے ان کی سند میں جو اختلاف ہے اسے میں نے بیان کر دیا ہے۔

عبدالرحمن بن ابولیلی نامی راوی نے حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ سے اور حضرت عبداللہ بن زید رضی اللہ عنہ سے احادیث کا سماع نہیں کیا ہے۔ یہ وہ حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ ہیں جن کا اذان کا واقعہ ہے۔

تو یہ بات جائز نہیں ہے کہ جو روایت ثابت نہ ہو اس کے ذریعے اس روایت کے خلاف استدلال کیا جائے جو ثابت ہے اور میں اس مسئلے کو کتاب الصلوة میں مکمل طور پر نقل کروں گا تاہم وہ المسند الکبیر میں ہوگا اس مختصر میں نہیں ہوگا۔

## بَابُ الشُّوْبِ فِي آذَانِ الصُّبْحِ

### باب 42: صبح کی نماز میں شوب

385 - سند حدیث: نَا بَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الدُّورَقِيُّ، نَارُوحُ، نَا ابْنُ جُرَيْجٍ، أَخْبَرَنِي عُثْمَانُ بْنُ السَّائِبِ، عَنْ أُمِّ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ أَبِي مَخْدُورَةَ، عَنْ أَبِي مَخْدُورَةَ، وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ، نَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ، أَخْبَرَنِي عُثْمَانُ بْنُ السَّائِبِ مَوْلَاهُمُ، عَنْ أَبِيهِ مَوْلَى أَبِي مَخْدُورَةَ، وَعَنْ أُمِّ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ أَبِي مَخْدُورَةَ، أَنَّهُمَا سَمِعَا ذَلِكَ، مِنْ أَبِي مَخْدُورَةَ، ج وَحَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ سِنَانَ، نَا أَبُو عَاصِمٍ، نَا ابْنُ جُرَيْجٍ، حَدَّثَنِي عُثْمَانُ بْنُ السَّائِبِ، أَخْبَرَنِي أَبِي، وَأُمُّ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ أَبِي مَخْدُورَةَ، عَنْ أَبِي مَخْدُورَةَ - وَهَذَا حَدِيثُ الدُّورَقِيِّ - قَالَ:

متن حدیث: لَمَّا رَجَعَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ حُنَيْنٍ خَرَجْتُ عَاشِرَ عَشْرَةٍ مِنْ مَكَّةَ نَطْلُبُهُمْ، فَسَمِعْتُهُمْ يُؤَذِّنُونَ بِالصَّلَاةِ، فَقُمْنَا نُوَدِّنُ نَسْتَهْزِئُ بِهِمْ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَقَدْ سَمِعْتُ فِي هَؤُلَاءِ تَأْذِينَ إِنْسَانٍ حَسَنِ الصَّوْتِ، فَأَرْسَلَ إِلَيْنَا، فَأَذَّنَا رَجُلًا رَجُلًا، فَكُنْتُ اخِرَهُمْ، فَقَالَ حِينَ أَذْنْتُ: تَعَالَى،

فَاجْلَسْنِي بَيْنَ يَدَيْهِ فَمَسَحَ عَلَيَّ نَاصِيَتِي وَبَارَكَ عَلَيَّ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ، ثُمَّ قَالَ: اذْهَبْ فَاِذْنُ عِنْدَ الْبَيْتِ الْحَرَامِ،  
 لَنْتُ: كَيْفَ يَا رَسُولَ اللَّهِ؟ فَعَلَّمَنِي الْاِذْنَ كَمَا يُؤَذِّنُونَ الْاَنَ بِهَا: اللَّهُ اَكْبَرُ، اللَّهُ اَكْبَرُ، أَشْهَدُ اَنْ لَا اِلَهَ اِلَّا  
 اللَّهُ، أَشْهَدُ اَنْ لَا اِلَهَ اِلَّا اللَّهُ، أَشْهَدُ اَنْ مُحَمَّدًا رَّسُولُ اللَّهِ، أَشْهَدُ اَنْ مُحَمَّدًا رَّسُولُ اللَّهِ، حَتَّى عَلَى الصَّلَاةِ،  
 حَتَّى عَلَى الصَّلَاةِ، حَتَّى عَلَى الْفَلَاحِ، حَتَّى عَلَى الْفَلَاحِ، الصَّلَاةُ خَيْرٌ مِنَ النَّوْمِ، الصَّلَاةُ خَيْرٌ مِنَ النَّوْمِ، فِي  
 الْاَوَّلِ مِنَ الصُّبْحِ، اللَّهُ اَكْبَرُ، اللَّهُ اَكْبَرُ، لَا اِلَهَ اِلَّا اللَّهُ قَالَ: وَعَلَّمَنِي الْاِقَامَةَ مَرَّتَيْنِ مَرَّتَيْنِ، اللَّهُ اَكْبَرُ، اللَّهُ  
 اَكْبَرُ، أَشْهَدُ اَنْ لَا اِلَهَ اِلَّا اللَّهُ، أَشْهَدُ اَنْ لَا اِلَهَ اِلَّا اللَّهُ، أَشْهَدُ اَنْ مُحَمَّدًا رَّسُولُ اللَّهِ، أَشْهَدُ اَنْ مُحَمَّدًا  
 رَّسُولُ اللَّهِ، حَتَّى عَلَى الصَّلَاةِ، حَتَّى عَلَى الصَّلَاةِ، حَتَّى عَلَى الْفَلَاحِ، حَتَّى عَلَى الْفَلَاحِ، قَدْ قَامَتِ الصَّلَاةُ، قَدْ  
 قَامَتِ الصَّلَاةُ، اللَّهُ اَكْبَرُ، اللَّهُ اَكْبَرُ، لَا اِلَهَ اِلَّا اللَّهُ

توضیح روایت: قَالَ ابْنُ جُرَيْجٍ: أَخْبَرَنِي عُثْمَانُ هَذَا الْخَبَرَ كُلَّهُ، عَنْ أَبِيهِ، وَعَنْ أُمِّ عَبْدِ الْمَلِكِ بِنِ أَبِي  
 مَخْدُورَةَ أَنَّهُمَا سَمِعَتِ ذَلِكَ مِنْ أَبِي مَخْدُورَةَ وَقَالَ ابْنُ رَافِعٍ، وَيَزِيدُ بْنُ سِنَانٍ فِي الْحَدِيثِ فِي أَوَّلِ الْاِذْنِ:  
 اللَّهُ اَكْبَرُ، اللَّهُ اَكْبَرُ، اللَّهُ اَكْبَرُ، وَذَكَرَ يَزِيدُ بْنُ سِنَانٍ الْاِقَامَةَ مَرَّتَيْنِ كَذَكَرِ الدَّورِيِّ سِوَاءَ وَقَالَ  
 ابْنُ رَافِعٍ فِي حَدِيثِهِ: وَإِذَا أَقَمْتَ فَقُلْهَا مَرَّتَيْنِ: قَدْ قَامَتِ الصَّلَاةُ، قَدْ قَامَتِ الصَّلَاةُ، أَسَمِعْتَ؟ وَزَادَ: فَكَانَ أَبُو  
 مَخْدُورَةَ لَا يَجُزُّ نَاصِيَتَهُ، وَلَا يَهْرُقُهَا، لِأَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَسَحَ عَلَيْهَا وَزَادَ يَزِيدُ بْنُ سِنَانٍ  
 فِي الْاِخْرِ حَدِيثُهُ: قَالَ ابْنُ جُرَيْجٍ: أَخْبَرَنِي عُثْمَانُ هَذَا الْخَبَرَ كُلَّهُ، عَنْ أَبِيهِ، وَعَنْ أُمِّ عَبْدِ الْمَلِكِ بِنِ أَبِي  
 مَخْدُورَةَ أَنَّهُمَا سَمِعَا ذَلِكَ مِنْ أَبِي مَخْدُورَةَ

❦ (امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ کہتے ہیں:)-- یعقوب بن ابراہیم دورقی -- روح -- ابن جریج -- عثمان بن سائب --  
 ام عبد الملک بن ابو مخدورہ -- ابو مخدورہ -- محمد بن رافع -- عبد الرزاق -- ابن جریج -- عثمان بن سائب -- اپنے والد کے حوالے  
 سے -- ام عبد الملک بن ابو مخدورہ (کے حوالے سے روایت نقل کرتے ہیں: ان دونوں نے حضرت ابو مخدورہ رضی اللہ عنہ کو یہ بیان  
 کرتے ہوئے سنا ہے:

(یہاں تحویل سند ہے) یزید بن سنان -- ابو عاصم -- ابن جریج -- عثمان بن سائب -- میرے والد اور ام عبد الملک بن  
 ابو مخدورہ -- ابو مخدورہ کے حوالے سے نقل کرتے ہیں: یہ حدیث (یعنی روایت کے یہ الفاظ) دورقی کے نقل کردہ ہیں۔

روایت کے یہ الفاظ دورقی کے نقل کردہ ہیں، حضرت ابو مخدورہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم حنین سے واپس  
 تشریف لارہے تھے تو ہم دس آدمی مکہ سے ان لوگوں کی تلاش میں نکلے میں نے ان لوگوں کو نماز کے لیے اذان دیتے ہوئے سنا تو  
 ہم لوگ کھڑے ہوئے اور ان کا مذاق اڑانے کے لیے اذان دینے لگے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا میں نے ان میں ایک شخص  
 کی اذان سنی ہے جس کی آواز بہت اچھی ہے تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں بلوایا ہم میں سے ہر شخص نے الگ الگ اذان دی میں ان  
 میں سب سے آخر میں تھا جب میں نے اذان دی تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم آگے آؤ! نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے اپنے سامنے بٹھالیا

آپ ﷺ نے میری پیشانی پر ہاتھ پھیرا اور میرے لئے نین مرتبہ برکت کی دعا کی پھر آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: تم جاؤ بیت الحرام کے پاس اذان دیا کرو میں نے عرض کی: یا رسول اللہ (ﷺ) کیسے (اذان دوں)؟ تو نبی اکرم ﷺ نے اذان دینے کا یہ طریقہ تعلیم دیا جس طرح آج کل اذان دی جاتی ہے (وہ درجہ ذیل ہے)

اللَّهُ أَكْبَرُ، اللَّهُ أَكْبَرُ، أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ، أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ، أَشْهَدُ أَنْ مُحَمَّدًا رَسُولُ اللَّهِ، أَشْهَدُ أَنْ مُحَمَّدًا رَسُولُ اللَّهِ، حَتَّى عَلَى الصَّلَاةِ، حَتَّى عَلَى الصَّلَاةِ، حَتَّى عَلَى الْفَلَاحِ، حَتَّى عَلَى الْفَلَاحِ، الصَّلَاةُ خَيْرٌ مِنَ النَّوْمِ، الصَّلَاةُ خَيْرٌ مِنَ النَّوْمِ، (یہ الفاظ صبح کی پہلی اذان میں ہوں گے)،  
اللَّهُ أَكْبَرُ، اللَّهُ أَكْبَرُ، لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ

راوی بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے مجھے اقامت کے کلمات دو مرتبہ کہنے کی تعلیم دی (جو درجہ ذیل ہیں)  
اللَّهُ أَكْبَرُ، اللَّهُ أَكْبَرُ، أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ، أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ، أَشْهَدُ أَنْ مُحَمَّدًا رَسُولُ اللَّهِ، أَشْهَدُ أَنْ مُحَمَّدًا رَسُولُ اللَّهِ، حَتَّى عَلَى الصَّلَاةِ، حَتَّى عَلَى الصَّلَاةِ، حَتَّى عَلَى الْفَلَاحِ، حَتَّى عَلَى الْفَلَاحِ، قَدْ قَامَتِ الصَّلَاةُ، قَدْ قَامَتِ الصَّلَاةُ، اللَّهُ أَكْبَرُ، اللَّهُ أَكْبَرُ، لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ  
ابن جریج کہتے ہیں: عثمان نے مجھے یہ روایت اپنے والد کے حوالے سے اور عبد الملک کی والدہ کے حوالے سے نقل کی ہے اس خاتون نے یہ روایت حضرت ابو محمد ورہ رضی اللہ عنہ سے سنی ہے (یہ حضرت ابو محمد ورہ رضی اللہ عنہ کی اہلیہ تھیں)  
ابن رافع اور یزید بن سنان نے اس روایت میں اذان کے آغاز میں یہ کلمات نقل کئے ہیں۔

اللَّهُ أَكْبَرُ، اللَّهُ أَكْبَرُ، اللَّهُ أَكْبَرُ، اللَّهُ أَكْبَرُ،  
یزید بن سنان نامی نے اقامت کے کلمات دو مرتبہ بیان کئے ہیں جس طرح دورقی نے ذکر کئے ہیں۔  
ابن رافع نے اپنی روایت میں یہ الفاظ نقل کئے ہیں۔

”جب تم اقامت کہو تو یہ کلمات دو مرتبہ کہو: قَدْ قَامَتِ الصَّلَاةُ، قَدْ قَامَتِ الصَّلَاةُ۔  
کیا تم نے سن لیا ہے۔

انہوں نے یہ الفاظ بھی زائد نقل کئے ہیں: حضرت ابو محمد ورہ رضی اللہ عنہ اپنی پیشانی کے بال کٹواتے نہیں تھے اور مانگ نہیں نکالا کرتے تھے کیونکہ نبی اکرم ﷺ نے ان پر ہاتھ پھیرا تھا۔

یزید بن سنان نے اس روایت کے آخر میں یہ الفاظ زائد نقل کئے ہیں: ابن جریج کہتے ہیں: عثمان نے مجھے تمام روایت کے بارے میں اپنے والد کے حوالے سے سیدہ اُمّ عبد الملک رضی اللہ عنہا کے حوالے سے خبر دی ہے ان دونوں نے یہ روایت حضرت ابو محمد ورہ رضی اللہ عنہ سے سنی ہے۔

386 - سند حدیث: نَا مُحَمَّدُ بْنُ عُسْمَانَ الْعَجَلِيُّ، نَا أَبُو أُسَامَةَ، عَنْ ابْنِ عَوْفٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِيرِينَ، عَنْ

آمین قال:

متن حدیث: مِنَ السَّنَةِ إِذَا قَالَ الْمُؤَذِّنُ فِي آذَانِ الْفَجْرِ: حَيَّ عَلَى الْفَلَاحِ قَالَ: الصَّلَاةُ خَيْرٌ مِنَ النَّوْمِ  
 ❀❀ (امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ کہتے ہیں:)-- محمد بن عثمان غلی-- ابو اسامہ-- ابن عوف-- محمد بن سیرین (کے حوالے سے روایت نقل کرتے ہیں):  
 حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: سنت یہ ہے کہ مؤذن فجر کی اذان میں حی علی الفلاح کہنے کے بعد الصلوۃ خیرم النوم کہے گا۔

### بَابُ الْإِنْحِرَافِ فِي الْآذَانِ

عِنْدَ قَوْلِ الْمُؤَذِّنِ حَيَّ عَلَى الصَّلَاةِ، حَيَّ عَلَى الْفَلَاحِ وَالذَّلِيلِ عَلَى أَنَّهُ إِنَّمَا يَنْحَرِفُ فِيهِ لَا يَبْدِيهِ كَلِمَةً وَإِنَّمَا يُمَكِّنُ الْإِنْحِرَافَ بِالْقِمِّ بِإِنْحِرَافِ الْوَجْهِ

باب 43: مؤذن کا ”حی علی الصلوۃ“ اور ”حی علی الفلاح“ کہتے ہوئے اذان کے دوران انحراف کرنا  
 (یعنی دائیں بائیں منہ پھیرنا)

اور اس بات کی دلیل کہ مؤذن صرف اپنا منہ گھمائے گا اپنے پورے جسم کو نہیں گھمائے گا اور منہ کو گھمانا اس وقت ممکن ہو گا جب وہ چہرے کو گھمائے گا۔

387- سند حدیث: لَنَا أَبُو مُوسَى مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى، نَاعِدُ الرَّحْمَنِ، عَنْ سُفْيَانَ، عَنْ عَوْنٍ وَهُوَ ابْنُ أَبِي جُحَيْفَةَ، عَنْ أَبِيهِ قَالَ:

متن حدیث: رَأَيْتُ بِلَالَ يُؤَذِّنُ فَيَتَّبِعُ فِيهِ، وَوَصَفَ سُفْيَانُ: يَمِيلُ بِرَأْسِهِ يَمِينًا وَشِمَالًا  
 لَنَا الْحَسَنُ بْنُ مُحَمَّدٍ الزَّعْفَرَانِيُّ، نَا إِسْحَاقُ بْنُ يُونُسَ الْأَزْرَقِيُّ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ عَوْنِ بْنِ أَبِي جُحَيْفَةَ، عَنْ أَبِي جُحَيْفَةَ قَالَ:

متن حدیث: شَهِدْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْبَطْحَاءِ وَهُوَ فِي قُبَّةِ حَمْرَاءَ، وَعِنْدَهُ نَاسٌ يَسِيرُ، فَجَاءَ بِلَالٌ فَأَذَّنَ، ثُمَّ حَوَّلَ يَتَّبِعُ فَأَهْ هَهُنَا - يَعْنِي بِقَوْلِهِ: حَيَّ عَلَى الصَّلَاةِ، حَيَّ عَلَى الْفَلَاحِ. وَقَالَ وَكَيْفَ، عَنِ الثَّوْرِيِّ فِي هَذَا الْخَبَرِ: فَجَعَلَ يَقُولُ فِي آذَانِهِ هَكَذَا، وَيُحَرِّفُ رَأْسَهُ يَمِينًا وَشِمَالًا بِحَيَّ عَلَى الْفَلَاحِ  
 اسناد دیگر: نَاهُ سَلَمُ بْنُ جُنَادَةَ قَالَ: حَدَّثَنَا وَكَيْفُ

❀❀ (امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ کہتے ہیں:)-- ابو موسیٰ محمد بن ثنی-- عبد الرحمن-- سفیان (کے حوالے سے روایت نقل کرتے ہیں): عون بن ابو حنیفہ-- اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں:

میں نے حضرت بلال رضی اللہ عنہ کو اذان دیتے ہوئے دیکھا انہوں نے اپنا منہ موڑا تھا۔

سفیان نامی راوی نے اپنے سر کو دائیں طرف اور بائیں طرف موڑ کر دکھایا۔

”میں بطحا میں نبی اکرم ﷺ کے پاس موجود تھا آپ ﷺ اس وقت سرخ خیمے میں تشریف فرما تھے آپ ﷺ کے پاس کچھ لوگ موجود تھے۔ حضرت بلال رضی اللہ عنہ آئے انہوں نے اذان دی انہوں نے اپنے منہ کو اس طرف موڑا یعنی حی علی الصلوة اور حی علی الفلاح کہتے ہوئے (منہ کو دائیں اور بائیں طرف پھیرا)

وکیع نامی راوی نے ثوری کے حوالے سے اس روایت میں یہ بات نقل کی ہے: انہوں نے اپنی اذان میں اس طرح کیا پھر راوی نے اپنے سر کو دائیں طرف اور بائیں طرف موڑا جو حی علی الفلاح کہنے کے وقت تھا۔ سلم بن جنادة نے یہ بات بیان کی ہے ہمیں وکیع نے یہ حدیث بیان کی ہے۔

### بَابُ ادْخَالِ الْاَصْبَعَيْنِ فِي الْاَذْنَيْنِ عِنْدَ الْاَذَانِ

اِنْ صَحَّ الْخَبَرُ؛ لِاَنَّ هَذِهِ اللَّفْظَةَ لَسْتُ اَحْفَظُهَا اِلَّا عَنْ حَجَّاجِ بْنِ اَرْطَاةَ، وَلَسْتُ اَفْهَمُ اَسْمَعَ الْحَجَّاجُ هَذَا الْخَبَرَ مِنْ عَوْنِ بْنِ اَبِي جُحَيْفَةَ اَمْ لَا، فَاشْكُ فِي صِحَّةِ هَذَا الْخَبَرِ لِهَذِهِ الْعِلَّةِ

### باب 44: اذان کے دوران انگلیاں کان میں داخل کرنا

بشرطیکہ یہ روایت مستند ہو کیونکہ روایت کے یہ الفاظ مجھے صرف حجاج بن ارطاة کے حوالے سے یاد ہیں اور مجھے اس بات کا علم حاصل نہیں ہے کہ حجاج نے یہ روایت عون بن ابی جحیفہ سے سنی ہے یا نہیں سنی ہے؟ تو اس علت کی وجہ سے مجھے اس روایت کے مستند ہونے پر شک ہے۔

388 - سند حدیث: نَا يَعْقُوبُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ الدُّورَقِيُّ، نَا هِشَامٌ، عَنْ حَجَّاجٍ، عَنْ عَوْنِ بْنِ اَبِي جُحَيْفَةَ، عَنْ اَبِيهِ قَالَ:

مَتْنُ حَدِيثٍ: رَأَيْتُ بِلَالًا يُؤَذِّنُ، وَقَدْ جَعَلَ اَصْبَعَيْهِ فِيْ اُذُنَيْهِ وَهُوَ يَكْتُمُ فِيْ اَذَانِهِ يَمِيْنًا وَشِمَالًا

\*\*\* (امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ کہتے ہیں:۔۔۔ یعقوب بن ابراہیم دورقی۔۔۔ ہشام۔۔۔ حجاج (کے حوالے سے روایت نقل کرتے ہیں:) عون بن ابی جحیفہ۔۔۔ اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں:

میں نے حضرت بلال رضی اللہ عنہ کو اذان دیتے ہوئے دیکھا انہوں نے اپنی انگلیاں اپنے کانوں میں رکھی ہوئی تھیں اور وہ اذان کے دوران (اپنے چہرے کو) دائیں طرف اور بائیں طرف موڑ رہے تھے۔

### بَابُ فَضْلِ الْاَذَانِ وَرَفْعِ الصَّوْتِ بِهِ وَشَهَادَةِ مَنْ يَسْمَعُهُ

مِنْ حَجَرٍ وَمَدْرٍ وَشَجَرٍ وَجَنٍّ وَاَنْسٍ لِلْمُؤَذِّنِ

### باب 45: اذان کی فضیلت اور اسے بلند آواز میں دینا

اور اسے سننے والے ہر پتھر اور درخت اور جن اور انسان کا (قیامت کے دن) مؤذن کے حق میں گواہی دینا



**388 -** سند حدیث: نَا عَبْدُ الْجَبَّارِ بْنُ الْعَلَاءِ، نَا سُفْيَانُ، حَدَّثَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنُ أَبِي

صَعَصَعَةَ، عَنْ أَبِيهِ قَالَ: قَالَ أَبُو سَعِيدٍ:

مَتَنُ حَدِيثٍ: إِذَا كُنْتَ فِي الْبَوَادِي فَارْفَعْ صَوْتَكَ بِالْإِدَاءِ فَإِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

يَقُولُ: لَا يَسْمَعُ صَوْتُهُ شَجَرٌ، وَلَا مَدْرٌ، وَلَا حَجَرٌ، وَلَا جَنٌّ، وَلَا إِنْسٌ إِلَّا شَهِدَ لَهُ

وَقَالَ مَرَّةً: حَدَّثَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنُ أَبِي صَعَصَعَةَ، حَدَّثَنِي أَبِي، وَكَانَ يَتِيمًا فِي حَجَرٍ أَبِي

سَعِيدٍ، وَكَانَتْ أُمُّهُ عِنْدَ أَبِي سَعِيدٍ

\*\*\* (امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ کہتے ہیں:۔۔ عبد الجبار بن علاء۔۔ سفیان بن عبد اللہ بن عبد الرحمن بن ابوصعصعہ۔۔ اپنے والد

کے حوالے سے بیان کرتے ہیں: حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ نے فرمایا:

”جب تم ویرانے میں ہو تو اذان دیتے ہوئے اپنی آواز کو بلند کرو کیونکہ میں نے نبی اکرم ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے

ہوئے سنا ہے: ”(اذان دینے والے) کی آواز کو جو بھی درخت، اینٹ، پتھر، جن و انسان سنتا ہے وہ اس کے حق میں

گواہی دے گا۔“

ایک مرتبہ راوی نے یہ الفاظ نقل کئے ہیں: عبد اللہ بن عبد الرحمن نے مجھے حدیث بیان کی ہے وہ مجھے کہتے ہیں: میرے والد

نے مجھے یہ حدیث بیان کی تھی حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ کے زیر پرورش یہ تین لڑکے تھے اور ان کی والدہ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ کی

اہلیہ تھیں۔

**390 -** سند حدیث: نَا بُنْدَارٌ مُعَمَّدٌ، نَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ، عَنْ شُعْبَةَ، عَنْ مُوسَى بْنِ أَبِي عُثْمَانَ قَالَ: سَمِعْتُ

أَبَا يَحْيَى يَقُولُ: سَمِعْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ يَقُولُ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

حدیث 389: صحیح البخاری: کتاب الاذان: باب رفع الصوت بالنداء: رقم الحديث: 593: موطأ مالك: کتاب الصلاة: باب

ما جاء في النداء للصلاة: رقم الحديث: 149: السنن الصغرى: کتاب الاذان: رفع الصوت بالاذان: رقم الحديث: 643: سنن

ابن ماجه: کتاب الاذان: باب فضل الاذان: رقم الحديث: 121: مصنف عبد الرزاق الصنعاني: کتاب الصلاة: باب فضل

الاذان: رقم الحديث: 1801: السنن الكبرى للنسائي: مواقيت الصلوات: رفع الصوت بالاذان: رقم الحديث: 1591: مسند

احمد بن حنبل: مسند ابی سعید الخدری رضی اللہ عنہ: رقم الحديث: 10817: مسند الشافعي: باب: ومن كتاب استقبال

القبلة في الصلاة: رقم الحديث: 121: مسند الحميدي: احاديث ابی سعید الخدری رضی اللہ عنہ: رقم الحديث: 705: مسند

عبد بن حميد: من مسند ابی سعید الخدری: رقم الحديث: 998: مسند ابی يعلى البوصلي: من مسند ابی سعید الخدری:

رقم الحديث: 946: المعجم الاوسط للطبراني: باب الباء: من اسمه بكر: رقم الحديث: 3199

حدیث 390: صحیح ابن حبان: کتاب الصلاة: باب الاذان: ذکر مغفرة الله جل و علا للمؤذن مدى صوته بأدائه: رقم

الحديث: 1687: سنن ابی داود: کتاب الصلاة: باب رفع الصوت بالاذان: رقم الحديث: 431: سنن ابن ماجه: کتاب الاذان:

باب فصل الاذان: رقم الحديث: 122: مصنف عبد الرزاق الصنعاني: کتاب الصلاة: باب فضل الاذان: رقم الحديث:

1799: مسند احمد بن حنبل: مسند ابی هريرة رضی اللہ عنہ: رقم الحديث: 1444: المعجم الكبير للطبراني: باب الصاد:

ما اسند ابو امامة جعفر بن الزبير: رقم الحديث: 7827

متن حدیث: الْمُؤَذِّنُ يُغْفَرُ لَهُ مَدَى صَوْبِهِ، وَيَشْهَدُ لَهُ كُلُّ رَطْبٍ وَتَابِسٍ، وَشَاهِدُ الصَّلَاةِ يُكْتَفَى لَهُ خَمْسٌ وَعِشْرُونَ حَسَنَةً، وَيُكَفَّرُ عَنْهُ مَا بَيْنَهُمَا  
تَوْضِیح روایت: قَالَ أَبُو بَكْرِ: يُرِيدُ مَا بَيْنَ الصَّلَاةَيْنِ

❦ (امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ کہتے ہیں:)--بندار محمد--عبدالرحمن--شعبہ--موسیٰ بن ابوالعثمان--ابو یحییٰ (کے حوالے سے روایت نقل کرتے ہیں: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں: "مؤذن کی آواز جہاں تک جاگئی ہے اتنی اس کی مغفرت کر دی جاتی ہے اور ہر خشک اور تر چیز اس کے حق میں گواہی دے گی اور نماز میں شریک ہونے والے کے نامہ اعمال میں پچیس نیکیاں لکھی جاتی ہیں اور دو (نمازوں) کے درمیان کے (صغیرہ) گناہ معاف کر دیئے جاتے ہیں۔"

امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں: اس سے مراد دو نمازوں کے درمیان کے گناہ ہیں۔

### بَابُ الْإِسْتِهَامِ عَلَى الْآذَانِ إِذَا تَشَاجَرَ النَّاسُ عَلَيْهِ

باب 46: جب لوگوں کے درمیان اذان دینے کے حوالے سے اختلاف ہو جائے

تو ان کا اذان کے لئے قرعہ اندازی کرنا

391- سند حدیث: نَا يُونُسُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلَى، أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ، أَنَّ مَالِكًا، أَخْبَرَهُ، ح وَحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ حَكِيمٍ، نَا بِشْرُ بْنُ عُمَرَ، نَا مَالِكٌ، عَنْ سُمَيٍّ، مَوْلَى أَبِي بَكْرٍ، عَنْ أَبِي صَالِحٍ السَّمَّانِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ:  
متن حدیث: لَوْ يَعْلَمُ النَّاسُ مَا فِي الْآذَانِ وَالصَّفِّ الْأَوَّلِ، ثُمَّ لَمْ يَجِدُوا إِلَّا أَنْ يَسْتَهْمُوا عَلَيْهِ لَاسْتَهَمُوا عَلَيْهِ

اسناد دیگر: هَذَا لَفْظُ حَدِيثِ يَحْيَى بْنِ حَكِيمٍ نَا عُتْبَةُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ الْيَحْمَدِيُّ قَالَ: قَرَأْتُ عَلَى مَالِكٍ، عَنْ سُمَيٍّ بِهَذَا الْحَدِيثِ

391: صحیح البعاری 'کتاب الاذان' باب الاستهام فی الاذان' رقم الحدیث: 598 'صحیح مسلم' کتاب الصلاۃ' باب تسویۃ الصفوف' رقم الحدیث: 690 'موطا مالک' کتاب الصلاۃ' باب ما جاء فی النداء للصلاۃ' رقم الحدیث: 147 'الجامع لترمذی' ابواب الصلاۃ عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم' باب ما جاء فی فضل الصف الاول' رقم الحدیث: 214 'صحیح ابن حبان' کتاب الصلاۃ' باب الاذان' ذکر الترغیب فی الاذان بالاستهام علیہ' رقم الحدیث: 1688 'السنن لصغری' کتاب المواقیت' الرخصة فی ان یقال للعشاء العتمة' رقم الحدیث: 540 'السنن الکبریٰ للنسائی' مواقیت الصوت' الرخصة فی ان یقال: للعشاء العتمة' رقم الحدیث: 1504 'مصنف عبد الرزاق الصنعانی' کتاب الصلاۃ' باب فصل الصلاۃ فی جماعة' رقم الحدیث: 1936 'مشکل الآثار للطحاوی' باب بیان مشکل ما روی عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم' رقم الحدیث: 829 'مسند احمد بن حنبل' مسند ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ' رقم الحدیث: 7087

❦ (امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ کہتے ہیں:)-- یونس بن عبدالاعلیٰ-- ابن وہب-- مالک--

(یہاں تحویل سند ہے) یحییٰ بن حکیم-- بشر بن عمر-- مالک-- سبی مولیٰ ابوبکر-- ابوصالح سامان (کے حوالے سے روایت نقل

کرتے ہیں) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

”اگر لوگوں کو پتہ چل جائے کہ اذان اور پہلی صف میں (کتنا اجر و ثواب) ہے اور پھر انہیں صرف قرعہ اندازی کے

ذریعے اس کا موقع ملے تو وہ اس کے لیے قرعہ اندازی بھی کر لیں گے۔“

روایت کے یہ الفاظ یحییٰ بن حکیم کے نقل کردہ ہیں۔

امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں: عتبہ بن عبد اللہ محمدی فرماتے ہیں میں نے امام مالک رحمہ اللہ کے سامنے یہ حدیث پڑھی تھی

یہ روایت ”سبی“ کے حوالے سے منقول ہے۔

بَابُ ذِكْرِ تَبَاعُدِ الشَّيْطَانِ عَنِ الْمُؤَذِّنِ عِنْدَ آذَانِهِ وَهَرَبِهِ كَيْ لَا يَسْمَعَ الْآذَانَ

باب 47: مؤذن کے اذان دینے کے وقت شیطان کا مؤذن سے دور ہو جانا اور اس کا بھاگ جانا

تاکہ وہ اذان کی آواز کو نہ سن سکے۔

392- سند حدیث: نا الحسین بن عیسیٰ البسطامی، نا انس بن عیاض، عن کثیر بن زید، عن الولید بن

ربیع، عن ابی ہریرۃ، أنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ:

متن حدیث: إِذَا سَمِعَ الشَّيْطَانُ الْآذَانَ بِالصَّلَاةِ أَذْبَرَ وَلَهُ ضَرَاظٌ حَتَّى لَا يَسْمَعَهُ

❦ (امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ کہتے ہیں:)-- حسین بن عیسیٰ بسطامی-- انس بن عیاض-- کثیر بن زید-- ولید بن

ربیع (کے حوالے سے روایت نقل کرتے ہیں) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

”جب شیطان نماز کے لیے اذان کی آواز سنتا ہے تو وہ پیٹھ پھیر کر بھاگتا ہے اس کی ہوا خارج ہو رہی ہوتی ہے اور وہ

اتنی دور چلا جاتا ہے کہ اس کی آواز کو نہ سن سکے۔“

393- سند حدیث: نا یوسف بن موسیٰ، نا جریر، و ابو معاویۃ، و اللفظ لجریر، عن الأعشى، عن ابی

392 صحیح البخاری کتاب الاذان باب فضل التاذین رقم الحدیث 592 صحیح مسلم کتاب الصلوة باب فضل الادان

وهرب الشيطان عند سماعه رقم الحدیث 608 صحیح ابن حبان ذکر الخبر المدحس قول من رعم ان امر لنبي صي

الله رقم الحدیث 16 موطا مالك كتاب الصلوة باب ما جاء في النداء للصلوة رقم الحدیث 150 سنن ابدارمی كتاب

الصلوة باب الشيطان اذا سمع النداء رقم الحدیث 1233 سنن ابی داؤد كتاب الصلوة باب رفع الصوت بالادان رقم

الحدیث 438

393 صحیح مسلم كتاب الصلوة باب فضل الادان وهرب الشيطان عند سماعه رقم الحدیث 607 صحیح ابن حبان كتاب الصلوة باب الادان ذكر قدر تباعد الشيطان عند النداء بالاقامة رقم الحدیث 1685 مسند احمد بن حنبل مسند

جابر بن عبد الله رضي الله عنه رقم الحدیث 14145 مسند ابی يعلى الموصلي مسند جابر رقم الحدیث 1849

سُفْيَانُ، عَنْ جَابِرٍ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ:

مَنْ حَدَّثَ أَنَّ الشَّيْطَانَ إِذَا سَمِعَ الْإِذَاءَ بِالصَّلَاةِ ذَهَبَ حَتَّى يَكُونَ مَكَانَ الرُّوحَاءِ

قَالَ سُلَيْمَانُ فَسَأَلْتُهُ عَنِ الرُّوحَاءِ، فَقَالَ: هِيَ مِنَ الْمَدِينَةِ عَلَى سِتَّةٍ وَثَلَاثِينَ مِيلًا

❦ (امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ کہتے ہیں: -- یوسف بن موسیٰ -- جریر اور ابو معاویہ -- اعلمش -- ابوسفیان حضرت

جابر رضی اللہ عنہ نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

”بیشک شیطان جب نماز کے لیے اذان کی آواز کو سنتا ہے تو وہ چلا جاتا ہے یہاں تک کہ روحا کے مقام تک چلا جاتا ہے۔“

سلیمان کہتے ہیں: میں نے اپنے استاد سے روحاء کے بارے میں دریافت کیا تو انہوں نے بتایا: یہ مدینہ منورہ سے چھتیس میل

کے فاصلے پر ہے۔

### بَابُ الْأَمْرِ بِالْأَذَانِ وَالْإِقَامَةِ فِي السَّفَرِ لِلصَّلَاةِ كُلِّهَا ضِدًّا

قَوْلٍ مَنْ زَعَمَ أَنَّهُ لَا يُؤْذَنُ فِي السَّفَرِ لِلصَّلَاةِ إِلَّا لِلْفَجْرِ خَاصَّةً

قَالَ أَبُو بَكْرٍ: خَبَرْتُ أَبِي ذَرٍّ: كُنَّا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي سَفَرٍ فَأَرَادَ الْمُؤَذِّنُ أَنْ يُؤْذِنَ

لَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: أَبْرِدْ

باب 48: سفر کے دوران تمام نمازوں کے لئے اذان اور اقامت کا حکم ہونا

یہ بات اس شخص کے موقف کے خلاف ہے جو اس بات کا قائل ہے کہ سفر کے دوران نماز کے لئے اذان نہیں دی جائے گی۔ صرف فجر کی نماز کے لئے اذان دی جائے گی۔

امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں: حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ کے حوالے سے یہ روایت منقول ہے ایک مرتبہ ہم سفر میں نبی اکرم ﷺ کے ساتھ تھے مؤذن نے اذان دینے کا ارادہ کیا تو نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: ٹھنڈک ہو لینے دو۔

394- سند حدیث: نا أحمد بن سنان الواسطي، نا عبد الرحمن بن مهدي، نا شعبة، عن مهاجر أبي

الحسن قال: سمعت زيدا بن وهب قال: سمعت أبا ذر قال:

متن حدیث: كُنَّا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي سَفَرٍ فَأَرَادَ الْمُؤَذِّنُ أَنْ يُؤْذِنَ، فَقَالَ: أَبْرِدْ، ثُمَّ

أَرَادَ أَنْ يُؤْذِنَ، فَقَالَ: أَبْرِدْ قَالَ شُعْبَةُ: حَتَّى سَاوَى الظِّلَّ التَّلَوُّ، ثُمَّ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِنَّ

شِدَّةَ الْحَرِّ مِنْ قَيْحِ جَهَنَّمَ فَأَبْرِدُوا بِالصَّلَاةِ

❦ (امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ کہتے ہیں: -- احمد بن سنان واسطی -- عبد الرحمن بن مہدی -- شعبہ -- مہاجر ابو حسن --

زید بن وہب (کے حوالے سے روایت نقل کرتے ہیں: حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

ہم لوگ نبی اکرم ﷺ کے ساتھ ایک سفر کر رہے تھے مؤذن نے اذان دینے کا ارادہ کیا تو نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: ٹھنڈک

ہو لینے دو پھر (کچھ دیر بعد) اس نے اذان دینے کا ارادہ کیا تو نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: ٹھنڈک ہو لینے دو۔

شعبہ کہتے ہیں: میرا غالب گمان یہی ہے کہ راوی نے تیسری مرتبہ ایسا ہونے کا بھی تذکرہ کیا ہے۔  
(حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں) 'یہاں تک کہ ہم نے ٹیلوں کے سائے دیکھ لئے پھر نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: "گری کی شدت جہنم کی تپش کا حصہ ہے تو تم ٹھنڈے وقت میں نماز ادا کرو"۔

## بَابُ الْأَمْرِ بِالْأَذَانِ وَالْإِقَامَةِ فِي السَّفَرِ، وَإِنْ كَانَا اثْنَيْنِ لَا أَكْثَرَ بِدِكْرِ خَيْرٍ لَفْظُهُ عَامٌّ مُرَادُهُ خَاصٌّ

باب 49: سفر کے دوران اذان اور اقامت کہنے کا حکم

اگرچہ صرف دو آدمی ہوں زیادہ نہ ہو یہ ایسی روایت کے ذریعے ثابت ہے جس کے الفاظ عام ہیں اور اس کی مراد مخصوص ہے

395- سند حدیث: نَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَعْبُدٍ الْأَشْجَعِ، نَا حَفْصُ بْنُ غِيَاثٍ، نَا خَالِدُ الْحَدَّاءُ، عَنْ أَبِي قِلَابَةَ، عَنْ مَالِكِ بْنِ الْحُوَيْرِثِ قَالَ:  
سَنَ حَدِيثُ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَا وَرَجُلٌ فَوَدَّعَنَا، ثُمَّ قَالَ: إِذَا سَافَرْتُمَا وَخَضَرَتِ الصَّلَاةُ فَأَذِّنَا وَأَقِيمَا، وَلْيُؤَمِّكُمَا أَكْبَرُكُمَا  
قَالَ الْحَدَّاءُ: وَكَانَا مُتَقَارِبَيْنِ فِي الْقِرَاءَةِ

❦ (امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ کہتے ہیں:)-- عبد اللہ بن سعید الحج -- حفص بن غیاث -- خالد حذاء -- ابو قلابہ (کے حوالے سے روایت نقل کرتے ہیں) حضرت مالک بن حویرث رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:  
"میں نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا میں اور ایک اور شخص تھے۔ نبی اکرم ﷺ نے ہمیں رخصت کیا تو ارشاد فرمایا:  
"جب تم سفر کرو اور نماز کا وقت ہو جائے تو تم دونوں اذان دینا اور دونوں اقامت کہنا اور تم میں جو عمر میں بڑا ہو وہ تمہاری امامت کرے"۔

حذاء نامی راوی کہتے ہیں: یہ دونوں صاحبان قرأت میں برابر کی حیثیت رکھتے تھے۔

396- سند حدیث: نَا مَسْلَمُ بْنُ جُنَادَةَ، نَا وَكِيعٌ، عَنْ سُفْيَانَ، عَنْ خَالِدِ الْحَدَّاءِ، عَنْ أَبِي قِلَابَةَ، عَنْ مَالِكِ

395- صحیح البخاری کتاب الاذان باب الاذان للمسافر رقم الحدیث: 612 'صحیح مسلم' کتاب المساجد ومواضع الصلاة باب من احق بالامامة رقم الحدیث: 1116 'سنن ابی داؤد' کتاب الصلاة باب من احق بالامامة رقم الحدیث: 503 'سنن ابن ماجہ' کتاب اقامة الصلاة باب من احق بالامامة رقم الحدیث: 975 'صحیح ابن حبان' باب الامامة والجماعة فصل فی فصل الجماعة ذکر البیان بان القوم اذا استودوا فی القراءة یحب ان یؤمهم رقم الحدیث: 2152 'السنن الصغری' کتاب الاذان اذان المنفردین فی السفر رقم الحدیث: 633 'السنن الکبریٰ لشمس الدین' ذکر الامامة



بْنِ الْحُوَيْرِثِ قَالَ:

متن حدیث: اَتَيْنَا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَا وَابْنُ عَمِّي، فَقَالَ: إِذَا سَافَرْتُمَا فَلَا ذَنَّا وَاقِيمَا وَلْيُؤْمَكُمَا الْكَبْرُكُمَا

❀❀ (امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ کہتے ہیں:)--سلم بن جناہ--وکیح--سقیان--خالد حذاء--ابو قلابہ (کے حوالے سے روایت نقل کرتے ہیں: (حضرت مالک بن حویرث رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

ہم لوگ نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے میں اور میرا ایک چچا زاد تھا آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ”جب تم سفر پر جاؤ تو تم دونوں اذان دینا اور دونوں اقامت کہنا اور جس کی عمر زیادہ ہو وہ تمہاری امامت کرے۔“

بَابُ ذِكْرِ الْخَبَرِ الْمُفَسِّرِ لِلْفُظَّةِ الْمُجْمَلَةِ الَّتِي ذَكَرْتُ أَنَّهَا لَفْظَةٌ عَامٌّ مُرَادُهَا خَاصٌّ وَالذَّلِيلُ عَلَى أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّمَا أَمَرَ أَنْ يُؤْذِنَ أَحَدُهُمَا لَا كِلَيْهِمَا

باب 50: میں نے مجمل الفاظ والی جو روایت ذکر کی ہے کہ جس کے الفاظ عام ہیں اور اس کی مراد خاص ہے

اس کے مجمل الفاظ کی وضاحت کرنے والی روایت کا تذکرہ

اور اس بات کی دلیل کہ نبی اکرم ﷺ نے اس بات کا حکم دیا تھا کہ ان دونوں میں سے کوئی ایک شخص اذان دے ایسا نہیں ہے کہ دونوں اذان دیں

397 - سند حدیث: نَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ بُنْدَارٌ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ، نَا أَيُّوبُ، عَنْ أَبِي قَلَابَةَ، نَا مَالِكُ بْنُ

الْحُوَيْرِثِ

متن حدیث: قَالَ: اَتَيْنَا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَنَحْنُ شَبِيهَةٌ مُتَقَارِبُونَ، فَأَقَمْنَا عِشْرِينَ لَيْلَةً، وَكَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَحِيمًا رَفِيقًا، فَلَمَّا ظَنَّ أَنَّا قَدِ اشْتَهَيْنَا أَهْلِيْنَا، أَوْ اشْتَقْنَا سَأَلَنَا عَمَّا تَرَكْنَا بَعْدَنَا، فَأَخْبَرْنَاهُ، فَقَالَ: ارْجِعُوا إِلَى أَهْلِيكُمْ، فَأَقِيمُوا فِيهِمْ وَعَلِّمُوهُمْ وَمُرُوهُمْ، وَذَكَرَ أَشْيَاءَ أَحْفَظُهَا وَأَشْيَاءَ لَا أَحْفَظُهَا وَصَلُّوا كَمَا رَأَيْتُمُونِي أُصَلِّي، فَإِذَا حَضَرَتِ الصَّلَاةُ فَلْيُؤْذِنْ لَكُمْ أَحَدُكُمْ وَلْيُؤْمَكُم الْكَبْرُكُم

اسناد دیگر: نَا يَسْحَى بْنُ حَكِيمٍ، نَا عَبْدُ الْوَهَّابِ بْنُ عَبْدِ الْمَجِيدِ بِمِثْلِ حَدِيثِ بُنْدَارٍ، وَرُبَّمَا خَالَفَهُ فِي

بَعْضِ اللَّفْظَةِ

❀❀ (امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ کہتے ہیں:)--محمد بن بشار بنڈار--عبدالوہاب--ایوب--ابو قلابہ (کے حوالے سے

روایت نقل کرتے ہیں: (حضرت مالک بن حویرث رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

ہم لوگ نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے ہم نو جوان تھے اور ایک دوسرے کے ہم عمر تھے ہم نے بیس دن وہاں

قیام کیا، نبی اکرم ﷺ بڑے مہربان اور نرم دل تھے جب آپ ﷺ کو یہ گمان ہوا کہ ہمیں اپنے اہل خانہ کی طلب ہو رہی ہے یا ہمیں ان کا اشتیاق ہو رہا ہے تو آپ ﷺ نے ہم سے دریافت کیا: ہم اپنے پیچھے کیا چھوڑ کر آئے ہیں؟ جب ہم نے آپ ﷺ کو بتایا تو آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: تم اپنے گھر والوں کے پاس واپس چلے جاؤ اور ان کے درمیان مقیم رہو اور انہیں تعلیم دو اور انہیں حکم دو! نبی اکرم ﷺ نے کچھ اشیاء کا تذکرہ کیا جنہیں میں نے یاد رکھا اور کچھ اشیاء مجھے یاد نہیں رہ سکیں۔

(آپ ﷺ نے یہ ارشاد فرمایا تھا)

”تم لوگ اس طرح نماز ادا کرو جس طرح مجھے نماز ادا کرتے ہوئے دیکھتے رہے ہو جب نماز کا وقت آجائے تو تم میں سے کوئی ایک شخص تمہارے لیے اذان دے اور جس شخص کی عمر زیادہ ہو وہ تمہاری امامت کرے۔“

یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ منقول ہے جو بزار کی نقل کردہ روایت کی مانند ہے تاہم انہوں نے اس کے بعض الفاظ مختلف نقل کئے ہیں۔

**398 - سند حدیث:** نَا يَعْقُوبُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ، وَابُو هَاشِمٍ قَالَا: حَدَّثَنَا اِسْمَاعِيْلُ، نَا اَيُّوبُ، عَنْ اَبِي قِلَابَةَ، عَنْ مَالِكِ بْنِ الْحُوَيْرِثِ، قَدْ كَرَّ الْحَدِيثُ بِتَعَامِيهِ

❦ (امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ کہتے ہیں:)-- یعقوب بن ابراہیم اور ابو ہاشم -- اسماعیل -- ایوب -- ابو قلابہ -- مالک بن حویرث (کے حوالے سے روایت نقل کرتے ہیں:)

یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ حضرت مالک بن حویرث رحمہ اللہ کے حوالے سے منقول ہے انہوں نے اس روایت کو مکمل طور پر ذکر کیا ہے۔

### بَابُ الْاَذَانِ فِي السَّفَرِ

وَإِنْ كَانَ الْمَرْءُ وَحْدَهُ لَيْسَ مَعَهُ جَمَاعَةٌ وَلَا وَاحِدٌ طَلَبًا لِفَضِيلَةِ الْاَذَانِ ضِدَّ قَوْلِ مَنْ سِئِلَ عَنِ الْاَذَانِ فِي السَّفَرِ فَقَالَ: لِمَنْ يُؤَذَّنُ؟ فَتَوَهَّمُ أَنَّ الْاَذَانَ لَا يُؤَذَّنُ إِلَّا لِاجْتِمَاعِ النَّاسِ إِلَى الصَّلَاةِ جَمَاعَةً، وَالْاَذَانُ وَإِنْ كَانَ الْأَعْمُ أَنَّهُ يُؤَذَّنُ لِاجْتِمَاعِ النَّاسِ إِلَى الصَّلَاةِ جَمَاعَةً فَقَدْ يُؤَذَّنُ أَيْضًا طَلَبًا لِفَضِيلَةِ الْاَذَانِ، لَا تَرَى النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ أَمَرَ مَالِكَ بْنَ الْحُوَيْرِثِ وَابْنَ عَمِيهِ إِذَا كَانَا فِي السَّفَرِ بِالْاَذَانِ وَالْإِقَامَةِ، وَإِمَامَةٍ أَكْبَرَهُمَا أَصْغَرَهُمَا، وَلَا جَمَاعَةً مَعَهُمْ تَجْتَمِعُ لَذَاتِهِمَا وَإِقَامَتِهِمَا.

### باب 51: سفر کے دوران اذان دینا

اگرچہ آدمی اکیلا ہی ہو اس کے ساتھ جماعت نہ ہو بلکہ کوئی ایک شخص بھی نہ ہو وہ اذان کی فضیلت حاصل کرنے کے لئے (اذان دے گا)

یہ بات اس شخص کے موقف کے خلاف ہے جس سے سفر کے دوران اذان دینے کے بارے میں دریافت کیا گیا تو

اس نے کہا ایسی حالت میں اذان دینے والا شخص کھیل کود (مذاق) کرنے والا شمار ہوگا۔

تو وہ اس غلط فہمی کا شکار ہوا کہ اذان صرف اس لئے دی جاتی ہے تاکہ لوگوں کو باجماعت نماز کی طرف بلایا جائے تو اذان اگرچہ عام طور پر لوگوں کو باجماعت نماز کے لئے اکٹھا کرنے کے لئے بلانے کے لئے دی جاتی ہے لیکن اسی طرح اذان کی فضیلت حاصل کرنے کے لئے بھی اذان دی جاتی ہے۔

کیا آپ نے غور نہیں کیا کہ نبی اکرم ﷺ نے حضرت مالک بن حویرث رضی اللہ عنہ اور ان کے چچا زاد کو اس بات کا حکم دیا تھا کہ وہ سفر کے دوران ہوں تو وہ اذان دیں اور اقامت کہیں اور ان میں سے جو شخص عمر میں بڑا ہو وہ کم عمر شخص کی امامت کرے حالانکہ ان کے ساتھ کوئی جماعت نہیں تھی جو ان کی اذان اور اقامت میں ان کے ساتھ شریک ہوتی۔

**398/1** قَالَ أَبُو بَكْرٍ: رَفِئِي خَيْرَ أَبِي سَعِيدٍ: إِذَا كُنْتَ فِي الْبَوَادِي فَارْفَعْ صَوْتَكَ بِالْإِذَاءِ، فَإِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: لَا يَسْمَعُ صَوْتَهُ شَجَرٌ وَلَا مَذْرٌ وَلَا حَجَرٌ وَلَا جَنْ وَلَا إِنْسٌ إِلَّا شَهِدَ لَهُ قَالُمُؤَذِّنٌ فِي الْبَوَادِي وَإِنْ كَانَ وَحْدَهُ إِذَا أَذَّنَ طَلَبًا لِهَذِهِ الْفَضِيلَةِ كَانَ خَيْرًا وَأَحْسَنَ وَأَفْضَلَ مِنْ أَنْ يُصَلِّيَ بِلاَ أَذَانٍ وَلَا إِقَامَةٍ. وَكَذَلِكَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ أَعْلَمَ أَنَّ الْمُؤَذِّنَ يُغْفَرُ لَهُ مَدَى صَوْتِهِ وَيَشْهَدُ لَهُ كُلُّ رَطْبٍ وَيَأْبَسٍ. وَالْمُؤَذِّنُ فِي الْبَوَادِي وَالْأَسْفَارِ وَإِنْ لَمْ يَكُنْ هُنَاكَ مَنْ يُصَلِّيَ مَعَهُ صَلَاةَ جَمَاعَةٍ، كَانَتْ لَهُ هَذِهِ الْفَضِيلَةُ لِأَذَانِهِ بِالصَّلَاةِ إِذِ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمْ يَخُصَّ مُؤَذِّنًا فِي مَدِينَةٍ وَلَا فِي قَرْيَةٍ دُونَ مُؤَذِّنٍ فِي سَفَرٍ وَبَادِيَةٍ، وَلَا مُؤَذِّنًا يُؤَذِّنُ لاجْتِمَاعِ النَّاسِ إِلَيْهِ لِلصَّلَاةِ جَمَاعَةً دُونَ مُؤَذِّنٍ لِمَنْ يُصَلِّيُ مُنْفَرِدًا

امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں: حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ کے حوالے سے منقول روایت میں یہ الفاظ ہیں: جب تم ویرانے میں ہو تو اذان دیتے ہوئے اپنی آواز کو بلند کر دو کیونکہ میں نے نبی اکرم ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

” (اذان دینے والے) کی آواز جو بھی درخت، اینٹ، پتھر، جن اور انسان سنتا ہے وہ آدمی کے حق میں گواہی دیتا ہے۔“

تو ویرانے میں اذان دینے والا شخص اگرچہ تنہا ہو لیکن جب وہ اس فضیلت کے حصول کی طلب میں اذان دے گا تو یہ بہتر احسن اور افضل عمل ہوگا یہ نسبت اس کے کہ آدمی اذان اور اقامت کے بغیر نماز ادا کرے۔

اسی طرح نبی اکرم ﷺ نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے: ”اذان دینے والے کی آواز جہاں تک جاتی ہے اتنی اس کی مغفرت ہو جاتی ہے اور ہر خشک و تر چیز اس کے حق میں گواہی دے گی۔“

تو ویرانے اور سفر میں اذان دینے والا شخص اگر اس کے ساتھ ایسا شخص نہ ہو جس کے ساتھ باجماعت نماز ادا کر سکے تو بھی اسے نماز کے لیے اذان دینے کی یہ فضیلت حاصل ہوگی کیونکہ نبی اکرم ﷺ نے مؤذن کو کسی شہر یا بستی کے لیے مخصوص نہیں کیا جس میں سفر یا ویرانے کے مؤذن کو چھوڑ دیا گیا ہو اور نہ ہی نبی اکرم ﷺ نے اس مؤذن کو مخصوص کیا ہے جو لوگوں کو باجماعت نماز ادا کرنے کے لیے اکٹھا کرنے کے لیے اذان دیتا ہے اور اس مؤذن کو چھوڑ دیا ہو جو تنہا نماز ادا کرنے کے لیے اذان دیتا ہے۔

**399 -** سند حدیث: نَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ بِشْرِ بْنِ مَنْصُورٍ السُّلَمِيُّ، نَا عَبْدُ الْأَعْلَى، عَنْ حُمَيْدٍ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ

أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ،

متن حدیث: سَمِعَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجُلًا وَهُوَ فِي مَسِيرٍ لَهُ يَقُولُ: اللَّهُ أَكْبَرُ، اللَّهُ أَكْبَرُ، فَقَالَ نَبِيُّ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: عَلَى الْفِطْرَةِ قَالَ: أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ قَالَ: خَرَجَ مِنَ النَّارِ، فَاسْتَبَقَ الْقَوْمَ إِلَى الرَّجُلِ، فَإِذَا رَأَى غَنَمَ حَضَرَتِهِ الصَّلَاةَ فَقَامَ يُؤَذِّنُ

\*\*\* (امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ کہتے ہیں:۔۔ اسماعیل بن بشر بن منصور سلیمی۔۔ عبد الاعلی۔۔ حمید۔۔ قتادہ (کے حوالے

سے روایت نقل کرتے ہیں:) حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک شخص کو سنا آپ صلی اللہ علیہ وسلم اس وقت کہیں جا رہے تھے وہ شخص اللہ اکبر اللہ اکبر کہہ رہا تھا (یعنی ویرانے میں اذان دے رہا تھا) تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: (یہ) فطرت پر ہے اس شخص نے کہا: اشہد ان لا اله الا الله تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: یہ جہنم سے نکل گیا لوگ تیزی سے اس شخص کی طرف گئے تو وہ بکریوں کا ایک چرواہا تھا جس کی نماز کا وقت ہو گیا تھا تو وہ کھڑا ہو کر اذان دے رہا تھا۔

**400 -** سند حدیث: نَا مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي صَفْوَانَ الْعَلِيُّ، نَا بَهْزٌ، يَعْنِي ابْنَ أَسَدٍ، نَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ، أَخْبَرَنَا

ثَابِتٌ، عَنْ أَنَسِ،

متن حدیث: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُغْبِرُ عِنْدَ صَلَاةِ الصُّبْحِ فَإِنْ سَمِعَ أَذَانًا أَمْسَكَ وَلَا آغَارَ، فَاسْتَمَعَ ذَاتَ يَوْمٍ فَسَمِعَ رَجُلًا يَقُولُ: اللَّهُ أَكْبَرُ، اللَّهُ أَكْبَرُ، فَقَالَ: عَلَى الْفِطْرَةِ، فَقَالَ: أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ قَالَ: خَرَجْتُ مِنَ النَّارِ

توضیح مصنف: قَالَ أَبُو بَكْرٍ: فَإِذَا كَانَ الْمَرْءُ يَطْمَعُ بِالشَّهَادَةِ بِالتَّوْحِيدِ لِلَّهِ فِي الْأَذَانِ وَهُوَ يَرْجُو أَنْ يُخَلِّصَهُ اللَّهُ مِنَ النَّارِ بِالشَّهَادَةِ بِاللَّهِ بِالتَّوْحِيدِ فِي أَذَانِهِ فَيَسْبِي لِكُلِّ مُؤْمِنٍ أَنْ يَسَارِعَ إِلَى هَذِهِ الْفَضِيلَةِ طَمَعًا لِي أَنْ يُخَلِّصَهُ اللَّهُ مِنَ النَّارِ، خَلَا فِي مَنْزِلِهِ أَوْ فِي بَادِيَةٍ أَوْ قَرْيَةٍ أَوْ مَدِينَةٍ طَلَبًا لِهَذِهِ الْفَضِيلَةِ، وَقَدْ خَرَجْتُ أَبْوَابَ الْأَذَانِ فِي السَّفَرِ أَيْضًا فِي مَوَاضِعَ غَيْرِ هَذَا الْمَوْضِعِ فِي نَوْمِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ صَلَاةِ

**399** 'صحیح مسلم' کتاب الصلاة' باب الامساك عن الاغارة على قوم في دار الكفر' رقم الحديث 601 'الجامع لترمذی'

ابواب السمر عن رسول الله صلى الله عليه وسلم' باب ما جاء في وصيته صلى الله عليه وسلم في القتال' رقم الحديث

1585 'السنن الكبرى للبيهقي' كتاب عمل اليوم والليلة' ثواب من قال: الله اكبر الله اكبر' رقم الحديث 10251 'مسند

احمد بن حنبل' مسند انس بن مالك رضى الله تعالى عنه' رقم الحديث 12132 'مسند ابن الجعد' اخبار حماد بن سببة'

رقم الحديث 2845 'مسند عبد بن حميد' مسند انس بن مالك' رقم الحديث 1302 'مسند ابى يعنى البوصلى' ثابت

البناني عن انس' رقم الحديث 3217 'المعجم الاوسط للطبراني' باب العين' باب اليوم من اسمه 'مسند' رقم الحديث

الصُّبْحِ حَتَّى طَلَعَتِ الشَّمْسُ، وَأَمْرُهُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِأَلَا أَذَانَ لِلصُّبْحِ بَعْدَ ذَهَابِ وَقْتِ ذَلِكَ الصَّلَاةِ، وَتِلْكَ الْأَخْبَارُ أَيْضًا خِلَافَ قَوْلِ مَنْ زَعَمَ أَنَّ لَا يُؤَذَّنُ لِلصَّلَاةِ بَعْدَ ذَهَابِ وَقْتِهَا، وَإِنَّمَا يُقَامُ لَهَا بِغَيْرِ أَذَانٍ

❦❦❦ (امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ کہتے ہیں:۔۔ محمد بن ابوصفوان علی۔۔ بہز بن اسد۔۔ حماد بن سلمہ۔۔ ثابت) کے حوالے سے روایت نقل کرتے ہیں) حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

”نبی اکرم ﷺ صبح کی نماز کے وقت (دشمن پر) حملہ کرتے تھے اگر آپ ﷺ (اس بستی کو) اذان کی آواز سن لیتے تھے تو رک جاتے ورنہ حملہ کر دیتے تھے ایک دن آپ ﷺ نے ایک شخص کو اللہ اکبر اللہ اکبر کہتے ہوئے سنا (یعنی اذان دیتے ہوئے سنا) تو آپ ﷺ نے فرمایا: یہ فطرت پر ہے اس شخص نے اشهد ان لا اله الا الله کہا تو نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: تم جہنم سے نکل گئے۔

امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں: جب آدمی اذان میں اللہ تعالیٰ کی وحدانیت کی گواہی دے کر یہ لالچ رکھتا ہو اور اسے یہ امید بھی ہو کہ اذان میں اللہ تعالیٰ کی وحدانیت کی گواہی دینے کی وجہ سے اللہ تعالیٰ اسے جہنم سے بچالے گا تو ہر مومن کے لئے یہ بات مناسب ہے کہ وہ اس فضیلت کی طرف جلدی کرے یہ طمع رکھتے ہوئے کہ اللہ تعالیٰ اسے جہنم سے بچالے گا آدمی اس فضیلت کو حاصل کرنے کے لئے (اذان دے گا) خواہ وہ اپنے گھر میں تنہا ہو یا دیرانے میں بستی میں یا شہر میں موجود ہو۔

میں نے دوسرے مقام پر سفر کے دوران اذان دینے سے متعلق ابواب بھی نقل کیے ہیں جن میں یہ روایت مذکور ہے کہ نبی اکرم ﷺ (اور آپ کے ساتھی) فجر کی نماز کے وقت سوئے رہ گئے یہاں تک کہ سورج نکل آیا تو نبی اکرم ﷺ نے حضرت بلال رضی اللہ عنہ کو صبح کی نماز کے لئے اس نماز کا وقت رخصت ہو جانے کے بعد اذان دینے کا حکم دیا۔ یہ روایات اس شخص کے موقف کے خلاف ہیں جو اس بات کا قائل ہے کہ نماز کا وقت رخصت ہو جانے کے بعد نماز کے لئے اذان نہیں دی جائے گی۔ اس کے لئے اذان کی بجائے صرف اقامت کہہ دی جائے گی۔

### بَابُ إِبَاحَةِ الْأَذَانِ لِلصُّبْحِ قَبْلَ طُلُوعِ الْفَجْرِ

إِذَا كَانَ لِلْمَسْجِدِ مُؤَذِّنَانِ لَا مُؤَذِّنَ وَاحِدًا، فَيُؤَذِّنُ أَحَدُهُمَا قَبْلَ طُلُوعِ الْفَجْرِ، وَالْآخَرُ بَعْدَ طُلُوعِهِ بِذِكْرِ خَيْرٍ مُجْمَلٍ غَيْرِ مُفَسَّرٍ

باب 52: صبح صادق ہونے سے پہلے صبح کی نماز کے لئے اذان دینا مباح ہے

جبکہ مسجد میں دو مؤذن ہوں صرف ایک مؤذن نہ ہو اور ان میں سے ایک صبح صادق ہونے سے پہلے اذان دیدے اور دوسرا صبح صادق ہونے کے بعد دے۔ یہ حکم ایک ”مجمّل“ روایت میں مذکور ہے جو ”مفسر“ نہیں ہے۔

401 - سند حدیث: نَا عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ، نَا سُفْيَانُ قَالَ: سَمِعْتُ الزُّهْرِيَّ يُحَدِّثُ بِقَوْلِ، أَحْبَبَ إِلَيَّ سَالِمٌ،

عَنْ أَبِيهِ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ:



متن حدیث: اِنَّ بِلَالًا يُؤَذِّنُ بِلَيْلٍ، فَكُلُّوا وَاشْرَبُوا حَتَّى تَسْمَعُوا اَذَانَ ابْنِ اُمِّ مَكْتُومٍ  
نَا بِلَالٍ الْمُعْتَزُومِيَّ، نَا سُفْيَانَ وَقَالَ لِي كُلُّهَا: عَنْ عَنْ

۴۴ (امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ کہتے ہیں)۔۔۔ عبد الجبار بن علاء۔۔۔ سفیان۔۔۔ زہری۔۔۔ سالم۔۔۔ اپنے والد (کے حوالے سے روایت نقل کرتے ہیں):

نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: ”بلال رات کے وقت میں اذان دے دیتا ہے تو تم لوگ (سحری کرتے ہوئے) اس وقت تک کھاتے پیتے رہو جب تک تم ابن ام مکتوم کی اذان نہیں سن لیتے۔“

یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ منقول ہے تاہم اس کی پوری سند میں لفظ ”عن“ ذکر کیا گیا ہے۔

بَابُ ذِكْرِ الْعِلَّةِ الَّتِي كَانَ لَهَا بِلَالٌ يُؤَذِّنُ بِلَيْلٍ

باب 53: اس علت کا تذکرہ جس کی وجہ سے حضرت بلال رضی اللہ عنہ رات میں ہی

(یعنی صبح صادق ہونے سے پہلے ہی) اذان دے دیتے تھے

402 - سند حدیث: نَا اسْحَاقُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ بْنِ حَبِيبِ بْنِ الشَّهِيدِ، حَدَّثَنَا الْمُعْتَمِرُ قَالَ سَمِعْتُ أَبِي، نَا اَبُو

عُثْمَانَ، عَنْ ابْنِ مَسْعُودٍ، اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ:

متن حدیث: لَا يَمْنَعَنَّ أَحَدًا مِنْكُمْ أَذَانُ بِلَالٍ مِنْ سَحُورِهِ؛ فَإِنَّهُ يُؤَذِّنُ أَوْ يُنَادِي لِيَرْجِعَ قَائِمُكُمْ وَيَنْتَبِهَ نَائِمُكُمْ، وَلَيْسَ أَنْ يَقُولَ هَكَذَا وَهَكَذَا، حَتَّى يَقُولَ هَكَذَا وَهَكَذَا

(401) جمہور فقہاء اس بات کے قائل ہیں: نماز کا وقت شروع ہونے سے پہلے نماز کے لئے اذان دینا درست نہیں ہے۔

کیونکہ اذان دینے کا بنیادی مقصد نماز کا وقت کے شروع ہونے کے بارے میں اطلاع دینا ہے اس لئے نماز کا وقت شروع ہونے سے پہلے اذان دینا حرام ہے۔

اگر کوئی شخص نماز کا مخصوص وقت شروع ہونے سے پہلے اذان دے دیتا ہے تو نماز کا وقت شروع ہونے پر دوبارہ اذان دینا لازم ہوگا۔

البتہ فجر کا مخصوص وقت شروع ہونے سے پہلے اور نصف شب گزر جانے کے بعد رات کے آخری چھٹے حصے میں اذان دینا سنت سے ثابت ہے۔ تاہم یہ اذان کسی نماز کے لئے نہیں ہوتی بلکہ یہ سوئے ہوئے شخص کو بیدار کرنے کے لئے ہوتی ہے اور نوافل ادا کرنے والے کو متنبہ کرنے کے لئے ہوتی ہے۔

اسی لئے صبح صادق ہو جانے کے بعد فجر کی نماز کے لئے دوبارہ اذان دی جاتی ہے۔

401. صحیح البخاری: کتاب الاذان: باب اذان الاعمی اذا كان له من يخبره رقم الحديث 600 'صحیح مسلم' کتاب

اصیام: باب بیان ان المخول فی الصوم یحصل بطلوع الفجر رقم الحديث: 1892 'صحیح ابن حبان' کتاب الصوم

باب السحور ذکر الامر باكل السحور لمن يسمع الاذان للصبح بالليل رقم الحديث: 3529 'موطأ مالك' کتاب الصلاة

باب قدر اسحور من السداء رقم الحديث: 159 'سنن الدارمی' کتاب الصلاة: باب فی وقت اذان الفجر رقم الحديث

1219 السنن الصغری: کتاب الاذان: المؤذان للمسجد الواحد رقم الحديث: 637

حَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ مُوسَى، فَاجْرِيرٌ، عَنْ سُلَيْمَانَ وَهُوَ التَّيْمِيُّ، عَنْ أَبِي عُثْمَانَ، عَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ بِهَذَا  
 ❦ (امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ کہتے ہیں:۔۔ اسحاق بن ابراہیم بن حبیب بن شہید۔۔ معتمر۔۔ اپنے والد۔۔ ابو عثمان۔۔

ابن مسعود رضی اللہ عنہ نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

”بلال کی اذان کسی بھی شخص کو سحری کھانے سے نہ روکے کیونکہ وہ اس لئے اذان دیتا ہے (یہاں ایک لفظ کے بارے میں راوی کو شک ہے) تاکہ نوافل ادا کرنے والا شخص (اپنے گھر سحری کھانے کے لیے) واپس چلا جائے اور سویا ہوا شخص بیدار ہو جائے وہ (یعنی صبح صادق) اس طرح اور اس طرح نہیں ہوتی بلکہ اس طرح اور اس طرح ہوتی ہے۔

یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ منقول ہے۔

### بَابُ ذِكْرِ قَدْرِ مَا كَانَ بَيْنَ آذَانِ بِلَالٍ وَآذَانِ ابْنِ أُمِّ مَكْتُومٍ

باب 54: (وقت کی) اس مقدار کا تذکرہ

جو حضرت بلال رضی اللہ عنہ کی اذان اور حضرت ام مکتوم رضی اللہ عنہ کی اذان کے درمیان تھی

403 - سند حدیث: نَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ بَشِيرٍ بْنُ الْحَكَمِ، فَابْنُ يَحْيَى يَعْنِي ابْنَ سَعِيدٍ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ، عَنِ الْقَاسِمِ، عَنْ عَائِشَةَ، رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا

متن حدیث: أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: إِنَّ بِلَالَ يُؤَذِّنُ بَلِيلًا، فَكُلُّوا وَاشْرَبُوا حَتَّى يُؤَذِّنَ ابْنُ أُمِّ مَكْتُومٍ، وَلَمْ يَكُنْ بَيْنَهُمَا إِلَّا قَدْرُ مَا يَرْقَى هَذَا وَيَنْزِلُ هَذَا

❦ (امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ کہتے ہیں:۔۔ عبدالرحمن بن بشر بن حکم۔۔ یحییٰ بن سعید۔۔ عبید اللہ۔۔ قاسم کے حوالے

سے نقل کرتے ہیں سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

”بلال رات کے وقت میں اذان دے دیتا ہے تو تم لوگ (سحری میں) اس وقت تک کھاتے پیتے رہو جب تک ابن ام مکتوم اذان نہیں دیتا۔

(راوی بیان کرتا ہے: ان دونوں کی اذان کے درمیان صرف اتنا فرق ہوتا تھا کہ وہ اوپر چڑھ رہے ہوتے اور وہ نیچے اتر

رہے ہوتے تھے۔

### بَابُ ذِكْرِ خَبَرٍ رَوَى عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

رَأَى بَعْضُ أَهْلِ الْجَهْلِ أَنَّهُ يُضَادُّ هَذَا الْخَبَرَ الَّذِي ذَكَرْنَا أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: إِنَّ بِلَالَ يُؤَذِّنُ بَلِيلًا

باب 55: نبی اکرم ﷺ کے حوالے سے منقول روایت کا تذکرہ

اس کے بارے میں بعض جاہل یہ سمجھتے ہیں یہ اس روایت کے برخلاف ہے جس کا ہم نے ذکر کیا ہے کہ نبی اکرم ﷺ

نے یہ فرمایا ہے:

”بلال رات میں ہی اذان دے دیتا ہے۔“

**404 - سند حدیث:** نَا أَبُو هَاشِمٍ زِيَادُ بْنُ أَيُّوبَ، نَا هِشَامٌ، أَخْبَرَنَا مَنْصُورٌ وَهُوَ ابْنُ زَاذَانَ، عَنْ حُبَيْبِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ، عَنْ عَمَّتِهِ أُنَيْسَةَ بِنْتِ حُبَيْبٍ قَالَتْ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَنْ حَدِيث: إِذَا أَذَّنَ ابْنُ أُمِّ مَكْتُومٍ فَكُلُوا وَاشْرَبُوا، وَإِذَا أَذَّنَ بِلَالٌ فَلَا تَأْكُلُوا وَلَا تَشْرَبُوا، فَإِنْ كَانَتِ الْمَرْأَةُ مِمَّا لَيْسَ عَلَيْهَا شَيْءٌ مِنْ سُحُورِهَا، فَتَقُولُ لِبِلَالٍ: أَمِهُلْ حَتَّى أَفْرَغَ مِنْ سُحُورِي تَوْضِيحِ رَوَايَتِ: قَالَ أَبُو بَكْرٍ. هَذَا خَبَرٌ قَدْ اخْتَلَفَ فِيهِ، عَنْ حُبَيْبِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ رَوَاهُ شُعْبَةُ عَنْهُ، عَنْ عَمَّتِهِ أُنَيْسَةَ، فَقَالَ: إِنَّ ابْنَ أُمِّ مَكْتُومٍ أَوْ بِلَالَ يُنَادِي بِلَالٍ

❦ (امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ کہتے ہیں: -- ابو ہاشم زیاد بن ایوب -- ہشام -- منصور بن زاذان -- حبیب بن عبد الرحمن -- اپنی پھوپھی سیدہ انیسہ بنت حبیب رضی اللہ عنہا کے حوالے سے نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں: ”جب ابن ام مکتوم اذان دے تو تم کھاتے پیتے رہو اور جب بلال اذان دے تو تم کچھ کھاؤ پوئیں۔“ (راوی خاتون کہتی ہیں:) اگر کسی خاتون کے کھانے میں سے کوئی چیز باقی رہ گئی ہوتی تھی تو وہ حضرت بلال رضی اللہ عنہ سے یہ کہتی تھی کہ ابھی آپ ٹھہر جائیں میں سحری کھا کر فارغ ہو جاؤں۔

امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں: اس روایت میں حبیب بن عبد الرحمن سے منقول ہونے کے حوالے سے اختلاف کیا گیا ہے شعبہ نے یہ روایت ان کے حوالے سے ان کی پھوپھی سیدہ انیسہ رضی اللہ عنہا سے نقل کی ہے وہ یہ کہتی ہیں: حضرت ابن ام مکتوم یا شاید حضرت بلال رضی اللہ عنہ رات کے وقت اذان دے دیتے تھے۔

**405 - سند حدیث:** نَاهُ مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ، نَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ، نَا شُعْبَةُ، عَنْ حُبَيْبٍ وَهُوَ ابْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ، عَنْ عَمَّتِهِ أُنَيْسَةَ وَكَانَتْ مُصَلِّيَةً عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: مَنْ حَدِيث: إِذَا ابْنُ أُمِّ مَكْتُومٍ أَوْ بِلَالٌ يُنَادِي بِلَالٍ، فَكُلُوا وَاشْرَبُوا حَتَّى يُنَادِيَ بِلَالٌ أَوْ ابْنُ أُمِّ مَكْتُومٍ، وَمَا كَانَ إِلَّا أَنْ يَنْزِلَ أَحَدُهُمَا وَيَقْعُدَ الْآخَرُ فَيَتَأَخَذُ بِثَوْبِهِ، فَتَقُولُ: كَمَا أَنْتَ حَتَّى اتَّسَحَّرَ نَاهُ أَحْمَدُ بْنُ مُقْدَامٍ الْعَجَلِيُّ، نَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ بِمِثْلِهِ

قَالَ أَبُو بَكْرٍ. فَخَبَرُ أُنَيْسَةَ قَدْ اخْتَلَفُوا فِيهِ فِي هَذِهِ اللَّفْظَةِ، وَلَكِنْ قَدْ رَوَى الدَّرَاوَرْدِيُّ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَائِشَةَ مِثْلَ مَعْنَى خَبَرِ مَنْصُورِ بْنِ زَاذَانَ فِي هَذِهِ اللَّفْظَةِ

❦ (امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ کہتے ہیں: -- محمد بن بشار -- محمد بن جعفر -- شعبہ -- حبیب بن عبد الرحمن -- اپنی پھوپھی سیدہ انیسہ رضی اللہ عنہا کے حوالے سے نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

ابن ام مکتوم (راوی کو شک ہے شاید یہ الفاظ ہیں) بلال رات کے وقت ہی (یعنی صبح صادق ہونے سے پہلے ہی) اذان

دے دیتا ہے تو تم اس وقت تک (حری) کھاتے پیتے رہو جب تک بلال (راوی کو شک ہے شاید یہ الفاظ ہیں) ابن اُمّ مکتوم اذان نہیں دیتا۔

(راوی بیان کرتے ہیں) ان دونوں کے درمیان اتنا فرق تھا کہ یہ نیچے اتر رہے ہوتے تھے اور وہ چڑھ رہے ہوتے تھے تو وہ خاتون ان کا کپڑا پکڑ کر کہتی تھی ابھی تم ٹھہر جاؤ تاکہ میں حری کر لوں۔ یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ منقول ہے۔

امام ابن خزیمرہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں: سیدہ امیرہ رضی اللہ عنہا کی نقل کردہ روایت کہ ان الفاظ میں محدثین نے نقل کرتے ہوئے اختلاف کیا ہے راوی نے ہشام بن عروہ کے حوالے سے ان کے والد کے حوالے سے سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے اسی کی مانند روایت نقل کی ہے جو منصور بن اذان نے ان الفاظ میں نقل کی ہے۔

**406 - سند حدیث:** نَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى، نَا اِبْرَاهِيمُ بْنُ حَمْزَةَ، نَا عَبْدُ الْعَزِيزِ، يَعْنِي ابْنَ مُحَمَّدٍ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَائِشَةَ، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: مَتَنُ حَدِيثٍ اِنَّ اُمَّ مَكْتُومٍ يُؤَذِّنُ لَيْلًا، فَكُلُّوا وَاشْرَبُوا حَتَّى يُؤَذِّنَ بِلَالٌ، فَإِنَّ بِلَالَ لَا يُؤَذِّنُ حَتَّى يَرَى الْفَجْرَ

وَرَوَى سَبِيحًا بِهَذَا الْمَعْنَى أَبُو إِسْحَاقَ، عَنِ الْأَسْوَدِ، عَنْ عَائِشَةَ  
 ❀ ❀ (امام ابن خزیمرہ رحمہ اللہ کہتے ہیں:)-- محمد بن یحییٰ -- ابراہیم بن حمزہ -- عبد العزیز بن محمد -- ہشام بن عروہ -- اپنے والد کے حوالے سے نقل کرتے ہیں -- سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: ”ابن اُمّ مکتوم رات میں ہی اذان دے دیتا ہے تو تم لوگ اس وقت تک کھاتے پیتے رہو جب تک بلال اذان نہیں دیتا۔ (نبی اکرم ﷺ فرماتے ہیں یا شاید راوی کے یہ الفاظ ہیں) حضرت بلال رضی اللہ عنہ اس وقت تک اذان نہیں دیتے تھے جب تک صبح صادق نہیں ہو جاتی تھی۔

ابو اسحاق نے اسود کے حوالے سے سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے اسی کے مشابہت رکھنے والی روایت نقل کی ہے (جو کہ درج ذیل ہے)  
**407 - سند حدیث:** نَاهُ أَحْمَدُ بْنُ مَنْصُورٍ الرَّمَادِيُّ، نَا أَبُو الْمُنْذِرِ، نَا يُونُسُ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ، عَنِ الْأَسْوَدِ بْنِ يَزِيدَ قَالَ:

مَتَنُ حَدِيثٍ قُلْتُ لِعَائِشَةَ: أَيُّ سَاعَةٍ تُؤِيرِينَ؟ قَالَتْ: مَا أَوْتِرُ حَتَّى يُؤَذِّنُونَ، وَمَا يُؤَذِّنُونَ حَتَّى يَطْلُعَ الْفَجْرُ، قَالَتْ: وَكَانَ لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُؤَذِّنَانِ، فَلَانَ وَعَمْرُو بْنُ أُمِّ مَكْتُومٍ، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِذَا أَذَّنَ عَمْرُو فَكُلُوا وَاشْرَبُوا فَإِنَّهُ رَجُلٌ ضَرِيرُ الْبَصَرِ، وَإِذَا أَذَّنَ بِلَالٌ فَارْفَعُوا أَيْدِيَكُمْ فَإِنَّ بِلَالَ لَا يُؤَذِّنُ حَتَّى يُصْبَحَ

❀ ❀ (امام ابن خزیمرہ رحمہ اللہ کہتے ہیں:)-- احمد بن منصور رمادی -- ابو منذر -- یونس -- ابو اسحاق (کے حوالے سے

روایت نقل کرتے ہیں: اسوہ بن جریید بیان کرتے ہیں:

میں نے سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے دریافت کیا: آپ و ترکیب پر تھمتی تھمتی انہوں نے جواب دیا: میں اس وقت تک وتر نہیں پڑھتی تھی جب تک وہ لوگ اذان نہیں دے دیتے تھے اور وہ لوگ اس وقت تک اذان نہیں دیتے جب تک صبح صادق نہیں ہو جاتی تھی۔ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم ﷺ کے دو مؤذن تھے ایک فلاں اور دوسرے عمرو بن اُمّ مکتوم نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ”جب عمرو اذان دے تو تم لوگ (سحری) کھاتے پیتے رہو کیونکہ وہ ایک ایسا شخص ہے جو ناپیدا ہے لیکن جب بلال اذان دے تو تم اپنے ہاتھ اٹھاؤ کیونکہ بلال اس وقت تک اذان نہیں دیتا جب تک صبح صادق نہیں ہو جاتی۔“

**408 - سند حدیث:** نَا أَحْمَدُ بْنُ سَعِيدٍ الدَّارِمِيُّ، وَمُحَمَّدُ بْنُ عُثْمَانَ الْعَجَلِيُّ قَالَا: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ

مُوسَى، عَنْ إِسْرَائِيلَ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ، عَنِ الْأَسْوَدِ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ:

**متن حدیث:** كَانَ لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثَلَاثَةُ مُؤَذِّنِينَ بِلَالٌ وَأَبُو مَحْذُورَةَ وَعَمْرُو بْنُ أُمِّ مَكْتُومٍ، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

إِذَا أَدَّنَ عَمْرُو فَإِنَّهُ ضَرِيرُ الْبَصَرِ فَلَا يُغَرِّكُمُ، وَإِذَا أَدَّنَ بِلَالٌ فَلَا يَطْعَمَنَّ أَحَدٌ

**توضیح مصنف:** قَالَ أَبُو بَكْرٍ: أَمَّا خَبَرُ أَبِي إِسْحَاقَ، عَنِ الْأَسْوَدِ، عَنْ عَائِشَةَ فَإِنَّ فِيهِ نَظْرًا لَا يَأْتِي لَا أَفْ

عَلَى سَمَاعِ أَبِي إِسْحَاقَ هَذَا الْخَبَرُ مِنَ الْأَسْوَدِ، فَأَمَّا خَبَرُ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ فَصَحِيحٌ مِنْ جِهَةِ النَّقْلِ، وَلَيْسَ هَذَا

الْخَبَرُ بِضَافَةِ خَبَرِ سَالِمٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ، وَخَبَرِ الْقَاسِمِ عَنْ عَائِشَةَ، إِذْ جَائِزٌ أَنْ يَكُونَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

قَدْ كَانَ جَعَلَ الْأَذَانَ بِاللَّيْلِ نَوَائِبَ بَيْنَ بِلَالٍ وَبَيْنَ ابْنِ أُمِّ مَكْتُومٍ فَأَمَرُ فِي بَعْضِ اللَّيَالِي بِلَالًا أَنْ يُؤَذِّنَ أَوَّلًا

بِاللَّيْلِ، فَإِذَا نَزَلَ بِلَالٌ صَعِدَ ابْنُ أُمِّ مَكْتُومٍ فَأَذَّنَ بَعْدَهُ بِالنَّهَارِ، فَإِذَا جَاءَتْ نَوْبَةُ ابْنِ أُمِّ مَكْتُومٍ بَدَأَ ابْنُ أُمِّ

مَكْتُومٍ فَأَذَّنَ بِاللَّيْلِ، فَإِذَا نَزَلَ صَعِدَ بِلَالٌ فَأَذَّنَ بَعْدَهُ بِالنَّهَارِ،

وَكَانَتْ مَقَالَةُ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّ بِلَالًا يُؤَذِّنُ بِاللَّيْلِ فِي الْوَقْتِ الَّذِي كَانَتْ النُّوبَةُ لِبِلَالٍ فِي

الْأَذَانِ بِلَيْسٍ وَكَانَتْ مَقَالَتُهُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّ ابْنَ أُمِّ مَكْتُومٍ يُؤَذِّنُ بِاللَّيْلِ فِي الْوَقْتِ الَّذِي كَانَتْ النُّوبَةُ

فِي الْأَذَانِ بِاللَّيْلِ نَوْبَةُ ابْنِ أُمِّ مَكْتُومٍ، فَكَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُعَلِّمُ النَّاسَ فِي كُلِّ الْوَقْتَيْنِ أَنَّ الْأَذَانَ

الْأَوَّلَ مِنْهُمَا هُوَ أَذَانُ لَيْلٍ لَا نَهَارٍ، وَأَنَّهُ لَا يَمْنَعُ مَنْ أَرَادَ الصَّوْمَ طَعَامًا وَلَا شَرَابًا، وَأَنَّ الْأَذَانَ الثَّانِي إِنَّمَا يَمْنَعُ

الطَّعَامَ وَالشَّرَابَ إِذَا هُوَ بِنَهَارٍ لَا بِلَيْلٍ

فَأَمَّا خَبَرُ الْأَسْوَدِ، عَنْ عَائِشَةَ وَمَا يُؤَذِّنُونَ حَتَّى يَطْلُعَ الْفَجْرُ فَإِنَّ لَهُ أَحَدَ مَعْنَيْنِ أَحَدُهُمَا لَا يُؤَذِّنُ

جَمِيعُهُمْ حَتَّى يَطْلُعَ الْفَجْرُ لَا أَنَّهُ لَا يُؤَذِّنُ أَحَدٌ مِنْهُمْ، إِلَّا تَرَاهُ أَنَّهُ قَدْ قَالَ فِي الْخَبَرِ: إِذَا أَدَّنَ عَمْرُو فَكُلُوا

وَأَشْرَبُوا، فَلَوْ كَانَ عَمْرُو لَا يُؤَذِّنُ حَتَّى يَطْلُعَ الْفَجْرُ لَكَانَ الْأَكْلُ وَالشَّرْبُ عَلَى الصَّائِمِ بَعْدَ أَذَانِ عَمْرُو

مُحَرَّمَيْنِ، وَالْمَعْنَى الثَّانِي أَنْ تَكُونَ عَائِشَةُ أَرَادَتْ حَتَّى يَطْلُعَ الْفَجْرُ الْأَوَّلُ فَيُؤَذِّنُ الْبَادِي مِنْهُمْ بَعْدَ طُلُوعِ



الْفَجْرِ الْأَوَّلِ لَا قَبْلَهُ، وَهُوَ الْوَقْتُ الَّذِي يَحِلُّ فِيهِ الطَّعَامُ وَالشَّرَابُ لِمَنْ أَرَادَ الصَّوْمَ إِذَا طُلُوعُ الْفَجْرِ الْأَوَّلِ بَلِيلٌ لَا بِنَهَارٍ، ثُمَّ يُؤَذِّنُ الَّذِي يَلِيهِ بَعْدَ طُلُوعِ الْفَجْرِ الثَّانِي الَّذِي هُوَ نَهَارٌ لَا لَيْلٌ، فَهَذَا مَعْنَى هَذَا الْخَبَرِ عِنْدِي وَاللَّهُ أَعْلَمُ

❦ ❦ (امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ کہتے ہیں:۔۔ احمد بن سعید دارمی اور محمد بن عثمان غلی۔۔ عبید اللہ بن موسیٰ۔۔ اسرائیل۔۔ ابواسحاق۔۔ اسود) کے حوالے سے روایت نقل کرتے ہیں: (سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں:

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے تین مؤذن تھے حضرت بلال رضی اللہ عنہ، حضرت ابو محذورہ رضی اللہ عنہ اور حضرت عمرو بن اُمّ مکتوم رضی اللہ عنہ۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب عمرو اذان دے تو وہ ایک نابینا شخص ہے تو وہ تمہیں غلط فہمی کا شکار نہ کرے اور جب بلال اذان دے تو پھر (روزہ رکھنے والا) کوئی شخص کوئی چیز ہرگز نہ کھائے۔

امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں: ابواسحاق کی اسود کے حوالے سے سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے نقل کردہ روایت میں غور و فکر کی گنجائش ہے کیونکہ میرے علم کے مطابق ابواسحاق نے یہ روایت اسود سے نہیں سنی ہے۔

جہاں تک ہشام بن عروہ کی نقل کردہ روایت کا تعلق ہے تو وہ نقل کے اعتبار سے درست ہے تاہم یہ روایت سالم کی حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے نقل کردہ روایت کے خلاف نہیں ہے اور قاسم کی سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے نقل کردہ روایت کے خلاف نہیں ہے کیونکہ اس بات کا امکان موجود ہے کہ رات کے وقت (یعنی صبح صادق ہو جانے سے پہلے) دی جانے والی اذان حضرت بلال رضی اللہ عنہ اور حضرت ابن اُمّ مکتوم رضی اللہ عنہ نے باری باری دی ہو تو کسی رات میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت بلال رضی اللہ عنہ یہ حکم دیا ہو کہ وہ پہلے اذان دے دیں تو جب حضرت بلال رضی اللہ عنہ نیچے اتر رہے ہوتے تھے تو حضرت ابن اُمّ مکتوم رضی اللہ عنہ اوپر چڑھ رہے ہوتے تھے اور وہ صبح صادق ہو جانے کے بعد حضرت بلال رضی اللہ عنہ کے بعد اذان دیتے تھے اور جب حضرت ابن اُمّ مکتوم رضی اللہ عنہ کی باری ہوتی تھی تو وہ پہلے اذان دے دیتے تھے وہ رات میں ہی (یعنی صبح صادق ہونے سے پہلے ہی) اذان دے دیتے تھے پھر جب وہ نیچے اتر رہے ہوتے تھے تو حضرت بلال رضی اللہ عنہ اوپر چڑھ جاتے تھے اور اس کے بعد دن کے وقت (یعنی صبح صادق ہو جانے کے بعد) اذان دیا کرتے تھے۔

تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان ”بلال رات میں ہی اذان دے دیتا ہے“ وہ اس وقت کے بارے میں ہوگا جس میں حضرت بلال رضی اللہ عنہ کی باری تھی کہ وہ صبح صادق سے پہلے اذان دے دیں اب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان کہ ”ابن اُمّ مکتوم رات میں ہی اذان دے دیتا ہے“ یہ اس وقت کے بارے میں ہے جس وقت صبح صادق سے پہلے اذان دینے کی باری حضرت ابن اُمّ مکتوم کی تھی۔

تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دونوں وقتوں میں ان لوگوں کو اس بات کے بارے میں بتا دیا کہ پہلی اذان صبح صادق سے پہلے دی جاتی ہے صبح صادق کے بعد نہیں دی جاتی ہے تو جو شخص روزہ رکھنے کا ارادہ رکھتا ہے۔ یہ اذان اُسے کھانے پینے سے نہ روکے اور دوسری اذان کھانے پینے سے روک دے گی کیونکہ وہ صبح صادق ہونے کے بعد دی جاتی ہے صبح صادق سے پہلے نہیں دی جاتی۔

جہاں تک اسود کی سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے نقل کردہ روایت کا تعلق ہے۔

”وہ اس وقت تک اذان نہیں دیتے تھے جب تک صبح صادق نہیں ہو جاتی تھی۔“

تو اس کا ان دو میں سے کوئی ایک مفہوم ہو سکتا ہے ایک مفہوم یہ ہے کہ یہ تمام حضرات اس وقت تک اذان نہیں دیتے تھے جب تک صبح صادق نہیں ہو جاتی تھی اس سے یہ مراد نہیں ہے کہ ان میں سے کوئی ایک شخص بھی اس وقت تک اذان نہیں دیتا تھا کیا آپ نے اس بارے میں غور نہیں کیا کہ انہوں نے روایت میں یہ الفاظ نقل کئے ہیں۔

”جب عمرو اذان دیدے تو تم لوگ کھاتے پیتے رہو۔“

اگر حضرت عمرو رضی اللہ عنہ صبح صادق ہو جانے کے بعد اذان دیا کرتے تھے تو حضرت عمرو رضی اللہ عنہ کی اذان کے بعد روزہ دار کے لیے کھانا پینا حرام ہو چکا ہوتا تھا۔

دوسرا مفہوم یہ ہے: سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کی مراد یہ ہو کہ یہاں تک کہ پہلی فجر طلوع ہو جاتی تو ان میں سے پہلے اذان دینے والا شخص پہلی فجر طلوع ہونے کے بعد اذان دیتا تھا اس سے پہلے نہیں دیتا تھا اور یہ وہ وقت ہے جس میں روزے کا ارادہ رکھنے والے شخص کے لئے کھانا پینا جائز ہوتا ہے کیونکہ پہلی فجر رات میں ہی (یعنی صبح صادق سے پہلے ہی) طلوع ہو جاتی ہے یہ دن میں نہیں ہوتی پھر اس کے بعد دوسری فجر (یعنی صبح صادق) طلوع ہونے کے بعد دوسرے صاحب اذان دیتے تھے۔ یہ فجر دن میں ہوتی ہے رات میں نہیں ہوتی۔ میرے نزدیک اس روایت کا یہی مفہوم ہے۔ باقی اللہ بہتر جانتا ہے۔

## بَابُ الْأَذَانِ لِلصَّلَاةِ بَعْدَ ذَهَابِ الْوَقْتِ

باب 56: (نماز کا) وقت رخصت ہو جانے کے بعد نماز کے لئے اذان دینا

409 - سند حدیث: نَا هَارُونَ بْنُ إِسْحَاقَ الْهَمْدَانِيُّ، نَا ابْنُ فَضِيلٍ، عَنْ حُصَيْنِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ، عَنْ عَبْدِ

(409) شوافع اس بات کے قائل ہیں: تنہا نماز ادا کرنے والا شخص خواہ اس وقت کی نماز ادا کر رہا ہو یا قضا نماز ادا کر رہا ہو تو اس کے لیے اذان دینا اور اقامت کہنا دونوں سنت ہیں۔

خواہ اس نے اپنے محلے کی مسجد کی اذان سنی ہو یا نہ سنی ہو اور وہ شخص بلند آواز میں اذان دے گا البتہ اگر وہ مسجد کے اندر موجود ہو اور وہاں پہلے با جماعت نماز ہو چکی ہو تو وہاں بلند آواز میں اذان نہیں دی جاسکتی۔

احناف اس بات کے قائل ہیں: قضا نمازوں کو ادا کرنے والا شخص ہر نماز کے لئے اذان دے اور اقامت کہے تو یہ زیادہ بہتر ہے۔

اور اگر وہ چاہے تو صرف پہلی نماز کے لئے اذان دیدے اور باقی نمازوں کے لئے اقامت کہتا رہے۔

احناف کے نزدیک بنیادی اصول یہ ہے: اپنے مخصوص وقت کے دوران نماز کی ادائیگی کے لئے جو چیز سنت ہے وہ قضا ہونے کی صورت میں ادا کی جانے والی نماز کے لئے بھی مستنون شمار ہوگی۔

امام، لک اس بات کے قائل ہیں: قضا نماز ادا کرنے والا شخص اذان نہیں دے گا وہ صرف اقامت کہے گا۔

409 صحیح البخاری: کتاب مواقیات الصلاة باب الاذان بعد ذهاب الوقت رقم الحديث: 579 السنن الصغرى: کتاب

الامامة الجماعة للفائت من الصلاة رقم الحديث: 841 السنن الكبرى للنسائي ذكر الامامة الجماعة للفائت من الصلاة

رقم الحديث 903 صحيح ابن حبان: کتاب الصلاة فصل في الاوقات المنهى عنها ذكر خبر اوهم غير المتبحر في صناعة

العم ان الصلاة الفائتة رقم الحديث: 1598

اللَّهُ بْنُ أَبِي قَتَادَةَ، عَنْ أَبِيهِ قَالَ:

متن حدیث: يَسْرُنَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَاتَ لَيْلَةٍ، فَقَالَ بَعْضُ الْقَوْمِ: لَوْ عَرَسَتْ بَنَاتُ  
رَسُولِ اللَّهِ قَالَ: إِنِّي أَخَافُ أَنْ تَنَامُوا عَنِ الصَّلَاةِ، فَذَكَرَ الْحَدِيثَ بِطَوِيلِهِ، وَقَالَ: فَاسْتَبَقْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى  
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، ثُمَّ قَالَ: يَا بِلَالُ، قُمْ فَأَذِّنِ النَّاسَ بِالصَّلَاةِ

❦❦ (امام ابن خزیمہ رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں:)-- ہارون بن اسحاق ہمدانی-- ابن فضیل-- حصین بن عبد الرحمن-- عبد اللہ بن

ایک مرتبہ رات کے وقت نبی اکرم ﷺ کے ساتھ سفر کر رہے تھے کچھ لوگوں نے عرض کی: یا رسول اللہ (ﷺ)! اگر آپ ہمیں رات کے آخری حصے میں آرام کروادیں (تو یہ مناسب ہوگا) نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: مجھے یہ اندیشہ ہے کہ تم لوگ نماز کے وقت سوتے رہ جاؤ گے (اس کے بعد راوی نے طویل حدیث ذکر کی ہے جس میں راوی کے الفاظ یہ ہیں) راوی بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ بیدار ہوئے پھر آپ نے ارشاد فرمایا:

”اے بڑا! اٹھو اور نماز کے لئے لوگوں کو اطلاع دو (یعنی اذان دو)۔“

410 - مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي صَفْوَانَ الشَّافِعِيُّ، نَا بَهْزُ يَعْنِي ابْنَ أَسَدٍ، ثَنَا حَمَّادٌ يَعْنِي ابْنَ سَلَمَةَ، أَخْبَرَنَا ثَابِتٌ

الْبُنَانِي،

متن حدیث: أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ رِبَّاحٍ، حَدَّثَ الْقَوْمَ فِي الْمَسْجِدِ الْجَامِعِ وَفِي الْقَوْمِ عُمَرَانُ بْنُ حُصَيْنٍ، فَقَالَ عُمَرَانُ: مَنِ الْفَتَى؟ فَقَالَ: امْرُؤٌ مِنَ الْأَنْصَارِ، فَقَالَ عُمَرَانُ: الْقَوْمُ أَعْلَمُ بِحَدِيثِهِمْ أَنْظِرْ كَيْفَ تُحَدِّثُ فَإِنِّي سَابِعُ سَبْعَةِ تِلْكَ اللَّيْلِ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ عُمَرَانُ: مَا كُنْتُ أَرَى أَحَدًا يَحْفَظُ هَذَا الْحَدِيثَ غَيْرِي، فَقَالَ: سَمِعْتُ أَبَا قَتَادَةَ يَقُولُ: كُنَّا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي سَفَرٍ، فَقَالَ: إِنَّكُمْ إِلَّا تُذَكِّرُوا الْمَاءَ مِنْ غَدٍ تَعْطَشُوا، فَانْطَلَقَ سَرَاعَانَ النَّاسُ، فَقَالَ أَبُو قَتَادَةَ: وَلَزِمْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تِلْكَ اللَّيْلَةَ، فَنَعَسَ فَنَامَ فَدَعَمْتُهُ، ثُمَّ نَعَسَ أَيضًا، فَمَا لَ دَعَمْتُهُ، ثُمَّ نَعَسَ فَمَا لَ أُخْرَى حَتَّى كَادَ يُجْفِلُ، فَاسْتَيْقَظَ فَقَالَ: مَنِ الرَّجُلُ؟ فَقُلْتُ: أَبُو قَتَادَةَ، فَقَالَ: مِنْ كَمْ كَانَ مَسِيرَكَ هَذَا؟، قُلْتُ: مِنْهُ اللَّيْلَةَ، فَقَالَ: حِفْظَكَ اللَّهُ بِمَا حَفِظْتَ بِهِ نَبِيَّهُ، ثُمَّ قَالَ: لَوْ عَرَّمْنَا إِلَى شَجَرَةٍ وَمِلْتُ مَعَهُ فَقَالَ: هَلْ تَرَى مِنْ أَحَدٍ؟، قُلْتُ: نَعَمْ، هَذَا رَاكِبٌ، هَذَا رَاكِبٌ، هَذَانِ رَاكِبَانِ، هُوَ لِأَيُّ ثَلَاثَةٍ، حَتَّى صِرْنَا سَبْعَةً، فَقَالَ: احْفَظُوا عَلَيْنَا صَلَاتَنَا لَا تَرْفُدُوا عَنْ صَلَاةِ الْفَجْرِ، فَضُرِبَ عَلَى آذَانِهِمْ حَتَّى ائْقَطَهُمُ حَرُّ الشَّمْسِ فَقَامُوا فَأَقْبَضُوا هُنَيْئَةً ثُمَّ نَزَلُوا، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: امْعَمَكُمْ مَاءٌ؟ فَقُلْتُ: نَعَمْ، مَعِيَ مِیْضَاءٌ لِي فِيهَا مَاءٌ، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

اَنْتَ بِهَا، فَاتَيْنَهُ بِهَا فَقَالَ: مُسُوا مِنْهَا، مُسُوا مِنْهَا، فَتَوَضَّأْنَا وَبَقِيَ مِنْهَا جُرْعَةٌ، فَقَالَ: اَزْدَهْرَهَا يَا اَبَا قَتَادَةَ! فَاِنْ لِهَذِهِ نَبَأٌ، فَاَذَنْ بِلَالٍ فَصَلُّوا رَكْعَتَيِ الْفَجْرِ، ثُمَّ صَلُّوا الْفَجْرَ، ثُمَّ رَكِبُوا، فَقَالَ بَعْضُهُمْ لِبَعْضٍ: فَرَطْنَا فِي صَلَاتِنَا، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَا تَقُولُونَ؟ اِنْ كَانَ شَيْءٌ مِنْ أَمْرِ دُنْيَاكُمْ فَشَأْنُكُمْ بِهِ، اِنْ كَانَ شَيْءٌ مِنْ أَمْرِ دِينِكُمْ فَآلِي، قُلْنَا: يَا رَسُولَ اللَّهِ فَرَطْنَا فِي صَلَاتِنَا، فَقَالَ: اِنَّهُ لَا تَفْرِيطُ فِي النَّوْمِ، وَإِنَّمَا التَّفْرِيطُ فِي الْبِقْطَةِ، وَإِذَا سَهَا أَحَدُكُمْ عَنْ صَلَاتِهِ فَلْيُصَلِّهَا حِينَ يَذْكُرُهَا وَمَنْ الْغَدِ لِلْوَقْتِ فَذَكَرَ الْحَدِيثَ بِطَوْلِهِ

❖❖ (امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ کہتے ہیں:) محمد بن ابوصفوان ثقفی۔۔ بہز بن اسد۔۔ حماد بن سلمہ۔۔ ثابت بنانی (کے حوالے سے روایت نقل کرتے ہیں:)

عبداللہ بن ربیع نے جامع مسجد میں لوگوں کے سامنے حدیث بیان کی۔ حاضرین میں حضرت عمران بن حصبہؓ بھی موجود تھے۔ حضرت عمرانؓ نے دریافت کیا: یہ کون شخص ہے؟ انہوں نے بتایا: یہ انصار سے تعلق رکھنے والا ایک فرد ہے تو حضرت عمرانؓ نے فرمایا: متعلقہ لوگوں کو اپنے واقعے کے بارے میں زیادہ علم ہوتا ہے۔ تم اس بات کا جائزہ لو کہ تم کس بنیاد پر یہ بات بیان کر رہے ہو؟ کیونکہ اس رات نبی اکرم ﷺ کے ساتھ موجود آٹھ افراد میں سے ایک ”میں“ تھا۔ حضرت عمرانؓ بیان کرتے ہیں: میں یہ نہیں سمجھتا تھا کہ اب کوئی ایسا شخص بھی باقی ہوگا جسے میرے علاوہ یہ بات یاد ہوگی تو اس نوجوان نے بتایا: میں نے حضرت قتادہؓ کو یہ بیان کرتے ہوئے سنا ہے: ایک مرتبہ ہم نبی اکرم ﷺ کے ساتھ سفر کر رہے تھے۔ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: اگر تم کل تک پانی تک نہ پہنچ پائے تو پیاسے رہ جاؤ گے تو جلد باز لوگ چلے گئے۔ حضرت ابوقتادہؓ بیان کرتے ہیں: میں اس رات نبی اکرم ﷺ کے ساتھ رہا۔ نبی اکرم ﷺ کو ادنگھ آگئی اور آپ سو گئے تو میں نے آپ کو ٹیک فراہم کی پھر آپ کو ادنگھ آگئی پھر آپ ایک طرف جھکے تو میں نے آپ کو ٹیک فراہم کی پھر آپ کو ادنگھ آگئی پھر آپ ایک طرف جھکے یہاں تک کہ قریب تھا کہ آپ گر جاتے تو اسی دوران آپ نیند سے بیدار ہو گئے۔ آپ نے دریافت کیا: تم کون ہو؟ میں نے عرض کی: ابوقتادہ۔ نبی اکرم ﷺ نے دریافت کیا: تم کب سے چل رہے ہو؟ میں نے عرض کی: رات سے۔ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ تمہاری بھی اسی طرح حفاظت کرے جس طرح تم نے اس کے نبی کی حفاظت کی ہے پھر آپ نے ارشاد فرمایا: اگر ہم رات کے آخری پہر (پڑاؤ کر لیں تو یہ مناسب ہوگا) پھر نبی اکرم ﷺ ایک درخت کی طرف تشریف لے گئے میں بھی آپ کے ساتھ چلا گیا۔ نبی اکرم ﷺ نے دریافت کیا: کیا تمہیں کوئی نظر آ رہا ہے؟ میں نے عرض کی: جی ہاں! یہ ایک سوار ہے وہ دو سوار ہیں اور وہ تین لوگ ہیں یہاں تک کہ ہم سات افراد ہو گئے تو نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: تم ہماری نماز کا دھیان رکھنا ایسا نہ ہو کہ ہم نماز کے وقت سوتے رہ جائیں لیکن وہ سب لوگ بھی سو گئے یہاں تک کہ سورج کی تپش نے انہیں بیدار کیا تو یہ لوگ اٹھے اور اپنی سواریاں لے کر کچھ آگے جا کر پھر پڑاؤ کیا۔ نبی اکرم ﷺ نے دریافت کیا: کیا تمہارے پاس پانی ہے؟ میں نے عرض کی: جی ہاں! میرے پاس وضو کا ایک برتن ہے جس میں کچھ پانی موجود ہے۔ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: اسے لے آؤ۔ میں وہ لے کر نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا۔

نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اسے استعمال کرو اسے استعمال کرو تو ہم سب نے وضو کر لیا پھر بھی ایک گھونٹ باقی رہ گیا۔ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: اے ابو قتادہ! اسے سنبھال کے رکھنا کیونکہ اس کے حوالے سے ایک واقعہ (روئما ہوگا) پھر حضرت بلال رضی اللہ عنہ نے اذان دی۔ ان حضرات نے دو رکعت نماز فجر ادا کی (یعنی فجر کی سنتیں پڑھیں) پھر فجر کی نماز ادا کی پھر یہ لوگ سوار ہوئے۔ ان میں سے کسی ایک نے دوسرے سے کہا: ہم سے ہماری نماز میں کوتاہی ہوگئی ہے تو نبی اکرم ﷺ نے دریافت کیا: تم لوگ کیا بات کہہ رہے ہو؟ اگر تو تمہارے کسی دنیاوی معاملے سے متعلق ہے تو تم خود اسے بھگتا لو اور اگر کوئی دینی معاملے سے متعلق بات ہے تو وہ میری طرف آئے گی۔ ہم نے عرض کی: یا رسول اللہ ﷺ! ہم سے نماز کے بارے میں کوتاہی ہوگئی ہے۔ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: سوتے رہ جانے میں کوتاہی نہیں ہوتی، کوتاہی بیداری کی حالت میں ہوتی ہے۔ جب کوئی شخص نماز کے حوالے سے ہوکا شکار ہو جائے (یعنی نماز پڑھنا بھول جائے) تو جیسے ہی اسے وہ یاد آئے وہ اسے ادا کر لے اور اگلے دن اس وقت کا خیال رکھے۔ اس کے بعد راوی نے طویل حدیث ذکر کی ہے۔

بَابُ الْأَمْرِ بِأَنْ يُقَالَ مَا يَقُولُهُ الْمُؤَذِّنُ إِذَا سَمِعَهُ يُنَادِي بِالصَّلَاةِ، بِلَفْظٍ عَامٍّ مُرَادُهُ خَاصٌّ

باب 57: اس بات کا حکم ہے کہ (اذان کا جواب دیتے ہوئے) وہی کلمات کہے جائیں جو مؤذن کہتا ہے

جب آدمی اسے نماز کے لئے اذان دیتے ہوئے سنے یہ حکم "عام" الفاظ کے ذریعے ثابت ہے جس کی مراد مخصوص ہے۔

411- سند حدیث: نَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ، نَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ، نَا مَالِكٌ، نَا الزُّهْرِيُّ، ح وَحَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ،

نَا عُثْمَانُ بْنُ عُمَرَ، نَا يُونُسُ بْنُ يَزِيدَ الْإِيلِيُّ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، ح وَحَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلَى، أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهَبٍ، أَخْبَرَنِي مَالِكُ بْنُ أَنَسٍ، وَيُونُسُ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَزِيدَ اللَّثَّيْ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

مَنْ حَدَّثَ إِذَا سَمِعْتُمُ الْمُنَادِيَ فَقُولُوا مِثْلَ مَا يَقُولُ

❦❦ (امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ کہتے ہیں:)-- عمرو بن علی-- یحییٰ بن سعید-- مالک-- زہری کے حوالے سے

(یہاں تحویل سند ہے) عمرو بن علی-- عثمان بن عمر-- یونس بن یزید الايلي-- زہری کے حوالے سے

(یہاں تحویل سند ہے) یونس بن عبد الاعلی-- ابن وہب-- مالک بن انس اور یونس-- ابن شہاب زہری-- عطاء بن یزید

لیثی (کے حوالے سے روایت نقل کرتے ہیں:) حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں۔

حدیث [411] احناف، س بات کے قائل ہیں: اذان سننے والے کے لئے اذان کا جواب دینا واجب ہے البتہ اقامت سننے والے کے لئے اقامت کا جواب دینا مستحب ہے۔

اور جواب دینے کا طریقہ یہ ہے: مؤذن جو کلمہ کہتا ہے اسی کلمے کو دہرایا جائے گا اور جب مؤذن "حی علی الصلوٰۃ" اور "حی علی الفلاح" کہے گا تو اس کے جواب میں لا حول ولا قوۃ الا باللہ کہا جائے گا۔

جبکہ دیگر فقہاء کے نزدیک اذان اور اقامت دونوں کا جواب دینا سنت ہے۔



”جب تم مؤذن کو (اذان دیتے ہوئے) سنو تو اسی کی مانند کلمات کہو جو وہ کہہ رہا ہو۔“

**412 -** سند حدیث: نا ابو ہاشم زیاد بن ایوب، حَدَّثَنَا هُثَيْمٌ، أَخْبَرَنَا أَبُو بَشِيرٍ، عَنْ أَبِي الْمَلِيحِ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُتْبَةَ بْنِ أَبِي سُفْيَانَ، عَنْ عَمَّتِهِ أُمِّ حَبِيبَةَ بِنْتِ أَبِي سُفْيَانَ قَالَتْ: مَتَنُ حَدِيثٍ: كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا كَانَ عِنْدَهَا فِي يَوْمِهَا فَسَمِعَ الْمُؤَذِّنَ يُؤَذِّنُ قَالَ كَمَا يَقُولُ الْمُؤَذِّنُ حَتَّى يَقْرُعَ

❦❦ (امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ کہتے ہیں:)-- ابو ہاشم زیاد بن ایوب-- ہشیم-- ابو بشر-- ابو لیح-- عبد اللہ بن عتبہ بن ابوسفیان (کے حوالے سے روایت نقل کرتے ہیں: (سیدہ ام حبیبہ بنت ابوسفیان رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم ﷺ جب ان کی باری کے مخصوص دن میں ان کے ہاں ہوتے تھے اور مؤذن کو اذان دیتے ہوئے سنتے تھے تو آپ وہی کلمات پڑھا کرتے تھے جو مؤذن کہتا تھا یہاں تک کہ وہ فارغ ہو جاتا تھا۔

**413 -** سند حدیث: نا بُسْدَارٌ، نا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مَهْدِيٍّ، وَبَهْزُ بْنُ أَسَدٍ، عَنْ شُعْبَةَ، عَنْ أَبِي بَشِيرٍ، عَنْ أَبِي الْمَلِيحِ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُتْبَةَ، عَنْ أُمِّ حَبِيبَةَ،

مَتَنُ حَدِيثٍ: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقُولُ كَمَا يَقُولُ الْمُؤَذِّنُ حَتَّى يَسْكُتَ الْمُؤَذِّنُ ❦❦ (امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ کہتے ہیں:)-- بندار-- عبد الرحمن بن مہدی اور بہز بن اسد-- شعبہ-- ابو بشر-- ابو لیح-- عبد اللہ بن عتبہ (کے حوالے سے روایت نقل کرتے ہیں: (سیدہ ام حبیبہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: ”نبی اکرم ﷺ وہی کلمات پڑھا کرتے تھے جو مؤذن کہتا تھا یہاں تک کہ مؤذن خاموش ہو جاتا تھا۔“

### بَابُ ذِكْرِ الْأَخْبَارِ الْمُفَسَّرَةِ لِلْفَتَاتَيْنِ اللَّتَيْنِ

ذَكَرْتُهُمَا فِي خَبَرِ أَبِي سَعِيدٍ وَأُمِّ حَبِيبَةَ وَالذَّلِيلُ عَلَى أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّمَا أَمَرَ فِي خَبَرِ أَبِي سَعِيدٍ أَنْ يَقَالَ كَمَا يَقُولُ الْمُؤَذِّنُ حَتَّى يَقْرُعَ، وَكَذَلِكَ كَانَ يَقُولُ كَمَا يَقُولُ الْمُؤَذِّنُ حَتَّى يَسْكُتَ، خَلَا قَوْلُهُ حَتَّى عَلَى الصَّلَاةِ، حَتَّى عَلَى الْفَلَاحِ

**413.** مسند احمد بن حنبل 'مسند النساء' حديث ام حبيبة بنت ابي سفيان رضي الله عنها' رقم الحديث: 26207 'شرح معاني الآثار لمطحاوي' باب ما يستحب للرجل ان يقوله اذا سمع الاذان' رقم الحديث: 513 'السنن الكبرى للنسائي' كتاب عمل اليوم والليلة' ما يقول اذا سمع المؤذن يتشهد' رقم الحديث: 9528 'مصنف ابن ابي شيبة' كتاب الاذان والاقامة' ما يقول ابرجل اذا سمع الاذان' رقم الحديث: 2342 'المستدرک علی الصحیحین للحاکم' كتاب الصلاة' باب في فصل الصلوات الخمس' رقم الحديث: 679 'سند اسحاق بن راهويه' ما يروى عن ام حبيبة زوج النبي صلى الله عليه وسلم' رقم الحديث: 1838 'مسند ابي يعلى الموصلي' حديث ام حبيبة بنت ابي سفيان ام المؤمنين' رقم الحديث: 6981 'المعجم الكبير للطبراني' باب الياء' ما اسندت ام حبيبة زوج النبي صلى الله عليه وسلم' عبد الله بن عتبة بن ابي سفيان' رقم الحديث: 19329

**باب 58:** حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ اور سیدہ ام حبیبہ رضی اللہ عنہا کے حوالے سے منقول میری ذکر کردہ دو روایات کے الفاظ کی وضاحت کرنے والی روایات

اور اس بات کی دلیل کہ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ کے حوالے سے منقول حدیث میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ حکم دیا ہے کہ اسی طرح کلمات پڑھے جائیں جس طرح مؤذن کہتا ہے یہاں تک کہ وہ (اذان دے کر) فارغ ہو جائے۔ اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم بھی اسی طرح کلمات کہا کرتے تھے۔ جو مؤذن کہتا تھا یہاں تک کہ وہ خاموش ہو جاتا تھا لیکن یہ حکم "حی علی الصلوة" اور "حی علی الفلاح" کے علاوہ کے لئے ہے۔

**414 - سند حدیث:** یَعْقُوبُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ الدَّورَقِيُّ، حَدَّثَنَا ابْنُ عُثَيْمٍ، عَنْ هِشَامِ الدَّسْتَوَائِيِّ، عَنْ يَحْيَى بْنِ اَبِي كَثِيرٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ اِبْرَاهِيمَ، عَنْ عِيسَى بْنِ طَلْحَةَ قَالَ:

**متن حدیث:** دَخَلْنَا عَلَى مُعَاوِيَةَ فَنَادَى الْمُنَادِي بِالصَّلَاةِ، فَقَالَ: اللَّهُ أَكْبَرُ، اللَّهُ أَكْبَرُ، فَقَالَ مُعَاوِيَةُ: اللَّهُ أَكْبَرُ، اللَّهُ أَكْبَرُ، ثُمَّ قَالَ: أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ، فَقَالَ مُعَاوِيَةُ: وَأَنَا أَشْهَدُ، ثُمَّ قَالَ: أَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا رَسُولُ اللَّهِ، فَقَالَ مُعَاوِيَةُ: وَأَنَا أَشْهَدُ، ثُمَّ قَالَ: حَيَّ عَلَى الصَّلَاةِ، فَقَالَ مُعَاوِيَةُ: لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ، ثُمَّ قَالَ: حَيَّ عَلَى الْفَلَاحِ، فَقَالَ مُعَاوِيَةُ: لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ، ثُمَّ قَالَ: هَكَذَا سَمِعْتُ نَبِيَّكُمْ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ

❖❖ (امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ کہتے ہیں:) یعقوب بن ابراہیم دورقی -- ابن علیہ -- ہشام دستوائی -- یحییٰ بن ابوکثیر -- محمد بن ابراہیم -- عیسیٰ بن طلحہ بیان کرتے ہیں:

ہم حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ مؤذن نے نماز کے لئے اذان دینا شروع کی اس نے اللہ اکبر اللہ اکبر کہا تو حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے بھی اللہ اکبر اللہ اکبر کہا پھر مؤذن نے اشہد ان لا الہ الا اللہ کہا تو حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے کہا: میں بھی اس بات کی گواہی دیتا ہوں پھر مؤذن نے اشہد ان محمد رسول اللہ کہا تو حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے: میں بھی اس بات کی گواہی دیتا ہوں پھر مؤذن نے حی علی الصلوة کہا تو حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے لا حول ولا قوۃ الا باللہ پڑھا

**414** 'صحیح البخاری' کتاب الجمعة' باب: یجیب الامام علی البصر اذا سمع النداء' رقم الحدیث 887 'صحیح ابن حبان' کتاب الصلوة' باب الاذان' ذکر وصف قوله صلى الله عليه وسلم "انا وانا" رقم الحدیث: 1705 'سنن الدارمی' کتاب الصلوة' باب ما یقال عند الاذان' رقم الحدیث: 1231 'السنن الصغری' کتاب الاذان' القول اذا قال المؤذن حی علی الصلوة' رقم الحدیث: 674 'مصنف عبد الرزاق الصنعانی' کتاب الصلوة' باب القول اذا سمع الاذان' رقم الحدیث: 1780 'السنن الکبریٰ للنسائی' مواقیع الصلوات' ذکر اختلاف الناقلین لهذا الخبر عن معاویة' رقم الحدیث 1621 شرح معانی الآثار للطحاوی' باب ما یتحب للرجل ان یقوله اذا سمع الاذان' رقم الحدیث: 518 'مسند احمد بن حنبل' مسند الشامیین' حدیث معاویة بن اسی سفیان' رقم الحدیث: 16531 'مسند الشافعی' باب: ومن کتاب استقبال القبة فی الصلوة' رقم الحدیث 125 'المعجم الکبیر للطبرانی' باب الیم' من اسمه محمود' عیسیٰ بن طلحہ' رقم الحدیث 16500

پھر مؤذن نے حسی علی الفلاح کہا تو حضرت معادیہ رضی اللہ عنہ نے لا حول ولا قوۃ الا باللہ پڑھا پھر حضرت معادیہ رضی اللہ عنہ نے کہا: میں نے تم لوگوں کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو اسی طرح (اذا ان کا جواب دیتے ہوئے) سنا ہے۔

415- سندِ حدیث: تَا عَبْدُ الْجَبَّارِ بْنُ الْعَلَاءِ، نَا حَرَمَلَةُ يَعْنِي ابْنَ عَبْدِ الْعَزِيزِ، حَدَّثَنِي أَبِي، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ

**يُوسُفَ مَوْلَى عُثْمَانَ بْنِ عَفَانَ قَالَ:**

متن حدیث اَذَّنَ الْمُؤَذِّنُ لِقَالَ: اللَّهُ أَكْبَرُ، اللَّهُ أَكْبَرُ، فَقَالَ مُعَاوِيَةُ بْنُ أَبِي سُفْيَانَ: اللَّهُ أَكْبَرُ، اللَّهُ أَكْبَرُ، فَقَالَ: أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ قَالَ: أَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا رَسُولُ اللَّهِ قَالَ مُعَاوِيَةُ: أَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا رَسُولُ اللَّهِ، ثُمَّ قَالَ مُعَاوِيَةُ: هَكَذَا سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ ❀❀ (امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ کہتے ہیں: -- عبد الجبار بن علاء -- حرملہ بن عبد العزیز -- اپنے والد کے حوالے سے روایت نقل کرتے ہیں:) محمد بن یوسف (جو حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کے غلام ہیں) بیان کرتے ہیں:

مؤذن نے اذان دیتے ہوئے اللہ اکبر اللہ اکبر کہا، تو حضرت معاویہ بن ابوسفیان رضی اللہ عنہ نے بھی اللہ اکبر اللہ اکبر کہا۔  
مؤذن نے اشہد ان لا الہ الا اللہ پڑھا تو حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے بھی اشہد ان لا الہ الا اللہ پڑھا۔ مؤذن نے اشہد ان  
محمدًا رسول اللہ پڑھا تو حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے بھی اشہد ان محمدًا رسول اللہ پڑھا پھر حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے بتایا:  
میں نے اللہ کے رسول کو اسی طرح (اذان کا جواب دیتے ہوئے) سنا ہے۔

416 - سند حدیث: بُلْدَارٌ، نَایحِیُّ بْنُ سَعِیدٍ، نَاصِحٌ بْنُ عَمْرٍو، حَدَّثَنِیْ أَبِی، عَنْ جَدِّی قَالَ:

متن حدیث: كُنْتُ عِنْدَ مُعَاوِيَةَ بْنِ أَبِي سُفْيَانَ، فَقَالَ الْمُؤَدِّنُ: اللَّهُ أَكْبَرُ، اللَّهُ أَكْبَرُ، فَقَالَ مُعَاوِيَةُ: اللَّهُ أَكْبَرُ، اللَّهُ أَكْبَرُ، فَقَالَ أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ، فَقَالَ: أَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا رَسُولُ اللَّهِ، فَقَالَ مُعَاوِيَةُ: أَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا رَسُولُ اللَّهِ، فَقَالَ: حَتَّى عَلَى الصَّلَاةِ، فَقَالَ مُعَاوِيَةُ: لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ، فَقَالَ: حَتَّى عَلَى الْفَلَاحِ، فَقَالَ مُعَاوِيَةُ: لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ، فَقَالَ: اللَّهُ أَكْبَرُ، اللَّهُ أَكْبَرُ، لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ، فَقَالَ مُعَاوِيَةُ: اللَّهُ أَكْبَرُ، اللَّهُ أَكْبَرُ، لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ، ثُمَّ قَالَ: هَكَذَا كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ

تَوْضِيحُ مُصَنَّفٍ. قَالَ أَبُو بَكْرٍ: وَخَبَرُ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ مِنْ هَذَا الْبَابِ أَيْضًا، قَدْ خَرَّجْتُهُ فِي نَابِ الْخَرِّ  
تَوْضِيحُ رَوَايَتِ قَالَ أَبُو بَكْرٍ: مَعْنَى خَبَرِ أُمِّ حَبِيبَةَ: قَالَ كَمَا يَقُولُ الْمُؤَذِّنُ حَتَّى يَهْرُغَ، أَيْ إِلَّا قَوْلَهُ: حَتَّى  
عَلَى الصَّلَاةِ، حَتَّى عَلَى الْفَلَاحِ، وَكَذَلِكَ مَعْنَى خَبَرِ أَبِي سَعِيدٍ، فَقُولُوا كَمَا يَقُولُ. أَيْ حَلَا قَوْلَهُ. حَتَّى عَلَى  
الصَّلَاةِ، حَتَّى عَلَى الْفَلَاحِ، وَخَبَرُ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ وَمُعَاوِيَةَ مُفَسِّرَيْنِ لِهَذَيْنِ الْخَبَرَيْنِ.

وَقَدْ بُيِّنَ فِي خَيْرِ عُمَرَ وَمَعَاوِيَةَ أَنَّ مَنْ سَمِعَ هَذَا الْمُنَادِيَ يُنَادِي بِالصَّلَاةِ إِنَّمَا يَقُولُ مِثْلَ مَا يَقُولُ، خَلَا قَوْلُهُ حَتَّى عَلَى الصَّلَاةِ، حَتَّى عَلَى الْفَلَاحِ، وَيَقُولُ إِذَا قَالَ الْمُؤَذِّنُ حَتَّى عَلَى الصَّلَاةِ حَتَّى عَلَى الْفَلَاحِ لَا حَوْلَ

وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ، الْمُصَلِّي، وَالْمُؤَذِّنُ لَا يَقُولُ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ فِي آذَانِهِ، فَهَذَا الْقَوْلُ مِنْ مَسَامِعِ  
الْمُؤَذِّنِ لَيْسَ هُوَ مِمَّا يَقُولُهُ الْمُؤَذِّنُ

❦ (امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ کہتے ہیں:) بندار۔۔ یحییٰ بن سعید۔۔ محمد بن عمرو۔۔ اپنے والد کے حوالے سے اپنے دادا کا یہ بیان نقل کرتے ہیں:

میں حضرت معاویہ بن ابوسفیان رضی اللہ عنہ کے پاس موجود تھا، مؤذن نے اللہ اکبر اللہ اکبر کہا تو حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے بھی اللہ اکبر اللہ اکبر کہا۔ مؤذن نے اشہد ان لا الہ الا اللہ کہا تو حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے بھی اشہد ان لا الہ الا اللہ کہا۔ مؤذن نے اشہد ان محمدا رسول اللہ کہا تو حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے بھی اشہد ان محمدا رسول اللہ کہا۔ مؤذن نے حی علی الصلوٰۃ کہا تو حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے لا حول ولا قوۃ الا باللہ پڑھا۔ مؤذن نے حی علی الفلاح کہا تو حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے لا حول ولا قوۃ الا باللہ پڑھا۔ مؤذن نے اللہ اکبر اللہ اکبر لا الہ الا اللہ پڑھا تو حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے بھی اللہ اکبر لا الہ الا اللہ پڑھا پھر انہوں نے یہ بات بیان کی۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم بھی اسی طرح پڑھا کرتے تھے۔

امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں: حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے حوالے سے منقول روایت بھی اسی باب سے تعلق رکھتی ہے جس کو میں نے دوسرے باب میں نقل کیا ہے۔

امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں: سیدہ اُمّ حبیبہ رضی اللہ عنہا کی روایت کے یہ الفاظ:

”نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اسی طرح کلمات پڑھتے تھے جس طرح مؤذن کہتا تھا یہاں تک کہ وہ فارغ ہو جاتا۔“

اس سے مراد یہ ہے کہ حی علی الصلوٰۃ اور حی علی الفلاح کا معاملہ مختلف ہے۔ اسی طرح حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ کے حوالے سے منقول روایت کا مفہوم بھی یہی ہے۔ ”تم دعویٰ کہو جیسے وہ کہتا ہے“ اس سے مراد یہ ہے کہ حی علی الصلوٰۃ اور حی علی الفلاح کے علاوہ کلمات میں یہ حکم ہے۔

حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ اور حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے منقول روایات ان دونوں روایات کی وضاحت کرتی ہیں۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ اور حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے منقول روایت میں یہ بات بیان کی گئی ہے کہ جو شخص مؤذن کو نماز کے لئے اذان دیتے ہوئے سنے تو وہ اسی کی مانند کلمات کہے جیسے وہ مؤذن کہتا ہے البتہ حی علی الصلوٰۃ اور حی علی الفلاح کا حکم مختلف ہے کیونکہ جب مؤذن حی علی الصلوٰۃ اور حی علی الفلاح پڑھے گا تو مؤذن لا حول ولا قوۃ الا باللہ پڑھے گا۔ مؤذن لا حول ولا قوۃ الا باللہ اپنی اذان میں نہیں پڑھے گا یہ جملہ اذان سننے والا شخص کہے گا یہ مؤذن نہیں کہے گا۔

بَابُ ذِكْرِ فَضِيلَةِ هَذَا الْقَوْلِ عِنْدَ سَمَاعِ الْأَذَانِ إِذَا قَالَ الْمَرْءُ صِدْقًا مِنْ قَلْبِهِ

باب 59: اذان سن کر یہ کلمات کہنے کی فضیلت کا تذکرہ جب آدمی سچے دل سے انہیں کہے

417 - سند حدیث: نَا يَحْيَى بْنُ مُحَمَّدٍ بْنِ السَّكَنِ، نَا مُحَمَّدُ بْنُ جَهْضَمٍ، نَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ جَعْفَرٍ، عَنْ

عُمَارَةُ بْنُ غَزِيَّةَ، عَنْ خُبَيْبِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ، عَنْ حَفْصِ بْنِ عَاصِمٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ جَدِّهِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ:

مَنْ حَدَّثَ إِذَا قَالَ الْمُؤَذِّنُ: اللَّهُ أَكْبَرُ، اللَّهُ أَكْبَرُ، فَقَالَ أَحَدُكُمْ: اللَّهُ أَكْبَرُ، اللَّهُ أَكْبَرُ، ثُمَّ قَالَ: أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ، فَقَالَ: أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ، ثُمَّ قَالَ: أَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا رَسُولُ اللَّهِ قَالَ: أَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا رَسُولُ اللَّهِ، ثُمَّ قَالَ: حَتَّى عَلَى الصَّلَاةِ قَالَ: لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ، ثُمَّ قَالَ: حَتَّى عَلَى الْفَلَاحِ قَالَ: لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ، ثُمَّ قَالَ: اللَّهُ أَكْبَرُ، اللَّهُ أَكْبَرُ، ثُمَّ قَالَ: لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ قَالَ: لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ مِنْ قَلْبِهِ دَخَلَ الْجَنَّةَ

❦ (امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ کہتے ہیں:)-- یحییٰ بن محمد بن سکن-- محمد بن جہضم-- اسماعیل بن جعفر-- عمارہ بن غزیہ--

خُبیب بن عبد الرحمن-- حفص بن عاصم-- اپنے والد-- اپنے دادا حضرت عمر رضی اللہ عنہ (کے حوالے سے نقل کرتے ہیں) نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

جب مؤذن اللہ اکبر اللہ اکبر کہے تو آدمی اللہ اکبر اللہ اکبر کہے۔ جب مؤذن اشہد ان لا الہ الا اللہ کہے تو آدمی اشہد ان لا الہ الا اللہ کہے۔ جب وہ وحی علی الصلوۃ کہے تو آدمی لا حول ولا قوۃ الا باللہ کہے۔ جب وہ وحی علی الفلاح کہے تو آدمی لا حول ولا قوۃ الا باللہ کہے پھر جب وہ اللہ اکبر کہے تو آدمی اللہ اکبر اللہ اکبر کہے پھر جب وہ لا الہ الا اللہ کہے تو آدمی لا الہ الا اللہ کہے تو آدمی جنت میں داخل ہو جائے گا۔

## بَابُ فَضْلِ الصَّلَاةِ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعْدَ فَرَغِ سَمَاعِ الْأَذَانِ

باب 60: اذان سن کے فارغ ہونے پر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجنے کی فضیلت

418- سند حدیث: نَا مُحَمَّدُ بْنُ أَسْلَمَ، نَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يَزِيدَ الْمُقْرِئُ، نَا سَعِيدُ بْنُ أَبِي أَيُّوبَ، عَنْ كَعْبِ بْنِ عُلْقَمَةَ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ جُبَيْرٍ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، ح وَحَدَّثَنَا أَبُو هَارُونَ مُوسَى بْنُ النُّعْمَانِ بِالْقُسْطَاطِ، نَا أَبُو عَبْدِ الرَّحْمَنِ يَعْنِي الْمُقْرِئُ، نَا حَيَّوَةُ حَدَّثَنِي كَعْبُ بْنُ عُلْقَمَةَ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ جُبَيْرٍ قَالَ: سَمِعْتُ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عَمْرٍو يَقُولُ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ:

417- صحیح مسلم، کتاب الصلوة، باب القول مثل قول المؤذن لمن سمعه، رقم الحديث 604، 'صحیح ابن حبان' کتاب الصلوة، باب الاذان، ذکر ایجاب دخول الجنة لمن قال مثل ما يقول المؤذن فی، رقم الحديث 1706، 'سنن ابی داؤد' کتاب الصلوة، باب ما يقول اذا سمع المؤذن، رقم الحديث 448، 'السنن الکبریٰ للنسائی'، کتاب عمل الیوم واللیلة، ما يقول اذا قال المؤذن، حی علی الصلوة، رقم الحديث 9533، 'شرح معانی الآثار للطحاوی'، باب ما يستحب للرجل ان یقوله اذا سمع الاذان، رقم الحديث 516، 'البحر الزخار مسند البزار'، عاصم بن عمر عن ابیه، رقم الحديث 259



متن حدیث: اِذَا سَمِعْتُمُ الْمُؤَذِّنَ لَقُولُوا مِثْلَ مَا يَقُولُ، ثُمَّ صَلُّوا عَلَيَّ لَئَلَّاهُ مَنْ صَلَّى عَلَيَّ صَلَاةً صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ عَشْرًا، ثُمَّ سَلُّوا اللَّهَ إِلَى الْوَسِيلَةِ، وَانْهَازَ دَرَجَةً فِي الْجَنَّةِ لَا تَنْبَغِي إِلَّا لِعَبْدٍ مِنْ عِبَادِ اللَّهِ، فَمَنْ سَأَلَ إِلَى الْوَسِيلَةِ حَلَّتْ لَهُ الشَّفَاعَةُ

توضیح روایت: هَذَا لَفْظُ حَدِيثِ حَيَّوَة، وَفِي خَبَرِ سَعِيدِ بْنِ أَبِي أَيُّوبَ قَالَ: وَارْجُو أَنْ أَكُونَ أَنَا هُوَ  
 (امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ کہتے ہیں:)-- محمد بن اسلم-- عبد اللہ بن یزید مقرئ-- سعید بن ابویوب-- کعب بن علقمہ-- عبد الرحمن بن جبیر (کے حوالے سے روایت نقل کرتے ہیں:)-- حضرت عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

(یہاں تحویل سند ہے) ابو ہارون موسیٰ بن نعمان-- ابو عبد الرحمن مقرئ-- حیوہ-- کعب بن علقمہ-- عبد الرحمن بن جبیر (کے حوالے سے روایت نقل کرتے ہیں:)-- حضرت عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

”جب تم مؤذن کو سنو تو اسی کی مانند کلمات کہو جو وہ کہتا ہے پھر مجھ پر درود بھیجو کیونکہ جو شخص مجھ پر ایک مرتبہ درود بھیجتا ہے اللہ تعالیٰ اس پر دس مرتبہ رحمت نازل کرتا ہے پھر تم اللہ تعالیٰ سے میرے لیے وسیلہ کی دعا مانگو یہ جنت میں ایک

[418] اذان سننے کے بعد نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجنا اور اذان کے بعد کی مسنون دعا پڑھنا سنت ہے۔

اس دعا کے کلمات مختلف روایات میں مختلف ہیں جن میں کچھ کی دہائی پائی جاتی ہے۔

اسی طرح حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ کے حوالے سے اور دعا بھی منقول ہے جو بنیادی طور پر دعائیں ہیں بلکہ ایک کلمہ ہے۔

ابن خزیمہ نے اس روایت کو آگے چل کر حدیث: 421 کے تحت نقل کیا ہے۔

احادیث کی بعض کتابوں میں مغرب کی نماز کی اذان سن کر ایک اور دعا پڑھنے کا بھی ذکر منقول ہے۔

اسی طرح کی ایک ملتی جلتی دعا فجر کی اذان سننے کے بارے میں بھی ہے۔

روایات میں یہ بات بھی مذکور ہے اذان اور اقامت کے درمیان مانگی جانے والی دعا مستجاب ہوتی ہے۔

418: صحیح مسلم 'کتاب الصلاة' باب القول مثل قول المؤذن لمن سمعه رقم الحديث: 603 'سنن ابي داود' كتاب الصلاة

باب ما يقول اذا سمع المؤذن رقم الحديث: 444 'الجامع للترمذي' ابواب المناقب عن رسول الله صلى الله عليه وسلم

باب رقم الحديث: 3632 'صحیح ابن حبان' كتاب الصلاة 'باب الاذان' ذكر ايجاب الشفاعة في القيامة لمن سأل الله

حل وعلا لبيبه رقم الحديث: 1711 'السنن الصغرى' كتاب الاذان 'الصلاة على النبي صلى الله عليه وسلم بعد الاذان' رقم

الحديث: 675 'السنن الكبرى للنسائي' مواقيت الصلوات 'الصلاة على النبي صلى الله عليه وسلم بعد الاذان' رقم الحديث: 1623

'شرح معاني الآثار للطحاوي' باب ما يستحب للرجل ان يقوله اذا سمع الاذان رقم الحديث: 512 'مسند احمد بن

حنبل' مسند عبد الله بن عمرو بن العاص رضي الله عنهما رقم الحديث: 6396 'مسند عبد بن حميد' مسند عبد الله بن

عمرو رضي الله عنه رقم الحديث: 355 'البحر الزخار مسند البزار' حديث عبد الله بن عمرو بن العاص رقم الحديث: 2140

'المعجم الاوسط للطبراني' باب العين 'باب الهاء' من اسمه: هارون رقم الحديث: 9511

درجہ ہے جو اللہ تعالیٰ کے کسی ایک ہی بندے کو ملے گا۔ جو شخص میرے لئے وسیلے کی دعا مانگے گا اس کے لئے میری شفاعت لازم ہو جائے گی۔

روایت کے یہ الفاظ حیوہ کے نقل کردہ ہیں۔

سعید بن ایوب کی نقل کردہ روایت میں یہ الفاظ ہیں:

”مجھے یہ امید ہے کہ وہ (ایک ہی) بندہ ”میں“ ہوں گا۔“

### بَابُ اسْتِحْبَابِ الدُّعَاءِ عِنْدَ الْاِذَاانِ وَرَجَاءِ اِجَابَةِ الدَّعْوَةِ عِنْدَهُ

باب 61: اذان کے وقت دعا مانگنا مستحب ہے اور اس وقت دعا کے قبول ہونے کی امید کی جاسکتی ہے

419 سند حدیث: نَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى، وَزَكَرِيَّا بْنُ يَحْيَى ابْنُ ابَانٍ قَالَا: حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي مَرْيَمَ، نَا مُوسَى بْنُ يَعْقُوبَ، حَدَّثَنِي أَبُو حَازِمٍ، أَنَّ سَهْلَ بْنَ سَعْدٍ أَخْبَرَهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ:

مَنْ حِدِيث: اِثْنَانِ لَا تُرَدَّانِ أَوْ قَلَّ مَا تُرَدَّدَانِ الدُّعَاءُ عِنْدَ الْاِذَاانِ، وَعِنْدَ الْبَاسِ حِينَ يُلْتَحِمُ بَعْضُهُمْ بَعْضًا (امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ کہتے ہیں:)-- محمد بن یحییٰ از زکریا بن یحییٰ بن ابان -- ابن ابومریم -- موسیٰ بن یعقوب --

ابو حازم (کے حوالے سے روایت نقل کرتے ہیں: حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہما) نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

”دو دعائیں مسترد نہیں کی جاتی ہیں (راوی کو شک ہے شاید یہ الفاظ ہیں) کم ہی مسترد کی جاتی ہیں۔ اذان کے وقت کی

جانے والی دعا اور جہاد شروع ہونے کے وقت کی جانے والی دعا جب ایک دوسرے کے مقابل آیا جاتا ہے۔“

### بَابُ صِفَةِ الدُّعَاءِ عِنْدَ مَسْأَلَةِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُحَمَّدٍ الْوَسِيلَةَ،

### وَاسْتِحْقَاقِ الدَّاعِيِ بِتِلْكَ الدَّعْوَةِ الشَّفَاعَةَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ

باب 62: اللہ تعالیٰ سے نبی اکرم ﷺ کے لئے وسیلہ کی دعا مانگنے کا طریقہ اور یہ دعا مانگنے والے شخص کا اس دعا

کی وجہ سے قیامت کے دن (نبی اکرم ﷺ کی) شفاعت کا مستحق ہونا

419 موطا مالك كتاب الصلاة باب ما جاء في النداء للصلاة رقم الحديث: 151 سنن ابی داؤد كتاب الجهاد باب الدعاء

عبد اسقاء رقم الحديث: 2191 سنن الدارمی كتاب الصلاة باب الدعاء عند الاذان رقم الحديث: 1229 البتدرك على

الصحيحين محاكم كتاب الصلاة ومن ابواب الاذان رقم الحديث: 659 صحيح ابن حبان كتاب الصلاة باب صفة

الصلاة ذكر استحباب الاجتهاد في الدعاء للمرء عند القيام الى الصلاة رقم الحديث: 1784 مصنف عبد الرزاق الصنعاني

كتاب الصلاة باب الدعاء بين الاذان والاقامة رقم الحديث: 1842 مصنف ابن ابی شيبه كتاب الدعاء الساعة التي

يستجاب فيها الدعاء رقم الحديث: 28649 المعجم الكبير للطبرانی من اسبه سهل ومما اسند سهد بن سعد موسى بن

يعقوب البرمعي عن ابی حازم رقم الحديث: 5621 الادب المفرد للبخاري باب الدعاء عند الصف في سبيل الله رقم

420 - سند حدیث: نَا مُوسَى بْنُ سَهْلٍ الرَّمْلِيُّ، نَا عَلِيُّ بْنُ عَيَّاشٍ، حَدَّثَنَا شُعَيْبُ بْنُ أَبِي حَمْزَةَ، عَنْ مُحَمَّدِ

بْنِ الْمُنْكَدِرِ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

مَنْ قَالَ إِذَا سَمِعَ النِّدَاءَ: اللَّهُمَّ رَبِّ هَذِهِ الدَّعْوَةُ التَّامَّةُ وَالصَّلَاةُ الْقَائِمَةُ آتِ مُحَمَّدًا

الْوَسِيلَةَ وَالْفَضِيلَةَ، وَابْعَثْهُ الْمَقَامَ الْمَحْمُودَ الَّذِي وَعَدْتَهُ، إِلَّا حَلَّتْ لَهُ الشَّفَاعَةُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ

\*\*\* (امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ کہتے ہیں:) — موسیٰ بن سہل رملی — علی بن عیاش — شعیب بن ابو حمزہ — محمد بن

منکدر (کے حوالے سے روایت نقل کرتے ہیں:) حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا

ہے:

”جو شخص اذان سن کر یہ دعا پڑھے:

”اے اللہ! اے اس دعوت کامل اور اس کے نتیجے میں کھڑی ہونے والی نماز کے پروردگار! تو حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو وسیلہ

اور فضیلت عطا کر اور انہیں اس مقام محمود پر فائز کر دے جس کا تو نے ان کے ساتھ وعدہ کیا ہے۔“

(نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں) تو ایسے شخص کے لئے قیامت کے دن میری شفاعت لازم ہو جائے گی۔

بَابُ فَضِيلَةِ الشَّهَادَةِ لِلَّهِ عَزَّ وَجَلَّ بِوَحْدَانِيَّتِهِ وَلِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِرِسَالَتِهِ

وَعُبُودِيَّتِهِ وَبِالِرِّضَا بِاللَّهِ رَبًّا وَبِمُحَمَّدٍ رَسُولًا وَبِالْإِسْلَامِ دِينًا عِنْدَ سَمَاعِ الْأَذَانِ وَمَا يُرْجَى مِنْ

مَغْفِرَةِ الذُّنُوبِ بِذَلِكَ

باب 63: اذان سن کر اللہ تعالیٰ کی وحدانیت کی گواہی دینا، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی رسالت اور بندگی کی گواہی دینا

اللہ تعالیٰ کے، پروردگار ہونے سے راضی ہونے، حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے رسول ہونے سے اور اسلام کے دین ہونے

سے (راضی ہونے کا اعتراف کرنا)

اور اس وجہ سے گناہوں کی بخشش ہونے کی امید ہونا۔

421 - سند حدیث: نَا الرَّبِيعُ بْنُ سُلَيْمَانَ الْمُرَادِيُّ، نَا شُعَيْبُ بْنُ أَبِي اللَّيْثِ، ح وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ

420: صحيح البخاري كتاب الاذان باب الدعاء عند النداء رقم الحديث: 597 الجامع للمترمذي ابواب الصلاة عن

رسول الله صلى الله عليه وسلم باب منه ايضا رقم الحديث: 208 سنن ابی داؤد كتاب الصلاة باب ما جاء في الدعاء

عند الاذان رقم الحديث: 450 سنن ابن ماجه كتاب الاذان باب ما يقال اذا اذن المؤذن رقم الحديث: 720 صحيح

ابن حبان كتاب الصلاة باب الاذان ذكر ايجاب الشفاعة لمن سال الله جل وعلا لصفیه رقم الحديث:

1710 السنن الصغرى كتاب الاذان الدعاء عند الاذان رقم الحديث: 677 السنن الكبرى للنسائي مواقيت الصلوات

الدعاء عند الاذان رقم الحديث: 1625 مستند احمد بن حنبل مستند جابر بن عبد الله رضي الله عنه رقم الحديث

14554 المعجم الاوسط للطبراني باب العين من اسمه: عبد الرحمن رقم الحديث: 4756 المعجم الصغير للطبراني

باب من اسمه عبد الرحمن رقم الحديث: 671

اللہ بن عبد الحکیم، نا ابی، وشعیب قال: حَدَّثَنَا اللَّيْثُ، عَنِ الْحَكِيمِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ قَيْسٍ، عَنْ عَامِرِ بْنِ سَعْدِ بْنِ أَبِي وَقَّاصٍ، عَنْ سَعْدِ بْنِ أَبِي وَقَّاصٍ، عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ:

مَنْ حَدَّثَ مَنْ قَالَ حِينَ يُسْمَعُ الْمُؤَذِّنُ: وَأَنَا أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ وَأَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ، رَضِيتُ بِاللَّهِ رَبًّا، وَبِمُحَمَّدٍ رَسُولًا، وَبِالْإِسْلَامِ دِينًا، غُفِرَ لَهُ ذَنْبُهُ

❦ (امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ کہتے ہیں:)--ربیع بن سلیمان مرادی--شعیب ابن لیث

(یہاں تحمل سند ہے) محمد بن عبد اللہ بن عبد حکم--میرے والد اور شعیب--لیث--حکیم بن عبد اللہ بن قیس--عامر بن سعد بن ابی وقاص (کے حوالے سے روایت نقل کرتے ہیں:) حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

جو شخص اذان کو نہ کرے کہے:

"میں بھی اس بات کی گواہی دیتا ہوں اللہ تعالیٰ کے علاوہ اور کوئی معبود نہیں ہے، وہی ایک معبود ہے اس کا کوئی شریک نہیں ہے اور بے شک حضرت محمد ﷺ اس کے بندے اور اس کے رسول ہیں میں اللہ تعالیٰ کے پروردگار ہونے حضرت محمد ﷺ کے رسول ہونے اور اسلام کے دین ہونے سے راضی ہوں (یعنی ان پر ایمان رکھتا ہوں)"

(نبی اکرم ﷺ فرماتے ہیں) "تو اس شخص کے گناہوں کی مغفرت ہو جائے گی۔"

**422- سند حدیث:** ہذا زکریا بن یحییٰ بن ابیاس، نا سعید بن عفیر، حدَّثَنِیْ یَحْيَى بْنُ أَيُّوبَ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْمُعْبِرَةِ، عَنِ الْحَكِيمِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ قَيْسٍ، عَنْ عَامِرِ بْنِ سَعْدِ بْنِ أَبِي وَقَّاصٍ، عَنْ أَبِيهِ، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ:

مَنْ سَمِعَ الْمُؤَذِّنَ يَشْهَدُ فَأَتَفَتْ فِي وَجْهِهِ، فَقَالَ: أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ، وَأَنَّ مُحَمَّدًا رَسُولُ اللَّهِ، رَضِيتُ بِاللَّهِ رَبًّا، وَبِالْإِسْلَامِ دِينًا، غُفِرَ لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ

**421- صحیح مسلم:** کتاب الصلاة. باب القول مثل قول المؤذن لمن سمعه رقم الحديث: 605 'سنن ابی داؤد' کتاب الصلاة باب ما يقول اذا سمع المؤذن رقم الحديث: 446 'الجامع للترمذی' ابواب الصلاة عن رسول الله صلى الله عليه وسلم باب ما يقول اذا اذن المؤذن رقم الحديث: 199 'سنن ابن ماجه' کتاب الاذان باب ما يقال اذا اذن المؤذن رقم الحديث 719 'المستدرک علی الصحیحین للحاکم' کتاب الصلاة باب فی فضل الصلوات الخمس رقم الحديث: 674 'السنن الصغری' کتاب الاذان الدعاء عند الاذان رقم الحديث: 676 'السنن الکبریٰ للنسائی' مواقیع الصلوات الدعاء عند الاذان رقم الحديث 1624 'مصحف ابن ابی شیبہ' کتاب الدعاء ما يدعی به اذا سمع الاذان رقم الحديث: 28656 'شرح معانی الآثار للطحاوی' باب ما يستحب للرجل ان يقوله اذا سمع الاذان رقم الحديث 519 'مسند احمد بن حنبل' مسند العشرة البشرين بالجنة مسند ابی اسحاق سعد بن ابی وقاص رضي الله عنه رقم الحديث: 1522 'مسند عبد بن حمید' مسند سعد بن ابی وقاص رضي الله عنه رقم الحديث: 143 'البحر الزخار مسند البزار' وما روى الحكيم بن عبد الله بن قيس رقم الحديث: 1008 'مسند ابی یعلیٰ الموصلی' مسند سعد بن ابی وقاص رقم الحديث: 694

﴿ (امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ کہتے ہیں: ) -- زکریا بن یحییٰ بن ایاس -- سعید بن عفیر -- یحییٰ بن ایوب -- عبید اللہ بن مغیرہ -- حکیم بن عبد اللہ بن قیس -- عامر بن سعد بن ابوقاص -- اپنے والد کے حوالے سے نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

جو شخص مؤذن کو کلمہ شہادت پڑھتے ہوئے سنے اور وہ مؤذن کی طرف رخ کر کے یہ کہے:

”میں اس بات کی گواہی دیتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ کے علاوہ اور کوئی اور معبود نہیں ہے وہ ایک معبود ہے اس کا کوئی شریک نہیں ہے اور بے شک حضرت محمد ﷺ اللہ تعالیٰ کے رسول ہیں میں اللہ تعالیٰ کے پروردگار ہونے اسلام کے دین ہونے سے راضی ہوں (یعنی ان پر ایمان رکھتا ہوں)۔“

(نبی اکرم ﷺ فرماتے ہیں) تو اس شخص کے گزشتہ گناہوں کی مغفرت ہو جاتی ہے۔

### بَابُ الزَّجْرِ عَنِ اخْتِذِ الْاَجْرِ عَلَى الْاَذَانِ

باب 64: اذان دینے کا معاوضہ وصول کرنے کی ممانعت

**423 - سند حدیث:** نَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ، نَا هِشَامُ بْنُ الْوَلِيدِ، نَا حَمَّادٌ، عَنِ الْجُرَيْرِيِّ، عَنْ أَبِي الْقَلَاءِ، عَنْ مُطَرِّفِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ، عَنْ عُثْمَانَ بْنِ أَبِي الْعَاصِ قَالَ: **مَتْنِ حَدِيثٍ:** قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، عَلَّمَنِي الْقُرْآنَ وَاجْعَلْنِي إِمَامَ قَوْمِي قَالَ: لَقَالَ: اقْتَدِ بِأَضْعَفِهِمْ، وَاتَّخِذْ مُؤَدِّنَا لَا يَأْخُذْ عَلَى أَذَانِهِ أَجْرًا

**[423]** اس بات پر علماء کے درمیان اتفاق پایا جاتا ہے: اذان دینے والے شخص کو اللہ کی رضا کے حصول کے لئے یہ خدمت سرانجام دینا چاہئے اور اذان دینے اور اقامت کہنے کا معاوضہ وصول نہیں کرنا چاہئے۔

مستندین احناف اور حنابلہ نے اذان کا معاوضہ وصول کرنے کو جائز قرار نہیں دیا تاہم متاخرین نے ان امور کی انجاسی پر معاوضہ لینے کو درست قرار دیا ہے۔

**423 الجامع للترمذی:** ابواب الصلاة عن رسول الله صلى الله عليه وسلم 'باب ما جاء في كراهية ان يأخذ المؤذن على الاذان اجرا' رقم الحديث: 198 'سنن ابی داؤد' كتاب الصلاة 'باب اخذ الاجر على التاذين' رقم الحديث 452 'السنن الصغرى' كتاب الادان 'اتخاذ المؤذن الذي لا يأخذ على اذانه اجرا' رقم الحديث 669 'المستدرک على الصحيحين للحاكم' كتاب الصلاة 'ومن ابواب الاذان' رقم الحديث: 662 'السنن الكبرى للبيهقي' 'مواقيت الصلوات' اتخاذ المؤذن الذي لا يأخذ على اذانه اجرا' رقم الحديث: 1617 'مصنف ابن ابی شعبة' كتاب الاذان والاقامة 'من كره للمؤذن ان يأخذ على اذانه اجرا' رقم الحديث 2352 'شرح معاني الآثار للطحاوي' كتاب الاجارات 'باب الاستنحار على تعليم القرآن' رقم الحديث 3968 'مشكل الآثار للطحاوي' باب بيان مشكل ما روى عن رسول الله صلى الله عليه وسلم 'رقم الحديث 5237 'مسند احمد بن حنبل' حديث عثمان بن ابی العاص الثقفي 'رقم الحديث: 15976 'مسند الحميدي' حديث عثمان بن ابی العاص روى الله عنه 'رقم الحديث: 875 'المعجم الكبير للطبراني' باب من اسمه عمر 'ما اسند عثمان بن ابی العاص' مطرف بن عبد الله بن الشخير 'رقم الحديث: 8240



توضیح روایت نا بُسَدَار، نا أَبُو النُّعْمَان، نا حَمَّاد، نا الْجُرَیْرُی، عَنْ یَزِیدِ ابْنِ الْعَلَاءِ بِهَذَا الْإِسْنَادِ نَحْوَهُ، وَلَمْ یَقُلْ: عَنَّمَنِی الْقُرْآنُ، وَقَالَ: قَالَ: أَنْتَ إِمَامُهُمْ وَاقْتَدِ بِأَضْعَفِهِمْ

❀❀ (امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ کہتے ہیں:)-- محمد بن بشار-- ہشام بن ولید-- حماد-- جریری-- ابو علاء-- مطرف بن عبد اللہ کے حوالے سے روایت نقل کرتے ہیں حضرت عثمان بن ابوالعاص بیان کرتے ہیں:

میں نے عرض کی: یا رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم)! آپ مجھے قرآن کی تعلیم دیجئے اور مجھے میری قوم کا امام مقرر کر دیجئے۔ راوی بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ”تم ان میں سے سب سے زیادہ کمزور شخص کی پیروی کرنا (یعنی اتنی طویل نماز پڑھانا کہ وہ شخص آسانی سے نماز پڑھ سکے) اور ایسے شخص کو مؤذن مقرر کرنا جو اذان دینے کا معاوضہ وصول نہ کرے۔“

یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ منقول ہے تاہم اس میں یہ الفاظ نہیں ہیں۔

”آپ مجھے قرآن کی تعلیم دیجئے۔“

راوی بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ فرمایا تھا:

”تم ان کے امام ہو اور تم ان میں سے سب سے زیادہ کمزور شخص کی پیروی کرنا۔“

## بَابُ الرُّخْصَةِ فِي آذَانِ الْأَعْمَى إِذَا كَانَ لَهُ مَنْ يُعَلِّمُهُ الْوَقْتَ

### باب 65: نابینا شخص کے اذان دینے کی رخصت

جب اس کے پاس کوئی ایسا شخص موجود ہو جو اسے (نماز کے) وقت کے بارے میں بتا دے

424- سند حدیث: نا بُسَدَار، نا حَمَّادُ بْنُ مَسْعَدَةَ، نا عُبَيْدُ اللَّهِ، عَنْ نَافِعٍ، عَنْ ابْنِ عُمَرَ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى

اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ:

مَنْ حَدَّثَ: إِنْ بِلَا يُؤْذِنُ بِلِيلٍ فَكُلُوا وَاشْرَبُوا حَتَّى يُؤْذِنَ ابْنُ أُمِّ مَكْتُومٍ

توضیح روایت قَالَ عُبَيْدُ اللَّهِ: وَسَمِعْتُ الْقَاسِمَ يُحَدِّثُ بِذَلِكَ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَ: وَإِنَّمَا كَانَ

بَيْنَهُمَا قَدْرُ مَا يَنْزِلُ هَذَا، وَيَصْعَدُ هَذَا

❀❀ (امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ کہتے ہیں:)-- ہندار-- حماد بن مسعدہ-- عبید اللہ-- نافع (کے حوالے سے روایت نقل

کرتے ہیں) حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

”بدل رات کے وقت میں (یعنی صبح صادق ہونے سے کچھ دیر پہلے ہی) اذان دے دیتا ہے تو تم اس وقت تک کھاتے پیتے

424 السنن الصغری کتاب الاذان: هل يؤذنان جميعا او فرادى رقم الحديث: 638 السنن الكبرى للسانى: مواقيت

الصوت: يؤذنان جميعا او فرادى رقم الحديث: 1586 شرح معاني الآثار للطحاوى: باب التأذين للفجر، اى وقت هو ۹

بعد طلوع الفجر رقم الحديث: 496 مستند الطيالسى: احاديث النساء: وانيسة عن النبی صلى الله عليه وسلم رقم

الحديث: 1754 سند اسحاق بن راهويه: ما يروى عن عمة خبيب رقم الحديث: 2090

رہو جب تک ابن آدم مکثوم اذان نہیں دیتا۔

عبید اللہ کہتے ہیں: میں نے قاسم کو سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کے حوالے سے یہ حدیث بیان کرتے ہوئے سنا ہے وہ بیان کرتے ہیں ”ان دونوں کے درمیان صرف اتنا وقفہ ہوتا تھا کہ وہ (مینار سے) نیچے اتر رہے ہوتے تھے اور یہ چڑھ رہے ہوتے تھے۔“

**بَابُ اسْتِحْبَابِ الدُّعَاءِ بَيْنَ الْاَذَانِ وَالْاِقَامَةِ رَجَاءً اَنْ تَكُونَ الدُّعْوَةُ غَيْرَ مَرْدُودَةٍ بَيْنَهُمَا**

**باب 66:** اذان اور اقامت کے دوران دعا مانگنا مستحب ہے

اور یہ امید ہے کہ ان دونوں کے درمیان مانگی جانے والی دعا مسترد نہیں ہوگی

**425 - سند حدیث:** نَا أَحْمَدُ بْنُ الْمُقْدَامِ الْعِجْلِيُّ، حَدَّثَنَا يَزِيدُ يَعْنِي ابْنَ زُرَيْعٍ، نَا إِسْرَائِيلُ بْنُ يُونُسَ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ، عَنْ بُرَيْدِ بْنِ أَبِي مَرْيَمَ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَنْ دَعَا بَيْنَ الْاَذَانِ وَالْاِقَامَةِ لَا يَرُدُّ، فَادْعُوا

❦ (امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ کہتے ہیں: -- احمد بن مقدم عجل -- یزید بن زریع -- اسرائیل بن یونس -- ابو اسحاق -- برید بن ابومریم) کے حوالے سے روایت نقل کرتے ہیں: حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں: ”اذان اور اقامت کے درمیان کی جانے والی دعا مسترد نہیں ہوتی ہے تو تم (اس وقت میں) دعا مانگا کرو۔“

**426 - سند حدیث:** نَا مُحَمَّدُ بْنُ خَالِدٍ بْنُ خَدَّاشٍ الزُّهْرَانِ، نَا سَلَمُ بْنُ قُتَيْبَةَ، عَنْ يُونُسَ بْنِ أَبِي إِسْحَاقَ، عَنْ بُرَيْدِ بْنِ أَبِي مَرْيَمَ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: الدُّعَاءُ بَيْنَ الْاَذَانِ وَالْاِقَامَةِ لَا يَرُدُّ

❦ (امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ کہتے ہیں: -- محمد بن خالد بن خدّاش زہرانی -- سلم بن قتیبة -- یونس بن ابواسحاق -- برید

**425:** الجامع للترمذی، ابواب الصلاة عن رسول الله صلى الله عليه وسلم، باب ما جاء في ان الدعاء لا يرد بين الاذان والاقامة، رقم الحديث 201، سنن ابی داؤد، کتاب الصلاة، باب ما جاء في الدعاء بين الاذان والاقامة، رقم الحديث 442، صحيح ابن حبان، کتاب الصلاة، باب الاذان، ذكر استحباب الاكثار من الدعاء بين الاذان والاقامة اذ الدعاء بينهما، رقم الحديث 1717، مصنف عبد الرزاق الصنعاني، کتاب الصلاة، باب الدعاء بين الاذان والاقامة، رقم الحديث 1841، مصنف ابن ابی شعبة، کتاب صلاة التطوع والامامة وابواب متفرقة، في اى الساعات يستجاب الدعاء، رقم الحديث 8335، السنن الكبرى للسناني، کتاب عمل اليوم والليلة، الترغيب في الدعاء بين الاذان والاقامة، رقم الحديث 9558، مسند احمد بن حنبل، مسند انس بن مالك رضي الله تعالى عنه، رقم الحديث 11986، مسند الطيالسي، احاديث النساء، وما اسند انس بن مالك الانصاري، يزيد بن ابان عن انس، رقم الحديث 2206، مسند ابی يعلى الموصلي، يزيد بن ابی مريم، رقم الحديث 3578، المعجم الاوسط للطبراني، باب العين، من اسمه على، رقم الحديث 4148، مسند الشهاب القضاعي، الدعاء بين الاذان والاقامة لا يرد، رقم الحديث 114

بن ابومریم (کے حوالے سے روایت نقل کرتے ہیں:) حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

”اذان اور اقامت کے درمیان کی جانے والی دعا ستر نہیں ہوتی ہے۔“

**427- سند حدیث:** نا احمَدُ بنُ منصور الرَّمَادِيُّ، نا أَبُو الْمُندِرِ هُوَ إِسْمَاعِيلُ بنُ عُمَرَ الْوَاسِطِيُّ، نا يُونُسُ،

نا بُرَيْدُ بنُ أَبِي مَرْيَمَ، عَنْ أَنَسِ بنِ مَالِكٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

مَتَنُ حَدِيثٍ: الدَّعْوَةُ بَيْنَ الْأَذَانِ وَالْإِقَامَةِ لَا تُرَدُّ فَادْعُوا

تَوْصِيحُ مُصَنِّفٍ: قَالَ أَبُو بَكْرٍ: يُرِيدُ الدَّعْوَةَ الْمُجَابَةَ لَا أَحْمَدُ بنُ مَيْبِيعٍ، نا حُسَيْنُ بنُ مُحَمَّدٍ، نا إِسْرَائِيلُ

بِعِثْلٍ حَدِيثُ يَزِيدُ بنِ زُرَيْعٍ

❦❦ (امام ابن خزیمہ رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں:) -- احمد بن منصور رمادی -- ابو منذر اسماعیل بن عمرو واسطی -- یونس -- برید بن

ابومریم (کے حوالے سے روایت نقل کرتے ہیں:) حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

اذان اور اقامت کے درمیان کی جانے والی دعا ستر نہیں ہوتی ہے تو تم (اس وقت میں) دعا مانگا کرو۔

امام ابن خزیمہ رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: اس سے مراد یہ ہے کہ دعا اس وقت میں مستجاب ہوتی ہے۔

یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ بھی منقول ہے۔

**بَابُ ذِكْرِ الصَّلَاةِ كَانَتْ إِلَى بَيْتِ الْمَقْدِسِ قَبْلَ هِجْرَةِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى**

**الْمَدِينَةِ، إِذِ الْقِبْلَةُ فِي ذَلِكَ الْوَقْتِ بَيْتُ الْمَقْدِسِ لَا الْكَعْبَةُ**

**باب 67:** اس بات کا تذکرہ کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے مدینہ منورہ ہجرت کرنے سے پہلے

بیت المقدس کی طرف رخ کر کے نماز ادا کی جاتی تھی کیونکہ اس وقت میں ”قبلہ“ بیت المقدس تھا خانہ کعبہ نہیں تھا۔

**428- سند حدیث:** نا أَبُو مُوسَى مُحَمَّدُ بنُ الْمُثَنَّى، نا يَحْيَى بنُ سَعِيدٍ، عَنْ سُفْيَانَ، حَدَّثَنِي أَبُو إِسْحَاقَ

قَالَ سَمِعْتُ الْبَرَاءَ يَقُولُ:

مَتَنُ حَدِيثٍ: صَلَّيْنَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَ بَيْتِ الْمَقْدِسِ سِتَّةَ عَشَرَ أَوْ سَبْعَةَ عَشَرَ

شَهْرًا، ثُمَّ صَرَفْنَا نَحْوَ الْكَعْبَةِ

❦❦ (امام ابن خزیمہ رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں:) -- ابو موسیٰ محمد بن ثنی -- یحییٰ بن سعید -- سفیان (کے حوالے سے روایت نقل

کرتے ہیں) ابواسحاق بیان کرتے ہیں: میں نے حضرت براء رضی اللہ عنہ کو یہ بیان کرتے ہوئے سنا ہے:

**428 صحیح مسلم** کتاب المساجد ومواضع الصلاة باب تحويل القبلة من القدس الى الكعبة رقم الحديث: 851 السنن

الصغرى كتاب الصلاة باب فرض القبلة رقم الحديث: 487 مصنف ابن ابی شیبہ كتاب الصلاة في الرجل يصى بعض

صلاته لغير القبلة من قال: يعتد رقم الحديث: 3337 السنن الكبرى للنسائي سورة البقرة قوله تعالى سيقول السفهاء

من الناس ما ولاهم عن قبلتهم رقم الحديث: 10559

ہم نے نبی اکرم ﷺ کے ہمراہ بیت المقدس کی طرف رخ کر کے سولہ ماہ یا شاید سترہ ماہ تک نماز ادا کی پھر ہمارا رخ خانہ کعبہ کی طرف کر دیا گیا۔

**428 - سند حدیث:** نَاهُ مُحَمَّدُ بْنُ عِيسَى، نَا سَلَمَةُ يَعْنِي ابْنَ الْفَضْلِ، نَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْحَاقَ قَالَ وَحَدَّثَنِي مَعْبُدُ بْنُ كَعْبٍ بْنُ مَالِكٍ، وَكَانَ مِنْ أَعْلَمِ الْأَنْصَارِ، حَدَّثَنِي أَنَّ أَبَاهُ كَتَبًا حَدَّثَهُ، وَخَبَرُ كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ فِي خُرُوجِ الْأَنْصَارِ مِنَ الْمَدِينَةِ إِلَى مَكَّةَ فِي بَيْعَةِ الْعَقِيبَةِ، وَذَكَرَ لِي الْخَبَرُ  
متن حدیث: أَنَّ الْبَرَاءَ بْنَ مَعْرُورٍ قَالَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِنِّي خَرَجْتُ فِي سَفَرِي هَذَا وَقَدْ هَدَانِي اللَّهُ لِلْإِسْلَامِ، لَرَأَيْتُ إِلَّا أَجْعَلَ هَذِهِ الْبَيْتَةَ مِنِّي يَظْهَرُ فَصَلَّيْتُ إِلَيْهَا، وَقَدْ خَالَفَنِي أَصْحَابِي فِي ذَلِكَ حَتَّى وَقَعَ فِي نَفْسِي مِنْ ذَلِكَ شَيْءٌ، لَمَّاذَا تَرَى؟ قَالَ: قَدْ كُنْتَ عَلَى قِبْلَةٍ لَوْ صَبَرْتَ عَلَيْهَا قَالَ: لَرَجَعَ الْبَرَاءُ إِلَى قِبْلَةِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَصَلَّى مَعَنَا إِلَى الشَّامِ  
\*\*\* (امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ کہتے ہیں:)-- محمد بن عیسیٰ -- سلمہ بن فضل -- محمد بن اسحاق -- معبد بن کعب بن مالک نے مجھے بتایا جو انصار کے بڑے عالم تھے ان کے والد حضرت کعب بن مالک نے انہیں بتایا:  
حضرت کعب بن مالک رضی اللہ عنہ نقل کردہ روایت میں یہ بات ہے کہ بیعت عقبہ کے موقع پر انصار مدینہ منورہ سے روانہ ہو کر مکہ آئے تھے۔

اور انہوں نے اس روایت میں یہ بات ذکر کی ہے: حضرت براء بن معرور رضی اللہ عنہ نے نبی اکرم ﷺ سے یہ کہا تھا: میں اس سفر پر نکلا ہوں اور اللہ تعالیٰ نے مجھے اسلام کی ہدایت دے دی ہے تو میں نے یہ مناسب گمان کیا کہ میں اس عمارت (یعنی خانہ کعبہ) کی طرف اپنی پشت نہ کروں اس لئے میں نے اس کی طرف رخ کر کے نماز ادا کر لی ہے۔ میرے ساتھیوں نے اس بارے میں میرے برخلاف کام کیا ہے تو اس وجہ سے میرے ذہن میں اس حوالے سے کچھ الجھن ہے تو اس بارے میں آپ کی کیا رائے ہے؟ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: تم پہلے ہی قبلہ کی طرف تھے اگر تم اس پر صبر کر لیتے (تو یہ مناسب تھا)  
راوی بیان کرتے ہیں: تو حضرت براء رضی اللہ عنہ نبی اکرم ﷺ کے قبلہ کی طرف واپس آ گئے اور انہوں نے شام کی طرف رخ کر کے ہمارے ساتھ نمازیں ادا کیں۔

**بَابُ بَدْءِ الْأَمْرِ بِاسْتِقْبَالِ الْكَعْبَةِ لِلصَّلَاةِ وَنَسْخِ الْأَمْرِ بِالصَّلَوَاتِ إِلَى بَيْتِ الْمَقْدِسِ**  
توضیح روایت: قَالَ أَبُو بَكْرٍ: خَبَرُ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ مِنْ هَذَا الْبَابِ

**باب 68:** نماز کے لئے خانہ کعبہ کی طرف رخ کرنے کے حکم کا آغاز  
اور بیت المقدس کی طرف رخ کر کے نمازیں پڑھنے کے حکم کا منسوخ ہونا

**429:** مسند احمد بن حنبل 'بقیۃ حدیث کعب بن مالک الانصاری' رقم الحدیث: 15518 'صحیح ابن حبان' کتاب احبارہ  
صلی اللہ علیہ وسلم عن مناقب الصحابة ذکر البراء بن معرور بن صخر بن حنساء رضوان اللہ علیہ رقم الحدیث 7121

(امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ کہتے ہیں:) حضرت براء بن عازب سے منقول روایت اس باب سے تعلق رکھتی ہے

**430 - سند حدیث:** نَا مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي صَفْوَانَ الثَّقَفِيُّ، حَدَّثَنَا بِهِزُّ بْنُ أَبِي اسَدٍ، نَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ، نَا

ثَابِتٌ، عَنْ أَنَسٍ،

**متن حدیث:** أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَصْحَابَهُ كَانُوا يُصَلُّونَ نَحْوَ بَيْتِ الْمَقْدِسِ، فَلَمَّا نَزَلَتْ هَذِهِ الْآيَةُ (فَوَلِّ وَجْهَكَ شَطْرَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ) (البقرة: 144) مَرَّ رَجُلٌ مِنْ بَنِي سَلَمَةَ فَنَادَاهُمْ وَهُمْ رُكُوعٌ فِي صَلَاةِ الْفَجْرِ أَلَا إِنَّ الْقِبْلَةَ قَدْ حَوَّلْتُ إِلَى الْكَعْبَةِ، فَمَالُوا رُكُوعًا

\*\*\* (امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ کہتے ہیں:) -- محمد بن ابومصفوان ثقفی -- بہز بن اسد -- حماد بن سلمہ -- ثابت (کے حوالے سے روایت نقل کرتے ہیں:) حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

”نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اور ان کے اصحاب بیت المقدس کی طرف رخ کر کے نماز ادا کیا کرتے تھے۔ جب یہ آیت نازل ہوئی: ”تم اپنے چہرے کو مسجد حرام کی طرف پھیر لو۔“

تو بنو سلمہ سے تعلق رکھنے والے ایک شخص کا گزر (کچھ صحابہ کرام) کے پاس سے ہوا اس نے انہیں بلند آواز میں پکارا جبکہ وہ لوگ فجر کی نماز میں رکوع کی حالت میں تھے (اس نے یہ کہا) خبردار! قبلہ تبدیل ہو کر خانہ کعبہ کی طرف ہو گیا ہے تو وہ لوگ رکوع کی حالت میں ہی (خانہ کعبہ کی طرف ہو گئے)

**431 - سند حدیث:** نَا عَبْدُ الْوَارِثِ بْنُ عَبْدِ الصَّمَدِ، حَدَّثَنِي أَبِي، نَا حَمَّادٌ، عَنْ ثَابِتٍ، عَنْ أَنَسٍ قَالَ:

**متن حدیث:** كَانُوا يُصَلُّونَ نَحْوَ بَيْتِ الْمَقْدِسِ فَذَكَرْنَا نَحْوَهُ، وَزَادَ وَاعْتَدُوا بِمَا مَضَى مِنْ صَلَاتِهِمْ

\*\*\* (امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ کہتے ہیں:) -- عبدالوارث بن عبدالصمد -- اپنے والد -- حماد -- ثابت (کے حوالے سے روایت نقل کرتے ہیں:) حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

پہلے لوگ بیت المقدس کی طرف رخ کر کے نماز ادا کیا کرتے تھے

(اس کے بعد راوی نے حسب سابق حدیث ذکر کی ہے جس میں یہ الفاظ زائد نقل کئے ہیں)

”اس سے پہلے جو نمازیں ادا کر چکے تھے انہوں نے اسے شمار کیا ہے (یعنی وہ صحیح ادا ہوئی تھیں)

**بَابُ ذِكْرِ الدَّلِيلِ عَلَى أَنَّ الْقِبْلَةَ إِنَّمَا هِيَ الْكَعْبَةُ لَا جَمِيعُ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ**

وَأَنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ إِنَّمَا أَرَادَهُ بِقَوْلِهِ: (فَوَلِّ وَجْهَكَ شَطْرَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ) (البقرة: 144): لِأَنَّ

الْكَعْبَةَ فِي الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ، وَإِنَّمَا أَمَرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالْمُسْلِمِينَ أَنْ يُصَلُّوا إِلَى

**430** سنن ابی داؤد کتاب الصلوة باب تفریع ابواب الركوع والسجود باب من صلی لغير القبلة ثم عمداً رقم الحديث

**894** سنن الکبریٰ للنسائی سورة البقرة قوله تعالى: فول وجهك شطر المسجد الحرام رقم الحديث **10567** مسند

انس یعنی البوصلی حمید الطویل رقم الحديث: **3721**



الْكُعْبَةُ إِذِ الْقِبْلَةُ إِنَّمَا هِيَ الْكُعْبَةُ لَا الْمَسْجِدُ كُلُّهُ، إِذَا اسْمُ الْمَسْجِدِ يَقَعُ عَلَى كُلِّ مَوْضِعٍ يُسْعَدُ فِيهِ

باب 69: اس بات کی دلیل کا تذکرہ کہ قبلہ صرف خانہ کعبہ ہے تمام مسجد حرام (قبلہ) نہیں ہے

اور اللہ تعالیٰ نے اپنے اس فرمان:

”اور تم اپنے چہرے کو مسجد حرام کی سمت پھیر لو“۔

اس سے یہی مفہوم مراد لیا ہے کیونکہ خانہ کعبہ مسجد حرام کے اندر ہے اور نبی اکرم ﷺ اور مسلمانوں کو ”خانہ کعبہ“ کی طرف رخ کر کے نماز پڑھنے کا حکم دیا گیا ہے کیونکہ ”قبلہ“ خانہ کعبہ ہی ہے۔ تمام مسجد نہیں ہے۔

کیونکہ مسجد کا اطلاق ہر اس جگہ پر ہوتا ہے جہاں سجدہ کیا جاتا ہو۔

432 - سند حدیث: نَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى، نَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ، عَنْ عَطَاءٍ قَالَ: سَمِعْتُ ابْنَ

عَبَّاسٍ يَقُولُ: أَخْبَرَنِي أُسَامَةُ بْنُ زَيْدٍ،

مَنْ حَدَّثَنَا أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمَّا دَخَلَ الْبَيْتَ دَعَا فِي نَوَاحِيهِ كُلِّهَا وَلَمْ يُصَلِّ فِيهِ حَتَّى خَرَجَ مِنْهُ، فَلَمَّا خَرَجَ رَكَعَ رَكَعَتَيْنِ فِي قُبْلِ الْكُعْبَةِ، وَقَالَ: هَذِهِ الْقِبْلَةُ

❦ (امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ کہتے ہیں:)-- محمد بن یحییٰ -- عبد الرزاق -- ابن جریج -- عطاء -- حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما

(کے حوالے سے روایت نقل کرتے ہیں: حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

نبی اکرم ﷺ جب خانہ کعبہ کے اندر تشریف لے گئے تو آپ نے اس کے تمام گوشوں میں دعا مانگی۔ آپ ﷺ نے خانہ کعبہ کے اندر نماز ادا نہیں کی یہاں تک کہ آپ ﷺ اس سے باہر تشریف لے آئے۔ جب آپ باہر تشریف لے آئے تو آپ ﷺ نے خانہ کعبہ کی طرف رخ کر کے دو رکعت نماز ادا کی آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ”یہ قبلہ ہے“ (یعنی اس کی طرف رخ کر کے نماز ادا کی جاتی ہے)

433 - وَفِي خَبَرِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ: ثُمَّ صُرفْنَا نَحْوَ الْكُعْبَةِ وَقَالَ إِسْرَائِيلُ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ، عَنِ الْبَرَاءِ:

432: صحيح البخاري كتاب الصلاة ابواب استقبال القبلة باب قول الله تعالى: واتخذوا من مقام ابراهيم مصلى رقم

الحديث 392 صحيح مسلم كتاب الحج باب استحباب دخول الكعبة للحاج وغيره رقم الحديث 2440 السنن

الصغرى كتاب مناسك الحج موضع الصلاة في البيت رقم الحديث: 2874 السنن الكبرى للنسائي كتاب المناسك اشعار

الهدى موضع الصلاة في البيت رقم الحديث: 3764 مصنف عبد الرزاق الصنعاني كتاب المناسك باب دخول البيت

والصلاة فيه رقم الحديث: 8788 المستدرک علی الصحیحین للحاکم بسم الله الرحمن الرحيم اول كتاب المناسك رقم

الحديث 1704 شرح معاني الآثار للطحاوي باب الصلاة في الكعبة رقم الحديث: 1466 سنن الدارقطني كتاب العيدين

باب صلاة النبي صلى الله عليه وسلم في الكعبة رقم الحديث 1528 مسند احمد بن حنبل حديث اسامة بن زيد حب

رسول الله صلى الله عليه وسلم رقم الحديث: 21219

ثُمَّ وَجَّهَ إِلَى الْكَعْبَةِ، وَكَانَ يُحِبُّ أَنْ يُوجَّهَ إِلَى الْكَعْبَةِ نَاهِ سَلَمُ بْنُ جُنَادَةَ، حَدَّثَنَا وَكِيعٌ، عَنْ إِسْرَائِيلَ  
 ؎ حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ سے منقول روایت میں یہ بات منقول ہے: ”پھر ہمارا رخ خانہ کعبہ کی طرف کر دیا  
 گیا۔“

اسرائیل نے ابواسحاق کے حوالے سے حضرت براء رضی اللہ عنہ کا یہ بیان نقل کیا ہے پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا رخ خانہ کعبہ کی طرف کر  
 دیا گیا آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ بات پسند تھی کہ آپ کا رخ خانہ کعبہ کی طرف کر دیا جائے۔  
 ابوطاہر کہتے ہیں: امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ نے ہمیں یہ حدیث بیان کی ہے وہ کہتے ہیں: سلم بن جنادہ نے ہمیں یہ حدیث بیان کی  
 ہے۔ وہ کہتے ہیں: وکیع نے اسرائیل کے حوالے سے ہمیں یہ حدیث سنائی ہے۔

**434 - توضیح روایت:** وَفِي خَبَرٍ ثَابِتٍ، عَنْ أَنَسٍ: أَلَا إِنَّ الْقِبْلَةَ قَدْ حُوِّلَتْ إِلَى الْكَعْبَةِ، وَهَكَذَا قَالَ عُثْمَانُ  
 بْنُ سَعْدٍ الْكَاتِبُ، عَنْ أَنَسٍ إِذْ صُرِفَ إِلَى الْكَعْبَةِ، نَاهِ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ إِسْحَاقَ الْجَوْهَرِيُّ، أَخْبَرَنَا أَبُو عَاصِمٍ، نَا  
 عُثْمَانَ بْنَ سَعْدٍ، حَدَّثَنَا أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ قَالَ:

**متن حدیث:** صَلَّى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَ بَيْتِ الْمَقْدِسِ أَشْهُرًا، فَبَيْنَمَا هُوَ ذَاتَ يَوْمٍ  
 يُصَلِّي الظُّهْرَ، صَلَّى رَكَعَتَيْنِ إِذْ صُرِفَ إِلَى الْكَعْبَةِ، فَقَالَ السُّفَهَاءُ (مَا وَلَاهُمْ عَنْ قِبَلَتِهِمُ الَّتِي كَانُوا عَلَيْهَا)  
 (البقرة: 142)

؎ ثابت نے حضرت انس رضی اللہ عنہ کے حوالے سے جو روایت نقل کی ہے (اس میں یہ الفاظ ہیں)  
 ”خبردار قبلہ کو خانہ کعبہ کی طرف پھیر دیا گیا ہے۔“

اسی طرح عثمان بن سعد کاتب نے حضرت انس رضی اللہ عنہ کے حوالے سے یہ الفاظ نقل کئے ہیں۔  
 ”جب آپ کا رخ کعبہ کی طرف پھیر دیا گیا۔“

حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے کئی مہینے تک بیت المقدس کی طرف رخ کر کے نماز ادا کی۔ ایک مرتبہ  
 آپ ظہر کی نماز ادا کر رہے تھے آپ نے دو رکعت ادا کر لی تھیں کہ اسی دوران آپ کا رخ خانہ کعبہ کی طرف کر دیا گیا تو بعض  
 بیوقوف لوگوں نے یہ بات کہی:

”ان (مسلمانوں) کو ان کے اس قبلے سے کس نے پھیر دیا ہے جس پر یہ پہلے تھے۔“

**435 - سند حدیث:** نَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ إِسْحَاقَ الْجَوْهَرِيُّ، حَدَّثَنَا أَبُو عَاصِمٍ، حَدَّثَنَا مَالِكُ بْنُ أَنَسٍ، حَدَّثَنِي  
 عَبْدُ اللَّهِ بْنُ دِينَارٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ،

**متن حدیث:** أَنَّ أَهْلَ قُبَاءَ كَانُوا يُصَلُّونَ قِبَلَ بَيْتِ الْمَقْدِسِ فَاتَّاهُمْ آتٍ فَقَالَ: إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَزَلَ عَلَيْهِ الْقُرْآنُ وَتَوَجَّهَ إِلَى الْكَعْبَةِ فَاسْتَقْبَلُوهَا، فَاسْتَدَارُوا كَمَا هُمْ  
 توضیح روایت: وَفِي حَرِّ عَكْرِمَةَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ: لَمَّا وَجَّهَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى الْكَعْبَةِ

❦❦ (امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ کہتے ہیں: -- عبد اللہ بن اسحاق جوہری -- ابو عاصم -- مالک بن انس -- ابو یوسف -- دینار) کے حوالے سے روایت نقل کرتے ہیں: حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں:

اہل قبائیت المقدس کی طرف رخ کر کے نماز ادا کر رہے تھے ایک شخص ان کے پاس آیا اور اس نے یہ بتایا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم قرآن نازل ہوا ہے۔ آپ نے اپنا رخ خانہ کعبہ کی طرف کر لیا ہے تو تم لوگ بھی اس کی طرف رخ کر لو تو وہ لوگ وہیں سے نمودر (خانہ کعبہ کی طرف ہو گئے)

عکرمہ نے حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے۔

”نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا رخ خانہ کعبہ کی طرف کر دیا گیا۔“

**436 -** توضیح روایت: وَفِي خَبَرٍ مُّجَاهِدٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ: ثُمَّ صُفِرَ إِلَى الْكُعْبَةِ،

وَفِي خَبَرٍ لِّمَامَةَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ، عَنْ أَنَسٍ جَاءَ مُنَادِي رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: إِنَّ الْقِبْلَةَ قَدْ حَوَّلَتْ إِلَى الْكُعْبَةِ

قَدْ خَرَجْتُ هَذِهِ الْأَخْبَارَ كُلَّهَا فِي كِتَابِ الصَّلَاةِ الْكَبِيرِ

توضیح مصنف: قَالَ أَبُو بَكْرٍ: فَذَلِكَ هَذِهِ الْأَخْبَارُ كُلُّهَا عَلَى أَنَّ الْقِبْلَةَ إِنَّمَا هِيَ الْكُعْبَةُ

وَفِي خَبَرِ أَبِي حَارِثٍ، عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ: انْطَلَقَ رَجُلٌ إِلَى أَهْلِ قُبَاءَ فَقَالَ: إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ أَمَرَ أَنْ يُصَلَّى إِلَى الْكُعْبَةِ

وَفِي خَبَرِ عُمَارَةَ بْنِ أَوْسٍ قَالَ: فَاشْهَدُ عَلَى إِمَامِنَا أَنَّهُ تَوَجَّهَ هُوَ وَالرِّجَالُ وَالنِّسَاءُ نَحْوَ الْكُعْبَةِ،

وَفِي خَبَرِ عِكْرَمَةَ، عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ: لَمَّا وَجَّهَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى الْكُعْبَةِ

**435:** صحیح البخاری: کتاب الصلاة ابواب استقبال القبلة: باب ما جاء في القبلة رقم الحديث: 397 'صحیح مسلم: کتاب المساجد ومواضع الصلاة: باب تحويل القبلة من القدس الى الكعبة' رقم الحديث: 852 'موطأ مالك: کتاب القبلة: باب ما جاء في القبلة' رقم الحديث: 460 'سنن الدارمی: کتاب الصلاة: باب في تحويل القبلة من بيت المقدس الى الكعبة' رقم الحديث: 1261 'صحیح ابن حبان: کتاب الصلاة: باب شروط الصلاة: ذكر البيان من الامر بالصلاة في ثوبين انها امر من دسع رقم الحديث: 1735 'السنن الصغرى: کتاب الصلاة: باب استبانة الخطا بعد الاجتهاد' رقم الحديث: 492 'السنن الكبرى لسناني: فرض استقبال القبلة: استبانة الخطا بعد الاجتهاد' رقم الحديث: 932 'سنن الدارقطني: کتاب الصلاة: باب التحويل الى الكعبة وجواز استقبال القبلة في بعض الصلاة' رقم الحديث: 920 'مسند احمد بن حنبل: مسند عبد الله بن عمر رضي الله عنهما' رقم الحديث: 5769 'مسند الشافعي: باب ومن كتب استقبال القبلة في الصلاة رقم الحديث: 78

**436:** سنن ابی داؤد: کتاب الصلاة: باب تفريع ابواب الركوع والسجود: باب من صلى لغير القبلة ثم عمده' رقم الحديث

**894:** سنن الدارقطني: کتاب الصلاة: باب التحويل الى الكعبة وجواز استقبال القبلة في بعض الصلاة' رقم الحديث

**922:** مسند احمد بن حنبل: مسند انس بن مالك رضي الله تعالى عنه' رقم الحديث: 13777 'السنن الكبرى لسناني: سورة

البقرة: قوله تعالى فوجّهك شطر المسجد الحرام' رقم الحديث: 10567

مجاہد نے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کا یہ بیان نقل کیا ہے ”پھر آپ کا رخ خانہ کعبہ کی طرف کر دیا گیا۔“  
ثمامہ بن عبد اللہ نے حضرت انس رضی اللہ عنہ کا یہ بیان نقل کیا ہے۔  
”نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف سے اعلان کرنے والے شخص نے یہ کہا: قبلہ کو خانہ کعبہ کی طرف کر دیا گیا ہے۔“  
میں نے یہ تمام روایات کتاب الصلوٰۃ الکبیر میں نقل کر دی ہیں۔

امام ابن خزیمہ بیسیف فرماتے ہیں: یہ تمام روایات اس بات پر دلالت کرتی ہیں اب ”قبلہ“ خانہ کعبہ ہی ہے۔  
ابو حازم نے حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ کے حوالے سے یہ بات نقل کی ہے ایک شخص اہل قبا کی طرف گیا اور اس نے یہ کہا: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو اس بات کا حکم دیا گیا ہے کہ آپ خانہ کعبہ کی طرف رخ کر کے نماز ادا کریں۔  
عمرو بن اوس کی روایت میں یہ الفاظ ہیں: ”میں اپنے امام کے بارے میں یہ بات گواہی دے کر کہتا ہوں کہ انہوں نے اور (ان کی اقتداء میں نماز ادا کرنے والے) سب مردوں اور خواتین نے خانہ کعبہ کی طرف رخ کر دیا۔“  
عکرمہ نے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے۔  
”جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا رخ خانہ کعبہ کی طرف کر دیا گیا۔“

### بَابُ ذِكْرِ الدَّلِيلِ عَلَى أَنَّ الشَّطْرَ فِي هَذَا الْمَوْضِعِ الْقِبْلُ لَا النِّصْفُ

وَهَذَا مِنَ الْجَنَسِ الَّذِي نَقُولُ إِنَّ الْعَرَبَ قَدْ يُوْقَعُ الْإِسْمَ الْوَاحِدَ عَلَى الشَّيْنَيْنِ الْمُخْتَلِفَيْنِ، قَدْ يُوْقَعُ اسْمُ الشَّطْرِ عَلَى النِّصْفِ وَعَلَى الْقِبْلَةِ أَيْ الْجِهَةِ

باب 70: اس بات کی دلیل کا تذکرہ کہ اس مقام پر لفظ ”شطر“ ”سمت“ کے معنی میں استعمال ہوا ہے  
”نصف“ کے معنی میں استعمال نہیں ہوا اور یہ کلام کی اس نوعیت سے تعلق رکھتا ہے جس کے بارے میں ہم یہ بیان کرتے ہیں:  
عرب بعض اوقات ایک ہی لفظ کو دو مختلف چیزوں کے لئے استعمال کرتے ہیں تو لفظ ”شطر“ کبھی ”نصف“ کے لئے استعمال ہوتا ہے اور کبھی ”سمت“ کے لئے استعمال ہوتا ہے خواہ وہ کسی بھی جہت میں ہو۔

437 - سند حدیث: نَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى، نَا أَحْمَدُ بْنُ خَالِدٍ الْوُهَيْبِيُّ، نَا شَرِيكٌ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ، عَنِ الْبَرَاءِ

قَالَ:

مَتْنُ حَدِيثٍ: صَلَّيْتُ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَ بَيْتِ الْمَقْدِسِ سِتَّةَ عَشَرَ شَهْرًا فَلَذَكَرَ الْحَدِيثُ

قَالَ: قَالَ الْبَرَاءُ: وَالشَّطْرُ فِينَا قِبْلَةٌ

\*\*\* (امام ابن خزیمہ بیسیف کہتے ہیں)۔۔۔ محمد بن یحییٰ۔۔۔ احمد بن خالد وہبی۔۔۔ شریک۔۔۔ بواسحاق (کے حوالے سے

روایت نقل کرتے ہیں:) حضرت براء رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

437 نس اکبری لسانی سورة المقررة قوله تعالى قد نرى تقلب وجهك في السماء فسوينا قبلة رقم الحديث

میں نے نبی اکرم ﷺ کی امتداء میں سولہ ماہ تک بیت المقدس کی طرف رخ کر کے نماز ادا کی ہے (اس کے بعد انہی نے حدیث ذکر کی ہے جس میں یہ الفاظ ہیں)

حضرت براء رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: ہمارے محاورے میں لفظ ”شطر“ سے مراد ”سمت“ ہے۔

**438 - سند حدیث:** نَا عَبْدُ الْجَبَّارِ بْنِ الْعَلَاءِ، نَا سُفْيَانُ، عَنْ عَمْرِو وَهُوَ ابْنُ دِينَارٍ قَالَ

مَتْنِ حَدِيثٍ: قَرَأَ ابْنُ عَبَّاسٍ: أَنْزَلَكُمْ هَا مِنْ شَطْرِ أَنْفُسِنَا: مِنْ يَلْقَاءِ أَنْفُسِنَا

قَدْ خَرَجْتُ هَذَا الْبَابَ بِتَمَامِهِ فِي كِتَابِ التَّفْسِيرِ

\*\*\* (امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ کہتے ہیں: -- عبد الجبار بن علاء -- سفیان (کے حوالے سے روایت نقل کرتے ہیں) عمرو بن دینار بیان کرتے ہیں:

حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہ نے یہ آیت تلاوت کی:

”کیا ہم اپنی طرف سے اسے تم پر لازم قرار دے دیں گے۔“

(یہاں شطر سے مراد) اپنی طرف سے ہے۔

میں نے یہ باب مکمل طور پر کتاب التفسیر میں نقل کر دیا ہے۔

بَابُ النَّهْيِ عَنِ التَّشْبِيكِ بَيْنَ الْأَصَابِعِ عِنْدَ الْخُرُوجِ إِلَى الصَّلَاةِ

باب 71: نماز کے لئے نکلتے ہوئے انگلیوں کو ایک دوسرے میں داخل کرنے کی ممانعت

**439 - سند حدیث:** نَا عُمَرَانُ بْنُ مُوسَى الْقَزَازُ، نَا عَبْدُ الْوَارِثِ، نَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ أُمَيَّةَ، عَنْ سَعِيدِ

الْمَقْبُرِيِّ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ أَبُو الْقَاسِمِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

مَتْنِ حَدِيثٍ: إِذَا تَوَضَّأَ أَحَدُكُمْ فِي بَيْتِهِ ثُمَّ أَتَى الْمَسْجِدَ كَانَ فِي صَلَاةٍ حَتَّى يَرْجِعَ فَلَا يَقُلْ هَكَذَا، وَشَبَّكَ بَيْنَ أَصَابِعِهِ

\*\*\* (امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ کہتے ہیں: -- عمران بن موسیٰ قزاز -- عبد الوارث -- اسماعیل بن امیہ -- سعید

مقبری (کے حوالے سے روایت نقل کرتے ہیں) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے

”جب کوئی شخص اپنے گھر میں وضو کر کے پھر مسجد میں آئے تو جب تک وہ واپس نہیں جاتا وہ نماز کی حالت میں ہی شمار ہوتا ہے البتہ اسے ایسا نہیں کرنا چاہئے“ نبی اکرم ﷺ نے اپنی انگلیاں ایک دوسرے میں داخل کر کے (یہ بات ارشاد فرمائی)

**440 - سند حدیث:** نَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ هَاشِمٍ، نَا يَحْيَى هُوَ ابْنُ سَعِيدٍ، عَنِ ابْنِ عَجَلَانَ، نَا سَعِيدٌ، عَنْ أَبِي

**439.** سنن ابدارمی: کتاب الصلاة: باب النهی عن الاشتباك اذا خرج الى المسجد: رقم الحديث 1426 \* المستدرک علی الصحیحین للحاکم: ومن کتاب الامامة: رقم الحديث: 690 \* مصنف عبد الرزاق الصنعانی: کتاب الصلاة: باب التشبیه

بین الاصابع: رقم الحديث 3222 \* المعجم الاوسط للطبرانی: باب الالف: من اسمه احد: رقم الحديث 845



ہریرہ،

متن حدیث: اَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لِكَعْبِ بْنِ عُجْرَةَ: إِذَا تَوَضَّأْتَ ثُمَّ دَخَلْتَ الْمَسْجِدَ فَلَا تُشَبِّكَنَّ بَيْنَ أَصَابِعِكَ

❦ (امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ کہتے ہیں: -- عبد اللہ بن ہاشم -- یحییٰ بن سعید -- ابن عجلان -- سعید) کے حوالے سے روایت نقل کرتے ہیں: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت کعب بن عجرہ رضی اللہ عنہ سے فرمایا: جب تم وضو کر کے پھر مسجد میں جاؤ تو تم اپنی انگلیوں کو ایک دوسرے میں داخل نہ کرو۔

441 - قَالَ أَبُو بَكْرٍ: وَرَوَى هَذَا الْخَبَرُ، دَاوُدُ بْنُ قَيْسٍ الْفَرَّاءُ، عَنْ سَعْدِ بْنِ إِسْحَاقَ بْنِ كَعْبِ بْنِ عُجْرَةَ، عَنْ أَبِي ثُمَامَةَ، وَهُوَ الْخِطَّاطُ، أَنَّ كَعْبَ بْنَ عُجْرَةَ، حَدَّثَهُ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ: مَتْنُ حَدِيثٍ: إِذَا تَوَضَّأَ أَحَدُكُمْ، ثُمَّ خَرَجَ إِلَى الْمَسْجِدِ فَلَا يُشَبِّكَنَّ بَيْنَ أَصَابِعِهِ؛ فَإِنَّهُ فِي الصَّلَاةِ اسناد دیگر: ناہ یونس بن عبید الاعلی، أخبرنا عبد الله بن وهب، أخبرني داود بن قيس

❦ (امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ کہتے ہیں: -- داؤد بن قیس الفراء -- سعد بن اسحاق بن کعب بن عجرہ) کے حوالے سے روایت نقل کرتے ہیں:

ابو ثمامہ خیاط بیان کرتے ہیں: حضرت کعب بن عجرہ رضی اللہ عنہ نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے بارے میں انہیں یہ بات بتائی ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

”جب کوئی شخص وضو کرے اور پھر مسجد کی طرف جائے تو وہ اپنی انگلیاں ایک دوسرے کے اندر داخل نہ کرے کیونکہ وہ نماز کی حالت میں ہوتا ہے۔“

یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ منقول ہے۔

442 - سند حدیث: وَرَوَاهُ أَنَسُ بْنُ عِيَاضٍ، عَنْ سَعْدِ بْنِ إِسْحَاقَ بْنِ كَعْبٍ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْمَقْبُرِيِّ، عَنْ أَبِي ثُمَامَةَ، وَنَا يُونُسُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلَى، أَخْبَرَنِي أَنَسُ بْنُ عِيَاضٍ، عَنْ سَعْدِ بْنِ إِسْحَاقَ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْمَقْبُرِيِّ، عَنْ أَبِي ثُمَامَةَ قَالَ:

متن حدیث: لَقِيتُ كَعْبَ بْنَ عُجْرَةَ وَأَنَا أُرِيدُ الْجُمُعَةَ، وَقَدْ شَبَّكَتُ بَيْنَ أَصَابِعِي، فَلَمَّا دَنَوْتُ ضَرَبَ

440 سنن الدارمی: کتاب الصلوة باب النهی عن الاشتباك اذا خرج الى المسجد رقم الحديث 1425 مسند احمد بن حنبل: اول مسند الکوفیین: حدیث کعب بن عجرہ رقم الحديث 17800 المعجم الكبير لمتصراني: باب الفاء: عند الر حنبل بن ابی بلی: سعید بن ابی سعید المقبری: رقم الحديث 16078 المستدرک علی الصحیحین للحاکم: ومن کتاب الامامة رقم الحديث 691 صحيح ابن حبان: باب الامامة والجماعة: فصل في فضل الجماعة ذكر السب الذي من اجده قال صلى الله عليه وسلم هذا رقم الحديث 2173

بَدَعُ لَمْ يَرْقُ نَزَّ اضْمِي. وَقَالَ: إِنَّمَا نَهَيْتُ أَنْ تُسَلِّتَ أَخَذَ مِنْ أَصَابِعِهِ فِي الصَّلَاةِ، قُلْتُ: إِنِّي لَسْتُ بِمَدْلُوقٍ  
قَالَ: أَلَيْسَ قَدْ نَوَّصْتُ وَأَنْتَ تُرِيدُ الْحُمْقَةَ؟ قُلْتُ: تَلَى قَائِلٌ قَامَتْ فِي صَلَاةٍ

\*\*\* (امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ کہتے ہیں) یہ روایت انس بن عیاض نے --- سعد بن اسحاق بن کعب --- ابو سعید مقلبی ---  
ابو ثمامہ --- یونس بن عبد اللہ اعلیٰ نے --- انس بن عیاض --- سعد بن اسحاق --- ابو سعید مقلبی (کے حوالے سے روایت نقل کرتے  
ہیں) --- ابو ثمامہ بیان کرتے ہیں۔

میرق مدقت حضرت کعب بن عجرہ رضی اللہ عنہ سے ہوئی۔ میں جمعہ کی نماز کے لئے جا رہا تھا۔ میں نے اپنی انگلیاں ایک دوسرے  
میں داخل کی ہوئی تھیں۔ جب میں قریب ہوا تو انہوں نے میرے ہاتھ پر مارا اور میری انگلیوں کو ایک دوسرے سے الگ کر دیا۔  
پھر انہوں نے ارشاد فرمایا: ہمیں اس بات سے منع کیا گیا ہے کہ کوئی شخص نماز کے دوران اپنی انگلیاں ایک دوسرے میں داخل  
کرے۔ میں نے کہا: میں تو نماز نہیں پڑھ رہا۔ انہوں نے دریافت کیا: کیا تم وضو کر کے جمعہ کے ارادے سے نہیں نکلتے؟ میں نے  
کہا: جی ہاں! تو انہوں نے فرمایا: پھر تم نماز کی حالت میں شمار ہوتے ہو۔

**443-** وَرَوَاهُ ابْنُ أَبِي ذَنْبٍ، عَنِ الْمُقْبَرِيِّ، عَنْ رَجُلٍ مِنْ بَنِي سَالِمٍ أَخْبَرَهُ عَنْ أَبِيهِ، عَنْ جَدِّهِ، عَنْ كَعْبِ  
بْنِ عُجْرَةَ، نَاهُ مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ، حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي فَدْلٍ، نَا ابْنُ ذَنْبٍ  
قَالَ أَبُو بَكْرٍ: سَعْدُ بْنُ إِسْحَاقَ بْنِ كَعْبٍ هُوَ مِنْ بَنِي سَالِمٍ  
\*\*\* یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ بھی منقول ہے۔

(امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ کہتے ہیں:) سعد بن اسحاق بن کعب بنو سالم سے تعلق رکھنے والے فرد ہیں۔

**444-** وَرَوَاهُ أَبُو خَالِدٍ الْأَخْمَرِيُّ، عَنِ ابْنِ عُجْلَانَ، عَنْ سَعِيدٍ، عَنْ كَعْبٍ، نَاهُ أَبُو سَعِيدٍ الْأَشَجُّ، نَا أَبُو  
خَالِدٍ، عَنِ ابْنِ عُجْلَانَ  
\*\*\* یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ بھی منقول ہے۔

**445-** وَجَاءَ خَالِدُ بْنُ حَيَّانَ الرَّقِّيُّ بِطَائِفَةٍ رَوَاهُ عَنْ ابْنِ عُجْلَانَ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ،  
وَحَدَّثَنَا حَقَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ الثَّلَاجِيُّ، حَدَّثَنَا خَالِدُ يَعْنِي ابْنَ حَيَّانَ الرَّقِّيَّ  
توضیح مصنف قال أبو بكر: وَلَا أُحِلُّ لِأَحَدٍ أَنْ يَرَوِيَ عَنِّي بِهَذَا الْخَبَرِ إِلَّا عَلَى هَذِهِ الصِّيغَةِ، فَإِنَّ هَذَا  
إِسْنَادٌ مَقْلُوبٌ فَيُشَبِّهُ أَنْ يَكُونَ الصَّحِيحُ مَا رَوَاهُ أَنَسُ بْنُ عِيَّاضٍ: لِأَنَّ دَاوُدَ بْنَ قَيْسٍ أَسْقَطَ مِنَ الْإِسْنَادِ أَنَا  
سَعِيدُ الْمُقْبَرِيِّ، فَقَالَ: عَنْ سَعِيدِ بْنِ إِسْحَاقَ، عَنْ أَبِي ثَمَامَةَ وَأَمَّا ابْنُ عُجْلَانَ فَقَدْ وَهَمَ فِي الْإِسْنَادِ وَخَلَطَ فِيهِ،  
فَمَرَّةً يَقُولُ: عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، وَمَرَّةً يُرْسِلُهُ، وَمَرَّةً يَقُولُ: عَنْ سَعِيدٍ، عَنْ كَعْبٍ. وَأَبُو أَبِي ذَنْبٍ قَدْ يَرَى أَنَّ  
الْمُقْبَرِيَّ سَعِيدَ بْنِ أَبِي سَعِيدٍ إِنَّمَا رَوَاهُ عَنْ رَجُلٍ مِنْ بَنِي سَالِمٍ، وَهُوَ عِنْدِي سَعْدُ بْنُ إِسْحَاقَ إِلَّا أَنَّهُ عَلَطَ عَلَى  
سَعِيدِ بْنِ إِسْحَاقَ فَقَالَ: عَنْ أَبِيهِ، عَنْ جَدِّهِ كَعْبٍ. وَدَاوُدُ بْنُ قَيْسٍ، وَأَنَسُ بْنُ عِيَّاضٍ جَمِيعًا قَدْ اتَّفَقَا عَلَى أَنَّ

الْخَبَرِ إِنَّمَا هُوَ عَنْ أَبِي ثَعَامَةَ

خالد بن حیان رقی نے جھوٹی روایت نقل کی ہے۔ انہوں نے یہ روایت ابن عجلان۔۔ سعید بن مسیب۔۔ ابوسعید کے حوالے سے نقل کر دی ہے جبکہ۔۔ جعفر بن محمد ثعلبی نے۔۔ خالد بن حیان رقی کے حوالے سے نقل کی ہے۔

امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں: میں کسی شخص کے لئے یہ بات حلال قرار نہیں دیتا کہ وہ میرے حوالے سے اس روایت کو کسی اور طریقے سے نقل کرے کیونکہ اس کی سند ”مقلوب“ ہے اور اس بات کا امکان موجود ہے کہ ”صحیح“ روایت وہ ہو جسے انس بن عیاض نامی راوی نے روایت کیا ہے اس کی وجہ یہ ہے کہ داؤد بن قیس نامی راوی نے اس کی سند میں سے ابوسعید مقبری نامی راوی کا ذکر نہیں کیا اور انہوں نے یہ بات کہی ہے یہ روایت سعد بن اسحاق کے حوالے سے ابو ثمامہ سے منقول ہے۔

جہاں تک ابن عجلان نامی راوی کا تعلق ہے تو اسے اس کی سند میں وہم ہوا ہے اور وہ اس کی سند میں اختلاط کا شکار ہوا ہے۔ ایک مرتبہ وہ یہ کہتا ہے کہ یہ روایت حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے منقول ہے اور ایک مرتبہ وہ اسے ”مرسل“ روایت کے طور پر نقل کر دیتا ہے اور ایک مرتبہ وہ یہ کہتا ہے کہ سعید کے حوالے سے حضرت کعب بن عتیبہ سے منقول ہے۔ ابن ابوزئب نے یہ بات بیان کی ہے: ”مقبری“ یعنی سعید بن ابوسعید نے یہ روایت بنو سالم سے تعلق رکھنے والے ایک شخص کے حوالے سے نقل کی ہے اور وہ شخص میرے خیال میں سعد بن اسحاق ہے البتہ انہوں نے سعد بن اسحاق کے حوالے سے بات نقل کرتے ہوئے غلطی کی ہے۔ انہوں نے یہ کہا ہے: انہوں نے یہ روایت اپنے والد کے حوالے سے اپنے دادا کعب سے نقل کی ہے۔

داؤد بن قیس اور انس بن عیاض نامی دونوں راویوں کا اس بات پر اتفاق ہے کہ یہ روایت ابو ثمامہ سے منقول ہے۔

446 - وَرَوَاهُ مُحَمَّدُ بْنُ مُسْلِمٍ الطَّائِفِيُّ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ أُمَيَّةَ قَالَ: أَخْبَرَنِي الْمَقْبُرِيُّ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ

قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

مَنْ تَوَضَّأَ خَرَجَ يُرِيدُ الصَّلَاةَ فَهُوَ فِي صَلَاةٍ حَتَّى يَرْجِعَ إِلَى بَيْتِهِ، وَلَا يَقُولُ: هَذَا يَغْنِي

يُشَبِّكُ بَيْنَ أَصَابِعِهِ

اسناد دیگر: نساء الفضل بن يعقوب الرخامي، نا الهيثم بن جميل أخبرنا محمد بن مسلم، ورواه شريك،

عن ابن عجلان، عن أبيه، عن أبي هريرة

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

”جو شخص وضو کرنے کے بعد نماز کے ارادے سے نکلے تو وہ نماز کی حالت میں شمار ہوتا ہے جب تک وہ اپنے گھر واپس نہیں آ

جاتا اور وہ اس طرح نہ کرے (راوی کہتے ہیں) یعنی اپنی انگلیاں ایک دوسرے میں داخل نہ کرے۔

یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ منقول ہے۔

447 - سند حدیث: حَدَّثَنَا عُمَرَانُ بْنُ مُوسَى الْقَزَّازُ، نا عَبْدُ الْوَارِثِ، نا إِسْمَاعِيلُ بْنُ أُمَيَّةَ، عَنْ سَعِيدِ

الْمَقْبُرِيِّ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

متن حدیث: اِذَا تَوَضَّأَ أَحَدُكُمْ فِي بَيْتِهِ ثُمَّ أَتَى الْمَسْجِدَ كَانَ فِي صَلَاةٍ حَتَّى يَرْجِعَ، فَلَا يَقُلْ هَكَذَا، وَبَشَّكَ بَيْنَ أَصَابِعِهِ

\*\*\* (امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ کہتے ہیں: -- عمران بن موسیٰ قزاز -- عبدالوارث -- اسماعیل بن امیہ -- سعید مقبری) کے حوالے سے روایت نقل کرتے ہیں: -- حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے جب کوئی شخص اپنے گھر میں وضو کر کے پھر مسجد آئے تو جب تک وہ واپس نہیں جاتا وہ نماز کی حالت میں شمار ہوتا ہے وہ اس طرح نہ کرے (راوی کہتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے اپنی انگلیاں ایک دوسرے میں داخل کر کے (یہ بات ارشاد فرمائی)

## بَابُ الدَّعَاءِ عِنْدَ الْخُرُوجِ إِلَى الصَّلَاةِ

### باب 72: نماز کے لئے نکلنے وقت دعا مانگنا

448 - سند حدیث: نَا هَارُونُ بْنُ إِسْحَاقَ الْهَمْدَانِيُّ، نَا ابْنُ فَضِيلٍ، عَنْ حُصَيْنِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ، عَنْ حَبِيبِ بْنِ أَبِي ثَابِتٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبَّاسٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبَّاسٍ،  
متن حدیث: أَنَّهُ رَفَعَهُ عِنْدَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: فَأَنَاهُ الْمُؤَذِّنُ فَخَرَجَ إِلَى الصَّلَاةِ وَهُوَ يَقُولُ: اللَّهُمَّ اجْعَلْ فِي قَلْبِي نُورًا، وَاجْعَلْ فِي لِسَانِي نُورًا، وَاجْعَلْ فِي سَمْعِي نُورًا، وَاجْعَلْ فِي بَصَرِي نُورًا، وَاجْعَلْ خَلْفِي نُورًا، وَ مِنْ أَمَامِي نُورًا، وَاجْعَلْ مِنْ قَوْفِي نُورًا، وَ مِنْ تَحْتِي نُورًا، اللَّهُمَّ أَكْثِرْ لِي نُورًا  
توضیح راوی: قَالَ أَبُو بَكْرٍ: كَانَ فِي الْقَلْبِ مِنْ هَذَا الْإِسْنَادِ شَيْءٌ، فَإِنَّ حَبِيبَ بْنَ أَبِي ثَابِتٍ مُدَلِّسٌ، وَلَمْ أَقِفْ هَلْ سَمِعَ حَبِيبٌ هَذَا الْخَبَرَ مِنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ أَمْ لَا، ثُمَّ نَظَرْتُ فَإِذَا أَبُو عَوَانَةَ رَوَاهُ عَنْ حُصَيْنٍ، عَنْ حَبِيبِ بْنِ أَبِي ثَابِتٍ قَالَ: حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيٍّ

\*\*\* (امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ کہتے ہیں: -- ہارون بن اسحاق ہمدانی -- ابن فضیل -- حصین بن عبد الرحمن -- حبیب بن ابی ثابت -- محمد بن علی بن عبد اللہ بن عباس -- اپنے والد کے حوالے سے روایت نقل کرتے ہیں: حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما

448. صحیح البخاری کتاب الدعوات باب الدعاء اذا اتعبه بالليل رقم الحديث 5967 'صحیح مسلم' کتاب صلاة المسافرين وقصرها باب الدعاء في صلاة الليل وقيامه رقم الحديث: 1314 سنن ابی داود کتاب الصلاة ابواب قيام الليل باب في صلاة الليل رقم الحديث: 1161 'السنن الصغرى' کتاب التطبيق باب الدعاء في السجود رقم الحديث: 1114 'صحیح ابن حبان' باب الامامة والجماعة باب الحدث في الصلاة ذكر اباحة الاصطجاع لمستهجد بعد فرائضه من وردة قبل طلوع الفجر رقم الحديث: 2678 'مسنن عبد الرزاق الصنعاني' کتاب الصلاة باب الرجل يؤمر الرجل رقم الحديث: 3735 'مسنن ابن ابی شعبة' کتاب الدعاء ما رخص للرجل يدعو به في سجوده " رقم الحديث: 28638 'السنن الكبرى لسنن' کتاب الصلاة ذكر اختلاف الناقلين لخبر عبد الله بن عباس في كيفية صلاة رقم الحديث: 391 'مسند احمد بن حنبل' ومن مسند بنی هاشم 'مسند عبد الله بن العباس بن عبد المطلب' رقم الحديث: 2490 'المعجم الكبير للبخاري' من اسمه عبد الله وما اسند عبد الله بن عباس رضي الله عنهما كريب عن ابن عباس رقم الحديث: 11979

بیان کرتے ہیں:

ایک مرتبہ وہ نبی اکرم ﷺ کے ہاں سو گئے۔ راوی کہتے ہیں: مؤذن آپ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا تو آپ ﷺ نماز کے لئے تشریف لے گئے۔ آپ ﷺ یہ دعا مانگ رہے تھے:

”اے اللہ! میرے دل کو نور کر دے، میری زبان کو نور کر دے، میری سماعت کو نور کر دے، میری بصارت کو نور کر دے، میرے پیچھے نور کر دے، میرے آگے نور کر دے، میرے اوپر نور کر دے، میرے نیچے نور کر دے، اے اللہ! میرے لئے نور کو زیادہ کر دے۔“

امام ابن خزیمة رحمہ اللہ فرماتے ہیں: اس روایت کی سند کے حوالے سے میرے ذہن میں کچھ الجھن ہے، کیونکہ حبیب بن ابوثابت نامی راوی ”تدلیس“ کرتا ہے اور میں اس بات سے واقف نہیں ہوں کہ کیا حبیب نامی راوی نے یہ روایت محمد بن علی سے سنی ہے؟ یا نہیں سنی ہے؟ پھر میں نے اس بات کی تحقیق کی تو ابو عوانہ نامی راوی نے یہ روایت حصین کے حوالے سے حبیب بن ابوثابت کے حوالے سے نقل کی ہے۔ وہ کہتے ہیں: محمد بن علی نے مجھے یہ حدیث سنائی ہے۔

**449- سند حدیث:** نَا مُحَمَّدُ بْنُ بَخْنِي، نَا أَبُو الْوَلِيدِ، نَا أَبُو عَوَانَةَ، عَنْ حُصَيْنٍ، عَنْ حَبِيبٍ، عَنْ أَبِي ثَابِتٍ، أَنَّ مُحَمَّدَ بْنَ عَلِيٍّ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبَّاسٍ، حَدَّثَهُ عَنْ أَبِيهِ، عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ:

مَتْنُ حَدِيثٍ: بَشْتُ عِنْدَ خَالَاتِي مَيْمُونَةَ، فَذَكَرَ الْحَدِيثَ

❖ ❖ (امام ابن خزیمة رحمہ اللہ کہتے ہیں:)-- محمد بن یحییٰ -- ابو ولید -- ابو عوانہ -- حصین -- حبیب -- ابو ثابت -- محمد بن

علی بن عبد اللہ بن عباس -- اپنے والد (کے حوالے سے روایت نقل کرتے ہیں:) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں:

”میں نے اپنی خالہ سیدہ میمونہ رضی اللہ عنہا کے ہاں رات بسر کی (اس کے بعد راوی نے پوری حدیث ذکر کی ہے)۔“

## بَابُ فَضْلِ الْمَشْيِ إِلَى الْمَسَاجِدِ لِلصَّلَاةِ

باب 73: نماز کے لئے مسجد کی طرف پیدل چل کر جانے کی فضیلت

**450- سند حدیث:** نَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ الصَّغِيِّ، أَخْبَرَنَا عَبَّادُ بْنُ عَبَّادٍ الْمُهَلَّبِيُّ، عَنْ عَاصِمٍ، عَنْ أَبِي

450. صحیح مسلم: کتاب المساجد ومواضع الصلاة باب فضل كثرة الخطا الى المساجد رقم الحديث: 1100 متن اندارمی: کتاب الصلاة باب فضل الخطی الى المساجد رقم الحديث: 1309 سنن ابی داؤد: کتاب الصلاة باب ما جاء في فضل المشي الى الصلاة رقم الحديث: 475 صحیح ابن حبان: باب الامامة والجماعة فصل في فضل الجماعة ذكر السبب الذي من اجله قل صلى الله عليه وسلم انطاك رقم الحديث: 2067 سنن ابن ماجه: کتاب المساجد والجماعات باب الابعاد فالاعد من المسجد اعظم اجرا رقم الحديث: 781 مصنف ابن ابی شیبہ: کتاب صلاة التطوع والامامة وابواب متفرقة لقرب من المسجد افضل امر البعد رقم الحديث: 5923 مسند احمد بن حنبل: مسند الانصار حديث ابی عثمان بهی: رقم الحديث: 20702 مسند الحبیذی: احادیث ابی بن کعب رضی اللہ عنہ رقم الحديث: 371 مسند عبد بن حمید: حديث ابی بن کعب رضی اللہ عنہ رقم الحديث: 162



عُثْمَانُ، عَنْ أَبِي بِنِ كَعْبٍ قَالَ:

مَتْنُ حَدِيثٍ: كَانَ رَجُلٌ مِنَ الْأَنْصَارِ بَيْتُهُ أَقْصَى بَيْتِ بِالْمَدِينَةِ، وَكَانَ لَا تُحِيطُ بِهِ الصَّلَاةُ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَتَوَجَّعَتْ لَهُ، فَقُلْتُ: يَا فَلَانُ لَوْ أَنَّكَ اشْتَرَيْتَ حِمَارًا يَقِيكَ الرَّمْضَاءَ وَيَرْفَعُكَ مِنَ الرُّقْعِ وَيَقِيكَ هَوَامَّ الْأَرْضِ، لَقَالَ لَهُ: إِنِّي وَاللَّهِ مَا أَحْبَبْتُ أَنْ بَيْتِي مُطَنَّبٌ بِبَيْتِ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فَحَمَلْتُ بِهِ حِمْلًا حَتَّى آتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرْتُ ذَلِكَ لَهُ قَالَ: فَدَعَاهُ فَسَأَلَهُ وَذَكَرَ لَهُ مِثْلَ ذَلِكَ، فَذَكَرَ أَنَّهُ يَرْجُو فِي آثَرِهِ، فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِنَّ لَكَ مَا اخْتَسَنْتَ

❖❖ (امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ کہتے ہیں:)-- احمد بن عبدہ قسیمی -- عباد بن عباد مہلبی -- عاصم -- ابو عثمان (کے حوالے سے روایت نقل کرتے ہیں:) حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

”انصار سے تعلق رکھنے والے ایک شخص کا گھر مدینہ منورہ میں (مسجد سے) سب سے زیادہ دور تھا، لیکن وہ باقاعدگی کے ساتھ نبی اکرم ﷺ کی اقتداء میں نماز میں شریک ہوتا تھا۔ مجھے اس سے بڑی ہمدردی محسوس ہوئی۔ میں نے اس سے کہا: اے فلاں شخص! اگر تم ایک گدھا خرید لو تو وہ تمہیں گرمی کی شدت سے بچائے گا، تمہیں جھاڑ جھنکار سے اوپر رکھے گا اور تمہیں حشرات الارض سے پی کے رکھے گا تو اس شخص نے حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ کو جواب دیا اللہ کی قسم! مجھے یہ بات پسند نہیں ہے کہ میرا گھر نبی اکرم ﷺ کے گھر کے بالکل ساتھ ہو۔ حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: مجھے اس حوالے سے بڑی تکلیف ہوئی۔ میں نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور اس بات کا تذکرہ کیا۔ راوی کہتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے اسے بلایا اس سے اس ہارے میں دریافت کیا: اس نے آپ کے سامنے بھی یہی بات بیان کی۔ اس نے یہ بات بیان کیا: وہ اپنے قدموں کے نشانات (کے اجر و ثواب کے حصول) کی امید رکھتا ہے تو نبی اکرم ﷺ نے اس سے فرمایا تم جس چیز کے حصول کی امید رکھتے ہو وہ تمہیں ملے گی۔

451 - سند حدیث: حَدَّثَنَا عُمَرَانُ بْنُ مُوسَى الْقَرَّازُ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ، حَدَّثَنَا دَاوُدُ، عَنْ أَبِي نَضْرَةَ، عَنْ

جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ:

مَتْنُ حَدِيثٍ: خَلَّتِ الْبِقَاعُ حَوْلَ الْمَسْجِدِ فَأَرَادَ بَنُو سَلَمَةَ قُرْبَ الْمَسْجِدِ فَبَلَغَ ذَلِكَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ: يَا بَنِي سَلَمَةَ أَرَدْتُمْ أَنْ تَحْوِلُوا قُرْبَ الْمَسْجِدِ؟ فَقَالُوا: نَعَمْ، فَقَالَ: يَا بَنِي سَلَمَةَ دِيَارَكُمْ تَكْتُبُ آثَارَكُمْ قَالَهَا ثَلَاثَ مَرَّاتٍ

قَدْ خَرَجْتُ نَابَ الْمَشْيِ إِلَى الْمَسَاجِدِ فِي كِتَابِ الْإِمَامَةِ بِتَمَامِهِ

❖❖ (امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ کہتے ہیں:)-- عمران بن موسیٰ قرزاز -- عبد الوارث -- داؤد -- ابو نضرہ (کے حوالے سے

451 صحیح مسلم: کتاب المساجد ومواضع الصلاة باب فضل كثرة الخطا الى المساجد رقم الحديث 1103 صحیح ابن

حبیب: باب الامامة والجماعة فصل في فضل الجماعة ذكر البيان بان الابدع فالابدع في اتقان المساجد اعظم احرام من

رقم الحديث 2068 مسند احمد بن حنبل: مسند جابر بن عبد الله رضي الله عنه رقم الحديث 14301 مسند ابي يعنى

البوصنى: مسند جابر رقم الحديث 2101 المعجم الاوسط للطبراني: باب العين من اسماء عبد الله رقم الحديث 4478

روایت نقل کرتے ہیں۔) حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

”مسجد کے قریب کچھ گھر خالی ہوئے تو بنو سلمہ نے مسجد کے قریب منتقل ہونے کا ارادہ کیا۔ جب اس بات کی اطلاع نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو ملی تو آپ نے ارشاد فرمایا: اے بنو سلمہ! کیا تم لوگوں نے مسجد کے قریب منتقل ہونے کا ارادہ کر لیا ہے؟ انہوں نے عرض کی: جی ہاں! نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اے بنو سلمہ! تم اپنے گھروں میں رہو تمہارے قدموں کے نشانات نوٹ کئے جائیں گے۔

راوی کہتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات تین مرتبہ ارشاد فرمائی۔

میں نے یہ روایت کتاب الامامت میں مسجد کی طرف چل کر جانے کے باب میں مکمل طور پر نقل کی ہے۔

### بَابُ السَّلَامِ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

### وَمَسْأَلَةُ اللَّهِ فَتَحَ أَبْوَابِ الرَّحْمَةِ عِنْدَ دُخُولِ الْمَسْجِدِ

### باب 74: مسجد میں داخل ہوتے وقت نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم پر سلام بھیجنا

اور اللہ تعالیٰ سے رحمت کے دروازے کھولنے کی دعا مانگنا

**452 -** سند حدیث: نَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ، نَا أَبُو بَكْرٍ بَعْنِي الْحَنْفِيُّ، نَا الضَّحَّاكُ وَهُوَ ابْنُ عُثْمَانَ، حَدَّثَنِي

سَعِيدُ الْمَقْرِيءِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ:

مَتَنُ حَدِيثٍ: إِذَا دَخَلَ أَحَدُكُمْ الْمَسْجِدَ فَلْيَسَلِّمْ عَلَى النَّبِيِّ، وَلْيَقُلْ: اللَّهُمَّ افْتَحْ لِي أَبْوَابَ رَحْمَتِكَ،

وَإِذَا خَرَجَ فَلْيَسَلِّمْ عَلَى النَّبِيِّ، وَلْيَقُلْ: اللَّهُمَّ اجْزِنِي مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ

❦ (امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ کہتے ہیں:)-- محمد بن بشار-- ابو بکر حنفی-- ضحاک-- ابن عثمان-- سعید مقرئ (کے حوالے

سے روایت نقل کرتے ہیں: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

جب کوئی شخص مسجد میں داخل ہو تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم پر سلام بھیجے اور یہ دعا مانگے:

”اے اللہ! میرے لئے اپنی رحمت کے دروازے کھول دے۔“

اور جب وہ مسجد سے باہر جائے تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم پر سلام بھیجے اور یہ پڑھے:

”اے اللہ! تو مجھے مردود شیطان سے پناہ دے۔“

## بَابُ الْقَوْلِ عِنْدَ الْإِنْتِهَاءِ إِلَى الصَّفِّ قَبْلَ تَكْبِيرَةِ الْإِفْتِاحِ

باب 75: صف تک پہنچنے کے بعد اور تکبیر تحریمہ سے پہلے کچھ کلمات پڑھنا

453 - سند حدیث: نا احمّد بن عبّاس، نا عبد العزيز يعنى الدراوردي، عن سهيل بن أبي صالح، عن محمد بن مسلم بن عايذ، عن عامر بن سعد بن أبي وقاص، عن أبيه سعد بن سعد، عن أبيه: أنّ رجلاً جاء إلى الصلاة، والنبي صلى الله عليه وسلم يصلي بها فقال حين انتهى إلى الصف: اللهم اني أفضل ما تؤتي عبادك الصالحين، فلما قضى النبي صلى الله عليه وسلم الصلاة قال: من المتكلم أيفاء؟ قال الرجل: أنا يا رسول الله، فقال النبي صلى الله عليه وسلم: إذا تغرّ جوادك وتستشهد في سبيل الله.

❦ (امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ کہتے ہیں:)-- احمد بن عبدہ -- عبد العزيز دراوردي -- سهيل بن ابو صالح -- محمد بن مسلم بن عايذ -- عامر بن سعد بن ابو وقاص -- اپنے والد حضرت سعد بنی ؓ (کے حوالے سے روایت نقل کرتے ہیں): ایک شخص نماز کے لئے آیا۔ نبی اکرم ﷺ ہمیں نماز پڑھا رہے تھے۔ جب وہ شخص صف تک پہنچا تو اس نے یہ کہا: "اے اللہ! تو نے اپنے بندوں کو سب سے زیادہ فضیلت والی جو چیز عطا کی ہے وہ مجھے بھی عطا کر۔" جب نبی اکرم ﷺ نے نماز مکمل کر لی تو آپ نے دریافت کیا: کچھ دیر پہلے کلام کرنے والا شخص کون تھا؟ ان صاحب نے عرض کی: میں تھا یا رسول اللہ! نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: پھر اس صورت میں تمہیں اپنے گھوڑے کے پاؤں کاٹنے ہوں گے اور اللہ کی راہ میں شہادت حاصل کرنا ہوگی۔

## بَابُ إِيجَابِ اسْتِقْبَالِ الْقِبْلَةِ لِلصَّلَاةِ

باب 76: نماز کے لئے قبلہ کی طرف رخ کرنا واجب ہے

454 - سند حدیث: نا الحسن بن عيسى، نا عبد الله بن نمير، ح وحدثنا الحسن بن الجعيد، نا عيسى بن يونس قالوا: حدثنا عبد الله بن عمر، حدثني سعيد المقبري، عن أبي هريرة، عن النبي صلى الله عليه وسلم: أنّ رجلاً دخل المسجد فصلى، ثم جاء فسلم على النبي صلى الله عليه وسلم فدكر الحديث، وقال: فقال له رسول الله صلى الله عليه وسلم: إذا قمت إلى الصلاة فأسبغ الوضوء، ثم استقبل القبلة فكبر.

453 صحیح ابن حبان کتاب السیر باب فضل الجهاد ذکر البیان بان اللہ جل و علا يعطى من عقر جواده رقم الحديث 4711 المستدرک علی الصحیحین للحاکم ومن کتاب الامامة رقم الحديث 694 السنن الکبری للسانی کتاب عمل الیوم واللیلة م یقول اذا انتهى الى الصف رقم الحديث 9582 البحر الزخار مستدرک البراء ومم روی مسند بن عائد رقم الحديث 992 مسند ابی یعلی الموصلی مسند سعد بن ابی وقاص رقم الحديث 670

وَذَكَرَ الْحَدِيثَ بِطَوِيلٍ هَذَا لَفْظُ حَدِيثِ ابْنِ نُمَيْرٍ

❦❦❦ (امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ کہتے ہیں:۔۔۔ حسن بن عیسیٰ۔۔۔ عبد اللہ بن نمیر (یہاں تحویل سند ہے) حسن بن جنید۔۔۔ عیسیٰ بن یونس۔۔۔ عبید اللہ بن عمر۔۔۔ سعید مقبری (کے حوالے سے روایت نقل کرتے ہیں:) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک شخص مسجد میں داخل ہوا اس نے نماز ادا کی پھر وہ آیا۔ اس نے نبی اکرم ﷺ کو سلام کیا (اس کے بعد راوی نے پوری حدیث ذکر کی ہے جس میں راوی کے یہ الفاظ ہیں)

نبی اکرم ﷺ نے اس سے فرمایا: جب تم وضو کے لئے کھڑے ہو تو اچھی طرح وضو کر دو پھر تم قبلہ کی طرف رخ کرو اور تکبیر کہو۔ اس کے بعد راوی نے طویل حدیث ذکر کی ہے۔ روایت کے یہ الفاظ ابن نمیر کے نقل کردہ ہیں۔

بَابُ إِحْدَاثِ النِّيَّةِ عِنْدَ دُخُولِ كُلِّ صَلَاةٍ يُرِيدُهَا الْمَرْءُ

فَيُسَوِّيَهَا بِعَيْنِهَا فَرِيضَةً كَانَتْ أَوْ نَافِلَةً، إِذَا الْأَعْمَالُ إِنَّمَا تَكُونُ بِالنِّيَّةِ، وَإِنَّمَا يَكُونُ لِلْمَرْءِ مَا يَتَوَصَّلُ بِهِ حُكْمُ النَّبِيِّ الْمُصْطَفَى

باب II: آدمی جو بھی نماز ادا کرنا چاہتا ہے اسے شروع کرنے سے پہلے نئے سرے سے نیت کرے گا اور متعین طور پر اس نماز کی نیت کرے گا (جو وہ ادا کرنے لگا ہے)

کہ کیا وہ فرض ہے یا نفل ہے؟ اس کی وجہ یہ ہے کہ اعمال کا دار و مدار نیتوں پر ہوتا ہے اور آدمی کو وہی اجر و ثواب حاصل [454] اس بات پر فقہاء کا اتفاق ہے: نماز کے صحیح ہونے کے لئے قبلہ کی طرف رخ کرنا شرط ہے اور اس کی دلیل اللہ تعالیٰ کا یہ فرمان ہے۔

”اور تم جہاں کہیں بھی ہو تو اپنا رخ مسجد حرام کی سمت پھیر لو۔“

تاہم یہ شرط دو صورتوں میں باقی نہیں رہتی۔

(I) جب جنگ کے دوران شدید خوف ہو اور دوسری صورت یہ ہے جب مسافر شخص سواری پر نفل نماز ادا کر رہا ہو تو اس کے لئے قبلہ کی طرف رخ کرنا شرط نہیں ہوتا۔

بعض فقہاء نے تیسری صورت کی نشاندہی کی ہے اگر کوئی شخص قبلہ کی طرف رخ کرنے سے عاجز ہو جیسے کوئی شخص بندھا ہوا ہو اور وہ قبلہ کی طرف رخ نہ کر سکتا ہو یا کوئی مریض ایسی حالت میں ہے اسے الٹا یا پلٹا یا نہیں جاسکتا اور کوئی اس کا رخ قبلہ کی طرف کرنے والا نہیں ہے۔ تو یہ لوگ جہت قبلہ کے علاوہ دوسری طرف رخ کر کے نماز ادا کر سکتے ہیں جس طرف رخ کرنا ان کے لئے ممکن ہو۔

علاء کا اس بات پر بھی اتفاق ہے، جو شخص براہ راست خانہ کعبہ کو دیکھ رہا ہو اس کے لئے عین خانہ کعبہ کی طرف رخ کرنا فرض ہے۔

حنابلہ اس بات کے قائل ہیں مکہ کے رہنے والے تمام لوگوں کے لئے عین خانہ کعبہ کی طرف رخ کرنا فرض ہے۔

جمہور فقہاء اس بات کے قائل ہیں: جو شخص براہ راست خانہ کعبہ کو دیکھ رہا ہے تو اس کے لئے قبلہ کی جہت کی طرف رخ کرنا فرض ہے۔

بہت سے بارے میں شوافع کی رائے کچھ مختلف ہے۔

ہوتا ہے جو اس نے نیت کی ہو اور یہ بات نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے ثابت ہے۔

**455** - سند حدیث نا یحییٰ بن حبیب بن عدی الحارثی، وَاَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ الصَّمِيّ قَالَا حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ، عَنْ مُسْلِمِ بْنِ اِبْرَاهِيمَ، عَنْ عَلْقَمَةَ بْنِ وَقَّاصٍ اللَّيْثِي قَالَ: سَمِعْتُ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ يَقُولُ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ:

مَنْ حَدَّثَ بِإِنَّمَا الْأَعْمَالُ بِالنِّيَّةِ زَادَ يَحْيَى بْنُ حَبِيبٍ: وَإِنَّمَا لِأَمْرٍ مَا نَوَى

\*\*\* (امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ کہتے ہیں:۔۔) یحییٰ بن حبیب بن عدی حارثی اور احمد بن عبدہ ضعیف۔۔ حماد بن زید۔۔ یحییٰ بن سعید۔۔ محمد بن ابراہیم۔۔ علقمہ بن وقاص لیثی (کے حوالے سے روایت نقل کرتے ہیں) حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

**(455)** احناف اور حنابلہ کے نزدیک نیت کا نفع نماز کی شرائط سے ہے اور رائج قول کے مطابق مانگی فقہاء اس بات کے قائل ہیں۔ البتہ شوافع کے نزدیک نیت نماز کے فرائض یا نماز کے بنیادی ارکان میں سے ایک ہے اور بعض مالکیوں نے بھی یہی فتویٰ دیا ہے۔ ان حضرات کا یہ کہنا ہے: نیت نماز کے ایک حصے میں لازم ہوتی ہے پوری نماز میں لازم نہیں ہوتی۔ اس لئے تکبیر تحریرہ اور رکوع کی طرح یہ بھی رکن شمار ہوگی۔

اس بات پر علماء کا اتفاق ہے نماز کے آغاز میں نیت کرنا واجب ہے تاکہ عام طور پر کئے جانے والے کام اور عبادت کے درمیان امتیاز ہو سکے۔ اور یہ بات ظاہر ہو جائے کہ یہ نماز خالص طور پر صرف اللہ تعالیٰ کی رضا کے لئے ادا کی جا رہی ہے۔

احناف اس بات کے قائل ہیں: نماز کی نیت نماز کے ساتھ ہونی چاہئے۔ درمیان میں کوئی اور عمل رکاوٹ نہیں بننا چاہئے۔ یعنی کوئی ایسا عمل جو نماز کی جنس سے تعلق نہیں رکھتا جیسے کھانا پینا وغیرہ

البتہ درمیان میں اگر کوئی ایسا عمل ہو جو نماز کے ساتھ نسبت رکھتا ہے جیسے وضو کرنا یا مسجد کی طرف جانا تو یہ عمل رکاوٹ شمار نہیں ہوگا۔

تاہم مستحب یہ ہے نیت تکبیر تحریرہ سے پہلے کی جائے اور صحیح قول یہ ہے اگر کوئی شخص تکبیر تحریرہ کہنے کے بعد نیت کرتا ہے تو یہ درست نہیں ہوگا۔

نیت کا محل تمام فقہاء کے نزدیک دل ہے تاہم جمہور فقہاء کے نزدیک نیت کو زبان کے ذریعے ادا کرنا مستحب ہے۔

صرف مالکیوں کی رائے مختلف ہے ان کے نزدیک زبانی طور پر نیت کے الفاظ استعمال کرنا مناسب نہیں ہے۔

اس بات پر بھی فقہاء کا اتفاق ہے نیت میں اس بات کی تعیین کرنی چاہئے کہ آدمی فرض ادا کر رہا ہے یا نفل ادا کر رہا ہے؟ وہ فرض کون سی نماز کے ادا کر رہا ہے۔

**455** صحیح البخاری کتاب الایمان باب ما جاء ان الاعمال بالنية والحسبة رقم الحديث 54 'صحیح مسلم' کتاب الامارة باب قوله صلى الله عليه وسلم: "انما الاعمال بالنية" رقم الحديث: 3621 'الحامع لترمذی' ابواب فضائل الجهاد باب ما جاء فيس يقاتل رياء وللدنيا رقم الحديث: 1614 'السنن الصغرى' سورة الهرة باب النية في الوصوء رقم الحديث 74 'السنن الكبرى للنسائي' كتاب الطهارة النية في الوصوء رقم الحديث: 76 'سنن الدارقطني' كتاب الطهارة باب النية رقم الحديث 109 'مسند احمد بن حنبل' مسند الخلفاء الراشدين اول مسند عمر بن الخطاب رضي الله عنه رقم الحديث 168 'مسند الطيالسي' الافراد عن عمر رقم الحديث 36 'البحر الزخار مسند البزار' ومما روى عنقه بن وقاص الليثي رقم الحديث 258



”اعمال کا دار و مدار نیتوں پر ہوتا ہے۔“

یحییٰ بن حبیب نامی راوی نے یہ الفاظ امسائی نقل کئے ہیں: ”آدی کو وہی ملتا ہے جو اس نے نیت کی ہو۔“

## بَابُ الْبَدْءِ بِرَفْعِ الْيَدَيْنِ عِنْدَ افْتِتَاحِ الصَّلَاةِ قَبْلَ التَّكْبِيرِ

باب 78: نماز کے آغاز میں تکبیر سے پہلے رفع یدین سے آغاز کرنا

456- سند حدیث: نَا مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ، نَاعِبِدُ الرَّزَاقِ، أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ، حَدَّثَنِي ابْنُ شِهَابٍ، عَنْ سَالِمِ

بْنِ عَبْدِ اللَّهِ، أَنَّ ابْنَ عُمَرَ قَالَ:

مَتْنُ حَدِيثٍ: كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا قَامَ لِلصَّلَاةِ رَفَعَ يَدَيْهِ حَتَّى تَكُونَا بِحَذْوِ مَنْكِبَيْهِ، ثُمَّ كَبَّرَ، فَإِذَا أَرَادَ أَنْ يَرْكُعَ فَعَلَ مِثْلَ ذَلِكَ، فَإِذَا رَفَعَ مِنَ الرُّكُوعِ فَعَلَ مِثْلَ ذَلِكَ، وَلَا يَفْعَلُهُ حِينَ يَرْفَعُ رَأْسَهُ مِنَ السُّجُودِ

❦ (امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ کہتے ہیں: -- محمد بن رافع -- عبدالرزاق -- ابن جریج -- ابن شہاب -- سالم بن

عبداللہ) کے حوالے سے روایت نقل کرتے ہیں: حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں:

نبی اکرم ﷺ جب نماز کے لئے کھڑے ہوئے تھے تو اپنے دونوں ہاتھ بلند کر لیتے تھے یہاں تک کہ وہ آپ کے کندھوں کے برابر آجایا کرتے تھے پھر آپ تکبیر کہتے تھے پھر جب آپ رکوع میں جانے لگتے تھے تو ایسا ہی کرتے تھے پھر جب رکوع سے اٹھتے تھے تو بھی ایسا ہی کیا کرتے تھے پھر نبی اکرم ﷺ سجدے سے سر اٹھاتے تھے اس وقت آپ ایسا نہیں کرتے تھے۔

## بَابُ الرُّخْصَةِ فِي رَفْعِ الْيَدَيْنِ تَحْتَ الثِّيَابِ فِي الْبُرْدِ

وَتَرْكُ إِخْرَاجِهِمَا مِنَ الثِّيَابِ عِنْدَ رَفْعِهِمَا

456 صحیح البخاری کتاب الاذان ابواب صفة الصلاة باب رفع اليدين اذا كبر واذا رفع رقم الحديث 715

صحیح مسلم کتاب الصلاة باب استحباب رفع اليدين عند المنكبين مع تكبيرة الاحرام رقم الحديث 613 موطأ

مالك کتاب الصلاة باب افتتاح الصلاة رقم الحديث 161 سنن الدارمی کتاب الصلاة باب : القول بعد رفع الراس من

الركوع رقم الحديث 1331 مصنف عبد الرزاق الصنعانی کتاب الصلاة باب تكبيرة الافتتاح ورفع اليدين رقم

الحديث 2430 سنن الدارقطني کتاب الصلاة باب ذكر التكبير ورفع اليدين عند الافتتاح رقم الحديث 958 السنن

الصغری کتاب الافتتاح باب رفع اليدين قبل التكبير رقم الحديث 871 السنن الكبرى للنسائی التطبيق ما يقول

الامام اذا رفع راسه من الركوع رقم الحديث 637 مسند احمد بن حنبل مسند عبد الله بن عمر رضي الله عنهما رقم

الحديث 4933 مسند الشافعی ومن کتاب اختلاف مالك والشافعی رضي الله عنهما رقم الحديث 949 مسند أبي يعلى

البوصی مسند عبد الله بن عمر رقم الحديث 5437

**باب 79:** سردی کے موسم میں کپڑوں کے نیچے ہی رفع یدین کرنے کی اجازت

اور رفع یدین کرتے ہوئے دونوں ہاتھوں کو کپڑوں سے باہر نہ نکالنا

**457 -** سند حدیث: نَا سَعِيدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْمَخْزُومِيُّ، نَافِعِيَانُ، عَنْ عَاصِمِ بْنِ كُلَيْبٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ

وَائِلِ بْنِ حُجْرٍ قَالَ

مَتْنِ حَدِيثٍ: صَلَّيْتُ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَصْحَابِهِ فَرَأَيْتُهُمْ يَرْفَعُونَ أَيْدِيَهُمْ فِي

الْبَرَانِسِ

\*\*\* (امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ کہتے ہیں: -- سعید بن عبد الرحمن مخزومی -- سفیان -- عاصم بن کلیب -- اپنے والد کے

حوالے سے روایت نقل کرتے ہیں:) حضرت وائل بن حجر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کے اصحاب کے ہمراہ نماز ادا کی ہے۔ میں نے ان حضرات کو ”برنس“ کے اندر ہی رفع یدین کرتے ہوئے دیکھا۔

**بَابُ نَشْرِ الْأَصَابِعِ عِنْدَ رَفْعِ الْيَدَيْنِ فِي الصَّلَاةِ**

**باب 80:** نماز میں رفع یدین کرتے ہوئے انگلیاں کھلی رکھنا

**458 -** سند حدیث: نَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ سَعِيدٍ الْأَشْجِيُّ، نَا مَا لَا أُحْصِي مِنْ مَرَّةٍ إِمْلَاءً وَقِرَاءَةً قَالَ: حَدَّثَنَا يَحْيَى

بْنُ الْيَمَانِ، عَنْ ابْنِ أَبِي ذَنْبٍ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ سَمْعَانَ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ

مَتْنِ حَدِيثٍ: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَنْشُرُ أَصَابِعَهُ فِي الصَّلَاةِ نَشْرًا

تَوْضِيحِ رَوَايَتٍ: قَالَ أَبُو بَكْرٍ: قَدْ كَانَ مُحَمَّدُ بْنُ زَائِعٍ قَبْلَ دُخُولِنَا إِلَى الْعِرَاقِ حَدَّثَنَا بِهَذَا الْحَدِيثِ عَنْهُ

قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ سَعِيدٍ الْأَشْجِيُّ أَبُو سَعِيدٍ الْكِنْدِيُّ غَيْرُ أَنَّهُ قَالَ: إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا قَامَ إِلَى الصَّلَاةِ نَشَرَ أَصَابِعَهُ نَشْرًا

\*\*\* (امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ کہتے ہیں: -- عبد اللہ بن سعید اشجی -- یحییٰ بن یمان -- ابن ابی ذؤب -- سعید بن

سمعان) کے حوالے سے روایت نقل کرتے ہیں:) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

**457** اسمن اصغری کتاب التطبیق باب موضع الیدین عند الجلوس لل تشهد الاول رقم الحدیث 1152 السن الکبری

لسانی التطبیق موضع الیدین عند الجلوس لل تشهد الاول رقم الحدیث 135 مسند الشافعی من الجزء الثانی من

اختلاف الحدیث من الاصل العتیق رقم الحدیث 793 مسند الحمیدی حدیثا وائل بن حجر الحضرمی رضی اللہ عنہ

رقم الحدیث 855

**458** صحیح ابن حبان کتاب الصلاة باب صفة الصلاة ذکر ما يستحب للمراء نشر الاصابع عند التكبير لافتتاح الصلاة

رقم الحدیث 1789 المستدرک علی الصحیحین للحاکم ومن کتاب الامامة اما حدیث اسمن رقم الحدیث 808

نبی اکرم ﷺ نماز کے دوران اپنی انگلیاں کشادہ رکھتے تھے۔

امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں: ہمارے عراق جانے سے پہلے محمد بن رافع نامی راوی نے یہ روایت اسی حوالے سے نقل کی تھی۔ انہوں نے یہ کہا: عبد اللہ بن سعید شح ابو سعید کندی نے ہمیں حدیث بیان کی ہے، تاہم انہوں نے یہ الفاظ نقل کئے تھے ”نبی اکرم ﷺ جب نماز کے لئے کھڑے ہوتے تھے تو آپ اپنی انگلیاں اچھی طرح کشادہ کر لیتے تھے۔“

**459 - سند حدیث:** نَا يَحْيَى بْنُ حَكِيمٍ، نَا أَبُو عَامِرٍ، حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي ذَنْبٍ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ سَمْعَانَ قَالَ:

مَنْ حَدَّثَنَا أَبُو هُرَيْرَةَ مَسْجِدَ بَنِي زُرَيْقٍ قَالَ: ثَلَاثٌ كَمَاَنَّ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَفْعَلُ بِهِنَّ، تَرَكَهُنَّ النَّاسُ، كَمَاَنَّ إِذَا قَامَ إِلَى الصَّلَاةِ قَالَ: هَكَذَا،

وَأَشَارَ أَبُو عَامِرٍ بِيَدِهِ وَلَمْ يَفْرَجْ بَيْنَ أَصَابِعِهِ، وَلَمْ يَضُمَّهَا، وَقَالَ هَكَذَا أَرَانَا ابْنُ أَبِي ذَنْبٍ

تَوْضِيحِ رَوَايَتٍ: قَالَ أَبُو بَكْرٍ: وَأَشَارَ لَنَا يَحْيَى بْنُ حَكِيمٍ وَرَفَعَ يَدَيْهِ، فَفَرَجَ بَيْنَ أَصَابِعِهِ تَفْرِيجًا لَيْسَ بِالْوَاسِعِ، وَلَمْ يَضُمَّ بَيْنَ أَصَابِعِهِ، وَلَا بَاعَدَ بَيْنَهُمَا، رَفَعَ يَدَيْهِ فَوْقَ رَأْسِهِ مَدًّا، وَكَانَ يَقِفُ قَبْلَ الْقِرَاءَةِ هُنَا يَسْأَلُ اللَّهُ تَعَالَى مِنْ فَضْلِهِ، وَكَانَ يُكَبِّرُ فِي الصَّلَاةِ كُلَّمَا سَجَدَ وَرَفَعَ

تَوْضِيحِ رَوَايَتٍ: قَالَ أَبُو بَكْرٍ: هَذِهِ الشَّبَكَةُ شَبَكَةُ سَمِجَةٍ بِحَالٍ، مَا أَذْرَى مِمَّنْ هِيَ، وَهَذِهِ اللَّفْظَةُ إِنَّمَا هِيَ: رَفَعَ يَدَيْهِ مَدًّا، لَيْسَ فِيهِ شَكٌّ وَلَا اِزْتِيَابٌ أَنْ يَرْفَعَ الْمُصَلِّي يَدَيْهِ عِنْدَ افْتِتَاحِ الصَّلَاةِ فَوْقَ رَأْسِهِ

❦ ❦ (امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ کہتے ہیں:)--یحییٰ بن حکیم--ابو عامر--ابن ابو ذنب (کے حوالے سے روایت نقل کرتے

ہیں: ) سعید بن سمعان بیان کرتے ہیں:

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ ہمارے ہاں مسجد بنو زریق میں تشریف لائے۔ انہوں نے ارشاد فرمایا: تین کام ایسے ہیں جنہیں نبی اکرم ﷺ سرانجام دیا کرتے تھے اور (اب) لوگوں نے وہ چھوڑ دیئے ہیں۔ نبی اکرم ﷺ جب نماز کے لئے کھڑے ہوتے تھے تو آپ اس طرح کرتے تھے۔

ابو عامر نامی راوی نے اپنے ہاتھ کے ذریعے اشارہ کر کے یہ بتایا تھا، تاہم انہوں نے اپنی انگلیوں کو بالکل ملا کے بھی نہیں رکھا اور مکمل کشادہ بھی نہیں رکھا اور انہوں نے یہ بات بیان کی: ہمارے استاد ابن ابو ذنب نے ہمیں اسی طرح کر کے دکھایا تھا۔

امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں: ہمارے استاد یحییٰ بن حکیم نے بھی ہمیں اسی طرح کر کے دکھایا تھا۔

انہوں نے اپنے دونوں ہاتھ بلند کئے اور اپنی انگلیوں کو اچھی طرح کشادہ رکھا، لیکن وہ زیادہ کھلی نہیں تھیں۔ انہوں نے اپنی انگلیوں کو زیادہ ملا کے بھی نہیں رکھا اور ان کے درمیان زیادہ فاصلہ بھی نہیں رکھا اور انہوں نے اپنے دونوں ہاتھ سر تک بلند کئے۔

(حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: ) نبی اکرم ﷺ قرأت سے پہلے کچھ دیر خاموشی اختیار کرتے تھے جس میں آپ اللہ تعالیٰ سے اس کا فضل مانگا کرتے تھے (اور تیسری بات یہ ہے) نبی اکرم ﷺ نماز کے دوران ہر مرتبہ سجدے میں جاتے ہوئے اور اٹھتے ہوئے تکبیر کہا کرتے تھے۔

نبی اکرم ﷺ نماز کے دوران اپنی انگلیاں کشادہ رکھتے تھے۔

امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں: ہمارے عراق جانے سے پہلے محمد بن رافع نامی راوی نے یہ روایت اسی حوالے سے نقل کی تھی۔ انہوں نے یہ کہا: عبد اللہ بن سعید الشحج البوسید کندی نے ہمیں حدیث بیان کی ہے تاہم انہوں نے یہ الفاظ نقل کئے تھے۔  
”نبی اکرم ﷺ جب نماز کے لئے کھڑے ہوتے تھے تو آپ اپنی انگلیاں اچھی طرح کشادہ کر لیتے تھے۔“

**459 - سند حدیث:** نَا يَحْيَى بْنُ حَكِيمٍ، نَا أَبُو عَامِرٍ، حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي ذُلْبٍ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ سَمْعَانَ قَالَ: مَتَنُ حَدِيثٍ دَخَلَ عَلَيْنَا أَبُو هُرَيْرَةَ مَسْجِدَ بَنِي زُرَيْقٍ قَالَ: ثَلَاثٌ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَفْعَلُ بِهِنَّ، تَرَكَهُنَّ النَّاسُ، كَانَ إِذَا قَامَ إِلَى الصَّلَاةِ قَالَ: هَكَذَا،

وَأَشَارَ أَبُو عَامِرٍ بِيَدِهِ وَلَمْ يُفَرِّحْ بَيْنَ أَصَابِعِهِ، وَلَمْ يَضُمَّهَا، وَقَالَ: هَكَذَا أَرَانَا ابْنُ أَبِي ذُلْبٍ تَوْضِيحَ رَوَايَتِهِ: قَالَ أَبُو بَكْرٍ: وَأَشَارَ لَنَا يَحْيَى بْنُ حَكِيمٍ وَرَفَعَ يَدَيْهِ، فَفَرَّجَ بَيْنَ أَصَابِعِهِ تَفْرِيجًا لَيْسَ بِالْوَاسِعِ، وَلَمْ يَضُمَّ بَيْنَ أَصَابِعِهِ، وَلَا بَاعَدَ بَيْنَهُمَا، رَفَعَ يَدَيْهِ فَوْقَ رَأْسِهِ مَدًّا، وَكَانَ يَقِفُ قَبْلَ الْقِرَاءَةِ هُنَا يُسَالُّ اللَّهُ تَعَالَى مِنْ فَضْلِهِ، وَكَانَ يُكَبِّرُ فِي الصَّلَاةِ كُلَّمَا سَجَدَ وَرَفَعَ

تَوْضِيحَ رَوَايَتِهِ: قَالَ أَبُو بَكْرٍ: هَذِهِ الشَّبَكَةُ شَبَكَةٌ سَمِجَةٌ بِحَالٍ، مَا أَذْرَى مِمَّنْ هِيَ، وَهَذِهِ اللَّفْظَةُ إِنَّمَا هِيَ: رَفَعَ يَدَيْهِ مَدًّا، لَيْسَ فِيهِ شَكٌّ وَلَا اِرْتِيَابٌ أَنَّ يَرْفَعُ الْمُصَلِّي يَدَيْهِ عِنْدَ افْتِتَاحِ الصَّلَاةِ فَوْقَ رَأْسِهِ  
❦ (امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ کہتے ہیں:)-- یحییٰ بن حکیم-- ابو عامر-- ابن ابوذعب (کے حوالے سے روایت نقل کرتے ہیں:)-- سعید بن سمعان بیان کرتے ہیں:

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ ہمارے ہاں مسجد بنو زریق میں تشریف لائے۔ انہوں نے ارشاد فرمایا: تین کام ایسے ہیں جنہیں نبی اکرم ﷺ سرانجام دیا کرتے تھے اور (اب) لوگوں نے وہ چھوڑ دیئے ہیں۔ نبی اکرم ﷺ جب نماز کے لئے کھڑے ہوتے تھے تو آپ اس طرح کرتے تھے۔

ابو عامر نامی راوی نے اپنے ہاتھ کے ذریعے اشارہ کر کے یہ بتایا تھا تاہم انہوں نے اپنی انگلیوں کو بالکل ملا کے بھی نہیں رکھا اور مکمل کشادہ بھی نہیں رکھا اور انہوں نے یہ بات بیان کی: ہمارے استاد ابن ابوذعب نے ہمیں اسی طرح کر کے دکھایا تھا۔  
امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں: ہمارے استاد یحییٰ بن حکیم نے بھی ہمیں اسی طرح کر کے دکھایا تھا۔

انہوں نے اپنے دونوں ہاتھ بلند کئے اور اپنی انگلیوں کو اچھی طرح کشادہ رکھا، لیکن وہ زیادہ کھلی نہیں تھیں۔ انہوں نے اپنی انگلیوں کو زیادہ ملا کے بھی نہیں رکھا اور ان کے درمیان زیادہ فاصلہ بھی نہیں رکھا اور انہوں نے اپنے دونوں ہاتھ سر تک بند کئے۔

(حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں:-- نبی اکرم ﷺ قرأت سے پہلے کچھ دیر خاموشی اختیار کرتے تھے جس میں آپ اللہ تعالیٰ سے اس کا فضل مانگا کرتے تھے) اور تیسری بات یہ ہے (نبی اکرم ﷺ نماز کے دوران ہر مرتبہ سجدے میں جاتے ہوئے اور اٹھتے ہوئے تکبیر کہا کرتے تھے۔

امام ابن خزیمرہ رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ طریقہ واضح نہیں ہے اور مجھے یہ معلوم نہیں ہے یہ کس سے منقول ہے اور روایت کے یہ الفاظ کہ ”نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ہاتھ اوپر تک لے جایا کرتے تھے“۔ ان میں کوئی شک اور کوئی شبہ نہیں ہے کہ نمازی نماز کے آغاز میں اپنے ہاتھ سر سے اوپر تک لے جاسکتا ہے۔

**460** - سند حدیث: نَا بُنْدَارٌ، نَا يَحْيَى، عَنِ ابْنِ أَبِي ذَنْبٍ، ح وَحَدَّثَنَا الْبُسْطَامِيُّ، حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي فُدَيْلٍ، عَنِ ابْنِ أَبِي ذَنْبٍ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ سَمْعَانَ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، تَوْضِيحُ رَوَايَتٍ: فَذَكَرَ الْحَدِيثَ قَالَا: رَفَعَ يَدَيْهِ مَدًّا وَلَمْ يُشَبِّكَا، وَلَيْسَ فِي حَدِيثِهِمَا قِصَّةُ ابْنِ أَبِي ذَنْبٍ أَنَّهُ أَرَاهُمْ صِفَةً تَفْرِيجُ الْأَصَابِعِ أَوْ ضَمَّهَا

❦❦ (امام ابن خزیمرہ رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں:۔۔۔ بNDAR۔۔۔ یحییٰ۔۔۔ ابن ابوذنب (یہاں تحویل سند ہے) ابن ابوفدیک۔۔۔ ابن ابوذنب۔۔۔ سعید بن سمعان۔۔۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے روایت نقل کرتے ہیں: اس کے بعد انہوں نے پوری حدیث ذکر کی ہے۔ دونوں راویوں نے یہ الفاظ نقل کئے ہیں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اپنے ہاتھ بلند کیا کرتے تھے اور ان دونوں راویوں نے ان الفاظ میں کوئی شک نہیں کیا۔ ان دونوں کی نقل کردہ روایت میں ابن ابی ذنب کا واقعہ منقول نہیں ہے کہ انہوں نے لوگوں کو انگلیاں کشادہ کرنے اور ملانے کا طریقہ کر کے دکھایا تھا۔

## بَابُ التَّكْبِيرِ لِافْتِتَاحِ الصَّلَاةِ

باب 81: نماز کے آغاز کے لئے تکبیر کہنا

**461** - سند حدیث: نَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ بُنْدَارٌ، وَأَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ، وَيَحْيَى بْنُ حَكِيمٍ، وَعَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ بَشِيرٍ، بَنُ الْحَكَمِ قَالُوا: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ، نَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ، حَدَّثَنِي سَعِيدُ بْنُ أَبِي الْمُقْبُرِيِّ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ **461**: صحيح البخاري، كتاب الاذان، ابواب صفة الصلاة، باب وجوب القراءة للامام والماموم في الصلوات كلها، رقم الحديث: **736**، صحيح مسلم، كتاب الصلاة، باب وجوب قراءة الفاتحة في كل ركعة، رقم الحديث: **629**، صحيح ابن حبان، كتاب الصلاة، باب صفة الصلاة، ذكر البيان بان البراء يكتب له بعض صلاته اذا قصر في، رقم الحديث: **1912**، المستدرک علی الصحیحین للحاکم، ومن کتاب الامامة، اما حدیث عبد الرحمن بن مہدی، رقم الحديث: **833**، سنن الدارمی، كتاب الصلاة، باب في التي لا يتم الركوع والسجود، رقم الحديث: **1351**، سنن أبي داود، كتاب الصلاة، ابواب تفريع استفتاح الصلاة، باب صلاة من لا يقيم صلبه في الركوع والسجود، رقم الحديث: **737**، الجامع للترمذی، ابواب الصلاة عن رسول الله صلى الله عليه وسلم، باب ما جاء في وصف الصلاة، رقم الحديث: **285**، السنن الصغرى، كتاب الافتتاح، فرض التكبيرة الاولى، رقم الحديث: **878**، السنن الكبرى للنسائي، التطبيق، الرخصة في ترك الذكر في الركوع، رقم الحديث: **631**، مصنف ابن ابي شيبة، كتاب الصلاة، في الرجل ينقص صلاته وما ذكر فيه وكيف يصنع، رقم الحديث: **2925**، مصنف عبد الرزاق الصنعاني، كتاب الصلاة، باب الرجل يصلي صلاة لا يكملها، رقم الحديث: **3613**، مشكل الآثار للطحاوي، باب بيان مشكل الوجه فيها ذكرناه من الاختلاف في الصلاة على، رقم الحديث: **1869**، مسند احمد بن حنبل، مسند ابي هريرة رضي الله عنه، رقم الحديث: **9443**، مسند ابي يعلى الموصلي، شهر بن حوشب، رقم الحديث: **6449**



ابن ہریرہ،

متن حدیث: اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَخَلَ الْمَسْجِدَ، فَدَخَلَ رَجُلٌ فَصَلَّى، ثُمَّ سَلَّمَ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَرَدَّ عَلَيْهِ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ارْجِعْ فَصَلِّ فَإِنَّكَ لَمْ تُصَلِّ، حَتَّى تَعْمَلَ ذَلِكَ ثَلَاثًا مَرَارٍ، فَقَالَ الرَّجُلُ: وَالَّذِي بَعَثَكَ بِالْحَقِّ مَا أَعْلَمُ غَيْرَ هَذَا، فَقَالَ: إِذَا قُمْتَ إِلَى الصَّلَاةِ فَكَبِّرْ، ثُمَّ اقْرَأْ بِمَا تيسَّرَ مَعَكَ مِنَ الْقُرْآنِ، ثُمَّ ارْكَعْ حَتَّى تَطْمَئِنَّ رَاكِعًا، ثُمَّ ارْفَعْ حَتَّى تَعْتَدِلَ قَائِمًا، ثُمَّ اسْجُدْ حَتَّى تَطْمَئِنَّ سَاجِدًا، ثُمَّ ارْفَعْ حَتَّى تَطْمَئِنَّ جَالِسًا، وَالْعَمَلُ ذَلِكَ فِي صَلَاتِكَ كُلِّهَا  
توضیح روایت: قَالَ أَبُو بَكْرٍ: هَذَا حَدِيثٌ بَنَدَارِ

\*\*\* (امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ کہتے ہیں:)-- محمد بن بشار بن دار اور احمد بن عبدہ اور یحییٰ بن حکیم اور عبد الرحمن بن بشر بن حکم-- یحییٰ بن سعید-- عبید اللہ بن عمر-- سعید بن ابومقبری-- اپنے والد (کے حوالے سے روایت نقل کرتے ہیں:) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

نبی اکرم ﷺ مسجد میں تشریف لائے ایک شخص آیا اس نے نماز ادا کی پھر اس نے نبی اکرم ﷺ کو سلام کیا۔ نبی اکرم ﷺ نے اسے جواب دیا۔ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: تم واپس جا کر نماز ادا کرو تم نے نماز ادا نہیں کی ہے۔ راوی کہتے ہیں: یہاں تک کہ ایسا تین مرتبہ ہوا تو اس شخص نے عرض کی: اس ذات کی قسم! جس نے آپ کو حق کے ساتھ معیوٹ کیا ہے مجھے تو صرف اسی طرح کا علم ہے تو نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: جب تم نماز کے لئے کھڑے ہو تو تکبیر کہو پھر جتنا قرآن تمہیں آتا ہو اس تلاوت کرو پھر رکوع میں جاؤ یہاں تک کہ اطمینان سے رکوع کرو پھر اٹھو اور سیدھے کھڑے ہو جاؤ پھر سجدے میں جاؤ اور اطمینان سے سجدہ کرو پھر اٹھو اور اطمینان سے بیٹھ جاؤ اسی طرح اپنی تمام نماز ادا کرو۔  
امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں: روایت کے یہ الفاظ بندار کے نقل کردہ ہیں۔

## بَابُ ذِكْرِ الدُّعَاءِ بَيْنَ تَكْبِيرَةِ الْإِفْتِيحِ وَبَيْنَ الْقِرَاءَةِ

### باب 82: تکبیر تحریمہ اور قرأت کے درمیان دعائے مانگنے کا تذکرہ

462 - سند حدیث: نَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى، نَا حَجَّاجُ بْنُ مِنْهَالٍ، وَأَبُو صَالِحٍ كَاتِبُ اللَّيْثِ جَمِيعًا عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ أَبِي سَلَمَةَ، عَنْ عَمِّهِ الْمَاجِشُونِ بْنِ أَبِي سَلَمَةَ، عَنِ الْأَعْرَجِ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي رَافِعٍ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ، عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

متن حدیث: أَنَّهُ كَانَ إِذَا افْتَتَحَ الصَّلَاةَ كَبَّرَ، ثُمَّ قَالَ: وَجْهْتُ وَجْهِي لِلَّذِي فَطَرَ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضَ خَنِيفًا وَمَا أَنَا مِنَ الْمُشْرِكِينَ (إِنَّ صَلَاتِي وَنُسُكِي وَمَحْيَايَ وَمَمَاتِي لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ لَا شَرِيكَ لَهُ وَبِذَلِكَ أُمِرْتُ وَأَنَا أَوَّلُ الْمُسْلِمِينَ) (الأنعام: 163)، اللَّهُمَّ أَنْتَ الْمَلِكُ لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ، أَنْتَ رَبِّي، وَأَنَا عَبْدُكَ، ظَلَمْتُ نَفْسِي وَاعْتَرَفْتُ بِذُنُوبِي فَاعْفُورِلِي ذُنُوبِي جَمِيعًا، إِنَّهُ لَا يَغْفِرُ الذُّنُوبَ إِلَّا أَنْتَ، وَاهْدِنِي لِحَسَنِ الْإِحْلَاقِ لَا

يَهْدِي لَهَا إِلَّا أَنْتَ، وَاصْرِفْ عَنِّي سَيِّئَاتِي لَا يَصْرِفُ سَيِّئَاتِي إِلَّا أَنْتَ، لَيْتَكَ وَسَعْدَتُكَ وَالْحَيْرُ كُلُّهُ لِي  
بَدَيْتُكَ، وَالشَّرُّ لَيْسَ إِلَيْكَ، أَمَّا يَكُ وَالْيَكُ، تَبَارَكْتَ وَتَعَالَيْتَ، أَسْتَغْفِرُكَ وَأَتُوبُ إِلَيْكَ قَالَ أَبُو صَالِحٍ لَا إِلَهَ  
لِي إِلَّا أَنْتَ

❦❦ (امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ کہتے ہیں:)-- محمد بن یحییٰ-- حجاج بن منہال اور ابو صالح کا تب لیٹ یہ سب لوگ  
عبدالعزیز بن ابوسلمہ-- ان کے چچا ماجشون بن ابوسلمہ-- اعرج-- عبید اللہ بن ابورافع (کے حوالے سے روایت نقل کرتے ہیں)  
حضرت علی بن ابوطالب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جب نماز کا آغاز کرتے تھے تو آپ تکبیر کہتے تھے پھر آپ پڑھتے تھے:

”میں نے اپنا رخ ہر طرف سے موڑ کر اس ذات کی طرف کر لیا ہے جس نے آسمان اور زمین کو پیدا کیا ہے اور میں مشرک  
نہیں ہوں بے شک میری نماز میری قربانی میری زندگی میری موت اللہ تعالیٰ کیلئے ہیں جو تمام جہانوں کا پروردگار ہے اس کا کوئی  
شریک نہیں ہے مجھے اسی بات کا حکم دیا گیا ہے اور میں سب سے پہلا مسلمان ہوں اے اللہ! تو بادشاہ ہے تیرے علاوہ اور کوئی معبود  
نہیں ہے تو میرا پروردگار ہے۔ میں تیرا بندہ ہوں۔ میں نے اپنے اوپر ظلم کیا ہے۔ میں اپنے گناہ کا اعتراف کرتا ہوں تو میرے تمام  
گناہوں کی مغفرت کر دے گناہوں کی مغفرت صرف تو ہی کر سکتا ہے تو اچھے اخلاق کی طرف میری رہنمائی کر، کیونکہ اچھے اخلاق کی  
طرف رہنمائی صرف تو ہی کر سکتا ہے اور تو مجھ سے برے اخلاق کو دور کر دے کیونکہ برے اخلاق کو صرف تو ہی دور کر سکتا ہے میں  
تیری بارگاہ میں حاضر ہوں سعادت تیری بارگاہ سے ہی حاصل ہوتی ہے ہر طرح کی بھلائی تیرے دست قدرت میں ہے۔ برائی  
تیری طرف نہیں جاسکتی۔ میں تیری مدد سے (برکام کرتا ہوں) اور تیری ہی طرف (رجوع کرتا ہوں) تو برکت والا ہے بلند و برتر ہے  
میں تجھ سے مغفرت طلب کرتا ہوں اور تیری بارگاہ میں توبہ کرتا ہوں۔“

ابو صالح نامی راوی نے یہ الفاظ نقل کئے ہیں: ”تیرے علاوہ میرا کوئی اور معبود نہیں ہے۔“

462 الجامع للترمذی ابواب الدعوات عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم باب منہ رقم الحدیث 3426 سنن اسی  
داؤد کتاب الصلاة ابواب تفریم افتتاح الصلاة باب ما یستفتح به الصلاة من الدعاء رقم الحدیث 656 سنن ابن  
ماجہ کتاب الاصحی باب اصاحی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رقم الحدیث 3119 سنن الدارمی کتاب الصلاة  
باب ما یقال بعد افتتاح الصلاة رقم الحدیث 1265 السنن الصغری کتاب الافتتاح نوع آخر من الذکر والدعاء بین  
التکبیر والقراءة رقم الحدیث 891 السنن الکبری للنسائی العمل فی افتتاح الصلاة نوع آخر من الذکر رقم الحدیث  
954 مصنف ابن ابی شیمہ کتاب الصلاة باب فیما یفتتح به الصلاة رقم الحدیث: 2379 مشکل الآثار لمطحاوی باب  
بیان مشکل ما روى عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رقم الحدیث: 1345 مسند احمد بن حنبل مسند الخلفاء الراشدين  
مسند علی بن ابی طالب رضى اللہ عنہ رقم الحدیث: 792 مسند الشافعی باب ومن کتاب استقبال القبة فی الصلاة  
رقم الحدیث 130 مسند الطیالسی احادیث علی بن ابی طالب بن عبد المطلب بن ہاشم بن رقم الحدیث 145 مسند اسی  
یعنی ابوصلی مسند علی بن ابی طالب رضى اللہ عنہ رقم الحدیث: 551 المعجم الاوسط للطبرانی باب العین من اسبہ  
عبدان رقم الحدیث 4656

463۔ سند حدیث: نا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى، نا أَحْمَدُ بْنُ خَالِدٍ الْوَهْبِيُّ، نا عَبْدُ الْعَزِيزِ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ

الْفَضْلِ، وَعَنْ عَمِّهِ الْمَاجِشُونِ، عَنِ الْأَعْرَجِ بِهَذَا الْإِسْنَادِ مِثْلَهُ

توضیح روایت: قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى: وَأَخَذَهُمْ يَزِيدُ عَلَى صَاحِبِهِ الْحَرْفَ وَالشَّيْءَ

توضیح مصنف: قَالَ أَبُو بَكْرٍ: قَوْلُهُ وَالشَّرُّ لَيْسَ إِلَيْكَ: أَيْ لَيْسَ مِمَّا يَتَقَرَّبُ بِهِ إِلَيْكَ

\*\*\* (امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ کہتے ہیں:)-- محمد بن یحییٰ-- احمد بن خالد وہبی-- عبد العزیز-- عبد اللہ بن فضل اور اپنے

چچا ماجشون کے حوالے سے اعرج سے نقل کرتے ہیں:

محمد بن یحییٰ کہتے ہیں: ان راویوں میں سے بعض حضرات نے دوسرے سے کچھ مختلف الفاظ میں روایات نقل کی ہیں۔

امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں: روایت کے یہ الفاظ ”برائی تیری طرف نہیں جاسکتی“ اس سے مراد یہ ہے کہ برائی کوئی ایسی

چیز نہیں ہے جس کے ذریعے تیرا قرب حاصل کیا جائے۔

بَابُ ذِكْرِ بَيَانِ إِغْفَالٍ مَنْ زَعَمَ أَنَّ الدُّعَاءَ بِمَا لَيْسَ فِي الْقُرْآنِ

غَيْرُ جَائِزٍ فِي الصَّلَاةِ الْمَكْتُوبَةِ وَهَذَا الْقَوْلُ خِلَافُ سُنَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ النَّابِتَةِ، قَدْ

دَعَا النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي أَوَّلِ صَلَاتِهِ وَوَسَطِهَا وَآخِرِهَا بِمَا لَيْسَ فِي الْقُرْآنِ

باب 83: اس شخص کی غفلت کا بیان جو یہ گمان کرتا ہے کہ وہ دعا جو قرآن کا حصہ نہ ہو

فرض نماز میں اسے مانگنا جائز نہیں ہے اور یہ بات نبی اکرم ﷺ کی ثابت شدہ سنت کے خلاف ہے کیونکہ نبی

اکرم ﷺ نے نماز کے آغاز میں اس کے درمیان میں اور اس کے آخر میں وہ دعائیں مانگی ہیں جو قرآن (کے الفاظ

کا) حصہ نہیں ہیں۔

464۔ سند حدیث: نا الرَّبِيعُ بْنُ سُلَيْمَانَ، وَبَحْرُ بْنُ نَصْرِ بْنِ سَابِقِ الْخَوْلَانِيُّ قَالَا: حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ،

أَحْمَدُ بْنُ أَبِي الْوَيْثَانِ، عَنْ مُوسَى بْنِ عُقْبَةَ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْفَضْلِ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْأَعْرَجِ، عَنْ عَبْدِ

اللَّهِ بْنِ أَبِي رَافِعٍ، عَنْ عَمِّيٍّ مِنْ أَبِي طَالِبٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

متن حدیث: أَنَّهُ كَانَ إِذَا قَامَ إِلَى الصَّلَاةِ الْمَكْتُوبَةِ كَبَّرَ، وَيَقُولُ حِينَ يَفْتَتِحُ الصَّلَاةَ بَعْدَ التَّكْبِيرِ: وَجَّهْتُ

وَجْهِي لِلدِّينِ فَطَرِ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضِ، فَذَكَرَ الْحَدِيثَ بِطَوِيلِهِ وَقَالَ: وَأَنَا مِنَ الْمُسْلِمِينَ، وَلَمْ يَذْكُرْ وَأَهْدِنِي

لَا حَسَبَ لَا حَلَاقٍ لَا يَهْدِي لَا حَسَبَهَا إِلَّا أَنْتَ، وَلَا وَاصِرِفَ عَنِّي سَبِيحَتُهَا إِلَّا أَنْتَ

\*\*\* (امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ کہتے ہیں:)-- ربیع بن سلیمان اور بحر بن نصر بن سابق خولانی-- ابن وہب-- ابن

بو لزناد-- موسیٰ بن عقبہ-- عبد اللہ بن فضل-- عبد الرحمن اعرج-- عبید اللہ بن ابی رافع (کے حوالے سے روایت نقل کرتے

ہیں) حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

نبی اکرم ﷺ جب فرض نماز ادا کرنے کے لئے کھڑے ہوتے تھے تو آپ تکبیر کہتے تھے۔ نماز کے آغاز میں تکبیر کہنے کے

بعد آپ یہ پڑھتے تھے:

”میں نے اپنا رخ اس ذات کی طرف کر لیا ہے جس نے آسمانوں اور زمینوں کو پیدا کیا ہے۔“

اس کے بعد راوی نے طویل حدیث ذکر کی ہے اور دونوں راویوں نے یہ الفاظ نقل کئے ہیں:

”میں مسلمانوں میں سے ایک ہوں۔“

ان دونوں نے یہ الفاظ نقل نہیں کئے ہیں: ”تو اچھے اخلاق کی طرف میری رہنمائی کر کیونکہ اچھے اخلاق کی طرف رہنمائی صرف تو ہی کر سکتا ہے اور تو برے اخلاق کو مجھ سے دور کر دے کیونکہ برے اخلاق کو صرف تو ہی دور کر سکتا ہے۔“

بَابُ ابَاحَةِ الدُّعَاءِ بَعْدَ التَّكْبِيرِ وَقَبْلَ الْقِرَاءَةِ بِغَيْرِ مَا ذَكَرْنَا فِي خَبَرِ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ وَالدَّلِيلُ عَلَى أَنَّ هَذَا اِلْاِخْتِلَافٌ فِي الْاِفْتِتَاحِ مِنْ جِهَةِ اِخْتِلَافِ الْمُبَاحِ، جَائِزٌ لِلْمُصَلِّي أَنْ يَفْتِیحَ بِكُلِّ مَا ثَبَتَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ افْتَتَحَ الصَّلَاةَ بِهَذَا التَّكْبِيرِ مِنْ حَمْدٍ وَتَنَاءٍ عَلَى اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ وَدُعَاءٍ مِمَّا هُوَ فِي الْقُرْآنِ وَمِمَّا لَيْسَ فِي الْقُرْآنِ مِنَ الدُّعَاءِ

باب 84: تکبیر تحریمہ کے بعد اور قرأت سے پہلے دعا مانگنا مباح ہے اور یہ اس دعا کے علاوہ ہے

جس کو ہم حضرت علی بن ابوطالب رضی اللہ عنہ کے حوالے سے منقول روایت میں ذکر کر چکے ہیں۔

اور یہ اس بات کی دلیل ہے کہ آغاز میں دعا کے بارے میں یہ اختلاف مباح اختلاف کی نوعیت کا ہے اور نمازی کے

لئے یہ بات جائز ہے کہ وہ نبی اکرم ﷺ سے ثابت کسی بھی دعا کے ذریعے نماز کا آغاز کر سکتا ہے وہ تکبیر تحریمہ کے

بعد ایسی دعا کے ذریعے نماز کا آغاز کر سکتا ہے۔ جو اللہ تعالیٰ کی حمد و ثناء پر مشتمل ہے۔

خواہ وہ دعا ایسی ہو جو قرآن میں موجود ہو یا وہ ایسی ہو جو قرآن میں موجود نہ ہو۔

465 - سند حدیث: نَا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ النَّوْرَقِيُّ، وَيُوسُفُ بْنُ مُوسَى، وَعَلِيُّ بْنُ خَشْرَمٍ، وَغَيْرُهُمْ قَالَ

عَلِيُّ: أَخْبَرَنَا، وَقَالَ الْآخَرُونَ: حَدَّثَنَا جَرِيرُ بْنُ عَبْدِ الْحَمِيدِ، عَنْ عُمَارَةَ بْنِ الْقَعْقَاعِ، عَنْ أَبِي زُرْعَةَ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ

مَتْنِ حَدِيثٍ: قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا كَبَّرَ فِي الصَّلَاةِ سَكَتَ هُنَيْئَةً، فَقُلْتُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، بَابِي وَأُمِّي مَا يَقُولُ فِي سُكُوتِكَ بَيْنَ التَّكْبِيرِ وَالْقِرَاءَةِ؟ قَالَ: أَقُولُ: اللَّهُمَّ بَاعِدْ بَيْنِي وَبَيْنَ

465: صحيح البخاري كتاب الاذان ابواب صفة الصلاة باب ما يقول بعد التكبير رقم الحديث: 723 صحيح مسلم

كتاب المساجد ومواضع الصلاة باب ما يقال بين تكبيرة الاحرام والقراءة رقم الحديث: 972 صحيح ابن حبان كتاب

الصلاة باب صفة الصلاة ذكر الاباحة للبرء ان يفتتح الصلاة بغير ما وصفنا من الدعاء رقم الحديث: 1795 السنن

الصغرى كتاب الطهارة ذكر الفطرة باب الوضوء بالثلج رقم الحديث: 60 السنن الكبرى للنسائي كتاب الطهارة

الوضوء بالثلج والبرد رقم الحديث 59 مسند احمد بن حنبل مسند ابى هريرة رضى الله عنه رقم الحديث 10201

خَطَايَا كَمَا بَاعَدْتَ بَيْنَ الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ، اللَّهُمَّ نَقِّنِي مِنْ خَطَايَايَا كَمَا يَنْقِي الثَّوْبُ الْآبِضُ مِنَ الدَّنَسِ،  
اللَّهُمَّ اغْسِلْنِي مِنَ خَطَايَايَا بِالثَّلْجِ وَالْمَاءِ وَالْبَرَدِ

\*\*\* (امام ابن خزيمة رحمہ اللہ کہتے ہیں: -- یعقوب بن ابراہیم دورقی اور یوسف بن موسیٰ اور علی بن خشرم اور دیگر حضرات جریر بن عبد الحمید -- عمارہ بن قعقاع -- ابو زرہ (کے حوالے سے روایت نقل کرتے ہیں: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

نبی اکرم ﷺ جب نماز کے آغاز میں جب تکبیر کہتے تھے تو ذرا سی دیر خاموش رہتے تھے۔ میں نے عرض کی: یا رسول اللہ ﷺ! میرے ماں باپ آپ پر قربان ہوں! آپ تکبیر اور قرأت کے درمیان جو خاموش رہتے ہیں اس دوران آپ کیا پڑھتے ہیں؟ تو نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: میں یہ پڑھتا ہوں:

”اے اللہ! تو میرے اور میری خطاؤں کے درمیان اتنا فاصلہ کر دے جتنا تو نے مشرق اور مغرب کے درمیان فاصلہ رکھا ہے۔ اے اللہ! مجھے میری خطاؤں سے اس طرح پاک کر دے جس طرح سفید کپڑے کو میل سے صاف کیا جاتا ہے۔ اے اللہ! میری خطاؤں کو برف پانی اور آدلوں کے ذریعے دھو دے۔“

486- سنہ حدیث: نا ابو موسیٰ محمد بن المثنیٰ، حَدَّثَنِي عَبْدُ الصَّمَدِ، حَدَّثَنَا هَمَّامٌ، حَدَّثَنَا قَتَادَةُ، عَنْ

486: صحیح البخاری، کتاب الاذان، ابواب صفة الصلاة، باب فضل اللهم ربنا لك الحمد، رقم الحديث: 778، صحیح مسلم، کتاب المساجد ومواضع الصلاة، باب ما يقال بين تكبيرة الاحرام والقراءة، رقم الحديث: 974، صحیح ابن حبان، کتاب البرقانی، باب الاذکار، ذکر وصف الحمد لله جل وعلا الذي يكتب للحامد ربه به، رقم الحديث: 845، المستدرک علی الصحیحین للحاکم، کتاب معرفة الصحابة رضي الله عنهم، ذکر مناقب رافع بن مالك الزرقي رضي الله عنه، رقم الحديث: 4976، موطا مالك، کتاب القرآن، باب ما جاء في ذكر الله تبارك وتعالى، رقم الحديث: 484، سنن الدارمی، ومن کتاب الاطعمة، باب الدعاء بعد الفراغ من الطعام، رقم الحديث: 2001، سنن ابی داود، کتاب الصلاة، ابواب تفریم استفتاح الصلاة، باب ما يستفتح به الصلاة من الدعاء، رقم الحديث: 657، سنن ابن ماجه، کتاب الادب، باب فضل الحامدين، رقم الحديث: 2800، الجامع للترمذی، ابواب الصلاة عن رسول الله صلى الله عليه وسلم، باب ما جاء في الرجل يعطس في الصلاة، رقم الحديث: 364، السنن الصغری، کتاب الافتتاح، نوع آخر من الذكر بعد التكبير، رقم الحديث: 895، السنن الکبریٰ للنسائی، التطبيق، ما يقول المأموم، رقم الحديث: 648، مصنف عبد الرزاق الصنعانی، کتاب الصلاة، باب ما يقول اذا رفع رأسه من الركوع، رقم الحديث: 2828، مشکل الآثار للطحاوی، باب بیان مشکل ما روى عن رسول الله صلى الله عليه، رقم الحديث: 4912، مسند احمد بن حنبل، مسند انس بن مالك رضي الله تعالى عنه، رقم الحديث: 11824، مسند الطحاوی، احادیث النساء، وما اسند انس بن مالك الانصاری، ما روى عنه قتادة، رقم الحديث: 2099، مسند عبد بن حميد، مسند انس بن مالك، رقم الحديث: 1198، البحر الزخار مسند البزار، ما اسند عامر بن ربيعة عن النبي، رقم الحديث: 3224، مسند ابی یعلیٰ البوصلی، قتادة، رقم الحديث: 2845، المعجم الاوسط للطبرانی، باب العین، باب البیہ من اسبه: محمد، رقم الحديث: 7892، المعجم الکبیر للطبرانی، باب الدعاء، باب من اسبه خزيمة، ابو محمد الحضرمی، رقم الحديث: 3979



آنس، وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي صَفْوَانَ الثَّقَفِيُّ، نَا بِهِزَ يَعْنِي ابْنَ أَسَدٍ، نَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ، أَخْبَرَنَا ثَابِتٌ، وَقَتَادَةُ، عَنْ أَنَسٍ،

مَنْ حَدِيثُ: أَنَّ رَجُلًا جَاءَ وَقَدْ حَفَزَهُ النَّفْسُ، فَقَالَ: اللَّهُ أَكْبَرُ، الْحَمْدُ لِلَّهِ حَمْدًا كَثِيرًا طَيِّبًا مُبَارَكًا فِيهِ، فَلَمَّا قَضَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَاتَهُ قَالَ: أَيُّكُمْ الْمُتَكَلِّمُ بِالْكَلِمَاتِ؟ فَأَرَمَ الْقَوْمُ، فَقَالَ: أَيُّكُمْ الْمُتَكَلِّمُ بِالْكَلِمَاتِ فَإِنَّهُ لَمْ يَقُلْ بَأْسًا؟ فَقَالَ الرَّجُلُ: آتَا يَا رَسُولَ اللَّهِ، جِئْتُ وَقَدْ حَفَزَنِي النَّفْسُ فَقُلْتُهِنَّ، فَقَالَ: لَقَدْ رَأَيْتُ اثْنَيْ عَشَرَ مَلَكًا يَتَدَرُّونَهَا أَيُّهُمْ يَرْفَعُهَا

هَذَا حَدِيثُ بِهِزِ بْنِ أَسَدٍ وَقَالَ أَبُو مُوسَى فِي حَدِيثِهِ:

إِنَّ رَجُلًا دَخَلَ فِي الصَّلَاةِ، فَقَالَ الْحَمْدُ لِلَّهِ حَمْدًا كَثِيرًا طَيِّبًا مُبَارَكًا فِيهِ، وَقَالَ آيُضًا: فَقَالَ رَجُلٌ مِنَ الْقَوْمِ: أَنَا قُلْتُهَا وَمَا أَرَدْتُ بِهَا إِلَّا الْخَيْرَ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَقَدْ ابْتَدَرَهَا اثْنَا عَشَرَ مَلَكًا، فَمَا دَرَوْا كَيْفَ يَكْتُبُونَهَا حَتَّى سَأَلُوا رَبَّهُمْ، فَقَالَ: اكْتُبُوهَا كَمَا قَالَ عَبْدِي

تَوْضِيحُ مُصَنَّفٍ: قَالَ أَبُو بَكْرٍ: فَقَدْ رُوِيَ أَخْبَارٌ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي افْتِتَاحِهِ صَلَاةَ اللَّيْلِ بِدَعَوَاتٍ مُخْتَلِفَةٍ أَلْفَاظًا، قَدْ خَرَّجْتُهَا فِي أَبْوَابِ صَلَاةِ اللَّيْلِ، أَمَّا مَا يَمْتَحِحُ بِهِ الْعَامَّةُ صَلَاتَهُمْ بِخُرَاسَانَ مِنْ قَوْلِهِمْ: سُبْحَانَكَ اللَّهُمَّ وَبِحَمْدِكَ تَبَارَكَ اسْمُكَ وَتَعَالَى جَدُّكَ، وَلَا إِلَهَ غَيْرُكَ، فَلَا نَعْلَمُ فِي هَذَا خَبْرًا ثَابِتًا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عِنْدَ أَهْلِ الْمَعْرِفَةِ بِالْحَدِيثِ، وَأَحْسَنُ إِسْنَادٍ نَعْلَمُهُ رَوَى فِي هَذَا خَبْرُ أَبِي الْمُتَوَكِّلِ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ

❦ (امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ کہتے ہیں:)-- ابو موسیٰ محمد بن ثنی -- عبدالصمد -- ہمام -- قتادہ -- حضرت انس رضی اللہ عنہ کے حوالے سے -- محمد بن ابوصفوان ثقفی -- بہز بن اسد -- حماد بن سلمہ -- ثابت اور قتادہ (کے حوالے سے روایت نقل کرتے ہیں: حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

ایک شخص آیا اس کا سانس پھولا ہوا تھا۔ اس نے کہا:

”اللہ تعالیٰ سب سے بڑا ہے ہر طرح کی حمد اللہ تعالیٰ کے لئے مخصوص ہے ایسی حمد جو زیادہ ہو پا کیزہ ہو، اور اس میں برکت موجود ہو۔“

جب نبی اکرم ﷺ نے اپنی نماز مکمل کی تو آپ نے دریافت کیا: تم میں سے یہ کلمات کس نے کہے تھے تو لوگ خاموش رہے۔ نبی اکرم ﷺ نے دریافت کیا: تم میں سے یہ کلمات کس نے کہے تھے؟ اس نے کوئی بری بات نہیں کی۔ ان صاحب نے عرض کی: یا رسول اللہ (ﷺ) میں نے۔ میں آیا تو میرا سانس چڑھا ہوا تھا تو میں نے یہ کلمات پڑھ دیئے تو نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: میں نے بارہ فرشتوں کو دیکھا وہ تیزی سے ان کی طرف لپکے کہ ان میں سے کون انہیں اٹھا کر اوپر لے جاتا ہے؟ روایت کے یہ الفاظ، خبر بن اسد کے نقل کردہ ہیں۔

ابوموسیٰ نامی راوی نے اپنی روایت میں یہ الفاظ نقل کئے ہیں۔

ایک شخص نماز کے دوران (مسجد میں) داخل ہوا تو اس نے یہ کہا:

”ہر طرح کی حمد اللہ تعالیٰ کے لئے مخصوص ہے ایسی حمد جو زیادہ ہو یا کمزور ہو اس میں برکت موجود ہو۔“

اس روایت میں یہ الفاظ بھی ہیں: حاضرین میں سے ایک صاحب نے عرض کی: میں نے یہ کلمات کہے ہیں اور میں نے ان کے ذریعے صرف بھلائی کا ارادہ کیا تھا تو نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: بارہ فرشتے تیزی سے ان کی طرف لپکے تھے انہیں یہ سمجھ نہیں آئی تھی کہ وہ ان کلمات کو کس طرح نوٹ کریں؟ یہاں تک کہ انہوں نے اپنے پروردگار سے اس بارے میں دریافت کا تو پروردگار نے انہیں فرمایا: تم انہیں اسی طرح نوٹ کراؤ جس طرح میرے بندے نے کہے ہیں۔

امام ابن خزيمة رحمہ اللہ فرماتے ہیں: نبی اکرم ﷺ رات کے وقت نماز (نفل) کے آغاز میں جو دعائیں مانگا کرتے تھے وہ مختلف الفاظ کے ساتھ نقل کی گئی ہیں۔ میں نے وہ تمام روایات رات کی نفل نماز سے متعلق ابواب میں نقل کر دی ہیں البتہ خراسان میں عام طور پر لوگ نماز کا آغاز اس دعا کے ساتھ کرتے ہیں:

”تو پاک ہے اے اللہ! حمد تیرے لئے مخصوص ہے تیرا نام برکت والا ہے تیری بزرگی بلند و برتر ہے اور تیرے علاوہ اور کوئی معبود نہیں ہے۔“

جو لوگ علم حدیث کی معرفت رکھتے ہیں ان کے نزدیک ہمارے علم کے مطابق اس بارے میں نبی اکرم ﷺ سے مستند طور پر کوئی روایت ثابت نہیں ہے اور ان دعاؤں میں عم حدیث کے ماہرین کے نزدیک سند کے اعتبار سے سب سے بہترین روایت وہ ہے جو ابومتوکل نے حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ کے حوالے سے نقل کی ہے (جو درج ذیل ہے)

467۔ سند حدیث: نَاهُ مُحَمَّدُ بْنُ مُوسَى الْحَرِشِيُّ، نَا جَعْفَرُ بْنُ سُلَيْمَانَ الضُّبَيْعِيُّ، نَا عَلِيُّ بْنُ عَلِيٍّ

الرِّفَاعِيُّ، عَنْ أَبِي الْمُتَوَكِّلِ النَّاجِي، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ:

مَتْنُ حَدِيثٍ: كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا قَامَ مِنَ اللَّيْلِ إِلَى الصَّلَاةِ كَبَّرَ ثَلَاثًا، ثُمَّ قَالَ: سُبْحَانَكَ اللَّهُمَّ وَبِحَمْدِكَ نَبَارَكَ اسْمُكَ، وَتَعَالَى جَدُّكَ، وَلَا إِلَهَ غَيْرُكَ ثُمَّ يَقُولُ: لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ، ثُمَّ يَقُولُ: اللَّهُ أَكْبَرُ ثَلَاثًا، ثُمَّ يَقُولُ: أَعُوذُ بِاللَّهِ السَّمِيعِ الْعَلِيمِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ مِنْ هَمَزِهِ وَنَفْخِهِ وَنَفْسِهِ، ثُمَّ يَقْرَأُ

تَوْضِیحُ مُصَنِّفٍ قَالَ أَبُو بَكْرٍ: وَهَذَا الْخَبَرُ لَمْ يُسْمَعْ فِي الدُّعَاءِ لَا فِي قَدِيمِ الدَّهْرِ وَلَا فِي حَدِيثِهِ، اسْتَعْمَلَ هَذَا الْخَبَرُ عَلِيُّ وَجْهِهِ، وَلَا حِكْمِي لَنَا عَنْ مَنْ لَمْ نَشَاهِدْهُ مِنَ الْعُلَمَاءِ أَنَّهُ كَانَ يُكَبِّرُ لِإِفْتِتَاحِ الصَّلَاةِ ثَلَاثَ تَكْبِيرَاتٍ، ثُمَّ يَقُولُ سُبْحَانَكَ اللَّهُمَّ وَبِحَمْدِكَ إِلَى قَوْلِهِ: وَلَا إِلَهَ غَيْرُكَ، ثُمَّ يَهْتَلُ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ، ثُمَّ يُكَبِّرُ ثَلَاثًا

467 سنن ابی داؤد کتاب الصلاة ابواب تقریر افتتاح الصلاة باب من رای الافتتاح بسبحانک اللهم وبحمدک رقم

الحديث 665 مصنف عبد الرزاق الصنعاني كتاب الصلاة باب افتتاح الصلاة رقم الحديث: 2463

❖ (امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ کہتے ہیں:)-- محمد بن موسیٰ حشی-- جعفر بن سلیمان ضعی-- علی بن علی رفاعی-- ابو متوکل نامی (کے حوالے سے روایت نقل کرتے ہیں: حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ رات کے وقت جب نماز ادا کرنے کے لئے کھڑے ہوتے تھے تو آپ تین مرتبہ تکبیر کہتے تھے پھر یہ پڑھتے تھے:

"تو پاک ہے اے اللہ! حمد تیرے لئے مخصوص ہے تیرا اسم برکت والا ہے۔ تیری بزرگی بلند و برتر ہے اور تیرے علاوہ اور کوئی معبود نہیں ہے۔"

پھر نبی اکرم ﷺ تین مرتبہ لا الہ الا اللہ پڑھتے تھے اور پھر تین مرتبہ اللہ اکبر کرتے تھے پھر یہ پڑھتے تھے: "میں سننے والے اور علم رکھنے والے اللہ تعالیٰ کی مردود شیطان سے اور اس کے ٹھوکے اس کے پھونک مارنے اور اس کے دوسوں سے پناہ مانگتا ہوں۔"

پھر نبی اکرم ﷺ تلاوت شروع کرتے تھے۔

امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں: (نماز کے آغاز میں) دعا کے بارے میں یہ روایت نہ تو پہلے کسی زمانے میں سنی گئی نہ بعد کے کسی زمانے میں سنی گئی کہ کسی حوالے سے اس روایت پر عمل کیا گیا ہو۔ جن علماء کی ہم نے زیارت نہیں کی ہے ان میں سے بھی کسی کے بارے میں ہمارے سامنے یہ بات بیان نہیں کی گئی کہ وہ نماز کے آغاز میں تین مرتبہ تکبیر کہا کرتے تھے اور پھر بھانک اللہم پڑھتے تھے یعنی پوری دعا کو پڑھتے تھے پھر وہ لا الہ الا اللہ تین مرتبہ پڑھتے تھے اور پھر تین مرتبہ تکبیر کہا کرتے تھے۔

468 - وَقَدْ رَوَى عَنْ جُبَيْرِ بْنِ مُطْعِمٍ،

متن حدیث: أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا افْتَتَحَ الصَّلَاةَ قَالَ: اللَّهُ أَكْبَرُ كَبِيرًا ثَلَاثَ مَرَّاتٍ، الْحَمْدُ لِلَّهِ كَبِيرًا ثَلَاثَ مَرَّاتٍ، سُبْحَانَ اللَّهِ بُكْرَةً وَأَصِيلًا ثَلَاثَ مَرَّاتٍ،

ثُمَّ يَتَعَوَّذُ بِشَيْبِهِ مِنَ التَّعَوُّذِ الَّذِي فِي خَيْرِ أَبِي سَعِيدٍ، إِلَّا أَنَّهُمْ قَدْ اخْتَلَفُوا فِي إِسْنَادِ خَبَرِ جُبَيْرِ بْنِ مُطْعِمٍ، وَرَوَاهُ شُعْبَةُ عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ، عَنْ عَاصِمِ الْعَنْزَلِيِّ، عَنِ ابْنِ جُبَيْرِ بْنِ مُطْعِمٍ، عَنْ أَبِيهِ، نَاهُ بَنْدَارًا، نَاهُ مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ، نَاهُ شُعْبَةُ، ح وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى، نَاهُ وَهْبُ بْنُ جَرِيرٍ، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ

468 سنن ابی داؤد کتاب الصلاة ابواب تقریر افتتاح الصلاة باب ما يستفتح به الصلاة من الدعاء رقم الحديث.

658 سنن ابن ماجہ کتاب اقامة الصلاة باب الاستعاذة فی الصلاة رقم الحديث: 805 المستدرک علی الصحیحین

للحاکم ومن کتاب الامامة اما حدیث انس رقم الحديث: 809 صحیح ابن حبان کتاب الصلاة باب صفة الصلاة ذکر

خبر ثان یصرح بصحة ما ذکرناه رقم الحديث: 1800 مصنف ابن ابی شیبہ کتاب الصلاة باب لها یفتتح به الصلاة

رقم الحديث 2371 مسند احمد بن حنبل حدیث جبیر بن مطعم رقم الحديث: 16443 مسند الطہالسی وما اسد عن

جبیر بن مطعم رقم الحديث: 978 مسند ابن الجعد عمرو رقم الحديث: 81 البحر الزخار مسند البزار حدیث جبیر

بن مطعم عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم رقم الحديث: 2912 مسند ابی یعلیٰ الموصلی مسند عبد اللہ بن عمر رقم

الحديث: 5595 المعجم الكبير للطبرانی باب الجیم نافع بن جبیر بن مطعم رقم الحديث: 1549

468- حضرت جابر بن مطعم رضی اللہ عنہ کے بارے میں یہ بات نقل کی گئی ہے (وہ بیان کرتے ہیں)

جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نماز کا آغاز کرتے تھے تو آپ تین مرتبہ اللہ اکبر کی پھر تین مرتبہ الحمد للہ کہتے تھے پھر تین مرتبہ سبحان اللہ بکرة واصیلاً کہتے تھے پھر آپ اس تعوذ سے مشابہ تعوذ سے پناہ مانگتے تھے جس کا تذکرہ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ کے حوالے سے منقول روایت میں کیا گیا ہے تاہم حضرت جابر بن مطعم رضی اللہ عنہ سے منقول روایت کی سند میں محدثین نے اختلاف کیا ہے۔ (اس کی اسناد درج ذیل ہیں)

یہ روایت شعبہ نے عمرو بن مرہ۔۔۔ عامر عنزی۔۔۔ جابر بن مطعم کے صاحبزادے کے حوالے سے ان کے والد سے نقل کی ہے جبکہ بخاری نے محمد بن جعفر۔۔۔ شعبہ کے حوالے سے نقل کی ہے۔

(یہاں تحویل سند ہے) محمد بن یحییٰ۔۔۔ وہب بن جریر۔۔۔ شعبہ کے حوالے سے نقل کی ہے۔

469- وَرَوَاهُ حُصَيْنُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ، عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةٍ فَقَالَ: عَنْ عَبَّادِ بْنِ عَاصِمٍ، عَنْ نَافِعِ بْنِ جُبَيْرِ بْنِ مُطْعِمٍ، عَنْ أَبِيهِ، ح حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ سَعِيدٍ الْأَشْجِيُّ، نَا ابْنُ إِدْرِيسَ، ح وَحَدَّثَنَا هَارُونُ بْنُ إِسْحَاقَ، وَابْنُ لُفَيْلٍ جَمِيعًا عَنْ حُصَيْنِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ

توضیح راوی: قَالَ أَبُو بَكْرِ: وَعَاصِمُ الْعَنْزِيُّ وَعَبَّادُ بْنُ عَاصِمٍ مَجْهُولَانِ، لَا يَدْرِي مَنْ هُمَا، وَلَا يَعْلَمُ الصَّحِيحُ، مَا رَوَى حُصَيْنٌ أَوْ شُعْبَةُ

469- یہ روایت حصین بن عبدالرحمن نے عمرو بن مرہ۔۔۔ عباد بن عاصم۔۔۔ نافع بن جابر بن مطعم کے حوالے سے ان کے والد سے نقل کی ہے (یہاں تحویل سند ہے) عبداللہ بن سعید اشجی۔۔۔ ابن ادریس (یہاں تحویل سند ہے) ہارون بن اسحاق اور ابن فضیل۔۔۔ حصین بن عبدالرحمن (کے حوالے سے روایت نقل کرتے ہیں):

یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ منقول ہے۔

امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں: عامر عنزی اور عباس بن عاصم یہ دونوں مجہول ہیں۔ یہ پتہ نہیں چل سکا کہ یہ دونوں کون ہیں؟ اور نہ ہی یہ پتہ چل سکا ہے کہ اس روایت کو کس نے نقل کیا ہے حصین نے یا شعبہ نے؟

470- وَرَوَى حَارِثَةُ بْنُ مُحَمَّدٍ، عَنْ عَمْرَةَ، عَنْ عَائِشَةَ،

متن حدیث: كَانَ رَسُولُ اللَّهِ إِذَا افْتَسَحَ الصَّلَاةَ رَفَعَ يَدَيْهِ حَذْوَ مَنْكِبَيْهِ فَكَبَّرَ، ثُمَّ يَقُولُ: سُبْحَانَكَ اللَّهُمَّ وَبِحَمْدِكَ وَتَبَارَكَ اسْمُكَ وَتَعَالَى جَدُّكَ، وَلَا إِلَهَ غَيْرُكَ

❖❖ (امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ کہتے ہیں:) حارثہ بن محمد۔۔۔ عمرہ۔۔۔ کے حوالے سے نقل کرتے ہیں سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان

کرتی ہیں:

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نماز کے آغاز میں دونوں ہاتھ کندھوں تک بلند کرتے تھے اور بکیر کہتے تھے پھر یہ پڑھتے تھے:

”تو پاک ہے اے اللہ! محمد تیرے لئے مخصوص ہے تیرا اسم برکت والا ہے تیری بزرگی بلند و برتر ہے اور تیرے علاوہ

اور کوئی معبود نہیں ہے۔“

**471 - سند حدیث:** حَدَّثَنَا مُؤَمَّلُ بْنُ هِشَامٍ، وَسَلَمُ بْنُ جُنَادَةَ قَالَا: حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ قَالَ مُؤَمَّلٌ قَالَ: حَدَّثَنَا حَارِثَةُ بْنُ مُحَمَّدٍ، وَقَالَ سَلَمُ بْنُ جُنَادَةَ: عَنْ حَارِثَةَ بْنِ مُحَمَّدٍ، غَيْرَ أَنَّ سَلَمًا لَمْ يَقُلْ: فَكَبَّرَ تَوْضِيعَ مَنْصَفٍ: قَالَ أَبُو بَكْرٍ: وَحَارِثَةُ بْنُ مُحَمَّدٍ رَحِمَهُ اللَّهُ، لَيْسَ مِمَّنْ يَحْتَجُّ أَهْلَ الْحَدِيثِ بِحَدِيثِهِ، وَهَذَا صَحِيحٌ عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ أَنَّهُ كَانَ يَسْتَفْتِحُ الصَّلَاةَ مِثْلَ حَدِيثِ حَارِثَةَ، لَا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَلَكِنَّهُ أَكْرَهُ الْإِفْتِيَاخَ بِقَوْلِهِ: سُبْحَانَكَ اللَّهُمَّ وَبِحَمْدِكَ عَلَى مَا ثَبَتَ عَنِ الْفَارُوقِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّهُ كَانَ يَسْتَفْتِحُ الصَّلَاةَ، غَيْرَ أَنَّ الْإِفْتِيَاخَ بِمَا ثَبَتَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي خَبَرِ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ، وَأَبِي هُرَيْرَةَ، وَغَيْرِهِمَا بِنَقْلِ الْعَدْلِ عَنِ الْعَدْلِ مَوْضُوعًا إِلَيْهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَحَبُّ إِلَيَّ، وَأَوْلَى بِالْإِسْعَمَالِ إِذَا تَبَاعُ سُنَّةُ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْفَضْلُ وَخَيْرٌ مِنْ غَيْرِهَا

**471 -** یہی روایت بعض دیگر اسناد کے ہمراہ منقول ہے تاہم سلم نامی راوی نے یہ الفاظ نقل نہیں کئے ہیں: ”آپ تکبیر کہتے تھے۔“

امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں: حارثہ بن محمد نامی راوی پر اللہ تعالیٰ رحم کرے وہ ایسا شخص نہیں ہے جس کی نقل کردہ روایت سے محدثین نے استدلال کیا ہو۔

حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے بارے میں یہ بات مستند طور پر منقول ہے کہ وہ نماز کا آغاز اس طرح سے کیا کرتے تھے جس طرح حارثہ سے منقول روایت میں ہے، لیکن نبی اکرم ﷺ کے بارے میں یہ منقول نہیں ہے۔ میں نماز کے آغاز میں اس دعا کو پڑھنے کو مکروہ قرار نہیں دیتا: سُبْحَانَكَ اللَّهُمَّ وَبِحَمْدِكَ اس کی وجہ یہ ہے کہ حضرت فاروق اعظم رضی اللہ عنہ کے بارے میں یہ بات مستند طور پر منقول ہے کہ وہ اس دعا کے ذریعے نماز کا آغاز کیا کرتے تھے البتہ ان کلمات کے ذریعے نماز کا آغاز کرنا جو حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ اور دیگر صحابہ کے حوالے سے نبی اکرم ﷺ کے بارے میں منقول ہیں جنہیں عادل راویوں نے عادل راویوں کے حوالے سے نقل کیا ہے اور اس کی سند نبی اکرم ﷺ تک ”موصول“ ہے اس دعا کو پڑھنا میرے نزدیک زیادہ پسندیدہ ہے اور اس پر عمل کرنا زیادہ بہتر ہے کیونکہ نبی اکرم ﷺ کی سنت کی پیروی کرنا کسی بھی دوسرے کے طریقے کی پیروی کرنے سے افضل اور زیادہ بہتر ہے۔

### بَابُ الْإِسْتِعَاذَةِ فِي الصَّلَاةِ قَبْلَ الْقِرَاءَةِ

قَالَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ: (فَإِذَا قَرَأْتَ الْقُرْآنَ فَاسْتَعِذْ بِاللَّهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ) (سورة: الحفل، آية رقم: 98)

**باب 85:** نماز میں قرأت سے پہلے ”اعوذ باللہ“ پڑھنا

اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا ہے:

”جب تم قرآن کی تلاوت کرو تو مردود شیطان سے اللہ کی پناہ مانگ لو۔“



472- سند حدیث نا یوسف بن عیسیٰ المروری، نا ابن فضیل، عن عطاء، وهو ابن السائب، عن ابي عبد الرحمن، عن ابي مسعود، عن النبي صلى الله عليه وسلم، انه كان يقول:  
متن حدیث: اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُ بِكَ مِنَ الشَّیْطَانِ الرَّجِیْمِ وَنَفْخِهِ وَهَمَزِهِ وَنَفْثِهِ قَالَ: وَهَمَزِهِ الْمَوْتَةُ، وَنَفْثِهِ الشَّعْرُ، وَنَفْخِهِ الْكِبَرِیَاءُ

❦❦ (امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ کہتے ہیں:)-- یوسف بن عیسیٰ مروری-- ابن فضیل-- عطاء کے حوالے سے-- ابو عبد الرحمن (کے حوالے سے روایت نقل کرتے ہیں:) حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:  
”اے اللہ! میں مردود شیطان اس کے ہمز (یعنی مرگی) نفث (یعنی شعر کہنے) اور نفخ (یعنی تکبر کرنے) سے تیری پناہ مانگتا ہوں۔“

راوی کہتے ہیں: اس کے ”ہمز“ سے مراد ”مرگی“ اس کے ”نفث“ سے مراد ”شعر کہنا“ اور اس کے ”نفخ“ سے مراد ”تکبر کرنا“  
-ہ-

### بَابُ ذِكْرِ سُؤَالِ الْعَبْدِ رَبَّهُ عَزَّ وَجَلَّ

مِنْ فَضْلِهِ بَيْنَ التَّكْبِيرِ وَالْقِرَاءَةِ فِي صَلَاةِ الْفَرِيضَةِ ضِدَّ قَوْلٍ مَنْ زَعَمَ أَنَّ الدُّعَاءَ بِمَا لَيْسَ فِي الْقُرْآنِ يُفْسِدُ صَلَاةَ الْفَرِيضَةِ

باب 86: فرض نماز میں تکبیر تحریر اور قرأت کے درمیان بندے کا اللہ تعالیٰ سے اس کا فضل مانگنا

یہ بات اس شخص کے موقف کے خلاف ہے جو اس بات کا قائل ہے: جو دعا قرآن میں نہ ہو وہ فرض نماز کو فاسد کر دیتی ہے۔

473- سند حدیث: نا بشار، نا یحییٰ، عن ابن ابي ذئب، ح و حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ عِيسَى الْبُسْطَامِيُّ، نا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ بْنِ أَبِي لَدَيْكٍ، عن ابن ابي ذئب، عن سَعِيدِ بْنِ سَمْعَانَ، عن ابي هريرة قال:  
متن حدیث: ثَلَاثٌ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَفْعَلُهُنَّ، تَرَكَّهُنَّ النَّاسُ، كَانَ إِذَا قَامَ إِلَى الصَّلَاةِ رَفَعَ يَدَيْهِ مَدًّا، وَكَانَ يَقِفُ قَبْلَ الْقِرَاءَةِ هُنِيَّةً يَسْأَلُ اللَّهَ مِنْ فَضْلِهِ، وَكَانَ يُكَبِّرُ كُلَّمَا خَفَضَ وَرَفَعَ  
توضیح روایت: قَالَ بُشَارٌ فِي حَدِيثِهِ: ثَلَاثٌ كَانَ يَعْمَلُ بِهِنَّ، تَرَكَّهُنَّ النَّاسُ، كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا قَامَ إِلَى الصَّلَاةِ رَفَعَ يَدَيْهِ مَدًّا، وَكَانَ يَقِفُ قَبْلَ الْقِرَاءَةِ هُنِيَّةً يَقُولُ: أَسْأَلُ اللَّهَ مِنْ فَضْلِهِ، وَكَانَ يُكَبِّرُ كُلَّمَا رَكَعَ وَوَضَعَ

❦❦ (امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ کہتے ہیں:)-- بشار-- یحییٰ-- ابن ابی ذئب

[472] احناف اس بات کے قائل ہیں صرف پہلی رکعت میں تعوذ پڑھا جائے گا اور اسے پست آواز میں پڑھا جائے گا۔

شافع اور حنابلہ کے نزدیک ہر رکعت میں قرأت سے پہلے تعوذ پڑھنا سنت ہے اور اسے پست آواز میں پڑھا جائے گا۔

جبکہ مالکیہ کے ہاں نماز کے دوران تعوذ یا تسمیہ دونوں کو پڑھنا مکروہ ہے۔

(یہاں تحویل سند ہے) حسین بن عیسیٰ بسطامی۔۔ محمد بن اسماعیل بن ابوفدیک۔۔ ابن ابوزب۔۔ سعید بن سمعان (کے حوالے سے روایت نقل کرتے ہیں:) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

تین چیزیں ایسی ہیں جنہیں نبی اکرم ﷺ کیا کرتے تھے اور لوگوں نے انہیں ترک کر دیا ہے۔ نبی اکرم ﷺ جب نماز کے لئے کھڑے ہوتے تھے تو آپ دونوں ہاتھ کھینچ کر بلند کرتے تھے اور آپ قرأت کرنے سے کچھ دیر پہلے سکوت کرتے تھے (اس دوران) آپ اللہ تعالیٰ سے اس کا فضل مانگتے تھے اور آپ ہر مرتبہ جھکتے ہوئے اور اٹھتے ہوئے تکبیر کہا کرتے تھے۔

بندار نامی راوی نے اپنی روایت میں یہ الفاظ نقل کئے ہیں: تین چیزیں ایسی ہیں جن پر نبی اکرم ﷺ عمل کیا کرتے تھے اور لوگوں نے انہیں ترک کر دیا ہے۔ نبی اکرم ﷺ جب نماز کے لئے کھڑے ہوتے تھے تو ہاتھ کھینچ کر بلند کرتے تھے اور آپ قرأت سے پہلے کچھ دیر خاموشی اختیار کرتے تھے جس میں آپ ﷺ یہ پڑھتے تھے:

”میں اللہ تعالیٰ سے اس کا فضل مانگتا ہوں“ اور آپ رکوع میں جاتے ہوئے (اور سجدے کے لئے) نیچے جاتے ہوئے تکبیر کہا کرتے تھے۔“

### بَابُ الْأَمْرِ بِالْخُشُوعِ فِي الصَّلَاةِ

إِذَا الْمُصَلِّيُ يُنَاجِي رَبَّهُ، وَالْمُنَاجِي رَبَّهُ يَجِبُ عَلَيْهِ أَنْ يَقْرَعَ قَلْبُهُ لِمُنَاجَاةِ خَالِقِهِ عَزَّ وَجَلَّ وَلَا يَشْغَلُ قَلْبُهُ التَّعَلُّقُ بِشَيْءٍ مِنْ أُمُورِ الدُّنْيَا يَشْغَلُهُ عَنْ مُنَاجَاةِ خَالِقِهِ

#### باب 87: نماز میں خشوع اختیار کرنے کا حکم ہونا

کیونکہ نمازی اپنے پروردگار کی بارگاہ میں مناجات کر رہا ہوتا ہے اور جو شخص اپنے پروردگار کی بارگاہ مناجات کر رہا ہو اس پر یہ بات لازم ہے کہ وہ اپنی مناجات کے لئے اپنے ذہن کو مکمل طور پر اپنے خالق کی طرف متوجہ رکھے اور اس کا دل دنیاوی امور سے متعلق کسی ایسی چیز میں مشغول نہ ہو جو اسے پروردگار کی بارگاہ میں مناجات سے غافل کر دے۔

474۔ سند حدیث: نا الفضل بن یعقوب الجزری، نا عبد الاعلی، نا محمد وهو ابن اسحاق، حدیثی

سعید بن ابی سعید، عن ابیہ، عن ابی ہریرۃ قال:

متن حدیث: صَلَّی بِنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الظُّهْرَ، فَلَمَّا سَلَّمَ نَادَى رَجُلًا كَانَ فِي الْخِصْفِ الصُّفُوفِ، فَقَالَ: يَا فَلَانُ، أَلَا تَتَقَى اللَّهَ أَلَا تَنْظُرُ كَيْفَ تُصَلِّي؟ إِنْ أَحَدَكُمْ إِذَا قَامَ يُصَلِّي إِنْمَا يَقُومُ يُنَاجِي رَبَّهُ، فَلْيَنْظُرْ كَيْفَ يُنَاجِيهِ، إِنْكُمْ تَرَوْنَ إِنِّي لَا أَرَاكُمْ، إِنِّي وَاللَّهِ لَا أَرَى مِنْ خَلْفِ ظَهْرِي كَمَا أَرَى مِنْ بَيْنِ يَدَيَّ

474: صحیح مسلم، کتاب الصلاة، باب الامر بتحصين الصلاة واتمامها والعشوع فيها، رقم الحديث: 671، السنن الصغرى

کتاب الامامة، الركوع دون الصف، رقم الحديث: 866، السنن الكبرى للنسائی، ذکر الامامة، الركوع دون الصف، رقم

الحديث: 928، المستدرک علی الصحیحین للحاکم، ومن کتاب الامامة، اما حدیث النس، رقم الحديث: 812، مسند احمد

بن حنبل، مسند ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ، رقم الحديث: 9696

\*\*\* (امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ کہتے ہیں:۔۔ فضل بن یعقوب جزری۔۔ عبد الاعلیٰ۔۔ محمد بن اسحاق۔۔ سعید بن ابی سعید۔۔ اپنے والد کے حوالے سے روایت نقل کرتے ہیں۔) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ہمیں ظہر کی نماز پڑھائی جب آپ نے سلام پھیرا تو آپ نے آخری صف میں موجود ایک شخص کو بلند آواز میں مخاطب کرتے ہوئے ارشاد فرمایا اے فلاں! کیا تم اللہ تعالیٰ سے ڈرتے نہیں ہو؟ کیا تم اس بات کا جائزہ نہیں لیتے کہ تم کس طرح نماز ادا کر رہے ہو؟ جب کوئی شخص نماز کے لئے کھڑا ہوتا ہے تو وہ اپنے رب کی بارگاہ میں کھڑا مناجات کر رہا ہوتا ہے تو اسے اس بات کا جائزہ لینا چاہئے کہ وہ کس کے ساتھ مناجات کر رہا ہے؟ تم لوگ یہ سمجھتے ہو کہ میں تمہیں نہیں دیکھتا ہوں۔ اللہ کی قسم! میں اپنی پشت کے پیچھے بھی اسی طرح دیکھتا ہوں جس طرح میں اپنے سامنے دیکھ لیتا ہوں۔۔

### بَابُ التَّغْلِيظِ فِي النَّظَرِ إِلَى السَّمَاءِ فِي الصَّلَاةِ

باب 88: نماز کے دوران آسمان کی طرف نظر کرنے کی شدید مذمت

475۔ سند حدیث: نَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلَى الصَّنَعَانِيُّ، نَا يَزِيدُ بْنُ عَيْنِي، نَا زُرَّيْعٌ، نَا سَعِيدٌ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ:

مَنْ حَدِيث: مَا بَالُ أَقْوَامٍ يَرْفَعُونَ أَبْصَارَهُمْ إِلَى السَّمَاءِ فِي صَلَاتِهِمْ، فَاسْتَدَّ قَوْلُهُ فِي ذَلِكَ حَتَّى قَالَ: لَيَنْتَهَنَّ عَنْ ذَلِكَ أَوْ لَيُخَطَفَنَّ أَبْصَارُهُمْ

\*\*\* (امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ کہتے ہیں:۔۔ محمد بن عبد الاعلیٰ صنعانی۔۔ یزید بن زریع۔۔ سعید۔۔ قتادہ کے حوالے سے روایت نقل کرتے ہیں: حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں: لوگوں کو کیا ہو گیا ہے؟ وہ نماز کے دوران اپنی نگاہیں آسمان کی طرف اٹھا لیتے ہیں۔

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس حوالے سے شدید الفاظ میں (مذمت کی) یہاں تک کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: لوگ یا تو اس سے

475. صحیح البخاری: کتاب الاذان: ابواب صفة الصلاة: باب رفع البصر الى السماء في الصلاة: رقم الحديث. 729. صحيح ابن حبان: باب الامامة والجماعة: باب الحديث في الصلاة: ذكر الزجر عن رفع البصر الى السماء بصره في الصلاة: رقم الحديث. 2315. سنن لدارمي: كتاب الصلاة: باب. كراهية رفع البصر الى السماء في الصلاة: رقم الحديث. 1325. سنن ابی داؤد: كتاب الصلاة: باب تنزيه ابواب الركوع والسجود: باب النظر في الصلاة: رقم الحديث. 792. سنن ابن ماجه: كتاب اقامة الصلاة: باب الحشوة في الصلاة: رقم الحديث. 1040. السنن الصغرى: كتاب السهو: النهي عن رفع البصر الى السماء في الصلاة: رقم الحديث. 1185. السنن الكبرى للنسائي: كتاب السهو: النهي عن رفع البصر الى السماء في الصلاة: رقم الحديث. 538. مصنف ابن ابی شعبة: كتاب صلاة التطوع والامامة وابواب متفرقة: في الرجل رفع بصره الى السماء في صلاة: رقم الحديث. 6229. مسند احمد بن حنبل: مسند انس بن مالك رضي الله تعالى عنه: رقم الحديث. 11853. مسند الطبرسي: احاديث النساء: وما اسند انس بن مالك الانصاري: ما روى عنه قتادة: رقم الحديث. 2117. مسند عبد بن حبيب: مسند انس بن مالك: رقم الحديث. 1199. مسند ابی يعلى الموصلي: قتادة: رقم الحديث. 2848.

باز آجائیں گے یا ان کی بیٹائی رخصت ہو جائے گی۔

**476** - سند حدیث: نَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى، نَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ، يَعْنِي الْأَنْصَارِيَّ، نَا سَعِيدُ بْنُ أَبِي عَرُوبَةَ،

عَنْ قَتَادَةَ،

تَوْضِيحُ رَوَايَتِ أَنَّ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ، حَدَّثَهُمْ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِثْلِهِ سَوَاءً، غَيْرُ أَنَّهُ قَالَ: فَاسْتَدَّ قَوْلُ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي ذَلِكَ

❦ (امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ کہتے ہیں:)-- محمد بن یحییٰ-- محمد بن عبد اللہ انصاری-- سعید بن ابو عروبہ-- قتادہ (کے

حوالے سے روایت نقل کرتے ہیں:)

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے انہیں۔ نبی اکرم ﷺ کے حوالے سے اسی کی مانند حدیث بیان کی ہے تاہم اس میں ان کے یہ الفاظ ہیں: "اس بارے میں نبی اکرم ﷺ کے الفاظ انتہائی سخت تھے۔"

### بَابُ وَضْعِ الْيَمِينِ عَلَى الشِّمَالِ فِي الصَّلَاةِ قَبْلَ افْتِتَاحِ الْقِرَاءَةِ

**باب 89:** قرأت کا آغاز کرنے سے پہلے نماز میں دایاں ہاتھ بائیں ہاتھ پر رکھنا

**477** - سند حدیث: نَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ سَعِيدٍ الْأَشْجِيُّ، نَا ابْنُ إِدْرِيسَ، نَا عَاصِمُ بْنُ كُلَيْبٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ وَائِلِ بْنِ

حُجْرٍ قَالَ:

مَتْنُ حَدِيثٍ: أَتَيْتُ الْمَدِينَةَ فَقُلْتُ: لَا نَظَرَنَّا إِلَى صَلَاةِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَرَأَيْتُ حِينَ افْتَتَحَ الصَّلَاةَ كَبَّرَ فَرَفَعَ يَدَيْهِ فَرَأَيْتُ إِنْهَامِيهِ بِحَذَاءِ أُذُنِيهِ، ثُمَّ أَخَذَ شِمَالَهُ بِيَمِينِهِ، ثُمَّ قَرَأَ ثُمَّ ذَكَرَ الْحَدِيثَ

❦ (امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ کہتے ہیں:)-- عبد اللہ بن سعید اشجی-- ابن ادريس-- عاصم بن كليب-- اپنے والد (کے

حوالے سے روایت نقل کرتے ہیں: (حضرت وائل بن حجر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

**[477]** جبکہ اور شوافع اس بات کے قائل ہیں: دائیں ہاتھ کو بائیں ہاتھ پر کلائی کے قریب رکھا جائے گا جبکہ احناف اس بات کے قائل ہیں کہ دائیں ہاتھ کی ہتھیلی کو بائیں ہاتھ کی پشت پر رکھا جائے گا اور شہادت کی انگلی اور انگوٹھی کے ذریعے کلائی پر حلقہ بنا لیا جائے گا۔ البتہ عورت حلقہ بنائے بغیر اپنے سینے پر ہاتھ رکھ دے گی کیونکہ اس میں اس کے لئے زیادہ پردہ ہے۔

**477** سنن ابی داؤد کتاب الصلاة ابواب تقریر استفتاح الصلاة باب رفع اليمين في الصلاة رقم الحديث 628 السنن الصغرى كتاب السهو موضع المرفقين رقم الحديث: 1253 السنن الكبرى للنسائي العمل في افتتاح الصلاة موضع حد المرفق الايمن رقم الحديث: 1165 صحيح ابن حبان كتاب الصلاة باب صفة الصلاة ذكر العدة التي من اجلها كان يشير المصطفى صلى الله عليه رقم الحديث: 1969 مسند احمد بن حنبل اول مسند الكوفيين حديث وائل بن حجر رقم الحديث 18492 المعجم الكبير للطبراني بقية اليم باب الواو كليب بن شهاب ابو عاصم الحرملی رقم الحديث.

میں مدینہ منورہ آیا میں نے سوچا میں نبی اکرم ﷺ کی نماز کا ضرور جائزہ لوں گا تو میں نے دیکھا جب آپ نے نماز کا آغاز کیا تو آپ نے تکبیر کہی اور رفع یدین کیا۔ آپ نے اپنے انگوٹھے کو اپنے کانوں کے برابر تک (اٹھایا) پھر آپ نے اپنے بائیں ہاتھ کو دائیں ہاتھ کے ذریعے پکڑ لیا پھر آپ نے تلاوت کرنا شروع کی۔

اس کے بعد راوی نے پوری حدیث ذکر کی ہے۔

**478 -** سند حدیث: نَا هَارُونُ بْنُ إِسْحَاقَ الْهَمْدَانِيُّ قَالَ: نَا ابْنُ فَضِيلٍ، عَنْ عَاصِمِ بْنِ كُلَيْبٍ، عَنْ أَبِيهِ،

عَنْ وَائِلِ بْنِ حُجْرٍ قَالَ:

مَتْنُ حَدِيثٍ: كُنْتُ فِيمَنْ أَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقُلْتُ: لَا أَنْظُرَنَّ إِلَى صَلَاةِ رَسُولِ اللَّهِ كَيْفَ يُصَلِّي، لَرَأَيْتُهُ حِينَ كَبَّرَ رَفَعَ يَدَيْهِ حَتَّى حَادَّتَا أُذُنَيْهِ، ثُمَّ حَرَبَ يَمِينَهُ عَلَى شِمَالِهِ فَأَمْسَكَهَا ثُمَّ ذَكَرَ الْحَدِيثَ

\*\*\* (امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ کہتے ہیں: -- ہارون بن اسحاق ہمدانی -- ابن فضیل -- عاصم بن کلیب -- اپنے

والد کے حوالے سے روایت نقل کرتے ہیں: حضرت وائل بن حجر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

میں ان لوگوں میں شامل تھا جو نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے تھے۔ میں نے سوچا کہ میں نبی اکرم ﷺ کی نماز کا ضرور جائزہ لوں گا کہ آپ کی طرح نماز ادا کرتے ہیں تو میں نے دیکھا کہ آپ جب تکبیر کہی تو اپنے دونوں ہاتھ بلند کئے یہاں تک کہ انہیں کانوں کے برابر کر لیا پھر آپ نے اپنا دایاں ہاتھ بائیں ہاتھ کے اوپر رکھ کر اسے پکڑ لیا۔

اس کے بعد راوی نے پوری حدیث ذکر کی ہے۔

**479 -** سند حدیث: نَا أَبُو مُوسَى، نَا مُوَمَّلٌ، نَا سُفْيَانُ، عَنْ عَاصِمِ بْنِ كُلَيْبٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ وَائِلِ بْنِ حُجْرٍ

قَالَ:

مَتْنُ حَدِيثٍ: صَلَّيْتُ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَوَضَعَ يَدَهُ الْيُمْنَى عَلَى يَدِهِ الْيُسْرَى عَلَى

صَدْرِهِ

\*\*\* (امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ کہتے ہیں: -- ابو موسیٰ -- موئل -- سفیان -- عاصم بن کلیب -- اپنے والد کے حوالے

سے روایت نقل کرتے ہیں: حضرت وائل بن حجر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

میں نے نبی اکرم ﷺ کی اقتداء میں نماز ادا کی۔ آپ نے اپنا دایاں دست مبارک بائیں ہاتھ پر سینے پر رکھ لیا۔

بَابُ وَضْعِ بَطْنِ الْكَفِّ الْيُمْنَى عَلَى كَفِّ الْيُسْرَى وَالرُّسُغِ وَالسَّاعِدِ جَمِيعًا

باب 90: دائیں ہتھیلی کے اندرونی حصے کو بائیں ہاتھ کی ہتھیلی پر ہونے والے نچے اور کلائی سب پر رکھنا

**480 -** سند حدیث: نَا مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقِبٍ، نَا مُعَاوِيَةُ بْنُ عَمْرٍو، نَا زَائِدَةُ، نَا عَاصِمُ بْنُ كُلَيْبٍ الْجَرْمِيُّ،

حَدَّثَنِي أَبِي أَنَّ وَائِلَ بْنَ حُجْرٍ أَخْبَرَهُ قَالَ:



متن حدیث: فُلْتُ لَا تُطَوُّنَ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَخْفُضُ بَصَرِي فَإِنْ طَوَّطَ لِي وَوَلَّيْتُ فَنَزَعَ يَدَهُ حَتَّى حَادَّثْنَا أَدْنَاهُ، ثُمَّ وَصَّيْتُ بِذَلِكَ النَّفْسِ عَلَى طَهْرِ كَفِّهِ الْبُزِّي وَالْوَسْعُ وَالْمُسَاعَدُ

❀❀ (امام ابن خزیمہ بیسے کہتے ہیں)۔ محمد بن یحییٰ بن عمر۔ زائد۔ محمد بن عیسیٰ بن علی۔ ابن واد (کے حوالے سے روایت نقل کرتے ہیں) حضرت اہل بن حجر شافعیوں میں

میں نے سوچا کہ میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا نماز کا ذکر کرتا ہوں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نماز کرتے ہیں کہ ان میں سے آپ کا جائزہ لیا تو جب آپ کھڑے ہوئے آپ نے ٹھیکہ لیں اور انہوں نے ہاتھ دھوئے کھڑے ہوئے پھر پڑھنے لگے یا نہیں بقیہ کی پشت پر ہوئے اور کلائی پر رکھا۔

بَابُ فِي الْخُشُوعِ فِي الصَّلَاةِ أَيْضًا، وَالزَّجْرِ عَنِ الْإِلْتِفَاتِ فِي الصَّلَاةِ

إِذَا اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ يَصْرِفُ وَجْهَهُ عَنْ وَجْهِ الْمُصَلِّي إِذَا انْتَفَتَحَ فِي صَلَاتِهِ

باب 91: نماز میں خشوع کا تذکرہ اور نماز کے دوران ادھر ادھر دیکھنے کی ممانعت کیونکہ جب بندہ نماز کے

دوران ادھر ادھر دیکھتا ہے تو پروردگار اپنا چہرہ نمازی سے پھیر لیتا ہے

481- سند حدیث: نَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ وَهَبٍ، حَدَّثَنِي عُقْبَى بْنُ أَحْمَدَ بْنِ يُونُسَ، عَنْ الرَّهْزِيِّ قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا الْآخُوَصِ مَوْلَى بَنِي لَيْثٍ يُحَدِّثُ سَعِيدَ بْنَ الْمُسَيْبِ، أَنَّ أَبَا ذَرٍّ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: بِمِثْلِهِ

❀❀ (امام ابن خزیمہ بیسے کہتے ہیں)۔ احمد بن عبد الرحمن بن وہب۔ اپنے چچا۔ یونس۔ زہری۔ ابوالخوص۔ سعید بن مسیب (کے حوالے سے روایت نقل کرتے ہیں) حضرت ابو ذر رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں اس کے بعد حسب سابق حدیث ہے۔

482- سند حدیث: نَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى، نَا أَبُو صَالِحٍ، حَدَّثَنِي اللَّيْثُ، حَدَّثَنِي يُونُسُ، عَنْ أَبِي شَيْبَةَ قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا الْآخُوَصِ يُحَدِّثُ ابْنَ الْمُسَيْبِ أَنَّ أَبَا ذَرٍّ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَتَنُ حَدِيثٍ لَا يَرَى أَنَّ اللَّهَ مُقْبِلًا عَلَى الْعَبْدِ مَا لَمْ يَلْتَفِتْ، فَإِذَا صَرَفَ وَجْهَهُ انْصَرَفَ عَنْهُ

481. اس اسی داؤد کتاب الصلاة باب تقریر انواع الركوع والسجود باب الالتفات فی الصلاة رقم الحديث 788 نسب الصغری کتاب السهو باب التشدید فی الالتفات فی الصلاة رقم الحديث 1181 نسب الکبریٰ نسب کتاب السهو السهو عن الالتفات فی الصلاة رقم الحديث 523 نسب الدارمی کتاب الصلاة باب کراهیة الالتفات فی الصلاة رقم الحديث 1443 استدرک علی الصحیحین للحاکم ومن کتاب الإمامة امر حدیث اس رقم الحديث 813 متکرر الآثار لصحاحی باب ین مشکلی ما روی عن رسول الله صلی الله علیه وسلم رقم الحديث 1238 مسند احمد بن حنبل حدیث ابی در اعشاری رقم الحديث 20980

﴿﴾ (امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ کہتے ہیں)۔ محمد بن یحییٰ۔ ابوصالح۔ لیث۔ یونس۔ ابن شہاب زہری۔۔۔  
ابو امامہ محمد بن ابی مسیب (کے حوالے سے روایت نقل کرتے ہیں) حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں۔

”اللہ تعالیٰ اس وقت تک بندے کی طرف متوجہ رہتا ہے جب تک بندہ ادھر ادھر نہیں دیکھتا۔ جب بندہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے اپنا منہ پھیر لیتا ہے تو اللہ تعالیٰ بھی اس سے توجہ ہٹا لیتا ہے۔“

483 - سند حدیث: نا ابو محمد فہد بن سلیمان المصری، نا ابو توبة یحییٰ الریبع بن نافع، نا معاویہ بن سلام، عن زید بن سلام، ان ابا سلام، حدّثہ قال: حدّثنی الحارث الاشعری، ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم حدّثہ،

متن حدیث: ان اللہ عزّ وجلّ امر یحییٰ بن زکریّا بخمس کلمات یفعل بہنّ ویأمر بنی اسرائیل ان یفعلوا بہنّ، یوعظ الناس، ثم قال: ان اللہ امرکم بالصلوة، فاذا نصبت وجوهکم فلا تلتفتوا فان اللہ ینصب وجهہ لوجہ عبیدہ حین یصلی لہ، فلا یصرف عنہ وجہہ حتی یكون العبد هو ینصرف

﴿﴾ (امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ کہتے ہیں)۔ ابو محمد فہد بن سلیمان مصری۔ ابو توبہ ربیع بن نافع۔ معاویہ بن سلام۔ زید بن سلام (کے حوالے سے روایت نقل کرتے ہیں) ابو سلام نے انہیں حدیث بیان کی وہ کہتے ہیں: حضرت حارث اشعری رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

”اللہ تعالیٰ نے حضرت یحییٰ بن زکریّا علیہ السلام کو پانچ باتوں کا حکم دیا کہ وہ ان پر عمل کریں اور بنی اسرائیل کو بھی یہ ہدایت کریں کہ وہ لوگ ان پر عمل کریں۔ ورنہ لوگوں کو اس بات کی نصیحت کی جائے۔“

پھر انہوں نے بتایا۔ بے شک اللہ تعالیٰ نے تمہیں نماز کا حکم دیا ہے تو جب تم اپنے چہرے سیدھے کر لو تو ادھر ادھر توجہ نہ کرو کیونکہ جب بندہ اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں نماز ادا کر رہا ہوتا ہے تو اللہ تعالیٰ بھی اپنے بندے کی طرف رخ کر لیتا ہے اور اس شخص سے اس وقت تک منہ نہیں پھیرتا جب تک بندہ خود منہ نہیں پھیر لیتا۔“

بَابُ ذِكْرِ الدَّلِيلِ عَلَى أَنَّ الْإِلْتِفَاتَ فِي الصَّلَاةِ يَنْقُصُ الصَّلَاةَ

لَا أَنَّهُ يُفْسِدُهَا فَسَادًا يَجِبُ عَلَيْهِ إِعَادَتُهَا

باب 92. اس بات کی دلیل کا تذکرہ کہ نماز کے دوران ادھر ادھر دیکھنا نماز کو ناقص کر دیتا ہے

یہ نماز کو اس طرح فاسد نہیں کرتا کہ آدمی پر اسے دہرانا واجب ہو

484 - سند حدیث: نا محمد بن عثمان العجلی، نا عبید اللہ بن موسی، عن شیبان، و حدّثنا محمد بن عثمان ایضاً نا عبید اللہ بن موسی، عن اسرائیل، ح و حدّثنا محمد بن عمرو بن تمام المصری، نا یوسف

بن عَدِيٍّ، لَا أَبْرَ الْأَخْوَصَ حَمِيًّا عَنْ أَشْعَثَ وَهُوَ ابْنُ أَبِي الشَّعَثَاءِ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ مُسْرُوقٍ، عَنْ عَابِثَةَ قَالَتْ: سَأَلْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْإِلْتِفَاتِ فِي الصَّلَاةِ، فَقَالَ: هُوَ اخْتِلَافٌ يَخْتَلِسُهُ الشَّيْطَانُ مِنْ صَلَاةِ الْعَبْدِ

تَوْضِيحِ رَوَايَتٍ وَلَيْسَ حَسْرَ أَبِي الْأَخْوَصِ: سَأَلْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْإِلْتِفَاتِ الرَّجُلِ فِي الصَّلَاةِ

❦ (امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ کہتے ہیں:)-- محمد بن عثمان مجلی-- عبید اللہ بن موسیٰ-- شیبان-- محمد بن عثمان-- عبید اللہ بن موسیٰ-- اسرائیل (کے حوالے سے روایت نقل کرتے ہیں:)

(یہاں تھوٹیل سند ہے) محمد بن عمرو بن تمام مصری-- یوسف بن عدی-- ابوالاحوص-- اشعث بن ابوشعثا،-- اپنے والد-- سروق (کے حوالے سے روایت نقل کرتے ہیں: سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں:

میں نے نبی اکرم ﷺ سے نماز کے دوران ادھر ادھر دیکھنے کے بارے میں دریافت کیا تو آپ نے فرمایا: یہ ایک اچھا ہے اس کے ذریعے شیطان بندے کی نماز کو اچک لیتا ہے۔

ابوالاحوص نامی راوی کی روایت میں، یہ الفاظ ہیں: میں نے نبی اکرم ﷺ سے نماز کے دوران آدمی کے ادھر ادھر دیکھنے کے بارے میں دریافت کیا۔

### بَابُ ذِكْرِ الدَّلِيلِ عَلَى أَنَّ الْإِلْتِفَاتَ الْمَنْهِيَّ

عَنْهُ فِي الصَّلَاةِ الَّتِي تَكُونُ صَلَاةَ الْمَرْءِ بِهِ نَاقِصَةً هُوَ أَنْ يَلْوِيَ الْمُتَلَفِتُ عُقَّةً، لَا أَنْ يُلْحَظَ بِعَيْنِهِ يَمِينًا وَشِمَالًا مِنْ غَيْرِ أَنْ يَلْوِيَ عُقَّةً، إِذَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ كَانَ يَلْتَفِتُ فِي صَلَاتِهِ مِنْ غَيْرِ أَنْ يَلْوِيَ عُقَّةً خَلْفَ ظَهْرِهِ

باب 93: اس بات کی دلیل کا تذکرہ کہ نماز کے دوران جس ادھر ادھر دیکھنے سے منع کیا گیا ہے

484 صحیح ابیحری: کتاب الاذان ابواب صفة الصلاة باب الالتفات في الصلاة رقم الحديث 730 الجامع لترمذی ابواب السفر باب ما ذكر في الالتفات في الصلاة رقم الحديث 569 سنن ابی داؤد کتاب الصلاة باب تفریع ابواب البرکوع والسجود باب الالتفات في الصلاة رقم الحديث 789 المستدرک علی الصحیحین للحاکم ومن کتاب الامامة اما حدیث اس رقم الحديث 816 صحیح ابن حبان باب الامامة والجماعة باب الحديث في الصلاة ذكر الاصدار عما يحجب عن السجدة من قصد اتمام صلاته بترك رقم الحديث 2318 السنن الصغرى کتاب السهو باب التشديد في الالتفات في الصلاة رقم الحديث 1188 السنن الكبرى للنسائی کتاب السهو الهی عن الالتفات في الصلاة رقم الحديث 521 مصنف ابن ابی شیمة کتاب الصلاة من كره الالتفات في الصلاة رقم الحديث 4476 مسند احمد بن حنبل المدح المستدرک من مسند الاصدار حدیث السیدة عائشة رضی اللہ عنہا رقم الحديث 23886 مسند اسحاق بن راهویة ما يروى رقم الحديث 1311 مسند ابی یعلیٰ الموصلی مسند عائشة رقم الحديث 4512

جس کی وجہ سے آدمی کی نماز ناقص ہو جاتی ہے۔ اس سے مراد یہ ہے کہ ادھر ادھر دیکھنے والا شخص اپنی گردن کو بھی موڑ لے۔  
اس سے یہ مراد نہیں ہے جو شخص گردن کو موڑے بغیر محض آنکھ کے ذریعے دائیں بائیں دیکھ لیتا ہے۔ (اس کا بھی یہی حکم ہے)  
اس کی وجہ یہ ہے کہ نبی اکرم ﷺ اپنی گردن کو موڑے بغیر نماز کے دوران پیچھے التفات کر لیا کرتے تھے۔

**485- سند حدیث:** نَا أَبُو عَمَّارٍ الْحُسَيْنُ بْنُ حُرَيْثٍ، نَا الْفَضْلُ بْنُ مُوسَى، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ سَعِيدٍ وَهُوَ ابْنُ

أَبِي هِنْدٍ، عَنْ ثَوْرِ بْنِ زَيْدٍ، عَنْ عِكْرِمَةَ، عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ:

مَتَنُ حَدِيثٍ: كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَلْتَفِتُ فِي صَلَاتِهِ يَمِينًا وَشِمَالًا، وَلَا يَلْوِي عُنْقَهُ

خَلْفَ ظَهْرِهِ

تَوْضِيحُ مُصَنَّفٍ: قَالَ أَبُو بَكْرٍ: قَوْلُهُ يَلْتَفِتُ فِي صَلَاتِهِ - يَعْنِي يَلْحَظُ بَعِيْنَهُ يَمِينًا وَشِمَالًا

\*\*\* (امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ کہتے ہیں: -- ابوہریرہ بن حریث -- فضل بن موسیٰ -- عبد اللہ بن سعید -- ثور بن

زید -- عکرمہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں:

نبی اکرم ﷺ نماز کے دوران دائیں بائیں توجہ کر لیا کرتے تھے تاہم آپ پیچھے کی طرف گردن نہیں موڑتے تھے۔

امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں: روایت کے یہ الفاظ کہ نبی اکرم ﷺ نماز کے دوران توجہ کر لیتے تھے اس سے مراد یہ ہے

کہ آپ اپنی آنکھ کے ذریعے دائیں طرف اور بائیں طرف دیکھ لیتے تھے (چہرہ نہیں موڑتے تھے)

**بَابُ ذِكْرِ الدَّلِيلِ عَلَى أَنَّ الْإِلْتِفَاتَ الْمَنْهِيَّ عَنْهُ فِي الصَّلَاةِ**

هُوَ الْإِلْتِفَاتُ فِي الصَّلَاةِ فِي غَيْرِ الْوَقْتِ الَّذِي يَحْتَاجُ الْمُصَلِّي أَنْ يَعْرِفَ فِعْلَ

الْمَأْمُورِينَ أَوْ بَعْضِهِمْ لِيَأْمُرَهُمْ بِفِعْلٍ أَوْ يَنْهَاهُمْ عَنْ فِعْلٍ بِإِشَارَةٍ أَوْ إِيمَاءٍ يُفْهَمُهُمْ مَا يَأْتُونَ وَمَا

يَنْزَوْنَ فِي صَلَوَاتِهِمْ

**باب 94:** اس بات کی دلیل کا تذکرہ کہ نماز کے دوران جس التفات سے منع کیا گیا ہے

اس سے مراد نماز کے دوران وہ التفات ہے جو اس وقت کے علاوہ ہو جس میں نمازی کو اس بات کی ضرورت پیش آتی

**485** الجامع للترمذی ابواب السفر باب ما ذکر فی الالتفات فی الصلوة رقم الحدیث **567** 'اسن الصغری' کتاب

اسہو باب الرحصة فی الالتفات فی الصلوة یمینا وشمالا رقم الحدیث **1191** 'السنن الکبریٰ للنسائی' کتاب السہو

الرحصة فی الالتفات فی الصلوة رقم الحدیث **525** 'الستدرک علی الصحیحین للحاکم' ومن کتاب الامامة اما حدیث

اسن رقم الحدیث **815** 'صحیح ابن حبان' باب الامامة والجماعة باب الحدث فی الصلوة ذکر البیان بان المصلیٰ له

الالتفات یبنة ویسرة فی صلاته لحاجة رقم الحدیث **2319** 'سنن الدارقطنی' کتاب الجہد باب الالتفات فی الصلوة

بعذر رقم الحدیث **1628** 'مسند احمد بن حنبل' ومن مسند بنی ہاشم 'مسند عبد اللہ بن العباس بن عبد المطلب' رقم

الحدیث **2407** 'مسند ابی یعلیٰ الموصلی' اول مسند ابن عباس رقم الحدیث **2535** 'المعجم الکبیر للمطهرانی' من اسبہ

عبد اللہ وما اسند عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما عکرمہ عن ابن عباس رقم الحدیث **11351**

ہے۔ وہ مقتدیوں کے طریق عمل یا ان میں سے بعض حضرات کے طریق عمل سے آگاہی حاصل نہ کر سکتا تھا۔ انہیں کسی اشارے یا کٹائے کے ذریعے کسی کام کو کرنے کا حکم دے یا کسی کام کے کرنے سے منع نہ کر سکتا تھا۔ اور اسے یہ بات سمجھ دے کہ ان لوگوں کو نماز کے دوران کیا کرنا چاہئے اور کیا نہیں کرنا چاہئے؟

**486 -** سند حدیث: تَا الرَّبِيعُ بْنُ سُلَيْمَانَ، نَا شُعَيْبُ بْنُ يَعْنَى ابْنَ اللَّيْثِ، عَنِ اللَّيْثِ، عَنْ أَبِي الثَّوْبَانِ، عَنْ خُبَيْرٍ أَنَّهُ قَالَ:

مَتَنُ حَدِيثٍ: اهْتَكَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَصَلَّيْنَا وَرَاءَهُ وَهُوَ قَاعِدٌ، وَأَبُو بَكْرٍ يَكْبُرُ يَسْمَعُ النَّصْرُ تَكْبِيرَهُ قَالَ: فَالْتَمَسْتُ إِلَيْنَا فَرَأَانَا قِيَامًا فَأَشَارَ إِلَيْنَا فَتَعَدْنَا، فَلَمَّا سَلَّمَ قَالَ: إِنْ يَكُنْتُمْ آتِنَا تَنْغَلِقُونَ بَعْدَ فَارِسَ وَالرُّومِ، يَشْرُمُونَ عَلَى مَلُوكِهِمْ وَهُمْ قَعُودٌ، فَلَا تَنْغَلِقُوا، انْصَبُوا بِأَيْدِيكُمْ، إِنْ صَلَّى الْإِمَامُ قِيَامًا فَصَلُّوا قِيَامًا، وَإِنْ صَلَّى قَاعِدًا فَصَلُّوا قَعُودًا وَفِي خَبَرٍ سَهْلُ بْنُ الْحِظْلِيِّ فِي بَعْثِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَسُ بْنُ مَرْثَدٍ يَسْخَرُ مِنْهُمْ قَالَ: فَجَعَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَلْتَمِسُ إِلَى الشَّعْبِ حَتَّى إِذَا قَضَى صَلَاتَهُ قَسَلَمَ، فَقَالَ لِي: أَبْشِرُوا فَقَدْ جَاءَكُمْ فَارِسُكُمْ

❖❖ (امام ابن خزیمہ بیحد کہتے ہیں:۔۔ ربیع بن سلیمان۔۔ شعیب بن لیث۔۔ لیث۔۔ ابو بکر) کے حوالے سے روایت نقل کرتے ہیں: حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں۔

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم بیمار ہو گئے ہم نے آپ کی اقتدا میں نماز ادا کی آپ نے بیٹھ کر نماز ادا کی۔ حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ کھیر کھیر رہے اور وہ لوگوں کو تکبیر کی آواز سناتے رہے۔ راوی کہتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہماری طرف توجہ کی آپ نے ہمیں قیام کی حالت میں دیکھا تو آپ نے ہمیں اشارہ کیا تو ہم بیٹھ گئے۔ جب آپ نے سلام پھیر لیا تو آپ نے ارشاد فرمایا:

”ابھی تم لوگ اہل فارس اور اہل روم کا معاملہ کر رہے تھے۔ وہ لوگ بھی اپنے بادشاہوں کے لئے کھڑے رہتے ہیں اور بادشاہ بیٹھے رہتے ہیں۔ تم لوگ ایسا نہ کیا کرو تم اپنے اماموں کی پیروی کیا کرو اگر امام کھڑا ہو کر نماز ادا کرے تو تم لوگ بھی کھڑے ہو کر نماز ادا کرو اگر امام بیٹھ کر نماز ادا کرے تو تم لوگ بھی بیٹھ کر نماز ادا کرو۔

سہل بن حنظلہ کی روایت میں یہ الفاظ ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت انس بن ابی مرثد رضی اللہ عنہ کو میرا دینے کے لئے بھیجا۔ راوی کہتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم گھاٹی کی طرف توجہ دیتے رہے یہاں تک کہ جب آپ نے نماز مکمل کی اور سلام پھیرا تو مجھ سے فرمایا: تم لوگوں کے لئے خوشخبری ہے کہ تمہارا سوار تمہارے پاس آ گیا ہے۔

**487 -** سند حدیث: نَاهُ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى، نَا مَعْمَرُ بْنُ يَعْمَرٍ، نَا مُعَاوِيَةُ بْنُ سَلَامٍ، أَخْبَرَنِي زَيْدٌ وَهُوَ ابْنُ سَلَامٍ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا سَلَامٍ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبُو كَبْشَةَ السَّلُولِيُّ، أَنَّهُ حَدَّثَهُ سَهْلُ بْنُ الْحِظْلِيِّ حَدَّثَاهُ فَبُذِلَ بَيْنَ سُلَيْمَانَ

**486** صحیح مسلم کتاب الصلاة باب انتقام المأموم بالامام رقم الحديث 553 صحیح ابن حبان کتاب الامامة والجماعة فصل فی فضل الجماعة ذکر الخبر المفسر للالفاظ المجملہ التي تقدم ذكرنا لها فی خبر رقم الحديث 2146 السنن الکبریٰ لسانى کتاب السهو الاشارة فی الصلاة رقم الحديث 531



قَالَ: قَرَأْتُ عَلَى أَبِي تَوْبَةَ الرَّبِيعِ بْنِ نَافِعٍ، حَدَّثَنَا مُعَاوِيَةُ بْنُ سَلَامٍ فِي حَدِيثٍ طَوِيلٍ

❦ (امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ کہتے ہیں:)-- محمد بن یحییٰ-- معمر بن یحمر-- معاویہ بن سلام-- زید بن سلام-- ابو سلام-- ابو کبشہ سلولی-- نے انہیں حدیث بیان کی کہ سہل بن حنظلہ نے ہمیں یہ حدیث بیان کی کہ فہد بن سلیمان نے ہمیں یہ حدیث بیان کی وہ کہتے ہیں: میں نے ابو توبہ ربیع بن نافع کے سامنے یہ حدیث پڑھی وہ کہتے ہیں: معاویہ بن سلام نے ہمیں حدیث بیان کی۔ اس کے بعد طویل حدیث ہے۔

### بَابُ إِيجَابِ الْقِرَاءَةِ فِي الصَّلَاةِ بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ وَنَفْيِ الصَّلَاةِ بِغَيْرِ قِرَاءَتِهَا

باب 95: نماز میں سورہ فاتحہ کی تلاوت کو واجب قرار دینا اور اس کی قرأت کے بغیر نماز کی نفی کرنا

488- سند حدیث: نَا عَبْدُ الْجَبَّارِ بْنِ الْعَلَاءِ، نَافِعُ بْنُ سُفْيَانَ، حَدَّثَنِي الزُّهْرِيُّ، ح وَحَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ مُحَمَّدٍ،

وَأَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ، وَسَعِيدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْمَخْزُومِيُّ، وَمُحَمَّدُ بْنُ الْوَلِيدِ الْقُرَيْشِيُّ قَالُوا: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الرَّبِيعِ، عَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ:

مَنْ حَدَّثَنِي: لَا صَلَاةَ لِمَنْ لَا يَقْرَأُ بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ

توضیح روایت: ہذا حدیث الماخزومی و قال الحسن بن محمد يبلغ به النبي وقال أحمد وأحمد والجبار:

عَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ رَوَايَةً وَقَالَ مُحَمَّدُ بْنُ الْوَلِيدِ: لَا صَلَاةَ إِلَّا بِقِرَاءَةِ فَاتِحَةِ الْكِتَابِ

❦ (امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ کہتے ہیں:)-- عبد الجبار بن علاء-- سفیان-- زہری

(یہاں تحویل سند ہے) حسن بن محمد اور احمد بن عبدہ اور سعید بن عبد الرحمن مخزومی اور محمد بن ولید قرشی-- سفیان-- ابن شہاب

488: صحیح البخاری کتاب الاذان ابواب صفة الصلاة باب وجوب القراءة للامام والماموم في الصلوات كلها رقم

الحديث 735 صحیح مسلم کتاب الصلاة باب وجوب قراءة الفاتحة في كل ركعة رقم الحديث 621 صحیح ابن

حبیب کتاب الصلاة باب صفة الصلاة ذكر البيان بان قوله جل وعلا فاقراءوا ما تيسر منه رقم الحديث 1802 سنن

ابی داؤد کتاب الصلاة ابواب تفريع استفتاح الصلاة باب من ترك القراءة في صلاته بفاتحة الكتاب رقم الحديث:

707 مس ابن ماجه کتاب اقامة الصلاة باب القراءة خلف الامام رقم الحديث: 834 الجامع للترمذی ابواب الصلاة

عن رسول الله صلى الله عليه وسلم باب ما جاء انه لا صلاة الا بفاتحة الكتاب رقم الحديث 236 السنن الصغرى

كتاب الافتتاح ايجاب قراءة فاتحة الكتاب في الصلاة رقم الحديث 905 مصنف عبد الرزاق الصنعاني كتاب الصلاة

باب قراءة امر القرآن رقم الحديث 2532 مصنف ابن ابي شيبة كتاب الصلاة من قال لا صلاة الا بفاتحة الكتاب ومن

قال شيء معها رقم الحديث 3577 السنن الكبرى للنسائي العمل في افتتاح الصلاة ايجاب قراءة فاتحة الكتاب في

الصلاة رقم الحديث 965 سنن الدارقطني كتاب الصلاة باب وجوب قراءة امر الكتاب في الصلاة وحذف الامم رقم

الحديث 1058 مسد احمد بن حنبل مسد الانصار حديث عبادة بن الصامت رقم الحديث 22091 مسند الشافعي

باب ومن كتاب استقبل القبلة في الصلاة رقم الحديث 132 مسند الحبيدي احاديث عبادة بن الصامت روى الله عنه

زہری۔۔ محمود بن ربیع (کے حوالے سے روایت نقل کرتے ہیں:) عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں: ”اس شخص کی نماز نہیں ہوتی جو سورہ فاتحہ نہیں پڑھتا۔“

روایت کے یہ الفاظ مخزومی کے نقل کردہ ہیں۔

حسن بن محمد کہتے ہیں: انہیں۔۔ نبی اکرم ﷺ کے حوالے سے یہ روایت پتہ چلی ہے۔ احمد اور عبد الجبار نامی راوی نے یہ الفاظ نقل کئے ہیں یہ روایت حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ سے منقول ہے۔

محمد بن ولید نامی راوی نے یہ الفاظ نقل کئے ہیں۔

”سورہ فاتحہ کی تلاوت کے بغیر نماز نہیں ہوتی۔“

### بَابُ ذِكْرِ لَفْظَةِ رُوِيَتْ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

فِي تَرْكِ قِرَاءَةِ فَاتِحَةِ الْكِتَابِ بِلَفْظٍ اِدَّعَتْ فِرْقَةٌ أَنَّهَا دَالَّةٌ عَلَى أَنَّ تَرْكَ قِرَاءَةِ فَاتِحَةِ الْكِتَابِ يَنْقُصُ صَلَاةَ الْمُصَلِّي لَا تُبْطِلُ صَلَاتَهُ وَلَا يَجِبُ عَلَيْهِ إِعَادَتُهَا

**باب 96:** سورہ فاتحہ کی تلاوت نہ کرنے کے بارے میں نبی اکرم ﷺ سے منقول روایت کے الفاظ کا تذکرہ

جس کی وجہ سے ایک گروہ نے اس بات کا دعویٰ کیا ہے کہ یہ الفاظ اس بات پر دلالت کرتے ہیں سورہ فاتحہ کی تلاوت نہ کرنا نمازی کی نماز کو ناقص کر دیتا ہے۔ اس کی نماز باطل نہیں ہوتی ہے اور اس شخص پر نماز کو دہرانا لازم نہیں ہوتا ہے۔

**489۔۔ سند حدیث:** نَا يَعْقُوبُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ الدَّورِيُّ، نَا ابْنُ عَلِيٍّ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، أَخْبَرَنِي الْعَلَاءُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ يَعْقُوبَ، أَنَّ أَبَا السَّائِبِ، أَخْبَرَهُ سَمِعَ أَبَا هُرَيْرَةَ يَقُولُ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَنْ صَلَّى صَلَاةً لَمْ يَقْرَأْ فِيهَا بِأَمِّ الْقُرْآنِ فَهِيَ خِدَاجٌ، فَهِيَ خِدَاجٌ غَيْرُ تَامٍ،

**[488]** احناف اس بات کے قائل ہیں نماز میں مطلق طور پر قرأت کرنا فرض ہے۔

ابنہ نماز کے دوران سورہ فاتحہ پڑھنا واجب ہے۔ اس کی وجہ احناف کا یہ اصول ہے جو چیز ”دلیل ظنی“ سے ثابت ہو اسے فرض قرار نہیں دیا جا سکتا۔ اسے واجب قرار دیا جائے گا، اور واجب کا حکم یہ ہے جو شخص جان بوجھ کر اسے چھوڑتا ہے وہ عذاب کا مستحق ہوتا ہے۔ لیکن اس کے چھوٹ جانے کی وجہ سے نماز فاسد نہیں ہوتی۔

اگر کوئی شخص بھوں کے اسے چھوڑ دیتا ہے تو اس پر سجدہ سہو کرنا لازم ہو گا وہ تمام احادیث جن میں یہ بات مذکور ہے جو شخص سورہ فاتحہ نہیں پڑھتا اس کی نماز نہیں ہوتی، کیونکہ یہ خبر واحد ہے اور خبر واحد ظن کا فائدہ دیتی ہے۔

اس لئے ہم خبر واحد کی بنیاد پر سورہ فاتحہ پڑھنے کو فرض قرار نہیں دے سکتے۔

اس کے علاوہ اس موضوع پر تفصیلی مباحث فقہاء نے اپنی کتابوں میں تحریر کی ہیں۔

احناف کے علاوہ باقی تمام فقہاء اس بات کے قائل ہیں: نماز کی تمام رکعات میں ہر ایک رکعت میں سورہ فاتحہ پڑھنا فرض ہے۔

بہت شوافع کے نزدیک مطلق طور پر یہ ہر نمازی کے لئے فرض ہے۔

جبکہ، نکیوں کے نزدیک جہری نمازوں میں مقتدیوں کے لئے سورہ فاتحہ پڑھنا فرض نہیں ہے۔

فَقُلْتُ: يَا أَبَا هُرَيْرَةَ، إِنِّي أَكُونُ أَحْيَانًا وَرَاءَ الْإِمَامِ قَال: فَغَمَزَ ذِرَاعِي وَقَالَ: يَا قَارِيسِي اقْرَأْ بِهَا فِي نَفْسِكَ  
 ﴿﴾ (امام ابن خزیرہ رحمہ اللہ کہتے ہیں:۔۔ یعقوب بن ابراہیم دورق۔۔ ابن علیہ۔۔ ابن جریج۔۔ علاء بن عبد الرحمن بن  
 یعقوب۔۔ ابوسائب) (کے حوالے سے روایت نقل کرتے ہیں:) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:  
 ”جو شخص نماز ادا کرتا ہے اور اس میں سورۃ فاتحہ نہیں پڑھتا تو اس کی نماز ناقص ہوتی ہے۔ ناقص ہوتی ہے وہ ناقص  
 ہوتی ہے وہ مکمل نہیں ہوتی۔“

(راوی کہتے ہیں:) میں نے کہا: اے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بعض اوقات میں امام کے پیچھے بھی ہوتا ہوں۔ راوی کہتے ہیں: تو  
 حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے میرے ہاتھ پر ٹھوکا دیا اور بولے: اے ایرانی تم دل میں اسے پڑھ لیا کرو۔

بَابُ ذِكْرِ الدَّلِيلِ عَلَى أَنَّ الْخِدَاجَ الَّذِي أَعْلَمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
 فِي هَذَا الْخَبَرِ هُوَ النِّقْصُ الَّذِي لَا تُجْزِئُ الصَّلَاةُ مَعَهُ، إِذَا النِّقْصُ فِي الصَّلَاةِ يَكُونُ نَقْصَيْنِ،  
 أَحَدُهُمَا لَا تُجْزِئُ الصَّلَاةُ مَعَ ذَلِكَ النِّقْصِ، وَالْآخَرُ تَكُونُ الصَّلَاةُ جَائِزَةً مَعَ ذَلِكَ النِّقْصِ لَا يَجِبُ  
 إِعَادَتُهَا، وَلَيْسَ هَذَا النِّقْصُ مِمَّا يُوجِبُ سَجْدَتَيِ السُّهُورِ مَعَ جَوَازِ الصَّلَاةِ

باب 97: اس بات کی دلیل کا تذکرہ کہ لفظ ”خداج“ جو نبی اکرم ﷺ نے اس روایت میں استعمال کیا ہے اس  
 سے مراد ایسا نقص ہے جس کے ہمراہ نماز جائز نہیں ہوتی ہے

489: موطا مالك، كتاب الصلاة، باب القراءة خلف الامام فيما لا يجهر فيه بالقراءة، رقم الحديث: 186، 'صحیح مسلم'  
 كتاب الصلاة، باب وجوب قراءة الفاتحة في كل ركعة، رقم الحديث: 624، 'سنن ابی داؤد'، كتاب الصلاة، ابواب تفریم  
 افتتاح الصلاة، باب من ترك القراءة في صلاته بفاتحة الكتاب، رقم الحديث: 706، 'صحیح ابن حبان'، كتاب الصلاة،  
 باب صفة الصلاة ذكر وصف المناجاة التي يكون البرء في صلاته بها مناجيا لربه، رقم الحديث: 1804، 'سنن ابن ماجه'  
 كتاب اقامة الصلاة، باب القراءة خلف الامام، رقم الحديث: 835، 'الجامع للترمذی'، ابواب تفسير القرآن عن رسول  
 الله صلى الله عليه وسلم، باب: ومن سورة فاتحة الكتاب، رقم الحديث: 2956، 'السنن الصغری'، كتاب الافتتاح، ترك  
 قراءة بسم الله الرحمن الرحيم في فاتحة الكتاب، رقم الحديث: 903، 'مصنف عبد الرزاق الصنعانی'، كتاب الصلاة، باب:  
 لا صلاة الا بقراءة، رقم الحديث: 2650، 'مصنف ابن ابی شیبہ'، كتاب الصلاة، من قال لا صلاة الا بفاتحة الكتاب ومن قال  
 وشيء معها، رقم الحديث: 3578، 'السنن الكبرى للنسائی'، كتاب فضائل القرآن، فصل فاتحة الكتاب، رقم الحديث:  
 7748، 'شرح معانی الآثار للطحاوی'، باب القراءة خلف الامام، رقم الحديث: 804، 'مشكل الآثار للطحاوی'، باب بیان  
 مشکل ما روى عن رسول الله صلى الله عليه وسلم، رقم الحديث: 925، 'سنن الدارقطني'، كتاب الصلاة، باب وجوب قراءة بسم  
 الله الرحمن الرحيم في الصلاة، رقم الحديث: 1026، 'مسند احمد بن حنبل'، مسند ابی هريرة رضي الله عنه، رقم  
 الحديث: 7242، 'مسند الشافعی'، باب: ومن كتاب استقبال القبلة في الصلاة، رقم الحديث: 133، 'مسند الطيلس'، احاديث  
 اساء، ما اسند ابو هريرة وابو السائب، رقم الحديث: 2673، 'مسند الحميدي'، احاديث ابی هريرة رضي الله عنه، رقم  
 الحديث: 943، 'مسند ابن يعلى الموصلي'، شهر بن حوشب، رقم الحديث: 6321

اس کی وجہ یہ ہے کہ نماز میں دو قسم کے نقص ہوتے ہیں ایک وہ ہے کہ اس نقص کے ہمراہ نماز جائز ہی نہیں ہوتی اور دوسرا وہ ہے کہ اس نقص کے ہمراہ نماز جائز ہوتی ہے اور اسے دہرانا لازم نہیں ہوتا اور یہ وہ نقص نہیں ہے جو نماز کے جائز ہونے کے ساتھ ہمراہ ہو کو واجب کر دیتا ہے۔

**490 - سند حدیث** نَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى، نَا وَهْبُ بْنُ جَرِيرٍ، نَا شُعْبَةُ، عَنِ الْعَلَاءِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

مَنْ حَدَّثَ: لَا تُجْزِئُ صَلَاةٌ لَا يَقْرَأُ فِيهَا بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ قُلْتُ: فَإِنْ كُنْتُ حَلَفَ الْإِمَامُ فَأَحَذَ بِيَدِي، وَقَالَ: اقْرَأْ بِهَا فِي نَفْسِكَ يَا فَارِسِيُّ

❦ ❦ (امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ کہتے ہیں:)-- محمد بن یحییٰ-- وہب بن جریر-- شعبہ-- علاء بن عبد الرحمن-- اپنے والد-- حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: "وہ نماز درست نہیں ہوتی جس میں سورۃ فاتحہ نہیں پڑھی جاتی۔"

(راوی کہتے ہیں:) میں نے کہا: اگر میں امام کے پیچھے ہوں؟ تو انہوں نے میرا ہاتھ پکڑا اور فرمایا: اے فارسی! تم اسے دل میں پڑھ لیا کرو۔

## بَابُ افْتِتَاحِ الْقِرَاءَةِ بِالْحَمْدِ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ

**باب 98: قرأت کا آغاز "الْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ" سے کرنا**

**491 - سند حدیث** نَا بَشَرُ بْنُ مُعَاذٍ الْعَقَدِيُّ، نَا أَبُو عَوَانَةَ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ أَنَسٍ،

**491: صحیح البخاری** کتاب الاذان ابواب دفعة الصلاة باب ما يقول بعد التكبير رقم الحديث: **122** 'صحیح مسلم' کتاب الصلاة باب حجة من قال لا يحجر بالبسلة رقم الحديث: **634** 'صحیح ابن حبان' کتاب الصلاة باب صفة الصلاة ذكر الإباحة لسوء ترك الحهر بسم الله الرحمن الرحيم عند ارادته رقم الحديث: **1820** 'سنن المارمى' کتاب الصلاة باب كراهية الجهر بسم الله الرحمن الرحيم رقم الحديث: **1267** 'سنن ابی داؤد' کتاب الصلاة ابواب تضييع استفادة الصلاة باب من ير الجهر ب "بسم الله الرحمن الرحيم" رقم الحديث: **671** 'سنن ابن ماجه' کتاب اقامة الصلاة باب افتتاح القراءة رقم الحديث: **811** 'الجامع للترمذی' ابواب الصلاة عن رسول الله صلى الله عليه وسلم باب في افتتاح القراءة الحمد لله رب العالمين رقم الحديث: **235** 'السنن الصغرى' کتاب الافتتاح باب ابداءة بعد حجة الكتاب قبل السورة رقم الحديث: **896** 'مصنف عبد الرزاق الصنعاني' کتاب الصلاة باب قراءة "بسم الله الرحمن الرحيم" رقم الحديث: **2507** 'مصنف ابن ابی شيبه' کتاب الصلاة من كان لا يجهر بسم الله الرحمن الرحيم رقم الحديث: **4077** 'السنن الكبرى نسائي' العمل في افتتاح الصلاة البداية بفاتحة الكتاب قبل السورة رقم الحديث: **958** 'شرح معاني الآثار للطحاوي' باب قراءة بسم الله الرحمن الرحيم في الصلاة رقم الحديث: **137** 'مسند احمد بن حنبل' مسند انس بن مالك رضي الله تعالى عنه رقم الحديث: **11782** 'مسند الشافعي' باب ومن كتاب استقبال القبلة في الصلاة رقم الحديث: **2073**

میں مدینہ منورہ آیا میں نے سوچا میں نبی اکرم ﷺ کی نماز کا ضرور جائزہ لوں گا تو میں نے دیکھا جب آپ نے نماز کا آغاز کیا تو آپ نے تکبیر کہی اور رفع یدین کیا۔ آپ نے اپنے انگوٹھے کو اپنے کانوں کے برابر تک (اٹھایا) پھر آپ نے اپنے بائیں ہاتھ کو دائیں ہاتھ کے ذریعے پکڑ لیا پھر آپ نے تلاوت کرنا شروع کی۔

اس کے بعد راوی نے پوری حدیث ذکر کی ہے۔

**478 - سند حدیث:** نَا هَارُونُ بْنُ إِسْحَاقَ الْهَمْدَانِيُّ قَالَ: نَا ابْنُ فَضِيلٍ، عَنْ عَاصِمِ بْنِ كُلَيْبٍ، عَنْ أَبِيهِ،

عَنْ وَائِلِ بْنِ حُجْرٍ قَالَ:

مَتْنُ حَدِيثٍ: كُنْتُ فِيمَنْ أَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقُلْتُ: لَا أَنْظُرَنَّ إِلَى صَلَاةِ رَسُولِ اللَّهِ كَيْفَ يُصَلِّي، لَرَأَيْتُهُ حِينَ كَبَّرَ رَفَعَ يَدَيْهِ حَتَّى حَادَّتَا أُذُنَيْهِ، ثُمَّ حَرَبَ يَمِينَهُ عَلَى شِمَالِهِ فَأَمْسَكَهَا ثُمَّ ذَكَرَ الْحَدِيثَ

\*\*\* (امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ کہتے ہیں: -- ہارون بن اسحاق ہمدانی -- ابن فضیل -- عاصم بن کلیب -- اپنے

والد کے حوالے سے روایت نقل کرتے ہیں: حضرت وائل بن حجر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

میں ان لوگوں میں شامل تھا جو نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے تھے۔ میں نے سوچا کہ میں نبی اکرم ﷺ کی نماز کا ضرور جائزہ لوں گا کہ آپ کی طرح نماز ادا کرتے ہیں تو میں نے دیکھا کہ آپ جب تکبیر کہی تو اپنے دونوں ہاتھ بلند کئے یہاں تک کہ انہیں کانوں کے برابر کر لیا پھر آپ نے اپنا دایاں ہاتھ بائیں ہاتھ کے اوپر رکھ کر اسے پکڑ لیا۔

اس کے بعد راوی نے پوری حدیث ذکر کی ہے۔

**479 - سند حدیث:** نَا أَبُو مُوسَى، نَا مُوَمَّلٌ، نَا سُفْيَانُ، عَنْ عَاصِمِ بْنِ كُلَيْبٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ وَائِلِ بْنِ حُجْرٍ

قَالَ:

مَتْنُ حَدِيثٍ: صَلَّيْتُ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَوَضَعَ يَدَهُ الْيُمْنَى عَلَى يَدِهِ الْيُسْرَى عَلَى

صَدْرِهِ

\*\*\* (امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ کہتے ہیں: -- ابو موسیٰ -- مومل -- سفیان -- عاصم بن کلیب -- اپنے والد کے حوالے

سے روایت نقل کرتے ہیں: حضرت وائل بن حجر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

میں نے نبی اکرم ﷺ کی اقتداء میں نماز ادا کی۔ آپ نے اپنا دایاں دست مبارک بائیں ہاتھ پر سینے پر رکھ لیا۔

بَابُ وَضْعِ بَطْنِ الْكَفِّ الْيُمْنَى عَلَى كَفِّ الْيُسْرَى وَالرُّسُغِ وَالسَّاعِدِ جَمِيعًا

باب 90: دائیں ہتھیلی کے اندرونی حصے کو بائیں ہاتھ کی ہتھیلی پر ہونے والے نچے اور کلائی سب پر رکھنا

**480 - سند حدیث:** نَا مُحَمَّدُ بْنُ يَعْنِي، نَا مُعَاوِيَةُ بْنُ عَمْرٍو، نَا زَائِدَةُ، نَا عَاصِمُ بْنُ كُلَيْبٍ الْجَرْمِيُّ،

حَدَّثَنِي أَبِي أَنَّ وَائِلَ بْنَ حُجْرٍ أَخْبَرَهُ قَالَ:





﴿﴾ (امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ کہتے ہیں)۔ محمد بن یحییٰ۔ ابوصالح۔ لیث۔ یونس۔ ابن شہاب زہری۔۔۔  
ابو امام حسن محدث ابن مسیب (کے حوالے سے روایت نقل کرتے ہیں) حضرت ابو ذر رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں۔

”اللہ تعالیٰ اس وقت تک بندے کی طرف متوجہ رہتا ہے جب تک بندہ ادھر ادھر نہیں دیکھتا۔ جب بندہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے اپنا منہ پھیر لیتا ہے تو اللہ تعالیٰ بھی اس سے توجہ ہٹا لیتا ہے۔“

483 - سند حدیث: نا ابو محمد قہد بن سلیمان المصری، نا ابو توبة یغی الریغ بن نافع، نا معاویہ بن سلام، عن زید بن سلام، ان ابا سلام، حدثہ قال: حدثنی الحارث الاشعری، ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم حدثہ،

متن حدیث: ان اللہ عز وجل امر یحیی بن زکریا بخمس کلمات یفعل بہن ویامر بنی اسرائیل ان یفعلوا بہن، یوعظ الناس، ثم قال: ان اللہ امرکم بالصلوة، فاذا نصبت وجوهکم فلا تلتفتوا فان اللہ ینصب وجهہ لوجه عبیدہ حین یصلی لہ، فلا یصرف عنہ وجهہ حتی یكون العبد هو ینصرف

﴿﴾ (امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ کہتے ہیں)۔ ابو محمد قہد بن سلیمان مصری۔ ابو توبہ ربیع بن نافع۔ معاویہ بن سلام۔ زید بن سلام (کے حوالے سے روایت نقل کرتے ہیں) ابو سلام نے انہیں حدیث بیان کی وہ کہتے ہیں: حضرت حارث اشعری رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

”اللہ تعالیٰ نے حضرت یحییٰ بن زکریا علیہ السلام کو پانچ باتوں کا حکم دیا کہ وہ ان پر عمل کریں اور بنی اسرائیل کو بھی یہ ہدایت کریں کہ وہ لوگ ان پر عمل کریں۔ ورنہ لوگوں کو اس بات کی نصیحت کی جائے۔“

پھر انہوں نے بتایا۔ بے شک اللہ تعالیٰ نے تمہیں نماز کا حکم دیا ہے تو جب تم اپنے چہرے سیدھے کر لو تو ادھر ادھر توجہ نہ کرو کیونکہ جب بندہ اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں نماز ادا کر رہا ہوتا ہے تو اللہ تعالیٰ بھی اپنے بندے کی طرف رخ کر لیتا ہے اور اس شخص سے اس وقت تک منہ نہیں پھیرتا جب تک بندہ خود منہ نہیں پھیر لیتا۔“

بَابُ ذِكْرِ الدَّلِيلِ عَلَى أَنَّ الْإِلْتِفَاتَ فِي الصَّلَاةِ يَنْقُصُ الصَّلَاةَ

لَا أَنَّهُ يُفْسِدُهَا فَسَادًا يَجِبُ عَلَيْهِ إِعَادَتُهَا

باب 92. اس بات کی دلیل کا تذکرہ کہ نماز کے دوران ادھر ادھر دیکھنا نماز کو ناقص کر دیتا ہے

یہ نماز کو اس طرح فاسد نہیں کرتا کہ آدمی پر اسے دہرانا واجب ہو

484 - سند حدیث: نا محمد بن عثمان العجلی، نا عبید اللہ بن موسی، عن شیمان، و حدثننا محمد بن عثمان ایضاً نا عبید اللہ بن موسی، عن اسرائیل، ح و حدثننا محمد بن عمرو بن تمام المصری، نا یوسف

بن عَدِيٍّ، لَا أَبْرَ الْأَخْوَصَ حَمِيًّا عَنْ أَشْعَثَ وَهُوَ ابْنُ أَبِي الشَّعَثَاءِ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ مُسْرُوقٍ، عَنْ عَابِثَةَ قَالَتْ: سَأَلْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْإِلْتِفَاتِ فِي الصَّلَاةِ، فَقَالَ: هُوَ اخْتِلَافٌ يَخْتَلِسُهُ الشَّيْطَانُ مِنْ صَلَاةِ الْعَبْدِ

تَوْضِيحِ رَوَايَتٍ وَلِي حَسْرَ أَبِي الْأَخْوَصِ: سَأَلْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْإِلْتِفَاتِ الرَّجُلِ فِي الصَّلَاةِ

❦ (امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ کہتے ہیں:)-- محمد بن عثمان مجلی-- عبید اللہ بن موسیٰ-- شیبان-- محمد بن عثمان-- عبید اللہ بن موسیٰ-- اسرائیل (کے حوالے سے روایت نقل کرتے ہیں:)

(یہاں تھوہیل سند ہے) محمد بن عمرو بن تمام مصری-- یوسف بن عدی-- ابوالاحوص-- اشعث بن ابوشعثا،-- اپنے والد-- سروق (کے حوالے سے روایت نقل کرتے ہیں: سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں:

میں نے نبی اکرم ﷺ سے نماز کے دوران ادھر ادھر دیکھنے کے بارے میں دریافت کیا تو آپ نے فرمایا: یہ ایک اچھا ہے اس کے ذریعے شیطان بندے کی نماز کو اچک لیتا ہے۔

ابوالاحوص نامی راوی کی روایت میں: یہ الفاظ ہیں: میں نے نبی اکرم ﷺ سے نماز کے دوران آدمی کے ادھر ادھر دیکھنے کے بارے میں دریافت کیا۔

### بَابُ ذِكْرِ الدَّلِيلِ عَلَى أَنَّ الْإِلْتِفَاتَ الْمَنْهِيَّ

عَنْهُ فِي الصَّلَاةِ الَّتِي تَكُونُ صَلَاةُ الْمَرْءِ بِهِ نَاقِصَةً هُوَ أَنْ يَلْوِيَ الْمُتَلَفِتُ عُقَّةً، لَا أَنْ يُلْحَظَ بِعَيْنِهِ يَمِينًا وَشِمَالًا مِنْ غَيْرِ أَنْ يَلْوِيَ عُقَّةً، إِذَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ كَانَ يَلْتَفِتُ فِي صَلَاتِهِ مِنْ غَيْرِ أَنْ يَلْوِيَ عُقَّةً خَلْفَ ظَهْرِهِ

باب 93: اس بات کی دلیل کا تذکرہ کہ نماز کے دوران جس ادھر ادھر دیکھنے سے منع کیا گیا ہے

484 صحیح ابیحری: کتاب الاذان ابواب صفة الصلاة باب الالتفات في الصلاة رقم الحديث 730 الجامع لترمذی ابواب السفر باب ما ذكر في الالتفات في الصلاة رقم الحديث 569 سنن ابی داؤد کتاب الصلاة باب تفریع ابواب البرکوع والسجود باب الالتفات في الصلاة رقم الحديث 789 المستدرک علی الصحیحین للحاکم ومن کتاب الامامة اما حدیث اس رقم الحديث 816 صحیح ابن حبان باب الامامة والجماعة باب الحديث في الصلاة ذكر الاصدار عما يحجب عن السجدة من قصد اتمام صلاته بترك رقم الحديث 2318 السنن الصغرى کتاب السهو باب التشديد في الالتفات في الصلاة رقم الحديث 1188 السنن الكبرى للنسائی کتاب السهو الهی عن الالتفات في الصلاة رقم الحديث 521 مصنف ابن ابی شیمة کتاب الصلاة من كره الالتفات في الصلاة رقم الحديث 4476 مسند احمد بن حنبل المدح المستدرک من مسند الاصدار حدیث السیدة عائشة رضی اللہ عنہا رقم الحديث 23886 مسند اسحاق بن راهویة ما يروى رقم الحديث 1311 مسند ابی یعلیٰ الموصلی مسند عائشة رقم الحديث 4512

جس کی وجہ سے آدمی کی نماز ناقص ہو جاتی ہے۔ اس سے مراد یہ ہے کہ ادھر ادھر دیکھنے والا شخص اپنی گردن کو بھی موڑ لے۔  
اس سے یہ مراد نہیں ہے جو شخص گردن کو موڑے بغیر محض آنکھ کے ذریعے دائیں بائیں دیکھ لیتا ہے۔ (اس کا بھی یہی حکم ہے)  
اس کی وجہ یہ ہے کہ نبی اکرم ﷺ اپنی گردن کو موڑے بغیر نماز کے دوران پیچھے التفات کر لیا کرتے تھے۔

**485- سند حدیث:** نَا أَبُو عَمَّارٍ الْحُسَيْنُ بْنُ حُرَيْثٍ، نَا الْفَضْلُ بْنُ مُوسَى، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ سَعِيدٍ وَهُوَ ابْنُ

أَبِي هِنْدٍ، عَنْ ثَوْرٍ بْنِ زَيْدٍ، عَنْ عِكْرِمَةَ، عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ:

مَتَنُ حَدِيثٍ: كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَلْتَفِتُ فِي صَلَاتِهِ يَمِينًا وَشِمَالًا، وَلَا يَلْوِي عُنْقَهُ

خَلْفَ ظَهْرِهِ

تَوْضِيحُ مُصَنَّفٍ: قَالَ أَبُو بَكْرٍ: قَوْلُهُ يَلْتَفِتُ فِي صَلَاتِهِ - يَعْنِي يَلْحَظُ بَعِيْنَهُ يَمِينًا وَشِمَالًا

\*\*\* (امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ کہتے ہیں: -- ابو عمار حسین بن حرث -- فضل بن موسیٰ -- عبد اللہ بن سعید -- ثور بن

زید -- عکرمہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں:

نبی اکرم ﷺ نماز کے دوران دائیں بائیں توجہ کر لیا کرتے تھے تاہم آپ پیچھے کی طرف گردن نہیں موڑتے تھے۔

امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں: روایت کے یہ الفاظ کہ نبی اکرم ﷺ نماز کے دوران توجہ کر لیتے تھے اس سے مراد یہ ہے

کہ آپ اپنی آنکھ کے ذریعے دائیں طرف اور بائیں طرف دیکھ لیتے تھے (چہرہ نہیں موڑتے تھے)

**بَابُ ذِكْرِ الدَّلِيلِ عَلَى أَنَّ الْإِلْتِفَاتَ الْمَنْهِيَّ عَنْهُ فِي الصَّلَاةِ**

هُوَ الْإِلْتِفَاتُ فِي الصَّلَاةِ فِي غَيْرِ الْوَقْتِ الَّذِي يَحْتَاجُ الْمُصَلِّي أَنْ يَعْرِفَ فِعْلَ

الْمَأْمُورِينَ أَوْ بَعْضِهِمْ لِيَأْمُرَهُمْ بِفِعْلٍ أَوْ يَنْجُرَهُمْ عَنْ فِعْلٍ بِإِشَارَةٍ أَوْ إِيمَاءٍ يُفْهَمُهُمْ مَا يَأْتُونَ وَمَا

يَنْذَرُونَ فِي صَلَوَاتِهِمْ

**باب 94:** اس بات کی دلیل کا تذکرہ کہ نماز کے دوران جس التفات سے منع کیا گیا ہے

اس سے مراد نماز کے دوران وہ التفات ہے جو اس وقت کے علاوہ ہو جس میں نمازی کو اس بات کی ضرورت پیش آتی

**485** الجامع للترمذی ابواب السفر باب ما ذکر فی الالتفات فی الصلوة رقم الحدیث **567** 'السنن الصغری' کتاب

السهو باب الرحصة فی الالتفات فی الصلوة یمینا وشمالا رقم الحدیث **1191** 'السنن الکبریٰ للنسائی' کتاب السهو

الرحصة فی الالتفات فی الصلوة رقم الحدیث **525** 'الستدرک علی الصحیحین للحاکم' ومن کتاب الامامة اما حدیث

اسن رقم الحدیث **815** 'صحیح ابن حبان' باب الامامة والجماعة باب الحدث فی الصلوة ذکر البیان بان المصلیٰ له

الالتفات یبنة ویسرة فی صلاته لحاجة رقم الحدیث **2319** 'سنن الدارقطنی' کتاب الجذیر باب الالتفات فی الصلوة

بعذر رقم الحدیث **1628** 'مسند احمد بن حنبل' ومن مسند بنی ہاشم 'مسند عبد اللہ بن العباس بن عبد المطلب' رقم

الحدیث **2407** 'مسند ابی یعلیٰ الموصلی' اول مسند ابن عباس رقم الحدیث **2535** 'المعجم الکبیر للمطهرانی' من اسبہ

عبد اللہ وما اسند عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما عکرمہ عن ابن عباس رقم الحدیث **11351**

ہے۔ وہ مقتدیوں کے طریق عمل یا ان میں سے بعض حضرات کے طریق عمل سے آگاہی حاصل رہے۔ تاہم انہیں کسی اشارے یا کنائے کے ذریعے کسی کام کو کرنے کا حکم دے یا کسی کام کے کرنے سے منع نہ کرے۔ اور اسے یہ بات سمجھ دے کہ ان لوگوں کو نماز کے دوران کیا کرنا چاہئے اور کیا نہیں کرنا چاہئے؟

**486 -** سند حدیث: تَا الرَّبِيعُ بْنُ سُلَيْمَانَ، نَا شُعَيْبُ بْنُ يَعْنَى ابْنَ اللَّيْثِ، عَنِ اللَّيْثِ، عَنْ أَبِي الثَّوْبَانِ، عَنْ خَبَرٍ أَنَّهُ قَالَ:

مَتَنُ حَدِيثٍ: اهْتَكَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَصَلَّيْنَا وَرَاءَهُ وَهُوَ قَاعِدٌ، وَأَبُو بَكْرٍ يَكْبُرُ يَسْمَعُ النَّصْرُ تَكْبِيرَهُ قَالَ: فَالْتَمَسْتُ إِلَيْنَا فَرَأَانَا قِيَامًا فَأَشَارَ إِلَيْنَا فَتَعَدْنَا، فَلَمَّا سَلَّمَ قَالَ: إِنْ يَكُذَّبُ آيَاتُنَا تَنْفَعُونَ بَعْدَ فَارِسَ وَالرُّومَ، يَشْرُمُونَ عَلَى مَلُوكِهِمْ وَهُمْ قَعُودٌ، فَلَا تَشْعَلُوا، انْتَعُوا بِأَيْدِيكُمْ، إِنْ صَلَّى الْإِمَامُ قِيَامًا فَصَلُّوا قِيَامًا، وَإِنْ صَلَّى قَاعِدًا فَصَلُّوا قَعُودًا وَفِي خَبَرٍ سَهْلُ بْنُ الْحِظْلِيِّ فِي بَعْثِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّ بَنِي أَبِي مُرْقَدٍ لَبَّحُوا سَبِيحَهُمْ قَالَ: فَجَعَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَلْتَمِسُ إِلَى الشَّعْبِ حَتَّى إِذَا قَضَى صَلَاتَهُ فَسَلَّمَ، فَقَالَ لِي: أَبْشِرُوا فَقَدْ جَاءَكُمْ فَارِسُكُمْ

❀❀ (امام ابن خزیمہ بیہودہ کہتے ہیں:۔۔ ربیع بن سلیمان۔۔ شعیب بن لیث۔۔ لیث۔۔ ابو بکر (کے حوالے سے روایت نقل کرتے ہیں:۔) حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں۔

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم بیمار ہو گئے، ہم نے آپ کی اقتدا میں نماز ادا کی آپ نے بیٹھ کر نماز ادا کی۔ حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ کھیر رہے اور وہ لوگوں کو تکبیر کی آواز سناتے رہے۔ راوی کہتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہماری طرف توجہ کی آپ نے ہمیں قیامت میں دیکھا تو آپ نے ہمیں اشارہ کیا تو ہم بیٹھ گئے۔ جب آپ نے سلام پھیر لیا تو آپ نے ارشاد فرمایا:

”ابھی تم لوگ اہل فارس اور اہل روم کا معاملہ کر رہے تھے۔ وہ لوگ بھی اپنے بادشاہوں کے لئے کھڑے رہتے ہیں اور بادشاہ بیٹھے رہتے ہیں۔ تم لوگ ایسا نہ کیا کرو تم اپنے اماموں کی پیروی کیا کرو اگر امام کھڑا ہو کر نماز ادا کرے تو تم لوگ بھی کھڑے ہو کر نماز ادا کرو اگر امام بیٹھ کر نماز ادا کرے تو تم لوگ بھی بیٹھ کر نماز ادا کرو۔

سہل بن حنظلہ کی روایت میں یہ الفاظ ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت انس بن ابی مرثد رضی اللہ عنہ کو میرا دینے کے لئے بھیجا۔ راوی کہتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم گھاٹی کی طرف توجہ دیتے رہے یہاں تک کہ جب آپ نے نماز مکمل کی اور سلام پھیرا تو مجھ سے فرمایا: تم لوگوں کے لئے خوشخبری ہے کہ تمہارا سوار تمہارے پاس آ گیا ہے۔

**487 -** سند حدیث: نَاهُ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى، نَا مَعْمَرُ بْنُ يَعْمَرٍ، نَا مُعَاوِيَةُ بْنُ سَلَامٍ، أَخْبَرَنِي زَيْدٌ وَهُوَ ابْنُ سَلَامٍ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا سَلَامٍ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبُو كَبْشَةَ السَّلُولِيُّ، أَنَّهُ حَدَّثَهُ سَهْلُ بْنُ الْحِظْلِيِّ حَدَّثَاهُ فَبُذِلَ بَيْنَ سُلَيْمَانَ

**486** صحیح مسلم کتاب الصلاة باب انتہام المأموم بالامام رقم الحدیث 553 صحیح ابن حبان کتاب الامامة والجماعة فصل فی فضل الجماعة ذکر الخبر المفسر للالفاظ المجملہ التي تقدم ذکرنا لها فی حصر رقم الحدیث 2146 السنن الکبریٰ لسانہ کتاب السہو الاشارة فی الصلاة رقم الحدیث 531



قَالَ: قَرَأْتُ عَلَى أَبِي تَوْبَةَ الرَّبِيعِ بْنِ نَافِعٍ، حَدَّثَنَا مُعَاوِيَةُ بْنُ سَلَامٍ فِي حَدِيثٍ طَوِيلٍ

❦ (امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ کہتے ہیں:)-- محمد بن یحییٰ-- معمر بن یحمر-- معاویہ بن سلام-- زید بن سلام-- ابو سلام-- ابو کبشہ سلولی-- نے انہیں حدیث بیان کی کہ سہل بن حنظلہ نے ہمیں یہ حدیث بیان کی کہ فہد بن سلیمان نے ہمیں یہ حدیث بیان کی وہ کہتے ہیں: میں نے ابو توبہ ربیع بن نافع کے سامنے یہ حدیث پڑھی وہ کہتے ہیں: معاویہ بن سلام نے ہمیں حدیث بیان کی۔ اس کے بعد طویل حدیث ہے۔

### بَابُ إِيجَابِ الْقِرَاءَةِ فِي الصَّلَاةِ بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ وَنَفْيِ الصَّلَاةِ بِغَيْرِ قِرَاءَتِهَا

باب 95: نماز میں سورہ فاتحہ کی تلاوت کو واجب قرار دینا اور اس کی قرأت کے بغیر نماز کی نفی کرنا

488- سند حدیث: نَا عُبْدُ الْجَبَّارِ بْنِ الْعَلَاءِ، نَافِعُ بْنُ سُفْيَانَ، حَدَّثَنِي الزُّهْرِيُّ، ح وَحَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ مُحَمَّدٍ،

وَأَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ، وَسَعِيدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْمَخْزُومِيُّ، وَمُحَمَّدُ بْنُ الْوَلِيدِ الْقُرَيْشِيُّ قَالُوا: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الرَّبِيعِ، عَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ:

مَنْ حَدَّثَنِي: لَا صَلَاةَ لِمَنْ لَا يَقْرَأُ بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ

توضیح روایت: ہذا حدیث الماخزومی وقال الحسن بن محمد يبلغ به النبي وقال أحمد وأحمد والجبار:

عَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ رَوَايَةً وَقَالَ مُحَمَّدُ بْنُ الْوَلِيدِ: لَا صَلَاةَ إِلَّا بِقِرَاءَةِ فَاتِحَةِ الْكِتَابِ

❦ (امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ کہتے ہیں:)-- عبد الجبار بن علاء-- سفیان-- زہری

(یہاں تحویل سند ہے) حسن بن محمد اور احمد بن عبدہ اور سعید بن عبد الرحمن مخزومی اور محمد بن ولید قرشی-- سفیان-- ابن شہاب

488: صحیح البخاری کتاب الاذان ابواب صفة الصلاة باب وجوب القراءة للامام والماموم في الصلوات كلها رقم

الحديث 735 صحیح مسلم کتاب الصلاة باب وجوب قراءة الفاتحة في كل ركعة رقم الحديث 621 صحیح ابن

حبیب کتاب الصلاة باب صفة الصلاة ذكر البيان بان قوله جل وعلا فاقراءوا ما تيسر منه رقم الحديث 1802 سنن

ابی داؤد کتاب الصلاة ابواب تفریع استفتاح الصلاة باب من ترك القراءة في صلاته بفاتحة الكتاب رقم الحديث:

707 مس ابن ماجه کتاب اقامة الصلاة باب القراءة خلف الامام رقم الحديث: 834 الجامع للترمذی ابواب الصلاة

عن رسول الله صلى الله عليه وسلم باب ما جاء انه لا صلاة الا بفاتحة الكتاب رقم الحديث 236 السنن الصغرى

کتاب الافتتاح ایجاب قراءة فاتحة الكتاب في الصلاة رقم الحديث 905 مصنف عبد الرزاق الصنعاني کتاب الصلاة

باب قراءة امر القرآن رقم الحديث 2532 مصنف ابن ابی شعبة کتاب الصلاة من قال لا صلاة الا بفاتحة الكتاب ومن

قال شيء معها رقم الحديث 3577 السنن الكبرى للنسائي العمل في افتتاح الصلاة ایجاب قراءة فاتحة الكتاب في

الصلاة رقم الحديث 965 سنن الدارقطني کتاب الصلاة باب وجوب قراءة امر الكتاب في الصلاة وحذف الامم رقم

الحديث 1058 مسند احمد بن حنبل مسند الانصار حديث عبادة بن الصامت رقم الحديث 22091 مسند الشافعی

باب ومن کتاب استقبل القبلة في الصلاة رقم الحديث 132 مسند الحمیدی احادیث عبادة بن الصامت رضي الله عنه

زہری۔۔ محمود بن ربیع (کے حوالے سے روایت نقل کرتے ہیں:) عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں: ”اس شخص کی نماز نہیں ہوتی جو سورہ فاتحہ نہیں پڑھتا۔“

روایت کے یہ الفاظ مخزومی کے نقل کردہ ہیں۔

حسن بن محمد کہتے ہیں: انہیں۔۔ نبی اکرم ﷺ کے حوالے سے یہ روایت پتہ چلی ہے۔ احمد اور عبد الجبار نامی راوی نے یہ الفاظ نقل کئے ہیں یہ روایت حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ سے منقول ہے۔

محمد بن ولید نامی راوی نے یہ الفاظ نقل کئے ہیں۔

”سورہ فاتحہ کی تلاوت کے بغیر نماز نہیں ہوتی۔“

### بَابُ ذِكْرِ لَفْظَةِ رُوِيَتْ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

فِي تَرْكِ قِرَاءَةِ فَاتِحَةِ الْكِتَابِ بِلَفْظٍ اِدَّعَتْ فِرْقَةٌ أَنَّهَا دَالَّةٌ عَلَى أَنَّ تَرْكَ قِرَاءَةِ فَاتِحَةِ الْكِتَابِ يَنْقُصُ صَلَاةَ الْمُصَلِّي لَا تُبْطِلُ صَلَاتَهُ وَلَا يَجِبُ عَلَيْهِ إِعَادَتُهَا

**باب 96:** سورہ فاتحہ کی تلاوت نہ کرنے کے بارے میں نبی اکرم ﷺ سے منقول روایت کے الفاظ کا تذکرہ

جس کی وجہ سے ایک گروہ نے اس بات کا دعویٰ کیا ہے کہ یہ الفاظ اس بات پر دلالت کرتے ہیں سورہ فاتحہ کی تلاوت نہ کرنا نمازی کی نماز کو ناقص کر دیتا ہے۔ اس کی نماز باطل نہیں ہوتی ہے اور اس شخص پر نماز کو دہرائنا لازم نہیں ہوتا ہے۔

**489۔۔ سند حدیث:** نَا يَعْقُوبُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ الدَّورِيُّ، نَا ابْنُ عَلِيَّةَ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، أَخْبَرَنِي الْعَلَاءُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ يَعْقُوبَ، أَنَّ أَبَا السَّائِبِ، أَخْبَرَهُ سَمِعَ أَبَا هُرَيْرَةَ يَقُولُ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَنْ صَلَّى صَلَاةً لَمْ يَقْرَأْ فِيهَا بِأَمِّ الْقُرْآنِ فَهِيَ خِدَاجٌ، فَهِيَ خِدَاجٌ غَيْرُ تَامٍ،

**[488]** احناف اس بات کے قائل ہیں نماز میں مطلق طور پر قرأت کرنا فرض ہے۔

ابنہ نماز کے دوران سورہ فاتحہ پڑھنا واجب ہے۔ اس کی وجہ احناف کا یہ اصول ہے جو چیز ”دلیل ظنی“ سے ثابت ہو اسے فرض قرار نہیں دیا جا سکتا۔ اسے واجب قرار دیا جائے گا، اور واجب کا حکم یہ ہے جو شخص جان بوجھ کر اسے چھوڑتا ہے وہ عذاب کا مستحق ہوتا ہے۔ لیکن اس کے چھوٹ جانے کی وجہ سے نماز فاسد نہیں ہوتی۔

اگر کوئی شخص بھوں کے اسے چھوڑ دیتا ہے تو اس پر سجدہ سہو کرنا لازم ہو گا وہ تمام احادیث جن میں یہ بات مذکور ہے جو شخص سورہ فاتحہ نہیں پڑھتا اس کی نماز نہیں ہوتی، کیونکہ یہ خبر واحد ہے اور خبر واحد ظن کا فائدہ دیتی ہے۔

اس لئے ہم خبر واحد کی بنیاد پر سورہ فاتحہ پڑھنے کو فرض قرار نہیں دے سکتے۔

اس کے علاوہ اس موضوع پر تفصیلی مباحث فقہاء نے اپنی کتابوں میں تحریر کی ہیں۔

احناف کے علاوہ باقی تمام فقہاء اس بات کے قائل ہیں: نماز کی تمام رکعات میں ہر ایک رکعت میں سورہ فاتحہ پڑھنا فرض ہے۔

بہت شوافع کے نزدیک مطلق طور پر یہ ہر نمازی کے لئے فرض ہے۔

جبکہ، نکیوں کے نزدیک جہری نمازوں میں مقتدیوں کے لئے سورہ فاتحہ پڑھنا فرض نہیں ہے۔

فَقُلْتُ: يَا أَبَا هُرَيْرَةَ، إِنِّي أَكُونُ أَحْيَانًا وَرَاءَ الْإِمَامِ قَال: فَغَمَزَ ذِرَاعِي وَقَالَ: يَا قَارِئُ اقْرَأْ بِهَا فِي نَفْسِكَ  
 ﴿﴾ (امام ابن خزیرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں:۔۔ یعقوب بن ابراہیم دورق۔۔ ابن علیہ۔۔ ابن جریج۔۔ علاء بن عبد الرحمن بن  
 یعقوب۔۔ ابوسائب) (کے حوالے سے روایت نقل کرتے ہیں:) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:  
 ”جو شخص نماز ادا کرتا ہے اور اس میں سورۃ فاتحہ نہیں پڑھتا تو اس کی نماز ناقص ہوتی ہے۔ ناقص ہوتی ہے وہ ناقص  
 ہوتی ہے وہ مکمل نہیں ہوتی۔“

(راوی کہتے ہیں:) میں نے کہا: اے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بعض اوقات میں امام کے پیچھے بھی ہوتا ہوں۔ راوی کہتے ہیں: تو  
 حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے میرے ہاتھ پر ٹھوکا دیا اور بولے: اے ایرانی تم دل میں اسے پڑھ لیا کرو۔

بَابُ ذِكْرِ الدَّلِيلِ عَلَى أَنَّ الْخِدَاجَ الَّذِي أَعْلَمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
 فِي هَذَا الْخَبَرِ هُوَ النِّقْصُ الَّذِي لَا تُجْزِئُ الصَّلَاةُ مَعَهُ، إِذَا النِّقْصُ فِي الصَّلَاةِ يَكُونُ نَقْصَيْنِ،  
 أَحَدُهُمَا لَا تُجْزِئُ الصَّلَاةُ مَعَ ذَلِكَ النِّقْصِ، وَالْآخَرُ تَكُونُ الصَّلَاةُ جَائِزَةً مَعَ ذَلِكَ النِّقْصِ لَا يَجِبُ  
 إِعَادَتُهَا، وَلَيْسَ هَذَا النِّقْصُ مِمَّا يُوجِبُ سَجْدَتَيِ السُّهُورِ مَعَ جَوَازِ الصَّلَاةِ

باب 97: اس بات کی دلیل کا تذکرہ کہ لفظ ”خداج“ جو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس روایت میں استعمال کیا ہے اس  
 سے مراد ایسا نقص ہے جس کے ہمراہ نماز جائز نہیں ہوتی ہے

489: موطا مالك، كتاب الصلاة، باب القراءة خلف الامام فيما لا يجهر فيه بالقراءة، رقم الحديث: 186، 'صحیح مسلم'  
 كتاب الصلاة، باب وجوب قراءة الفاتحة في كل ركعة، رقم الحديث: 624، 'سنن ابی داؤد'، كتاب الصلاة، ابواب تفریم  
 افتتاح الصلاة، باب من ترك القراءة في صلاته بفاتحة الكتاب، رقم الحديث: 706، 'صحیح ابن حبان'، كتاب الصلاة،  
 باب صفة الصلاة ذكر وصف المناجاة التي يكون البرء في صلاته بها مناجيا لربه، رقم الحديث: 1804، 'سنن ابن ماجه'  
 كتاب اقامة الصلاة، باب القراءة خلف الامام، رقم الحديث: 835، 'الجامع للترمذی'، ابواب تفسير القرآن عن رسول  
 الله صلى الله عليه وسلم، باب: ومن سورة فاتحة الكتاب، رقم الحديث: 2956، 'السنن الصغری'، كتاب الافتتاح، ترك  
 قراءة بسم الله الرحمن الرحيم في فاتحة الكتاب، رقم الحديث: 903، 'مصنف عبد الرزاق الصنعانی'، كتاب الصلاة، باب:  
 لا صلاة الا بقراءة، رقم الحديث: 2650، 'مصنف ابن ابی شیبہ'، كتاب الصلاة، من قال لا صلاة الا بفاتحة الكتاب ومن قال  
 وشيء معها، رقم الحديث: 3578، 'السنن الكبرى للنسائی'، كتاب فضائل القرآن، فصل فاتحة الكتاب، رقم الحديث:  
 7748، 'شرح معانی الآثار للطحاوی'، باب القراءة خلف الامام، رقم الحديث: 804، 'مشكل الآثار للطحاوی'، باب بیان  
 مشکل ما روى عن رسول الله صلى الله عليه وسلم، رقم الحديث: 925، 'سنن الدارقطني'، كتاب الصلاة، باب وجوب قراءة بسم  
 الله الرحمن الرحيم في الصلاة، رقم الحديث: 1026، 'مسند احمد بن حنبل'، مسند ابی هريرة رضي الله عنه، رقم  
 الحديث: 7242، 'مسند الشافعی'، باب: ومن كتاب استقبال القبلة في الصلاة، رقم الحديث: 133، 'مسند الطيلس'، احاديث  
 اساء، ما اسند ابو هريرة وابو السائب، رقم الحديث: 2673، 'مسند الحميدی'، احاديث ابی هريرة رضي الله عنه، رقم  
 الحديث: 943، 'مسند ابن يعنى الموصلي'، شهر بن حوشب، رقم الحديث: 6321

اس کی وجہ یہ ہے کہ نماز میں دو قسم کے نقص ہوتے ہیں ایک وہ ہے کہ اس نقص کے ہمراہ نماز جائز ہی نہیں ہوتی اور دوسرا وہ ہے کہ اس نقص کے ہمراہ نماز جائز ہوتی ہے اور اسے دہرانا لازم نہیں ہوتا اور یہ وہ نقص نہیں ہے جو نماز کے جائز ہونے کے ہمراہ مجدد ہو کو واجب کر دیتا ہے۔

**490 - سند حدیث:** نَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى، نَا وَهْبُ بْنُ جَرِيرٍ، نَا شُعْبَةُ، عَنِ الْعَلَاءِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

مَنْ حَدَّثَ: لَا تُجْزِئُ صَلَاةٌ لَا يَقْرَأُ فِيهَا بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ قُلْتُ: فَإِنْ كُنْتُ حَلَفَ الْإِمَامُ فَأَحَذَ بِيَدِي، وَقَالَ: اقْرَأْ بِهَا فِي نَفْسِكَ يَا فَارِسِيُّ

❦ ❦ (امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ کہتے ہیں:)-- محمد بن یحییٰ-- وہب بن جریر-- شعبہ-- علاء بن عبد الرحمن-- اپنے والد-- حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

”وہ نماز درست نہیں ہوتی جس میں سورۃ فاتحہ نہیں پڑھی جاتی۔“

(راوی کہتے ہیں:) میں نے کہا: اگر میں امام کے پیچھے ہوں؟ تو انہوں نے میرا ہاتھ پکڑا اور فرمایا: اے فارسی! تم اسے دل میں

پڑھ لیا کرو۔

## بَابُ افْتِتَاحِ الْقِرَاءَةِ بِالْحَمْدِ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ

**باب 98:** قرأت کا آغاز ”الْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ“ سے کرنا

**491 - سند حدیث:** نَا بَشَرُ بْنُ مُعَاذٍ الْعَقَدِيُّ، نَا أَبُو عَوَانَةَ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ أَنَسٍ،

**491:** صحیح البخاری: کتاب الاذان: ابواب دفعة الصلاة: باب ما يقول بعد التكبير: رقم الحديث: 122: صحیح مسلم: کتاب الصلاة: باب حجة من قال لا يحجر بالبسلة: رقم الحديث: 634: صحیح ابن حبان: کتاب الصلاة: باب صفة الصلاة: ذكر الإباحة لسوء ترك الحهر بسم الله الرحمن الرحيم عند ارادته: رقم الحديث: 1820: سنن المارمی: کتاب الصلاة: باب كراهية الجهر بسم الله الرحمن الرحيم: رقم الحديث: 1267: سنن ابی داؤد: کتاب الصلاة: ابواب تضييع استفادة الصلاة: باب من ير الجهر بسم الله الرحمن الرحيم: رقم الحديث: 671: سنن ابن ماجه: کتاب اقامة الصلاة: باب افتتاح القراءة: رقم الحديث: 811: الجامع للترمذی: ابواب الصلاة: عن رسول الله صلى الله عليه وسلم: باب في افتتاح القراءة الحمد لله رب العالمين: رقم الحديث: 235: السنن الصغرى: کتاب الافتتاح: باب ابداء القراءة بفتح الكتاب قبل السورة: رقم الحديث: 896: مصنف عبد الرزاق الصنعاني: کتاب الصلاة: باب قراءة بسم الله الرحمن الرحيم: رقم الحديث: 2507: مصنف ابن ابی شيبه: کتاب الصلاة: من كان لا يجهر بسم الله الرحمن الرحيم: رقم الحديث: 4077: السنن الكبرى بساني: العمل في افتتاح الصلاة: البداية بفتح الكتاب قبل السورة: رقم الحديث: 958: شرح معاني الآثار للطحاوي: باب قراءة بسم الله الرحمن الرحيم في الصلاة: رقم الحديث: 137: مسند احمد بن حنبل: مسند انس بن مالك رضي الله تعالى عنه: رقم الحديث: 11782: مسند الشافعي: باب ومن كتاب استقبال القبلة في الصلاة: رقم

متن حدیث: اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَأَبَا بَكْرٍ، وَعُمَرَ، وَعُثْمَانَ كَانُوا يَسْتَفْتِحُونَ الْقِرَاءَةَ بِـ  
الْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ

\*\*\* (امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ کہتے ہیں)۔۔۔ بشر بن معاذ عمادی۔۔۔ ابو عوانہ۔۔۔ قتادہ (کے حوالے سے روایت نقل کرتے ہیں) حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ (نماز میں بلند آواز میں) قرأت کا آغاز الْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ سے کرتے تھے۔

492 - سند حدیث: نَا بُدَارٌ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ، نَا شُعْبَةُ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ أَنَسٍ،

متن حدیث: اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَأَبَا بَكْرٍ، وَعُمَرَ، وَعُثْمَانَ كَانُوا يَسْتَفْتِحُونَ الْقِرَاءَةَ بِـ  
الْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ

\*\*\* (امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ کہتے ہیں)۔۔۔ بندار۔۔۔ محمد بن جعفر۔۔۔ شعبہ۔۔۔ قتادہ (کے حوالے سے روایت نقل کرتے ہیں) حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ (نماز میں بلند آواز میں) قرأت کا آغاز الْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ سے کرتے تھے۔

بَابُ ذِكْرِ الدَّلِيلِ عَلَى أَنَّ بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ آيَةٌ مِنْ فَاتِحَةِ الْكِتَابِ

باب 99: اس بات کی دلیل کا تذکرہ کہ ”بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ“ سورہ فاتحہ کی ایک آیت ہے

493 - سند حدیث: نَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْحَاقَ الصَّغَانِيُّ، أَخْبَرَنَا خَالِدُ بْنُ خَدَّاشٍ، نَا عُمَرُ بْنُ هَارُونَ، عَنْ ابْنِ

جُرَيْجٍ، عَنْ ابْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ، عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ،

متن حدیث: اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَرَأَ فِي الصَّلَاةِ (بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ) (المنحة 1) فَعَدَّهَا  
آيَةً، وَ (الْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ) (المنحة 2) آيَتَيْنِ، (وَأَيَّاكَ نَسْتَعِينُ) (المنحة 5) وَجَمَعَ خُمُسَ أَصَابِعِهِ

\*\*\* (امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ کہتے ہیں)۔۔۔ محمد بن اسحاق صغانی۔۔۔ خالد بن خدّاش۔۔۔ عمر بن ہارون۔۔۔ ابن جریج۔۔۔

[493] حقائق اس بات کے قائل ہیں سورہ نمل کے درمیان میں جو ”بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ“ تحریر سے صرف دو قرآن کا جزء ہے۔ اس کے بعد وہ قرآن مجید میں سورتوں کے آغاز میں جو ”بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ“ تحریر ہوئی ہے وہ سورت کا جزء نہیں ہے نہ سورہ فاتحہ کا جزء ہے نہ سورہ ہی کسی اور سورت کا جزء ہے۔

اسی وجہ سے حضرت انس رضی اللہ عنہ کے حوالے سے منقول روایت میں یہ بات مذکور ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم حضرت ابو بکر، حضرت عمر اور حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہم قرأت کا آغاز الْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ سے کیا کرتے تھے جیسا کہ یہی روایت اس سے پہلے امام ابن خزیمہ نقل کر چکے ہیں۔

493 اسناد علیٰ اصحیحین للحاکم ومن کتاب الامامة اما حدیث انس رقم الحدیث 799



ابن ابوملیکہ (کے حوالے سے روایت نقل کرتے ہیں:) سیدہ اُم سلمہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں:

نبی اکرم ﷺ نے نماز میں بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ پڑھی ہے اور اسے ایک آیت شمار کیا ہے اور (اس کے ساتھ) الحمد للہ رب العالمین پڑھی ہے (اور انہیں دو آیتیں شمار کیا ہے) اور ایاک نستعین تک راوی نے اپنی پانچ انگلیوں کو جو کیا (یعنی ایاک نستعین تک یہ پانچ آیتیں بنتی ہیں)

بَابُ ذِكْرِ خَبَرٍ غَلِطَ فِي الْاِحتِجَاجِ بِهِ مَنْ لَمْ يَتَّبِعْهُ بِالْعِلْمِ فَتَوَهُّمَ  
أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمْ يَكُنْ يَقْرَأُ بِبِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ فِي الصَّلَاةِ فِي قَاتِلَةِ  
الْكِتَابِ وَلَا فِي غَيْرِهَا مِنَ الشُّوَرِ

باب 100: اس روایت کا تذکرہ جس سے استدلال کرنے میں اس شخص نے غلطی کی ہے

جو علم میں مہارت نہیں رکھتا اور وہ اس غلط فہمی کا شکار ہوا ہے کہ نبی اکرم ﷺ نماز کے دوران سورہ فاتحہ یا کوئی بھی دوسری سورت تلاوت کرتے ہوئے "بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ" نہیں پڑھتے تھے۔

494 - سند حدیث: نَا بُنْدَارٌ، نَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ، نَا شُعْبَةُ قَالَ: سَمِعْتُ قَتَادَةَ يُحَدِّثُ عَنْ أَنَسٍ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ:

مَتْنُ حَدِيثٍ: صَلَّيْتُ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَمَعَ أَبِي بَكْرٍ، وَعُمَرَ فَلَمْ أَسْمَعْ أَحَدًا مِنْهُمْ يَقْرَأُ (بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ) (الفاتحة: 1)

توضیح مصنف: قَالَ أَبُو بَكْرٍ: قَدْ خَرَجْتُ طُرُقَ هَذَا الْخَبَرِ وَالْفَاطِظُ فِي كِتَابِ الصَّلَاةِ، كِتَابُ الْكَبِيرِ، وَلِي مَعَانِي الْقُرْآنِ وَأَمَلَيْتُ مَسْأَلَةَ قَدْرَ جُزْءَيْنِ فِي الْاِحتِجَاجِ فِي هَذِهِ الْمَسْأَلَةِ أَنَّ (بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ) (الفاتحة: 1) آيَةٌ مِنْ كِتَابِ اللَّهِ فِي أَوَائِلِ سُورِ الْقُرْآنِ

❦ ❦ (امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ کہتے ہیں:) --بندار-- محمد بن جعفر--شعبہ-- قتادہ (کے حوالے سے روایت نقل کرتے ہیں:) حضرت انس رضی اللہ عنہ، نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

میں نے نبی اکرم ﷺ، حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی اقتداء میں نماز اقتداء کی ہے۔ میں نے ان میں سے کسی کو بھی (بلند آواز سے) بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ پڑھتے ہوئے نہیں سنا۔

امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں: میں نے اس روایت کے تمام طرق اور الفاظ "کتاب الکبیر" کی کتاب الصلوٰۃ اور "معانی القرآن" میں نقل کر دیئے ہیں اور میں نے دواجزاء میں اس مسئلہ کے دلائل اطباء کرواتے ہیں بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

494 صحیح مسلم: کتاب الصلوة باب حجة من قال لا يجهر بالبسملة رقم الحديث: 632 سنن الدارقطني: کتاب الصلوة باب ذکر اختلاف الروایة فی الجهر ب بسم الله الرحمن الرحيم رقم الحديث: 1038 مسند احمد بن حنبل: مسند انس بن مالك رضي الله تعالى عنه رقم الحديث: 12584

قرآن کی تمام سورتوں کے آغاز میں اللہ تعالیٰ کی کتاب کی آیت شمار ہوتی ہے۔

### بَابُ ذِكْرِ الدَّلِيلِ عَلَى أَنَّ اَنَسًا

اِنَّمَا اَرَادَ بِقَوْلِهِ: لَمْ اَسْمَعْ أَحَدًا مِنْهُمْ يَقْرَأُ: بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ. اَنی لَمْ اَسْمَعْ أَحَدًا مِنْهُمْ يَقْرَأُ جَهْرًا بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ، وَانَّهُمْ كَانُوا يُسِرُّونَ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ فِی الصَّلَاةِ، لَا كَمَا تَوَهَّمُ مَنْ لَمْ يَشْتَغِلْ بِطَلَبِ الْعِلْمِ مِنْ مَّظَانِّهِ وَطَلَبِ الرَّئَاسَةِ قَبْلَ تَعَلُّمِ الْعِلْمِ

باب 101: اس بات کی دلیل کا تذکرہ کہ حضرت انس رضی اللہ عنہ نے اپنے ان الفاظ

”میں نے ان حضرات میں سے کسی کو بھی بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ پڑھتے ہوئے نہیں سنا“  
اس سے مراد انہوں نے یہ لیا ہے کہ میں نے ان حضرات میں سے کسی ایک کو بلند آواز میں ”بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ“ پڑھتے ہوئے نہیں سنا۔

یہ حضرات نماز کے دوران پست آواز میں ”بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ“ پڑھا کرتے تھے۔ ایسا نہیں ہے جیسا کہ اس شخص نے گمان کیا ہے جس نے علم حدیث کو اس کے اجل مصادر سے حاصل نہیں کیا ہے اور علم حاصل کرنے سے پہلے ہی ریاست طلب کی ہے۔ (یعنی خود کو عالم سمجھنے لگ گیا ہے)

495۔ سند حدیث: نَا سَلَمُ بْنُ جُبَادَةَ الْقُرَشِيُّ، نَا وَكِيعٌ، عَنْ شُعْبَةَ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ أَنَسٍ قَالَ:

مَتَنُ حَدِيثٍ: خَلَفَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَأَبَى بَكْرٌ، وَعُمَرُ، وَعُثْمَانُ فَلَمْ يَجْهَرُوا بِهِ

(بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ) (الفاتحة: 1)

❖❖ (امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ کہتے ہیں:)-- سلم بن جبادة قرشی -- وکیع -- شعبہ -- قتادہ (کے حوالے سے روایت نقل

کرتے ہیں:) حضرت انس رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم، حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ، حضرت عمر رضی اللہ عنہ اور حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کی اقتداء میں نماز ادا کی ہے۔ یہ

[495] اس ترجمہ الباب میں امام ابن خزیمہ نے احناف پر طنز کرنے کی کوشش کی ہے اور حضرت انس رضی اللہ عنہ کے حوالے سے منقول روایت کی یہ توجیہ

پیش کی ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اور خلفائے راشدین ”بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ“ پست آواز میں پڑھا کرتے تھے جہر میں نہیں پڑھتے تھے۔

اس سے پہلے ایک ترجمہ الباب میں امام ابن خزیمہ یہ بیان کر چکے ہیں ”بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ“ سورہ فاتحہ کی ایک آیت ہے۔

لیکن سوال یہ ہے اگر ”بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ“ سورہ فاتحہ کی ایک آیت ہے جیسا کہ امام ابن خزیمہ اس بات کے قائل ہیں تو پھر ہونا یہ چاہئے تھا کہ

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اور خلفائے راشدین جس طرح بلند آواز میں سورہ فاتحہ کی آیات کی تلاوت کرتے تھے۔ اسی طرح ”بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ“ بھی بلند آواز

میں پڑھتے تو ان حضرات کا ”بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ“ کو جہری میں ترک کرنا اور سورہ فاتحہ کی آیات بلند آواز میں پڑھنا اس بات کی دلیل ہے ”بِسْمِ اللّٰهِ

سورہ فاتحہ کا جز نہیں ہے۔

بلکہ اس کا حکم تعوذ اور اس سے پہلے مانگی جانے والی دعا کی مانند ہوگا جنہیں پست آواز میں پڑھا جاتا ہے۔

حضرات بلند آواز میں بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ نہیں پڑھتے تھے۔

**496 -** سند حدیث: نَا اَبُو سَعِیْدٍ الْاَشْجَعُ، نَا اَبْنُ اِذْرِیْسَ قَالَ: سَمِعْتُ سَعِیْدَ بْنَ اَبِی عَرُوْبَةَ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ

اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ،

متن حدیث: اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمْ يَجْهَرُ بِـ (بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ) (الفتح 1) وَلَا اَبُو بَكْرٍ، وَلَا عُمَرُ، وَلَا عُثْمَانُ

\*\*\* (امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ کہتے ہیں:۔۔ ابو سعید اشجعی۔۔ ابن ادریس۔۔ سعید بن ابی عروہ۔۔ قتادہ) (کے حوالے سے روایت نقل کرتے ہیں:) حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم (نماز میں) بلند آواز میں بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ نہیں پڑھتے تھے۔ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ، حضرت عمر رضی اللہ عنہ اور حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ (بھی بلند آواز میں بسم اللہ نہیں پڑھتے تھے)

**497 -** سند حدیث: نَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْحَاقَ الصَّنْعَانِیُّ، نَا اَبُو الْجَوَابِ، حَدَّثَنَا عَمَّارُ بْنُ رَزِیْقٍ، عَنْ الْاَعْمَشِ،

عَنْ شُعْبَةَ، عَنْ ثَابِتٍ، عَنْ اَنَسِ قَالَ:

متن حدیث: صَلَّيْتُ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَمَعَ اَبِی بَكْرٍ، وَعُمَرُ فَلَمْ يَجْهَرُوا بِـ (بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ) (الفتح 1)

\*\*\* (امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ کہتے ہیں:۔۔ محمد بن اسحاق صنعانی۔۔ ابوالجواب۔۔ عمار بن رزق۔۔ اعمش۔۔ شعبہ۔۔ ثابت) (کے حوالے سے روایت نقل کرتے ہیں:) حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم، حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ، حضرت عمر رضی اللہ عنہ اور حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کی اقتداء میں نماز ادا کی ہے یہ حضرات (نماز کے دوران) بلند آواز میں بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ نہیں پڑھتے تھے۔

**498 -** سند حدیث: نَا اَحْمَدُ بْنُ اَبِی شُرَیْحٍ الرَّازِیُّ، حَدَّثَنَا سُوَيْدُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِیْزِ، حَدَّثَنَا عُمَرَانُ الْقَصِیْرُ،

عَنِ الْحَسَنِ، عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ،

متن حدیث: اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُسِرُّ بِـ (بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ) فِي الصَّلَاةِ وَاَبُو بَكْرٍ وَعُمَرُ

توضیح مصنف: قَالَ اَبُو بَكْرٍ: هَذَا الْخَبَرُ يُصْرَحُ بِخِلَافِ مَا تَوَهَّمُ مَنْ لَمْ يَتَّبَحَّرِ الْعِلْمَ وَادَّعَى اَنَّ اَنَسَ بْنَ مَالِكٍ اَرَادَ يَقُوْلُهُ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَاَبُو بَكْرٍ، وَعُمَرُ يَسْتَفْتِحُونَ الْقِرَاءَةَ بِـ (الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ) وَيَقُوْلُهُ: لَمْ اَسْمَعْ اَحَدًا مِنْهُمْ يَقْرَأُ (بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ) اَنَّهُمْ لَمْ يَكُونُوا يَقْرَأُونَ (بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ) جَهْرًا وَلَا خَفِیًّا، وَهَذَا الْخَبَرُ يُصْرَحُ اَنَّهُ اَرَادَ اَنَّهُمْ كَانُوا يُسِرُّوْنَ بِهِ وَلَا يَجْهَرُوْنَ بِهِ عِنْدَ اَنَسِ اَبُو الْجَوَابِ هُوَ الْاَخُوَصُ بْنُ جَوَابٍ

❦ (امام ابن خزمہ رحمہ اللہ کہتے ہیں: -- احمد بن ابی شریح رازی -- سدید بن عبدالعزیز -- عمران القصیر -- حسن) کے حوالے سے روایت نقل کرتے ہیں) حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نماز کے دوران پست آواز میں بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ پڑھتے تھے۔ حضرت ابوبکرؓ حضرت عمر رضی اللہ عنہ (بھی ایسا ہی کرتے تھے)

امام ابن خزمہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں: اس روایت میں اس شخص کے موقف کے خلاف تصریح ہے جو علم میں مہارت نہیں رکھتا اور اسے یہ وہم لاحق ہوا ہے اور اس نے یہ دعویٰ کیا کہ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کے یہ الفاظ:

”نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم“ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ (نماز میں) قرأت کا آغاز اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ سے کیا کرتے تھے۔“

اور حضرت انس رضی اللہ عنہ کے یہ الفاظ:

”میں نے ان حضرات میں سے کسی کو بھی بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ پڑھتے ہوئے نہیں سنا ہے۔“

(اس شخص کو یہ غلط فہمی ہوئی ہے) کہ یہ حضرات شروع سے بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ پڑھتے ہی نہیں تھے نہ بلند آواز میں پڑھتے تھے نہ پست آواز میں پڑھتے تھے۔

حالانکہ یہ روایت اس بات کی صراحت کرتی ہے کہ حضرت انس رضی اللہ عنہ کی مراد یہ ہے: یہ حضرات پست آواز میں بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ پڑھتے تھے بلند آواز میں نہیں پڑھا کرتے تھے۔

امام ابن خزمہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں: ابو جوب نامی راوی احوں بن جوب ہے۔

**بَابُ ذِكْرِ الدَّلِيلِ عَلَى أَنَّ الْجَهْرَ بِبِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ**

**وَالْمُخَافَةُ بِهِ جَمِيعًا مَبَاحٌ، لَيْسَ وَاحِدٌ مِنْهُمَا مَحْظُورًا، وَهَذَا مِنْ اخْتِلَافِ الْمُبَاحِ**

**باب 102:** اس بات کی دلیل کا تذکرہ کہ ”بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ“ کو بلند آواز میں پڑھنا یا پست

آواز میں پڑھنا

دونوں مباح ہیں۔ ان میں سے کوئی ایک طریقہ بھی ممنوع نہیں ہے اور یہ مباح اختلاف کی ایک قسم ہے۔

**499 - سند حدیث:** نَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ الْحَكَمِ، أَخْبَرَنَا أَبِي وَشُعَيْبُ بْنُ اللَّيْثِ قَالَا:

أَخْبَرَنَا اللَّيْثُ، نَا خَالِدٌ، ح وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى، نَا سَعِيدُ بْنُ أَبِي مَرْيَمَ، أَخْبَرَنَا اللَّيْثُ، حَدَّثَنِي خَالِدُ بْنُ

**499** سنن ابی نعیم: کتاب الافتتاح: قراءة بسم الله الرحمن الرحيم رقم الحديث: **899** سنن الدارقطني: کتاب الصلاة:

باب وجوب قراءة بسم الله الرحمن الرحيم في الصلاة رقم الحديث: **1007** صحيح ابن حبان: کتاب الصلاة: باب صفة

الصلاة ذكر ما يستحب للمراء الجهر ب بسم الله الرحمن الرحيم في رقم الحديث: **1823** المستدرک علی الصحیحین

للحاکم ومن کتاب الامامة اما حدیث انس رقم الحديث: **800**

یروند، عی انی ابی ہلال، عن نعيم المنجم قال

متن حدیث ضللت وراء أبي هريرة، فقرأ (بسم الله الرحمن الرحيم)، ثم قرأ ماء القرآن حتى بلغ (ولا الضالين)، فقال آمين، وقال الناس آمين، ويقول كلما سجد الله اكبر، وإذا قام من الجلوس قال الله اكبر، ونقول إذا سلم. والذي نفسي بيده إني لأشبهكم صلاة برسول الله صلى الله عليه وسلم، جميعها لفظاً واحداً.

غير أن انس عند الحكم قال: وإذا قام من الجلوس في الاثنین قال: الله اكبر

توضیح معنی: قال أبو بكر: قد استقصيت ذكر (بسم الله الرحمن الرحيم) الفاعلة ۱. فی کتاب معانی القرآن، وبتت فی ذلك الكتاب أنه من القرآن بيان واضح غير مشكل عند من يفهم صناعة العلم، ويتدبر ما بتت فی ذلك الكتاب، ويرزقه الله فهمه ويوفقه لإدراك الصواب والرشاد بيمينه وقضيه

❦ ❦ (امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ کہتے ہیں:)-- محمد بن عبد اللہ بن عبد حکم -- اپنے والد اور شعیب ابن لیث -- لیث -- خالد (کے حوالے سے روایت نقل کرتے ہیں:)

(یہاں تحویل سند ہے) محمد بن یحییٰ -- سعید بن ابومریم -- لیث -- خالد بن یزید -- ابن ابی ہلال (کے حوالے سے روایت نقل کرتے ہیں: ) نعیم الحمر بیان کرتے ہیں:

میں نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی اقتداء میں نماز ادا کی تو انہوں نے بسم اللہ الرحمن الرحیم (بلند آواز میں) پڑھی پھر انہوں نے سورہ فاتحہ پڑھی یہاں تک جب ولا الضالین پڑھ لیا تو آمین بھی کہا۔ لوگوں نے بھی آمین کہا تو وہ جب بھی سجدے میں گئے تو انہوں نے اللہ اکبر کہا۔ جب وہ بیٹھنے کے بعد کھڑے ہوئے تو انہوں نے اللہ اکبر کہا۔ جب انہوں نے سلام پھیرا تو یہ بات بیان کی۔

”اس ذات کی قسم! جس کے دست قدرت میں میری جان ہے۔ میں تم سب کے مقابلے میں زیادہ بہتر طور پر نبی اکرم ﷺ کے طریقے کے مطابق نماز پڑھتا ہوں۔“

اس کے بعد دونوں راویوں کے نقل کردہ الفاظ ایک جیسے ہیں تاہم ابن عبد الکلم نامی راوی نے یہ الفاظ نقل کئے ہیں۔

”جب وہ دو رکعت کے بعد بیٹھنے کے بعد کھڑے ہوئے تو انہوں نے اللہ اکبر کہا۔“

امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں: بسم اللہ الرحمن الرحیم کے تذکرے سے متعلق تمام روایات میں نے کتاب ”معانی القرآن“ میں نقل کر دی ہیں اور میں نے اس کتاب میں یہ بات بیان کر دی ہے کہ یہ قرآن کا حصہ ہے یا اسے واضح دلیل کے ذریعے ثابت ہے جس میں کوئی اشکال نہیں ہے لیکن اس شخص کے نزدیک جو اس علم سے بہرہ مند ہو اور میں نے اس کتاب میں جو کچھ بیان کیا ہے وہ شخص اس میں غور و فکر کر سکتا ہو اللہ تعالیٰ نے اسے فہم عطا کی ہو اور صحیح بات تک پہنچنے کی توفیق دی ہو اور اپنے فضل اور کرم کے ذریعے اس کی رہنمائی کی ہو۔



بَابُ فَضْلِ قِرَاءَةِ فَاتِحَةِ الْكِتَابِ مَعَ الْبَيَانِ أَنَّهَا السَّبْعُ الْمَثَانِي.

وَأَنَّ اللَّهَ لَمْ يُنَزِّلْ فِي التَّوْرَةِ وَلَا فِي الْإِنْجِيلِ وَلَا فِي الْقُرْآنِ مِثْلَهَا

باب 103: سورہ فاتحہ پڑھنے کی فضیلت اور اس بات کا بیان کہ یہی ”سبع مثانی“ ہے

اور اللہ تعالیٰ نے تورات انجیل یا قرآن میں اس کی مانند اور کوئی سورت نازل نہیں کی ہے

500 - سند حدیث: نا مُحَمَّدُ بْنُ مَعْمَرٍ بْنِ رَبِيعٍ الْقَيْسِيُّ، نا أَبُو أُسَامَةَ حَمَّادُ بْنُ أُسَامَةَ، أَحَبَرْنَا عَبْدُ

الْحَمِيدِ بْنُ جَعْفَرٍ الْأَنْصَارِيُّ، عَنِ الْعَلَاءِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ يَعْقُوبَ الْحَرْقِيِّ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، عَنْ

أَبِي بَنْ كَعْبٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

مَتْنُ حَدِيثٍ: أَلَا أُعَلِّمُكَ سُورَةَ مَا أُنْزِلَ فِي التَّوْرَةِ، وَلَا فِي الْإِنْجِيلِ، وَلَا فِي الْقُرْآنِ مِثْلَهَا، قُلْتُ: بَلَى،

يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ: لَعَلَّكَ أَنْ لَا تَخْرُجَ مِنْ ذَلِكَ الْبَابِ حَتَّى أُحَدِّثَكَ بِهَا، فَقُمْتُ مَعَهُ لَجَعَلْ يُحَدِّثُنِي، وَيَدِي

فِي يَدِهِ، لَجَعَلْتُ الْبَاطِلَ كَرَاهِيَةً أَنْ يَخْرُجَ مِنْ قَبْلِ أَنْ يُخْبِرَنِي بِهَا، فَلَمَّا دَنَوْتُ مِنَ الْبَابِ قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ،

السُّورَةُ الَّتِي وَعَدْتَنِي قَالَ: كَيْفَ تَبْدَأُ إِذَا قُمْتَ إِلَى الصَّلَاةِ؟ قَالَ: فَقَرَأْتُ فَاتِحَةَ الْكِتَابِ، فَقَالَ: هِيَ، هِيَ،

وَهِيَ السَّبْعُ الْمَثَانِي الَّذِي قَالَ اللَّهُ: (وَلَقَدْ آتَيْنَاكَ سَبْعًا مِنَ الْمَثَانِي وَالْقُرْآنَ الْعَظِيمَ) (الحجر: 87) هُوَ الَّذِي

أُوتِيَتْهُ

❦ (امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ کہتے ہیں:)-- محمد بن معمر بن ربیع قیس-- ابو اسامہ حماد بن اسامہ-- عبد الحمید بن جعفر

انصاری-- علاء بن عبد الرحمن-- بن یعقوب حرثی-- اپنے والد-- حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ (کے حوالے سے روایت نقل کرتے

ہیں:) حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

کیا میں تمہیں ایسی سورت کی تعلیم نہ دوں کہ تورات انجیل یا قرآن میں اس کی مانند کوئی سورہ نہیں ہے۔ میں نے عرض کی: جی

ہاں یا رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم)! نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تمہارے اس دروازے سے باہر جانے سے پہلے میں تمہیں اس کے بارے میں

بتا دوں گا۔

(راوی کہتے ہیں:) پھر میں آپ کے ساتھ اٹھا آپ میرے ساتھ بات چیت کرتے رہے میرا ہاتھ آپ کے دست مبارک

میں تھا۔ میں آہستہ آہستہ چلنے لگا، کیونکہ مجھے یہ بات پسند نہیں تھی کہ آپ مجھے اس سورت کے بارے میں بتانے سے پہلے باہر

500 الجامع لشرمدی ابواب تفسیر القرآن عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم باب ۱۰ ومن سورة الحجر رقم

حدیث 3133 صحیح ابن حبان کتاب الرقائق باب قراءة القرآن ذکر البیان بان فاتحة الكتاب مفسومة بین انصار

دین ربہ رقم الحدیث 775 المستدرک علی الصحیحین للحاکم کتاب فضائل القرآن احیاء فی فضائل القرآن جسدہ

رقم الحدیث 1990 مسند احمد بن حنبل حدیث ابی ہریرۃ الدوسی رقم الحدیث 20616 مسند عبد بن حمید

حدیث ابی بن کعب رضی اللہ عنہ رقم الحدیث 166

تشریف لے جائیں۔ جب میں دروازے کے قریب پہنچا تو میں نے عرض کی یا رسول اللہ (ﷺ)! آپ نے ایک سورت سے بارے میں مجھ سے وعدہ کیا تھا۔ نبی اکرم ﷺ نے دریافت کیا۔ جب تم نماز کے لئے کھڑے ہوتے ہو تو تلاوت کا آغاز اس سے کرتے ہو۔ راوی کہتے ہیں: میں سورۃ فاتحہ پڑھتا ہوں۔ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: وہی وہی۔ یہی وہ سات آیات ہیں جنہیں دو مرتبہ پڑھا جاتا ہے جس کے بارے میں اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے:

”اور ہم نے تمہیں سات ایسی آیات عطا کی ہیں جنہیں دو مرتبہ پڑھا جاتا ہے اور عظیم قرآن بھی عطا کیا ہے۔“  
(نبی اکرم ﷺ نے فرمایا) یہی مجھے عطا کی گئی ہیں۔

**501 - سند حدیث:** نَا حَوْثَرَةُ بْنُ مُحَمَّدٍ أَبُو الْأَزْهَرِ، نَا أَبُو أُسَامَةَ، نَا عَبْدُ الْحَمِيدِ بْنُ جَعْفَرٍ، حَدَّثَنِي الْعَلَاءُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ يَعْقُوبَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، عَنْ أَبِي بِنِ كَعْبٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

متن حدیث: مَا أَنْزَلَ اللَّهُ فِي التَّوْرَةِ، وَلَا فِي الْإِنْجِيلِ، وَلَا فِي الْقُرْآنِ مِثْلَ أَمِّ الْكِتَابِ، وَهِيَ السَّبْعُ الْمَثَانِي

\*\*\* (امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ کہتے ہیں:)-- حوثرہ بن محمد ابوالازہر-- ابواسامہ-- عبد الحمید بن جعفر-- علاء بن عبد الرحمن بن یعقوب-- اپنے والد کے حوالے سے نقل کرتے ہیں: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

”اللہ تعالیٰ نے تورات، انجیل یا قرآن میں سورۃ فاتحہ جیسی کوئی سورہ نازل نہیں کی اور یہی سب مثنائی ہے۔“

**502 - سند حدیث:** نَا عُتْبَةُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ الْيَحْمَدِيُّ قَالَ: قَرَأْتُ عَلَى مَالِكِ بْنِ أَنَسٍ، عَنِ الْعَلَاءِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا السَّائِبِ مَوْلَى هِشَامِ بْنِ زُهْرَةَ يَقُولُ: سَمِعْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ يَقُولُ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

متن حدیث: مَنْ صَلَّى صَلَاةً لَمْ يَقْرَأْ بِأَمِّ الْقُرْآنِ فَهِيَ خِدَاجٌ، فَهِيَ خِدَاجٌ غَيْرُ تَمَامٍ، فَقُلْتُ: يَا أَبَا هُرَيْرَةَ، إِنِّي أَكُونُ أَحْيَانًا وَرَاءَ الْإِمَامِ، فَعَمَزَ ذِرَاعِي، وَقَالَ: اقْرَأْ بِهَا يَا فَارِسِيُّ فِي نَفْسِكَ، فَإِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: قَالَ اللَّهُ تَبَارَكَ وَتَعَالَى: قَسَمْتُ الصَّلَاةَ بَيْنِي وَبَيْنَ عَبْدِي بِصَفِيٍّ، فَنِصْفُهَا لِي وَبِصَفِيٍّ لِعَبْدِي، يَقُولُ الْعَبْدُ: (الْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ) (الفاتحة 2) يَقُولُ اللَّهُ حَمْدِي عَبْدِي، يَقُولُ الْعَبْدُ (الرَّحْمَنُ الرَّحِيمُ) (الفاتحة 1)، يَقُولُ اللَّهُ: أَنْتَنِي عَبْدِي، يَقُولُ الْعَبْدُ (مَالِكُ يَوْمِ الدِّينِ)، يَقُولُ اللَّهُ مَحْدِي عَبْدِي، وَهَذِهِ الْآيَةُ بَيْنِي وَبَيْنَ عَبْدِي، يَقُولُ الْعَبْدُ: (إِيَّاكَ نَعْبُدُ وَإِيَّاكَ نَسْتَعِينُ) (الفاتحة 5)، فَهَذِهِ بَيْنِي وَبَيْنَ عَبْدِي، وَلِعَبْدِي مَا سَأَلَ، يَقُولُ الْعَبْدُ (اهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيمَ صِرَاطَ الَّذِينَ أَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ غَيْرِ الْمَغْضُوبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّالِّينَ) (الفاتحة 7)، فَهُوَ لِعَبْدِي، وَلِعَبْدِي مَا سَأَلَ

۴۶۸ (امام ابن کثیر رحمہ اللہ کہتے ہیں) -- عتبہ بن عبد اللہ محمدی -- مالک بن انس -- علاء بن عبد الرحمن -- ابو سائب (کے حوالے سے روایت نقل کرتے ہیں) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: "جو شخص نماز پڑھتا ہے اور سورہ فاتحہ نہیں پڑھتا تو وہ نماز ناقص ہوتی ہے۔ وہ ناقص ہوتی ہے وہ مکمل نہیں ہوتی۔"

(راوی کہتے ہیں) میں نے کہا: اے حضرت ابو ہریرہ! بعض اوقات میں امام کے پیچھے ہوتا ہوں تو انہوں نے میری کلائی کو ٹھوکا دے کر فرمایا: اے فارسی! تم اسے دل میں پڑھ لیا کرو کیونکہ میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے: "اللہ تعالیٰ فرماتا ہے میں نے نماز کو اپنے اور اپنے بندے کے درمیان دو حصوں میں تقسیم کر لیا ہے اس کا نصف حصہ میرے لئے ہے اور نصف میرے بندے کے لئے ہے بندہ کہتا ہے: تمام تر تعریفیں اللہ تعالیٰ کے لئے ہیں جو تمام جہانوں کا پروردگار ہے تو اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: میرے بندے نے میری حمد بیان کی ہے بندہ پڑھتا ہے: وہ بڑا مہربان نہایت رحم کرنے والا ہے تو اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: میرے بندے نے میری تعریف کی ہے بندہ پڑھتا ہے: وہ مالک روز جزا کا ہے تو اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: میرے بندے نے میری بزرگی بیان کی ہے۔"

(اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:) یہ آیت میرے اور میرے بندے کے درمیان ہے۔

بندہ پڑھتا ہے: ہم تیری ہی عبادت کرتے ہیں اور تجھ سے ہی مدد مانگتے ہیں تو یہ آیت میرے اور میرے بندے کے درمیان ہے اور میرے بندے نے جو مانگا ہے وہ اسے ملے گا۔

بندہ کہتا ہے: تو صراطِ مستقیم پر مجھے ثابت قدم رکھ ان لوگوں کے راستے پر جن پر تو نے انعام کیا نہ کہ ان لوگوں کے راستے پر جن پر غضب کیا گیا اور جو گمراہ ہیں۔

(تو اللہ تعالیٰ فرماتا ہے) میرے بندے کو یہ ملے گا اور میرے بندے نے جو مانگا ہے وہ اسے ملے گا۔

### بَابُ الْقِرَاءَةِ فِي الظُّهْرِ وَالْعَصْرِ فِي الْأُولَيَيْنِ مِنْهُمَا بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ وَسُورَةِ

وَفِي الْأُخْرَيَيْنِ بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ حَيْثُ قَوْلٍ مَنْ زَعَمَ أَنَّ الْمُصَلِّيَ ظَهراً أَوْ عَصراً مُخَيَّرَ بَيْنَ أَنْ يَقْرَأَ فِي الْأُخْرَيَيْنِ مِنْهُمَا بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ وَبَيْنَ أَنْ يُسَبِّحَ فِي الْأُخْرَيَيْنِ مِنْهُمَا، وَخِلَافَ قَوْلٍ مَنْ زَعَمَ أَنَّه يُسَبِّحُ فِي الْأُخْرَيَيْنِ وَلَا يَقْرَأُ فِي الْأُخْرَيَيْنِ مِنْهُمَا. وَهَذَا الْقَوْلُ خِلَافُ سُنَّةِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَلَيْدِي وَلَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ بَيَانٌ مَا أَنْزَلَ عَلَيْهِ مِنَ الْفُرْقَانِ، وَأَمْرُهُ عَزَّ وَجَلَّ بِتَعْلِيمِ أُمَّتِهِ صَلَاتِهِمْ

باب 104: ظہر اور عصر کی ابتدائی دو رکعات میں سورہ فاتحہ اور ایک سورت کی تلاوت کرنا اور آخری دو رکعات

میں صرف سورہ فاتحہ پڑھنا

یہ بات اس شخص کے موقف کے خلاف ہے جو اس بات کا قائل ہے کہ ظہر یا عصر کی نماز ادا کرنے والے شخص کو اس بات

کا اختیار ہے کہ وہ آخری دو رکعات میں صرف سورہ فاتحہ پڑھے یا پھر آخری دو رکعات میں تسبیح پڑھے۔ اور یہ بات اس شخص کے موقف کے بھی خلاف ہے جو اس بات کا قائل ہے کہ ایسا شخص آخری دو رکعات میں تسبیح پڑھے گا وہ ان دونوں نمازوں کی آخری دو رکعات میں قرأت نہیں کرے گا۔ یہ بات نبی اکرم ﷺ کی اس سنت کے خلاف ہے جس کے بارے میں اللہ تعالیٰ نے آپ کو اس بات کا نگران مقرر کیا ہے کہ آپ اس چیز کو بیان کریں جو اللہ تعالیٰ نے قرآن آپ پر نازل کیا ہے اور اللہ تعالیٰ نے آپ کو یہ حکم دیا ہے کہ آپ اپنی امت کو نماز پڑھنے کا طریقہ تعلیم دیں۔

**503 - سند حدیث:** حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الدَّوْرَقِيُّ، وَمُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ قَالَا: حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ، أَخْبَرَنَا هَمَّامٌ، وَأَبَانُ بْنُ يَزِيدَ جَمِيعًا عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي قَتَادَةَ، عَنْ أَبِيهِ، مَنْ حَدَّثَنَا أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقْرَأُ فِي الرَّكْعَتَيْنِ مِنَ الظُّهْرِ وَالْعَصْرِ بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ وَسُورَةٍ، وَيُسْمِعُ الْآيَةَ أَحْيَانًا، وَيَقْرَأُ فِي الرَّكْعَتَيْنِ الْآخِرَتَيْنِ بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ

توضیح مصنف: قَالَ أَبُو بَكْرٍ: كُنْتُ أَحْسَبُ زَمَانًا أَنَّ هَذَا الْخَبَرَ فِي ذِكْرِ قِرَاءَةِ فَاتِحَةِ الْكِتَابِ فِي الرَّكْعَتَيْنِ الْآخِرَتَيْنِ مِنَ الظُّهْرِ وَالْعَصْرِ لَمْ يَرَوْهُ غَيْرُ أَبَانِ بْنِ يَزِيدَ، وَهَمَّامُ بْنُ يَحْيَى عَلَى مَا كُنْتُ أَسْمَعُ أَصْحَابَنَا مِنْ أَهْلِ الْأَثَرِ يَقُولُونَ، فَإِذَا الْوَزَائِعُ مَعَ جَلَالِهِ قَدْ ذَكَرَ فِي خَبَرِهِ هَذِهِ الزِّيَادَةَ

\*\*\* (امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ کہتے ہیں:۔۔ یعقوب بن ابراہیم دورقی اور محمد بن رافع۔۔ یزید بن ہارون۔۔ ہمام اور ابان بن یزید۔۔ یحییٰ بن ابوکثیر) کے حوالے سے روایت نقل کرتے ہیں۔ (عبد اللہ بن ابوقادہ۔۔ اپنے والد کے حوالے سے نقل کرتے ہیں:۔۔)

نبی اکرم ﷺ ظہر اور عصر کی ابتدائی دو رکعات میں سورہ فاتحہ اور ایک سورہ کی تلاوت کیا کرتے تھے۔ بعض اوقات آپ سی آیت کی تلاوت بلند آواز میں کر لیتے تھے۔

جبکہ آخری دو رکعات میں آپ صرف سورہ فاتحہ پڑھا کرتے تھے۔

امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں: ایک زمانے تک میں یہی گمان کرتا رہا کہ ظہر اور عصر کی ابتدائی دو رکعات میں سورہ فاتحہ کی تلاوت کرنے کا تذکرہ جو اس روایت میں مذکور ہے۔

اسے صرف ابان بن عزیز اور ہمام بن یحییٰ نے نقل کیا ہے جیسا کہ میں نے اپنے اساتذہ کو یہ بیان کرتے ہوئے سنا ہے لیکن مجھے پھر پتہ چلا کہ امام اوزاعی نے اپنے بلند مرتبہ و مقام کے باوجود اس روایت میں یہ اضافی الفاظ نقل کرتے ہیں۔

**504 - قَالَ كَذَلِكَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَيْمُونٍ الْمَكِّيُّ، حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ أَبِي كَثِيرٍ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي**

**503 صحیح مسلم:** کتاب الصلاۃ باب القراءة فی الظهر والعصر رقم الحدیث 715 سنن ابن ماجہ کتاب اقامة الصلاۃ باب القراءة حذف الامم رقم الحدیث 840 المستدرک علی الصحیحین للحاکم ومن کتاب الامامة وامام حدیث علی بن اسی طائب رقم الحدیث 826 صحیح ابن حبان کتاب الصلاۃ باب صفة الصلاۃ ذکر خبر قد یوهم غیر المتشحر فی صاعۃ الحدیث (ابن مضاہ) رقم الحدیث 1851

قَادَةُ، عَنْ أَبِيهِ قَالَ

متن حدیث: كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي بِنَا الظُّهْرِ وَالْعَصْرِ، فَيَقْرَأُ فِي الْأُولَيَيْنِ بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ وَسُورَةٍ مَعَهَا، وَفِي الْآخِرَتَيْنِ بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ، وَكَانَ يُقُولُ فِي الْأُولَى وَيُسَمِّعُنَا الْآيَةَ آخِيًا

504۔ امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ کہتے ہیں: اسی طرح محمد بن میمون کی۔۔۔ یحییٰ بن ابوکثیر (کے حوالے سے روایت نقل کرتے

ہیں) عبد اللہ بن ابوقادو۔۔۔ اپنے والد کے حوالے سے نقل کرتے ہیں: وہ بیان کرتے ہیں:

بی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ہمیں ظہر اور عصر کی نماز پڑھاتے ہوئے ابتدائی دو رکعت میں سورہ فاتحہ اور اس کے ساتھ ایک سورہ کی تلاوت کیا کرتے تھے جبکہ آخری دو رکعت میں صرف سورہ فاتحہ کی تلاوت کیا کرتے تھے۔ آپ پہلی رکعت طویل ادا کرتے تھے اور بعض اوقات کوئی آیت بلند آواز میں بھی پڑھا کرتے تھے۔

### بَابُ الْمُخَافَةِ بِالْقِرَاءَةِ فِي الظُّهْرِ وَالْعَصْرِ وَتَرْكِ الْجَهْرِ فِيهِمَا بِالْقِرَاءَةِ

باب 105: ظہر اور عصر کی نماز میں پست آواز میں قرأت کرنا اور ان دونوں نمازوں میں بلند آواز کو ترک کرنا

505۔ سند حدیث: نَا مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ بْنِ كُرَيْبٍ، نَا أَبُو أُسَامَةَ، عَنِ الْأَعْمَشِ، حَدَّثَنَا عُمَارَةُ بْنُ عُثْمَانَ، ح

وَحَدَّثَنَا عَبْدُ الْجَبَّارِ بْنُ الْعَلَاءِ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، نَا الْأَعْمَشُ، وَحَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عُبَادَةَ، وَسَعِيدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْمَخْزُومِيُّ قَالَا: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ، عَنِ الْأَعْمَشِ، ح وَحَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الدَّوْرَقِيُّ، نَا أَبُو مُعَاوِيَةَ، نَا الْأَعْمَشُ، عَنْ عُمَارَةَ بْنِ عُثْمَانَ، عَنْ أَبِي مُعَمَّرٍ قَالَ:

متن حدیث: سَأَلْنَا خُبَّابًا، أَكَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْرَأُ فِي الظُّهْرِ وَالْعَصْرِ؟ قَالَ: نَعَمْ، فُنَا: بِأَيِّ شَيْءٍ عَلِمْتُمْ؟ قَالَ: بِاضْطِرَابِ لِحْيَتِهِ وَقَالَ الدَّوْرَقِيُّ وَالْمَخْزُومِيُّ وَأَبُو كُرَيْبٍ: بِاضْطِرَابِ لِحْيَتِهِ -

❦ (امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ کہتے ہیں:۔۔۔ محمد بن علاء بن کریم۔۔۔ ابواسامہ۔۔۔ اعمش۔۔۔ عمارہ بن عمیر

(یہاں تحویل سند ہے) عبد الجبار بن علاء۔۔۔ سفیان۔۔۔ اعمش۔۔۔ احمد بن عبدہ اور سعید بن عبد الرحمن مخزومی۔۔۔ سفیان بن

505 صحیح ابیحاری کتاب الاذان ابواب صفة الصلاة باب رفع البصر الى الامام في الصلاة رقم الحديث 725 سن

ابی داؤد کتاب الصلاة ابواب تفریع استفتاح الصلاة باب ما جاء في القراءة في الظهر رقم الحديث 686 سن ابن

ماجہ کتاب اقامة الصلاة باب القراءة في الظهر والعصر رقم الحديث 824 صحیح ابن حبان کتاب الصلاة باب صفة

الصلاة ذکر العدة التي من اجلها حوز قراءة المصطفى صلى الله عليه رقم الحديث 1848 مصنف عبد الرزاق الصنعاني

کتاب الصلاة باب القراءة في الظهر رقم الحديث: 2586 مصنف ابن ابی شیبہ کتاب الصلاة ما تعرف به القراءة في

الظهر والعصر رقم الحديث: 3594 السنن الكبرى للنسائي کتاب السهو رفع البصر الى الامام في الصلاة رقم الحديث

526 شرح معنی الآثار للطحاوی باب القراءة في الظهر والعصر رقم الحديث 770 مسند احمد بن حنبل حدیث

حباب بن الارت عن النبي صلى الله عليه وسلم رقم الحديث 20585 مسند الحبیذی احادیث حباب بن الارت روى

انه عنه رقم الحديث 153 البحر الزخار مسند المرار ابو معمر عن خباب رقم الحديث 1876



عیینہ۔۔ اعمش۔۔ کے حوالے سے روایت نقل کرتے ہیں۔

(یہاں تحویل سند ہے) یعقوب بن ابراہیم دورقی۔۔ ابو معاویہ۔۔ اعمش۔۔ عمارہ بن عمیر۔۔ ابو عمر (کے حوالے سے روایت نقل کرتے ہیں) (وہ بیان کرتے ہیں):

ہم نے حضرت خباب رضی اللہ عنہ سے دریافت کیا: کیا نبی اکرم ﷺ ظہر اور عصر کی نماز میں تلاوت کیا کرتے تھے تو انہوں نے جواب دیا جی ہاں! ہم نے دریافت کیا: آپ لوگوں کو کس چیز کے ذریعے اس بات کا پتہ چلتا تھا؟ انہوں نے جواب دیا: نبی اکرم ﷺ کی داڑھی کی حرکت کی وجہ سے۔

دورقی، مخزومی اور ابو کریب نے یہ الفاظ نقل کئے ہیں: ”آپ کی داڑھی کے ہلنے کی وجہ سے۔“

**506** - سند حدیث: نَا يَعْقُوبُ الدُّورَقِيُّ، وَسَلَمُ بْنُ جُنَادَةَ قَالَا: حَدَّثَنَا وَكِيعٌ قَالَ الدُّورَقِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ، وَقَالَ سَلَمٌ: عَنِ الْأَعْمَشِ بِهَذَا الْإِسْنَادِ مِثْلَهُ، وَقَالَ: بِاضْطِرَابٍ لِحَيْتِهِ

نَا يَشْرُبُ بْنُ خَالِدٍ الْعَسْكَرِيُّ، نَا مُحَمَّدٌ يَعْنِي ابْنَ جَعْفَرٍ، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ سُلَيْمَانَ قَالَ: سَمِعْتُ عُمَارَةَ بْنَ عَمِيرٍ بِهَذَا الْإِسْنَادِ مِثْلَهُ، وَقَالَ: لِحَيْتِهِ

❦ ❦ (امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ کہتے ہیں:۔۔ یعقوب دورقی اور سلم بن جنادہ۔۔ وکیع۔۔ اعمش کی (روایت کے الفاظ یہ ہیں) ”آپ کی داڑھی کی حرکت کی وجہ سے۔“

بشر بن خالد عسکری۔۔ محمد بن جعفر۔۔ شعبہ۔۔ سلیمان۔۔ عمارہ بن عمیر (کے حوالے سے روایت نقل کرتے ہیں):

”آپ کی داڑھی کی وجہ سے۔“

### بَابُ إِبَاحَةِ الْجَهْرِ بِبَعْضِ الْأَيِّ فِي صَلَاةِ الظُّهْرِ وَالْعَصْرِ

باب 106: ظہر اور عصر کی نمازوں میں بعض آیتوں کو بلند آواز میں پڑھنا مباح ہے

**507** - سند حدیث: نَا عَلِيُّ بْنُ سَهْلٍ الرَّمْلِيُّ، نَا الْوَلِيدُ يَعْنِي ابْنَ مُسْلِمٍ، حَدَّثَنِي أَبُو عَمْرٍو وَهُوَ الْأَوْزَاعِيُّ حَدَّثَنِي يَحْيَى بْنُ أَبِي كَثِيرٍ، ح وَحَدَّثَنَا بَحْرُ بْنُ نَصْرِ الْخَوْلَانِيُّ، نَا يَشْرُبُ بْنُ بَكْرِ، نَا الْأَوْزَاعِيُّ، حَدَّثَنِي يَحْيَى بْنُ أَبِي كَثِيرٍ، حَدَّثَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي قَتَادَةَ، حَدَّثَنِي أَبِي،

متن حدیث: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقْرَأُ بِأَمِّ الْقُرْآنِ، وَسُورَتَيْنِ مَعَهَا فِي الرَّكْعَتَيْنِ الْأُولَيَيْنِ مِنْ صَلَاةِ الظُّهْرِ وَصَلَاةِ الْعَصْرِ، وَيُسْمِعُنَا الْآيَةَ أَحْيَانًا، وَكَانَ يُطَوِّلُ فِي الرَّكْعَةِ الْأُولَى مِنْ صَلَاةِ الظُّهْرِ

توضیح روایت: قَالَ عَلِيُّ بْنُ سَهْلٍ، عَنْ أَبِيهِ وَقَالَ أَيُّضًا: يُطَوِّلُ فِي الرَّكْعَةِ الْأُولَى مِنْ صَلَاةِ الظُّهْرِ

❦ ❦ (امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ کہتے ہیں:۔۔ علی بن سہل رملی۔۔ ولید بن مسلم۔۔ ابو عمرو اوزاعی۔۔ یحییٰ بن ابوکثیر

(یہاں تحویل سند ہے) بحر بن نصر خوافی -- بشر بن بکر -- اوزاعی -- یحییٰ بن ابی کثیر -- عبداللہ بن ابی قتادہ -- اپنے والد (کے حوالے سے روایت نقل کرتے ہیں)

بی اکرم علیہ السلام ظہر اور عصر کی ابتدائی دو رکعات میں سورۃ فاتحہ اور اس کے ہمراہ دو سورتیں (یعنی ہر رکعت میں ایک سورہ) پڑھا کرتے تھے اور بعض اوقات آپ کوئی آیت بلند آواز میں بھی تلاوت کر لیتے تھے۔ آپ ظہر کی پہلی رکعت میں طویل قرأت کیا کرتے تھے۔

علی بن بہل نے اپنے والد کے حوالے سے یہ الفاظ نقل کئے ہیں۔

”آپ ظہر کی پہلی رکعت طویل ادا کرتے تھے۔“

### بَابُ تَطْزِيلِ الرَّكَعَتَيْنِ الْأُولَيَيْنِ مِنَ الظُّهْرِ وَالْعَصْرِ وَحَذْفِ الْآخَرَتَيْنِ مِنْهُمَا

باب 107: ظہر اور عصر کی ابتدائی دو رکعات کو طویل ادا کرنا اور آخری دو رکعات کو ان کے مقابلے میں مختصر ادا کرنا

508 - سند حدیث: نَا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الدَّورَقِيُّ، حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ، أَخْبَرَنَا عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ عُمَيْرٍ، ح وَحَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْمَخْزُومِيُّ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ، عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ عُمَيْرٍ، عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ،

سنن حدیث: أَنَّ أَهْلَ الْكُوفَةِ شَكُّوا مَعْدًا إِلَى عُمَرَ، فَذَكَرُوا مِنْ صَلَاتِهِ، فَأَرْسَلَ إِلَيْهِ عُمَرُ، فَقَدِمَ عَلَيْهِ، فَذَكَرَ لَهُ مَا عَابُوهُ مِنْ أَمْرِ الصَّلَاةِ، فَقَالَ: إِنِّي لَا صَلَّيْتُ بِهِمْ صَلَاةَ رَسُولِ اللَّهِ، فَمَا أَخْرِمُ عَنْهَا، إِنِّي لَا رُكُودَ بِهِمْ فِي الْأُولَيَيْنِ، وَأُحْدِفُ بِهِمْ فِي الْآخَرَتَيْنِ، فَقَالَ لَهُ عُمَرُ: ذَلِكَ الظَّنُّ بِكَ يَا أَبَا إِسْحَاقَ هَذَا حَدِيثُ الدَّورَقِيِّ، وَقَالَ الْمَخْزُومِيُّ: وَأُخْفِفُ الْآخَرَتَيْنِ

508. صحیح البخاری: کتاب الاذان: ابواب صفة الصلاة: باب وجوب القراءة للامام والمامور في الصلوات كلها رقم الحديث 734 'صحیح مسلم: کتاب الصلاة: باب القراءة في الظهر والعصر' رقم الحديث: 718 'صحیح ابن حبان: کتاب الصلاة: باب صفة الصلاة: ذكر خبر ثان يصرح بصحة ما ذكرناه' رقم الحديث: 1881 'السنن الصغرى: کتاب الافتتاح: الركود في الركعتين الاولىين' رقم الحديث: 996 'مسنن عبد الرزاق الصنعاني: کتاب الصلاة: باب الصلاة ما يطول منها وما يحدف' رقم الحديث: 3580 'مسنن ابن ابی شعبة: کتاب صلاة التطوع والامامة وابواب متفرقة' من كان يضل في الاوليين في كل صلاة' رقم الحديث: 7644 'السنن الكبرى للنسائي: العمل في افتتاح الصلاة: الركود في الركعتين الاولىين' رقم الحديث: 1057 'مسند احمد بن حنبل: مسند العشرة المبشرين بالجنة' مسند ابی اسحاق سعد بن ابی وقاص رضي الله عنه' رقم الحديث: 1468 'مسند الطيالسي: احاديث سعد بن ابی وقاص رضي الله عنه' رقم الحديث: 210 'مسند الحميدي: احاديث سعد بن ابی وقاص رضي الله عنه' رقم الحديث: 71 'مسند ابی يعلى الموصلي: مسند سعد بن ابی وقاص' رقم الحديث: 713 'المعجم الاوسط للطبراني: باب العين: باب اليم من اسمه: محمد' رقم الحديث: 6310 'المعجم الكبير للطبراني: سن سعد بن ابی وقاص' رقم الحديث: 312

❦ (امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ کہتے ہیں)۔۔۔ یعقوب بن ابراہیم دورق رحمہ اللہ۔۔۔ عبد الملک بن عیسیٰ

(یہاں تحویل سند ہے) سعید بن عبد الرحمن مخزومی۔ سفیان بن عیینہ۔۔۔ عبد الملک بن عیسیٰ (سند واسطہ سے راستہ میں کرتے ہیں) حضرت جابر بن سرہ جی ٹھو بیان کرتے ہیں۔

اہل کوفہ نے حضرت عمر بنی ثنؤ کی خدمت میں حضرت سعد بنی ثنؤ کی شکایت کی اور ان کی نماز کا تذکرہ کیا (کہ وہ نماز میں نہیں پڑھتے) حضرت عمر بنی ثنؤ نے انہیں بلوایا جب وہ ان کے پاس آئے تو حضرت عمر بنی ثنؤ نے ان کے سامنے اس بات کا تذکرہ کیا جو ان لوگوں نے حضرت سعد بنی ثنؤ کی نماز کے حوالے سے اعتراض کیا تھا تو حضرت سعد بنی ثنؤ نے بتایا میں ان لوگوں کو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز کے طریقے کے مطابق نماز پڑھاتا ہوں۔ میں اس حوالے سے کوئی کوتاہی نہیں کرتا۔ میں انہیں پہلی دو رکعت طویل پڑھاتا ہوں اور آخری دو رکعت مختصر پڑھاتا ہوں تو حضرت عمر بنی ثنؤ نے ان سے کہا: ابوسعہ! آپ کے بارے میں یہی امید تھی۔ یہ الفاظ دورق کے نقل کردہ ہیں جبکہ مخزومی نے یہ الفاظ نقل کئے ہیں۔  
”میں آخری دو رکعت مختصر پڑھاتا ہوں۔“

بَابُ إِبَاحَةِ الْقِرَاءَةِ فِي الْأَخْرَيَيْنِ مِنَ الظُّهْرِ وَالْعَصْرِ بِأَكْثَرِ مِنْ فَاتِحَةِ الْكِتَابِ  
وَهَذَا مِنْ اخْتِلَافِ الْمُبَاحِ لَا مِنْ اخْتِلَافِ الَّذِي يَكُونُ أَحَدُهُمَا مَحْظُورًا وَالْآخَرُ مُبَاحًا، فَجَائِزٌ أَنْ يُقْرَأَ فِي الْأَخْرَيَيْنِ فِي كُلِّ رَكْعَةٍ بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ، فَيُقْصَرُ مِنَ الْقِرَاءَةِ عَلَيْهَا، وَمُبَاحٌ أَنْ يُرَادَ فِي الْأَخْرَيَيْنِ عَلَى فَاتِحَةِ الْكِتَابِ

باب 108: ظہر اور عصر کی آخری دو رکعات میں سورہ فاتحہ کے علاوہ مزید قرأت کرنا بھی مباح ہے اور یہ مباح اختلاف کی ایک قسم ہے۔ یہ اس اختلاف کا قسم نہیں ہے جس میں سے ایک صورت ممنوع ہوتی ہے اور دوسری مباح ہوتی ہے۔ اس لئے یہ بات جائز ہے کہ آخری دو رکعات میں سے ہر ایک میں سورہ فاتحہ کی تلاوت کی جائے اور آدمی صرف اسی کی تلاوت پر اکتفاء کرے اور یہ بات بھی مباح ہے کہ آخری دو رکعات میں سورہ فاتحہ کے علاوہ مزید (کسی سورت کی) تلاوت کی جائے۔

509۔ سند حدیث۔ نا یعقوب بن ابراہیم الدورقی، وأبو ہاشم زباد بن ایوب، وأحمد بن منیع قالوا: حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ، أَخْبَرَنَا مَنْصُورٌ وَهُوَ ابْنُ زَادَانَ، عَنِ الْوَلِيدِ بْنِ مُسْلِمٍ وَهُوَ أَبُو يَشْرِ، عَنْ أَبِي الصِّدِّيقِ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ:

متن حدیث۔ کُنَّا نَحْزِرُ قِيَامَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الظُّهْرِ فِي الرَّكْعَتَيْنِ الْأُولَيَيْنِ قَدْرَ قِرَاءَةِ ثَلَاثِينَ آيَةً قَدْرَ قِرَاءَةِ آيَةِ تَنْزِيلِ السَّجْدَةِ قَالَ: وَحَزَرْنَا قِيَامَهُ فِي الْأَخْرَيَيْنِ عَلَى النِّصْفِ مِنْ ذَلِكَ قَالَ وَحَزَرْنَا قِيَامَهُ فِي الْأُولَيَيْنِ مِنَ الْعَصْرِ عَلَى النِّصْفِ مِنْ ذَلِكَ

توضیح روایت: هَذَا لَفْظُ حَدِيثِ زِيَادِ بْنِ أَبِي

بشیم۔۔ منصور۔۔ ابن زاذان۔۔ ولید بن مسلم۔۔ ابوالصدیق (کے حوالے سے روایت نقل کرتے ہیں)۔۔ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

ہم لوگ ظہر کی ابتدائی دو رکعت میں نبی اکرم ﷺ کے قیام کا یہ اندازہ لگاتے تھے کہ آپ تقریباً تمیز آیات کی تلاوت جتنا قیام کرتے تھے یعنی جتنی دیر میں سورۃ الہم تزل السجدة کی تلاوت کی جاسکے۔

راوی کہتے ہیں: پھر آخری دو رکعت کے قیام کے بارے میں اندازہ لگایا کہ وہ اس سے نصف ہوتا تھا اسی طرح ہم نے عصر کی ابتدائی دو رکعت میں نبی اکرم ﷺ کے قیام کے بارے میں یہ اندازہ لگایا کہ یہ اس سے بھی نصف ہوتا تھا۔

روایت کے یہ الفاظ زیاد بن ابیوب کے نقل کردہ ہیں۔

### بَابُ ذِكْرِ قِرَاءَةِ الْقُرْآنِ فِي الرَّكَعَتَيْنِ الْأُولَيَيْنِ مِنَ الظُّهْرِ وَالْعَصْرِ

باب 109: ظہر اور عصر کی ابتدائی دو رکعات میں قرآن کی تلاوت کا تذکرہ

510 - سنن حدیث: نَا يَحْيَى بْنُ حَكِيمٍ، وَيَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الدُّورِيُّ قَالَا: حَدَّثَنَا أَبُو دَاوُدَ، نَاسُغَبَةَ، عَنْ

سَمَاقِ بْنِ حَرْبٍ قَالَ: سَمِعْتُ جَابِرَ بْنَ سَمْرَةَ يَقُولُ:

متن حدیث: كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْرَأُ فِي الظُّهْرِ وَالْعَصْرِ اللَّيْلَ إِذَا يَغْشَى،

وَالشَّمْسُ وَضُحَاهَا وَنَحْوَهَا، وَيَقْرَأُ فِي الصُّبْحِ بِأَطْوَلِ مِنْ ذَلِكَ

509: صحیح مسلم: کتاب الصلاة باب القراءة في الظهر والعصر رقم الحديث: 716 سنن ابی داؤد: کتاب الصلاة ابواب

تفریم افتتاح الصلاة باب تخفيف الآخرين رقم الحديث: 689 السنن الصغرى: کتاب الصلاة باب عدد صلاة العصر

في العصر رقم الحديث: 474 صحیح ابن حبان: کتاب الصلاة باب صفة الصلاة ذكر البيان بان المرء جائز له ان يزيـ

على ما وصفا رقم الحديث: 1850 مصنف ابن ابی شيبه: کتاب الصلاة في القراءة في الظهر قدر كم؟ رقم الحديث:

3528 السنن الكبرى لسانى: کتاب الصلاة عدد صلاة العصر في العصر رقم الحديث: 344 شرح معاني الآثار

للطحاوى باب القراءة في الظهر والعصر رقم الحديث: 763 مسند احمد بن حنبل: مسند ابی سعيد الخدری رضی اللہ

عنه رقم الحديث: 10772 مسند عبد بن حميد: من مسند ابی سعيد الخدری رقم الحديث: 942 مسند ابی يعلى

الموصلی: من مسند ابی سعيد الخدری رقم الحديث: 1088

510 صحیح مسلم: کتاب الصلاة باب القراءة في الصبح رقم الحديث: 729 السنن الصغرى: کتاب الافتتاح القراءة في

الركعتين الاولىين من صلاة العصر رقم الحديث: 974 السنن الكبرى للسانى: العبد في افتتاح الصلاة القراءة في

الركعتين الاولىين من صلاة العصر رقم الحديث: 1034 مسند احمد بن حنبل: حديث جابر بن سمره السوائي رقم

الحديث: 20491 مسند الطيالسي: جابر بن سمره رقم الحديث: 792 المعجم الكبير للطبراني باب لحيم باب من اسبه

جابر شعبة بن الحجاج رقم الحديث: 1862

❦❦ (امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ کہتے ہیں:)-- یحییٰ بن حکیم اور یحییٰ بن ابراہیم دورقی -- ابو داؤد -- ابن ماجہ -- ابن حرب (کے حوالے سے روایت نقل کرتے ہیں) -- حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ ظہر اور عصر کی نماز میں سورۃ واللیل اور سورۃ شمس جیسی سورتوں کی تلاوت کیا کرتے تھے جبکہ آپ صبح کی نماز میں اس سے طویل قرأت کرتے تھے۔

**511- سند حدیث:** نَا مُحَمَّدُ بْنُ حَرْبٍ الْوَاسِطِيُّ، حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ الْحُبَابِ، عَنْ حُسَيْنِ بْنِ وَاقِدٍ قَاصِي مَرْوَ قَالَ: أَخْبَرَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ بُرَيْدَةَ الْأَسْلَمِيُّ، عَنْ أَبِيهِ  
متن حدیث: أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقْرَأُ فِي الظُّهْرِ إِذَا السَّمَاءُ انْشَقَّتْ وَنَحْوَهَا  
❦❦ (امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ کہتے ہیں:)-- محمد بن حرب واسطی -- زید بن حباب -- حسین بن واقد -- عبد اللہ بن بریدہ اسلمی -- اپنے والد کے حوالے سے روایت کرتے ہیں:

”نبی اکرم ﷺ ظہر کی نماز میں سورۃ انشقاق اور اس جیسی سورتوں کی تلاوت کیا کرتے تھے۔“

**512- سند حدیث:** نَا مُحَمَّدُ بْنُ مَعْمَرٍ بْنُ رَبِيعٍ الْقَيْسِيُّ، نَا رَوْحُ بْنُ عِبَادَةَ، حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ، ثَنَا قَتَادَةُ، وَثَابِتٌ، وَحُمَيْدٌ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ،  
متن حدیث: أَنَّهُمْ كَانُوا يَسْمَعُونَ مِنْهُ النِّعْمَةَ فِي الظُّهْرِ بِسَبْحِ اسْمِ رَبِّكَ الْأَعْلَى، وَهَلْ أَتَاكَ حَدِيثُ الْغَاشِيَةِ

❦❦ (امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ کہتے ہیں:)-- محمد بن معمر بن ربیع قیسی -- روح بن عبادہ -- حماد بن سلمہ -- قتادہ اور ثابت اور حمید (کے حوالے سے روایت نقل کرتے ہیں) حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ نبی اکرم ﷺ کے بارے میں یہ بات بیان کرتے ہیں:

وہ لوگ ظہر کی نماز میں سورۃ الاعلیٰ یا سورۃ الغاشیہ کی تلاوت (کی نبی اکرم ﷺ کی دھیمی آواز) سن لیتے تھے۔

**بَابُ ذِكْرِ الدَّلِيلِ عَلَى أَنَّ الصَّلَاةَ بِقِرَاءَةِ فَاتِحَةِ الْكِتَابِ جَائِزَةٌ دُونَ غَيْرِهَا مِنَ الْقِرَاءَةِ**  
وَأَنَّ مَا رَأَى عَلَى فَاتِحَةِ الْكِتَابِ مِنَ الْقِرَاءَةِ فِي الصَّلَاةِ فَضِيلَةٌ لَا قَرِيبَةَ فِي خَيْرِ عِبَادَةِ نَبِيِّ الصَّامِتِ: لَا صَلَاةَ لِمَنْ لَمْ يَقْرَأْ بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ دَلَالَةٌ عَلَى أَنَّ مَنْ قَرَأَ بِهَا لَهُ صَلَاةٌ. وَفِي حَبْرِ أَبِي هُرَيْرَةَ: مَنْ صَلَّى صَلَاةً لَمْ يَقْرَأْ فِيهَا بِأَمِّ الْقُرْآنِ فَهِيَ خَدَاجٌ دَلَالَةٌ عَلَى أَنَّ مَنْ قَرَأَ بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ فِي الصَّلَاةِ لَمْ تَكُنْ صَلَاتُهُ خَدَاجًا

**باب 110:** اس بات کی دلیل کا تذکرہ کہ صرف سورہ فاتحہ کی تلاوت کے ذریعے ہی نماز درست ہوتی ہے (اگر سورہ فاتحہ نہ پڑھی جائے) تو محض کسی اور سورت کی تلاوت کے ذریعے نماز جائز نہیں ہوتی۔



نیز سورہ فاتحہ کے عداوہ نماز میں جو اضافی قرأت کی جاتی ہے وہ فضیلت کے اعتبار سے ہے۔ فرض کے طور پر نہیں ہے اور حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ سے منقول روایت میں یہ الفاظ ہیں:

”اس شخص کی نماز نہیں ہوتی جو سورہ فاتحہ کی تلاوت نہیں کرتا“

اس میں اس بات پر دلالت پائی جاتی ہے کہ جو شخص اس کی تلاوت کر لیتا ہے اس کی نماز ہو جاتی ہے۔ اسی طرح حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے یہ روایت منقول ہے۔

”جو شخص نماز ادا کرے اور اس میں سورہ فاتحہ کی تلاوت نہ کرے تو وہ نماز ناقص ہوتی ہے۔“

اس میں بھی اس بات پر دلالت پائی جاتی ہے کہ جو شخص نماز میں سورہ فاتحہ پڑھ لیتا ہے اس کی نماز ناقص نہیں ہوتی ہے۔

**513 - سند حدیث:** نَا مُحَمَّدُ بْنُ زِيَادٍ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ، أَخْبَرَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ، وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى، نَا أَبُو

مَعْمَرٍ، نَا عَبْدُ الْوَارِثِ، نَا حَنْظَلَةُ السَّدُوسِيُّ قَالَ:

**متن حدیث:** قُنْتُ لِعَكْرِمَةَ: رُبَّمَا قَرَأْتُ فِي صَلَاةِ الْمَغْرِبِ بِقُلْ أَعُوذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ، وَقُلْ أَعُوذُ بِرَبِّ النَّاسِ، وَإِنَّ نَاسًا يَعْيُبُونَ ذَلِكَ عَلَيَّ قَالَ: مُبْحَنَ اللَّهُ، وَمَا بَأْسُ ذَلِكَ؟ اقْرَأْ بِهِمَا فَإِنَّهُمَا مِنَ الْقُرْآنِ، ثُمَّ قَالَ: حَدَّثَنِي ابْنُ عَبَّاسٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ جَاءَ فَصَلَّى رَكَعَتَيْنِ لَمْ يَقْرَأْ فِيهِمَا إِلَّا بِأَمِّ الْكِتَابِ هَذَا حَدِيثُ مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيَى وَقَالَ مُحَمَّدُ بْنُ زِيَادٍ: وَأَنَّ أَقْوَامًا يَعْيُبُونَ، وَلَمْ يَقُلْ: وَمَا بَأْسُ ذَلِكَ؟

وَقَالَ: حَدَّثَنِي ابْنُ عَبَّاسٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَامَ فَصَلَّى رَكَعَتَيْنِ لَمْ يَقْرَأْ فِيهِمَا إِلَّا بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ لَمْ يَزِدْ عَلَى ذَلِكَ شَيْئًا

\*\*\* (امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ کہتے ہیں) -- محمد بن زیاد بن عبد اللہ -- عبد الوارث -- محمد بن یحیی -- ابو معمر --

عبد الوارث -- حنظلہ سدوسی بیان کرتے ہیں:

میں نے عکرمہ سے کہا بعض اوقات میں مغرب کی نماز میں سورہ الناس اور سورہ فلق کی تلاوت کر رہا ہوں تو لوگ اس حوالے سے مجھ پر اعتراض کرتے ہیں تو عکرمہ بولے: سبحان اللہ اس میں حرج کیا ہے؟ تم پڑھ لیا کرو یہ دونوں قرآن کا حصہ ہیں پھر انہوں نے بتایا: حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے مجھے یہ بات بتائی ہے: ایک مرتبہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے آپ نے دو رکعت نماز پڑھائی۔ آپ نے ان دونوں رکعتوں میں صرف سورہ فاتحہ کی تلاوت کی۔

روایت کے یہ الفاظ محمد بن یحییٰ کے نقل کردہ ہیں۔

محمد بن زیاد نامی نے یہ الفاظ نقل کئے ہیں: ”کچھ لوگ اعتراض کرتے ہیں“۔ اس میں انہوں نے یہ الفاظ نقل نہیں کئے ہیں ”اس میں کیا حرج ہے“۔ انہوں نے بتایا: حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے مجھے یہ بات بتائی کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کھڑے ہوئے آپ نے دو رکعت پڑھائیں۔ آپ نے ان میں صرف سورہ فاتحہ کی تلاوت کی۔ مزید کسی (سورہ کی) تلاوت نہیں کی۔

## بَابُ الْقِرَاءَةِ فِي صَلَاةِ الْمَغْرِبِ

## باب 111: مغرب کی نماز میں تلاوت کرنا

514- سند حدیث: نَا عَبْدُ الْجَبَّارِ بْنُ الْعَلَاءِ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ: سَمِعْتُ الزُّهْرِيَّ يَقُولُ أَخْبَرَنِي مُحَمَّدُ بْنُ

جُبَيْرِ بْنِ مُطْعِمٍ، عَنْ أَبِيهِ،

مَنْ حَدَّثَنَا أَنَّهُ سَمِعَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْرَأُ فِي الْمَغْرِبِ بِ الطُّورِ

نَا عَلِيُّ بْنُ خَشْرَمٍ، وَسَعِيدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْمَخْزُومِيُّ قَالَا: حَدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ

مُحَمَّدِ بْنِ جُبَيْرِ بْنِ مُطْعِمٍ، عَنْ أَبِيهِ، ح وَثْنَا بُنْدَارٌ، حَدَّثَنَا يَحْيَى، حَدَّثَنَا مَالِكٌ، حَدَّثَنَا الزُّهْرِيُّ، عَنْ ابْنِ جُبَيْرِ

بْنِ مُطْعِمٍ، عَنْ أَبِيهِ مِثْلَهُ

514- (سند حدیث) -- عبد الجبار بن علاء -- سفیان -- زہری -- محمد بن جابر بن مطعم -- اپنے والد کے حوالے سے

نقل کرتے ہیں:

”انہوں نے نبی اکرم ﷺ کو مغرب کی نماز میں سورہ طور کی تلاوت کرتے ہوئے سنا ہے۔“

515- سند حدیث: نَا بُنْدَارٌ، نَا أَبُو عَاصِمٍ، نَا ابْنُ جُرَيْجٍ، عَنِ ابْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ، عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ، عَنْ

مُرْوَانَ بْنِ الْحَكَمِ، عَنْ زَيْدِ بْنِ قَابِطٍ قَالَ:

514: صحیح البخاری کتاب الاذان ابواب صفة الصلاة باب الحهر في المغرب رقم الحديث 744 صحیح مسلم کتاب

الصلاة باب القراءة في الصبح رقم الحديث 734 موطا مالك کتاب الصلاة باب القراءة في المغرب والعشاء رقم

الحديث 169 صحیح ابن حبان کتاب الصلاة باب صفة الصلاة ذكر الاباحة للمراء ان يقرأ في صلاة المغرب بغير ما

وصفناه رقم الحديث 1855 سنن الدارمی کتاب الصلاة باب في قدر القراءة في المغرب رقم الحديث 1318 السنن

الصغری کتاب الالتفات في المغرب بالطور رقم الحديث 981 سنن ابی داؤد کتاب الصلاة ابواب تفریع

استفتاح الصلاة باب قدر القراءة في المغرب رقم الحديث 696 سنن ابن ماجه کتاب إقامة الصلاة باب القراءة في

صلاة المغرب رقم الحديث 830 مصنف عبد الرزاق الصنعانی کتاب الصلاة باب القراءة في المغرب رقم الحديث

2600 مصنف ابن ابی شیبة کتاب الصلاة ما یقرأ به في المغرب رقم الحديث 3549 السنن الکبریٰ لمسانی العمل في

انتتاح الصلاة القراءة في المغرب بالطور رقم الحديث 1041 شرح معانی الآثار للطحاوی باب القراءة في صلاة

المغرب رقم الحديث 782 مسند احمد بن حنبل حدیث جابر بن مطعم رقم الحديث 16437 مسند الشافعی ومن

کتاب اختلاف مالک والشافعی رضي الله عنهما رقم الحديث 967 مسند الطيالسی وما اسند عن جابر بن مطعم رقم

الحديث 977 مسند الحمیدی احادیث جابر بن مطعم رضي الله عنه رقم الحديث 539 المحرر الرخار مسند الررار

حدیث جابر بن مطعم عن النبي صلى الله عليه وسلم رقم الحديث 2889 مسند ابی یعلیٰ الموصلی حدیث جابر بن

مصعب رقم الحديث 7226 المعجم الاوسط للطبرانی باب الالف من اسمه احمد رقم الحديث 1187 المعجم الکبیر

للطبرانی باب الجیم باب محمد بن جابر بن مطعم رقم الحديث 1475

متن حدیث: كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْرَأُ فِي صَلَاةِ الْمَغْرِبِ بِطُولَى الطُّوَلَيْنِ

۴۴۴ (امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ کہتے ہیں) -- بندار -- ابو عاصم -- ابن جریج -- ابن ابی ملیک -- عروہ بن زبیر -- مروان بن حکم (کے حوالے سے روایت نقل کرتے ہیں) حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں۔

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز میں طویل سورہ کی تلاوت کیا کرتے تھے۔

516 - سند حدیث: نَا مُحَمَّدُ بْنُ مَعْمَرٍ الْقَيْسِيُّ، نَارُوخُ بْنُ عِبَادَةَ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، وَحَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ

مَهْدِيٍّ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، أَحْبَبَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ: سَمِعْتُ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ أَبِي مُلَيْكَةَ يَقُولُ: أَخْبَرَنِي عُرْوَةُ بْنُ

الرُّبَيْعِ، أَخْبَرَنِي مَرْوَانُ بْنُ الْحَكَمِ قَالَ:

متن حدیث: قَالَ زَيْدُ بْنُ ثَابِتٍ: مَا لَكَ تَقْرَأُ فِي الْمَغْرِبِ بِقِصَارِ الْمُفْصَلِ، لَقَدْ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ يَقْرَأُ فِي

الْمَغْرِبِ بِطُولَى الطُّوَلَيْنِ قَالَ: قُلْتُ: وَمَا طُولَى الطُّوَلَيْنِ؟ قَالَ: الْأَعْرَافُ فَسَأَلْتُ ابْنَ أَبِي مُلَيْكَةَ، وَمَا

الطُّوَلِيَانِ؟ فَقَالَ: مِنْ قَبْلِ رَأْيِهِ: الْأَنْعَامُ وَالْأَعْرَافُ

توضیح روایت: هَذَا لَفْظُ حَدِيثِ عَبْدِ الرَّزَّاقِ. وَفِي خَبَرِ رُوْحٍ قَالَ: أَخْبَرَنِي ابْنُ أَبِي مُلَيْكَةَ، عَنْ عُرْوَةَ بْنِ

الرُّبَيْعِ قَالَ مَرْوَانُ بْنُ الْحَكَمِ: قَالَ لِي زَيْدُ بْنُ ثَابِتٍ: قَالَ: سَمِعْتُ أَحْمَدَ بْنَ نَصْرِ الْمُقْرِءَ يَقُولُ: أَشْتَبِي أَنْ

أَقْرَأَ فِي الْمَغْرِبِ مَرَّةً بِالْأَعْرَافِ

۴۴۴ (امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ کہتے ہیں:) -- محمد بن معمر قیسی -- روح بن عبادہ -- ابن جریج -- حسین بن مہدی --

5151 فقہاء کے محاورے میں قرآن کی سورتوں کے لئے تین الفاظ استعمال کئے جاتے ہیں۔

طوال مفصل، اوساط، مفصل، قصار مفصل۔

ان کے تعین کے بارے میں فقہاء کے مابین اختلاف پایا جاتا ہے۔ البتہ احناف اس بات کے قائل ہیں: سورہ حجرات سے لے کر سورہ بروج کے آخر تک کی سورتیں طوال مفصل ہوں گی۔

سورہ طارق سے لے کر سورہ بینہ تک کی سورتیں اوساط مفصل ہوں گی۔

اور سورہ بینہ سے لے کر قرآن کریم کے اختتام تک کی سورتیں قصار مفصل ہوں گی۔

515 صحیح البخاری: کتاب الاذان: ابواب صفة الصلاة: باب القراءة في المغرب: رقم الحديث: 743 سنن ابی داؤد: کتاب

لصلاة: ابواب تفریع افتتاح الصلاة: باب قدر القراءة في المغرب: رقم الحديث: 697 السنن الصغری: کتاب الافتتاح:

القراءة في المغرب: باب قدر القراءة في المغرب: رقم الحديث: 983 صحیح ابن حبان: کتاب الصلاة: باب صفة الصلاة: ذکر الاطاحة للمراء ان

یرید فی اشراء في صلاة المغرب علی: رقم الحديث: 1858 مصنف عبد الرزاق الصنعانی: کتاب الصلاة: باب القراءة في

المغرب: رقم الحديث: 2599 السنن الكبرى للنسائی: العمل في افتتاح الصلاة: القراءة في المغرب: باب قدر القراءة في

1044 شرح معنی الآثار لمطحاوی: باب القراءة في صلاة المغرب: رقم الحديث: 785 مسند احمد بن حسن: مسند

الانصار: حدیث زید بن ثابت: رقم الحديث: 21119 المعجم الكبير للطيبرانی: باب الزاوی من اسمه زید: زید بن ثابت

الانصار: یکی اب سعید یقال ابو حارثة: مروان بن الحکم: رقم الحديث: 4675

عبدالرزاق۔۔ ابن جریج۔۔ عبداللہ بن ابوملیک۔۔ عروہ بن زبیر۔۔ مروان بن حکم (کے حوالے سے روایت نقل کرتے ہیں) حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ نے (مروان کو کہا)

کیا وجہ ہے کہ تم مغرب کی نماز میں ”تھار اور مفصل“ کی تلاوت کر لیتے ہو حالانکہ مغرب کی نماز میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی تلاوت کی سورہ کی تلاوت کیا کرتے تھے۔ راوی کہتے ہیں: میں نے دریافت کیا: طویل سورہ سے مراد کیا ہے؟ انہوں نے جواب دیا: سورہ الاعراف۔

میں نے ابن ملیک سے دریافت کیا: دو طویل سورتوں سے مراد کیا ہے؟ انہوں نے اپنی رائے سے یہ بات بیان کی کہ سورہ انعام اور سورہ اعراف مراد ہیں۔

روایت کے یہ الفاظ عبدالرزاق کے نقل کردہ ہیں۔

روح نامی راوی نے یہ الفاظ نقل کئے ہیں۔ ابن ابوملیک نے مجھے یہ خبر دی ہے۔ عروہ بن زبیر کے حوالے سے مروان بن حکم نے یہ بات بیان کی ہے۔ حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ نے مجھ سے کہا:

امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں: میں نے احمد بن نصر مرقی کو یہ کہتے ہوئے سنا ہے میری یہ خواہش ہے کہ میں بھی ایک مرتبہ مغرب کی نماز میں سورہ اعراف کی تلاوت کروں۔

بَابُ ذِكْرِ الدَّلِيلِ عَلَى أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّمَا كَانَ يَقْرَأُ

بِطَوَلَى الطَّوَلَيْنِ فِي الرَّكْعَتَيْنِ الْأُولَيَيْنِ مِنَ الْمَغْرِبِ لَا فِي رَكْعَةٍ وَاحِدَةٍ

باب 112: اس بات کی دلیل کا تذکرہ کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم طویل سورتوں میں سے دو طویل سورتوں کی تلاوت

مغرب کی دو ابتدائی رکعات میں کیا کرتے تھے۔ صرف ایک رکعت میں ایسا نہیں کرتے تھے

517- سند حدیث: نا محمد بن یحییٰ، نا محاضر، نا هشام، عن زید بن ثابت،

متن حدیث: أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقْرَأُ فِي الْمَغْرِبِ بِسُورَةِ الْأَعْرَافِ فِي الرَّكْعَتَيْنِ

بِكُلِّيهمَا

توضیح روایت: قَالَ أَبُو بَكْرِ: لَا أَعْلَمُ أَحَدًا تَابَعَ مُحَاضِرَ بْنَ الْمُورِغِ فِي هَذَا الْإِسْنَادِ قَالَ أَصْحَابُ هِشَامٍ

فِي هَذَا الْإِسْنَادِ، عَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ أَوْ عَنْ أَبِي أَيُّوبَ، شَكَ هِشَامٌ

❦❦ (امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ کہتے ہیں:)- محمد بن یحییٰ- محاضر- هشام- اپنے والد کے حوالے سے نقل کرتے ہیں۔

حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

517 السنن الصغریٰ کتاب الافتتاح، انقراء فی المغرب بالمص، رقم الحدیث: 985 السنن الکبریٰ لسنن العمل فی

التتاح الصلاة، انقراء فی المغرب بالمص، رقم الحدیث: 1045 المستدرک علی الصحیحین للحاکم، ومن کتب الامامة

اما حدیث انس، رقم الحدیث: 818

”نبی اکرم ﷺ مغرب کی نماز کی پہلی دو رکعات میں سورۃ اعراف کی تلاوت کیا کرتے تھے۔“

امام ابن خزیمہ فرماتے ہیں یہ علم کے مطابق اسی بھی راوی نے اس کی سند میں حاضر بن مورخ کی متابعت نہیں کی ہے۔

اس کی سند سے ہمارے میں ہشام کے شاگردوں کا یہ کہنا ہے۔ یہ حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ کے حوالے سے یا شاید حضرت ابویوب بن انصاری رضی اللہ عنہ کے حوالے سے منقول ہے اور یہ شک ہشام نامی راوی کو ہے۔

**518 -** سند حدیث: نَا مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ بْنِ كُرَيْبٍ، نَا أَبُو أُسَامَةَ، عَنْ هِشَامٍ، عَنْ أَبِيهِ،

متن حدیث: اَنَّ اَبَا اَيُّوبَ، اَوْ زَيْدَ بْنَ ثَابِتٍ - شَكَ هِشَامٌ - قَالَ لِمَرْوَانَ - وَهُوَ اَمِيرُ الْمَدِينَةِ - اِنَّكَ تُحِفُّ الْفِرَاءَةَ فِي الرُّكْعَتَيْنِ مِنَ الْمَغْرِبِ، فَوَاللَّهِ، لَقَدْ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْرَأُ فِيهِمَا بِسُورَةِ الْأَعْوَابِ فِي الرُّكْعَتَيْنِ جَمِيعًا، فَقُلْتُ لِأَبِي: مَا كَانَ مَرْوَانُ يَقْرَأُ فِيهِمَا؟ قَالَ: مِنْ طَوْلِ الْمُفْصَلِ وَهَكَذَا رَوَاهُ وَكِيعٌ، وَشُعَيْبُ بْنُ إِسْحَاقَ، عَنْ هِشَامٍ قَالَا: عَنْ زَيْدٍ أَوْ عَنْ أَبِي أَيُّوبَ

\*\*\* (امام ابن خزیمہ فرماتے ہیں:۔۔ محمد بن علاء بن کریم روایت کرتے ہیں:

ابو اسامہ نے ہشام کے حوالے سے ان کے والد کا یہ بیان نقل کیا ہے۔ حضرت ابویوب انصاری رضی اللہ عنہ (راوی کو یہ شک ہے کہ شاید یہ الفاظ ہیں) یا حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ (یہ شک ہشام نامی راوی کو ہے) نے مروان سے کہا جو مدینہ منورہ کا گورنر تھا تم مغرب کی نماز میں ابتدائی دو رکعت میں مختصر تلاوت کرتے ہو؟ اللہ کی قسم! نبی اکرم ﷺ ان دو رکعتوں میں سورۃ اعراف کی تلاوت کرتے تھے۔ آپ ان دونوں رکعتوں میں اس سورہ کی تلاوت کر لیتے تھے۔

راوی کہتے ہیں: میں نے اپنے والد سے دریافت کیا: مروان ان دو رکعتوں میں کون سی سورہ کی تلاوت کرتا تھا؟ تو انہوں نے جواب دیا: طوال مفصل سے تعلق رکھنے والی سورتوں کی۔

یہ روایت اسی طرح وکیع اور شعیب بن اسحاق نے ہشام کے حوالے سے نقل کی ہے۔ وہ دونوں بیان کرتے ہیں: یہ روایت حضرت زید رضی اللہ عنہ یا حضرت ابویوب رضی اللہ عنہ سے منقول ہے۔

اس کے بعد اس کی دوسری سند ہے۔

**519 -** سند حدیث: نَا سَلَمُ بْنُ جُنَادَةَ، نَا وَكِيعٌ، ح نَا أَبُو كُرَيْبٍ، نَا شُعَيْبُ بْنُ إِسْحَاقَ، ح نَا عَبْدُ الْحَكَّارِ

**519** صحیح البخاری کتاب المغازی باب مرض النبی صلی اللہ علیہ وسلم ووفاته رقم الحدیث 4175 سنن اندارمی کتاب الصلاۃ باب فی قدر انقراء فی المغرب رقم الحدیث 1317 السنن الصغری کتاب الافتتاح انقراء فی المغرب بمرسلات رقم الحدیث 980 سنن ابن ماجہ کتاب اقامة الصلاة باب القراءة فی صلاة المغرب رقم الحدیث 829 السنن الکبریٰ للنسائی العمل فی افتتاح الصلاة القراء فی المغرب بالمرسلات رقم الحدیث 1040 مسند احمد بن حنبل مسند النساء حدیث ام الفضل امرأة عباس رقم الحدیث 26299 سنن اسحاق بن راہویہ ما یروی عن ام الفضل بنت الحارث رقم الحدیث 1931 مسند عبد بن حمید من حدیث ام الفضل رقم الحدیث 1589 المعجم الکبیر بطبری باب الفاء باب اللام ما اسندت ام الفضل عبد اللہ بن عباس عن امہ ام رقم الحدیث 20933



بْنُ الْعَلَاءِ، نَا سُفْيَانُ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، أَخْبَرَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ، ح وَحَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ  
الْمَخْزُومِيُّ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، ح وَحَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ الزُّهْرِيُّ، نَا سُفْيَانُ، نَا الزُّهْرِيُّ، ح  
وَحَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ خَشْرَمٍ، أَخْبَرَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ، ح وَحَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ  
إِبْرَاهِيمَ الدَّورَقِيُّ، نَا سُفْيَانُ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، عَنْ أُمِّ الْفَضْلِ بِنْتِ  
الْحَارِثِ

متن حدیث: اَنَّا سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْرَأُ فِي الْمَغْرِبِ بِالْمُرْسَلَاتِ

توضیح روایت: هَذَا لَفْظُ حَدِيثِ الدَّورَقِيِّ غَيْرَ أَنَّ عَبْدَ الْجَبَّارِ لَمْ يَقُلْ: فِي الْمَغْرِبِ

❦ ❦ (امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ کہتے ہیں:)-- سلم بن جناہ-- وکیع-- ابو کریب-- شعیب بن اسحاق-- عبد الجبار بن

علاء-- سفیان-- ابن شہاب زہری کے حوالے سے-- عبید اللہ بن عبد اللہ (کے حوالے سے روایت نقل کرتے ہیں:)

(یہاں تحویل سند ہے) سعید بن عبد الرحمن مخزومی-- سفیان-- زہری

(یہاں تحویل سند ہے) عبد اللہ بن محمد زہری-- سفیان-- زہری

(یہاں تحویل سند ہے) علی بن خشرم-- ابن عیینہ-- ابن شہاب زہری-- عبید اللہ بن عبد اللہ

(یہاں تحویل سند ہے) یعقوب بن ابراہیم دورقی-- سفیان-- ابن شہاب زہری-- عبید اللہ بن عبد اللہ-- حضرت ابن

عباس رضی اللہ عنہ (کے حوالے سے روایت نقل کرتے ہیں:)

وہ اپنی والدہ سیدہ اُمّ فضل بنت حارث رضی اللہ عنہا کا یہ بیان نقل کرتے ہیں انہوں نے نبی اکرم ﷺ کو مغرب کی نماز میں سورۃ  
مرسلت کی تلاوت کرتے ہوئے سنا ہے:

روایت کے یہ الفاظ دورقی کے نقل کردہ ہیں تاہم عبد الجبار ثانی راوی نے یہ الفاظ نقل نہیں کئے ہیں: ”مغرب کی نمازیں۔“

520- سند حدیث: ثَنَا بُنْدَارٌ، حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ يَعْنِي الْحَنْفِيَّ، أَنَا الضَّحَّاكُ وَهُوَ ابْنُ عُثْمَانَ، حَدَّثَنِي بُكَيْرُ

بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْأَشَّحِ، حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ يَسَارٍ،

متن حدیث: أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا هُرَيْرَةَ يَقُولُ: مَا رَأَيْتُ أَحَدًا أَشَبَّ صَلَاةَ بِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ

فُلَانٍ، لَا مِيرَ كَانَ بِالْمَدِينَةِ قَالَ سُلَيْمَانُ: فَصَلَّيْتُ أَنَا وَرَاءَهُ فَكَانَ يُعْلِلُ فِي الْأَوَّلِينَ، وَيُخَفِّفُ الْآخِرِينَ،

وَيُخَفِّفُ الْعَصْرَ، وَكَانَ يَقْرَأُ فِي الْأَوَّلِينَ مِنَ الْمَغْرِبِ بِقِصَارِ الْمُفْضَلِ، وَفِي الْأَوَّلِينَ مِنَ الْعِشَاءِ بِوَسْطِ

520 صحیح ابن حبان کتاب الصلوة باب صفة الصلوة ذكر الاباحة للمرء ان يقتصر على قصار المفصل في القراءة في

رقم الحديث 1859 نس ابن ماجه كتاب اقامة الصلوة باب القراءة في الظهر والعصر رقم الحديث 825 السن

الصعري كتاب الافتتاح تخفيف القيام والقراءة رقم الحديث: 976 السنن الكبرى للنسائي العمل في افتتاح الصلوة

تخفيف القيام والقراءة رقم الحديث 1036 مسند احمد بن حنبل مسند ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ رقم الحديث

الْمُفْصَلِ، وَفِي الصُّنْحِ بِطَوِيلِ الْمُفْصَلِ

تَوْضِیحِ مُصَنَّفِ قَالَ أَبُو بَكْرٍ: هَذَا الْإِخْتِلَافُ فِي الْقِرَاءَةِ مِنْ جِهَةِ الْمَسَاحِ، جَائِزٌ لِلْمُصَلِّي أَنْ يَقْرَأَ فِي الْمَغْرِبِ وَفِي الصَّلَوَاتِ كُلِّهَا الَّتِي يُزَادُ عَلَى فَاتِحَةِ الْكِتَابِ فِيهَا بِمَا أَحَبَّ، وَشَيْئًا مِنْ سُورِ الْقُرْآنِ، لَيْسَ بِمَنْحُطٍ عَلَيْهِ أَنْ يَقْرَأَ بِمَا شَاءَ مِنْ سُورِ الْقُرْآنِ، غَيْرُ أَنَّهُ إِذَا كَانَ إِمَامًا فَلَا اخْتِيَارَ لَهُ أَنْ يُخَفِّفَ فِي الْقِرَاءَةِ، وَلَا بِطَوِيلٍ بِالنَّاسِ فِي الْقِرَاءَةِ فَيَفْتِنَهُمْ كَمَا قَالَ الْمُصْطَفَى صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِمُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ أَتَرِيدُ أَنْ تَكُونَ قَتَانًا، وَكَمَا أَمَرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْإِمَمَةَ أَنْ يُخَفِّقُوا الصَّلَاةَ،

قَالَ: مَنْ أَمَّ مِنْكُمْ النَّاسَ فَلْيُخَفِّفْ وَسَلَخْرِجْ هَذِهِ الْأَخْبَارَ أَوْ بَعْضَهَا فِي كِتَابِ الْإِمَامَةِ، فَإِنَّ ذَلِكَ الْكِتَابَ مَوْضِعُ هَذِهِ الْأَخْبَارِ

❀❀ (امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ کہتے ہیں:)--بزار--ابو بکر خنی--ضحاك بن عثمان--بکیر بن عبد اللہ بن اشج--سلیمان بن یسار (کے حوالے سے روایت نقل کرتے ہیں:)

انہوں نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کو یہ کہتے ہوئے سنا: میں نے ایسا کوئی شخص کوئی نہیں دیکھا جو نماز میں سے زیادہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے طریقے کے مشابہہ نماز پڑھتا ہو۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے یہ بات مدینہ منورہ کے (اس وقت کے) گورنر کے بارے میں کہی تھی۔

سلیمان نامی راوی کہتے ہیں: میں نے اس شخص کے پیچھے نماز ادا کی تو وہ صاحب پہلے دو رکعات طویل ادا کرتے تھے اور آخری دو رکعت مختصر ادا کرتے تھے اور عصر کی نماز مختصر ادا کرتے تھے اور مغرب کی ابتدائی دو رکعت میں قصر مفصل کی تلاوت کرتے تھے اور عشاء کی ابتدائی دو رکعت میں اوساط مفصل کی تلاوت کرتے تھے اور صبح کی نماز میں طوال مفصل کی تلاوت کرتے تھے۔

امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں: قرأت میں یہ اختلاف مباح ہونے کے حوالے سے ہے نمازی کے لئے یہ بات جائز ہے کہ وہ مغرب کی نماز میں بلکہ دیگر تمام نمازوں میں سورۃ فاتحہ کے بعد جو چاہے سورت تلاوت کر لے اس کے لئے یہ بات ممنوع نہیں ہے کہ وہ قرآن کی جو سورہ چاہے تلاوت کرے البتہ جب وہ امام ہو تو اس کے لئے مختار بات یہ ہے کہ وہ قرأت کو مختصر کرے اور لوگوں کو طویل قرأت والی نماز پڑھا کر انہیں آزمائش کا شکار نہ کرے۔

جیسا کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ سے فرمایا تھا: ”کیا تم آزمائش میں مبتلا کرنا چاہتے ہو؟“

اسی طرح نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ائمہ کو یہ حکم دیا ہے کہ وہ نماز مختصر پڑھایا کریں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

”تم میں سے جو شخص لوگوں کی امامت کرے اسے مختصر نماز پڑھانی چاہئے۔“

امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں: میں یہ روایات یا ان میں سے کچھ روایات ”کتاب الامامت“ میں نقل کروں گا، کیونکہ اس

طرح کی روایات کے لئے مخصوص جگہ وہی باب ہے۔

## بَابُ الْقِرَاءَةِ فِي صَلَاةِ الْعِشَاءِ الْآخِرَةِ

## باب 113: عشاء کی نماز میں تلاوت کرنا

521- سند حدیث: نا أحمد بن عبدہ الضبی، ناسفیان، عن عمرو بن دینار، وأبی الزبیر، سمعنا جابر بن

عبد اللہ، - یرید أخذہما علی صاحبہ - قال:

متن حدیث: کان معاذ یصلی مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم، ثم یرجع إلی قومہ فیصلی بہم، فآخر النبی صلی اللہ علیہ وسلم الصلاة ذات لیلۃ فرجع معاذ یومئہم، فقرأ سورة البقرة، فلما رأى ذلك رجل من القوم انحرف إلی ناحیة المسجد فصلی وحده، فقالوا: اتفقت؟ قال: لا قال. ولأتین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فلاخبرته، وأتی النبی صلی اللہ علیہ وسلم، فقال: إن معاذاً یصلی معک ثم یرجع فیلومنا، وأنتک انحرطت إلی الباریحۃ فجاء فأمنا فقرأ سورة البقرة، وأنی فأنحرطت عنه فصلیت وحیدی یا رسول اللہ، وأنا نحن أصحاب نواضح، وإنما نعمل بإیدینا، فقال النبی صلی اللہ علیہ وسلم: یا معاذ أفتان أنت؟ اقرأ سورة الليل إذا يغشى، وسبح اسم ربک الأعلى، والسماذ ذات البروج

توضیح روایت: قال أبو بکر: قد خرجت طرق هذا الخبر فی کتاب الإمامۃ

❀❀ (امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ کہتے ہیں:)-- احمد بن عبدہ ضبی -- سفیان -- عمرو بن دینار اور ابو زبیر (کے حوالے سے

روایت نقل کرتے ہیں:) حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی اقتداء میں نماز ادا کرتے تھے پھر وہ اپنی قوم کی طرف واپس جا کر انہیں نماز پڑھایا کرتے تھے۔ ایک رات نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز ادا کرنے میں تاخیر کر دی تو حضرت معاذ رضی اللہ عنہ واپس چلے گئے اور ان لوگوں کو

521 صحیح البخاری کتاب الادب باب من لم یر اکفار من قال ذلك متاولا او جاهلا رقم الحدیث 5761 صحیح

مسلم کتاب الصلاة باب انقراء فی العشاء رقم الحدیث 738 صحیح ابن حبان کتاب الصلاة باب صفة الصلاة ذکر

الخبر المدحی قول من زعم ان هذا الخبر تفرد به رقم الحدیث 1862 سنن الدارمی کتاب الصلاة باب قدر القراءة

فی العشاء رقم الحدیث 1319 سنن ابی داؤد کتاب الصلاة ابواب تقریم استفتاح الصلاة باب فی تخفیف الصلاة رقم

الحدیث 678 سنن ابن ماجہ کتاب إقامة الصلاة باب من ام قوما فلیخفف رقم الحدیث 982 السنن اصحری کتاب

الإمامة خروج الرجل من صلاة الامام وفراغه من صلاته فی ناحیة المسجد رقم الحدیث 826 السنن الکبریٰ لسانہ

ذکر الامامة خروج الرجل من صلاة الامام وفراغه من صلاته فی ناحیة المسجد رقم الحدیث 889 شرح معانی الآثار

بصحری باب القراءة فی صلاة المغرب رقم الحدیث 796 مسند احمد بن حنبل مسند جابر بن عبد اللہ رضی اللہ

عنه رقم الحدیث 13932 مسند الشافعی ومن کتاب الامامة رقم الحدیث 224 مسند الطیالسی احادیث النساء من

اسند جابر بن عبد اللہ الانصاری معارب من دثار عن جابر رقم الحدیث 1823 مسند الحمیدی احادیث جابر بن

عبد اللہ الانصاری رضی اللہ عنہ رقم الحدیث 1188 مسند عبد بن حمید من مسند جابر بن عبد اللہ رقم الحدیث

1103 المعجم الاوسط لبطرانی باب الالف باب من اسبه ابراهیم رقم الحدیث 2714

مر پر حاضر ہو گئے۔ انہوں نے سورہ بقرہ پڑھنی شروع کر دی۔ حاضرین میں سے ایک صاحب نے جب یہ بات دیکھی تو وہ بیچپ ہٹ کر مسجد کے ایک کونے میں گئے اور انہوں نے تہا نماز ادا کی۔ انہوں نے ان سے کہا: کیا تم منافی ہو گے؟ اس نے کہا: جی نہیں! میں نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہو کر آپ ﷺ کو اس بارے میں بتاؤں گا۔ پھر وہ شخص نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اس نے عرض کی یا رسول اللہ (ﷺ)! حضرت معاذ رضی اللہ عنہ آپ کی اقتداء میں نماز ادا کرتے ہیں، پھر وہ واپس جا کر ہمیں نماز پڑھاتے ہیں۔ گزشتہ رات آپ ﷺ نے نماز ادا کرنے میں تاخیر کر دی تھی تو حضرت معاذ رضی اللہ عنہ آئے اور انہوں نے ہمیں نماز پڑھانا شروع کی انہوں نے سورہ بقرہ پڑھنی شروع کر دی۔ تو میں پیچھے ہٹ گیا اور میں نے تہا نماز ادا کر لی یا رسول اللہ (ﷺ)! ہم انہوں کے ذریعہ (کھیتوں کو پانی دینے والے) لوگ ہیں، ہم اپنے ہاتھوں کے ذریعہ یہ کام کرتے ہیں تو نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: ”اے معاذ! کیا تم آزمائش کا شکار کرنا چاہتے ہو؟ تم سورہ اللیل، سورہ الاعلیٰ اور سورہ بروج کی تلاوت کیا کرو؟“

امام ابن خزیمہ فرماتے ہیں: میں نے اس روایت کے تمام طرق ”کتاب الامامت“ میں نقل کر دیئے ہیں۔

**522 - سند حدیث:** نَا عَلِيُّ بْنُ خَشْرَمٍ، أَخْبَرَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ، وَمِسْقَرٍ، سَمِعْنَا عَدِيَّ بْنَ ثَابِتٍ يَقُولُ: سَمِعْتُ الْبَرَاءَ بْنَ عَازِبٍ يَقُولُ:

**متن حدیث:** سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْرَأُ بِالْبَيِّنِ وَالزَّيْتُونِ فِي عِشَاءِ الْآخِرَةِ فَمَا سَمِعْتُ أَحْسَنَ قِرَاءَةً مِنْهُ

**523 - سند حدیث:** نَا عِيسَى بْنُ إِبْرَاهِيمَ الْغَافِقِيُّ، نَا ابْنُ وَهْبٍ، عَنْ مَالِكٍ، وَابْنِ كَهَيْجَةَ، عَنْ ابْنِ الْأَسْوَدِ،

❦ (امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ کہتے ہیں:۔۔۔ علی بن خشرم۔۔۔ ابن عیینہ۔۔۔ یحییٰ بن سعید اور مسعر۔۔۔ عدی بن ثابت) کے حوالے سے روایت نقل کرتے ہیں: حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

”میں نے نبی اکرم ﷺ کو عشاء کی نماز میں سورہ التین کی تلاوت کرتے ہوئے سنا ہے میں نے آپ سے زیادہ خوبصورت قرأت اور کسی کی نہیں سنی۔“

**523 صحیح البخاری:** کتاب الصلاة ابواب استقبال القبلة باب ادخال البعير في المسجد لليلة رقم الحديث 454

صحیح مسلم: کتاب الحج باب جواز الطواف على بعير وغيره رقم الحديث: 2313 موطا مالك: کتاب الحج باب حاتم الطواف رقم الحديث 824 صحیح ابن حبان: کتاب الحج باب دخول مكة ذكر الاباحة لحاج العليل ان يضاف به رقم الحديث 3896 سنن ابی داؤد: کتاب المناسك باب الطواف الواجب رقم الحديث 1619 سنن ابن ماجه: کتاب المناسك باب امريض رقم الحديث 2959 السنن الصغرى: کتاب مناسك الحج كيف طواف امريض رقم الحديث 2890 مصنف عبد الرزاق الصنعاني: کتاب المناسك باب طواف الرجال والنساء معا رقم الحديث 8752 السر الكبير لمسنن: کتاب المناسك اشعار الهدي: باب طواف الرجال والنساء معا رقم الحديث 3775 مسند احمد بن حنبل: مسند النساء حديث امر سبعة روج النبي صلى الله عليه وسلم رقم الحديث: 25941 مسند اسحاق بن راهويه: ريدات رواية امر مكة والمدينة وغيرهم رقم الحديث: 1733 مسند ابی يعلى الموصلي: مسند امر سبعة روج النبي صلى الله عليه وسلم رقم الحديث: 6818 المعجم الكبير للطبراني: باب الواء هذا ما اسند النساء ابو الاسود رقم الحديث:

عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الرَّبِيعِ، عَنْ زَيْنَبِ بِنْتِ أُمِّ سَلَمَةَ، عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ: مَتَنَ حَدِيثٍ: اشْكُوْتُ أَوْ اشْكَيْتُ لَدَكُرْتِ لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ: طُوفِيْ مُرُورَ النَّاسِ وَأَنْتِ رَاكِبَةٌ قَالَتْ: قَطَفْتُ عَلَى جَمَلٍ، وَرَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي إِلَى صُفْحِ الْبَيْتِ، فَسَمِعْتُهُ يَقْرَأُ فِي الْعِشَاءِ الْآخِرَةَ وَهُوَ يُصَلِّي بِالنَّاسِ وَالطُّورِ وَكِتَابٍ مَسْطُورٍ قَالَ ابْنُ لَهْيَعَةَ، وَقَالَ أَبُو الْأَسْوَدِ: يَقْرَأُ وَيُرْتِلُ إِذَا قَرَأَ، إِلَّا أَنَّ مَالِكًا قَالَ: يُصَلِّي إِلَى جَنْبِ الْبَيْتِ

❦ (امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ کہتے ہیں:)-- عیسیٰ بن ابراہیم عافقی -- ابن وہب -- مالک اور ابن لہیعہ -- ابن اسود --

عروہ بن زبیر -- سیدہ زینب بنت ام سلمہ رضی اللہ عنہا (کے حوالے سے روایت نقل کرتے ہیں: ) سیدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: میں بیمار ہو گئی۔ میں نے اس بات کا تذکرہ نبی اکرم ﷺ سے کیا تو آپ نے فرمایا: تم لوگوں سے پرے (ہو کر) سوار ہو کر طواف کرو۔ سیدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: تو میں نے اونٹ پر بیٹھ کر طواف کیا۔ نبی اکرم ﷺ خانہ کعبہ کے ایک گوشے کی طرف رخ کر کے نماز ادا کر رہے تھے میں نے آپ کو عشاء کی نماز میں لوگوں کو نماز پڑھاتے ہوئے سورۃ طور کی تلاوت کرتے ہوئے سنا۔ ابن لہیعہ نامی راوی نے یہ الفاظ نقل کئے ہیں: ابو اسود نامی راوی کہتے ہیں: (سیدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا نے یہ بات بھی بیان کی: ) نبی اکرم ﷺ قرأت کرتے تھے اور قرأت کرتے ہوئے تیل کے ساتھ (یعنی ٹھہر ٹھہر کر) قرأت کرتے تھے۔

تاہم امام مالک رحمہ اللہ نے یہ الفاظ نقل کئے ہیں:

”نبی اکرم ﷺ بیت اللہ کے ایک پہلو کی طرف رخ کر کے نماز پڑھ رہے تھے۔“

## بَابُ الْقِرَاءَةِ فِي صَلَاةِ الْعِشَاءِ فِي السَّفَرِ

باب 114: سفر کے دوران عشاء کی نماز میں تلاوت کرنا

524 - سندِ حدیث: نَا بُشَيْرُ بْنُ مُحَمَّدٍ بْنُ بَشَّارٍ، نَا مُحَمَّدٌ يَعْنِي ابْنَ جَعْفَرٍ، وَعَبْدُ الرَّحْمَنِ يَعْنِي ابْنَ مَهْدِيٍّ كَالَا: قَحَدْنَا شُعْبَةَ، عَنْ عَدِيٍّ، وَهُوَ ابْنُ ثَابِتٍ قَالَ: سَمِعْتُ الْبَرَاءَ بْنَ عَازِبٍ يَقُولُ: مَتَنَ حَدِيثٍ: كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي سَفَرٍ فَصَلَّى الْعِشَاءَ الْآخِرَةَ، فَقَرَأَ فِي أَحَدِي الرُّكْعَتَيْنِ بِالتَّيْنِ وَالزَّيْتُونِ

❦ (امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ کہتے ہیں:)-- بندار محمد بن بشار -- محمد بن جعفر اور عبد الرحمن بن مہدی -- شعبہ -- عدی بن ثابت (کے حوالے سے روایت نقل کرتے ہیں: ) حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

نبی اکرم ﷺ نے ایک مرتبہ سفر کے دوران عشاء کی نماز پڑھاتے ہوئے ایک رکعت میں سورۃ التین کی تلاوت کی تھی۔

525 - اَبَا أَبُو طَالِبٍ زَيْدُ بْنُ أَخْزَمَ الطَّائِيُّ، نَا مُحَمَّدُ بْنُ بَكْرٍ، نَا شُعْبَةُ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ قَالَ سَمِعْتُ الْبَرَاءَ يَقُولُ:

مَتَنَ حَدِيثٍ صَلَّى النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي سَفَرٍ، فَصَلَّى الْعِشَاءَ الْآخِرَةَ، فَقَرَأَ فِيهَا بِالتَّيْنِ



وَالزَّيْتُونِ

❦❦❦ (امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ کہتے ہیں:)--ابوطالب زید بن اخزم طائی--محمد بن بکر--شعبہ--ابواسحاق (کے حوالے سے روایت نقل کرتے ہیں: حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے سفر کے دوران نماز ادا کی۔ آپ نے عشاء کی نماز ادا کی تو آپ نے اس میں سورہ اتین کی تلاوت کی۔

### بَابُ الْقِرَاءَةِ فِي صَلَاةِ الصُّبْحِ

باب 115: فجر کی نماز میں تلاوت کرنا

526- سند حدیث: نا أبو موسى محمد بن المثنی، نا زائدة، عن مسالك، عن جابر بن سمرة قال:

متن حدیث: كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْرَأُ فِي الصُّبْحِ بِقَافٍ، وَكَانَتْ صَلَاتُهُ بَعْدَ تَخْفِيفٍ

❦❦❦ (امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ کہتے ہیں:)--ابوموسیٰ محمد بن مثنی--زائدہ--مساک (کے حوالے سے روایت نقل کرتے

ہیں: حضرت جابر بن سمرة رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

”نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم صبح کی نماز میں سورہ ق کی تلاوت کیا کرتے تھے بعد میں آپ مختصر نماز ادا کرنے لگے تھے۔“

527- سند حدیث: نا أحمد بن عبد الله، نا سفيان بن عيينة، ح وحدثنا علي بن خشرم، أخبرنا ابن عيينة،

عن زياد بن علاقة، عن عتبة قطبة بن مالك،

متن حدیث: سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْرَأُ فِي الصُّبْحِ سُورَةَ ق، وَسَمِعْتُهُ يَقْرَأُ وَالنَّحْلَ

بِاسِقَاتٍ

❦❦❦ (امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ کہتے ہیں:)--احمد بن عبدہ--سفيان بن عيينة

(یہاں تحویل سند ہے) علی بن خشرم--ابن عیینہ (کے حوالے سے روایت نقل کرتے ہیں: زیاد بن علاقہ--اپنے چچ

حضرت قطبہ بن مالک رضی اللہ عنہ کا یہ بیان نقل کرتے ہیں:

میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو صبح کی نماز میں سورہ ”ق“ کی تلاوت کرتے ہوئے سنا میں نے آپ کو وَالنَّحْلَ بِاسِقَاتٍ کی

تلاوت کرتے ہوئے سنا۔

528- سند حدیث: نا الصَّغَانِيُّ، نا الْمُعْتَمِرُ، عَنْ أَبِيهِ، حَدَّثَنِي أَبُو الْمُنْهَالِ، عَنْ أَبِي بَرَزَةَ،

متن حدیث: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقْرَأُ فِي صَلَاةِ الْغَدَاةِ بِأَلْفَيْ أَلْفٍ أَلْفَيْنِ، أَوْ

528 صحيح مسلم كتاب الصلاة باب القراءة في الصبح رقم الحديث: 1271 صحيح ابن حبان كتاب الصلاة باب صفة

الصلاة ذكر ما يقرأ البراء في صلاة الغداة من السور رقم الحديث: 1838 مصنف ابن أبي شيبة كتاب الصلاة ما يقرأ في

صلاة الفجر رقم الحديث: 3504 مسند أحمد بن حنبل حديث جابر بن سمرة السواني رقم الحديث: 20528 مسند أبي

يعلى الموصلي حديث جابر بن سمرة السواني رقم الحديث: 1290

الْبَيْتَيْنِ إِلَى الْمِائَةِ

توضیح راوی قَالَ أَبُو بَكْرٍ: أَبُو الْيَنْهَالِ هُوَ سَيَّارُ بْنُ سَلَامَةَ بَضْرِي

❖❖ (امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ کہتے ہیں:۔۔۔ صفائی۔۔۔ معتمر۔۔۔ اپنے والد کے حوالے سے۔۔۔ ابو منہال (کے حوالے سے

روایت نقل کرتے ہیں:) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

”نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم صبح کی نماز میں ایک سو سے لے کر ساٹھ آیات کی (راوی کو شک ہے یا شاید یہ الفاظ ہیں) ساٹھ سے لے کر

ایک سو آیات تک کی تلاوت کیا کرتے تھے۔

امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں: ابو منہال نامی راوی سیار بن سلامہ ہے۔

529- سند حدیث: نَا أَحْمَدُ بْنُ عُبْدَةَ، أَخْبَرَنَا زَيْدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ، عَنْ سُلَيْمَانَ التَّمِيمِيِّ، ح وَحَدَّثَنَا بُنْدَارٌ، نَا

يَزِيدُ، أَخْبَرَنَا سُلَيْمَانُ التَّمِيمِيُّ، ح وَحَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عُبْدَةَ، أَخْبَرَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ، عَنْ سُلَيْمَانَ التَّمِيمِيِّ، ح

وَحَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ مُوسَى، حَدَّثَنَا جَرِيرٌ، عَنْ سُلَيْمَانَ التَّمِيمِيِّ بِهَذَا الْإِسْنَادِ: مِثْلُهُ،

توضیح روایت: وَقَالُوا بِالْبَيْتَيْنِ إِلَى الْمِائَةِ

❖❖ (امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ کہتے ہیں:۔۔۔ احمد بن عبدہ۔۔۔ زید بن عبد اللہ۔۔۔ سلیمان تمیمی

(یہاں تحمل سند ہے) بندار۔۔۔ یزید۔۔۔ سلیمان تمیمی

(یہاں تحمل سند ہے) احمد بن عبدہ۔۔۔ یزید بن ہارون۔۔۔ سلیمان تمیمی

(یہاں تحمل سند ہے) یوسف بن موسیٰ۔۔۔ جریر۔۔۔ سلیمان تمیمی بیان کرتے ہیں:

”یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ منقول ہے تاہم اس میں یہ الفاظ ہیں:

”ساٹھ سے لے کر ایک سو تک۔“

530- سند حدیث: نَا أَبُو عَمَّارٍ، وَاسْلَمُ بْنُ جُنَادَةَ قَالَ: حَدَّثَنَا وَكِيعٌ، عَنْ سُفْيَانَ، عَنْ خَالِدٍ، عَنْ أَبِي

الْيَنْهَالِ، عَنْ أَبِي بَرُزَةَ قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْرَأُ فِي الصُّبْحِ بِمَا بَيْنَ الْبَيْتَيْنِ إِلَى الْمِائَةِ

❖❖ (امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ کہتے ہیں:۔۔۔ ابو عمار اور سلم بن جنادہ۔۔۔ وکیع۔۔۔ سفیان۔۔۔ خالد۔۔۔ ابو منہال (کے

حوالے سے روایت نقل کرتے ہیں:) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم صبح کی نماز میں ساٹھ سے لے کر سو آیات تک کی تلاوت کرتے تھے۔

531- سند حدیث: نَا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، نَا خَلْفُ بْنُ الْوَلِيدِ، نَا إِسْرَائِيلُ، عَنْ سَمَاءٍ، عَنْ جَابِرٍ هُوَ أَمْنُ

528 صحیح مسلم کتاب الصلاۃ باب القراءة فی الصبح رقم الحدیث 731 سنن ابی داؤد کتاب الصلاۃ باب فی وقت

صلاۃ اسبی صلی اللہ علیہ وسلم وکیف کان رقم الحدیث: 341 سنن ابن ماجہ کتاب إقامة الصلاۃ باب القراءة فی صلاۃ

الفجر رقم الحدیث 816 مسند احمد بن حنبل حدیث ابی ہریرۃ الاسلمی رقم الحدیث: 19368 مسند اسبی یعنی

ابو صلی حدیث ابی ہریرۃ الاسلمی رقم الحدیث 7259

سُورَةُ فَاتِحَةِ

متن حدیث: كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي نَحْوًا مِنْ صَلَاتِكُمْ، وَلَكِنَّهُ كَانَ يُخَفِّفُ الصَّلَاةَ، ثُمَّ يَقْرَأُ فِي صَلَاةٍ الْقَبْرَ بِالْوَقْفَةِ وَنَحْوَهَا مِنَ السُّورِ

توضیح مصنف: قَالَ أَبُو مُكْرٍ: رَوَى هَذَا الْخَبَرُ مَنْ لَيْسَ الْحَدِيثُ صِنَاعَتُهُ لَجَاءَ بِطَائِمَةٍ، رَوَاهُ عَنْ سُلَيْمَانَ التَّمِيمِيِّ، فَقَالَ: عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ، عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

۵۳۲ (امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ کہتے ہیں: -- یعقوب بن ابراہیم -- خلف بن ولید -- اسرائیل -- سہاک) کے حوالے سے روایت نقل کرتے ہیں: حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

”نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم تقریباً تم لوگوں کی طرح ہی نماز ادا کیا کرتے تھے البتہ آپ مختصر نماز ادا کرتے تھے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم فجر کی نماز میں ”سورۃ فاتحہ“ اور اس جیسی سورتوں کی تلاوت کیا کرتے تھے۔“

امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں: اس روایت کو اس شخص نے نقل کیا ہے جو علم حدیث میں ماہر نہیں ہے اور اس نے ایک قیامت برپا کر دی ہے۔ اس نے یہ روایت سلیمان تمیمی کے حوالے سے نقل کرتے ہوئے یہ کہا ہے: یہ روایت حضرت انس رضی اللہ عنہ کے حوالے سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے منقول ہے۔

532 - سند حدیث: نَاهُ أَحْمَدُ بْنُ مَنِيعٍ، نَا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، نَا سُلَيْمَانُ التَّمِيمِيُّ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ، عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِهَذَا.

توضیح مصنف: وَهَذَا خَطَأٌ قَاحِشٌ، وَالْخَبَرُ إِنَّمَا هُوَ عَنْ سُلَيْمَانَ، عَنْ أَبِي الْيَمْنَانِ سَيَّارِ بْنِ سَلَامَةَ، عَنْ أَبِي بَرزَةَ، كَذَا رَوَاهُ هَؤُلَاءِ الْخُفَّاطُ الَّذِينَ الْحَدِيثُ صِنَاعَتُهُمْ

۵۳۳ (امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ کہتے ہیں: -- احمد بن منیع -- یعقوب بن ابراہیم -- سلیمان تمیمی) کے حوالے سے روایت نقل کرتے ہیں: حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

(امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ کہتے ہیں: یہ انتہائی فحش غلطی ہے کیونکہ یہ روایت سلیمان کے حوالے سے ابو منہال سیار بن سلامہ کے حوالے سے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے منقول ہے۔ علم حدیث کے ماہرین نے یہ روایت اسی طرح ان حضرات کے حوالے سے نقل کی ہے۔

## بَابُ الْقِرَاءَةِ فِي الْفَجْرِ يَوْمَ الْجُمُعَةِ

باب 116: جمعہ کے دن فجر کی نماز میں تلاوت کرنا

533 - سند حدیث: نَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ السَّعْدِيُّ، عَنْ مُرَّةَ، أَخْبَرَنَا شَرِيكٌ، عَنْ مُخَوَّلِ بْنِ رَاشِدٍ، عَنْ مُسْلِمٍ

531 صحیح ابن حبان، کتاب الصلوة، باب صفة الصلوة، ذکر خبر ثان یصرح بصحة ما ذكره رقم الحديث 1845

استدرك على الصحيحين للحاكم، ومن كتاب الامامة، واما حديث علي بن ابي طالب، رقم الحديث 827

البَطِين، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ، عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ

مَتْنٌ حَدِيثٌ: كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْرَأُ فِي الْفَجْرِ يَوْمَ الْجُمُعَةِ الْم تَنْزِيلُ، وَهَلْ أَتَى  
نَا بُسْدَارًا، نَا مُحَمَّدًا، عَنْ شُعْبَةَ، عَنْ مُخَوَّلٍ، عَنْ مُسْلِمِ الْبَطِينِ، ح وَحَدَّثَنَا الصَّفَّارِيُّ، نَا خَالِدٌ يَعْنِي ابْنَ  
الْحَارِثِ، أَنَا شُعْبَةُ، أَخْبَرَنِي مُخَوَّلٌ قَالَ: سَمِعْتُ مُسْلِمًا الْبَطِينِ يُحَدِّثُ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ، عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ  
مَتْنٌ حَدِيثٌ: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقْرَأُ يَوْمَ الْجُمُعَةِ فِي صَلَاةِ الصُّبْحِ الْم تَنْزِيلُ،  
وَهَلْ أَتَى عَلَى الْإِنْسَانِ، وَفِي صَلَاةِ الْجُمُعَةِ سُورَةُ الْجُمُعَةِ، وَالْمُنَافِقُونَ

نَا الْفَضْلُ بْنُ يَعْقُوبَ الرَّخَامِيُّ بِخَبَرٍ غَرِيبٍ غَرِيبٍ قَالَ: حَدَّثَنَا أَسَدُ بْنُ مُوسَى، نَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ، عَنْ  
أَيُّوبَ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ، عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ

مَتْنٌ حَدِيثٌ: أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقْرَأُ فِي صَلَاةِ الصُّبْحِ يَوْمَ الْجُمُعَةِ الْم تَنْزِيلُ، وَهَلْ أَتَى  
عَلَى الْإِنْسَانِ

❖❖ (امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ کہتے ہیں:)-- علی بن حجر سعدی -- شریک -- مخول بن راشد -- مسلم البطين -- سعید بن  
جبیر (کے حوالے سے روایت نقل کرتے ہیں:) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں:  
نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جمعہ کے دن فجر کی نماز میں سورۃ الم تزل اور سورۃ الدھر کی تلاوت کیا کرتے تھے۔  
(یہاں ایک اور سند ہے)

”نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جمعہ کے دن صبح کی نماز میں الم تزل اور سورۃ الدھر کی تلاوت کیا کرتے تھے جبکہ جمعہ کی نماز میں سورۃ  
جمعہ اور سورۃ من فقون کی تلاوت کرتے تھے۔“  
یہاں ایک اور سند ہے۔

”نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جمعہ کے دن فجر کی نماز میں سورۃ الم تزل اور سورۃ الدھر کی تلاوت کرتے تھے۔“

533: صحیح مسلم 'كتاب الجمعة' باب ما يقرأ في يوم الجمعة رقم الحديث 1501 'سنن أبي داود' كتاب الصلاة 'تفريع  
ابواب الجمعة' باب ما يقرأ في صلاة الصبح يوم الجمعة رقم الحديث 921 'السنن الصغرى' كتاب الافتتاح 'القراءة في  
الصبح يوم الجمعة' رقم الحديث 951 'سنن ابن ماجه' كتاب اقامة الصلاة 'باب القراءة في صلاة الفجر يوم الجمعة'  
رقم الحديث 819 'صحیح ابن حبان' كتاب الصلاة 'باب صفة الصلاة' ذكر ما يستحب للامام ان يقتصر على قراءة  
سورتين معلومتين يوم رقم الحديث 1842 'مصحف عبد الرزاق الصنعاني' كتاب الجمعة 'باب القراءة في يوم الجمعة'  
رقم الحديث 5077 'مصحف ابن ابي شيبة' كتاب الجمعة 'من كان يستحب ان يقرأ في الفجر يوم الجمعة بسورة فيها'  
رقم الحديث 5370 'السنن الكبرى للنسائي' العمل في افتتاح الصلاة 'القراءة في الصبح يوم الجمعة' رقم الحديث 1011  
شرح معاني الآثار للطحاوي 'باب التوقيت في القراءة في الصلاة' رقم الحديث 1537 'مسند احمد بن حنبل' ومن مسند  
نبي هاشم 'مسند عبد الله بن العباس بن عبد المطلب' رقم الحديث 1938 'مسند الطيالسي' احاديث النساء 'وما اسد عند  
الله بن العباس بن عبد المطلب' وسعيد بن جبیر رقم الحديث 2745

## بَابُ قِرَاءَةِ الْمُعَوِّذَتَيْنِ فِي الصَّلَاةِ ضِدَّ قَوْلٍ مَنْ زَعَمَ أَنَّ الْمُعَوِّذَتَيْنِ لَيْسَتَا مِنَ الْقُرْآنِ

باب 117: نماز میں معوذتین کی تلاوت کرنا یہ بات اس شخص کے موقف کے خلاف ہے

جو اس بات کا قائل ہے کہ معوذتین قرآن کا حصہ نہیں ہے

534- سند حدیث: نا أبو عَمَّارٍ، وَعَلِيُّ بْنُ سَهْلِ الرَّقْمِيُّ قَالَا: حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ بْنُ مُسْلِمٍ، حَدَّثَنِي عَبْدُ

الرَّحْمَنِ بْنُ يَزِيدَ بْنِ جَابِرٍ، حَدَّثَنِي الْقَاسِمُ أَبُو عَبْدِ الرَّحْمَنِ، عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ قَالَ:

مَتْنٌ حَدِيثٌ: قَدْتُ رَسُولَ اللَّهِ فِي نَقَبٍ مِنْ تِلْكَ النِّقَابِ، فَقَالَ: أَلَا تَرَكَبُ يَا عُقْبَةُ؟ فَاجْلَلْتُ أَنْ أَرْكَبَ

مَرْكَبَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، ثُمَّ قَالَ: أَلَا تَرَكَبُ يَا عُقْبَةُ؟ فَاشْفَقْتُ أَنْ تَكُونَ مَعْصِيَةً، فَنَزَلَ

رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَرَكِبْتُ هُنِيهَةً، ثُمَّ نَزَلْتُ وَرَكِبْتُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، ثُمَّ

قَالَ: يَا عُقْبَةُ أَلَا أُعَلِّمُكَ سُورَتَيْنِ مِنْ خَيْرِ سُورَتَيْنِ قَرَأَ بِهِمَا النَّاسُ؟ قُلْتُ: بَلَى، يَا رَسُولَ اللَّهِ، فَأَقْرَأْنِي قُلْ

أَعُوذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ، وَقُلْ أَعُوذُ بِرَبِّ النَّاسِ، ثُمَّ أُقِيمَتِ الصَّلَاةُ، فَصَلَّى وَقَرَأَ بِهِمَا، ثُمَّ مَرَّ بِي، فَقَالَ: كَيْفَ رَأَيْتَ

يَا عُقْبَةُ؟ أَقَرَأَ بِهِمَا كُلَّمَا نِمْتُ وَقُمْتُ نَا أَبُو الْخَطَّابِ، نَا الْوَلِيدُ بِهَذَا الْإِسْنَادِ بِمِثْلِهِ، وَقَالَ: عَنِ الْقَاسِمِ

تَوْضِيحٌ مُصَنَّفٌ: قَالَ أَبُو بَكْرٍ: هَذِهِ اللَّفْظَةُ كُلَّمَا نِمْتُ وَقُمْتُ مِنَ الْجَنَسِ الَّتِي أَعْلَمْتُ أَنَّ الْعَرَبَ يُوقِعُ

اسْمَ النَّائِمِ عَلَى الْمُضْطَجِعِ، وَيُوقِعُهُ عَلَى النَّائِمِ الزَّائِلِ الْعَقْلِ، وَالنَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّمَا أَرَادَ يَقُولُهُ

فِي هَذَا الْخَبَرِ: أَقَرَأَ بِهِمَا إِذَا نِمْتُ، أَيْ إِذَا اضْطَجَعْتُ، إِذِ النَّائِمُ الزَّائِلُ الْعَقْلِ مُحَالٌ أَنْ يُخَاطَبَ، فَيَقَالَ لَهُ:

إِذَا نِمْتُ - وَزَالَ عَقْلُهُ - فَأَقْرَأَ بِالْمُعَوِّذَتَيْنِ، وَكَذَلِكَ خَبَرُ ابْنِ بَرِيْدَةَ، عَنْ عُمَرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ: صَلَاةُ النَّائِمِ عَلَى

يُصِفُ صَلَاةَ الْقَاعِدِ، وَإِنَّمَا أَرَادَ بِالنَّائِمِ فِي هَذَا الْمَوْضِعِ الْمُضْطَجِعَ لَا النَّائِمَ الزَّائِلَ الْعَقْلِ، إِذِ النَّائِمُ الزَّائِلُ

الْعَقْلِ غَيْرُ مُخَاطَبٍ بِالصَّلَاةِ، وَلَا يُمَكِّنُهُ الصَّلَاةُ لِزَوَالِ الْعَقْلِ

❦❦❦ (امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ کہتے ہیں:)-- ابوعمار اور علی بن سہل رملی-- ولید بن مسلم-- عبد الرحمن بن یزید بن جابر--

قاسم ابو عبد الرحمن (کے حوالے سے روایت نقل کرتے ہیں:) حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

میں نبی اکرم ﷺ کی سواری کی لگام پکڑ کے ایک گھائی میں سے گزر رہا تھا آپ نے ارشاد فرمایا: اے عقبہ! کیا تم سوار نہیں

ہو گئے تو میں نے اسے بہت بڑی بات خیال کیا کہ میں نبی اکرم ﷺ کی سواری پر سوار ہو جاؤں۔ آپ نے پھر ارشاد فرمایا: اے

عقبہ! کیا تم سوار نہیں ہو گئے؟ مجھے یہ اندیشہ ہوا کہ کہیں یہ گناہ کا کام نہ ہو پھر نبی اکرم ﷺ سواری سے اتر گئے اور میں تھوڑی دیر کے

لئے سوار ہو گیا پھر میں اتر گیا اور نبی اکرم ﷺ سوار ہو گئے پھر آپ نے ارشاد فرمایا: اے عقبہ! کیا میں تمہیں دو ایسی سورتوں کے

534 السنن الصغریٰ: کتاب آداب القضاء کتاب الاستعاذۃ رقم الحدیث: 5365 السنن الکبریٰ للنسائی کتاب الاستعاذۃ

ذکر فصل ما یتعود بہ استعوذون رقم الحدیث: 7584 مشکل الآثار للطحاوی باب بیان مشکل ما روی عن رسول اللہ

عنبہ اسلام فی رقم الحدیث: 105 مسند ابی یعلیٰ الموصلی مسند عقبہ بن عامر الجہنی رقم الحدیث: 1694



بارے میں تعلیم نہ دوں جو دوسب سے بہتر سورتیں ہیں جنہیں لوگ تلاوت کرتے ہیں تو میں نے عرض کی: جی ہاں یا رسول اللہ! تو آپ نے مجھے سورۃ الفلق اور سورۃ الناس پڑھتی سکھائی۔

پھر نماز قائم ہوئی۔ نبی اکرم ﷺ نے نماز ادا کی تو آپ نے اس میں ان دونوں سورتوں کی تلاوت کی پھر آپ میرے پاس سے گزرے تو آپ نے فرمایا: اے عقبہ! تم نے کیسا دیکھا؟ تم جب بھی سونے لگو اور جب بھی بیدار ہو تو ان دونوں کو پڑھ لیا کرو۔ یہاں ایک اور سند ہے۔

امام ابن خزیمہ رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: روایت کے یہ الفاظ ”تم جب بھی سونے لگو اور جب بھی اٹھو“ یہ کلام کی اس نوعیت سے تعلق رکھتے ہیں جس کے بارے میں یہ بات بتا چکا ہوں کہ عرب بعض اوقات لیٹنے والے شخص کو بھی سونے والے کا نام دے دیتے ہیں اور سونے والے کو بھی یہ نام دے دیتے ہیں اور اس شخص کو بھی یہ نام دے دیتے ہیں جس کی عقل زائل ہو چکی ہو۔ اس روایت میں نبی اکرم ﷺ کے اس فرمان ”تم جب سو جاؤ تو ان دونوں کو پڑھ لیا کرو“۔

اس سے مراد یہ ہے کہ جب تم لیٹ جاؤ کیونکہ سونے والے شخص سے تو عقل زائل ہو چکی ہوتی ہے اور یہ بات محال ہے کہ اسے مخاطب کیا جائے اور اس سے یہ کہا جائے کہ جب تم سو جاؤ اور تمہاری عقل زائل ہو چکی ہو اس وقت تم معوذتین پڑھ لینا۔ اسی طرح ابن بریدہ نے حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے۔

”سونے والے شخص کی نماز بیٹھ کر نماز پڑھنے والے سے نصف ہوتی ہے“۔

اس مقام پر انہوں نے سونے والے شخص سے مراد لیٹنے والا شخص لیا ہے۔ ایسا سونے والا شخص مراد نہیں لیا ہے جس کی عقل زائل ہو چکی ہو کیونکہ ایسا سونے والا شخص جس کی عقل زائل ہو چکی ہو وہ نماز کا مخاطب نہیں ہوگا اور عقل کے زائل ہونے کی وجہ سے اس کے لئے نماز پڑھنا ممکن نہیں ہوگا۔

**535 - سند حدیث:** نَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ هَاشِمٍ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ يَعْنِي ابْنَ مَهْدِيٍّ، ح وَنَا عَبْدَةُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ الْخُزَاعِيُّ، أَخْرَفَنَا زَيْدٌ يَعْنِي ابْنَ الْحُبَابِ، كِلَاهُمَا عَنْ مُعَاوِيَةَ، وَهُوَ ابْنُ صَالِحٍ قَالَ عَبْدَةُ قَالَ: حَدَّثَنِي الْعَلَاءُ بْنُ الْحَارِثِ الْحَضْرَمِيُّ، وَقَالَ ابْنُ هَاشِمٍ، عَنِ الْعَلَاءِ بْنِ الْحَارِثِ، عَنِ الْقَاسِمِ مَوْلَى مُعَاوِيَةَ، عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ قَالَ:

متن حدیث: كُنْتُ أَقُوذُ بِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَاحِلَتَهُ فِي السَّفَرِ، فَقَالَ: يَا عُقْبَةُ، أَلَا أَعْلَمُكَ خَيْرَ سُورَتَيْنِ قُرْنَتَا؟ قُلْتُ: بَلَى قَالَ: قُلْ أَعُوذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ، وَقُلْ أَعُوذُ بِرَبِّ النَّاسِ فَلَمَّا نَزَلَ صَلَّى بِهِمَا صَلَاةَ الْغَدَاةِ قَالَ: كَيْفَ رَأَيْتَ يَا عُقْبَةُ؟

توضیح روایت: هَذَا لَفْظُ حَدِيثِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ، وَلَمْ يَقُلْ عَبْدَةُ: فِي السَّفَرِ، وَقَالَ: فَلَمْ يَرِنِّي أُعْجِبْتُ بِهِمَا، فَصَلَّى بِالنَّاسِ الصُّبْحَ، فَقَرَأَ بِهِمَا، ثُمَّ قَالَ لِي: يَا عُقْبَةُ كَيْفَ رَأَيْتَ؟

❀❀ (امام ابن خزیمہ رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں:۔۔) عبد اللہ بن ہاشم۔۔ عبد الرحمن بن مہدی

(یہاں تحویل سند ہے) اعمدہ بن عبد اللہ خزاعی۔۔۔ زید بن حباب۔۔۔ معاویہ۔۔۔ ابن صالح۔۔۔ علاء بن حارث حضرمی۔۔۔ قاسم مولیٰ معاویہ (کے حوالے سے روایت نقل کرتے ہیں)۔۔۔ حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

میں سفر کے دوران نبی اکرم ﷺ کی سواری کو لے کر چل رہا تھا۔ آپ نے فرمایا: اے عقبہ! کیا میں تمہیں ایسی دوسب سے بہتر سورتوں کی تعلیم نہ دوں جن کی تلاوت کی جاتی ہے؟ میں نے عرض کی: جی ہاں! نبی اکرم ﷺ نے فرمایا سورۃ الفلق اور سورۃ الناس۔

نبی اکرم ﷺ نیچے اترے اور آپ نے فجر کی نماز میں ان دونوں سورتوں کی تلاوت کی تو آپ نے ارشاد فرمایا: اے عقبہ تمہاری کیا رائے ہے؟

روایت کے یہ الفاظ عبد الرحمن کے نقل کردہ ہیں۔ عہد نامی راوی نے یہ الفاظ نقل نہیں کئے ”سفر میں“۔ انہوں نے یہ الفاظ نقل کئے ہیں: نبی اکرم ﷺ کو اندازہ ہو گیا کہ میں نے ان دونوں کو کوئی خاص اہمیت نہیں دی اس لئے آپ نے لوگوں کو صبح کی نماز پڑھاتے ہوئے ان دونوں سورتوں کی تلاوت کی پھر آپ نے مجھ سے فرمایا: اے عقبہ! اب تمہاری کیا رائے ہے؟

**536 - سند حدیث:** نَا مُوسَى بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْمَسْرُوفِيُّ، وَعَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ الْفَضْلِ بْنِ الْمُؤَقِّي قَالَا: حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ، وَزَيْدُ بْنُ أَبِي الزَّرْقَاءِ كِلَاهُمَا عَنْ سُفْيَانَ، عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ صَالِحٍ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ جُبَيْرِ بْنِ نَفِيرٍ الْحَضْرَمِيِّ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ،

**متن حدیث:** أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقْرَأُ فِي صَلَاةِ الْغَدَاةِ قُلْ أَعُوذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ وَقُلْ أَعُوذُ بِرَبِّ النَّاسِ

توضیح روایت: هَذَا لَفْظُ حَدِيثِ زَيْدِ بْنِ أَبِي الزَّرْقَاءِ وَفِي حَدِيثِ أَبِي أُسَامَةَ قَالَ: سَأَلْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْمُعَوِّذَتَيْنِ، أَمِنَ الْقُرْآنَ هُمَا؟ فَأَمَّا بِهِمَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي صَلَاةِ الْفَجْرِ

توضیح مصنف: قَالَ أَبُو بَكْرٍ: أَصْحَابُنَا يَقُولُونَ: الثَّوْرِيُّ أَخْطَا فِي هَذَا الْحَدِيثِ، وَأَنَا أَقُولُ غَيْرَ مُسْتَكْمِرٍ لِسُفْيَانَ أَنْ يَرَوِيَ هَذَا عَنْ مُعَاوِيَةَ، وَعَنْ غَيْرِهِ

\*\*\* (امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ کہتے ہیں:۔۔۔ موسیٰ بن عبد الرحمن مسروقی اور عبد الرحمن بن فضل بن موفق۔۔۔ ابواسامہ اور زید بن ابوالزرقاء۔۔۔ سفیان۔۔۔ معاویہ بن صالح۔۔۔ عبد الرحمن بن جبیر بن نفیر حضرمی۔۔۔ اپنے والد کے حوالے سے نقل کرتے ہیں حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

نبی اکرم ﷺ فجر کی نماز میں سورۃ الفلق اور سورۃ الناس کی تلاوت کیا کرتے تھے۔

روایت کے یہ الفاظ زید بن ابوالزرقاء کے نقل کردہ ہیں۔

ابو اسامہ کے نقل کردہ روایت میں یہ الفاظ ہیں: میں نے نبی اکرم ﷺ سے معوذتین کے بارے میں دریافت کیا کیا یہ قرآن کا حصہ ہیں؟ تو نبی اکرم ﷺ نے فجر کی نماز میں ہماری امامت کرواتے ہوئے ان دونوں سورتوں کی تلاوت کی۔  
امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں: ہمارے اصحاب (محدثین) نے یہ کہا ہے: ثوری نے اس روایت کو نقل کرنے میں غلطی کی ہے۔ میں یہ کہتا ہوں: سفیان کی یہ حرکت قابل انکار نہیں ہے کہ انہوں نے یہ روایت معاویہ اور دوسرے راوی کے حوالے سے نقل کر دی ہے۔

## بَابُ إِبَاحَةِ تَرْدَادِ الْمُصَلِّي قِرَاءَةَ السُّورَةِ الْوَاحِدَةِ فِي كُلِّ رَكْعَتَيْنِ مِنَ الْمَكْتُوبَةِ

باب 118: نمازی کے لئے یہ بات مباح ہے کہ وہ فرض نماز کی دو رکعات میں

ایک ہی سورت کو دوہرا کر پڑھ لے

537 - سند حدیث: نا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى بِخَبَرٍ غَرِيبٍ غَرِيبٍ، حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ حَمْزَةَ، نَا عَبْدُ الْعَزِيزِ يَعْنِي ابْنَ مُحَمَّدٍ، عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ، عَنْ ثَابِتِ الْبُنَانِيِّ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ:

متن حدیث: كَانَ رَجُلٌ مِنَ الْأَنْصَارِ يَوْمُهُمْ فِي مَسْجِدٍ قَبَاءَ قَالَ: وَكَانَ كُلَّمَا افْتَتَحَ سُورَةً يَقْرَأُ لَهُمْ بِهَا فِي الصَّلَاةِ مِمَّا يَقْرَأُ بِهِ الْفَتْحَ بِ قُلْ هُوَ اللَّهُ أَحَدٌ حَتَّى يَقْرَعَ مِنْهَا، ثُمَّ يَقْرَأُ بِسُورَةٍ أُخْرَى مَعَهَا، وَكَانَ يَصْنَعُ ذَلِكَ فِي كُلِّ رَكْعَةٍ فَلَمَّا آتَاهُمُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَخْبَرُوهُ بِالْخَبَرِ، فَقَالَ: يَا فَلَانُ، مَا يَحْمِلُكَ عَلَى لُزُومِ هَذِهِ السُّورَةِ فِي كُلِّ رَكْعَةٍ؟ قَالَ: إِنِّي أُحِبُّهَا، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: حُبُّهَا أَذْخَلَكَ الْجَنَّةَ

\*\*\* (امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ کہتے ہیں:)-- محمد بن یحییٰ -- ابراہیم بن حمزہ -- عبدالعزیز بن محمد -- عبید اللہ -- ثابت بنانی -- حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

انصار سے تعلق رکھنے والا ایک شخص مسجد قبا میں انصار کی امامت کیا کرتا تھا۔ راوی کہتے ہیں: وہ شخص نماز میں جب بھی کوئی سورہ پڑھتا تھا تو اس سے پہلے سورہ اخلاص کی تلاوت ضرور کرتا تھا یہاں تک کہ اس سے فارغ ہو جاتا تھا پھر اس کے ساتھ کوئی اور سورہ پڑھا کرتا تھا وہ ہر رکعت میں ایسا ہی کرتا تھا۔ جب نبی اکرم ﷺ ان کے پاس تشریف لے گئے تو لوگوں نے آپ کو اس بارے میں بتایا تو آپ نے دریافت کیا: اے فلاں! تم ہر رکعت میں اس سورہ کو باقاعدگی سے کیوں پڑھتے ہو؟ اس نے عرض کی: میں اس سورہ سے محبت کرتا ہوں۔ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: تمہاری اس سے محبت تمہیں جنت میں داخل کر دے گی۔

537. الجامع لترمذی، ابواب فضائل القرآن عن رسول الله صلى الله عليه وسلم، باب ما جاء في سورة الاخلاص، رقم

الحديث 2902 المستدرک على الصحيحين للحاكم، ومن كتاب الامامة، رقم الحديث: 830، مسند ابی یعلی الموصلی،

ثبت البناني عن انس، رقم الحديث: 3244

## بَابُ إِبَاحَةِ قِرَاءَةِ السُّورَتَيْنِ فِي الرُّكْعَةِ الْوَاحِدَةِ

باب 118: ایک رکعت میں دو سورتوں کی تلاوت کرنا مباح ہے

528 - سند حدیث نا مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ بْنِ كُرَيْبٍ الْهَمْدَانِيُّ، نا أَبُو خَالِدٍ، عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ شَقِيقٍ قَالَ: مَثْنُ حَدِيثٍ خَاءَ نَهَيْكَ بْنُ سَنَانَ إِلَى عَبْدِ اللَّهِ فَقَالَ: كَيْفَ تَجِدُ هَذَا الْحَرْفَ (مِنْ مَاءٍ غَيْرِ آسِنٍ) (مُحَمَّدٌ) أَرَيْتَ بِسٍ فَقَالَ: أَكُلَّ الْقُرْآنِ أَخَصِّيتَ إِلَّا هَذَا؟ قَالَ: إِنِّي لَا أَقْرَأُ الْمُفْصَلَ فِي رُكْعَةٍ، فَقَالَ عَبْدُ اللَّهِ: هَذَا كَهَيْذِ الشَّعْرِ إِنْ أَقْوَامًا يَقْرَأُونَ الْقُرْآنَ بِالسِّنِّهِمْ لَا يَعْدُو تَرَاقِيَهُمْ، وَلَكِنَّهُ إِذَا دَخَلَ فِي قَلْبٍ قَرَسَخَ فِيهِ نَفْعٌ، وَإِنْ أَخْبَرَ الصَّلَاةِ الرُّكُوعُ وَالسُّجُودُ، وَإِنِّي أَعْلَمُ النَّظَائِرَ الَّتِي كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْرَأُ بِهِنَّ سُورَتَيْنِ فِي رُكْعَةٍ، ثُمَّ أَخَذَ بِيَدِ عَلْقَمَةَ فَدَخَلَ ثُمَّ خَرَجَ فَعَدَّ هُنَّ عَلَيْنَا قَالَ الْأَعْمَشُ: وَهِيَ عَشْرُونَ سُورَةً عَلَى تَأْلِيفِ عَبْدِ اللَّهِ أُولَهُنَّ الرَّحْمَنُ وَالْأَخِرَتُهُنَّ الدُّخَانُ: الرَّحْمَنُ، وَالنَّجْمُ، وَالذَّارِيَاتُ، وَالطُّورُ هَذِهِ النَّظَائِرُ، وَالْمَرْبِيتُ وَالْحَاقَّةُ، وَالْوَاقِعَةُ، وَن وَالنَّازِعَاتُ وَمَالَ مَائِلٌ، وَالْمُدَّثِّرُ، وَالْمُرْجَلُ، وَزَيْلٌ لِلْمُطَفِّفِينَ، وَعَبَسَ وَلَا أَفِئْمُ، وَهَلْ أَتَى، وَالْمُرْسَلَاتُ، وَعَمَّ يَتَسَاءَلُونَ، وَإِذَا الشَّمْسُ كُوِّرَتْ، وَالْأَخَانُ نا أَبُو مُوسَى، نا الْأَعْمَشُ، نا حَدَّثَنَا يُوسُفُ بْنُ مُوسَى، وَسَلَّمَ بْنُ جُنَادَةَ قَالَا: حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ، نا الْأَعْمَشُ: فَلَدَّكُرُوا الْحَدِيثَ بِطَوِيلِهِ، إِلَى قَوْلِهِ: فَدَخَلَ عَلْقَمَةَ، فَسَأَلَهُ، ثُمَّ خَرَجَ إِلَيْنَا، فَقَالَ: عَشْرُونَ سُورَةً مِنْ أَوَّلِ الْمُفْصَلِ فِي تَأْلِيفِ عَبْدِ اللَّهِ لَمْ يَزِيدُوا عَلَيَّ هَذَا

❖ ❖ (امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ کہتے ہیں:)-- محمد بن علاء بن کریم ہمدانی -- ابو خالد -- اعمش -- شقیق (کے حوالے سے روایت نقل کرتے ہیں:)

نہیک بن سنان حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور دریافت کیا: آپ اس حرف کو کیسا پاتے ہیں؟ "مِنْ مَاءٍ غَيْرِ آسِنٍ" یہ لفظ "آسن" ہے یا "یاسن" ہے۔ حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ نے دریافت کیا: اس لفظ کے علاوہ تم نے سارا قرآن یاد کر لیا ہے؟ اس نے عرض کی: میں ایک رکعت میں ایک مفصل سورہ کی تلاوت کر لیتا ہوں تو حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: یہ تو تیزی سے شعر پڑھنے کے مانند ہو گیا لوگ زبان کے ذریعے قرآن کی تلاوت کر لیتے ہیں لیکن وہ ان کے حلق سے نیچے نہیں جاتا لیکن جب وہ دل میں داخل ہو کر اس میں رسوخ حاصل کر لیتا ہے تو پھر نفع ہوتا ہے۔ بے شک سب سے بہتر نماز رکوع اور سجدے والی نماز ہوتی ہے اور مجھے ان سورتوں کا علم ہے جو تقریباً ایک جتنی تھیں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ایک رکعت میں ان میں سے دو سورتوں کی تلاوت کیا کرتے تھے۔

پھر حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ نے علقمہ کا ہاتھ پکڑا اور اندر تشریف لے گئے پھر وہ باہر تشریف لائے تو انہوں نے ہمیں ان سورتوں کے نام گوائے۔

اعمش کہتے ہیں: حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ کی بیان کردہ ترتیب کے مطابق وہ بیس سورتیں ہیں جن میں سب سے پہلے سورہ الرحمن

اور سب سے آخر میں سورہ دخان ہے (وہ سورتیں درج ذیل ہیں)

الرَّحْمٰنُ، وَالنَّجْمُ، وَالذَّارِيَّاتُ، وَالطُّوْرُ هٰذِهِ النَّظَائِرُ، وَاقْتَرَبَتْ وَالْحَاقَّةُ، وَالْوَاقِعَةُ، وَن وَالْبَارِعَاتُ  
وَسَالَ سَائِلٌ، وَالْمَذْكُورُ، وَالْمُزْمَلُ، وَوَيْلٌ لِّلْمُطَفِّفِيْنَ، وَعَبَسَ وَلَا اَقْبِسُ، وَهَلْ اَتَى، وَالْمُرْسَلَاتُ،  
وَعَمَّ يَتَسَاءَلُوْنَ، وَاِذَا الشَّمْسُ كُوِّرَتْ، وَالذِّخَانُ  
یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ منقول ہے۔

ان راویوں نے یہ طویل حدیث ذکر کی ہے اور یہاں تک ذکر کی ہے۔

”عالمہ اندر گئے اور انہوں نے ان سے اس بارے میں دریافت کیا: پھر وہ ہمارے پاس واپس تشریف لائے اور بتایا یہ ہیں  
سورتیں ہیں جو حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ کی ترتیب کے مطابق مفصل کی ابتدائی سورتیں ہیں۔  
ان حضرات نے اس سے زیادہ الفاظ نقل نہیں کئے ہیں۔

### بَابُ اِبَاحَةِ جَمْعِ السُّوْرِ فِي الرَّكْعَةِ الْوَاحِدَةِ مِنَ الْمَفْصَلِ

باب 120: ایک رکعت میں مفصل سورتوں میں سے کئی سورتوں کو جمع کرنا مباح ہے

539 - سند حدیث: اَنَا يَعْقُوبُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ الدَّوْرَقِيُّ، نَا عُثْمَانُ بْنُ عُمَرَ، نَا كَهْمَسٌ، وَحَدَّثَنَا سَلَمُ بْنُ  
جُنَادَةَ، اَنَا وَكِيعٌ، عَنْ كَهْمَسِ بْنِ الْحَسَنِ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ شَقِيقٍ الْعُقَيْلِيِّ قَالَ:  
مَتْنُ حَدِيثٍ: قُلْتُ لِعَائِشَةَ: هَلْ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَجْمَعُ بَيْنَ السُّوْرِ فِي الرَّكْعَةِ؟  
قَالَتْ: الْمَفْصَلُ

هَذَا حَدِيثٌ وَكِيعٌ

توضیح روایت: وَقَالَ الدَّوْرَقِيُّ فِي حَدِيثِهِ: قُلْتُ لِعَائِشَةَ: اَكَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي  
الطُّسْحَى؟ قَالَتْ: اِذَا جَاءَ مِنْ مَغِيْبِهِ؟ قُلْتُ: اَكَانَ يَقْرَأُ السُّوْرَ؟ قَالَتْ: الْمَفْصَلُ، قُلْتُ: اَكَانَ يُصَلِّي جَالِسًا؟  
قَالَتْ: بَعْدَ مَا حَطَمَهُ النَّاسُ

❦ (امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ کہتے ہیں:۔۔۔ یعقوب بن ابراہیم دورقی۔۔۔ عثمان بن عمر۔۔۔ کہمس۔۔۔ سلم بن جنادہ۔۔۔  
وکیع۔۔۔ کہمس بن حسن۔۔۔ عبداللہ بن شقیق عقیلی) کے حوالے سے روایت نقل کرتے ہیں۔ وہ بیان کرتے ہیں

میں نے سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے دریافت کیا: کیا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ایک ہی رکعت میں دو سورتیں اکٹھی پڑھ لیتے تھے؟ انہوں نے  
جواب دیا مفصل (سورتوں سے تعلق رکھنے والی سورتیں ایک ساتھ پڑھ لیا کرتے تھے)  
روایت کے یہ الفاظ وکیع کے نقل کردہ ہیں۔



دورقی نے اپنی روایت میں یہ الفاظ نقل کئے ہیں۔

میں نے سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے دریافت کیا: کیا نبی اکرم ﷺ چاشت کی نماز ادا کیا کرتے تھے؟ انہوں نے جواب دیا: نبی اکرم ﷺ جب (سفر سے) واپس تشریف لاتے تھے (اس وقت ادا کر لیتے تھے) میں نے دریافت کیا: کیا نبی اکرم ﷺ مختلف سورتیں ملا کر (ایک ہی رکعت میں تلاوت کر لیتے تھے؟) انہوں نے جواب دیا: مفصل (سورتوں کو ساتھ ملا کر ایک ہی رکعت میں تلاوت کر لیتے تھے) میں نے دریافت کیا: کیا نبی اکرم ﷺ بیٹھ کر نماز ادا کر لیتے تھے؟ انہوں نے جواب دیا: جب لوگوں نے آپ پر بھیڑ کی (یعنی جب آپ کی عمر زیادہ ہو گئی) تو اس کے بعد آپ بیٹھ کر نماز ادا کر لیتے تھے۔

### بَابُ إِبَاحَةِ تَرْدِيدِ آيَةِ الْوَاحِدَةِ فِي الصَّلَاةِ مَرَارًا عِنْدَ التَّدْبِيرِ

وَالْتَفَكْرِ فِي الْقُرْآنِ إِنْ صَحَّ الْخَبَرُ؛ فَإِنَّ جَسْرَةَ بِنْتَ دَجَاجَةَ قَالَتْ: سَمِعْتُ أَبَا ذَرٍّ يَقُولُ:

متن حدیث: قَامَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِآيَةٍ حَتَّى أَصْبَحَ يُرَدِّدُهَا وَالْآيَةُ (إِنْ تُعَذِّبُهُمْ فَإِنَّهُمْ عِبَادُكَ وَإِنْ تَغْفِرُ لَهُمْ فَإِنَّكَ أَنْتَ الْعَزِيزُ الْحَكِيمُ) (المائدة: 118)

باب 121: نماز کے دوران قرآن میں غور و فکر کرتے ہوئے ایک ہی آیت کو بار بار تلاوت کرنا مباح ہے بشرطیکہ یہ روایت مستند ہو۔

کیونکہ جسرہ بنت دجہ یہ بیان کرتی ہیں میں نے حضرت ابو ذر غفاری رضی اللہ عنہ کو یہ بیان کرتے ہوئے سنا ہے:

”نبی اکرم ﷺ نوافل میں صبح تک ایک ہی آیت بار بار پڑھتے رہے وہ آیت یہ ہے:

(إِنْ تُعَذِّبُهُمْ فَإِنَّهُمْ عِبَادُكَ وَإِنْ تَغْفِرُ لَهُمْ فَإِنَّكَ أَنْتَ الْعَزِيزُ الْحَكِيمُ) (المائدة: 118)

”اگر تو انہیں عذاب دے تو یہ تیرے بندے ہیں اور اگر تو ان کی مغفرت کر دے تو تو غالب اور حکمت والا ہے۔“

### بَابُ إِبَاحَةِ قِرَاءَةِ السُّورَةِ الْوَاحِدَةِ فِي رَكْعَتَيْنِ مِنَ الْمَكْتُوبَةِ

باب 122: فرض نماز کی دو رکعات میں ایک ہی سورت تلاوت کرنا مباح ہے

540 - سند حدیث: نَا مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ بْنِ كُرَيْبٍ الْهَمْدَانِيُّ أَبُو أُسَامَةَ، عَنْ هِشَامٍ، عَنْ أَبِيهِ، أَنَّ أَبَا أَيُّوبَ،

أَوْ زَيْدَ بْنَ ثَابِتٍ، قَدْ كَرَّ الْحَدِيثُ

\*\*\* (امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ کہتے ہیں: -- محمد بن علاء بن کریم ہمدانی ابو اسامہ -- ہشام -- اپنے والد کے حوالے

سے نقل کرتے ہیں۔

حضرت ابو ایوب رضی اللہ عنہ یا شاید حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ نے (یہ روایت نقل کی ہے) اس کے بعد راوی نے پوری حدیث

ذکر کی ہے۔

541 - سند حدیث: نَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ وَهَبٍ، أَنَا عَمِي، أَخْبَرَنِي عَمْرُو بْنُ الْحَارِثِ، عَنْ مُحَمَّدٍ

بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ، أَنَّهُ سَمِعَ عُزْرَةَ بِنَ الرَّبْرِ يَقُولُ:

مَنْ حَدَّثَ: قَالَ زَيْدُ بْنُ ثَابِتٍ لِمَرْوَانَ بْنِ الْحَكَمِ: يَا أَبَا عَبْدِ الْمَلِكِ، اتَّقِرْ فِي الْمَغْرِبِ بِقُلْ هُوَ اللَّهُ أَحَدٌ، وَإِنَّا أَعْطَيْنَاكَ الْكُوفَرُ، فَقَالَ: نَعَمْ قَالَ زَيْدُ بْنُ ثَابِتٍ: فَمَحْلُوفَةٌ، لَقَدْ رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْرَأُ قَبْلَ أَنْ يَطُولَ الطُّلُوعُ الْمَصْ

تَوْضِیح مصنف قَالَ أَبُو نَكْرِ: قَدْ أَمَلَيْتُ خَبَرَ هِشَامٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُقْرَأُ فِي الْمَغْرِبِ بِسُورَةِ الْأَعْرَافِ فِي الرَّكْعَتَيْنِ كِلْتاهِمَا، بِحَبْرِ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ، عَنْ عُزْرَةَ، عَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ فِي قَوْلِهِ: يُقْرَأُ فِيهِمَا، يُرِيدُ فِي الرَّكْعَتَيْنِ جَمِيعًا

❦❦ (امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ کہتے ہیں:)-- احمد بن عبد الرحمن بن وہب -- اپنے چچا -- عمرو بن حارث -- محمد بن عبد الرحمن -- عروہ بن زبیر (کے حوالے سے روایت نقل کرتے ہیں:)

حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ نے مروان بن حکم سے کہا: اے ابو عبد الملک! کیا تم مغرب کی نماز میں سورۃ اخلاص اور سورۃ الکوثر کی تلاوت کرتے ہو؟ اس نے جواب دیا: جی ہاں! تو حضرت زید رضی اللہ عنہ نے فرمایا: یہ بات قسم اٹھا کر بیان کی جاسکتی ہے کہ میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو (مغرب کی نماز میں) تلاوت کرتے ہوئے سنا ہے۔ آپ نے دو طویل سورتوں میں سے زیادہ طویل سورہ کے ذریعے آغاز کیا تھا یعنی البص۔

امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں: میں نے ہشام کے حوالے سے منقول روایت الملاء کردادی ہے جو انہوں نے اپنے والد کے حوالے سے حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ سے نقل کی ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم مغرب کی نماز میں سورۃ اعراف کی تلاوت کرتے تھے۔ آپ دونوں رکعات میں اس کی تلاوت کیا کرتے تھے۔

یہ روایت محمد بن عبد الرحمن نے عروہ کے حوالے سے حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ سے نقل کی ہے۔ اس میں یہ الفاظ ہیں:

”نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم دونوں میں اس کی تلاوت کیا کرتے تھے۔“

ان کی مراد یہ تھی کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم دونوں رکعات میں ایک ہی سورہ پڑھ لیا کرتے تھے۔

بَابُ الدُّعَاءِ فِي الصَّلَاةِ بِالْمَسْأَلَةِ عِنْدَ قِرَاءَةِ آيَةِ الرَّحْمَةِ

وَالِاسْتِعَاذَةِ عِنْدَ قِرَاءَةِ آيَةِ الْعَذَابِ، وَالتَّسْبِيحِ عِنْدَ قِرَاءَةِ آيَةِ التَّزْيِیَةِ

باب 123 نماز کے دوران رحمت سے متعلق آیت کی تلاوت کے وقت اس رحمت کو مانگنا

اور عذاب سے متعلق آیت کی تلاوت کے وقت اس عذاب سے پناہ مانگنا اور اللہ تعالیٰ کی عظمت سے متعلق آیت کی تلاوت کے وقت اس کی پاکی بیان کرنا

542 - سند حدیث نا سلم بن جنادة، نا ابو معاوية، عن الأعمش، ح وحدثنا مؤمل بن هشام، نا أبو

معاوية، نا الأعمش، عن سعد بن عبيدة، عن المستورد بن الأخنيس، عن صلة، عن حذيفة قال:

متن حدیث صَلَّيْتُ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَاتَ لَيْلَةٍ فَافْتَتَحَ الْقِرَاءَةَ، فَقَرَأَ حَتَّى انْتَهَى إِلَى الْمِائَةِ، فَقُلْتُ: يَرْكَعُ، ثُمَّ مَضَى حَتَّى بَلَغَ الْمِائَتَيْنِ، فَقُلْتُ: يَرْكَعُ، ثُمَّ قَرَأَ حَتَّى خَتَمَهَا، فَقُلْتُ: يَرْكَعُ، ثُمَّ افْتَتَحَ الْبَسَاءَ، فَقَرَأَ، ثُمَّ رَكَعَ، فَكَانَ رُكُوعُهُ مِثْلَ قِيَامِهِ، وَقَالَ فِي رُكُوعِهِ: سُبْحَانَ رَبِّيَ الْعَظِيمِ، ثُمَّ سَجَدَ، وَكَانَ سُجُودُهُ مِثْلَ رُكُوعِهِ، فَقَالَ فِي سُجُودِهِ: سُبْحَانَ رَبِّيَ الْأَعْلَى، وَكَانَ إِذَا مَرَّ بِآيَةِ رَحْمَةٍ سَأَلَ، وَإِذَا مَرَّ بِآيَةِ عَذَابٍ تَعَوَّذَ، وَإِذَا مَرَّ بِآيَةٍ فِيهَا تَنْزِيهٌ لِلَّهِ سَبَّحَ هَذَا لَفْظُ مُوَمِّلٍ

❀❀ (امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ کہتے ہیں:۔۔۔ سلم بن جنادہ۔۔۔ ابو معاویہ۔۔۔ اعمش۔۔۔

(یہاں تحویل سند ہے) موئل بن ہشام۔۔۔ ابو معاویہ۔۔۔ اعمش۔۔۔ سعد بن عبیدہ۔۔۔ مستورد بن اخف۔۔۔ صلہ (کے حوالے سے روایت نقل کرتے ہیں:) حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

ایک رات میں نے نبی اکرم ﷺ کی اقتداء میں نماز ادا کرنا شروع کی۔ نبی اکرم ﷺ نے تلاوت شروع کی۔ آپ نے تلاوت شروع کی یہاں تک کہ ایک سو آیات کی تلاوت کر لی۔ میں نے سوچا اب آپ رکوع میں چلے جائیں گے لیکن آپ مسلسل تلاوت کرتے رہے۔ آپ نے دو سو آیات کی تلاوت کر لی میں نے سوچا اب آپ رکوع میں چلے جائیں گے لیکن آپ پھر بھی تلاوت کرتے رہے یہاں تک کہ آپ نے اس سورہ کو ختم کر لیا تو میں نے سوچا اب آپ رکوع میں چلے جائیں گے لیکن پھر نبی اکرم ﷺ نے سورہ نساء پڑھنا شروع کر دی۔ آپ اس کی تلاوت کرتے رہے پھر آپ رکوع میں گئے تو آپ کا رکوع بھی اتنا ہی لمبا تھا جتنا آپ نے قیام کیا تھا۔ آپ رکوع میں سبحان ربی العظیم پڑھتے رہے پھر آپ سجدے میں چلے گئے تو آپ کا سجدہ بھی آپ کے رکوع کی مانند تھا۔ آپ سجدے میں سبحان ربی الاعلیٰ پڑھتے رہے۔

آپ جب بھی رحمت کے مفہوم سے متعلق آیت کی تلاوت کرتے تھے تو اس رحمت کا سوال کرتے تھے اور جب بھی عذاب سے متعلق آیت کی تلاوت کرتے تھے تو اس عذاب سے پناہ مانگا کرتے تھے اور جب کسی ایسی آیت کی تلاوت کرتے تھے جس میں اللہ تعالیٰ کی پاکی بیان کی گئی ہوتی تھی تو آپ اللہ تعالیٰ کی پاکی بیان کرتے تھے۔

روایت کے یہ الفاظ موئل نامی راوی کے نقل کردہ ہیں۔

543- سند حدیث: نَا بُسْدَارٌ، نَا يَحْيَى، نَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مَهْدِيٍّ، وَابْنُ أَبِي عَدِيٍّ، عَنْ شُعْبَةَ، وَحَدَّثَنَا أَبُو مُوسَى، نَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مَهْدِيٍّ، ح وَحَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ خَالِدٍ الْعَسْكَرِيُّ، نَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ قَالَا: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ الْأَعْمَشِ، عَنْ مَعْدِنِ بْنِ عُبَيْدَةَ، عَنْ الْمُسْتَوْرِدِ بْنِ الْأَخْنَفِ، عَنْ صِلَةَ بْنِ زَقْرٍ، عَنْ حُدَيْفَةَ قَالَ:

متن حدیث: صَلَّيْتُ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَاتَ لَيْلَةٍ، مَا مَرَّ بِآيَةِ رَحْمَةٍ إِلَّا وَقَفَ عِنْدَهَا،

542 صحیح مسلم کتاب صلاة المسافرين وقصرها باب استحباب تطويل القراءة في صلاة الليل رقم الحديث 1331

صحیح ابن حبان باب الامامة والجماعة باب الحدث في الصلاة ذكر اباحة التطويل في الركوع رقم الحديث 2651

استدرك على الصحيحين لمحاكم من كتاب صلاة التطوع فاما حديث عبد الله بن فروخ رقم الحديث 1133 السنن

صغرى كتاب التطبيق سورة آخر رقم الحديث 1126 السنن الكبرى للنسائي التطبيق سورة آخر رقم الحديث 708

فَسَأَلَ، وَلَا مَرَّ بِآيَةِ عَذَابٍ إِلَّا وَقَفَ عِنْدَهَا فَتَعَوَّذَ

توضیح روایت: هَذَا لَفْظُ حَدِيثِ أَبِي مُوسَى

\*\*\* (امام ابن خزیمہ رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: ) -- بندار -- یحییٰ -- عبد الرحمن بن مہدی (یہاں تحویل سند ہے) ابن

ابو ہدی -- شعبہ -- ابو موسیٰ -- عبد الرحمن بن مہدی

(یہاں تحویل سند ہے) بشر بن خالد عسکری -- محمد بن جعفر -- شعبہ -- اعمش -- سعد بن عبیدہ -- مستورد بن احنف -- صلہ

بن زفر (کے حوالے سے روایت نقل کرتے ہیں:) حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

ایک رات میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی اقتداء میں نماز ادا کی۔ آپ جب بھی رحمت کے مفہوم سے متعلق آیت کی تلاوت کرتے تھے تو وہاں ٹھہر کر وہ رحمت مانگا کرتے تھے اور جب بھی عذاب کے مفہوم سے متعلق کسی آیت کی تلاوت کرتے تھے تو وہاں ٹھہر کر اس عذاب سے پناہ مانگتے تھے۔

روایت کے یہ الفاظ ابو موسیٰ کے نقل کردہ ہیں۔

## بَابُ إِجَارَةِ الصَّلَاةِ بِالتَّسْبِيحِ وَالتَّكْبِيرِ وَالتَّحْمِيدِ وَالتَّهْلِيلِ لِمَنْ لَا يُحْسِنُ الْقُرْآنَ

باب 124: جو شخص اچھی طرح قرآن کی تلاوت نہ کر سکتا ہو

اس کے لئے تسبیح، تکبیر، تحلیل اور تحمید کے ہمراہ نماز ادا کرنا جائز ہے

544- سند حدیث: نَا هَارُونَ بْنُ إِسْحَاقَ الْهَمْدَانِيُّ، نَا مُحَمَّدٌ يَعْنِي ابْنَ عَبْدِ الْوَهَّابِ الشُّكْرِيُّ، وَحَدَّثَنَا

سَعِيدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْمَخْزُومِيُّ، نَا سُفْيَانُ جَمِيعًا عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ الشَّكْسَكِيِّ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي

أَوْفَى

544: سنن ابی داؤد 'کتاب الصلوة' ابواب تفریم افتتاح الصلوة' باب ما یجزء الامی والاعجمی من القراءة' رقم الحدیث:

715 'السنن الصغری' کتاب الافتتاح' ما یجزء من القراءة لمن لا یحسن القرآن' رقم الحدیث 919 'المستدرک علی

الصحیحین لمحاکم' ومن کتاب الامامة' رقم الحدیث: 832 'صحیح ابن حبان' کتاب الصلوة' باب صفة الصلوة ذکر

الاخبار عما یعمل البصی فی قیامہ عند عدم قراءة فاتحة' رقم الحدیث: 1830 'مصنف عبد الرزاق الصعانی' کتاب

الصلوة' باب لا صلاة الا بقراءة' رقم الحدیث: 2653 'مصنف ابن ابی شیبہ' کتاب الدعاء' فی ثواب التسبیح' رقم

الحدیث 28823 'السنن الکبریٰ للنسائی' العیال فی افتتاح الصلوة' ما یجزء من القرآن لمن لا یحسن القرآن' رقم

الحدیث: 979 'سنن اندارقطی' کتاب الصلوة' باب ما یجزیہ من الدعاء عند العجز عن قراءة فاتحة الكتاب' رقم

الحدیث: 1033 'مسند احمد بن حنبل' اول مستند الکوفیین' بقیة حدیث عبد اللہ بن ابی اوفی' رقم الحدیث 18725

'مسند الطیالسی' عبد اللہ بن ابی اوفی' رقم الحدیث: 843 'مسند الحمیدی' احادیث عبد اللہ بن ابی اوفی رضى الله عنه

رقم الحدیث 690 'مسند عبد بن حمید' الاحزاب' رقم الحدیث: 525 'المعجم الاوسط للطبرانی' باب الالف' من اسبہ

اسحاق' رقم الحدیث 3093

متن حدیث: قَالَ: جَاءَ رَجُلٌ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، عَلَّمَنِي شَيْئًا يُخْزِيُنِي مِنَ الْقُرْآنِ، فَأَتَيْتُ لَا أَقْرَأُ، فَقَالَ: قُلْ: سُبْحَانَ اللَّهِ، وَالْحَمْدُ لِلَّهِ، وَلَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ، وَاللَّهُ أَكْبَرُ، وَلَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ، وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ قَالَ: فَضَمَّ عَلَيْهَا الرَّجُلُ يَدَهُ قَالَ: هَذَا لِرَبِّي، فَمَا لِي؟ قَالَ: قُلِ: اللَّهُمَّ اغْفِرْ لِي، وَارْحَمْنِي، وَاهْدِنِي، وَارْزُقْنِي، وَعَافِنِي قَالَ: فَضَمَّ عَلَيْهَا يَدَهُ الْأُخْرَى وَقَامَ

توضیح روایت: هَذَا حَدِيثُ الْمَخْزُومِي وَقَالَ هَارُونُ فِي حَدِيثِهِ: فَقَالَ: عَلَّمَنِي شَيْئًا يُخْزِيُنِي مِنَ الْقُرْآنِ، وَلَمْ يَقُلْ: فَضَمَّ عَلَيْهَا الرَّجُلُ يَدَهُ، وَقَالَ فِي الْآخِرِ الْحَدِيثِ: قَالَ مِسْعَرٌ: كُنْتُ عِنْدَ إِبْرَاهِيمَ وَهُوَ يُحَدِّثُ هَذَا الْحَدِيثَ وَاسْتَبْتُهُ مِنْ عِنْدِهِ

**544-** (امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ کہتے ہیں:)-- ہارون بن اسحاق ہمدانی-- محمد بن عبد الوہاب سکری-- سعید بن عبد الرحمن مخزومی-- سفیان-- معمر-- ابراہیم سکسکی (کے حوالے سے روایت نقل کرتے ہیں:)-- حضرت عبد اللہ بن ابی داؤد بنی شیبان کرتے ہیں:

ایک شخص نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اس نے عرض کی: یا رسول اللہ (ﷺ)! آپ مجھے کسی ایسی چیز کی تعلیم دیجئے جو میرے لئے قرآن کی تلاوت کی جگہ کافی ہو کیونکہ میں قرآن کی تلاوت نہیں کر سکتا۔ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: تم یہ پڑھ کر دو: ”اللہ تعالیٰ پاک ہے ہر طرح کی حمد اللہ تعالیٰ کے لئے مخصوص ہے اللہ تعالیٰ کے علاوہ کوئی اور معبود نہیں ہے اللہ تعالیٰ سب سے بڑا ہے اللہ تعالیٰ کے علاوہ اور کوئی معبود نہیں ہے اور اللہ تعالیٰ کی مدد کے بغیر کچھ نہیں ہو سکتا۔“

وہ شخص ان کلمات کو اپنے ہاتھ پر شمار کرتا رہا۔ اس نے کہا: یہ تو میرے پروردگار کی حمد ہو گئی۔ میرے لئے کیا ہوگا؟ (یعنی مجھے اپنے لئے کیا مانگنا چاہئے؟) تو نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: تم یہ کہو:

”اے اللہ! تو میری مغفرت کر تو مجھ پر رحم کر تو مجھے ہدایت پر ثابت قدم رکھ تو مجھے رزق عطا کر اور تو مجھے عافیت عطا کر۔“

راوی کہتے ہیں: اس نے دوسرے ہاتھ پر انہیں شمار کیا پھر وہ اٹھ گیا۔

روایت کے یہ الفاظ مخزومی نامی راوی کے نقل کردہ ہیں۔

ہارون نامی راوی نے اپنی روایت میں یہ الفاظ نقل کئے ہیں۔ اس نے عرض کی: آپ مجھے ایسی چیز کی تعلیم دیجئے جو مجھے قرآن کی جگہ کافی ہو۔ اس راوی نے یہ الفاظ نقل نہیں کئے ہیں، اس شخص نے اپنے ہاتھوں پر ان کلمات کو شمار کیا۔

اس راوی نے اس روایت کے آخر میں یہ الفاظ نقل کئے ہیں: مسعر نامی راوی کہتے ہیں: میں ابراہیم کے پاس موجود تھا۔ وہ حدیث بیان کر رہے تھے۔ میں نے اس روایت کی ان سے اچھی طرح تحقیق کی۔

**545-** سند حدیث: نَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ السَّعْدِيُّ، نَا إِسْمَاعِيلُ - يَعْنِي ابْنَ جَعْفَرٍ - نَا يَحْيَى بْنُ عَلِيٍّ بْنِ يَحْيَى

بْنِ خَلَادٍ بِنِ رَافِعِ الزُّرَقِيِّ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ جَدِّهِ، عَنْ رِفَاعَةَ بْنِ رَافِعٍ،

متن حدیث: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَمَا هُوَ جَالِسٌ فِي الْمَسْجِدِ يَوْمًا - قَالَ رِفَاعَةُ:



وَتَحَرُّ مَعَهُ - إِذْ حَاءَ رَجُلٌ كَاتِبُ رُتِي فَصَلَّى فَأَخَفَ صَلَاتَهُ، ثُمَّ انْصَرَفَ فَسَلَّمَ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: وَعَلَيْكَ، فَارْجِعْ فَصَلِّ فَإِنَّكَ لَمْ تُصَلِّ، فَرَجَعَ فَصَلَّى، ثُمَّ حَاءَ فَسَلَّمَ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَرَدَّ عَلَيْهِ، وَقَالَ: ارْجِعْ فَصَلِّ فَإِنَّكَ لَمْ تُصَلِّ، فَعَمِلَ ذَلِكَ مَرَّتَيْنِ أَوْ ثَلَاثًا، كُلُّ ذَلِكَ يَأْتِي النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُسَلِّمُ عَلَيْهِ، وَيَقُولُ: وَعَلَيْكَ، فَارْجِعْ فَصَلِّ فَإِنَّكَ لَمْ تُصَلِّ، فَخَافَ النَّاسُ وَكَبُرَ عَلَيْهِمْ أَنْ يَكُونُوا مَنْ أَخَفَ صَلَاتَهُ لَمْ يُصَلِّ، فَقَالَ الرَّجُلُ لِي أَجِرَ ذَلِكَ فَأَرَيْتُ أَوْ عَلِمْتُنِي فَإِنَّمَا آتَا بَشَرًا أُصِيبُ وَأُخْطِئُ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: أَجَلُ، إِذَا قُمْتَ إِلَى الصَّلَاةِ فَتَوَضَّأْ كَمَا أَمَرَكَ اللَّهُ، ثُمَّ تَشَهَّدْ، فَأَقِمْ، ثُمَّ كَبِّرْ، فَإِنْ كَانَ مَعَكَ قُرْآنٌ فَأَقْرَأْ بِهِ وَإِلَّا فَاحْمِدِ اللَّهَ، وَكَبِّرْهُ، وَهَيِّلْهُ، ثُمَّ ارْجِعْ فَأُطْمِئِنِّ رَاكِعًا، ثُمَّ اعْتَدِلْ قَائِمًا، ثُمَّ اسْجُدْ فَأَعْتَدِلْ سَاجِدًا، ثُمَّ اجْلِسْ فَأُطْمِئِنِّ جَالِسًا، ثُمَّ قُمْ، فَإِذَا قَعَلْتَ ذَلِكَ فَقَدْ تَمَّتْ صَلَاتُكَ، وَإِنْ انْتَقَصَتْ مِنْهَا شَيْئًا انْتَقَصَتْ مِنْ صَلَاتِكَ قَالَ: وَكَانَتْ هَذِهِ أَهْوَنُ عَلَيْهِمْ مِنَ الْأُولَى، إِنَّ مَنْ انْتَقَصَ مِنْ ذَلِكَ شَيْئًا انْتَقَصَ مِنْ صَلَاتِهِ وَلَمْ يَذْهَبْ كُلُّهَا

\*\*\* (اہم ابن خزیمہ رحمہ اللہ کہتے ہیں:)-- علی بن حجر سعدی-- اسماعیل-- ابن جعفر-- یحییٰ بن علی بن یحییٰ بن خالد بن رافع زرقی-- اپنے والد کے حوالے سے اپنے دادا سے نقل کرتے ہیں: حضرت رفاع بن رافع رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

ایک مرتبہ نبی اکرم ﷺ مسجد میں تشریف فرما تھے۔ حضرت رفاع رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ہم لوگ آپ کے ساتھ تھے اسی دوران ایک شخص آیا جو بدوی لگ رہا تھا اس نے نماز ادا کی اور مختصر نماز ادا کی پھر وہ نماز ختم کر کے آیا اس نے نبی اکرم ﷺ کو سلام کیا۔ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: تمہیں بھی سلام ہو تم واپس جا کر نماز ادا کرو کیونکہ تم نے نماز ادا نہیں کی۔ وہ شخص واپس گیا اس نے نماز ادا کی پھر وہ آیا اس نے نبی اکرم ﷺ کو سلام کیا۔ نبی اکرم ﷺ نے سلام کا جواب دیا اور ارشاد فرمایا: تم واپس جا کر نماز ادا کرو کیونکہ تم نے نماز ادا نہیں کی۔ اس نے ایسا دو مرتبہ یا تین مرتبہ کیا۔ ہر مرتبہ وہ نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہو کر آپ کو سلام کرتا۔ نبی اکرم ﷺ فرماتے: تم پر بھی سلام ہو تم واپس جا کر نماز ادا کرو کیونکہ تم نے نماز ادا نہیں کی۔ لوگ اس بارے میں خوفزدہ ہو گئے اور ان کے لئے یہ بات بڑی پریشانی کا باعث بنی کہ جو شخص مختصر نماز ادا کرتا ہے گویا اس نے نماز ادا کی ہی نہیں۔ آخر

545 الجامع لترمذی ابواب الصلاة عن رسول الله صلى الله عليه وسلم باب ما جاء في وصف الصلاة رقم الحديث: 284

سنن الدارمی کتاب الصلاة باب فی الذی لا یتتم الركوع والسجود رقم الحديث 1351 السنن الصغری کتاب

التطبیق باب الرخصة فی ترک الذکر فی الركوع رقم الحديث 1048 مصنف عبد الرزاق الصغاسی کتاب الصلاة باب

الرجل یصی صلاة لا یکسها رقم الحديث 3613 مصنف ابن ابی شیبہ کتاب الصلاة فی الرجل ینقص صلاته وما ذکر

فیہ وکیف یصی رقم الحديث 2925 السنن الکبریٰ للنسائی التطبیق الرخصة فی ترک الذکر فی الركوع رقم الحديث

631 مشکل الآثار للطحاوی باب بیان مشکل ما روی عن رسول الله صلى الله عليه رقم الحديث 1374 سنن

الدارقطنی کتاب الطهارة باب وجوب غسل القدمین والعقیین رقم الحديث 216 مسند احمد بن حنبل اول مسند

الکوفیین حدیث رفاع بن رافع الزرقی رقم الحديث 18627 البحر الزحار مسند البزار حدیث رفاع بن رافع رقم

الحديث 3144 المعجم الکبیر للطبرانی باب الذال رفاع بن رافع الزرقی الانصاری عقی بدری رقم الحديث 4393

میں اس شخص نے یہ عرض کی آپ مجھے بتائیں (راوی کو شک ہے یا شاید یہ الفاظ ہیں) آپ مجھے تعلیم دیجئے کیونکہ میں ایک انسان ہوں۔ میں کام نہ ٹھیک بھی کر لیتا ہوں اور مجھ سے غلطی بھی ہو جاتی ہے۔ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ٹھیک ہے۔ جب تم نماز کے لئے کھڑے ہو تو وضو کرو جس طرح اللہ تعالیٰ نے تمہیں علم دیا ہے پھر تم کلمہ شہادت پڑھو پھر تم کھڑے ہو کر تکبیر کہو۔ اگر تمہیں قرآن آتا ہے تو تم اس کی تلاوت کرو ورنہ اللہ تعالیٰ کی حمد بیان کرو۔ اس کی کبریائی کا تذکرہ کرو۔ لا الہ الا اللہ پڑھو تم رُکوع میں جاؤ اور اطمینان سے رُکوع کرو پھر تم بیٹھ جاؤ اور اطمینان سے بیٹھ جاؤ پھر تم کھڑے ہو جاؤ جب تم ایسا کرو گے تو تمہاری نماز مکمل ہو جائے گی۔ اگر تم اس میں کمی کرتے ہو تو اسی حساب سے تمہاری نماز میں کمی ہو جائے گی۔

(راوی کہتے ہیں:) لوگوں کے لئے پہلی صورت کے مقابلے میں یہ صورت زیادہ آسان تھی کہ جو شخص نماز میں کوئی کمی کرے گا اسی حساب سے اس کی نماز میں کمی ہو جائے گی اس کی ساری نماز ضائع ہوگی۔

### بَابُ إِبَاحَةِ قِرَاءَةِ بَعْضِ السُّورَةِ فِي الرَّكْعَةِ الْوَاحِدَةِ لِلْعَلَّةِ تَعْرِضُ لِلْمُصَلِّي

باب 125: نمازی کو پیش آنے والی کسی علت کی وجہ سے ایک رکعت میں کسی صورت کے

کچھ حصے کی تلاوت کرنا مباح ہے

546 - سند حدیث: نَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ بَشِيرٍ بْنُ الْحَكَمِ، نَا حَجَّاجُ بْنُ يَعْنَى ابْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ: أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ: سَمِعْتُ مُحَمَّدَ بْنَ عَبَّادٍ بْنَ جَعْفَرٍ يَقُولُ: أَخْبَرَنِي أَبُو سَلَمَةَ بْنُ سُلَيْمَانَ، وَعَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ، وَعَبْدُ اللَّهِ بْنُ الْمُسَيَّبِ الْعَابِدِيُّ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ السَّائِبِ قَالَ:

مَنْ حَدَّثَ: صَلَّى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمَكَّةَ الصُّبْحَ، وَاسْتَفْتَحَ سُورَةَ الْمُؤْمِنُونَ حَتَّى إِذَا جَاءَ ذِكْرُ مُوسَى، وَهَارُونَ، أَوْ ذِكْرُ عِيسَى - مُحَمَّدُ بْنُ عَبَّادٍ شَكَّ أَوْ اخْتَلَفُوا عَلَيْهِ - أَخَذَتِ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَعْلَةً قَالَ: فَرَكَعَهَا قَالَ: وَابْنُ السَّائِبِ حَاضِرٌ ذَلِكَ

اسناد دیگر: نَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ بَشِيرٍ بْنُ الْحَكَمِ، نَا حَجَّاجُ بْنُ يَعْنَى ابْنُ جُرَيْجٍ بِمِثْلِهِ سَوَاءً لَفْظًا وَاحِدًا، غَيْرُ أَنَّهُ قَالَ: صَلَّى لَنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَالَ: فَحَذَفَ وَرَكْعَةً، وَلَمْ يَذْكُرْ مَا بَعْدَهُ

546 صحیح مسلم کتاب الصلاة باب القراءة فی الصبح رقم الحدیث 722 سنن ابی داؤد کتاب الصلاة باب الصلاة فی العمل رقم الحدیث 559 السنن الصغری کتاب الانتاح قراءة بعض السورة رقم الحدیث 1001 صحیح ابن حبان کتاب الصلاة باب صفة الصلاة ذکر الإباحة للبراء ان یقرأ بعض السورة فی الركعة الواحدة رقم الحدیث 1837 مصنف عبد الرزاق الصغری کتاب الصلاة باب کیف القراءة فی الصلاة رقم الحدیث 2577 مصنف ابن ابی شیبہ کتاب البغاری حدیث فتح مکة رقم الحدیث 36268 السنن الکبری للنسائی العمل فی انتاح الصلاة قراءة بعض السورة رقم الحدیث 1061 شرح معانی الآثار للطحاوی باب جمع السور فی رکعة رقم الحدیث 1292 مسند احمد بن حنبل مسند المکیین عبد الله بن السائب رقم الحدیث 15121 مسند الشافعی ومن کتاب اختلاف الحدیث وترك البعد منها رقم الحدیث 698

توضیح راوی قَالَ أَبُو بَكْرٍ: لَيْسَ هُوَ عَبْدُ اللَّهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ السُّهْمِيُّ

❦ ❦ (امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ کہتے ہیں:۔۔ عبد الرحمن بن بشر بن حکم۔۔ حجاج بن محمد۔۔ ابن جریج۔۔ محمد بن عباد بن عوف۔۔ ابو سلمہ بن سفیان اور عبد اللہ بن عمرو بن عاص اور عبد اللہ بن مسیب العابدی (کے حوالے سے روایت نقل کرتے ہیں) حضرت عبد اللہ بن سائب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مکہ میں فجر کی نماز ادا کی آپ نے سورہ مومنوں پڑھنا شروع کی یہاں تک کہ جب آپ حضرت موسیٰ بن جعفر اور حضرت ہارون علیہ السلام کے (راوی کو شک ہے یا شاید یہ الفاظ ہیں) حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے تذکرے پر پہنچے یہ شک محمد بن عبد الدانی راوی کو ہے یا اس سے نقل کرنے والے راویوں نے اس کے حوالے سے یہ اختلاف کیا ہے (آگے روایت کے یہ الفاظ ہیں) تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو کھانسی آگئی۔ راوی کہتے ہیں: تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم رکوع میں چلے گئے۔

حضرت عبد اللہ بن سائب رضی اللہ عنہ اس وقت وہاں موجود تھے۔

ایک اور سند کے ساتھ یہی بات منقول ہے۔ راوی بیان کرتے ہیں:

”نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں نماز پڑھائی۔“

یہاں راوی نے یہ الفاظ نقل کئے ہیں تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز کو مختصر کیا اور رکوع میں چلے گئے۔ اس کے بعد کے الفاظ راوی نے نقل نہیں کئے ہیں۔

امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں: یہ حضرت عبد اللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ سہمی نہیں ہیں۔

### بَابُ الْجَهْرِ بِالْقِرَاءَةِ فِي الصَّلَاةِ وَالْمُخَافَةِ بِهَا

باب 126: نماز میں بلند آواز میں قرأت کرنا اور پست آواز میں قرأت کرنا

547- سند حدیث: اَنَا عَبْدُ الْجَبَّارِ بْنُ الْعَلَاءِ الْعَطَّارُ أَبُو بَكْرٍ، نَافِئَانُ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: سَمِعْتُ عَطَاءَ يَقُولُ: سَمِعْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ يَقُولُ:

مَثْنُ حَدِيثٍ فِي كُلِّ صَلَاةٍ يُقْرَأُ، فَمَا أَسْمَعْنَا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَسْمَعْنَاكُمْ، وَمَا أَخْفَى عَنَّا

547: صحيح البخاری کتاب الاذان ابواب صفة الصلاة باب القراءة في الفجر رقم الحديث 751 صحيح مسلم کتاب الصلاة باب وجوب قراءة الفاتحة في كل ركعة رقم الحديث 626 صحيح ابن حبان کتاب الصلاة باب صفة الصلاة ذكر الاخبار المفسرة لقوله جل وعلا: فاقرءوا ما تيسر منه رقم الحديث 1801 سنن ابی داود کتاب الصلاة ابواب تفريع افتتاح الصلاة باب ما جاء في القراءة في الظهر رقم الحديث 684 السنن الصغرى کتاب الافتتاح باب قراءة النهار رقم الحديث 963 مصنف عبد الرزاق الصنعاني کتاب الصلاة باب لا صلاة الا بقراءة رقم الحديث 2649 السنن الكبرى لیساني العبد في افتتاح الصلاة قراءة النهار رقم الحديث 1023 مصنف ابن ابی شعبة کتاب الصلاة ما تعرف به القراءة في الظهر والعصر رقم الحديث 3597 شرح معاني الآثار للطحاوي باب القراءة في الظهر والعصر رقم الحديث 768 مسند احمد بن حنبل مسند ابی هريرة رضي الله عنه رقم الحديث 7334

اور مصنف نے تو مذکور قد نہت ہی بکتاب الامامة خبیع ما تنهی للمصلی ان یغلین بالقرآن فیہا  
بر حضور و عنہ ان نہت بہا علی ما کان النبی صلی اللہ علیہ وسلم یغلین و بہا  
۱۰۰۰ (۱) از وزیر رسیدہ کہتے ہیں (۱)۔ عہد الجہاد بن علاء عطار ابو بکر۔ سفیان۔ ابن جریر (۱) کے حوالے سے  
روایت کرتے ہیں (۱) عہد الجہاد بن علاء عطار ابو بکر۔ سفیان۔ ابن جریر (۱) کے حوالے سے

مگر نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کو یہ کہتے ہوئے سنا ہے وہ نماز جس میں قرأت کی جاتی ہے جس میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں  
بہت سے قرأت کر کے سنی ہمیں بلند آواز میں کر کے قرأت سنا دیتے ہیں اور جس میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے پست  
آواز میں قرأت کر کے ہمیں پست آواز میں قرأت کر لیتے ہیں۔

۱۰۰۰ (۱) از وزیر رسیدہ کہتے ہیں (۱) عہد الجہاد بن علاء عطار ابو بکر۔ سفیان۔ ابن جریر (۱) کے حوالے سے  
آز میں قرأت کرنی چاہئے اور کون سی نماز میں پست آواز میں قرأت کرنی چاہئے؟ اس بنیاد پر کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کون سی نماز میں  
بہت آواز میں قرأت کرتے تھے اور کون سی نماز میں پست آواز میں قرأت کرتے تھے؟

## بَابُ النَّهْيِ عَنْ قِرَاءَةِ الْقُرْآنِ فِي الرُّكُوعِ وَالسُّجُودِ

باب 127: رکوع اور سجدے میں قرآن کی تلاوت کرنا منع ہے

548 - سند حدیث: نا علی بن حنبل السفیدی، نا اسماعیل یغنی ابن جعفر، نا سفیان بن عیینہ، و حدیثنا  
عند الجہاد بن علاء، حدیثنا سفیان، عن سلیمان بن محبوب، عن ابراہیم بن عبد اللہ بن معبد و هو ابن  
عبدی، عن ابيه، عن ابن عباس قال:

متن حدیث: کشف النبی صلی اللہ علیہ وسلم الستارۃ والناس صفوف خلف ابی بکر، فقال: ایہا  
الناس اسئلوہ یشق من مبشرات النبوة الا الرؤیا الصالحة، یراہا المسلم، او تری لہ، الا انی نہیت ان اقرأ  
یا کم او ساجدا، فاما الركوع فعضوا فیہ الرب، واما السجود فاجتهدوا فی الدعاء، فقم ان یستجاب لکم

548 صحیح ابن حبان کتاب الخطر والاحاطة کتاب الرؤیا ذکر اخبار البصطی صلی اللہ علیہ وسلم عہد یقی من  
مسنون رقم الحدیث: 6127 سنن الدارمی کتاب الصلاة باب النهی عن القراءة فی الركوع والسجود رقم الحدیث  
1247 مس ابن داود کتاب الصلاة باب تفریم ابواب الركوع والسجود باب فی الدعاء فی الركوع والسجود رقم  
الحدیث: 755 مس انصاری کتاب التصبیق تعظیم الرب فی الركوع رقم الحدیث: 1048 السن الکبریٰ للبیہقی  
لتصبیق تعظیم الرب تبارک وتعالی فی الركوع رقم الحدیث: 524 مسند احمد بن حنبل ومن مسند بی ہاشم مسند  
عبد القہر من مسند ابن عبد البصطی رقم الحدیث: 1248 مسند الشافعی باب ومن کتاب استقبال القبلة فی الصلاة رقم  
الحدیث: 147 مسند الحمیدی حدیث ابن عباس رضی اللہ عنہ ایضا رقم الحدیث: 472 مسند ابی یعلیٰ البوصلی اول  
مسند ابن عبد من رقم الحدیث: 2231

هَذَا حَدِيثٌ عَنِ الْجَبَّارِ

\*\*\* (امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ کہتے ہیں)۔۔۔ علی بن حجر سعدی۔۔۔ اسماعیل بن جعفر۔۔۔ سفیان بن عیینہ۔۔۔ عبد الجبار بن

علاء۔۔۔ سفیان۔۔۔ سیمان بن حکیم۔۔۔ ابراہیم بن عبد اللہ بن معبد اپنے والد کے حوالے سے نقل کرتے ہیں حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے پردہ ہٹایا لوگ حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ کے پیچھے صفیں بنا کر بیٹھے نماز ادا کر رہے تھے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے لوگو! نبوت کی مبشرات میں سے اب صرف وہ سچے خواب باقی بچ رہ گئے ہیں جنہیں کوئی مسلمان دیکھتا ہے۔ راوی کو شک ہے شاید یہ الفاظ ہیں، اسے دکھائے جاتے ہیں خبردار! مجھے اس بات سے منع کر دیا گیا ہے کہ میں رکوع کی حالت میں یا سجدے کی حالت میں قرأت کروں جہاں تک رکوع کا تعلق ہے تو تم اس میں اپنے پروردگار کی عظمت کا اقرار کرو اور جہاں تک سجدے کا تعلق ہے تو تم اس میں اہتمام کے ساتھ دعا مانگو کیونکہ وہ اس لائق ہے کہ اسے قبول کیا جائے۔

روایت کے یہ الفاظ عبد الجبار کے نقل کردہ ہیں۔

بَابُ فَضْلِ السُّجُودِ عِنْدَ قِرَاءَةِ السَّجْدَةِ وَبُكَاءِ الشَّيْطَانِ

وَدُعَائِهِ بِالْوَيْلِ لِنَفْسِهِ عِنْدَ سُجُودِ الْقَارِئِ السَّجْدَةَ

باب 128: آیت سجدہ کی تلاوت کے وقت سجدہ کرنے کی فضیلت

اس پر شیطان کا رونا اور قرأت کرنے والے کے سجدہ تلاوت کے وقت شیطان کا اپنے لئے بربادی کا اعتراف کرنا

549- سند حدیث: نَا يُوسُفُ بْنُ مُوسَى، أَنَا جَرِيرٌ، ح وَنَا سَلَمُ بْنُ جُنَادَةَ، نَا أَبُو مُعَاوِيَةَ جَمِيعًا عَنِ

الْأَعْمَشِ، عَنْ أَبِي صَالِحٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

متن حدیث: إِذَا قَرَأَ ابْنُ آدَمَ السَّجْدَةَ فَسَجَدَ اغْتَوَلَ الشَّيْطَانُ يُمُكِي، وَيَقُولُ: يَا وَيْلَهُ أُمِرَ ابْنُ آدَمَ

بِالسُّجُودِ فَسَجَدَ فَلَهُ الْجَنَّةُ، وَأُمِرْتُ بِالسُّجُودِ فَأَبَيْتُ فَلَنِي النَّارُ فِي حَدِيثِ جَرِيرٍ قَالَ: فَعَصَيْتُهُ

\*\*\* (امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ کہتے ہیں)۔۔۔ یوسف بن موسیٰ۔۔۔ جریر

(یہاں تحویل سند ہے) اسلم بن جنادہ۔۔۔ ابو معاویہ۔۔۔ اعمش۔۔۔ ابو صالح کے حوالے سے نقل کرتے ہیں حضرت

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

”جب ابن آدم آیت سجدہ تلاوت کرنے کے بعد سجدہ تلاوت کرتا ہے تو شیطان روتا ہوا الگ ہو جاتا ہے اور وہ یہ کہتا

549 صحیح مسلم کتاب الایمان باب بیان اطلاق اسم الکفر علی من ترک الصلاة رقم الحدیث 140 نس اس ماحہ

کتاب اقامة الصلاة باب سجود القرآن رقم الحدیث 1048 صحیح ابن حبان باب الامامة والجماعة باب الحديث فی

الصلاة ذکر رجاء دخول الجنان لمن سجد لله فی تلاوته رقم الحدیث 2804 مسند احمد بن حنبل مسند ابی ہریرة

رضی اللہ عنہ رقم الحدیث 9521





الْأَحْمَرُ، عَنِ الْعَوَّامِ بْنِ حَوْشَبٍ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ،  
 مَتْنٌ حَدِيثٌ: أَنَّهُ كَانَ يَسْجُدُ فِي ص، فَقِيلَ لَهُ، فَقَالَ: (أُولَئِكَ الَّذِينَ هَدَى اللَّهُ فَبِهِدَاهُمْ اِقْتَدِهِ) (الأنعام: ۹۰)، وَقَالَ: سَجَدَهَا دَاوُدُ، وَسَجَدَهَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

\*\*\* (امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ کہتے ہیں:)--عبداللہ بن سعید اشج--حفص بن غیاث اور ابو خالد سلیمان بن حیان الاحمر--  
 عوام بن حوشب (کے حوالے سے روایت نقل کرتے ہیں: (سعید بن جبیر حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کے بارے میں نقل کرتے  
 ہیں: وہ سورہ ص میں سجدہ تلاوت کیا کرتے تھے۔ ان سے اس بارے میں دریافت کیا گیا: تو انہوں نے بتایا: ارشاد باری تعالیٰ ہے:  
 ”یہ وہ لوگ ہیں جنہیں اللہ تعالیٰ نے ہدایت عطا کی ہے تو تم ان کی ہدایت کی پیروی کرو“۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا: حضرت داؤد علیہ السلام نے یہاں سجدہ کیا تھا اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی اس جگہ سجدہ کیا ہے۔

552 - سَنَدٌ حَدِيثٌ: نَا مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ بْنِ كُرَيْبٍ، وَعَبْدُ اللَّهِ بْنُ سَعِيدٍ الْأَشَجُّ قَالَا: حَدَّثَنَا أَبُو خَالِدٍ، عَنِ

لَعَوَّامٍ، عَنِ الْمُجَاهِدِ قَالَ:

مَتْنٌ حَدِيثٌ: قُلْتُ لِابْنِ عَبَّاسٍ: سَجَدَةُ ص مِنْ أَيْنَ أَخَذْتَهَا؟ قَالَ: فَتَلَا عَلَيَّ (وَمِنْ ذُرِّيَّتِهِ دَاوُدُ وَسُلَيْمَانُ  
 وَيُؤُوبُ)، حَتَّى بَلَغَ إِلَى قَوْلِهِ (أُولَئِكَ الَّذِينَ هَدَى اللَّهُ فَبِهِدَاهُمْ اِقْتَدِهِ) (الأنعام: ۹۰) قَالَ: كَانَ دَاوُدُ سَجَدَ فِيهَا،  
 فَلِذَلِكَ سَجَدَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

نادر دیگر: نَا الْأَشَجُّ، نَا ابْنُ أَبِي غَنِيَّةٍ، نَا الْعَوَّامُ بْنُ حَوْشَبٍ بِهَذَا

\*\*\* (امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ کہتے ہیں:)--محمد بن علاء بن کریم اور عبداللہ بن سعید اشج--ابو خالد--عوام (کے

حوالے سے روایت نقل کرتے ہیں:)--مجاہد بیان کرتے ہیں:

میں نے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے دریافت کیا: سورہ ص میں سجدہ تلاوت کا حکم آپ نے کہاں سے حاصل کیا؟ راوی  
 کہتے ہیں: انہوں نے میرے سامنے یہ آیت تلاوت کی:

”اور ان کی ذریت میں سے داؤد اور سلیمان اور ایوب۔“

انہوں نے یہاں تک تلاوت کی:

”یہ وہ لوگ ہیں جنہیں اللہ تعالیٰ نے ہدایت نصیب کی تو تم ان کی ہدایت کی پیروی کرو“۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے بتایا: حضرت داؤد علیہ السلام نے یہاں سجدہ کیا تھا اس لئے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی (یہاں) سجدہ کیا۔

یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ منقول ہے۔

## بَابُ السُّجُودِ فِي النَّجْمِ

### باب 131: سورہ نجم میں سجدہ تلاوت

553 - سَنَدٌ حَدِيثٌ: نَا بُنْدَارٌ، نَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ، أَنَا شُعْبَةُ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ قَالَ: سَمِعْتُ الْأَسْوَدَ يُحَدِّثُ

عَنْ عَبْدِ اللَّهِ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

مَنْ حَدَّثَ: أَنَّ النَّجْمَ لَسَجْدَةٍ لَهَا، وَسَجْدَةٌ مَنْ كَانَ مَعَهُ هَيْرٌ أَنْ شَبَّهَا أَخَذَ ثَقْلًا مِنْ خَصِيٍّ أَوْ تَرَابٍ فَرَفَعَهُ إِلَى جَبْهَتِهِ، وَقَالَ: يَكْفِينِي هَذَا قَالَ عَبْدُ اللَّهِ: فَلَقَدْ رَأَيْتُهُ بَعْدَ ذَلِكَ لَيْلًا كَافِرًا

❦❦ (امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ کہتے ہیں:)--بندار--محمد بن یحییٰ--شعبہ--ابو اسحاق--اسود) کے حوالے سے روایت نقل کرتے ہیں: حضرت عبد اللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے سورہ نجم کی تلاوت کی تو آپ نے اس میں سجدہ تلاوت کیا آپ کے ساتھ موجود تمام افراد نے بھی سجدہ تلاوت کیا تاہم ایک عمر رسیدہ شخص نے ایسا نہیں کیا اس نے مٹی میں پتھر کنکریاں یا مٹی لی اور اسے اپنی پیشانی تک بلند کیا اور بولا: میرے لئے اتنا ہی کافی ہے۔

حضرت عبد اللہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: بعد میں میں نے اس شخص کو دیکھا کہ وہ کفر کی حالت میں قتل ہوا۔

## بَابُ السُّجُودِ فِي إِذَا السَّمَاءُ انشَقَّتْ، وَاقْرَأْ بِاسْمِ رَبِّكَ الَّذِي خَلَقَ

### باب 132: سورہ انشقاق اور سورہ العلق میں سجدہ تلاوت

554 - سند حدیث: نَا أَبُو مُوسَى، نَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مَهْدِيٍّ، أَنَا سُفْيَانُ، عَنْ أَيُّوبَ بْنِ مُوسَى، عَنْ عَطَاءِ

بْنِ مِينَاءَ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، ح وَحَدَّثَنَا مُسْلِمُ بْنُ جُنَادَةَ، ثَنَا وَكِيعٌ، عَنْ سُفْيَانَ، عَنْ أَيُّوبَ بْنِ مُوسَى، عَنْ ابْنِ

553: سنن ابی داؤد کتاب الصلاة باب تفریم ابواب السجود باب من رأى فيها السجود رقم الحديث: 1210 السنن

الصغرى کتاب الافتتاح السجود فی والنجم رقم الحديث: 954 سنن الدارمی کتاب الصلاة باب السجود فی النجم رقم

الحديث: 1485 شرح معانی الآثار للطحاوی باب الفصل هل فيه سجود ام لا ؟ رقم الحديث: 1334 مسند احمد بن

حنبل مسند عبد الله بن مسعود رضي الله تعالى عنه رقم الحديث: 4095

554: الجامع للترمذی باب فی السجدة فی : اقرا باسم ربك الذي خلق رقم الحديث: 554 سنن ابی داؤد کتاب الصلاة

باب تفریم ابواب السجود باب السجود فی اذا السماء انشقت رقم الحديث: 1211 سنن ابن ماجه کتاب اقامة الصلاة

باب عدد سجود القرآن رقم الحديث: 1054 السنن الصغرى کتاب الافتتاح باب السجود فی اذا السماء انشقت رقم

الحديث: 958 صحيح ابن حبان باب الامامة والجماعة باب الحديث فی الصلاة ذكر ما يستحب للمراء ان ينحدر عند

قراءته سورة اقرا باسم رقم الحديث: 2812 مصنف عبد الرزاق الصنعاني کتاب صلاة العهدين باب كم فی القرآن من

سجدة رقم الحديث: 5701 مصنف ابن ابی شعبة کتاب الصلاة من كان يسجد فی المفصل رقم الحديث: 4181 السنن

الكبرى بسنن العمل فی افتتاح الصلاة السجود فی اذا السماء انشقت رقم الحديث: 1018 مشكل الآثار للطحاوی باب

بیان مشكل ما روى عن رسول الله صلى الله عليه رقم الحديث: 3068 مسند احمد بن حنبل مسند ابی هريرة رضي

الله عنه رقم الحديث: 9747 مسند الحمیدی احادیث ابی هريرة رضي الله عنه رقم الحديث: 958 مسند ابی يعلى

الموصلى الاعرج رقم الحديث: 6248 المعجم الاوسط للطبرانی باب العين باب الهم من اسمه محمد رقم الحديث:

میں، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ:

متن حدیث: سَجَدْنَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي اقْرَأَ بِاسْمِ رَبِّكَ الَّذِي خَلَقَ، وَإِذَا السَّمَاءُ انشَقَّتْ

554- (سند حدیث) -- ابو موسیٰ -- عبد الرحمن بن ہدی -- سفیان -- ایوب بن موسیٰ -- عطاء بن میناء -- حضرت

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں

(یہاں تھمیل سند ہے) سلم بن جنادہ -- وکیع -- سفیان -- ایوب بن موسیٰ -- ابن میناء (کے حوالے سے روایت نقل کرتے ہیں:) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں

ہم نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ سورہ علق سورہ انشقاق میں سجدہ تلاوت کیا ہے۔

555- سند حدیث: أَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ بَشِيرٍ بْنِ الْحَكِيمِ، نَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ، أَخْبَرَنِي أَيُّوبُ بْنُ مُوسَى، أَنَّ عَطَاءَ بْنَ مِينَاءَ، أَخْبَرَهُ أَنَّهُ، سَمِعَ أَبَا هُرَيْرَةَ يَقُولُ:

متن حدیث: سَجَدْتُ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي إِذَا السَّمَاءُ انشَقَّتْ وَفِي اقْرَأَ بِاسْمِ رَبِّكَ الَّذِي خَلَقَ

توضیح راوی: وَرَعَمَ أَيُّوبُ أَنَّ عَطَاءَ بْنَ مِينَاءَ كَانَ مِنْ صَالِحِي النَّاسِ

\*\*\* (امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ کہتے ہیں:) -- عبد الرحمن بن بشر بن حکیم -- عبد الرزاق -- ابن جریر -- ایوب بن موسیٰ -- عطاء بن میناء (کے حوالے سے روایت نقل کرتے ہیں:) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

”میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ سورہ انشقاق میں اور سورہ علق میں سجدہ تلاوت کیا ہے۔“  
ایوب نے یہ بات بیان کی ہے: عطاء نامی راوی نیک لوگوں میں سے ایک تھے۔

بَابُ صِفَةِ سُجُودِ الرََّاكِبِ عِنْدَ قِرَاءَةِ السَّجْدَةِ

باب 133: سوار شخص کا آیت سجدہ کی تلاوت کرتے وقت سجدہ کرنے کا طریقہ

556- سند حدیث: أَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى بْنِ خَبَرٍ غَرِيبٍ غَرِيبٍ، أَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُثْمَانَ الدِّمَشْقِيِّ، نَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ مُحَمَّدٍ، عَنْ مُصْعَبِ بْنِ ثَابِتٍ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ،

متن حدیث: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَرَأَ عَامَ الْفَتْحِ سَجْدَةً فَسَحَدَ النَّاسُ كُلُّهُمْ، فَمِنْهُمْ الرََّاكِبُ وَالسَّاجِدُ فِي الْأَرْضِ، حَتَّى إِنَّ الرََّاكِبَ لَيَسْجُدُ عَلَى يَدِهِ

\*\*\* (امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ کہتے ہیں:) -- محمد بن یحییٰ -- محمد بن عثمان دمشقی -- عبد العزیز بن محمد -- مصعب بن

ثابت -- نافع (کے حوالے سے روایت نقل کرتے ہیں:) حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں:

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فتح مکہ کے سال آیت سجدہ تلاوت کی تو تمام لوگوں نے سجدہ کیا۔ ان میں سوار بھی تھے اور زمین پر بھی سجدہ کرنے والے تھے یہاں تک کہ سواروں نے اپنے ہاتھ پر سجدہ کیا۔

بَابُ اسْتِحْبَابِ سُجُودِ الْمُسْتَمِعِ لِقِرَاءَةِ الْقُرْآنِ عِنْدَ قِرَاءَةِ الْقَارِءِ السَّجْدَةَ إِذَا سَجَدَ

باب 134: جب قاری آیت سجدہ کی تلاوت کر کے سجدے میں جائے

تو قرآن کی تلاوت کو سننے والے شخص کے لئے سجدہ کرنا مستحب ہے

557- سند حدیث: نَا بُنْدَارٌ، نَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ، نَا عُبَيْدُ اللَّهِ، أَخْبَرَنِي نَافِعٌ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ:

مَتْنُ حَدِيثٍ: كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْرَأُ عَلَيْنَا الْقُرْآنَ، فَيَقْرَأُ الشُّرُوءَ فِيهَا السَّجْدَةَ فَيَسْجُدُ وَنَسْجُدُ مَعَهُ، حَتَّى لَا يَجِدَ أَحَدًا مَكَانًا لِحَبِيبِهِ

❦ ❦ (امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ کہتے ہیں:)-- بندار-- یحییٰ بن سعید-- عبید اللہ-- نافع کے حوالے سے نقل کرتے ہیں

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا:

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم، رے سامنے قرآن کی تلاوت کیا کرتے تھے۔ بعض اوقات آپ ایسی سورہ کی تلاوت کرتے جس میں آیت سجدہ موجود ہوتی تو آپ بھی سجدہ کرتے اور آپ کے ساتھ ہم بھی سجدہ کرتے تھے یہاں تک کہ ہم میں سے کسی شخص کو اپنی پیشانی رکھنے کی جگہ نہیں ملتی تھی۔

558- سند حدیث: نَاهُ مُحَمَّدُ بْنُ هِشَامٍ، نَا ابْنُ إِدْرِيسَ، عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ:

مَتْنُ حَدِيثٍ: كُنَّا نَقْرَأُ السَّجْدَةَ عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَيَسْجُدُ، وَنَسْجُدُ مَعَهُ حَتَّى يَزُحَمَ بَعْضُنَا بِبَعْضٍ

❦ ❦ (امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ کہتے ہیں:)-- محمد بن ہشام-- ابن ادريس-- عبید اللہ بن عمر-- نافع کے حوالے سے نقل

کرتے ہیں حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا

ہم لوگ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی موجودگی میں آیت سجدہ تلاوت کر لیتے تھے اور آپ بھی سجدہ تلاوت کرتے تھے اور ہم بھی آپ کے ساتھ سجدہ تلاوت کرتے تھے یہاں تک کہ ہم ایک دوسرے سے مزاحم ہو جاتے تھے۔

بَابُ ذِكْرِ الدَّلِيلِ عَلَى صِدْقِ قَوْلِ مَنْ زَعَمَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمْ يَسْجُدْ فِي

الْمُفْصَلِ بَعْدَ هِجْرَتِهِ إِلَى الْمَدِينَةِ

باب 135: اس بات کی دلیل کا تذکرہ جو اس شخص کے موقف کے خلاف ہے جو اس بات کا قائل ہے کہ

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مدینہ منورہ ہجرت کرنے کے بعد کسی بھی مفصل سورت میں سجدہ تلاوت نہیں کیا

559- سند حدیث: نَا الرَّبِيعُ بْنُ سُلَيْمَانَ الْمُرَادِيُّ، نَا شُعَيْبُ بْنُ يَحْيَى ابْنُ اللَّيْثِ، نَا اللَّيْثُ، عَنْ بَكْرِ بْنِ عَبْدِ



اللہ، عَنْ نَعِيمِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ الْمُخَبِرِ، اللَّهُ قَالَ:

مَنْ حَدَّثَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ فَوْقَ هَذَا الْمَسْجِدِ، فَقَرَأَ إِذَا السَّمَاءُ انْشَقَّتْ فَسَجَدَ فِيهَا، وَقَالَ: رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَجَدَ فِيهَا قَدْ خَرَجْتُ طَرُقَ هَذَا الْحَبْرِ فِي كِتَابِ الصَّلَاةِ، كِتَابِ الْكَبِيرِ، مَنْ قَالَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ: رَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، أَوْ سَجَدْتُ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي إِذَا السَّمَاءُ انْشَقَّتْ

تَوْضِيحُ مُصَنَّفٍ: قَالَ أَبُو بَكْرٍ: وَأَبُو هُرَيْرَةَ إِنَّمَا قَدِمَ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَاسِمًا بَعْدَ الْهِجْرَةِ بِسَنَيْنَ قَالَ لِي خَبَرُ عِرَاكِ بْنِ مَالِكٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ: قَدِمْتُ الْمَدِينَةَ وَالنَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِخَيْبَرَ قَدْ اسْتَخْلَفَ عَلَى الْمَدِينَةِ سَبَاعُ بْنُ عُرْفُطَةَ وَقَالَ قَيْسُ بْنُ أَبِي حَازِمٍ: سَمِعْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ يَقُولُ: صَحِبْتُ النَّبِيَّ ثَلَاثَ سَنَوَاتٍ، وَقَدْ أَعْلَمَ أَنَّهُ رَأَى النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَجَدَ فِي إِذَا السَّمَاءُ انْشَقَّتْ وَاقْرَأَ بِاسْمِ رَبِّكَ الَّذِي خَلَقَ، وَقَدْ أَعْلَمْتُ فِي غَيْرِ مَوْضِعٍ مِنْ كُتُبِنَا أَنَّ الْمُخَبِرَ وَالشَّاهِدَ الَّذِي يَجِبُ قَبُولُ شَهَادَتِهِ وَخَبَرُهُ مَنْ يُخْبِرُ بِكَوْنِ الشَّيْءِ، وَيَشْهَدُ عَلَى رُؤْيَا الشَّيْءِ وَسَمَاعِهِ، لَا مَنْ يَنْفِي كَوْنَ الشَّيْءِ وَيُنْكِرُهُ وَمَنْ قَالَ: لَمْ يَفْعَلْ فَلَا نَكْذًا لَيْسَ بِمُخْبِرٍ وَلَا شَاهِدٍ، وَإِنَّمَا الشَّاهِدُ مَنْ يَشْهَدُ وَيَقُولُ: رَأَيْتُ فَلَانًا يَفْعَلُ كَذَا، وَسَمِعْتُهُ يَقُولُ كَذَا،

وَهَذَا لَا يَخْفَى عَلَى مَنْ يَفْهَمُ الْعِلْمَ وَالْفِقْهَ، وَقَدْ بَيَّنْتُ فِي هَذِهِ الْمَسْأَلَةِ فِي غَيْرِ مَوْضِعٍ مِنْ كُتُبِنَا، وَتَرَاهُمْ بَعْضُ مَنْ لَمْ يَتَحَرَّ الْعِلْمَ أَنَّ خَبَرَ الْحَارِثِ بْنِ عُبَيْدٍ، عَنْ مَطَرٍ، عَنْ عِكْرِمَةَ، عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمْ يَسْجُدْ فِي شَيْءٍ مِنَ الْمُفْصَلِ مُنْذُ تَحَوَّلَ إِلَى الْمَدِينَةِ حُجَّةً مِنْ رَعْمٍ أَنَّ لَا سُجُودَ فِي الْمُفْصَلِ، وَهَذَا مِنَ الْجَنَسِ الَّذِي أَعْلَمْتُ أَنَّ الشَّاهِدَ مَنْ يَشْهَدُ بِرُؤْيَا الشَّيْءِ أَوْ سَمَاعِهِ لَا مَنْ يُنْكِرُهُ وَيَذْفَعُهُ،

وَأَبُو هُرَيْرَةَ قَدْ أَعْلَمَ أَنَّهُ قَدْ رَأَى النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ سَجَدَ فِي إِذَا السَّمَاءُ انْشَقَّتْ، وَاقْرَأَ بِاسْمِ رَبِّكَ الَّذِي خَلَقَ نَعْدَ تَحَوُّلِهِ إِلَى الْمَدِينَةِ إِذْ كَانَتْ صُحْبَتُهُ إِيَّاهُ إِنَّمَا كَانَ بَعْدَ تَحَوُّلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى الْمَدِينَةِ لَا قَبْلُ

❀❀ (امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ کہتے ہیں:)-- ربیع بن سلیمان مرادی-- شعیب بن لیث-- لیث-- بکر بن عبد اللہ (کے حوالے سے روایت نقل کرتے ہیں: (نعیم بن عبد اللہ بحر بیان کرتے ہیں:

میں نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی اقتداء میں اس مسجد پر (یعنی چھت پر) نماز ادا کی انہوں نے سورۃ انشقاق کی تلاوت کی اور اس میں سجدہ تلاوت کیا اور یہ بات بیان کی: میں نے نبی اکرم ﷺ کو اس میں سجدہ کرتے ہوئے دیکھا ہے۔

میں نے اس روایت کے تمام طرق کتاب الکبیر کی کتاب الصلوٰۃ میں نقل کر دیے ہیں۔ ایک راوی نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ

کے حوالے سے یہ روایت بھی نقل کی ہے میں نے نبی اکرم ﷺ کو دیکھا یہ الفاظ ہیں: میں نے نبی اکرم ﷺ کے ہمراہ سورہ انشقاق میں سجدہ تلاوت کیا ہے۔

امام ابن خزیمہ بیسہ فرماتے ہیں: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ ہجرت کے کئی سال بعد نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہو کر مسلمان ہوئے تھے۔

عراک بن مالک نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت نقل کی ہے اس میں یہ الفاظ ہیں: ”میں مدینہ منورہ آیا تو نبی اکرم ﷺ اس وقت خیبر میں موجود تھے آپ نے اپنے پیچھے سباع بن عرفطہ کو مدینہ منورہ کا نگران مقرر کیا تھا۔“

قیس بن ابو حازم نے یہ بات بیان کی ہے: میں نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کو یہ بات بیان کرتے سنا ہے کہ میں تین سال تک نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں رہا ہوں۔

تو حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ یہ بات بیان کر رہے ہیں انہوں نے نبی اکرم ﷺ کو سورہ انشقاق اور سورہ العلق میں سجدہ تلاوت کرتے ہوئے دیکھا ہے۔

میں اپنی کتابوں میں دوسرے مقامات پر یہ بات بیان کر چکا ہوں کہ خبر دینے والے اور گواہی دینے والے جس شخص کی گواہی یا خبر کو قبول کرنا لازم ہوتا ہے یہ وہ شخص ہے جو کسی چیز کے ہونے کی خبر دیتا ہے یا کسی چیز کو دیکھنے یا سننے کی گواہی دیتا ہے۔ وہ شخص مراد نہیں ہے جو کسی چیز کے ہونے کی نفی یا انکار کرتا ہے۔ جو شخص یہ کہتا ہے: ”فلاں نے اس طرح نہیں کیا“ وہ خبر دینے والا یا گواہ شمار نہیں ہوتا۔ گواہ وہ شخص ہوتا ہے جو یہ گواہی دیتا ہے اور یہ کہتا ہے: میں نے فلاں شخص کو اس طرح کرتے ہوئے دیکھا۔ میں نے اسے یہ کہتے ہوئے سنا۔

جو شخص علم اور فقہ کا فہم رکھتا ہے اس سے یہ بات مخفی نہیں ہوگی۔ میں یہ مسئلہ اپنی کتابوں میں دوسری جگہ پر بیان کر چکا ہوں۔ ایک ایسا شخص جو علم میں تبحر نہیں رکھتا وہ اس غلط فہمی کا شکار ہوا کہ حارث بن عبید نے مطر اور عکرمہ کے حوالے سے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کا یہ بیان نقل کیا ہے:

”نبی اکرم ﷺ نے مدینہ منورہ تشریف آوری کے بعد کسی بھی مفصل سورت میں سجدہ تلاوت نہیں کیا۔“ (وہ یہ سمجھتا ہے) اس میں اس شخص کے موقف کی دلیل ہے جو اس بات کا قائل ہے کہ کسی مفصل سورت میں سجدہ تلاوت نہیں ہے۔

یہ مسئلہ اس نوعیت کا ہے جس کے بارے میں میں یہ بیان کر چکا ہوں کہ گواہ وہ شخص ہوتا ہے جو کسی چیز کو دیکھنے یا اسے سننے کی گواہی دیتا ہے۔ وہ شخص نہیں ہوتا جو کسی چیز کا انکار کرتا ہے یا اسے پرے کرتا ہے۔

تو حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے یہ بات بتائی ہے انہوں نے نبی اکرم ﷺ کو مدینہ منورہ تشریف آوری کے بعد سورہ انشقاق اور سورہ العلق میں سجدہ تلاوت کرتے ہوئے دیکھا ہے کیونکہ نبی اکرم ﷺ کی مدینہ منورہ تشریف آوری کے بعد ہی حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ آپ کی خدمت میں رہے ہیں۔ اس سے پہلے نہیں۔

**560** - سند حدیث نا بخبر الحارث بن عبید محمد بن رافع، نا ازهر بن القاسم، نا ابو قدامة وهو الحارث بن عبید، ورواه ابو داود الطيالسي، عن الحارث بن عبید قال: حدثنا مطر الوراق، عن عكرمة، او غيره، عن ابن عباس

یہ روایت ایک اور سند کے ہمراہ منقول ہے۔

### باب السجود عند قراءة السجدة في الصلاة المكتوبة

صِدْقُ قَوْلِ بَعْضِ أَهْلِ الْجَهْلِ مِمَّنْ لَا يَفْهَمُ الْعِلْمَ مِنْ أَهْلِ عَصْرِنَا يَمُنُّ زَعَمَ أَنَّ السَّجْدَةَ عِنْدَ قِرَاءَةِ السَّجْدَةِ فِي الصَّلَاةِ الْمَكْتُوبَةِ غَيْرُ جَائِزَةٍ

### باب 136: فرض نماز میں آیت سجدہ کی تلاوت کے وقت سجدہ کرنا

یہ بات ہمارے زمانے سے تعلق رکھنے والے ان بعض جاہلوں کے موقف کے خلاف ہے جو علم کا فہم نہیں رکھتے ہیں اور اس بات کے قائل ہیں: فرض نماز میں آیت سجدہ کی تلاوت کے وقت سجدہ تلاوت کرنا جائز نہیں ہے۔

**561** - سند حدیث نا اسحاق بن ابراهيم بن الشهيد، ومحمد بن الاعلى الصنعاني، وابو الاشعث احمد بن المقدم العجلي قالوا: نا المعتمر قال الشهيد قال: سمعت ابي قال: وحدثني بكر، عن ابي، عن ابي رافع

متن حدیث: قال: صليت مع ابي هريرة صلاة العنمة، وقرأ (إذا السماء انشقت) (الانشاق: 1) فسجدت، فقئت له: ما هذه السجدة؟ قال: سجدت بها خلف ابي القاسم صلى الله عليه وسلم  
توضیح روایت: وقال الصنعاني: عن ابيه، وزاد في الخبر: فلا ازال اسجد بها حتى اللقاء. وقال ابو الاشعث، عن ابيه، عن بكر بن عبد الله قال: صليت خلف ابي القاسم، فسجدت بها، فلا ازال اسجد بها حتى ألقى ابا القاسم صلى الله عليه وسلم

❖❖ (امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ کہتے ہیں:)-- اسحاق بن ابراہیم بن شہید اور محمد بن اعلیٰ صنعانی اور ابو اشعث احمد بن مقدم عجلی-- معتمر-- بکر-- اپنے والد (کے حوالے سے روایت نقل کرتے ہیں:) حضرت ابو رافع رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں میں نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی اقتداء میں عشاء کی نماز ادا کی۔ انہوں نے سورۃ انشقاق کی تلاوت کی اور سجدہ تلاوت کیا۔ میں نے کہا یہ کون سا سجدہ ہے؟ تو انہوں نے بتایا: میں نے حضرت ابو القاسم رضی اللہ عنہ کے پیچھے اس سورہ میں سجدہ تلاوت کیا ہے۔ صنعانی نے اپنے والد سے یہ روایت نقل کی ہے انہوں نے اس کے آخر میں یہ الفاظ زائد نقل کئے ہیں۔  
”تو میں اس سورہ میں مسلسل سجدہ کرتا رہوں گا یہاں تک کہ میری ان سے (یعنی نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم) سے ملاقات ہو جائے۔“  
ابو اشعث نے اپنے والد اور بکر بن عبد اللہ کے حوالے سے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کے یہ الفاظ نقل کئے ہیں۔  
”میں نے حضرت ابو القاسم رضی اللہ عنہ کی اقتداء میں نماز ادا کی ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سورہ میں سجدہ تلاوت کیا تھا تو

میں بھی اس سورہ میں مسلسل سجدہ کرتا رہوں گا یہاں تک کہ میری حضرت ابوالقاسم رضی اللہ عنہ سے ملاقات ہو جائے۔“

## بَابُ الذِّكْرِ وَالذِّعَاءِ فِي السُّجُودِ عِنْدَ قِرَاءَةِ السَّجْدَةِ

باب 137: آیت سجدہ کی تلاوت کرتے وقت ذکر کرنا اور دعا مانگنا

562 - سند حدیث: نَا الْحَسَنُ بْنُ مُحَمَّدٍ، نَا مُحَمَّدُ بْنُ يَزِيدَ بْنِ خُنَيْسٍ قَالَ: قَالَ لِي ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ:

حَدَّثَنِي ابْنُ عَبَّاسٍ،

متن حدیث: جَاءَ رَجُلٌ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنِّي رَأَيْتُ فِي هَذِهِ اللَّيْلَةِ فِيمَا يَرَى النَّائِمُ كَأَنِّي أَصَلِي خَلْفَ شَجَرَةٍ، فَرَأَيْتُ كَأَنِّي قَرَأْتُ سَجْدَةً فَسَجَدْتُ، فَرَأَيْتُ الشَّجَرَةَ كَأَنَّهُ تَسْجُدُ بِسُجُودِي، فَسَمِعْتُهَا وَهِيَ سَاجِدَةٌ، وَهِيَ تَقُولُ: اللَّهُمَّ اكْتُبْ لِي عِنْدَكَ بِهَا أَجْرًا، وَاجْعَلْهَا لِي عِنْدَكَ دُخْرًا، وَضَعُ عَيْنِي بِهَا وَزَرًا، وَاقْبَلْهَا مِنِّي كَمَا قَبِلْتَ مِنْ عَبْدِكَ دَاوُدَ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: قَرَأْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَرَأَ السَّجْدَةَ، ثُمَّ سَجَدَ، فَسَمِعْتُهُ وَهُوَ سَاجِدٌ يَقُولُ مِثْلَ مَا قَالَ الرَّجُلُ عَنْ كَلَامِ الشَّجَرَةِ

❦ (امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ کہتے ہیں:)-- حسن بن محمد -- محمد بن یزید بن خنیس -- ابن جریج (کے حوالے سے روایت نقل کرتے ہیں:) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں:

ایک شخص نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اس نے عرض کی: میں نے گزشتہ رات خواب میں دیکھا کہ میں ایک درخت کے پیچھے نماز ادا کر رہا ہوں۔ میں نے دیکھا کہ جیسے ہی میں نے آیت سجدہ تلاوت کی اور سجدہ تلاوت کیا تو میں نے درخت کو دیکھا کہ وہ بھی میرے سجدے کے ساتھ سجدہ کر رہا ہے میں نے اسے سجدے کی حالت میں یہ کہتے ہوئے سنا:

”اے اللہ! تو اس کے عوض میں اپنی بارگاہ میں میرے لئے اجر نوٹ کر لے اور اسے اپنی بارگاہ میں میرے لئے ذخیرہ بنادے اور اس کی وجہ سے میرے گناہ کو ختم کر دے اور میری طرف سے اسے اسی طرح قبول کر لے جس طرح تو نے اپنے بندے حضرت داؤد علیہ السلام سے (سجدے کو قبول کیا تھا)۔“

حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: پھر میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ آپ نے آیت سجدہ تلاوت کی پھر آپ سجدے میں چپے گئے تو میں نے آپ کو سجدے کے دوران وہی کلمات کہتے ہوئے سنا جو اس شخص نے درخت کے کلام کے طور پر بیان کئے تھے۔

563 - سند حدیث: نَا أَحْمَدُ بْنُ جَعْفَرٍ الْحُلَوَانِيُّ، نَا مُحَمَّدُ بْنُ يَزِيدَ بْنِ خُنَيْسٍ قَالَ: كَانَ الْحَسَنُ بْنُ

مُحَمَّدٍ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي يَزِيدَ

متن حدیث: صَلَّى بِنَا فِي هَذَا الْمَسْجِدِ - يَعْنِي الْمَسْجِدَ الْحَرَامَ - فِي شَهْرِ رَمَضَانَ، فَكَانَ يَقْرَأُ السَّجْدَةَ

فَسَجَدَ فَيَطِيلُ السُّجُودَ، فَقِيلَ لَهُ فِي ذَلِكَ، فَقَالَ: قَالَ لِي ابْنُ جُرَيْجٍ: أَخْبَرَنِي جَدُّكَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي يَزِيدَ، عَنْ أَبِي عَبَّاسٍ: فَذَكَرَ نَحْوَهُ،

تَوْضِيحُ رَوَايَتِ وَقَالَ: وَاحْطُطْ عَنِّي بِهَا وَزُرًا، وَلَمْ يَقُلْ أَقْبَلَهَا مِنِّي كَمَا تَقَبَّلْتَ مِنْ عَبْدِكَ دَاوُدَ تَوْضِيحُ مَعْنَى: قَالَ أَبُو بَكْرٍ: وَإِنَّمَا كُنْتُ تَرَكْتُ إِعْلَاءَ خَيْرِ أَبِي الْعَالِيَةِ، عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقُولُ فِي سُجُودِ الْقُرْآنِ بِاللَّيْلِ: سَجَدَ وَجْهِي لِلَّذِي خَلَقَهُ، وَشَقَّ سَمْعَهُ وَتَصَرَّاهُ، بِحَوْلِهِ وَقُوَّتِهِ:

لَآنَ بَيْنَ خَالِدِ الْحَذَاءِ وَبَيْنَ أَبِي الْعَالِيَةِ رَجُلًا غَيْرَ مُسَمًّى لَمْ يَذْكُرِ الرَّجُلَ عَبْدُ الْوَهَّابِ بْنُ عَبْدِ الْمَجِيدِ، وَخَالِدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ الْوَاسِطِيُّ

❦ (امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ کہتے ہیں:)-- احمد بن جعفر حلوانی -- محمد بن یزید بن حمیس بیان کرتے ہیں: حسن بن محمد نے ہمیں اس مسجد میں نماز پڑھائی: راوی کہتے ہیں: یعنی مسجد حرام میں یہ رمضان کے مہینے کی بات ہے جب وہ آیت سجدہ تلاوت کرتے تھے تو سجدے میں چلے جاتے اور طویل سجدہ کرتے تھے ان سے اس بارے میں بات کی گئی تو انہوں نے بتایا: ابن جریج نے مجھے یہ بات بتائی ہے کہ تمہارے دادا عبید اللہ بن ابویزید نے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کے حوالے سے یہ بات نقل کی ہے اس کے بعد انہوں نے حسب سابق یہ حدیث نقل کی ہے۔ انہوں نے یہ الفاظ نقل کئے ہیں:

”تو اس کی وجہ سے میرے گناہ کو ختم کر دے۔“

اور انہوں نے یہ الفاظ نقل نہیں کئے ہیں ”تو مجھ سے اس سجدے کو اسی طرح قبول کر لے جس طرح تو نے اپنے بندے داؤد سے قبول کیا تھا۔“

امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں: ابوالعالیہ نے سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے اسے میں نے المانہیں کروایا۔

”نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم رات کے وقت سجدہ تلاوت میں یہ پڑھا کرتے تھے:

”میرا چہرہ اس کی بارگاہ میں سجدہ کی حالت میں ہے جس نے اسے پیدا کیا اور جس نے اپنی طاقت اور قوت کے ذریعے اسے سماعت اور بصارت عطا کی ہے۔“

اس کی وجہ یہ ہے کہ خالد حذاء اور ابوالعالیہ کے درمیان ایک شخص ہے جس کا تذکرہ نہیں کیا گیا۔ عبدالوہاب بن عبدالمجید اور خالد بن عبداللہ نامی راوی نے اس شخص کا نام ذکر نہیں کیا ہے۔

564 - سند حدیث: نَاهُ بُشَيْرًا، أَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ، أَنَا خَالِدٌ وَهُوَ الْحَذَاءُ، عَنْ أَبِي الْعَالِيَةِ، عَنْ عَائِشَةَ، ح وَحَدَّثَنَا أَبُو بَشِيرٍ الْوَاسِطِيُّ، نَا خَالِدٌ يَعْنِي ابْنَ عَبْدِ اللَّهِ، عَنْ خَالِدٍ وَهُوَ الْحَذَاءُ، عَنْ أَبِي الْعَالِيَةِ، عَنْ عَائِشَةَ،



توضیح روایت: غَیْرُ أَنَّ اَبَا بَشْرٍ لَمْ یَقُلْ: بِاللَّیْلِ، وَزَادَ: یَقُولُ ذَکَکَ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ

\*\*\* (امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ کہتے ہیں:۔۔۔ بندار۔۔۔ عبد الوہاب۔۔۔ خالد حذاء۔۔۔ ابوالعالیہ کے حوالے سے نقل کرتے ہیں سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں:

(یہاں تحویل سند ہے) ابوبشر واسطی۔۔۔ خالد بن عبد اللہ۔۔۔ خالد حذاء۔۔۔ ابوالعالیہ کے حوالے سے نقل کرتے ہیں سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: تاہم ابوبشر نامی راوی نے یہ الفاظ نقل نہیں کئے ہیں: "رات کے وقت۔"

انہوں نے یہ الفاظ زائد نقل کئے ہیں: "یہ کلمات تین بار پڑھا کرتے تھے۔"

565- سند حدیث: نَا یَعْقُوبُ بْنُ اِبْرَاهِیْمَ الدَّوْرَقِیُّ، نَا ابْنُ عَلِیَّةَ، عَنْ خَالِدِ الْحَدَّاءِ، عَنْ رَجُلٍ، عَنْ اَبِی

الْعَالِیَةِ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهَا مِثْلَ حَدِیْثِ بَنْدَارٍ،

توضیح روایت: غَیْرُ اَنَّهُ قَالَ: یَقُولُ فِی السَّجْدَةِ مِرَّارًا

توضیح مصنف: قَالَ اَبُو بَكْرٍ: وَانَّمَا اَمَلِیْتُ هَذَا الْخَبَرَ وَبَيَّنْتُ عِلَّتَهُ فِی هَذَا الْوَقْتِ مَخَافَةً اَنْ یُقَنَّ بَعْضُ

طَلَّابِ الْعِلْمِ بِرِوَايَةِ الثَّقَفِیِّ، وَخَالِدِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ، فَيَتَوَهَّمُ اَنْ رِوَايَةَ عَبْدِ الْوَهَّابِ، وَخَالِدِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ صَحِيْحَةٌ

\*\*\* (امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ کہتے ہیں:۔۔۔ یعقوب بن ابراہیم دورقی۔۔۔ ابن علیہ۔۔۔ خالد حذاء۔۔۔ ایک صاحب کے

حوالے سے۔۔۔ ابوالعالیہ) کے حوالے سے روایت نقل کرتے ہیں: (سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں:

یہ روایت بندار کی نقل کردہ روایت کی مانند ہے تاہم انہوں نے یہ الفاظ نقل کئے ہیں: "نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سجدے میں کئی بار یہ

الفاظ پڑھتے تھے۔"

امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں: میں نے یہ روایت املاء کروادی ہے اور میں نے اس میں موجود علت کو بھی بیان کر دیا ہے۔

اس اندیشے کے تحت کہ کہیں بعض طالب علم ثقفی اور خالد بن عبد اللہ کی روایت کی وجہ سے غلط فہمی کا شکار نہ ہو جائیں اور انہیں یہ ہم

نہ ہو کہ عبد الوہاب اور خالد بن عبد اللہ کی روایت مستند ہے۔

بَابُ ذِكْرِ الدَّلِيلِ عَلَى أَنَّ السُّجُودَ عِنْدَ قِرَاءَةِ السَّجْدَةِ فَضِيلَةٌ لَا فَرِيضَةٌ

إِذِ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَجَدَ وَسَجَدَ الْمُسْلِمُونَ مَعَهُ وَالْمُشْرِكُونَ جَمِيعًا، إِلَّا الرَّحْلَيْنِ

الَّذَيْنِ ارَادَا الشُّهُرَةَ، وَقَدْ قَرَأَ زَيْدُ بْنُ ثَابِتٍ عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ النَّجْمَ فَلَمْ يَسْجُدْ

وَلَمْ يَأْمُرْهُ عَلَيْهِ السَّلَامُ، وَلَوْ كَانَ السُّجُودُ فَرِيضَةً لَّأَمَرَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِهَا، وَلَوْ لَمْ

تَكُنْ فِي النَّجْمِ سَجْدَةٌ كَمَا تَوَهَّمُ بَعْضُ النَّاسِ لَعَلَّةَ هَذَا الْخَبَرِ الَّذِي سَنَدُ كُرْهُهُ اِنْ شَاءَ اللّٰهُ، لَمَّا

سَجَدَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي النَّجْمِ

**باب 128** اس بات کی دلیل کا تذکرہ کیا آیت مجدوی تلاوت کے وقت مجدورہ قضیت (۱) مثل اس

یہ فرض نہیں ہے یہ حدیثی اکریم سید نے مجدورہ تلاوت کیا تھا۔ آپ نے ہم باسنادوں نے وراثت میں سے اس نے  
مجدورہ تلاوت صرف واداموں نے ایسا نہیں کیا تھا۔ ان دونوں کے مشیور ہونے کا یہ تھا۔

اسی طرح حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ نے اکریم سید کے سامنے سورہ نجم کی تلاوت کی تھی وہ انہوں نے مجدورہ تلاوت  
نہیں کیا تھا اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اس کا حکم بھی نہیں دیا تھا اگر مجدورہ تلاوت کرنا فرض ہوتا تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم  
مجدورہ تلاوت کرنے کا حکم دیتے۔ اور اگر سورہ نجم میں مجدورہ تلاوت نہ ہوتا جیسا کہ بعض دلوں نے یہ دیکھا ہے کہ ان  
روایت میں علت پائی جاتی ہے جس کو برحق یہ "انک وائتہ" ذکر کریں گے۔

تو پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سورہ نجم میں مجدورہ تلاوت نہ کرتے۔

**586** - سنن حدیث مابونس بن عبد الاعلی الصلیفی، اخبرنا ابن وھب، حدثنا ابو صخر، عی نبی

قسیط، عن خارجة بن زید بن ثابت، عن ابيه قال.

متن حدیث: غُرِضْتُ النُّجْمَةَ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمْ يَسْجُدْ بِهَا أَحَدًا

قَالَ أَبُو صَخْرٍ: وَصَلَّيْتُ خَلْفَ عُمَرَ بْنِ عَبْدِ الْقَرِيزِ، وَآبِي بُكَيْرِ بْنِ خَزِمٍ فَلَمْ يَسْجُدَا

❦ (امام ابن خزیمہ بیحدیث کہتے ہیں:)-- یونس بن عبد الاطلی مدنی -- ابن وہب -- ابو صخر -- ابن قسیر -- خارجہ بن

زید بن ثابت -- اپنے والد کے حوالے سے روایت کرتے ہیں:

میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے سورہ نجم کی تلاوت کی تو ہم میں سے کسی نے بھی مجدورہ تلاوت نہیں کیا۔

**566**: صحیح البخاری کتاب المہجۃ ابواب سجود القرآن باب من قرا السجدة ولم يسجد رقم الحديث 1036 نس

ابی داؤد کتاب الصلاة باب تقریر ابواب السجود باب من لم یسجد فی السجود فی الفصل رقم الحديث 1289 نس الدارمی

کتاب الصلاة باب فی النبی بسم السجدة فلا يسجد رقم الحديث 1492 صحیح ابن حبان باب الامامة والعبادة باب

الحديث فی الصلاة ذکر اباحة ترك السجود عند قراءة سورة والحمد رقم الحديث 2807 سجدة لشرعی باب من

جاء من لم يسجد فيه رقم الحديث 556 مصنف عبد الرزاق الصنعنی کتاب صلاة العیدین باب کم فی القرآن من

سجدة رقم الحديث 5713 مصنف ابن اسی شعبة کتاب الصلاة من قل ليس فی المقصر سجود ولم يسجد فيه رقم

الحديث 4177 شرح معانی الآثار لمطحاوی باب الفصل هل فيه سجود ام لا رقم الحديث 1319 متکون الآثار

لمطحاوی باب بیان مشکل ما روی عن رسول الله صلى الله عليه رقم الحديث 1878 نس تدارقنی کتاب الصلاة

سجود القرآن رقم الحديث 1330 مسند احمد بن حنبل مسند الانصار حدیث زید بن ثابت رقم الحديث

21069 مسند الشافعی ومن کتاب اختلاف الحديث وترك البعاد منها رقم الحديث 781 مسند طحاوی ات حدیث زید

بن ثابت رضي الله عنه رقم الحديث 588 مسند عبد بن حميد مسند زید بن ثابت رضي الله عنه رقم الحديث

252 المعجم الكبير للطبرانی باب الراي من اسمه زید بن ثابت الاطحاوی یکنی ابا سعید ویقول ابو خارجة عطء

بن یسار رقم الحديث 4693

ابو بکر کہتے ہیں: میں نے عمر بن عبدالعزیز کی اقتداء میں نماز ادا کی اور ابوبکر بن حزم کی اقتداء میں نماز ادا کی لیکن ان دونوں حضرات نے سجدہ تلاوت نہیں کیا۔

**567** - **بْنُ أَبِي مُلَيْكَةَ**، عَنْ **عُثْمَانَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ التِّيمِي**، عَنْ **رَبِيعَةَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْهَدَيْرِ التِّيمِي** - قَالَ أَبُو بَكْرٍ بْنُ أَبِي مُلَيْكَةَ: وَكَانَ **رَبِيعَةُ** مِنْ خِيَارِ النَّاسِ مِمَّنْ حَضَرَ **عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ** - قَالَ **رَبِيعَةُ** مَتْنِ حَدِيثٍ: **قَرَأَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ** يَوْمَ الْجُمُعَةِ عَلَى الْمِنْبَرِ سُورَةَ النَّحْلِ حَتَّى إِذَا آتَى السَّجْدَةَ، فَقَالَ: يَا أَيُّهَا النَّاسُ! لَمَّا لَمْ تُسْجُدُوا فَمَنْ سَجَدَ فَقَدْ أَصَابَ وَأَحْسَنَ، وَمَنْ لَمْ يَسْجُدْ فَلَا إِلَهَ عَلَيْهِ، وَلَمْ يَسْجُدْ

❦ ❦ (امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ کہتے ہیں:) بن ابوملیک۔۔ عثمان بن عبدالرحمن تیمی۔۔ ربیعہ کے حوالے سے نقل کرتے ہیں: ابوبکر بن ابوملیک کہتے ہیں: ربیعہ نیک آدمی تھے اور یہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوا کرتے تھے۔ ربیعہ کہتے ہیں: حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے جمعہ کے دن منبر پر سورہ نحل کی تلاوت کی یہاں تک کہ جب وہ آیت سجدہ کے مقام پر پہنچے تو انہوں نے فرمایا: اے لوگو! ہم آیت سجدہ تلاوت کرنے لگے ہیں تو جو شخص سجدہ تلاوت کر لے گا وہ ٹھیک کرے گا اور اچھا کرے گا اور جو شخص سجدہ تلاوت نہیں کرے گا تو اس پر کوئی گناہ نہیں ہوگا۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے سجدہ تلاوت نہیں کیا۔

### بَابُ الدَّلِيلِ عَلَى الْمُنْصِتِ السَّامِعِ قِرَاءَةَ السَّجْدَةِ لَا يَجِبُ عَلَيْهِ السُّجُودُ

إِذَا لَمْ يَسْجُدِ الْقَارِئُ، ضِدَّ قَوْلٍ مَنْ زَعَمَ أَنَّ السَّجْدَةَ عَلَى مَنْ اسْتَمَعَ لَهَا وَأَنْصَتَ

**باب 139:** اس بات کی دلیل کا تذکرہ کہ خاموشی سے آیت سجدہ کی تلاوت سننے والے شخص پر سجدہ تلاوت اس وقت واجب نہیں ہوتا جب قرأت کرنے والے نے سجدہ تلاوت نہ کیا ہو یہ بات اس شخص کے موقف کے خلاف ہے جو اس بات کا قائل ہے کہ خاموشی سے تلاوت سننے والے شخص پر بھی سجدہ تلاوت لازم ہوتا ہے۔

**568** - **سندِ حدیث:** **نَا سُندَارٌ**، نَا **يَحْيَى**، **حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي ذَنْبٍ**، **ح** وَحَدَّثَنَا **بُنْدَارٌ** مَرَّةً، **حَدَّثَنَا يَحْيَى**، وَ**عُثْمَانُ**

**بْنُ عُمَرَ**، عَنْ **ابْنِ أَبِي ذَنْبٍ**، عَنْ **يَزِيدَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ قُسَيْطٍ**، عَنْ **عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ**، عَنْ **زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ** قَالَ:

مَتْنِ حَدِيثٍ: **قَرَأْتُ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ النِّجْمَ فَلَمْ يَسْجُدْ**

تَوْصِيحِ رَوَايَتٍ قَالَ أَبُو بَكْرٍ: وَرَوَى أَبُو صَخْرٍ هَذَا الْخَبَرَ، عَنْ **ابْنِ قُسَيْطٍ**، عَنْ **خَارِجَةَ بْنِ زَيْدٍ**، وَ**عَطَاءِ بْنِ**

**يَسَارٍ** جَمِيعًا، **حَدَّثَنَا بِهِمَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ وَهَبٍ**، نَا **عَمِي** عَنْ **ابْنِ صَخْرٍ** بِإِسْنَادَيْنِ مُتَّفَرِقَيْنِ وَرَوَاهُ

**يَزِيدُ بْنُ خُصَيْفَةَ**، عَنْ **يَزِيدَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ قُسَيْطٍ**، عَنْ **عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ** أَنَّهُ أَخْبَرَهُ أَنَّهُ سَأَلَ **زَيْدَ بْنَ ثَابِتٍ** وَزَعَمَ

أَنَّهُ قَرَأَ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالنِّجْمَ إِذَا هَوَى فَلَمْ يَسْجُدْ

اسناد دیگر: نَاهُ عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ، نَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ جَعْفَرٍ، عَنْ يَزِيدَ بْنِ خُصَيْفَةَ

❦ (امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ کہتے ہیں: -- بندار -- یحییٰ -- ابن ابو ذؤب

(یہاں تحویل سند ہے) بندار مروی -- یحییٰ اور عثمان بن عمر -- ابن ابو ذؤب -- یزید بن عبد اللہ بن قسیط -- عطاء بن یسار (کے حوالے سے روایت نقل کرتے ہیں:) حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے سورہ نجم کی تلاوت کی تو آپ نے سجدہ تلاوت نہیں کیا۔

امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں: ابو صخر نے یہ روایت کی ابن قسیط خارجہ بن زید اور عطاء بن یسار کے حوالے سے نقل کی ہے۔ وہ دونوں یہ کہتے ہیں: انہیں احمد بن عبد الرحمن نے یہ روایت نقل کی ہے وہ کہتے ہیں: میرے چچا نے مجھے خبر دی ہے ابو صخر کے حوالے سے تو یہ دو منفرد سندوں کے ساتھ منقول ہے۔

یہ روایت یزید بن خسیفہ نے یزید بن عبد اللہ کے حوالے سے عطاء بن یسار کے حوالے سے نقل کی ہے کہ انہوں نے انہیں یہ بتایا ہے کہ انہوں نے حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ سے سوال کیا۔

انہوں نے یہ بات بھی بیان کی ہے۔ انہوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے سورہ نجم کی تلاوت کی تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے سجدہ تلاوت نہیں کیا۔

علی بن حجر نے ہمیں یہ حدیث بیان کی ہے وہ کہتے ہیں: اسماعیل بن جعفر نے یزید بن خسیفہ کے حوالے سے خبر دی ہے۔

بَابُ الْجَهْرِ بِأَمِينٍ عِنْدَ انْقِضَاءِ فَاتِحَةِ الْكِتَابِ فِي الصَّلَاةِ الَّتِي يَجْهَرُ الْإِمَامُ فِيهَا بِالْقِرَاءَةِ

باب 140: جس نماز میں امام بلند آواز میں قرأت کر رہا ہو

اس میں سورہ فاتحہ کی تلاوت ختم ہونے پر بلند آواز میں ”آمین“ کہنا

569 - سند حدیث: نَا عَبْدُ الْجَبَّارِ بْنُ الْعَلَاءِ، وَسَعِيدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْمَخْزُومِيُّ، وَعَلِيُّ بْنُ خَشْرَمٍ، - وَهَذَا حَدِيثُ الْمَخْزُومِيِّ - نَا سُفْيَانُ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ:

متن حدیث: إِذَا أَمَّنَ الْقَارِئُ فَأَمِنُوا فَإِنَّ الْمَلَائِكَةَ تُؤْمِنُ، فَمَنْ وَافَقَ تَأْمِينَهُ تَأْمِينَ الْمَلَائِكَةِ غُفِرَ لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ

قَالَ الْمَخْزُومِيُّ مَرَّةً قَالَ سَمِعْتُ الزُّهْرِيَّ

❦ (امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ کہتے ہیں: -- عبد الجبار بن علاء اور سعید بن عبد الرحمن مخزومی اور علی بن خشرم -- یہ حدیث

(یعنی روایت کے یہ الفاظ) مخزومی کے نقل کردہ ہیں -- سفیان -- ابن شہاب زہری -- سعید بن مسیب (کے حوالے سے روایت نقل کرتے ہیں:) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

”جب قرأت کرنے والا آمین کہے تو تم بھی آمین کہو تو فرشتے بھی آمین کہتے ہیں۔ جس شخص کی آمین فرشتوں کی آمین کے ساتھ ہو تو اس شخص کے گزشتہ گناہوں کی مغفرت ہو جاتی ہے۔“

مخزومی نامی راوی نے یہ الفاظ نقل کئے ہیں۔ میں نے زہری کو یہ بیان کرتے ہوئے سنا۔

570 - اَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ الصَّبِي، أَخْبَرَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ يَعْنِي ابْنَ مُحَمَّدٍ الدَّرَاوَزِيُّ، عَنْ سُهَيْلٍ، عَنْ أَبِيهِ،

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ،

مَتْنٌ حَدِيثٌ: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: إِذَا آمَنَ الْإِمَامُ فَأَمِنُوا، فَمَنْ وَافَقَ قَوْلَهُ قَوْلَ الْمَلَائِكَةِ غُفِرَ لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ

توضیح مصنف: قَالَ أَبُو بَكْرٍ: فِي قَوْلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا آمَنَ الْإِمَامُ فَأَمِنُوا، مَا بَانَ وَكَتَبَ أَنَّ الْإِمَامَ يَجْهَرُ بِآمِينَ، إِذَا مَعْلُومٌ عِنْدَ مَنْ يَفْهَمُ الْعِلْمَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَأْمُرُ الْمَأْمُومَ أَنْ يَقُولَ: آمِينَ، عِنْدَ تَأْمِينِ الْإِمَامِ إِلَّا وَالْمَأْمُومُ يَعْلَمُ أَنَّ الْإِمَامَ يَقُولُهُ، وَلَوْ كَانَ الْإِمَامُ يُسِرُّ آمِينَ لَا يَجْهَرُ بِهِ لَمْ يَعْلَمِ الْمَأْمُومُ أَنَّ إِمَامَهُ قَالَ: آمِينَ، أَوْ لَمْ يَقُلْهُ، وَمُحَالٌّ أَنْ يُقَالَ لِلرَّجُلِ: إِذَا قَالَ فَلَانٌ كَذَا فَقُلْ مِثْلَ مَقَالَتِهِ، وَأَنْتَ لَا تَسْمَعُ مَقَالَتَهُ، هَذَا عَيْنُ الْمُحَالِّ، وَمَا لَا يَتَوَهَّمُهُ عَالِمٌ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَأْمُرُ الْمَأْمُومَ أَنْ يَقُولَ آمِينَ إِذَا قَالَ إِمَامُهُ وَهُوَ لَا يَسْمَعُ تَأْمِينَ إِمَامِهِ

توضیح روایت: قَالَ أَبُو بَكْرٍ: فَاسْمَعْ الْخَبَرَ الْمُصَرِّحَ بِصِحَّةِ مَا ذَكَرْتُ أَنَّ الْإِمَامَ يَجْهَرُ بِآمِينَ عِنْدَ قِرَاءَةِ فَاتِحَةِ الْكِتَابِ

❦ ❦ (امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ کہتے ہیں:)-- احمد بن عبدہ ضعیف -- عبد العزیز بن محمد دراوردی -- سہیل -- اپنے والد کے حوالے سے نقل کرتے ہیں: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

”جب امام آمین کہے تو تم بھی آمین کہو جس شخص کا آمین کہنا فرشتوں کے آمین کہنے کے ساتھ ہوگا اس شخص کے گزشتہ گناہوں کی مغفرت ہو جائے گی۔“

570 اس روایت کا مرکزی مضمون نماز باجماعت کے دوران امام کے سورۃ فاتحہ کی تلاوت ختم کرنے پر آمین کہنا ہے۔

روایت کے یہ الفاظ ”جب امام آمین کہے“ اس میں اس بات کی دلیل موجود ہے کہ امام کو بھی آمین کہنی چاہیے تاہم اس مسئلے کے بارے میں علماء کے درمیان اختلاف پایا جاتا ہے۔

شیخ ابن قاسم: امام مالک رحمہ اللہ کے حوالے سے یہ بات نقل کی ہے کہ امام آمین نہیں کہے گا بلکہ مقتدی آمین کہیں گے۔

امام مالک رحمہ اللہ کے شاگردوں میں سے مصر سے تعلق رکھنے والے افراد اسی بات کے قائل ہیں لیکن جمہور اہل علم کا موقف یہ ہے کہ جس طرح منفرد شخص آمین کہتا ہے اس طرح آمین امام بھی کہے گا۔

اہل مدینہ کی روایت کے مطابق امام مالک رحمہ اللہ بھی اسی بات کے قائل ہیں امام شافعی امام سفیان ثوری امام ابو داؤد و ظاہری امام ابن جریر طبری رحمۃ اللہ علیہم وغیرہ حضرات نے اس کے مطابق فتویٰ دیا ہے۔



امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں: نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان ”جب امام آمین کہے تو تم بھی آمین کہو“ اس سے یہ بات واضح اور ثابت ہو جاتی ہے کہ جب امام بلند آواز میں آمین کہے کیونکہ جو شخص علم سے واقف ہے اس کے نزدیک یہ بات طے شدہ ہے کہ نبی اکرم ﷺ مقتدی کو آمین کہنے کا حکم اسی وقت دیں گے جب امام نے آمین کہا ہو اور مقتدی کو یہ پتہ چل جائے کہ امام نے آمین کہہ دیا ہے۔ اگر امام پست آواز میں آمین کہتا ہے اور بلند آواز میں نہیں کہتا تو مقتدی کو یہ پتہ نہیں چل سکے گا کہ امام نے آمین کہا ہے یا ابھی آمین نہیں کہا ہے؟ تو یہ بات ناممکن ہے کہ کسی شخص سے یہ کہا جائے کہ فلاں شخص اس طرح کہے گا تو تم بھی اس کی بات کی مانند کہہ دینا حالانکہ اس وقت تم نے اس کی بات نہ سنی ہو یہ بالکل ناممکن ہے اور کسی عالم کو یہ غلط فہمی نہیں ہو سکتی کہ نبی اکرم ﷺ مقتدی کو آمین کہنے کا اس وقت حکم دیں گے جب امام نے آمین کہہ دی ہو لیکن مقتدی نے اپنے امام کی آمین نہ سنی ہو۔

امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں: تو اب آپ اس روایت کو سن لیں جو میری ذکر کردہ بات کے صحیح ہونے کی صراحت کرتی ہے کہ جب امام سورۃ فاتحہ کی قرأت سے فارغ ہوگا تو وہ بلند آواز میں آمین کہے گا۔

**571 - سند حدیث:** نَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى، نَا اسْحَاقُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ وَهُوَ ابْنُ الْعَلَاءِ الزُّبَيْدِيُّ، حَدَّثَنِي عَمْرُو بْنُ الْحَارِثِ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ سَالِمٍ، عَنِ الزُّبَيْدِيِّ قَالَ: أَخْبَرَنِي الزُّهْرِيُّ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ، وَسَعِيدٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ:

**متن حدیث:** كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا فَرَغَ مِنْ قِرَاءَةِ آيَةِ الْقُرْآنِ رَفَعَ صَوْتَهُ قَالَ: آمِينَ  
 (امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ کہتے ہیں:)-- محمد بن یحییٰ -- اسحاق بن ابراہیم -- عمرو بن حارث -- عبد اللہ بن سالم -- زبیدی -- زہری -- ابوسلمہ اور سعید (کے حوالے سے روایت نقل کرتے ہیں:) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:  
 ”نبی اکرم ﷺ جب سورۃ فاتحہ کی تلاوت سے فارغ ہوتے تھے تو بلند آواز میں آمین کہتے تھے۔“

**572 - سند حدیث:** نَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى، نَا أَبُو سَعِيدٍ الْجُعْفِيُّ، حَدَّثَنِي ابْنُ وَهْبٍ، أَخْبَرَنِي أَسَامَةُ، وَهُوَ ابْنُ زَيْدٍ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ كَانَ إِذَا

**متن حدیث:** كَانَ مَعَ الْإِمَامِ يَقْرَأُ بِآيَةِ الْقُرْآنِ فَأَمَّنَ النَّاسُ آمَنَ ابْنُ عُمَرَ، وَرَأَى تِلْكَ السُّنَّةَ  
 (امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ کہتے ہیں:)-- محمد بن یحییٰ -- ابوسعید جعفی -- ابن وہب -- حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ عنہ (کے حوالے سے روایت نقل کرتے ہیں:)

نافع، حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے بارے میں بیان کرتے ہیں: جب وہ امام کی اقتداء میں نماز ادا کر رہے ہوتے تھے اور امام سورۃ فاتحہ پڑھتا تھا اور لوگ آمین کہتے تھے تو حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بھی آمین کہتے تھے اور وہ اسے سنت قرار دیتے تھے۔

**573 - سند حدیث:** حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حَسَّانَ الْأَزْرَقِيُّ بِخَبَرٍ غَرِيبٍ غَرِيبٍ إِنْ كَانَ حَفِظَ اتِّصَالَ الْإِسْنَادِ، حَدَّثَنَا ابْنُ مَهْدِيٍّ، عَنْ سُفْيَانَ، عَنْ عَاصِمٍ، عَنْ أَبِي عُثْمَانَ، عَنْ يَلَالٍ  
**متن حدیث:** أَنَا، قَالَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَسْبِقْنِي بِآمِينَ

اسناد دیگر: قَالَ أَبُو بَكْرٍ: هَكَذَا أَمَلَى عَلَيْنَا مُحَمَّدُ بْنُ حَسَّانَ هَذَا الْحَدِيثَ مِنْ أَصْلِهِ - الثَّوْرِيُّ، عَنْ عَاصِمٍ فَقَالَ: عَنْ بِلَالٍ، وَالرُّوَاةُ إِنَّمَا يَقُولُونَ فِي هَذَا الْإِسْنَادِ عَنْ أَبِي عُثْمَانَ: أَنَّ بِلَالَ قَالَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

\*\*\* (امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ کہتے ہیں: -- محمد بن حسان الازرق -- ابن مہدی -- سفیان -- عاصم -- ابو عثمان) کے حوالے سے روایت نقل کرتے ہیں:

حضرت بلال رضی اللہ عنہ نے نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں عرض کی: آپ مجھ سے پہلے آمین نہیں کہتے (یعنی میں بھی آپ کے ساتھ آمین کہتا ہوں)

امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں: شیخ محمد بن حسان نے یہ روایت اسی طرح ہمیں املا کروائی ہے جو انہوں نے اپنی تحریر سے املا کروائی ہے۔ ثوری نے یہ روایت عاصم کے حوالے سے نقل کی ہے۔ وہ یہ کہتے ہیں: حضرت بلال رضی اللہ عنہ کے بارے میں یہ بات منقول ہے۔

جبکہ باقی راویوں نے اس کی سند کے بارے میں یہ بات ذکر کی ہے کہ ابو عثمان کے حوالے سے یہ روایت منقول ہے کہ حضرت بلال رضی اللہ عنہ نے نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں عرض کی۔

### بَابُ ذِكْرِ حَسَدِ الْيَهُودِ الْمُؤْمِنِينَ عَلَى التَّائِمِينَ

أَنْ يَكُونُوا زَجْرُ بَعْضِ الْجُهَالِ الْآئِمَّةِ وَالْمَأْمُومِينَ عَنِ التَّائِمِينَ حِينَ قِرَاءَةِ الْإِمَامِ شُعْبَةً مِنْ فِعْلِ الْيَهُودِ وَحَسَدًا مِنْهُمْ لِمُتَّبِعِي النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

باب 141: آمین کہنے کے حوالے سے یہودیوں کا اہل ایمان سے حسد کرنے کا تذکرہ

اور اس حوالے سے بعض جاہل لوگوں کا امام کی قرأت کے وقت امام اور مقتدی کو آمین کہنے سے روکنا یہودیوں کے فعل کی ایک قسم ہے اور وہ لوگ اس حوالے سے نبی اکرم ﷺ کے پیروکاروں سے حسد کرتے ہیں۔

574 - سند حدیث: نَا أَبُو بَشِيرٍ الْوَاسِطِيُّ، نَا خَالِدٌ يَعْنِي ابْنَ عَبْدِ اللَّهِ، عَنْ سُهَيْلٍ وَهُوَ ابْنُ أَبِي صَالِحٍ، عَنْ

أَبِيهِ، عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ:

مَتْنُ حَدِيثٍ: دَخَلَ يَهُودِيٌّ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: السَّامُ عَلَيْكَ يَا مُحَمَّدُ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: وَعَلَيْكَ، فَقَالَتْ عَائِشَةُ فَهَمَمْتُ أَنْ أَتَكَلَّمَ فَعَلِمْتُ كَرَاهِيَةَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِذَلِكَ فَسَكَتُ، ثُمَّ دَخَلَ آخَرُ، فَقَالَ: السَّامُ عَلَيْكَ، فَقَالَ: عَلَيْكَ، فَهَمَمْتُ أَنْ أَتَكَلَّمَ فَعَلِمْتُ كَرَاهِيَةَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِذَلِكَ، ثُمَّ دَخَلَ الثَّالِثُ، فَقَالَ: السَّامُ عَلَيْكَ، فَلَمْ أَصْبِرْ حَتَّى قُلْتُ: وَعَلَيْكَ السَّامُ وَغَضِبَ اللَّهُ وَلَعْنَتْهُ إِخْوَانُ الْقِرَدَةِ وَالْخَنَازِيرِ، اتَّحَيُّونَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمَا لَمْ يُحَيِّهِ اللَّهُ؟ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

إِنَّ اللَّهَ لَا يُحِبُّ الْفُحْشَ وَلَا التَّفَحُّشَ قَالُوا قَوْلًا مُرَدًّا عَلَيْهِمْ، إِنَّ الْيَهُودَ قَوْمٌ خُشِدَ، وَهُمْ لَا يُحْسِنُونَ عَلَى شَيْءٍ كَمَا يُحْسِنُونَ عَلَى السَّلَامِ، وَعَلَى آمِينَ

توضیح روایت: قَالَ أَبُو بَكْرٍ: سَمِعْتُ ابْنَ أَبِي مَلِيكَةَ، عَنْ عَائِشَةَ فِي هَذِهِ الْقِصَّةِ لَقَدْ خَرَّجَتْهُ لِي كِتَابُ الْكَبِيرِ

❦ ❦ (امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ کہتے ہیں:)-- ابو بشر واسطی-- خالد بن عبد اللہ-- سہیل بن ابو صالح-- اپنے والد سے

حوالے سے نقل کرتے ہیں: سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں:

ایک یہودی نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور بولا: السام علیک یا محمد! اے محمد! (نعوذ باللہ) آپ کو موت آئے تو نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: تمہیں بھی آئے۔ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں: میں نے کوئی بات کہنے کا ارادہ کیا لیکن مجھے اندازہ ہو گیا کہ نبی اکرم ﷺ کو یہ بات پسند نہیں آئے گی اس لئے میں خاموش رہی پھر ایک اور یہودی آیا اور اس نے بھی یہی کہا السام علیک یعنی آپ کو موت آئے نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: تمہیں بھی آئے۔ میں نے پھر بات کرنے کا ارادہ کیا لیکن میں نے اندازہ لگا لیا کہ نبی اکرم ﷺ کو یہ بات پسند نہیں آئے گی۔ تیسرا شخص آیا اور اس نے بھی یہی کہا السام علیک (یعنی) آپ کو موت آئے (سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں:) اب مجھ سے صبر نہیں ہوا تو میں نے کہا: تمہیں بھی موت آئے اور تم پر اللہ تعالیٰ کا غضب اور لعنت نازل ہو۔ (اے) بندروں اور خزیروں کے بھائیو! کیا تم اللہ کے رسول کو ایسے الفاظ کے ذریعے سلام کر رہے ہو جن الفاظ کے ذریعے اللہ تعالیٰ نے انہیں سلام نہیں کیا ہے تو نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ بدزبانی اور فحش گوئی کی گفتگو کو پسند نہیں کرتا۔ انہوں نے ایک بات کہی ہم نے وہ بات ان پر لٹا دی یہودی حسد کرنے والی قوم ہے وہ کسی بھی چیز میں اتنا حسد نہیں کرتے جتنے سلام کرنے اور آمین کہنے کے حوالے سے ہم سے حسد کرتے ہیں۔

امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں: ابن ابی ملیکہ نے سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کے حوالے سے اس واقعہ کے بارے میں جو روایت نقل کی ہے اسے میں نے کتاب الکبیر میں نقل کر دیا ہے۔

### بَابُ الدَّلِيلِ عَلَى أَنَّ الْإِمَامَ إِذَا جَهَلَ

لَمْ يَقُلْ آمِينَ أَوْ نَسِيَهُ كَانَ عَلَى الْمَأْمُومِ إِذَا سَمِعَهُ يَقُولُ وَلَا الضَّالِّينَ عِنْدَ خَتْمِهِ قِرَاءَةَ فَاتِحَةِ الْكِتَابِ، أَنْ يَقُولَ: آمِينَ، إِذِ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ أَمَرَ الْمَأْمُومَ أَنْ يَقُولَ: آمِينَ، إِذَا قَالَ إِمَامُهُ، وَلَا الضَّالِّينَ، كَمَا أَمَرَهُ أَنْ يَقُولَ آمِينَ إِذَا قَالَ إِمَامُهُ

**باب 142:** اس بات کی دلیل کا تذکرہ کہ جب امام لاعلمی کی وجہ سے آمین نہ کہے یا آمین کہنا بھول جائے

تو مقتدی پر یہ رزم ہے کہ وہ امام کو ”ولا الضالین“ پڑھتے ہوئے سنے یعنی سورہ فاتحہ کی تلاوت کے اختتام پر یہ پڑھتے ہوئے سنے تو مقتدی آمین کہے کیونکہ نبی اکرم ﷺ نے مقتدی کو آمین کہنے کا حکم دیا ہے۔ اس وقت جب امام ”ولا الضالین“ پڑھتا ہے۔ جس طرح نبی اکرم ﷺ نے مقتدی کو اس وقت آمین کہنے کا حکم دیا ہے جب امام بھی آمین کہتا ہے۔

**575** - سند حدیث: مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ غُلِيٍّ تَقَابُوسُ. وَعُمَرُ بْنُ عَلِيٍّ قَالَا: حَدَّثَنَا يَزِيدُ وَهُوَ ابْنُ زُرَيْعٍ، عَنْ مَعْمَرٍ عَنْ تَوْهْبِ بْنِ عَمْرِو بْنِ سَعِيدِ بْنِ الْمُصَنَّبِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَنْ دَخَلَ صَلَاةً فَلَمْ يُؤَمِّدْ، غَيْرَ مُغْضُوبٍ عَلَيْهِ وَلَا الضَّالِّينَ (المنحة ۷) فَقُولُوا: آمِينَ، فَإِنْ تَدْرَكْتُمْ مَقُولَ آمِينَ، وَلَمْ تَقُولُوا: آمِينَ، فَمَنْ وَافَقَ تَأْمِينَهُ تَأْمِينَ الْمَلَائِكَةِ غُفِرَ لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ هَذَا حَدِيثٌ نَحْنُ بِهِ

ترجمہ: (امام ابن خزیمہ فرماتے ہیں)۔۔۔ محمد بن عبد الاعلیٰ صنعانی اور عمرو بن علی۔۔۔ یزید بن زریع۔۔۔ معمر۔۔۔ ابن شیبہ زہری۔۔۔ سعید بن مسیب کے حوالے سے نقل کرتے ہیں حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے

”جب آدم غییرُ مُغْضُوبٍ عَلَيْهِ وَلَا الضَّالِّينَ پڑھ لے تو تم آمین کہو کیونکہ فرشتے بھی آمین کہتے ہیں اور امام بھی آمین پڑھتے ہیں تو جس شخص کا آمین بہتر فرشتوں کے آمین کہنے کے ساتھ ہو تو اس شخص کے گزشتہ گناہوں کی مغفرت ہو جاتی ہے۔“  
یہ روایت صنعانی و توش کر رہی ہے۔

**بَابُ ذِكْرِ خَيْرِ رُؤْيَى عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي تَكْبِيرِهِ فِي الصَّلَاةِ**  
**فِي كُلِّ خَفْضٍ وَرَفْعٍ بِلَفْظٍ عَامٍّ مُرَادُهُ خَاصٌّ**

**باب 143:** اس روایت کا تذکرہ جو نماز کے دوران تکبیر کہنے کے بارے میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل کی گئی ہے کہ یہ تکبیر ہر مرتبہ چھتے ہوئے اور اٹھتے ہوئے کی جاتی ہے یہ روایت ”عام“ الفاظ کے ذریعے منقول ہے جس کی مراد ”خاص“ ہے۔

**576** - سند حدیث: نَا أَحْمَدُ بْنُ مَنِيعٍ، أَنَا رُوِيَ أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ، ح وَحَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ مُحَمَّدٍ، حَدَّثَنَا رُوِيَ، أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ، ح وَحَدَّثَنَا الْحَسَنُ ابْنُ الزُّعْفَرَانِيِّ، نَا حَجَّاجُ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ: قَالَ ابْنُ جُرَيْجٍ، أَخْبَرَنَا عُمَرُ بْنُ يَحْيَى، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيَى بْنِ حَبَّانَ، عَنْ عَمْرِو بْنِ أَبِي حَبَّانَ، مَنْ دَخَلَ صَلَاةً فَلَمْ يُؤَمِّدْ، غَيْرَ مُغْضُوبٍ عَلَيْهِ وَلَا الضَّالِّينَ (المنحة ۷) فَقُولُوا: آمِينَ، فَإِنْ تَدْرَكْتُمْ مَقُولَ آمِينَ، وَلَمْ تَقُولُوا: آمِينَ، فَمَنْ وَافَقَ تَأْمِينَهُ تَأْمِينَ الْمَلَائِكَةِ غُفِرَ لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ هَذَا حَدِيثٌ نَحْنُ بِهِ

ترجمہ: (امام ابن خزیمہ فرماتے ہیں)۔۔۔ محمد بن عبد الاعلیٰ صنعانی اور عمرو بن علی۔۔۔ یزید بن زریع۔۔۔ معمر۔۔۔ ابن شیبہ زہری۔۔۔ سعید بن مسیب کے حوالے سے نقل کرتے ہیں حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے

”جب آدم غییرُ مُغْضُوبٍ عَلَيْهِ وَلَا الضَّالِّينَ پڑھ لے تو تم آمین کہو کیونکہ فرشتے بھی آمین کہتے ہیں اور امام بھی آمین پڑھتے ہیں تو جس شخص کا آمین بہتر فرشتوں کے آمین کہنے کے ساتھ ہو تو اس شخص کے گزشتہ گناہوں کی مغفرت ہو جاتی ہے۔“  
یہ روایت صنعانی و توش کر رہی ہے۔

عاصم، حَرَجْنَاهُ فِي كِتَابِ الْكَبِيرِ

❦❦ (امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ کہتے ہیں: -- احمد بن منیع -- روح -- ابن جریج (یہاں تھوٹا سند ہے) حسن بن محمد -- روح -- ابن جریج (یہاں تھوٹا سند ہے) حسن -- زعفرانی -- حجاج بن محمد -- ابن جریج -- عمرو بن یحییٰ -- محمد بن یحییٰ بن حبان -- اپنے چچا واسع بن حیان (کے حوالے سے روایت نقل کرتے ہیں:)

انہوں نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے نبی اکرم ﷺ کی نماز کے بارے میں دریافت کیا تو حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے بتایا: نبی اکرم ﷺ ہر مرتبہ جھکتے ہوئے بھی اللہ اکبر کہتے تھے اور ہر مرتبہ اٹھتے ہوئے بھی اللہ اکبر کہتے تھے۔ یہ روایت حسن بن محمد کی نقل کردہ ہے۔

ابن منیع نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے حوالے سے یہ بات نقل کی ہے: نبی اکرم ﷺ ہر مرتبہ اٹھتے ہوئے اور جھکتے ہوئے اللہ اکبر کہا کرتے تھے۔

اس راوی نے یہ الفاظ زائد نقل کئے ہیں: پھر آپ دائیں طرف (منہ کر کے) السلام علیکم ورحمۃ اللہ کہتے تھے اور پھر بائیں طرف (منہ کر کے) السلام علیکم ورحمۃ اللہ کہتے تھے۔

امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں: عمرو بن یحییٰ کے شاگردوں نے اس کی سند میں اختلاف کیا ہے۔ بعض حضرات نے یہ بات بیان کی: انہوں نے عبداللہ بن زید بن عاصم سے سوال کیا تھا۔ میں نے یہ الفاظ کتاب الکبیر میں نقل کر دیئے ہیں۔

**577 - سند حدیث:** نَا يَعْقُوبُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ الدَّورَقِيُّ، حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ، عَنْ أَبِي بَشِيرٍ، عَنْ عِكْرِمَةَ قَالَ:

مَتْنُ حَدِيثٍ: رَأَيْتُ رَجُلًا عِنْدَ الْمَقَامِ يُكَبِّرُ فِي كُلِّ رَفْعٍ وَوَضْعٍ، فَاتَيْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ، فَقُلْتُ: إِنِّي رَأَيْتُ رَجُلًا يُصَلِّيُ يُكَبِّرُ فِي كُلِّ رَفْعٍ وَوَضْعٍ، فَقَالَ: أَوَلَيْسَ تِلْكَ صَلَاةُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، لَا أُمَّ لَكَ؟ ❦❦ (امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ کہتے ہیں: -- یعقوب بن ابراہیم دورقی -- ہشیم -- ابو بشر (کے حوالے سے روایت نقل کرتے ہیں:)

عکرمہ بیان کرتے ہیں: میں نے ایک شخص کو مقام ابراہیم کے پاس دیکھا جو ہر مرتبہ اٹھتے اور جھکتے ہوئے تکبیر کہہ رہا تھا۔ میں حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کے پاس آیا اور میں نے کہا: میں نے ایک شخص کو نماز ادا کرتے ہوئے دیکھا ہے۔ جو نماز کے دوران ہر مرتبہ اٹھتے ہوئے جھکتے ہوئے تکبیر کہہ رہا تھا تو حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا: تمہاری ماں نہ رہے کیا یہ نبی اکرم ﷺ کی نماز کا طریقہ نہیں ہے۔

بَابُ ذِكْرِ الدَّلِيلِ عَلَى أَنَّ هَذِهِ اللَّفْظَةَ الَّتِي ذَكَرْتُهَا لَفْظٌ عَامٌّ مُرَادُهُ خَاصٌّ

وَأَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّمَا كَانَ يُكَبِّرُ فِي بَعْضِ الرَّفْعِ لَا فِي كُلِّهَا، وَلَمْ يُكَبِّرِ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عِنْدَ رَفْعِهِ رَأْسَهُ عَنِ الرُّكُوعِ وَإِنَّمَا كَانَ يُكَبِّرُ فِي كُلِّ رَفْعٍ خَلَا عِنْدَ رَفْعِهِ رَأْسَهُ مِنَ الرُّكُوعِ



**باب 144**۔ اس بات کی دلیل کا تذکرہ کہ میں نے روایت کے جو الفاظ نقل کئے ہیں اس کے الفاظ عام ہیں لیکن اس کے مراد "نہیں" ہے اور نبی اکرم ﷺ بعض مقامات پر اٹھتے ہوئے تکبیر لیتے تھے تمام مقامات پر اٹھتے ہوئے تکبیر نہیں کہتے تھے۔ جیسے کہ آپ رکوع سے سر اٹھاتے ہوئے تکبیر نہیں کہتے تھے۔  
تو نبی اکرم ﷺ رکوع سے سر اٹھانے کے علاوہ ہر مرتبہ اٹھتے ہوئے تکبیر لیتے تھے۔

**578**۔ سند حدیث: نَا مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ، نَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، اِمَامُ ابْنُ جُرَيْجٍ، اَنَصْرَبِيُّ ابْنُ شِهَابٍ، عَنِ ابْنِ بَكْرِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ اَنَّهُ سَمِعَ اَبَا هُرَيْرَةَ يَقُولُ

مَتْنِ حَدِيثٍ: كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا قَامَ إِلَى الصَّلَاةِ يُكَبِّرُ حِينَ يَقُومُ، ثُمَّ يُكَبِّرُ حِينَ يَرْكَعُ، ثُمَّ يَقُولُ: سَمِعَ اللَّهُ لِمَنْ حَمِدَهُ حِينَ يَرْفَعُ صُلْبَهُ مِنَ الرُّكْعَةِ، يَقُولُ وَهُوَ قَائِمٌ. رَبَّنَا وَلَكَ الْحَمْدُ، ثُمَّ يُكَبِّرُ حِينَ يَهْوِي مَسَاجِدًا، ثُمَّ يُكَبِّرُ حِينَ يَرْفَعُ رَأْسَهُ، ثُمَّ يُكَبِّرُ حِينَ يَسْجُدُ، ثُمَّ يُكَبِّرُ حِينَ يَرْفَعُ رَأْسَهُ، ثُمَّ يَقُولُ مِثْلَ ذَلِكَ فِي الصَّلَاةِ كُلِّهَا حَتَّى يَقْضِيَهَا وَيُكَبِّرُ حِينَ يَقُومُ مِنَ الْمَشْيِ بَعْدَ الْجُلُوسِ، ثُمَّ يَقُولُ أَبُو هُرَيْرَةَ: إِنِّي لَا أَشَبِّهُكُمْ صَلَاةَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

\*\*\* (امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ کہتے ہیں:۔۔ محمد بن رافع۔۔ عبدالرزاق۔۔ ابن جریج۔۔ ابن شہاب۔۔ ابو بکر بن عبد الرحمن) (کے حوالے سے روایت نقل کرتے ہیں:) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

نبی اکرم ﷺ جب نماز کے لئے کھڑے ہوتے تھے تو جیسے ہی آپ کھڑے ہوتے تھے تو آپ تکبیر کہتے تھے پھر جب آپ رکوع میں جاتے تھے تو آپ تکبیر کہتے پھر آپ سمع اللہ الحمد ربنا لك الحمد اللہ تعالیٰ نے اس شخص کی بات سن لی جس نے اس کی حمد بیان کی پڑھتے تھے جب آپ رکوع سے اپنی پشت کو اٹھاتے تو آپ کھڑے ہو کر یہ پڑھتے تھے "اے ہمارے پروردگار ہر طرح کی حمد تیرے لئے مخصوص ہے" پھر نبی اکرم ﷺ سجدے میں جانے کے لئے جھکتے تھے تو آپ تکبیر کہتے تھے پھر جب آپ سر کو اٹھاتے تھے تو تکبیر کہتے تھے پھر جب سجدے میں جاتے تو تکبیر کہتے تھے پھر جب اپنے سر کو اٹھاتے تھے تو تکبیر کہتے تھے۔ اسی طرح آپ پوری نماز میں کیا کرتے تھے یہاں تک کہ نماز کو مکمل کر لیتے تھے۔ جب آپ دو رکعات کے بعد بیٹھنے کے بعد کھڑے ہوتے تھے تو اس وقت بھی تکبیر کہتے تھے۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے یہ بات بیان کی میں تم سب کے مقابلے میں نبی اکرم ﷺ کی نماز سے زیادہ مشابہت رکھتا ہوں (یعنی بہتر طور پر نبی اکرم ﷺ کے طریقے کے مطابق نماز ادا کرتا ہوں)۔

**579**۔ سند حدیث: نَا مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ، نَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ قَالَ:

مَتْنِ حَدِيثٍ: كَانَ أَبُو هُرَيْرَةَ يُصَلِّي بِنَا فَيُكَبِّرُ حِينَ يَقُومُ، وَحِينَ يَرْكَعُ، وَإِذَا أَرَادَ أَنْ يَسْجُدَ، وَبَعْدَ مَا يَرْفَعُ مِنَ الرُّكُوعِ، وَإِذَا أَرَادَ أَنْ يَسْجُدَ بَعْدَ مَا يَرْفَعُ مِنَ السُّجُودِ، وَإِذَا جَلَسَ، وَإِذَا أَرَادَ أَنْ يَقُومَ فِي الرُّكْعَتَيْنِ

کَبَّرَ، وَيَكْتَرُ مِثْلَ ذَلِكَ فِي الرُّكْعَتَيْنِ الْآخِرَتَيْنِ، فَإِذَا سَلَّمَ قَالَ: وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ إِنِّي لَا أَفَرُّكُمْ شَيْئًا بِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ - يَعْنِي صَلَاتَهُ - مَا زَالَتْ هَذِهِ صَلَاتُهُ حَتَّى قَارَقَ الدُّنْيَا

❦ (امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ کہتے ہیں:)-- محمد بن رافع -- عبد الرزاق -- معمر -- ابن شہاب زہری -- ابو سلمہ بن عبد الرحمن بیان کرتے ہیں:

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے ہمیں نماز پڑھائی جب وہ کھڑے ہوئے تو انہوں نے تکبیر کہی۔ جب وہ رکوع میں گئے اس وقت بھی تکبیر کہی پھر جب سجدے میں جانے لگے تو اس وقت بھی تکبیر کہی۔ جب انہوں نے رکوع سے سر اٹھایا اور جب انہوں نے سجدے سے سر اٹھانے کے بعد دوبارہ سجدے میں گئے اس وقت بھی تکبیر کہی جب دوبارہ بیٹھے اس وقت بھی تکبیر کہی اور جب وہ دو رکعات کے بعد کھڑے ہوئے لگے انہوں نے اس وقت بھی تکبیر کہی۔ اسی طرح انہوں نے آخری دو رکعات میں تکبیر کہی پھر انہوں نے سلام پھیرا تو یہ بات بیان کی: ”اس ذات کی قسم! جس کے فضل قدرت میں میری جان ہے میں تم سب کے مقابلے میں نبی اکرم ﷺ سے زیادہ مشابہت رکھتا ہوں۔ راوی کہتے ہیں: یعنی نماز کے حوالے سے۔

امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے بتایا: نبی اکرم ﷺ کی نماز کا یہی طریقہ رہا یہاں تک کہ آپ اس دنیا سے رخصت ہو گئے۔

**500 - سند حدیث:** نَا مُحَمَّدُ بْنُ مَعْمَرٍ، نَا أَبُو عَامِرٍ، أَنَا فَلَيْحُ بْنُ سُلَيْمَانَ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْحَارِثِ قَالَ:

**متن حدیث:** اشْتَكَيْ أَبُو هُرَيْرَةَ، أَوْ غَابَ فَصَلَّى بِمَا أَبُو سَعِيدٍ الْخُدْرِيُّ فَجَهَرَ بِالتَّكْبِيرِ حِينَ الْفَتْحِ، وَحِينَ رَكَعَ، وَحِينَ قَالَ: سَمِعَ اللَّهُ لِمَنْ حَمِدَهُ، وَحِينَ رَفَعَ رَأْسَهُ مِنَ السُّجُودِ، وَحِينَ سَجَدَ، وَحِينَ رَفَعَ، وَحِينَ قَامَ مِنَ الرُّكْعَتَيْنِ حَتَّى قَضَى صَلَاتَهُ عَلَى ذَلِكَ، فَقِيلَ لَهُ: إِنَّ النَّاسَ قَدْ اخْتَلَفُوا فِي صَلَاتِكَ، فَخَرَجَ قَامَ عَلَى الْمِنْبَرِ، فَقَالَ: أَيُّهَا النَّاسُ، إِنِّي وَاللَّهِ مَا أَبَالِي اخْتَلَفَتْ صَلَاتُكُمْ أَوْ لَمْ تَخْتَلِفْ، هَكَذَا رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي

**توضیح مصنف:** قَالَ أَبُو بَكْرٍ: قَوْلُهُ: وَحِينَ قَالَ: سَمِعَ اللَّهُ لِمَنْ حَمِدَهُ، إِنَّمَا أَرَادَ حِينَ قَالَ: سَمِعَ اللَّهُ لِمَنْ حَمِدَهُ، فَإِذَا رَكَعَ الْإِهْوَاءَ لِلْسُّجُودِ كَبَّرَ، لَا أَنَّهُ إِذَا رَفَعَ رَأْسَهُ مِنَ الرُّكُوعِ كَبَّرَ، وَكَذَلِكَ أَرَادَ فِي حَبَرِ عُمَرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ حِينَ ذَكَرَ صَلَاتَهُ خَلَفَ عَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ، فَقَالَ: وَإِذَا نَهَضَ مِنَ الرُّكُوعِ كَبَّرَ إِنَّمَا أَرَادَ نَهَضَ مِنَ الرُّكُوعِ فَإِذَا رَكَعَ الْإِهْوَاءَ إِلَى السُّجُودِ كَبَّرَ

❦ (امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ کہتے ہیں:)-- محمد بن معمر -- ابو عامر -- فلح بن سلیمان -- سعید بن حارث بیان کرتے ہیں

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیمار ہو گئے یا وہاں موجود نہیں تھے تو حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ نے ہمیں نماز پڑھائی انہوں نے نماز کے آغاز میں بلند آواز میں تکبیر کہی پھر رکوع میں جاتے ہوئے بھی سَمِعَ اللَّهُ لِمَنْ حَمِدَهُ پڑھنے کے بعد بھی اور سجدے سے سر اٹھاتے ہوئے بھی اور سجدے میں جاتے ہوئے بھی اور دوبارہ اٹھتے ہوئے بھی اور جب دو رکعات ادا کرنے کے بعد کھڑے ہوئے

اس وقت بھی بلند واز سے تکبیر کہی یہاں تک کہ اسی طرح انہوں نے اپنی نماز کو مکمل کیا۔ ان سے کہا گیا: آپ کے نماز کے طریقے کے بارے میں لوگوں میں اختلاف ہو گیا ہے تو تشریف لائے اور منبر پر کھڑے ہو کر ارشاد فرمایا: اے لوگو! اللہ کی قسم! مجھے اس بات کی کوئی پروا نہیں ہے کہ تمہاری نماز مختلف ہے یا مختلف نہیں ہے میں نے نبی اکرم ﷺ کو اسی طرح نماز ادا کرتے دیکھا ہے۔

امام ابن خزیئہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں: روایت کے یہ الفاظ کہ جب انہوں نے سمع اللہ لمن حمدہ کہا اس سے مراد یہ ہے کہ سمع اللہ لمن حمدہ پڑھنے کے بعد جب سجدے میں جانے کے لئے جھکے تو انہوں نے تکبیر کہی اس سے یہ مراد نہیں ہے جب رکوع سے سر اٹھایا اس وقت تکبیر کہی اسی طرح حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ سے منقول روایت میں انہوں نے جہاں حضرت علی بن ابوطالب رضی اللہ عنہ کی اقتداء میں نماز ادا کرنے کا ذکر کیا ہے اس سے مراد بھی یہی ہے۔ انہوں نے یہ کہا ہے: حضرت علی رضی اللہ عنہ نے رکوع سے اٹھتے ہوئے تکبیر کہی تو اس سے مراد یہ ہے کہ جب وہ رکوع سے اٹھے اور سجدے میں جانے کے لئے جھکے اس وقت تکبیر کہی۔

**581 -** وَالذَّلِيلُ عَلَى صِحَّةِ مَا تَأَوَّلْتُ أَنَّ هَارُونَ بْنَ إِسْحَاقَ الْهَمْدَانِيَّ حَدَّثَنَا قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُهُ، عَنْ

سَعِيدٍ، عَنْ خَالِدِ بْنِ يَعْنَى الْحَدَّاءِ، عَنْ غِيلَانَ بْنِ جُرَيْرٍ، عَنْ مُطَرِّفِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الشَّخِيرِ قَالَ:

مَنْ حَدِيثُ: صَلَّيْتُ خَلْفَ عَلِيٍّ فَكَانَ يُكَبِّرُ إِذَا سَجَدَ، وَإِذَا رَفَعَ رَأْسَهُ، فَلَمَّا انْصَرَفَ قَالَ لِي هُمْرَانُ

بْنُ حُصَيْنٍ: صَلَّيْنَا هَذَا مِثْلَ صَلَاةِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

تَوْضِيحُ مُصَنِّفٍ: قَالَ أَبُو بَكْرٍ: وَفِي هَذَا الْخَبَرِ مَا دَلَّ عَلَى أَنَّ اللَّفْظَةَ الَّتِي ذَكَرَهَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ، عَنْ غِيلَانَ

بْنِ جُرَيْرٍ فِي هَذَا الْخَبَرِ، وَإِذَا نَهَضَ مِنَ الرُّكُوعِ كَبَّرَ، إِنَّمَا أَرَادَ وَإِذَا نَهَضَ مِنَ الرُّكُوعِ فَأَرَادَ السُّجُودَ كَبَّرَ،

عَلَى مَا ذَكَرَ الزُّهْرِيُّ، عَنْ أَبِي بَكْرٍ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْحَارِثِ بْنِ هِشَامٍ، ثُمَّ يَقُولُ: سَمِعَ اللَّهُ لِمَنْ حَمِدَهُ

حِينَ يَرْفَعُ صُلْبَهُ مِنَ الرَّكْعَةِ، ثُمَّ يَقُولُ - وَهُوَ قَائِمٌ -: رَبَّنَا وَلَكَ الْحَمْدُ، ثُمَّ يُكَبِّرُ حِينَ يَهْوِي سَاجِدًا،

وَكَذَلِكَ خَبَرُ أَبِي عَامِرٍ عَنْ فُلَيْحٍ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْحَارِثِ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ ذَكَرَ التَّكْبِيرَ حِينَ

قَالَ: سَمِعَ اللَّهُ لِمَنْ حَمِدَهُ، أَيْ أَنَّهُ يُكَبِّرُ عِنْدَ رَفْعِ الرَّأْسِ مِنَ الرُّكُوعِ، ذَكَرَ تَكْبِيرَ الْخُرُوجِ عِنْدَ الْإِهْوَاءِ إِلَى

السُّجُودِ فَلَمَّا ذَكَرَ التَّكْبِيرَ عِنْدَ رَفْعِ الرَّأْسِ مِنَ السُّجُودِ بَعْدَ التَّكْبِيرَةِ حِينَ قَالَ: سَمِعَ اللَّهُ لِمَنْ حَمِدَهُ بَانَ

وَبَيَّنَّ أَنَّهُ إِنَّمَا أَرَادَ التَّكْبِيرَ حِينَ قَالَ: سَمِعَ اللَّهُ لِمَنْ حَمِدَهُ إِذَا أَرَادَ الْإِهْوَاءَ إِلَى السُّجُودِ،

وَكَذَلِكَ فِي خَبَرِ أَبِي سَلَمَةَ مِنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: وَحِينَ يَرْكَعُ، وَإِذَا أَرَادَ أَنْ يَسْجُدَ نَعْدَمَا يَرْفَعُ مِنَ

الرُّكُوعِ، فَفِي هَذَا مَا بَانَ أَنَّهُ كَانَ يُكَبِّرُ إِذَا رَفَعَ رَأْسَهُ مِنَ الرُّكُوعِ، وَأَرَادَ السُّجُودَ لَا أَنَّهُ كَانَ يُكَبِّرُ عِنْدَ رَفْعِ

الرَّأْسِ مِنَ الرُّكُوعِ، وَلَوْ أَبْخُنَا لِلْمُصَلِّي أَنْ يُكَبِّرَ فِي كُلِّ خَفْضٍ وَرَفَعٍ وَكَانَ عَلَيْهِ أَنْ يُكَبِّرَ إِذَا رَفَعَ رَأْسَهُ مِنَ

الرُّكُوعِ، ثُمَّ يُكَبِّرُ عِنْدَ الْإِهْوَاءِ إِلَى السُّجُودِ لَكَانَ عَدَدُ التَّكْبِيرِ فِي أَرْبَعٍ وَرَكَعَاتٍ سِتَّةً وَعِشْرِينَ تَكْبِيرَةً لَا

اِثْنَيْ عَشَرَ وَرَكَعَاتٍ تَكْبِيرَةً، وَفِي خَبَرِ عِكْرِمَةَ، عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ مَا بَانَ وَبَيَّنَّ أَنَّ عَدَدَ التَّكْبِيرِ فِي أَرْبَعٍ وَرَكَعَاتٍ

اِثْنَانِ وَعِشْرُونَ تَكْبِيرَةً لَا أَكْثَرَ مِنْهَا

❦❦ امام ابن خزیمہ بیسیدہ کہتے ہیں میں نے جو مفہوم بیان کیا ہے اس کے صحیح ہونے کی دلیل یہ ہے کہ بارون بن اسحاق اپنی سند کے ساتھ مطرف بن عبد اللہ کا یہ بیان نقل کیا ہے۔

میں نے حضرت علی بیسیدہ کی اقتداء میں نماز ادا کی وہ جب بھی سجدے میں گئے یا سجدے سے سر اٹھایا تو انہوں نے تکبیر کہی۔ جب انہوں نے نماز مکمل کر لی تو حضرت عمران بن حصین بیسیدہ نے مجھ سے فرمایا انہوں نے ہمیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز کی مانند نماز پڑھائی ہے۔

امام ابن خزیمہ بیسیدہ فرماتے ہیں: اس روایت میں اس بات پر دلالت موجود ہے کہ وہ الفاظ جن کا حماد بن زید نے غیلان بن جریر کے حوالے سے تذکرہ کیا ہے اور اس روایت میں یہ الفاظ ہیں: جب وہ رکوع سے اٹھتے تھے تو تکبیر کہتے تھے اس سے مراد یہ ہے کہ جب وہ رکوع سے اٹھنے کے بعد سجدے کا ارادہ کرتے تھے تو تکبیر کہتے تھے جیسا کہ زہری نے ابو بکر بن عبد الرحمن کے حوالے سے یہ بات نقل کی ہے پھر جب انہوں نے رکوع سے اپنی کمر کو اٹھایا اور سمع اللہ لمن حمدہ کہا تو پھر کھڑے ہو کر انہوں نے ربنا لک الحمد پڑھا اور پھر جب سجدے میں جانے کے لئے جھکے تو انہوں نے تکبیر کہی۔

(امام ابن خزیمہ بیسیدہ کہتے ہیں: اسی طرح ابو عمار نے فیلیح -- سعید بن حارث -- حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے جس میں انہوں نے سمع اللہ لمن حمدہ کہنے کے وقت تکبیر کا تذکرہ کیا ہے۔ یعنی جب انہوں نے رکوع سے سر اٹھایا تو تکبیر کہی۔ پھر انہوں نے سجدے کی طرف جھکتے ہوئے دوسری تکبیر کا تذکرہ کیا ہے۔ تو جب انہوں نے سجدے سے سر اٹھانے کے وقت تکبیر کا تذکرہ کیا جو سمع اللہ لمن حمدہ کے وقت کہی جانے والی تھی۔ تو اس سے یہ بات واضح اور ثابت ہو گئی کہ سمع اللہ لمن حمدہ پڑھنے کے وقت کہی جانے والی تکبیر سجدے کی طرف جانے کے لئے تھی۔

اسی طرح ابوسلمہ نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے یہ الفاظ نقل کیے ہیں: ”اور جب وہ رکوع میں جاتے اور جب رکوع سے اٹھنے کے بعد سجدے میں جانے کا ارادہ کرتے۔“

اس روایت میں بھی یہ بات واضح ہو جاتی ہے کہ جب آپ رکوع سے سر اٹھاتے اور سجدے میں جانے کا ارادہ کرتے تو اس وقت تکبیر کہا کرتے۔ اس سے یہ مراد نہیں ہے کہ رکوع سے سر اٹھاتے وقت تکبیر کہتے تھے۔

اگر ہم نماز کی لئے یہ بات مباح قرار دیں کہ وہ (نماز کے دوران) ہر مرتبہ جھکتے ہوئے اور اٹھتے ہوئے تکبیر کہے گا کہ اب اس پر یہ بات لازم ہوگی کہ وہ رکوع سے سر اٹھاتے وقت ایک تکبیر کہے اور سجدے کی طرف جھکتے ہوئے دوسری تکبیر کہے تو اس طرح چار رکعات میں تکبیروں کی تعداد چھبیس ہو جائے گی۔ بائیس نہیں رہے گی۔

جبکہ عکرمہ نے حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کے حوالے سے جو روایت نقل کی ہے اس سے یہ بات واضح اور ثابت ہو جاتی ہے کہ چار رکعات میں تکبیرات کی تعداد بائیس ہے اس سے زیادہ نہیں ہے۔

582- قَالَ. حَدَّثَنَا بِخَيْرٍ عِكْرِمَةُ تَصْرُبُ بْنُ عَلِيٍّ الْجَهْضَمِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْأَعْلَى، حَدَّثَنَا سَعِيدٌ، ح

وَحَدَّثَنَا أَبُو مُوسَى، نَا ابْنُ أَبِي عَدِيٍّ، عَنْ سَعِيدٍ، وَحَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ خَشْرَمٍ، أَخْبَرَنَا عِيسَى بْنُ يُونُسَ

كِلَاهُمَا عَنْ سَعِيدٍ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ عِكْرِمَةَ قَالَ:

متن حدیث: قُتِلَ لَابْنُ عَبَّاسٍ: صَلَّى الظُّهْرَ بِالْبَطْحَاءِ خَلْفَ شَيْخٍ أَحْمَقٍ، فَكَبَّرَ اثْنَتَيْنِ وَعِشْرِينَ تَكْبِيرَةً، إِذَا سَجَدَ، وَإِذَا رَكَعَ، وَإِذَا رَفَعَ رَأْسَهُ، فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ تِلْكَ سُنَّةُ أَبِي الْقَاسِمِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَوْضِيحُ رَوَايَتِ هَذَا لَفْظُ حَدِيثِ أَبِي مُوسَى. وَقَالَ ابْنُ خَشْرَمٍ: تِلْكَ سُنَّةُ أَبِي الْقَاسِمِ، أَوْ صَلَاةُ أَبِي الْقَاسِمِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ - شَكَّ سَعِيدٌ. وَقَالَ نَصْرٌ: تِلْكَ صَلَاةُ أَبِي الْقَاسِمِ - وَلَمْ يَشْكُ مَا بُنْدَارٌ، حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ هِشَامٍ، حَدَّثَنِي أَبِي، عَنْ قَتَادَةَ بِهَذَا الْإِسْنَادِ نَحْوَهُ

\*\*\* (امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ کہتے ہیں) عبدالاعلیٰ -- سعید (یہاں تحویل سند ہے) ابوموسیٰ -- ابن ابوعبید -- علی بن خشرم -- عیسیٰ بن یونس -- قتادہ (کے حوالے سے روایت نقل کرتے ہیں) (عکرمہ بیان کرتے ہیں): میں نے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے کہا میں نے بطحاء میں ایک عمر رسیدہ احمق شخص کے پیچھے نماز ادا کی اس نے 22 تکبیریں کہیں جب بھی وہ رکوع میں گیا جب بھی وہ سجدے میں گیا یا جب سجدے سے سر اٹھایا تو ہر مرتبہ تکبیر کہی تو حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا: یہ حضرت ابوالقاسم رضی اللہ عنہ کی سنت ہے۔ ابوموسیٰ نامی راوی کے نقل کردہ الفاظ یہ ہیں۔

ابن خشرم نے یہ الفاظ نقل کئے ہیں: یہ حضرت ابوالقاسم کی سنت ہے۔ راوی کو شک ہے شاید یہ الفاظ ہیں۔ حضرت ابوالقاسم رضی اللہ عنہ کی نماز ہے یہ شک سعید نامی راوی کو ہے۔ نصر نامی راوی نے یہ الفاظ نقل کئے ہیں: یہ حضرت ابوالقاسم رضی اللہ عنہ کی نماز کا طریقہ ہے انہوں نے اس میں شک کا اظہار نہیں کیا۔

معاذ بن ہشام نے ہمیں حدیث بیان کی ہے۔ وہ کہتے ہیں: میرے والد نے قتادہ کے حوالے سے اس سند کے ساتھ مجھے حدیث بیان کی ہے اس کے بعد حسب سابق حدیث ہے۔

## بَابُ رَفْعِ الْيَدَيْنِ عِنْدَ إِزَادَةِ الْمُصَلِّيِ الرُّكُوعَ وَبَعْدَ رَفْعِ رَأْسِهِ مِنَ الرُّكُوعِ

باب 145: نرمزی کے رکوع میں جانے کے وقت اور رکوع سے سر اٹھانے کے وقت رفع یدین کرنا

583 - سند حدیث: نَا عَبْدُ الْجَبَّارِ بْنُ الْعَلَاءِ الْعَطَّارُ، نَا سُفْيَانُ قَالَ: سَمِعْتُ الزُّهْرِيَّ يَقُولُ، سَمِعْتُ سَالِمًا

يُخْبِرُ عَنْ أَبِيهِ، ح وَحَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ السَّعْدِيُّ، وَعَلِيُّ بْنُ خَشْرَمٍ، وَسَعِيدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْمَخْزُومِيُّ، وَعُتْبَةُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ الْبَحْمَدِيُّ، وَالْحَسَنُ بْنُ مُحَمَّدٍ، وَيُونُسُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلَى الصَّدَقِيُّ، وَمُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ، وَعَلِيُّ بْنُ الْأَزْهَرِ، وَغَيْرِهِمْ قَالُوا: نَا سُفْيَانُ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ سَالِمٍ، عَنْ أَبِيهِ قَالَ:

متن حدیث: رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَرْفَعُ يَدَيْهِ إِذَا افْتَتَحَ الصَّلَاةَ حَتَّى يُحَادِثَ مِنْكِبَيْهِ،

وَإِذَا أَرَادَ أَنْ يَرْكَعَ، وَبَعْدَ مَا يَرْفَعُ مِنَ الرُّكُوعِ، وَلَا يَرْفَعُ بَيْنَ السَّجْدَتَيْنِ



هَذَا لَفْظُ ابْنِ رَافِعٍ. سَمِعْتُ الْمَخْزُومِيَّ يَقُولُ: أَيْ إِسْنَادٍ أَصَحُّ مِنْ هَذَا قَالَ: سَمِعْتُ مُحَمَّدَ بْنَ يَحْيَى يَحْكِي عَنْ عَلِيِّ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ: قَالَ سُفْيَانُ: هَذَا إِسْنَادٌ مِثْلُ هَذِهِ الْأَسْطَوَانَةِ

❦ (امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ کہتے ہیں:۔۔۔ عبد الجبار بن علاء عطار۔۔۔ سفیان۔۔۔ زہری۔۔۔ سالم۔۔۔ اپنے والد کے حوالے سے (یہاں تحویل سند ہے) علی بن حجر سہدی اور علی بن خشرم اور سعید بن عبد الرحمن مخزومی اور عتبہ بن عبد اللہ محمدی اور حسن بن محمد اور یونس بن عبد الاعلیٰ صدفی اور محمد بن رافع اور علی بن ازہر اور دیگر حضرات۔۔۔ سفیان۔۔۔ ابن شہاب زہری۔۔۔ سالم۔۔۔ اپنے والد کے حوالے سے نقل کرتے ہیں: وہ بیان کرتے ہیں:

میں نے نبی اکرم ﷺ کو دیکھا آپ نے نماز کے آغاز میں دونوں ہاتھ بلند کئے یہاں تک کہ آپ نے انہیں کندھوں تک اٹھایا پھر جب آپ رکوع میں جانے لگے پھر جب آپ رکوع سے اٹھے تو آپ نے اس وقت بھی رفع یدین کیا آپ نے دو سجدوں کے درمیان رفع یدین نہیں کیا۔

یہ الفاظ ابن رافع کے نقل کردہ ہیں:

میں نے مخزومی کو یہ کہتے ہوئے سنا ہے اس سے زیادہ مستند سند اور کون سی ہوگی؟

امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں: میں نے محمد بن یحییٰ کو علی بن عبد اللہ کے حوالے سے یہ بات نقل کرتے ہوئے سنا ہے وہ کہتے ہیں: سفیان نے یہ بات کہی ہے: یہ سندستون کی مانند ہے۔

**584 - سند حدیث:** نَا الرَّبِيعُ بْنُ سُلَيْمَانَ الْمُرَادِيُّ، وَبَعْرُ بْنُ نَصْرِ الْخَوْلَانِيُّ قَالَا: حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ،

أَخْبَرَنِي ابْنُ أَبِي الزِّنَادِ، ح وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى، وَمُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ قَالَا: حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ دَاوُدَ الْهَاشِمِيُّ، أَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ أَبِي الزِّنَادِ، عَنْ مُوسَى بْنِ عَقْبَةَ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْفَضْلِ الْهَاشِمِيِّ، أَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ الْأَعْرَجُ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي رَافِعٍ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

متن حدیث: اَنَّهُ كَانَ إِذَا قَامَ إِلَى الصَّلَاةِ الْمَكْتُوبَةِ كَبَّرَ وَرَفَعَ يَدَيْهِ حَذْوَ مَنْكِبَيْهِ، وَيَصْنَعُ مِثْلَ ذَلِكَ إِذَا قَضَى قِرَاءَتَهُ وَأَرَادَ أَنْ يَرْكَعَ، وَيَصْنَعُهُ إِذَا رَفَعَ مِنَ الرُّكُوعِ، وَلَا يَرْفَعُ يَدَيْهِ فِي شَيْءٍ مِنْ صَلَاتِهِ وَهُوَ قَاعِدٌ، وَإِذَا قَامَ مِنَ السَّجْدَتَيْنِ رَفَعَ يَدَيْهِ كَذَلِكَ وَكَبَّرَ

❦ (امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ کہتے ہیں:۔۔۔ ربیع بن سلیمان مرادی اور بحر بن نصر خولانی۔۔۔ ابن وہب۔۔۔ ابن ابی الزناد

(یہاں تحویل سند ہے) محمد بن یحییٰ اور محمد بن رافع۔۔۔ سلیمان بن داؤد ہاشمی۔۔۔ عبد الرحمن بن ابی الزناد۔۔۔ موسیٰ بن عقبہ۔۔۔ عبد اللہ بن فضل ہاشمی۔۔۔ عبد الرحمن اعرج۔۔۔ عبید اللہ بن ابی رافع (کے حوالے سے روایت نقل کرتے ہیں) حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

نبی اکرم ﷺ جب فرض نماز ادا کرنے کے لئے کھڑے ہوتے تھے تو تکبیر کہتے تھے اور دونوں ہاتھ کندھوں تک بلند کرتے تھے۔ جب آپ قرأت مکمل کر لیتے تھے تو اس وقت بھی اسی طرح کرتے تھے۔ جب رکوع میں جاتے تھے تو بھی اسی طرح کرتے تھے۔

تھے۔ جب رکوع سے اٹھتے تھے اس وقت بھی ایسا ہی کرتے تھے البتہ آپ بیٹھنے کے دوران نماز میں کسی جگہ رفع یدین نہیں کرتے تھے۔ جب آپ دو رکعات پڑھنے کے بعد کھڑے ہوتے تو رفع یدین کرتے تھے اور تکبیر کہتے تھے۔

بَابُ الدَّلِيلِ عَلَى أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمَرَ بِرَفْعِ الْيَدَيْنِ عِنْدَ إِرَادَةِ الرُّكُوعِ  
وَعِنْدَ رَفْعِ الرَّأْسِ مِنَ الرُّكُوعِ

باب 146: اس بات کی دلیل کا تذکرہ کہ نبی اکرم ﷺ نے رکوع میں جانے کے وقت اور رکوع سے سر

اٹھاتے وقت رفع یدین کرنے کا حکم دیا ہے

585 - سند حدیث: نَا أَبُو بَشِيرٍ الْوَاسِطِيُّ، أَنَا خَالِدٌ يَغْنِي ابْنُ عَبْدِ اللَّهِ، عَنْ خَالِدٍ، وَهُوَ الْحَذَاءُ، عَنْ أَبِي قِلَابَةَ،

متن حدیث: اَللّٰهُ رَاٰی مَالِكَ بْنَ الْحُوَيْرِثِ إِذَا صَلَّى كَبَّرَ، وَرَفَعَ يَدَيْهِ، وَإِذَا أَرَادَ أَنْ يَرْكَعَ رَفَعَ يَدَيْهِ، وَإِذَا رَفَعَ رَأْسَهُ مِنَ الرُّكُوعِ رَفَعَ يَدَيْهِ، وَحَدَّثَنَا أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُصَلِّي هَكَذَا  
❦ ❦ (امام ابن خزیمة رحمہ اللہ کہتے ہیں:)-- ابو بشر واسطی-- خالد بن عبد اللہ-- خالد-- حذاء (کے حوالے سے روایت نقل کرتے ہیں: ابو قلابہ بیان کرتے ہیں:

انہوں نے حضرت مالک بن حویرث رضی اللہ عنہ کو دیکھا جب انہوں نے نماز ادا کی تو انہوں نے تکبیر کہی اور رفع یدین کیا۔ جب رکوع میں گئے تو انہوں نے رفع یدین کیا۔ جب وہ رکوع سے اٹھے تو انہوں نے رفع یدین کیا اور یہ بات بیان کی: نبی اکرم ﷺ اسی طرح نماز ادا کرتے تھے۔

586 - سند حدیث: نَا بُسْدَارٌ، وَيَعْنِي بْنُ حَكِيمٍ قَالَا: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ، وَهُوَ الثَّقَفِيُّ، حَدَّثَنَا أَيُّوبُ، عَنْ أَبِي قِلَابَةَ، حَدَّثَنَا مَالِكُ بْنُ الْحُوَيْرِثِ قَالَ:

متن حدیث: آتَيْنَا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَنَحْنُ شَبَابَةٌ مُتَقَارِبُونَ، فَأَقَمْنَا عِنْدَهُ عِشْرِينَ لَيْلَةً، وَكَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَحِيمًا رَفِيقًا، فَلَمَّا ظَنَّ أَنَّا قَدِ اشْتَهَيْنَا أَهْلِينَا وَاشْتَقْنَا سَالِكًا عَمَّا تَرَكْنَا

586 صحیح البخاری کتاب الاذان باب الاذان للمسافر رقم الحدیث: 613 'صحیح مسلم' کتاب المساجد ومواضع الصلاة باب من احق بالامامة رقم الحدیث: 1115 'صحیح ابن حبان' کتاب الصلاة باب الاذان رقم الحدیث: 1679 'السنن الصغری' کتاب الاذان اجتزاء المراء باذان غیرہ فی الحضر رقم الحدیث: 634 'السنن الکبری للبیہقی' مواقیع الصوتات اجتزاء المراء باذان غیرہ فی الحضر رقم الحدیث: 1582 'مشکل الآثار للطحاوی' باب بیان مشکوک م روی عن رسول الله صلى الله عليه رقم الحدیث: 1495 'سنن الدارقطنی' کتاب الصلاة باب فی ذکر الامر بالادان والامامة واحقهما رقم الحدیث: 917 'مسند احمد بن حنبل' مسند المکیین حدیث مالک بن الحویرث رقم الحدیث: 15322 'المعجم الکبیر للطبرانی' باب المیم ما اسند ابو اسید مالک بن الحویرث ابو سلیمان اللیثی رقم الحدیث: 16481 'الادب المفرد للبخاری' باب الرجل راع فی اهله رقم الحدیث: 216

بَعْدًا فَأَحْبَرْنَاهُ، فَقَالَ: ارْجِعُوا إِلَى أَهْلِيكُمْ فَأَقِيمُوا فِيهِمْ وَعَلِّمُوهُمْ وَمُرُوهُمْ، وَذَكَرَ أَشْيَاءَ أَحْصَاهَا وَأَشْيَاءَ لَا أَحْصَاهَا، وَصَلُّوا كَمَا رَأَيْتُمُونِي أَصَلِّي، فَإِذَا خَضَعْتَ الصَّلَاةَ فَلْيُؤَذِّنْ أَحَدُكُمْ وَلْيُؤَمِّكُمْ أَكْثَرَكُمْ  
توضیح روایت: ہذا لفظ حدیث بندار۔

توضیح مصنف: قَالَ أَبُو بَكْرٍ: فَقَدْ أَمَرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَالِكَ بْنَ الْحُوَيْرِثِ وَالشَّيْبَةَ الَّذِينَ كَانُوا مَعَهُ أَنْ يُصَلُّوا كَمَا رَأَوْا النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي، وَقَدْ أَعْلَمَ مَالِكُ بْنُ الْحُوَيْرِثِ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَرْفَعُ يَدَيْهِ إِذَا كَبَّرَ فِي الصَّلَاةِ، وَإِذَا رَكَعَ، وَإِذَا رَفَعَ رَأْسَهُ مِنَ الرُّكُوعِ، فَفِي هَذَا مَا دَلَّ عَلَى أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ أَمَرَ بِرَفْعِ اليَدَيْنِ إِذَا أَرَادَ الْمُصَلِّي الرُّكُوعَ، وَإِذَا رَفَعَ رَأْسَهُ مِنَ الرُّكُوعِ، وَكُلُّ لَفْظَةٍ رُوِيَتْ فِي هَذَا الْبَابِ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَرْفَعُ يَدَيْهِ إِذَا رَكَعَ فَهُوَ مِنَ الْجَنَسِ الَّذِي أُعْلِمْتُ أَنَّ الْعَرَبَ قَدْ تَوَقَّعَ اسْمَ الْفَاعِلِ عَلَى مَنْ أَرَادَ الْفِعْلَ قَبْلَ أَنْ يَفْعَلَهُ كَقَوْلِ اللَّهِ: (يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا إِذَا قُمْتُمْ إِلَى الصَّلَاةِ فَاغْسِلُوا وُجُوهَكُمْ) (المائدة: 6) الْآيَةُ، فَإِنَّمَا أَمَرَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ بِغَسْلِ أَعْضَاءِ الْوُضُوءِ إِذَا أَرَادَ أَنْ يَقُومَ الْمَرْءُ إِلَى الصَّلَاةِ لَا بَعْدَ الْقِيَامِ إِلَيْهَا،

فَمَعْنَى قَوْلِهِ: (إِذَا قُمْتُمْ إِلَى الصَّلَاةِ) (المائدة: 6) أَيْ إِذَا أَرَدْتُمْ الْقِيَامَ إِلَيْهَا، فَكَذَلِكَ مَعْنَى قَوْلِهِ: يَرْفَعُ يَدَيْهِ إِذَا رَكَعَ، أَيْ إِذَا أَرَادَ الرُّكُوعَ كَخَبَرِ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ، وَابْنِ عُمَرَ اللَّذَيْنِ ذَكَرَاهُ وَإِذَا أَرَادَ أَنْ يَرْكَعَ، خَرَجْنَا مِنْ هَذِهِ الْأَخْبَارِ بِتَمَامِهَا فِي كِتَابِ الْكَبِيرِ،

وَكَذَلِكَ قَوْلُهُ: (فَإِذَا دَخَلْتُمْ بُيُوتًا فَسَلِّمُوا عَلَى أَنْفُسِكُمْ) (النور: 61) إِنَّمَا أَمَرَ بِالسَّلَامِ إِذَا أَرَادَ الدُّخُولَ لَا بَعْدَ دُخُولِ الْبَيْتِ، هَذِهِ لَفْظَةٌ إِذَا جُمِعَتْ مِنَ الْكِتَابِ وَالسُّنَنِ طَالَ الْكِتَابُ بِتَفْصِيلِهَا

❀ ❀ (امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ کہتے ہیں) -- بندار اور یحییٰ بن حکیم -- عبدالوہاب -- ثقفی -- ایوب -- ابو قتیبہ (کے

حوالے سے روایت نقل کرتے ہیں) حضرت مالک بن حویرث رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں۔

ہم نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے ہم نو جوان اور ہم عمر لوگ تھے۔ ہم نے آپ کے ہاں مدینہ منورہ میں بیس دن قیام کیا۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم بڑے مہربان اور بڑے نرم دل تھے۔ آپ کو اس بات کا اندازہ ہوا کہ ہمیں اپنے گھر والوں کی خواہش اور اشتیاق ہو رہا ہے تو آپ نے ہم سے دریافت کیا: ہم اپنے پیچھے کیا چھوڑ کے آئے ہیں؟ ہم نے آپ کو اس بارے میں بتایا تو آپ نے فرمایا تم اپنے گھر والوں کی طرف واپس چلے جاؤ ان کے درمیان قیام کرو انہیں تعلیم دو اور انہیں حکم دو پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے کچھ چیزوں کا تذکرہ کیا۔ ان میں سے کچھ باتیں مجھے یاد رہ گئیں کچھ باتیں مجھے یاد نہیں رہی ہیں۔ آپ نے یہ بھی فرمایا

”تم لوگ اسی طرح نماز ادا کرو جس طرح تم مجھے نماز ادا کرتے ہوئے دیکھتے ہو۔ جب نماز کا وقت آجائے تو کوئی

ایک شخص اذان دے اور تم میں سے جو شخص عمر میں بڑا ہو وہ تمہاری امامت کرے۔“

روایت کے یہ الفاظ بندار کے نقل کردہ ہیں۔

امام ابن خزیمة فرماتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے حضرت مالک بن حویرث رضی اللہ عنہ کو اور ان کے ساتھی جو انہوں کو یہ حکم دیا کہ وہ اسی طرح نماز ادا کریں جس طرح انہوں نے نبی اکرم ﷺ کو نماز ادا کرتے دیکھا ہے اور حضرت مالک بن حویرث رضی اللہ عنہ نے یہ بات بیان کی ہے۔ نبی اکرم ﷺ نماز کے آغاز میں تکبیر کہتے اور جب رکوع میں جاتے تو تکبیر کہتے اور جب رکوع سے سر اٹھاتے تو رفع یدین کیا کرتے تھے۔

تو اس روایت میں اس بات پر دلالت پائی جاتی ہے: نبی اکرم ﷺ نے رفع یدین کرنے کا حکم دیا ہے جب غازی رکوع میں جاتا ہے اور جب رکوع سے سر اٹھاتا ہے اس وقت رفع یدین کرے گا۔

اس باب میں جتنے بھی الفاظ نقل کئے گئے ہیں جن میں یہ مذکور ہے کہ نبی اکرم ﷺ رکوع میں جاتے ہوئے رفع یدین کرتے تھے تو یہ کلام کی اس نوعیت سے تعلق رکھتے ہیں جس کے بارے میں میں یہ بیان کر چکا ہوں۔ بعض اوقات عرب اسم فاعل کے غلط استعمال ایسے شخص کے لئے کرتے ہیں جو کام کو کرنے کا ارادہ کرتا ہے حالانکہ ابھی اس نے اس کام کو کیا نہیں ہوتا۔

ارشاد باری تعالیٰ ہے: ”اے ایمان والو! جب تم نماز کی طرف کھڑے ہو جاؤ تو اپنے چہروں کو دھو لو“۔

تو اللہ تعالیٰ نے وضو کے اعضاء کو دھونے کا اس وقت حکم دیا ہے جب آدمی نماز ادا کرنے کیلئے کھڑا ہونے کا ارادہ کرتا ہے اس سے یہ مراد نہیں ہے کہ نماز کے لئے کھڑا ہونے کے بعد وہ ایسا کرے۔

تو اللہ تعالیٰ کا یہ فرمان ”جب تم نماز کے لئے کھڑے ہو“ اس سے مراد یہ ہے جب تم نماز کے لئے کھڑے ہونے کا ارادہ کرو اسی طرح روایت کے یہ الفاظ ”جب وہ رکوع میں ہاتے“ تو رفع یدین کرتے تھے“ اس سے مراد یہ ہے جب وہ رکوع میں جانے کا ارادہ کرتے تھے۔

یہ اس روایت کی مانند ہوگا جو حضرت علی بن ابوطالب رضی اللہ عنہ اور حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ کے حوالے سے منقول ہے ان دونوں حضرات نے یہ بات ذکر کی ہے کہ نبی اکرم ﷺ جب رکوع میں جانے کا ارادہ کرتے تھے تو رفع یدین کرتے۔

امام ابن خزیمة فرماتے ہیں: ہم نے یہ تمام روایات ”کتاب الکبیر“ میں نقل کر دی ہیں۔

اسی طرح ارشاد باری تعالیٰ ہے:

”جب تم گھر میں داخل ہو جاؤ تو تم اپنے آپ کو سلام کرو“۔

تو اللہ تعالیٰ نے سلام کرنے کا حکم اس وقت دیا ہے جب آدمی گھر میں داخل ہونے کا ارادہ کرے۔ گھر میں داخل ہونے کے بعد سلام کرنے کا حکم نہیں دیا۔

اگر کتاب و سنت میں سے ان مثالوں کو جمع کیا جائے تو ان تمام کی تحقیق میں یہ کتاب طویل ہو جائے گی۔

بَابُ الْاِعْتِدَالِ فِي الرُّكُوعِ وَالتَّجَافِي وَوَضْعِ الْيَدَيْنِ عَلَى الرُّكْبَتَيْنِ

باب 147 رکوع میں اعتدال اختیار کرنا اور دونوں بازو پہلوؤں سے دور رکھنا اور دونوں ہاتھ گھٹنوں پر رکھنا

587 - سند حدیث: نَامُ حَمْدُ بْنُ بَشَارٍ، حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ مَعْبُدٍ الْقَطَّانُ، نَا عَبْدُ الْحَمِيدِ بْنُ جَعْفَرٍ، حَدَّثَنِي

مُحَمَّدُ بْنُ عَطَاءٍ، وَهُوَ مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرِو بْنِ عَطَاءٍ نَسَبُهُ إِلَى جَدِّهِ، عَنْ أَبِي حُمَيْدٍ السَّاعِدِيِّ قَالَ: مَثْنُ حَدِيثٍ: كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا قَامَ إِلَى الصَّلَاةِ اُعْتَدَلَ قَائِمًا، فَلَمْ تَكُنْ بَعْضُ الْحَدِيثِ، وَقَالَ: ثُمَّ قَالَ: اللَّهُ أَكْبَرُ، وَرَكَعَ، ثُمَّ اُعْتَدَلَ وَلَمْ يَضِبْ رَأْسَهُ وَلَمْ يُقْبِعْ، وَوَضَعَ يَدَيْهِ عَلَى رُكْبَتَيْهِ، ثُمَّ قَالَ: سَمِعَ اللَّهُ لِمَنْ حَمِدَهُ، وَرَفَعَ يَدَيْهِ، وَاعْتَدَلَ حَتَّى يَرْجِعَ كُلُّ عَظْمٍ فِي مَوْضِعِهِ مُعْتَدِلًا، ثُمَّ هَوَى إِلَى الْأَرْضِ سَاجِدًا، ثُمَّ قَالَ: اللَّهُ أَكْبَرُ، ثُمَّ تَجَاوَى عَضُدَيْهِ عَنْ إِبْطَيْهِ، وَلَفَّحَ أَصَابِعَ رِجْلَيْهِ، ثُمَّ لَنَى رِجْلَهُ الْيُسْرَى وَقَعَدَ عَلَيْهَا، ثُمَّ اُعْتَدَلَ حَتَّى يَرْجِعَ كُلُّ عَظْمٍ فِي مَوْضِعِهِ مُعْتَدِلًا، ثُمَّ هَوَى سَاجِدًا، ثُمَّ قَالَ: اللَّهُ أَكْبَرُ، ثُمَّ لَنَى رِجْلَهُ وَقَعَدَ، وَاعْتَدَلَ حَتَّى يَرْجِعَ كُلُّ عَظْمٍ فِي مَوْضِعِهِ، ثُمَّ نَهَضَ، ثُمَّ صَنَعَ فِي الرُّكْعَةِ الثَّانِيَةِ مِثْلَ ذَلِكَ، حَتَّى إِذَا قَامَ مِنَ السُّجُودَيْنِ كَبَّرَ وَرَفَعَ يَدَيْهِ حَتَّى يُحَازِي بِهِمَا مَنْكِبَيْهِ كَمَا صَنَعَ حِينَ افْتَتَحَ الصَّلَاةَ، ثُمَّ صَنَعَ كَذَلِكَ حَتَّى إِذَا كَانَتِ الرُّكْعَةُ الَّتِي تَنْقُضِي فِيهَا الصَّلَاةَ آخِرَ رِجْلَهُ الْيُسْرَى وَقَعَدَ عَلَى شِقِّهِ مُتَوَرِّكًا، ثُمَّ سَلَّمَ تَوْضِيعَ مُصَنَّفٍ: قَالَ أَبُو بَكْرٍ: مُحَمَّدُ بْنُ عَطَاءٍ هُوَ مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرِو بْنِ عَطَاءٍ نَابِئُهُ عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ بَشِيرٍ بْنُ الْحَكَمِ، أَمَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ، وَهَكَذَا قَالَ: عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَطَاءٍ

❦ ❦ (امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ کہتے ہیں:)-- محمد بن بشار-- یحییٰ بن سعید قطان-- عبد الحمید بن جعفر-- محمد بن عطاء (کے

حوالے سے روایت نقل کرتے ہیں: حضرت ابو حمید ساعدی رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں:

نبی اکرم ﷺ جب نماز ادا کرنے کے لئے کھڑے ہوتے تھے تو آپ بالکل سیدھے کھڑے ہوتے تھے۔ اس کے بعد راوی نے کچھ حدیث ذکر کی ہے آگے چل کے وہ یہ کہتے ہیں: پھر آپ اللہ اکبر کہتے تھے پھر آپ رکوع میں جاتے تھے تو اعتدال کے ساتھ رکوع کرتے تھے آپ سر کو جھکاتے بھی نہیں تھے اور اوپر اٹھا کر بھی نہیں رکھتے تھے آپ دونوں ہاتھ اپنے گھٹنوں پر رکھتے تھے پھر آپ سمع اللہ لمن حمدہ پڑھتے اور رفع یدین کرتے تھے یا سیدھے کھڑے ہو جاتے تھے یہاں تک کہ آپ کی ہر ہڈی اپنی جگہ بالکل ٹھیک آ جاتی تھی پھر آپ سجدے میں جانے کے لئے زمین کی طرف جھکتے تھے پھر آپ اللہ اکبر کہتے تھے اور آپ اپنے دونوں بازوؤں کو پیٹ سے دور رکھتے تھے اور اپنے پاؤں کی انگلیوں کو کھلا رکھتے تھے پھر آپ اپنی بائیں ٹانگ کو بچھا دیتے تھے اور اس پر بیٹھ جاتے تھے پھر آپ سیدھے بیٹھ جاتے تھے یہاں تک کہ آپ کی ہر ہڈی اپنی جگہ پر ٹھیک آ جاتی تھی پھر آپ سجدے میں جانے کے لئے جھکتے تھے پھر آپ اللہ اکبر کہتے تھے پھر آپ اپنی بائیں ٹانگ کو بچھا کر اس پر بیٹھ جاتے تھے۔ سیدھے بیٹھ جاتے تھے یہاں تک کہ ہر ہڈی اپنی جگہ پر ٹھیک آ جاتی تھی پھر آپ کھڑے ہوتے تھے اسی طرح آپ دوسری رکعت میں کیا کرتے تھے یہاں تک کہ جب آپ دو رکعات ادا کرنے کے بعد کھڑے ہوتے تھے تو تکبیر کہتے ہوئے رفع یدین کرتے تھے یہاں تک کہ انہیں

[587] فقہاء نے رکوع کی مختلف سنتیں بیان کی ہیں جن میں سے ایک چیز یہ ہے گھٹنوں کو ہاتھوں کے ذریعے پکڑ لیا جائے اور کمر بالکل سیدھی

رہے۔ مرد کے بازو اس کے پہلوؤں سے دور رہیں اور اس کی انگلیاں کھلی رہیں۔ اس کی پنڈلیاں سیدھی رہیں سر اور کمر برابر رہیں سر نہ زیادہ جھکایا

جائے نہ اونچا کیا جائے۔





فَرَفَعَ يَدَيْهِ حَذْوَ مَنْكِبَيْهِ، ثُمَّ رَكَعَ فَوَضَعَ يَدَيْهِ عَلَى رُكْبَتَيْهِ كَالْقَابِضِ عَلَيْهَا فَلَمْ يَصُبْ رَأْسَهُ وَلَمْ يُقْنِعْهُ، وَلَمْ يَحْمِلْ يَدَيْهِ عَنْ جَنْبَيْهِ، ثُمَّ رَفَعَ رَأْسَهُ فَاسْتَوَى قَائِمًا، حَتَّى عَادَ كُلُّ عَظْمٍ مِنْهُ إِلَى مَوْضِعِهِ،  
ثُمَّ ذَكَرَ بُنْدَارٌ بَقِيَّةَ الْحَدِيثِ، وَقَالَ فِي آخِرِهِ: لَقَالَ الْقَوْمُ كُلُّهُمْ: هَكَذَا كَانَتْ صَلَاةُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى  
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

قَالَ: سَمِعْتُ مُحَمَّدَ بْنَ يَحْيَى يَقُولُ: مَنْ سَمِعَ هَذَا الْحَدِيثَ، ثُمَّ لَمْ يَرْفَعْ يَدَيْهِ - يَعْنِي إِذَا رَكَعَ - وَإِذَا  
رَفَعَ رَأْسَهُ مِنَ الرُّكُوعِ فَصَلَاتُهُ نَاقِصَةٌ  
❀❀ (امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ کہتے ہیں:)-- بندار-- ابو داؤد-- سلیم بن سلیمان-- عباس بن سہل ساعدی (کے حوالے  
سے روایت نقل کرتے ہیں:)

کچھ انصار اکٹھے ہوئے۔ ان میں حضرت سہل بن سعد ساعدی رضی اللہ عنہ، حضرت ابو حمید ساعدی رضی اللہ عنہ، حضرت ابو اسید ساعدی رضی اللہ عنہ  
بھی شامل تھے۔ انہوں نے نبی اکرم ﷺ کی نماز کا تذکرہ کیا تو حضرت ابو حمید ساعدی نے فرمایا: آپ مجھے موقع دیں کہ میں آپ  
لوگوں کو بتاتا ہوں اور میں اس بارے میں آپ لوگوں سے زیادہ علم رکھتا ہوں۔ ان لوگوں نے کہا: آپ بیان کیجئے تو حضرت ابو حمید  
ساعدی رضی اللہ عنہ نے بتایا: میں نے نبی اکرم ﷺ کو دیکھا آپ نے اچھی طرح وضو کیا پھر آپ نے نماز پڑھنا شروع کی۔ آپ نے  
تکبیر کہی۔ دونوں ہاتھ کندھوں تک بلند کئے پھر آپ رکوع میں گئے تو آپ نے دونوں ہاتھ گھٹنوں پر رکھ سئے یوں جیسے آپ نے  
انہیں پکڑا ہوا ہو۔ آپ نے اپنے سر کو زیادہ جھکایا بھی نہیں اور اوپر بھی نہیں اٹھایا۔ آپ نے اپنے دونوں بازو پہلو سے دور رکھے پھر  
آپ نے اپنے سر کو اٹھایا اور سیدھے کھڑے ہو گئے یہاں تک کہ آپ کی ہر ہڈی اپنی جگہ پر آ گئی۔

پھر بندار نامی راوی نے بقیہ حدیث ذکر کی جس کے آخر میں وہ یہ کہتے ہیں: ”تمام حاضرین نے کہا: نبی اکرم ﷺ کی نماز اسی  
طرح تھی۔“

امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں: میں نے محمد بن یحییٰ کو یہ کہتے ہوئے سنا ہے جو شخص یہ حدیث سنے اور رفع یدین نہ کرے  
یعنی رکوع میں جاتے ہوئے اور رکوع سے اٹھتے ہوئے (رفع یدین) نہ کرے تو اس کی نماز ناقص ہوتی ہے۔

بَابُ الْأَمْرِ بِإِعَادَةِ الصَّلَاةِ إِذَا لَمْ يَطْمَئِنَّ الْمُصَلِّي فِي الرُّكُوعِ

أَوْ لَمْ يَتَعَدَّلْ فِي الْقِيَامِ بَعْدَ رَفْعِ الرَّأْسِ مِنَ الرُّكُوعِ

باب 148: جو نمازی رکوع کو اطمینان سے نہیں کرتا اور رکوع سے سر اٹھانے کے بعد

اعتدال سے کھڑا نہیں ہوتا تو اسے دوبارہ نماز ادا کرنے کا حکم دینا

590 - سند حدیث: نَابُندَارٌ، وَاحْمَدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ، وَيَحْيَى بْنُ حَكِيمٍ، وَعَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ بِشْرٍ، وَهَذَا حَدِيثٌ

بُنْدَارٍ نَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ، نَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ، حَدَّثَنِي سَعِيدُ بْنُ أَبِي سَعِيدٍ الْمَقْبُرِيُّ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ،  
مَتْنٌ حَدِيثٌ. أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَخَلَ الْمَسْجِدَ فَدَخَلَ رَجُلٌ فَصَلَّى، ثُمَّ سَلَّمَ عَلَى

النَّبِيُّ لَسَرَدَ عَلَيْهِ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ارْجِعْ فَصَلِّ فَإِنَّكَ لَمْ تُصَلِّ، حَتَّىٰ فَعَلَ ذَلِكَ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ، فَقَالَ الرَّجُلُ: وَالَّذِي بَعَثَكَ بِالْحَقِّ مَا أَعْلَمُ غَيْرَ هَذَا قَالَ: فَقَالَ: إِذَا قُمْتَ إِلَى الصَّلَاةِ فَكَبِّرْ، ثُمَّ اقْرَأْ بِمَا تَسْرَرُ مَعَكَ مِنَ الْقُرْآنِ، ثُمَّ ارْكَعْ حَتَّى تَطْمَئِنَّ رَاكِعًا، ثُمَّ ارْفَعْ حَتَّى تَعْدِلَ قَائِمًا، ثُمَّ اسْجُدْ حَتَّى تَطْمَئِنَّ سَاجِدًا، ثُمَّ ارْفَعْ حَتَّى تَعْدِلَ جَالِسًا، وَافْعَلْ ذَلِكَ فِي صَلَاتِكَ كُلِّهَا قَالَ أَحْمَدُ بْنُ عُبَيْدَةَ: عَنْ سَعِيدٍ

تَوْضِیحِ مُصَنَّفٍ: قَالَ أَبُو بَكْرٍ: أَخْبَارُ عَلِيِّ بْنِ يَحْيَى بْنِ خَلَّادٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ رِفَاعَةَ بْنِ رَافِعٍ خَرَجْتُهُ فِي

کتاب الکبیر

قَالَ أَبُو بَكْرٍ: لَمْ يَقُلْ أَحَدٌ مِمَّا رَزَىٰ هَذَا الْخَبَرَ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ، عَنْ سَعِيدٍ، عَنْ أَبِيهِ غَيْرُ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ، إِنَّمَا قَالُوا: عَنْ سَعِيدٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ

\*\*\* (امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ کہتے ہیں: -- بندار اور احمد بن عبدہ اور یحییٰ بن حکیم اور عبد الرحمن بن بشر روایت کرتے

ہیں: یہ حدیث (یعنی روایت کے یہ الفاظ) بندار کے نقل کردہ ہیں۔ یحییٰ بن سعید -- عبید اللہ بن عمر -- سعید بن ابوسعید مقبری -- اپنے والد کے حوالے سے نقل کرتے ہیں: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

نبی اکرم ﷺ مسجد میں داخل ہوئے۔ ایک شخص بھی مسجد میں آیا۔ اس نے نماز ادا کی پھر اس نے نبی اکرم ﷺ کو سلام کیا۔ نبی اکرم ﷺ نے اسے جواب دیا۔ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: تم واپس جا کر نماز ادا کرو کیونکہ تم نے نماز ادا نہیں کی۔ راوی کہتے ہیں: اس نے تین مرتبہ ایسا کیا۔ وہ شخص بولا اس ذات کی قسم! جس نے آپ کو حق کے ہمراہ مبعوث کیا ہے۔ میں اس کے علاوہ علم نہیں رکھتا۔ راوی کہتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: جب تم نماز کے لئے کھڑے ہو تو تکبیر کہو پھر جتنا قرآن تمہیں آتا ہو اس کی تلاوت کرو پھر تم رکوع میں جاؤ اطمینان سے رکوع کرو پھر تم اٹھو اور سیدھے کھڑے ہو جاؤ پھر تم سجدے میں جاؤ اور اطمینان سے سجدہ کرو تم اٹھو اور سیدھے ہو کر بیٹھ جاؤ اسی طرح تم اپنی پوری نماز میں کرو۔

احمد بن عبدہ کہتے ہیں: یہ روایت سعید سے منقول ہے۔

امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں: علی بن یحییٰ نے اپنے والد کے حوالے سے رفاعہ بن رافع کے حوالے سے جو روایت نقل کی ہے وہ میں نے ”کتاب الکبیر“ میں نقل کر دی ہے۔

امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں: جن راویوں نے اس روایت کو نقل کیا ہے ان میں سے کسی نے بھی یہ نہیں کہا: عبید اللہ بن عمر کے حوالے سے سعید کے حوالے سے ان کے والد سے منقول ہے صرف یحییٰ بن سعید نے یہ الفاظ نقل کئے ہیں۔ دیگر راویوں نے کہا ہے سعید کے حوالے سے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے منقول ہے۔

بَابُ ذِكْرِ الْبَيَانِ أَنَّ صَلَاةَ مَنْ لَا يُقِيمُ صَلَاتَهُ فِي الرُّكُوعِ وَالسُّجُودِ غَيْرُ مُجْزِئَةٍ،

لَا أَنَّهَا نَاقِصَةٌ مُجْزِئَةٌ كَمَا تَوَهَّمُ بَعْضُ مَنْ يَدَّعِي الْعِلْمَ

باب 149: اس بات کے بیان کا تذکرہ کہ جو شخص رکوع اور سجدے میں

اپنی پشت کو سیدھا نہیں رکھتا اس کی نماز جائز نہیں ہوتی

ایسا نہیں ہے کہ اس کی نماز ناقص ہوتی ہے لیکن جائز ہوتی ہے جیسا کہ بعض ایسے افراد نے کہا ہے جو علم کے دعویدار ہیں۔

591 - سند حدیث: نَا بَعْقُوبُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ الدَّوْرَقِيُّ، نَا اَبُو مُعَاوِيَةَ، نَا الْاَعْمَشُ، وَ نَا هَارُونُ بْنُ اِسْحَاقَ الْهَمْدَانِيُّ، اَنَا ابْنُ فَصِيْلٍ، عَنِ الْاَعْمَشِ، ح وَ حَدَّثَنَا سَلَمُ بْنُ جُنَادَةَ، حَدَّثَنَا وَكِيعٌ، نَا الْاَعْمَشُ، عَنْ عُمَارَةَ بْنِ عُمَيْرٍ، عَنْ اَبِي مَعْمَرٍ، عَنْ اَبِي مَسْعُودٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَنْ حَدَّثَنَا صَلَاةً مِّنْ لَاَ يَقِيْمُ صَلَاتَهُ فِي الرُّكُوعِ وَالسُّجُودِ

❦ (امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ کہتے ہیں:)-- یعقوب بن ابراہیم دورقی -- ابو معاویہ -- اعمش اور ناہارون بن اسحاق ہمدانی -- ابن فضیل -- اعمش --

(یہاں تھمبل سند ہے) سلم بن جنادہ -- وکیع -- اعمش -- عمارہ بن عمیر -- ابو معمر -- حضرت ابو مسعود رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

”ایسے شخص کی نماز درست نہیں ہوتی جو رکوع یا سجدے میں اپنی کمر کو سیدھا نہیں رکھتا۔“

592 - سند حدیث: نَا بُنْدَارٌ، نَا ابْنُ اَبِي عَدِيٍّ، عَنْ شُعْبَةَ، عَنْ سُلَيْمَانَ، عَنْ عُمَارَةَ، عَنْ اَبِي مَعْمَرٍ، عَنْ اَبِي مَسْعُودٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

مَنْ حَدَّثَنَا صَلَاةً لَاَ خَدٍ - اَوْ لِرَجُلٍ - لَاَ يَقِيْمُ صَلَاتَهُ فِي الرُّكُوعِ وَلَا فِي السُّجُودِ

اسناد دیگر: نَا بِشْرُ بْنُ خَالِدٍ الْعَسْكَرِيُّ، نَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيٰى ابْنِ جَعْفَرٍ، عَنْ شُعْبَةَ قَالَ: سَمِعْتُ سُلَيْمَانَ قَالَ: سَمِعْتُ عُمَارَةَ بْنَ عُمَيْرٍ يَهْدَا الْاِسْنَادَ مِثْلَهُ، وَقَالَ: فِي الرُّكُوعِ وَالسُّجُودِ

❦ (امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ کہتے ہیں:)-- بندار -- ابن ابو عدی -- شعبہ -- سلیمان -- عمارہ -- ابو معمر (کے حوالے سے روایت نقل کرتے ہیں: حضرت ابو مسعود رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

ایسے کسی ایک کی (راوی کو شک ہے کہ شاید یہ الفاظ ہیں) ایسے کسی فرد کی نماز درست نہیں ہوتی جو رکوع میں اور سجدے میں اپنی کمر کو سیدھا نہیں رکھتا۔

امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں: بشر بن خالد اسکری نے ہمیں خبر دی وہ کہتے ہیں: محمد بن جعفر نے شعبہ کے حوالے سے ہمیں خبر دی۔ وہ کہتے ہیں: میں نے سلیمان کو سنا وہ کہتے ہیں: میں نے عمارہ بن عمیر کو سنا۔ اس کے بعد اسی سند کے ساتھ اسی کی مانند روایت منقول ہے۔ انہوں نے یہ الفاظ نقل کئے ہیں:

”رکوع اور سجدے میں۔“

**593** - سند حدیث: نا ابو موسیٰ محمد بن شیبانہ، وَاَحْمَدُ بْنُ الْيَقْدَامِ قَالَا: حَدَّثَنَا مَلَا زِمٌ بْنُ عَمْرٍو، حَدَّثَنِیْ جَدِّیْ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ بَدْرٍ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَلِيٍّ بْنِ شَيْبَانَ، عَنْ أَبِيهِ عَلِيٍّ بْنِ شَيْبَانَ - وَكَانَ أَحَدَ الْوَفْدِ - قَالَ:

متن حدیث: صَلَّيْنَا خَلْفَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمَحَ بِمُؤَخِّرِ عَيْنَيْهِ إِلَى رَجُلٍ لَا يُقِيمُ صَلَاتَهُ فِي الرُّكُوعِ وَالسُّجُودِ، فَلَمَّا قَضَى نَبِيُّ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الصَّلَاةَ قَالَ: يَا مَعْشَرَ الْمُسْلِمِينَ إِنَّهُ لَا صَلَاةَ لِمَنْ لَا يُقِيمُ صَلَاتَهُ فِي الرُّكُوعِ وَالسُّجُودِ

توضیح روایت: هَذَا حَدِيثُ أَحْمَدَ بْنِ الْيَقْدَامِ

\*\*\* (امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ کہتے ہیں:)-- ابو موسیٰ محمد بن شیبانہ اور احمد بن یقدا م -- ملازم بن عمرو -- عبداللہ بن بدر -- عبدالرحمن بن علی بن شیبانہ -- اپنے والد علی بن شیبانہ کے حوالے سے نقل کرتے ہیں: وہ وفد کے ارکان میں سے ایک تھے۔ وہ بیان کرتے ہیں: ہم نے نبی اکرم ﷺ کے پیچھے نماز ادا کی۔ آپ نے اپنی آنکھ کے گوشے سے ایک شخص کو دیکھا وہ نماز میں رکوع اور سجدے میں اپنی پشت کو سیدھا نہیں کر رہا تھا۔ جب نبی اکرم ﷺ نے نماز مکمل کر لی تو آپ نے ارشاد فرمایا: اے مسلمانوں کے گروہ! ایسے شخص کی نماز نہیں ہوتی جو رکوع اور سجدے میں اپنی پشت کو سیدھا نہیں کرتا۔ روایت کے الفاظ احمد بن یقدا م کے نقل کردہ ہیں۔

بَابُ تَفْرِيجِ أَصَابِعِ الْيَدَيْنِ عِنْدَ وَضْعِهِمَا عَلَى الرُّكْبَتَيْنِ فِي الرُّكُوعِ

باب 150: رکوع میں گھٹنوں پر ہاتھ رکھتے ہوئے ہاتھ کی انگلیوں کو کھول کر رکھنا

**594** - سند حدیث: نا موسیٰ بن ہارون بن عبد اللہ البراز، حَدَّثَنِیْ أَبُو الْحَسَنِ الْحَارِثُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ الْهَمْدَانِيُّ، - يُعْرَفُ بِابْنِ الْخَازِنِ حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ، عَنْ عَاصِمِ بْنِ كُلَيْبٍ، عَنْ عَلْقَمَةَ بْنِ وَاثِلٍ، عَنْ أَبِيهِ، أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا رَكَعَ فَرَجَ أَصَابِعَهُ

\*\*\* (امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ کہتے ہیں:)-- موسیٰ بن ہارون بن عبد اللہ براز -- ابو حسن حارث بن عبد اللہ ہمدانی -- ہشیم -- عاصم بن کلیب -- علقمہ بن وائل -- اپنے والد کے حوالے سے نقل کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ جب رکوع میں جاتے تھے تو اپنی انگلیوں کو کشادہ رکھتے تھے۔

**593**: سنن ابن ماجہ ' کتاب اقامۃ الصلۃ ' باب الركوع فی الصلۃ ' رقم الحدیث: **867** ' مصنف ابن ابی شیبہ ' کتاب الصلۃ ' فی الرجل ینقض صلاتہ وما ذکر فیہ وکیف یصنع ' رقم الحدیث: **2923** ' مسند احمد بن حنبل ' مسند المدنیین ' حدیث علی بن شیبانہ ' رقم الحدیث: **16004**

**594**: صحیح ابن حبان ' کتاب الصلۃ ' باب صفة الصلۃ ' ذکر ما یتحب للمصلی ضم الاصابع فی السجود ' رقم الحدیث: **1944** ' سنن الدارقطنی ' کتاب الصلۃ ' باب ذکر نسخ التطبيق ' رقم الحدیث: **1108** ' المعجم الكبير لطبرانی ' بقية الميم ' باب الواو ' عاصم بن کلیب ' رقم الحدیث: **17897**



## بَابُ ذِكْرِ نَسْخِ التَّطْبِيقِ فِي الرُّكُوعِ

وَالْبَيَانُ عَلَى أَنَّ وَضْعَ اليَدَيْنِ عَلَى الرُّكْبَتَيْنِ نَاسِخٌ لِلتَّطْبِيقِ، إِذَا التَّطْبِيقُ كَانَ مُقَدِّمًا وَوَضْعُ اليَدَيْنِ عَلَى الرُّكْبَتَيْنِ مُؤَخَّرًا بَعْدَهُ، لِأَلَمُقَدِّمُ مَنْسُوخٌ وَالْمُؤَخَّرُ نَاسِخٌ

## باب 151: رکوع میں تطبیق کے حکم کے منسوخ ہونے کا تذکرہ

اور اس بات کا بیان کہ گھٹنوں پر ہاتھ رکھنے کے حکم نے تطبیق کے حکم کو منسوخ کر دیا ہے کیونکہ تطبیق پہلے ہوا کرتی تھی اور گھٹنوں پر ہاتھ رکھنے کا طریقہ بعد میں آیا ہے تو پہلے والا طریقہ منسوخ ہوگا اور بعد والا ناسخ ہوگا۔

595 - سند حدیث: نَا مُحَمَّدُ بْنُ أَبَانَ، نَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يَزِيدَ الْأَزْدِيُّ قَالَ أَبُو بَكْرٍ: هُوَ ابْنُ إِدْرِيسَ بْنِ يَزِيدَ الْأَزْدِيِّ نِسْبَةً إِلَى جَدِّهِ - قَالَ نَا عَاصِمُ بْنُ كُلَيْبٍ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْأَسْوَدِ عَنْ عُلُقَمَةَ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ: مَتَنُ حَدِيثٍ: عَلَّمَنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الصَّلَاةَ قَالَ: فَكَبَّرَ، وَلَمَّا أَرَادَ أَنْ يُرْكَعَ طَبَّقَ يَدَيْهِ بَيْنَ رُكْبَتَيْهِ لَمْ يَرْكَعْ، فَبَلَغَ ذَلِكَ سَعْدًا، فَقَالَ: صَدَقَ أَخِي، كُنَّا نَفْعَلُ هَذَا، ثُمَّ أَمَرَنَا بِهَذَا يَعْنِي الْأَمْسَاكَ بِالرُّكْبِ ❦ ❦ (امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ کہتے ہیں: - محمد بن ابان - عبد اللہ بن یزید الازدی - عاصم بن کلیب - عبد الرحمن بن اسود - علقمہ) کے حوالے سے روایت نقل کرتے ہیں: حضرت عبد اللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں نماز پڑھنے کا طریقہ تعلیم دیا۔ راوی کہتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے تکبیر کہی جب آپ رکوع میں جانے لگے تو آپ نے دونوں ہاتھ مد کر گھٹنوں کے درمیان رکھ لئے اور آپ رکوع میں چلے گئے۔

جب یہ روایت حضرت سعد رضی اللہ عنہ تک پہنچی تو انہوں نے فرمایا: میرے بھائی نے سچ کہا ہے۔ پہلے ہم ایسا ہی کرتے تھے پھر ہمیں اس بات کا حکم دیا گیا۔ راوی کہتے ہیں: یعنی گھٹنوں کو پکڑنے کا حکم دیا گیا۔

## بَابُ ذِكْرِ الْبَيَانِ أَنَّ التَّطْبِيقَ غَيْرُ جَائِزٍ

بَعْدَ أَمْرِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِوَضْعِ اليَدَيْنِ عَلَى الرُّكْبَتَيْنِ، وَأَنَّ التَّطْبِيقَ مَنُهِىٌّ عَنْهُ لَا أَنَّ هَذَا مِنْ فِعْلِ الْمُبَاحِ، فَيَحُوزُ التَّطْبِيقُ وَوَضْعُ اليَدَيْنِ عَلَى الرُّكْبَتَيْنِ جَمِيعًا كَمَا ذَكَرْنَا أَخْبَارَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْقِرَاءَةِ فِي الصَّلَوَاتِ وَاخْتِلَافَهُمْ فِي الشُّورِ الَّتِي كَانَ يَقْرَأُ فِيهَا صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الصَّلَاةِ كَاخْتِلَافِهِمْ فِي عَدَدِ غَسْلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَعْضَاءَ الْوُجُوهِ، وَكُلُّ ذَلِكَ مُبَاحٌ، فَأَمَّا التَّطْبِيقُ فِي الرُّكُوعِ فَمَنْسُوخٌ مَنُهِىٌّ عَنْهُ، وَالسُّتَةُ وَضْعُ اليَدَيْنِ عَلَى الرُّكْبَتَيْنِ

[595] یہاں ترجمہ الباب میں امام ابن خزیمہ نے لفظ تطبیق استعمال کیا ہے۔ اس سے مراد یہ ہے رکوع کے دوران آدمی اپنے دونوں ہاتھوں کی پھیلیوں کو مد کر دونوں رگوں کے درمیان رکھ لے۔

پہلے رکوع کا یہ طریقہ ہوا کرتا تھا لیکن بعد میں اس حکم کو منسوخ کر دیا گیا اور تمام فقہاء کا اس بات پر اتفاق ہے کہ اب یہ طریقہ منسوخ ہے۔

**باب 152** اس بات کے بیان کا تھا کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہاتھ رکھنے کے حکم اپنے کے بعد تطہیق

جائز نہیں: بولی اور اب تطہیق ممنوع ہو گئی

ایسا نہیں ہے کہ یہ ایک مبحث میں ہے تو تطہیق لایا، دونوں ہاتھ منہوں پر رکھنا دونوں ہی جائز ہوں جیسا کہ ہم نے نماز کے دوران قرائت کرنے کے بارے میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے بقول روایات ذکر کی ہیں۔

اور ان سورتوں کے بارے میں روایات کا اختلاف ذکر کیا ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے جنہیں نماز کے دوران تلاوت لیا کرتے تھے یا جس طرح نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور کے اعضاء کو دھونے کی تعداد کے بارے میں اختلاف مذکور ہے تو ان میں سے ہر ایک سہا ہے۔

لیکن جہاں تک رکوع میں تطہیق کا تعلق ہے تو یہ ایک منسوخ حکم ہے جس سے منع کر دیا گیا ہے۔ اور سنت یہ ہے کہ دونوں ہاتھ حصوں پر رکھے جائیں۔

**596 - سند حدیث** نَا سَلَمُ بْنُ جُنَادَةَ، نَا وَكِيعٌ، عَنِ ابْنِ أَبِي خَالِدٍ، وَهُوَ إِسْمَاعِيلُ، ح وَحَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ مُوسَى، نَا وَكِيعٌ، وَأَبُو أُسَامَةَ قَالَا: حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ أَبِي خَالِدٍ، عَنِ الزُّبَيْرِ بْنِ عَدِيٍّ، عَنْ مُصْعَبِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ:

**متن حدیث:** كُنْتُ إِذَا رَكَعْتُ وَضَعْتُ يَدَيَّ بَيْنَ رُكْبَتَيَّ، فَرَأَى ابْنُ أَبِي سَعْدٍ، فَتَهَيَّأَنِي، وَقَالَ: إِنَّا كُنَّا نَفْعَلُهُ، ثُمَّ نُهَيِّنَا، ثُمَّ أَمَرْنَا أَنْ نَرَفَعَهُمَا إِلَى الرُّكْبِ

❦ (امام ابن خزیمہ بیحدیث کہتے ہیں:)-- سلم بن جنادہ-- وکیع-- اسماعیل بن ابو خالد-- (یہاں تحویل سند ہے) یوسف بن موسیٰ-- وکیع اور ابو اسامہ-- اسماعیل بن ابو خالد-- زبیر بن عدی-- مصعب بن سعد کے حوالے سے نقل کرتے ہیں: پہلے جب میں رکوع میں جاتا تھا تو میں اپنے دونوں ہاتھ اپنے گھٹنوں کے درمیان رکھ لیتا تھا تو میرے والد حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ نے مجھے ایسا کرتے ہوئے دیکھا تو انہوں نے مجھے اس سے منع کر دیا اور فرمایا: پہلے ہم ایسا ہی کیا کرتے تھے پھر ہمیں اس سے منع کر دیا گیا اور ہمیں یہ حکم دیا گیا کہ ہم ہاتھ گھٹنوں پر رکھیں۔

**597 - سند حدیث** نَا مُؤْمِلُ بْنُ هِشَامٍ الشُّكْرِيُّ، نَا إِسْمَاعِيلُ يَعْنِي ابْنَ عَلِيٍّ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَاقَ، حَدَّثَنِي عَلِيُّ بْنُ يَحْيَى بْنِ خَلَّادٍ نَا رَافِعُ الْأَنْصَارِيُّ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَمِّهِ رِفَاعَةَ بْنِ رَافِعٍ **متن حدیث** أَنَّ رَحْلًا دَخَلَ الْمَسْجِدَ فَصَلَّى، فَذَكَرَ الْحَدِيثَ بِطَوِيلِهِ، وَقَالَ: فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ إِذَا أَنْتَ رَكَعْتَ فَاتَّبِعْ يَدَيْكَ عَلَى رُكْبَتَيْكَ حَتَّى يَطْمِئِنَّ كُلُّ عَظْمٍ مِنْكَ

❦ (امام ابن خزیمہ بیحدیث کہتے ہیں:)-- مؤمل بن ہشام شکرہ-- اسماعیل بن علیہ-- محمد بن اسحاق-- علی بن یحییٰ بن خلاد بن رافع انصاری-- اپنے والد کے حوالے سے نقل کرتے ہیں ان کے چچا حضرت رفاعہ بن رافع رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں۔ ایک شخص مسجد میں داخل ہوا اس نے نماز ادا کی۔ (اس کے بعد راوی نے طویل حدیث ذکر کی ہے جس میں آگے چل کر وہ یہ

کہتے ہیں:) نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

”جب تم رکوع میں جاؤ تو تم اپنے دونوں ہاتھ گھٹنوں پر جمادو یہاں تک کہ تمہاری ہڈی اطمینان کی حالت میں آجائے۔“

بَابُ وَضْعِ الرَّاحَةِ عَلَى الرُّكْبَةِ فِي الرُّكُوعِ وَأَصَابِعِ الْيَدَيْنِ عَلَى أَعْلَى السَّاقِ  
الَّذِي يَلِي الرُّكْبَتَيْنِ

باب 153: رکوع میں ہتھیلی کو گھٹنے پر رکھنا اور دونوں ہاتھوں کی انگلیوں کو پنڈلی کے اوپر والے حصے پر رکھنا جو گھٹنوں سے ملا ہوا ہوتا ہے

588 - سند حدیث: نَا يُوسُفُ بْنُ مُوسَى، نَا جَرِيرٌ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ السَّائِبِ، عَنْ سَالِمِ الْبَرَادِيِّ قَالَ:

مَتْنُ حَدِيثٍ: أَتَيْنَا عُقْبَةَ بْنَ عَمْرِو بْنِ مَسْعُودٍ فَقُلْنَا: حَدِّثْنَا عَنْ صَلَاةِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَامَ بَيْنَ أَيْدِينَا فِي الْمَسْجِدِ، وَكَبَّرَ، فَلَمَّا رَكَعَ كَبَّرَ، وَوَضَعَ رَاحَتَيْهِ عَلَى رُكْبَتَيْهِ، وَجَعَلَ أَصَابِعَهُ أَسْفَلَ مِنْ ذَلِكَ، ثُمَّ جَاءَنِي بِمِرْفَقَيْهِ، ثُمَّ قَالَ: هَكَذَا رَأَيْنَا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي

\*\*\* (امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ کہتے ہیں:) -- یوسف بن موسیٰ -- جریر -- عطاء بن سائب (کے حوالے سے روایت نقل کرتے ہیں:) سالم البراد بیان کرتے ہیں:

ہم لوگ حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ اور حضرت ابو مسعود رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ ہم نے کہا: آپ لوگ ہمیں نبی اکرم ﷺ کی نماز کے بارے میں بتائیں تو یہ حضرات ہمارے درمیان مسجد میں کھڑے ہو گئے۔ انہوں نے تکبیر کہی۔ جب رکوع میں گئے تو انہوں نے تکبیر کہی اور انہوں نے اپنی دونوں ہتھیلیاں اپنے گھٹنوں پر رکھ لیں اور اپنی انگلیاں گھٹنوں سے نیچے کر لیں، انہوں نے اپنی دونوں کہلیوں۔ پہلو سے دور رکھیں پھر یہ بات بیان کی: ہم نے نبی اکرم ﷺ کو اسی طرح نماز ادا کرتے ہوئے دیکھا ہے۔

بَابُ الْأَمْرِ بِتَعْظِيمِ الرَّبِّ عَزَّ وَجَلَّ فِي الرُّكُوعِ

باب 154: رکوع میں پروردگار کی عظمت کا اعتراف کرنے کا حکم

589 - سند حدیث: نَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ السَّعْدِيُّ، نَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ جَعْفَرٍ، وَمُفِيَّانُ بْنُ عُيَيْنَةَ، وَحَدَّثَنَا عَبْدُ

(589) فقہاء اس بات کے قائل ہیں رکوع کے دوران کم از کم تین مرتبہ ”سبحان ربی العظیم“ کہنا چاہئے اور زیادہ سے زیادہ اس کی کوئی تعداد متعین نہیں ہے۔

تاہم مقتدیوں کا خیال رکھتے ہوئے امام کے لئے یہ بات مکروہ ہوگی کہ وہ تین سے زیادہ مرتبہ تسبیحات کہے۔

فقہائے مالکیہ، شوافع اور حنابلہ کے نزدیک ”سبحان ربی العظیم“ کے ہر ادا ”سبحان اللہ و بحمدہ“ کا بھی اضافہ کیا جائے گا کیونکہ حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے منقول ایک روایت میں یہ بات مذکور ہے۔



602 - سند حدیث نا ابو عاصم، عن ابن جریج، أخبرنی ابراہیم بن عبد اللہ بن مغنہ، عن ابن عباس،

عباس،

متن حدیث اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَشَفَ الْيَشْرَ فَرَأَى النَّاسَ قِيَامًا وَرَأَى ابْنِي بَكْرٍ يُصَلُّونَ،  
فَقَالَ: اللَّهُمَّ هَلْ تَنْفَعُ أَنَّهُ لَمْ يَبْقَ مِنْ مُبَشِّرَاتِ النَّبُوَّةِ إِلَّا الرُّؤْيَا الصَّالِحَةُ يَرَاهَا الْمُسْلِمُ لِنَفْسِهِ أَوْ تُرَى لَهُ،  
وَأَنِّي نَهَيْتُ أَنْ أَقْرَأَ رَاكِعًا أَوْ سَاجِدًا، فَأَمَّا الرُّكُوعُ فَعَظُمُوا فِيهِ الرَّبُّ، وَأَمَّا السُّجُودُ فَكَثُرُوا فِيهِ الدُّعَاءُ،  
فِيهِ قِيمٌ أَنْ يُسْتَحَابَّ لَكُمْ

توضیح روایت قَالَ لَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى: قَالَ أَبُو عَاصِمٍ مَرَّةً أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَفَعَ الْيَشْرَ  
وَالنَّاسُ قِيَامًا يُصَلُّونَ وَرَأَى ابْنِي بَكْرٍ،

وَنَحَبْرُ إِسْمَاعِيلَ وَابْنُ عُيَيْنَةَ لَيْسَ هُوَ عَلَى هَذَا التَّمَامِ وَأَنَا اخْتَصَرْتُهُ

\*\*\* (امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ کہتے ہیں) -- ابو عاصم -- ابن جریج -- ابراہیم بن عبد اللہ بن مغنہ -- اپنے والد کے  
حوالے سے نقل کرتے ہیں: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں:

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے پردہ ہٹایا، آپ نے لوگوں کو حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ کے پیچھے قیام کی حالت میں نماز ادا کرتے ہوئے مدِ حظه  
فرمایا، تو ارشاد فرمایا: اے اللہ! کیا میں نے تبلیغِ کُردی ہے؟ اب نبوت کی مبشرات میں سے سچے خواب باقی رہ گئے ہیں، جنہیں کوئی  
مسمن دیکھتا ہے یا اسے دکھائے جاتے ہیں اور مجھے اس بات سے منع کر دیا گیا ہے کہ میں رکوع کی حالت میں یا سجدے کی حالت  
میں تدوین کروں، جہاں تک رکوع کا تعلق ہے تو اس میں تم اپنے پروردگار کی عظمت بیان کرو اور جہاں تک سجدے کا تعلق ہے تو اس  
میں تم صرف دعا، گلو، کیونکہ یہ اس لائق ہوگی کہ اس کو قبول کر لیا جائے۔

محمد بن یحییٰ نے ہمارے سامنے یہ بات بیان کی: ایک مرتبہ ابو عاصم نے یہ الفاظ نقل کئے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے پردہ اٹھایا لوگ  
حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ کے پیچھے کھڑے نماز ادا کر رہے تھے۔

اسماعیل اور ابن عیینہ کی نقل کردہ یہ روایت مکمل نہیں ہے۔ میں نے اسے مختصر طور پر نقل کیا ہے۔

## بَابُ التَّسْبِيحِ فِي الرُّكُوعِ

### باب 155: رکوع میں تسبیح پڑھنا

603 - سند حدیث نا مَرْمَلُ بْنُ هِشَامٍ الشُّكْرِيُّ، وَمَسْلَمُ بْنُ جُنَادَةَ الْقُرَشِيُّ قَالَا: حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ، أَنَا

الْأَعْمَشُ، عَنْ سَعْدِ بْنِ عُبَيْدَةَ، عَنِ الْمُسْتَوْرِدِ بْنِ الْأَحْنَفِ، عَنْ صِلَةَ عَنْ حُذَيْفَةَ قَالَ:

متن حدیث صَلَّيْتُ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَاتَ لَيْلَةٍ فَكَانَ رُكُوعُهُ مِثْلَ قِيَامِهِ، فَقَالَ فِي  
رُكُوعِهِ: سُبْحَانَ رَبِّيَ الْعَظِيمِ



تَوَصَّحَ رُوَيْتَ قَالَ سَلَّمَ عَنِ الْأَعْمَشِ. مَا أَمَّا مُوسَى. وَغَفُوتُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ لَمَّا حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مَهْدِيٍّ، نَا شُعْبَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ بِهَذَا الْإِسْنَادِ، قَالَ صَلَّيْتُ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَابَّ لِنَلَّةٍ فَكَانَ يُحْمَلُ فِي رُكُوعِهِ سُبْحَانَ رَبِّيَ الْعَظِيمِ

ابن روایت ما سدا، نا یحیی، و عند الرحمن بن مہدی، و ان ابن عبدی، عن شعبہ، ح و حدیثا بشر بن عمار بن العسکری، نا محمد بن حنفیہ، نا شعبہ بهذا نحوه

بن عبیدہ۔۔۔ مستور بن اخنف۔۔۔ صلہ (کے حوالے سے روایت نقل کرتے ہیں) حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں

”ایک رات میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی اقتداء میں نماز ادا کی تو آپ کا رکوع آپ کے قیام جتنا طویل تھا۔ آپ نے رکوع میں ”سبحان ربی العظیم“ پڑھا (یعنی اسے بار بار پڑھتے رہے)۔

اسلم نامی راوی نے یہ روایت نقل کی ہے۔ امام ابن خزیمہ بیسہ فرماتے ہیں۔ ابو موسیٰ اور یعقوب بن ابراہیم نے یہ بات بیان کی ہے۔ عبد الرحمن بن مہدی نے ہمیں یہ حدیث بیان کی ہے۔ وہ کہتے ہیں: شعبہ نے ہمیں خبر دی ہے اس سند کے ساتھ اعمش کے حوالے سے یہ روایت منقول ہے۔ راوی بیان کرتے ہیں: ایک رات میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی اقتداء میں نماز ادا کی تو آپ رکوع میں ”سبحان ربی العظیم“ پڑھتے رہے۔

یہاں ایک اور سند ہے۔

604 - سند حدیث: نَا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الدَّوْرَقِيُّ، وَمُحَمَّدُ بْنُ أَبَانَ، وَسَلَمُ بْنُ جُنَادَةَ قَالُوا: حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ غِيَاثٍ، حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي لَيْلَى، عَنِ الشَّعْبِيِّ، عَنْ صِلَةَ، عَنْ حُذَيْفَةَ،

متن حدیث: اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقُولُ فِي رُكُوعِهِ. سُبْحَانَ رَبِّيَ الْعَظِيمِ ثَلَاثًا

بن عبیدہ۔۔۔ مستور بن اخنف۔۔۔ صلہ (کے حوالے سے روایت نقل کرتے ہیں) حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں۔

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم رکوع میں تین مرتبہ ”سبحان ربی العظیم“ پڑھا کرتے تھے۔

بَابُ التَّحْمِيدِ مَعَ التَّسْبِيحِ وَمَسْأَلَةِ اللَّهِ الْغُفْرَانَ فِي الرُّكُوعِ

باب 156: رکوع میں تسبیح کے ہمراہ تحمید پڑھنا اور اللہ تعالیٰ سے مغفرت مانگنا

605 - سند حدیث: نَا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الدَّوْرَقِيُّ، وَيُوسُفُ بْنُ مُوسَى قَالَا: حَدَّثَنَا حَرِيرٌ، عَنْ مَسْرُورٍ، عَنْ أَبِي الصَّخَيِّ، عَنْ مَسْرُورٍ، عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ:

متن حدیث: كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُكثِرُ أَنْ يَقُولَ فِي رُكُوعِهِ وَسُجُودِهِ: سُبْحَانَكَ اللَّهُمَّ رَبَّنَا وَبِحَمْدِكَ، اللَّهُمَّ اغْفِرْ لِي يَتَأَوَّلُ الْقُرْآنَ نَا سَلَّمَ بْنُ جُنَادَةَ، نَا وَكِيعٌ، عَنْ سُفْيَانَ، عَنْ مَنْصُورٍ بِهَذَا، وَقَالَ: مِمَّا يُكثِرُ أَنْ يَقُولَ: سُبْحَانَكَ اللَّهُمَّ وَبِحَمْدِكَ

❦ (امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ کہتے ہیں:)-- یعقوب بن ابراہیم دورقی اور یوسف بن موسیٰ -- جریر -- منصور -- ابوحنیٰ نے مسروق کے حوالے سے سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کا یہ بیان نقل کیا ہے:

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم رکوع اور سجدے میں بکثرت یہ دعا پڑھتے تھے:

”تو پاک ہے اے اللہ! اے ہمارے پروردگار حمد تیرے لئے مخصوص ہے اے اللہ! تو میری مغفرت کر دے۔“

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم قرآن کے حکم پر عمل کیا کرتے تھے۔

یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ منقول ہے جس میں یہ الفاظ ہیں: آپ اکثر یہ پڑھا کرتے تھے:

”تو پاک ہے اے اللہ! اور حمد تیرے لئے مخصوص ہے۔“

## بَابُ التَّقْدِيسِ فِي الرُّكُوعِ

باب 157: رکوع میں تقدیس بیان کرنا

**606 - سند حدیث:** نَا الصَّنْعَانِيُّ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلَى، حَدَّثَنَا خَالِدٌ، يَعْنِي ابْنَ الْحَارِثِ، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ: أَنبَأَنِي قَتَادَةُ، عَنْ مُطَرِّفٍ، عَنْ عَائِشَةَ، أَنَّهَا قَالَتْ:

متن حدیث: كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ فِي رُكُوعِهِ: سُبُوحٌ قُدُّوسٌ رَبُّ الْمَلَائِكَةِ وَالرُّوحِ

توضیح مصنف: قَالَ أَبُو بَكْرِ: هَذَا إِخْتِلَافٌ فِي الْقَوْلِ فِي الرُّكُوعِ مِنْ إِخْتِلَافِ الْمُبَاحِ، فَجَائِزٌ لِلْمُصَلِّي أَنْ يَقُولَ فِي رُكُوعِهِ كُلَّ مَا رَوَيْنَا عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ كَانَ يَقُولُ فِي رُكُوعِهِ

❦ (امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ کہتے ہیں:)-- صنعانی محمد بن عبد الاعلیٰ -- خالد بن حارث -- شعبہ -- قتادہ -- مطرف --

کے حوالے سے نقل کرتے ہیں سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں:

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم رکوع میں یہ پڑھا کرتے تھے:

”انتہائی پاک ہر قسم کے عیب سے پاک وہ ذات ہے جو فرشتوں اور روح القدس کا پروردگار ہے۔“

امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں: رکوع میں کلمات کے بارے میں یہ اختلاف مباح اختلاف ہے نمازی کے لئے یہ بات جائز ہے کہ ہم نے جو بھی روایت نقل کی ہے اس میں سے کچھ بھی رکوع کے درمیان پڑھ لے جن کے بارے میں یہ منقول ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم رکوع کے دوران انہیں پڑھا کرتے تھے۔

بَابُ الدَّلِيلِ عَلَى ضِدِّ قَوْلٍ مَنْ زَعَمَ أَنَّ الْمُصَلِّيَ إِذَا دَعَا فِي صَلَاةِ الْمَكْتُوبَةِ  
بِمَا لَيْسَ فِي الْقُرْآنِ أَنَّ صَلَاتَهُ تَفْسُدُ

باب 158: اس بات کی دلیل جو اس شخص کے موقف کے خلاف ہے جو اس بات کا قائل ہے کہ نمازی جب

فرض نماز کے دوران ایسی دعا مانگتا ہے جو قرآن کا حصہ نہ ہو تو اس کی نماز فاسد ہو جاتی ہے

607 - سند حدیث: نَا الْحَسَنُ بْنُ مُحَمَّدٍ، وَأَبُو يَحْيَى مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحِيمِ الْبَزَّازُ قَالَا: حَدَّثَنَا رَوْحُ بْنُ

عَبَّادَةَ، نَا ابْنُ جُرَيْجٍ، أَخْبَرَنِي مُوسَى بْنُ عُقْبَةَ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْقُضَلِ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْأَعْرَجِ، عَنْ عُثَيْدِ  
اللَّهِ بْنِ أَبِي رَافِعٍ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ،

مَتْنُ حَدِيثٍ: أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا رَكَعَ قَالَ: اللَّهُمَّ لَكَ رَكَعْتُ، وَبِكَ آمَنْتُ، وَلَكَ  
اسْتَلَمْتُ، أَنْتَ رَبِّي، خَشَعَ سَمْعِي وَبَصَرِي وَمَخِيَ وَعَظَمِي وَعَصَبِي وَمَا اسْتَقَلْتُ بِهِ قَدَمَيَّ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ،  
تَوْضِيحُ رَوَايَتٍ: جَمِيعُهُمَا لَفْظًا وَاحِدًا، غَيْرُ أَنَّ مُحَمَّدًا قَالَ قَالَ: حَدَّثَنِي مُوسَى بْنُ عُقْبَةَ، وَقَالَ: وَعِظَامِي  
تَوْضِيحُ مَصْنُفٍ: قَالَ أَبُو بَكْرٍ: وَخَبَرُ مَسْرُوقٍ، عَنْ عَائِشَةَ مِنْ هَذَا الْبَابِ.

وَكَذَلِكَ خَبَرُ مُطَرِّفٍ، عَنْ عَائِشَةَ وَفِي خَبَرِ إِبْرَاهِيمَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَعْبُدٍ بْنِ عَبَّاسٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ ابْنِ  
عَبَّاسٍ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: وَأَمَّا السُّجُودُ فَاجْتَهِدُوا فِي الدُّعَاءِ،

مَا بَانَ وَكَبَتْ أَنْ لِلْمُصَلِّيِ فَرِيضَةٌ أَنْ يَدْعُو أَوْ يَجْتَهِدَ فِي سُجُودِهِ، وَإِنْ كَانَ مَا يَدْعُو بِهِ لَيْسَ مِنَ الْقُرْآنِ  
إِذِ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّمَا خَاطَبَهُمْ بِهَذَا الْأَمْرِ، وَهُمْ فِي مَكْتُوبَةٍ يُصَلُّونَهَا خَلْفَ الصِّدِّيقِ، لَا فِي  
تَطَوُّعٍ، وَلِئِنْ خَبَرَ ابْنُ أَبِي الزِّنَادِ، وَعَنْ مُوسَى بْنِ عُقْبَةَ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْقُضَلِ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ هُرْمُزٍ،  
عَنْ عُثَيْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي رَافِعٍ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ كَانَ إِذَا قَامَ إِلَى  
الصَّلَاةِ الْمَكْتُوبَةِ كَبَّرَ فَرَفَعَ يَدَيْهِ، ثُمَّ قَالَ: وَجْهْتُ وَجْهِي لِلَّذِي فَطَرَ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضَ، فَذَكَرَ الدُّعَاءَ  
بِمَامِهِ مَا بَانَ وَكَبَتْ أَنْ الدُّعَاءُ فِي الصَّلَاةِ الْمَكْتُوبَةِ - وَإِنْ لَيْسَ ذَلِكَ الدُّعَاءُ فِي الْقُرْآنِ - جَائِزٌ

لَا كَمَا قَالَ مَنْ زَعَمَ أَنَّ مَنْ دَعَا فِي الْمَكْتُوبَةِ بِمَا لَيْسَ فِي الْقُرْآنِ فَسَدَتْ صَلَاتُهُ حَتَّى زَعَمَ أَنَّ مَنْ قَالَ:  
لَا حَوْلَ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ فِي الْمَكْتُوبَةِ فَسَدَتْ صَلَاتُهُ، وَزَعَمَ أَنَّهُ لَيْسَ فِي الْقُرْآنِ. لَا حَوْلَ، وَزَعَمَ  
أَنَّهُ إِنْ انْفَرَدَ فَقَالَ: لَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ جَازٍ؛ لِأَنَّ فِي الْقُرْآنِ (لَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ) (الكهف. 39) فَيَقَالُ لَهُ فَهَذِهِ الْأَلْفَاظُ  
الَّتِي ذَكَرْنَاهَا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي افْتِحَاحِ الصَّلَاةِ وَفِي الرُّكُوعِ،

وَمَا سَنَدُ كُرَاهِ بِمَشِيئَةِ اللَّهِ وَإِرَادَتِهِ عِنْدَ رَفْعِ الرَّأْسِ مِنَ الرُّكُوعِ، وَفِي السُّجُودِ، وَبَيْنَ السَّجْدَتَيْنِ، وَبَعْدَ  
الْفَرَاعِ مِنَ التَّشَهُّدِ قَبْلَ السَّلَامِ، وَأَمْرُ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمُصَلِّيَ بِأَنْ يَتَخَيَّرَ مِنَ الدُّعَاءِ مَا أَحَبَّ بَعْدَ

الشَّهْدِ فِي أَيْ مَوْصِعٍ مِنَ الْقُرْآنِ، وَقَدْ دَعَا النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي أَوَّلِ صَلَاتِهِ، وَفِي الرُّكُوعِ، وَعِنْدَ رَفْعِ الرُّأْسِ مِنَ الرُّكُوعِ، وَفِي السُّجُودِ، وَبَيْنَ السُّجُودَيْنِ بِالْفَاطَةِ لَيْسَتْ بِتِلْكَ الْفَاطَةُ فِي الْقُرْآنِ، فَجَمِيعُ ذَلِكَ يَنْصُرُ عَلَى صِحَّةِ مَقَالَةٍ مَنْ زَعَمَ أَنَّ صَلَاةَ الدَّاعِي بِمَا لَيْسَ فِي الْقُرْآنِ تَفْسُدُ

❦❦❦ (امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ کہتے ہیں:۔۔ حسن بن محمد اور ابو یحییٰ محمد بن عبد الرحیم بزاز۔۔ روح بن عبادہ۔۔ ابن جریج۔۔ موسیٰ بن عقبہ۔۔ عبد اللہ بن فضل۔۔ عبد الرحمن اعرج۔۔ عید اللہ بن ابورافع (کے حوالے سے روایت نقل کرتے ہیں: حضرت علی بن ابوطالب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جب رکوع میں جاتے تھے تو یہ پڑھتے تھے:

”اے اللہ! میں نے تیرے لئے رکوع کیا۔ میں تجھ پر ایمان لایا میں نے تیرے لئے اسلام قبول کیا تو میرا پروردگار ہے میری سماعت میری بصارت میرا دماغ میری ہڈیاں میرے پٹھے جسے میرے دونوں قدموں نے اٹھایا ہوا ہے (یعنی میرا پروردگار) اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں جھکا ہوا ہے جو تمام جہانوں کا پروردگار ہے۔“

دونوں راویوں کے نقل کردہ الفاظ ایک سے ہیں تاہم محمد نامی راوی نے یہ الفاظ نقل کئے ہیں۔ موسیٰ بن عقبہ نے مجھے حدیث بیان کی انہوں نے یہ الفاظ نقل کئے: ”میری ہڈیاں۔“

امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں: مسروق نے سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کے حوالے سے جو روایت نقل کی ہے وہ بھی اس باب سے تعلق رکھتی ہے۔

اسی طرح سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کے حوالے سے جو روایت نقل کی ہے وہ بھی اسی کی مانند ہے۔

ابراہیم بن عبد اللہ نے اپنے والد کے حوالے سے حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کے حوالے سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت نقل کی ہے۔

”جہاں تک سجدے کا تعلق ہے تو تم اس میں اہتمام کے ساتھ دعا مانگو۔“

اس سے یہ بات ظاہر اور ثابت ہو جاتی ہے کہ نمازی کے لئے یہ بات ضروری ہے کہ وہ سجدے میں دعائیں مانگے اور اہتمام سے کوشش کرے اگرچہ وہ جو دعائیں مانگ رہا ہے وہ قرآن کے الفاظ نہ ہوں کیونکہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے لوگوں کو اس حکم کے ساتھ مخاطب کیا ہے اور لوگ اس وقت حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کے پیچھے فرض نماز ادا کر رہے تھے۔ نفل نماز نہیں پڑھ رہے تھے۔

ابن ابوزناد۔۔ موسیٰ بن عقبہ۔۔ عبد اللہ بن فضل۔۔ عبد الرحمن بن ہریر۔۔ عید اللہ بن ابورافع۔۔ نے حضرت علی بن ابوطالب رضی اللہ عنہ کے حوالے سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے بارے میں یہ روایت نقل کی ہے:

”جب آپ فرض نماز ادا کرنے کے لئے کھڑے ہوتے تھے تو آپ تکبیر کہہ کر رفع یدین کرتے تھے پھر آپ یہ پڑھتے تھے

”میں نے اپنا رخ اس ذات کی طرف کیا جس نے آسمانوں اور زمین کو پیدا کیا ہے۔“

اس کے بعد انہوں نے یہ پوری دعا نقل کی ہے۔

اس روایت سے یہ بات واضح اور ثابت ہو جاتی ہے کہ فرض نماز میں دعا مانگنا جائز ہے اگرچہ وہ قرآن میں نہ ہو۔  
ایسا نہیں ہے جیسا کہ اس شخص کا موقف ہے کہ جو شخص فرض (نماز کے دوران) ایسی دعا مانگتا ہے جو قرآن میں نہ ہو تو اس کی نماز فاسد ہو جاتی ہے۔

یہاں تک کہ وہ شخص اس بات کا قائل ہے کہ جو شخص فرض نماز میں لا حول ولا قوۃ الا باللہ پڑھتا ہے اس کی نماز فاسد ہو جاتی ہے۔

وہ اس بات کا قائل ہے: لفظ ”لا حول“ قرآن میں نہیں ہے۔

وہ اس بات کا قائل ہے: اگر کوئی شخص صرف ”لا قوۃ الا باللہ“ پڑھ لے تو اس کی نماز جائز ہوگی کیونکہ لا قوۃ الا باللہ قرآن میں ہے۔

تو ایسے شخص سے یہ کہا جائے گا: یہ الفاظ جنہیں ہم نے نبی اکرم ﷺ کے حوالے سے روایت کیا ہے کہ آپ انہیں نماز کے آغاز میں اور رکوع میں پڑھتے تھے اور اللہ تعالیٰ کی مشیت سے ہم آگے وہ روایات ذکر کریں گے کہ نبی اکرم ﷺ رکوع سے سر اٹھانے کے بعد سجدوں میں تشہد سے فارغ ہونے کے بعد اور سلام پھیرنے سے پہلے (ایسی دعائیں مانگا کرتے تھے جو قرآن میں نہیں ہیں)۔

اسی طرح نبی اکرم ﷺ نے نمازی کو یہ حکم دیا ہے: وہ تشہد کے بعد جو چاہے دعا مانگ لے۔

تو یہ سب (دعائیں) قرآن میں کون سی جگہ پر ہیں؟

نبی اکرم ﷺ نے نماز کے آغاز میں رکوع میں رکوع سے سر اٹھانے پر سجدوں میں دو سجدوں کے درمیان ایسی دعائیں مانگی ہیں جن کے الفاظ قرآن میں نہیں ہیں۔

تو یہ تمام روایات اس شخص کے موقف کے خلاف نص ہیں جو اس بات کا قائل ہے کہ جو شخص نماز کے دوران ایسی دعا مانگتا ہے جو قرآن میں نہ ہو تو اس کی نماز فاسد ہو جاتی ہے۔

## بَابُ الْإِعْتِدَالِ وَطُولِ الْقِيَامِ بَعْدَ رَفْعِ الرَّأْسِ مِنَ الرُّكُوعِ

باب 159: رکوع سے سر اٹھانے کے بعد اعتدال کے ساتھ طویل قیام کرنا

608 - سند حدیث: نَابُذَارٌ، نَابُو دَاوُدَ، نَابُلَيْحُ بْنُ سُلَيْمَانَ، حَدَّثَنِي الْعَبَّاسُ بْنُ سَهْلٍ السَّاعِدِيُّ قَالَ:

متن حدیث: اجتمع ناس من الأنصار فيهم سهل بن سعد الساعدي، وأبو حميد الساعدي، وأبو أسيد الساعدي فذكروا صلاة رسول الله صلى الله عليه وسلم قال حميد: دعوني أحدثكم فانا أعلمكم بهذا قالوا: فحدث قال رأيت رسول الله صلى الله عليه وسلم أحسن الوضوء، ثم دخل الصلاة، وكبر فرفع يديه خذو منكبتيه، ثم ركع فوضع يديه على ركبتيه كالقايض عليهما فلم يصب رأسه ولم يقنعه، ونحى يديه عن جنبيه، ثم رفع رأسه، فاستوى قائما حتى عاد كل عظم منه إلى موضعه، ثم ذكر بقية الحديث.



فَقَالَ الْقَوْمُ كُلُّهُمْ: هَكَذَا كَانَتْ صَلَاةُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

❦ (امام ابن خزیمة رحمہ اللہ کہتے ہیں:)-- بندار-- ابو داؤد-- فتح بن سلیمان (کے حوالے سے روایت نقل کرتے

ہیں:)-- عباس بن سہل ساعدی بیان کرتے ہیں:

کچھ انصار اکٹھے ہوئے ان میں حضرت سعد بن ساعدی رضی اللہ عنہ "حضرت ابو حمید بن ساعدی" حضرت ابو اسید رضی اللہ عنہ، بھی موجود تھے انہوں نے نبی اکرم ﷺ کی نماز کا تذکرہ کیا تو حضرت ابو حمید ساعدی رضی اللہ عنہ بولے: آپ لوگ مجھے موقع دیجئے میں آپ کے سامنے حدیث بیان کروں۔ میں اس بارے میں آپ کے مقابلے میں زیادہ علم رکھتا ہوں۔ ان حضرات نے کہا: آپ بیان کیجئے تو حضرت ابو حمید ساعدی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں نے نبی اکرم ﷺ کو دیکھا آپ نے اچھی طرح وضو کیا پھر آپ نے نماز ادا کرنا شروع کی پھر تکبیر کہتے ہوئے دونوں ہاتھ کندھے تک بلند کئے پھر آپ رکوع میں گئے دونوں ہاتھ گھٹنوں پر یوں رکھے جیسے آپ نے انہیں تھام رکھا ہو۔ آپ نے اپنے سر کو جھکایا نہیں اور اوپر بھی نہیں اٹھایا۔ آپ نے دونوں بازو پہلوؤں سے الگ رکھے پھر آپ نے اپنا سر اٹھایا اور سیدھے کھڑے ہو گئے یہاں تک کہ آپ کی ہر ہڈی اپنی جگہ پر آ گئی۔

اس کے بعد راوی نے باقی حدیث ذکر کی ہے امام ابن خزیمة رحمہ اللہ فرماتے ہیں: جس میں راوی کے یہ الفاظ ہیں: تمام حاضرین نے کہا: نبی اکرم ﷺ کی نماز اسی طرح تھی۔

609 - سند حدیث: أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَمْرٍو الضَّبِّيُّ، حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ، نَا ثَابِتَ الْبُنَائِيَّ، ح وَحَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ الْمُقْدَامِ، نَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ، عَنْ ثَابِتٍ قَالَ:

مَتْنُ حَدِيثٍ: قَالَ لَنَا أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ: إِنِّي لَا أَلُو أَنْ أُصَلِّيَ، بِكُمْ كَمَا رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي،

آثار صحابہ: قَالَ ثَابِتٌ: وَكَانَ أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ يَصْنَعُ شَيْئًا لَا أَرَاكُمْ تَصْنَعُونَهُ، كَانَ إِذَا رَفَعَ رَأْسَهُ مِنَ الرُّكُوعِ انْتَصَبَ قَائِمًا حَتَّى يَقُولَ قَدْ نَسِيَ

❦ (امام ابن خزیمة رحمہ اللہ کہتے ہیں:)-- احمد بن عبدہ ضبی-- حماد بن زید-- ثابت بنانی

(یہاں تحویل سند ہے) احمد بن مقدم-- حماد بن زید (کے حوالے سے روایت نقل کرتے ہیں) ثابت بنانی بیان کرتے ہیں:

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے ہم سے فرمایا: میں اس حوالے سے کوئی کوتاہی نہیں کرتا کہ میں اسی طرح نماز پڑھاؤں جس طرح میں نے نبی اکرم ﷺ کو نماز ادا کرتے ہوئے دیکھا ہے۔

ثابت نامی راوی بیان کرتے ہیں: حضرت انس رضی اللہ عنہ نے ایک ایسا کام کیا جو کرتے ہوئے میں نے تم لوگوں کو نہیں دیکھا وہ جب رکوع سے سر اٹھاتے تھے تو بالکل سیدھے کھڑے ہو جاتے تھے یہاں تک کہ ہم یہ سمجھتے تھے کہ وہ سجدے میں جانا بھول گئے ہیں۔

## بَابُ التَّسْوِيَةِ بَيْنَ الرُّكُوعِ وَالْقِيَامِ بَعْدَ رَفْعِ الرَّأْسِ مِنَ الرُّكُوعِ

باب 160. رکوع سے سر اٹھانے کے بعد رکوع اور (بعد والے) قیام (میں وقت) کا برابر ہونا

610 - سند حدیث. نا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ بُنْدَارٌ، نا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، وَحَدَّثَنَا سَلَمُ بْنُ جُنَادَةَ، نا

وَكَيْعٌ، عَنْ شُعْبَةَ، عَنْ الْحَكَمِ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي لَيْلَى، عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ قَالَ:

مَتْنُ حَدِيثٍ: كَانَ رُكُوعُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَرَفَعُ رَأْسِهِ بَعْدَ الرُّكُوعِ، وَالسُّجُودُ،

وَجُلُوسُهُ بَيْنَ السَّجْدَتَيْنِ قَرِيبًا مِنَ السَّوَاءِ

هَذَا حَدِيثٌ وَكَيْعٍ

تَوْضِيحُ حَدِيثِ ش. نا أَحْمَدُ بْنُ الْحَمْدَامِ، نا يَزِيدُ يَعْنِي ابْنَ زُرَيْعٍ، نا شُعْبَةُ، عَنِ الْحَكَمِ بْنِ عُتَيْبَةَ، عَنْ عَبْدِ

الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي لَيْلَى، عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ قَالَ: كَانَ رُكُوعُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَإِذَا رَفَعَ

رَأْسَهُ مِنَ الرُّكُوعِ، وَسُجُودُهُ، وَمَا بَيْنَ السَّجْدَتَيْنِ قَرِيبًا مِنَ السَّوَاءِ

❖ (امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ کہتے ہیں۔) -- محمد بن بشار بن دار -- محمد بن جعفر -- شعبہ -- سلم بن جنادة -- وکیع --

شعبہ -- حکم -- عبد الرحمن بن ابویلی (کے حوالے سے روایت نقل کرتے ہیں) حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا رکوع کرنا رکوع کے بعد سر کو اٹھانا سجدہ کرنا اور دو سجدوں کے درمیان بیٹھنا تقریباً ایک جتنا ہوتا تھا۔

یہ روایت وکیع کی نقل کردہ ہے۔

ایک اور سند کے ساتھ یہ منقول ہے: "نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا رکوع کرنا آپ کا رکوع سے سر اٹھانا سجدہ کرنا اور دو سجدوں کے

درمیان بیٹھنا تقریباً ایک جتنا ہوتا تھا۔"

610: صحیح البخاری کتاب الاذان ابواب صفة الصلاة باب حد اتمام الركوع والاعتدال فيه والطائفة رقم الحديث:

771: صحیح ابن حبان کتاب الصلاة باب صفة الصلاة ذكر وصف قدر الركوع والسجود للمصلي في صلاته رقم الحديث:

1906: صحیح مسلم کتاب الصلاة باب اعتدال اركان الصلاة وتخفيفها في تمام رقم الحديث: 753 سنن الدارمی کتاب

الصلاة باب كم قدر ما كان يبكث النبي صلى الله عليه رقم الحديث: 1355 سنن ابی داؤد کتاب الصلاة ابواب تعريم

استفتاح الصلاة باب طول القيام من الركوع وبين السجدين رقم الحديث: 733 الجامع للترمذی ابواب الصلاة عن

رسول الله صلى الله عليه وسلم باب ما جاء في اقامة الصلب اذا رفع راسه من السجود رقم الحديث: 283 السنن

الصغری کتاب التصبیق قدر القيام بين الرفع من الركوع والسجود رقم الحديث: 1060 السنن الکبریٰ للنسائی

التصبیق قدر القيام بين الرفع من الركوع وبين السجود رقم الحديث: 643 مشکل الآثار للطحاوی باب بين مشكل

ما روى عن البراء من قوله: "رقم الحديث: 4414 مسند احمد بن حنبل اول مسند الكوفيين حديث البراء بن عازب

رقم الحديث: 18130 مسند الطيالسی البراء بن عازب رقم الحديث: 765 مسند ابی يعلى البوصلی مسند البراء بن

## بَابُ قَوْلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ لِمَنْ حَمِدَهُ مَعَ رَفْعِ الرَّأْسِ مِنَ الرُّكُوعِ مَعًا

باب 161: نرزی کا رکوع سے سر اٹھاتے ہوئے "سَمِعَ اللَّهُ لِمَنْ حَمِدَهُ" پڑھنا

611 - سند حدیث: نَا مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ، أَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ، أَخْبَرَنِي ابْنُ شِهَابٍ، عَنْ أَبِي

بَكْرِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ، أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا هُرَيْرَةَ يَقُولُ:

مَتْنُ حَدِيثٍ: كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: سَمِعَ اللَّهُ لِمَنْ حَمِدَهُ حِينَ يَرْفَعُ صُلْبَهُ مِنَ

الرُّكُوعِ، ثُمَّ يَقُولُ، وَهُوَ قَائِمٌ: رَبَّنَا وَإِلَيْكَ الْحَمْدُ

❖❖ (امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ کہتے ہیں:)-- محمد بن رافع -- عبد الرزاق -- ابن جریج -- ابن شہاب (کے حوالے سے

روایت نقل کرتے ہیں: ابو بکر بن عبد الرحمن بیان کرتے ہیں:

انہوں نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کو یہ بیان کرتے ہوئے سنا: نبی اکرم ﷺ جب رکوع سے کراٹھاتے تھے تو سمع اللہ

لمن حمدہ پڑھتے تھے پھر آپ قیام کی حالت میں ہی ربنا لک الحمد پڑھتے تھے۔

## بَابُ التَّحْمِيدِ وَالِدُعَاءِ بَعْدَ رَفْعِ الرَّأْسِ مِنَ الرُّكُوعِ

باب 162: رکوع سے سر اٹھانے کے بعد تحمید پڑھنا اور دعا مانگنا

612 - سند حدیث: نَا مُحَمَّدُ بْنُ بَحْنِي، نَا حَجَّاجُ بْنُ أَبِي مَنِهَالٍ، وَأَبُو صَالِحٍ جَمِيعًا عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ

عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي سَلَمَةَ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ، أَنَا حُجَيْنُ بْنُ الْمُثَنَّى أَبُو عُمَرَ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ أَبِي

سَلَمَةَ، عَنْ عَمِيهِ الْمَاجِشُونِ بْنِ أَبِي سَلَمَةَ، عَنِ الْأَعْرَجِ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي رَافِعٍ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ

رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

مَتْنُ حَدِيثٍ: أَنَّهُ كَانَ إِذَا افْتَتَحَ الصَّلَاةَ كَبَّرَ، فَذَكَرَ بَعْضَ الْحَدِيثِ، وَقَالَ: فَإِذَا رَفَعَ رَأْسَهُ - يَعْنِي مِنَ

الرُّكُوعِ - قَالَ: سَمِعَ اللَّهُ لِمَنْ حَمِدَهُ، رَبَّنَا وَلَكَ الْحَمْدُ، وَمِلْءَ السَّمَاوَاتِ، وَمِلْءَ الْأَرْضِ، وَمِلْءَ مَا شِئْتَ

مِنْ شَيْءٍ بَعْدُ

❖❖ (امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ کہتے ہیں:)-- محمد بن یحییٰ -- حجاج بن ابومنہال اور ابوصالح -- عبد العزیز بن عبد اللہ بن

ابوسلمہ (یہاں تحویل سند ہے) محمد بن رافع -- حجین بن شعی ابو عمر -- عبد العزیز بن ابوسلمہ -- اپنے چچ ماجشون بن ابوسلمہ --

اعرج -- عبید اللہ بن ابورافع حضرت علی بن ابوطالب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں۔

نبی اکرم ﷺ جب نماز کا آغاز کرتے تھے تو آپ تکبیر کہتے تھے۔ اس کے بعد دونوں راویوں نے کچھ حدیث ذکر کی ہے۔

ان دونوں نے یہ بات بیان کی ہے۔ جب نبی اکرم ﷺ اپنا سر اٹھاتے تھے یعنی رکوع سے سر اٹھاتے تو آپ یہ پڑھتے تھے:

”اللہ تعالیٰ نے اس کی (بات) سن لی جس نے اس کی حمد بیان کی۔ اے ہمارے پروردگار! حمد تیرے لئے ہی مخصوص

ہے اتنی جو آسمان کو بھردے اور جو زمین کو بھردے اور اس کے بعد جس چیز کو تو چاہے اسے بھردے۔

**613 - سند حدیث:** نَا زَكَرِيَّا بْنُ يَحْيَى ابْنُ ابْنَانٍ، وَاحْمَدُ بْنُ يَزِيدَ بْنِ عَلِيٍّ الْمُقْرِئَانِ قَالَا: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ

بْنُ يَوْسُفَ، نَا سَعِيدُ يَعْنِي ابْنَ عَبْدِ الْعَزِيزِ، عَنْ عَطِيَّةَ بْنِ قَيْسٍ، عَنْ قَزَعَةَ بْنِ يَحْيَى، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ،

مَتْنُ حَدِيثٍ: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقُولُ: إِذَا قَالَ: سَمِعَ اللَّهُ لِمَنْ حَمِدَهُ اللَّهُمَّ رَبَّنَا

وَلَكَ الْحَمْدُ مِلْءَ السَّمَاوَاتِ، وَمِلْءَ الْأَرْضِ، وَمِلْءَ مَا شِئْتَ مِنْ شَيْءٍ بَعْدَهُ، أَهْلُ الثَّنَا وَالْمَجْدِ أَحَقُّ مَا قَالَ

الْعَبْدُ وَكُنَّا لَكَ عَبْدًا، لَا مَانِعَ لِمَا أَعْطَيْتَ وَلَا يَنْفَعُ ذَا الْجِدِّ مِنْكَ الْجَدُّ لَفْظًا وَاحِدًا،

تَوْضِيحُ رَوَايَتٍ: غَيْرُ أَنَّ أَحْمَدَ قَالَ: رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى، حَدَّثَنَا أَبُو مُسْهِرٍ، حَدَّثَنَا

سَعِيدُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ بِهَذَا، وَزَادَ، وَقَالَ: وَلَا مُعْطَى لِمَا مَنَعْتَ نَا بَحْرُ بْنُ نَصْرِ ابْنُ نَصْرِ، نَا بِشْرُ بْنُ بَكْرِ، عَنْ

سَعِيدِ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ بِهَذَا

❦ ❦ (امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ کہتے ہیں:)-- زکریا بن یحییٰ بن ابان اور احمد بن یزید-- عبداللہ بن یوسف-- سعید بن

عبدالعزیز-- عطیہ بن قیس-- قزعمہ بن یحییٰ (کے حوالے سے روایت نقل کرتے ہیں:) حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے

ہیں:

نبی اکرم ﷺ سمع الله لمن حمده پڑھ لینے کے بعد یہ پڑھتے تھے:

”اے اللہ! اے ہمارے پروردگار! حمد تیرے مخصوص ہے جو آسمانوں کو بھردے اور جو زمین کو بھردے اور اس کے بعد

جس چیز کو تو چاہے اسے بھردے۔ بندہ جو بھی تعریف اور بزرگی بیان کرتا ہے اس کا سب سے زیادہ حق دار تو ہے اور ہم

سب تیرے بندے ہیں جسے تو عطا کر دے اسے کوئی روکنے والا نہیں ہے اور تیرے مقابلے میں کسی صاحب حیثیت کی

حیثیت اسے فائدہ نہیں دے سکتی۔“

یہاں الفاظ ایک جیسے ہیں تاہم احمد نامی راوی نے یہ الفاظ نقل کئے ہیں:

”اے ہمارے پروردگار حمد تیرے لئے مخصوص ہے۔“

یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ منقول ہے تاہم اس میں یہ الفاظ زائد ہیں:

”جسے تو روک دے (یعنی نہ دے) اسے کوئی دینے والا نہیں۔“

یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ منقول ہے۔

**بَابُ فَضِيلَةِ التَّحْمِيدِ بَعْدَ رَفْعِ الرَّأْسِ مِنَ الرُّكُوعِ مَعَ الدَّلِيلِ**

عَلَى أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمْ يُرِدْ يَقُولَهُ: إِذَا قَالَ الْإِمَامُ سَمِعَ اللَّهُ لِمَنْ حَمِدَهُ، فَقُولُوا:

رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ أَنَّ الْإِمَامَ لَا يَجُوزُ لَهُ أَنْ يَزِيدَ بَعْدَ رَفْعِ الرَّأْسِ مِنَ الرُّكُوعِ عَلَى قَوْلِهِ: رَبَّنَا لَكَ

الْحَمْدُ

## باب 163: رکوع سے سر اٹھانے کے بعد تحمید پڑھنے کی فضیلت

اور اس بات کی دلیل کہ نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان ”جب امام سمع اللہ لمن حمدہ“ کہے تو تم ”ربنا لک الحمد“ کہو۔

نبی اکرم ﷺ نے اس سے یہ مراد نہیں لی ہے کہ امام کے لئے یہ بات جائز ہی نہیں ہے کہ وہ رکوع سے سر اٹھانے کے بعد ”ربنا لک الحمد“ کے علاوہ مزید کچھ پڑھے۔

814۔ سند حدیث: نَا عِيسَى بْنُ اِبْرَاهِيمَ الْغَافِقِيُّ، اَنَا ابْنُ وَهْبٍ، عَنْ مَالِكٍ، عَنْ نُعَيْمِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ، أَنَّ عَلِيَّ بْنَ يَحْيَى الزُّرْقِيَّ، حَدَّثَهُ ح، وَحَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلَى الصَّدْفِيُّ، أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ، أَنَّ مَالِكًا، حَدَّثَهُ، عَنْ نُعَيْمِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْمُجْمِرِ، عَنْ عَلِيٍّ بْنِ يَحْيَى الزُّرْقِيَّ، وَحَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ مُحَمَّدٍ، أَنَا رَوْحُ بْنُ عِبَادَةَ، نَا مَالِكٌ، عَنْ نُعَيْمِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ، أَنَّ عَلِيَّ بْنَ يَحْيَى الزُّرْقِيَّ، أَخْبَرَهُ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ رِفَاعَةَ بْنِ رَافِعٍ، أَنَّهُ قَالَ: مَنْ حَدَّثَ: كُنَّا يَوْمًا نَصَلِّي وَرَاءَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَلَمَّا رَفَعَ رَأْسَهُ مِنَ الرُّكُوعِ قَالَ: سَمِعَ اللَّهُ لِمَنْ حَمِدَهُ، فَقَالَ رَجُلٌ وَرَاءَهُ: رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ حَمْدًا كَثِيرًا طَيِّبًا مُبَارَكًا فِيهِ، فَلَمَّا انْصَرَفَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: مَنِ الَّذِي تَكَلَّمَ آتِنَا؟ قَالَ رَجُلٌ: أَنَا، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَقَدْ رَأَيْتُ بِضْعَةً وَثَلَاثِينَ مَلَكًا يَتَدَرُونَهَا أَيُّهُمْ يَكْتُبُهَا أَوَّلًا

❦❦❦ (امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ کہتے ہیں:۔۔۔ عیسیٰ بن ابراہیم الغافقی۔۔۔ ابن وہب۔۔۔ مالک۔۔۔ نعیم بن عبد اللہ۔۔۔ علی بن یحییٰ الزرقی۔۔۔ نے (یہاں تحویل سند ہے)۔۔۔ یونس بن عبد الاعلیٰ صدیقی۔۔۔ ابن وہب۔۔۔ مالک۔۔۔ نعیم بن عبد اللہ بن مجمر۔۔۔ علی بن یحییٰ زرقی۔۔۔ حسن بن محمد۔۔۔ روح بن عبادہ۔۔۔ مالک۔۔۔ نعیم بن عبد اللہ۔۔۔ علی بن یحییٰ الزرقی۔۔۔ اپنے والد کے حوالے سے نقل کرتے ہیں: حضرت رفاعہ بن رافع رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

ایک مرتبہ ہم نبی اکرم ﷺ کے پیچھے نماز ادا کر رہے تھے جب آپ نے رکوع سے سر اٹھایا تو سمع اللہ لمن حمدہ پڑھا تو آپ کے پیچھے ایک شخص نے یہ کہا:

”اے ہمارے پروردگار! حمد تیرے لئے مخصوص ہے ایسی حمد جو زیادہ ہو یا کمزور ہو اس میں برکت موجود ہو۔“

جب نبی اکرم ﷺ نے نماز مکمل کی تو آپ نے دریافت کیا: ابھی کچھ دیر پہلے کس شخص نے کلام کیا تھا؟ اس شخص نے عرض کی: میں نے۔ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: میں نے تم سے زیادہ فرشتوں کو دیکھا کہ وہ تیزی سے اس (کلمے) کی طرف لپکے تھے کہ ان میں سے کون پہلے اسے نوٹ کرتا ہے؟

بَابُ الْقُنُوتِ بَعْدَ رَفْعِ الرَّأْسِ مِنَ الرُّكُوعِ لِلْأَمْرِ بِحَدَّثٍ، فَيَدْعُو الْإِمَامُ فِي الْقُنُوتِ بَعْدَ رَفْعِ الرَّأْسِ مِنَ الرُّكُوعِ فِي الرَّكْعَةِ الْآخِرَةِ مِنْ صَلَاةِ الْفَرِيضَةِ



**باب 164:** کسی پیش آنے والے معاملے کی وجہ سے رکوع سے سر اٹھانے کے بعد قنوت نازلہ پڑھنا

امام فرض نماز کی آخری رکعت میں رکوع سے سر اٹھانے کے بعد قنوت نازلہ میں دعائے گئے گا۔

**615 -** سند حدیث نا عَدُّ الْجَبَّارِ بْنِ الْعَلَاءِ، نَافِعِيَانُ قَالَ: مَا حَدَّثَنَا الزُّهْرِيُّ، إِلَّا عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ،

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: صَلَّى الصُّبْحَ فَلَمَّا رَفَعَ رَأْسَهُ مِنَ الرَّكْعَةِ الثَّانِيَةِ، ح وَحَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ، وَسَعِيدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ قَالَا: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ سَعِيدٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ:

مَتْنِ حَدِيثٍ: لَمَّا رَفَعَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَأْسَهُ مِنْ آخِرِ رَكْعَةٍ قَالَ: اللَّهُمَّ أَنْجِ الْوَلِيدَ بْنَ الْوَلِيدِ، وَسَلَمَةَ بْنَ هِشَامٍ، وَعِيَّاشَ بْنَ أَبِي رَبِيعَةَ، وَالْمُسْتَضْعِفِينَ بِمَكَّةَ زَادَ أَحْمَدُ: مِنَ الْمُسْلِمِينَ. وَقَالُوا: اللَّهُمَّ اشْدُدْ وَطْأَتَكَ عَلَى مُضَرَ، وَاجْعَلْ عَلَيْهِمْ سِنِينَ كَسِينَى يُوسُفَ.

توضیح روایت: قَالَ أَبُو بَكْرٍ: وَقَدْ خَرَجْتُ هَذَا الْبَابَ بِتَمَامِهِ فِي كِتَابِ الصَّلَاةِ، كِتَابِ الْكَبِيرِ

❖❖ (امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ کہتے ہیں:)-- عبد الجبار بن علاء-- سفیان-- زہری-- سعید بن مسیب (کے حوالے سے

روایت نقل کرتے ہیں: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے صبح کی نماز ادا کی جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے آخری رکعت (میں رکوع) سے سر اٹھایا تو آپ نے یہ دعا مانگی:

”اے اللہ! ولید بن ولید، سلمہ بن ہشام، عیاش بن ابوربیعہ اور مکہ میں موجود کمزور لوگوں کو نجات عطا کر۔“

احمد نامی راوی نے یہ الفاظ نقل کئے ہیں: ”مسلمانوں“

پھر ان راویوں نے یہ الفاظ نقل کئے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ دعا کی:

”اے اللہ! تو مضر (قبیلے) کے افراد پر سختی نازل کر اور ان پر حضرت یوسف علیہ السلام کے زمانے کی قحط سالی نازل کر دے۔“

امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں: میں نے یہ باب مکمل طور پر کتاب الکبیر کی کتاب الصلوۃ میں نقل کر دیا ہے۔

## بَابُ الْقُنُوتِ فِي صَلَاةِ الْمَغْرِبِ

**باب 165:** مغرب کی نماز میں قنوت نازلہ پڑھنا

**616 -** سند حدیث نا بُدَّارٌ، أَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ، نَافِعَةُ، عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةٍ قَالَ: سَمِعْتُ ابْنَ أَبِي لَيْلَى

قَالَ: سَمِعْتُ الشَّرَاءَ بْنَ عَارِبٍ،

مَتْنِ حَدِيثٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقْنُتُ فِي الْمَغْرِبِ وَالصُّبْحِ

❖❖ (امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ کہتے ہیں:)-- بندار-- محمد بن جعفر-- شعبہ-- عمرو بن مرہ-- ابن ابویلیلی (کے حوالے سے

روایت نقل کرتے ہیں: حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں۔

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم صبح کی نماز اور مغرب کی نماز میں قنوت نازلہ پڑھتے تھے۔

## بَابُ الْقُنُوتِ فِي صَلَاةِ الْعِشَاءِ الْآخِرَةِ

## باب 166: عشاء کی نماز میں قنوت نازل پڑھنا

617 - سند حدیث نا أحمد بن عبدہ، انا ابو داؤد، حَدَّثَنَا هِشَامٌ عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ،

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ،

مَنْ حَدَّثَ: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا صَلَّى الْعِشَاءَ الْآخِرَةَ فَرَفَعَ رَأْسَهُ مِنَ الرُّكُوعِ فَقَالَ: سَمِعَ اللَّهُ لِمَنْ حَمِدَهُ، قَسَّ، فَقَالَ: اللَّهُمَّ أَنْجِ عِيَّاشَ بْنَ أَبِي رَبِيعَةَ، اللَّهُمَّ أَنْجِ سَلَمَةَ بْنَ هِشَامٍ، اللَّهُمَّ أَنْجِ الْوَلِيدَ بْنَ الْوَلِيدِ، اللَّهُمَّ أَنْجِ الْمُسْتَضْعِفِينَ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ مِنْ أَهْلِ مَكَّةَ، اللَّهُمَّ اشْدُدْ رِطَاتِكَ عَلَى مُضَرَ، اللَّهُمَّ اجْعَلْهَا عَلَيْهِمْ سِنِينَ كَسِينَى يُوسُفَ

\*\*\* (امام ابن خزیمہ فرماتے ہیں:۔۔ احمد بن عبدہ۔۔ ابو داؤد۔۔ ہشام۔۔ یحییٰ بن ابوکثیر۔۔ ابوسلمہ) کے حوالے سے روایت نقل کرتے ہیں:۔۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے عشاء کی نماز ادا کرتے ہوئے رکوع سے سر اٹھایا تو سمع اللہ لمن حمدہ پڑھا پھر آپ نے قنوت نازل پڑھتے ہوئے یہ دعا مانگی:

”اے اللہ! عیاش بن ابوربیعہ کو نجات عطا کر اے اللہ! سلمہ بن ہشام کو نجات عطا کر اے اللہ! ولید بن ولید کو نجات عطا کر اے اللہ! اہل مکہ سے تعلق رکھنے والے کمزور اہل ایمان کو نجات عطا کر اے اللہ! تو مضمر (قبیلے) کے افراد پر اپنی سختی نازل کر اے اللہ! تو ان پر حضرت یوسف علیہ السلام کے زمانے کی قحط سالی نازل کر دے۔“

[617] نماز میں دعائے قنوت پڑھنا، اس بارے میں فقہاء کے مابین اختلاف پایا جاتا ہے احناف اور حنابلہ اس بات کے قائل ہیں وتر کی نماز میں دعائے قنوت پڑھی جائے گی۔

تاہم ان کے درمیان اس حوالے سے اختلاف ہے احناف کے نزدیک رکوع سے پہلے دعائے قنوت پڑھی جائے گی اور حنابلہ کے نزدیک رکوع کے بعد پڑھی جائے گی۔

ان حضرات کے نزدیک وتر کی نماز کے علاوہ اور کسی نماز میں دعائے قنوت نہیں پڑھی جاسکتی۔

مالکیہ اور شوافع کے نزدیک فجر کی نماز میں دعائے قنوت پڑھی جائے گی۔

مالکیوں کے نزدیک رکوع سے پہلے دعائے قنوت پڑھنا افضل ہے۔

اور مالکیوں کے نزدیک فجر کی نماز کے علاوہ کسی اور نماز میں دعائے قنوت پڑھنا مکروہ ہے۔

بہت اکثر مسلمانوں پر کوئی اجتماعی آفت آ جاتی ہے تو جبری نمازوں میں قنوت نازل پڑھی جاسکتی ہے۔

دعائے قنوت اور قنوت نازل کے حوالے سے فقہاء کے مابین اور بھی بہت سے مسائل میں ذیلی اختلافات پائے جاتے ہیں۔

بَابُ الْقُنُوتِ فِي الصَّلَوَاتِ كُلِّهَا وَتَأْمِينِ الْمَأْمُومِينَ عِنْدَ دُعَاءِ الْإِمَامِ فِي الْقُنُوتِ  
صِدَّةً مَا يَفْعَلُهُ الْعَامَّةُ فِي قُنُوتِ الْوُتْرِ فَيَضْجُونَ بِاللُّدْعَاءِ مَعَ دُعَاءِ الْإِمَامِ

باب 167: تمام نمازوں میں قنوت نازلہ پڑھنا اور قنوت نازلہ میں امام کے دعا مانگنے کے وقت مقتدیوں کا آمین کہنا  
یہ بات اس کے خلاف ہے جو عام طور پر لوگ کرتے ہیں وتر کی قنوت میں وہ امام کی دعا کے ہمراہ دعا مانگتے ہوئے چلا  
کر روتے ہیں۔

618 - سند حدیث: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى، أَنَا أَبُو النُّعْمَانِ، أَنَا ثَابِتُ بْنُ يَزِيدَ أَبُو زَيْدٍ الْأَحْوَلُ، حَدَّثَنَا  
هَلَالُ بْنُ سَجَّابٍ، عَنْ عِكْرِمَةَ، عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ:  
مَتْنُ حَدِيثٍ: قُلْتُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَهْرًا مُتَتَابِعًا فِي الظُّهْرِ وَالْعَصْرِ وَالْمَغْرِبِ وَالْعِشَاءِ  
وَالصُّبْحِ فِي ذُبُرِ كُلِّ صَلَاةٍ إِذَا قَالَ: سَمِعَ اللَّهُ لِمَنْ حَمِدَهُ، فِي الرَّكْعَةِ الْآخِرَةِ يَدْعُو عَلَى حَتَّى مِنْ بَنِي سُلَيْمٍ  
عَلَى رِغْلٍ وَذُكْوَانٍ، وَعُصَيَّةٍ، وَيُؤَمِّنُ مَنْ خَلْفَهُ. قَالَ: أَرْسَلَ إِلَيْهِمْ يَدْعُوهُمْ إِلَى الْإِسْلَامِ لَقَتَلُوهُمْ.  
قَالَ عِكْرِمَةُ: هَذَا مِفْتَاحُ الْقُنُوتِ

❦ ❦ (امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ کہتے ہیں:)-- محمد بن یحییٰ -- ابو نعمان -- ثابت بن یزید ابو زید الاحول -- ہلال بن  
سجباب -- عکرمہ (کے حوالے سے روایت نقل کرتے ہیں) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں:  
نبی اکرم ﷺ نے ظہر، عصر، مغرب، عشاء اور صبح کی نماز میں ہر نماز کے بعد مسلسل ایک ماہ تک قنوت نازلہ پڑھی۔ جب آپ  
آخری رکعت (میں رکوع) کے بعد سمع اللہ لمن حمدہ پڑھتے تھے تو آپ بنو سلیم کے کچھ قبائل رغل، ذکوان، عصیہ کے خلاف  
دعاے ضرر کرتے تھے اور آپ کے پیچھے موجود افراد ”آمین“ کہتے تھے۔  
راوی بیان کرتے ہیں نبی اکرم ﷺ نے ان لوگوں کی طرف کچھ لوگ بھیجے تھے جنہوں نے انہیں اسلام کی دعوت دی تھی تو  
ان لوگوں نے انہیں قتل کر دیا تھا۔  
عکرمہ کہتے ہیں یہ قنوت کی کٹی ہے۔

بَابُ ذِكْرِ الْبَيَانِ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمْ يَكُنْ يَقْنُتُ دَهْرَهُ كُلَّهُ وَإِنَّهُ إِنَّمَا كَانَ  
يَقْنُتُ إِذَا دَعَا لِأَحَدٍ، أَوْ يَدْعُو عَلَى أَحَدٍ

باب 168: اس بات کے بیان کا تذکرہ کہ نبی اکرم ﷺ نے ہمیشہ قنوت نازلہ نہیں پڑھی ہے  
نبی اکرم ﷺ قنوت نازلہ اس وقت پڑھتے تھے جب آپ نے کسی شخص کے لئے یا کسی شخص کے خلاف دعا کرنا ہوتی تھی۔  
619 - سند حدیث: حَدَّثَنَا أَبُو دَاوُدَ، حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ، عَنِ الرَّهْزِيِّ، عَنْ سَعِيدٍ،

وَأَبَى سَلَمَةَ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ،

متن حدیث: أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ لَا يَقْنُتُ إِلَّا أَنْ تَدْعُوَ لِأَخِيهِ، أَوْ تَدْعُوَ عَلَى أَحَدٍ، وَكَانَ إِذَا قَالَ: سَمِعَ اللَّهُ لِمَنْ حَمِدَهُ قَالَ: رَبَّنَا وَلَكَ الْحَمْدُ، اللَّهُمَّ أَنْجِ وَذَكَرَ الْحَدِيثُ

❦ (امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ کہتے ہیں:)-- محمد بن یحییٰ-- ابو داؤد-- ابراہیم بن سعد-- ابن شہاب زہری-- سعید--

ابو سلمہ (کے حوالے سے روایت نقل کرتے ہیں: ) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

نبی اکرم ﷺ جب بھی دعائے قنوت پڑھتے تھے تو آپ یا تو کسی کے لئے دعا کرتے تھے یا آپ کسی کے خلاف دعا ضرر کیا کرتے تھے۔ جب آپ سمع الله لمن حمده ربنا لك الحمد پڑھ لیتے تھے تو پھر یہ دعا مانگتے تھے "اے اللہ! نجات عطا کر۔"

اس کے بعد راوی نے پوری حدیث ذکر کی ہے۔

620 - سند حدیث: أَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُحَمَّدٍ بْنِ مَرْزُوقٍ الْبَاهِلِيُّ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ الْأَنْصَارِيُّ، حَدَّثَنَا

سَعِيدُ بْنُ أَبِي عَرُوبَةَ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ أَنَسٍ،

متن حدیث: أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ لَا يَقْنُتُ إِلَّا إِذَا دَعَا لِقَوْمٍ أَوْ دَعَا عَلَى قَوْمٍ

❦ (امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ کہتے ہیں:)-- محمد بن محمد بن مرزوق باہلی-- محمد بن عبد اللہ انصاری-- سعید بن ابو عروبہ--

قنادہ (کے حوالے سے روایت نقل کرتے ہیں: ) حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

نبی اکرم ﷺ جب بھی دعائے قنوت پڑھتے تھے تو آپ کچھ لوگوں کے حق میں دعا کرتے تھے اور کچھ لوگوں کے خلاف دعا ضرر کرتے تھے۔

بَابُ تَرْكِ الْقُنُوتِ عِنْدَ زَوَالِ الْحَادِثَةِ الَّتِي لَهَا يَقْنُتُ

وَالدَّلِيلُ عَلَى أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّمَا تَرَكَ الْقُنُوتَ بَعْدَ شَهْرِ لِزَوَالِ تِلْكَ الْحَادِثَةِ الَّتِي كَانَ لَهَا يَقْنُتُ، لَا نَسْخًا لِلْقُنُوتِ، وَلَا كَمَا تَوَهَّمُ مَنْ قَالَ إِنَّهُ لَا يَقْنُتُ أَكْثَرَ مِنْ شَهْرٍ

باب 169: جس صورتحال کی وجہ سے قنوت نازلہ پڑھی جاتی تھی اس کے ختم ہونے پر قنوت نازلہ پڑھنا ترک کر دینا

اور اس بات کی دلیل کہ نبی اکرم ﷺ نے ایک مہینے کے بعد قنوت نازلہ پڑھنا ترک کر دی تھی کیونکہ جس واقعے کی وجہ سے آپ قنوت نازلہ پڑھتے تھے وہ ختم ہو گیا تھا۔

اس کا یہ مطلب نہیں ہے کہ قنوت نازلہ پڑھنے کا حکم منسوخ ہو گیا ہے اور یہ مطلب بھی نہیں ہے۔

جیسا کہ بعض لوگوں نے یہ وہم کیا ہے کہ ایک مہینے سے زیادہ قنوت نازلہ پڑھی نہیں جاسکتی ہے۔

621 - سند حدیث: أَنَا عَلِيُّ بْنُ سَهْلٍ الرَّمْلِيُّ، نَا الْوَلِيدُ بْنُ مُسْلِمٍ، حَدَّثَنِي أَبُو عَمْرٍو الْأَوْزَاعِيُّ، عَنْ يَحْيَى،

حَدَّثَنَا أَبُو سَلَمَةَ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ:

متن حدیث: اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَنَتَ فِي صَلَاةٍ شَهْرًا، يَقُولُ فِي قُنُوتِهِ: اللّٰهُمَّ اَنْجِ الْوَلِيدَ بْنَ الْوَلِيدِ، اللّٰهُمَّ اَنْجِ سَلَمَةَ بْنَ هِشَامٍ، اللّٰهُمَّ اَنْجِ عِيَّاشَ بْنَ أَبِي رَبِيعَةَ، اللّٰهُمَّ اَنْجِ الْمُسْتَضْعِفِينَ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ، اللّٰهُمَّ اشْدُدْ وَطْأَتَكَ عَلَى مُضَرَ، اللّٰهُمَّ اجْعَلْهَا عَلَيْهِمْ سِينِينَ كَسِينِي يُوسُفَ قَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ: فَاصْبَحَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَاتَ يَوْمٍ فَلَمْ يَدْعُ لَهُمْ، فَذَكَرْتُ ذَلِكَ لَهُ، فَقَالَ: أَوْ مَا تَرَاهُمْ قَدْ قَدِمُوا

﴿ (امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ کہتے ہیں: ) -- علی بن ہل رملی -- ولید بن مسلم -- ابو عمرو اوزاعی -- یحییٰ -- ابو سلمہ ( کے حوالے سے روایت نقل کرتے ہیں: ) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک ماہ تک قنوت نازل پڑھی آپ دعائے قنوت میں یہ پڑھتے تھے:

”اے اللہ! ولید بن ولید کو نجات عطا کر اے اللہ! سلمہ بن ہشام کو نجات عطا کر اے اللہ! عیاش بن ابوربیعہ کو نجات عطا کر اے اللہ! کمزور مسلمانوں کو نجات عطا کر اے اللہ! مضر قبیلے کے افراد پر اپنی سختی نازل کر اے اللہ! ان پر حضرت یوسف علیہ السلام کے زمانے کی سی قحط سالی مسلط کر دے۔“

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک دن صبح نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان لوگوں کے حق میں دعائیں کی میں نے اس بات کا تذکرہ آپ کے سامنے کیا تو آپ نے ارشاد فرمایا کیا تم نے دیکھا نہیں ہے کہ وہ لوگ آگئے ہیں۔

بَابُ ذِكْرِ أَخْبَارِ غُلَطٍ فِي الْإِخْتِجَاجِ بِهَا بَعْضُ مَنْ لَمْ يُنْعَمِ النَّظَرُ فِي الْفَاطِ الْأَخْبَارِ وَلَمْ يَسْتَوْعِبْ أَخْبَارَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْقُنُوتِ، فَاجْتَجَّ بِهَا وَزَعَمَ أَنَّ الْقُنُوتَ فِي الصَّلَاةِ مَنْسُوخٌ مِنْهُ عَنْهُ

باب 170: ان روایات کا تذکرہ جن سے لوگوں نے غلط استدلال کیا ہے

جو روایات کے الفاظ میں غور و فکر کرنے کی صلاحیت نہیں رکھتے ہیں اور قنوت نازلہ کے بارے میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے منقول تمام روایات کی تحقیق نہیں رکھتے ہیں۔ تو انہوں نے اس روایت کے ذریعے یہ استدلال کیا اور انہوں نے یہ گمن کیا کہ نماز کے دوران قنوت نازلہ پڑھنے کا حکم منسوخ ہے اور اس سے منع کر دیا گیا ہے۔

622 - سند حدیث: نَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى، نَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنِ الرَّهْرِيِّ، عَنْ سَالِمٍ، عَنِ ابْنِ

عُمَرَ،

متن حدیث: اَنَّهُ سَمِعَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فِي صَلَاةِ الْفَجْرِ حِينَ رَفَعَ رَأْسَهُ مِنَ الرُّكُوعِ: رَبَّنَا وَلَكَ الْحَمْدُ فِي الرَّكْعَةِ الْآخِرَةِ، ثُمَّ قَالَ: اللّٰهُمَّ الْعَنُ فَلَانًا وَفُلَانًا، دَعَا عَلَى نَاسٍ مِنَ الْمُسَافِقِينَ، فَأَنْزَلَ اللَّهُ تَارَكَ وَتَعَالَى (لَيْسَ لَكَ مِنَ الْأَمْرِ شَيْءٌ أَوْ يَتُوبَ عَلَيْهِمْ أَوْ يُعَذِّبُهُمْ فَإِنَّهُمْ طَالِمُونَ) (آل عمران 128)

621 صحیح ابن حبان: کتاب الصلوة فصل فی القنوت ذکر الخبر الدال علی ان الحادثة اذا رالت لا يجب علی رقم

احدیث 2010 سنن ابی داؤد کتاب الصلوة باب تفریع ابواب الترتیب باب القنوت فی الصلوات رقم احادیث 1243



۹۹۸ (۱) امام ابن کثیر نے فرمایا ہے: (۲) محمد بن یحییٰ - عبدالرزاق - معمر - ابن شہاب زہری - سالم (کے) والے - وایت نقل کرتے ہیں (۳) حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں:

انہوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو سنا آپ نے فجر کی نماز میں دوسری رکعت میں رکوع کے بعد جب سر اٹھایا اور بنا لک الحمد پڑھا پھر آپ نے یہ کہا:

"اے اللہ! ظالم اور فاجر پر لعنت کر" نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے کچھ منافقین کے خلاف دعا ضرر کی تو اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل کی: "تمہارا اس معاملہ - ساتھ کوئی واسطہ نہیں ہے (یہ اللہ کی مرضی ہے کہ) وہ انہیں توبہ کی توفیق دے یا انہیں عذاب و سزا عطا کرے"۔

623 - سند حدیث: نا یحییٰ بن حنیف الحارثی، حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ الْحَارِثِ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَجَلَانَ، عَنْ نَافِعٍ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ.

متن حدیث: اَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَدْعُو عَلَى أَرْبَعَةِ نَفَرٍ، فَأَنْزَلَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ (لَيْسَ لَكَ مِنَ الْأَمْرِ شَيْءٌ أَوْ يَتُوبَ عَلَيْهِمْ أَوْ يُعَذِّبُهُمْ فَإِنَّهُمْ ظَالِمُونَ) (آل عمران: 128) قَالَ: فَهَذَا هُمُ اللَّهُ لِيَسْلَمَ

قَالَ أَبُو بَكْرٍ: هَذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ أَيْضًا  
اسناد دیگر: نا أحمد بن الحنفی، حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ الْحَارِثِ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَجَلَانَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدْعُو عَلَى أَرْبَعَةِ نَفَرٍ، فَأَنْزَلَ اللَّهُ تَبَارَكَ وَتَعَالَى (لَيْسَ لَكَ مِنَ الْأَمْرِ شَيْءٌ أَوْ يَتُوبَ عَلَيْهِمْ أَوْ يُعَذِّبُهُمْ فَإِنَّهُمْ ظَالِمُونَ) (آل عمران: 128) قَالَ: ثُمَّ هَذَا هُمُ إِلَى الْإِسْلَامِ

توضیح مصنف: قَالَ أَبُو بَكْرٍ: فِي هَذِهِ الْأَخْبَارِ دَلَالَةٌ عَلَى أَنَّ اللَّعْنَ مَسْخُوحٌ بِهَذِهِ الْآيَةِ لَا أَنَّ الدُّعَاءَ الَّذِي كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدْعُو لَمَنْ كَانَ فِي أَيْدِي أَهْلِ مَكَّةَ مِنَ الْمُسْلِمِينَ أَنْ يُنَجِّيَهُمُ اللَّهُ مِنْ أَيْدِيهِمْ، إِذْ غَيْرُ جَائِزٍ أَنْ تَكُونَ الْآيَةُ تَرَكْتُ (أَوْ يَتُوبَ عَلَيْهِمْ أَوْ يُعَذِّبُهُمْ فَإِنَّهُمْ ظَالِمُونَ) (آل عمران: 128) فِي قَوْمٍ مُؤْمِنِينَ فِي يَدَي قَوْمٍ كُفَّارٍ يُعَذِّبُونَ،

وَأَمَّا أَنْزَلَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ هَذِهِ الْآيَةَ (أَوْ يَتُوبَ عَلَيْهِمْ أَوْ يُعَذِّبُهُمْ فَإِنَّهُمْ ظَالِمُونَ) (آل عمران: 128) فِيمَنْ كَانَ يَدْعُو النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَيْهِمُ بِاللَّعْنِ مِنَ الْمُنَافِقِينَ وَالْكَفَّارِ، فَأَعْلَمَهُ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ أَنَّ لَيْسَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ الْأَمْرِ شَيْءٌ فِي هَؤُلَاءِ الَّذِينَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَلْعَنُهُمْ فِي قُوتِهِ، وَأَخْبَرَ أَنَّهُ إِنْ تَابَ عَلَيْهِمْ فَهَذَا هُمْ لِلْإِيمَانِ أَوْ عَذَّبَهُمْ عَلَى كُفْرِهِمْ وَنِفَاقِهِمْ فَهُمْ ظَالِمُونَ وَقَدْ كُفِّرَهُمْ وَنِفَاقَهُمْ

لَا مَنْ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدْعُو لَهُمْ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ أَنْ يَنْجِيَهُمْ مِنْ أَيْدِي أَعْدَائِهِمْ مِنَ الْكُفَّارِ، قَالَ لَوْلَيْدُ بْنُ الْوَلِيدِ، وَسَلَمَةُ بْنُ هِشَامٍ، وَعَبَّاسُ بْنُ أَبِي رِبْعَةَ، وَالْمُسْتَظْعَفُونَ مِنْ أَهْلِ مَكَّةَ لَمْ يَكُونُوا ظَالِمِينَ فِي وَقْتِ دُعَاءِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِأَنْ يَنْجِيَهُمْ مِنْ أَيْدِي أَعْدَائِهِمُ الْكُفَّارِ، وَلَمْ يَتْرِكِ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الدُّعَاءَ لَهُمْ بِالنَّجَاةِ مِنْ أَيْدِي كُفَّارِ أَهْلِ مَكَّةَ إِلَّا بَعْدَمَا نَجَّوْا مِنْ أَيْدِيهِمْ لَا لِزُورٍ هَذِهِ الْآيَةُ الَّتِي نَزَلَتْ فِي الْكُفَّارِ وَالْمُنَافِقِينَ الَّذِينَ كَانُوا يَدْعُو النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَيْهِمْ بِالسَّلَامِ مِنَ الْمُتَّقِينَ وَالْكَفَّارِ، فَأَعْلَمَهُ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ أَنْ لَيْسَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ الْأَمْرِ شَيْءٌ فِي هَؤُلَاءِ الَّذِينَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَلْعَنُهُمْ فِي قُرُونِهِ،

وَأَخْبَرَ أَنَّهُ إِنْ تَابَ عَلَيْهِمْ فَهَدَاهُمْ لِلْإِيمَانِ أَوْ عَذَّبَهُمْ عَلَى كُفْرِهِمْ وَنَفَاقِهِمْ فَهُمْ ظَالِمُونَ وَقَدْ كُفِّرَهُمْ وَنَفَاقَهُمْ لَا مَنْ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدْعُو لَهُمْ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ أَنْ يَنْجِيَهُمْ مِنْ أَيْدِي أَعْدَائِهِمْ مِنَ الْكُفَّارِ، قَالَ لَوْلَيْدُ بْنُ الْوَلِيدِ، وَسَلَمَةُ بْنُ هِشَامٍ، وَعَبَّاسُ بْنُ أَبِي رِبْعَةَ، وَالْمُسْتَظْعَفُونَ مِنْ أَهْلِ مَكَّةَ لَمْ يَكُونُوا ظَالِمِينَ فِي وَقْتِ دُعَاءِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِأَنْ يَنْجِيَهُمْ مِنْ أَيْدِي أَعْدَائِهِمُ الْكُفَّارِ، وَلَمْ يَتْرِكِ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الدُّعَاءَ لَهُمْ بِالنَّجَاةِ مِنْ أَيْدِي كُفَّارِ أَهْلِ مَكَّةَ إِلَّا بَعْدَمَا نَجَّوْا مِنْ أَيْدِيهِمْ لَا لِزُورٍ هَذِهِ الْآيَةُ الَّتِي نَزَلَتْ فِي الْكُفَّارِ وَالْمُنَافِقِينَ الَّذِينَ كَانُوا ظَالِمِينَ لَا مَظْلُومِينَ، أَلَا تَسْمَعُ خَبَرَ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ: فَاصْبَحَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَاتَ يَوْمٍ فَلَمْ يَدْعُ لَهُمْ، فَذَكَرْتُ ذَلِكَ لَهُ، فَقَالَ: أَوْ مَا تَرَاهُمْ قَدْ قَدِمُوا،

فَأَعْلَمَهُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ إِنَّمَا تَرَكَ الْقُرُوتَ وَالِدُعَاءَ بِأَنْ نَجَاهُمْ اللَّهُ، إِذِ اللَّهُ قَدْ اسْتَجَابَ لَهُمْ فَجَاهَهُمْ لَا لِزُورٍ الْآيَةُ الَّتِي نَزَلَتْ فِي غَيْرِهِمْ مِمَّنْ هُوَ ضِلُّهُمْ، إِذْ مَنْ دَعَا النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِأَنْ يَنْجِيَهُمْ مُؤْمِنُونَ مَظْلُومُونَ، وَمَنْ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدْعُو عَلَيْهِمُ بِاللَّعْنِ كُفَّارًا وَمُنَافِقُونَ ظَالِمُونَ فَأَمَرَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ نَبِيَّهُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِأَنْ يَتْرِكَ لَعْنَ مَنْ كَانَ يَلْعَنُهُمْ، وَأَعْلَمَهُ أَنَّهُمْ ظَالِمُونَ، وَأَنْ لَيْسَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ أَمْرِهِمْ شَيْءٌ، وَأَنَّ اللَّهَ إِنْ شَاءَ عَذَّبَهُمْ أَوْ تَابَ عَلَيْهِمْ، فَتَقَهُمُوا مَا بَيْنَهُ تَسْتَفِيقُوا بِتَوْفِيقِ خَالِقِكُمْ غَلَطَ مَنْ احْتَجَّ بِهَذِهِ الْأَخْبَارِ أَنَّ الْقُرُوتَ مِنْ صَلَاةِ الْعِدَاةِ مَسْخُوحٌ بِهَذِهِ الْآيَةِ

\*\*\* (امام بن خزیمہ رحمہ اللہ کہتے ہیں: -- یحییٰ بن حبیب حارثی -- خالد بن حارث -- محمد بن عجلان -- نفع) کے

حوالے سے روایت نقل کرتے ہیں۔) حضرت عبد اللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

نبی کریم ﷺ نے چار آدمیوں کے خلاف دعائے ضرر کی تو اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل کی:

”تمہارا اس معاملے کے ساتھ کوئی واسطہ نہیں ہے (یہ اللہ کی مرضی سے کہ) وہ انہیں توبہ کی توفیق دے یا انہیں عذاب

دے بے شک وہ لوگ ظالم ہیں۔“

راوی بیان کرتے ہیں، اللہ تعالیٰ نے انہیں اسلام کی ہدایت نصیب کی۔

امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں: یہ روایت بھی غریب ہے۔

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کچھ قبائل کے خلاف دعائے ضرر کرتے تھے تو اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل کی:

”تمہارا اس معاملے کے ساتھ کوئی واسطہ نہیں ہے خواہ (اللہ تعالیٰ) انہیں توبہ کی توفیق دے یا انہیں عذاب دے بے

شک وہ لوگ ظالم ہیں۔“

تو اللہ تعالیٰ نے ان لوگوں کو اسلام کی ہدایت نصیب کی۔

(امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ کہتے ہیں:) ان روایات میں اس بات پر دلالت پائی جاتی ہے کہ لعنت کرنا اس آیت کے حکم کے تحت

منسوخ ہے۔ ایسا نہیں ہے کہ وہ دعا منسوخ ہو جو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ان مسلمانوں کے لئے کیا کرتے تھے جو اہل مکہ کے قبضے میں تھے کہ

اللہ تعالیٰ ان لوگوں کو اہل مکہ سے نجات عطا کرے کیونکہ یہ بات جائز نہیں ہے کہ یہ درج ذیل آیت اہل ایمان کے بارے میں

نازل ہوئی ہو جو کفر کے قبضے میں تھے اور انہیں تکلیف پہنچائی جاتی تھی۔ (وہ آیت یہ ہے:)

”خواہ (اللہ تعالیٰ) انہیں توبہ کی توفیق دے یا انہیں عذاب دے بے شک وہ لوگ ظالم ہیں۔“

اللہ تعالیٰ نے یہ آیت:

”خواہ (اللہ تعالیٰ) انہیں توبہ کی توفیق دے یا انہیں عذاب دے بے شک وہ لوگ ظالم ہیں۔“

ان منافقین اور کفر کے بارے میں نازل کی ہے جن کے خلاف نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم لعنت کے ہمراہ دعائے ضرر کیا کرتے تھے تو

اللہ تعالیٰ نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ بات بتادی کہ آپ کا ان لوگوں کے معاملے کے ساتھ کوئی واسطہ نہیں ہے جن پر آپ دعائے

قنوت میں لعنت کرتے ہیں۔ اور اللہ تعالیٰ نے یہ بات بھی بتادی کہ یا تو اللہ تعالیٰ انہیں توبہ کی توفیق دے کر ایمان کی ہدایت دے گا

یا ان کے کفر اور ان کے نفاق کی وجہ سے انہیں عذاب دے گا تو وہ لوگ اپنے کفر اور نفاق کے وقت ظالم ہیں۔

ایسا نہیں ہے کہ (وہ لوگ یہاں مراد ہیں) جن اہل ایمان کے بارے میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم یہ دعا کیا کرتے تھے: اللہ تعالیٰ انہیں

ان کے کافر دشمنوں کے پنجے سے نجات عطا کرے۔

تو ولید بن وید، سلمہ بن ہشام، عیاش بن ابوربیعہ اور مکہ سے تعلق رکھنے دیگر کمزور مسلمان اس وقت ظالم نہیں تھے جب نبی

اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ دعا کی تھی اللہ تعالیٰ انہیں ان کے کافر دشمنوں سے نجات عطا کرے۔

اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان لوگوں کے کفار مکہ سے نجات حاصل کرنے کی دعا مانگنا اس وقت ترک کی تھی جب ان لوگوں کو

(کفار مکہ سے) نجات مل گئی تھی۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ آیت نازل ہونے کی وجہ سے دعا مانگنا ترک نہیں تھی جو ان کفار اور منافقین

کے بارے میں نازل ہوئی جو ظالم تھے مظلوم نہیں تھے۔

کیا آپ نے یحییٰ بن ابوشیر کی ابو سلمہ کے حوالے سے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے نقل کردہ یہ روایت نہیں سنی۔

”ایک دن نبی اکرم ﷺ نے ان لوگوں کے لئے دعائیں کی میں نے اس بات کا تذکرہ آپ سے کیا تو آپ نے ارشاد فرمایا کیا تم نے دیکھا نہیں ہے کہ وہ لوگ آگئے ہیں؟“

تو نبی اکرم ﷺ نے یہ بات بتائی ہے: آپ نے قنوت نازل پڑھنا اور دعا مانگنا اس لئے ترک کیا کیونکہ اللہ تعالیٰ نے ان لوگوں کو نجات عطا کر دی جب اللہ تعالیٰ نے آپ کی دعا کو قبول کرتے ہوئے انہیں نجات عطا کر دی تھی۔ نبی اکرم ﷺ نے (یہ دعا مانگنا) اس آیت کے نزول کی وجہ سے ترک نہیں کیا جو ان (کنزور اہل ایمان) کے متضاد لوگوں (یعنی کفار) کے بارے میں نازل ہوئی تھی۔

کیونکہ نبی اکرم ﷺ نے جن لوگوں کی نجات کی دعا مانگی تھی وہ مومن اور مظلوم تھے۔ اور نبی اکرم ﷺ نے لعنت کے ہمراہ جن لوگوں کے لئے دعائے ضرر کی تھی وہ کافر منافق اور ظالم تھے۔

تو اللہ تعالیٰ نے اپنے نبی کو یہ حکم دیا: آپ پہلے جن لوگوں پر لعنت بھیجتے تھے ان پر لعنت بھیجنے کو ترک کر دیں اور اللہ تعالیٰ نے یہ بتا دیا کہ وہ لوگ ظالم ہیں اور نبی اکرم ﷺ کا ان کے ساتھ کوئی واسطہ نہیں ہے۔ اللہ تعالیٰ اگر چاہے گا تو انہیں عذاب دے گا یا پھر انہیں توبہ کی توفیق دیدے گا۔

امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ کہتے ہیں: تو میں نے یہ بات بیان کی ہے: اس سے آپ لوگ یہ بات سمجھ گئے ہوں گے اور آپ کے خالق کی عطا کردہ توفیق کی وجہ سے آپ کو یہ یقین ہو گیا ہو گا کہ اس شخص نے غلطی کی ہے جس نے ان روایات سے یہ استدلال کیا ہے کہ اس آیت کی وجہ سے صبح کی نماز میں قنوت نازل پڑھنا منسوخ ہے۔

### بَابُ التَّكْبِيرِ مَعَ الْإِهْوَاءِ لِلْسُّجُودِ

باب 171: سجدے کے لئے جھکتے ہوئے تکبیر کہنا

624 - سند حدیث: نَا مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ، أَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ، أَخْبَرَنِي ابْنُ شِهَابٍ، عَنْ أَبِي

بَكْرِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ، أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا هُرَيْرَةَ يَقُولُ:

كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُكَبِّرُ حِينَ يَهْوِي سَاجِدًا

❦❦ (امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ کہتے ہیں: )۔۔ محمد بن رافع۔۔ عبد الرزاق۔۔ ابن جریج۔۔ ابن شہاب۔۔ ابو بکر بن

عبد الرحمن (کے حوالے سے روایت نقل کرتے ہیں:) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

نبی اکرم ﷺ جب سجدے کے لئے جھکتے تھے تو آپ تکبیر کہتے تھے۔

### بَابُ التَّجَافِي بِالْيَدَيْنِ عِنْدَ الْإِهْوَاءِ إِلَى السُّجُودِ

باب 172: سجدے کی طرف جاتے ہوئے دونوں بازو پہلوؤں سے دور رکھنا

625 - سند حدیث: نَا بُنْدَارٌ، وَمُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى، وَأَحْمَدُ بْنُ سَعِيدٍ الدَّارِمِيُّ - وَهَذَا لَفْظُ بُنْدَارٍ - قَالَ:

حَدَّثَنَا أَبُو عَاصِمٍ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الْحَمِيدُ بْنُ جَعْفَرٍ، نَا مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرٍو، عَنْ عَطَاءٍ قَالَ:

مَتْنٌ حَدِيثٌ: سَمِعْتُ أَبَا حُمَيْدٍ السَّاعِدِيَّ فِي عَشْرَةِ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فِيهِمْ أَبُو قَتَادَةَ، قَالَ أَبُو حُمَيْدٍ: أَنَا أَعْلَمُكُمْ بِصَلَاةِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا قَامَ إِلَى الصَّلَاةِ، فَذَكَرَ بَعْضَ الْحَدِيثِ، وَقَالَ: ثُمَّ يَقُولُ: اللَّهُ أَكْبَرُ، ثُمَّ يَهْوِي إِلَى الْأَرْضِ، وَيُجَافِي يَدَيْهِ عَنْ جَنْبِهِ وَقَالَ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى: يَهْوِي إِلَى الْأَرْضِ مُجَافِيًا يَدَيْهِ عَنْ جَنْبِهِ رَأَى مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى ثُمَّ يَسْجُدُ وَقَالُوا جَمِيعًا: قَالُوا: صَدَقْتُ، هَكَذَا كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي

\*\*\* (امام بن خزیمہ رحمہ اللہ کہتے ہیں)۔۔۔ ہند اور محمد بن یحییٰ اور احمد بن سعید دارمی۔۔۔ ابو عاصم۔۔۔ عبد الحمید بن جعفر۔۔۔ محمد بن عمرو (کے حوالے سے روایت نقل کرتے ہیں:) عطاء بیان کرتے ہیں:

میں نے حضرت ابو حمید رحمہ اللہ کو دس صحابہ کرام رحمہ اللہ کی موجودگی میں یہ کہتے ہوئے سنا ہے: ان صحابہ میں حضرت ابو قتادہ رحمہ اللہ بھی موجود تھے حضرت ابو حمید ساعدی رحمہ اللہ نے فرمایا: میں آپ سب کے مقابلے میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز کے بارے میں زیادہ علم رکھتا ہوں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جب نماز کے لئے کھڑے ہوتے تھے۔

امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں: اس کے بعد راوی نے پوری حدیث ذکر کی ہے جس میں آگے چل کے یہ الفاظ ہیں: پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اکبر کہتے ہوئے زمین کی طرف جھک جاتے تھے تو آپ (سجدے میں) اپنے دونوں بازو پہلوؤں سے الگ رکھتے تھے۔

محمد بن یحییٰ نامی راوی نے یہ الفاظ نقل کئے ہیں: آپ زمین کی طرف جھکتے تھے اور اپنے دونوں بازو دونوں پہلوؤں سے الگ رکھتے تھے۔

محمد بن یحییٰ نامی راوی نے یہ الفاظ زائد نقل کئے ہیں پھر آپ سجدہ کرتے تھے۔

اس کے بعد تمام راویوں نے یہ الفاظ نقل کئے ہیں۔ ان صحابہ کرام رحمہ اللہ نے کہا آپ نے سچ کہا ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اسی طرح نماز ادا کرتے تھے۔

بَابُ الْبَدْءِ بِوَضْعِ الرُّكْبَتَيْنِ عَلَى الْأَرْضِ قَبْلَ الْيَدَيْنِ إِذَا سَجَدَ الْمُصَلِّي

إِذَا هَذَا الْفِعْلُ نَاسِخٌ لِمَا خَالَفَ هَذَا الْفِعْلَ مِنْ فِعْلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالْأَمْرُ بِهِ

باب 173: جب نمازی سجدے میں جائے تو دونوں ہاتھوں سے پہلے دونوں گھٹنے زمین پر رکھے

کیونکہ یہ فعل اس عمل کا نسخ ہے جو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اس فعل کے برخلاف عمل کیا کرتے تھے اور اس کا آپ نے حکم دیا تھا

626 - سند حدیث: نا علی بن مسلم، وأحمد بن یسار، ومحمد بن یحییٰ، ورجاء بن محمد العدری

قَالُوا حَدَّثَنَا يَرْبُودُ بْنُ هَارُونَ، أَخْبَرَنَا شَرِيكُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ، عَنْ عَاصِمِ بْنِ كُلَيْبٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ وَائِلِ بْنِ حُجْرٍ،



متن حدیث۔ اَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَضَعُ رُكْبَتَيْهِ قَبْلَ يَدَيْهِ إِذَا سَجَدَ  
تَوْصِيحًا رَوَيْتُ. وَقَالَ أَحْمَدُ، وَرَجَاءُ: رَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا سَجَدَ وَضَعَ رُكْبَتَيْهِ قَبْلَ يَدَيْهِ  
\*\*\* (امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ کہتے ہیں:۔۔) علی بن مسلم اور احمد بن سنان اور محمد بن یحییٰ اور حضرت رجا بن محمد غزالی۔۔  
یزید بن ہارون۔۔ شریک بن عبد اللہ۔۔ عاصم بن کلیب۔۔ اپنے والد کے حوالے سے نقل کرتے ہیں: حضرت وائل بن حجر رضی اللہ  
بیان کرتے ہیں:

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جب سجدے میں جاتے تھے تو آپ اپنے دونوں گھٹنے اپنے دونوں ہاتھوں سے پہلے (زمین پر رکھتے تھے)  
احمد اور رجا نامی راوی نے یہ الفاظ نقل کئے ہیں۔  
”میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا جب آپ سجدے میں گئے تو آپ نے دونوں ہاتھوں سے پہلے دونوں گھٹنے زمین پر  
رکھے۔“

### بَابُ ذِكْرِ خَبَرٍ رَوَى عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

فِي بَدْوِهِ يَوْضَعُ الْيَدَيْنِ قَبْلَ الرُّكْبَتَيْنِ عِنْدَ إِهْوَائِهِ إِلَى السُّجُودِ مَنْسُوخٌ، غَلَطَ فِي الْاِخْتِجَاجِ بِهِ  
بَعْضُ مَنْ لَمْ يَفْهَمْ مِنْ أَهْلِ الْعِلْمِ أَنَّهُ مَنْسُوخٌ، فَرَأَى اسْتِعْمَالَ الْحَبَرِ وَالْبَدْءَ بِوَضْعِ الْيَدَيْنِ عَلَى  
الْأَرْضِ قَبْلَ الرُّكْبَتَيْنِ

باب 174: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے منقول اس روایت کا تذکرہ کہ پہلے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سجدے کی طرف جاتے  
ہوئے دونوں گھٹنوں سے پہلے دونوں ہاتھ زمین پر رکھتے تھے اور یہ روایت منسوخ ہے  
بعض اہل علم جنہیں اس بات کی سمجھ نہیں ہے کہ یہ ٹیٹل منسوخ ہے وہ اس روایت پر عمل کے قائل ہیں اور دونوں گھٹنوں  
سے پہلے دونوں ہاتھ زمین پر رکھنے کے قائل ہیں۔

621 - سند حدیث۔ نَا مُحَمَّدُ بْنُ عُمَرَ وَبْنُ تَمَامٍ الْمَصْرِيُّ، حَدَّثَنَا أَصْبَغُ بْنُ الْفَرَجِ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ

مُحَمَّدٍ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ،

متن حدیث۔ اَنَّهُ كَانَ يَضَعُ يَدَيْهِ قَبْلَ رُكْبَتَيْهِ، وَقَالَ: كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَفْعَلُ ذَلِكَ

\*\*\* (امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ کہتے ہیں:۔) محمد بن عمرو بن تمام مصری۔۔ اصبح بن فرج۔۔ عبد الحزیز بن محمد۔۔ عبید اللہ

[621] جہور فقہاء اس بات کے قائل ہیں سجدے میں جاتے ہوئے پہلے گھٹنے زمین پر رکھے جائیں گے پھر ہاتھ رکھے جائیں گے اور پھر چہرہ رکھ  
جائے گا۔

در سجدے سے اٹھتے ہوئے اس کے برعکس کرنا یعنی پہلے چہرہ زمین سے اٹھانا پھر ہاتھ اٹھانا اور پھر گھٹنے اٹھانا سنت ہے۔

حکماء مالکیہ اس بات کے قائل ہیں سجدے میں جاتے ہوئے پہلے ہاتھ زمین پر رکھے جائیں گے اور پھر گھٹنے رکھے جائیں گے۔ اسی طرح سجدے  
سے اٹھتے ہوئے پہلے گھٹنے زمین سے اٹھائے جائیں گے اور پھر ہاتھ اٹھانے جائیں گے۔

بن عمر (کے حوالے سے روایت نقل کرتے ہیں):

نافع، حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے بارے میں یہ بات نقل کرتے ہیں: وہ دونوں گھٹنوں سے پہلے دونوں ہاتھ (زمین پر رکھتے تھے) اور یہ بیان کرتے تھے کہ نبی اکرم ﷺ بھی ایسا ہی کیا کرتے تھے۔

بَابُ ذِكْرِ الدَّلِيلِ عَلَى أَنَّ الْأَمْرَ بِوَضْعِ الْيَدَيْنِ قَبْلَ الرُّكُوتَيْنِ عِنْدَ السُّجُودِ مَنسُوخٌ  
وَأَنَّ وَضْعَ الرُّكُوتَيْنِ قَبْلَ الْيَدَيْنِ نَاسِخٌ، إِذَا كَانَ الْأَمْرُ بِوَضْعِ الْيَدَيْنِ قَبْلَ الرُّكُوتَيْنِ مُقَدِّمًا، وَالْأَمْرُ  
بِوَضْعِ الرُّكُوتَيْنِ قَبْلَ الْيَدَيْنِ مُؤَخَّرًا، فَالْمُقَدِّمُ مَنسُوخٌ، وَالْمُؤَخَّرُ نَاسِخٌ

باب 175: اس بات کی دلیل کا تذکرہ کہ سجدے میں جاتے ہوئے

گھٹنوں سے پہلے دونوں ہاتھ رکھنے کا حکم منسوخ ہے

اور دونوں ہاتھوں سے پہلے دونوں گھٹنوں کو رکھنے کا حکم ناسخ ہے، کیونکہ دونوں گھٹنوں سے پہلے دونوں ہاتھ رکھنے کا حکم پہلے تھا اور دونوں ہاتھوں سے پہلے دونوں گھٹنوں کو رکھنے کا حکم اب دالا ہے۔ پہلے والا حکم منسوخ ہو گا اور بعد والا ناسخ ہو گا۔

628 - سند حدیث: نَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ اِسْمَاعِيْلَ بْنِ يَحْيٰى بْنِ سَلَمَةَ بْنِ كَهْبِلٍ، حَدَّثَنِى اَبِي، عَنْ اَبِيهِ، عَنْ سَلَمَةَ، عَنْ مُصْعَبِ بْنِ سَعْدٍ، عَنْ سَعْدٍ قَالَ:

مَتْنُ حَدِيثٍ: كُنَّا نَضَعُ الْيَدَيْنِ قَبْلَ الرُّكُوتَيْنِ، فَأَمَرَنَا بِالرُّكُوتَيْنِ قَبْلَ الْيَدَيْنِ

\*\*\* (امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ کہتے ہیں)۔۔۔ ابراہیم بن اسماعیل بن یحییٰ بن سلمہ بن کھیل۔۔۔ اپنے والد۔۔۔ ان کے والد کے حوالے سے نقل کرتے ہیں سلمہ۔۔۔ مصعب بن سعد (کے حوالے سے روایت نقل کرتے ہیں): حضرت سعد رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

پہلے ہم لوگ دونوں گھٹنوں سے پہلے دونوں ہاتھ (زمین) پر رکھا کرتے تھے پھر ہمیں یہ حکم دیا گیا کہ ہم دونوں ہاتھوں سے پہلے دونوں گھٹنوں کو زمین پر رکھیں۔

بَابُ الْبَدْءِ بِرَفْعِ الْيَدَيْنِ مِنَ الْأَرْضِ قَبْلَ الرُّكُوتَيْنِ عِنْدَ رَفْعِ الرَّأْسِ مِنَ السُّجُودِ

باب 176: سجدے سے سر اٹھاتے ہوئے دونوں گھٹنوں سے پہلے دونوں ہاتھ اٹھانا

629 - سند حدیث: نَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيٰى، وَاحْمَدُ بْنُ سِتَّانٍ، وَرَجَاءُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْعَدْرِىُّ، وَعَلِيُّ بْنُ مُسْلِمٍ قَالُوا: حَدَّثَنَا سَهْلُ بْنُ هَارُونَ، أَخْبَرَنَا شَرِيكُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ، عَنْ عَاصِمِ بْنِ كُلَيْبٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ وَاثِلِ بْنِ حُخْرٍ، مَتْنُ حَدِيثٍ: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَضَعُ رُكْبَتَيْهِ قَبْلَ يَدَيْهِ، وَيَرْفَعُ يَدَيْهِ قَبْلَ رُكْبَتَيْهِ إِذَا رَفَعَ

﴿﴾ (امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ کہتے ہیں:)-- محمد بن یحییٰ اور احمد بن حنبل اور جابر بن محمد غزالی اور علی بن مسلم-- سہل بن ہارون-- شریک بن عبد اللہ-- عاصم بن کلیب-- اپنے والد کے حوالے سے نقل کرتے ہیں: حضرت وائل بن حجر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم دونوں ہاتھوں سے پہلے دونوں گھٹنے (زمین) پر رکھتے تھے اور جب آپ اٹھتے تھے تو دونوں گھٹنوں سے پہلے دونوں ہاتھ (زمین) سے اٹھاتے تھے۔

بَابُ وَضْعِ الْيَدَيْنِ عَلَى الْأَرْضِ فِي السُّجُودِ إِذَا هُمَا يَسْجُدَانِ كَسُجُودِ الْوَجْهِ

باب 177: سجدے میں دونوں ہاتھ زمین پر رکھنا کیونکہ سجدے کی طرح دونوں ہاتھ بھی سجدہ کرتے ہیں

630 - سند حدیث: نَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ سَعِيدٍ الْأَشْجِيُّ، وَزِيَادُ بْنُ أَيُّوبَ، وَمُؤَمَّلُ بْنُ هِشَامٍ قَالُوا: حَدَّثَنَا

إِسْمَاعِيلُ، أَنَا أَيُّوبُ، وَقَالَ: الْمُؤَمَّلُ: عَنْ أَيُّوبَ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، رَفَعَهُ: قَالَ:

مَتْنُ حَدِيثٍ: إِنَّ الْيَدَيْنِ تَسْجُدَانِ كَمَا يَسْجُدُ الْوَجْهُ، فَإِذَا وَضَعَ أَحَدُكُمُ وَجْهَهُ فَلْيَضَعْ يَدَيْهِ، وَإِذَا رَفَعَهُ

فَلْيَرْفَعْهُمَا

جبکہ باقی فقہاء کے نزدیک سجدے کے دوران دونوں ہاتھوں کو کندھوں کے مقابل رکھنا سنت ہے۔

﴿﴾ (امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ کہتے ہیں:)-- عبد اللہ بن سعید اشجی اور زیاد بن ایوب اور مؤمل بن ہشام-- اسماعیل--

ایوب-- نافع (کے حوالے سے روایت نقل کرتے ہیں: حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں:

”بے شک دونوں ہاتھ بھی اسی طرح سجدہ کرتے ہیں جس طرح چہرہ سجدہ کرتا ہے تو جب کوئی شخص اپنے چہرے کو

629: سنن ابی داؤد کتاب الصلاة ابواب تفریع استفتاح الصلاة باب کیف یضع رکبتيه قبل یدیہ رقم الحدیث: 720

سنن الدارمی کتاب الصلاة باب اول ما یقع من الانسان علی الارض اذا اراد ان رقم الحدیث: 1342 صحیح ابن حبان

کتاب الصلاة باب صفة الصلاة ذکر ما یستحب للمصلی وضع الرکتین علی الارض عند السجود قبل رقم الحدیث:

1936: سنن ابن ماجہ کتاب اقامة الصلاة باب السجود رقم الحدیث: 878 الجامع للترمذی ابواب الصلاة عن رسول

الله صلی الله علیه وسلم باب ما جاء فی وضع الرکتین قبل الیمین فی السجود رقم الحدیث 253 السنن الصغری

کتاب التصبیق باب اول ما یصل الی الارض من الانسان فی سجود رقم الحدیث 1082 السنن الکبری للنسائی لتطبیق

اول ما یصل الی الارض من الانسان فی سجود رقم الحدیث 665 شرح معانی الآثار للطحاوی باب ما یدب بوضعه فی

السجود، الیمین او الرکتین؟ رقم الحدیث 956 سنن الدارقطنی کتاب الصلاة باب ذکر الركوع والسجود وما یجرى

دیہہ رقم الحدیث 1127 المعجم الكبير للطبرانی لقیة الیم باب الواو کلیب بن شهاب ابو عاصم الحرملی رقم

الحدیث 17965

[630] احزاب اس بات کے قائل ہیں سجدے کے دوران چہرے کو دونوں ہاتھوں کے درمیان رکھنا سنت ہے یعنی دونوں ہاتھ چہرے کے مقابل ہوں

(زمین) پر رکھے تو اسے اپنے دونوں ہاتھ بھی رکھنے چاہئیں اور جب وہ چہرے کو اٹھائے تو وہ دونوں ہاتھوں کو بھی اٹھا لے۔

بَابُ ذِكْرِ عَدَدِ الْأَعْضَاءِ الَّتِي تَسْجُدُ مِنَ الْمُصَلِّي فِي صَلَاتِهِ إِذَا سَجَدَ الْمُصَلِّي

باب 178: ان اعضاء کی تعداد کا تذکرہ جو نمازی کی نماز کے دوران سجدہ کرتے ہیں جب نمازی سجدہ کرتا ہے

631 - سند حدیث: نَا يُونُسُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلَى، حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُونُسَ، حَدَّثَنَا اللَّيْثُ، حَدَّثَنِي ابْنُ الْهَادِ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ عَامِرِ بْنِ سَعْدِ بْنِ أَبِي وَقَّاصٍ، عَنْ عَبَّاسِ بْنِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ، أَنَّهُ سَمِعَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ:

متن حدیث: إِذَا سَجَدَ الْعَبْدُ سَجْدَةً مَعَ سَبْعَةِ آرَابٍ: وَجْهَهُ، وَكَفَّاهُ، وَرُكْبَتَاهُ، وَقَدَمَاهُ

\*\*\* (امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ کہتے ہیں: -- یونس بن عبدالاعلی -- عبد اللہ بن یوسف -- لیث -- ابن ہد -- محمد بن ابراہیم -- عامر بن سعد بن ابوقاص (کے حوالے سے روایت نقل کرتے ہیں: حضرت عباس بن عبدالمطلب رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

جب بندہ سجدہ کرتا ہے تو اس کے ہمراہ سات اعضاء سجدہ کرتے ہیں اس کا چہرہ اس کے دونوں ہاتھ اس کے دونوں گھٹنے اور اس کے دونوں پاؤں۔

بَابُ الْأَمْرِ بِالسُّجُودِ عَلَى الْأَعْضَاءِ السَّبْعَةِ الَّتِي يَسْجُدُ مَعَ الْمُصَلِّي إِذَا سَجَدَ

باب 179: ان سات اعضاء پر سجدہ کرنے کا حکم ہونا کہ نمازی جب سجدہ کرتا ہے تو یہ (سات اعضاء بھی) اس کے ساتھ سجدہ کرتے ہیں

632 - سند حدیث: نَا بَشَرُ بْنُ مُعَاذٍ الْعَقْدِيُّ، أَنَا أَبُو عَوَانَةَ، عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ، عَنْ طَاوُسٍ، عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

متن حدیث: أُمِرْتُ أَنْ أَسْجُدَ عَلَى سَبْعَةٍ، وَلَا أَكُفُّ شَعْرًا وَلَا ثَوْبًا

\*\*\* (امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ کہتے ہیں: -- بشر بن معاذ عقدی -- ابو عوانہ -- عمرو بن دینار -- طاؤس (کے حوالے سے روایت نقل کرتے ہیں: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

”مجھے اس بات کا حکم دیا گیا ہے کہ میں سات اعضاء پر سجدہ کروں (اور نماز کے دوران) بالوں یا کپڑے کو سمیٹوں نہیں۔“

633 - سند حدیث: نَا أَحْمَدُ بْنُ الْمُقْدَامِ الْعَجَلِيُّ، حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، وَرَوْحُ بْنُ الْقَاسِمِ، عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ، عَنْ طَاوُسٍ، عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ: عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ:

عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ، عَنْ طَاوُسٍ، عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ: عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ:

متن حدیث: اُمِرْتُ اَنْ اَسْجُدَ عَلٰی سَبْعَةِ اَعْظَمَ، وَلَا اَكُفُّ شَعْرًا وَلَا ثَوْبًا

\*\*\* (امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ کہتے ہیں:۔۔ احمد بن مقدم غلی۔۔ یزید بن زریع۔۔ شعبہ اور روح بن قاسم۔۔ عمرو بن دینار۔۔ طاؤس) کے حوالے سے روایت نقل کرتے ہیں: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں: ”مجھے اس بات کا حکم دیا گیا ہے کہ میں سات ہڈیوں پر سجدہ کروں اور (نماز کے دوران) بالوں اور کپڑے کو سمیٹوں نہیں۔“

بَابُ ذِكْرِ تَسْمِيَةِ الْأَعْضَاءِ السَّبْعَةِ الَّتِي أُمِرَ الْمُصَلِّي بِالسُّجُودِ عَلَيْهَا

باب 180: ان سات اعضاء کے نام کا تذکرہ نمازی کو جن پر سجدہ کرنے کا حکم دیا گیا ہے

634 - سند حدیث: نَا مَرْعِيْدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْمَخْزُومِيُّ، نَا سُفْيَانُ، عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ، عَنْ طَاوُسٍ، عَنِ

ابن عباس قال:

متن حدیث: اُمِرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ يَسْجُدَ عَلٰی سَبْعَةٍ: عَلٰی وَجْهِهِ، وَكَفِّهِ، وَرُكْبَتَيْهِ، وَقَدَمَيْهِ، وَلَيْهِ اَنْ يَكُفَّ شَعْرًا اَوْ ثَوْبًا

\*\*\* (امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ کہتے ہیں:۔۔ سعید بن عبد الرحمن مخزومی۔۔ سفیان۔۔ عمرو بن دینار۔۔ طاؤس) کے حوالے سے روایت نقل کرتے ہیں: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں:

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو اس بات کا حکم دیا گیا تھا کہ آپ سات اعضاء پر سجدہ کریں اپنے چہرے پر دونوں ہاتھوں پر دونوں گھٹنوں پر اور دونوں پاؤں پر اور آپ کو اس بات سے منع کیا گیا (کہ آپ نماز کے دوران) بال یا کپڑے کو سمیٹیں۔

635 - سند حدیث: نَا الْمَخْزُومِيُّ، نَا سُفْيَانُ، عَنِ ابْنِ طَاوُسٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، مِثْلَهُ،

متن حدیث: اَلَا اِنَّهُ قَالَ: اَوْ يَكُفَّ ثِيَابَهُ اَوْ شَعْرَهُ وَكَانَ ابْنُ طَاوُسٍ يُمَرِّدُهُ عَلٰی جَبْهَتِهِ وَآلْفِهِ يَقُولُ: هُوَ

وَاحِدٌ

\*\*\* (امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ کہتے ہیں:۔۔ مخزومی۔۔ سفیان۔۔ ابن طاؤس۔۔ اپنے والد کے حوالے سے نقل کرتے ہیں: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں:

اس کے بعد حسب سابق حدیث ہے تاہم اس میں یہ الفاظ ہیں:

”یا آپ اپنے کپڑے یا بالوں کو سمیٹیں۔“

ابن طاؤس نے اپنا ہاتھ اپنے چہرے اور ناک پر پھیرتے ہوئے کہا (یہ ایک ہی عضو) ہے۔

636 - سند حدیث: نَا يُونُسُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلَى، حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ، أَخْبَرَنِي ابْنُ جُرَيْجٍ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ

طَاوُسٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، اَنْ رَّسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ:

متن حدیث: اُمِرْتُ اَنْ اَسْجُدَ عَلٰی سَبْعٍ، وَلَا اَكُفُّ الشَّعْرَ وَلَا الثِّيَابَ الْجَبْهَةَ وَالْأَنْفَ، وَالْيَدَيْنِ،

وَالرُّكْبَتَيْنِ، وَالْقَدَمَيْنِ



❦ (امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ کہتے ہیں:)-- یونس بن عبد الاعلیٰ-- ابن وہب-- ابن جریج-- عبد اللہ بن طاؤس-- اپنے والد کے حوالے سے نقل کرتے ہیں: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں: ”مجھے اس بات کا حکم دیا گیا کہ میں سات (اعضاء) پر سجدہ کروں اور میں (نماز کے دوران) بال یا کپڑے نہ سمیٹوں (وہ سات اعضاء یہ ہیں) پیشانی، ناک، دونوں ہاتھ، دونوں گھٹنے اور دونوں پاؤں۔“

### بَابُ امْكَانِ الْجَبْهَةِ وَالْاَنْفِ مِنَ الْاَرْضِ فِي السُّجُودِ

باب 181: چہرے اور پیشانی کو سجدے کے دوران زمین پر جما کر رکھا

631- سند حدیث: نَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ بُنْدَارٌ، حَدَّثَنَا أَبُو دَاوُدَ، نَافِلِيْعُ بْنُ سُلَيْمَانَ، حَدَّثَنِي الْعَبَّاسُ بْنُ سَهْلٍ السَّاعِدِيُّ قَالَ:

متن حدیث: اجتمع ناس من الانصار فيهم سهل بن سعد الساعدي، وابو حميد الساعدي، وابو اسيد الساعدي، فذكروا صلاة رسول الله صلى الله عليه وسلم، فقال ابو حميد: دعوني احدثكم، فانا اعلمكم بهذا قالوا: فحدث قال: رايت رسول الله صلى الله عليه وسلم احسن الوضوء، ثم دخل الصلاة، فذكر بعض الحديث، وقال: ثم سجد فامكن جبهته وانفه من الارض، ونحى يديه عن جنبه، ثم رفع رأسه، فقال القوم كلهم: هكذا كانت صلاة رسول الله صلى الله عليه وسلم

❦ (امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ کہتے ہیں:)-- محمد بن بشار بن دار-- ابو داؤد-- علی بن سلیمان (کے حوالے سے روایت نقل کرتے ہیں: (عباس بن سهل ساعدی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں۔

کچھ انصار اکٹھے ہوئے ان میں حضرت سعد بن سهل بن ساعدی رضی اللہ عنہ، حضرت ابو حمید ساعدی رضی اللہ عنہ، حضرت ابو اسید ساعدی رضی اللہ عنہ موجود تھے۔ ان حضرات نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز کا تذکرہ کیا تو حضرت ابو حمید رضی اللہ عنہ نے فرمایا اے لوگو! آپ مجھے موقع دیں میں آپ کو بیان کروں کیونکہ میں اس بارے میں آپ سب کے مقابلے میں زیادہ علم رکھتا ہوں۔ ان لوگوں نے کہا: آپ بیان کیجئے تو حضرت ابو حمید ساعدی رضی اللہ عنہ نے بیان کیا: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا آپ نے اچھی طرح وضو کیا پھر آپ نے نماز کا آغاز کیا (س کے بعد راوی نے پوری حدیث ذکر کی ہے۔ جس میں آگے چل کے یہ الفاظ ہیں) جب آپ سجدے میں گئے تو آپ نے اپنی پیشانی اور ناک زمین پر رکھے اور دونوں بازو پہلوؤں سے دور رکھے پھر آپ نے سر اٹھایا۔ تو تمام حاضرین نے یہ کہا: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز ایسی ہی تھی۔

### بَابُ اثْبَاتِ الْيَدَيْنِ مَعَ الْوَجْهِ عَلَى الْأَرْضِ حَتَّى يَطْمِئِنَّ كُلَّ عَظْمٍ مِنَ الْمُصَلِّيِ إِلَى مَوْضِعِهِ

باب 182: دونوں ہاتھوں کو چہرے کے ساتھ زمین پر رکھنا یہاں تک کہ نمازی کی

ہر ہڈی اپنی جگہ پر اطمینان سے آجائے

**638** - سند حدیث نا مؤمل بن ہشام، انا اسماعیل بن یحییٰ ابن علیہ، عن محمد بن اسحاق، حدثنی علی

بن یحییٰ بن خلاد، عن ابیہ، عن عمہ رفاعہ فی الحدیث الطویل

متن حدیث ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال للرجل الذی صلی وأمرہ النبی صلی اللہ علیہ وسلم

بإعادة الصلاة قال: ثم إذا أنت سجدت فاثبت وجهك ويدك حتى يطمئن كل عظم منك إلى موضعه

\*\*\* (امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ کہتے ہیں: -- مؤمل بن ہشام -- اسماعیل بن علیہ -- محمد بن اسحاق -- علی بن یحییٰ بن

خلاد -- اپنے والد کے حوالے سے ان کے چچا حضرت رفاعہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے طویل حدیث نقل کرتے ہیں (جس میں یہ مذکور

ہے):

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز ادا کرنے والے شخص سے فرمایا اور اسے یہ حکم دیا کہ وہ دوبارہ نماز ادا کرے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

”جب تم سجدے میں جاؤ تو اپنے چہرے اور دونوں ہاتھوں کو (زمین) پر جماع کر رکھو یہاں تک کہ تمہاری ہر ہڈی اپنی

جگہ پر اطمینان سے آجائے۔“

### بَابُ السُّجُودِ عَلَى الْبَيْتِ الْكَافِ

**باب 183:** ہتھیلی کے ابھرے ہوئے گوشت پر سجدہ کرنا

**639** - سند حدیث نا عبد الرحمن بن بشر بن الحکم، نا علی بن یحییٰ ابن الحسن بن واقد، حدثنی ابی،

حدثنی ابو اسحاق قال: سمعت البراء قال:

متن حدیث: کان النبی صلی اللہ علیہ وسلم یسجد علی البیت الکف

\*\*\* (امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ کہتے ہیں: -- عبد الرحمن بن بشر بن حکم -- علی بن حسین بن واقد -- اپنے والد --

ابو اسحاق) کے حوالے سے روایت نقل کرتے ہیں: حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ہتھیلی کے ابھرے ہوئے حصے پر سجدہ کرتے تھے۔

### بَابُ وَضْعِ الْيَدَيْنِ حَذْوَ الْمَنْكِبَيْنِ فِي السُّجُودِ

**باب 184:** سجدے میں دونوں ہاتھ دونوں کندھوں کے برابر رکھنا

**640** - سند حدیث نا بُندار، نا ابو عامر، انا فلیح بن سلیمان المدنی، حدثنی عباس بن سہل الساعدي

قال:

متن حدیث: اختلفت مع ابو حمید الساعدي، و ابو اميد الساعدي، وسهل بن سعد، ومحمد بن مسلمة،

**639** استدرک علی الصحیحین للحاکم ومن کتاب الامامة اما حدیث انس رقم الحدیث 714 مسند احمد بن

حبیب اول مسند الکوفیین حدیث البراء بن عازب رقم الحدیث: 18258

فَقَالَ أَبُو حُمَيْدٍ: أَنَا أَعْلَمُكُمْ بِصَلَاةِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَامَ فَكَبَّرَ، فَلَمْ يَكْرِ بَعْضَ الْحَدِيثِ، وَقَالَ: ثُمَّ سَجَدَ فَأَمَّكَرَ أَنْفَهُ وَجَبْهَتَهُ وَنَحَى يَدَيْهِ عَنْ جَنْبَيْهِ، وَوَضَعَ كَفَّيْهِ حَذْوَ مَنْكِبَيْهِ، ثُمَّ رَفَعَ رَأْسَهُ حَتَّى رَجَعَ كُلُّ عَظْمٍ فِي مَوْضِعِهِ حَتَّى قَرَعَ

﴿ (امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ کہتے ہیں: ) -- بندار -- ابو عامر -- فتح بن سلیمان مدنی ( کے حوالے سے روایت نقل کرتے ہیں: ) عباس بن سہل ساعدی رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں:

حضرت ابو حمید ساعدی رحمہ اللہ حضرت ابو اسید رحمہ اللہ حضرت سہل بن سعد رحمہ اللہ حضرت محمد بن مسلمہ رحمہ اللہ اکٹھے ہوئے تو حضرت ابو حمید رحمہ اللہ نے کہا: میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز کے بارے میں آپ سب سے زیادہ علم رکھتا ہوں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کھڑے ہوئے آپ نے تکبیر کہی (اس کے بعد راوی نے کچھ حدیث ذکر کی ہے۔ آگے چل کے یہ الفاظ ہیں) پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سجدے میں گئے تو آپ نے اپنی ٹاک اور پیشانی زمین پر رکھی۔ آپ نے اپنے دونوں بازو پہلوؤں سے دور رکھے۔ آپ نے اپنی دونوں ہتھیلیاں کندھوں کے درمقابل رکھیں پھر آپ نے اپنا سر اٹھایا یہاں تک کہ آپ کی ہر ہڈی اپنی جگہ پر واپس آگئی یہاں تک کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم (نماز) مکمل کر کے فارغ ہوئے۔

### بَابُ إِبَاحَةِ وَضْعِ الْيَدَيْنِ فِي السُّجُودِ حِذَاءَ الْأُذُنَيْنِ، وَهَذَا مِنْ اخْتِلَافِ الْمُبَاحِ

باب 185: سجدے میں دونوں ہاتھ دونوں کانوں کے برابر رکھنا بھی مباح ہے اور یہ مباح اختلاف کی قسم ہے

641 - سند حدیث: نَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ سَعِيدٍ الْأَشْجِيُّ، حَدَّثَنَا ابْنُ إِدْرِيسَ، حَدَّثَنَا عَاصِمُ بْنُ كُلَيْبٍ، عَنْ أَبِيهِ،

عَنْ وَائِلِ بْنِ حُجْرٍ قَالَ:

مَنْ حَدِيثُ: أَتَيْتُ الْمَدِينَةَ، فَقُلْتُ: لَا نَظَرَنَّا إِلَى صَلَاةِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَرَأَيْتُهُ حِينَ افْتَتَحَ الصَّلَاةَ كَبَّرَ فَرَفَعَ يَدَيْهِ فَرَأَيْتُ إِبْهَامَيْهِ بِحِذَاءِ أُذُنَيْهِ، فَلَمْ يَكْرِ بَعْضَ الْحَدِيثِ، وَقَالَ: ثُمَّ هَوَى فَسَجَدَ، فَصَارَ رَأْسُهُ بَيْنَ كَفَّيْهِ مِقْدَارَ حِينَ افْتَتَحَ الصَّلَاةَ

﴿ (امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ کہتے ہیں: ) -- عبد اللہ بن سعید اشج -- ابن ادريس -- عاصم بن کلیب -- اپنے والد کے حوالے سے نقل کرتے ہیں: حضرت وائل بن حجر رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں:

میں مدینہ منورہ آیا میں نے سوچا کہ میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز کا ضرور جائزہ لوں گا۔ میں نے آپ کو دیکھا کہ آپ نے نماز کا آغاز کیا تو تکبیر کہی اور رفع یدین کیا۔ میں نے دیکھا آپ کے دونوں انگوٹھے آپ کے دونوں کانوں کے برابر تھے۔ اس کے بعد راوی نے کچھ حدیث ذکر کی ہے جس میں آگے چل کے یہ الفاظ ہیں۔

پھر آپ نیچے جھکے اور سجدے میں چلے گئے تو آپ کا سر مبارک آپ کی دونوں ہتھیلیوں کے درمیان تھا بالکل اسی طرح جس طرح نماز کے آغاز میں (رفع یدین کرتے وقت دونوں ہتھیلیوں کے درمیان تھا)

## بَابُ ضَمِّ أَصَابِعِ الْيَدَيْنِ فِي السُّجُودِ

باب 186: سجدے میں ہاتھوں کی انگلیوں کو ملا کر رکھنا

642 - سند حدیث نا موسیٰ بن ہارون بن عبد اللہ البرزازی، حَدَّثَنِي الْحَارِثُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ الْهَمْدَانِيُّ يُعْرِفُ

بِأَسِ الْحَارِثِ، حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ، عَنْ عَاصِمِ بْنِ كُلَيْبٍ، عَنْ عَلْقَمَةَ بْنِ وَاثِلٍ، عَنْ أَبِيهِ،

مَتْنُ حَدِيثٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا سَجَدَ ضَمَّ أَصَابِعَهُ

\*\*\* (امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ کہتے ہیں:)-- موسیٰ بن ہارون بن عبد اللہ برزازی -- حارث بن عبد اللہ ہمدانی -- ہشیم --

عاصم بن کلیب -- عتقہ بن وائل -- اپنے والد (حضرت وائل بن حجر رضی اللہ عنہ) کے حوالے سے نقل کرتے ہیں

نبی اکرم ﷺ جب سجدے میں جاتے تو آپ اپنی انگلیاں ملا لیا کرتے تھے۔

## بَابُ اسْتِقْبَالِ اطْرَافِ أَصَابِعِ الْيَدَيْنِ مِنَ الْقِبْلَةِ فِي السُّجُودِ

باب 187: سجدے میں ہاتھوں کی انگلیوں کے کناروں کا رخ قبلہ کی طرف کرنا

643 - سند حدیث نا عیسیٰ بن ابراہیم الغافقی المصری، حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ، عَنِ اللَّيْثِ بْنِ سَعْدٍ، عَنْ

يَزِيدَ بْنِ مُحَمَّدٍ الْقُرَشِيِّ، وَيَزِيدَةَ بْنِ أَبِي حَبِيبٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ حَلْحَلَةَ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ

عَطَاءٍ

مَتْنُ حَدِيثٍ: أَنَّهُ كَانَ جَالِسًا مَعَ نَفَرٍ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَذَكَرُوا صَلَاةَ رَسُولِ اللَّهِ

صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ أَبُو حُمَيْدٍ السَّاعِدِيُّ: أَنَا كُنْتُ أَحْفَظُكُمْ لِمُحَمَّدٍ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

رَأْيَهُ إِذَا كَبَّرَ جَعَلَ يَدَيْهِ حِذَاءَ مَنْكِبَيْهِ، فَإِذَا رَكَعَ أَمَّكَ يَدَيْهِ مِنْ رُكْبَتَيْهِ، ثُمَّ هَضَرَ ظَهْرَهُ، فَإِذَا رَفَعَ

رَأْسَهُ اسْتَوَى حَتَّى يَعُودَ كُلُّ فَقَارٍ مَكَانَهُ، فَإِذَا سَجَدَ وَضَعَ يَدَيْهِ غَيْرَ مُفْتَرِشٍ، وَلَا قَابِضُهُمَا، وَاسْتَقْبَلَ بِاطْرَافِ

أَصَابِعِهِ الْقِبْلَةَ، فَإِذَا جَلَسَ فِي الرَّكْعَتَيْنِ، جَلَسَ عَلَى رِجْلِهِ الْيُسْرَى، فَإِذَا جَلَسَ فِي الرَّكْعَةِ الْآخِرَةِ قَدَّمَ

رِجْلَهُ الْيُسْرَى، وَجَلَسَ عَلَى مَقْعَدَتِهِ

\*\*\* (امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ کہتے ہیں:)-- عیسیٰ بن ابراہیم غافقی مصری -- ابن وہب -- لیث بن سعد -- یزید بن محمد

قرشی اور یزید بن ابوجیب -- محمد بن عمرو بن حلحہ (کے حوالے سے روایت نقل کرتے ہیں: محمد بن عمرو بن عطاء بیان کرتے ہیں۔

642 صحیح ابن حبان کتاب الصلاة باب صفة الصلاة ذكر ما يستحب للمصلي ضم الاصابع في السجود رقم الحديث

1944 المستدرک علی الصحیحین للحاکم ومن کتاب الامامة اما حدیث انس رقم الحديث 776 سنن الدارقطني

کتاب الصلاة باب ذکر سجدة التطبیق رقم الحديث 1106 المعجم الكبير للطبرانی بقية الميم باب ابواو عاصم بن

وہ کچھ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے ساتھ بیٹھے ہوئے تھے۔ انہوں نے نبی اکرم ﷺ کی نماز کا تذکرہ کیا تو حضرت امیر ساعدی رضی اللہ عنہ بولے: نبی اکرم ﷺ کی نماز کے بارے میں مجھے آپ سب سے زیادہ یاد ہے۔ میں نے نبی اکرم ﷺ کو دیکھا کہ جب آپ نے تکبیر کہی تو آپ نے اپنے دونوں ہاتھ اپنے کندھوں کے برابر (بلند کئے) جب آپ رکوع میں گئے تو آپ نے اپنے دونوں ہاتھ گھٹنوں پر رکھے اور آپ نے اپنی پشت کو جھکا دیا۔ جب آپ نے اپنا سر اٹھایا تو آپ سیدھے کھڑے ہو گئے یہاں تک کہ آپ کا ہر مہرہ اپنی جگہ پر آ گیا۔ جب آپ نے سجدہ کیا تو آپ نے اپنے دونوں ہاتھ بچھائے بغیر اور سینے بغیر (زمین پر) رکھے۔ آپ کی انگلیوں کے کنارے قبلہ کی طرف تھے۔ دو رکعات ادا کرنے کے بعد جب آپ بیٹھے تو آپ بائیں ٹانگ پر بیٹھے جب آپ آخری رکعت ادا کرنے کے بعد بیٹھے تو آپ نے بائیں ٹانگ کو ایک طرف کر لیا اور اپنی تشریف گاہ پر بیٹھے۔

### بَابُ الْإِعْتِدَالِ فِي السَّجُودِ وَالنَّهْيِ عَنِ افْتِرَاشِ الذَّرَاعَيْنِ الْأَرْضَ

باب 188: سجدے میں اعتدال اختیار کرنا اور دونوں بازوؤں کو زمین پر بچھانے کی ممانعت

644 - سند حدیث: نَا مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ بْنِ كُرَيْبٍ، وَالْأَشَجُّ قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو خَالِدٍ، ح وَحَدَّثَنَا هَارُونُ بْنُ

إِسْحَاقَ، حَدَّثَنَا ابْنُ فَضِيلٍ، وَحَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ الْحَكَمِ بْنِ أَبِي زِيَادٍ الْقَطَوَانِيُّ، نَا ابْنُ نُمَيْرٍ، ح وَحَدَّثَنَا سَلْمُ بْنُ جُنَادَةَ الْقُرَشِيُّ، حَدَّثَنَا وَكِيعٌ، ح وَحَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ مُوسَى، حَدَّثَنَا جَرِيرٌ، وَوَكَيْعٌ كُلُّهُمَا عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ أَبِي سُوَيْبَانَ، عَنْ جَابِرٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

مَتْنٌ حَدِيثٌ: إِذَا سَجَدَ أَحَدُكُمْ فَلْيَعْتِدِلْ، وَلَا يَقْتَرِشْ ذِرَاعَيْهِ افْتِرَاشَ السَّبْعِ

\*\*\* (امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ کہتے ہیں) -- محمد بن علاء بن کریم اور اشج -- ابو خالد

(یہاں تحویل سند ہے) ہارون بن اسحاق -- ابن فضیل -- عبد اللہ بن حکم بن ابوزیاد قطوانی -- ابن نمیر

(یہاں تحویل سند ہے) سلم بن جنادہ قرشی -- وکیع

(یہاں تحویل سند ہے) یوسف بن موسی -- جریر اور وکیع، اعمش -- ابوسفیان (کے حوالے سے روایت نقل کرتے ہیں):

حضرت جابر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

”جب کوئی شخص سجدہ کرے تو وہ اعتدال کے ساتھ کرے اور درندوں کی طرح اپنے بازو بچھانے لے۔“

645 - سند حدیث: نَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ سَعْدِ بْنِ اِبْرَاهِيمَ قَالَ: حَدَّثَنَا عَمِي، اَنَا اَبِي، عَنْ اَبِي إِسْحَاقَ، حَدَّثَنِي

مِسْعَرُ بْنُ كِدَامٍ الْهَلَالِيُّ، عَنْ آدَمَ بْنِ عَلِيٍّ الْبَكْرِيِّ، عَنْ ابْنِ عُمَرَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

مَتْنٌ حَدِيثٌ لَا تَبْسُطْ ذِرَاعَيْكَ كَبْسُطِ السَّبْعِ، وَادْعَمْ عَلَى رَاخَتَيْكَ وَتَجَافِ، عَنْ ضَبْعَيْكَ، فَإِنَّكَ إِذَا

فَعَلْتَ ذَلِكَ سَجَدَ كُلُّ عَصْوٍ مِنْكَ

\*\*\* (امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ کہتے ہیں) -- عبید اللہ بن سعد بن ابراہیم -- اپنے چچا -- اپنے والد -- ابن اسحاق --

مسعر بن کدَام ہلالی -- آدم بن علی بکری کے حوالے سے نقل کرتے ہیں حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ



نے ارشاد فرمایا ہے:

”تم درندوں کی طرح اپنے بازو نہ بچھالو اور اپنی ہتھیلیوں کے ذریعے سہارا لاؤ اور اپنے بازو پہلو سے دور رکھو جب تم ایسا کر لو گے تو تمہارا ہر عضو سجدہ کر لے گا۔“

## بَابُ رَفْعِ الْعَجِيزَةِ وَالْإِلْتِيَانِ فِي السُّجُودِ

باب 189: سجدے میں پشت اور سرین کو بلند رکھنا

646 - سند حدیث: نَبَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ، أَخْبَرَنَا شَرِيكٌ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ قَالَ:

مَتْنُ حَدِيثٍ: وَصَفَ لَنَا الْبَرَاءُ بْنُ عَازِبٍ السُّجُودَ فَوَضَعَ يَدَيْهِ بِالْأَرْضِ وَرَفَعَ عَجِيزَتَهُ، وَقَالَ: هَكَذَا رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَفْعَلُ

❖❖ (امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ کہتے ہیں:۔۔ علی بن حجر۔۔ شریک (کے حوالے سے روایت نقل کرتے ہیں:) ابو اسحاق بیان کرتے ہیں:

حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ نے ہمیں سجدہ کر کے دکھایا انہوں نے دونوں ہاتھ زمین پر رکھے انہوں نے اپنی سرین کو اٹھا کر رکھا اور یہ بات بیان کی: میں نے نبی اکرم ﷺ کو ایسا ہی کرتے ہوئے دیکھا ہے۔

## بَابُ تَرْكِ التَّمَدُّدِ فِي السُّجُودِ وَاسْتِحْبَابِ رَفْعِ الْبَطْنِ عَنِ الْفِيْحَذَيْنِ

باب 190: سجدے میں کمر کو لمبا نہ کرنا اور پیٹ کو زانوں سے بلند رکھنا مستحب ہے

647 - سند حدیث: نَا أَحْمَدُ بْنُ سَعِيدٍ الدَّارِمِيُّ، وَأَحْمَدُ بْنُ مَنْصُورٍ، وَالْيَسْرِيُّ بْنُ مَزِيدٍ قَالُوا: حَدَّثَنَا

النَّضْرُ وَهُوَ ابْنُ شَمِيلٍ، أَخْبَرَنَا يُونُسُ بْنُ أَبِي إِسْحَاقَ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ، عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ قَالَ:

مَتْنُ حَدِيثٍ: كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا صَلَّى جَحَى

تَوْصِيحُ مُصَنِّفٍ: قَالَ: سَمِعْتُ الْيَسْرِيَّ يَقُولُ: قَالَ النَّضْرُ: جَحَّ الَّذِي لَا يَتَمَدَّدُ فِي رُكُوعِهِ، وَلَا فِي سُجُودِهِ

قَالَ: سَمِعْتُ أَحْمَدَ بْنَ مَنْصُورٍ الْمَرْوَزِيَّ يَقُولُ: قَالَ النَّضْرُ: وَالْعَرَبُ تَقُولُ: هُوَ جَحَّ

❖❖ (امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ کہتے ہیں:۔۔ احمد بن سعید دارمی اور احمد بن منصور اور یسری بن مزید۔۔ نصر بن شمیل۔۔

یونس بن ابواسحاق۔۔ ابواسحاق (کے حوالے سے روایت نقل کرتے ہیں:) حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں

نبی اکرم ﷺ جب نماز ادا کرتے تھے تو آپ بازو کو پہلوؤں سے دور رکھتے تھے۔

امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں: میں نے یسری کو یہ کہتے ہوئے سنا نصر کہتے ہیں: جَحَّ کا مطلب یہ ہے کہ جو شخص رکوع اور سجدہ کرتے ہوئے (اپنی کمر کو) کھینچتا نہیں ہے۔

احمد بن منصور مروزی کہتے ہیں: نصر کہتے ہیں: عرب یہ کہتے ہیں: وہ شخص جَحَّ ہے۔

## بَابُ التَّجَاهِي إِلَى السُّجُودِ

باب 191: سجدے کے دوران دونوں بازو پہلو سے دور رکھنا

**648 -** سند حدیث: نَا مُحَمَّدٌ، وَسَعْدُ ابْنَا عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ الْحَكَمِ الْمِصْرِيَّانِ قَالَا: حَدَّثَنَا أَبِي، أَخْبَرَنَا بَكْرُ بْنُ مُصَرٍّ، عَنْ جَعْفَرٍ وَهُوَ ابْنُ رَبِيعَةَ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ هُرْمُزٍ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَالِكٍ بْنِ نُحَيْثَةَ، مَتْنٌ حَدِيثٌ: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا صَلَّى قَرَجَ تَيْنَ يَدَيْهِ حَتَّى يَبْذُرَ انْطَاةَ

\*\*\* (امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ کہتے ہیں۔)۔۔ محمد اور سعد جو عبد اللہ بن عبد الحکم کے صاحبزادے ہیں اور مصری ہیں وہ اپنے والد کے حوالے سے بکر بن مضر۔۔ جعفر بن ربیعہ۔۔ عبد الرحمن بن ہرمز (کے حوالے سے روایت نقل کرتے ہیں) حضرت عبد اللہ بن مالک بن نحیثہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں۔

نبی اکرم ﷺ جب نماز ادا کرتے تھے (اور سجدے میں جاتے) تو آپ اپنے دونوں بازوؤں کو اتنا کشادہ رکھتے تھے کہ آپ کی بغلیں نظر آتی تھیں۔

**649 -** سند حدیث: نَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى، وَمُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ، وَعَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ بَشِيرٍ قَالُوا: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ مَنصُورٍ، عَنْ سَالِمِ بْنِ أَبِي الْجَعْدِ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ، مَتْنٌ حَدِيثٌ: أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا سَجَدَ جَفَى حَتَّى يُرَى بَيَاضُ إِبْطِيهِ

\*\*\* (امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ کہتے ہیں)۔۔ محمد بن یحییٰ اور محمد بن رافع اور عبد الرحمن بن بشر۔۔ عبد الرزاق۔۔ معمر۔۔ منصور۔۔ سالم بن ابو جعد (کے حوالے سے روایت نقل کرتے ہیں) حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

نبی اکرم ﷺ جب سجدے میں جاتے تھے تو آپ اپنے دونوں بازو پہلوؤں سے دور رکھتے تھے کہ آپ کی بغلوں کی سفیدی نظر آ جاتی تھی۔

**650 -** سند حدیث: نَا يَحْيَى بْنُ حَبِيبٍ الْحَارِثِيُّ، حَدَّثَنَا الْمُغِيرَةُ قَالَ: هَذَا مِمَّا كُنْتُ قَرَأْتُ عَلَى الْفَضِيلِ، عَنْ أَبِي حَرِيرٍ، وَحَدَّثَنِي أَبُو حَرِيرٍ أَنَّ قَيْسَ بْنَ أَبِي حَازِمٍ حَدَّثَهُ، أَنَّ عِدِيَّ بْنَ عَمِيرَةَ الْحَضْرَمِيَّ حَدَّثَهُ قَالَ: مَتْنٌ حَدِيثٌ: كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا سَجَدَ يُرَى بَيَاضُ إِبْطِيهِ

اسناد دیگر: نَاهُ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلَى الصَّنْعَانِيُّ، نَا الْمُعْتَمِرُ قَالَ قَرَأْتُ عَلَى الْفَضِيلِ، عَنْ أَبِي حَرِيرٍ سَمِعَهُ، وَقَالَ: يُرَى بَيَاضُ إِبْطِيهِ

**649** مسند احمد بن حنبل: مسند جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ رقم الحدیث: 13879 شرح معانی الآثار لمطحاوی: باب التطبيق فی الركوع رقم الحدیث: 864 مسند ابی یعلی الموصلی: مسند جابر رقم الحدیث: 1959 مصنف عند البراق الصغاسی: کتاب الصلاة باب السجود رقم الحدیث: 2831 المعجم الاوسط للطبرانی: باب الاعف من اسمه اسحاق رقم الحدیث: 3050 المعجم الكبير للطبرانی: من اسمه عبد الله من اسمه عدی بن عميرة الكندي رقم الحدیث: 14131

❦❦❦ (امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ کہتے ہیں)۔۔۔ یحییٰ بن حبیب حارثی۔۔۔ مغیرہ۔۔۔ فضیل۔۔۔ ابو حریز (کے حوالے سے روایت نقل کرتے ہیں) قیس بن ابوحازم نے انہیں حدیث بیان کی۔۔۔ حضرت عدی بن عمیرہ مضر بن کنانہ بیان کرتے ہیں۔  
نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جب سجدے میں جاتے تو آپ کے بغلوں کی سفیدی نظر آ جاتی تھی۔

ایک اور سند کے ساتھ راوی نے یہ الفاظ نقل کئے ہیں: ”آپ کی بغل کی سفیدی نظر آ جاتی تھی۔“

### بَابُ فَتْحِ أَصَابِعِ الرَّجُلَيْنِ فِي السُّجُودِ وَالْإِسْتِقْبَالِ بِأَطْرَافِهِمَا الْقِبْلَةَ

باب 192: سجدے میں پاؤں کی انگلیوں کو کشادہ رکھنا اور ان کے کناروں کا رخ قبلہ کی طرف کرنا

651 - سند حدیث: نَا بُنْدَارٌ، نَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ الْقَطَّانُ إِمْلَاءً، حَدَّثَنَا عَبْدُ الْحَمِيدِ بْنُ جَعْفَرٍ، حَدَّثَنِي

مُحَمَّدُ بْنُ عَطَاءٍ، عَنْ أَبِي حُمَيْدٍ السَّاعِدِيِّ قَالَ:

مَتْنُ حَدِيثٍ: سَمِعْتُهُ فِي عَشْرَةِ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، أَخَذَهُمْ أَبُو قَتَادَةَ بْنُ رِبْعِيٍّ قَالَ: كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا قَامَ إِلَى الصَّلَاةِ اعْتَدَلَ قَائِمًا، وَذَكَرَ بَعْضُ الْحَدِيثِ، وَقَالَ: ثُمَّ هَوَى إِلَى الْأَرْضِ سَاجِدًا، ثُمَّ قَالَ: اللَّهُ أَكْبَرُ، ثُمَّ جَافَى عَصْدِيهِ عَنْ ابْطْنِهِ، وَفَتَحَ أَصَابِعَ رِجْلَيْهِ

❦❦❦ (امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ کہتے ہیں)۔۔۔ بندار۔۔۔ یحییٰ بن سعید قطان املاء۔۔۔ عبد الحمید بن جعفر۔۔۔ محمد بن عطاء کے

حوالے سے روایت نقل کرتے ہیں:

محمد بن عطاء نے حضرت ابو حمید ساعدی رضی اللہ عنہ کے بارے میں یہ بات نقل کی ہے: میں نے انہیں دس صحابہ کرام جن میں سے ایک حضرت ابو قتادہ بن ربیع رضی اللہ عنہ بھی تھے کی موجودگی میں یہ بیان کرتے ہوئے سنا جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نماز کے لئے کھڑے ہوتے تھے تو آپ سیدھے کھڑے ہو جاتے تھے (اس کے بعد راوی نے کچھ حدیث ذکر کی ہے) راوی کہتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سجدے میں جانے کے لئے زمین کی طرف جھکتے تھے پھر آپ اللہ اکبر کہتے تھے (اور آپ سجدے میں) دونوں بازو بغلوں سے دور رکھتے تھے اور اپنے پاؤں کی انگلیوں کو کھول دیتے تھے۔

652 - سند حدیث: نَا أَبُو زُهَيْرٍ عَبْدُ الْمَسْجِدِ بْنُ إِسْرَاهِيمَ الْمِصْرِيُّ، حَدَّثَنَا شُعَيْبٌ يَعْنِي ابْنَ يَحْيَى

التَّجِيبِيُّ، نَا يَحْيَى بْنُ أَيُّوبَ، عَنْ يَرْبُودِ بْنِ أَبِي حَبِيبٍ، أَنَّ مُحَمَّدَ بْنَ عَمْرٍو بْنَ حَلْحَلَةَ، حَدَّثَهُ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو بْنِ عَطَاءٍ،

مَتْنُ حَدِيثٍ أَنَّهُ كَانَ جَالِسًا مَعَ نَفَرٍ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرُوا صَلَاةَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ أَبُو حُمَيْدٍ السَّاعِدِيُّ: أَنَا كُنْتُ أَحْفَظُكُمْ لِمَا كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، رَأَيْتُهُ إِذَا كَبَّرَ جَعَلَ يَدَيْهِ حِذَاءَ مَنْكِبَيْهِ، فَإِذَا رَكَعَ أَمَكَنَ يَدَيْهِ مِنْ رُكْبَتَيْهِ، ثُمَّ هَضَرَ طَهْرَهُ، فَإِذَا رَفَعَ رَأْسَهُ اسْتَوَى حَتَّى يَعُودَ كُلُّ فَقَارٍ مِنْهُ مَكَانَهُ، وَإِذَا سَجَدَ وَضَعَ يَدَيْهِ غَيْرَ مُفْتَرِشٍ وَلَا قَابِصَهُمَا، وَاسْتَقْبَلَ بِأَصَابِعِ رِجْلَيْهِ الْقِبْلَةَ

❦ (امام بن خزیمہ رحمہ اللہ کہتے ہیں:۔۔۔ ابو نعیم عبد المجید بن ابراہیم مصری۔۔۔ شعیب بن یحییٰ تمیمی۔۔۔ یحییٰ بن ایوب۔۔۔ یزید بن ابوجبیب) کے حوالے سے روایت نقل کرتے ہیں: (محمد بن عمرو بن حنبلہ نے انہیں حدیث بیان کی محمد بن عمرو بن عطاء بیان کرتے ہیں:

وہ کچھ صحابہ کرم رضی اللہ عنہم کے ساتھ بیٹھے ہوئے تھے انہوں نے نبی اکرم ﷺ کی نماز کا تذکرہ کیا تو حضرت ابو حمید ساعدی رضی اللہ عنہ نے فرمایا نبی اکرم ﷺ کی نماز کے بارے میں آپ سب لوگوں سے زیادہ میں یاد رکھے ہوئے ہوں۔ میں نے آپ ﷺ کو دیکھا کہ جب آپ نے تکبیر کہی تو آپ ﷺ نے اپنے دونوں ہاتھ کندھوں تک (بلند) کئے جب آپ رکوع میں گئے تو آپ نے اپنے دونوں ہاتھ گھٹنوں پر رکھے پھر آپ نے اپنی کمر کو سیدھا کیا پھر آپ نے اپنا سر اٹھایا تو آپ سیدھے کھڑے ہو گئے یہاں تک کہ آپ کا ہر مہرہ اپنی جگہ پر آ گیا۔ جب آپ سجدے میں گئے تو آپ نے اپنے دونوں بازو بچھائے بغیر اور سینے بغیر (زمین) پر رکھے آپ نے اپنے پاؤں کی انگلیوں کا رخ قبلہ کی طرف کیا۔

### بَابُ ضَمِّ الْفَخِذَيْنِ فِي السُّجُودِ

باب 193: سجدے میں زانوؤں کو ملا کر رکھنا۔

653 - سند حدیث: نا سَعِيدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ الْحَكَمِ، نَا أَبِي، أَخْبَرَنَا اللَّيْثُ بْنُ سَعْدٍ، عَنْ دَرَّاجِ أَبِي لَسْلَمٍ، عَنِ ابْنِ حُجَيْرَةَ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: مَنْ حَدَّثَ إِذَا سَجَدَ أَحَدُكُمْ فَلَا يَفْتَرِشُ يَدَيْهِ افْتِرَاشَ الْكَلْبِ، وَلَبِضًا فَخِذَيْهِ

❦ (امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ کہتے ہیں:۔۔۔ سعید بن عبد اللہ بن عبد الحکم۔۔۔ اپنے والد۔۔۔ لیث بن سعد۔۔۔ دراج ابواسمٰح۔۔۔ ابن حجرہ) کے حوالے سے روایت نقل کرتے ہیں: (حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں: جب کوئی شخص سجدہ کرے تو وہ اپنے بازوؤں کو کتے کی طرح نہ بچھائے اور اپنی رانوں کو ملا لے۔

### بَابُ ضَمِّ الْعَقَبَيْنِ فِي السُّجُودِ

باب 194: سجدے میں ایڑیوں کو ملانا

654 - سند حدیث: نا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ الرَّحِيمِ الْبَرْقِيُّ، وَاسْمَاعِيلُ بْنُ إِسْحَاقَ الْكُوفِيُّ، سَكَنَ لِفُسْطَاطَ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي مَرْيَمَ، أَخْبَرَنَا يَحْيَى بْنُ أَيُّوبَ، حَدَّثَنِي عُمَارَةُ بْنُ غَزِيَّةَ قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا النَّضْرِ يَقُولُ سَمِعْتُ عُرْوَةَ بْنَ الرُّبَيْرِ يَقُولُ: قَالَتْ عَائِشَةُ زَوْجُ النَّبِيِّ:

مَنْ حَدَّثَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ مَعِيَ عَلَى فِرَاشِي، فَوَجَدْتُهُ سَاجِدًا رَاصًا

653 سنن ابی داؤد کتاب الصلاة باب تقریم ابواب الركوع والسجود باب صفة السجود رقم الحديث 779 صحیح ابن حبان کتاب الصلاة باب صفة الصلاة ذکر الامر بضم الفخذین عند السجود للبصلی رقم الحديث 1941

عَقِبَيْهِ مُسْتَقْبِلًا بِأَطْرَافِ أَصَابِعِهِ الْقِبْلَةَ، فَسَمِعْتُهُ يَقُولُ: أَعُوذُ بِرِضَاكَ مِنْ سَخِطِكَ، وَبِعَفْوِكَ مِنْ عُقُوبَتِكَ، وَبِكَ مِنْكَ، أَتَيْتُ عَلَيْكَ لَا أَهْلُغُ كُلَّ مَا فِيكَ، فَلَمَّا انْصَرَفَ قَالَ: يَا عَائِشَةُ، أَخَذَكَ شَيْطَانُكَ؟ فَقَالَتْ: أَمَا لَكَ شَيْطَانٌ؟ قَالَ: مَا مِنْ أَدَمِي إِلَّا لَهُ شَيْطَانٌ، فَقُلْتُ: وَأَنْتَ يَا رَسُولَ اللَّهِ؟ قَالَ: وَأَنَا، وَلَكِنِّي دَعَوْتُ اللَّهَ عَلَيْهِ فَلَا مَلَمَ

❦❦ (امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ کہتے ہیں:)-- احمد بن عبد اللہ بن عبد الرحیم برقی اور اسماعیل بن اسحاق کوفی -- ابن ابومریم -- یحییٰ بن ایوب -- عمارہ بن غزیہ -- ابو نصر -- عروہ بن زبیر (کے حوالے سے روایت نقل کرتے ہیں:) سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں:

(ایک مرتبہ) میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو غیر موجود پایا حالانکہ آپ میرے ساتھ میرے بستر پر موجود تھے۔ میں نے آپ کو سجدے کی حالت میں پایا۔ آپ کی ایڑیاں ملی ہوئی تھیں اور آپ کی انگلیوں کے کناروں کا رخ قبلہ کی طرف تھا۔ میں نے آپ کو یہ کہتے ہوئے سنا:

”میں تیری ناراضگی کے مقابلے میں تیری رضامندی تیری سزا کے مقابلے میں تیری معافی تیرے مقابلے میں تیری ذات کی پناہ مانگتا ہوں۔ میں تیری تعریف بیان کرتا ہوں لیکن میں تیرے اندر موجود ہر خوبی تک نہیں پہنچ سکتا۔“

جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز مکمل کی تو آپ نے ارشاد فرمایا: اے عائشہ! تمہارے شیطان نے تمہیں گرفت میں لے لیا تھا۔ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے دریافت کیا: کیا آپ کا شیطان نہیں ہے تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ہر آدمی کے ساتھ اس کا مخصوص شیطان ہوتا ہے۔ میں نے عرض کی: یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! آپ کا بھی ہے تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میرا بھی ہے لیکن میں نے اس کے بارے میں اللہ تعالیٰ سے دعا کی تو وہ مسلمان ہو گیا۔

### بَابُ نَصْبِ الْقَدَمَيْنِ فِي السُّجُودِ

فِي خَبَرِ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ عَائِشَةَ: فَوَقَعَتْ يَدِي عَلَى بَاطِنِ قَدَمَيْهِ وَهُمَا مُنْتَصِبَتَانِ

باب 195: سجدے میں پاؤں کو کھڑا رکھنا حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کے حوالے سے یہ روایت

نقل کی ہے کہ میرے ہاتھ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاؤں کے تلوے پر پڑے تو وہ دونوں کھڑے ہوئے تھے

655 - سند حدیث: نَا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الدَّوْرَقِيُّ، وَعَلِيُّ بْنُ شُعَيْبٍ قَالَا: حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ، حَدَّثَ عُبَيْدُ

اللَّهِ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ بَحْيٍ بْنِ حَبَّانَ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْأَعْرَجِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ:

مَتْنُ حَدِيثٍ: فَقَدْ رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَاتَ لَيْلَةٍ فِي الْفِرَاشِ، فَجَعَلْتُ أَطْلُبُهُ بِيَدِي،

فَوَقَعَتْ يَدِي عَلَى بَاطِنِ قَدَمَيْهِ وَهُمَا مُنْتَصِبَتَانِ فَسَمِعْتُهُ يَقُولُ: اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِرِضَاكَ مِنْ سَخِطِكَ، وَأَعُوذُ

بِمُعَافَاتِكَ مِنْ عُقُوبَتِكَ، وَأَعُوذُ بِكَ مِنْكَ لَا أَحْصِي مَذْحِكَ، وَلَا ثَنَاءَ عَلَيْكَ، أَنْتَ كَمَا أَثْنَيْتَ عَلَى نَفْسِكَ



❦❦ (امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ کہتے ہیں:)-- یعقوب بن ابراہیم دورقی اور علی بن شعیب -- ابو اسامہ -- عبید اللہ -- محمد بن یحییٰ بن حبان -- عبدالرحمن اعرج نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کا یہ بیان نقل کیا ہے۔ ایک رات میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو بستر پر غیر موجود پایا۔ میں نے آپ کو ہاتھ کے ذریعے تلاش کیا تو میرا ہاتھ آپ کے پاؤں کے تلوے پر لگا۔ آپ کے دونوں پاؤں کھڑے ہوئے تھے اور میں نے آپ کو یہ کہتے ہوئے سنا:

”اے اللہ! میں تیری ناراضگی کے مقابلے میں تیری رضامندی کی پناہ مانگتا ہوں۔ تیری سزا کے مقابلے میں تیری معافی کی پناہ مانگتا ہوں۔ تیرے مقابلے میں تیری ذات کی پناہ مانگتا ہوں۔ میں تیری تعریف کا شمار نہیں کر سکتا اور نہ ہی تیری (حقیقی) تعریف کر سکتا ہوں تو ویسا ہی ہے جیسا کہ تو نے خود اپنی تعریف بیان کی ہے۔“

### بَابُ وَضْعِ الْكَفَّيْنِ عَلَى الْأَرْضِ وَرَفْعِ الْمِرْفَقَيْنِ فِي السُّجُودِ

باب 196: سجدے میں دونوں ہتھیلیاں زمین پر رکھنا اور دونوں کہنیاں بلند رکھنا

656 - سند حدیث: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي صَفْوَانَ الثَّقَفِيُّ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ يَعْنِي ابْنَ مَهْدِيٍّ، حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ إِيَادٍ بْنُ لَقِيطٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَنْ حَدَّثَ إِذَا سَجَدَ لَضَعُ كَفَّيْكَ، وَارْفَعَ مِرْفَقَيْكَ

❦❦ (امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ کہتے ہیں:)-- محمد بن ابوصفوان ثقفی -- عبدالرحمن بن مہدی -- عبید اللہ بن ایاد بن لقیط -- اپنے والد کے حوالے سے نقل کرتے ہیں: حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

”جب تم سجدے میں جاؤ تو اپنی دونوں ہتھیلیاں (زمین) پر رکھو اور اپنی کہنیوں کو (زمین) سے اوپر کرلو۔“

657 - سند حدیث: حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْمُخْزُومِيُّ، وَعُمَرُ بْنُ حَفْصِ الشَّيْبَانِيُّ قَالَا: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ ابْنِ أَخِي يَزِيدَ بْنِ الْأَصَمِ، عَنْ عَمِّهِ، عَنْ خَالَتِهِ مَيْمُونَةَ قَالَتْ: كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا سَجَدَ لَوْ أَنَّ بَهْمَةً أَرَادَتْ أَنْ تَمُرَّ مِنْ تَحْتِ يَدِهِ مَرَّتْ

اسناد دیگر: وَقَالَ عُمَرُ بْنُ حَفْصٍ قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْأَصَمِ، وَقَالَ: إِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا سَجَدَ جَافَى يَدَيْهِ حَتَّى لَوْ أَنَّ بَهْمَةً أَرَادَتْ أَنْ تَمُرَّ تَحْتَهَا مَرَّتْ

❦❦ (امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ کہتے ہیں:)-- سعید بن عبدالرحمن مخزومی اور عمر بن حفص شیبانی -- سفیان -- عبید اللہ بن عبداللہ اپنے چچا کے حوالے سے اپنی خالہ سیدہ میمونہ رضی اللہ عنہا کا یہ بیان نقل کرتے ہیں:

”نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جب سجدے میں جاتے تو اگر بکری کا کوئی بچہ آپ کے بازو کے نیچے سے گزرنا چاہتا تو وہ گزر سکتا تھا۔“

ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں:

”نبی اکرم ﷺ جب سجدے میں جاتے تھے تو دونوں بازو (پہلو سے) اتنی دور رکھتے تھے کہ اگر بکری کا کوئی بچہ آپ کے بازو کے نیچے سے گزرنا چاہتا تو وہ گزر سکتا تھا۔“

**658 - سند حدیث:** حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ، نَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ يَعْنِي ابْنَ مَهْدِيٍّ، نَا سُفْيَانُ، عَنْ مَنْصُورٍ، عَنْ سَالِمٍ وَهُوَ ابْنُ أَبِي الْجَعْدِ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ ابْنِ مَسْعُودٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَنْ حَدِيث: مَا مِنْكُمْ أَحَدٌ إِلَّا وَقَدْ وَكَّلَ بِهِ قَرِينُهُ مِنَ الْجَنِّ، وَقَرِينُهُ مِنَ الْمَلَائِكَةِ قَالُوا: وَإِيَّاكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ؟ قَالَ: وَلِكِنَّ اللَّهَ أَعَانَنِي عَلَيْهِ حَتَّى أَسْلَمَ، فَلَا يَأْمُرُنِي إِلَّا بِخَيْرٍ

❀❀ (امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ کہتے ہیں: ) -- محمد بن بشار -- عبد الرحمن بن مہدی -- سفیان -- منصور -- سالم بن ابوالجعد -- اپنے والد کے حوالے سے نقل کرتے ہیں: حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

”تم میں سے ہر ایک شخص کے ساتھ ایک جن ہوتا ہے اور ایک فرشتہ ہوتا ہے۔ لوگوں نے عرض کی: یا رسول اللہ (ﷺ)! آپ کے ساتھ بھی؟ تو نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: میرے ساتھ بھی! لیکن اللہ تعالیٰ نے اس (جن) کے بارے میں میری مدد کی اور وہ (جن) مسلمان ہو گیا ہے تو وہ مجھے صرف بھلائی کے بارے میں کہتا ہے۔“

**باب 197:** طویل سجدہ کرنا، سجدے اور رکوع کے درمیان اور رکوع سے سر اٹھانے کے بعد کھڑے ہونے کے

درمیان برابری رکھنا

**659 - سند حدیث:** نَا بُنْدَارٌ، نَا مُحَمَّدٌ يَعْنِي ابْنَ جَعْفَرٍ، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، ح وَحَدَّثَنَا سَلَمٌ بْنُ جُنَادَةَ، حَدَّثَنَا وَكِيعٌ، عَنْ شُعْبَةَ، عَنِ الْحَكَمِ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي لَيْلَى، عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ قَالَ: مَنْ حَدِيث: كَانَ رُكُوعُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَرَفْعُهُ رَأْسَهُ بَعْدَ الرُّكُوعِ، وَسُجُودُهُ وَجُلُوسُهُ بَيْنَ السَّجْدَتَيْنِ قَرِيبًا مِنَ السَّوَاءِ

❀❀ (امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ کہتے ہیں: ) -- بندار -- محمد بن جعفر -- شعبہ

(یہاں تحویل سند ہے) سلم بن جنادہ -- وکیع -- شعبہ -- حکم -- عبد الرحمن بن ابولیلی (کے حوالے سے روایت نقل کرتے ہیں: ) حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

نبی اکرم ﷺ کا رکوع اور رکوع کے بعد آپ کا سر اٹھانا آپ کا سجدہ کرنا اور دو سجدوں کے درمیان بیٹھنا تقریباً ایک جتنا ہوتا

تھا۔

**660 - سند حدیث:** نَا مُؤَمَّلُ بْنُ هِشَامٍ الْبَشْكِرِيُّ، وَسَلَمٌ بْنُ جُنَادَةَ الْقُرَشِيُّ قَالَا: حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ، حَدَّثَنَا

الْأَعْمَشُ، عَنْ سَعْدِ بْنِ عُبَيْدَةَ، عَنِ الْمُسْتَوْرِدِ بْنِ الْأَخْتَفِ، عَنْ صِلَةَ، عَنْ خُذَيْفَةَ قَالَ:

مَتْنِ حَدِيثٍ: صَلَّيْتُ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَاتَ لَيْلَةٍ، فَلَذَكَرَ الْحَدِيثَ، وَذَكَرَ أَنَّهُ قَرَأَ فِي رُكْعَةِ الْبَقَرَةِ، وَالنِّسَاءِ، ثُمَّ رَكَعَ، فَكَانَ رُكُوعُهُ مِثْلَ قِيَامِهِ، ثُمَّ سَجَدَ فَكَانَ سُجُودُهُ مِثْلَ رُكُوعِهِ

❦ (امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ کہتے ہیں:۔۔۔ مؤل بن ہشام یثیری اور سلم بن جنادة قرشی۔۔۔ ابو معاویہ۔۔۔ اعمش۔۔۔ بن عبیدہ۔۔۔ مستورد بن اخف۔۔۔ صلہ) کے حوالے سے روایت نقل کرتے ہیں: حضرت خذیفہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

ایک رات میں نے نبی اکرم ﷺ کی اتداء میں نماز ادا کی (اس کے بعد راوی نے پوری حدیث ذکر کی ہے) انہوں نے یہ بات ذکر کی ہے: نبی اکرم ﷺ نے ایک ہی رکعت میں سورہ بقرہ اور سورہ النساء کی تلاوت کی پھر آپ رکوع میں چپے گئے تو آپ کا رکوع بھی آپ کے قیام کی مانند تھا پھر آپ سجدے میں گئے تو آپ کا سجدہ بھی آپ کے رکوع کی مانند تھا۔

661- سند حدیث: نَا عُبَيْدَةَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ الْخُزَاعِيُّ، أَخْبَرَنَا يَحْيَى بْنُ آدَمَ، عَنْ مُسْعَرٍ، عَنِ الْحَكَمِ بْنِ عُتَيْبَةَ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي لَيْلَى، عَنِ الْهَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ قَالَ:

مَتْنِ حَدِيثٍ: كَانَ قِيَامُ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَرُكُوعُهُ، وَسُجُودُهُ، وَجُلُوسُهُ، لَا يُدْرِي أَيُّهُ أَفْضَلُ تَوْصِيحُ مُصَنِّفٍ: قَالَ أَبُو بَكْرٍ: يُرِيدُ أَفْضَلَ: أَطْوَلَ

❦ (امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ کہتے ہیں:۔۔۔ عبیدہ بن عبد اللہ خزاعی۔۔۔ یحییٰ بن آدم۔۔۔ مسعر۔۔۔ حکم بن عتبہ۔۔۔ عبد الرحمن بن ابولیلی۔۔۔ حضرت ہراء بن عازب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

نبی اکرم ﷺ کا قیام آپ کا رکوع، آپ کا سجدہ اور آپ کا بیٹھنا ان کے بارے میں یہ پتہ نہیں چلتا تھا کہ ان میں کون زیادہ سب سے۔

امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں: یہاں افضل سے مراد طویل ہو رہا ہے۔

## بَابُ النَّهْيِ عَنْ نَقْرَةِ الْغُرَابِ فِي السُّجُودِ

باب 198: سجدے میں کوئے کی طرف ٹھونگ مارنے کی ممانعت

662- سند حدیث: نَا بُشَيْرُ بْنُ هَاشِمٍ، وَأَبُو عَاصِمٍ قَالَا: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْحَمِيدِ بْنُ جَعْفَرٍ، حَدَّثَنَا أَبِي، عَنْ تَمِيمِ بْنِ مَخْمُودٍ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ شُبَلٍ، ح وَحَدَّثَنَا سَلَمُ بْنُ جُنَادَةَ، حَدَّثَنَا وَكِيعٌ، عَنْ عَبْدِ الْحَمِيدِ بْنِ

662 صحیح ابن حبان، باب الامامة والجماعة، باب الحديث في الصلاة ذكر الاباحة للمصلي تبريد الحصى بيده للسجود عليه عند شدة الحر، رقم الحديث: 2308 المستدرک علی الصحیحین للحاکم، ومن کتاب الامامة، اما حدیث انس، رقم الحديث: 783 سنن ابن ماجه، کتاب اقامة الصلاة، باب ما جاء في توطيئ المكان في المسجد يصلي فيه، رقم الحديث: 1425، السنن الصغرى، کتاب التطبيق، باب النهي عن نقرة الغراب، رقم الحديث: 1105، السنن الكبرى للنسائي، التطبيق، اسهي عن نقرة الغراب، رقم الحديث: 885

جعفری بهذا الإسناد قال:

متن حدیث: نَهَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ نَقَرَةِ الْغَرَابِ

تَوْصِيحُ رَوَايَتٍ: قَالَ سَلَمُ بْنُ جُنَادَةَ: فِي الْفَرَائِضِ، وَقَالَ جَمِيعًا: وَالْفَرَاشِ السَّبْعِ، وَأَنْ يُوَطِّنَ الرَّجُلُ الْمَكَانَ كَمَا يُوَطِّنُهُ الْبَيْعُ

\*\*\* (امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ کہتے ہیں:۔)۔ ہزار۔۔ یحییٰ اور ابو عاصم۔۔ عبد الحمید بن جعفر۔۔ اپنے والد۔۔ تمیم بن محمود۔۔ عبد الرحمن بن شہل کے حوالے سے روایت نقل کرتے ہیں:

(یہاں تحویل سند ہے) سلم بن جنادہ۔۔ وکیع۔۔ عبد الحمید بن جعفر کے حوالے سے اسی سند کے ساتھ روایت کرتے ہیں:

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے کو۔۔ کی طرح ٹھونکا مارنے سے منع کیا ہے۔

سلم بن جنادہ نامی نے یہ الفاظ نقل کئے ہیں: ”فرائض میں“۔

اس کے بعد دونوں راویوں نے یہ الفاظ نقل کئے ہیں: اور درندے کی طرح بازو بچھانے اور کسی جگہ کو بیٹھنے کے لئے یوں مخصوص کرنے سے بھی منع کیا ہے جس طرح اونٹ بیٹھنے کے لئے اپنی جگہ مخصوص کر لیتا ہے۔

بَابُ اِتِّمَامِ السُّجُودِ وَالزَّجْرِ عَنِ اِنْتِقَاصِهِ وَتَسْمِيَةِ الْمُنْقِصِ رُكُوعَهُ وَسُجُودَهُ سَارِقًا اَوْ هُوَ

سَارِقٌ مِنْ صَلَاتِهِ

باب 199: سجدے کو مکمل کرنا اور اسے ناقص کرنے کی ممانعت رکوع اور سجدے میں کمی کرنے والے کو ”چور“

کا نام دینا۔ یا اسے ”نماز کا چور“ قرار دینا

663۔ سند حدیث: نَا أَبُو يَحْيَى مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحِيمِ الْبَزَّازُ، نَا الْحَكَمُ بْنُ مُوسَى أَبُو صَالِحٍ، حَدَّثَنَا

الْوَلِيدُ بْنُ مُسْلِمٍ، عَنِ الْأَوْزَاعِيِّ، عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي قَتَادَةَ، عَنْ أَبِيهِ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

متن حدیث: أَسْرَأُ النَّاسِ سَرِقَةً الَّذِي يَسْرِقُ صَلَاتَهُ قَالُوا: يَا رَسُولَ اللَّهِ، كَيْفَ يَسْرِقُ صَلَاتَهُ؟ قَالَ: لَا يَتِمُّ رُكُوعُهَا وَلَا سُجُودُهَا

\*\*\* (امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ کہتے ہیں:۔)۔ ابو یحییٰ محمد بن عبد الرحیم بزاز۔۔ الحکم بن موسیٰ ابو صالح۔۔ ولید بن مسلم۔۔

اوزاعی۔۔ یحییٰ بن ابو کثیر۔۔ عبد اللہ بن ابوقتادہ۔۔ اپنے والد (کے حوالے سے روایت نقل کرتے ہیں:) وہ بیان کرتے ہیں:

663 المستدرک علی الصحیحین للحاکم، ومن کتاب الامامة، اما حدیث انس، رقم الحدیث: 785، سنن الدارمی، کتاب

الصلوة، باب فی البی لا یتم الركوع والسجود، رقم الحدیث: 1350، مسند احمد بن حنبل، مسند الانصار، حدیث ابی قتادة

الانصاری، رقم الحدیث 22061 المعجم الكبير للطبرانی، من اسمه الحارث، وما اسند ابو قتادة، رقم الحدیث.

3208 المعجم الاوسط للطبرانی، باب البعین، من بقية من اول اسمه ميم من اسمه موسى، رقم الحدیث 8341

نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

”لوگوں میں سب سے برا چور وہ ہے جو اپنی نماز میں چوری کرتا ہے۔ لوگوں نے عرض کیا یا رسول اللہ (ﷺ) وہ اپنی نماز میں کیسے چوری کرتا ہے تو نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: وہ نماز کے رُوح اور سجدے کو کھل ادا نہیں کرتا۔“

**664 - سند حدیث:** نَا مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ بْنِ كُرَيْبٍ، حَدَّثَنَا أَبُو خَالِدٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَاقَ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ

أَبِي سَعِيدٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ:

مَتْنِ حَدِيثٍ: صَلَّى بِنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْعَصْرَ فَصُورَ بِرُحْلٍ يُصَلِّي، فَقَالَ: يَا فُلَانُ اتَّقِ اللَّهَ، أَحْسِنْ صَلَاتَكَ، اتَّسِرْ أَيْ لَا أَرَاكُمْ، إِنِّي لَا أَرَى مِنْ خَلْفِي كَمَا أَرَى مِنْ بَيْنِ يَدَيَّ، أَحْسِنُوا صَلَاتَكُمْ وَاتَّقُوا رُكُوعَكُمْ وَسُجُودَكُمْ

❖❖ (امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ کہتے ہیں:)-- محمد بن علاء بن کریم -- ابو خالد -- محمد بن اسحاق -- سعید بن ابوسعید --

اپنے والد کے حوالے سے نقل کرتے ہیں: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

نبی اکرم ﷺ نے ہمیں عصر کی نماز پڑھائی پھر آپ نے ایک شخص کو نماز ادا کرتے ہوئے دیکھا تو ارشاد فرمایا: اے فلاں! تم اللہ تعالیٰ سے ڈرو اور اپنی نماز کو اچھا کرو۔ کیا تم اس بات پر غور نہیں کرتے کہ میں تم کو دیکھ لیتا ہوں۔ میں اپنے پیچھے بھی اسی طرح دیکھ لیتا ہوں جس طرح میں اپنے سامنے دیکھتا ہوں۔ تم لوگ اپنی نمازوں کو اچھا کر دو رکوع اور سجدہ کو مکمل کرو۔

**665 - سند حدیث:** نَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ إِسْحَاقَ، حَدَّثَنَا صَفْوَانُ بْنُ صَالِحٍ، حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ بْنُ مُسْلِمٍ، حَدَّثَنَا

شَيْبَةُ بْنُ الْأَخْفِ الْأَوْزَاعِيُّ، حَدَّثَنَا أَبُو سَلَامٍ الْأَسْوَدُ، نَا أَبُو صَالِحٍ الْأَشْعَرِيُّ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ الْأَشْعَرِيِّ قَالَ:

مَتْنِ حَدِيثٍ: صَلَّى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِأَصْحَابِهِ، ثُمَّ جَلَسَ فِي طَائِفَةٍ مِنْهُمْ، فَدَخَلَ رَجُلٌ،

فَقَامَ يُصَلِّي، فَجَعَلَ يَرْكَعُ وَيَنْقُرُ فِي سُجُودِهِ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اتَّسِرْ هَذَا، مَنْ مَاتَ عَلَى

هَذَا مَاتَ عَلَى غَيْرِ مِلَّةِ مُحَمَّدٍ، يَنْقُرُ صَلَاتَهُ كَمَا يَنْقُرُ الْغُرَابُ الدَّمَ، إِنَّمَا مَثَلُ الَّذِي يَرْكَعُ وَيَنْقُرُ فِي سُجُودِهِ

كَالْجَائِعِ لَا يَأْكُلُ إِلَّا التَّمْرَةَ وَالتَّمْرَتَيْنِ، فَمَاذَا تُغْنِيَانِ عَنْهُ، فَاسْبِغُوا الْوُضُوءَ، وَبَلِّ لِّلْأَعْقَابِ مِنَ الْمَاءِ، اتَّقُوا

الرُّكُوعَ وَالسُّجُودَ قَالَ أَبُو صَالِحٍ: فَقُلْتُ لِأَبِي عَبْدِ اللَّهِ الْأَشْعَرِيِّ: مَنْ حَدَّثَكَ بِهَذَا الْحَدِيثِ؟ فَقَالَ أُمَرَاءُ

الْأَخْنَادِ: عَمْرُو بْنُ الْعَاصِ، وَخَالِدُ بْنُ الْوَلِيدِ، وَيَزِيدُ بْنُ أَبِي سُفْيَانَ، وَشُرَحْبِيلُ بْنُ حَسَّةَ، كُلُّ هَؤُلَاءِ سَمِعُوهُ

مِنَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

❖❖ (امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ کہتے ہیں:)-- اسماعیل بن اسحاق -- صفوان بن صالح -- ولید بن مسلم -- شیبہ بن اخف

اوزعی -- ابوسلام اسود -- ابوصالح اشعری (کے حوالے سے روایت نقل کرتے ہیں) حضرت ابو عبد اللہ اشعری رضی اللہ عنہ بیان کرتے

ہیں:

نبی اکرم ﷺ نے اپنے اصحاب کو نماز پڑھائی پھر آپ ان میں سے چند صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے ساتھ تشریف فرما ہو گئے۔ ایک



شخص (مسجد میں) آیا اور کھڑا ہو کر نماز ادا کرنے لگا۔ وہ (تیزی) سے رکوع کرنے لگا اور سجدے میں ٹھونگے مارنے لگا تو نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: کیا تم لوگ دیکھ رہے ہو؟ جو شخص (اس) طرح نماز ادا کرتے ہوئے مرتا ہے وہ حضرت محمد ﷺ کے دین (طریقے) کے علاوہ پر مرتا ہے۔ یہ اپنی نماز میں اس طرح ٹھونگے مار رہا ہے جس طرح کو اخون پر ٹھونگے مارتا ہے جو شخص (تیزی) سے رکوع کرتا ہے اور سجدے میں ٹھونگے مارتا ہے اس کی مثال ایسے بھوکے شخص کی مانند ہے جو صرف ایک یا دو کھجوریں کھا لیتا ہے تو یہ اسے کس چیز سے بے نیاز کریں گی؟ تم لوگ اچھی طرح وضو کرو اور بعض ایڑیوں کے لئے جہنم کی بربادی ہے اور تم لوگ رکوع اور سجود مکمل کرو۔

ابوصالح نامی راوی کہتے ہیں: میں نے ابو عبد اللہ اشعری سے کہا: آپ کو یہ حدیث کس نے سنائی ہے؟ تو انہوں نے بتایا: لشکروں کے امیروں نے بتائی ہے۔ حضرت عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ، حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ، حضرت یزید بن ابوسفیان رضی اللہ عنہ، حضرت شریک بن حسنہ رضی اللہ عنہ ان تمام حضرات نے یہ بات نبی اکرم ﷺ کی زبانی سنی ہے۔

### بَابُ اِيجَابِ اِعَادَةِ الصَّلَاةِ الَّتِي لَا يُتِمُّ الْمُصَلِّي فِيهَا سُجُودَهُ

اِذَا الصَّلَاةُ الَّتِي لَا يُتِمُّ الْمُصَلِّي رُكُوعَهَا وَلَا سُجُودَهَا غَيْرُ مُجْزِئَةٍ عَنْهُ

**باب 200:** جو شخص نماز کے دوران سجدے کو مکمل نہیں کرتا اس پر اس نماز کو دہرانا واجب ہے کیونکہ ایسے شخص کی نماز جائز نہیں ہوتی جو رکوع اور سجدہ مکمل ادا نہیں کرتا

**666 - سند حدیث:** نَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ سَعِيدٍ الْأَشَجُّ، نَا ابْنُ اَدْرِيسَ، وَمُحَمَّدُ بْنُ فَضِيلٍ، ح وَحَدَّثَنَا سَلْمُ بْنُ جُنَادَةَ، حَدَّثَنَا وَكِيعٌ، ح وَحَدَّثَنَا هَارُونُ بْنُ إِسْحَاقَ، حَدَّثَنَا ابْنُ فَضِيلٍ جَمِيعًا عَنِ الْأَعْمَشِ، ح وَحَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْمَخْزُومِيُّ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنِ الْأَعْمَشِ، ح، وَحَدَّثَنَا الدُّورِيُّ، نَا أَبُو مُعَاوِيَةَ، اَنَا الْأَعْمَشُ، عَنْ عُمَارَةَ بْنِ عُمَيْرٍ، عَنْ أَبِي مَعْمَرٍ، عَنْ أَبِي مَسْعُودٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

مَنْ حَدَّثَنَا صَلَاةً لَا تُجْزِئُ صَلَاةً لَا يُقِيمُ الرَّجُلُ فِيهَا صَلَاتَهُ فِي الرُّكُوعِ وَالسُّجُودِ

\*\*\* (امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ کہتے ہیں: -- عبد اللہ بن سعید اشج -- ابن ادریس اور محمد بن فضیل

(یہاں تحویل سند ہے) سلم بن جنادہ -- وکیع (یہاں تحویل سند ہے) ہارون بن اسحاق -- ابن فضیل جمیعاً اعمش -- (یہاں تحویل سند ہے) سعید بن عبد الرحمن مخزومی -- سفیان -- اعمش -- (یہاں تحویل سند ہے) -- دورق -- ابو معاویہ -- اعمش -- عمارہ بن عمیر -- ابو معمر (کے حوالے سے روایت نقل کرتے ہیں:) حضرت ابو مسعود رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں۔ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے۔

ایسے شخص کی نماز جائز نہیں ہوتی جو رکوع اور سجدے میں اپنی پشت کو سیدھا نہیں رکھتا۔

**667 - سند حدیث:** نَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى، وَآحْمَدُ بْنُ الْمُقْدَامِ قَالَا: حَدَّثَنَا مَلَاذِمُ بْنُ عَمْرٍو، حَدَّثَنَا جَدِّي

عَنْ اللَّهِ نُنْ بَذِرَ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عُلَيْيٍّ، عَنْ أَبِيهِ عَلِيِّ بْنِ مُسْلَمٍ وَكَانَ اخَا ابْنِ الْوَلَدِ قَالَ  
 مَتْنُ حَدِيثٍ: صَلَّيْتُ خَلْفَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمَخَ بِمَوْخِرِ عَنَبِهِ إِلَى رِجْلِي لَا نَفْثَ مِنْهُ  
 فِي الرُّكُوعِ وَالسُّجُودِ، فَلَمَّا قَصَى نَبِيُّ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الصَّلَاةَ قَالَ: يَا مَعْشَرَ الْمُسْلِمِينَ إِنَّهُ لَا  
 صَلَاةَ لِمَنْ لَا يُقِيمُ صَلَاتَهُ فِي الرُّكُوعِ وَالسُّجُودِ  
 هَذَا حَدِيثُ أَحْمَدَ بْنِ الْإِسْمَاعِيلِ

❦ (امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ کہتے ہیں:)-- محمد بن ثنی اور احمد بن مقدم -- ملازم بن عمرو -- عبداللہ بن بدر -- عبدالرحمن بن علی -- اپنے والد علی بن شیبان کے حوالے سے روایت کرتے ہیں جو وفد کے اراکین میں سے ایک تھے وہ بیان کرتے ہیں میں نے نبی اکرم ﷺ کے پیچھے نماز ادا کی تو آپ نے اپنی آنکھ کے گوشے سے ایک شخص کو دیکھا جو رکوع اور سجدے میں اپنی پشت کو سیدھا نہیں کر رہا تھا۔ جب نبی اکرم ﷺ نے نماز مکمل کر لی تو آپ نے ارشاد فرمایا: اے مسلمانوں کے گروہ ایسے شخص کی نماز نہیں ہوتی جو رکوع اور سجدے میں اپنی پشت کو سیدھا نہیں کرتا۔  
 روایت کے یہ الفاظ احمد بن مقدم کے نقل کردہ ہیں۔

### بَابُ التَّسْبِيحِ فِي السُّجُودِ

#### باب 201: سجدے میں تسبیح پڑھنا

668 - سَنَدُ حَدِيثٍ: نَا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، وَمُحَمَّدُ بْنُ أَبَانَ، وَسَلَمُ بْنُ جُنَادَةَ قَالُوا: حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ غِيَاثٍ، حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي لَيْلَى، عَنِ الشَّعْبِيِّ، عَنْ صِلَةَ، عَنْ حَذِيفَةَ، مَتْنُ حَدِيثٍ: أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقُولُ فِي رُكُوعِهِ: سُبْحَانَ رَبِّيَ الْعَظِيمِ ثَلَاثًا، وَفِي سُجُودِهِ: سُبْحَانَ رَبِّيَ الْأَعْلَى ثَلَاثًا

❦ (امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ کہتے ہیں:)-- یعقوب بن ابراہیم اور محمد بن ابان اور سلم بن جنادہ -- حفص بن غیاث -- ابن ابی لیلی -- شعبی -- صد کے حوالے سے روایت نقل کرتے ہیں: حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں۔  
 نبی اکرم ﷺ رکوع میں سبحان ربی العظیم تین مرتبہ پڑھتے تھے اور سجدے میں سبحان ربی الاعلیٰ تین مرتبہ پڑھتے تھے۔

669 - سَنَدُ حَدِيثٍ: نَا مُوَمَّلُ بْنُ هِشَامٍ، وَسَلَمُ بْنُ جُنَادَةَ قَالَا: حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ، حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ، عَنْ سَعْدِ بْنِ عُبَيْدَةَ، عَنِ الْمُسْتَوْرِدِ بْنِ الْأَخْنَفِ، عَنْ صِلَةَ بْنِ زُفَرٍ، عَنْ حَذِيفَةَ قَالَ: مَتْنُ حَدِيثٍ: صَلَّيْتُ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَذَكَرَ الْحَدِيثَ، وَقَالَ: ثُمَّ سَجَدَ، فَقَالَ فِي سُجُودِهِ: سُبْحَانَ رَبِّيَ الْأَعْلَى  
 قَالَ سَلَمُ بْنُ جُنَادَةَ، عَنِ الْأَعْمَشِ

❦❦ (امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ کہتے ہیں:)-- مؤمل بن ہشام اور سلم بن جنادہ-- ابو معاویہ-- اعمش-- سعد بن عبیدہ-- مستورد بن الحنف-- سلمہ بن زفر (کے حوالے سے روایت نقل کرتے ہیں:) حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں میں نے نبی اکرم ﷺ کی اقتداء میں نماز ادا کی (اس کے بعد راوی نے پوری حدیث ذکر کی ہے) وہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ سجدے میں گئے اور آپ نے سجدے میں سبحان ربی الاعلیٰ پڑھا۔  
سہم بن جنادہ نے یہ الفاظ نقل کئے ہیں۔ یہ روایت اعمش سے منقول ہے۔

**670 - سند حدیث:** نَا أَبُو مُوسَى، نَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ زَيْدٍ، نَا مُوسَى بْنُ أَيُّوبَ قَالَ: سَمِعْتُ عَمِيَّ إِيَّاسَ بْنَ عَامِرٍ يَقُولُ: سَمِعْتُ عُقْبَةَ بْنَ عَامِرٍ يَقُولُ:  
متن حدیث: لَمَّا نَزَلَتْ (سَبِّحْ أَمْرَ رَبِّكَ الْاَعْلَى) (الاعلیٰ: ۱) قَالَ لَنَا النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اجْعَلُوهَا فِي سُجُودِكُمْ

اسناد دیگر: نَاهُ مُحَمَّدُ بْنُ عِيسَى، عَنِ ابْنِ الْمُبَارَكِ، عَنْ مُوسَى بْنِ أَيُّوبَ، عَنْ عَمِيٍّ، عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ بِمِثْلِهِ، وَلَمْ يَقُلْ: لَنَا

❦❦ (امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ کہتے ہیں:)-- ابو موسیٰ-- عبد اللہ بن زید-- موسیٰ بن ایوب-- اپنے چچا ایاس بن عامر (کے حوالے سے روایت نقل کرتے ہیں:) حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:  
جب یہ آیت نازل ہوئی:

”تم اپنے اعلیٰ پروردگار کی پاکی بیان کرو“ نبی اکرم ﷺ نے ہم سے فرمایا: اسے تم اپنے سجدے میں شامل کرو۔  
یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ منقول ہے۔  
تاہم انہوں نے یہ الفاظ نقل نہیں کیے ہیں ”ہم سے“۔

**670** سنن ابی داؤد کتاب الصلاة باب تفریع ابواب الركوع والسجود باب ما يقول الرجل في ركوعه وسجوده رقم الحديث **748** سنن ابن ماجة کتاب إقامة الصلاة باب التسييع في الركوع والسجود رقم الحديث **883** سنن ابدارمی کتاب الصلاة باب ما يقال في الركوع رقم الحديث **1328** المستدرک علی الصحیحین للحاکم ومن کتاب الامامة واما حدیث عبد الوہاب رقم الحديث **765** صحیح ابن حبان کتاب الصلاة باب صفة الصلاة ذکر المراء بالتسييع لله جن وعلا في الركوع والسجود للمصلي في رقم الحديث **1921** شرح معانی الآثار للطحاوی باب ما ينبغي ان يقال في الركوع والسجود رقم الحديث **881** مسند احمد بن حنبل حدیث عقبہ بن عامر الجهني عن النبي صلى الله عليه وسلم رقم الحديث **17105** مسند الطيالسي وعقبہ بن عامر عن النبي صلى الله عليه وسلم رقم الحديث **1081** مسند ابی يعنى البوصلي مسند عقبہ بن عامر الجهني رقم الحديث **1696** المعجم الكبير للطبراني من اسبه عند الله من اسبه عقيل إياس بن عامر الغافقي رقم الحديث **14718**

## بَابُ الدُّعَاءِ فِي السُّجُودِ .

## باب 202: سجدے میں دعا مانگنا

671- سند حدیث: نا یعقوب بن ابراہیم، وعلی بن شعیب قالا: حَدَّثَنَا أَبُو اسَامَةَ، حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ، عَنْ

مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيَى بْنِ حَتَّانٍ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْأَعْرَجِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ.

متن حدیث: فَقَدْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَاتَ لَيْلَةٍ فِي الْفِرَاشِ، فَجَعَلْتُ أَطْلُبُهُ بِيَدِي،

فَوَقَعْتُ يَدِي عَلَى بَاطِنِ قَدَمَيْهِ وَهُمَا مُتَصِبَتَانِ فَسَمِعْتُهُ يَقُولُ: اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِرِضَاكَ مِنْ سَخَطِكَ، وَأَعُوذُ

بِمُعَافَاتِكَ مِنْ عُقُوبَتِكَ، أَعُوذُ بِكَ مِنْكَ لَا أُحْصِي ثَنَاءً عَلَيْكَ، أَنْتَ كَمَا أَثْنَيْتَ عَلَى نَفْسِكَ

توضیح روایت: هَذَا حَدِيثُ الدَّورَقِيِّ وَقَالَ عَلِيُّ بْنُ شُعَيْبٍ: عَنْ عَبْدِ اللَّهِ، وَقَالَ: لَا أُحْصِي مَذْحِكَ وَلَا

ثَنَاءً عَلَيْكَ

❦ (امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ کہتے ہیں:)-- یعقوب بن ابراہیم اور علی بن شعیب-- ابو اسامہ-- عبید اللہ-- محمد بن یحییٰ

بن حبان-- عبد الرحمن اعرج نے-- حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کا یہ بیان نقل کیا ہے:

ایک رات میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنے بستر پر موجود نہیں پایا۔ میں نے ہاتھ کے ذریعے آپ کو تلاش کیا تو میرا ہاتھ آپ

کے تلوے پر پڑا۔ آپ نے اپنے دونوں پاؤں کھڑے کئے ہوئے تھے۔ میں نے آپ کو یہ کہتے ہوئے سنا:

”اے اللہ! میں تیری ناراضگی کے مقابلے میں تیری رضامندی کی پناہ مانگتا ہوں اور تیری سزا کے مقابلے میں تیری

معافی کی پناہ مانگتا ہوں اور تیرے مقابلے میں تیری پناہ مانگتا ہوں۔ میں تیری ثناء کا احاطہ نہیں کر سکتا تو ویسا ہی ہے

جس طرح تو نے اپنی ثناء خود بیان کی ہے۔“

روایت کے یہ الفاظ دورقی کے نقل کردہ ہیں۔

علی بن شعیب نے یہ روایت عبد اللہ سے نقل کرتے ہوئے یہ الفاظ نقل کئے ہیں: ”میں تیری تعریف اور تیری ثناء کا احاطہ نہیں

کر سکتا۔“

672- سند حدیث: نا یونس بن عبد الاعلی، انا ابن وهب، حَدَّثَنِي يَحْيَى بْنُ أَيُّوبَ، عَنْ عُمَارَةَ بْنِ غَرْبَةَ،

عَنْ سَمِيِّ مَوْلَى أَبِي بَكْرٍ، عَنْ أَبِي صَالِحٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ،

متن حدیث: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقُولُ فِي سُجُودِهِ: اللَّهُمَّ اعْمِرْ لِي ذَنْبِي كُلَّهُ، دِقَّةَ

وَجِلَّةَ، وَأَوَّلَهُ وَآخِرَهُ، وَعَلَانِيَتَهُ وَسِرَّهُ

❦ (امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ کہتے ہیں:)-- یونس بن عبد الاعلی-- ابن وهب-- یحییٰ بن ایوب-- عمارہ بن غزیہ-- کی

مولی ابو بکر-- ابو صالح (کے حوالے سے روایت نقل کرتے ہیں) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سجدے میں یہ پڑھتے تھے۔

”اے اللہ! تو میرے سارے گناہوں چھوٹے بڑے پہلے بعد والے ظاہری پوشیدہ سب کی مغفرت کر دے۔“

**673 -** سند حدیث: نَا الرَّبِيعُ بْنُ سُلَيْمَانَ، وَبَعْرُ بْنُ نَصْرِ قَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ، أَخْبَرَنَا ابْنُ أَبِي الزِّنَادِ، عَنْ مُوسَى بْنِ عُقْبَةَ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْفَضْلِ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْأَعْرَجِ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي رَافِعٍ، عَنْ عَلِيٍّ.

متن حدیث: اَنَّ السَّيِّءَ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا قَامَ إِلَى الصَّلَاةِ الْمَكْتُوبَةِ كَبَّرَ، فَذَكَرَ الْحَدِيثَ، وَقَالَ: ثُمَّ إِذَا سَجَدَ قَالَ فِي سُجُودِهِ: اللَّهُمَّ لَكَ مَجْدٌ، وَبِكَ آمَنْتُ، وَلَكَ أَسْلَمْتُ، وَأَنْتَ رَبِّي، سَجَدَ وَجْهِي لِلَّذِي خَلَقَهُ، وَشَقَّ سَمْعَهُ وَبَصَرَهُ، تَبَارَكَ اللَّهُ أَحْسَنُ الْخَالِقِينَ

\*\*\* (امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ کہتے ہیں:)-- ربیع بن سلیمان اور بحر بن نصر-- ابن وہب-- ابن ابوالزنار-- موسیٰ بن عقبہ-- عبد اللہ بن فضل-- عبد الرحمن بن اعرج-- عبد اللہ بن ابورافع (کے حوالے سے روایت نقل کرتے ہیں: ) حضرت علی کرم اللہ وجہہ بیان کرتے ہیں:

نبی اکرم ﷺ جب فرض نماز پڑھتے تھے تو آپ تکبیر کہتے تھے (اس کے بعد راوی نے کچھ حدیث ذکر کی ہے) وہ بیان کرتے ہیں: پھر جب آپ سجدے میں جاتے تو سجدے میں یہ پڑھتے تھے۔

”اے اللہ! میں نے تیرے لئے سجدہ کیا“ میں تجھ پر ایمان لایا“ میں نے تیرے لئے اسلام قبول کیا“ تو میرا پروردگار ہے۔ میرا چہرہ اس ذات کی بارگاہ میں سجدے کی حالت میں ہے جس نے اسے پیدا کیا ہے اور جس نے اسے سماعت اور بصارت عطا کی ہے تو اللہ تعالیٰ کی ذات برکت والی ہے۔ جو سب سے عظیم خالق ہے۔“

بَابُ الْأَمْرِ فِي الاجْتِهَادِ فِي الدُّعَاءِ فِي السُّجُودِ فِي الصَّلَاةِ الْمَكْتُوبَةِ

وَمَا يُرْجَى فِي ذَلِكَ الْوَقْتِ مِنْ إجابة الدُّعَاءِ

باب 203: فرض نماز کے دوران سجدے میں اہتمام کے ساتھ دعا مانگنے کا حکم ہونا

اور اس وقت مانگی جانے والی دعا کی قبولیت کی امید ہونا

**674 -** سند حدیث: نَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ، نَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ جَعْفَرٍ، وَسُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ، وَحَدَّثَنَا عَبْدُ الْجَبَّارِ بْنُ

الْعَلَاءِ، وَسَعِيدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ قَالَ: حَدَّثَنَا مُفِيانٌ، عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ سَحِيمٍ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَعْبُدٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي عَتَّاسٍ قَالَ:

متن حدیث: كَشَفَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ السَّتَارَةَ وَالنَّاسُ صُفُوفٌ خَلْفَ أَبِي بَكْرٍ، فَقَالَ: وَأَمَّا السُّجُودُ فَاجْتَهِدُوا فِي الدُّعَاءِ فَقِمْنَ أَنْ يُسْتَجَابَ لَكُمْ

\*\*\* (امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ کہتے ہیں:)-- علی بن حجر-- اسماعیل بن جعفر اور سفیان بن عیینہ-- عبد الجبار بن علاء



اور سعید بن عبدالرحمن -- سفیان -- سلیمان بن حکیم -- ابراہیم بن عبداللہ بن معبد -- اپنے والد کے حوالے سے نقل کرتے ہیں  
حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں:

نبی اکرم ﷺ نے پردہ ہٹایا لوگ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کے پیچھے صفیں بنا کر نماز ادا کر رہے تھے۔ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا:  
”جہاں تک سجدے کا تعلق ہے تو تم اس میں اہتمام کے ساتھ دعا مانگو کیونکہ وہ اس لائق ہے کہ اسے قبول کیا جائے۔“

### بَابُ إِبَاحَةِ السُّجُودِ عَلَى الثِّيَابِ اتِّقَاءَ الْحَرِّ وَالْبَرْدِ

باب 204: گرمی یا سردی سے بچنے کے لئے کپڑے پر سجدہ کرنا

675 - سند حدیث: نَا يَعْقُوبُ الدَّورَقِيُّ، وَمُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلَى قَالَا: نَا بِشْرُ بْنُ مَفْضَلٍ، نَا غَالِبُ الْقَطَّانُ، عَنْ بَكْرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ، عَنْ أَنَسٍ قَالَ:

متن حدیث: كُنَّا نَصَلِّي مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي شِدَّةِ الْحَرِّ، فَإِذَا أَرَادَ أَحَدُنَا أَنْ يَسْجُدَ بَسَطَ ثَوْبَهُ مِنْ شِدَّةِ الْحَرِّ، وَسَجَدَ عَلَيْهِ

توضیح روایت: وَقَالَ الصَّنْعَانِيُّ: فَإِذَا لَمْ يَسْتَطِعْ أَحَدُنَا أَنْ يُعْجِنَ وَجْهَهُ مِنَ الْأَرْضِ بَسَطَ ثَوْبَهُ فَسَجَدَ عَلَيْهِ  
\*\*\* (امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ کہتے ہیں:)-- یعقوب دورقی اور محمد بن عبدالاعلیٰ -- بشر بن مفضل -- غالب قطان -- ہر  
بن عبداللہ (کے حوالے سے روایت نقل کرتے ہیں:) حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

ہم لوگ نبی اکرم ﷺ کی اقتداء میں شدید گرمی میں نماز ادا کرتے تھے تو جب کسی شخص نے سجدہ کرنا ہوتا تھا تو وہ گرمی کی  
شدت کی وجہ سے اپنا کپڑا بچھا دیتا تھا اور اس پر سجدہ کرتا تھا۔

صنعانی نامی راوی نے نقل کیا ہے: جب کسی شخص کے لئے زمین پر پیشانی رکھنا ممکن نہیں ہوتا تھا تو وہ اپنا کپڑا بچھا کر اس پر سجدہ  
کرتا تھا۔

676 - سند حدیث: نَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْحَاقَ الصَّنْعَانِيُّ، حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ أَبِي مَرْيَمَ، حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ إسماعِيلَ بْنِ أَبِي حَبِيبَةَ، حَدَّثَنِي عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ ثَابِتٍ بْنُ صَامِتٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ جَدِّهِ،

متن حدیث: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَّى فِي مَسْجِدِ بَنِي عَبْدِ الْأَشْهَلِ، وَعَلَيْهِ كِسَاءٌ مُلْتَفٌّ بِهِ، يَضَعُ يَدَيْهِ، يَفِيهِ الْكِسَاءُ بَرْدَ الْحَصَا

\*\*\* (امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ کہتے ہیں:)-- محمد بن اسحاق صنعانی -- سعید بن ابو مریم -- ابراہیم بن اسماعیل بن ابو حبیبہ  
-- عبدالرحمن بن ثابت بن صامت -- اپنے والد کے حوالے سے اپنے دادا کا یہ بیان نقل کرتے ہیں:

نبی اکرم ﷺ نے بنو عبد اشہل کی مسجد میں نماز ادا کی۔ آپ نے ایک چادر اوڑھی ہوئی تھی۔ آپ اپنا ہاتھ اس پر رکھتے تھے۔  
وہ چادر آپ کو کنکریوں کی ٹھنڈک سے بچا رہی تھی۔

## بَابُ السُّنَّةِ فِي الْجُلُوسِ بَيْنَ السَّجْدَتَيْنِ

## باب 205: دو سجدوں کے درمیان بیٹھنے کا سنت طریقہ

677 - سند حدیث: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ الصَّبَّاحِ الْمِصْمَعِيُّ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الْحَمِيدِ

بْنُ جَعْفَرٍ الْمَدَنِيُّ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ عَطَاءٍ قَالَ:

مَتْنٌ حَدِيثٌ: سَمِعْتُ أَبَا حُمَيْدٍ السَّاعِدِيَّ فِي عَشْرَةٍ مِنْ أَصْحَابِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ:

أَبَا أَعْلَمُكُمْ بِصَلَاةِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالُوا: مَا كُنْتَ أَقْدَمًا لَهُ صُحْبَةً، وَلَا أَطَوَّلًا لَهُ تَبَاعَةً  
 قَالَ: بَلَى قَالُوا فَأَعْرِضْ قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا قَامَ إِلَى الصَّلَاةِ رَفَعَ يَدَيْهِ حَتَّى  
 يُحَادِثَ مَنْكِبَيْهِ، ثُمَّ كَبَّرَ وَاعْتَدَلَ قَائِمًا، حَتَّى يَقَرَّ كُلُّ عَظْمٍ فِي مَوْضِعِهِ مُعْتَدِلًا، ثُمَّ يَقْرَأُ ثُمَّ يَرْفَعُ يَدَيْهِ، وَيُكَبِّرُ  
 وَيَرْكَعُ فَيَضَعُ رَأْسَهُ عَلَى رُكْبَتَيْهِ، وَلَا يَصُبُّ رَأْسَهُ، وَلَا يَقْنَعُهُ، ثُمَّ يَقُولُ: سَمِعَ اللَّهُ لِمَنْ حَمِدَهُ، وَيَرْفَعُ يَدَيْهِ  
 حَتَّى يُحَادِثَ بِهِمَا مَنْكِبَيْهِ مُعْتَدِلًا، حَتَّى يَقَرَّ كُلُّ عَظْمٍ فِي مَوْضِعِهِ مُعْتَدِلًا، ثُمَّ يُكَبِّرُ وَيَسْجُدُ فَيَجَافِي جَنْبَيْهِ، ثُمَّ  
 يَرْفَعُ رَأْسَهُ، فَيُثْنِي رِجْلَهُ الْيُسْرَى، فَيَقْعُدُ عَلَيْهَا، وَيَفْتَحُ أَصَابِعَ رِجْلِهِ الْيُمْنَى، ثُمَّ يَقُومُ فَيَضَعُ فِي الرَّكْعَةِ  
 الْآخَرَى مِثْلَ ذَلِكَ، ثُمَّ يَقُومُ مِنَ السَّجْدَتَيْنِ فَيَضَعُ مِثْلَ مَا صَنَعَ حِينَ افْتَتَحَ الصَّلَاةَ

❦ (امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ کہتے ہیں)۔۔ محمد بن رافع۔۔ عبد الملک بن صباح مسمی۔۔ عبد الحمید بن جعفر مدنی (کے

حوالے سے روایت نقل کرتے ہیں) محمد بن عمرو بن عطاء بیان کرتے ہیں:

میں نے حضرت ابو حمید ساعدی رضی اللہ عنہ کو دس صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی موجودگی میں یہ بات کہتے ہوئے سنا: میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی  
 نماز کے بارے میں آپ سب سے زیادہ جانتا ہوں۔ ان لوگوں نے کہا: آپ ہم سے پرانے صحابی نہیں ہیں اور نہ ہی آپ زیادہ  
 طویل عرصے سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پیروکار ہیں تو حضرت ابو حمید ساعدی رضی اللہ عنہ نے کہا: جی ہاں! ان صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے کہا پھر آپ  
 پیش کیجئے تو حضرت ابو حمید ساعدی رضی اللہ عنہ نے بتایا: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جب نماز کے لئے کھڑے ہوتے تھے تو دونوں ہاتھ کندھوں تک بلند  
 کرتے تھے پھر آپ تکبیر کہتے تھے پھر سیدھے کھڑے ہو جاتے تھے یہاں تک کہ آپ کی ہر ہڈی اپنی جگہ پر اعتدال سے قرار حاصل  
 کر لیتی تھی پھر آپ تہجد کرتے تھے پھر رفع یدین کرتے تھے پھر آپ تکبیر کہتے ہوئے رکوع میں چلے جاتے تھے اور اپنی دونوں  
 ہتھیلیاں دونوں گھٹنوں پر رکھ لیتے تھے۔ آپ اپنے سر کو جھکاتے بھی نہیں تھے اور اٹھاتے بھی نہیں تھے پھر آپ سمع اللہ لمن  
 حمدہ کہتے تھے (اور کھڑے ہو جاتے تھے) آپ دونوں ہاتھ کندھوں تک بلند کرتے تھے اور اعتدال کے ساتھ (کھڑے ہوتے  
 تھے) یہاں تک کہ آپ کی ہر ہڈی اپنی جگہ پر اعتدال کے ساتھ آ جاتی تھی پھر آپ تکبیر کہتے ہوئے سجدے میں چلے جاتے تھے اور

[677] حنفیہ بات کے قائل ہیں دو سجدوں کے درمیان بیٹھتے ہوئے مرد اپنی بائیں پاؤں بچھا کر اور دایاں پاؤں کھڑا کر کے اس کی انگلیاں قبضہ کی

طرف رخ کر کے اس طرح بیٹھے گا کہ اس کے دونوں ماتھوں کی انگلیاں اس کے زانوں پر گھٹنوں کے قریب ہوں۔

ہندہ عورت تو رک کے طور پر ہوں بیٹھنے کی کہ بائیں پاؤں دوا کیس پاؤں کے نیچے سے نکال کر سرین کے بل بیٹھنے کی۔

پنے دونوں بازو اپنے پہلو سے دور رکھتے تھے پھر آپ اپنا سر اٹھاتے تھے اور بائیں ٹانگ کو بچھا دیتے تھے اور اس پر مٹو جاتے تھے۔ آپ دائیں ٹانگ کی انگلیوں کھول لیتے تھے پھر آپ کھڑے ہو جاتے تھے۔ اسی طرح آپ دوسری رکعت ادا کرتے تھے پھر آپ دو رکعت کے بعد کھڑے ہوتے تھے تو اسی طرح کرتے تھے جیسے آپ نے نماز کے آغاز میں کیا تھا (یعنی رفع یدین کرتے تھے)

**678 -** سند حدیث نا ابو کربیب، وَعَبْدُ اللَّهِ بْنُ سَعِيدٍ الْأَشْجَحُ قَالَا: أَمَا أَبُو خَالِدٍ، حَدَّثَنَا هَارُونَ بْنُ إِسْحَاقَ، حَدَّثَنَا ابْنُ فَضِيلٍ، ح وَحَدَّثَنَا سَلَمُ بْنُ حُنَادَةَ، نَا وَكِيعٌ، عَنْ سُفْيَانَ، كُلُّهُمْ، عَنْ بَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ قَالَ سَمِعْتُ الْقَاسِمَ بْنَ مُحَمَّدٍ يَقُولُ: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ، عَنْ أَبِيهِ عَبْدُ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ قَالَ: مَثْنُ حَدِيثٍ أَنَّ مِنَ السُّنَّةِ فِي الصَّلَاةِ أَنْ تَضْجَعَ رِجْلَكَ الْيُسْرَى وَتَنْصِبَ الْيُمْنَى إِذَا جَلَسْتَ فِي الصَّلَاةِ

هَذَا حَدِيثُ ابْنِ فَضِيلٍ، وَقَالَ الْآخَرُونَ: عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ، عَنْ أَبِيهِ

❦ (امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ کہتے ہیں:)-- ابو کربیب اور عبد اللہ بن سعید اشج-- ابو خالد-- ہارون بن اسحاق-- ابن فضیل (یہاں تحویل سند ہے) سلم بن حنادہ-- وکیع-- سفیان-- یحییٰ بن سعید-- قاسم بن محمد-- عبد اللہ بن عبد اللہ بن عمر-- اپنے والد حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے حوالے سے نقل کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں:

نماز میں سنت یہ ہے کہ تم اپنی بائیں ٹانگ کو بچھاؤ اور دائیں پاؤں کو کھرا کرو جب تم نماز کے دوران بیٹھتے ہو۔ یہ الفاظ ابن فضیل کے نقل کردہ ہیں۔

دیگر راویوں نے یہ روایت قاسم بن محمد کے حوالے سے عبد اللہ بن عبد اللہ کے حوالے سے ان کے والد سے نقل کی ہے۔

**679 -** سند حدیث نا سَعِيدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْمَخْزُومِيُّ، نَا سُفْيَانُ، عَنْ بَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ، عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ، عَنْ أَبِيهِ قَالَ:

مَثْنُ حَدِيثٍ مِنْ سُنَّةِ الصَّلَاةِ أَنْ تَضْجَعَ رِجْلَكَ الْيُسْرَى، وَتَنْصِبَ الْيُمْنَى قَالَ: وَكَانَ النَّبِيُّ إِذَا جَلَسَ فِي الصَّلَاةِ أَضْجَعَ الْيُسْرَى وَنَصَبَ الْيُمْنَى

**678** 'صحيح البخاري' كتاب الاذان' ابواب صفة الصلاة' باب سعة الجلوس في التشهد' رقم الحديث 805 'موط مالك' كتاب لصلاة' باب لعن في الجلوس في الصلاة' رقم الحديث 200 'سنن ابی داود' كتاب الصلاة' باب تقرير ابواب الركوع والسجود' باب كيف الجلوس في التشهد' رقم الحديث 834 'السنن الصغرى' كتاب التصديق' باب كيف الجلوس للتشهد الاول' رقم الحديث 1150 'مصنف ابن ابی شعبة' كتاب الصلاة' يفتش اليسرى' رقم الحديث 2894 'السنن الكبرى' كتاب التصديق' كيف الجلوس للتشهد الاول' رقم الحديث 732 'شرح معاني الآثار' لصحاحي' باب صفة الجلوس في الصلاة' كيف هو " رقم الحديث: 968 'سنن الدارقطني' كتاب الصلاة' باب صفة الجلوس للتشهد وبيان اسحاديين رقم الحديث 1141 'المعجم الاوسط للطبراني' باب العين' من اسمه: عبدان' رقم الحديث 4667

توضیح مصنف قال ابو نکر: هذه الزيادة التي في خبر ابن عيينة لا احسبها محفوظة - اغني قوله وكان النبي صلى الله عليه وسلم اذا جلس في الصلاة اضجع اليسرى ونصب اليمنى  
 ❀❀ (امام ابن خزيمة رحمہ اللہ کہتے ہیں: - سعید بن عبد الرحمن مخزومی - سفیان - یحییٰ بن سعید - قاسم بن محمد -

عبد اللہ بن عبد اللہ بن عمر - اپنے والد کے حوالے سے نقل کرتے ہیں۔ وہ فرماتے ہیں:

نماز میں سنت یہ ہے کہ تم بائیں پاؤں کو بچھاؤ اور دائیں پاؤں کو کھڑا کر لو۔

راوی بیان کرتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جب نماز میں بیٹھتے تھے تو آپ اپنے بائیں پاؤں کو بچھا دیتے تھے اور دائیں پاؤں کو کھڑا کر لیتے تھے۔

امام ابن خزيمة رحمہ اللہ فرماتے ہیں: یہ اضافہ جو ابن عیینہ سے منقول روایت میں ہے میرے خیال میں یہ محفوظ نہیں ہے میری مراد روایت کے یہ الفاظ ہیں۔

”نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جب نماز میں بیٹھتے تھے تو آپ اپنی بائیں ٹانگ کو بچھا لیتے تھے اور دائیں پاؤں کو کھڑا کر لیتے تھے۔“

### بَابُ إِبَاحَةِ الْإِقْعَاءِ عَلَى الْقَدَمَيْنِ بَيْنَ السَّجْدَتَيْنِ

وَهَذَا مِنْ جِنْسِ اخْتِلَافِ الْمَبَاحِ، فَجَائِزٌ أَنْ يَقْعَى الْمُصَلِّي عَلَى الْقَدَمَيْنِ بَيْنَ السَّجْدَتَيْنِ، وَجَائِزٌ أَنْ يَفْتَرِشَ الْيُسْرَى وَيَنْصِبَ الْيَمْنَى

**باب 206:** دو سجدوں کے درمیان دونوں پاؤں پر اقعاء کے طور پر بیٹھنا مباح ہے

اور یہ مباح اختلاف کی قسم سے تعلق رکھتا ہے اور یہ بات جائز ہے کہ آدمی دو سجدوں کے درمیان پاؤں پر اقعاء کے طور پر بیٹھے اور یہ بات بھی جائز ہے کہ وہ اپنی بائیں ٹانگ کو بچھا لے اور دائیں پاؤں کو کھڑا کرے۔

**680 - سند حدیث:** نا محمد بن یحییٰ، نا عبد الرزاق، أخبرنا ابن جریج، أخبرني أبو الزبير،

متن حدیث: أَنَّهُ سَمِعَ طَاوُسًا يَقُولُ: قُلْنَا لِابْنِ عَبَّاسٍ فِي الْإِقْعَاءِ عَلَى الْقَدَمَيْنِ، فَقَالَ: هِيَ السُّنَّةُ، فَقُلْنَا:

إِنَّا لَنَرَاهُ حَفَاءً بِالرَّجُلِ، فَقَالَ: تِلْ هِيَ سُنَّةُ نَبِيِّكَ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

❀❀ (امام ابن خزيمة رحمہ اللہ کہتے ہیں: - محمد بن یحییٰ - عبد الرزاق - ابن جریج - ابو زبیر) کے حوالے سے روایت

نقل کرتے ہیں: - طاؤس بیان کرتے ہیں:

ہم نے حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے پاؤں کے بل ”اقعاء“ بیٹھنے کے بارے میں دریافت کیا تو انہوں نے فرمایا یہ سنت

ہے ہم نے کہا ہم تو اسے پاؤں کے ساتھ زیادتی سمجھتے ہیں تو انہوں نے فرمایا: (جی نہیں) بلکہ یہ تمہارے نبی کی سنت ہے۔

**681 - سند حدیث:** نا أحمد بن الأزهري، وكتبته من أصله، أنا يعقوب بن إبراهيم بن سعد، نا أبي، عن ابن

إسحاق قال حدثني عن رمول الله صلى الله عليه وسلم في صلاته إذا سجد العباس بن سهل بن سعد بن

مالك بن ساعد قال:

متن حدیث: خَلَسْتُ بِسُوقِ الْمَدِينَةِ فِي الضُّحَى مَعَ أَبِي أُسَيْدٍ مَالِكِ بْنِ رَبِيعَةَ وَمَعَ أَبِي حُمَيْدٍ صَاحِبِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُمَا مِنْ رَهْطِهِ مِنْ بَنِي سَاعِدَةَ، وَمَعَ أَبِي قَتَادَةَ الْحَارِثِ بْنِ رَبِيعٍ. فَقَالَ بَعْضُهُمْ لِبَعْضٍ - وَأَنَا أَسْمَعُ - : إِنَّا أَعْلَمُ بِصَلَاةِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْكُمْ، كُلُّ يَقُولُهَا لِصَاحِبِهِ، فَقَالُوا لِأَحَدِهِمْ فَقُمْ فَضِلْ بِنَا حَتَّى نَنْظُرَ أَتَصِيبُ صَلَاةَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمْ لَا؟ فَقَامَ أَحَدُهُمَا فَاسْتَقْلَلَ الْقِبْلَةَ، ثُمَّ كَتَرَ، ثُمَّ قَرَأَ بَعْضَ الْقُرْآنِ، ثُمَّ رَكَعَ، فَأَثَبَتْ يَدَيْهِ عَلَى رُكْبَتَيْهِ حَتَّى أَطْمَأَنَّ كُلُّ عَظْمٍ مِنْهُ، ثُمَّ رَفَعَ رَأْسَهُ فَأَعْتَدَلَ حَتَّى رَجَعَ كُلُّ عَظْمٍ مِنْهُ، ثُمَّ قَالَ: سَمِعَ اللَّهُ لِمَنْ حَمِدَهُ، ثُمَّ وَقَعَ سَاجِدًا عَلَى جَبِينِهِ وَرَأْسِهِ وَرُكْبَتَيْهِ وَصُدُورِ قَدَمَيْهِ رَاجِلًا بِيَدَيْهِ حَتَّى رَأَيْتُ بَيَاضَ إِبْطَيْهِ مَا تَحْتَ مَكِبَتَيْهِ، ثُمَّ ثَبَّتَ حَتَّى أَطْمَأَنَّ كُلُّ عَظْمٍ مِنْهُ، ثُمَّ رَفَعَ رَأْسَهُ فَأَعْتَدَلَ عَلَى عَقَبَتَيْهِ وَصُدُورِ قَدَمَيْهِ حَتَّى رَجَعَ كُلُّ عَظْمٍ مِنْهُ إِلَى مَوْضِعِهِ، ثُمَّ عَادَ لِمِثْلِ ذَلِكَ قَالَ: ثُمَّ قَامَ فَرَكَعَ أُخْرَى مِثْلَهَا قَالَ: ثُمَّ سَلَّمَ فَأَقْبَلَ عَلَى صَاحِبِهِ، فَقَالَ لِهَئِمَّا: كَيْفَ رَأَيْتُمَا؟ فَقَالَا لَهُ: أَصَبْتَ صَلَاةَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، هَكَذَا كَانَ يُصَلِّي

❀❀ (امام ابن خزیمہ بیسے کہتے ہیں۔)۔۔ احمد بن ازہر۔۔ یعقوب بن ابراہیم بن سعد۔۔ اپنے والد (کے حوالے سے روایت نقل کرتے ہیں)۔۔ ابن اسحاق کہتے ہیں: (یہاں کتاب کے اصل متن میں عبارت کی کمی بیشی ہے جس کا مفہوم واضح نہیں ہوتا)

راوی بیان کرتے ہیں: میں چاشت کے وقت مدینہ منورہ کے بازار میں حضرت ابوسعید بن مالک بن ربیعہ رضی اللہ عنہ اور حضرت ابو حمید کے ساتھ بیٹھا ہوا تھا جو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابی ہیں۔ یہ دونوں حضرات بنو سعد سے تعلق رکھتے تھے۔ ان کے ہمراہ حضرت ابوقرہ حارث بن ربیع رضی اللہ عنہ بھی موجود تھے۔ ان میں سے ایک نے دوسروں سے کہا اور میں یہ بات سن رہا تھا کہ میں آپ دونوں کے مقابلے میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز کے بارے میں زیادہ علم رکھتا ہوں۔ ان میں سے ہر ایک نے اپنے ساتھی سے یہی کہا تو ان میں سے ایک نے یہ کہا: آپ انھیں اور ہمیں نماز پڑھ کے دکھائیں تاکہ ہم اس بات کا جائزہ لیں کہ کیا آپ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز کے مطابق درست نماز ادا کرتے ہیں یا نہیں تو ان دونوں میں سے ایک صحابی کھڑے ہوئے انہوں نے قبلہ کی طرف رخ کیا اور تکبیر کہی اور انہوں نے قرآن کا کچھ حصہ تلاوت کیا پھر وہ رکوع میں گئے۔ انہوں نے اپنے ہاتھ گھٹنوں پر رکھے یہاں تک کہ ان کی ہر ہڈی اطمینان کی حالت میں آگئی پھر انہوں نے اپنا سر اٹھایا اور سیدھے کھڑے ہو گئے یہاں تک کہ ان کی ہر ہڈی واپس اپنی جگہ پر آگئی پھر انہوں نے سمع اللہ لص حمد کہا پھر وہ سجدے میں چلے گئے۔ انہوں نے اپنی پیشانی دونوں ہاتھوں اور پاؤں کے کناروں پر سجدہ کیا۔ انہوں نے اپنے دونوں ہاتھوں کو جمایا یہاں تک کہ میں نے ان کے کندھوں کے نیچے سے ان کی بغلوں کی سفیدی دیکھی۔ وہ اسی حالت میں ثابت رہے یہاں تک کہ ان کی ہر ہڈی اطمینان کی حالت میں آگئی پھر انہوں نے اپنے سر کو اٹھایا پھر وہ ایڑیوں کے بل اور اپنے قدموں کے ابتدائی حصے کے بل اعتدال کے ساتھ بیٹھ گئے یہاں تک کہ ان کی ہر ہڈی اپنی جگہ آگئی پھر انہوں نے دوبارہ یہی کیا۔ راوی بیان کرتے ہیں: پھر وہ کھڑے ہوئے۔ انہوں نے دوسری رکعت بھی اسی طرح ادا کی۔



راوی بیان کرتے ہیں۔ پھر انہوں نے سلام پھیرا اپنے دونوں ساتھیوں کی طرف متوجہ ہونے اور ان سے دریافت کیا۔ آپ دونوں نے کیسا دیکھا؟ ان دونوں نے جواب دیا۔ آپ نے نبی اکرم ﷺ کے نماز کے (طریقے سے) مطابق نماز ادا کی ہے نبی اکرم ﷺ اسی طرح نماز ادا کرتے تھے۔

## بَابُ طُولِ الْجُلُوسِ بَيْنَ السَّجْدَتَيْنِ

باب 207: دو سجدوں کے درمیان زیادہ دیر بیٹھنا

682 - سند حدیث: نا احمد بن عبدہ، اخبرنا حماد بن زید، حدَّثنا ثابت البنانی قال:

متن حدیث: قَالَ لَنَا أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ: إِنِّي لَا أَلُوَّ أَنْ أُصَلِّيَ بِكُمْ كَمَا رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي بِنَا

آثار صحابہ: قَالَ ثَابِتٌ: فَكَانَ أَنَسُ يَصْنَعُ شَيْئًا لَا أَرَاكُمْ تَصْنَعُونَهُ، كَانَ إِذَا رَفَعَ رَأْسَهُ مِنَ السُّجُودِ قَعَدَ بَيْنَ السَّجْدَتَيْنِ حَتَّى يَقُولَ الْقَائِلُ: قَدْ نَبَسَى

﴿﴾ (امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ کہتے ہیں:)-- احمد بن عبدہ-- حماد بن زید-- ثابت بنانی (کے حوالے سے روایت نقل کرتے ہیں:)-- حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے ہم سے فرمایا:

میں اس بارے میں کوئی کوتاہی نہیں کروں گا۔ میں تمہیں اسی طرح نماز پڑھاؤں جس طرح میں نے نبی اکرم ﷺ کو ہمیں نماز پڑھاتے ہوئے دیکھا ہے۔

ثابت نامی راوی کہتے ہیں: حضرت انس رضی اللہ عنہ وہ کام کیا کرتے تھے جو کام میں نے تمہیں کرتے ہوئے نہیں دیکھا جب وہ سجدے سے سر اٹھاتے تھے اور دو سجدوں کے درمیان بیٹھتے تھے تو میں یہ سوچتا تھا (شاید یہ دوبارہ سجدے میں جانا) بھول گئے ہیں۔

## بَابُ التَّسْوِيَةِ بَيْنَ السُّجُودِ وَبَيْنَ الْجُلُوسِ بَيْنَ السَّجْدَتَيْنِ أَوْ مُقَارَبَةِ مَا بَيْنَهُمَا

باب 208: سجدوں اور دو سجدوں کے درمیان بیٹھنے میں برابری کرنا یعنی ایک دوسرے کے قریب رکھنا

683 - سند حدیث: نا ابو احمد بن بشار، نا ابو احمد بن زبیر، نا مسعر، عَنِ الْحَكَمِ، عَنْ عَبْدِ

الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي لَيْسَى، عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ قَالَ: كَانَ سُجُودُ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَرُكُوعُهُ وَقُعُودُهُ بَيْنَ السَّجْدَتَيْنِ قَرِيبًا مِنَ السَّوَاءِ

﴿﴾ (امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ کہتے ہیں:)-- محمد بن بشار-- ابو احمد زبیری-- مسعر-- حکم-- عبد الرحمن بن ابولیس (کے

حوالے سے روایت نقل کرتے ہیں)-- حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

”نبی اکرم ﷺ کے سجدے آپ ﷺ کا رُکوع آپ کا دو سجدوں کے درمیان بیٹھنا تقریباً ایک جتن ہوتا تھا۔“



جاتے تھے اور رحمت کے مضمون والی آیت تلاوت کرتے تھے تو آپ اس رحمت کا سوال کرتے تھے اور جب ایسی کوئی آیت پڑھتے تھے جس میں اللہ تعالیٰ کی پاکی کا بیان ہو تو اللہ تعالیٰ کی پالی بیان کرتے تھے۔

بَابُ الْجُلُوسِ بَعْدَ رَفْعِ الرَّأْسِ مِنَ السَّجْدَةِ الثَّانِيَةِ

قَبْلَ الْقِيَامِ إِلَى الرَّكْعَةِ الثَّانِيَةِ وَالْإِلَى الرَّكْعَةِ الرَّابِعَةِ

باب 210: دوسرے سجدے سے سر اٹھانے کے بعد دوسری یا چوتھی رکعت کے لئے کھڑے ہونے سے پہلے بیٹھنا (اور پھر کھڑا ہونا)

685 - سند حدیث: نَابُندَارٌ، نَابُحَيِّ بْنِ سَعِيدٍ، نَاعِبِدُ الْحَمِيدِ بْنِ جَعْفَرٍ، نَاعِمُ بْنُ عَطَاءٍ، عَنْ أَبِي

حُمَيْدٍ السَّاعِدِيِّ قَالَ:

مَتْنُ حَدِيثٍ: سَمِعْتُهُ فِي عَشْرَةٍ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، أَخَذَهُمْ أَبُو قَتَادَةَ قَالَ: كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا قَامَ إِلَى الصَّلَاةِ اعْتَدَلَ قَائِمًا، فَاذْكُرْ بَعْضَ الْحَدِيثِ، وَقَالَ: ثُمَّ هَوَى إِلَى الْأَرْضِ سَاجِدًا، ثُمَّ قَالَ: اللَّهُ أَكْبَرُ، ثُمَّ جَافَى عَضُدَيْهِ عَنْ إِبْطَيْهِ، وَفَتَحَ أَصَابِعَ رِجْلَيْهِ، ثُمَّ ثَنَى رِجْلَهُ الْيُسْرَى، وَقَعَدَ عَلَيْهَا، وَاعْتَدَلَ حَتَّى يَرْجِعَ كُلُّ عَظْمٍ مِنْهُ إِلَى مَوْضِعِهِ، ثُمَّ هَوَى سَاجِدًا، وَقَالَ: اللَّهُ أَكْبَرُ، ثُمَّ ثَنَى رِجْلَهُ وَقَعَدَ فَاعْتَدَلَ حَتَّى يَرْجِعَ كُلُّ عَظْمٍ إِلَى مَوْضِعِهِ، ثُمَّ نَهَضَ

❦❦ (امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ کہتے ہیں)۔۔۔ بندار۔۔۔ یحییٰ بن سعید۔۔۔ عبد الحمید بن جعفر۔۔۔ محمد بن عطاء (کے حوالے سے

روایت نقل کرتے ہیں):

محمد بن عطاء کہتے ہیں: میں نے حضرت ابو حمید ساعدی رضی اللہ عنہ کو دس صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی موجودگی میں جن میں ایک حضرت ابو قتادہ رضی اللہ عنہ بھی تھے یہ کہتے ہوئے سنا: نبی اکرم ﷺ جب نماز کے لئے کھڑے ہوتے تھے تو آپ بالکل سیدھے کھڑے ہوتے تھے (پھر اس کے بعد راوی نے کچھ حدیث ذکر کی ہے) راوی بیان کرتے ہیں: پھر آپ سجدے میں جانے کے لئے زمین کی طرف جھکتے تھے اور آپ اللہ اکبر کہتے تھے آپ اپنے دونوں بازوؤں سے دوڑ رکھتے تھے اور اپنے پاؤں کی انگلیوں کو کشادہ رکھتے تھے پھر آپ اپنے ہاتھوں کو بچھا دیتے تھے اور اس پر تشریف فرما ہو جاتے تھے اور سیدھے ہو کر بیٹھ جاتے تھے یہاں تک کہ آپ کی ہر ہڈی اپنی جگہ پر آ جاتی تھی پھر آپ سجدے میں جانے کے لئے جھکتے تھے اور اللہ اکبر کہتے تھے پھر آپ اپنے ہاتھوں کو بچھا دیتے تھے اور تشریف فرما ہو جاتے تھے اور سیدھے ہو کر بیٹھتے تھے یہاں تک کہ آپ کی ہر ہڈی اپنی جگہ پر آ جاتی تھی (پھر آپ دوسری رکعت کے لئے کھڑے ہو جاتے تھے)

686 - سند حدیث: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ، حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ، عَنْ حَالِدِ بْنِ الْحَدَّاءِ، عَنْ أَبِي قِلَابَةَ، عَنْ مَالِكِ بْنِ

لُحُوفٍ،

متن حدیث اسے رآی النبی صلی اللہ علیہ وسلم یُصلی، فإذا کان لینی وتر من صلاتہ لم ینھض حتی ینسوی خالصاً

❦❦ (امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ کہتے ہیں:)-- علی بن حجر-- ہشیم-- خالد حذاء-- ابو قلابہ-- حضرت مالک بن حویرث رضی اللہ عنہما کرتے ہیں

انہوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو نماز ادا کرتے ہوئے دیکھا ہے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جب وتر کی نماز ادا کرتے تھے تو آپ اس وقت تک کھڑے نہیں ہوتے تھے جب تک (پہلے) سیدھے بیٹھ نہیں جاتے تھے۔

بَابُ الْإِعْتِمَادِ عَلَى الْيَدَيْنِ عِنْدَ النُّهْوضِ إِلَى الرَّكْعَةِ الثَّانِيَةِ وَالْإِلَى الرَّابِعَةِ

باب 211: دوسری یا چوتھی رکعت کے لئے کھڑے ہوتے وقت دونوں ہاتھوں سے سہارا لینا

687- سند حدیث: نا محمد بن بشار، وأبو موسى قالاً: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ، حَدَّثَنَا خَالِدٌ، عَنْ أَبِي قِلَابَةَ قَالَ:

متن حدیث: كَانَ مَالِكُ بْنُ الْحَوَيْرِثِ مَا بَيْنَنَا، فَيَقُولُ: أَلَا أُحَدِّثُكُمْ عَنْ صَلَاةِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ؟ فَصَلَّى فِي غَيْرِ وَقْتٍ صَلَاةً، فَإِذَا رَفَعَ رَأْسَهُ مِنَ السَّجْدَةِ الثَّانِيَةِ فِي أَوَّلِ رَكْعَةٍ اسْتَوَى قَاعِدًا، ثُمَّ قَامَ وَاعْتَمَدَ عَلَى الْأَرْضِ

توضیح روایت: قَالَ أَبُو بَكْرِ: خَبَرْتُ أَبَا عَنْ أَبِي قِلَابَةَ خَرَجْنَاهُ فِي كِتَابِ الْكَبِيرِ

❦❦ (امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ کہتے ہیں:)-- محمد بن بشار اور ابو موسیٰ-- عبد الوہاب-- خالد-- ابو قلابہ (کے حوالے سے روایت نقل کرتے ہیں:)

حضرت مالک بن حویرث رضی اللہ عنہ ہمارے درمیان بیٹھے ہوئے تھے انہوں نے فرمایا: کیا میں تمہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز کے بارے میں بتاؤں؟ پھر انہوں نے ایسے وقت میں نماز ادا کی جو نماز کا وقت نہیں تھا جب انہوں نے پہلی رکعت میں دوسرے سجدے سے

686 صحیح البخاری کتاب الاداء ابواب صفة الصلاة باب من استوى قاعدا في وتر من صلاته ثم نهض رقم الحديث

801 سنن الترمذي الجامع الصحيح ابواب الصلاة عن رسول الله صلى الله عليه وسلم باب كيف النهوض من السجود

رقم الحديث 269 سنن أبي داود كتاب الصلاة ابواب تفريع استفتاح الصلاة باب النهوض في السجود رقم الحديث

725 صحيح ابن حبان كتاب الصلاة باب صفة الصلاة ذكر ما يستحب للمصلي ان يقعد في الركعة الاولى والثالثة بعد

رقم الحديث 1958 السنن الصغرى كتاب التطبيق باب الاستواء للجلوس عند الرفع من السجدين رقم الحديث

1145 السنن الكبرى للمصنفين كتاب التطبيق الاستواء للجلوس عند الرفع من السجدين رقم الحديث 121 شرح معاني الآثار

للصحاوي كتاب الريادات باب ما يفعله المصلي بعد رفعه من السجدة الأخيرة من الركعة رقم الحديث

4851 مشكل الآثار للصبغاني باب بيان مشكل ما روى عن رسول الله صلى الله عليه وسلم رقم الحديث 5299 سنن

الدارقطني كتاب الصلاة باب ذكر الركوع والسجود وما يجزى فيهما رقم الحديث: 1130

کے بعد سر اٹھایا تو سیدھے ہو کر بیٹھ گئے پھر وہ کھڑے ہوئے انہوں نے (اٹھتے ہوئے زمین کا سہارا بھی لیا)  
امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں: ابویوب نے ابوقلابہ کے حوالے سے جو روایت نقل کی ہے میں نے اسے کتاب الکبیر میں  
نقل کر دیا ہے۔

## بَابُ التَّكْبِيرِ عِنْدَ النَّهْوضِ مِنَ الْجُلُوسِ مَعَ الْقِيَامِ مَعًا

باب 212: بیٹھنے سے اٹھتے ہوئے قیام کے ہمراہ تکبیر کہنا

688 - سند حدیث: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ وَهْبٍ، ثَنَا عَمِي، أَخْبَرَنِي حَيُّوَةُ، حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ

يَزِيدَ، عَنْ ابْنِ أَبِي هَلَالٍ، عَنْ نَعِيمِ الْمُجْمِرِ قَالَ:

مَتَنُ حَدِيثٍ: سَلَّيْتُ وَرَاءَ أَبِي هُرَيْرَةَ، فَقَالَ: (بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ)، ثُمَّ قَرَأَ بِأَمِّ الْقُرْآنِ، حَتَّى بَلَغَ  
(وَلَا الضَّالِّينَ) (العامة 7)، فَقَالَ: آمِينَ، فَقَالَ النَّاسُ: آمِينَ، فَلَمَّا رَكَعَ قَالَ: اللَّهُ أَكْبَرُ، فَلَمَّا رَفَعَ رَأْسَهُ قَالَ:  
سَمِعَ اللَّهُ لِمَنْ حَمِدَهُ، ثُمَّ قَالَ: اللَّهُ أَكْبَرُ، ثُمَّ سَجَدَ، فَلَمَّا رَفَعَ قَالَ: اللَّهُ أَكْبَرُ، فَلَمَّا سَجَدَ قَالَ: اللَّهُ أَكْبَرُ، ثُمَّ  
اسْتَقْبَلَ قَائِمًا مَعَ التَّكْبِيرِ، فَلَمَّا قَامَ مِنَ الْيُسْخَرِ قَالَ: اللَّهُ أَكْبَرُ، فَلَمَّا سَلَّمَ قَالَ: وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ إِنِّي  
لَأَشْبَهُكُمْ صَلَاةَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

❦ (امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ کہتے ہیں:)-- احمد بن عبد الرحمن بن وہب -- اپنے چچا -- حیوہ -- خالد بن یزید کے

حوالے سے روایت نقل کرتے ہیں: -- ابن ابی ہلال -- نعیم المجرم بیان کرتے ہیں:

میں نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کے پیچھے نماز ادا کی۔ انہوں نے بسم اللہ الرحمن الرحیم پڑھی پھر سورہ فاتحہ پڑھی یہاں  
تک کہ ولا الضالین پڑھا تو انہوں نے بھی آمین کہا اور لوگوں نے بھی آمین کہا۔ جب وہ رکوع میں گئے تو انہوں نے اللہ اکبر  
کہا۔ جب انہوں نے اپنے سر کو اٹھایا تو سمع اللہ لمن حمدہ پڑھا پھر انہوں نے اللہ اکبر کہا اور سجدے میں چلے گئے جب  
انہوں نے سر اٹھایا تو اللہ اکبر کہا۔ جب سجدے میں گئے تو اللہ اکبر کہا پھر وہ تکبیر کہتے ہوئے سیدھے کھڑے ہو گئے۔ جب وہ  
دور رکعات ادا کرنے کے بعد کھڑے ہوئے تو انہوں نے اللہ اکبر کہا۔ انہوں نے سلام پھیرا تو یہ بات بیان کی:

”اس ذات کی قسم! جس کے دست قدرت میں میری جان ہے! میں تم سب کے مقابلے میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز کے

ساتھ زیادہ مشابہت رکھتا ہوں۔

## بَابُ سُنَّةِ الْجُلُوسِ فِي التَّشَهُدِ الْأَوَّلِ

باب 213: پہلے تشهد میں بیٹھنے کا سنت طریقہ

689 - سند حدیث: مَا بُنْدَارٌ، وَمُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ، وَهَذَا، حَدِيثُ بُنْدَارٍ، حَدَّثَنَا أَبُو غَامِرٍ، أَمَّا فُلَيْحُ بْنُ

سُلَيْمَانَ السَّدَبِيِّ، حَدَّثَنِي عَبَّاسُ بْنُ سَهْلٍ السَّاعِدِيُّ قَالَ:



متن حدیث: اجتمع أبو حمید الساعدی، وأبو أسید الساعدی، وسهل بن سعد، ومحمد بن مسلمة.  
فقال أبو حمید: أنا أعلمكم بصلاة رسول الله صلى الله عليه وسلم، فذكر الحديث بطوله، وقال: خمس  
فاترش رجله اليسرى، وأقبل بصدر اليمنى على قلبه، ووضع كفه اليمنى على ركبته اليسرى وكفه  
اليسرى على ركبته اليسرى، وأشار بأصبعه السبابة

❦ (امام ابن خزیمہ بیحدیث کہتے ہیں:)-- بندار اور -- بن رافع -- ابو عامر -- فیہ بن سیمان مدنی (کے حوالے سے  
روایت نقل کرتے ہیں:)-- عباس بن سهل ساعدی بیان کرتے ہیں:

ایک مرتبہ حضرت ابو حمید ساعدی رضی اللہ عنہ حضرت ابواسید ساعدی رضی اللہ عنہ حضرت سهل بن سعد رضی اللہ عنہ اور حضرت محمد بن مسلمہ رضی اللہ عنہ  
بیٹھے ہوئے تھے تو حضرت ابو حمید رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز کے بارے میں آپ سب سے زیادہ دیکھ رہا ہوں (اس  
کے بعد راوی نے طویل حدیث ذکر کی۔ آگے چل کے وہ بیان کرتے ہیں:)

پھر وہ بیٹھ گئے انہوں نے اپنے بائیں پاؤں کو بچھا لیا اور دائیں پاؤں کے اگلے حصے و قبضہ کی طرف مڑ دیے۔ انہوں نے اپنی  
دائیں ہتھیلی دائیں گھٹنے پر اور بائیں ہتھیلی بائیں گھٹنے پر رکھی اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے شہادت کی انگلی کے ذریعے اشارہ کیا۔

690 - سند حدیث: نا عبد الله بن سعيد الأشج، نا ابن إدريس، نا عاصم بن كليب، عن أبيه، عن زاذل  
بن حنجر قال:

متن حدیث: أتيت المدينة، فقلت: لا أنظرن إلى صلاة رسول الله صلى الله عليه وسلم، فذكر  
الحديث، وقال: ونفى رجله اليسرى ونصب اليمنى

❦ (امام ابن خزیمہ بیحدیث کہتے ہیں:)-- عبد اللہ بن سعید اشج -- ابن ادريس -- عاصم بن کلب -- اپنے والد کے  
حوالے سے نقل کرتے ہیں: حضرت ذائل بن حجر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

میں مدینہ منورہ آیا۔ میں نے یہ سوچا کہ میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز کا جائزہ لوں گا (پھر اس کے بعد راوی نے پوری حدیث ذکر  
کی ہے)

راوی بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے بائیں پاؤں کو بچھا لیا اور دائیں پاؤں کو کھڑا کر لیا۔

691 - سند حدیث: نا المخرومي، حدثنا سفيان، عن عاصم، عن كليب، عن أبيه، عن زاذل بن حنجر قال:

[689]، حناف شوافع اور حنابلہ اس بات کے قائل ہیں پہلے تشہد میں اترش کے طور پر بیٹھا جائے گا یعنی بائیں پاؤں کو بچھا کر۔ میں اب اس کو کھڑا  
کر کے بیٹھا جائے گا۔

جبکہ احناف کے نزدیک خاتون تشہد کے دوران تورک کے طور پر بیٹھنے کی۔

میںوں کے نزدیک پہلے تشہد میں بھی تورک کے طور پر بیٹھا جائے گا۔

جبکہ احناف کے علاوہ دیگر تمام فقہاء کے نزدیک دوسرے تشہد میں تورک کے طور پر بیٹھا جائے گا۔

متن حدیث: رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَلَسَ فِي الصَّلَاةِ افْتَرَشَ رِجْلَهُ الْيُسْرَى وَنَصَبَ رِجْلَهُ الْيُمْنَى

❦ (امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ کہتے ہیں:)-- مخزومی-- سفیان-- عامم-- کلب-- اپنے والد کے حوالے سے نقل کرتے ہیں: حضرت وائل بن حجر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم ﷺ کو نماز کے دوران بیٹھے ہوئے دیکھا آپ نے اپنے بائیں پاؤں کو بچھالیا اور دائیں پاؤں کو کھڑا کر لیا۔

### بَابُ الزَّجْرِ عَنِ الْإِعْتِمَادِ عَلَى الْيَدِ فِي الْجُلُوسِ فِي الصَّلَاةِ

باب 214: نماز میں بیٹھنے کے دوران ہاتھ کے ذریعے سہارا لینے کی ممانعت

692 - سند حدیث: نَا مُحَمَّدُ بْنُ سَهْلٍ بْنُ عَسْكَرٍ، وَالْحُسَيْنُ بْنُ مَهْدِيٍّ قَالَا: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، أَخْبَرَنَا

مَعْمَرٌ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ أُمَيَّةَ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ:

متن حدیث: نَهَى النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا جَلَسَ الرَّجُلُ فِي الصَّلَاةِ أَنْ يَعْتِمِدَ عَلَى يَدِهِ الْيُسْرَى وَقَالَ الْحُسَيْنُ بْنُ مَهْدِيٍّ: نَهَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يَعْتِمِدَ الرَّجُلُ عَلَى يَدَيْهِ فِي الصَّلَاةِ ❦ (امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ کہتے ہیں:)-- محمد بن سہل بن عسکر اور حسین بن مہدی-- عبدالرزاق-- معمر-- اسماعیل بن امیہ-- نافع کے حوالے سے نقل کرتے ہیں حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا:

نبی اکرم ﷺ نے اس بات سے منع کیا ہے کہ جب آدمی نماز کے دوران بیٹھے تو وہ اپنے بائیں ہاتھ کے ذریعے سہارا لے۔ حسین بن مہدی نے یہ الفاظ نقل کئے ہیں۔ نبی اکرم ﷺ نے اس بات سے منع کیا ہے کہ آدمی نماز کے دوران اپنے ہاتھوں سے سہارا لے۔

### بَابُ رَفْعِ الْيَدَيْنِ عِنْدَ الْقِيَامِ مِنَ الْجُلُوسَةِ فِي الرَّكَعَتَيْنِ الْأُولَيَيْنِ لِلتَّشَهُدِ

قَالَ أَبُو بَكْرِ: فِي خَبَرِ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ كَانَ إِذَا قَامَ مِنَ السَّجْدَتَيْنِ كَبَّرَ وَرَفَعَ يَدَيْهِ، وَكَذَلِكَ فِي خَبَرِ أَبِي حُمَيْدٍ السَّاعِدِيِّ، وَخَبَرِ عَبْدِ الْحَمِيدِ بْنِ جَعْفَرٍ

باب 215: پہلی دو رکعات کے بعد تشہد میں بیٹھنے کے بعد کھڑے ہونے پر رفع یدین کرنا

امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں: حضرت علی بن ابوطالب رضی اللہ عنہ کے حوالے سے یہ روایت منقول ہے: جب آپ ﷺ دو سجدوں کے بعد کھڑے ہوئے تو آپ نے تکبیر کی اور رفع یدین کیا۔

اسی طرح حضرت ابو حمید ساعدی رضی اللہ عنہ سے منقول روایت میں بھی ہے اور حمید بن جعفر سے منقول روایت میں بھی ہے۔

693 - سند حدیث: حَدَّثَنَا الضَّعَفَرِيُّ، أَنَا الْمُعْتَمَرُ قَالَ: سَمِعْتُ عُبَيْدَ اللَّهِ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ سَالِمٍ، عَنِ

ابن عمر، عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم

متن حدیث: اَنَّهُ كَانَ يَرْفَعُ يَدَيْهِ إِذَا دَخَلَ فِي الصَّلَاةِ، وَإِذَا أَرَادَ أَنْ يَرْكَعَ، وَإِذَا رَفَعَ رَأْسَهُ مِنَ الرُّكُوعِ، وَإِذَا قَامَ مِنَ الرُّكُوعَيْنِ، يَرْفَعُ يَدَيْهِ فِي ذَلِكَ كُلِّهِ حَذْوَ الْمَنْكِبَيْنِ

﴿﴾ (امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ کہتے ہیں)۔۔۔ صنعانی۔۔۔ معتمر۔۔۔ عبید اللہ۔۔۔ ابن شہاب زہری۔۔۔ سالم (کے حوالے سے روایت نقل کرتے ہیں)۔۔۔ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں:

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جب نماز شروع کرتے تھے تو آپ رفع یدین کرتے تھے جب رکوع میں جاتے تھے جب رکوع سے سر اٹھاتے تھے اور جب دو رکعات ادا کرنے کے بعد کھڑے ہوتے تھے تو ان تمام مقامات پر دونوں ہاتھ کندھوں تک بلند کرتے تھے۔

**694 -** سند حدیث: نَا أَبُو زُهَيْرٍ عَبْدُ الْمَجِيدِ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الْمِصْرِيُّ، نَا شُعَيْبُ بْنُ يَحْيَى التَّجِيبِيُّ، أَخْبَرَنَا يَحْيَى بْنُ أَيُّوبَ، عَنْ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ أَبِي بَكْرِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْحَارِثِ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا هُرَيْرَةَ يَقُولُ:

متن حدیث: كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا افْتَتَحَ الصَّلَاةَ كَبَّرَ، ثُمَّ جَعَلَ يَدَيْهِ حَذْوَ مَنْكِبَيْهِ، وَإِذَا رَكَعَ فَعَلَّ مِثْلَ ذَلِكَ، وَإِذَا سَجَدَ فَعَلَّ مِثْلَ ذَلِكَ، وَلَا يَفْعَلُهُ حِينَ يَرْفَعُ رَأْسَهُ مِنَ السُّجُودِ، وَإِذَا قَامَ مِنَ الرُّكُوعَيْنِ فَعَلَّ مِثْلَ ذَلِكَ

﴿﴾ (امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ کہتے ہیں)۔۔۔ ابو زہیر عبد المجید بن ابراہیم مصری۔۔۔ شعیب بن یحییٰ تجیبی۔۔۔ یحییٰ بن ایوب۔۔۔ ابن جریج۔۔۔ ابن شہاب زہری۔۔۔ ابو بکر بن عبد الرحمن بن حارث (کے حوالے سے روایت نقل کرتے ہیں)۔۔۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جب نماز کا آغاز کرتے تھے تو تکبیر کہتے تھے آپ اپنے دونوں ہاتھ کندھوں تک اٹھاتے تھے پھر جب آپ رکوع میں جاتے تو ایسا ہی کرتے تھے جب سجدے میں جاتے تھے تو بھی ایسا ہی کرتے تھے۔ جب آپ سجدے سے سر اٹھاتے پھر ایسا نہیں کرتے تھے۔ جب آپ دو رکعات ادا کرنے کے بعد کھڑے ہوتے تھے تو بھی ایسا ہی کرتے تھے۔

**695 -** وَرَوَاهُ عُثْمَانُ بْنُ الْحَكَمِ الْجَدَامِيُّ قَالَ: أَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ، أَنَّ ابْنَ شِهَابٍ، أَخْبَرَهُ بِهَذَا الْإِسْنَادِ، مِثْلَهُ، وَقَالَ

متن حدیث: كَبَّرَ وَرَفَعَ يَدَيْهِ حَذْوَ مَنْكِبَيْهِ

اسناد دیگر: حَدَّثَنِي أَبُو الِیْمَنِ يَاسِينَ بْنُ أَبِي زُرَّارَةَ الْمِصْرِيُّ الْقُتَيْبَانِيُّ، عَنْ عُثْمَانَ بْنِ الْحَكَمِ الْجَدَامِيِّ تَوْصِيحَ مُصَنِّفٍ. قَالَ أَبُو بَكْرِ: سَمِعْتُ يُونُسَ يَقُولُ: أَوَّلُ مَنْ قَدِمَ مِصْرَ يَعْلَمُ ابْنَ جُرَيْجٍ، أَوْ يَعْلَمُ مَالِكَ عُثْمَانَ بْنِ الْحَكَمِ الْجَدَامِيِّ

قَالَ أَبُو بَكْرٍ: وَسَمِعْتُ أَحْمَدَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ الرَّحِيمِ الْبَرْقِيُّ يَقُولُ: حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي مَرْثَمَ، حَدَّثَنِي

عُثْمَانُ بْنُ الْحَكَمِ الْجَذَامِيُّ، وَكَانَ مِنْ خِيَارِ النَّاسِ

❦❦ (امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ کہتے ہیں) عثمان بن حکم جذامی نے یہ روایت -- ابن جریر -- ابن شہاب کے حوالے سے اسی سند کے ساتھ نقل کی ہے۔

تاہم اس روایت میں راوی نے یہ الفاظ نقل کئے ہیں:

”آپ نے تکبیر کہی اور دونوں ہاتھ کندھوں تک بلند کئے۔“

یہ روایت ابویمن یسین بن ابوزرارہ مصری قتیبانی عثمان بن حکم جذامی کے حوالے سے نقل کی ہے۔

امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں میں نے یونس کو یہ کہتے ہوئے سنا ہے ابن جریر کے علم اور مالک کے علم کو سب سے پہلے مصر میں لانے والے عثمان بن حکم جذامی ہیں۔

امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں میں نے احمد بن عبد اللہ برقی کو یہ کہتے ہوئے سنا ہے: ابن ابومریم نے ہمیں حدیث سنائی۔ وہ کہتے ہیں: عثمان بن حکم نے مجھے حدیث سنائی۔ وہ نیک آدمی تھے۔

بَابُ ادْخَالِ الْقَدَمِ الْيُسْرَى بَيْنَ الْفَخِذِ الْيُمْنَى وَالسَّاقِ فِي الْجُلُوسِ فِي التَّشَهُّدِ

باب 216: تشہد میں بیٹھنے کے دوران بائیں ٹانگ کو دائیں زانوں اور پنڈلی کے درمیان داخل کرنا

696 - سند حدیث: نَا يُوسُفُ بْنُ مُوسَى الْقَطَّانُ، حَدَّثَنَا الْعَلَاءُ بْنُ عَبْدِ الْجَبَّارِ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ بْنُ

زِيَادٍ، حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ حَكِيمٍ، حَدَّثَنِي عَامِرُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الزُّبَيْرِ، عَنْ أَبِيهِ قَالَ:

مَتَنُ حَدِيثٍ: كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا قَعَدَ فِي الصَّلَاةِ جَعَلَ قَدَمَهُ الْيُسْرَى بَيْنَ فَخِذِهِ وَسَاقِهِ، وَوَضَعَ يَدَهُ الْيُسْرَى عَلَى رُكْبَتِهِ الْيُسْرَى، وَوَضَعَ يَدَهُ الْيُمْنَى عَلَى فَخِذِهِ الْيُمْنَى،

وَأَشَارَ بِأَصْبُعِهِ، وَأَشَارَ عَبْدُ الْوَاحِدِ بِأَصْبُعِهِ السَّبَّابَةِ

❦❦ (امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ کہتے ہیں) -- یوسف بن موسیٰ قطان -- علاء بن عبد الجبار -- عبد الواحد بن زیاد -- عثمان

بن حکیم -- عامر بن عبد اللہ بن زبیر -- اپنے والد کے حوالے سے نقل کرتے ہیں وہ بیان کرتے ہیں:

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نماز کے دوران جب بیٹھتے تھے تو آپ اپنی بائیں ٹانگ کو دائیں اور پنڈلی کے درمیان کر دیتے تھے اور پناہ بایاں ہاتھ بائیں گھٹنے پر رکھتے تھے اور دایاں ہاتھ دائیں گھٹنے پر رکھتے تھے اور انگلی کے ذریعے اشارہ کرتے تھے۔

عبدالواحد نامی راوی نے اپنی شہادت کی انگلی کے ذریعے اشارہ کر کے دکھایا۔

## بَابُ وَضْعِ الْفِخْذِ الْيُمْنِيِّ عَلَى الْفِخْذِ الْيُسْرِيِّ فِي الْجُلُوسِ فِي التَّشَهُّدِ

باب 217: تشهد میں بیٹھنے کے دوران دائیں زانوں کو بائیں زانوں پر رکھنا

697 - سند حدیث: نَا بُنْدَارٌ، نَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ، نَا شُعْبَةُ، عَنْ عَاصِمِ بْنِ كُلَيْبٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ وَائِلِ بْنِ حُجْرٍ قَالَ:

متن حدیث: صَلَّيْتُ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَكَبَّرَ حِينَ دَخَلَ فِي الصَّلَاةِ، وَرَفَعَ يَدَيْهِ، وَحِينَ أَرَادَ أَنْ يَرْكَعَ رَفَعَ يَدَيْهِ، وَحِينَ رَفَعَ رَأْسَهُ مِنَ الرُّكُوعِ رَفَعَ يَدَيْهِ وَوَضَعَ كَفَّيْهِ وَجَافَى يَعْنِي فِي السُّجُودِ وَقَرَشَ فِخْذَهُ الْيُسْرَى، وَأَشَارَ بِأَصْبُعِهِ السَّبَابِغَةِ يَعْنِي فِي الْجُلُوسِ فِي التَّشَهُّدِ

توضیح مصنف: قَالَ أَبُو بَكْرٍ: قَوْلُهُ: وَقَرَشَ فِخْذَهُ الْيُسْرَى، يُرِيدُ الْيُمْنَى، أَيْ قَرَشَ فِخْذَهُ الْيُسْرَى لِيَضَعَ فِخْذَهُ الْيُمْنَى عَلَى الْيُسْرَى وَضَعَ فِخْذَهُ الْيُمْنَى عَلَى الْيُسْرَى

\*\*\* (امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ کہتے ہیں: -- بندار -- محمد بن جعفر -- شعبہ -- عاصم بن کلیب -- اپنے والد کے حوالے سے نقل کرتے ہیں: حضرت وائل بن حجر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

میں نے نبی اکرم ﷺ کی اقتداء میں نماز ادا کی جب آپ نماز میں داخل ہوئے تو آپ نے تکبیر کہی اور رفع یدین کیا۔ جب آپ رکوع میں جانے لگے تو آپ نے رفع یدین کیا۔ جب آپ نے رکوع سے سر اٹھایا تو رفع یدین کیا۔ آپ نے اپنی دونوں ہتھیلیاں (زمین) پر رکھیں (بازوؤں کو پہلو سے دور رکھا) راوی کہتے ہیں: یعنی سجدے کے دوران ایسا کیا آپ نے اپنی بائیں ران کو بچھا دیا اور شہادت کی انگلی کے ذریعے اشارہ کیا (راوی کہتے ہیں: یعنی تشهد میں بیٹھنے کے دوران ایسا کیا۔

روایت کے یہ الفاظ ”آپ نے اپنے بائیں زانوں کو دائیں بچھا دیا“۔ اس سے مراد (دائیں زانوں کے لئے بچھا دیا) یعنی آپ نے اپنے بائیں زانوں کو بچھایا تاکہ آپ اپنا دایاں زانوں بائیں پر رکھ سکیں۔ یہ اس روایت کی مانند ہے جسے آدم بن ابویاس نے نقل کیا ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے اپنا دایاں زانوں بائیں زانوں پر رکھا۔

698 - سند حدیث: نَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى، نَا وَهْبُ بْنُ جَرِيرٍ، نَا شُعْبَةُ، عَنْ عَاصِمِ بْنِ كُلَيْبٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ وَائِلِ بْنِ حُجْرٍ الْحَضْرَمِيِّ،

متن حدیث: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَفَعَ يَدَيْهِ حِينَ كَبَّرَ، وَحِينَ رَكَعَ، وَحِينَ رَفَعَ رَأْسَهُ مِنَ الرُّكُوعِ، وَقَالَ حِينَ سَجَدَ: هَكَذَا، وَجَافَى يَدَيْهِ عَنْ ابْطِئِهِ، وَوَضَعَ فِخْذَهُ الْيُمْنَى عَلَى فِخْذِهِ الْيُسْرَى، وَقَالَ: هَكَذَا،

توضیح راوی: وَنَصَبَ وَهْبُ السَّبَابِغَةَ وَعَقَدَ بِالْوُسْطَى، وَأَشَارَ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى أَيْضًا بِسَبَابِغَتِهِ وَحَلَّقَ بِالْوُسْطَى وَالْإِبْهَامِ، وَعَقَدَ بِالْوُسْطَى

توضیح مصنف: قَالَ أَبُو بَكْرٍ: قَوْلُهُ: وَوَضَعَ فِخْذَهُ الْيُمْنَى عَلَى فِخْذِهِ الْيُسْرَى يُرِيدُ فِي التَّشَهُّدِ



❦ (امام ابن خزیمہ ہیئتہ کہتے ہیں)۔۔۔ محمد بن یحییٰ۔۔۔ وہب بن جریر۔۔۔ شعبہ۔۔۔ عاصم بن کلیب۔۔۔ اپنے والد کے حوالے سے نقل کرتے ہیں حضرت وائل بن حجر حضریؒ کی تصدیق کرتے ہیں:

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے رفع یدین کیا۔ جب آپ رکوع میں گئے اس وقت کیا جب آپ نے رکوع سے سر اٹھایا اس وقت کیا اور راوی نے یہ بات بیان کی ہے: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے سجدہ کیا تو بھی اسی طرح کیا اور آپ نے (سجدے کے دوران) دونوں بازو بغلوں سے دو رکھے آپ نے اپنا دایاں زانو بائیں زانو پر رکھا۔ راوی کہتے ہیں: اور اس طرح کیا۔ وہب نامی راوی نے اپنی انگلیوں کو کھڑا کیا اور درمیانی انگلی کا حلقہ بنایا۔

محمد بن یحییٰ نامی راوی نے بھی شہادت کی انگلی کے ذریعے اشارہ کیا اور درمیانی انگلی اور انگوٹھے کا حلقہ بنایا انہوں نے درمیانی انگلی کے ذریعے حلقہ بنایا۔

امام ابن خزیمہ ہیئتہ فرماتے ہیں: روایت کے یہ الفاظ: ”آپ نے اپنا دایاں زانو بائیں زانو پر رکھا“ اس سے مراد ہے: تشہد میں ایسا کیا۔

**699 - سند حدیث:** حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ، أَخْبَرَنَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ، حَدَّثَنَا حُسَيْنُ الْمُعَلِّمُ، عَنْ يَزِيدَ بْنِ مَيْسَرَةَ، عَنْ أَبِي الْجَوَّازِ، عَنْ عَائِشَةَ، مَتْنُ حَدِيثٍ: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقُولُ فِي الرَّكْعَتَيْنِ: الْحَيَّةُ، وَكَانَ يَقْرَأُ رَجُلُهُ الْيُسْرَى تَحْتَ الْيُمْنَى

❦ (امام ابن خزیمہ ہیئتہ کہتے ہیں)۔۔۔ احمد بن عبد اللہ۔۔۔ یزید بن زریع۔۔۔ حسین معلم۔۔۔ یزید بن میسرہ۔۔۔ ابو الجوزاء کے حوالے سے نقل کرتے ہیں سیدہ عائشہؓ کی تصدیق کرتی ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم دو رکعت کے بعد التحیات پڑھا کرتے تھے۔ آپ اپنی بائیں ٹانگ کو دائیں (ٹانگ) کے نیچے بچھا لیتے تھے۔

### بَابُ السُّنَّةِ فِي الْجُلُوسِ فِي الرَّكْعَةِ الَّتِي يُسَلِّمُ فِيهَا

**باب 218:** جس رکعت کے بعد سلام پھیرنا ہو اس کے بعد والے تشہد میں بیٹھنے کا طریقہ

**700 - سند حدیث:** نَا سُندَارٌ، نَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الْحَمِيدِ بْنُ جَعْفَرٍ، حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ عَطَاءٍ، عَنْ أَبِي حَمِيدٍ السَّاعِدِيِّ قَالَ:

مَتْنُ حَدِيثٍ سَمِعْتُهُ فِي عَشْرِ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، أَحَدُهُمْ أَبُو قَتَادَةَ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا كَانَتِ الرَّكْعَةُ الَّتِي تَنْقُضِي فِيهَا الصَّلَاةُ، أَخْرَجَ رِجْلَهُ الْيُسْرَى، وَقَعَدَ عَلَى شِقِّهِ مُتَوَرِّكًا، ثُمَّ سَلَّمَ

توضیح روایت: وَفِي حَبْرِ أَبِي عَاصِمٍ: أَخْرَجَ رِجْلَهُ الْيُسْرَى، وَجَلَسَ عَلَى شِقِّهِ الْاَيْسَرِ مُتَوَرِّكًا. وَفِي حَبْرِ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو بْنِ حَلْحَلَةَ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو بْنِ عَطَاءٍ: فَإِذَا جَلَسَ فِي الرَّابِعَةِ أَخْرَجَ رِجْلَهُ، فَجَلَسَ عَلَى

وَرِكَه، هَذَا فِي خَيْرِ بَيْتِي بِنِ ابْنِ ابْنِ حَبِيبٍ وَقَالَ اللَّيْثُ فِي خَيْرِهِ: عَنْ خَالِدٍ، عَنْ أَبِي أَبِي هَلَالٍ، عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي حَبِيبٍ، وَيَزِيدَ بْنِ مُحَمَّدٍ: إِذَا جَلَسَ فِي الرَّكْعَةِ الْآخِرَةِ قَدَّمَ رِجْلَهُ الْيُسْرَى وَنَصَبَ الْأُخْرَى، وَقَعَدَ عَلَى مَقْعَدَتِهِ

توضیح روایت: قَالَ أَبُو بَكْرٍ: قَدْ خَرَجْتُ هَذِهِ الْأَخْبَارَ فِي غَيْرِ هَذَا الْبَابِ

❦❦ (امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ کہتے ہیں:)--بندار--یحییٰ بن سعید--عبد الحمید بن جعفر--محمد بن عطاء (کے حوالے سے روایت نقل کرتے ہیں:)

محمد بن عطاء، حضرت ابو حمید سعیدی رضی اللہ عنہ کے بارے میں نقل کرتے ہیں میں نے انہیں بس صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی موجودگی میں جن میں سے ایک حضرت ابو قتادہ رضی اللہ عنہ بھی تھے یہ کہتے ہوئے سنا: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جس رکعت کے ذریعے نماز ختم کرتے تھے آپ اس کے بعد (بیٹھتے ہوئے) بائیں ٹانگ کو پیچھے کر لیتے تھے اور اپنے پہلو کے بل تورک کے طور پر بیٹھتے تھے پھر آپ سلام پھیر لیتے تھے۔

ابو عاصم کی روایت میں یہ الفاظ ہیں: آپ اپنی بائیں ٹانگ کو پیچھے کر لیتے تھے اور بائیں پہلو کے بل تورک کے طور پر بیٹھتے تھے۔

محمد بن عمرو بن حنبلہ نے محمد بن عمرو بن عطاء کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے جب آپ چوتھی رکعات کے بعد بیٹھتے تھے تو آپ اپنے دونوں پاؤں پیچھے کر لیتے تھے اور اپنے سرین کے بل بیٹھتے تھے۔

یحییٰ بن ایوب نے یزید بن ابوجیب کے حوالے سے جو روایت نقل کی ہے اس میں بھی یہی منقول ہے۔

لیث نے اپنی روایت میں کہا ہے: یہ روایت خالد کے حوالے سے ابن ابی ہلال کے حوالے سے یزید بن ابوجیب اور یزید بن محمد کے حوالے سے منقول ہے (اور اس میں یہ الفاظ ہیں)

”جب آپ آخری رکعت میں بیٹھتے تھے تو اپنی بائیں ٹانگ کو پیچھے کر لیتے تھے اور دوسرے پاؤں کو کھڑا کر لیتے تھے اور آپ اپنے سرین کے بل بیٹھتے تھے۔“

امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں میں نے یہ روایت دوسرے باب میں نقل کر دی ہے۔

701 - سند حدیث: نَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ سَعِيْدٍ الْجَوْهَرِيُّ، نَا يَعْقُوْبُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ بْنِ سَعِيْدٍ، عَنْ اَبِيهِ، عَنْ اَبِي اسحاق، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْاَسْوَدِ، عَنْ اَبِيهِ، عَنْ اَبْنِ مَسْعُوْدٍ،

متن حدیث: اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَجْلِسُ فِيْ اٰخِرِ صَلَاتِهِ عَلٰى وَرِكَهِ الْيُسْرَى

❦❦ (امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ کہتے ہیں:)--ابراہیم بن سعید جوہری--یعقوب بن ابراہیم بن سعید--اپنے والد کے حوالے سے نقل کرتے ہیں ابن اسحاق--عبدالرحمن بن اسود--اپنے والد کے حوالے سے نقل کرتے ہیں۔ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں۔

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نماز کے آخر میں اپنی بائیں سرین کے بل بیٹھتے تھے۔

702 - سند حدیث: نا القطعی مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى، نا عَبْدُ الْأَعْلَى، نا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْحَاقَ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ

بْنِ الْأَسْوَدِ، عَنْ أَبِيهِ، انا عِنْدَ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ،

متن حدیث: اَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَّمَهُ التَّشَهُّدَ فِي الصَّلَاةِ قَالَ: كُنَّا نَحْفَظُهُ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ كَمَا نَحْفَظُ حُرُوفَ الْقُرْآنِ الْوَاوَ وَالْآلِفَ، فَإِذَا جَلَسَ عَلَى وَرِكِهِ الْيُسْرَى قَالَ: التَّحِيَّاتُ لِلَّهِ وَالصَّلَوَاتُ وَالطَّيِّبَاتُ، السَّلَامُ عَلَيْكَ أَيُّهَا النَّبِيُّ وَرَحْمَةُ اللَّهِ وَبَرَكَاتُهُ، السَّلَامُ عَلَيْنَا وَعَلَى عِبَادِ اللَّهِ الصَّالِحِينَ، أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ، ثُمَّ يَدْعُو لِنَفْسِهِ، ثُمَّ يُسَلِّمُ وَيَنْصَرِفُ

❦ (امام ابن خزیمہ بیحدیث کہتے ہیں:۔)۔ قطعی محمد بن یحییٰ۔۔ عبد الاعلیٰ۔۔ محمد بن اسحاق۔۔ عبد الرحمن بن اسود۔۔ اپنے

والد کے حوالے سے نقل کرتے ہیں: حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں نماز کے دوران تشہد پڑھنے کا طریقہ تعلیم دیا (راوی کہتے ہیں:) ہم نے حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کی زبانی اسے اسی طرح یاد کیا جس طرح ہم قرآن کے حروف کو واو اور الف کے ساتھ یاد کرتے تھے (حضرت عبد اللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں) جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم بائیں سرین کے بل بیٹھ جاتے تو آپ یہ پڑھتے تھے۔

”ہر طرح کی زبانی، جسمانی اور مالی عبادات اللہ تعالیٰ کے لئے مخصوص ہے۔ اے نبی! آپ پر سلام ہو اللہ تعالیٰ کی

رحمتیں اور اس کی برکتیں نازل ہوں۔ ہم پر بھی سلام ہو اور اللہ تعالیٰ کے تمام نیک بندوں پر بھی ہو۔ میں اس بات کی

گواہی دیتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ کے علاوہ اور کوئی معبود نہیں ہے اور میں اس بات کی گواہی دیتا ہوں کہ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم اس

کے بندے اور اس کے رسول ہیں۔“

(حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: آدمی اپنے لئے دعا کرے پھر وہ سلام پھیر کر نماز ختم کرے۔)

## بَابُ التَّشَهُّدِ فِي الرَّكَعَتَيْنِ وَفِي الْجُلُوسَةِ الْآخِرَةِ

### باب 219: دو رکعات کے بعد اور آخری جلسے میں تشہد کا بیان

703 - سند حدیث: نا بُنْدَارٌ، وَيَحْيَى بْنُ حَكِيمٍ قَالَا: حَدَّثَنَا يَحْيَى، نا الْأَعْمَشُ، نا شَقِيقٌ، نا عَبْدُ اللَّهِ، ح

وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ بْنِ كُرَيْبٍ، نا أَبُو أَسَامَةَ، ح وَنا هَارُونُ بْنُ إِسْحَاقَ، حَدَّثَنَا ابْنُ فَضِيلٍ، ح وَحَدَّثَنَا

سَلَمُ بْنُ جُمَادَةَ، نا وَكِيعٌ، وَابْنُ إِدْرِيسَ كُلُّهُمَّ عَنِ الْأَعْمَشِ، ح وَحَدَّثَنَا أَبُو مُوسَى، نا أَبُو مُعَاوِيَةَ، ح وَحَدَّثَنَا

أَبُو حَصِيصٍ نُنْ أَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ، حَدَّثَنَا عِشْرٌ، حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ، عَنْ أَبِي وَائِلٍ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ:

متن حدیث: كُنَّا إِذَا جَلَسْنَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي التَّشَهُّدِ قُلْنَا: السَّلَامُ عَلَى اللَّهِ مِنْ

عِبَادِهِ، السَّلَامُ عَلَى فَلَانٍ وَفُلَانٍ، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

لَا تَقُولُوا السَّلَامُ عَلَى اللَّهِ؛ فَإِنَّ اللَّهَ هُوَ السَّلَامُ، وَلَكِنْ إِذَا جَلَسَ أَحَدُكُمْ فَلْيَقُلْ: التَّحِيَّاتُ لِلَّهِ

وَالصَّلَوَاتُ وَالطَّيِّبَاتُ، وَالسَّلَامُ عَلَيْكَ أَيُّهَا النَّبِيُّ وَرَحْمَةُ اللَّهِ وَبَرَكَاتُهُ، السَّلَامُ عَلَيْنَا وَعَلَى عِبَادِ اللَّهِ الصَّالِحِينَ، فَإِنَّكُمْ إِذَا قُلْتُمْ ذَلِكَ أَصَابَتْ كُلَّ عَبْدٍ صَالِحٍ فِي السَّمَاءِ وَالْأَرْضِ، أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ، وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ، ثُمَّ لِيَتَخَيَّرَ أَحَدُكُمْ مِنَ الدُّعَاءِ أَعْجَبَهُ إِلَيْهِ فَلْيَذْغِبْ بِهِ

توضیح روایت: ہذا لفظ حدیث بُنْدَار، وَاَنْتَهی حَدِیثُ ابْنِ فَضیل، وَعَبْثَر، وَابْنِ اَدْرِیسَ عِنْدَ قَوْلِهِ: وَرَسُولُهُ، وَلَمْ يَقُولُوا ثُمَّ لِيَتَخَيَّرَ أَحَدُكُمْ مِنَ الدُّعَاءِ إِلَى الْاٰخِرَةِ

❖❖ (امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ کہتے ہیں:)--بندار اور یحییٰ بن حکیم--یحییٰ--اعمش--شقیق--عبداللہ

(یہاں تحویل سند ہے) محمد بن علاء بن کریم--ابو اسامہ

(یہاں تحویل سند ہے) ہارون بن اسحاق--ابن فضیل

(یہاں تحویل سند ہے) سلم بن جناہ--وکیع اور ابن ادريس--اعمش

(یہاں تحویل سند ہے) ابو موسیٰ--ابو معاویہ

(یہاں تحویل سند ہے) ابو حصین بن احمد بن یونس--عبثر--اعمش--ابوداؤد--حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

ہم لوگ پہلے تشہد میں جب نبی اکرم ﷺ کی اقتداء میں بیٹھتے تھے تو ہم یہ کہا کرتے تھے: اللہ تعالیٰ پر اس کے بندوں کی طرف سے سلام ہو۔ فلاں پر سلام ہو اور فلاں پر سلام ہو تو نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: تم لوگ یہ نہ کہو کہ اللہ تعالیٰ پر سلام ہو کیونکہ

**703:** صحیح ابیحاری 'کتاب الاذان' ابواب صفة الصلاة' باب ما يتخير من الدعاء بعد التشهد وليس بواجب' رقم

الحديث: **812** 'صحیح مسلم' کتاب الصلاة' باب التشهد فی الصلاة' رقم الحديث **637** 'صحیح ابن حبان' کتاب الصلاة'

باب صفة الصلاة' ذکر وصف التشهد الذي يتشهد المرء في صلاته' رقم الحديث **1972** 'سنن الدارمی' کتاب الصلاة' باب:

في التشهد' رقم الحديث **1362** 'سنن ابی داؤد' کتاب الصلاة' باب تفریع ابواب الركوع والسجود' باب التشهد' رقم

الحديث **838** 'سنن ابن ماجة' کتاب إقامة الصلاة' باب ما جاء في التشهد' رقم الحديث **895** 'سنن الصغری' کتاب

التصديق' كيف التشهد الاول' رقم الحديث **1150** 'مسنف عبد الرزاق الصغاني' کتاب الصلاة' باب التشهد' رقم الحديث

**2972** 'مسنف ابن ابي شيبة' کتاب الصلاة' في التشهد في الصلاة كيف هو' رقم الحديث **2949** 'السنن الکبریٰ بمسائل'

التصديق' التشهد الاول' رقم الحديث **742** 'شرح معاني الآثار للطحاوی' باب التشهد في الصلاة كيف هو' رقم الحديث.

**976** 'مشکل الآثار للصحابی' باب بیان مشکل الوجه فيها ذكرنا من الاختلاف في الصلاة على' رقم الحديث

**1866** 'سنن الدارقصی' کتاب الصلاة' باب صفة التشهد ووجوبه واختلاف الروایات فيه' رقم الحديث **1147** 'مسند احمد

بن حنبل' مسند عبد الله بن مسعود رضي الله تعالى عنه' رقم الحديث **3514** 'مسند الطيالسي' ما اسند عبد الله بن

مسعود رضي الله عنه رقم الحديث **243** 'مسند ابن الجعد' جهاد عن ابي وائل رقم الحديث **320** 'البحر الرخاء مسند

المرار' ما روى ابو وائل شقيق بن سلمة' رقم الحديث **1497** 'مسند ابی يعلى الموصلي' مسند عبد الله بن مسعود' رقم

الحديث **4949** 'المعجم الكبير للظهيراني' من اسند عبد الله' ومن مسند عبد الله بن مسعود رضي الله عنه' رقم

الحديث **9713**

اللہ تعالیٰ تو خود سمانتی عطا کرنے والا ہے۔ جب کوئی شخص (تشہد میں) بیٹھے تو وہ یہ پڑھے۔

”تمام جسمانی زبانی اور مالی عبادات اللہ تعالیٰ کے لئے مخصوص ہیں۔ اے نبی! آپ پر سلام ہو اللہ تعالیٰ کی رحمتیں اور اس کی برکتیں نازل ہوں، ہم پر بھی سلام ہو اور اللہ تعالیٰ کے تمام نیک بندوں پر بھی ہو۔“

(نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں) جب تم یہ الفاظ پڑھ لو گے تو آسمان اور زمین میں موجود ہر نیک بندے تک سلام پہنچ جائے گا (پھر تم یہ پڑھو)

”میں اس بات کی گواہی دیتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ کے علاوہ اور کوئی معبود نہیں ہے اور میں اس بات کی گواہی دیتا ہوں کہ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم اس کے بندے اور اس کے رسول ہیں۔“

(نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں) پھر دعا کے بارے میں آدمی کو اختیار ہے اسے جو دعا چاہی لگے وہ اسے مانگ لے۔ روایت کہ یہ الفاظ بزار کے نقل کردہ ہیں۔

ابن فضیل اور عبثر اور ابن اور لیس کی روایت ان الفاظ پر ختم ہو جاتی ہے ”اور اس کے رسول ہیں۔“ انہوں نے یہ الفاظ نقل نہیں کئے ہیں۔

”پھر آدمی کو دعا کے بارے میں اختیار ہے“ یعنی اس کے بعد آخر تک کے الفاظ نقل نہیں کئے ہیں۔

**704 - سند حدیث:** نَا أَبُو حَاصِبٍ، حَدَّثَنَا عَبَثَرٌ، نَا حُصَيْنٌ، وَحَدَّثَنَا سَلَمُ بْنُ جُنَادَةَ، حَدَّثَنَا ابْنُ إِدْرِيسَ، حَدَّثَنَا حُصَيْنٌ، ح وَحَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ مُوسَى، حَدَّثَنَا جَرِيرٌ، عَنْ مَنصُورٍ، ح وَحَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ مُوسَى، أَيْضًا حَدَّثَنَا جَرِيرٌ، عَنِ الْمُغِيرَةِ، كُلُّهُمْ عَنْ أَبِي وَائِلٍ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي التَّشَهُّدِ تَوْصِيحٌ رَوَايَتُ: وَحَدِيثُ الْأَعْمَشِ إِلَى قَوْلِهِ: وَرَسُولُهُ، وَزَادَ فِي حَدِيثِ مَنصُورٍ: ثُمَّ يَتَخَيَّرُ فِي الْمَسْأَلَةِ مَا شَاءَ

❦ (امام ابن خزیمہ بیحدیث کہتے ہیں:)-- ابو حصین-- عبثر-- حصین-- سلم بن جنادہ-- ابن اور لیس-- حصین

(یہاں تحویل سند ہے) یوسف بن موسیٰ-- جریر-- منصور

(یہاں تحویل سند ہے) یوسف بن موسیٰ-- جریر-- مغیرہ نے-- ابو وائل کے حوالے سے حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے حوالے سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے تشہد کے بارے حدیث نقل کی ہے۔

یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ منقول ہے۔

عمش کی روایت ان الفاظ تک ہے ”اور اس کے رسول ہیں“

جبکہ منصور کی نقل کردہ روایت میں یہ الفاظ زائد ہیں ”پھر مانگنے کے بارے میں آدمی کو اختیار ہے جو وہ چاہے مانگ لے۔“

**705 - سند حدیث:** نَا الرَّبِيعُ بْنُ سَلِيمَانَ، نَا شُعَيْبُ بْنُ يَعْنَى ابْنُ اللَّيْثِ، حَدَّثَنَا اللَّيْثُ، عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ، عَنْ

سَعِيدِ بْنِ حُسَيْرٍ، وَطَاوُسٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، أَنَّهُ قَالَ:



متن حدیث: كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَعْلَمُنَا التَّشَهُدَ كَمَا يَعْلَمُنَا الْقُرْآنَ، وَكَانَ يَقُولُ: التَّحِيَّاتُ الْمُبَارَكَاتُ الصَّوَرَاتُ الطَّيِّبَاتُ لِلَّهِ، سَلَامٌ عَلَيْكَ أَيُّهَا النَّبِيُّ وَرَحْمَةُ اللَّهِ وَبَرَكَاتُهُ، سَلَامٌ عَلَيْنَا وَعَلَى عِبَادِ اللَّهِ الصَّالِحِينَ، أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا رَسُولُ اللَّهِ

\*\*\* (امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ کہتے ہیں:)-- ربيع بن سليمان -- شعيب بن ليث -- ليث -- ابو زبير -- سعيد بن جبیر -- طاؤس (کے حوالے سے روایت نقل کرتے ہیں: ) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ہمیں تشہد (کے کلمات) اسی طرح تعلیم دیا کرتے تھے جس طرح آپ ہمیں قرآن (کے کلمات) کی تعلیم دیتے تھے۔ آپ یہ پڑھتے تھے:

”برکت والی زبانی، جسمانی اور مالی عبادات اللہ تعالیٰ کے لئے مخصوص نہیں۔ اے نبی! آپ پر سلام ہو اللہ تعالیٰ کی رحمتیں اور اس کی برکتیں نازل ہوں۔ ہم پر سلام ہو اور اللہ تعالیٰ کے تمام نیک بندوں پر ہو میں اس بات کی گواہی دیتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ کے سوا اور کوئی معبود نہیں ہے اور میں اس بات کی گواہی دیتا ہوں کہ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم اللہ کے رسول ہیں۔“

## بَابُ اخْفَاءِ التَّشَهُدِ وَتَرْكِ الْجَهْرِ بِهِ

باب 220: تشہد کے الفاظ پست آواز میں پڑھنا نہیں بلند آواز میں نہ پڑھنا

706 - سند حدیث: نَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْعُودٍ الْأَشَجُّ، نَا يُونُسُ بْنُ بُكَيْرٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَاقَ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْأَسْوَدِ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ: مَتْنُ حَدِيثٍ: مِنَ السُّنَّةِ أَنْ تُخْفِيَ التَّشَهُدَ

\*\*\* (امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ کہتے ہیں:)-- عبد اللہ بن سعید الحج -- یونس بن کبیر -- محمد بن اسحاق -- عبد الرحمن بن اسود -- اپنے والد کے حوالے سے نقل کرتے ہیں: حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

705: صحيح مسلم 'كتاب الصلاة' باب التشهد في الصلاة رقم الحديث: 639 سنن أبي داود 'كتاب الصلاة' باب تفریع ابواب اركوع والسجود باب التشهد رقم الحديث: 841 سنن ابن ماجه 'كتاب إقامة الصلاة' باب ما جاء في التشهد رقم الحديث 896 صحيح ابن حبان 'كتاب الصلاة' باب صفة الصلاة ذكر الإباحة للمرأة ان يتشهد في صلاته بغير ما وصفه رقم الحديث 1976 الجامع للترمذي ابواب الصلاة عن رسول الله صلى الله عليه وسلم 'باب منه ايضا' رقم الحديث 273 السنن الصغرى 'كتاب التطبيق' نوع آخر من التشهد رقم الحديث: 1166 السنن الكبرى للسبئي 'التطبيق' نوع آخر من التشهد رقم الحديث 748 شرح معاني الآثار للطحاوي 'باب التشهد في الصلاة' كيف هو " رقم الحديث: 977 سنن الدارقطني 'كتاب الصلاة' باب صفة التشهد ووجوه واختلاف الروايات فيه رقم الحديث 1145 (706) اس بات پر فقہاء کا اتفاق ہے تشہد کے کلمات پست آواز میں پڑھے جائیں گے۔

کسی روایت سے یہ بات ثابت نہیں ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم تشہد کے کلمات بلند آواز میں پڑھا کرتے تھے۔

سنت یہ ہے کہ تشہد پست آواز میں پڑھا جائے۔

707 - سند حدیث: نَا سَلَمُ بْنُ جُنَادَةَ، نَا حَفْصُ بْنُ غِيَاثٍ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَائِشَةَ

قَالَتْ:

مَتْنِ حَدِيثٍ: نَرَأَتْ هَذِهِ الْآيَةَ فِي التَّشْهِيدِ (وَلَا تَجْهَرُ بِصَلَاتِكَ وَلَا تُخَافِتُ بِهَا) (الإسراء 110)

\*\*\* (امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ کہتے ہیں:۔۔ سلم بن جنادہ۔۔ حفص بن غیاث۔۔ ہشام بن عروہ۔۔ اپنے والد کے

حوالے سے نقل کرتے ہیں:

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: یہ آیت تشہد کے بارے میں نازل ہوئی۔

”اور تم اپنی نماز کو بلند آواز میں اور بالکل پست آواز میں نہ پڑھو۔“

بَابُ الْإِقْتِصَارِ فِي الْجُلُوسَةِ الْأُولَى عَلَى التَّشْهِيدِ وَتَرْكِ الدُّعَاءِ بَعْدَ التَّشْهِيدِ الْأَوَّلِ

باب 221: پہلے قعدہ میں صرف تشہد کے الفاظ کہنے پر اکتفا کرنا اور پہلے تشہد کے بعد دعائے مانگنا

708 - سند حدیث: نَا أَحْمَدُ بْنُ الْأَزْهَرِ، وَكَتَبَنَاهُ مِنْ أَصْلِهِ، حَدَّثَنَا أَبِي، عَنِ ابْنِ إِسْحَاقَ قَالَ: وَحَدَّثَنِي عَنْ

تَشْهِيدِ رَسُولِ اللَّهِ فِي وَسْطِ الصَّلَاةِ، وَفِي آخِرِهَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ الْأَسْوَدِ بْنُ يَزِيدَ النَّخَعِيُّ، عَنْ أَبِيهِ قَالَ:

مَتْنِ حَدِيثٍ: وَكُنَّا نَحْفَظُهُ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ كَمَا نَحْفَظُ حُرُوفَ الْقُرْآنِ حِينَ أَخْبَرَنَا أَنَّ رَسُولَ

اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَّمَهُ آيَاهُ قَالَ فَكَانَ يَقُولُ إِذَا جَلَسَ فِي وَسْطِ الصَّلَاةِ وَفِي آخِرِهَا عَلَى وَرِكَهِ

الْيُسْرَى: التَّحِيَّاتُ لِلَّهِ وَالصَّلَوَاتُ وَالطَّيِّبَاتُ، السَّلَامُ عَلَيْكَ أَيُّهَا النَّبِيُّ وَرَحْمَةُ اللَّهِ وَبَرَكَاتُهُ، السَّلَامُ عَلَيْنَا

وَعَلَى عِبَادِ اللَّهِ الصَّالِحِينَ، أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ قَالَ: ثُمَّ إِنْ كَانَ فِي

وَسْطِ الصَّلَاةِ نَهَضَ حِينَ يَفْرُغُ مِنْ تَشْهِيدِهِ، وَإِنْ كَانَ فِي آخِرِهَا دَعَا بَعْدَ تَشْهِيدِهِ بِمَا شَاءَ اللَّهُ أَنْ يَدْعُو، ثُمَّ

يُسَلِّمُ

توضیح مصنف: قَالَ أَبُو بَكْرٍ: قَوْلُهُ: وَفِي آخِرِهَا عَلَى وَرِكَهِ الْيُسْرَى، إِنَّمَا كَانَ يَجْلِسُهَا فِي آخِرِ صَلَاتِهِ لَا

فِي وَسْطِ صَلَاتِهِ وَفِي آخِرِهَا كَمَا رَوَاهُ عَبْدُ الْأَعْلَى عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَاقَ، وَابْرَاهِيمَ بْنِ سَعِيدٍ الْجَوْهَرِيِّ عَنْ

يَعْقُوبَ بْنِ إِبْرَاهِيمَ

\*\*\* (امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ کہتے ہیں:۔۔ احمد بن ازہر۔۔ اپنے والد کے حوالے سے ابن اسحاق سے نقل کرتے ہیں۔

انہوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے نماز کے درمیان والے تشہد کے بارے میں حدیث بیان کی اور اس کے آخری تشہد کے بارے

میں بھی حدیث بیان کی۔

عبدالرحمن بن اسود بن یزید نخعی نے اپنے والد کے حوالے سے یہ بات نقل کی ہے۔

ہم نے حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے سن کر یہ کلمات اسی طرح یاد رکھے تھے جس طرح ہم قرآن کے الفاظ کو یاد کرتے

تھے۔ جب انہوں نے ہمیں اس بارے میں خبر دی تھی کہ نبی اکرم ﷺ نے ان کلمات کی تعلیم نہیں دی تھی۔ راوی بیان کرتے ہیں: حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: جب نبی اکرم ﷺ نماز کے درمیان میں یا نماز کے آخر میں بیٹھتے تھے تو ہاتھیں سرین کے بل بیٹھتے تھے اور یہ پڑھتے تھے:

”ہر طرح کی زبانی، جسمانی اور مالی عبادات اللہ تعالیٰ کے لئے مخصوص ہیں۔ اے نبی! آپ پر سلام ہو اللہ تعالیٰ کی رحمتیں اور اس کی برکتیں نازل ہوں۔ ہم پر سلام ہو اور اللہ تعالیٰ کے تمام نیک بندوں پر سلام ہو۔ میں اس بات کی گواہی دیتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ کے علاوہ اور کوئی معبود نہیں اور حضرت محمد ﷺ اس کے بندے اور اس کے رسول ہیں۔“

راوی بیان کرتے ہیں: پھر اگر وہ آدمی نماز کے دوران میں ہو تو تشہد پڑھنے کے بعد کھڑا ہو جائے گا اور اگر نماز کے آخر میں ہو تو تشہد پڑھنے کے بعد جو اللہ کو منظور ہو وہ دعا مانگ لے اور پھر سلام پھیرے۔

امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں: روایت کے یہ الفاظ کہ نماز کے آخر میں آپ اپنے ہاتھ سرین کے بل بیٹھتے تھے (تو حقیقت یہ ہے) کہ نبی اکرم ﷺ صرف نماز کے آخر میں اس طرح بیٹھا کرتے تھے ایسا نہیں ہے کہ آپ نماز کے درمیان میں بھی اس طرح بیٹھتے تھے اور آخر میں بھی اسی طرح بیٹھتے تھے جیسا کہ عبدالعلیٰ نے محمد بن اسحاق اور ابراہیم بن سعید جو ہری کے حوالے سے یعقوب بن ابراہیم سے روایت نقل کی ہے۔

## بَابُ الصَّلَاةِ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي التَّشَهُّدِ

### باب 222: تشہد میں نبی اکرم ﷺ پر درود بھیجنا

**709 - سند حدیث:** نَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ وَهَبٍ الْقُرَشِيُّ، حَدَّثَنَا عَمِي، حَدَّثَنِي أَبُو هَانِئٍ، أَنَّ أَبَا عَلِيٍّ الْجَنْبِيَّ، حَدَّثَهُ أَنَّهُ سَمِعَ فَضَالَ بْنَ عُبَيْدٍ يَقُولُ:

**متن حدیث:** سَمِعَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجُلًا يَدْعُو فِي صَلَاةٍ لَمْ يَحْمَدِ اللَّهَ وَلَمْ يُصَلِّ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: عَجَلْتُ أَيُّهَا الْمُصَلِّي، ثُمَّ عَلَّمَهُمْ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَسَمِعَ رَجُلًا يُصَلِّي عَلَى النَّبِيِّ، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: أَيُّهَا الْمُصَلِّي اذْعُ نَجَبٌ، وَسَلْ تُعْطَ

❖❖ (امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ کہتے ہیں:)-- احمد بن عبد الرحمن بن وہب قرشی -- اپنے چچا کے حوالے -- ابو ہانی (کے حوالے سے روایت نقل کرتے ہیں:)-- ابو علی جنبی نے انہیں حدیث بیان کی۔ انہوں نے حضرت فضالہ بن عبید جیبیؒ کو یہ بیان کرتے ہوئے سنا

**[709] فقہائے احناف اور فقہائے مالکیہ اس بات کے قائل ہیں آخری تشہد میں درود ابراہیمی پڑھنا سنت ہے جبکہ شوافع اور حنابلہ کے نزدیک درود شریف پڑھنا واجب ہے۔**

درود شریف پڑھتے ہوئے آل پر درود بھیجنا شوافع کے نزدیک سنت ہے اور حنابلہ کے نزدیک واجب ہے۔

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک شخص کو نماز کے دوران دعا مانگتے ہوئے سنا۔ اس شخص نے اللہ تعالیٰ کی حمد بھی بیان نہیں کی تھی اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھی نہیں بھیجا تھا تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اسے نماز پڑھنے والے شخص! تم نے جلد بازی کا مظاہرہ کیا ہے پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے لوگوں کو تعلیم دی (کہ اس طرح دعا مانگنی چاہئے)

ایک مرتبہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک شخص کو نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجتے ہوئے سنا تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اے نمازی! تم دعا مانگو تمہاری دعا قبول ہوگئی، تم مانگو! تمہیں دیا جائے گا۔

**710 - سند حدیث:** نَابَكْرُ بْنُ إِدْرِيسَ بْنِ الْحَجَّاجِ بْنِ هَارُونَ الْمُقْرِئُ، نَا أَبُو عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْمُقْرِئُ، عَنْ أَبِي هَانٍ، عَنْ أَبِي عَلِيٍّ عَمْرٍو بْنِ مَالِكِ الْجَنْبِيِّ، عَنْ فَضَالَةَ بْنِ عُبَيْدٍ الْأَنْصَارِيِّ، مَنْ حَدَّثَ أَنْ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَأَى رَجُلًا يُصَلِّيَ لَمْ يَحْمَدِ اللَّهَ وَلَمْ يُمَجِّدْهُ، وَلَمْ يُصَلِّ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَنْصَرَفَ، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: عَجَلَ هَذَا، لَقَدْ عَاهَدَ، وَقَالَ لَهُ وَلِغَيْرِهِ: إِذَا صَلَّى أَحَدُكُمْ فَلْيَبْدَأْ بِتَمَجِيدِ رَبِّهِ وَالثَّنَاءِ عَلَيْهِ وَلْيُصَلِّ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، ثُمَّ يَدْعُو بِمَا شَاءَ

❦ ❦ (امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ کہتے ہیں: -- بکر بن ادريس بن حجاج بن ہارون مقرئ -- ابو عبد الرحمن مقرئ -- ابو ہانی -- ابو علی عمرو بن مالک جنبی کے حوالے سے روایت نقل کرتے ہیں حضرت فضالہ بن عبید الانصاری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک شخص کو دیکھا جس نے نماز ادا کرتے ہوئے اللہ تعالیٰ کی حمد بھی بیان نہیں کی اور اس کی بزرگی بھی بیان نہیں کی اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھی نہیں بھیجا۔ اس نے نماز ختم کر لی تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اس شخص نے جلد بازی کا مظاہرہ کیا ہے پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس شخص کو بلایا اور اس سے فرمایا شاید اس کی بجائے کسی اور سے یہ فرمایا: جب کوئی شخص نماز ادا کرے (تو دعا مانگتے ہوئے) اس کو پہلے اپنے پروردگار کی بزرگی بیان کرنی چاہئے اس کی تعریف کرنی چاہئے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجنا چاہئے پھر وہ جو چاہے دعا مانگ لے۔

### بَابُ صِفَةِ الصَّلَاةِ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي التَّشْهِيدِ

وَالدَّلِيلُ عَلَى أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّمَا سُئِلَ: قَدْ عَلِمْنَا السَّلَامَ عَلَيْكَ، وَكَيْفَ الصَّلَاةُ عَلَيْكَ فِي التَّشْهِيدِ؟

### باب 223: تشہد میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجنے کا طریقہ

اور اس بات کی دلیل کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ سوال کیا گیا تھا کہ آپ پر سلام بھیجنے کا طریقہ ہم جان چکے ہیں تو ہم تشہد کے دوران آپ پر درود کیسے بھیجیں؟

**711 - سند حدیث:** نَابُو الْأَزْهَرِ، وَكَتَبَتْهُ مِنْ أَصْلِهِ، نَا يَعْقُوبُ، نَا أَبِي، عَنْ ابْنِ إِسْحَاقَ قَالَ: وَحَدَّثَنِي فِي الصَّلَاةِ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا الْمَرْءُ الْمُسْلِمُ صَلَّى عَلَيْهِ فِي صَلَاتِهِ، مُحَمَّدُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ،

عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ زَيْدِ بْنِ عَبْدِ رَبِّهِ، عَنْ أَبِي مَسْعُودٍ عَقِبَةَ بْنِ عَمْرِو قَالَ:  
 مَتَنٌ حَدِيثٌ: أَقْبَلَ رَجُلٌ حَتَّى جَلَسَ بَيْنَ يَدَي رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَلَمْ يَخُضْ بِنَدْوِهِ، فَقَالَ يَا  
 رَسُولَ اللَّهِ، أَمَّا السَّلَامُ فَقَدْ عَرَفْتَاهُ، فَكَيْفَ نُصَلِّيُ عَلَيْكَ إِذَا لَمْ نَخُضْ صَلَاتِنَا فِي صَلَاتِنَا صَلَّى اللَّهُ عَلَيْكَ؟ قَالَ:  
 فَصَمَتَ حَتَّى أَحْبَبْنَا أَنَّ الرَّجُلَ لَمْ يَسْأَلْهُ، ثُمَّ قَالَ: إِذَا أَنْتُمْ صَلَّيْتُمْ عَلَيَّ فَقُولُوا: اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ النَّبِيِّ  
 الْأُمِّيِّ وَعَلَى آلِ مُحَمَّدٍ كَمَا صَلَّيْتَ عَلَى إِبْرَاهِيمَ وَعَلَى آلِ إِبْرَاهِيمَ، وَبَارِكْ عَلَى مُحَمَّدٍ النَّبِيِّ الْأُمِّيِّ وَعَلَى  
 آلِ مُحَمَّدٍ كَمَا بَارَكْتَ عَلَى إِبْرَاهِيمَ وَعَلَى آلِ إِبْرَاهِيمَ إِنَّكَ خَمِيدٌ مَجِيدٌ.

❦❦ (امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ کہتے ہیں: -- ابوالازہر -- یعقوب -- اپنے والد کے حوالے سے -- ابن اسحاق سے نقل کرتے ہیں:

انہوں نے نبی اکرم ﷺ پر درود بھیجنے کے بارے میں مجھے حدیث بیان کی ہے: جب مسلمان شخص نماز کے دوران نبی ﷺ پر درود بھیجتا ہے تو محمد بن ابراہیم نے محمد بن عبد اللہ بن یزید کے حوالے سے حضرت ابو مسعود عقبہ بن عمرو رضی اللہ عنہ کا یہ بیان نقل کیا: ایک شخص آیا اور نبی اکرم ﷺ کے سامنے آکر بیٹھ گیا۔ ہم اس وقت نبی اکرم ﷺ کے پاس موجود تھے۔ اس نے عرض کی: یا رسول اللہ (ﷺ)! جہاں تک سلام بھیجنے کا تعلق ہے تو اس کے بارے میں تو ہمیں پتہ چل چکا ہے تو جب ہم نماز پڑھ رہے ہوں تو نماز کے دوران آپ پر درود کیسے بھیجیں؟ اللہ تعالیٰ آپ پر درود نازل کرے۔ راوی کہتے ہیں: نبی اکرم ﷺ خاموش رہے یہاں تک کہ ہم نے یہ بات پسند کی کہ اس شخص نے نبی اکرم ﷺ سے یہ سوال نہ کیا ہوتا پھر نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: جب تم مجھ پر درود بھیجنے لگو تو یہ پڑھو:

”اے اللہ! تو حضرت محمد ﷺ پر درود نازل کر! جو امی نبی ہیں اور حضرت محمد ﷺ کی آل پر درود نازل کر جس طرح تو نے حضرت ابراہیم علیہ السلام پر اور حضرت ابراہیم علیہ السلام کی آل پر درود نازل کیا اور تو امی نبی حضرت محمد ﷺ پر برکت نازل کر اور حضرت محمد ﷺ کی آل پر برکت نازل کر جس طرح تو نے حضرت ابراہیم علیہ السلام اور حضرت ابراہیم علیہ السلام کی آل پر برکت نازل کی۔ بے شک تو لائق حمد و بزرگی کا مالک ہے۔“

بَابُ وَضْعِ الْيَدَيْنِ عَلَى الرُّكْبَتَيْنِ فِي التَّشْهِيدِ الْأَوَّلِ وَالثَّانِي وَالْإِشَارَةِ بِالسَّبَابَةِ مِنَ الْيَدِ الْيُمْنَى

باب 224: پہلے اور دوسرے تشہد میں دونوں ہاتھ دونوں گھٹنوں پر رکھنا

اور دائیں ہاتھ کی شہادت کی انگلی کے ذریعے اشارہ کرنا

712 - سند حدیث: نَا عَبْدُ الْجَبَّارِ بْنُ الْعَلَاءِ، نَافِعِيَانُ، حَدَّثَنِیَ يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ، عَنْ مُسْلِمٍ، ثُمَّ لَقِيْتُ مُسْلِمًا، فَحَدَّثَنِیَ مُسْلِمٌ بْنُ أَبِي مَرْيَمَ، حَدَّثَنِیَ عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْمَعَارِيُّ قَالَ: صَلَّيْتُ الظُّهْرَ إِلَى جَنْبِ ابْنِ عُمَرَ، ح وَحَدَّثَنَا أَبُو مُوسَى، وَيَحْيَى بْنُ حَكِيمٍ، وَسَعِيدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْمَخْزُومِيُّ قَالُوا: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ،



عَنْ مُسْلِمِ بْنِ أَبِي مَرْثَمَ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْمُعَاوِي، وَقَالَ يَحْيَى بْنُ حَكِيمٍ قَالَ: سَمِعْتُ عَلِيَّ بْنَ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْأَنْصَارِيِّ يَقُولُ:

مَنْ حَدِيثِ صَلَّيْتُ إِلَى جَنْبِ ابْنِ عُمَرَ، فَقَلَّبْتُ الْحَصَا، فَقَالَ: لَا تُقَلِّبِ الْحَصَا، وَلَكِنَّ الْفَعْلَ كَمَا رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَفْعَلُ، قُلْتُ: وَكَيْفَ رَأَيْتَهُ يَفْعَلُ؟ قَالَ: هَكَذَا، فَوَضَعَ يَدَهُ الْيُسْرَى عَلَى فَخِذِهِ الْيُسْرَى، وَيَدَهُ الْيُمْنَى عَلَى فَخِذِهِ الْيُمْنَى، وَرَفَعَ اصْبَعَهُ السَّابِعَةَ هَذَا حَدِيثُ يَحْيَى بْنِ حَكِيمٍ، وَزَادَ يَحْيَى أَيْضًا: قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ: كَانَ يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا بِهَذَا الْحَدِيثِ عَنْ مُسْلِمِ بْنِ أَبِي مَرْثُومٍ، فَلَقِيتُ أَنَا مُسْلِمًا فَسَأَلْتُهُ، فَحَدَّثَنِي بِهِ وَقَالَ الْمَخْزُومِيُّ فِي حَدِيثِهِ فَوَضَعَ يَدَهُ الْيُمْنَى عَلَى فَخِذِهِ الْيُمْنَى، وَعَقَدَ اصْبُعَيْنِ وَحَلَقَ الرُّسْطَى وَأَشَارَ بِأَيْتِي تَلَى الْإِبْهَامَ، وَوَضَعَ يَدَهُ الْيُسْرَى عَلَى فَخِذِهِ الْيُسْرَى

❦❦ (امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ کہتے ہیں:)--عبدالجبار بن علاء--سفیان--یحییٰ بن سعید--مسلم--کے حوالے سے روایت نقل کرتے ہیں پھر میری ملاقات مسلم سے ہوئی تو مسلم بن ابومریم نے مجھے حدیث بیان کی--علی بن عبدالرحمن المعادی (یہاں تحویل سند ہے) ابوموسیٰ اور یحییٰ بن حکیم اور سعید بن عبدالرحمن مخزومی--سفیان--مسلم بن ابومریم--علی بن عبدالرحمن معادی جبکہ یحییٰ بن حکیم کہتے ہیں: علی بن عبدالرحمن الانصاری (کے حوالے سے روایت نقل کرتے ہیں:)

میں نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے پہلو میں نماز ادا کی۔ میں نے (نماز کے دوران) کنکریوں کو الٹا پلٹا، تو انہوں نے فرمایا: تم کنکریوں کو الٹاؤ نہیں، بلکہ تم ویسا کرو جس طرح میں نے نبی اکرم ﷺ کو کرتے ہوئے دیکھا ہے۔ میں نے دریافت کیا: آپ نے نبی اکرم ﷺ کو کیا کرتے ہوئے دیکھا ہے، تو انہوں نے فرمایا: اس طرح، پھر انہوں نے اپنا بایاں ہاتھ بائیں زانوں پر رکھا اور دایاں ہاتھ دائیں زانوں پر رکھا اور اپنی شہادت کی انگلی کو اٹھالیا۔

روایت کے یہ الفاظ یحییٰ بن حکیم کے نقل کردہ ہیں۔

یحییٰ نے یہ الفاظ زائد نقل کئے ہیں۔ ہمیں حدیث بیان کی سفیان نے۔ وہ کہتے ہیں: یحییٰ بن سعید نے ہمیں یہ حدیث مسلم بن ابومریم کے حوالے سے بیان کی تھی پھر میری ملاقات مسلم سے ہوئی۔ میں نے ان سے دریافت کیا تو انہوں نے مجھے یہ حدیث بیان کی۔

مخزومی نے اپنی روایت میں یہ الفاظ نقل کئے ہیں: پھر انہوں نے اپنا دایاں ہاتھ دائیں زانوں پر رکھا اور دو انگلیوں کے ذریعے حلقہ بنایا۔ انہوں نے درمیانی انگلی کے ذریعے حلقہ بنایا اور انگوٹھے کے ساتھ والی انگلی کے ذریعے اشارہ کیا۔ انہوں نے اپنا بایاں

[712] حنفیوں میں یہ بات کے قائل ہیں، دو مجیدوں کے درمیان جس طرح ہاتھ رکھ کر بیٹھا جاتا ہے یعنی دائیں ہاتھ کو بائیں زانوں پر اور بائیں ہاتھ کو بائیں زانوں پر گھٹنوں کے قریب رکھا جاتا ہے اور جس میں انگلیاں کھلی رکھی جاتی ہیں جن کے کنارے گھٹنے کے قریب ہوتے ہیں، لیکن آدمی گھٹنوں کو پکڑتا نہیں ہے، تو تشہد میں بھی اسی طرح بیٹھ کر دائیں ہاتھ کی شہادت کی انگلی کے ذریعے ”لا الہ“ پڑھتے ہوئے اشارہ شروع کرے گا اور ”لا الہ“ پڑھتے ہوئے انگلی کو نیچے گرا دے گا۔

جبکہ دیگر فقہاء کے نزدیک کلمہ شہادت پڑھتے ہوئے اشارہ کرنے کا طریقہ مختلف ہے۔

ہاتھ بائیں زانوں پر رکھتا تھا۔

## بَابُ التَّحْلِيقِ بِالْوُسْطَى وَالْإِبْهَامِ عِنْدَ الْإِشَارَةِ بِالسَّبَابَةِ فِي التَّشْهَدِ

**باب 225:** تشہد میں شہادت کی انگلی کے ذریعے اشارہ کرتے ہوئے درمیانی انگلی کے ذریعے حلقہ بنانا

**713 - سند حدیث:** نَا هَارُونُ بْنُ إِسْحَاقَ، نَا ابْنُ فَضِيلٍ، ح وَحَدَّثَنَا الْأَشْجُ، نَا ابْنُ إِدْرِيسَ، ح وَحَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ خَشْرَمٍ، أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ يَعْنِي ابْنَ إِدْرِيسَ ح وَحَدَّثَنَا عَبْدُ الْجَبَّارِ بْنُ الْعَلَاءِ، وَسَعِيدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ قَالَا: حَدَّثَنَا كُلُّهُمُ، عَنْ عَاصِمِ بْنِ كُلَيْبٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ وَائِلِ بْنِ حُجْرٍ، وَهَذَا لَفْظُ حَدِيثِ ابْنِ فَضِيلٍ قَالَ:

**متن حدیث:** كُنْتُ فِي مَنْ أَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقُلْتُ لَأَنْظُرَنَّ إِلَى صَلَاةِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَيْفَ يُصَلِّي، فَلَمَّا جَلَسَ افْتَرَشَ رِجْلَهُ الْيُسْرَى، ثُمَّ وَضَعَ يَدَهُ الْيُسْرَى عَلَى فِخْذِهِ الْيُسْرَى، ثُمَّ وَضَعَ يَدَهُ الْيُمْنَى عَلَى فِخْذِهِ الْيُمْنَى، ثُمَّ عَقَدَ يَمِينِي ثُمَّ حَلَّقَ، وَجَعَلَ يُشِيرُ بِالسَّبَابَةِ يَدْعُو تَوْضِيحَ رَوَايَتٍ، وَقَالَ ابْنُ خَشْرَمٍ: وَحَلَّقَ بِالْوُسْطَى وَالْإِبْهَامِ وَرَفَعَ الَّتِي بَيْنَهُمَا يَدْعُو بِهَا يَعْنِي الْمُسَبَّحَةَ

\*\*\* (امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ کہتے ہیں:۔۔۔ ہارون بن اسحاق۔۔۔ ابن فضیل (یہاں تھوٹا سند ہے) اشج۔۔۔ ابن ادريس (یہاں تھوٹا سند ہے) علی بن خشرم۔۔۔ عبد اللہ بن ادريس (یہاں تھوٹا سند ہے)۔۔۔ عبد الجبار بن علاء اور سعید بن عبد الرحمن۔۔۔ عاصم بن کلیب۔۔۔ اپنے والد کے حوالے سے نقل کرتے ہیں: حضرت وائل بن حجر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

میں ان لوگوں میں شامل تھا جو نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ میں نے یہ سوچا کہ میں نبی اکرم ﷺ کی نماز کا ضرور جائزہ لوں گا کہ آپ کس طرح نماز ادا کرتے ہیں؟ (تو میں نے دیکھا) کہ جب آپ بیٹھ گئے تو آپ نے اپنی بائیں ٹانگ کو بچھالیا پھر آپ نے اپنا پایا ہاتھ بائیں زانوں پر رکھا پھر آپ نے اپنی دائیں کہنی کے کنارے کو دائیں زانوں پر رکھا پھر آپ نے دو انگلیوں کے ذریعے حلقہ بنایا اور پھر شہادت کی انگلی کے ذریعے اشارہ کرتے ہوئے دعا مانگی۔

ابن خشرم نے یہ الفاظ نقل کئے ہیں۔ نبی اکرم ﷺ نے درمیانی انگلی اور انگوٹھے کے ذریعے حلقہ بنایا اور ان کے درمیان والی انگلی کو اٹھا کر اس کے ساتھ دعا مانگی یعنی تسبیح پڑھنے والی (یعنی شہادت کی انگلی کے ذریعے اشارہ کیا)

## بَابُ صِفَةِ وَضْعِ الْيَدَيْنِ عَلَى الرُّكْبَتَيْنِ فِي التَّشْهَدِ وَتَحْرِيكِ السَّبَابَةِ عِنْدَ الْإِشَارَةِ بِهَا

**باب 226:** تشہد میں دونوں ہاتھ گھٹنوں پر رکھنے اور شہادت کی انگلی کے ذریعے اشارہ کرتے ہوئے اسے

حرکت دینے کا طریقہ

**714 - سند حدیث:** نَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى، نَا مُعَاوِيَةُ بْنُ عَمْرٍو، حَدَّثَنَا زَائِدَةُ، نَا عَاصِمُ بْنُ كُلَيْبٍ الْحَرَمِيُّ،

أَخْبَرَنِي أَبِي أَنَّ وَائِلَ بْنَ حُجْرٍ أَخْبَرَهُ قَالَ:

متن حدیث: قُلْتُ: لَا نَظُرَنَّ إِلَى صَلَاةِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَيْفَ يُصَلِّي قَالَ: فَتَنَظَرْتُ إِلَيْهِ يُصَلِّي، فَكَبَّرَ، فَلَذَكَرَ بَعْضَ الْحَدِيثِ، وَقَالَ: ثُمَّ قَعَدَ فَأَفْتَرَشَ رِجْلَهُ الْيُسْرَى وَوَضَعَ كَفَّهُ الْيُسْرَى عَلَى فِخْذِهِ وَرُكْنَيْهِ الْيُسْرَى، وَجَعَلَ حَذَّ مِرْفَقِهِ الْيَمَنِ عَلَى فِخْذِهِ الْيَمَنِ، ثُمَّ قَبَضَ يَمِينِي مِنْ أَصَابِعِهِ وَحَلَقَ حَلَقَةً، ثُمَّ رَفَعَ إصْبَعَهُ، فَرَأَيْتُهُ يُحَرِّكُهَا يَدْعُو بِهَا

توضیح مصنف: قَالَ أَبُو بَكْرٍ: لَيْسَ فِي شَيْءٍ مِنَ الْأَخْبَارِ يُحَرِّكُهَا إِلَّا فِي هَذَا الْخَبَرِ زَائِدٌ ذِكْرُهُ

\*\*\* (امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ کہتے ہیں:)-- محمد بن یحییٰ-- معاویہ بن عمرو-- زائدہ-- عاصم بن کلیب الجرمی-- اپنے

والد (کے حوالے سے روایت نقل کرتے ہیں: ) حضرت وائل بن حجر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

میں نے سوچا کہ میں نبی اکرم ﷺ کی نماز کا ضرور جائزہ لوں گا کہ آپ کس طرح نماز ادا کرتے ہیں تو میں نے آپ کو نماز ادا کرتے ہوئے دیکھا۔ آپ نے تکبیر کہی (اس کے بعد راوی نے بعض حدیث ذکر کی ہے) راوی بیان کرتے ہیں: پھر آپ بیٹھ گئے۔ آپ نے اپنی بائیں ٹانگ کو بچھالیا آپ نے اپنا بائیں ہاتھ اپنے بائیں زانوں اور گھٹنے پر رکھ لیا۔ آپ نے اپنی انگلیوں میں سے دو انگلیوں کو بند کیا اور ان کا حلقہ بنایا پھر آپ نے ایک انگلی کو اٹھایا تو میں نے دیکھا کہ آپ اس کو حرکت دیتے ہوئے اس کے ساتھ دعا مانگ رہے تھے۔

امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں: کسی بھی روایت میں یہ الفاظ نہیں ہیں ”آپ انہیں حرکت دے رہے تھے“ یہ الفاظ صرف اس روایت میں ہیں اور زائدہ نامی راوی نے یہ الفاظ ذکر کئے ہیں۔

### بَابُ حَنْيِ السَّبَابَةِ عِنْدَ الْإِشَارَةِ بِهَا فِي التَّشَهُّدِ

باب 227: تشہد کے دوران شہادت کی انگلی کے ذریعے اشارہ کرتے ہوئے اسے موڑ لینا

715 - سند حدیث: نَاهُ هَارُونُ بْنُ إِسْحَاقَ، حَدَّثَنَا ابْنُ بَهْرٍ، عَنْ عِصَامِ بْنِ قِدَامَةَ، عَنْ مَالِكِ بْنِ خُزَاعِيٍّ، عَنْ

أَبِيهِ قَالَ:

متن حدیث: رَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الصَّلَاةِ وَاضِعًا يَدَهُ الْيُمْنَى عَلَى فِخْذِهِ الْيُمْنَى، وَهُوَ

يُشِيرُ بِأَصْبَعِهِ

اسناد دیگر: نَاهُ مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ، حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ أَدَمَ، عَنْ عِصَامِ بْنِ قِدَامَةَ، عَنْ مَالِكِ بْنِ خُزَاعِيٍّ، عَنْ

\*\*\* (امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ کہتے ہیں:)-- ہارون بن اسحاق-- ابن بہرہ-- عاصم بن قدامہ کے حوالے سے روایت

نقل کرتے ہیں مالک بن خزاعی-- اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں:

میں نے نبی اکرم ﷺ کو نماز کے دوران دایاں ہاتھ داکیں زانوں پر رکھتے ہوئے دیکھا ہے۔ آپ اپنی انگلی کے ذریعے

اشارہ کر رہے تھے۔

یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ منقول ہے۔

**716 -** سند حدیث: نَا عَبْدُ الْأَعْلَى بْنُ وَاصِلٍ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلَى، نَا الْفَضْلُ، نَا عِصَامُ بْنُ قُدَامَةَ الْجَدَلِيُّ،

حَدَّثَنِي مَالِكُ بْنُ نُعْمَانَ الْخُزَاعِيُّ مِنْ أَهْلِ الْبَصْرَةِ أَنَّ أَبَاهُ حَدَّثَهُ

مَنْ حَدَّثَ أَنَّهُ رَأَى رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَاعِدًا فِي الصَّلَاةِ وَاضِعًا ذِرَاعَهُ الْيُمْنَى عَلَى

فَخِذِهِ الْيُمْنَى، رَافِعًا أَصْبَعَهُ السَّبَابَةَ قَدْ أَخْنَاهَا شَيْئًا وَهُوَ يَدْعُو

❦ (امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ کہتے ہیں:)-- عبد الاعلیٰ بن واصل بن عبد الاعلیٰ-- فضل-- عصام بن قدامہ جدلی (کے

حوالے سے روایت نقل کرتے ہیں:)-- حضرت مالک بن نمیر خزاعی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

انہوں نے نبی اکرم ﷺ کو نماز کے دوران بیٹھے ہوئے دیکھا ہے۔ نبی اکرم ﷺ نے اپنا دایاں ہاتھ دائیں زانو پر رکھا

ہوا تھا اور آپ نے شہادت کی انگلی کو بلند کیا ہوا تھا۔ آپ اسے تھوڑا سا جھکا دیتے تھے اور آپ اس وقت دعا مانگ رہے تھے۔

**بَابُ بَسْطِ يَدِ الْيُسْرَى عِنْدَ وَضْعِهِ عَلَى الرُّكْبَةِ الْيُسْرَى فِي الصَّلَاةِ**

**باب 228:** نماز کے دوران بائیں ہاتھ کو بائیں گھٹنے پر رکھتے ہوئے اسے کھلا رکھنا

**717 -** سند حدیث: نَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى، نَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ

ابن عمر،

مَنْ حَدَّثَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا جَلَسَ فِي الصَّلَاةِ وَضَعَ يَدَيْهِ عَلَى رُكْبَتَيْهِ وَرَفَعَ

أَصْبَعَهُ الَّتِي تَلِي الْإِبْهَامَ الْيُمْنَى فَيَدْعُو بِهَا، وَيَذُءُ الْيُسْرَى عَلَى رُكْبَتِهِ بِأَسْطِهَا عَلَيْهِ

❦ (امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ کہتے ہیں:)-- محمد بن یحییٰ-- عبد الرزاق-- معمر-- عبید اللہ بن عمر-- نافع (کے حوالے

سے روایت نقل کرتے ہیں:)-- حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں:

نبی اکرم ﷺ جب نماز کے دوران بیٹھ جاتے تھے تو آپ اپنے دونوں ہاتھ دونوں گھٹنوں پر رکھ لیتے تھے اور آپ دائیں

انگوٹھے کے ساتھ دائیں انگلی کو بلند کر لیتے تھے اور اس کے ہمراہ دعا مانگتے تھے۔ آپ اپنے بائیں ہاتھ کو اپنے گھٹنے پر رکھتے تھے اسے

پھیل کر رکھتے تھے۔

**بَابُ النَّظَرِ إِلَى السَّبَابَةِ عِنْدَ الْإِشَارَةِ بِهَا فِي التَّشَهُّدِ**

**باب 229:** تشہد کے دوران شہادت کی انگلی کے ذریعے اشارہ کرتے ہوئے اس پر نظر رکھنا

**718 -** سند حدیث: نَا بُنْدَارٌ، نَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ، نَا ابْنُ عُجْلَانَ، عَنْ عَامِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الرَّبِيعِ، عَنْ أَبِيهِ،

مَنْ حَدَّثَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا تَشَهَّدَ وَضَعَ يَدَهُ الْيُسْرَى عَلَى فَخِذِهِ الْيُسْرَى،

وَوَضَعَ يَدَهُ الْيُمْنَى عَلَى فَخِذِهِ الْيُمْنَى، وَأَشَارَ بِأَصْبَعِهِ السَّبَابَةِ لَا يُجَاوِزُ بَصَرَهُ إِشَارَتَهُ

❦ (امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ کہتے ہیں:)-- بندار-- یحییٰ بن سعید-- ابن عجلان-- عامر بن عبد اللہ بن ربیع-- اپنے

والد کے حوالے سے نقل کرتے ہیں

نبی اکرم ﷺ جب تشہد میں بیٹھتے تھے تو بایں ہاتھ بائیں زانوں پر رکھتے تھے اور دایں ہاتھ دائیں زانوں پر رکھتے تھے اور آپ شہادت کی انگلی کے ذریعے اشارہ کرتے تھے۔ آپ کی نگاہ آپ کے اشارے سے آگے نہیں جاتی تھی۔

### بَابُ الْإِشَارَةِ بِالسَّبَابَةِ إِلَى الْقِبْلَةِ فِي التَّشَهُّدِ

باب 230: تشہد کے دوران شہادت کی انگلی کے ذریعے قبلہ کی طرف اشارہ کرنا

719 - سند حدیث: نَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ، نَا إِسْمَاعِيلُ يَعْنِي ابْنَ جَعْفَرٍ، نَا مُسْلِمُ بْنُ أَبِي مُرَيْمٍ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ عَبْدِ

الرَّحْمَنِ الْمُعَاوِي، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ،

مَنْ حَدَّثَ أَنَّهُ رَأَى رَجُلًا يُحَرِّكُ الْحَصَا بِيَدِهِ وَهُوَ فِي الصَّلَاةِ، فَلَمَّا انْصَرَفَ قَالَ لَهُ عَبْدُ اللَّهِ: لَا تُحَرِّكِ الْحَصَا وَأَنْتَ فِي الصَّلَاةِ فَإِنَّ ذَلِكَ مِنَ الشَّيْطَانِ، وَلَكِنْ اصْنَعْ كَمَا كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَصْنَعُ قَالَ: فَوَضَعَ يَدَهُ الْيُمْنَى عَلَى فِخْذِهِ وَأَشَارَ بِأَصْبُعِهِ الَّتِي تَلِي الْأَبْهَامَ إِلَى الْقِبْلَةِ وَرَمَى بِبَصَرِهِ إِلَيْهَا أَوْ نَحْوَهَا، ثُمَّ قَالَ: هَكَذَا رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَصْنَعُ

\*\*\* (امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ کہتے ہیں: -- علی بن حجر -- اسماعیل بن جعفر -- مسلم بن ابومریم -- علی بن عبدالرحمن

المعاوی) کے حوالے سے روایت نقل کرتے ہیں: -- حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے بارے میں وہ بیان کرتے ہیں:

انہوں نے ایک شخص کو دیکھا جو نماز کے دوران کنکریوں کو ہاتھ کے ذریعے حرکت دے رہا تھا۔ جب اس نے نماز مکمل کی تو حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ نے اس سے فرمایا: جب تم نماز پڑھ رہے ہو تو کنکریوں کو حرکت نہ دیا کرو کیونکہ یہ شیطان کا کام ہے تم ویسا کیا کرو جیسا نبی اکرم ﷺ کرتے تھے۔ راوی کہتے ہیں: پھر حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ نے اپنا دایاں ہاتھ زانوں پر رکھا اور انگلی کے ساتھ والی انگلی کے ذریعے قبلہ کی طرف اشارہ کیا۔ انہوں نے اپنی نگاہ انگلی کی طرف رکھی (راوی کو شک ہے شاید یہ الفاظ ہیں) انگلی کی سمت رکھی پھر انہوں نے یہ بات بیان کی: میں نے نبی اکرم ﷺ کو اس طرح کرتے ہوئے دیکھا ہے۔

### بَابُ إِبَاحَةِ الدُّعَاءِ بَعْدَ التَّشَهُّدِ وَقَبْلَ السَّلَامِ بِمَا أَحَبَّ الْمُصَلِّي

صِدِّ قَوْلٍ مَنْ زَعَمَ أَنَّهُ غَيْرُ جَائِزٍ أَنْ يُدْعَى فِي الْمَكْتُوبَةِ إِلَّا بِمَا فِي الْقُرْآنِ

باب 231: تشہد کے بعد اور سلام پھیرنے سے پہلے نمازی کو جو بھی دعا پسند ہو وہ مانگنا مباح ہے

یہ بات اس شخص کے موقف کے خلاف ہے جو اس بات کا قائل ہے کہ فرض نماز کے دوران صرف وہ دعا مانگی جاسکتی ہے جو قرآن میں ہو۔

720 - سند حدیث: نَا بُنْدَارٌ، نَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ، نَا شُعْبَةُ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا الْآخُوَصِ

يُحَدِّثُ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ قَالَ:



متن حدیث: اَلَا وَاَنَا كُنَّا لَا نَذَرِي مَا نَقُولُ لِي كُلِّ رَكْعَتَيْنِ اِلَّا اَنْ نُسَبِّحَ وَنُكَبِّرَ وَنُحَمِّدَ رَبَّنَا. وَاِنْ مُحَمَّدًا عَلَّمَهُ فَوَاتِحَ الْخَيْرِ وَجَوَامِعَهُ، فَقَالَ: اِذَا قَعَدْتُمْ لِي كُلِّ رَكْعَتَيْنِ فَقُولُوا: التَّحِيَّاتُ لِلّٰهِ وَالصَّلَوَاتُ الطَّيِّبَاتُ، السَّلَامُ عَلَيْكَ اَيُّهَا النَّبِيُّ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهُ، السَّلَامُ عَلَيْنَا وَعَلَىٰ عِبَادِ اللّٰهِ الصَّالِحِينَ، اَشْهَدُ اَنْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ، ثُمَّ يَتَخَيَّرُ اَحَدُكُمْ مِنَ الدُّعَاءِ اَعَجَبَةً، فَلْيَذْغِ بِهِ

\*\*\* (امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ کہتے ہیں:۔۔۔ بندار۔۔۔ محمد بن جعفر۔۔۔ شعبہ۔۔۔ ابواسحاق۔۔۔ ابوالاحوص) (کے حوالے سے روایت نقل کرتے ہیں:۔۔۔ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

خبردار! ہم یہ بات نہیں جانتے تھے کہ ہم دو رکعات کے بعد کیا پڑھیں؟ البتہ ہم تسبیح تکبیر پڑھ لیتے تھے اور اپنے پروردگار کی حمد بیان کر لیتے تھے تو حضرت محمد ﷺ نے بھلائی کو کھولنے والی چیزوں اور جمع کرنے والی چیزوں کی تعلیم دی۔ آپ نے ارشاد فرمایا: جب تم دو رکعات ادا کرنے کے بعد بیٹھ جاؤ تو یہ پڑھو:

”تمام زبانی جسمانی اور مالی عبادات اللہ تعالیٰ کے لئے مخصوص ہیں اے نبی! آپ پر سلام ہو اللہ تعالیٰ کی رحمتیں اور اس کی برکتیں نازں ہوں ہم پر بھی سلام ہو اور اللہ تعالیٰ کے تمام نیک بندوں پر بھی سلام ہو۔ میں اس بات کی گواہی دیتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ کے علاوہ اور کوئی معبود نہیں ہے اور میں اس بات کی گواہی دیتا ہوں کہ حضرت محمد ﷺ اس کے بندے اور رسول ہیں۔“

(نبی اکرم ﷺ نے فرمایا) پھر آدمی کو دعا کے بارے میں اختیار ہے جو دعا اسے اچھی لگے وہ اسے مانگ لے۔

## بَابُ الْأَمْرِ بِالتَّعَوُّذِ بَعْدَ التَّشَهُّدِ وَقَبْلَ السَّلَامِ

باب 232: تشہد کے بعد اور سلام پھیرنے سے پہلے پناہ مانگنے کا حکم

721- سند حدیث: نَا عَلِيُّ بْنُ خَشْرَمٍ، أَخْبَرَنَا عَيْسَى بْنُ يُونُسَ، ح وَآخِرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ الْأَحْمَسِيُّ، أَخْبَرَنَا وَكِيعٌ، ح وَحَدَّثَنَا هَارُونُ بْنُ إِسْحَاقَ، نَا مُحَمَّدُ بْنُ يَزِيدَ الْحَرَّانِيُّ جَمِيعًا عَنِ الْأَوْزَاعِيِّ، عَنْ حَسَّانَ بْنِ عَطِيَّةَ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِي عَائِشَةَ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

[720] احناف کے نزدیک نماز کے لئے یہ بات مستحب ہے وہ نماز کے آخر میں ماثور دعا مانگے جو درود شریف پڑھنے کے بعد ہوگی اور سلام پھیرنے سے پہلے ہوگی۔ اس بارے میں احادیث میں مختلف کلمات کے ساتھ دعائیں مذکور ہیں جن میں سے چند ایک روایات کا تذکرہ امام ابن خزیمہ نے یہاں کیا ہے۔

تاہم احناف کے نزدیک نماز کے دوران کوئی ایسی دعائیں مانگی جاسکتی جو لوگوں کے کلام کے ساتھ مشابہت رکھتی ہو یا نئی چیز نہیں مانگی جاسکتی جو لوگوں سے بھی لی جاسکتی ہو جو شخص اس طرح کی دعا مانگتا ہے تو یہ مکروہ تحریمی ہوگی۔ جبکہ حنفیہ کے عدوہ باقی تمام فقہاء نماز کے دوران ہر قسم کی دعا مانگنے کو جائز قرار دیتے ہیں۔ تاہم اس بات پر فقہاء کا اتفاق ہے نماز کے آخر میں مانگی جانے والی دعا عربی زبان میں ہی مانگی جائے گی۔

متن حدیث: إِذَا تَشَهَّدَ أَحَدُكُمْ فَلْيَسْتَعِذْ بِاللَّهِ مِنْ أَرْبَعٍ يَقُولُ: اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنْ عَذَابِ جَهَنَّمَ، وَمِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ، وَمِنْ شَرِّ فِتْنَةِ الْمَسِيحِ الدَّجَالِ، وَمِنْ شَرِّ فِتْنَةِ الْمَحْيَا وَالْمَمَاتِ  
اسناد دیگر: هَذَا حَدِيثٌ وَكِيعٌ. وَفِي حَدِيثِ عَيْسَى: سَمِعْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ نَا مُحَمَّدَ بْنَ إِسْمَاعِيلَ الْأَحْمَسِيَّ، نَا وَكِيعَ، عَنِ الْأَوْزَاعِيِّ، عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ

❀❀ (امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ کہتے ہیں:)-- علی بن خشرم-- عیسیٰ بن یونس (یہاں تحویل سند ہے)-- محمد بن اسماعیل الحمسی-- وکیع (یہاں تحویل سند ہے) ہارون بن اسحاق-- مخلد بن یزید حرانی-- اوزاعی-- حسان بن عطیہ-- محمد بن ابوعبیدہ-- محمد بن ابوعبیدہ کے حوالے سے نقل کرتے ہیں حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: جب کوئی شخص تشہد پڑھے تو وہ چار چیزوں سے اللہ کی پناہ مانگے۔ وہ یہ کہے: "اے اللہ! میں جہنم کے عذاب سے تیری پناہ مانگتا ہوں اور قبر کے عذاب سے اور دجال کی آزمائش کے شر سے اور زندگی اور موت کی آزمائش کے شر سے (تیری پناہ مانگتا ہوں)"  
روایت کے یہ الفاظ وکیع کے نقل کردہ ہیں۔

عیسیٰ نامی راوی کی نقل کردہ روایت میں یہ الفاظ ہیں: میں نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کو سنا: یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ بھی منقول ہے۔

722- سند حدیث: نَا الْحَسَنُ بْنُ مُحَمَّدٍ الرَّغْفَرَانِيُّ، نَا رَوْحٌ، نَا ابْنُ جُرَيْجٍ، أَخْبَرَنِي ابْنُ طَاوُسٍ، عَنْ أَبِيهِ، مِثْلَ حَدِيثٍ: أَنَّهُ كَانَ يَقُولُ بَعْدَ التَّشْهِيدِ كَلِمَاتٍ كَانَ يُعْظِمُهُنَّ جِدًّا، قُلْتُ لِي الْمَشْنَى كِلَاهُمَا؟ قَالَ: بَلَى فِي الْمَشْنَى الْآخِرِ بَعْدَ التَّشْهِيدِ، قُلْتُ: مَا هُوَ؟ قَالَ: أَعُوذُ بِاللَّهِ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ، وَأَعُوذُ بِاللَّهِ مِنْ عَذَابِ جَهَنَّمَ، وَأَعُوذُ بِاللَّهِ مِنْ شَرِّ الْمَسِيحِ الدَّجَالِ، وَأَعُوذُ بِاللَّهِ مِنْ فِتْنَةِ الْمَحْيَا وَالْمَمَاتِ قَالَ: كَانَ يُعْظِمُهُنَّ

قَالَ ابْنُ جُرَيْجٍ: أَخْبَرَنِي عَنْ عَائِشَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

❀❀ (امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ کہتے ہیں:)-- حسن بن محمد زعفرانی-- روح-- ابن جریج (کے حوالے سے روایت نقل کرتے ہیں:)

حدیث کے صاحب زادے نے اپنے والد کے بارے میں مجھے یہ خبر دی ہے کہ وہ تشہد کے بعد کچھ کلمات پڑھتے تھے جنہیں وہ بہت اہم سمجھتے تھے۔ میں نے دریافت کیا: کیا وہ دونوں قسم کے تشہد میں انہیں پڑھتے تھے تو انہوں نے فرمایا وہ آخری تشہد کے بعد انہیں پڑھتے تھے۔ میں نے دریافت کیا: وہ کلمات کون سے ہیں تو انہوں نے بتایا: (یہ ہیں)

”میں قبر کے عذاب سے اللہ تعالیٰ کی پناہ مانگتا ہوں“ میں جہنم کے عذاب سے اللہ کی پناہ مانگتا ہوں۔ میں دجال کے شر سے اللہ کی پناہ مانگتا ہوں میں قبر کے عذاب سے اللہ کی پناہ مانگتا ہوں میں زندگی اور موت کی آزمائش سے اللہ تعالیٰ کی پناہ مانگتا ہوں۔“

راوی بیان کرتے ہیں: وہ انہیں عظیم شہار کرتے تھے۔

ابن جریج کہتے ہیں: انہوں نے سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کے حوالے سے نبی اکرم ﷺ (کے فرمان کے طور پر یہ الفاظ) مجھے بیان کئے تھے۔

### بَابُ الْإِسْتِغْفَارِ بَعْدَ التَّشَهُّدِ وَقَبْلَ السَّلَامِ

باب 233: تشہد کے بعد اور سلام پھیرنے سے پہلے استغفار پڑھنا

723 - سند حدیث: نَا بَحْرُ بْنُ نَصْرٍ، نَا يَحْيَى - يَعْنِي ابْنَ حَسَّانَ، نَا يُونُسُ بْنُ يَعْقُوبَ الْمَاجِشُونُ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ الْأَعْرَجِ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي رَافِعٍ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ، مَتْنٌ حَدِيثٌ: أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ مِنْ آخِرِ مَا يَقُولُ بَيْنَ التَّشَهُّدِ وَالتَّسْلِيمِ: اللَّهُمَّ اغْفِرْ لِي مَا كَلَمْتُ وَمَا أَسْرَرْتُ، وَمَا أَعْلَنْتُ، وَمَا أَسْرَفْتُ وَمَا أَنْتَ أَعْلَمُ بِهِ مِنِّي، أَنْتَ الْمُقَدِّمُ وَأَنْتَ الْمُؤَخِّرُ لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ

❦ (امام ابن خزیمة رحمہ اللہ کہتے ہیں:)-- بحر بن نصر-- یحییٰ بن حسان-- یوسف بن یعقوب ماجشون-- اپنے والد کے حوالے سے نقل کرتے ہیں: اعرج-- عبد اللہ بن ابورافع (کے حوالے سے روایت نقل کرتے ہیں:)-- حضرت علی بن ابوطالب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

نبی اکرم ﷺ (نماز کے) آخر میں تشہد اور سلام پھیرنے کے درمیان یہ پڑھتے تھے:

”اے اللہ! تو میرے ان تمام امور کی مغفرت کر دے جو میں پہلے کر چکا ہوں اور جو میں بعد میں کروں گا جو میں نے پوشیدہ طور پر کئے ہیں: اور جو علانیہ طور پر کئے ہیں: اور جو کوئی میں نے اسراف کیا ہے اور ہر وہ چیز جس کا تو مجھ سے زیادہ علم رکھتا ہے تو ہی آگے کرنے والا ہے تو ہی پیچھے کرنے والا ہے تیرے علاوہ اور کوئی معبود نہیں ہے۔“

724 - سند حدیث: نَا عَبْدُ الْوَارِثِ بْنُ عَبْدِ الصَّمَدِ، حَدَّثَنِي أَبِي، حَدَّثَنَا حُسَيْنُ الْمُعَلِّمُ، عَنْ أَبِي بَرِيدَةَ، حَدَّثَنِي حَنْظَلَةُ بْنُ عَلِيٍّ، أَنَّ مِخْجَنَ بْنَ الْأَذْرَعِ، حَدَّثَهُ

مَتْنٌ حَدِيثٌ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَخَلَ الْمَسْجِدَ فَإِذَا هُوَ بِرَجُلٍ قَدْ قَضَى صَلَاتَهُ وَهُوَ يَتَشَهُّدُ وَيَقُولُ: اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ بِاللَّهِ الْوَاحِدِ الصَّمَدِ الَّذِي لَمْ يَلِدْ وَلَمْ يُولَدْ، وَلَمْ يَكُنْ لَهُ كُفُوًا أَحَدٌ أَنْ تَغْفِرَ لِي ذُنُوبِي إِنَّكَ أَنْتَ الْغَفُورُ الرَّحِيمُ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: قَدْ غُفِرَ لَكَ، غُفِرَ لَكَ، ثَلَاثَ مَرَّاتٍ

❦ (امام ابن خزیمة رحمہ اللہ کہتے ہیں:)-- عبدالوارث بن عبدالصمد-- اپنے والد-- حسین معلم-- ابن بریدہ--

حظہ بن علی (کے حوالے سے روایت نقل کرتے ہیں:)-- حضرت یحییٰ بن اورع رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:  
 نبی اکرم ﷺ مسجد میں داخل ہوئے وہاں ایک شخص نماز مکمل کر چکا تھا اور وہ تشہد میں یہ پڑھ رہا تھا:  
 ”اے اللہ! میں تجھ سے اس اللہ کے واسطے سے سوال کرتا ہوں جو ایک ہے جو بے نیاز ہے جس نے کسی کو جہنم نہیں دیا  
 اور اسے جہنم نہیں دیا گیا اور کوئی اس کا ہمسفر نہیں ہے (میں یہ سوال کرتا ہوں) کہ تو میرے گناہوں کی مغفرت کر دے  
 بے شک تو مغفرت کرنے والا ہے اور رحم کرنے والا ہے۔“  
 تو نبی اکرم ﷺ نے تین مرتبہ یہ فرمایا اس شخص کی مغفرت ہوگی۔ اس شخص کی مغفرت ہوگی۔

### بَابُ مَسْأَلَةِ اللَّهِ الْجَنَّةَ بَعْدَ التَّشَهُّدِ وَقَبْلَ التَّسْلِيمِ وَالِاسْتِعَاذَةِ بِاللَّهِ مِنَ النَّارِ

**باب 234:** تشہد کے بعد اور سلام پھیرنے سے پہلے اللہ تعالیٰ سے جنت مانگنا اور جہنم سے اللہ تعالیٰ کی پناہ مانگنا

**725۔** سند حدیث: نَا يُوسُفُ بْنُ مُوسَى، نَا جَرِيرٌ، عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ أَبِي صَالِحٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ:  
 مَتَنُ حَدِيثٍ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِرَجُلٍ: مَا تَقُولُ فِي الصَّلَاةِ؟ قَالَ: أَتَشْهَدُ ثُمَّ أَقُولُ:  
 اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ الْجَنَّةَ وَأَعُوذُ بِكَ مِنَ النَّارِ، أَمَا وَاللَّهِ مَا أَحْسِنُ ذَنْدَنَكَ وَلَا ذَنْدَنَةَ مُعَاذٍ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ  
 عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: حَوْلَهُمَا نَذْنِدُنْ

توضیح مصنف: قَالَ أَبُو بَكْرٍ: الذَّنْدَنَةُ الْكَلَامُ الَّذِي لَا يُفْهَمُ

❦ ❦ (امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ کہتے ہیں:)-- یوسف بن موسیٰ-- جریر-- اعمش-- ابوصالح (کے حوالے سے روایت  
 نقل کرتے ہیں:)-- حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

نبی اکرم ﷺ نے ایک شخص سے دریافت کیا: تم نماز میں کیا پڑھتے ہو؟ اس نے بتایا: میں تشہد پڑھتا ہوں پھر میں یہ پڑھتا  
 ہوں:

”اے اللہ! میں تجھ سے جنت کا سوال کرتا ہوں اور جہنم سے تیری پناہ مانگتا ہوں۔“

(اس شخص نے عرض کی) اللہ کی قسم! میں آپ کی طرح اور حضرت معاذ رضی اللہ عنہ کی طرح (اچھے اور جامع کلمات والی دعا) نہیں  
 مانگ سکتا تو نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: ہم بھی اسی کے آس پاس دعا مانگتے ہیں۔

امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں: ”ذندہ“ اس کلام کو کہا جاتا ہے جس کا مفہوم سمجھ میں نہ آئے (یعنی اسے پست آواز میں کیا جائے)

**725:** سنن ابی داؤد کتاب الصلوة ابواب تقریر استفتاح الصلوة باب فی تخفیف الصلوة رقم الحدیث: 679 سنن ابی  
 ماجہ کتاب اقامة الصلوة باب ما یقال بعد التشهد والصلوة علی النبی صلی اللہ علیہ رقم الحدیث 906 صحیح ابن  
 حبان کتاب الرقائق باب الادعية ذکر ما یجب ان یکون قصد المرء فی جوامع دعائه وبیان رقم الحدیث 868 مسند  
 احمد بن حنبل حدیث بعض اصحاب النبی صلی اللہ علیہ وسلم رقم الحدیث 15617 المعجم الکبیر للطبرانی من  
 اسبہ سلیم سلیم الانصاری ثم السلی استشهد یوم احد رقم الحدیث: 6265

## بَابُ التَّسْلِيمِ مِنَ الصَّلَاةِ عِنْدَ انْقِصَانِهَا

باب 235: نماز ختم ہونے کے وقت نماز سے سلام پھیرنا (یعنی سلام پھیر کر نماز ختم کرنا)

726- سند حدیث ما سَنَدًا، مَا عِنْدَ الرَّحْمَنِ بْنِ مَهْدِيٍّ، مَا عِنْدَ اللَّهِ بْنِ حَفْصٍ الزُّهْرِيِّ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ

مُحَمَّدٍ عَنْ غَامِرِ بْنِ سَعْدٍ، عَنْ أَبِيهِ،

مَتْنُ حَدِيثٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُسَلِّمُ عَنْ يَمِينِهِ حَتَّى يُرَى بَيَاضُ خَدِّهِ، وَغَنَ يُسَارِهِ حَتَّى يُرَى بَيَاضُ خَدِّهِ

❦❦❦ (امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ کہتے ہیں) -- بندہ -- عبد الرحمن بن مہدی -- عبد اللہ بن زہری -- اسماعیل بن

محمد -- عامر بن سعد -- اپنے والد کے حوالے سے نقل کرتے ہیں

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم دائیں طرف سلام پھیرتے تھے یہاں تک کہ آپ کے رخسار کی سفیدی نظر آ جاتی تھی اور بائیں طرف سلام پھیرتے تھے یہاں تک کہ آپ کے رخسار کی سفیدی نظر آ جاتی تھی۔

727- سند حدیث ما سَنَدًا، مَا عِنْدَ اللَّهِ بْنِ حَفْصٍ الزُّهْرِيِّ، أَخْبَرَنَا مُصْعَبُ بْنُ ثَابِتٍ،

عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ غَامِرِ بْنِ سَعْدٍ، عَنْ أَبِيهِ قَالَ:

مَتْنُ حَدِيثٍ: رَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُسَلِّمُ عَنْ يَمِينِهِ وَغَنَ يُسَارِهِ حَتَّى يُرَى بَيَاضُ خَدِّهِ

فَقَالَ الزُّهْرِيُّ: لَمْ نَسْمَعْ هَذَا مِنْ حَدِيثِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ إِسْمَاعِيلُ: اكْمَلْ حَدِيثَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَمِعْتُ؟ قَالَ: لَا قَالَ: وَالثَّلَاثِي؟ قَالَ: لَا قَالَ: فَالْيَصْفُ قَالَ: لَا قَالَ: فَهَذَا فِي الْيَصْفِ الَّذِي لَمْ نَسْمَعْ

❦❦❦ (امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ کہتے ہیں) -- عقبہ بن عبد اللہ محمدی -- عبد اللہ بن مبارک -- مصعب بن ثابت --

اسماعیل بن محمد -- عامر بن سعد بن ابوقحاص -- اپنے والد کے حوالے سے نقل کرتے ہیں:

میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو دائیں طرف اور بائیں طرف سلام پھیرتے ہوئے دیکھا ہے یہاں تک کہ آپ کے رخسار کی سفیدی نظر آ جاتی تھی۔

زہری کہتے ہیں: ہم نے یہ روایت نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیث کے طور پر نہیں سنی ہے تو اسماعیل نے کہا کیا آپ نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی ہر حدیث سنی ہوئی ہے؟ انہوں نے جواب دیا جی نہیں اسماعیل نے دریافت کیا آپ نے دو تہائی سنی ہوئی ہیں؟

726 السنن الصغرى كتاب السهو باب السلام رقم الحديث 1305 السنن الكبرى للمصنفين العمل في افتتاح الصلاة

السلام رقم الحديث 1217 مصنف ابن أبي شيبة كتاب الصلاة من كان يسلم في الصلاة تسليمتين رقم الحديث

3005 سنن الدارمي كتاب الصلاة باب التسليم في الصلاة رقم الحديث 1367 صحيح ابن حبان كتاب الصلاة فصل في

القبول ذكر وصف التسليم الذي يخرج اليه من صلاته رقم الحديث 2016 سنن الدارقطني كتاب الصلاة باب

ذكر ما يخرج من الصلاة به وكيفية التسليم رقم الحديث 1164



انہوں نے جواب دیا: جی نہیں! اسماعیل نے دریافت کیا آپ نے آدمی حدیثیں سنی ہوئی ہیں؟ انہوں نے جواب دیا: جی نہیں تو اسماعیل بولے یہ (روایت) ان نصف روایات میں سے ہے جو آپ نے سنی نہیں ہیں۔

### بَابُ صِفَةِ السَّلَامِ فِي الصَّلَاةِ

#### باب 236: نماز میں سلام پھیرنے کا طریقہ

728- سند حدیث: نَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ بْنِ حَبِيبِ بْنِ الشَّهِيدِ، وَزِيَادُ بْنُ أَيُّوبَ قَالَ إِسْحَاقُ. حَدَّثَنَا

عُمَرُ، وَقَالَ زِيَادُ: حَدَّثَنِي عُمَرُ بْنُ عَبْدِ الطَّنَافِيسِيِّ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ، عَنْ أَبِي الْأَحْوَصِ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ:

مَتْنُ حَدِيثٍ: كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُسَلِّمُ عَنْ يَمِينِهِ حَتَّى يُرَى بَيَاضُ خَدِّهِ، السَّلَامُ

عَلَيْكُمْ وَرَحْمَةُ اللَّهِ وَبَرَكَاتُهُ، وَعَنْ شِمَالِهِ حَتَّى يَبْدُو بَيَاضُ خَدِّهِ، السَّلَامُ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَةُ اللَّهِ وَبَرَكَاتُهُ

❦❦ (امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ کہتے ہیں: -- اسحاق بن ابراہیم بن حبیب بن شہید اور زیاد بن ایوب -- عمر بن عبید

طنافس -- ابو اسحاق -- ابو الاحوص (کے حوالے سے روایت نقل کرتے ہیں: -- حضرت عبداللہ بنی ثعلبہ بیان کرتے ہیں:

نبی اکرم ﷺ دائیں طرف سلام پھیرتے تھے یہاں تک کہ آپ کے رخسار کی سفیدی نظر آ جاتی تھی (اور آپ یہ کہتے تھے)

السلام علیکم ورحمة الله وبركاته اور آپ بائیں طرف سلام پھیرتے تھے یہاں تک کہ آپ کے رخسار کی سفیدی نظر آ جاتی

تھی (اور آپ یہ کہتے تھے) السلام علیکم ورحمة الله وبركاته۔

### بَابُ إِبَاحَةِ الْإِقْتِصَارِ فِي الصَّلَاةِ عَلَى تَسْلِيمَةٍ وَاحِدَةٍ مِنَ الصَّلَاةِ

وَالدَّلِيلُ عَلَى أَنَّ تَسْلِيمَةً وَاحِدَةً تُجْزِئُ، وَهَذَا مِنْ اخْتِلَافِ الْمُبَاحِ، فَأَلْمَصِلِيُّ مُخَيَّرٌ بَيْنَ أَنْ يُسَلِّمَ

تَسْلِيمَةً وَاحِدَةً وَبَيْنَ أَنْ يُسَلِّمَ تَسْلِيمَتَيْنِ كَمَا ذَهَبَ الْحِجَازِيُّ

#### باب 237: نماز میں صرف ایک سلام پر اکتفاء کرنا بھی مباح ہے

اور اس سے بات کی دلیل کہ ایک سلام پر اکتفاء کرنا بھی مباح ہے اور اس بات کی دلیل کہ ایک مرتبہ سلام پھیرنا بھی

جائز ہے اور یہ مباح اختلاف کی قسم ہے۔

تو نمازی کو اس بارے میں اختیار ہے کہ وہ ایک سلام پھیرے یا دو سلام پھیرے جس طرح اہل حجاز کا مذہب ہے۔

729- سند حدیث: نَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى، وَمُحَمَّدُ بْنُ خَلْفٍ الْعَسْقَلَانِيُّ، وَمُحَمَّدُ بْنُ مَهْدِيٍّ الْعَطَّارُ قَالُوا:

حَدَّثَنَا عُمَرُو بْنُ أَبِي سَلَمَةَ، عَنْ زُهَيْرِ بْنِ مُحَمَّدٍ الْمَكِّيِّ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَائِشَةَ،

729 الجامع للترمذی ابواب الصلاة عن رسول الله صلى الله عليه وسلم 'باب منه ايضا' رقم الحديث 279 سنن ابن

ماجه 'كتاب اقامة الصلاة' باب من يسلم تسليمة واحدة رقم الحديث: 915 'سنن الدارقطني' 'كتاب الصلاة' باب ذكر ما

يجرح من الصلاة به وكيفية التسليم رقم الحديث: 1170 'المستدرک على الصحيحين للحاكم' ومن كتاب الامامة' ام

حديث اس' رقم الحديث: 791 'المعجم الاوسط للطبرانی' 'باب العين' باب البيوع من اسمه . محمد رقم الحديث 6867

متن حدیث: اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُسَلِّمُ فِي الصَّلَاةِ تَسْلِيمَةً وَاحِدَةً يَلْقَاءُ وَجْهَهُ يَمِيلُ إِلَى الشِّقِّ الْأَيْمَنِ شَيْئًا قَالَ ابْنُ مَهْدِيٍّ قَالَ: أَنَا زُهَيْرُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْمَكِّيُّ

\*\*\* (امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ کہتے ہیں:)-- محمد بن یحییٰ اور محمد بن خلف عسقلانی اور محمد بن مہدی عطار-- عمرو بن ابوسلمہ-- زہیر بن محمد مکی-- ہشام بن عروہ-- اپنے والد کے حوالے سے نقل کرتے ہیں-- سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں۔  
نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نماز کے دوران ایک (ہی) مرتبہ سامنے کی طرف سلام پھیرتے تھے۔ آپ (سلام کے کلمات کہتے ہوئے) تھوڑا سا دائیں طرف مائل ہو جاتے تھے۔

ابن مہدی کہتے ہیں زہیر بن محمد مکی نے ہمیں خبر دی ہے۔

730- سند حدیث: نَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى، نَا مُعَلَّى بْنُ أَسَدٍ الْعَمِّيُّ، حَدَّثَنَا وَهْبٌ، عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ، عَنِ الْقَاسِمِ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا

متن حدیث: أَلَّهَا كَانَتْ تُسَلِّمُ تَسْلِيمَةً وَاحِدَةً قِبَالَ وَجْهِهَا، السَّلَامُ عَلَيْكُمْ \*\*\* (امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ کہتے ہیں:)-- محمد بن یحییٰ-- معلیٰ بن اسد مکی-- وہیب-- عبید اللہ بن عمر (کے حوالے سے روایت نقل کرتے ہیں:)

قاسم سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کے بارے میں نقل کرتے ہیں: وہ ایک ہی مرتبہ سامنے کی طرف سلام پھیرتے ہوئے السلام علیکم کہہ دیا کرتی تھیں۔

731- سند حدیث: نَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى، نَا مُعَلَّى، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ أَبِيهِ

متن حدیث: أَنَّهُ كَانَ يُسَلِّمُ وَاحِدَةً: السَّلَامُ عَلَيْكُمْ \*\*\* (امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ کہتے ہیں:)-- محمد-- معلیٰ-- وہیب (کے حوالے سے روایت نقل کرتے ہیں:)

ہشام بن عروہ اپنے والد کے بارے میں نقل کرتے ہیں: وہ ایک مرتبہ سلام پھیرتے ہوئے السلام علیکم کہتے تھے۔

732- سند حدیث: نَا بُنْدَارٌ، نَا يَسْحَنُ، عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ، عَنِ الْقَاسِمِ قَالَ: رَأَيْتُ عَائِشَةَ تُسَلِّمُ وَاحِدَةً نَا

بُنْدَارٌ، نَا عَبْدُ الْوَهَّابِ، نَا عُبَيْدُ اللَّهِ، نَا عُبَيْدُ اللَّهِ بِهَذَا مِثْلَهُ، وَزَادَ:

تَوْضِيحُ رَوَايَتِ. وَلَا تَلْتَفِتُ عَنْ يَمِينِهَا وَلَا، عَنْ شِمَالِهَا

[729] احناف کے نزدیک سلام پھیرنا واجب ہے جبکہ جمہور کے نزدیک یہ رکن ہے۔

سلام پھیرتے ہوئے دائیں طرف مناسطہ طرح پھیرا جائے گا کہ رخسار کی سفیدی نظر آجائے۔

شوافع اور مالکیہ کے نزدیک پہلا سلام واجب ہے جبکہ احناف اور حنابلہ کے نزدیک دونوں سلام واجب ہیں۔

حناف کے نزدیک پہلا سلام پھیرتے ہوئے دائیں طرف مناسطہ اور دوسرا سلام پھیرتے ہوئے بائیں طرف مناسطہ سنت ہے۔

احناف اور حنابلہ اس بات کے قائل ہیں پہلے سلام کے الفاظ کے مقابلے میں دوسرے سلام کے الفاظ پست آواز میں ہوں گے۔ کیونکہ بنیادی

مقصد نماز کو ختم کرنے کا ملان تھا اور وہ پہلے سلام کے ساتھ پورا ہو چکا ہے۔

❦ (امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ کہتے ہیں:)--بندار--یحییٰ--عبید اللہ (کے حوالے سے روایت نقل کرتے ہیں):  
قاسم کہتے ہیں: میں نے سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کو ایک مرتبہ سلام کہتے ہوئے دیکھا ہے۔

یہ روایت ایک اور سند کے ہمراہ منقول ہے۔

تاہم انہوں نے یہ الفاظ زائد نقل کئے ہیں: "سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا دائیں طرف اور بائیں طرف منہ نہیں پھیرتی تھیں"۔

### بَابُ الرَّجْرِ عَنِ الْإِشَارَةِ بِالْيَدِ يَمِينًا وَشِمَالًا عِنْدَ السَّلَامِ مِنَ الصَّلَاةِ

باب 238: نماز (کے آخر میں) سلام پھیرتے ہوئے ہاتھ کے ذریعے دائیں اور بائیں طرف اشارہ کرنے کی ممانعت

733 - سند حدیث: نَابُندَارٌ، وَالْحَسَنُ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَا: حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ قَالَ: أَخْبَرَنَا مِسْعَرٌ، ح وَنَا عَلِيُّ بْنُ خَشْرَمٍ، أَخْبَرَنَا عِيسَى بْنُ يُونُسَ، عَنْ مِسْعَرِ بْنِ كِدَامٍ، ح وَحَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ مُحَمَّدٍ أَيْضًا نَا مُحَمَّدُ بْنُ عُبَيْدِ الطَّنَافِيسِيِّ، حَدَّثَنَا مِسْعَرٌ، وَحَدَّثَنَا سَلَمٌ بْنُ جُنَادَةَ، حَدَّثَنَا وَكِيعٌ، عَنْ مِسْعَرٍ، عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ الْقُبَيْطِيَّةِ، عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ قَالَ:

متن حدیث: كُنَّا إِذَا صَلَّيْنَا خَلْفَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قُلْنَا بِأَيْدِينَا السَّلَامَ عَلَيْكُمْ يَمِينًا وَشِمَالًا، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَا لِي أَرَى أَيْدِيَكُمْ كَأَنَّهَا أَذْنَابُ خَيْلٍ شُمُسٍ، لَيْسَ كُنْ أَحَدُكُمْ فِي الصَّلَاةِ

توضیح روایت: هَذَا حَدِيثُ بُنْدَارٍ وَقَالَ الْآخَرُونَ: أَمَّا يَكْفِي أَحَدُكُمْ أَنْ يَضَعَ يَدَهُ عَلَى فِخْذِهِ ثُمَّ يُسَلِّمُ، عَنْ يَمِينِهِ وَعَنْ شِمَالِهِ

إِلَّا أَنْ ابْنَ خَشْرَمٍ قَالَ فِي حَدِيثِهِ: ثُمَّ يُسَلِّمُ مِنْ عَنِ يَمِينِهِ، وَمَنْ عَنْ شِمَالِهِ

وَفِي حَدِيثِ وَكِيعٍ: عَلَى أَخِيهِ مَنْ عَنْ يَمِينِهِ، وَمَنْ عَنْ شِمَالِهِ

قَالَ الْحَسَنُ بْنُ مُحَمَّدٍ فِي حَدِيثِ يَزِيدَ: كُنَّا إِذَا صَلَّيْنَا خَلْفَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قُلْنَا: السَّلَامُ عَلَى اللَّهِ، السَّلَامُ عَلَى جِبْرَائِيلَ، السَّلَامُ عَلَى مِيكَائِيلَ، وَأَشَارَ أَبُو خَالِدٍ - يَعْنِي يَزِيدَ بْنُ هَارُونَ - بِيَدِهِ فَرَمَى بِهَا يَمِينًا وَشِمَالًا قَالَ الْحَسَنُ بْنُ مُحَمَّدٍ: ثُمَّ ذَكَرَ نَحْوَهُ يَعْنِي نَحْوَ حَدِيثِ مُحَمَّدِ بْنِ عُبَيْدٍ

❦ (امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ کہتے ہیں:)--بندار اور حسن بن محمد--یزید بن ہارون--مسعر

(یہاں تحویل سند ہے) علی بن خشرم--عیسیٰ بن یونس--مسعر بن کدَام

(یہاں تحویل سند ہے) حسن بن محمد ایضاً نا محمد بن عبید طنافسی--مسعر--سلم بن جنادة--وکیع--مسعر--عبید اللہ بن

قبطیہ (کے حوالے سے روایت نقل کرتے ہیں:)--حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں۔

ہم لوگ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے نماز ادا کرتے ہوئے ہاتھ کے اشارے کے ساتھ السلام علیکم کہا کرتے تھے، انہیں طرف بھی اور بائیں طرف بھی تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کیا وجہ ہے کہ میں دیکھتا ہوں تمہارے ہاتھ یوں ہیں جیسے وہ سرکش گھوڑوں کی دم

ہوں، تم میں سے ہر ایک کو نماز کے دوران پرسکون رہنا چاہئے۔

روایت کے یہ الفاظ بزار کے نقل کردہ ہیں۔ دیگر راویوں نے یہ الفاظ نقل کئے ہیں:

”کیا کسی شخص کے لئے یہ کافی نہیں ہے کہ وہ اپنا ہاتھ اپنے زانوں پر رکھے اور پھر دائیں طرف اور بائیں طرف سلام کہہ دے۔“

ابن خشرم نامی راوی نے اپنی روایت میں یہ الفاظ نقل کئے ہیں:

”پھر وہ اپنے دائیں طرف موجود افراد اور بائیں طرف موجود افراد کو سلام کہہ دے۔“

وکیع کی روایت میں یہ الفاظ ہیں:

”اپنے دائیں طرف موجود بھائی اور بائیں طرف موجود بھائی کو سلام کہہ دے۔“

حسن بن محمد نے یزید کے حوالے سے منقول روایت میں یہ الفاظ نقل کئے ہیں:

”پہلے جب ہم نبی اکرم ﷺ کی اقتداء میں نماز ادا کرتے تھے تو ہم یہ کہا کرتے تھے:

”اللہ تعالیٰ پر سلام ہو، حضرت جبرائیل علیہ السلام ہو، حضرت میکائیل علیہ السلام ہو۔“

تو ابو خاند نے اشارہ کیا، یعنی انہوں نے یزید بن ہارون کو اپنے ہاتھ کے ذریعے اشارہ کیا، تو انہوں نے اپنا ہاتھ دائیں طرف اور بائیں طرف کیا۔

حسن بن محمد کہتے ہیں: اس کے بعد انہوں نے حسب سابق حدیث ذکر کی ہے، یعنی محمد بن عبید کی نقل کردہ روایت کی مانند حدیث ذکر کی ہے۔

## بَابُ حَذْفِ السَّلَامِ مِنَ الصَّلَاةِ

### باب 239: نماز (کے آخر میں) سلام کو مختصر کرنا

734 - سند حدیث: نا عمرو بن علی الصیرفی، نا محمد بن یوسف الفریابی، حدَّثَنَا الْأَوْزَاعِيُّ، عَنْ قُرَّةِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: حَذْفُ السَّلَامِ مُنَّةٌ

❖❖ (امام بن خزیمہ رحمہ اللہ کہتے ہیں:۔۔ عمرو بن علی صیرفی۔۔ محمد بن یوسف فریابی۔۔ اوزاعی۔۔ قرہ بن عبد الرحمن۔۔ ابن شہاب زہری۔۔ ابوسلمہ) کے حوالے سے روایت نقل کرتے ہیں:۔۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں ”سلام کو حذف کرنا سنت ہے۔“

735 - سند حدیث: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ سَهْلٍ الرَّمْلِيُّ، حَدَّثَنَا عُمَارَةُ بْنُ بِشْرِ الْمِصْبِصِيُّ، عَنِ الْأَوْزَاعِيِّ بِهَذَا الْإِسْنَادِ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَتْنٌ حَدِيثٌ: حَذْفُ السَّلَامِ مُنَّةٌ

توضیح روایت: قَالَ أَبُو بَكْرٍ: رَوَاهُ عِيسَى بْنُ يُونُسَ، وَابْنُ الْمُبَارَكِ، وَمُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى، عَنِ الْفَرِيَّانِيِّ قَالُوا: كُلُّهُمْ: عَزَّ ابْنُ هُرَيْرَةَ قَالَ: حَذَفَ السَّلَامُ سُنَّةَ

اسناد دیگر: حَدَّثَنَا أَبُو عَمَّارٍ، نَاعِيسَى بْنُ يُونُسَ، ح وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي صَفْوَانَ الثَّقَفِيُّ، حَدَّثَنَا عِنْدَ الرَّحْمَنِ، ح وَحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ حَكِيمٍ، نَا حَرَمِيُّ بْنُ عُمَارَةَ قَالَا: نَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ الْمُبَارَكِ، ح وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى، نَا مُحَمَّدُ بْنُ يُونُسَ، كُلُّهُمْ عَنِ الْأَوْزَاعِيِّ

❦ (امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ کہتے ہیں) ہمیں یہ حدیث بیان کی علی بن سل رلی نے۔۔۔ عمارہ بن بشر مصیسی۔۔۔ اوزاعی کے حوالے سے اسی سند کے ساتھ نقل کیا ہے نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: ”سلام کو حذف کرنا سنت ہے۔“

امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ کہتے ہیں: ان تمام راویوں نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے یہ الفاظ نقل کئے ہیں: ”سلام کو حذف کرنا سنت ہے۔“

یہی روایت بعض دیگر اسناد کے ساتھ بھی منقول ہے۔

## بَابُ الشَّاءِ عَلَى اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ بَعْدَ السَّلَامِ مِنَ الصَّلَاةِ

باب 240: نماز کا سلام پھیرنے کے بعد اللہ تعالیٰ کی تعریف کرنا

736 - سند حدیث: نَا يَعْقُوبُ النَّوْرَقِيُّ، نَا أَبُو مُعَاوِيَةَ، عَنْ عَاصِمِ الْأَحْوَلِ، عَنْ عَوْسَجَةَ بْنِ الرَّمَّاحِ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي الْهَدْبِيلِ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ قَالَ:

مَتْنُ حَدِيثٍ: كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا سَلَّمَ فِي الصَّلَاةِ لَا يَجْلِسُ إِلَّا مُتَذَارًا مَا يَقُولُ: اللَّهُمَّ أَنْتَ السَّلَامُ وَمِنْكَ السَّلَامُ تَبَارَكْتَ يَا ذَا الْجَلَالِ وَالْإِكْرَامِ

❦ (امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ کہتے ہیں)۔۔۔ یعقوب دورقی۔۔۔ ابو معاویہ۔۔۔ عاصم الاحول۔۔۔ عوسجہ بن رماح۔۔۔ عبد اللہ بن ابونہیل (کے حوالے سے روایت نقل کرتے ہیں)۔۔۔ حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

نبی اکرم ﷺ جب نماز میں سلام پھیرتے تھے تو آپ اس کے بعد صرف اتنی دیر کے لئے بیٹھتے تھے جتنی دیر میں آپ یہ پڑھ

لیں

”اے اللہ! تو سلامتی عطا کرنے والا ہے سلامتی تجھ سے ہی حاصل ہوتی ہے اے جلال اور اکرام والے تو برکت والا ہے۔“

## بَابُ الْإِسْتِغْفَارِ مَعَ الشَّاءِ عَلَى اللَّهِ بَعْدَ السَّلَامِ مِنَ الصَّلَاةِ

باب 241: نماز کا سلام پھیرنے کے بعد اللہ تعالیٰ کی تعریف کے ہمراہ استغفار پڑھنا

737 - سند حدیث: نَا مُحَمَّدُ بْنُ مَسْكِينٍ الْيَمَامِيُّ، وَالْحَسَنُ بْنُ إِسْرَائِيلَ النَّوْلَوِيُّ الرَّمْلِيُّ قَالَا: حَدَّثَنَا



بَشْرُ بْنُ بَكْرِ قَالَ لَوْلُوِي قَالَ: حَدَّثَنِي، وَقَالَ الْيَمَامِيُّ قَالَ: أَخْبَرَنَا الْأَوْزَاعِيُّ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبُو عَمَّارٍ، حَدَّثَنِي أَبُو أَسْمَاءَ الرَّحْبِيُّ، حَدَّثَنِي ثَوْبَانُ، مَوْلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ:

مَتْنُ حَدِيثٍ: كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا أَرَادَ أَنْ يُتَصَرَّفَ مِنْ صَلَاتِهِ اسْتَغْفَرَ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ، ثُمَّ قَالَ: اللَّهُمَّ أَنْتَ السَّلَامُ، وَمِنْكَ السَّلَامُ، تَبَارَكْتَ يَا ذَا الْجَلَالِ وَالْإِكْرَامِ

اسناد دیگر: نا اَحْمَدُ بْنُ يَزِيدَ بْنِ عَلِيٍّ الْعَنَزِيُّ الْمِصْرِيُّ قَالُوا: حَدَّثَنِي عَمْرُو بْنُ أَبِي سَلَمَةَ، عَنِ الْأَوْزَاعِيِّ بِهَذَا الْإِسْنَادِ وَمِثْلِهِ سَوَاءٌ.

توضیح روایت: وَرَوَى عَمْرُو بْنُ هَاشِمٍ الْبَيْرُوتِيُّ، عَنِ الْأَوْزَاعِيِّ، فَقَالَ: ذَكَرَ هَذَا الدُّعَاءَ قَبْلَ السَّلَامِ

\*\*\* (امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ کہتے ہیں:)-- محمد بن مسکین یمامی اور حسن بن اسرائیل لؤلوی رملی-- بشر بن بکر-- اوزاعی-- ابوعمار-- ابو اسماء رجبی (کے حوالے سے روایت نقل کرتے ہیں:)-- حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

نبی اکرم ﷺ جب نماز ادا کرنے کے بعد اٹھنے لگتے تھے تو آپ تین مرتبہ استغفار پڑھتے تھے پھر یہ پڑھتے تھے:

”اے اللہ! تو سلامتی عطا کرنے والا ہے سلامتی تجھ سے حاصل ہو سکتی ہے اے جلال اور اکرام والے تو برکت والا ہے۔“

یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ منقول ہے تاہم اوزاعی نے یہ دعا سلام سے پہلے ذکر کی ہے۔

**738 - سند حدیث:** نَاهُ مُحَمَّدُ بْنُ مَيْمُونٍ الْمَكِّيُّ، نا عَمْرُو بْنُ هَاشِمٍ الْبَيْرُوتِيُّ، حَدَّثَنِي الْأَوْزَاعِيُّ، حَدَّثَنِي

أَبُو عَمَّارٍ، عَنْ أَبِي أَسْمَاءَ الرَّحْبِيِّ، عَنْ ثَوْبَانَ مَوْلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ،

مَتْنُ حَدِيثٍ: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا أَرَادَ أَنْ يُسَلِّمَ مِنَ الصَّلَاةِ اسْتَغْفَرَ ثَلَاثًا، ثُمَّ قَالَ: اللَّهُمَّ أَنْتَ السَّلَامُ، وَمِنْكَ السَّلَامُ، تَبَارَكْتَ يَا ذَا الْجَلَالِ وَالْإِكْرَامِ، ثُمَّ يُسَلِّمُ

\*\*\* (امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ کہتے ہیں:)-- محمد بن میمون مکی-- عمرو بن ہاشم بیروٹی-- اوزاعی-- ابوعمار-- ابو اسماء رجبی (کے حوالے سے روایت نقل کرتے ہیں:)-- حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

نبی اکرم ﷺ جب نماز کے آخر میں سلام پھیرنے کا ارادہ کرتے تھے تو تین مرتبہ استغفار پڑھتے تھے پھر یہ پڑھتے تھے:

”اے اللہ! تو سلامتی عطا کرنے والا ہے سلامتی تجھ سے حاصل ہو سکتی ہے اے جلال اور اکرام والے تو برکت والا ہے۔“

پھر آپ ﷺ سلام پھیر دیتے تھے۔

**739 - قَالَ أَبُو بَكْرِ:** وَإِنْ كَانَ عَمْرُو بْنُ هَاشِمٍ أَوْ مُحَمَّدُ بْنُ مَيْمُونٍ لَمْ يَغْلَطْ فِي هَذِهِ اللَّفْظَةِ - أَعْنِي

قَوْلَهُ: قَبْلَ السَّلَامِ - فَإِنَّ هَذَا الْبَابَ يُرَدُّ إِلَى الدُّعَاءِ قَبْلَ السَّلَامِ

امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں: اگر عمرو بن ہاشم اور محمد بن میمون نے اس روایت کے الفاظ نقل کرنے میں غلطی نہیں کی۔ میرا

مطلب ہے کہ روایت کے یہ الفاظ ”سلام پھیرنے سے پہلے“ تو یہ باب سلام پھیرنے سے پہلے دعائے تگنے کے باب کی طرف لوٹایا جانا چاہئے۔

## بَابُ التَّهْلِيلِ وَالتَّشَاءِ عَلَى اللَّهِ بَعْدَ السَّلَامِ

باب 242: سلام پھیرنے کے بعد ”لا الہ الا اللہ“ پڑھنا اور اللہ تعالیٰ کی تعریف کرنا

740 - سند حدیث: نَا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الدَّوْرَقِيُّ، نَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ عَلِيٍّ، حَدَّثَنِي الْحَجَّاجُ بْنُ أَبِي عُمَرَ، حَدَّثَنَا أَبُو الزُّبَيْرِ قَالَ: سَمِعْتُ عَمَّالَةَ بْنَ الزُّبَيْرِ، يَخْطُبُ عَلَى هَذَا الْمِنْبَرِ وَهُوَ يَقُولُ: **مَتْنِ حَدِيثٍ:** كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا سَلَّمَ فِي دُبْرِ الصَّلَاةِ يَقُولُ: لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ، لَا نَعْبُدُ إِلَّا إِيَّاهُ، أَهْلَ الْيَعْمَةِ وَالْفَضْلِ وَالتَّشَاءِ الْحَسَنِ، لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ مُخْلِصِينَ لَهُ الدِّينَ وَلَوْ كَرِهَ الْكَافِرُونَ

﴿ (امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ کہتے ہیں: ) -- یعقوب بن ابراہیم دورقی -- اسماعیل بن علیہ -- حجاج بن ابوعثمان (کے حوالے سے روایت نقل کرتے ہیں: ) -- ابو زبیر بیان کرتے ہیں:

میں نے حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہما کو منبر پر یہ کہتے ہوئے سنا، نبی اکرم ﷺ نماز کے آخر میں جب سلام پھیرتے تھے تو یہ پڑھتے تھے:

”اللہ تعالیٰ کے علاوہ کوئی معبود نہیں ہے، ہم صرف اسی کی عبادت کرتے ہیں، وہ نعمت، فضل اور اچھی تعریف کا اہل ہے اللہ تعالیٰ کے علاوہ اور کوئی معبود نہیں ہے، ہم دین کو اس کے لئے خالص کرتے ہوئے (اعتراف کرتے ہیں) اگرچہ یہ بات کافروں کو پسند نہ آئے۔“

741 - سند حدیث: نَا مُحَمَّدُ بْنُ خَلْفٍ الْعَسْقَلَانِيُّ، نَا أَدَمُ يَعْنِي ابْنَ أَبِي إِسَاسٍ، نَا أَبُو عُمَرَ الصَّنْعَانِيُّ وَهُوَ حَفْصُ بْنُ مَيْسَرَةَ، عَنْ مُوسَى بْنِ عُقْبَةَ، عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ الْمَكِّيِّ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الزُّبَيْرِ قَالَ: **مَتْنِ حَدِيثٍ:** كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ عِنْدَ انْقِضَاءِ صَلَاتِهِ قَبْلَ أَنْ يَقُومَ: لَا إِلَهَ إِلَّا

740: صحیح مسلم، کتاب المساجد ومواضع الصلوة، باب استحباب الذكر بعد الصلوة وبيان صفته، رقم الحديث 967، سنن ابی داؤد، کتاب الصلوة، باب تفریع ابواب الوتر، باب ما يقول الرجل اذا سلم، رقم الحديث 1301، السنن الصغرى، کتاب اسہو، باب التہلیل بعد التسلیم، رقم الحديث 1327، صحیح ابن حبان، کتاب الصلوة، فصل فی القنوت، ذکر وصف تہلیل آخر کان یہلل صلی اللہ علیہ وسلم بہ، رقم الحديث 2032، مصنف ابن ابی شیبہ، کتاب الدعاء، ما یقال فی دبر الصوت، رقم الحديث 28668، السنن الکبریٰ للنسائی، العمل فی افتتاح الصلوة، التہلیل بعد التسلیم، رقم الحديث 1239، مسند احمد بن حنبل، حدیث عبد اللہ بن الزبیر بن العوام، رقم الحديث 15810، مسند الشافعی، باب . ومن کتاب استقبال القبلة فی الصلوة، رقم الحديث 176، البحر الزخار مسند البزار، وهب بن کيسان، رقم الحديث 1941، مسند ابی یعلیٰ الموصلی، مسند عبد اللہ بن الزبیر رحمہ اللہ، رقم الحديث 6660، المعجم الکبیر للطبرانی، من اسبغ عبد اللہ، وما اسند عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما، ابو الزبیر محمد بن مسلم المکی، رقم الحديث 13732

اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ، لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ. وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ، وَلَا تَعْبُدُ إِلَّا إِيَّاهُ، لَهُ الْيُتِمَّةُ وَالْفَضْلُ وَالنَّسَاءُ الْحَسَنُ، لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ مُخْلِصِينَ لَهُ الدِّينَ وَلَوْ تَكْرِهَ الْكَافِرُونَ

\*\*\* (امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ کہتے ہیں: -- محمد بن خلف عسقلانی -- آدم بن ابویاس -- ابو عمر صنعانی -- یہ حفص بن میسرہ ہیں -- موسیٰ بن عقبہ -- ابو زبیر کی (کے حوالے سے روایت نقل کرتے ہیں: -- حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نماز سے فارغ ہونے کے بعد اٹھنے سے پہلے یہ دعا مانگتے تھے:

”اللہ تعالیٰ کے علاوہ کوئی معبود نہیں ہے وہی ایک معبود ہے اس کا کوئی شریک نہیں ہے بادشاہی اسی کے لئے مخصوص ہے حمد اسی کے لئے مخصوص ہے اور وہ ہر شے پر قدرت رکھتا ہے۔ اللہ تعالیٰ کی مدد کے بغیر کچھ نہیں ہو سکتا ہم صرف اسی کی عبادت کرتے ہیں نعمت، فضل اور اچھی تعریف اسی کے ساتھ مخصوص ہے اللہ تعالیٰ کے علاوہ اور کوئی معبود نہیں ہے ہم دین کو اس کے لئے خالص کرتے ہوئے (یہ اعتراف کرتے ہیں) اگرچہ کافروں کو یہ بات پسند نہ آئے۔“

**742- سند حدیث:** نَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ الرَّهْرِيُّ، نَا سُفْيَانُ قَالَ: سَمِعْتُهُ مِنْ عَبْدِ يَعْنِي ابْنَ أَبِي لُبَابَةَ، سَمِعْتُهُ مِنْ وَرَّادٍ كَاتِبِ الْمُغِيرَةِ قَالَ: كَتَبَ مُعَاوِيَةُ إِلَى الْمُغِيرَةِ: أَخْبِرْنِي بِشَيْءٍ سَمِعْتَهُ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا قَضَى الصَّلَاةَ،

ح وَحَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ مُحَمَّدٍ، نَا اسْبَاطُ بْنُ مُحَمَّدٍ، نَا عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ عُمَيْرٍ، ح وَحَدَّثَنَا أَبُو مُوسَى، وَيَحْيَى بْنُ حَكِيمٍ قَالَا: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ، نَا سُفْيَانُ، عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ، ح وَحَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ أَيُّوبَ، حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ، أَخْبَرَنَا عَبْدُ الْمَلِكِ قَالَ: سَمِعْتُ وَرَّادًا يُحَدِّثُ، وَفِي حَدِيثِ اسْبَاطٍ وَسُفْيَانَ، عَنْ وَرَّادٍ، عَنِ الْمُغِيرَةِ بْنِ شُعْبَةَ

**متن حدیث:** أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقُولُ فِي ذُبْرِ الصَّلَاةِ: لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ، لَهُ الْمُلْكُ، وَلَهُ الْحَمْدُ، وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ، اللَّهُمَّ لَا مَانِعَ لِمَا أَعْطَيْتَ، وَلَا مُعْطِيَ لِمَا مَنَعْتَ وَلَا يَنْفَعُ ذَا الْجَدِّ مِنْكَ الْجَدُّ وَفِي حَدِيثِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ قَالَ: أَمَلَى عَلَيَّ الْمُغِيرَةُ بْنُ شُعْبَةَ فَكَتَبْتُ إِلَى مُعَاوِيَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقُولُ فِي ذُبْرِ كُلِّ صَلَاةٍ مَكْتُوبَةً

**توضیح روایت:** فَأَمَّا أَبُو هَاشِمٍ فَإِنَّهُ حَدَّثَنَا بِحَدِيثِ هُشَيْمٍ فِي عَقِبِ خَبَرِ مُغِيرَةَ، وَمُجَالِدٍ، عَنِ الشَّعْبِيِّ، عَنْ وَرَّادٍ أَنَّ مُعَاوِيَةَ كَتَبَ إِلَى الْمُغِيرَةِ: أَنْ أَكْتُبَ إِلَيَّ بِشَيْءٍ سَمِعْتَهُ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: فَكَتَبَ إِلَيْهِ الْمُغِيرَةُ: إِنِّي سَمِعْتُهُ يَقُولُ عِنْدَ انْصِرَافِهِ مِنَ الصَّلَاةِ: لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ، لَهُ الْمُلْكُ، وَلَهُ الْحَمْدُ، وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ، ثَلَاثَ مَرَّاتٍ قَالَ: وَكَانَ يَنْهَى عَنْ قِيلَ وَقَالَ، وَكَثْرَةِ السُّؤَالِ، وَاضَاعَةِ الْمَالِ، وَمَنْعِ وَهَاتِ، وَعُقُوقِ الْأَمْهَاتِ، وَوَادِ الْبَنَاتِ

اسناد دیگر: نا بهذا الخبر النوراني، وأبو هشام قال: حدثنا هشيم، أخبرنا غيره واحد، منهم المغيرة ومجالد ورجل ثالث أيضا، كلهم عن الشَّعْبِيِّ، ثم أخبرنا أبو هاشم في عقيب هذا الخبر، حدثنا هشيم، أخبرنا عبد الملك بن عمير قال: سمعتُ ورَّادًا يحدث هذا الحديث عن المغيرة عن النبي

ﷺ (امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ کہتے ہیں:۔۔ عبد اللہ بن محمد زہری۔۔ سفیان۔۔ عبدہ بن ابولبابہ) کے حوالے سے روایت

نقل کرتے ہیں: (اور ادبیان کرتے ہیں:

حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے حضرت مغیرہ رضی اللہ عنہ کو خط لکھا کہ آپ مجھے کسی ایسی چیز کے بارے میں بتائیں جو آپ نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی زبانی سنی ہو تو حضرت مغیرہ رضی اللہ عنہ نے بتایا: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جب نماز مکمل کر لیتے تھے۔

اس کے بعد دیگر اسناد ہیں جس میں یہ الفاظ ہیں، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نماز کے بعد یہ پڑھا کرتے تھے۔

”اللہ تعالیٰ کے علاوہ کوئی معبود نہیں ہے، وہی ایک معبود ہے اس کا کوئی شریک نہیں، بادشاہی اسی کے لئے مخصوص ہے، حمد

اسی کے لئے مخصوص ہے، اور وہ ہر شے پر قدرت رکھتا ہے، اے اللہ! جسے تو عطا کر دے، اسے کئی روکنے والا نہیں ہے، اور

جسے تو نہ دے، اسے کوئی دینے والا نہیں ہے، اور صاحب حیثیت شخص کی حیثیت تیری مرضی کے مقابلے میں کوئی فائدہ

نہیں دیتی۔“

عبدالرحمن کی نقل کردہ روایت میں یہ الفاظ ہیں:

”حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ نے یہ کلمات مجھے املاء کروائے اور میں نے حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کو یہ خط میں لکھ کر بھیج

دیئے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ہر فرض نماز کے بعد یہ پڑھا کرتے تھے۔“

جہاں تک ابو ہاشم نامی راوی کا تعلق ہے تو انہوں نے ہشیم کے حوالے سے یہ روایت مغیرہ اور مجالد کی شععی سے نقل کردہ

روایت کے بعد بیان کی ہے جو وراد سے منقول ہے کہ حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے حضرت مغیرہ رضی اللہ عنہ کو خط لکھا کہ آپ مجھے کوئی

ایسی چیز لکھ کر بھیجیں جو آپ نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی زبانی سنی ہو۔ راوی کہتے ہیں: تو حضرت مغیرہ رضی اللہ عنہ نے انہیں خط میں لکھا: میں

نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو نماز سے فارغ ہونے کے بعد یہ پڑھتے ہوئے سنا ہے:

”اللہ تعالیٰ کے علاوہ اور کوئی معبود نہیں ہے، وہی ایک معبود ہے اس کا کوئی شریک نہیں ہے، بادشاہی اسی کے لئے مخصوص

ہے، حمد اسی کے لئے مخصوص ہے، اور وہ ہر چیز پر قدرت رکھتا ہے۔“

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم تین مرتبہ یہ کلمات پڑھتے تھے۔

انہوں نے یہ بات بھی بیان کی: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم قیل وقال (یعنی فضول بحث) بکثرت مانگنے اور مال کو ضائع کرنے اور روکنے

اور لے آنے اور ماؤں کی نافرمانی اور بیٹیوں کو زندہ گاڑنے سے منع کرتے تھے۔

یہی روایت بعض دیگر اسناد کے ہمراہ منقول ہے۔

## بَابُ جَامِعِ الدُّعَاءِ بَعْدَ السَّلَامِ فِي دُبْرِ الصَّلَاةِ

باب 243: نماز کے بعد، سلام پھیرنے کے بعد (مانگی جانے والی) ایک جامع دعا

**143 - سند حدیث:** نَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى، نَا حَجَّاجُ بْنُ مَنْهَالٍ، وَأَبُو صَالِحٍ كَاتِبُ اللَّيْثِ جَمِيعًا عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي سَلَمَةَ، عَنْ عَمِيهِ الْمَاجِشُونِ بْنِ أَبِي سَلَمَةَ، عَنِ الْأَعْرَجِ وَهُوَ عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ هُرْمُزٍ، عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي رَافِعٍ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ، عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

**متن حدیث:** أَنَّهُ كَانَ إِذَا فَرَّغَ مِنْ صَلَاتِهِ فَسَلَّمَ قَالَ: اللَّهُمَّ اغْفِرْ لِي مَا قَدَّمْتُ وَمَا أَخَّرْتُ، وَمَا أَسْرَرْتُ وَمَا أَعْلَنْتُ، وَمَا أَسْرَفْتُ وَمَا أَنْتَ أَعْلَمُ بِهِ مِنِّي، أَنْتَ الْمُقَدِّمُ وَالْمُؤَخِّرُ، لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ

**توضیح روایت:** قَالَ أَبُو صَالِحٍ: لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ

❦ (امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ کہتے ہیں:)-- محمد بن یحییٰ-- حجاج بن منہال اور ابو صالح-- عبدالعزیز بن عبداللہ بن ابوسلمہ-- اپنے چچا ماجشون بن ابوسلمہ-- اعرج-- یہ عبدالرحمن بن ہرمز ہیں-- عبید اللہ بن ابورافع (کے حوالے سے روایت نقل کرتے ہیں:)-- حضرت علی بن ابوطالب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جب نماز سے فارغ ہو جانے کے بعد سلام پھیر دیتے تھے تو یہ پڑھتے تھے:

”اے اللہ! جو میں نے پہلے کیا ہے اور جو بعد میں کروں گا جو پوشیدہ طور پر کیا ہے اور جو علانیہ طور پر کیا ہے اور جو میں نے اسراف کیا ہے اور جس چیز کا تو مجھ سے زیادہ علم رکھتا ہے تو ان سب کی مغفرت کر دے بے شک تو ہی آگے کرنے والا ہے اور تو ہی پیچھے کرنے والا ہے تیرے علاوہ اور کوئی معبود نہیں ہے۔“

ابوصالح کی روایت میں یہ الفاظ ہیں:

”تیرے علاوہ میرا اور کوئی معبود نہیں ہے۔“

**144 - سند حدیث:** نَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبَّادٍ بِنِ اَدَمَ الْبَصْرِيُّ، اَنَا مَرْوَانُ بْنُ مُعَاوِيَةَ الْفَزَارِيُّ، عَنْ أَبِي مَالِكٍ الْأَشْجَعِيِّ، عَنْ أَبِيهِ قَالَ:

**متن حدیث:** كُنَّا نَعْبُدُ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَيَجِيءُ الرَّجُلُ وَتَجِيءُ الْمَرْأَةُ، فَيَقُولُ:

**143 صحیح مسلم:** کتاب صلاة المسافرين وقصرها باب الدعاء في صلاة الليل وقيامه رقم الحديث 1330 الجامع للترمذی ابواب الدعوات عن رسول الله صلى الله عليه وسلم باب منه رقم الحديث 3426 سنن ابی داؤد کتاب الصلاة ابواب تعزيم استفتاح الصلاة باب ما يستفتح به الصلاة من الدعاء رقم الحديث 656 صحیح ابن حبان کتاب الصلاة باب صفة الصلاة ذكر ما يدعو المراء في عقيب التشهد قبل السلام رقم الحديث 1990 سنن الدارقطني کتاب الصلاة باب دعاء الاستفتاح بعد التكبير رقم الحديث 792 مسند احمد بن حنبل مسند الخلفاء الراشدين مسند علي بن ابي طالب رضي الله عنه رقم



يَا رَسُولَ اللَّهِ، كَتَبَ أَقْرَبُ إِذَا صَلَّيْتُ قَالَ لَيْلِ اللَّهُمَّ اغْفِرْ لِي، وَارْحَمْنِي، وَاهْدِنِي، وَغَايِبِي، وَارْزُقْنِي، فَقَدْ جَمَعَ لَكَ ذُنُوبَكَ وَاجْعَلْكَ

❀ (امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ کہتے ہیں) -- محمد بن عباد بن آدم اصری -- مروان بن معاویہ فزاری -- ابو مالک اشجی --

اپنے والد کے حوالے سے نقل کرتے ہیں وہ بیان کرتے ہیں۔

ہم لوگ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں صبح کے وقت حاضر ہو جاتے تھے۔ بعض اوقات کوئی شخص آتا یا کوئی عورت آتی 'مرد یہ کہتا یا رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم)! جب میں نماز پڑھ لیا کروں تو کیا پڑھا کروں تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے کہ تم یہ پڑھو "اے اللہ! تو میری مغفرت کر دے تو مجھ پر رحم کر تو مجھے ہدایت پر ثابت قدم رکھ تو مجھے عافیت نصیب کر تو مجھے رزق عطا کر"۔

(نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں) تو اس (دعا) نے تمہارے لئے دنیا اور آخرت کو جمع کر دیا۔

**745 - سند حدیث:** نَا يُونُسُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلَى الصَّدْفِيُّ، أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ، أَخْبَرَنِي حَفْصُ بْنُ مِيسَرَةَ، عَنْ

مُوسَى بْنِ عُقْبَةَ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ أَبِي مَرْوَانَ، عَنْ أَبِيهِ،

متن حدیث: أَنَّ كَعْبًا، خَلَفَ لَهُ بِالْيَدِيِّ فَلَقَ الْبَحْرَ لِمُوسَى، إِنَّا نَجِدُ فِي التَّوْرَةِ أَنَّ دَاوُدَ نَبِيَّ اللَّهِ كَانَ إِذَا انْصَرَفَ مِنْ صَلَاتِهِ قَالَ: اللَّهُمَّ أَصْلِحْ لِي دِينِي الَّذِي جَعَلْتَهُ لِي عِصْمَةً، وَأَصْلِحْ لِي دُنْيَايَ الَّتِي جَعَلْتَ فِيهَا مَعَاشِي، اللَّهُمَّ أَعُوذُ بِرِضَاكَ مِنْ مَسْخِطِكَ، وَأَعُوذُ بِعَفْوِكَ مِنْ نِقْمَتِكَ، وَأَعُوذُ بِكَ مِنْكَ، اللَّهُمَّ لَا مَانِعَ لِمَا أَعْطَيْتَ، وَلَا مُعْطِيَ لِمَا مَنَعْتَ، وَلَا يَنْفَعُ ذَا الْجَدِّ مِنْكَ الْجَدُّ قَالَ وَحَدَّثَنِي كَعْبٌ أَنَّ صُهَيْبًا صَاحِبَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَدَّثَهُ أَنَّ مُحَمَّدًا صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقُولُهُنَّ عِنْدَ انْصِرَافِهِ مِنْ صَلَاتِهِ

❀ (امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ کہتے ہیں) -- یونس بن عبد الاعلی صدفی -- ابن وہب -- حفص بن میسرہ -- موسیٰ بن عقبہ

-- عطاء بن ابومردان -- اپنے والد کے حوالے سے نقل کرتے ہیں:

کعب الاحبار نے ان کے سامنے اس ذات کے نام کی قسم اٹھائی جس نے حضرت موسیٰ علیہ السلام کے لئے سمندر کو چیر دیا تھا (اور یہ بات بیان کی) کہ ہم نے تورات میں یہ بات پائی ہے کہ اللہ تعالیٰ کے نبی حضرت داؤد علیہ السلام نماز سے فارغ ہونے کے بعد یہ دعا پڑھتے تھے:

"اے اللہ! تو میرے دین کی اصلاح کر دے جسے تو نے میرے لئے (جہنم سے) بچاؤ کا ذریعہ بنایا ہے اور تو میری دنیا

کی اصلاح کر دے جسے تو نے میرے لئے زندگی بسر کرنے کا ذریعہ بنایا ہے اے اللہ! میں تیری ناراضگی کے مقابلے

**744 صحیحہ مسلم:** کتاب الذکر والدعاء والتوبة والاستغفار باب فصل التهليل والتسبيح والدعاء رقم الحديث: 4972

سنن ابن ماجہ: کتاب الدعاء باب الحوامع من الدعاء رقم الحديث: 3843 مسند احمد بن حنبل: حدیث طارق بن

اشیم الاشجعی ابی مالک رقم الحديث: 15597 المعجم الكبير للطبرانی باب الصاد باب الطاء طارق بن اشیم الاشجعی

رقم الحديث: 8065 الاطب البقره للمخاری باب دعاء الرجل علی من ظلمه رقم الحديث: 670

میں تیری رضا مندی کی پناہ مانگتا ہوں اور تیرے انتقام لینے سے تیری معافی کی پناہ مانگتا ہوں اور تیری ذات سے تیری پناہ مانگتا ہوں۔ اے اللہ! جسے تو عطا کر دے اسے کوئی روکنے والا نہیں ہے اور جسے تو نہ دے اسے کوئی دینے والا نہیں ہے اور صاحب حیثیت شخص کی حیثیت تیری مرضی کے مقابلے میں قائم نہیں دیتی۔

راوی بیان کرتے ہیں: کعب الاحبار نے ہمیں یہ بات بیان کی: نبی اکرم ﷺ کے صحابی حضرت صہیب رضی اللہ عنہ نے انہیں یہ بات بتائی ہے کہ نبی اکرم ﷺ بھی نماز سے فارغ ہونے کے بعد یہ کلمات پڑھا کرتے تھے۔

### بَابُ التَّعَوُّذِ بَعْدَ السَّلَامِ مِنَ الصَّلَاةِ

باب 244: نماز کا سلام پھیرنے کے بعد پناہ مانگنا

746 - سند حدیث: نَا مُحَمَّدُ بْنُ عُثْمَانَ الْعَجَلِيُّ، نَا عَبِيدُ اللَّهِ بْنُ مُوسَى، عَنْ شَيْبَانَ، عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ عَمِيرٍ، عَنْ مُصْعَبِ بْنِ سَعْدٍ، وَعَمْرِو بْنِ مَيْمُونٍ الْأَوْدِيِّ قَالَا:

متن حدیث: كَانَ سَعْدٌ يُعَلِّمُ بَيْنَهُ هَؤُلَاءِ الْكَلِمَاتِ كَمَا يُعَلِّمُ الْمُكْتَبُ الْعِلْمَانَ يَقُولُ: إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَتَعَوَّذُ بِهِمْ دُبُرَ الصَّلَاةِ: اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنَ الْبُخْلِ، وَأَعُوذُ بِكَ مِنَ الْجُبْنِ، وَأَعُوذُ بِكَ مِنْ أَنْ أُرَدَّ إِلَى أَرْذَلِ الْعُمُرِ، وَأَعُوذُ بِكَ مِنْ فِتْنَةِ الدُّنْيَا، وَأَعُوذُ بِكَ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ ❀ ❀ (امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ کہتے ہیں: -- محمد بن عثمان عجل -- عبید اللہ بن موسی -- شیبان -- عبد الملک بن عمیر --

مصعب بن سعد کے حوالے سے اور عمرو بن ميمون الاودي (کے حوالے سے روایت نقل کرتے ہیں:)

حضرت سعد رضی اللہ عنہ اپنے بچوں کو ان کلمات کی تعلیم دیا کرتے تھے یوں جیسے استاد (مدرسے کے) بچوں کو تعلیم دیتا ہے۔ وہ یہ فرماتے تھے: نبی اکرم ﷺ ہر نماز کے بعد ان کلمات کے ذریعے پناہ مانگا کرتے تھے:

”اے اللہ! میں بخل سے تیری پناہ مانگتا ہوں اور میں بزدلی سے تیری پناہ مانگتا ہوں اور میں اس چیز سے تیری پناہ مانگتا ہوں کہ مجھے سٹھیا جانے والی عمر تک لوٹا دیا جائے اور میں دنیا کی آزمائش سے تیری پناہ مانگتا ہوں اور میں قبر کے عذاب سے تیری پناہ مانگتا ہوں۔“

746: صحیح البخاری، کتاب الجہاد والیر، باب ما يتعوذ من الجبن، رقم الحديث: 2687، الجامع للترمذی، ابواب الدعوات عن رسول الله صلى الله عليه وسلم، باب في دعاء النبي صلى الله عليه وسلم وتعوذه في دبر، رقم الحديث: 3575، صحيح ابن حبان، كتاب الصلاة، فصل في القنوت، ذكر ما يتعوذ البرء بالله جل وعلا منه في عقيب الصدوات، رقم الحديث: 2049، السنن الصغير، كتاب آداب القضاة، الاستعاذة من البخل، رقم الحديث: 5375، السنن الكبرى للبيهقي، كتاب الاستعاذة، الاستعاذة من البخل، رقم الحديث: 7623، مشكل الآثار للطحاوي، باب بيان مشكل ما روى عن رسول الله صلى الله عليه وسلم، رقم الحديث: 4507، مسند احمد بن حنبل، مسند العشرة المبشرين بالجنة، مسند ابى اسحاق سعد بن ابى وقاص رضي الله عنه، رقم الحديث: 1576، البحر الزخار، مسند البزار، وما روى عبد الملك بن عمير، رقم الحديث: 1019، مسند ابى يعنى البوصلى، مسند سعد بن ابى وقاص، رقم الحديث: 688

747 - سند حدیث: نَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ الْأَحْمَسِيُّ، نَا وَكِيعٌ، عَنْ عُثْمَانَ الشَّحَامِ، عَنْ مُسْلِمِ بْنِ أَبِي

بَكْرَةَ، عَنْ أَبِيهِ

متن حدیث: اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقُولُ فِي دُبُرِ الصَّلَاةِ: اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنَ الْكُفْرِ

وَالْفَقْرِ وَعَذَابِ الْقَبْرِ

\*\*\* (امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ کہتے ہیں:)-- محمد بن اسماعیل حمسی -- وکیع -- عثمان الشحام -- مسلم بن ابوبکرہ -- اپنے

والد کے حوالے سے نقل کرتے ہیں: وہ بیان کرتے ہیں:

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نماز کے بعد یہ پڑھتے تھے:

”اے اللہ! میں کفر، غربت اور قبر کے عذاب سے تیری پناہ مانگتا ہوں۔“

### بَابُ فَضْلِ التَّسْبِيحِ وَالتَّحْمِيدِ وَالتَّكْبِيرِ بَعْدَ السَّلَامِ مِنَ الصَّلَاةِ

باب 245: نماز کا سلام پھیرنے کے بعد ”سبحان اللہ“ اور ”اللہ اکبر“ پڑھنے کی فضیلت

748 - سند حدیث: نَا عَبْدُ الْجَبَّارِ بْنُ الْعَلَاءِ، نَا سُفْيَانُ، عَنْ بَشْرِ بْنِ عَاصِمٍ، عَنْ أَبِي ذَرٍّ

متن حدیث: قَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، ذَهَبَ أَهْلُ الْأَمْوَالِ الدُّثُورُ بِالْأَجُورِ، يَقُولُونَ كَمَا تَقُولُ وَيُنْفِقُونَ وَلَا

نُفِيقُ قَالَ: أَوَلَا أُخْبِرُكَ بِعَمَلٍ إِذَا أَنْتَ عَمِلْتَهُ أَذْرَكَتْ مِنْ قَبْلِكَ وَفَتْ مِنْ بَعْدِكَ إِلَّا مَنْ قَالَ مِثْلَ قَوْلِكَ، تَقُولُ

فِي دُبُرِ كُلِّ صَلَاةٍ: تَسْبِيحٌ ثَلَاثًا وَثَلَاثِينَ، وَتَحْمِيدٌ وَتُكْبِيرٌ مِثْلَ ذَلِكَ، وَإِذَا أَوَيْتَ إِلَى فِرَاشِكَ

\*\*\* (امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ کہتے ہیں:)-- عبد الجبار بن علاء -- سفیان -- بشر بن عاصم -- اپنے والد کے حوالے سے

نقل کرتے ہیں:

حضرت ابو ذر غفاری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: انہوں نے عرض کی: یا رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم)! مال و دولت والے لوگ اجر لے گئے

ہیں، کیونکہ وہ اسی طرح (تسبیح وغیرہ) پڑھتے ہیں جس طرح ہم پڑھتے ہیں، لیکن وہ لوگ خرچ کر دیتے ہیں اور ہم خرچ نہیں کرتے

ہیں، تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: میں تمہیں اسے عمل کے بارے نہ بتاؤں؟ کہ جب تم اس پر عمل کر لو گے تو اس شخص تک پہنچ جاؤ

گے جو تم سے آگے ہے اور اس شخص کو پیچھے چھوڑ دو گے جو تم سے پیچھے ہے، ماسوائے اس شخص کے جو تمہارے پڑھنے کی مانند پڑھ لے

تم ہر نماز کے تینتیس مرتبہ ”سبحان اللہ“ پڑھو، الحمد للہ اور اللہ اکبر بھی اتنی ہی مرتبہ پڑھ لیا کرو اور جب تم اپنے بستر پر (سوئے

کے لئے) جاؤ تو بھی ان کلمات کو (اتنی ہی تعداد میں) پڑھ لیا کرو۔

749 - سند حدیث: نَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلَى الصَّنَعَانِيُّ، نَا الْمُعْتَمِرُ قَالَ سَمِعْتُ عَبْدَ اللَّهِ، عَنْ سُمَيٍّ، عَنْ

أَبِي صَالِحٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، أَنَّهُ قَالَ:

متن حدیث: جَاءَ الْفُقَرَاءُ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالُوا: ذَهَبَ أَهْلُ الدُّثُورِ مِنَ الْأَمْوَالِ

بِالدَّرَجَاتِ الْعُلَى وَالنَّعِيمِ الْمُقِيمِ، يُصَلُّونَ كَمَا نُصَلِّي، وَيَصُومُونَ كَمَا نَصُومُ، وَلَهُمْ فَضُولٌ يَحُجُّونَ بِهَا

وَيَعْتَمِرُونَ وَيُجَاهِدُونَ وَيَتَصَدَّقُونَ، لَقَالَ آلا أَخْبِرُكُمْ بِأَمْرِ إِنْ أَخَذْتُمْ بِهِ أَفَرَأَيْتُمْ مَنْ تَبْقَىٰ مِنْكُمْ وَلَهُ يُنْفِرُ كُنُفَهُ  
أَحَدٌ مِنْ بَعْدِكُمْ، وَكُنْتُمْ خَيْرَ مَنْ أَمَّ بَيْنَ ظَهْرِيهِ إِلَّا أَخَذَ عَمَلًا بِمِثْلِي أَعْمَالِكُمْ تَسْبَحُونَ وَتُحْمَلُونَ وَتُكَبَّرُونَ  
خَلْفَ كُلِّ صَلَاةٍ ثَلَاثًا وَثَلَاثِينَ قَالَ: لَأَخْتَلِفْنَا بَيْنَهُمَا، فَقَالَ بَعْضُهُمَا: نَسْبَحُ ثَلَاثًا وَثَلَاثِينَ، وَنُحْمَدُ ثَلَاثًا وَثَلَاثِينَ،  
وَنُكَبِّرُ أَرْبَعًا وَثَلَاثِينَ، فَرَجَعْتُ إِلَيْهِ فَقَالَ: تَقُولُ سُبْحَانَ اللَّهِ وَالْحَمْدُ لِلَّهِ وَاللَّهُ أَكْبَرُ حَتَّىٰ تُتِمَّ بِسْمِ كُلِّهِمْ  
ثَلَاثًا وَثَلَاثِينَ

❦ (امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ کہتے ہیں:)-- محمد بن عبد اللہ بن عثمانی -- مسمر -- جید اللہ -- مکی -- ابو صالح (سے حوائے  
سے روایت نقل کرتے ہیں:)-- حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

کچھ غریب لوگ نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ انہوں نے عرض کی: صاحب حیثیت لوگوں نے بلند درجات  
اور ہمیشہ رہ جانے والی نعمتیں حاصل کر لی ہیں وہ اسی طرح نماز ادا کرتے ہیں جس طرح ہم نماز ادا کرتے ہیں وہ اسی طرح روزے  
رکھتے ہیں جس طرح ہم روزے رکھتے ہیں تاہم ان کے پاس اضافی مال موجود ہے جس کی مدد سے دوحج کر لیتے ہیں اور عمرہ کر  
لیتے ہیں اور جہاد میں حصہ لیتے ہیں اور صدقہ کرتے ہیں تو نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: میں تمہیں ایک ایسی چیز کے بارے میں بتاؤں  
کہ اگر تم اسے اختیار کر لو گے تو تم اس شخص تک پہنچ جاؤ گے جو تم سے آگے ہے اور تمہارے پیچھے والا شخص تم تک نہیں پہنچ سکے گا اور تم  
اپنے جیسے افراد میں سب سے بہتر ہو جاؤ گے ماسوائے اس شخص کے جو تمہارے اس عمل کی مانند عمل کر لے تم لوگ ہر نماز کے بعد  
تینتیس مرتبہ سبحان اللہ الحمد للہ اور اللہ اکبر پڑھا کرو۔

راوی بیان کرتے ہیں: پھر ہمارے درمیان اس بارے میں اختلاف ہو گیا تو بعض حضرات نے یہ کہا: تینتیس مرتبہ سبحان  
اللہ تینتیس مرتبہ الحمد للہ اور چونتیس مرتبہ اللہ اکبر کہیں گے تو میں واپس نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا تو آپ نے  
ارشاد فرمایا: سبحان اللہ الحمد للہ اور اللہ اکبر ان سب کو تینتیس مرتبہ پڑھو۔

بَابُ اسْتِحْبَابِ التَّهْلِيلِ بَعْدَ التَّسْبِيحِ وَالتَّحْمِيدِ وَالتَّكْبِيرِ بَعْدَ السَّلَامِ مِنَ الصَّلَاةِ تَكْمِلَةً  
الْإِمَانَةِ، وَمَا يُرْجَى فِي ذَلِكَ مِنْ مَغْفِرَةِ الذُّنُوبِ السَّالِفَةِ وَإِنْ كَانَتْ كَثِيرَةً

باب 246: نماز کا سلام پھیرنے کے بعد سبحان اللہ، الحمد للہ

اور اللہ اکبر پڑھ کر 100 کی تعداد پوری کرنا مستحب ہے

اور اس عمل کی وجہ سے گزشتہ گناہوں کی مغفرت کی امید کی جاسکتی ہے اگرچہ وہ زیادہ ہی کیوں نہ ہوں۔

750 - سند حدیث: نَا أَبُو بَشِيرٍ، نَا خَالِدٌ يَعْنِي ابْنَ عَبْدِ اللَّهِ، عَنْ سُهَيْلٍ، عَنْ أَبِي عُبَيْدٍ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَزِيدَ

اللَّيْثِيِّ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ:

مَنْ صَبَّحَ فِي دُبُرِ كُلِّ صَلَاةٍ ثَلَاثًا وَثَلَاثِينَ، وَكَبَّرَ اللَّهُ ثَلَاثًا وَثَلَاثِينَ، وَحَمِدَ اللَّهُ ثَلَاثًا

وَتَلَائِينَ، فَذَلِكَ تِسْعَةٌ وَتِسْعُونَ، ثُمَّ قَالَ تَعَامَ الْمِائَةِ: لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ، غُفِرَتْ لَهُ خَطَايَاهُ وَإِنْ كَانَتْ مِثْلَ زَبَدِ الْبَحْرِ

❀❀ (امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ کہتے ہیں:)-- ابو یشر-- خالد بن عبد اللہ-- سہیل-- ابو عبید-- عطاء بن یزید لیشی (کے حوالے سے روایت نقل کرتے ہیں:)-- حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

”جو شخص ہر نماز کے بعد تینتیس مرتبہ سبحان اللہ تینتیس مرتبہ اللہ اکبر اور تینتیس مرتبہ الحمد للہ پڑھتا ہے تو یہ ننانوے مرتبہ ہو جاتے ہیں پھر وہ سو کا عدد مکمل کرنے کے لئے (یہ کلمہ پڑھ لے)

”اللہ تعالیٰ کے علاوہ اور کوئی معبود نہیں ہے وہی معبود ہے اس کا کوئی شریک نہیں ہے بادشاہی اسی کے لئے مخصوص ہے حمد اسی کے لئے مخصوص ہے اور وہ ہر شے پر قدرت رکھتا ہے۔“

(نبی اکرم ﷺ نے فرمایا) تو اس شخص کے گناہوں کی مغفرت ہو جاتی ہے اگرچہ وہ سمندر کی جھاگ جتنے ہوں۔

بَابُ الْأَمْرِ بِمَسْأَلَةِ الرَّبِّ عَزَّ وَجَلَّ فِي دُبْرِ الصَّلَاةِ الْمَعُونَةِ عَلَى ذِكْرِهِ وَشُكْرِهِ وَحُسْنِ عِبَادَتِهِ، وَالْوَصِيَّةِ بِذَلِكَ

باب 241: نماز کے بعد پروردگار سے اس کا ذکر کرنے اس کا شکر کرنے اور اس کی اچھے طریقے سے عبادت کرنے کے بارے میں اس کی مدد مانگنے کا حکم ہونا اور اس بات کی تلقین کرنا

751- سند حدیث: نَا مُحَمَّدُ بْنُ مَهْدِيٍّ الْعَطَّارُ، حَدَّثَنَا الْمُقْرِي، حَدَّثَنَا حَيَّوَةُ، عَنْ عُقْبَةَ بْنِ مُسْلِمٍ، عَنْ أَبِي بَدْرٍ خُزَيْمٍ الْحُلِيِّ، عَنِ الصَّنَابِيحِيِّ، عَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ، أَنَّهُ قَالَ:

مَتْنُ حَدِيثٍ: أَخَذَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمًا بِيَدِي، فَقَالَ لِي: يَا مُعَاذُ، وَاللَّهِ إِنِّي لَأَجِبُكَ، فَقُلْتُ: يَا أَبِیْ أَنْتَ وَأُمِّي، وَاللَّهِ إِنِّي لَأَجِبُكَ قَالَ: يَا مُعَاذُ إِنِّي أُوصِيكَ، لَا تَدْعُنِي أَنْ تَقُولَ دُبْرَ كُلِّ صَلَاةٍ: اللَّهُمَّ أَعِزِّي عَلَى ذِكْرِكَ وَشُكْرِكَ وَحُسْنِ عِبَادَتِكَ،

وَأَوْصِي بِذَلِكَ مُعَاذُ الصَّنَابِيحِيِّ، وَأَوْصِي بِهِ الصَّنَابِيحِيُّ أَبَا عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْحُلِيِّ، وَأَوْصِي بِهِ أَبُو عَبْدِ

751 سنن ابی داؤد کتاب الصلوة باب تقریر ابواب الوتر باب فی الاستغفار رقم الحدیث: 1314 السنن الصغری کتاب السہو نوع آخر من الدعاء رقم الحدیث: 1291 المستدرک علی الصحیحین للحاکم ومن کتاب الامامة رقم الحدیث 946 صحیح ابن حبان کتاب الصلوة فصل فی القنوت ذکر الاستحباب للمرء ان یتعین باللہ حل وعلا علی ذکرہ وشکرہ رقم الحدیث 2044 السنن الکبریٰ للنسائی العمل فی افتتاح الصلوة نوع آخر من الدعاء رقم الحدیث 1203 مسند احمد بن حنبل حدیث معاذ بن جبل رقم الحدیث 21570 مسند عبد بن حمید مسند معاذ بن جبل روى الله عنه رقم الحدیث 121 البحر الزحار مسند البزار أول الخامس والعشرين رقم الحدیث 2306 المعجم الكبير لنصرانی بقية البيه من اسمه معاذ الصنابحي رقم الحدیث: 16937



الرحمن عقیة بن مسلم

\*\*\* (امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ کہتے ہیں) -- محمد بن مہدی عطار -- مقری -- حیوہ -- عقبہ بن مسلم -- ابو عبد الرحمن حنبلی -- مناہجی (کے حوالے سے روایت نقل کرتے ہیں) -- حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

ایک دن نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے میرا ہاتھ پکڑا اور مجھ سے فرمایا: اے معاذ! اللہ کی قسم! میں تم سے محبت رکھتا ہوں۔ میں نے عرض کی: میرے ماں باپ آپ پر قربان ہوں! اللہ کی قسم! میں بھی آپ سے محبت رکھتا ہوں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اے معاذ! میں تمہیں یہ تلقین کرتا ہوں کہ تم ہر نماز کے بعد یہ کلمات کہنا ہرگز نہ چھوڑنا۔

”اے اللہ! تو اپنے ذکر اپنے شکر اور اچھے طریقے سے اپنی عبادت کے بارے میں میری مدد کر۔“

(راوی کہتے ہیں) حضرت معاذ رضی اللہ عنہ نے مناہجی نامی راوی کو اسی بات کی تلقین کی تھی۔ مناہجی نے ابو عبد الرحمن نامی راوی کو اسی بات کی تلقین کی تھی اور ابو عبد الرحمن نے عقبہ بن مسلم کو اسی بات کی تلقین کی تھی۔

## بَابُ اسْتِحْبَابِ زِيَادَةِ التَّهْلِيلِ مَعَ التَّسْبِيحِ وَالتَّكْبِيرِ وَالتَّحْمِيدِ تَمَامَ الْمِائَةِ

وَأَنْ يَجْعَلَ كُلَّ وَاحِدٍ خَمْسًا وَعِشْرِينَ تَكْمِلَةَ الْمِائَةِ

**باب 248:** (نماز کے بعد) سبحان اللہ، اللہ اکبر اور الحمد للہ کے ہمراہ لا الہ الا اللہ پڑھ کر 100 کی تعداد پوری کرنا مستحب ہے اور وہ یوں کہ آپ ان میں سے ہر ایک کو 25 مرتبہ پڑھیں تاکہ 100 کی تعداد پوری ہو جائے

**752 - سند حدیث:** نَا أَبُو قُدَامَةَ عُيَيْدُ اللَّهِ بْنُ سَعِيدٍ، حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ عُمَرَ، أَخْبَرَنَا هِشَامُ بْنُ حَسَّانَ، ح وَحَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ الْحَسَنِ، أَخْبَرَنَا الثَّقَفِيُّ، حَدَّثَنَا هِشَامٌ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِيرِينَ، عَنْ كَثِيرِ بْنِ أَفْلَحَ، عَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ،

متن حدیث: اِنَّهُ قَالَ: اُمِرْنَا اَنْ نُسَبِّحَ، فِي ذُبُرِ كُلِّ صَلَاةٍ ثَلَاثًا وَثَلَاثِينَ، وَنُحَمِّدَهُ ثَلَاثًا وَثَلَاثِينَ، وَنُكَبِّرَهُ اَرْبَعًا وَثَلَاثِينَ، فَاتَى رَجُلٌ مِنَ الْاَنْصَارِ فِي نَوْمِهِ فَقِيلَ لَهُ: اَمَرَكُمْ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ تُسَبِّحُوا فِي ذُبُرِ كُلِّ صَلَاةٍ كَذَا؟ قَالَ: نَعَمْ قَالَ: فَاجْعَلُوهَا خَمْسًا وَعِشْرِينَ، وَاجْعَلُوا فِيهِ التَّهْلِيلَ، فَلَمَّا أَصْبَحَ

**752.** سنن الدارمی ' کتاب الصلوة ' باب التسبیح فی دبر الصلوة ' رقم الحدیث: 1376 ' المستدرک علی الصحیحین للحاکم ' ومن کتب الامامة ' رقم الحدیث: 869 ' صحیح ابن حبان ' کتاب الصلوة فصل فی القنوت ' ذکر استحباب زیادة التہلیل مع التسبیح والتحمید والتکبیر ' رقم الحدیث: 2041 ' السنن الصغری ' کتاب السہو ' نوع آخر من عدد التسبیح ' رقم الحدیث: 1338 ' السیر الکمری للنبائی ' العمل فی افتتاح الصلوة ' نوع آخر من عدد التسبیح ' رقم الحدیث: 1250 ' مشکل الآثار للصحادی ' باب بیان مشکل ما روی عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ ' رقم الحدیث: 3460 ' مسند احمد بن حنبل ' مسند الانصار ' حدیث زید بن ثابت ' رقم الحدیث: 21077 ' مسند عبد بن حبیب ' مسند زید بن ثابت رضی اللہ عنہ ' رقم الحدیث: 246 ' المعجم الکبیر للطبرانی ' باب الزای من اسمہ زید ' زید بن ثابت الانصاری یکنی ابی سعید ویقال ابو حارثة ' کثیر بن امح ' رقم الحدیث: 4764

اَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَخْبَرَهُ، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: فَافْعَلُوا  
 تَوْصِيحَ رَوَايَتٍ. هَذَا حَدِيثُ الثَّقَفِيِّ وَقَالَ أَبُو قُدَامَةَ: فَأَتَى رَجُلٌ فِي مَنَامِهِ، فَقِيلَ لَهُ: أَمَرَكُمْ مُحَمَّدٌ صَلَّى  
 اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ تُسَبِّحُوا فِي ذُبُرِ كُلِّ صَلَاةٍ ثَلَاثًا وَثَلَاثِينَ، وَتَحْمَدَهُ ثَلَاثًا وَثَلَاثِينَ، وَتُكَبِّرَهُ أَرْبَعًا وَثَلَاثِينَ؟  
 فَقَالَ: نَعَمْ، وَذَكَرَ بَقِيَّةَ الْحَدِيثِ

❦ ❦ (امام ابن خزیرہ رحمہ اللہ کہتے ہیں:)-- ابو قتادہ عید اللہ بن سعید-- عثمان بن عمر-- ہشام بن حسان

(یہاں تحویل سند ہے) حسین بن حسن-- ثقفی-- ہشام-- محمد بن سیرین-- کثیر بن ارفح (کے حوالے سے روایت نقل

کرتے ہیں:)

حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ہمیں اس بات کا حکم دیا گیا کہ ہم ہر نماز کے بعد تینتیس مرتبہ سبحان اللہ  
 تینتیس مرتبہ الحمد للہ اور چونتیس مرتبہ اللہ اکبر کہیں پھر ایک انصاری کے خواب میں ایک شخص آیا اور اس نے دریافت کیا: اللہ  
 تعالیٰ کے رسول نے تمہیں یہ حکم دیا ہے کہ تم ہر نماز کے بعد اس طرح تسبیح پڑھا کرو؟ اس نے جواب دیا: جی ہاں! تو اس شخص نے  
 کہا: تم اسے پچیس پچیس مرتبہ کر لو اور اس میں لا الہ الا اللہ شامل کر لو (یعنی اسے بھی پچیس مرتبہ پڑھ لیا کرو) اگلے دن صبح وہ شخص  
 نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور آپ کو اس بارے میں بتایا تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم ایسا کر لو۔  
 روایت کے یہ الفاظ ثقفی کے نقل کردہ ہیں۔

ابو قتادہ کہتے ہیں: ایک شخص کے خواب میں ایک شخص آیا اور اس نے یہ کہا: حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے تمہیں اس بات کا حکم دیا ہے  
 کہ تم ہر نماز کے بعد تینتیس مرتبہ سبحان اللہ اور تینتیس مرتبہ الحمد للہ اور چونتیس مرتبہ اللہ اکبر پڑھا کرو؟ اس نے جواب دیا:  
 جی ہاں!

اس کے بعد راوی نے بقیہ حدیث ذکر کی ہے۔

بَابُ فَضْلِ التَّحْمِيدِ وَالتَّسْبِيحِ وَالتَّكْبِيرِ بِوَصْفِ بِالْعَدَدِ الْكَثِيرِ مِنْ خَلْقِ اللَّهِ أَوْ غَيْرِ خَلْقِهِ  
 باب 249: اللہ تعالیٰ کی اس طرح سے حمد، پاکی اور کبریائی بیان کرنے کی فضیلت جسے اس کی مخلوق اور اس کی  
 مخلوق کے علاوہ (کسی اور چیز کے حوالے سے) کثیر تعداد کے ساتھ متصف کیا گیا ہو

753 - سند حدیث: نَاصِبِيُّ بْنُ حَكِيمٍ، نَاصِبِيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ، ح وَحَدَّثَنَا عَبْدُ الْجَبَّارِ بْنُ الْعَلَاءِ، نَاصِبِيَانُ،

عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ وَهُوَ مَوْلَى آلِ طَلْحَةَ، عَنْ كُرَيْبٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: قَالَتْ جُوَيْرِيَةُ بِنْتُ  
 الْحَارِثِ - وَكَانَ اسْمُهَا بَرَّةَ - فَحَوَّلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اسْمَهَا، وَسَمَّاهَا جُوَيْرِيَةَ، وَكَرِهَ أَنْ يُقَالَ:  
 خَرَجَ مِنْ عِنْدِ بَرَّةَ -

متن حدیث: قَالَتْ: خَرَجَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَنَا فِي مُصَلَّاهِ فَرَجَعَ حِينَ تَأَلَّى النَّهَارُ وَأَنَا فِيهِ،

فَقَالَ: لَمْ تَرَ إِلَىٰ فِي مَصَلَاكَ مُنْذُ خَرَجْتَ؟ قُلْتُ: نَعَمْ قَالَ: قَدْ قُلْتَ أَرْبَعَ كَلِمَاتٍ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ لَوْ وَزَنَ بِمَا قُلْتَ لَوَزَنَتْهُنَّ: سُبْحَانَ اللَّهِ وَبِحَمْدِهِ، عَدَدَ خَلْقِهِ، وَرِضَا نَفْسِهِ، وَزِنَةَ عَرْشِهِ، وَمِدَادَ كَلِمَاتِهِ  
توضیح روایت: ہذا حدیث یحییٰ بن حکیم و قال عبد الجبار: عن ابن عباس، أن النبی صلی اللہ علیہ وسلم حين خرج إلى صلاة الصبح وجویریة جالسة فی المسجد، فذكر الحدیث ولم يذكر ما قتل هذا من الكلام

❀❀ (امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ کہتے ہیں:۔۔ یحییٰ بن حکیم۔۔ سفیان بن عیینہ

(یہاں تھوہل سند ہے) عبد الجبار بن علاء۔۔ سفیان۔۔ محمد بن عبد الرحمن۔۔ کریب (کے حوالے سے روایت نقل کرتے ہیں:) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں۔

سیدہ جویریہ بنت حارث رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں اس خاتون کا اصل نام ”برہ“ تھا تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کا نام تبدیل کر کے ان کا نام ”جویریہ“ رکھ دیا تھا۔ اس کی وجہ یہ تھی کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ بات کہی جانا (یعنی یہ بات سننا) پسند نہیں تھا کہ آپ ”برہ“ (یعنی نیکی) کے پاس سے تشریف لے گئے ہیں۔

سیدہ جویریہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: ایک مرتبہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم باہر تشریف لے گئے۔ میں اس وقت اپنی جائے نماز پر بیٹھی ہوئی تھی۔ دن چڑھ جانے کے بعد آپ واپس تشریف لائے تو میں وہیں بیٹھی ہوئی تھی۔ آپ نے دریافت کیا: جب میں گیا تھا تم اس وقت سے (اب تک) اپنی جائے نماز پر ہی بیٹھی ہوئی ہو؟ میں نے عرض کی: جی ہاں! آپ نے فرمایا: میں نے تین مرتبہ چار کلمات پڑھے اگر ان کا وزن ان کلمات کے ساتھ کیا جائے جو تم نے پڑھے ہیں تو یہ کلمات وزنی ہوں گے (جو میں نے پڑھے ہیں) وہ یہ ہیں:

**753:** صحیح مسلم، کتاب الذکر والدعاء والتوبة والاستغفار، باب التسييع اول النهار وعند النوم، رقم الحديث: 5012  
سنن ابی داؤد، کتاب الصلوة، باب تفریع ابواب الوتر، باب التسييع بالحصى، رقم الحديث: 1298، الجامع للترمذی، ابواب الدعوات عن رسول الله صلى الله عليه وسلم، باب، رقم الحديث: 3563، سنن ابن ماجه، کتاب الادب، باب فضل التسييع، رقم الحديث: 3806، صحيح ابن حبان، کتاب الرقائق، باب الاذکار، ذکر التسييع الذي يعطى الله جل وعلا المرء به زنة السماوات، رقم الحديث: 832، السنن الصغرى، کتاب السهو، نوع آخر من عند التسييع، رقم الحديث: 1340، السنن الكبرى للنسائی، العمل فی افتتاح الصلوة، نوع آخر من عند التسييع، رقم الحديث: 1252، مصنف ابن ابی شیبہ، کتاب الدعاء، ما کان يدعو به النبي صلى الله عليه وسلم، رقم الحديث: 28799، مشکل الآثار لمطحاوي، باب من مشکل ما روى عن رسول الله صلى الله عليه وسلم، رقم الحديث: 5262، مسند احمد بن حنبل، مسند النساء، حديث جویریة بنت الحارث بن ابي صرار، رقم الحديث: 26198، مسند الحمیدی، احادیث ابن عباس رضي الله عنه ايضا، رقم الحديث: 480، مسند اسحاق بن راهويه، ما يروى عن صفية وجویریة وزینب من ازواج النبی صلى الله عليه وسلم، رقم الحديث: 1861، مسند عبد بن حمید، مسند ابن عباس رضي الله عنه، رقم الحديث: 705، مسند ابی یعلی الموصلی، حديث جویریة بنت الحارث، رقم الحديث: 6908، المعجم الكبير للنظراني، باب الباء، ما اسندت جویریة ابن عباس، رقم الحديث: 20040

”اللہ کی ذات پاک ہے اور حمد ہی کے لئے مخصوص ہے جو اس کی مخلوق کی تعداد جتنی ہو اس کی ذات کی رضا جتنی ہو اس کے عرش کے وزن جتنی ہو اور اس کے ثلثات کی سیاحت جتنی ہو۔“  
روایت کے یہ الفاظ کئی من حکیم کے نقل کر رہے ہیں۔

عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کے حوالے سے یہ بات نقل کی ہے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جب صبح کی نماز کے لئے تشریف لے گئے تو سیدہ جویریہ بنت حارث رضی اللہ عنہا اپنی نذر کی عید شریفہ منجس۔  
اس کے بعد راوی نے پوری حدیث ذکر کی ہے۔ انہوں نے اس سے پہلے کا بھی مذکور نہیں کیا ہے۔

**754۔** سند حدیث: نا علی بن عبد الرحمن بن المغیرۃ البصری، حدثنا ابن ابی مریم، أخبرنا یحییٰ بن یزید، حدثنا ابن عجلان، عن المسعب بن محمد بن شریحیل، عن محمد بن سعید بن زرارہ، عن ابی امامۃ الباہلی،

متن حدیث: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَرَّ بِهِ وَهُوَ يُحَرِّكُ شَفْتَيْهِ، فَقَالَ: مَاذَا تَقُولُ يَا أَبَا  
إِمَامَةَ؟ قَالَ: أَذْكُرُ رَبِّي قَالَ: أَفَلَا أُخْبِرُكَ بِأَكْبَرِ - أَوْ أَفْضَلِ - مِنْ ذِكْرِكَ اللَّيْلَ مَعَ النَّهَارِ، وَالنَّهَارَ مَعَ اللَّيْلِ؟ أَنْ  
تَقُولَ: سُبْحَانَ اللَّهِ عَدَّةَ مَا خَلَقَ، وَسُبْحَانَ اللَّهِ بِأَمْرٍ مَا خَلَقَ، وَسُبْحَانَ اللَّهِ عَدَّةَ مَا فِي الْأَرْضِ وَالسَّمَاءِ،  
وَسُبْحَانَ اللَّهِ بِأَمْرٍ مَا فِي الْأَرْضِ وَالسَّمَاءِ، وَسُبْحَانَ اللَّهِ عَدَّةَ مَا أَحْصَى كِتَابُهُ، وَسُبْحَانَ اللَّهِ عَدَّةَ كُلِّ  
شَيْءٍ، وَسُبْحَانَ اللَّهِ بِأَمْرٍ كُلِّ شَيْءٍ، وَتَقُولَ الْمَحْمَدُ مِثْلَ ذَلِكَ

ﷺ (امام ابن خزیمہ بیسیہ کہتے ہیں:۔)۔۔۔ نبی بن عبد الرحمن بن مغیرہ بصری۔۔۔ ابن ابی مریم۔۔۔ یحییٰ بن ابیوب۔۔۔ ابن

عجلان۔۔۔ مسعب بن محمد بن شریحیل۔۔۔ محمد بن سعید بن زرارہ (کے حوالے سے روایت نقل کرتے ہیں:۔)۔۔۔ حضرت ابوالامامہ  
باہلی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

ایک مرتبہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ان کے پاس سے گزرے۔ وہ اس وقت اپنے ہونٹوں کو حرکت دے رہے تھے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت کیا: اے ابوالامامہ! تم کیا پڑھ رہے ہو؟ انہوں نے عرش کی: میں اپنے پروردگار کا ذکر کر رہا ہوں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میں تمہیں اس چیز کے بارے میں نہایت ڈن؟ جو تمہارے دن کے ہمراہ رات بھر رات کے ہمراہ دن بھر ذکر کرنے سے زیادہ (راوی کو شک ہے شاید یہ غلط ہیں) افضل ہو؟ تم یہ پڑھو

”میں اللہ تعالیٰ کی پاکی بیان کرتا ہوں جو اس کی مخلوق کی تعداد جتنی ہو میں اللہ تعالیٰ کی پاکی بیان کرتا ہوں جو اس کی مخلوق کو بھردے میں اللہ تعالیٰ کی پاکی بیان کرتا ہوں جو زمین اور آسمان میں موجود چیزوں جتنی ہو میں اللہ تعالیٰ کی پاکی بیان کرتا ہوں جو زمین اور آسمان میں موجود جگہ و بھردے میں اللہ تعالیٰ کی پاکی بیان کرتا ہوں جو اس چیز کی تعداد کے برابر ہو جسے اس کی کتاب (یعنی لوح محفوظ) میں شہر کیا گیا ہے اور میں اللہ تعالیٰ کی پاکی بیان کرتا ہوں جو ہر چیز کی تعداد جتنی ہو اور میں اللہ تعالیٰ کی پاکی بیان کرتا ہوں جو ہر چیز کو بھردے (نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا) پھر تم حمد کے کلمات

بھی، سی کی مانند پڑھو۔

### بَابُ الْأَمْرِ بِقِرَاءَةِ الْمُعَوِّذَتَيْنِ فِي ذُبْرِ الصَّلَاةِ

باب 250: نماز کے بعد معوذتین پڑھنے کا حکم ہونا

755- قَالَ: قَرَأْتُ عَلَى مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ الْحَكَمِ، فَأَخْبَرَنِي أَنَّ أَبَاهُ أَخْبَرَهُمْ قَالَ: أَخْبَرَنَا اللَّيْثُ، وَحَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ مُحَمَّدٍ، حَدَّثَنَا عَاصِمٌ يَعْنِي ابْنَ عَلِيٍّ، حَدَّثَنَا لَيْثٌ، عَنْ حُنَيْنِ بْنِ أَبِي حَكِيمٍ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ رَبَاحٍ، وَفِي حَدِيثِ ابْنِ عَبْدِ الْحَكَمِ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ رَبَاحٍ، عَنْ عُقْبَةَ قَالَ: مَتْنٌ حَدِيثٌ: قَالَ لِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اقْرَءُوا الْمُعَوِّذَاتِ فِي ذُبْرِ كُلِّ صَلَاةٍ تَوْضِيحٌ رَوَايَتٌ: لَمْ يَقُلِ الْحَسَنُ بْنُ مُحَمَّدٍ: لِي

\*\*\* (امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ کہتے ہیں:) محمد بن عبد اللہ بن عبد الحکم -- اپنے والد کے حوالے سے -- لیث -- حسن بن محمد -- عاصم بن علی -- لیث -- حنین بن ابی حکیم -- علی بن رباع (کے حوالے سے روایت نقل کرتے ہیں:) حضرت عقبہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے فرمایا ہر نماز کے بعد معوذات پڑھا کرو۔ حسن بن محمد نے یہ الفاظ نقل نہیں کئے ”مجھ سے“۔

### بَابُ فَضْلِ الْجُلُوسِ فِي الْمَسْجِدِ بَعْدَ الصَّلَاةِ مُتَطَهِّرًا

باب 251: نماز کے بعد با وضو حالت میں مسجد میں بیٹھنے کی فضیلت

756- سَنَدٌ حَدِيثٌ: نَا هَارُونُ بْنُ إِسْحَاقَ، حَدَّثَنَا ابْنُ فَضِيلٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَاقَ، ح وَحَدَّثَنَا عِيسَى بْنُ إِبْرَاهِيمَ، حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ، عَنْ حَفْصِ بْنِ مَيْسَرَةَ، كِلَاهُمَا عَنِ الْعَلَاءِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: مَتْنٌ حَدِيثٌ: إِذَا صَلَّى أَحَدُكُمْ ثُمَّ جَلَسَ مَجْلِسَهُ الَّذِي صَلَّى فِيهِ لَمْ تَزَلِ الْمَلَائِكَةُ تُصَلِّيُ عَلَيْهِ: اللَّهُمَّ اغْفِرْ لَهُ، اللَّهُمَّ ارْحَمْهُ، مَا لَمْ يُحَدِّثْ

تَوْضِيحٌ رَوَايَتٌ: هَذَا حَدِيثُ ابْنِ فَضِيلٍ، وَفِي خَبَرِ ابْنِ وَهْبٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: إِذَا صَلَّى الْمُسْلِمُ، ثُمَّ جَلَسَ فِي مَصَلَاةٍ لَمْ تَزَلِ الْمَلَائِكَةُ تَدْعُو لَهُ: اللَّهُمَّ اغْفِرْ لَهُ، اللَّهُمَّ ارْحَمْهُ، مَا لَمْ يُحَدِّثْ أَوْ يَقُمْ

\*\*\* (امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ کہتے ہیں:) -- ہارون بن اسحاق -- ابن فضیل -- محمد بن اسحاق

(یہاں تحویل سند ہے) عیسیٰ بن ابراہیم -- ابن وہب -- حفص بن میسرہ -- یہ دونوں علاء بن عبد الرحمن -- ان کے والد کے حوالے سے نقل کرتے ہیں حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے۔



”جب کوئی شخص نماز ادا کرے اور پھر اسی جگہ پر بیٹھا رہے جہاں اس نے نماز ادا کی تھی تو فرشتے مسلسل اس کے لئے دعائے رحمت کرتے رہتے ہیں۔ (وہ یہ دعا کرتے ہیں) اے اللہ! تو اس کی مغفرت کر دے اے اللہ! تو اس پر رحم کر۔ جب تک وہ آدمی بے وضو نہیں ہوتا۔

روایت کے یہ الفاظ ابن فضیل کے نقل کردہ ہیں۔

ابن وہب کی روایت میں یہ الفاظ ہیں:

نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: ”جب مسلمان شخص نماز ادا کرنے کے بعد اپنی جائے نماز پر بیٹھا رہے تو فرشتے مسلسل اس کے لئے (یہ) دعا کرتے رہتے ہیں، اے اللہ! تو اس کی مغفرت کر دے اے اللہ! تو اس پر رحم کر۔ جب تک آدمی بے وضو نہیں ہوتا یا (اس جگہ سے) اٹھ نہیں جاتا۔

## بَابُ اسْتِحْبَابِ الْجُلُوسِ فِي الْمَسْجِدِ بَعْدَ الْفَجْرِ إِلَى طُلُوعِ الشَّمْسِ

باب 252: فجر کی نماز سے لے کر سورج نکلنے تک مسجد میں بیٹھنے کا مستحب ہونا

757- سند حدیث: نا بُنْدَارٌ، نا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ، ح وَحَدَّثَنَا أَبُو مُوسَى، حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ قَالَ: حَدَّثَنَا

شُعْبَةُ، عَنْ سَمَاقٍ،

متن حدیث: اَللّٰهُ سَاَلَ جَابِرَ بْنَ سَمُرَةَ، كَيْفَ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَصْنَعُ اِذَا صَلَّى الصُّبْحَ؟ قَالَ: كَانَ يَقْعُدُ فِيْ مُصَلَّاهُ اِذَا صَلَّى الصُّبْحَ حَتّٰى تَطْلُعَ الشَّمْسُ

توضیح روایت: هَذَا لَفْظُ حَدِيثِ بُنْدَارٍ

❦ ❦ (امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ کہتے ہیں: -- بندار -- محمد بن جعفر (یہاں تحویل سند ہے) ابو موسیٰ -- عبد الرحمن --

شعبہ -- سماک (کے حوالے سے روایت نقل کرتے ہیں:)

انہوں نے حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ سے دریافت کیا: نبی اکرم ﷺ جب صبح کی نماز ادا کر لیتے تھے تو آپ کیا کرتے تھے تو حضرت جابر رضی اللہ عنہ نے بتایا: نبی اکرم ﷺ نے جس جگہ نماز ادا کی ہوتی تھی آپ اسی جگہ پر سورج نکلنے تک بیٹھے رہتے تھے۔ روایت کے یہ الفاظ بندار کے نقل کردہ ہیں۔



## جَمَاعُ أَبْوَابِ اللَّبَاسِ فِي الصَّلَاةِ

ابواب کا مجموعہ: نماز میں لباس کے احکام۔

بَابُ الرُّخْصَةِ فِي الصَّلَاةِ فِي الثُّوبِ الْوَاحِدِ

باب 253: ایک کپڑے میں نماز ادا کرنے کی اجازت

758 - سند حدیث: نَا عَبْدُ الْجَبَّارِ بْنُ الْعَلَاءِ، وَسَعِيدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ قَالَا: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ:

مَتْنُ حَدِيثٍ: قَامَ رَجُلٌ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: أَيُّصَلِّي أَحَدَنَا فِي الثُّوبِ الْوَاحِدِ؟ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: أَوَلِكُلِّكُمْ ثَوْبَانِ؟ قَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ لِلَّذِي سَأَلَهُ: أَتَعْرِفُ أَبَا هُرَيْرَةَ؟ فَإِنَّهُ يُصَلِّيُ فِي ثَوْبٍ وَاحِدٍ وَثِيَابُهُ مَوْضُوعَةٌ عَلَى الْمَشْجَبِ هَذَا حَدِيثُ سَعِيدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ

❦ ❦ (امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ کہتے ہیں:)-- عبد الجبار بن علاء اور سعید بن عبد الرحمن -- سفیان -- ابن شہاب زہری -- سعید بن مسیب (کے حوالے سے روایت نقل کرتے ہیں:)-- حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک شخص نبی اکرم ﷺ کے سامنے کھڑا ہوا۔ اس نے عرض کی: کیا کوئی شخص ایک کپڑے میں نماز ادا کر سکتا ہے؟

۱۔ نماز کے دوران ستر کو چھپانا شرط ہے اور اس کی دلیل اللہ تعالیٰ کا یہ فرمان ہے۔

”تم ہر سجدے (یعنی ہر نماز) کے وقت زینت کو اختیار کرو۔“

حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہ نے یہ بات بیان کی ہے اس سے مراد نماز کے وقت کپڑے پہننا ہے۔

اسی طرح نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان بھی نقل کیا گیا ہے کہ

”اللہ تعالیٰ بالغ عورت کی نماز سر کی چادر کے بغیر قبول نہیں کرتا۔“

اس بارے میں فقہاء نے مختلف جزوی احکام کی وضاحت کی ہے۔

احناف اس بات کے قائل ہیں مرد کا ستر ناف سے لے کر گھٹنے کے نیچے تک ہے۔

احناف کے نزدیک گھٹنوں کے حکم میں شامل ہوگا یعنی اسے چھپانا فرض ہوگا۔

اس اعتبار سے امام ابن خزیمہ نے یہاں جو ترجمہ الباب قائم کیا ہے ایک کپڑے میں نماز ادا کرنے کی اجازت ہے یہ حکم مردوں کے لئے مخصوص ہے کیونکہ خواتین کا ستر ایک کپڑے میں پوری طرح نہیں چھپایا جاسکتا۔

نبی اکرم ﷺ نے دریافت کیا: کیا تم میں سے ہر ایک کے پاس دو کپڑے ہوتے ہیں؟  
حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے جس شخص نے یہ سوال کیا تھا اس سے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: کیا تم ابو ہریرہ کو جانتے ہو؟ وہ  
ایک ہی کپڑے میں نماز ادا کرتا ہے حالانکہ اس کے کپڑے کھوٹی پر لٹکے ہوئے ہوتے ہیں؟  
روایت کے یہ الفاظ سعید بن عبد الرحمن کے ہیں۔

**759 - سند حدیث:** نَا بُنْدَارٌ، حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ، نَا يَزِيدُ بْنُ كَيْسَانَ، حَدَّثَنِي أَبُو حَازِمٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ  
قَالَ:

متن حدیث: وَالَّذِي نَفْسِي أَبِي هُرَيْرَةَ بِيَدِهِ لَقَدْ رَأَيْتُنِي وَإِنِّي أَنْظُرُ فِي الْمَسْجِدِ مَا أَكْثَادُ أَنْ أَرَى رَجُلًا  
يُصَلِّي فِي ثَوْبَيْنِ، وَأَنْتُمْ تَصَلُّونَ فِي الثَّيْنِ وَثَلَاثَةٍ

❦ (امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ کہتے ہیں:)-- بندار-- یحییٰ بن سعید-- یزید بن کیسان-- ابو حازم (کے حوالے سے  
روایت نقل کرتے ہیں:)-- حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

اس ذات کی قسم! جس کے دست قدرت میں ابو ہریرہ کی جان ہے۔ مجھے اپنے بارے میں یہ بات یاد ہے میں نے مسجد میں  
دیکھا مجھے ایسا کوئی شخص نظر نہیں آیا جو دو کپڑے پہن کر نماز ادا کر رہا ہو اور آج تم لوگ دو کپڑے اور تین کپڑے پہن کر بھی نماز پڑھ  
لیتے ہو۔

**760 - سند حدیث:** نَا عِيسَى بْنُ اِبْرَاهِيمَ الْغَافِقِيُّ، نَا ابْنُ وَهْبٍ، عَنْ مَخْرَمَةَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ  
الْمُسَيَّبِ،

وَسُئِلَ عَنِ الرَّجُلِ يُصَلِّي فِي قَمِيصٍ وَاحِدٍ لَيْسَ عَلَيْهِ إِزَارُهُ، فَقَالَ: لَيْسَ بِذَلِكَ بَأْسٌ إِذَا كَانَ يُوَارِيهِ  
وَقَالَ ذَلِكَ عَمْرُو بْنُ شُعَيْبٍ وَقَالَ بُكَيْرٌ: قَالَ سَعِيدُ بْنُ الْمُسَيَّبِ:

متن حدیث: قَالَ ابْنُ مَسْعُودٍ: قَدْ كُنَّا نَصَلِّي فِي الثَّوْبِ الْوَاحِدِ حَتَّى جَاءَنَا اللَّهُ بِالثِّيَابِ، فَقَالَ: لَا  
تُصَلُّوا إِلَّا فِي ثَوْبَيْنِ فَقَالَ أَبِي بْنُ كَعْبٍ: لَيْسَ فِي هَذَا شَيْءٌ، قَدْ كُنَّا نَصَلِّي فِي عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الثَّوْبِ الْوَاحِدِ وَلَنَا ثَوْبَانُ، فَقِيلَ لِعُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: أَلَا تَقْضِي بَيْنَ هَذَيْنِ - وَهُوَ  
مَعَهُمْ - قَالَ: أَنَا مَعِي

❦ (امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ کہتے ہیں:)-- عیسیٰ بن ابراہیم غافقی-- ابن وہب-- مخرمہ-- اپنے والد کے حوالے سے  
نقل کرتے ہیں:

سعید بن مسیب سے ایک ایسے شخص کے بارے میں دریافت کیا گیا: جو ایک قمیص پہن کر نماز ادا کر لیتا ہے۔ وہ تہمند نہیں  
باندھتا تو سعید بن مسیب نے فرمایا: اس میں کوئی حرج نہیں ہے جبکہ وہ قمیص اس کے جسم کو چھپالے۔  
یہ بات عمرو بن شعیب نے بیان کی ہے۔

بکیر نامی راوی نے یہ الفاظ نقل کئے ہیں۔ سعید بن مسیب کہتے ہیں: حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے یہ بات بیان کی ہے۔ ہم لوگ ایک ہی کپڑا پہن کر نماز ادا کر لیتے تھے یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ نے ہمیں کئی کپڑے عطا کر دیئے۔

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: تم صرف دو کپڑے پہن کر نماز پڑھا کرو۔

حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: یہ کوئی مسئلہ نہیں نبی اکرم ﷺ کے زمانے میں ہم ایک ہی کپڑا پہن کر نماز ادا کر لیتے تھے حالانکہ ہمارے پاس دو کپڑے ہوتے تھے

حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے کہا گیا: آپ ان دونوں صاحبان کے درمیان فیصلہ نہیں دیں گے کیونکہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ بھی ان کے ساتھ ہی ہوتے تھے تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں اپنے ساتھ ہوں۔

بَابُ الْمُخَالَفَةِ بَيْنَ طَرَفَيْ الثُّوبِ إِذَا صَلَّى الْمُصَلِّي فِي الرِّدَاءِ الْوَاحِدِ أَوْ الْإِزَارِ الْوَاحِدِ

باب 254: جب نمازی ایک ہی چادر لپیٹ کر یا ایک ہی تہبند باندھ کر نماز ادا کر رہا ہو تو اسے کپڑے کے پلو

مخالف سمت میں کندھے پر ڈال لینے چاہئیں

761- سند حدیث: نَا أَحْمَدُ بْنُ عُبَادَةَ، أَخْبَرَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ، ح وَحَدَّثَنَا بُنْدَارٌ، وَيَحْيَى بْنُ حَكِيمٍ قَالَا: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ، ح وَحَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ، نَا أَبُو أُسَامَةَ، وَحَدَّثَنَا سَلَمُ بْنُ جُنَادَةَ، نَا وَكِيعٌ، كُلُّهُمْ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، ح وَحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ حَكِيمٍ، نَا الْحَسَنُ بْنُ حَبِيبٍ يَعْنِي ابْنَ نُدْبَةَ، حَدَّثَنَا هِشَامٌ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عُمَرَ بْنِ أَبِي سَلَمَةَ قَالَ:

مَنْ حَدَّثَنَا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي فِي بَيْتِ أُمِّ سَلَمَةَ فِي ثَوْبٍ وَاحِدٍ قَدْ خَالَفَ بَيْنَ طَرَفَيْهِ

\*\*\* (امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ کہتے ہیں:)-- احمد بن عبدہ-- حماد بن زید

(یہاں تحویل سند ہے) بندار اور یحییٰ بن حکیم-- یحییٰ بن سعید

(یہاں تحویل سند ہے) ابوکریب-- ابواسامہ-- سلم بن جنادہ-- وکیع-- ہشام بن عروہ

(یہاں تحویل سند ہے) یحییٰ بن حکیم-- حسن بن حبیب بن ندبہ-- ہشام-- اپنے والد کے حوالے سے نقل کرتے ہیں

حضرت عمر بن ابوسلمہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

761 صحیح مسلم کتاب الصلاة باب الصلاة في ثوب واحد وصفة لبسه رقم الحديث 834 الجامع لترمذي ابواب الصلاة عن رسول الله صلى الله عليه وسلم باب ما جاء في الصلاة في الثوب الواحد رقم الحديث 319 مصنف ابن ابي شيبة كتاب الصلاة في الصلاة في الثوب الواحد رقم الحديث 3156 مسند احمد بن حنبل مسند المديين حديث عمر بن ابي سدة رقم الحديث 16039 مسند الحميدي حديثا عمر بن ابي سلمة رضي الله عنه رقم الحديث 556 المعجم الكبير للطبراني باب من اسبه عمر عمر بن ابي سلمة بن عبد الاسد ما اسند عمر بن ابي سلمة رقم الحديث 8157

میں نے نبی اکرم ﷺ کو سیدہ اُم سلمہ رضی اللہ عنہا کے گھر میں ایک کپڑا پہن کر نماز ادا کرتے ہوئے دیکھا ہے آپ نے اس کے کنارے مخالف سمت میں (کندھے پر) ڈالے ہوئے تھے۔

### بَابُ إِبَاحَةِ الصَّلَاةِ فِي الثَّوْبِ الْوَاحِدِ

وَبِحَضْرَةِ الْمُصَلِّي ثِيَابٌ لَهُ غَيْرُ الثَّوْبِ الْوَاحِدِ الَّذِي يُصَلِّي فِيهِ

**باب 255:** ایک ہی کپڑے میں نماز ادا کرنا مباح ہے جب کہ نمازی کے پاس اس ایک کپڑے کے علاوہ اور بھی کپڑے موجود ہوں جن میں وہ نماز ادا کر رہا ہے

**762 - سند حدیث:** نَاؤُ وَنُسُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلَى، أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ وَهَبٍ، أَخْبَرَنِي عَمْرُو بْنُ الْحَارِثِ،

أَسْلَمَةُ بْنُ زَيْدٍ النَّخَشِي، عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ،

مَنْ حَدِيثُ: أَنَّهُ رَأَى رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي فِي ثَوْبٍ وَاحِدٍ مُخَالَفًا بَيْنَ طَرَفَيْهِ عَلَى

عَاتِقَيْهِ، وَثِيَابُهُ عَلَى الْمَشْجَبِ

\*\*\* (امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ کہتے ہیں:)-- یونس بن عبد الاعلیٰ-- عبد اللہ بن وہب-- عمرو بن حارث اور اسامہ بن زید

لیثی-- ابو زبیر (کے حوالے سے روایت نقل کرتے ہیں: ) حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

انہوں نے نبی اکرم ﷺ کو ایک ہی کپڑا پہن کر نماز ادا کرتے ہوئے دیکھا ہے۔ آپ ﷺ نے اس کے کنارے اپنے کندھوں پر مخالف سمت میں ڈالے ہوئے تھے حالانکہ آپ کے کپڑے کھوٹی پر لٹکے ہوئے ہوتے تھے۔

### بَابُ عَقْدِ الْإِزَارِ عَلَى الْعَاتِقَيْنِ إِذَا صَلَّى الْمُصَلِّي فِي إِزَارٍ وَاحِدٍ ضَيْقٍ

**باب 256:** تہبند کو گردن پر باندھ لینا جب نمازی ایک چھوٹے تہبند میں نماز ادا کرے

**763 - سند حدیث:** نَاؤُ أَبُو قُدَامَةَ، نَابُحِيُّ، عَنْ سُفْيَانَ، حَدَّثَنِي أَبُو حَازِمٍ، عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ:

مَنْ حَدِيثُ: كَانَ رِجَالٌ يُصَلُّونَ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَاقِدِينَ أُرْهُمُ عَلَى أَعْنَاقِهِمْ كَهَيْئَةِ

الصَّبِيَّانِ، فَيَقَالُ لِلنِّسَاءِ: لَا تَرْفَعْنَ رُؤُوسَكُنَّ حَتَّى يَسْتَوِيَ الرِّجَالُ جُلُوسًا

إِسْنَادٌ يَكْبُرُ: نَاؤُ بَنُحْوَرِ سَلَمُ بْنُ جُنَادَةَ، نَاؤُ وَكِيعٌ، عَنْ سُفْيَانَ، عَنْ أَبِي حَازِمٍ، عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ، وَزَادَ قَالَ:

مِنْ ضَيْقِ الْإِزَارِ

\*\*\* (امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ کہتے ہیں:)-- ابو قدامہ-- یحییٰ-- سفیان-- ابو حازم (کے حوالے سے روایت نقل کرتے

ہیں:)-- حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

مرد نبی اکرم ﷺ کی اقتداء میں نماز ادا کرتے تھے تو وہ بچوں کی طرح اپنے تہبند گردن پر باندھ لیتے تھے تو خواتین کو یہ حکم دیا گیا کہ وہ اپنے سر اس وقت تک نہ اٹھائیں جب تک مرد سیدھے ہو کر نہیں بیٹھ جاتے۔



یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ منقول ہے تاہم اس میں یہ الفاظ ہیں:

”تہبند کے چھوٹا ہونے کی وجہ سے (یہ حکم دیا گیا)“

**764 -** سند حدیث: حَدَّثَنَا هَارُونُ بْنُ إِسْحَاقَ الْهَمْدَانِيُّ، حَدَّثَنَا ابْنُ لُضَيْلٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي حَارِمٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ.

متن حدیث: كُنْتُ فِي سَبْعِينَ مِنْ أَصْحَابِ الشُّفَةِ مَا مِنْهُمْ رَجُلٌ عَلَيْهِ رِدَاءٌ إِمَّا بُرْدَةٌ أَوْ كِسَاءٌ لَدَى رِبَطٍ مَا فِي أَغْنَائِهِمْ، لِمِنْهَا مَا يَبْلُغُ السَّاقَ، وَمِنْهَا مَا يَبْلُغُ الْكَعْبَيْنِ فَيَجْمَعُهُ بِيَدِهِ كَرَاهِيَةً أَنْ تُرَى عَوْرَتُهُ تَوْضِيعُ مُصَنَّفٍ. قَالَ أَبُو بَكْرٍ: أَبُو حَارِمٍ مَدَنِيٌّ اسْمُهُ سَلَمَةُ بْنُ دِينَارٍ الَّذِي رَوَى عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ، وَالَّذِي رَوَى عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ سَلَمَانُ الْأَشْجَعِيُّ

\*\*\* (امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ کہتے ہیں: -- ہارون بن اسحاق ہمدانی -- ابن فضیل -- اپنے والد کے حوالے سے نقل کرتے ہیں: ابو حازم کہتے ہیں: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

میں اصحاب صفہ کے ستر افراد میں سے ایک تھا۔ ان میں سے کسی بھی شخص کے جسم پر بڑی چادر نہیں ہوتی تھی یا چھوٹی چادر ہوتی تھی یا ایک کپڑا ہوتا تھا جسے وہ اپنی گردن پر باندھ لیتا تھا تو کسی کی چادر پنڈلی تک پہنچتی تھی اور کسی کی چادر ٹخنوں تک پہنچتی تھی اور وہ اپنے ہاتھ کے ذریعے اسے اکٹھا کر کے رکھتا تھا اس بات کو ناپسند کرتے ہوئے کہ اس کی شرم گاہ ظاہر ہو جائے۔

امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں: ابو حازم مدنی نامی راوی کا نام سلمہ بن دینار ہے۔ یہ وہ صاحب ہیں جنہوں نے حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ کے حوالے سے روایات نقل کی ہیں اور جس نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے روایات نقل کی ہیں۔ اس کا نام سلمان اشجعی ہے۔

بَابُ الزَّجْرِ عَنِ الصَّلَاةِ فِي الثَّوْبِ الْوَاحِدِ الْوَاسِعِ لَيْسَ عَلَى عَاتِقِ الْمُصَلِّي مِنْهُ شَيْءٌ

بِذِكْرِ خَبَرٍ مُجْمَلٍ غَيْرِ مُفَسَّرٍ

**باب 257:** ایک ایسے بڑے کپڑے میں نماز ادا کرنے کی ممانعت کہ نمازی نے اس میں سے اپنے کندھے پر

کچھ نہ رکھا ہو۔ یہ حکم ایک ”مجمل“ روایت کے ذریعے ثابت ہے جو ”مفسر“ نہیں ہے

**765 -** سند حدیث: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْجَبَّارِ بْنُ الْعَلَاءِ، وَسَعِيدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ قَالَا: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، ح وَحَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ، حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي الزِّنَادِ، ح وَحَدَّثَنَا سَلَمُ بْنُ جُنَادَةَ، حَدَّثَنَا وَكِيعٌ، عَنْ سُفْيَانَ كُلُّهُمْ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ، عَنِ الْأَعْرَجِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ،

متن حدیث: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: لَا يُصَلِّيَنَّ أَحَدُكُمْ فِي الثَّوْبِ الْوَاحِدِ لَيْسَ عَلَى عَاتِقِهِ مِنْهُ شَيْءٌ

توضیح روایت: غَیْرُ اَنَّ عَبْدَ الْجَبَّارِ قَالَ، عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ: یَتْلُغُ بِهِ

❦❦ (امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ کہتے ہیں:)-- عبد الجبار بن عطاء اور سعید بن عبد الرحمن -- سفیان

(یہاں تحویل سند ہے) علی بن حجر -- ابن ابی الزناد

(یہاں تحویل سند ہے) سلم بن جنادہ -- وکیع -- سفیان -- ابوالزناد -- اعرج (کے حوالے سے روایت نقل کرتے

ہیں) -- حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

”کوئی بھی شخص ایک کپڑا اس طرح سے پہن کر نماز ادا نہ کرے کہ اس کے کندھے پر کوئی بھی چیز نہ ہو۔“

صرف عبد الجبار نامی راوی نے یہ کہا ہے: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے یہ روایت منقول ہے اور ان تک یہ حدیث پہنچی ہے۔

### بَابُ ذِكْرِ الْخَبَرِ الْمُفَسِّرِ لِلْفُظَّةِ الْمُجْمَلَةِ الَّتِي ذَكَرْتُهَا

وَالدَّلِيلُ عَلَى أَنَّ الزَّجْرَ عَنِ الصَّلَاةِ فِي الثُّوبِ الْوَاحِدِ لَيْسَ عَلَى عَائِقِ الْمُصَلِّي مِنْهُ شَيْءٌ، إِذَا

كَانَ الثُّوبُ وَاسِعًا، إِذِ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ أَبَاحَ الصَّلَاةَ فِي الثُّوبِ الْوَاحِدِ الضَّيِّقِ إِذَا

شَدَّهُ الْمُصَلِّي عَلَى حَقْوِهِ

باب 258: میری ذکر کردہ ”مجمّل“ الفاظ والی روایت کی وضاحت کرنے والی روایت کا تذکرہ

اور اس بات کی دلیل کہ ایسے کپڑے میں نماز ادا کرنے کی ممانعت ہے جس میں نمازی کے کندھے پر کوئی چیز نہ ہو۔ یہ

اس وقت ہے جب وہ کپڑا بڑا ہو کیونکہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے چھوٹے کپڑے میں نماز ادا کرنا مباح قرار دیا ہے جب

نمرزی اسے اپنے کولہے پر باندھ لیتا ہے۔

766 - سند حدیث: نَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ بَزِيعٍ، حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ عُثْمَانَ الْبَكْرَاوِيُّ،

حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ أَبِي عَرُوبَةَ، حَدَّثَنَا أَيُّوبُ، عَنْ نَافِعٍ قَالَ:

مَتَنُ حَدِيثِ زَائِنِ بْنِ عُمَرَ، وَأَنَا أَصْلِي فِي ثَوْبٍ وَاحِدٍ، فَقَالَ: أَلَمْ أَكُنْ أَكْسِكَ ثَوْبَيْنِ؟ قَالَ: قُلْتُ: بَلَى

قَالَ: أَرَأَيْتَ لَوْ أَرْسَلْتُكَ فِي حَاجَةٍ أَكُنْتَ مُنْطَلِقًا فِي ثَوْبٍ وَاحِدٍ؟ قُلْتُ: لَا قَالَ: فَاللَّهُ أَحَقُّ أَنْ تَزَيِّنَ لَهُ، ثُمَّ

قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: إِذَا لَمْ يَكُنْ لَأَحَدِكُمْ إِلَّا ثَوْبٌ وَاحِدٌ فَلْيَشُدَّهُ بِهِ حَقْوَهُ،

وَلَا يَشْتَمِلْ بِهِ اِشْتِمَالَ الْيَهُودِ

توضیح مصنف قال أبو بكر: وَهَذَا الْخَبَرُ أَيْضًا مُجْمَلٌ غَيْرُ مُفَسَّرٍ أَرَادَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِهَذَا

الثَّوْبِ الَّذِي أَمَرَ بِشُدِّهِ عَلَى حَقْوِهِ الثَّوْبَ الضَّيِّقَ ذُوْنَ الْوَاسِعِ وَالْمُفَسِّرُ لِهَذَيْنِ الْخَبَرَيْنِ

❦❦ (امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ کہتے ہیں:)-- محمد بن عبد اللہ بن بزیع -- ابو بحر عبد الرحمن بن عثمان بکراوی -- سعید بن

ابو عروبة -- ایوب (کے حوالے سے روایت نقل کرتے ہیں:)-- نافع بیان کرتے ہیں:

حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے مجھے دیکھا میں ایک کپڑا پہن کر نماز ادا کر رہا تھا تو انہوں نے دریافت کیا میں نے تمہیں پہننے

کے لئے دو کپڑے نہیں دیئے تھے؟ میں نے جواب دیا: جی ہاں! انہوں نے دریافت کیا: کیا تمہارا خیال ہے اگر میں تمہیں کسی کام سے بھیجوں تو تم ایک ہی کپڑا پہن کر چلے جاؤ گے؟ میں نے جواب دیا: جی نہیں تو انہوں نے فرمایا اللہ تعالیٰ اس بات کا زیادہ حق دار ہے کہ اس کے لئے زیب و زینت اختیار کی جائے پھر حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا: میں نے نبی اکرم ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے۔

”اگر کسی شخص کے پاس صرف ایک ہی کپڑا ہو تو وہ اسے اپنی کمر پر باندھ لے اور یہودیوں کی طرح اشتال کے طور پر نہ لپیٹے۔“

امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں: یہ روایت ”مجمّل“ ہے اس کی وضاحت نہیں کی گئی ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے جس کپڑے کو کمر پر باندھنے کا حکم دیا ہے اس سے مراد جنگ کپڑا ہے جو کھلانہ ہو اس کی وضاحت (درجہ ذیل) دو روایات سے ہوتی ہے۔

**767 - قَالَ: وَهُوَ مَا حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ، حَدَّثَنَا سُرَيْجُ بْنُ النُّعْمَانِ، حَدَّثَنَا فُلَيْحُ بْنُ سُلَيْمَانَ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْحَارِثِ،**

**مَنْ حَدَّثَنَا أَنَّهُ أَتَى جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ، هُوَ وَنَفَرٌ قَدْ سَمَّاهُمْ، فَلَمَّا دَخَلْنَا عَلَيْهِ وَجَدْنَاهُ يُصَلِّي فِي ثَوْبٍ وَاحِدٍ مُلْتَحِفًا بِهِ قَدْ خَالَفَ بَيْنَ طَرَفَيْهِ، وَرِدَاؤُهُ قَرِيبٌ مِنْهُ لَوْ تَنَاولَهُ أَبْلَغَهُ قَالَ: فَلَمَّا سَلَّمَ سَأَلْنَاهُ عَنْ صَلَاتِهِ فِي ثَوْبٍ وَاحِدٍ، فَقَالَ: أَفْعَلُ هَذَا لِيَرَانِي الْحَمَقَى أَمْثَالُكُمْ فَيَفْشَوْ عَنْ جَابِرٍ رُخْصَةً رَخَصَهَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، إِنِّي خَرَجْتُ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي بَعْضِ أَسْفَارِهِ، فَجِئْتُهِ لَيْلَةً لِبَعْضِ أَمْرِي فَوَجَدْتُهُ يُصَلِّي وَعَلَى ثَوْبٍ وَاحِدٍ قَدْ اشْتَمَلْتُ بِهِ وَصَلَّيْتُ إِلَى جَنْبِهِ، فَلَمَّا انْصَرَفَ قَالَ: مَا السُّرَى يَا جَابِرُ؟ فَأَخْبَرْتُهُ بِحَاجَتِي فَلَمَّا فَرَعْتُ قَالَ: يَا جَابِرُ مَا هَذَا الْاِشْتِمَالُ الَّذِي رَأَيْتُ؟ فَقُلْتُ: كَانَ ثَوْبًا وَاحِدًا ضَبَقًا، فَقَالَ: إِذَا صَلَّيْتَ وَعَلَيْكَ ثَوْبٌ وَاحِدٌ فَإِنْ كَانَ وَاسِعًا فَالْتَحِفْ بِهِ، وَإِنْ كَانَ ضَبَقًا فَاتَّزِرْ بِهِ**

❦ (امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ کہتے ہیں: محمد بن رافع -- حریج بن نعمان -- فلیح بن سلیمان) کے حوالے سے روایت نقل کرتے ہیں:

سعید بن حارث بیان کرتے ہیں: وہ اور چند دوسرے لوگ جن کا انہوں نے نام بھی بیان کیا تھا حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ جب ہم ان کی خدمت میں حاضر ہوئے تو وہ ایک ایک کپڑے التحاف کے طور پر لپیٹ کر نماز ادا کر رہے تھے۔ انہوں نے اس کے کنارے مخالف سمت میں کندھے پر رکھے ہوئے تھے حالانکہ ان کی بڑی چادر ان کے قریب ہی موجود تھی۔ اگر وہ اسے پکڑنا چاہتے تو اس تک پہنچ سکتے تھے۔ راوی کہتے ہیں: جب انہوں نے سلام پھیر دیا تو ہم نے ان سے ایک کپڑا پہن کر نماز پڑھنے کے بارے میں دریافت کیا تو انہوں نے فرمایا: میں نے یہ عمل اسی لئے کیا ہے تاکہ تم لوگوں جیسے بے وقوف مجھے دیکھیں اور اس بات کو جابر کے حوالے سے پھیلا دیں کہ یہ ایک رخصت ہے جو اللہ کے رسول نے عطا کی ہے۔

ایک مرتبہ میں ایک سفر کے دوران نبی اکرم ﷺ کے ہمراہ روانہ ہوا رات کے وقت کسی اپنے معاملے میں آپ کی خدمت

میں حاضر ہوا تو میں نے آپ کو نماز پڑھتے ہوئے پایا۔ میں نے ایک کپڑا پہنا ہوا تھا جسے میں نے اشتمال کے طور پر لپیٹا ہوا تھا۔ میں نے آپ کے پہلو میں نماز ادا کرنا شروع کی۔ جب نبی اکرم ﷺ نے نماز مکمل کی تو آپ نے دریافت کیا: جابر! رات کے وقت کیسے آنا ہوا؟ میں نے اپنا مسئلہ آپ کے سامنے بیان کیا۔ جب میں نے اسے بیان کر دیا تو نبی اکرم ﷺ نے دریافت کیا: اے جابر! یہ جو میں دیکھ رہا ہوں تم نے اسے اشتمال کے طور پر کیوں لپیٹا ہوا ہے؟ تو میں نے عرض کی: ایک ہی کپڑا تھا اور وہ تنگ تھا تو نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: جب تم نماز ادا کرو اور تمہارے جسم پر صرف ایک کپڑا ہو تو اگر وہ کشادہ ہو تو تم اسے استحفاف کے طور پر پیٹو اور اگر وہ تنگ ہو تو تم اسے تہبند کے طور پر باندھ لو۔

### بَابُ الرُّخْصَةِ فِي الصَّلَاةِ فِي بَعْضِ الثُّوبِ الْوَاحِدِ

#### يَكُونُ بَعْضُهُ عَلَى الْمُصَلِّي وَبَعْضُهُ عَلَى غَيْرِهِ

**باب 259:** ایسے کپڑے میں نماز ادا کرنے کی اجازت جس کا کچھ حصہ نمازی پر ہو اور کچھ دوسرے شخص پر ہو

**768 -** اَبَا عَبْدِ الْجَبَّارِ بْنِ الْعَلَاءِ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، حَدَّثَنَا أَبُو إِسْحَاقَ الشَّيْبَانِيُّ، سَمِعَهُ مِنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ

شَدَادٍ، عَنْ مَيْمُونَةَ قَالَتْ:

مَتْنِ حَدِيثٍ: كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي وَاعْلَى مِرْطًا، عَلَى بَعْضِهِ وَاعْلَى بَعْضٍ، وَأَنَا حَائِضٌ

تَوْصِيحُ مُصَنِّفٍ: الْمِرْطُ أَكْسِيَّةٌ مِنْ صُوفٍ

❦ (امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ کہتے ہیں:)-- عبد الجبار بن علاء-- سفیان-- ابو اسحاق شیبانی-- عبد اللہ بن شداد (کے

حوالے سے روایت نقل کرتے ہیں: (سیدہ ميمونة رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں:

نبی اکرم ﷺ نماز ادا کر رہے ہوتے تھے اور میرے اوپر ایک چادر ہوتی تھی جس کا کچھ حصہ مجھ پر ہوتا تھا اور کچھ حصہ نبی اکرم ﷺ پر ہوتا تھا اور میں اس وقت حیض کی حالت میں ہوتی تھی۔

امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں: ”مرط“ ادن سے بنی ہوئی چادر کو کہتے ہیں۔

### بَابُ ذِكْرِ اشْتِمَالِ الْمَنْهِيِّ عَنْهُ فِي الصَّلَاةِ تَشَبُّهًا بِفِعْلِ الْيَهُودِ

#### وَهُوَ تَجْلِيلُ الْبَدَنِ كُلِّهِ بِالثُّوبِ الْوَاحِدِ

**باب 260:** اشتمال کے طور پر کپڑا لپیٹنے کی ممانعت اس سے نماز کے دوران منع کیا گیا ہے

کیونکہ یہ یہودیوں کے فعل کے ساتھ مشابہت رکھتا ہے اور یہ (یعنی اس سے مراد) پورے جسم کو ایک کپڑے کے

ذریعے ڈھانپ لینا ہے۔

**769 -** سَنَدُ حَدِيثٍ: نَا مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي صَفْوَانَ الثَّقَفِيُّ، حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ عَامِرٍ، نَا مَعِيذٌ، ح وَحَدَّثَنَا الْحَسَنُ

بْنُ مُحَمَّدٍ الزُّعْفَرَانِيُّ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ بْنُ عَطَاءٍ، عَنْ سَعِيدٍ، عَنْ أَيُّوبَ، عَنْ نَافِعٍ، عَنْ ابْنِ عُمَرَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

مَنْ حَدِيثٌ: إِذَا صَلَّى أَحَدُكُمْ فِي تَوْبٍ وَاحِدٍ فَلْيَشُدَّهُ عَلَى حَقْوِهِ، وَلَا تَشْتِمِلُوا كَاشِتِمَالِ الْيَهُودِ هَذَا حَدِيثُ ابْنِ أَبِي صَفْوَانَ

❦ (امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ کہتے ہیں: -- محمد بن ابوصفوان ثقفی -- سعید بن عامر -- سعید

(یہاں تحویل سند ہے) حسن بن محمد زعفرانی -- عبد الوہاب بن عطاء -- سعید -- ایوب -- نافع کے حوالے سے نقل کرتے

ہیں حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

”جب کوئی شخص ایک کپڑے میں نماز ادا کرے تو وہ اسے اپنی کمر باندھ لے تم یہودیوں کی طرح اسے پسینو نہیں۔“

روایت کے یہ الفاظ ابن ابوصفوان نامی راوی کے نقل کردہ ہیں۔

بَابُ اشْتِمَالِ الْمُبَاحِ فِي الصَّلَاةِ وَهُوَ عَقْدُ طَرَفِي الثَّوْبِ عَلَى الْعَاتِقِ  
إِذَا كَانَ الثَّوْبُ وَاسِعًا يُمْكِنُ عَقْدُ طَرَفَيْهِ عَلَى الْعَاتِقَيْنِ فَيَسْتُرُ الْعَوْرَةَ، بِذِكْرِ خَبَرٍ مُخْتَصَرٍ غَيْرِ  
مُتَّفَقٍ

### باب 261: نماز کے دوران ”مباح اشتمال“ کا تذکرہ

اس سے مراد کپڑے کے دونوں پلوؤں کو گردن پر باندھ لینا ہے جبکہ وہ کپڑا بڑا ہو اور اس کے دونوں پلوؤں کو کندھے پر باندھنا ممکن ہو جس کے نتیجے میں ستر ڈھانپ لیا جائے۔

یہ حکم ایک مختصر روایت کے ذریعے ثابت ہے جو تفصیلی نہیں ہے۔

770- سند حدیث: نَا عَبْدُ الْجَبَّارِ بْنُ الْعَلَاءِ الْقَطَارُ، نَاسِفِيَانُ، عَنْ هِشَامٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عُمَرَ بْنِ أَبِي سَلَمَةَ قَالَ:

مَنْ حَدِيثٌ: صَلَّى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي بَيْتِ أُمِّ سَلَمَةَ فِي تَوْبٍ مُشْتِمَلًا بِهِ

❦ (امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ کہتے ہیں: -- عبد الجبار بن علاء قطار -- سفیان -- ہشام -- اپنے والد کے حوالے سے نقل

کرتے ہیں: حضرت عمر بن ابوسلمہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

نبی اکرم ﷺ نے سیدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا کے گھر میں ایک کپڑے کو اشتمال کے طور پر لپیٹ کر نماز ادا کی تھی۔



بَابُ ذِكْرِ الْخَيْرِ الْمُتَقَصِّي الْمَفْسِرِ لِلْفُظْيَةِ الْمُخْتَصَرَةِ الَّتِي ذَكَرْتُهَا قَبْلُ

وَالدَّلِيلُ عَلَى أَنَّ الْإِسْتِحَالَ الْمُنَاحَ فِي الصَّلَاةِ وَضَعُ طَرَفِي الثُّوبِ عَلَى الْغَابِظِي

باب 262: میں نے اس سے پہلے جو مختصر روایت ذکر کی ہے اس کے الفاظ کی تفصیل

اور وضاحت بیان کرنے والی روایت کا تذکرہ اور اس بات کی دلیل کہ نماز کے دوران "مباح" اشتمال یہ ہے کہ آدمی کپڑے کے دونوں پلوؤں کو اپنے کندھوں پر ڈال لے۔

711 - سند حدیث: نَا مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ بْنِ كُرَيْبٍ، نَا أَبُو أُسَامَةَ، عَنْ هِشَامٍ، عَنْ أَبِيهِ، أَنَّ عُمَرَ بْنَ أَبِي

سَلَمَةَ، أَخْبَرَهُ قَالَ:

مَتْنُ حَدِيثٍ: رَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي فِي ثَوْبٍ مُشْتَمِلًا بِهِ فِي بَيْتِ أُمِّ سَلَمَةَ وَاضْعًا

طَرَفَيْهِ عَلَى عَاتِقَيْهِ

❦ (امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ کہتے ہیں:)-- محمد بن علاء بن کریم -- ابو اسامہ -- ہشام -- اپنے والد کے حوالے سے

نقل کرتے ہیں: حضرت عمر بن ابوسلمہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا آپ نے سیدہ اُم سلمہ رضی اللہ عنہا کے گھر میں ایک کپڑے کو اشتمال کے طور پر لپیٹ کر نماز ادا

کی۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کے کنارے کندھوں پر ڈالے ہوئے تھے۔

بَابُ النَّهْيِ عَنِ السَّدْلِ فِي الصَّلَاةِ

باب 263: نماز کے دوران سدل کرنے کی ممانعت

712 - سند حدیث: نَا مُحَمَّدُ بْنُ عِيْسَى، نَا عَبْدُ اللَّهِ يَعْنِي ابْنَ الْمُبَارَكِ، عَنْ الْحَسَنِ بْنِ ذَكْوَانَ، عَنْ

سَلِيمَانَ الْأَحْوَلِ، عَنْ عَطَاءٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ،

مَتْنُ حَدِيثٍ: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنِ السَّدْلِ فِي الصَّلَاةِ، وَأَنَّ يُعْطِيَ الرَّحْلُ فَاهُ

❦ (امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ کہتے ہیں:)-- محمد بن عیسیٰ -- عبد اللہ بن مبارک -- حسن بن ذکوان -- سلیمان الاحول --

عطاء (کے حوالے سے روایت نقل کرتے ہیں:)-- حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز میں سدل (کے طور پر کپڑا لٹکانے) سے اور آدمی کے اپنے چہرے کو ڈھانپنے سے منع کیا

ہے۔

## بَابُ إِجَازَةِ الصَّلَاةِ فِي الثَّوْبِ الَّذِي يُخَالِطُهُ الْحَرِيرُ

باب 264: ایسے کپڑے میں نماز ادا کرنا جائز ہے جس میں ریشم ملا ہو

773- سند حدیث: نا عُمَرُ بْنُ حَفْصِ الشَّيْبَانِيُّ، حَدَّثَنَا أَبُو عَاصِمٍ، عَنْ عَبْدِ الْحَمِيدِ بْنِ جَعْفَرٍ، عَنْ بَرِيدِ بْنِ

أَبِي حَبِيبٍ، عَنْ مَرْثَدِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ، عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ، عَنْ عُمَرَ قَالَ:

مَتْنُ حَدِيثٍ: رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَّى فِي قُرُوجٍ مِنْ خَرِيرٍ، ثُمَّ لَمْ يَلْبَثْ أَنْ نَزَعَهُ

هَكَذَا حَدَّثَنَا بِهِ الشَّيْبَانِيُّ قَالَ: عَنْ عُمَرَ، وَهُوَ وَهُمْ

\*\*\* (امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ کہتے ہیں: -- عمر بن حفص شیبانی -- ابو عاصم -- عبد الحمید بن جعفر -- یزید بن

ابو حبیب -- مرثد بن عبد اللہ -- حضرت عقبہ بن عامر (کے حوالے سے روایت نقل کرتے ہیں: -- حضرت عمر رضی اللہ عنہ بیان کرتے

ہیں:

میں نے نبی اکرم ﷺ کو دیکھا آپ نے ریشمی لباس میں نماز ادا کی پھر آپ ﷺ نے فوراً اسے اتار دیا۔

یہ روایت شیبانی نے اسی طرح ہمیں بیان کی ہے: یہ روایت حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے منقول ہے تاہم یہ غلط بھی ہے۔

774- قَالَ: وَحَدَّثَنَا بِهِ بُنْدَارٌ، وَأَبُو مُوسَى قَالَا: عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ قَالَ:

مَتْنُ حَدِيثٍ: رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ،

تَوَضَّعَ مُصَنَّفٍ: وَلَمْ يَذْكُرْ عُمَرَ هَذَا هُوَ الصَّحِيحُ، وَذَكَرَ عُمَرَ فِي هَذَا الْخَبَرِ وَهُمْ، وَأَمَّا الصَّحِيحُ عَنْ

عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ: رَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

\*\*\* (امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ کہتے ہیں: -- بندار اور ابو موسیٰ (اپنی سند کے ساتھ یہ روایت) حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ

سے نقل کی ہے۔

[773] جن کپڑوں کو پہن کر نماز پڑھنا حرام ہے ان کی دو قسمیں ہیں۔

(1) پہلی قسم یہ ہے وہ کپڑا پہننا خواتین اور مردوں دونوں کے لئے حرام ہوگا۔

ان کی دو قسمیں ہو سکتی ہیں

(i) وہ کپڑا ناپاک ہو۔ ایسا ناپاک ہو کہ اسے پہن کر نماز پڑھنا درست نہ ہو۔

ایسے کپڑے کو پہن کر نماز مطلق طور پر درست نہیں ہوگی کیونکہ نماز کے جسم اور لباس کا نجاست سے پاک ہونا نماز کی شرط ہے۔

(ii) وہ کپڑا غصب شدہ ہو جمہور کے نزدیک ایسے کپڑے کو پہن کر نماز ادا ہو جاتی ہے البتہ حنابلہ کے نزدیک ایسے کپڑے کو پہن کر نماز ادا نہیں

ہوتی ہے۔

(2) کپڑوں کی دوسری قسم وہ ہے جو مردوں کے لئے حرام ہے۔ عورتوں کے لئے نہیں استعمال کرنا جائز ہے جیسے ریشمی کپڑا سونے سے بنی

ہوئی کوئی چیز۔

حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا۔

ان دونوں راویوں نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا تذکرہ نہیں کیا اور یہی درست ہے۔ اس روایت میں حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا ذکر کرتا غلط فہمی ہے۔ صحیح یہ ہے کہ یہ روایت حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ سے منقول ہے وہ یہ بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا۔

### بَابُ نَفْيِ قَبُولِ صَلَاةِ الْحُرَّةِ الْمَذْرُوكَةِ بِغَيْرِ خِمَارٍ

باب 265: آزاد اور بالغ عورت کی نماز (سر پر) چادر کے بغیر قبول ہونے کی نفی

715 - سند حدیث: حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَبْدِ الْمَلِكِ أَبُو الْوَلِيدِ، وَالْحَجَّاجُ بْنُ الْيَمْنَانِ قَالَا: حَدَّثَنَا خَمَادُ بْنُ سَلَمَةَ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِيرِينَ، عَنْ صَفِيَّةِ بِنْتِ الْحَارِثِ، عَنْ عَائِشَةَ، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ:

مَتْنُ حَدِيثٍ: لَا يَقْبَلُ اللَّهُ صَلَاةَ امْرَأَةٍ قَدْ خَاضَتْ إِلَّا بِخِمَارٍ  
تَوْضِيحُ رَوَايَةٍ: حَدَّثَنَا بُنْدَارٌ، نَا يَحْيَى، نَا حَمِيدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ، حَدَّثَنِي أُمِّي، عَنْ عَائِشَةَ أَنَّهَا قَالَتْ: لَا يَقْبَلُ لَا امْرَأَةً أَنْ تُصَلِّيَ

تَوْضِيحُ مَصْنَفٍ: قَالَ أَبُو بَكْرِ: حَمِيدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ هُوَ الْخَرَّاطُ

\*\*\* (امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ کہتے ہیں:)-- ہشام بن عبد الملک ابو الولید اور حجاج بن منہال -- حماد بن سلمہ -- قتادہ -- محمد بن سیرین -- صفیہ بنت حارث کے حوالے سے نقل کرتے ہیں: سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: "جو عورت بالغ ہو چکی ہو اللہ تعالیٰ اس کی نماز (سر کی) چادر کے بغیر قبول نہیں کرتا۔"

یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ منقول ہے جس میں یہ الفاظ ہیں: سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں: "عورت کے لئے یہ بات مناسب نہیں ہے کہ وہ نماز ادا کرے۔"

امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں: حمید بن عبد اللہ نامی راوی خراط ہیں۔

### بَابُ الرُّخْصَةِ فِي الصَّلَاةِ فِي الثَّوْبِ الَّذِي يُجَامِعُ الرَّجُلُ فِيهِ أَهْلَهُ

باب 266: ایسے کپڑے میں نماز ادا کرنے کی اجازت جس میں آدمی نے اپنی بیوی کے ساتھ صحبت کی ہو

716 - سند حدیث: تَابُزَنْسُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلَى، أَحْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ، أَحْمَرُنِي عَمْرُو، وَأَبُو لَهْعَةَ، وَاللَّيْثُ بْنُ سَعْدٍ، ح وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْحَكَمِ، أَحْبَرَنَا أَبِي وَصَعِيْبُ قَالَا: أَحْبَرَنَا اللَّيْثُ بْنُ سَعْدٍ، ح وَحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ حَكِيمٍ، حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ، حَدَّثَنَا اللَّيْثُ بْنُ سَعْدٍ، وَحَدَّثَنَا الْفَضْلُ بْنُ يَعْقُوبَ الْحَرَرِيُّ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الْأَعْلَى، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَاقَ، كُلُّهُمْ عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي حَبِيبٍ، عَنْ سُوَيْدِ بْنِ قَيْسٍ، عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ حَلِيحٍ قَالَ سَمِعْتُ مُعَاوِيَةَ بْنَ أَبِي سَعْيَانَ يَقُولُ

متن حدیث: سَأَلْتُ أُمَّ حَبِيبَةَ، مَلَّ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي فِي الثُّوبِ الَّذِي يُجَامِعُهَا فِيهِ؟  
قَالَتْ: نَعَمْ، إِذَا لَمْ يَرَفِ فِيهِ آذَى

اسناد دیگر: وَقَالَ ابْنُ الْحَكَمِ، وَالْفَضْلُ، وَيَحْيَى بْنُ حَكِيمٍ، عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ أَبِي مُصْفِيَانَ.

توضیح روایت: وَفِي حَدِيثِ ابْنِ إِسْحَاقَ: فِي الثُّوبِ الَّذِي يُضَاجِعُكَ فِيهِ؟

\*\*\* (امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ کہتے ہیں:)-- یونس بن عبدالاعلیٰ-- ابن وہب-- عمر داد را بن لہیعہ اور لیث بن سعد

(یہاں تحویل سند ہے) محمد بن عبداللہ بن حکم-- اپنے والد اور شعیب-- لیث بن سعد

(یہاں تحویل سند ہے) یحییٰ بن حکیم-- ابو ولید-- لیث بن سعد-- فضل بن یعقوب جزری-- عبدالاعلیٰ-- محمد بن

اسحاق-- یزید بن ابوجیب-- سدید بن قیس (کے حوالے سے روایت نقل کرتے ہیں: (معادیہ بن خدیج بیان کرتے ہیں:

میں نے حضرت معاویہ بن ابوسفیان رضی اللہ عنہ کو یہ بیان کرتے ہوئے سنا کہ میں نے سیدہ ام حبیبہ رضی اللہ عنہا سے دریافت کیا: کیا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اس لباس میں نماز ادا کر لیتے تھے؟ جس میں آپ نے صحبت کی ہوئی تھی تو سیدہ ام حبیبہ رضی اللہ عنہا نے جواب دیا: جی ہاں! جب آپ کو اس میں نجاست نظر نہیں آتی تھی۔

عبداللہ بن عبدالحکم کے صاحب زادے فضل اور یحییٰ بن حکیم نامی راویوں نے یہ بات بیان کی ہے: یہ روایت حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ سے منقول ہے۔

ابن اسحاق کی روایت میں یہ الفاظ ہیں:

”اس کپڑے میں جس میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے آپ کے ساتھ ہم بستری کی تھی۔“

بَابُ الْأَمْرِ بِزَرِّ الْقَمِيصِ وَالْجُبَّةِ إِذَا صَلَّى الْمُصَلِّي فِي أَحَدِهِمَا لَا ثَوْبَ عَلَيْهِ غَيْرُهُ

باب 267: قمیض اور جبے پر بٹن لگانے کا حکم

جب نمازی ان دونوں میں سے کسی ایک کو پہن کر نماز ادا کر رہا ہو اور اس نے اس کے علاوہ کوئی اور کپڑا نہ پہنا ہو

III۔ سند حدیث: نَا نَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ، أَخْبَرَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ مُحَمَّدٍ النَّكَرَ أَوْرَدِي، عَنْ مُوسَى بْنِ إِبْرَاهِيمَ قَالَ: سَمِعْتُ سَلَمَةَ بْنَ الْأَكْوَعِ يَقُولُ:

متن حدیث: قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، أَكُونُ فِي الصَّيْدِ فَتَحْضُرُ الصَّلَاةَ وَعَلَيَّ قَمِيصٌ قَالَ: شَدَّهُ وَلَوْ بِشَوْكَةٍ

\*\*\* (امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ کہتے ہیں:)-- نصر بن علی-- عبدالعزیز بن محمد در اور دی-- موسیٰ بن ابراہیم (کے حوالے سے روایت نقل کرتے ہیں:)-- حضرت سلمہ بن اکوع رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم)! میں شکار کے لئے گیا ہوتا ہوں نماز کا وقت ہو جاتا ہے میں نے صرف قمیض پہنی ہوئی ہوتی تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم اس (کا گریبان) باندھ لیا کرو اگر چہ کانٹے کے ذریعے ایسا کرو۔

718 - سند حدیث: نا اَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ الصَّيْبِ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ مُحَمَّدٍ الْمَدَنِيُّ، حَدَّثَنِي مُوسَى بْنُ

إِبْرَاهِيمَ، عَنْ سَلَمَةَ بْنِ الْأَكْوَعِ قَالَ:

مَتْنُ حَدِيثٍ سَأَلْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قُلْتُ: أَكُونُ فِي الصَّيْدِ وَلَيْسَ عَلَيَّ إِلَّا قِمِيصٌ وَاحِدٌ أَوْ جُبَّةٌ وَاحِدَةٌ فَأَزُرُّهُ؟ قَالَ: نَعَمْ وَلَوْ بِشَوْكَةٍ قَالَ مَرَّةً: فَقَالَ: ذُرَّهُ وَلَوْ بِشَوْكَةٍ

تَوْضِيحُ مَصْنُفٍ. قَالَ أَبُو بَكْرِ: مُوسَى بْنُ إِبْرَاهِيمَ هَذَا هُوَ ابْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي رَبِيعَةَ، هَكَذَا نَسَبَهُ عَطَافُ بْنُ خَالِدٍ، وَأَنَا أَطْنُهُ ابْنَ إِبْرَاهِيمَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ مَعْمَرِ بْنِ أَبِي رَبِيعَةَ، أَبُوهُ إِبْرَاهِيمُ هُوَ الَّذِي ذَكَرَهُ شُرَحْبِيلُ بْنُ سَعْدٍ أَنَّهُ دَخَلَ وَإِبْرَاهِيمُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ مَعْمَرِ بْنِ أَبِي رَبِيعَةَ عَلَى جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ فِي حَدِيثٍ طَوِيلٍ ذَكَرَهُ

❦ ❦ (امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ کہتے ہیں)۔۔۔ احمد بن عبدہ ضعیف۔۔۔ عبدالعزیز بن محمد مدنی۔۔۔ موسیٰ بن ابراہیم (کے حوالے

سے روایت نقل کرتے ہیں)۔۔۔ حضرت سلمہ بن اکوع رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

میں نے نبی اکرم ﷺ سے سوال کیا میں نے عرض کی: میں شکار کے لئے گیا ہوتا ہوں میں نے صرف ایک قمیص یا ایک جہ پہنا ہوا ہوتا ہے تو کیا میں اس کا بٹن گالیا کروں نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: جی ہاں! اگرچہ کسی کانٹے کے ذریعے لگاؤ۔ احمد نامی راوی نے ایک مرتبہ یہ الفاظ نقل کئے ہیں: ”تم اس کا بٹن لگاؤ خواہ کسی کانٹے کے ذریعے کرؤ۔“

امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں: موسیٰ بن ابراہیم نامی راوی موسیٰ بن ابراہیم بن عبد الرحمن بن عبد اللہ بن ابوربیعہ ہیں عطا ف بن خالد نے ان کا یہی نسب بیان کیا ہے اور ان کے بارے میں میرا گمان یہ ہے کہ یہ ابراہیم بن عبد اللہ بن عبد الرحمن بن معمر بن ابوربیعہ کے صاحبزادے ہیں ان کے والد ابراہیم ہیں جن کا تذکرہ شرجیل بن سعد نے کیا ہے کہ وہ اور ابراہیم بن عبد اللہ حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما کی خدمت میں حاضر ہوئے اور پھر انہوں نے طویل حدیث ذکر کی ہے۔

بَابُ الرُّخْصَةِ فِي الصَّلَاةِ مَحْلُولِ الْأَرْزَارِ إِذَا كَانَ عَلَى الْمُصَلِّي أَكْثَرُ مِنْ ثَوْبٍ وَاحِدٍ

باب 268: بٹن کھول کر نماز ادا کرنے کی رخصت جب نمازی نے ایک سے زیادہ کپڑے پہنے ہوں

(یعنی اس کے ساتھ تہبند یا شلوار بھی پہنی ہو)

719 - سند حدیث: نا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى، حَدَّثَنَا صَفْوَانُ بْنُ صَالِحٍ الثَّقَفِيُّ، نا الْوَلِيدُ بْنُ مُسْلِمٍ، حَدَّثَنَا زُهَيْرُ

بْنُ مُحَمَّدٍ، نا زَيْدُ بْنُ أَسْلَمَ قَالَ:

مَتْنُ حَدِيثٍ رَأَيْتُ ابْنَ عُمَرَ يُصَلِّي مَحْلُولَ أَرْزَارِهِ، فَسَأَلْتُهُ عَنْ ذَلِكَ، فَقَالَ: رَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَفْعَلُهُ

❦ ❦ (امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ کہتے ہیں)۔۔۔ محمد بن یحییٰ۔۔۔ صفوان بن صالح ثقفی۔۔۔ ولید بن مسلم۔۔۔ زہیر بن محمد (کے

حوالے سے روایت نقل کرتے ہیں)۔۔۔ زید بن اسلم بیان کرتے ہیں:



میں نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کو دیکھا کہ وہ ہن کھول کر نماز ادا کر رہے تھے میں نے ان سے اس بارے میں دریافت کیا تو انہوں نے بتایا میں نے نبی اکرم ﷺ کو ایسا کرتے ہوئے دیکھا ہے۔

**780 - سند حدیث:** نَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى، حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ، حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ، بِهَذَا مِثْلَهُ، غَيْرُ أَنَّهُ لَمْ يَقُلْ: فَسَأَلْتُهُ، وَقَالَ:

**متن حدیث:** رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي مَحْلُولَ الْأَرْزَارِ  
یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ منقول ہے تاہم اس میں راوی نے یہ الفاظ بیان نہیں کئے ہیں:  
”میں نے ان سے اس بارے میں دریافت کیا تو انہوں نے بتایا: میں نے نبی اکرم ﷺ کو (گریبان کے) ہن کھول کر نماز ادا کرتے ہوئے دیکھا ہے۔“

### بَابُ التَّغْلِيظِ فِي إِسْبَالِ الْأَرْزَارِ فِي الصَّلَاةِ

**باب 269:** نماز کے دوران تہبند لگانے کی شدید مذمت

**781 - سند حدیث:** نَا مُحَمَّدُ بْنُ خَلْفٍ الْحَدَّادِيُّ، أَخْبَرَنَا مُعَاوِيَةُ بْنُ هِشَامٍ، نَا شَيْبَانُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ، عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ ثَوْبَانَ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو،

**متن حدیث:** أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: لَا يَنْظُرُ اللَّهُ إِلَى صَلَاةِ رَجُلٍ يَجْرُ إِزَارُهُ بَطَرًا  
**توضیح مصنف:** قَالَ أَبُو بَكْرٍ: قَدْ اخْتَلَفُوا فِي هَذَا الْإِسْنَادِ قَالَ بَعْضُهُمْ: عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو خَرَجْتُ هَذَا

الْبَابُ فِي كِتَابِ اللَّبَاسِ

❦ (امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ کہتے ہیں:)-- محمد بن خلف حدادی-- معاویہ بن ہشام-- شیبان بن عبد الرحمن-- یحییٰ بن ابوکثیر-- محمد بن عبد الرحمن بن ثوبان (کے حوالے سے روایت نقل کرتے ہیں:)-- حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

”اللہ تعالیٰ ایسے شخص کی نماز کی طرف نظر نہیں کرتا جو تکبر کے طور پر اپنے تہبند کو گھسیٹ کر چلتا ہے۔“

امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں۔ محدثین نے اس کی سند میں اختلاف کیا ہے۔ بعض حضرات نے یہ بات بیان کی ہے: یہ روایت حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے منقول ہے۔

میں نے کتاب اللباس میں اس باب سے متعلق روایات نقل کر دی ہیں۔

### بَابُ الزَّجْرِ عَنْ كَفِّ الثِّيَابِ فِي الصَّلَاةِ

**باب 270:** نماز کے دوران کپڑا سمیٹنے کی ممانعت

**782 - سند حدیث:** نَا يَشْرُ بْنُ مُعَاذٍ الْعَقَدِيُّ، أَخْبَرَنَا أَبُو عَوَانَةَ، عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ، عَنْ طَاوُسٍ، عَنِ ابْنِ

عَمَّا قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

مَنْ حَدَّثَ بِأَمْرٍ أَنْ أَسْجُدَ عَلَى مَنْعَةٍ وَلَا أَكْفَ شَعْرًا وَلَا نَوْتًا

۱۱۱ (امام ابن خزیمہ مؤید کہتے ہیں)۔۔ بشر بن معاذ عقیلی۔۔ ابو عوانہ۔۔ عمرو بن دینار۔۔ طاووس (کے حوالے سے

روایت نقل کرتے ہیں) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں۔

”مجھے اس بات کا حکم دیا گیا ہے کہ میں سات (اعضاء) پر سجدہ کروں اور (نماز کے دوران) بال یا کپڑے سمیٹوں نہیں۔“

بَابُ الرُّخْصَةِ فِي الصَّلَاةِ فِي ثِيَابِ الْأَطْفَالِ مَا لَمْ تُعْلَمَ نَجَاسَةٌ أَصَابَتْهَا

إِذْ فِي حَمْلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِنْتُ زَيْنَبَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا مَا دَلَّ عَلَى أَنَّ ثِيَابَهَا لَوْ كَانَتْ

الصَّلَاةُ لَا تُجْزَى فِيهَا لَمْ يَحْمِلْهَا إِذْ لَا فَرْقَ بَيْنَ ثِيَابِ النَّجِسِ وَبَيْنَ حَمْلِهِ فِي الصَّلَاةِ

باب 271: بچوں کے ایسے کپڑوں میں نماز کی اجازت جن کے بارے میں یہ علم نہ ہو کہ ان پر نجاست لگی ہے

اس کی وجہ یہ ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے (نماز کے دوران) سیدہ زینب رضی اللہ عنہا کی صاحبزادی کو گود میں اٹھالیا تھا اور یہ

بات اس بات پر دلالت کرتی ہے کہ اگر اس بچی کے کپڑوں کو (نماز کے اپنے جسم کے ساتھ لگا کر) نماز ادا کرنا جائز

نہ ہوتا تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم بچی کو نہ اٹھاتے اس کی وجہ یہ ہے کہ نماز کے دوران ناپاک کپڑے کو پہننے اور ناپاک کپڑے کو

اٹھانے میں کوئی فرق نہیں ہے۔

783 - سند حدیث: نَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ، أَنَا ابْنُ عَجَلَانَ، عَنْ سَعِيدٍ، عَنْ عَمْرِو بْنِ سُلَيْمٍ، عَنْ أَبِي قَتَادَةَ،

وَعَنْ عَامِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الزُّبَيْرِ، عَنْ عَمْرِو بْنِ سُلَيْمٍ، عَنْ أَبِي قَتَادَةَ بْنِ رِبْعِيٍّ:

مَنْ حَدَّثَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَحْمِلُ بِنْتَ أَبِي الْعَاصِ عَلَى عُنُقِهِ فِي الصَّلَاةِ،

فَإِذَا سَجَدَ رَضَعَهَا وَإِذَا قَامَ حَمَلَهَا

782 صحیح اسحدری کتاب الادان ابواب صفة الصلاة باب السجود على الانف رقم الحديث: 791 'صحیح مسلم' کتاب

الصلاة باب أعضاء السجود رقم الحديث: 785 'صحیح ابن حبان' کتاب الصلاة باب صفة الصلاة ذكر الامر للمبرء اذا

اراد السجود ان يسجد على الاعضاء السبعة رقم الحديث: 1947 'سنن الدارمی' کتاب الصلاة باب السجود على سبعة

اعظم رقم الحديث: 1341 'سنن ابن ماجه' کتاب اقامة الصلاة باب السجود رقم الحديث: 880 'السنن الصغری' کتاب

التصديق السجود على الانف رقم الحديث: 1089 'مصحف عبد الرزاق الصنعانی' کتاب الصلاة باب سجود الانف رقم

الحديث: 2883 'مصحف ابن ابی شیبة' کتاب الصلاة ما يسجد عليه من اليد ای موضع هو رقم الحديث: 2656 'السنن

الكبرى لسنن' التطبيق السجود على الانف رقم الحديث: 672 'مسند احمد بن حنبل' ومن مسند سی هاشم 'مسند عبد

الله بن عباس بن عبد المطلب رقم الحديث: 2448 'مسند ابن الجعد عمرو بن دينار' رقم الحديث: 1322 'مسند ابی

يعنى الموصلى' اول مسند ابن عباس رقم الحديث: 2407

❦❦ (امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ کہتے ہیں:)--یحییٰ بن سعید--ابن عجلان--سعید--عمرو بن سلیم--ابوقنادہ--عامر بن عبد اللہ بن زبیر--عمرو بن سلیم (کے حوالے سے روایت نقل کرتے ہیں:)--حضرت ابوقنادہ بن ربیع رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز کے دوران حضرت ابوالعاص کی صاحب زادی (یعنی اپنی نواسی) کو اپنی گردن پر اٹھالیا جب آپ سجدے میں گئے تو آپ نے انہیں کھڑا کر دیا جب آپ اٹھے تو انہیں پھر اٹھالیا۔

784- قَالَ: وَحَدَّثَنَا بِهِ الدَّورَقِيُّ بِهَذَا الْإِسْنَادِ قَالَ:

متن حدیث: وَهُوَ يَحْمِلُ بِنْتَ زَيْنَبَ عَلَى عُنُقِهِ فَيَوْمُ النَّاسِ، فَإِذَا رَكَعَ وَضَعَهَا وَإِذَا قَامَ حَمَلَهَا دورقی نے اسی سند کے ساتھ روایت کے یہ الفاظ نقل کیے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے سیدہ زینب رضی اللہ عنہا کی صاحب زادی کو اپنی گردن پر اٹھالیا ہوا تھا آپ لوگوں کی امامت کر رہے تھے جب آپ رکوع میں گئے تو آپ نے انہیں (ایک طرف) کھڑا کر دیا جب آپ (سجدے سے) کھڑے ہوئے تو آپ نے انہیں پھر اٹھالیا۔

بَابُ ذِكْرِ الدَّلِيلِ عَلَى أَنَّ الْمُصَلِّيَ إِذَا أَصَابَ ثَوْبَهُ نَجَاسَةً

وَهُوَ فِي الصَّلَاةِ لَا يَعْلَمُ بِهَا لَمْ تَفْسُدْ صَلَاتُهُ

باب 272: اس بات کی دلیل کا تذکرہ کہ اگر نمازی کے کپڑوں پر نجاست لگ جائے

اور وہ نماز پڑھ رہا ہو اور اس کو اس کا علم نہ ہو تو اس کی نماز فاسد نہیں ہوتی ہے

785- سند حدیث: نَا بُنْدَارٌ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ يَعْنِي ابْنَ جَعْفَرٍ، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا إِسْحَاقَ يُحَدِّثُ

عَنْ عَمْرِو بْنِ مَيْمُونٍ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ:

متن حدیث: بَيْنَمَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَاجِدًا وَحَوْلَهُ نَاسٌ مِنْ قُرَيْشٍ إِذْ جَاءَ عُقْبَةُ بْنُ أَبِي مُعَيْطٍ يَسْلِي جُزُورًا فَقَدَفَهُ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَلَمْ يَرْفَعْ رَأْسَهُ فَجَاءَتْ فَاطِمَةُ فَأَخَذَتْهُ مِنْ ظَهْرِهِ وَدَعَتْ عَلَى مَنْ صَنَعَ ذَلِكَ، فَقَالَ: اللَّهُمَّ عَلَيْكَ الْمَلَأَ مِنْ قُرَيْشٍ، أَبَا جَهْلٍ بْنُ هِشَامٍ، وَعُتْبَةُ بْنُ رَبِيعَةَ، وَشَيْبَةُ بْنُ رَبِيعَةَ، وَعُقْبَةُ بْنُ أَبِي مُعَيْطٍ، وَأُمَيَّةُ بْنُ خَلْفٍ، وَأَبِي بْنُ خَلْفٍ - شُعْبَةُ الشَّاكُ - قَالَ: فَلَقَدْ رَأَيْتُهُمْ قَتَلُوا يَوْمَ بَدْرٍ وَالْقَوَا فِي بَنِي غَيْرِ أَنَّ أُمَيَّةَ أَوْ أَبِي تَقَطَّعَتْ أَوْ صَالَهُ فَلَمْ يَلْقَ فِي الْبَنِي

❦❦ (امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ کہتے ہیں:)--بندار--محمد بن جعفر--شعبہ--ابو اسحاق عمرو بن میمون (کے حوالے سے

روایت نقل کرتے ہیں:)--حضرت عبد اللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

ایک مرتبہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سجدے کی حالت میں تھے آپ کے گرد قریش کے کچھ افراد موجود تھے اسی دوران عقبہ بن ابو معیط اونٹ کی اوجھ لے کر آیا اور اس نے وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے اوپر ڈال دی تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنا سر نہیں اٹھایا۔ سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا (جو اس وقت بچی تھیں) تشریف لائیں تو انہوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی پشت سے اس کو ہٹایا اور اس شخص کے اس عمل پر اس کے خلاف

دعاے ضرر کی (نبی اکرم ﷺ نے) یا سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا نے یہ کہا)

”اے اللہ! قریش کے ان افراد پر گرفت کر لے ابو جہل بن ہشام، عتبہ بن ربیعہ، شعبہ بن ربیعہ، عتبہ بن ابومعیط، امیہ بن خلف (راوی کو شک ہے شاید یہ الفاظ ہیں) ابی بن خلف“ یہ شک شعبہ نامی راوی کو ہے۔

(راوی حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ) بیان کرتے ہیں: میں نے ان لوگوں کو دیکھا کہ یہ بدر (کی جنگ میں) مارے گئے اور انہیں ایک گڑھے میں ڈال دیا گیا البتہ امیہ (راوی کو شک ہے کہ شاید یہ الفاظ ہیں) ابی بن خلف اس میں شامل نہیں تھا، کیونکہ اس کے جسم کے ٹکڑے ٹکڑے ہو گئے تھے اسے کنویں میں نہیں ڈالا گیا۔

**786۔** سند حدیث: نَا مُحَمَّدُ بْنُ عَقِيلٍ، نَا حَفْصٌ، حَدَّثَنِي إِبْرَاهِيمُ، عَنِ ابْنِ الْحَجَّاجِ، عَنْ أَبِي نَعَامَةَ، عَنْ أَبِي نَضْرَةَ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ أَنَّهُ قَالَ:

متن حدیث: صَلَّى بِنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَاتَ يَوْمٍ فَخَلَعَ نَعْلَيْهِ فَوَضَعَهُمَا عَنْ يَسَارِهِ، فَلَمَّا رَأَى الْقَوْمُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ خَلَعَ نَعْلَيْهِ خَلَعُوا نِعَالَهُمْ، فَلَمَّا انْقَلَبَ قَالَ لَهُمْ: مَا شَأْنُكُمْ خَلَعْتُمْ نِعَالَكُمْ؟ قَالُوا: يَا رَسُولَ اللَّهِ رَأَيْنَاكَ خَلَعْتَ نَعْلَيْكَ، فَخَلَعْنَا نِعَالَنَا، فَقَالَ: أَتَأْتِي آتٍ فَحَدَّثَنِي أَنَّ فِي نَعْلِي آذَى فَخَلَعْتُهُمَا، فَإِذَا دَخَلَ أَحَدُكُمْ الْمَسْجِدَ فَلْيَنْظُرْ فَإِذَا رَأَى فِي نَعْلَيْهِ قَذْرًا فَلْيَمْسَحْهُمَا بِالْأَرْضِ ثُمَّ يَصِلْ فِيهِمَا

❦❦ (امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ کہتے ہیں:)-- محمد بن عقیل-- حفص-- ابراہیم-- ابن حجاج-- ابونعامة-- ابونضرہ (کے حوالے سے روایت نقل کرتے ہیں:)-- حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

ایک دن نبی اکرم ﷺ نے ہمیں نماز پڑھائی، آپ نے (نماز کے دوران) اپنے جوتے اتارے اور انہیں اپنے بائیں طرف رکھ دیا۔ جب لوگوں نے دیکھا کہ نبی اکرم ﷺ نے اپنے جوتے اتار دیئے ہیں تو لوگوں نے بھی اپنے جوتے اتار دیئے۔ جب نبی اکرم ﷺ نے نماز مکمل کی تو آپ نے ان سے دریافت کیا: تمہیں کیا ہوا ہے تم لوگوں نے اپنے جوتے کیوں اتار دیئے ہیں؟ انہوں نے عرض کی: ہم نے آپ کو دیکھا کہ آپ نے اپنے جوتے اتار دیئے ہیں تو ہم نے بھی اپنے جوتے اتار دیئے تو نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: میرے پاس ایک (فرشتہ) آیا اور اس نے مجھے یہ بتایا: میرے جوتے پر نجاست لگی ہوئی ہے تو میں نے انہیں اتار دیا، جب کوئی شخص مسجد میں داخل ہو تو اسے اس بات کا جائزہ لے لینا چاہئے۔ اگر اسے اپنے جوتے میں نجاست لگی ہوئی نظر آتی ہے تو اسے زمین کے ذریعے صاف کر دے پھر ان جوتوں کو پہن کر نماز ادا کرے۔



## جُمَاعُ أَبْوَابِ الْمَوَاضِعِ الَّتِي تَجُوزُ الصَّلَاةُ عَلَيْهَا

وَالْمَوَاضِعِ الَّتِي زُجِرَ عَنِ الصَّلَاةِ عَلَيْهَا

ابواب کا مجموعہ: وہ مقامات جہاں نماز ادا کرنا جائز ہے

اور وہ مقامات جہاں نماز ادا کرنے کی ممانعت ہے

بَابُ ذِكْرِ أَخْبَارِ رُوَيْثٍ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

فِي إِبَاحَةِ الصَّلَاةِ عَلَى الْأَرْضِ كُلِّهَا بِلَفْظِ عَامٍ مُرَادُهُ خَاصٌّ

باب 273: نبی اکرم ﷺ سے منقول ان روایات کا تذکرہ جن میں تمام روئے زمین پر نماز ادا کرنے کو مباح

قرار دیا گیا ہے اور یہ عام الفاظ کے ذریعے ثابت ہے، لیکن اس کی مراد مخصوص ہے

787 - سند حدیث: نَا عَبْدُ الْجَبَّارِ بْنُ الْعَلَاءِ، قَاسِمُ بْنُ سَفْيَانَ، ح وَحَدَّثَنَا بُنْدَارٌ، وَأَبُو مُوسَى قَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي

عَدِيٍّ، عَنْ شُعْبَةَ ح وَحَدَّثَنَا سَلَمُ بْنُ جُنَادَةَ، أَنَا وَكَيْعٌ، عَنْ سَفْيَانَ، كُلُّهُمْ عَنِ الْأَعْمَشِ ح وَحَدَّثَنَا سَلَمُ بْنُ جُنَادَةَ، أَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ، عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ النَّخَعِيِّ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي ذَرٍّ قَالَ:

مَتْنُ حَدِيثٍ: قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، أَيْ مَسْجِدٍ وَضِعَ فِي الْأَرْضِ أَوَّلُ؟ قَالَ: الْمَسْجِدُ الْحَرَامُ قَالَ: قُلْتُ: ثُمَّ أَيُّ؟ قَالَ: الْمَسْجِدُ الْأَقْصَى قَالَ: قُلْتُ: كَمْ بَيْنَهُمَا؟ قَالَ أَرْبَعُونَ سَنَةً، ثُمَّ أَيْنَ مَا أَدْرَكَكَ الصَّلَاةُ فَصَلِّ، فَهُوَ مَسْجِدٌ

هَذَا حَدِيثُ أَبِي مُعَاوِيَةَ، وَمَعْنَى حَدِيثِهِمْ كُلُّهُ سَوَاءٌ

تَوْضِيحُ مُصَنِّفٍ: قَالَ أَبُو بَكْرٍ: أَخْبَارُ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: جُعِلَتْ لَنَا الْأَرْضُ كُلُّهَا مَسْجِدًا وَطَهُورًا

مِنْ هَذَا الْبَابِ

❖❖ (امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ کہتے ہیں: -- عبد الجبار بن علاء -- سفیان

(یہاں تحویل سند ہے) بندار اور ابو موسیٰ -- ابن ابو عدی -- شعبہ

(یہاں تحویل سند ہے) -- سلم بن جنادہ -- وکیع -- سفیان -- اعمش --

(یہاں تحویل سند ہے) -- سلم بن جنادہ -- ابو معاویہ -- اعمش -- ابراہیم تیمی -- اپنے والد کے حوالے سے نقل کرتے



ہیں حضرت ابو ذر غفاری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

میں نے عرض کیا یا رسول اللہ (ﷺ)! زمین میں کون سی مسجد سب سے پہلے بنائی گئی؟ آپ نے فرمایا: مسجد حرام۔ میں نے دریافت کیا پھر کون سی؟ آپ نے فرمایا: مسجد اقصیٰ۔ میں نے دریافت کیا: ان دونوں کے درمیان کتنا عرصہ تھا؟ آپ نے فرمایا: چالیس سال، لیکن تمہیں جہاں بھی نماز کا وقت آجائے تو تم نماز ادا کر لیا کرو وہی جگہ مسجد ہوگی۔

روایت کے یہ الفاظ ابو معاویہ کے نقل کردہ ہیں باقی تمام راویوں کے الفاظ کا مفہوم بھی یہی ہے۔

امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے:

”ہمارے لئے تمام روئے زمین کو مسجد اور طہارت کا ذریعہ بنا دیا گیا ہے۔“ یہ روایت بھی اسی باب سے تعلق رکھتی ہے۔

### کتاب إِبَاحَةِ الصَّلَاةِ فِي مَرَابِضِ الْغَنَمِ وَفِي الْمَقْبَرَةِ إِذَا بُشِثَ

باب 214: بکریوں کے باڑے میں اور قبرستان میں (جب وہاں) کی قبریں اکھاڑ دی گئی ہوں

نماز ادا کرنا مباح ہے

788 - سند حدیث: حَدَّثَنَا عُمَرَانُ بْنُ مُوسَى الْقَزَّازُ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ، حَدَّثَنَا أَبُو الْتِيَّاحِ الضَّبْعِيُّ، عَنْ

أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ:

مَتَنُ حَدِيثٍ: لَمَّا قَدِمَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَكَانَ يُصَلِّي حَيْثُ أَذَرَ كُنَّةَ الصَّلَاةِ، فَيُصَلِّي فِي مَرَابِضِ الْغَنَمِ، ثُمَّ أَمَرَ بِالْمَسْجِدِ قَالَ: فَأَرْسَلَ إِلَى مَلَأٍ مِنْ بَنِي النَّجَارِ فَبَجَّأُوا، فَقَالَ: يَا بَنِي النَّجَارِ، تَأْمِنُونِي بِحَايِطِكُمْ هَذَا، فَقَالُوا: لَا وَاللَّهِ مَا نَطْلُبُ ثَمَنَهُ إِلَّا مِنْ اللَّهِ قَالَ أَنَسٌ فِيهِ قُبُورُ الْمُشْرِكِينَ، وَكَانَتْ فِيهِ خَرِبٌ وَكَانَ فِيهِ نَخْلٌ قَالَ: فَأَمَرَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، بِقُبُورِ الْمُشْرِكِينَ فُبَشِثَ، وَبِالنَّخْلِ فَسَوِّتَ، وَبِالنَّخْلِ فَقُطِعَ قَالَ فَصَفُّوا النَّخْلَ قِبْلَةَ الْمَسْجِدِ، وَقَالَ: اجْعَلُوا عِصَادَتِيهِ حِجَابَةً

\*\*\* (امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ کہتے ہیں: -- عمران بن موسیٰ قزاز -- عبد الوارث -- ابو التیاح ضبعی) کے حوالے سے

روایت نقل کرتے ہیں) حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

جب نبی اکرم ﷺ (مدینہ منورہ) شریف لائے تو آپ کو جہاں بھی نماز کا وقت ہوتا تھا آپ نماز ادا کر لیتے تھے۔ آپ بکریوں کے باڑے میں نماز ادا کر لیتے تھے پھر آپ نے مسجد کے بارے میں حکم دیا۔ راوی بیان کرتے ہیں آپ نے بنو نجار کے کچھ افراد کی طرف پیغام بھیجا۔ وہ لوگ آئے تو نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اے بنو نجار! تم لوگ میرے ساتھ اس باغ کی قیمت طے کر دو تو انہوں نے عرض کی جی نہیں اللہ کی قسم! ہم اس کی قیمت صرف اللہ تعالیٰ سے لیں گے۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں اس باغ میں کچھ مشرکین کی قبریں تھیں، کوئی کھنڈر تھا اور کچھ کھجوروں کے درخت تھے۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: مشرکین کی قبروں کے بارے میں نبی اکرم ﷺ نے حکم دیا، تو انہیں مسمار کر دیا گیا اور کھنڈر والی زمین کو برابر کر دیا گیا اور کھجوروں کے درختوں کو کاٹ دیا گیا۔

نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: کھجور کے درختوں کو مسجد کے قبلہ کی سمت میں صف میں لگا دو۔  
آپ نے یہ بات بھی ارشاد فرمائی: اس (دروازے) کے دونوں کنارے پتھر کے بنادو۔

بَابُ الرَّجْرِ عَنِ اتِّخَاذِ الْقُبُورِ مَسَاجِدَ وَالِدَلِيلِ عَلَى أَنَّ فَاعِلَ ذَلِكَ مِنْ شَرَارِ النَّاسِ  
وَفِي هَذِهِ اللَّفْظَةِ دَلَالَةٌ عَلَى أَنَّ قَوْلَهُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: أَيْنَ مَا أَذَرَ كُنْتُكَ الصَّلَاةُ فَصَلِّ فَهُوَ  
مَسْجِدٌ وَقَوْلُهُ: جُعِلَتْ لَنَا الْأَرْضُ كُلُّهَا مَسْجِدًا لَفْظَةً عَامَّةً مُرَادُهَا خَاصٌّ عَلَى مَا ذَكَرْتُ، وَهَذَا  
مِنْ السَّجَنَسِ الَّذِي قَدْ كُنْتُ أَغْلَمْتُ فِي بَعْضِ كُتُبِنَا أَنَّ الْكُلَّ قَدْ يَقَعُ عَلَى الْبَعْضِ عَلَى مَعْنَى  
التَّبَعِيضِ، إِذِ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمْ يُرِدْ بِقَوْلِهِ: جُعِلَتْ لَنَا الْأَرْضُ كُلُّهَا مَسْجِدًا جَمِيعَ  
الْأَرْضِينَ، إِنَّمَا أَرَادَ بَعْضَهَا لَا جَمِيعَهَا، إِذْ لَوْ أَرَادَ جَمِيعَهَا، كَانَتِ الصَّلَاةُ فِي الْمَقَابِرِ جَائِزَةً وَجَازًا  
اتِّخَاذُ الْقُبُورِ مَسَاجِدَ، وَكَانَتِ الصَّلَاةُ فِي الْحِمَامِ وَخَلْفَ الْقُبُورِ فِي مَعَاطِنِ الْإِبِلِ كُلِّهَا جَائِزَةً،  
وَفِي رَجْرِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الصَّلَاةِ فِي هَذَا الْمَوْضِعِ دَلَالَةٌ عَلَى صِحَّةِ مَا قُلْتُ

### باب 275: قبروں کو مسجد بنانے کی ممانعت

اور اس بات کی دلیل کہ ایسا کرنے والے لوگ بدترین لوگ ہوں گے اور اس روایت میں اس بات پر دلالت پائی جاتی  
ہے کہ نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان

”تمہیں جہاں بھی نماز کا وقت آجائے تو نماز ادا کر لو کیونکہ وہ مسجد (یعنی جائے نماز) ہوگی“

نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان

”تمہارے لئے تمام روئے زمین کو مسجد (یعنی نماز ادا کرنے کی جگہ) بنادیا گیا ہے“

اس کے الفاظ عام ہیں، لیکن اس کی مراد مخصوص ہے جیسا کہ میں نے ذکر کر دیا ہے اور یہ کلام کی اس نوعیت سے تعلق  
رکھتا ہے جس کے بارے میں میں اپنی کتابوں میں یہ بات بیان کر چکا ہوں کہ لفظ ”کل“ کا استعمال بعض اوقات  
”بعض“ پر بھی ہوتا ہے اور ”تبعیض“ کے معنی میں ہوتا ہے اس کی وجہ یہ ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے اپنے اس فرمان:  
”تمہارے لئے کل زمین کو مسجد بنادیا گیا ہے“۔

اس سے تمام زمین مراد نہیں لی ہے۔ بلکہ نبی اکرم ﷺ کی مراد ”بعض“ زمین ہے تمام زمین مراد نہیں ہے کیونکہ اگر  
نبی اکرم ﷺ نے تمام روئے زمین مراد لی ہوتی تو قبرستان میں بھی نماز ادا کرنا جائز ہوتا اور قبروں کو مسجد بنا لینا بھی  
جائز ہوتا اور حرام میں بھی نماز ادا کی جاسکتی اور قبر کے پیچھے یعنی قبر کی طرف منہ کر کے بھی نماز ادا کی جاسکتی اور اونٹوں  
کے باڑے میں بھی (یعنی ان) سب جگہوں پر نماز ادا کی جاسکتی حالانکہ نبی اکرم ﷺ نے ان مقامات پر نماز ادا  
کرنے سے منع کیا ہے۔

تو یہ بات میرے بیان کے صحیح ہونے پر دلالت کرتی ہے۔

**789 -** سند حدیث: ثَنَا يُوسُفُ بْنُ مُوسَى، نَا حُسَيْنُ بْنُ عَلِيٍّ، عَنْ زَائِدَةَ، عَنْ عَاصِمِ بْنِ أَبِي النَّجُودِ، عَنْ شَقِيقٍ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

مَتْنٌ حَدِيثُ: إِنَّ مِنْ شَرِّ النَّاسِ مَنْ تُذَرُّ كُهُمُ السَّاعَةِ وَهُمْ أَحْيَاءُ، وَمَنْ يَتَّخِذُ الْقُبُورَ مَسَاجِدَ

\*\*\* (امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ کہتے ہیں: -- یوسف بن موسیٰ -- حسین بن علی -- زائدہ -- عاصم بن ابوالنجود --

شقیق (کے حوالے سے روایت نقل کرتے ہیں: -- حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

”بے شک سب سے زیادہ برے وہ لوگ ہوں گے جن تک قیامت پہنچے گی تو وہ لوگ زندہ ہوں گے (یعنی ان پر قیامت قائم ہوگی) اور وہ لوگ جو قبروں کو سجدہ گاہ بنا لیتے ہیں۔“

**790 -** اَنَا بُنْدَارٌ، وَيَحْيَى بْنُ حَكِيمٍ قَالَا: حَدَّثَنَا يَحْيَى، أَنَا هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ وَقَالَ بُنْدَارٌ عَنْ هِشَامٍ، أَخْبَرَنِي أَبِي، عَنْ عَالِشَةَ،

مَتْنٌ حَدِيثُ: أَنَّ أُمَّ سَلَمَةَ، وَأُمَّ حَبِيبَةَ ذَكَرَتَا كَيْسَةَ رَأَيْتَاهُمَا فِي الْحَبَشَةِ، فِيهَا تَصَاوِيرُ، فَذَكَرَتَا ذَلِكَ لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ: أُولَئِكَ إِذَا كَانَ فِيهِمُ الرَّجُلُ الصَّالِحُ بَنُوا عَلَى قَبْرِهِ مَسْجِدًا، وَصَوَّرُوا فِيهِ تِلْكَ الصُّورَ، أُولَئِكَ شِرَارُ الْخَلْقِ عِنْدَ اللَّهِ

\*\*\* (امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ کہتے ہیں: -- بندار اور یحییٰ بن حکیم -- یحییٰ -- ہشام بن عروہ -- اپنے والد کے حوالے سے نقل کرتے ہیں سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں:

سیدہ اُمّ سلمہ رضی اللہ عنہا اور سیدہ اُمّ حبیبہ رضی اللہ عنہا نے ایک گرجا گھر کا ذکر کیا جو انہوں نے حبشہ میں دیکھا تھا جس میں تصویریں لگی ہوئی تھیں ان دونوں نے اس بات کا تذکرہ نبی اکرم ﷺ سے کیا تو نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: ان لوگوں کا یہ معمول تھا کہ جب ان کے درمیان کوئی آدمی (فوت ہو جاتا) تو وہ اس کی قبر پر مسجد بنا دیتے تھے اور اس میں وہ تصویریں لگا دیا کرتے تھے۔ اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں یہ بدترین مخلوق تھے۔

### بَابُ الزَّجْرِ عَنِ الصَّلَاةِ فِي الْمَقَابِرِ وَالْحَمَامِ

**باب 276:** قبرستان اور حمام میں نماز ادا کرنے کی ممانعت

**791 -** أَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ حُرَيْثٍ أَبُو عَمَّارٍ، ثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ مُحَمَّدٍ النَّرَّاءُ وَرَدِي، عَنْ عَمْرِو بْنِ يَحْيَى، ح

حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ مَعَاذٍ، ثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ بْنُ زِيَادٍ، ثَنَا عَمْرُو بْنُ يَحْيَى الْأَنْصَارِيُّ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ لُحَدْرِيِّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

متن حدیث: اَلْاَرْضُ كُلُّهَا مَسْجِدٌ، اِلَّا الْحَمَامُ وَالْمَقْبَرَةُ

❦ (امام ابن خزیمة رحمہ اللہ کہتے ہیں:)-- حسین بن حریت البومار-- عبدالعزیز بن محمد دراوردی-- عمرو بن یحییٰ (یہاں تحویل سند ہے) بشر بن معاذ-- عبدالواحد بن زیاد-- عمرو بن یحییٰ الانصاری-- اپنے والد کے حوالے سے نقل کرتے ہیں: حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: "زمین ساری کی ساری نماز ادا کرنے کی جگہ ہے البتہ حمام اور قبرستان کا حکم مختلف ہے۔"

792- سند حدیث: حَدَّثَنَا بَشْرُ بْنُ مُعَاذٍ، حَدَّثَنَا بَشْرُ بْنُ الْفَضْلِ، ثَنَا عَمَارَةُ بْنُ عَزِيَّةٍ، عَنْ يَحْيَى بْنِ عَمَارَةَ الْأَنْصَارِيِّ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ

❦ (امام ابن خزیمة رحمہ اللہ کہتے ہیں:)-- بشر بن معاذ-- بشر بن فضل-- عمارہ بن غزیہ-- یحییٰ بن عمارہ الانصاری-- حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ کے حوالے سے نبی اکرم ﷺ سے اسی کی مانند نقل کرتے ہیں:

بَابُ النَّهْيِ عَنِ الصَّلَاةِ خَلْفَ الْقُبُورِ

باب 271: قبر کی طرف رخ کر کے نماز ادا کرنے کی ممانعت

793- سند حدیث: حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ حُرَيْثٍ، ثَنَا الْوَلِيدُ بْنُ مُسْلِمٍ قَالَ سَمِعْتُ عَبْدَ الرَّحْمَنِ بْنَ بَزِيدٍ بْنَ جَابِرٍ يَقُولُ: حَدَّثَنِي بَشْرُ بْنُ عُبَيْدٍ اللَّهِ، أَنَّهُ سَمِعَ وَائِلَةَ بْنَ الْأَسْقَعِ اللَّيْثِيَّ يَقُولُ: سَمِعْتُ أَبَا مَرْثَدٍ الْغَنَوِيَّ يَقُولُ:

متن حدیث: لَا تَجْلِسُوا عَلَى الْقُبُورِ، وَلَا تُصَلُّوا إِلَيْهَا

توضیح مصنف: قَالَ أَبُو بَكْرِ: أَدْخَلَ ابْنُ الْمُبَارَكِ بَيْنَ بَشْرٍ وَبَيْنَ عُبَيْدٍ اللَّهِ وَبَيْنَ وَائِلَةَ ابْنِ إِدْرِيسَ الْحَوَلَايَ فِي هَذَا الْخَبَرِ

793: صحیح مسلم، کتاب الجنائز، باب النهی عن الجلوس علی القبر والصلاة علیہ، رقم الحدیث 1666، صحیح ابن حبان، باب الامامة والجماعة، باب الحدث فی الصلاة ذکر خبر یصرح بصحة ما ذکرناه، رقم الحدیث 2351، المستدرک علی الصحیحین لمعاذ، کتاب معرفة الصحابة رضی اللہ عنہم، ذکر مناقب ابی مرثد العموی کنار بن الحصین العدوی، رقم الحدیث 4921، سنن ابی داؤد، کتاب الجنائز، باب فی کراهیة القعود علی القبر، رقم الحدیث 2826، الجامع لترمذی، ابواب الجنائز عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم، باب ما جاء فی کراهیة انشی علی القبور، رقم الحدیث 1887، السنن الصغری، کتاب القبلة، النهی عن الصلاة الی القبر، رقم الحدیث 756، السنن الکبریٰ لمسانی، سترة المصنی، النهی عن الصلاة الی القبر، رقم الحدیث 821، شرح معانی الآثار للطحاوی، کتاب الجنائز، باب الجلوس علی القبور، رقم الحدیث 1890، مسند احمد بن حنبل، مسند الشامیین، حدیث ابی مرثد الغنوی، رقم الحدیث 16983، مسند عبد بن حمید، ابو مرثد الغنوی، رقم الحدیث 474، مسند ابی یعلیٰ الموصلی، ابو مرثد العموی، رقم الحدیث 1479، المعجم الکبیر للطبرانی، بقیة باب الکاف، من اسبه کماز، کناز بن حصین ابو مرثد العموی، رقم الحدیث 16175

❦❦ (امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ کہتے ہیں)۔۔ حسن بن حرث۔۔ ولید بن مسلم۔۔ عبدالرحمن بن یزید بن جابر۔۔ بسر بن عبد اللہ (کے حوالے سے روایت نقل کرتے ہیں) واثلہ بن اسقع کہتے ہیں: میں نے حضرت ابو مرثد غنوی رضی اللہ عنہ کو یہ کہتے ہوئے سنا ہے

”قبروں پر نماز ادا نہ کرو اور ان کی طرف رخ کر کے نماز ادا نہ کرو۔“

امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں: ابن مبارک نے بسر بن عبد اللہ اور حضرت واثلہ کے درمیان ابو اور لیس خولانی نامی راوی کا اس روایت میں تذکرہ کیا ہے۔

**794 - سند حدیث:** حَدَّثَنَا بَنْدَارٌ، ثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مَهْدِيٍّ، ثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ الْمُبَارَكِ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ يَزِيدٍ، حَدَّثَنِي بُسْرُ بْنُ عُبَيْدِ اللَّهِ قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا إِدْرِيسَ قَالَ: سَمِعْتُ وَائِلَةَ بْنَ الْأَسْقَعِ يَقُولُ: سَمِعْتُ أَبَا الْمَرْثِدِ الْغَنَوِيَّ يَقُولُ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: بِمِثْلِهِ

❦❦ (امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ کہتے ہیں)۔۔ عبدالرحمن بن مہدی۔۔ عبد اللہ بن مبارک۔۔ عبدالرحمن بن یزید۔۔ بسر بن عبید اللہ۔۔ ابو اور لیس۔۔ واثلہ بن اسقع کے حوالے سے حضرت ابو مرثد غنوی کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے: (اس کے بعد حسب سابق حدیث ہے) یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ بھی منقول ہے۔

## بَابُ النَّهْيِ عَنِ الصَّلَاةِ فِي مَعَاطِنِ الْإِبِلِ

باب 278: اونٹوں کے باڑے میں نماز ادا کرنے کی ممانعت

**795 - سند حدیث:** حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ الْمِقْدَامِ الْعُجْلِيُّ، ثَنَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ، ح وَحَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ يَشْرِ بْنِ مَنْصُورٍ السُّلَمِيُّ، ثَنَا عَبْدُ الْأَعْلَى، نَا هِشَامٌ، ح وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ بْنِ كُرَيْبٍ، نَا أَبُو خَالِدٍ، عَنْ هِشَامِ بْنِ حَسَّانٍ، ح وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ، حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ آدَمَ، عَنْ أَبِي بَكْرٍ وَهُوَ ابْنُ عِيَّاشٍ عَنْ هِشَامٍ، عَنْ ابْنِ سِيرِينَ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ:

مَنْ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ، حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ آدَمَ، عَنْ أَبِي بَكْرٍ وَهُوَ ابْنُ عِيَّاشٍ عَنْ هِشَامٍ، عَنْ ابْنِ سِيرِينَ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ:

مَنْ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ، حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ آدَمَ، عَنْ أَبِي بَكْرٍ وَهُوَ ابْنُ عِيَّاشٍ عَنْ هِشَامٍ، عَنْ ابْنِ سِيرِينَ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ:

مَنْ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ، حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ آدَمَ، عَنْ أَبِي بَكْرٍ وَهُوَ ابْنُ عِيَّاشٍ عَنْ هِشَامٍ، عَنْ ابْنِ سِيرِينَ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ:

❦❦ (امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ کہتے ہیں)۔۔ احمد بن مقدم عجمی۔۔ یزید بن زریع

(یہاں تحویل سند ہے)۔۔ اسماعیل بن بشر بن منصور سلمی۔۔ عبد الاعلی۔۔ ہشام



(یہاں تحویل سند ہے) محمد بن علاء بن کریب -- ابو خالد -- ہشام بن حسان  
 (یہاں تحویل سند ہے) محمد بن علاء -- یحییٰ بن آدم -- ابو بکر بن عیاش ہشام -- ابن سیرین (کے حوالے سے روایت نقل  
 کرتے ہیں) -- حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:  
 ”اگر تمہیں نماز ادا کرنے کے لئے صرف بکریوں کا باڑا یا اونٹوں کا باڑا ملتا ہے تو تم بکریوں کے باڑے میں نماز ادا کر لو  
 اور اونٹوں کے باڑے میں نماز ادا نہ کرو۔“

محمد بن علانامی راوی نے یہ الفاظ نقل کئے ہیں۔ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: تم لوگ اونٹوں کے باڑے میں نماز ادا نہ کرو۔ تم  
 لوگ بکریوں کے باڑے میں نماز ادا کرو۔

**796 - سند حدیث:** نَا مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ، نَا يَحْيَى، عَنْ أَبِي بَكْرٍ، عَنْ أَبِي صَالِحٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ  
 صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ

\*\*\* (امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ کہتے ہیں: -- محمد بن علاء -- یحییٰ -- ابو بکر -- ابو صالح (کے حوالے سے روایت نقل کرتے  
 ہیں) -- حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم ﷺ سے (اس کی مانند روایت) نقل کرتے ہیں۔

### بَابُ إِبَاحَةِ الصَّلَاةِ عَلَى الْمَكَانِ الَّذِي يُجَامِعُ فِيهِ

**باب 279:** ایسی جگہ پر نماز ادا کرنا مباح ہے جہاں آدمی نے صحبت کی ہو

**797 - سند حدیث:** نَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى، حَدَّثَنِي إِبْرَاهِيمُ بْنُ الْحَكَمِ بْنِ أَبَانَ، حَدَّثَنِي أَبِي، عَنْ عِكْرِمَةَ، عَنْ  
 ابْنِ عَبَّاسٍ

متن حدیث: قَالَ: كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رُبَّمَا صَلَّى عَلَى الْمَكَانِ الَّذِي يُجَامِعُ عَلَيْهِ

\*\*\* (امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ کہتے ہیں: -- محمد بن یحییٰ -- ابراہیم بن حکم بن ابان -- اپنے والد کے حوالے سے --  
 عکرمہ (کے حوالے سے روایت نقل کرتے ہیں) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں:

”نبی اکرم ﷺ بعض اوقات اس جگہ پر نماز ادا کر لیتے تھے جس جگہ پر آپ نے مباشرت کی ہوتی تھی۔“



## جَمَاعُ أَبْوَابِ سُتْرَةِ الْمُصَلِّي

ابواب کا مجموعہ: نمازی کا سترہ

بَابُ الصَّلَاةِ إِلَى السُّتْرَةِ

باب 280: سترہ کی طرف رخ کر کے نماز ادا کرنا

798 - سند حدیث: نَا بُنْدَارٌ، نَا يَحْيَى، ح وَحَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ سَعِيدٍ الْأَشَجُّ، حَدَّثَنَا عُقْبَةُ بْنُ أَبِي خَالِدٍ

السَّكُونِيُّ، نَا عُبَيْدُ اللَّهِ، أَخْبَرَنِي نَافِعٌ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

مَتْنِ حَدِيثٍ: أَنَّهُ رَكَزَ الْحَرَبَةَ يُصَلِّي إِلَيْهَا

تَوْضِيحُ رَوَايَتٍ: وَقَالَ الْأَشَجُّ: إِنَّهُ كَانَ يَرُكِّزُ الْحَرَبَةَ بَيْنَ يَدَيْهِ، وَلَمْ يَرُدَّ عَنْهُ هَذَا

❦ (امام ابن خزیمہ بیسید کہتے ہیں: -- بدار -- یحییٰ

(یہاں تھویل سند ہے) عبد اللہ بن سعید اشج -- عقبہ بن خالد سکونی -- عبید اللہ -- نافع (کے حوالے سے روایت نقل کرتے

ہیں: -- حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک نیزہ گاڑا اس کی طرف رخ کر کے نماز ادا کی۔

اشج نے یہ الفاظ نقل کیے ہیں: "نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اپنے سامنے کی طرف نیزہ گاڑا کرتے تھے"۔ انہوں نے اس سے زیادہ کوئی

الفاظ نقل نہیں کئے۔

799 - سند حدیث: نَا الْأَشَجُّ، نَا أَبُو خَالِدٍ، عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ

مَتْنِ حَدِيثٍ: أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَرُكِّزُ لَهُ الْحَرَبَةَ، يُصَلِّي إِلَيْهَا يَوْمَ الْعِيدِ

❦ (امام ابن خزیمہ بیسید کہتے ہیں: -- اشج -- ابو خالد -- عبید اللہ -- نافع (کے حوالے سے روایت نقل کرتے

ہیں: -- حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں:

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے نیزہ گاڑ دیا جاتا تھا۔ آپ عید کے دن اس کی طرف رخ کر کے نماز ادا کرتے تھے۔

بَابُ النَّهْيِ عَنِ الصَّلَاةِ إِلَى غَيْرِ سُتْرَةٍ

باب 281: سترہ کے علاوہ (یعنی سترے کے بغیر) نماز ادا کرنے کی ممانعت

800 - سند حدیث: ثَنَا بُنْدَارٌ، ثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي الْخَنَفِيِّ، ثَنَا الضَّحَّاكُ بْنُ عُثْمَانَ، حَدَّثَنِي صَدَقَةُ بْنُ يَسَارٍ

قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ عُمَرَ يَقُولُ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

مَنْ حَدِيثَ لَا تُصَلِّي إِلَّا إِلَى مُسْتَرَةٍ، وَلَا تَدْعُ أَحَدًا يَمُرُّ بَيْنَ يَدَيْكَ، فَإِنْ أَبَى فَلْتَقَاتِلْهُ، فَإِنَّ مَعَهُ الْقَرِيبَ

❦ (امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ کہتے ہیں:)--بندار--ابوبکر حشی--ضحاک بن عثمان--صدقہ بن یبر (کے حوالے سے

روایت نقل کرتے ہیں)۔--حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

”تم صرف سترہ کی طرف رخ کر کے نماز ادا کرو اور کسی شخص کو اپنے سامنے سے نہ گزرنے دو۔ اگر وہ بات نہیں مانتا تو

اس کے ساتھ جھگڑا کرو کیونکہ اس کے ساتھ شیطان ہوگا۔“

## بَابُ الْإِسْتِئْذَانِ بِالْإِبِلِ فِي الصَّلَاةِ

باب 282: نماز کے دوران اونٹ کو ستر دینا لینا

801- سند حدیث: نَا مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ، ثنا أَبُو خَالِدٍ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ:

مَنْ حَدِيثَ: رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي إِلَى رَاحِلَتِهِ

قَالَ نَافِعٌ: وَرَأَيْتُ ابْنَ عُمَرَ يُصَلِّي إِلَى رَاحِلَتِهِ

❦ (امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ کہتے ہیں:)--محمد بن علاء--ابو خالد--عبد اللہ--نافع کے حوالے سے نقل کرتے ہیں

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا:

میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنی سواری کی طرف رخ کر کے نماز ادا کرتے ہوئے دیکھا ہے۔

نافع بیان کرتے ہیں۔ میں نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کو اپنی سواری کی طرف رخ کر کے نماز ادا کرتے ہوئے دیکھا

ہے۔

802- سند حدیث: نَا بِهِ الْأَشَّحْ، وَهَارُونُ بْنُ إِسْحَاقَ، وَلَمْ يَذْكُرَا الرُّؤْيَا، وَقَالَا:

مَنْ حَدِيثَ: عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ كَانَ يُصَلِّي.

تَوْصِيحُ رَوَايَتِ: قَالَ هَارُونُ: إِلَى رَاحِلَتِهِ،

وَقَالَ أَبُو سَعِيدٍ: إِلَى بَعِيرِهِ، وَكَانَ ابْنُ عُمَرَ يَفْعَلُهُ

❦ (امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ کہتے ہیں:)--یہ روایت اشح اور ہارون بن اسحاق نے بھی نقل کی ہے:

ان دونوں راویوں نے دیکھنے کا ذکر نہیں کیا۔ ان دونوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے بارے میں یہ بات نقل کی ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم

نماز ادا کیا کرتے تھے۔

جبکہ ہارون نامی راوی نے یہ الفاظ نقل کئے ہیں: اپنی سواری کی طرف رخ کر کے نماز ادا کی تھی۔

جبکہ ابوسعید نامی راوی نے یہ الفاظ نقل کئے ہیں: اپنے اونٹ کی طرف رخ کر کے نماز ادا کی تھی اور حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما

بھی ایسا ہی کیا کرتے تھے۔



## بَابُ الْأَمْرِ بِالذُّنُوبِ مِنَ السُّتْرَةِ الَّتِي يَتَسَتَّرُ بِهَا الْمُصَلِّي لِصَلَاتِهِ

باب 283 نمازی نے اپنی نماز کے لئے جس چیز کو سترہ بنایا ہو اس کے قریب کھڑے ہونے کا حکم

803 - سند حدیث: نا عَنُ عَبْدِ الْجَبَّارِ بْنِ الْأَعْلَاءِ، ثَنَا سُفْيَانُ، حَدَّثَنِي صَفْوَانُ بْنُ سُلَيْمٍ، ح وَخَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ

مَنْبُوحٍ، وَأَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ قَالَةَ: حَدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ، عَنْ صَفْوَانَ بْنِ سُلَيْمٍ، عَنْ نَافِعِ بْنِ حُسَيْنٍ بْنِ مُطْعِمٍ، عَنْ سَهْلِ بْنِ أَبِي حَثْمَةَ، قَالَ عَبْدُ الْجَبَّارِ: وَبَلَغَ بِهِ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَقَالَ الْإِسْرَافِيُّ رَوَايَةً قَالَ:

مَنْ حَدَّثَنِي إِذَا صَلَّى أَحَدُكُمْ فَلْيُصَلِّ إِلَى سْتْرَةٍ، وَلْيَذْنُ مِنْهَا، لَا يَقْطَعُ الشَّيْطَانُ عَلَيْهِ صَلَاتَهُ

\*\*\* (امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ کہتے ہیں: -- عبد الجبار بن اعلاء -- سفیان -- صفوان بن سلیم

(یہاں تحویل سند ہے) احمد بن منیع اور احمد بن عبدہ -- ابن عیینہ -- صفوان بن سلیم -- نافع بن حسیب بن مطعم (کے حوالے

سے روایت نقل کرتے ہیں: حضرت سہل بن ابی حاتم رحمہ اللہ نے فرمایا کہ یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

”جب کوئی شخص نماز ادا کرے تو اسے سترہ کی طرف رخ کر کے نماز ادا کرنی چاہئے اور اس کے قریب رہنا چاہئے۔

اس طرح شیطان اس کی نماز کو منقطع نہیں کر سکے گا۔“

## بَابُ الذُّنُوبِ مِنَ الْمُصَلِّي إِذَا كَانَ الْمُصَلِّي يُصَلِّي إِلَى جِدَارٍ

باب 284 جب نمازی دیوار کی طرف رخ کر کے نماز ادا کر رہا ہو تو اسے دیوار کے قریب کھڑے ہونا چاہئے

804 - سند حدیث: ثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الدُّورَقِيُّ، ثَنَا ابْنُ أَبِي حَازِمٍ، حَدَّثَنِي أَبِي، عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ

قَالَ:

كَانَ بَيْنَ مُصَلِّي رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَبَيْنَ الْجِدَارِ قَلْبُ مَمَرِ الشَّاةِ

\*\*\* (امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ کہتے ہیں: -- یعقوب بن ابراہیم دورقی -- ابن ابو حازم -- اپنے والد (کے حوالے سے

803 سنن ابی داؤد کتاب الصلاة تفریع ابواب السترة باب الذنوب من السترة رقم الحديث: 602 'سنن الصغری' کتاب

القبلة الامر بالذنوب من السترة رقم الحديث: 744 'المستدرک علی الصحیحین للحاکم' ومن کتاب الامامة رقم

الحديث: 863 'صحیح ابن حبان' باب الامامة والجماعة باب الحديث فی الصلاة ذکر العدة التي من احبها امر بالذنوب

من السترة لمصلي رقم الحديث: 2404 'مصف ابن ابی شیبہ' کتاب الصلاة من كان يقول اذا صليت الى سترة فاد

منها رقم الحديث: 2843 'السنن الکبریٰ للسانی' سترة المصلي الامر بالذنوب من السترة رقم الحديث: 809 'شرح

معانی الآثار للطحاوی' باب المرور بین یدی المصلي هل يقطع عليه ذلك صلاته ام رقم الحديث: 1671 'مشکل الآثار

للطحاوی' باب بیان مشکل ما روى عن رسول الله صلى الله عليه رقم الحديث: 2181 'مسند احمد بن حنبل' بقية

حديث سهل بن ابی حثمة رقم الحديث: 15795 'مسند الطيالسی' سهل بن ابی حثمة رقم الحديث: 1424 'مسند

الحیثدی' احادیث سهل بن ابی حثمة رضى الله عنه رقم الحديث: 394 'مسند عبد بن حنبل' سهل بن ابی حثمة رقم

الحديث: 448 'المعجم الکبیر للطبرانی' من اسمه سهل سهل بن ابی حثمة الانصاری رقم الحديث: 5492

راہیت نقل کرتے ہیں) حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز کی جگہ اور (مسجد کی قبلہ کی سمت والی) دیوار کے درمیان ایک بکری کے گزرنے جتنی جگہ تھی۔

نَابُ ذِكْرِ الْقَدْرِ الَّذِي يَكْفِي الْإِسْتِثَارَ بِهِ فِي الصَّلَاةِ بِلَفْظِ خَيْرٍ مُجْمَلٍ غَيْرِ مُفَسِّرٍ

باب 285. اس مقدار کا تذکرہ جو نماز میں ستر ذہنانے کے لئے کافی ہوتی ہے

یہ حکم ایک ”مجمّل“ روایت کے ذریعے ہے جو مفصل نہیں ہے

805 - سند حدیث: نَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ بْنِ حَبِيبِ بْنِ الشَّهِيدِ، ثَنَا عُمَرُ بْنُ عَبْدِ الطَّافِيْسِيِّ، عَنْ سَمَاعٍ

بْنِ حَرْبٍ، عَنْ مُوسَى بْنِ طَلْحَةَ، عَنْ أَبِيهِ قَالَ:

مَتْنُ حَدِيثٍ: كُنَّا نَصَلِّي وَالذَّوَابُ تَعْمُرُ بَيْنَ أَيْدِينَا، فَسَأَلْنَا النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ: مِثْلُ الْخِوَرَةِ الرَّحْلِ تَكُونُ بَيْنَ يَدَيْ أَحَدِكُمْ، وَلَا يَضُرُّ مَا مَرَّ بَيْنَ يَدَيْهِ

\*\*\* (امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ کہتے ہیں)۔۔۔ اسحاق بن ابراہیم بن حبیب بن شہید۔۔۔ عمر بن عبیدطافسی۔۔۔ سماع بن

حرب۔۔۔ موسیٰ بن طلحہ۔۔۔ اپنے والد کے حوالے سے نقل کرتے ہیں وہ بیان کرتے ہیں:

ہم لوگ نماز، دا کر رہے ہوتے تھے اور جانور ہمارے سامنے سے گزر جایا کرتے تھے۔ ہم نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس بارے میں دریافت کیا تو آپ نے فرمایا: پالان کے پچھلے حصے کی لکڑی جتنی کوئی چیز تمہارے سامنے ہو تو پھر اس کے دوسری طرف سے گزرنے والی کوئی چیز نقصان نہیں دے گی۔

806 - سند حدیث: نَا الدَّوْرَقِيُّ، ثَنَا ابْنُ عُثَيْمٍ، عَنْ يُونُسَ، عَنْ حَمِيدِ بْنِ هِلَالٍ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الصَّامِتِ،

عَنْ أَبِي ذَرٍّ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

مَتْنُ حَدِيثٍ: إِذَا قَامَ أَحَدُكُمْ يُصَلِّي فَإِنَّهُ يَسْتُرُهُ إِذَا كَانَ بَيْنَ يَدَيْهِ مِثْلُ الْخِوَرَةِ الرَّحْلِ

اسناد دیگر: ثَمَّ ذَكَرَ الْحَدِيثَ مَا أَبُو الْحَطَّابِ، مَا بِشَرِّ يَعْزِي ابْنُ الْمُفَضَّلِ - ثَنَا يُونُسُ بِمِثْلِهِ سَوَاءً

\*\*\* (امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ کہتے ہیں)۔۔۔ دورقی۔۔۔ ابن ملیہ۔۔۔ یونس۔۔۔ حمید بن ہلال۔۔۔ عبد اللہ بن صامت (کے

حوالے سے روایت نقل کرتے ہیں) حضرت ابو ذر غفاری رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے

”جب کوئی شخص کھڑا ہو کر نماز ادا کھنے لگے تو پالان کی پچھلی لکڑی جتنی کوئی چیز اس کے سامنے سترے کے طور پر ہونی چاہئے۔“

اس کے بعد راوی نے پوری حدیث ذکر کی ہے۔

یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ منقول ہے۔

807 - ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ، ثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، ح وَحَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ سَعِيدٍ الدَّارِمِيُّ، ثَنَا أَبُو غَاصِمٍ، كِلَاهُمَا



عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قُلْتُ لِعَطَاءٍ: كَمْ مَوْخِرَةَ الرَّحْلِ الَّتِي سَعَلَ أَنَّهُ يَسْتُرُ الْمُصَلِّي؟ قَالَ: قَدْرُ ذِرَاعٍ  
 ﴿﴾ (امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ کہتے ہیں)۔۔۔ محمد بن رافع۔۔۔ عبدالرزاق

(یہاں تحویل سند ہے) احمد بن سعید، اری۔۔۔ ابو عاصم۔۔۔ دونوں نے ابن جریر کا یہ قول نقل کیا ہے  
 میں نے عطاء سے دریافت کیا۔ پالان کی پچھلی لکڑی کتنی ہوتی ہے جس کے بارے میں آپ تک یہ روایت پہنچی ہے۔۔۔  
 نمازی کے لئے سترہ بن سکتی ہے تو انہوں نے فرمایا ایک بالشت جتنی۔

بَابُ ذِكْرِ الدَّلِيلِ عَلَى أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّمَا أَمَرَ بِالِاسْتِئْذَانِ  
 بِمِثْلِ اخِرَةِ الرَّحْلِ فِي الصَّلَاةِ فِي طَوْلِهَا، لَا فِي طَوْلِهَا وَعَرْضِهَا جَمِيعًا  
 باب 286: اس بات کی دلیل کا تذکرہ کہ نبی اکرم ﷺ نے نماز کے دوران پالان کی پچھلی لکڑی کی مانند سترہ

بنانے کا حکم دیا ہے اس سے مراد لمبائی کی سمت ہے

اس سے یہ مراد نہیں ہے کہ لمبائی یا چوڑائی دونوں حوالوں سے (پالان کی پچھلی لکڑی) جتنا سترہ ہونا چاہئے۔

808 - سند حدیث: نَا مُحَمَّدُ بْنُ مَعْمَرٍ الْقَبَيْسِيُّ، مَا مُحَمَّدُ بْنُ الْقَاسِمِ أَبُو إِبْرَاهِيمَ الْأَسَدِيُّ، نَا ثَوْرُ بْنُ  
 يَزِيدَ، عَنْ يَزِيدَ بْنِ يَزِيدَ بْنِ جَابِرٍ، عَنْ مَكْحُولٍ، عَنْ يَزِيدَ بْنِ جَابِرٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
 وَسَلَّمَ قَالَ:

مَنْ حَدِيثُ: تَجْزِءُ مِنَ الشَّعْرَةِ مِثْلُ مَوْخِرَةِ الرَّحْلِ، وَلَوْ بِدِقِّ شَعْرَةٍ

تَوْصِيحُ مُصَنَّفٍ: قَالَ أَبُو بَكْرٍ: أَخَافُ أَنْ يَكُونَ مُحَمَّدُ بْنُ الْقَاسِمِ وَهَمَ فِي رَفْعِ هَذَا الْخَبَرِ

قَالَ أَبُو بَكْرٍ: وَالِدَلِيلُ مِنْ أَخْبَارِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ أَرَادَ مِثْلَ اخِرَةِ الرَّحْلِ فِي الطَّوْلِ، لَا فِي  
 الْعَرْضِ قَائِمٌ ثَابِتٌ مِنْهُ أَخْبَارُ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ كَانَ يُوَكِّزُ لَهُ الْحَرَبَةَ يُصَلِّيُ إِلَيْهَا، وَعَرْضُ  
 الْحَرَبَةِ لَا يَكُونُ كَعَرْضِ اخِرَةِ الرَّحْلِ

﴿﴾ (امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ کہتے ہیں)۔۔۔ محمد بن معمر قبسی۔۔۔ محمد بن قاسم ابوالبراہیم اسدی۔۔۔ ثور بن یزید۔۔۔ یزید بن

یزید بن جابر۔۔۔ مکحول۔۔۔ یزید بن جابر (کے حوالے سے روایت نقل کرتے ہیں)۔۔۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم ﷺ کا یہ  
 فرمان نقل کرتے ہیں۔

”سترے کے لئے اتنی چیز کافی ہوتی ہے جو پالان کی پچھلی لکڑی جتنی ہو اگرچہ وہ بال جتنی باریک ہو۔“

امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں: مجھے اس بات کا اندیشہ ہے کہ محمد بن قاسم نے اس روایت کو ”مرفوع“ حدیث کے طور پر نقل  
 کیا ہے۔ اس میں انہیں وہم ہوا ہے۔

امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں: اس بات کی دلیل کہ نبی اکرم ﷺ نے پالان کی پچھلی لکڑی سے مراد لمبائی میں (اس کا حجم)

میں سے چوڑائی میں مرا نہیں لیا اور یہ بات قائم اور ثابت ہے جن میں سے ایک روایت یہ بھی ہے کہ نبی اکرم ﷺ کے لئے نیزا کا راجا تھا جس کی طرف رخ کر کے آپ نماز ادا کیا کرتے تھے اور یہ بات طے ہے کہ نیزے کی موٹائی پالان کی پیچھی لکڑی جتنی نہیں ہوتی۔

**809 - سند حدیث:** ثَنَا يُونُسُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلَى، ثَنَا ابْنُ وَهْبٍ، أَخْبَرَنِي سُلَيْمَانُ بْنُ بِلَالٍ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ:

مَتَنُ حَدِيثٍ رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي إِلَيْهَا بِالْمُصَلِّي يَعْنِي الْعِزَّةَ  
تَوْصِيحُ مَنْسُفٍ قَالَ أَبُو بَكْرٍ: وَفِي أَمْرِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالِاسْتِئْثَارِ بِالسَّهْمِ فِي الصَّلَاةِ، مَا بَانَ وَثُبْتُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَرَادَ بِالْأَمْرِ بِالِاسْتِئْثَارِ بِمِثْلِ اخِرَةِ الرَّحْلِ فِي طَوْلِهَا، لَا فِي طَوْلِهَا وَعَرْضِهَا جَمِيعًا

\*\*\* (امام بن خزیمہ رحمہ اللہ کہتے ہیں:)-- یونس بن عبد الاعلیٰ -- ابن وہب -- سلیمان بن بلال -- یحییٰ بن سعید (کے حوالے سے روایت نقل کرتے ہیں) حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں۔  
میں نے نبی اکرم ﷺ کو دیکھا آپ عید گاہ میں اس کی طرف رخ کر کے نماز ادا کر رہے تھے۔ راوی کہتے ہیں: یعنی عزہ (سو بے کے پھل والی لٹھی)

امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے نماز کے دوران تیر کو سترہ بنانے کا بھی حکم دیا ہے اور یہ بات واضح اور ثابت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے پالان کے پیچھے والی لکڑی کو سترہ بنانے کا جو حکم دیا ہے تو وہ اس کی لمبائی کے حوالے سے ہے اس سے یہ مرا نہیں ہے کہ وہ لمبائی اور چوڑائی دونوں حوالوں سے ہے۔

**810 - سند حدیث:** ثَنَا يَهْدَا الْخَبَرِ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ بْنِ الرَّبِيعِ الْعَابِدِيُّ، حَدَّثَنِي إِبْرَاهِيمُ بْنُ يَحْيَى ابْنُ سَعْدٍ - عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ وَهُوَ أَخُو عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ سَبْرَةَ الْجُهَنِيِّ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ جَدِّهِ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

مَتَنُ حَدِيثٍ: اسْتَتِرُوا فِي صَلَاتِكُمْ وَلَوْ بِسَهْمٍ

\*\*\* (امام بن خزیمہ رحمہ اللہ کہتے ہیں:)-- عبد اللہ بن عمران ربیع العابدی -- ابراہیم ابن سعد -- عبد الملک -- اپنے والد -- اپنے دادا (کے حوالے سے نقل کرتے ہیں) نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:  
”تم اپنی نمازوں میں سترہ بنا لیا کرو خواہ وہ ایک تیر ہی ہو۔“

**810** استدرک علی اصحابہین للحاکم ومن کتاب الامامة رقم الحديث 866 مصنف ابن ابي شيبة كتاب الصلاة قدر کم یستر المصلى " رقم الحديث 2831 مسند احمد بن حنبل حديث سيرة بن سعيد رضى الله تعالى عنه رقم الحديث 15073 مسند ابي يعلى الموصلى سيرة بن سعيد الجهني رقم الحديث 904 المعجم الكبير للطبراني من اسمه سيرة بن سعيد بن عوسجة الجهني وقد اختلف في نسبة الربيع بن سبرة عن ابيه رقم الحديث 6402

بَابُ الْإِسْتِثَارِ بِالْخَطِّ إِذَا لَمْ يَجِدِ الْمُصَلِّي مَا يَنْصِبُ بَيْنَ يَدَيْهِ لِلْإِسْتِثَارِ بِهِ

باب 287: جب نمازی کو کوئی ایسی چیز نہیں ملتی جسے وہ سترہ بنانے کے لئے اپنے سامنے گاڑ سکے

تو وہ لکیر کھینچ کر سترہ بنالے

811 - سند حدیث: مَا عَنِ الْحَبَّارِ بْنِ الْعَلَاءِ، وَمُحَمَّدُ بْنُ مَنصُورٍ الْجَوَّازُ قَالَا: ثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ أُمَيَّةَ، عَنْ أَبِي مُحَمَّدٍ بْنِ عَمْرٍو بْنِ حُرَيْثٍ يُحَدِّثُهُ عَنْ جَدِّهِ، سَمِعْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ يَقُولُ قَالَ أَبُو الْقَاسِمِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

متن حدیث: إِذَا صَلَّى أَحَدُكُمْ فَلْيَضَعْ بَيْنَ يَدَيْهِ شَيْئًا وَقَالَ مَرَّةً: يَلْقَاءُ وَجْهَهُ شَيْئًا، فَإِنْ لَمْ يَجِدْ شَيْئًا فَلْيَنْصِبْ عَصًا، فَإِنْ لَمْ يَجِدْ عَصًا فَلْيَحِطْ خَطًّا، ثُمَّ لَا يَضُرُّهُ مَا مَرَّ بَيْنَ يَدَيْهِ تَوْضِيحُ رَوَايَتِ: وَقَالَ الْجَوَّازُ: فَلْيَضَعْ يَلْقَاءُ وَجْهَهُ شَيْئًا، وَالْبَاقِي مِثْلُهُ مَوَازٍ

\*\*\* (امام ابن خزیمہ بیسے کہتے ہیں۔)۔۔ عبد الجبار بن یزید اور محمد بن منصور الجواز۔۔ سفیان۔۔ اسماعیل بن امیہ۔۔ ابو محمد بن عمرو بن حرث نے اپنے دادا کے حوالے سے انہیں حدیث بیان کی۔۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں حضرت ابو القاسم رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا ہے:

”جب کوئی شخص نماز ادا کرنے لگے تو وہ اپنے سامنے کوئی چیز رکھ لے۔“

راوی نے ایک مرتبہ یہ الفاظ نقل کئے: ”اپنے سامنے کی سمت میں کوئی چیز رکھ لو اور اگر اسے کوئی چیز نہیں ملتی تو ایک ہاتھی کھڑی کر لے اور اگر ہاتھی بھی نہیں مل رہی تو لکیر لگا دے پھر اس کے دوسری طرف سے گزرنے والی کوئی چیز سے نقصان نہیں پہنچائے گی۔“

جواز نامی راوی نے یہ الفاظ نقل کئے ہیں:

”اے اپنے سامنے کی سمت میں کوئی چیز رکھ لینی چاہئے۔“ باقی الفاظ حسب سابق ہیں۔

812 - وَحَدَّثَنَا بِمِثْلِ حَدِيثِ الْجَوَّازِ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلَى الصَّنْعَانِيُّ، ثَنَا بِشْرُ بْنُ الْمُفَضَّلِ، ثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ أُمَيَّةَ، عَنْ أَبِي عَمْرٍو بْنِ حُرَيْثٍ، أَنَّهُ سَمِعَ جَدَّهُ يُحَدِّثُ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ

تَوْضِيحُ مُصَنَّفٍ: قَالَ أَبُو بَكْرٍ وَالصَّحِيحُ مَا قَالَ بِشْرُ بْنُ الْمُفَضَّلِ، وَهَكَذَا قَالَ مَعْمَرٌ، وَالثَّوْرِيُّ، عَنْ أَبِي عَمْرٍو بْنِ حُرَيْثٍ، إِلَّا أَنَّهُمَا قَالَا: عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ، ثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، أَحْرَبَنَا مَعْمَرٌ، وَالثَّوْرِيُّ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ أُمَيَّةَ

812 - امام ابن خزیمہ بیسے کہتے ہیں: جواز کی نقل کردہ روایت کی مانند روایت محمد بن عبد اللہ علی صنعانی نے۔۔ بشر بن مفضل

-- سہیل بن امیہ -- ابو عمرو بن حرث ان کے دادا کے حوالے سے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے نقل کی ہے۔  
امام ابن خزیمہ کہتے ہیں۔ صحیح وہ ہے جو بشر بن معضل نے روایت کیا ہے۔ یہی روایت بعض دیگر اسناد کے ہمراہ بھی منقول ہے۔

### بَابُ التَّغْلِیْظِ فِي الْمُرُورِ بَيْنَ الْمُصَلِّي

وَالدَّلِيلُ عَلَى أَنَّ الْوُقُوفَ مَدَّةً طَوِيلَةً أَنْتِظَارَ سَلَامِ الْمُصَلِّي خَيْرٌ مِنَ الْمُرُورِ بَيْنَ يَدَيِ الْمُصَلِّي

### باب 288: نمازی کے آگے سے گزرنے کی شدید ممانعت

اور اس بات کی دلیل کہ نمازی کے سلام پھیرنے کے انتظار میں طویل مدت تک کھڑے رہنا اس سے زیادہ بہتر ہے کہ  
وہ نمازی کے آگے سے گزر جائے

813 - سند حدیث نا علی بن حشرم، ثنا ابن عیینہ، عن سالم بن النضر، عن بسر بن سعید قال:  
متن حدیث: أَرْسَلَنِي زَيْدُ بْنُ خَالِدٍ إِلَى أَبِي جُهَيْمٍ، أَسْأَلُهُ عَنِ الْمَارِّ بَيْنَ يَدَيِ الْمُصَلِّي، مَاذَا عَلَيْهِ؟ قَالَ:  
لَوْ كَانَ أَنْ يَقُومَ أَرْبَعِينَ خَيْرًا لَهُ مِنْ أَنْ يَمُرَّ بَيْنَ يَدَيْهِ

❖ (امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ کہتے ہیں:)-- علی بن حشرم -- ابن عیینہ -- سالم بن نضر -- بسر بن سعید (کے حوالے سے  
روایت نقل کرتے ہیں:)

سر بن سعید کہتے ہیں: حضرت زید بن خالد بن تنو نے مجھے حضرت ابو جہیم کی طرف بھیجا تاکہ میں ان سے نمازی کے آگے سے  
گزرنے والے شخص کے بارے میں دریافت کروں کہ اس کو کیا گناہ ہوتا ہے تو انہوں نے فرمایا: اگر وہ چالیس تک کھڑا رہے تو یہ  
اس کے لئے اس سے زیادہ بہتر ہے کہ وہ نمازی کے آگے سے گزر جائے۔

814 - سند حدیث نا أحمد بن مبيع، نا أبو أحمد، ثنا عبيد الله بن عبد الله بن عبد الرحمن، أخبرني  
عيسى، عن أبي هريرة، عن رسول الله صلى الله عليه وسلم أنه مَحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ، ثنا ابن أبي فديك، أخبرني  
عبيد الله، عن عيمه، عن أبي هريرة قال: قال رسول الله صلى الله عليه وسلم:

متن حدیث: لَوْ بَعَلْتُمْ أَحَدَكُمْ مَا فِي الْمَشْيِ بَيْنَ يَدَيِ أَخِيهِ مُعْتَرِضًا، وَهُوَ يُنَاجِي رَبَّهُ، كَانَ أَنْ يَقِفَ فِي  
ذَلِكَ الْمَكَانِ مِائَةَ عَامٍ أَحَبَّ إِلَيْهِ مِنْ أَنْ يَحْطُوَ هَذَا حَدِيثُ ابْنِ مَبِيعٍ

❖ (امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ کہتے ہیں:)-- احمد بن مبيع -- ابو احمد -- عبيد الله بن عبد الله بن عبد الرحمن -- اپنے چچا --  
حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

”اگر کسی شخص کو یہ پتہ چل جائے کہ اس کے اپنے بھائی کے آگے سے گزرنے میں کتنا گناہ ہے جبکہ وہ بھائی اپنے  
پروردگار سے مناجات کر رہا ہو (یعنی نماز ادا کر رہا ہو) تو اس کا اس جگہ پر ایک سو سال تک کھڑے رہنا اس کے  
نزدیک اس سے زیادہ محبوب ہوگا کہ وہ گزر جائے۔“

روایت کہ یہ الفاظ ابن مبيع کے نقل کردہ ہیں۔

بَابُ ذِكْرِ الدَّلِيلِ عَلَى أَنَّ التَّغْلِيظَ فِي الْمُرُورِ بَيْنَ يَدَيِ الْمُصَلِّي،

إِذَا كَانَ الْمُصَلِّيُ يُصَلِّيُ إِلَى سُتْرَةٍ، وَإِبَاحَةِ الْمُرُورِ بَيْنَ يَدَيِ الْمُصَلِّيِ إِذَا صَلَّى إِلَى غَيْرِ سُتْرَةٍ

باب 289: اس بات کی دلیل کا تذکرہ کہ نمازی کے آگے سے گزرنے کی مذمت اس وقت ہے جب نمازی

سترہ کی طرف رخ کر کے نماز ادا کرے

لیکن جب نمازی نے اپنے سامنے سترہ نہ رکھا ہو تو اس کے آگے سے گزرنا مباح ہے۔

815 - سند حدیث: نَا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الدُّورِيُّ، نَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ كَثِيرِ بْنِ كَثِيرٍ،

عَنْ أَبِيهِ، عَنِ الْمُطَّلِبِ بْنِ أَبِي وَدَاعَةَ قَالَ:

مَتْنُ حَدِيثٍ: رَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِينَ فَرَّغَ مِنْ طَوَائِفِهِ، أَتَى حَاشِيَةَ الْمَطَافِ فَصَلَّى

رَكْعَتَيْنِ، وَلَيْسَ بَيْنَهُ وَبَيْنَ الطَّوَائِفِ أَحَدٌ

\*\*\* (امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ کہتے ہیں:)-- یعقوب بن ابراہیم دوری -- یحییٰ بن سعید -- ابن جریج -- کثیر بن کثیر --

اپنے واسد (کے حوالے سے روایت نقل کرتے ہیں:)-- حضرت مطلب بن ابوداؤد رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں:

میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا جب آپ طواف سے فارغ ہوئے تو آپ مطاف کے ایک گوشے میں تشریف لائے اور

آپ نے دو رکعات نماز ادا کی۔ آپ کے اور طواف کرنے والوں کے درمیان کوئی چیز نہیں تھی۔

بَابُ أَمْرِ الْمُصَلِّيِّ بِالذَّرْعِ عَنْ نَفْسِهِ الْمَارَّ بَيْنَ يَدَيْهِ وَإِبَاحَةِ قِتَالِهِ بِالْيَدِ

إِنْ أَبَى الْمَارُّ الْإِمْتِنَاعَ مِنَ الْمُرُورِ، بِذِكْرِ خَبَرٍ مُجْمَلٍ غَيْرِ مُفَسَّرٍ

باب 290: نمازی کو یہ حکم ہے کہ وہ اپنے آگے سے گزرنے والے شخص کو پرے کرے

اور آگے سے گزرنے والا شخص اگر گزرنے سے باز نہیں آتا تو پھر ہاتھ کے ذریعے اسے دھکا دینا مباح ہے۔

یہ حکم ایک "مجمل" روایت کے ذریعے ثابت ہے۔ جو مفصل نہیں ہے۔

816 - سند حدیث: نَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ يَعْنِي ابْنَ مُحَمَّدٍ الدَّرَاوَرْدِي ثَنَا زَيْدُ بْنُ أَسْلَمَ، عَنْ

816. صحيح البخاري 'كتاب بدء الخلق' باب صفة ابليس وجنوده رقم الحديث: 3116 'صحيح مسلم' 'كتاب الصلاة' باب

مع المار بين يدي المصلي رقم الحديث: 813 'موطا مالك' 'كتاب قصر الصلاة في السفر' باب التشديد في ان يمر احد بين

يدي المصلي رقم الحديث: 365 'صحيح ابن حبان' 'كتاب الصلاة' باب شروط الصلاة ذكر حبر قد يوهم من لم يحكم

صاعة الحديث ان الرجز رقم الحديث: 1723 'سنن الدارمي' 'كتاب الصلاة' باب في دنو المصلي الى السترة رقم الحديث:

1431 'سنن ابى داود' 'كتاب الصلاة' تفريع ابواب السترة باب ما يؤمر المصلي ان يدرك عن الممر بين يديه رقم الحديث:

604 'السنن الصغرى' 'كتاب القبلة' التشديد في المرور بين يدي المصلي وبين سترته رقم الحديث: 753 'السنن الكبرى

بسائى' 'ستر المصلي' التشديد في المرور بين يدي المصلي وبين سترته رقم الحديث: 818



عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيُّ، عَنْ أَبِيهِ، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: مَنْ حَدِيثٌ إِذَا كَانَ أَحَدُكُمْ يُصَلِّي، فَلَا يَدْعُو أَحَدًا يَمُرُّ بَيْنَ يَدَيْهِ، فَإِنْ أَبَى فَلْيَقَاتِلْهُ، فَإِنَّمَا هُوَ شَيْطَانٌ۔  
 ❀❀ (امام ابن خزيمة رحمہ اللہ کہتے ہیں:۔۔ احمد بن عبادہ۔۔ عبد العزیز بن محمد الدرادوری۔۔ زید بن اسلم۔۔ عبد الرحمن

بن ابوسعید خدری۔۔ اپنے والد کے حوالے سے روایت نقل کرتے ہیں:) نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:  
 ”جب کوئی شخص نماز پڑھ رہا ہو تو وہ کسی کو اپنے آگے سے ہرگز نہ گزرنے دے۔ اگر وہ دوسرا شخص بات نہیں مانتا تو یہ  
 اس کے ساتھ جھگڑا کرے کیونکہ وہ (دوسرا شخص) شیطان ہوگا۔“

### بَابُ ذِكْرِ الْخَبَرِ الْمُفَسِّرِ لِلْفُظَّةِ الْمُجْمَلَةِ الَّتِي ذَكَرْتُهَا

وَالْبَيَانِ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّمَا أَمَرَ الْمُصَلِّيَ إِلَى سِتْرَةٍ بِمَنْعِ الْمَارِّ بَيْنَ يَدَيْهِ وَأَبَاحَ لَهُ  
 مُقَاتَلَتَهُ إِذَا صَلَّى إِلَى سِتْرَةٍ، لَا إِذَا صَلَّى إِلَى غَيْرِ سِتْرَةٍ

**باب 291:** میں نے جو ”مجمل“ الفاظ والی روایت ذکر کی ہے اس کی وضاحت کرنے والی روایت کا تذکرہ  
 اور اس بات کا بیان کہ نبی اکرم ﷺ نے سترہ کی طرف رخ کر کے نماز ادا کرنے والے شخص کو یہ حکم دیا ہے کہ وہ اپنے  
 آگے سے گزرنے والے شخص کو روکے اور اس نمازی کے لئے اس بات کو مباح قرار دیا ہے کہ وہ اس شخص کے ساتھ  
 جھگڑا کرے جب کہ وہ نمازی سترہ کی طرف رخ کر کے نماز ادا کر رہا ہو۔  
 یہ حکم اس وقت نہیں ہے جب وہ نمازی سترہ کے بغیر نماز ادا کر رہا ہو۔

**817- سند حدیث:** ثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ بْنُ عَبْدِ الصَّمَدِ، حَدَّثَنِي أَبِي، ثَنَا هَمَامٌ، ثَنَا زَيْدُ بْنُ أَسْلَمَ، عَنْ عَبْدِ

الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي سَعِيدٍ، عَنْ أَبِيهِ،

مَنْ حَدِيثٌ أَنَّهُ كَانَ يُصَلِّي إِلَى سَارِيَةٍ، فَذَهَبَ رَجُلٌ مِنْ بَنِي أُمَيَّةَ يَمُرُّ بَيْنَ يَدَيْهِ، فَمَنَعَهُ، فَذَهَبَ لِيَعُودَ،  
لَصَرْبَةٍ ضَرْبَةٍ فِي صَدْرِهِ، وَكَانَ رَجُلٌ مِنْ بَنِي أُمَيَّةَ، فَذَكَرَ ذَلِكَ لِمُرْوَانَ، فَلَقِيَهُ مُرْوَانُ فَقَالَ: مَا حَمَلَكَ عَلَى  
أَنْ ضَرَبْتَ ابْنَ أَخِيكَ، فَقَالَ: إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: إِذَا صَلَّى أَحَدُكُمْ إِلَى شَيْءٍ يَسْتُرُهُ  
فَذَهَبَ أَحَدٌ يَمُرُّ بَيْنَ يَدَيْهِ فَلْيَمْنَعْهُ، فَإِنْ أَبَى فَلْيَقَاتِلْهُ، فَإِنَّمَا هُوَ شَيْطَانٌ، فَإِنَّمَا ضَرَبْتُ الشَّيْطَانَ

❀❀ (امام ابن خزيمة رحمہ اللہ کہتے ہیں:۔۔ عبد الوارث بن عبد الصمد۔۔ اپنے والد۔۔ ہمام۔۔ زید بن اسلم۔۔

عبد الرحمن بن ابوسعید کے حوالے سے روایت نقل کرتے ہیں:)

عبد الرحمن بن ابوسعید اپنے والد (حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ) کے بارے میں نقل کرتے ہیں وہ ایک ستون کی طرف رخ  
 کر کے نماز ادا کر رہے تھے۔ بنو امیہ سے تعلق رکھنے والا ایک شخص ان کے سامنے سے گزرنے لگا تو انہوں نے اسے روکا۔ وہ شخص  
 دوبارہ گزرنے لگا تو انہوں نے اس کے سینے پر ہاتھ مارا۔ وہ شخص بنو امیہ سے تعلق رکھتا تھا۔ اس نے اس بات کا تذکرہ (مدینہ منورہ  
 کے گورنر) مروان سے کیا۔ مروان کی ملاقات حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے ہوئی تو اس نے دریافت کیا: آپ نے اپنے بھتیجے کو

کیوں مارتھا؟ تو حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ نے بتایا: نبی اکرم ﷺ نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے:

”جب کوئی شخص کسی چیز کی طرف رخ کر کے اسے سترہ بنا کر نماز ادا کر رہا ہو پھر کوئی شخص اس کے آگے سے گزرنے کی کوشش کرے تو وہ اسے روکے۔ اگر وہ شخص اس کی بات نہیں مانتا تو اس کے ساتھ جھگڑا کرے کیونکہ وہ (دوسرا شخص) شیطان ہوگا۔“

تو میں نے شیطان کو مارا ہے۔

### بَابُ ذِكْرِ الْخَبَرِ الْمُفَسِّرِ لِلْفُظَّةِ الْمُجْمَلَةِ الَّتِي ذَكَرْتُهَا

وَالْإِبْصَاحُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّمَا أَبَاحَ لِلْمُصَلِّيِّ مَقَاتِلَةَ الْمَارِّ بَيْنَ يَدَيْهِ بَعْدَ مَنَعِهِ عَنِ الْمُرُورِ مَرَّتَيْنِ، لَا فِي الْإِبْتِدَاءِ إِذَا أَرَادَ الْمُرُورَ بَيْنَ يَدَيْهِ

**باب 292:** میری ذکر کردہ ”مجمل“ الفاظ والی روایت کے الفاظ کی وضاحت کرنے والی روایت کا تذکرہ اور اس بات کی وضاحت کہ نبی اکرم ﷺ نے نمازی کے لئے آگے سے گزرنے والے شخص کے ساتھ جھگڑا کرنے کو اس وقت مباح قرار دیا ہے جب نمازی گزرنے والے شخص کو دو مرتبہ منع کرے ایسا نہیں کہ جب کوئی شخص آگے سے گزرنے لگے تو پہلی مرتبہ میں ہی (وہ) اس کے ساتھ جھگڑا شروع کر دے۔

**818 - سند حدیث:** نَا عَبْدُ الْوَارِثِ بْنُ عَبْدِ الصَّمَدِ، حَدَّثَنِي أَبِي، عَنْ يُونُسَ، عَنْ حُمَيْدِ بْنِ هِلَالٍ، عَنْ أَبِي

صَالِحٍ قَالَ:

متن حدیث: بَيْنَمَا أَبُو سَعِيدٍ الْخَدْرِيُّ يَوْمَ الْجُمُعَةِ يُصَلِّي، فَذَكَرَ الْحَدِيثَ بِمِثْلِ حَدِيثِ سُلَيْمَانَ بْنِ الْمُسَيَّرَةِ الَّذِي بَعْدَهُ فِي الْبَابِ الثَّانِي، غَيْرَ أَنَّهُ زَادَ فِيهِ: وَإِنِّي كُنْتُ نَهَيْتُهُ فَأَبَى أَنْ يَنْتَهِيَ قَالَ: وَمَرَّ وَأَنْ يَوْمَئِذٍ عَلَى الْمَدِينَةِ، فَشَكََا إِلَيْهِ، فَذَكَرَ ذَلِكَ مَرْوَانُ لِأَبِي سَعِيدٍ، فَقَالَ أَبُو سَعِيدٍ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِذَا مَرَّ بَيْنَ يَدَيْ أَحَدِكُمْ شَيْءٌ، وَهُوَ يُصَلِّي، فَلْيَمْنَعْهُ مَرَّتَيْنِ، فَإِنْ أَبَى فَلْيَقَاتِلْهُ، فَإِنَّمَا هُوَ شَيْطَانٌ

❦ ❦ (امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ کہتے ہیں: -- عبد الوارث بن عبد الصمد -- اپنے والد کے حوالے سے -- یونس -- حمید بن

ہلال -- ابو صالح) کے حوالے سے روایت نقل کرتے ہیں:

ایک مرتبہ حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ جمعہ کے دن نماز ادا کر رہے تھے (اس کے بعد راوی نے سلیمان بن مغیرہ کی نقل کردہ حدیث کی مانند روایت نقل کی ہے جو اس کے بعد والے دوسرے باب میں آئے گی تاہم انہوں نے اس میں یہ الفاظ زائد نقل کئے ہیں)

میں نے اسے منع کیا یہ بعض نہیں آیا۔ راوی کہتے ہیں: (مروان مدینہ منورہ کا گورنر تھا اس شخص نے مروان) کے سامنے اس بات کی شکایت کی۔ مروان نے اس بات کا تذکرہ حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے کیا تو حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ نے بتایا نبی اکرم ﷺ نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے:

”جب کوئی شخص نماز ادا کر رہا ہو اور اس کے آگے سے کوئی گزرنے کی کوشش کرے تو وہ دو مرتبہ اسے روکے۔ اگر وہ بات نہ مانے تو وہ اس کے ساتھ جھگڑا کرے کیونکہ وہ (گزرنے والا شخص) شیطان ہوگا۔“

بَابُ إِبَاحَةِ مَنْعِ الْمُصَلِّي مَنْ أَرَادَ الْمُرُورَ بَيْنَ يَدَيْهِ بِالدَّفْعِ فِي النَّحْرِ فِي الْإِنْتِدَاءِ

باب 293: جو شخص نماز کے آگے سے گزرنے کی کوشش کرتا ہے تو نمازی کے لئے یہ بات مباح ہے کہ وہ

آغاز میں ہی اس کے سینے پر ہاتھ مار کر اسے پرے کرے

819 - سند حدیث: نَا يَعْقُوبُ التَّوْرَقِيُّ، نَا هَاشِمُ بْنُ الْقَاسِمِ، نَا سُلَيْمَانُ بْنُ الْمُغِيرَةِ، عَنْ حَمِيدِ بْنِ

هَلَالٍ، عَنْ أَبِي صَالِحٍ قَالَ:

مَتْنُ حَدِيثٍ: بَيْنَمَا أَبُو سَعِيدٍ الْخُدْرِيُّ يَوْمَ الْجُمُعَةِ يُصَلِّي إِلَى شَيْءٍ يَسْتُرُهُ مِنَ النَّاسِ إِذْ جَاءَهُ شَابٌّ مِنْ بَنِي أَبِي مُعَيْطٍ، فَأَرَادَ أَنْ يَجْتَازَ بَيْنَ يَدَيْهِ، فَدَفَعَهُ فِي نَحْرِهِ، فَظَرَ فَلَمْ يَجِدْ مَسَاحًا إِلَّا بَيْنَ يَدَيْ أَبِي سَعِيدٍ، لَعَادَ، فَدَفَعَهُ فِي نَحْرِهِ أَشَدَّ مِنَ الدَّفْعَةِ الْأُولَى قَالَ: فَمَثَلُ قَائِمًا، ثُمَّ نَالَ مِنْ أَبِي سَعِيدٍ، ثُمَّ خَرَجَ: فَدَخَلَ عَلَى مَرْوَانَ فَشَكَا إِلَيْهِ مَا لَقِيَ مِنْ أَبِي سَعِيدٍ قَالَ: وَدَخَلَ أَبُو سَعِيدٍ عَلَى مَرْوَانَ، فَقَالَ: مَا لَكَ وَلَا بَيْنَ أَخِيكَ جَاءَ يَشْتَكِيكَ، فَقَالَ أَبُو سَعِيدٍ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: إِذَا صَلَّى أَحَدُكُمْ فَأَرَادَ أَحَدٌ أَنْ يَجْتَازَ بَيْنَ يَدَيْهِ، فَلْيَدْفَعْ فِي نَحْرِهِ فَإِنْ أَبَى فَلْيَقَاتِلْهُ، فَإِنَّمَا هُوَ شَيْطَانٌ

❀❀ (امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ کہتے ہیں:)-- یعقوب دورقی -- ہاشم بن قاسم -- سلیمان بن مغیرہ -- حمید بن ہلال --

ابوصالح (کے حوالے سے روایت نقل کرتے ہیں:)

ایک مرتبہ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ جمعہ کے دن کسی چیز کی طرف (رخ کر کے) اسے سترہ بنا کر نماز ادا کر رہے تھے۔ ابومعیط کی اولاد میں سے ایک نوجوان ان کے پاس آیا اور ان کے سامنے سے گزرنے لگا تو حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ نے اس کی گردن پر ہاتھ رکھ کر اسے پیچھے کیا۔ اس شخص نے دیکھا لیکن اسے صرف حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ کے آگے سے گزرنے کا راستہ نظر آیا تو وہ دوبارہ گزرنے لگا حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ نے پہلی مرتبہ کے مقابلے میں زیادہ شدت کے ساتھ اس کی گردن پر ہاتھ رکھ کر اسے پیچھے کیا۔ وہ کچھ دیر کھڑا رہا پھر وہ حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ کو برا کہتے ہوئے باہر چلا گیا۔ وہ مروان کے پاس گیا اور اس کے سامنے اس بات کی شکایت کی جو حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ نے اس کے ساتھ سلوک کیا ہے۔ راوی بیان کرتے ہیں: حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ مروان کے پاس تشریف لے گئے تو مروان نے دریافت کیا: آپ کا اور آپ کے بھتیجے کا کیا معاملہ ہے؟ وہ آپ کی شکایت کرنے کے لئے آیا تھا تو حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں نے نبی اکرم ﷺ کو یہ بات ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے

”جب کوئی شخص نماز ادا کر رہا ہو تو کوئی شخص اس کے سامنے سے گزرنے کی کوشش کرے تو وہ اس کے سینے پر ہاتھ رکھ

کر پرے کرے۔ اگر وہ بات نہیں مانتا تو وہ اس کے ساتھ جھگڑا کرے کیونکہ وہ (گزرنے والا شخص) شیطان ہو

## بَابُ ذِكْرِ الدَّلِيلِ عَلَى أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

إِنَّمَا أَرَادَ يَقُولُهُ: فَإِنَّمَا هُوَ شَيْطَانٌ أَيْ فَإِنَّمَا هُوَ شَيْطَانٌ مَعَ الَّذِي يُرِيدُ الْمُرُورَ بَيْنَ يَدَيْهِ لَا أَنَّ الْمَارَّ مِنْ بَنِي آدَمَ شَيْطَانٌ، وَإِنْ كَانَ اسْمُ الشَّيْطَانِ قَدْ يَقَعُ عَلَى عُصَاةِ بَنِي آدَمَ. قَالَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ (شَیَاطِینَ الْإِنسِ وَالْجِنِّ يُوحِي بَعْضُهُمْ إِلَى بَعْضٍ زُخْرُفَ الْقَوْلِ غُرُورًا) (الأنعام: 112)

باب 294: اس بات کی دلیل کا تذکرہ کہ نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان کہ ”وہ شیطان ہوتا ہے“

اس سے نبی اکرم ﷺ کی مراد یہ ہے کہ وہ شیطان ہوتا ہے جو نمازی کے آگے سے گزرنے والے شخص کے ساتھ ہوتا ہے۔ اس سے یہ مراد نہیں ہے کہ آگے سے گزرنے والا ”انسان“ شیطان ہوتا ہے۔

اگرچہ نافرمان بنی آدم کے لئے بھی لفظ ”شیطان“ استعمال ہوتا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا ہے۔

”انسان اور جنات سے تعلق رکھنے والے شیاطین دھوکہ دینے کے لئے ایک دوسرے کی طرف بظاہر بھی ہوئی باتیں القاء کرتے ہیں۔“

820 - سند حدیث: نَا بُنْدَارٌ، ثَنَا أَبُو بَكْرِ يَعْنِي الْحَنْفِيُّ، ثَنَا الضَّحَّاكُ بْنُ عُثْمَانَ، حَدَّثَنِي صَدَقَةُ بْنُ يَسَارٍ

قَالَ: سَمِعْتُ ابْنَ عُمَرَ يَقُولُ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

مَنْ حَدَّثَ أَحَدًا بِمُرُورِ بَيْنَ يَدَيْكَ، فَإِنْ أَبَى فَلْتَقَاتِلْهُ؛ فَإِنَّ مَعَهُ الْقَرِيبَ

❀ (امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ کہتے ہیں:)-- بندار-- ابو بکر حنفی-- ضحاک بن عثمان-- صدقہ بن یسار (کے حوالے سے

روایت نقل کرتے ہیں:)-- حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

”تم صرف سترہ کی طرف رخ کر کے نماز ادا کیا کرو اور کسی شخص کو اپنے آگے سے نہ گزرنے دو۔ اگر وہ بات نہیں مانتا

تو تم اس کے ساتھ جھگڑا کر دو کیونکہ اس کے ساتھ شیطان ہوگا۔“

## بَابُ الرُّخْصَةِ فِي الصَّلَاةِ، وَأَمَامَ الْمُصَلِّيِ امْرَأَةٌ نَائِمَةٌ أَوْ مُضْطَجِعَةٌ

باب 295: ایسی صورت میں نماز ادا کرنے کی اجازت ہے جب نمازی کے سامنے کوئی عورت سوئی ہوئی ہو یا

لیٹی ہوئی ہو

821 - سند حدیث: نَا مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ، ثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يَزِيدَ، ثَنَا مُوسَى بْنُ أَيُّوبَ الْعَافِقِيُّ، حَدَّثَنِي عَمِي

إِبْرَاهِيمُ بْنُ عَامِرٍ قَالَ: سَمِعْتُ عَلِيَّ بْنَ أَبِي طَالِبٍ يَقُولُ:

821 مسند احمد بن حنبل، مسند الخلفاء الراشدين، مسند علي بن ابي طالب رضي الله عنه، رقم الحديث: 761، مسند

الحارث، كتاب الصلاة، باب من قال لا تقطع المرأة الصلاة، رقم الحديث: 160، شرح معاني الآثار، لصحاحي، باب

المرور بين يدي المصلي هل يقطع عليه ذلك صلاته، رقم الحديث: 1685

متن حدیث: كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُسَبِّحُ مِنَ اللَّيْلِ، وَعَائِشَةُ مُعْتَرِضَةً بَيْنَهُ وَبَيْنَ الْقِبْلَةِ  
تَوْصِيحُ مُصَنَّفٍ: قَالَ أَبُو بَكْرٍ: قَوْلُهُ يُسَبِّحُ مِنَ اللَّيْلِ يُرِيدُ يَتَطَوَّعُ بِالصَّلَاةِ

❦❦ (امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ کہتے ہیں:)-- محمد بن رافع -- عبد اللہ بن یزید -- موسیٰ بن ایوب غافقی -- اپنے چچا ایاس بن عامر (کے حوالے سے روایت نقل کرتے ہیں:)-- حضرت علی بن ابوطالب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:  
نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم رات کے وقت نوافل ادا کر رہے ہوتے تھے جبکہ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا آپ کے اور قبلہ کے درمیان چوڑائی کی سمت میں لیٹی ہوئی ہوتی تھیں۔

امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں: روایت کے یہ الفاظ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم رات کے وقت تسبیح پڑھ رہے ہوتے تھے اس سے مراد یہ ہے: آپ صلی اللہ علیہ وسلم نفل نماز ادا کر رہے ہوتے تھے۔

**822 - سند حدیث:** نَا عَبْدُ الْجَبَّارِ بْنُ الْعَلَاءِ، وَسَعِيدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ قَالَا: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ عُرْوَةَ، عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ:

متن حدیث: كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي صَلَاتَهُ بِاللَّيْلِ، وَأَنَا مُعْتَرِضَةٌ بَيْنَهُ وَبَيْنَ الْقِبْلَةِ  
كَأَغْنِ رَاضِ الْجَنَازَةِ

تَوْصِيحُ رَوَايَتٍ: زَادَ الْمَعْزُومِيُّ مَرَّةً: فَإِذَا أَرَادَ أَنْ يُؤْتِرَ أَخَّرَنِي بِرُجُلِهِ

❦❦ (امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ کہتے ہیں:)-- عبد الجبار بن علاء اور سعید بن عبد الرحمن -- سفیان -- ابن شہاب زہری نے عروہ کے حوالے سے سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کا یہ بیان نقل کیا ہے:

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم رات کے وقت نوافل ادا کر رہے ہوتے تھے جبکہ میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے اور قبلہ کے درمیان چوڑائی کی سمت میں یوں لیٹی ہوئی تھی جس طرح جنازہ (لوگوں کے سامنے) رکھا ہوتا ہے۔

معزومی نے ایک مرتبہ یہ الفاظ زائد نقل کئے ہیں:

”جب آپ وتر ادا کرنے کا ارادہ کرتے تھے تو آپ پاؤں کے ذریعے مجھے ایک طرف کر دیتے تھے۔“

**822. صحیح مسلم** 'كتاب الصلاة' باب الاعتراض بين يدي المصلي' رقم الحديث: 822 'سنن ابن ماجة' كتاب اقامة الصلاة' باب من صلى وبينه وبين القبلة شيء' رقم الحديث: 952 'مصنف عبد الرزاق الصنعاني' كتاب الصلاة' باب ما يقصم الصلاة' رقم الحديث: 2291 'مصنف ابن ابي شيبة' كتاب الصلاة' من قال لا يقطم الصلاة شيء، واندرء ما استطعتم' رقم الحديث: 2862 'شرح معاني الآثار للطحاوي' باب البرور بين يدي المصلي هل يقطم عليه ذلك صلاته امر' رقم الحديث: 1687 'مسند احمد بن حنبل' حديث السيدة عائشة رضي الله عنها' رقم الحديث: 23561 'مسند الحميدي' احاديث عائشة امر المؤمنين رضي الله عنها عن رسول الله صلى' رقم الحديث: 168 'مسند الشافعي' ومن كتاب الامامة' رقم الحديث: 235 'مسند اسحاق بن راهويه' ما يروى عن اهل الحجاز' رقم الحديث: 1057 'مسند ابي يعلى الموصلي' مسند عائشة' رقم الحديث: 4372 'المعجم الاوسط للطبراني' باب االف من اسمه احمد' رقم الحديث: 321



بَابُ ذِكْرِ الْبَيَانِ عَلَى تَوْهِينِ خَبَرِ مُحَمَّدٍ بْنِ كَعْبٍ لَا تُصَلُّوا خَلْفَ النَّائِمِ

وَلَا الْمُتَحَدِّثِينَ وَلَمْ يَرَوْا ذَلِكَ الْخَبَرَ أَحَدٌ يَجُوزُ إِلَّا خِجَا جُ بِخَبَرِهِ

باب 296: اس بات کا بیان کہ محمد بن کعب کی نقل کردہ یہ روایت کمزور ہے

”سوئے ہوئے شخص اور بات چیت کرنے والے لوگوں کی طرف رخ کر کے نماز ادا نہ کرو“

اس روایت کو کسی ایسے شخص نے نقل نہیں کیا ہے جس کی نقل کردہ روایت سے استدلال کیا جاسکتا ہو۔

823 - سند حدیث: نَا أَحْمَدُ بْنُ عُبَيْدَةَ، أَخْبَرَنَا حَمَّادُ بْنُ يَحْيَى ابْنُ زَيْدٍ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ

عَائِشَةَ،

متن حدیث: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُصَلِّي مِنَ اللَّيْلِ وَأَنَا نَائِمَةٌ بَيْنَهُ وَبَيْنَ الْقِبْلَةِ، فَإِذَا

كَانَ الْوُتْرُ أَقْبَطُنِي ثَنَا أَحْمَدُ، أَخْبَرَنَا حَمَّادُ قَالَ: قَالَ أَيُّوبُ، عَنْ هِشَامٍ قَالَتْ: مُعْتَرِضَةٌ كَمَا غَيْرَاضِ الْجَنَازَةِ

❦ (امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ کہتے ہیں:)-- احمد بن عبدہ-- حماد بن زید-- ہشام بن عروہ-- اپنے والد کے حوالے سے

نقل کرتے ہیں: سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں:

نبی اکرم ﷺ رات کے وقت نوافل ادا کر رہے ہوتے تھے جبکہ میں آپ کے قبلہ کے درمیان میں سوئی ہوئی تھی جب آپ وتر ادا کرنے لگتے تو مجھے بیدار کر دیتے تھے۔

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: میں یوں چوڑائی کی سمت میں لیٹی ہوتی تھی جس طرح جنازہ (لوگوں کے سامنے) رکھا ہوتا ہے۔

بَابُ ذِكْرِ الْبَيَانِ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّمَا كَانَ يُوقِظُهَا

إِذَا أَرَادَ الْوُتْرَ لِتُوتَرَ عَائِشَةُ أَيضًا، لَا كَرَاهَةٍ أَنْ يُوتَرَ وَهِيَ نَائِمَةٌ بَيْنَ يَدَيْهِ

باب 297: اس بات کا بیان کہ نبی اکرم ﷺ جب وتر کی نماز ادا کرنے لگتے تھے

تو سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کو بھی بیدار کر دیتے تھے تاکہ وہ بھی وتر کی نماز ادا کر لیں۔

823 صحيح البخاري: كتاب الصلاة ابواب سترة المصلي: باب الصلاة خلف النائم: رقم الحديث: 499 'صحيح مسلم'

كتاب الصلاة: باب الاعتراض بين يدي المصلي: رقم الحديث: 823 'صحيح ابن حبان: باب الامامة والجمعة: باب

الحدث في الصلاة ذكر البيان بان "عائشة كانت تنام معترضة في القبلة والمصطفى: رقم الحديث: 2375 'السنن لصغيري'

كتاب القبلة: الرحصة في الصلاة خلف النائم: رقم الحديث: 755 'السنن الكبرى للنسائي: سترة المصلي: اترخصة في الصلاة

خلف النائم: رقم الحديث: 820 'شرح معاني الآثار للطحاوي: باب المرور بين يدي المصلي هل يقطع عليه ذلك: صلواته

ام: رقم الحديث: 1687 'مسند احمد بن حنبل: حديث السيدة عائشة رضي الله عنها: رقم الحديث: 23708 'مسند

اسحاق بن راهويه: ما يروى عن عروة بن الزبير: رقم الحديث: 527

اس سے یہ مراد نہیں ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے اس بات کو ناپسند کرتے تھے کہ جب آپ وتر کی نماز ادا کر رہے ہوں تو سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا آپ کے سامنے سورتی ہوں۔

**824 -** سند حدیث: نَا بُنْدَارٌ، ثَنَا يَحْيَى، ح وَثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ بْنِ كُرَيْبٍ، نَا ابْنُ يَشْرِ قَالَا: ثَنَا هِشَامٌ، ح وَثَنَا سَلَمٌ بْنُ جُنَادَةَ، ثَنَا وَكِيعٌ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ: بِمِثْلِ حَدِيثِ حَمَّادٍ، عَنْ هِشَامٍ غَيْرَ أَنَّ لِي حَدِيثٌ وَكِيعٍ، وَابْنِ يَشْرِ:

متن حدیث: وَأَنَا مُعْتَرِضَةٌ بَيْنَهُ وَبَيْنَ الْقِبْلَةِ، فَإِذَا أَرَادَ أَنْ يُؤْتِرَ أَيْقَطْنِي، فَأَوْتِرْتُ  
توضیح روایت: وَفِي حَدِيثِ بُنْدَارٍ: يُصَلِّي مِنَ اللَّيْلِ، وَفَرَّاشُنَا بَيْنَهُ وَبَيْنَ الْقِبْلَةِ، فَإِذَا أَرَادَ أَنْ يُؤْتِرَ أَقَامْنِي  
فَأَوْتِرُ

\*\*\* (امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ کہتے ہیں: -- بندار -- یحییٰ (یہاں تھوہل سند ہے) -- محمد بن علاء بن کریم -- ابن بشر -- ہشام (یہاں تھوہل سند ہے) -- سلم بن جنادہ -- وکیع -- ہشام بن عروہ کے حوالے سے نقل کرتے ہیں: وکیع اور ابن بشر کی روایت میں یہ الفاظ ہیں:

”میں آپ ﷺ کے اور قبلہ کے درمیان چوڑائی کی سمت لیٹی ہوتی تھی جب آپ وتر ادا کرنے کا ارادہ کرتے تھے تو مجھے بیدار کر دیتے تھے تو میں بھی وتر پڑھ لیتی تھی۔“

بندار کی روایت میں یہ الفاظ ہیں: ”آپ ﷺ رات کو نوافل ادا کیا کرتے تھے۔ ہمارا بستر آپ ﷺ کے اور قبلہ کے درمیان میں ہوتا تھا تو جب آپ وتر ادا کرنے لگتے تھے تو مجھے اٹھا دیتے تھے تو میں بھی وتر پڑھ لیتی تھی۔“

### بَابُ النَّهْيِ عَنِ الصَّلَاةِ مُسْتَقْبِلَ الْمَرْأَةِ

#### باب 298: عورت کی طرف رخ کر کے نماز ادا کرنے کی ممانعت

**825 -** سند حدیث: نَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ سَعِيدٍ الْأَشْجِيُّ، ثَنَا حَفْصُ بْنُ غِيَاثٍ عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ، عَنِ الْأَسْوَدِ، عَنْ عَائِشَةَ وَالْأَعْمَشِ، عَنْ أَبِي الضُّعْجِ، عَنْ مَسْرُوقٍ، عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ:

متن حدیث: كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي وَأَنَا مُعْتَرِضَةٌ بَيْنَ يَدَيْهِ، فَإِذَا أَرَدْتُ أَنْ أَقُومَ

أَنْسَلُ مِنْ قِبَلِ رَجُلٍ

\*\*\* (امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ کہتے ہیں: -- عبد اللہ بن سعید اشجی -- حفص بن غیاث -- اعمش -- ابراہیم -- اسود کے حوالے سے نقل کرتے ہیں سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: اعمش نے -- ابو الضحی -- مسروق کے حوالے سے سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کا یہ بیان نقل کیا ہے

نبی اکرم ﷺ نماز ادا کر رہے ہوتے تھے جبکہ میں آپ کے سامنے چوڑائی کی سمت میں لیٹی ہوئی ہوتی تھی۔ جب میں اٹھنے کا ارادہ کرتی تو میں پاؤں کی طرف سے کھٹک جاتی تھی۔

**826 -** سند حدیث: نَاهُ الدَّوْرَقِيُّ، ثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ، نَا الْأَعْمَشُ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ الْأَسْوَدِ، عَنْ عَالِشَةَ فَالَتْ  
مَنْ حَدِيثُ: رُبَّمَا رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي بِاللَّيْلِ وَسَطَ السَّرِيرِ، وَأَنَا عَلَى  
السَّرِيرِ بَيْنَهُ وَبَيْنَ الْقِبْلَةِ، تَكُونُ لِي الْحَاجَةُ، فَأَنْسَلُ مِنْ قِبَلِ رِجْلِي السَّرِيرِ كَرَاهَةً أَنْ أَسْتَقْبِلَهُ بِوَجْهِهِ  
﴿﴾ (امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ کہتے ہیں: -- دورقی -- ابو معاویہ -- اعمش -- ابراہیم نے -- اسود کے حوالے سے سند  
عائشہ ہی سے بیان نقل کیا ہے:

بعض اوقات میں نبی اکرم ﷺ کو دیکھتی کہ رات کے وقت آپ نماز ادا کرتے ہوئے چارپائی کے وسط (مقابل  
کھڑے ہوتے تھے) اور میں چارپائی پر آپ کے اور قبلہ کے درمیان لیٹی ہوتی تھی۔ بعض اوقات مجھے ضرورت درپیش ہوتی تو میں  
چارپائی کے پاؤں کی طرف سے کھسک جاتی تھی۔ اس بات کو ناپسند کرتے ہوئے کہ میں آپ کی طرف رخ کروں (جبکہ آپ نماز  
پڑھ رہے ہوں)

### بَابُ إِبَاحَةِ مَنْعِ الْمُصَلِّيِ الشَّاةَ تُرِيدُ الْمُرُورَ بَيْنَ يَدَيْهِ

**باب 299:** جب کوئی بکری نمازی کے آگے سے گزرنا چاہتی ہو تو نمازی کا اسے روکنا مباح ہے۔

**827 -** اَنَا أَبُو طَاهِرٍ، نَا الْفَضْلُ بْنُ يَعْقُوبَ الرَّحَامِيُّ، نَا الْهَيْثَمُ بْنُ جَمِيلٍ، نَا جَرِيرُ بْنُ حَازِمٍ، عَنْ يَعْلَى بْنِ  
حَكِيمٍ، وَالزُّبَيْرِ بْنِ الْعُجْرِيِّ، عَنْ عِكْرَمَةَ، عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ،  
مَنْ حَدِيثُ: أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُصَلِّي فَمَرَّتْ شَاةٌ بَيْنَ يَدَيْهِ فَسَاعَاهَا إِلَى الْقِبْلَةِ حَتَّى  
الزَّقَ بَطْنُهُ بِالْقِبْلَةِ

﴿﴾ (امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ کہتے ہیں: -- ابو طاہر -- فضل بن یعقوب رحامی -- ہشام بن جمیل -- جریر بن حازم --  
یعلیٰ بن حکیم اور زبیر بن عریت -- عکرمہ (کے حوالے سے روایت نقل کرتے ہیں: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں:  
نبی اکرم ﷺ نماز ادا کر رہے تھے ایک بکری آپ کے سامنے سے گزرنے لگی تو نبی اکرم ﷺ اسے روکنے کے لئے قبلہ کی  
طرف ہو گئے یہاں تک کہ آپ کا پیٹ قبلہ (کی سمت والی دیوار) کے ساتھ لگ گیا۔

### بَابُ مُرُورِ الْهَرَبِ بَيْنَ يَدَيْ الْمُصَلِّيِ صَحَّ الْخَبَرُ مُسْنَدًا؛ فَإِنَّ فِي الْقَلْبِ مِنْ رَفْعِهِ

**باب 300:** نمازی کے آگے سے بلی کا گزرنا بشرطیکہ یہ روایت مسند اور مستند ہو کیونکہ اس کے ”مرفوع“

ہونے کے حوالے سے میرے ذہن میں کچھ الجھن ہے

**828 -** سند حدیث: ثَنَا بُنْدَارٌ، ثَنَا عَيْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ الْمَجِيدِ، نَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ أَبِي الزِّنَادِ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ

**828** سنن اس ماجہ کتاب الطہارۃ و سننہا باب الوضوء بسور الہرۃ رقم الحدیث 366 المستدرک علی الصحیحین

بحاکم ومن کتاب الامامۃ رقم الحدیث 877

أَبِي سَلَمَةَ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ،

مَتْنٌ حَدِيثٌ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: الْهَرَّةُ لَا تَقْطَعُ الصَّلَاةَ، إِنَّهَا مِنْ مَتَاعِ الْبَيْتِ

\*\*\* (امام ابن خزيمة رحمہ اللہ کہتے ہیں:)-- بندار-- عبيد الله بن عبد المجيد-- عبد الرحمن بن ابوالزناد-- اپنے والد--

ابو سلمہ (کے حوالے سے روایت نقل کرتے ہیں:)-- حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں۔

”بلی (نمازی کے آگے سے گزر کر) نماز کو نہیں توڑتی ہے کیونکہ یہ گھر کے سامان کا حصہ ہے۔“

829 - سَاهُ الرَّبِيعُ بْنُ سُلَيْمَانَ، ثَنَا ابْنُ أَبِي الزِّنَادِ بِهَذَا الْحَدِيثِ مَوْفُوقًا غَيْرَ مَوْفُوعٍ قَالَ

أَبُو بَكْرِ: ابْنُ وَهْبٍ أَعْلَمُ بِحَدِيثِ أَهْلِ الْمَدِينَةِ مِنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ الْمَجِيدِ

\*\*\* (امام ابن خزيمة رحمہ اللہ کہتے ہیں:)-- ربیع بن سلیمان نے-- ابن وہب-- ابن ابوالزناد کے حوالے سے یہ

حدیث موقوف روایت کے طور پر نقل کی ہے۔ مرفوع حدیث کے طور پر نقل نہیں کی۔

امام ابن خزيمة رحمہ اللہ فرماتے ہیں: ابن وہب اہل مدینہ کی احادیث کے بارے میں عبد اللہ بن عبد المجید سے زیادہ علم رکھتے تھے۔

### بَابُ التَّغْلِيطِ فِي مُرُورِ الْحِمَارِ وَالْمَرَأَةِ وَالْكَلْبِ الْأَسْوَدِ

بَيْنَ بَدَى الْمُصَلِّي بِذِكْرِ أَخْبَارٍ مُجْمَلَةٍ، قَدْ نَوَّهَ بَعْضُ مَنْ لَمْ يَتَّبِعِ الْعِلْمَ أَنَّهُ خِلَافُ أَخْبَارِ عَائِشَةَ: كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي وَأَنَا مُعْتَرِضَةٌ بَيْنَهُ وَبَيْنَ الْقِبْلَةِ

باب 301: گدھے، عورت اور سیاہ کتے کے نمازی کے آگے سے گزرنے کی شدید ممانعت

جو ایسی روایت کے ذریعے ثابت ہے جس کے الفاظ ”مجمل“ ہیں۔

علم میں مہارت نہ رکھنے والے بعض حضرات کو یہ غلط فہمی ہوئی کہ یہ بات سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کے حوالے سے منقول اس

روایت کے خلاف ہے۔ (وہ بیان کرتی ہیں) نبی اکرم ﷺ نماز ادا کر رہے ہوتے تھے اور میں آپ کے اور قبلہ کے

درمیان چوڑائی کی سمت میں لیٹی ہوئی ہوتی تھی۔

830 - سَنَدٌ حَدِيثٌ: نَا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الدَّورَقِيُّ، ثَنَا ابْنُ عُثَيْمٍ، عَنْ يُونُسَ، ح وَثَنَا أَبُو الْخَطَّابِ زِيَادُ بْنُ

بُخَيْشٍ، ثَنَا بِشْرُ بْنُ يَحْيَى ابْنُ الْمُفَضَّلِ، نَا يُونُسُ، ح وَثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مَنِيعٍ، ثَنَا هِشَامٌ، أَخْبَرَنَا يُونُسُ، وَمَنْصُورٌ وَهُوَ

ابْنُ زَادَانَ، وَثَنَا بُنْدَارٌ، ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ، نَا شُعْبَةُ، ح وَثَنَا هَلَالُ بْنُ بِشْرِ، نَا سَالِمُ بْنُ نُوحٍ، عَنْ عُثْمَانَ بْنِ

عَامِرٍ، ح وَحَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ مَرْزُوقٍ، حَدَّثَنَا أَسَدُ بْنُ يَحْيَى ابْنُ مُوسَى، نَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ، عَنْ أَيُّوبَ، وَيُونُسَ بْنِ

عُبَيْدٍ، وَحَبِيبِ بْنِ الشَّهِيدِ، وَثَنَا الدَّورَقِيُّ، نَا الْمُعْتَمِرُ بْنُ سُلَيْمَانَ، عَنْ سَالِمٍ وَهُوَ ابْنُ الزِّنَادِ، كُلُّهُمْ عَنْ حُمَيْدِ

بْنِ هَلَالٍ، ثَنَا أَبُو الْخَطَّابِ زِيَادُ بْنُ يَحْيَى، نَا سَهْلُ بْنُ أَسْلَمَ يَعْنِي الْعَدَوِيَّ، ثَنَا حُمَيْدُ بْنُ هَلَالٍ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ

بْنِ الصَّامِتِ، عَنْ أَبِي ذَرٍّ، وَهَذَا حَدِيثُ أَبِي الْخَطَّابِ، عَنْ سَهْلِ بْنِ أَسْلَمَ، قَالَ أَبُو ذَرٍّ:

متن حدیث: يَفْطَعُ الصَّلَاةَ الْيَحْمَارُ وَالْمَرَأَةُ وَالْكَلْبُ الْأَسْوَدُ قُلْتُ: يَا أَبَا ذَرٍّ: مَا بَالُ الْكَلْبِ الْأَسْوَدِ مِنَ الْأَبْيَضِ مِنَ الْأَصْفَرِ مِنَ الْأَخْمَرِ؟ قَالَ: يَا ابْنَ أَخِي، سَأَلْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَمَا سَأَلْتَنِي، فَقَالَ: الْكَلْبُ الْأَسْوَدُ شَيْطَانٌ

❦❦ (امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ کہتے ہیں:)-- یعقوب بن ابراہیم دورقی -- ابن علیہ -- یونس (یہاں تھوٹیل سند ہے) -- ابو خطاب زیاد بن یحییٰ -- بشر بن مفضل -- یونس (یہاں تھوٹیل سند ہے) -- احمد بن منیع -- ہشام -- یونس اور منصور بن زاذان -- بندار -- محمد بن جعفر -- شعبہ (یہاں تھوٹیل سند ہے) -- ہلال بن بشر -- سالم بن نوح -- عثمان بن عامر (یہاں تھوٹیل سند ہے) -- نصر بن مرزوق -- اسد بن موسیٰ -- حماد بن سلمہ -- ایوب اور یونس بن عبید اور حبیب بن شہید -- دورقی -- معتمر بن سلیمان -- سالم بن زناد -- حمید بن ہلال -- ابو خطاب زیاد بن یحییٰ -- سہل بن اسلم عدوی -- حمید بن ہلال -- عبد اللہ بن صامت -- حضرت ابو ذر غفاری رضی اللہ عنہما (کے حوالے سے روایت نقل کرتے ہیں: اور یہ حدیث (یعنی روایت کے یہ الفاظ) ابو خطاب کے سہل بن اسلم کے نقل کردہ ہیں۔

حضرت ابو ذر غفاری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: گدھا اور کالا کتا (نمازی کے آگے سے) گزر کر نماز کو توڑ دیتے ہیں (راوی کہتے ہیں: میں نے دریافت کیا: اے حضرت ابو ذر! سفید زرد یا سرخ کتے کے مقابلے میں کالے کتے کی کیا خصوصیت ہے؟ تو حضرت ابو ذر غفاری رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اے میرے بھتیجے! میں نے بھی نبی اکرم ﷺ سے یہی سوال کیا ہے جو تم نے مجھ سے کیا ہے تو نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: کالا کتا شیطان ہوتا ہے۔

### بَابُ ذِكْرِ الدَّلِيلِ عَلَى أَنَّ هَذَا الْخَبَرَ فِي ذِكْرِ الْمَرَأَةِ لَيْسَ مُضَادًّا

خَبَرِ عَائِشَةَ إِذِ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّمَا أَرَادَ أَنَّ مُرُورَ الْكَلْبِ وَالْمَرَأَةِ وَالْيَحْمَارِ يَفْطَعُ صَلَاةَ الْمُصَلِّي لَا تَوِي الْكَلْبُ وَلَا رَبْضُهُ وَلَا رَبْضُ الْيَحْمَارِ، وَلَا اضْطِجَاعُ الْمَرَأَةِ يَفْطَعُ صَلَاةَ الْمُصَلِّي، وَعَائِشَةُ إِنَّمَا أَخْبَرَتْ أَنَّهَا كَانَتْ تَضْطَجِعُ بَيْنَ يَدَيِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ يُصَلِّي، لَا أَنَّهَا مَرَّتْ بَيْنَ يَدَيْهِ

باب 302: اس بات کی دلیل کا تذکرہ کہ عورت کے تذکرے کے بارے میں یہ روایت سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کے

حوالے سے منقول روایت کے برخلاف نہیں ہے

کیونکہ نبی اکرم ﷺ کی مراد یہ ہے کہ کتے عورت اور گدھے کے آگے سے گزرنے کی وجہ سے نماز کی قطع ہوتی ہے۔ اس سے یہ مراد نہیں ہے کہ اگر کتا سامنے بیٹھا ہوا ہو یا گدھا بیٹھا ہوا ہو یا عورت لیٹی ہوئی ہو تو اس وجہ سے نماز کی نماز ٹوٹ جاتی ہے۔

جبکہ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے یہ بات بیان کی ہے: جب نبی اکرم ﷺ نماز ادا کر رہے ہوتے تھے اس وقت سیدہ



عاشہ بنت نبی اکرم ﷺ کے سامنے لیٹی ہوئی ہوتی تھیں۔ انہوں نے یہ بات بیان نہیں کی ہے کہ وہ نبی اکرم ﷺ کے سامنے سے گزر جاتی تھیں۔

**831 - سند حدیث:** نَا مُحَمَّدُ بْنُ الْوَلِيدِ، نَا عَبْدُ الْأَعْلَى بْنُ عَبْدِ الْأَعْلَى الشَّامِيُّ، نَا هِشَامٌ، عَنْ حُمَيْدِ بْنِ هِلَالٍ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الصَّامِتِ، عَنْ أَبِي ذَرٍّ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: مَنْ حَدِيثُ تَعَاذُ الصَّلَاةُ مِنْ مَمَرِ الْحِمَارِ، وَالْمَرْأَةِ، وَالْكَلْبِ الْأَسْوَدِ قُلْتُ: مَا بَالُ الْأَسْوَدِ مِنَ الْكَلْبِ الْأَصْفَرِ، مِنَ الْكَلْبِ الْأَخْمَرِ، فَقَالَ: سَأَلْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَمَا سَأَلْتَنِي، فَقَالَ: الْكَلْبُ الْأَسْوَدُ شَيْطَانٌ

❦❦ (امام ابن خزیمہ فرماتے ہیں) -- محمد بن ولید -- عبد الاعلیٰ بن عبد الاعلیٰ شامی -- ہشام -- حمید بن ہلال -- عبد اللہ بن صامت (کے حوالے سے روایت نقل کرتے ہیں) -- حضرت ابو ذر غفاری رضی اللہ عنہ نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

”گدھے عورت اور کالے کتے کے (نمازی کے آگے سے گزرنے کی صورت میں) نماز کو دہرایا جائے گا۔“  
(راوی کہتے ہیں:) میں نے دریافت کیا: سرخ یا زرد کتے کے مقابلے میں کالے کتے کا خصوصیت کے ساتھ کیوں حکم ہے؟ تو حضرت ابو ذر غفاری نے بتایا: میں نے بھی نبی اکرم ﷺ سے یہی سوال کیا تھا جو تم نے مجھ سے کیا ہے تو نبی اکرم ﷺ نے فرمایا تھا: ”کالا کتا شیطان ہوتا ہے۔“

### بَابُ ذِكْرِ الْبَيَانِ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

إِنَّمَا أَرَادَ بِالْمَرْأَةِ الَّتِي قَرَنَهَا إِلَى الْكَلْبِ الْأَسْوَدِ وَالْحِمَارِ وَأَعْلَمَ أَنَّهَا تَقْطَعُ الصَّلَاةَ الْحَائِضُ دُونَ الطَّاهِرِ، وَهَذَا مِنْ أَلْفَاظِ الْمُفَسِّرِ كَمَا فَسَّرَ خَبَرُ أَبِي هُرَيْرَةَ وَعَبْدِ اللَّهِ بْنِ مُغْفَلٍ فِي ذِكْرِ الْكَلْبِ لِي خَبَرِ أَبِي ذَرٍّ، فَاجْمَلْ ذِكْرَ الْكَلْبِ فِي خَبَرِ أَبِي هُرَيْرَةَ وَعَبْدِ اللَّهِ بْنِ مُغْفَلٍ فَقَالَ: يَقْطَعُ الصَّلَاةَ الْكَلْبُ وَالْحِمَارُ وَالْمَرْأَةُ. وَيَسْنُ فِي خَبَرِ أَبِي ذَرٍّ أَنَّ الْكَلْبَ الَّذِي يَقْطَعُ الصَّلَاةَ هُوَ الْأَسْوَدُ دُونَ غَيْرِهِ، وَكَذَلِكَ بَيَّنَّ فِي خَبَرِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ الْمَرْأَةَ الْحَائِضَ هِيَ الَّتِي تَقْطَعُ الصَّلَاةَ دُونَ غَيْرِهَا

**باب 303** اس بات کے بیان کا تذکرہ کہ نبی اکرم ﷺ نے اس روایت میں کالے کتے اور گدھے کے ساتھ

جس عورت کا تذکرہ کیا ہے اور یہ بات بیان کی ہے کہ یہ نماز کو توڑ دیتے ہیں

اس سے مراد حیض والی عورت ہے۔ طہر والی عورت نہیں ہے۔

اور یہ بات مفصل الفاظ سے تعلق رکھتی ہے جیسا کہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ اور حضرت عبد اللہ بن مغفل رضی اللہ عنہ کے حوالے سے منقول روایت، کتے کے ذکر کے بارے میں حضرت ابو ذر غفاری رضی اللہ عنہ سے منقول روایت (کے الفاظ) کی

وضاحت کرتی ہے تو انہوں نے کتے کا تذکرہ اجمالی طور پر کیا ہے جبکہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ اور حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے حوالے سے منقول روایت میں یہ الفاظ ہیں۔

”کتا، گدھا اور عورت نماز کو توڑ دیتے ہیں“

جبکہ حضرت ابو ذر غفاری رضی اللہ عنہ کے حوالے سے منقول روایت میں اس بات کا بیان ہے کہ وہ کتا جو نماز کو ختم کر دیتا ہے وہ سیاہ کتا ہے۔ دوسرے کتے کا یہ حکم نہیں ہے۔

اسی طرح حضرت عباس رضی اللہ عنہ کے حوالے سے منقول روایت میں یہ بات بھی بیان کی گئی ہے کہ حیض والی عورت نماز کو منقطع کر دیتی ہے۔

دوسری عورت یعنی جو حیض کی حالت میں نہ ہو اس کا یہ حکم نہیں ہے۔

**832** - سند حدیث: نَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ هَاشِمٍ، ثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ، عَنْ شُعْبَةَ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ جَابِرِ بْنِ يَزِيدَ،

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ:

مَنْ حَدَّثَ: يَقْطَعُ الصَّلَاةَ الْكَلْبُ، وَالْمَرْأَةُ الْحَائِضُ

((امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ کہتے ہیں:)) -- عبد اللہ بن ہاشم -- یحییٰ بن سعید -- شعبہ -- قتادہ -- جابر بن یزید (کے

حوالے سے روایت نقل کرتے ہیں:) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

”کتا اور حیض والی عورت (نماز کے آگے سے گزر کر) نماز کو توڑ دیتے ہیں۔“

بَابُ ذِكْرِ خَبَرِ رُؤْيَى فِي مُرُورِ الْحِمَارِ بَيْنَ يَدَيْ الْمُصَلِّي

قَدْ يَحْسِبُ بَعْضُ أَهْلِ الْعِلْمِ أَنَّهُ خِلَافُ خَبَرِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: يَقْطَعُ الصَّلَاةَ الْحِمَارُ وَالْكَلْبُ وَالْمَرْأَةُ

**باب 304:** نمازی کے آگے سے گدھے کے گزرنے کے بارے میں منقول روایت کا تذکرہ

بعض اہل علم نے یہ گمان کیا ہے کہ یہ اس روایت کے خلاف ہے جس میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ فرمایا ہے۔

”گدھا، کتا اور عورت نماز کو توڑ دیتے ہیں“

**832** سنن ابی داؤد کتاب الصلاة تقریر ابواب السترة باب ما یقطع الصلاة رقم الحدیث 610 السنن الصغری کتاب

الفلة ذکر ما یقطع الصلاة وما لا یقطع اذا لم یکن بین رقم الحدیث 147 سنن ابی ماجہ کتاب اقامة الصلاة باب ما

یقطع الصلاة رقم الحدیث 945 صحیح ابن حبان باب الاسامة والجماعة باب الحدیث فی الصلاة ذکر البیاض بان ذکر

المرأة اطلق فی هذا الخبر بلفظ العموم رقم الحدیث 2418 مصنف عبد الرزاق الصنعانی کتاب الصلاة باب ما یقطع

الصلاة رقم الحدیث 2272 مسند احمد بن حنبل ومن مسند بنی ہاشم مسند عبد اللہ بن عباس بن عبد المطلب رقم

الحدیث 3137 المعجم الکبیر للطبرانی من اسماء عبد اللہ وما استند عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما باب رقم

**833 -** سند حدیث: نَافَةُ أَبُو مُوسَى مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى، وَعَبْدُ الْجَبَّارِ بْنُ الْقَلَاءِ، وَسَعِيدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ

قَالُوا: ثَنَا سُفْيَانُ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ:

مَتَنُ حَدِيثٍ: جِئْتُ أَنَا وَالْفَضْلُ وَنَحْنُ عَلَى آتَانَ، وَرَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي بِالنَّاسِ

بِعَرَفَةَ، فَمَرَرْنَا عَلَى بَعْضِ الصُّفُوفِ، فَتَرَلْنَا عَنْهَا، وَتَرَكْنَاهَا تَرْجَعُ، فَلَمْ يَقُلْ لَنَا قَالَ أَبُو مُوسَى: يَغْنِي شَيْئًا،

وَقَالَ عَبْدُ الْجَبَّارِ: فَلَمْ يَنْهَنَا النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

تَوْضِيحُ رَوَايَتٍ: وَقَالَ الْمَخْزُومِيُّ: فَلَمْ يَقُلْ لَنَا شَيْئًا

قَالَ أَبُو بَكْرٍ: رَوَاهُ مَعْمَرٌ، وَمَالِكٌ لَقَالَا: يُصَلِّي بِالنَّاسِ بِمَنَى

❦ (امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ کہتے ہیں:)-- ابو موسیٰ محمد بن ثنی اور عبد الجبار بن غلاء اور سعید بن عبد الرحمن --خیان --

ابن شہاب زہری -- عبید اللہ بن عبد اللہ (کے حوالے سے روایت نقل کرتے ہیں:) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما اور حضرت فضل بن یزید آئے ہم لوگ ایک گدھی پر سوار تھے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اس وقت عرفہ میں لوگوں کو نماز پڑھا رہے تھے۔ ہم ایک صف کے کچھ حصے کے آگے سے گزرے پھر ہم اس گدھی سے اتر گئے اور ہم نے اسے چرنے کے لئے چھوڑ دیا تو کسی نے ہمیں کچھ نہیں کہا۔ ابو موسیٰ نامی راوی کہتے ہیں: یعنی کچھ نہیں کہا۔

عبد الجبار نامی راوی نے یہ الفاظ نقل کئے ہیں تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں منع نہیں کیا۔

مخزومی نے یہ الفاظ نقل کئے ہیں تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں کچھ نہیں کہا۔

امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں: یہ روایت معمر اور مالک نے نقل کی ہے۔ ان دونوں نے یہ الفاظ نقل کئے ہیں۔

”نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم لوگوں کو منیٰ میں نماز پڑھا رہے تھے۔“

**834 -** سند حدیث: ثَنَا أَبُو مُوسَى حَدَّثَنِی عَبْدُ الْأَعْلَى، ثَنَا مَعْمَرٌ ح وَثَنَا يُونُسُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلَى، أَخْبَرَنَا

ابْنُ وَهْبٍ، أَنَّ مَالِكًا، حَدَّثَهُ ح وَحَدَّثَنَا يَعْقُوبُ الدَّورَقِيُّ، ثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مَهْدِيٍّ، عَنْ مَالِكٍ،

تَوْضِيحُ رَوَايَتٍ: فِي خَبَرٍ مَعْمَرٍ: وَمَرَّتِ الْآتَانُ بَيْنَ يَدَيِ النَّاسِ، فَلَمْ يَقْطَعْ عَلَيْهِمُ الصَّلَاةَ

وَلَيْسَ خَيْرُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ، عَنْ مَالِكٍ: وَأَنَا عَلَى حِمَارٍ فَتَرَكْتُهُ بَيْنَ الصَّفِّ، وَدَخَلْتُ فِي الصَّلَاةِ، فَلَمْ يَعْ

عَلَى

تَوْضِيحُ مَصْنَفٍ: قَالَ أَبُو بَكْرٍ: وَلَيْسَ فِي هَذَا الْخَبَرِ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَأَى الْآتَانَ تَمُرًا، وَلَا

**833 -** السنن الصغرى كتاب القبلة ذكر ما يقطع الصلاة وما لا يقطع اذا لم يكن بين رقم الحديث 748 السنن الكبرى

لنبي استرة المصلي ذكر من يقطع الصلاة رقم الحديث: 2834 مصنف ابن ابي شيبة كتاب الصلاة من رخص في الفضاء

ان يصلي بها رقم الحديث: 2834 شرح معاني الآثار للطحاوي باب المرور بين يدي المصلي هل يقطع عليه ذلك صلاته

ام رقم الحديث: 1675 مسند احمد بن حنبل ومن مسند بني هاشم مسند عبد الله بن العباس بن عبد المطلب رقم

الحديث: 1840 مسند ابي يعلى الموصلي اول مسند ابن عباس رقم الحديث: 2326

سُرَّعَ بَيِّنَ يَدَيِ الصُّفُوفِ، وَلَا أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أُعْلِمَ بِذَلِكَ فَلَمْ يَأْمُرْ مَنْ مَرَّتِ الْآتَانُ بَيْنَ يَدَيْهِ بِإِعَادَةِ الصَّلَاةِ، وَالْخَبَرُ ثَابِتٌ صَحِيحٌ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّ الْكَلْبَ الْأَسْوَدَ، وَالْمَرَأَةَ الْحَائِضَ، وَالْحِمَارَ، يَقْطَعُ الصَّلَاةَ وَمَا لَمْ يَكُنْ خَبَرٌ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِضِدِّ ذَلِكَ لَمْ يَجْزِ الْقَوْلُ وَالْفُتْيَا بِخِلَافٍ مَا ثَبَتَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

❀❀ (امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ کہتے ہیں:)-- ابو موسیٰ -- عبدالاعلیٰ -- معمر -- یونس بن عبدالاعلیٰ -- ابن وہب --

مالک -- نے انہیں حدیث بیان کی -- یعقوب دورقی -- عبدالرحمن بن مہدی -- امام مالک (کے حوالے سے روایت نقل کرتے ہیں:)

معمر کی نقل کردہ روایت میں یہ الفاظ ہیں:

”وہ گدھی لوگوں کے آگے سے گزری اور اس نے ان کی نماز کو منقطع نہیں کیا۔“

عبدالرحمن نے امام مالک رحمہ اللہ کے حوالے سے جو روایت نقل کی ہے اس میں یہ الفاظ ہیں:

”میں ایک گدھے پر سوار تھا تو میں نے اسے صف کے درمیان میں چھوڑ دیا اور خود نماز میں شامل ہو گیا تو کسی نے مجھ پر اعتراض نہیں کیا۔“

امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں: اس روایت میں یہ بات مذکور نہیں ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے صفوں کے سامنے سے اس گدھی کو گزرتے ہوئے یا چلتے ہوئے دیکھا؟ اور نہ ہی یہ بات مذکور ہے کہ نبی اکرم ﷺ کو اس بارے میں اطلاع دی گئی؟ تو آپ نے ان لوگوں کو نماز دہرانے کا حکم نہیں دیا جن کے سامنے سے گدھی گزری تھی۔

جبکہ نبی اکرم ﷺ سے یہ بات مستند طور پر ثابت ہے (آپ نے ارشاد فرمایا ہے)

”کالا کتا، حیض والی عورت اور گدھا (نمازی کے آگے سے گزر کر) نماز کو منقطع کر دیتے ہیں۔“

تو جب تک اس کے برخلاف نبی اکرم ﷺ سے مستند طور پر کوئی حدیث ثابت نہیں ہوتی، اس وقت تک اس روایت کے خلاف فتویٰ دینا اور رائے پیش کرنا جائز نہیں ہوگا جو روایت نبی اکرم ﷺ سے مستند طور پر ثابت ہے۔

835 - وَقَدْ رَوَى شُعْبَةُ، عَنِ الْحَكَمِ، عَنْ يَحْيَى بْنِ الْجَزَارِ، عَنْ صُهَيْبٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ:

مَتَنُ حَدِيثٍ: جَنَّتُ أَنَا وَغُلَامٌ مِّنْ بَنِي هَاشِمٍ عَلَى حِمَارٍ، أَوْ حِمَارَيْنِ، فَمَرَرْتُ بَيْنَ يَدَيْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ يُصَلِّي، فَلَمْ يَنْصَرِفْ، وَجَاءَتْ جَارِيتَانِ مِّنْ بَنِي عَبْدِ الْمُطَّلِبِ، فَاخْتَدَا بَرَكَتِي رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَفَرَعَ - أَوْ فَرَّقَ - بَيْنَهُمَا، وَلَمْ يَنْصَرِفْ

توضیح مصنف: قَالَ أَبُو بَكْرِ: وَلَيْسَ فِي هَذَا الْخَبَرِ أَنَّ الْحِمَارَ مَرَّتَيْنِ بَيْنَ يَدَيْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَإِنَّمَا قَالَ: فَمَرَرْتُ بَيْنَ يَدَيْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ،

وَهَذِهِ اللَّفْظَةُ تَدُلُّ أَنَّ ابْنَ عَبَّاسٍ مَرَّتَيْنِ بَيْنَ يَدَيْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعْدَ نُرُودِهِ عَنِ الْحِمَارِ،

لَآئِنَّهٗ قَالَ: فَمَرَزْتُ بَيْنَ هَدَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ يُصَلِّي

**835** - امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ کہتے ہیں: شعبہ -- حکم -- یحییٰ بن جزار -- حبیب (کے حوالے سے روایت نقل کرتے

ہیں) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں:

میں اور بنو ہاشم سے تعلق رکھنے والا ایک نوجوان ایک گدھے پر (راوی کو شک ہے کہ شاید یہ الفاظ ہیں) دو گدھوں پر سوار ہو کر آئے تو میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے سے گزرا۔ وہ اس وقت نماز ادا کر رہے تھے تو آپ نے نماز ختم نہیں کی پھر بنو عبدالمطلب سے تعلق رکھنے والے دو بچوں آئیں اور انہوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے گھٹنے کو پکڑ لیا تو آپ نے ان دونوں کو الگ کر دیا لیکن آپ نے نماز ختم نہیں کی (یعنی از سر نو پڑھنا شروع نہیں کی)

امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں اس روایت میں یہ بات مذکور نہیں ہے کہ وہ گدھا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے سے گزرا تھا۔ راوی نے یہ بات بیان کی ہے میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے آگے سے گزرا تھا تو یہ الفاظ اس بات پر دلالت کرتے ہیں حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے آگے سے گدھے پر اترنے کے بعد گزرتے تھے اس کی وجہ یہ ہے کہ انہوں نے یہ الفاظ نقل کئے ہیں: "تو میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے آگے سے گزرا آپ اس وقت نماز ادا کر رہے تھے۔"

**836** - توضیح روایت: إِلَّا أَنَّ عُثَيْدَ اللَّهِ بْنِ مُوسَى رَوَاهُ عَنْ شُعْبَةَ قَالَ: فَمَرَزْنَا بَيْنَ يَدَيْهِ، ثُمَّ نَزَلْنَا فَدَخَلْنَا

مَعَهُ فِي الصَّلَاةِ، نَاهُ مُحَمَّدُ بْنُ عُثْمَانَ الْعُجْلِيُّ، ثَنَا عُثَيْدُ اللَّهِ وَالْحَكَمُ لِعُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ مُوسَى عَلَى مُحَمَّدِ بْنِ جَعْفَرٍ مُحَالٌ، لَا سِيَّمَا فِي حَدِيثِ شُعْبَةَ،

وَلَوْ خَالَفَ مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ عَدَدٌ مِثْلُ عُثَيْدِ اللَّهِ فِي حَدِيثِ شُعْبَةَ، لَكَانَ الْحَكَمُ لِمُحَمَّدِ بْنِ جَعْفَرٍ عَلَيْهِمْ. وَقَدْ رَوَى هَذَا الْخَبَرُ مَنُصُّورٌ بِنِ الْمُعْتَمِرِ، عَنِ الْحَكَمِ، عَنْ يَحْيَى بْنِ الْجَوَارِ، عَنْ أَبِي الصَّهْبَاءِ وَهُوَ صُهَيْبٌ

قَالَ: كُنَّا عِنْدَ ابْنِ عَبَّاسٍ، فَذَكَرْنَا مَا يَقْطَعُ الصَّلَاةَ، فَقَالُوا: الْحِمَارُ وَالْمَرْأَةُ، فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: لَقَدْ جِئْتُ أَنَا وَغُلَامٌ مِنْ بَنِي عُثَيْدِ الْمُطَّلِبِ مُرْتَدِفَيْنِ عَلَى حِمَارٍ، وَرَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي بِالنَّاسِ فِي أَرْضٍ خَلَاءٍ، فَتَرَكْنَا الْحِمَارَ بَيْنَ أَيْدِيهِمْ، ثُمَّ جِئْنَا حَتَّى دَخَلْنَا بَيْنَ أَيْدِيهِمْ، فَمَا بَالِي ذَلِكَ، وَلَقَدْ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي، فَجَاءَتْ جَارِيتَانِ مِنْ بَنِي عُثَيْدِ الْمُطَّلِبِ اقْتَتَلَا، فَأَخَذَهُمَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَزَعَا أَحَدَاهُمَا عَنِ الْآخَرَى، فَمَا بَالِي ذَلِكَ

**836** - البتہ عبید اللہ بن موسیٰ نامی راوی نے یہ روایت شعبہ کے حوالے سے نقل کی ہے۔ انہوں نے یہ الفاظ نقل کئے ہیں:

”ہم لوگ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے سے گزرے پھر ہم (سواری سے) نیچے اتر گئے اور آپ کی اقتداء میں نماز میں شامل ہو گئے۔“

یہ روایت محمد بن عثمان عجلی نے ہمیں بیان کی ہے۔ وہ کہتے ہیں: عبید اللہ نے ہمیں حدیث بیان کی ہے۔



عبداللہ بن موسیٰ کی وجہ سے محمد بن جعفر پر حکم لگانا محال ہے بطور خاص شعبہ کی نقل کردہ روایت کے بارے میں اور اگر محمد بن جعفر جیسے راوی شعبہ سے منقول روایت میں عبید اللہ جیسے کئی راویوں کے برخلاف نقل کر دیں تو بھی "حکم" محمد بن جعفر کے حق میں اور ان لوگوں کے خلاف ہوگا۔

یہ روایت منصور بن معتمر نے حکم کے حوالے سے یحییٰ بن جزار کے حوالے سے ابو صہبہ سے نقل کی ہے۔ یہ صہیب ہیں۔ وہ بیان کرتے ہیں ایک مرتبہ ہم حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کے پاس موجود تھے۔ ہم نے اس بات کا تذکرہ کیا کہ کون سی چیز نماز کو توڑ دیتی ہے تو لوگوں نے کہا: گدھا اور عورت (نمازی کے آگے سے گزر کر نماز کو توڑ دیتے ہیں) تو حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا: میں اور بنو عبدالمطلب سے تعلق رکھنے والا ایک نوجوان ایک گدھے پر آگے پیچھے بیٹھ کر آئے۔ نبی اکرم ﷺ اس وقت ایک کھلی جگہ پر لوگوں کو نماز پڑھا رہے تھے۔ ہم نے لوگوں کے سامنے گدھے کو چھوڑ دیا پھر ہم آئے اور ہم ان کے سامنے سے آکر (جماعت میں شامل ہو گئے) تو نبی اکرم ﷺ نے اس بارے میں کوئی توجہ نہیں دی۔ نبی اکرم ﷺ نماز ادا کرتے رہے پھر بنو عبدالمطلب سے تعلق رکھنے والی دو بچیاں آئیں اور ان دونوں نے جھگڑا کرنا شروع کر دیا تو نبی اکرم ﷺ نے ان دونوں کو پکڑا اور آپ نے انہیں ایک دوسرے سے الگ کر دیا اور آپ نے اس بات کی کوئی پروا نہیں کی (یعنی نماز جاری رکھی)

837 - سند حدیث: ناہ یوسف بن موسیٰ، ثنا جریر، عن منصور

توضیح مصنف: قَالَ أَبُو بَكْرٍ: وَهَذَا الْخَبَرُ ظَاهِرُهُ كَخَبَرِ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ الْحِمَارَ إِذَا مَرَّ بَيْنَ يَدَيَّ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعْدَ نُزُولِهِ عَنِ الْحِمَارِ؛ لِأَنَّهُ قَالَ: لَمَرَرْتُ بَيْنَ يَدَيَّ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ يُصَلِّي إِلَّا أَنَّ عُبَيْدَ اللَّهِ بْنَ مُوسَى رَوَاهُ عَنْ شُعْبَةَ قَالَ: لَمَرَرْنَا بَيْنَ يَدَيْهِ، ثُمَّ نَزَلْنَا فَدَخَلْنَا مَعَهُ فِي الصَّلَاةِ، نَاهِ مُحَمَّدُ بْنُ عُثْمَانَ الْعُجَلِيُّ، ثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ وَالْحَكَمُ لِعُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ مُوسَى عَلَى مُحَمَّدِ بْنِ جَعْفَرٍ مُحَالٌ، لَا يَسِيئَا فِي حَدِيثِ شُعْبَةَ،

وَلَوْ خَالَفَ مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ عَدَدَ مِثْلِ عُبَيْدِ اللَّهِ فِي حَدِيثِ شُعْبَةَ، لَكَانَ الْحُكْمُ لِمُحَمَّدِ بْنِ جَعْفَرٍ عَلَيْهِمْ. وَقَدْ رَوَى هَذَا الْخَبَرُ مَنْصُورُ بْنُ الْمُعْتَمِرِ، عَنِ الْحَكَمِ، عَنْ يَحْيَى بْنِ الْجَزَارِ، عَنْ أَبِي الصَّهْبَاءِ، وَهُوَ صُهَيْبٌ قَالَ: كُنَّا عِنْدَ ابْنِ عَبَّاسٍ، فَذَكَرْنَا مَا يَقْطَعُ الصَّلَاةَ، فَقَالُوا: الْحِمَارُ وَالْمَرَأَةُ، فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: لَقَدْ جِئْتُ أَنَا وَغُلَامٌ مِنْ بَنِي عَبْدِ الْمُطَّلِبِ مُرْتَدِفَيْنِ عَلَى حِمَارٍ، وَرَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي بِالنَّاسِ فِي أَرْضٍ خَلَاءٍ، فَتَرَكْنَا الْحِمَارَ بَيْنَ أَيْدِيهِمْ، ثُمَّ جِئْنَا حَتَّى دَخَلْنَا بَيْنَ أَيْدِيهِمْ، فَمَا بَالِي ذَلِكَ، وَلَقَدْ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي، فَجَاءَتْ جَارِيَتَانِ مِنْ بَنِي عَبْدِ الْمُطَّلِبِ اقْتَتَلَتَا، فَآخَذَهُمَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَزَعَّ إِحْدَاهُمَا عَنِ الْآخَرَى، فَمَا بَالِي ذَلِكَ نَاهِ يَوْسُفُ بْنُ مُوسَى، ثَنَا جَرِيرٌ، عَنْ مَنْصُورٍ

توضیح روایت: قَالَ أَبُو بَكْرٍ: وَهَذَا الْخَبَرُ ظَاهِرُهُ كَخَبَرِ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ الْحِمَارَ

إِنَّمَا مَرَّ بَيْنَ يَدَيَّ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، لَا بَيْنَ يَدَيَّ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَلَيْسَ فِيهِ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلِمَ بِذَلِكَ، فَإِنْ كَانَ فِي الْخَبَرِ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلِمَ بِمُرُورِ الْحِمَارِ بَيْنَ يَدَيَّ بَعْضِ مَنْ كَانَ خَلْفَهُ فَجَائِزٌ أَنْ تَكُونَ سُتْرَةُ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَتْ سُتْرَةً لِمَنْ خَلْفَهُ، إِذِ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ كَانَ يَسْتَتِرُ بِالْحَرَبَةِ إِذَا صَلَّى بِالصَّلَاةِ، وَلَوْ كَانَتْ سُتْرَتُهُ لَا تَكُونَ سُتْرَةً لِمَنْ خَلْفَهُ لَاحْتِاجَ كُلِّ مَأْمُومٍ أَنْ يَسْتَتِرَ بِحَرَبَةٍ، كَمَا سَتَرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِهَا، فَحَمَلُ الْعَنْزَةِ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَسْتَتِرُ بِهَا دُونَ أَنْ يَأْمُرَ الْمَأْمُومِينَ بِالْإِسْتِتَارِ خَلْفَهُ كَالذَّالِ عَلَى أَنْ سُتْرَةُ الْإِمَامِ تَكُونَ سُتْرَةً لِمَنْ خَلْفَهُ

❦ (امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ کہتے ہیں:) یہ روایت یوسف بن موسیٰ نے -- جریر -- منصور کے حوالے سے نقل کی ہے

امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں: اس روایت سے ظاہر تو یہ ہوتا ہے کہ یہ عبید اللہ بن عبد اللہ کی حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے نقل کردہ روایت ہے کہ جب گدھانہ اکرم ﷺ کے اصحاب کے آگے سے گزرا تھا تو نبی اکرم ﷺ کے سامنے سے نہیں گزرا تھا اور اس میں یہ بات مذکور نہیں ہے کہ نبی اکرم ﷺ کو اس بات کا علم ہوا تھا کیونکہ اگر اس روایت میں یہ بات مذکور ہوتی کہ نبی اکرم ﷺ کو بعض لوگوں کے آگے سے گدھے کے گزرنے کا علم ہوا تھا یعنی وہ لوگ جو آپ کے پیچھے نماز ادا کر رہے تھے تو یہ بات جائز تھی کہ نبی اکرم ﷺ کا سترہ آپ کے پیچھے موجود افراد کا بھی سترہ ہو کیونکہ نبی اکرم ﷺ نیزے کے ذریعے سترہ بنایا کرتے تھے۔ جب آپ کھلی جگہ پر لوگوں کو نماز پڑھاتے تھے تو اگر نبی اکرم ﷺ کا سترہ موجود تھا تو یہ آپ کے پیچھے موجود لوگوں کے لئے بھی سترہ ہوگا تو ہر مقتدی کو بھی نبی اکرم ﷺ کی طرح نیزے کے ذریعے سترہ بنانے کی ضرورت پیش آئے گی تو نبی اکرم ﷺ کے سترہ بنانے کے لئے نیزہ کو استعمال کرنا اور مقتدیوں کو (الگ سے) سترہ بنانے کا حکم نہ دینا یہ اس بات پر دلالت کرتا ہے کہ امام کا سترہ مقتدیوں کے لئے سترہ شمار ہوتا ہے۔

838 - وَقَدْ رَوَى ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ أَخْبَرَنِي عَبْدُ الْكَرِيمِ، أَنَّ مُجَاهِدًا أَخْبَرَهُ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ:

مَتْنُ حَدِيثٍ: جَنُتُ أَنَا وَالْفَضْلُ عَلَى أَتَانِ، فَمَرَرْنَا بَيْنَ يَدَيَّ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِعَرَفَةَ وَهُوَ يُصَلِّي الْمَكْتُوبَةَ، لَيْسَ شَيْءٌ يَسْتُرُهُ، يَحُولُ بَيْنَنَا وَبَيْنَهُ

❦ ابن جریر نے عبد الکریم اور مجاہد کے حوالے سے حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کا یہ بیان نقل کیا ہے۔

میں اور حضرت فضل ایک گدھی پر سوار ہو کر آئے۔ ہم نبی اکرم ﷺ کے سامنے سے عرفہ میں گزرے۔ آپ اس وقت فرض نماز ادا کر رہے تھے۔ آپ کے سامنے سترہ کے طور پر کوئی چیز موجود نہیں تھی جو ہمارے اور آپ کے درمیان رکاوٹ ہوتی۔

839 - ثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ إِسْحَاقَ الْجَوْهَرِيُّ، نَا أَبُو عَاصِمٍ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ

تَوْضِيحُ رَوَايَةٍ: قَالَ أَبُو بَكْرٍ: وَغَيْرُ جَائِزٍ أَنْ يُحْتَجَّ بِعَبْدِ الْكَرِيمِ، عَنْ مُجَاهِدٍ، عَلَى الرَّهْرِيِّ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ وَهَذِهِ اللَّفْظَةُ قَدْ رُوِيَ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ خِلَافَ هَذَا الْمَعْنَى

**839-** ہمیں عبداللہ بن اسحاق جوہری -- ابو عاصم -- ابن جریج یہ حدیث بیان کی۔

امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں: یہ بات جائز نہیں ہے کہ عبدالکریم کی مجاہد کے حوالے سے نقل کردہ روایت کو زہری کی عبید اللہ بن عبداللہ سے نقل کردہ روایت کے مقابلے میں پیش کیا جائے اور حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کے حوالے سے اس کے برخلاف الفاظ روایت کئے گئے ہیں۔

**840-** سند حدیث: نَا مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ، ثَنَا اِبْرَاهِيمُ بْنُ الْحَكِيمِ بْنِ ابَانٍ، حَدَّثَنِي أَبِي، ح وَثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى، حَدَّثَنِي اِبْرَاهِيمُ بْنُ الْحَكِيمِ، نَا أَبِي، ح وَثَنَا سَعْدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ الْحَكِيمِ، ثَنَا حَفْصُ بْنُ عُمَرَ الْمُقْرِيُّ، ثَنَا الْحَكَمُ بْنُ ابَانٍ، عَنْ عِكْرِمَةَ، عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ:

متن حدیث: رُكِبَتِ الْعَنْزَةُ بَيْنَ يَدَيِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِعَرَفَاتٍ، فَصَلَّى إِلَيْهَا، وَالْجِمَارُ مِنْ وَرَاءِ الْعَنْزَةِ

توضیح مصنف: قَالَ أَبُو بَكْرٍ: فَهَذَا الْخَبَرُ مُضَادٌّ لَخَبَرِ عَبْدِ الْكَرِيمِ، عَنْ مُجَاهِدٍ؛ لِأَنَّ فِي هَذَا الْخَبَرِ أَنَّ الْجِمَارَ إِنَّمَا كَانَ وَرَاءَ الْعَنْزَةِ، وَقَدْ رُكِبَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْعَنْزَةَ بَيْنَ يَدَيْهِ بِعَرَفَاتٍ، فَصَلَّى إِلَيْهَا، وَلِيُّ خَبَرِ عَبْدِ الْكَرِيمِ، عَنْ مُجَاهِدٍ قَالَ: وَهُوَ يُصَلِّي الْمَكْتُوبَةَ لَيْسَ شَيْءٌ يَسْتُرُهُ يَحُولُ بَيْنَنَا وَبَيْنَهُ، وَخَبَرُ عَبْدِ الْكَرِيمِ، وَخَبَرُ الْحَكَمِ بْنِ ابَانٍ قَرِيبٌ مِنْ جِهَةِ النَّقْلِ؛ لِأَنَّ عَبْدَ الْكَرِيمِ قَدْ تَكَلَّمَ أَهْلُ الْمَعْرِفَةِ بِالْحَدِيثِ فِي الْاِخْتِجَاحِ بِخَبَرِهِ، وَكَذَلِكَ خَبَرُ الْحَكَمِ بْنِ ابَانٍ، غَيْرَ أَنَّ خَبَرَ الْحَكَمِ بْنِ ابَانٍ تَوَيَّدَهُ أَخْبَارٌ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَحَّاحٌ مِنْ جِهَةِ النَّقْلِ وَخَبَرُ عَبْدِ الْكَرِيمِ عَنْ مُجَاهِدٍ يَدْفَعُهُ أَخْبَارٌ صَحَّاحٌ مِنْ جِهَةِ النَّقْلِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ،

وَهَذَا الْفِعْلُ الَّذِي ذَكَرَهُ عَبْدُ الْكَرِيمِ، عَنْ مُجَاهِدٍ، عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَدْ ثَبَتَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَدْ رَجَرَ عَنْ مِثْلِ هَذَا الْفِعْلِ فِي خَبَرِ سَهْلِ بْنِ أَبِي حَشْمَةَ، أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: إِذَا صَلَّيْ أَحَدُكُمْ فَلْيُصَلِّ إِلَى مُسْتَرَةٍ، وَلْيَذْنُ مِنْهَا، لَا يَقْطَعُ الشَّيْطَانُ عَلَيْهِ صَلَاتَهُ

❖❖ (امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ کہتے ہیں: -- محمد بن رافع -- ابراہیم بن حکم بن ابان -- اپنے والد کے حوالے سے

روایت نقل کرتے ہیں:)

(یہاں تحویل سند ہے) -- محمد بن یحییٰ -- ابراہیم بن حکم -- اپنے والد کے حوالے سے روایت نقل کرتے ہیں۔)

(یہاں تحویل سند ہے) -- سعد بن عبداللہ بن عبد حکم -- حفص بن عمر مقرئ -- حکم بن ابان -- عکرمہ کے حوالے سے

روایت نقل کرتے ہیں۔) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں:

عرفات میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے ایک نیزہ گاڑ دیا گیا۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کی طرف رخ کر کے نماز ادا کی۔ گدھا

اس کے دوسری طرف سے گزرا تھا۔

امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں: تو یہ روایت عبدالکریم کے مجاہد کے حوالے سے نقل کردہ روایت کے برخلاف ہے کیونکہ اس روای میں یہ بات مذکور ہے کہ وہ گدھانیزے کے دوسری طرف سے گزرا تھا اور نبی اکرم ﷺ نے عرفہ میں اپنے سامنے نیزہ گاڑ دیا تھا اور اس طرف رخ کر کے نماز ادا کی تھی جبکہ عبدالکریم نے مجاہد کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے کہ نبی اکرم ﷺ فرض نماز ادا کر رہے تھے اور ہمارے اور نبی اکرم ﷺ کے درمیان ایسی کوئی چیز نہیں تھی جو رکاوٹ بنتی۔

تو عبدالکریم کی نقل کردہ روایت اور حکم بن ابان کی نقل کردہ روایت نقل کے اعتبار سے قریبی درجے کی ہیں کیونکہ علم حدیث ماہرین نے عبدالکریم کی نقل کردہ روایت کو دلیل کے طور پر پیش کرنے کے بارے میں کلام کیا ہے۔ اسی طرح انہوں نے حکم بن ابان کی روایت کے بارے میں بھی کلام کیا ہے تاہم حکم بن ابان کی نقل کردہ روایت کی تائید وہ روایات کرتی ہیں جو نقل کے اعتبار سے مستند طور پر نبی اکرم ﷺ سے منقول ہیں جبکہ عبدالکریم کی مجاہد کے حوالے سے نقل کردہ روایت کو وہ روایات پرے کرتی ہیں جو نقل کے اعتبار سے مستند طور پر نبی اکرم ﷺ سے منقول ہیں اور یہ فعل جس کا تذکرہ عبدالکریم نے مجاہد کے حوالے سے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے کیا ہے۔ نبی اکرم ﷺ سے ایک بات مستند طور پر ثابت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے اس طرح کے فعل سے منع کیا ہے اور یہ بات حضرت سہل بن ابو حمزہ کی نقل کردہ روایت سے ثابت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

”جب کوئی شخص نماز ادا کرنے لگے تو وہ سترہ کی طرف رخ کر کے نماز ادا کرے اور اس کے قریب رہے تو شیطان اس کی نماز کو منقطع نہیں کرے گا۔“

841- توضیح روایت: وَفِي خَبَرِ عَوْنِ بْنِ أَبِي جُحَيْفَةَ عَنْ أَبِيهِ، أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَكَزَ عَنَرَةً

فَجَعَلَ يُصَلِّي إِلَيْهَا يَمُرُّ مِنْ وَرَائِهَا الْكَلْبُ، وَالْمَرْأَةُ، وَالْجِمَارُ

لَنَا السُّورَقِيُّ، نَا ابْنُ مَهْدِيٍّ، ح وَثَّقَ أَبُو مُوسَى، ثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ، نَا سُفْيَانُ، عَنْ عَوْنِ بْنِ أَبِي جُحَيْفَةَ

وَفِي خَبَرِ الرَّبِيعِ بْنِ سَبْرَةَ الْجُهَنِيِّ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اسْتَرَوْا فِي صَلَاتِكُمْ وَلَوْ بِسَهْمٍ وَفِي خَبَرِ

أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

إِذَا صَلَّى أَحَدُكُمْ فَلْيُصَلِّ إِلَى سُتْرَةٍ، وَلْيَذْنُ مِنْهَا

توضیح مصنف: قَالَ أَبُو بَكْرٍ: فَهَذِهِ الْأَخْبَارُ كُلُّهَا صَحَاحٌ، قَدْ أَمَرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمُصَلِّيَ أَنْ

يَسْتَتِرَ فِي صَلَاتِهِ وَرَعَمَ عَبْدُ الْكَرِيمِ، عَنْ مُجَاهِدٍ، عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَّى إِلَى

غَيْرِ سُتْرَةٍ، وَهُوَ فِي قَضَاءٍ؛ لِأَنَّ عَرَافَاتٍ لَمْ يَكُنْ بِهَا بِنَاءٌ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَسْتَتِرُ

بِهِ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَقَدْ زَجَرَ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يُصَلِّيَ الْمُصَلِّيُ إِلَّا إِلَى سُتْرَةٍ. وَفِي خَبَرِ

صَدَقَةَ بْنِ يَسَارٍ، سَمِعْتُ ابْنَ عُمَرَ يَقُولُ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَا تُصَلُّوا إِلَّا إِلَى سُتْرَةٍ وَقَدْ

زَجَرَ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يُصَلِّيَ الْمُصَلِّيُ إِلَّا إِلَى سُتْرَةٍ، فَكَيْفَ يَفْعَلُ مَا يَزْجُرُ عَنْهُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ؟

وَفِي خَبَرِ مُوسَى بْنِ طَلْحَةَ، عَنْ أَبِيهِ، كَالذَّالِ عَلَى أَنَّ الْجِمَارَ إِذَا مَرَّ بَيْنَ يَدَيِ الْمُصَلِّيِ وَلَا سُتْرَةَ بَيْنَ يَدَيْهِ

عون بن ابو حنیفہ نے اپنے والد کے حوالے سے یہ بات نقل کی ہے: ”نبی اکرم ﷺ نے نیزہ گاڑا اور آپ نے اس کی طرف رخ کر کے نماز ادا کرنا شروع کی۔ اس کی دوسری طرف سے کتے، خواتین اور گدھے گزر جاتے تھے۔“  
یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ منقول ہے۔

ربیع بن سبرہ جہنی نے نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کیا ہے:

”اپنی نمازوں میں سترہ قائم کر لیا کرو خواہ وہ تیر ہی ہو۔“

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ نے نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کیا ہے:

”جب کوئی شخص نماز ادا کرے تو سترہ کی طرف رخ کر کے نماز ادا کرے اور اس کے قریب رہے۔“

امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں: تو یہ تمام روایات مستند ہیں۔ نبی اکرم ﷺ نے نمازی کو یہ حکم دیا ہے کہ وہ نماز کے دوران

سترہ قائم کر لیا کرے۔

جبکہ عبدالکریم نے مجاہد کے حوالے سے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کے حوالے سے یہ بات نقل کی ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے سترہ کی طرف رخ کئے بغیر کھلی جگہ پر نماز ادا کی تھی اس کی وجہ یہ ہے کہ نبی اکرم ﷺ کے زمانہ اقدس میں میدان عرفات میں کوئی عمارت نہیں بنی ہوئی تھی جس کو نبی اکرم ﷺ آڑ بنالیتے اور نبی اکرم ﷺ نے نمازی کو اس بات سے منع کیا ہے کہ وہ سترہ کی طرف رخ کیے بغیر نماز ادا کرے۔

صدقہ بن یبر نے یہ بات نقل کی ہے میں حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کو یہ بیان کرتے ہوئے سنا ہے: نبی اکرم ﷺ نے

ارشاد فرمایا ہے:

”تم لوگ سترہ کی طرف رخ کئے بغیر نماز ادا نہ کیا کرو۔“

اور نبی اکرم ﷺ نے نمازی کو اس بات سے منع کیا ہے کہ وہ سترہ کی طرف رخ کئے بغیر نماز ادا کرے تو نبی اکرم ﷺ نے

جس کام سے منع کیا ہو تو آپ خود اس کا ارتکاب کیسے کر سکتے ہیں؟

موسیٰ بن طلحہ نے اپنے والد کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے جو اس بات پر دلالت کرتی ہے کہ گدھا جب نمازی کے آگے

سے گزر جائے اور نمازی کے سامنے کوئی سترہ نہ ہو تو نمازی کے آگے سے گدھے کا گزرنا نمازی کو نقصان دیتا ہے۔

**842 - سند حدیث:** نَاسِحَاقُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ بْنِ حَبِيبِ بْنِ الشَّهِيدِ، نَاعِمَرُ بْنُ عُبَيْدِ الطَّنَافِيسِيِّ، عَنْ سِمَاكِ

بْنِ حَرْبٍ، عَنْ مُوسَى بْنِ طَلْحَةَ، عَنْ أَبِيهِ قَالَ:

مَتْنُ حَدِيثٍ: كُنَّا نَصَلِّيُ وَالذَّوَابُ تَمُرُ بَيْنَ أَيْدِينَا، فَسَأَلْنَا النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَقَالَ: مِثْلُ الْخِوَرَةِ

الرَّحْلِ يَكُونُ بَيْنَ يَدَيْ أَحَدِكُمْ، فَلَا يَضُرُّهُ مَا مَرَّ بَيْنَ يَدَيْهِ

❀❀ امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ کہتے ہیں: اسحاق بن ابراہیم -- عمر بن عبید طنافسی -- سَمَک بن حرب (کے حوالے سے



روایت نقل کرتے ہیں)۔۔۔ موسیٰ بن طلحہ اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں:

ہم لوگ نماز ادا کر رہے ہوتے تھے اور جانور ہمارے سامنے سے گزر جایا کرتے تھے۔ ہم نے نبی اکرم ﷺ سے دریافت کیا تو آپ نے ارشاد فرمایا: ”پالان کی پچھلی لکڑی جتنی کوئی چیز تمہارے (سترہ کے طور پر) ہو تو پھر اس کے پرے سے گزرنے والی کوئی چیز آدمی کو نقصان نہیں دیتی۔“

**843۔** سند حدیث: ثنا ابو موسیٰ، ثنا عبد الرحمن، ثنا اسرائیل، عن یساک، عن موسیٰ بن طلحہ، عن ابيه، عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال:

مَنْ حَدَّثَ أَحَدُكُمْ بَيْنَ يَدَيْهِ مِثْلَ مُوَخِرَةِ الرَّحْلِ، ثُمَّ لَا يَصُرُّهُ مَا مَرَّ بَيْنَ يَدَيْهِ

تَوْصِيحُ مَصْنَفٍ: قَالَ أَبُو بَكْرٍ: فَصِيَ قَوْلِهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مِثْلُ مُوَخِرَةِ الرَّحْلِ يَكُونُ بَيْنَ يَدَيْ أَحَدِكُمْ، ثُمَّ لَا يَصُرُّهُ مَا مَرَّ بَيْنَ يَدَيْهِ ذَلَالَةً وَاضِحَةً إِذَا لَمْ يَكُنْ بَيْنَ يَدَيْهِ مِثْلُ مُوَخِرَةِ الرَّحْلِ صَرُّهُ مُرُورُ الدَّوَابِّ بَيْنَ يَدَيْهِ، وَالدَّوَابُّ الَّتِي تَصُرُّ مُرُورَهَا بَيْنَ يَدَيْهِ هِيَ الدَّوَابُّ الَّتِي أَعْلَمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهَا تَقْطَعُ الصَّلَاةَ، وَهُوَ الْحِمَارُ، وَالْكَلْبُ الْأَسْوَدُ، عَلَى مَا أَعْلَمَ الْمُصْطَفَى صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، لَا غَيْرَ هَذَا مِنَ الدَّوَابِّ الَّتِي لَا تَقْطَعُ الصَّلَاةَ

❖❖ (امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ کہتے ہیں:۔۔۔ ابو موسیٰ۔۔۔ عبد الرحمن۔۔۔ اسرائیل۔۔۔ یساک۔۔۔ موسیٰ بن طلحہ۔۔۔ اپنے والد) کے حوالے سے روایت نقل کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

”تم میں سے ہر ایک کو پالان کی پچھلی لکڑی جتنی کوئی چیز (اپنے آگے سترے کے طور پر رکھ لینی چاہئے) پھر اس کے سامنے سے گزرنے والی کوئی چیز آدمی کو نقصان نہیں دے گی۔“

امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں: نبی اکرم ﷺ کے یہ الفاظ:

”پالان کی پچھلی لکڑی جتنی کوئی چیز آدمی کے آگے ہونی چاہئے پھر اس کے سامنے سے گزرنے والی کوئی چیز اسے نقصان نہیں دے گی۔“

**843۔** صحیح مسلم: کتاب الصلاة: باب سترة المصلي: رقم الحديث: 801: سنن أبي داود: كتاب الصلاة: تفریع ابواب السترة: باب ما يستر المصلي: رقم الحديث: 593: سنن ابن ماجه: كتاب إقامة الصلاة: باب ما يستر المصلي: رقم الحديث: 936: الجامع لترمذی: ابواب الصلاة عن رسول الله صلى الله عليه وسلم: باب ما جاء في سترة المصلي: رقم الحديث: 315: صحيح ابن حبان: باب الإمامة والجماعة: باب الحديث في الصلاة ذكر البيان بأن السترة تمنع من قطع الصلاة: رقم الحديث: 2411: مسند أحمد بن حنبل: مسند العشرة المبشرين بالجنة: مسند أبي محمد طلحة بن عبيد الله رضي الله عنه: رقم الحديث: 1355: مسند الطيالسي: أحاديث طلحة بن عبيد الله رضي الله عنه: رقم الحديث: 225: مسند عبد بن حميد: مسند طلحة بن عبيد الله بن عثمان بن عمرو بن كعب: رقم الحديث: 101: البحر الرحار: مسند البزار: وما روى موسى بن طلحة: رقم الحديث: 841: مسند أبي يعلى الموصلي: مسند طلحة بن عبيد الله: رقم الحديث:

ان میں اس بات پر واضح دلالت پائی جاتی ہے کہ جب آدمی کے سامنے پالان کی بچھلی لکڑی جتنی کوئی چیز (سترے کے طور پر) موجود نہیں ہوگی تو جانوروں کا اس کے آگے سے گزرنا اسے نقصان پہنچائے گا اور جن جانوروں کے (نمازی کے) آگے سے گزرنے کی وجہ سے نقصان ہوتا ہے یہ وہ جانور ہیں جن کے بارے میں نبی اکرم ﷺ نے یہ بات بیان کر دی ہے کہ یہ نماز کو منقطع کر دیتے ہیں اور وہ گدھا اور کالا کتا ہیں اور جیسا کہ نبی اکرم ﷺ نے صرف انہی کے بارے میں یہ بات بتائی ہے ان دونوں کے علاوہ کسی اور جانور کے بارے میں یہ بات نہیں بتائی ہے کہ وہ بھی نماز کو منقطع کر دیتے ہیں۔

### بَابُ كَرَاهِيَةِ الصَّلَاةِ وَبَيْنَ يَدَيِ الْمُصَلِّي ثِيَابٌ فِيهَا تَصَاوِيرُ

باب 305: ایسی حالت میں نماز ادا کرنا مکروہ ہے جب نمازی کے سامنے ایسا کپڑا لٹکا ہوا ہو

جس میں تصویریں بنی ہوئی ہوں

844- سند حدیث: نا أبو موسى، حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ، ثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْقَاسِمِ قَالَ

سَمِعْتُ الْقَاسِمَ يُحَدِّثُ عَنْ عَائِشَةَ

متن حدیث: أَنَّهُ كَانَ لَهَا ثَوْبٌ فِيهِ تَصَاوِيرُ مَمْدُودَةٌ إِلَى سَهْوَةٍ، فَكَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي

إِلَيْهِ، فَقَالَ: أَخْرِجِي عَنِّي، فَأَخَذَتْهُ، فَجَعَلَتْهُ وَمَا يَدُ

\*\*\* (امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ کہتے ہیں:۔۔ ابو موسیٰ۔۔ محمد بن جعفر۔۔ شعبہ۔۔ عبد الرحمن بن قاسم۔۔ قاسم کے حوالے

سے نقل کرتے ہیں سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں:

ان کا ایک کپڑا تھا جس میں تصویریں بنی ہوئی تھیں۔ وہ ایک اطاق پر لٹکا ہوا تھا۔ نبی اکرم ﷺ اس طرف رخ کر کے

نماز ادا کیا کرتے تھے تو آپ نے فرمایا: اے میرے سامنے سے ہٹا دو! تو سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے اس کو اتارا اور اس کے ٹکے بنا

دیئے۔



## جَمَاعُ أَبْوَاب

الْكَلَامِ الْمُبَاحِ فِي الصَّلَاةِ وَالذُّعَاءِ وَالذِّكْرِ، وَمَسْأَلَةِ الرَّبِّ عَزَّ وَجَلَّ وَمَا يُضَاهِي هَذَا وَيُقَارِبُهُ

ابواب کا مجموعہ

نماز کے دوران مباح کلام کرنا، ذکر کرنا، دعا مانگنا پروردگار سے کوئی چیز مانگنا اور وہ چیزیں جو ان امور کے ساتھ مشابہت رکھتی ہیں اور ان کے قریب ہیں

بَابُ إِبَاحَةِ الذُّعَاءِ فِي الصَّلَاةِ

باب 306: نماز کے دوران دعا مانگنا مباح ہے

845 - سند حدیث: نَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ الْحَكَمِ، ثَنَا أَبِي، وَشُعَيْبٌ قَالَا: حَدَّثَنَا اللَّيْثُ، عَنْ يَزِيدَ

بْنِ أَبِي حَبِيبٍ، عَنْ أَبِي الْخَيْرِ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو، عَنْ أَبِي بَكْرٍ الصِّدِّيقِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ،

مَتْنٌ حَدِيثٌ: أَنَّهُ قَالَ لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: عَلِّمْنِي دُعَاءَ أَدْعُو بِهِ فِي صَلَاتِي

❦ (امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ کہتے ہیں:)-- محمد بن عبد اللہ بن عبد حکم -- اپنے والد اور شعب -- لیث -- یزید بن

ابو حبیب -- ابو الخیر (کے حوالے سے روایت نقل کرتے ہیں:) حضرت عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کے بارے

میں یہ بات نقل کرتے ہیں: انہوں نے نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں عرض کی:

”آپ مجھے کسی ایسی دعا کی تعلیم دیجئے جو میں نماز میں مانگ لیا کروں۔“

846 - سند حدیث: نَاهُ يُونُسُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلَى الصَّدِّيقِيُّ، أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ، أَخْبَرَنِي عَمْرُو بْنُ الْحَارِثِ،

وَأَبْنُ لَهِيْعَةَ، عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي حَبِيبٍ، عَنْ أَبِي الْخَيْرِ، أَنَّهُ سَمِعَ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عَمْرٍو بْنَ الْعَاصِ يَقُولُ:

مَتْنٌ حَدِيثٌ: إِنَّ أَبَا بَكْرٍ الصِّدِّيقَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: عَلِّمْنِي يَا رَسُولَ

اللَّهِ دُعَاءَ أَدْعُو بِهِ فِي صَلَاتِي، وَفِي بَيْتِي قَالَ: قُلِ: اللَّهُمَّ إِنِّي ظَلَمْتُ نَفْسِي ظُلْمًا كَثِيرًا، وَلَا يَغْفِرُ الذُّنُوبَ

إِلَّا أَنْتَ، فَاعْفِرْ لِي مَغْفِرَةً مِنْ عِنْدِكَ، وَارْحَمْنِي إِنَّكَ أَنْتَ الْغَفُورُ الرَّحِيمُ

❦ (امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ کہتے ہیں:)-- یونس بن عبد الاعلیٰ صدیق -- ابن وہب -- عمرو بن حارث اور ابن لہیعہ --

یزید بن ابو حبیب -- ابو الخیر (کے حوالے سے روایت نقل کرتے ہیں:) حضرت عبد اللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں:

حضرت ابو بکر صدیق نے نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں عرض کی: یا رسول اللہ (ﷺ)! آپ مجھے کسی ایسی مائی تعلیم دیجئے جسے میں نماز میں اور اپنے گھر میں مانگا کروں تو نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: تم یہ پڑھا کرو:

”اے اللہ! میں نے اپنے اوپر بڑا ظلم کیا ہے اور گناہوں کی مغفرت صرف تو ہی کر سکتا ہے لہذا تو اپنی بارگاہ سے میری مغفرت کر دے اور مجھ پر رحم کر بے شک تو مغفرت کرنے والا اور رحم کرنے والا ہے۔“

**847** - سند حدیث: نَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ سَعِيدٍ الْأَشْجِيُّ، ثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ، عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ مُسْلِمٍ، عَنْ مُسْرُوقٍ، عَنْ

عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ:

مَتْنُ حَدِيثٍ: لَمَّا نَزَلَتْ (إِذَا جَاءَ نَصْرُ اللَّهِ وَالْفَتْحُ) (النصر: 1) إِلَى آخِرِهَا مَا رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَاةً إِلَّا قَالَ: سُبْحَانَكَ اللَّهُمَّ وَبِحَمْدِكَ، اللَّهُمَّ اغْفِرْ لِي

سے روایت نقل کرتے ہیں: (سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں:

جب یہ آیت نازل ہوئی:

”جب اللہ تعالیٰ کی مدد اور فتح آگئی“ یہ سورہ کے آخر تک ہے۔ تو اس کے بعد میں نے نبی اکرم ﷺ کو دیکھا کہ آپ جب

بھی نماز ادا کرتے تھے تو یہ پڑھتے تھے:

”تو پاک ہے اے اللہ! اور حمد تیرے لئے مخصوص ہے اے اللہ! تو میری مغفرت کر دے۔“

**848** - سند حدیث: نَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبَّادِ بْنِ أَذَمَ، ثَنَا مَرْوَانُ بْنُ مُعَاوِيَةَ الْقَزَارِيُّ، عَنْ أَبِي مَالِكٍ الْأَشْجَعِيِّ،

عَنْ أَبِيهِ قَالَ:

مَتْنُ حَدِيثٍ: كُنَّا نَعْبُدُ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَيَجِيءُ الرَّجُلُ، وَتَحِيَّةُ الْمَرْأَةِ فَيَقُولُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ كَيْفَ أَقُولُ إِذَا صَلَّيْتُ؟ قَالَ: قُلْ: اللَّهُمَّ اغْفِرْ لِي وَارْحَمْنِي، وَاهْدِنِي، وَعَافِنِي، وَارْزُقْنِي، فَقَدْ

**846**: صحيح البخاري كتاب الاذان ابواب صفة الصلاة باب الدعاء قبل السلام رقم الحديث 811 صحيح مسلم كتاب

الذكر والدعاء والتوبة والاستغفار باب استحباب خفض الصوت بالذكر رقم الحديث 4983 صحيح ابن حبان كتاب

الصلاة باب صفة الصلاة ذكر الخبر المحدث قول من زعم ان دعاء البراء في صلاته رقم الحديث 2000 مسني ابن

ماجه كتاب الدعاء باب دعاء رسول الله صلى الله عليه وسلم رقم الحديث 3833 الجامع للمترمذی ابواب الدعوات

عن رسول الله صلى الله عليه وسلم باب منه رقم الحديث 3536 السنن الصغرى كتاب السهو نوع آخر من الدعاء

رقم الحديث 1290 مصنف ابن ابي شيبة كتاب الدعاء ما ذكر فيمن سال النبي صلى الله عليه وسلم ان يعلمه رقم

الحديث 28758 السنن الكبرى للنسائي العمل في افتتاح الصلاة نوع آخر من الدعاء رقم الحديث 1202 مسند احمد

بن حنبل مسند الخلفاء الراشدين مسند ابي بكر الصديق رضي الله عنه رقم الحديث 8 مسند عبد بن حميد مسند

ابي بكر الصديق رضي الله عنه رقم الحديث 5 البحر الزخار مسند البزار وما روى عبد الله بن عمرو رقم الحديث

21 مسند ابي يعنى ابو صلي مسند ابي بكر الصديق رضي الله عنه رقم الحديث 28

جَمِيعَ لَكَ دُنْيَاكَ وَآخِرَتُكَ

❦ (امام ابن خزیرہ رحمہ اللہ کہتے ہیں:)-- محمد بن عباد بن آدم-- مروان بن معاویہ فزاری-- ابومالک اشجعی-- اپنے والد کے حوالے سے نقل کرتے ہیں وہ بیان کرتے ہیں:

ہم لوگ صبح کے وقت نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوتے تھے تو بعض اوقات کوئی مرد یا عورت آتے تھے اور وہ یہ عرض کرتا تھا: یا رسول اللہ (ﷺ)! جب میں نماز ادا کروں تو میں کیا پڑھا کروں؟ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: تم یہ پڑھو:

”اے اللہ! تو میری مغفرت کر دے تو مجھ پر رحم کر تو مجھے ہدایت نصیب کر تو مجھے عافیت عطا کر تو مجھے رزق عطا کر۔“  
تو اس طرح تمہارے لئے دنیا اور آخرت کو جمع کر دیا جائے۔

بَابُ مَسْأَلَةِ الرَّبِّ جَلَّ وَعَلَا فِي الصَّلَاةِ مُحَاسَبَةً يَسِيرَةً، إِذَا الْمُحَاسَبَةُ بِجَمِيعِ ذُنُوبِهِ  
وَالْمُنَاقَشَةُ بِهَا تَهْلِكُ صَاحِبَهَا

باب 307: نماز کے دوران پروردگار سے آسان حساب کی دعا مانگنا

کیونکہ تمام گناہوں کا حساب ہونا اور ان کی تفتیش ہونا گناہگار شخص کو ہلاکت کا شکار کر دے گا

849- سند حدیث: نا یعقوب بن ابراہیم الدورقی، نا ابن علیہ ح وثنا مؤمل بن ہشام، ثنا اسماعیل، عن محمد بن اسحاق، حدثني عبد الواحد بن حمزة بن عبد الله بن الزبير، عن عباد بن عبد الله بن الزبير، عن عائشة قالت:

متن حدیث: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ فِي بَعْضِ صَلَاتِهِ: اللَّهُمَّ حَاسِبْنِي حَسَابًا يَسِيرًا فَلَمَّا انْصَرَفَ قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، مَا الْحِسَابُ الْيَسِيرُ قَالَ: يَنْظُرُ فِي كِتَابِهِ وَيَتَجَاوَزُ لَهُ عَنْهُ، إِنَّهُ مَنْ نُوفِيَ الْحِسَابَ يَوْمَئِذٍ، يَا عَائِشَةُ، هَلَكَ، وَكُلُّ مَا يُصِيبُ الْمُؤْمِنَ يُكَفِّرُ اللَّهُ بِهِ عَنْهُ، حَتَّى الشُّرْكَاءُ تُشَوِّكُهُ جَمِيعُهُمَا لَفْظًا وَاحِدًا

❦ (امام ابن خزیرہ رحمہ اللہ کہتے ہیں:)-- یعقوب بن ابراہیم دورقی-- ابن علیہ-- مؤمل بن ہشام-- اسماعیل-- محمد بن اسحاق-- عبد الواحد بن حمزہ بن عبد اللہ بن زبیر-- عباد بن عبد اللہ بن زبیر کے حوالے سے-- سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کا یہ بیان نقل کیا ہے:

849: صحیح ابن حبان کتاب اخبارہ صلی اللہ علیہ وسلم عن مناقب الصحابة ذكر وصف العرض الذي يكون في القيامة ليس له يناقش على رقم الحديث 7488 المستدرک علی الصحیحین للحاکم کتاب الايمان واما حدیث سمرۃ بن صمد رقم الحديث 174 احمد بن حنبل حدیث السيدة عائشة رضي الله عنها رقم الحديث 23688 سند اسحاق بن راهويه ما يروى عن عبد بن عبد الله بن الزبير عن عائشة رقم الحديث 795 المعجم الاوسط للطبرانی باب السين من اسنه سبعين رقم الحديث 3738



میں نے نبی اکرم ﷺ کو ایک نماز کے دوران یہ کہتے ہوئے سنا۔  
 ”اے اللہ! تو مجھ سے آسان حساب لینا۔“

جب آپ نے نماز مکمل کر لی تو میں نے عرض کی: یا رسول اللہ (ﷺ)! آسان حساب سے مراد کیا ہے۔ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: (اللہ تعالیٰ) ایک شخص کے نامہ اعمال کو دیکھے گا اور پھر اس سے درگزر کرے گا۔ اے عائشہ (رضی اللہ عنہا)! اس دن جس سے باقاعدہ حساب لیا گیا وہ ہلاکت کا شکار ہو جائے گا اور مومن کو جو بھی تکلیف لاحق ہوتی ہے اللہ تعالیٰ اس کی وجہ سے اس کے گناہوں کو معاف کر دیتا ہے یہاں تک کہ اسے جو کاٹا لگتا (اس کی وجہ سے بھی اس کو معاف کر دیتا ہے)۔  
 دونوں راویوں کے نقل کردہ الفاظ ایک جیسے ہیں۔

بَابُ إِبَاحَةِ التَّسْبِيحِ وَالتَّحْمِيدِ وَالتَّكْبِيرِ فِي الصَّلَاةِ عِنْدَ إِرَادَةِ الْمَرْءِ مَسْأَلَةَ حَاجَةٍ يَسْأَلُهَا رَبَّهُ عَزَّ وَجَلَّ وَمَا يُرْجَى فِي ذَلِكَ مِنَ الْإِسْتِجَابَةِ

باب 308: نماز کے دوران تسبیح، تحمید اور تکبیر پڑھنا مباح ہے

جب آدمی اپنے پروردگار سے (کسی حاجت کو پورا کرنے کی دعا) مانگنے کا ارادہ کرے اس صورت میں اس دعا کی قبولیت کی دعا کی جاسکتی ہے۔

850 - سند حدیث: نَا مُحَمَّدُ بْنُ أَبَانَ، ثَنَا وَكِيعٌ، ثَنَا عِكْرِمَةُ بْنُ عَمَّارٍ الْيَمَامِيُّ، وَثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ هَاشِمٍ، ثَنَا وَكِيعٌ، عَنْ عِكْرِمَةَ بْنِ عَمَّارٍ، عَنْ إِسْحَاقَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي طَلْحَةَ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ:  
 متن حدیث: جَاءَتْ أُمُّ سَلِيمٍ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَتْ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، عَلَّمَنِي كَلِمَاتٍ أَدْعُو بِهِنَّ فِي صَلَاتِي قَالَ: سَبِّحِ اللَّهَ عَشْرًا، وَاحْمَدِيهِ عَشْرًا، وَكَبِّرِيهِ عَشْرًا، ثُمَّ سَلِّهِ حَاجَتَكَ يُقَلَّ: نَعَمْ، نَعَمْ

❦ (امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ کہتے ہیں:)-- محمد بن ابان -- وکیع -- عکرمہ بن عمار یامی -- عبد اللہ بن ہاشم -- وکیع -- عکرمہ بن عمار -- اسحاق بن عبد اللہ بن ابوطحہ (کے حوالے سے روایت نقل کرتے ہیں:) حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

سیدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئیں۔ انہوں نے عرض کی: یا رسول اللہ (ﷺ)! آپ مجھے ایسے کلمات کی تعلیم دیجئے جنہیں میں نماز میں دعا کے طور پر مانگا کروں تو نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: تم دس مرتبہ سبحان اللہ پڑھو اور دس مرتبہ الحمد للہ پڑھو دس مرتبہ اللہ اکبر پڑھو پھر اپنی حاجت کا سوال کرو تو کہا جائے گا: جی ہاں! جی ہاں! (یعنی تمہاری دعا قبول ہوتی ہے)

## بَابُ إِبَاحَةِ الْإِسْتِعَاذَةِ فِي الصَّلَاةِ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ وَمِنْ عَذَابِ النَّارِ

باب 309: نماز کے دوران قبر کے عذاب سے اور جہنم کے عذاب سے پناہ مانگنا مباح ہے

851 - سند حدیث: نَا عَسَدُ اللَّهِ بْنُ سَعِيدٍ الْأَشْجِيُّ، ثَنَا أَبُو خَالِدٍ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ، عَنْ عُمَرَةَ، عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ:

مَتْنُ حَدِيثٍ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: إِنِّي أُرِيكُمْ تُفْتَنُونَ فِي الْقُبُورِ كَيْفَتِهِ الدَّجَالِ قَالَتْ عُمَرَةُ: قَالَتْ عَائِشَةُ: فَكُنْتُ أَسْمَعُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، يَقُولُ فِي صَلَاتِهِ: اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنْ عَذَابِ النَّارِ، وَمِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ

❀❀ (امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ کہتے ہیں:)-- عبد اللہ بن سعید اشجی نے -- ابو خالد -- یحییٰ بن سعید -- عمرہ کے حوالے

سے -- سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کا یہ بیان نقل کیا ہے: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

مجھے تمہارے بارے میں دکھایا گیا ہے کہ تمہیں دجال کی آزمائش کی طرح قبروں کی آزمائش میں مبتلا کیا جائے گا۔

عمرہ نامی خاتون بیان کرتی ہیں: سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو اس کے بعد نماز میں یہ کہتے ہوئے سنا:

”اے اللہ! میں جہنم کے عذاب سے اور قبر کے عذاب سے تیری پناہ مانگتا ہوں۔“

## بَابُ الْإِسْتِعَاذَةِ مِنْ فِتْنَةِ الدَّجَالِ، وَمِنْ فِتْنَةِ الْمَحْيَا وَالْمَمَاتِ، وَمِنْ الْمَائِمِ وَالْمَغْرَمِ فِي الصَّلَاةِ

باب 310: نماز کے دوران دجال کے فتنے، زندگی اور موت کی آزمائش اور قرض سے پناہ مانگنا

852 - أَخْبَرَنِي أَبُو عَبْدِ الْحَكَمِ، أَنَّ أَبَاهُ، وَشُعَيْبًا أَخْبَرَاهُمُ قَالَا: أَخْبَرَنَا اللَّيْثُ، عَنْ يَزِيدَ بْنِ الْهَادِ، عَنْ

ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ عُرْوَةَ، عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ:

مَتْنُ حَدِيثٍ: كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدْعُو فِي صَلَاتِهِ: اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ، وَأَعُوذُ بِكَ مِنْ فِتْنَةِ الدَّجَالِ، وَأَعُوذُ بِكَ مِنْ فِتْنَةِ الْمَحْيَا وَالْمَمَاتِ، اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنَ الْمَائِمِ وَالْمَغْرَمِ قَالَتْ عَائِشَةُ: فَقَالَ قَائِلٌ: مَا أَكْثَرَ مَا تَسْعِيذُ مِنَ الْمَغْرَمِ يَا رَسُولَ اللَّهِ؟ فَقَالَ: إِنَّ الرَّجُلَ إِذَا غَرِمَ خَذَّكَ فَكَذَّبَ، وَوَعَدَ فَأَخْلَفَ

❀❀ (امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ کہتے ہیں:)-- ابو عبد حکم نے -- اپنے والد اور شعیب کے حوالے سے -- لیث -- یزید بن

ہاد -- ابن شہاب زہری -- عروہ کے حوالے سے -- سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کا یہ بیان نقل کیا ہے:

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اپنی نماز میں یہ دعا مانگا کرتے تھے:

”اے اللہ! میں قبر کے عذاب سے تیری پناہ مانگتا ہوں اور میں دجال کی آزمائش سے تیری پناہ مانگتا ہوں اور میں زندگی

اور موت کی آزمائش سے تیری پناہ مانگتا ہوں اور میں گناہ اور قرض سے تیری پناہ مانگتا ہوں۔“

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: ایک صاحب نے عرض کی: یا رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم)! کیا وجہ ہے کہ آپ قرض سے بکثرت پناہ

مانگتے ہیں؟ تو نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: آدمی جب مقروض ہوتا ہے تو بات کرتے ہوئے غلط بیانی کرتا ہے اور وعدہ کرے تو اس کی خلاف ورزی کرتا ہے۔

بَابُ إِبَاحَةِ التَّحْمِيدِ وَالشَّاءِ عَلَى اللَّهِ فِي الصَّلَاةِ الْمَكْتُوبَةِ عِنْدَمَا يَرَى الْمُصَلِّي أَوْ يَسْمَعُ مَا يَجِبُ عَلَيْهِ أَوْ يُرِيدُ شُكْرَ رَبِّهِ عَلَى ذَلِكَ

باب 311: جب کوئی نمازنی فرض نماز کے دوران کوئی ایسی چیز دیکھے یا سنے جس کی وجہ سے اس پر شکر کرنا واجب ہو یا جس کی وجہ سے وہ اپنے پروردگار کا شکر ادا کرنے کا ارادہ کرے تو اس کے لئے حمد بیان کرنا اور اللہ تعالیٰ کا شکر کرنا مباح ہے۔

853 - سند حدیث: نَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ الصَّبِيِّ، أَخْبَرَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ - ثَنَا أَبُو حَارِمٍ، عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ السَّاعِدِيِّ ح وَحَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الدَّورَقِيُّ، ثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ أَبِي حَارِمٍ، عَنْ أَبِيهِ ح وَثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ بِشْرِ بْنِ مَنْصُورٍ السُّلَمِيُّ، ثَنَا عَبْدُ الْأَعْلَى، عَنْ عُبيدِ اللَّهِ ح وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ بَزِيعٍ، ثَنَا عَبْدُ الْأَعْلَى، ثَنَا عُبيدُ اللَّهِ يَعْنِي ابْنَ عُمَرَ، عَنْ أَبِي حَارِمٍ، عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ

توضیح روایت: وَهَذَا لَفْظُ حَدِيثِ حَمَّادِ بْنِ زَيْدٍ قَالَ: كَانَ قِتَالٌ بَيْنَ بَنِي عَمْرِو بْنِ عَوْفٍ، فَبَلَغَ ذَلِكَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَصَلَّى الظُّهْرَ ثُمَّ أَتَاهُمْ لِيُصَلِّحَ بَيْنَهُمْ، ثُمَّ قَالَ لِيلَالٍ: يَا لِيلَالُ، إِذَا حَضَرَتْ صَلَاةُ الْعَصْرِ وَلَمْ آتِ فَمُرْ أَبَا بَكْرٍ فَلْيُصَلِّ بِالنَّاسِ، فَلَمَّا حَضَرَتِ الْعَصْرُ، أَذَّنَ لِيلَالٌ، ثُمَّ أَقَامَ، ثُمَّ قَالَ لِأَبِي بَكْرٍ: تَقَدَّمَ، فَتَقَدَّمَ أَبُو بَكْرٍ، فَدَخَلَ فِي الصَّلَاةِ، ثُمَّ جَاءَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَجَعَلَ يَشُقُّ النَّاسَ، حَتَّى قَامَ خَلْفَ أَبِي بَكْرٍ قَالَ وَصَفَحَ الْقَوْمَ، وَكَانَ أَبُو بَكْرٍ إِذَا دَخَلَ فِي الصَّلَاةِ لَا يَلْتَفِتُ، فَلَمَّا رَأَى أَبُو بَكْرٍ التَّصْفِيحَ لَا يُمَسِّكُ عَنْهُ التَّفَتُّ فَأَوَمَّ إِلَيْهِ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَيَّ امْضِ، فَلَمَّا قَالَ لِأَبِي بَكْرٍ هَيَّهْ، يَحْمَدُ لِلَّهِ عَلَى قَوْلِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: امْضِ، ثُمَّ مَشَى أَبُو بَكْرٍ الْقَهْقَرَى عَلَى عَقْبَيْهِ فَتَأَخَّرَ، فَلَمَّا رَأَى ذَلِكَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَقَدَّمَ فَصَلَّى بِالنَّاسِ، فَلَمَّا قَضَى صَلَاتَهُ قَالَ: يَا أَبَا بَكْرٍ مَا مَنَعَكَ إِذَا أَوَمَّاتُ إِلَيْكَ أَلَّا تَكُونَ مَضِيَّتَ قَالَ: لَمْ يَكُنْ لِابْنِ أَبِي قُحَافَةَ أَنْ يَوْمَّ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِلنَّاسِ: إِذَا نَابَكُمْ فِي صَلَاتِكُمْ شَيْءٌ فَلْيَسْبِحِ الرِّجَالَ وَلْيُصَفِّحِ النِّسَاءَ

وَقَالَ ابْنُ أَبِي حَارِمٍ فِي حَدِيثِهِ: فَأَشَارَ إِلَيْهِ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَكَذَا، يَا مَرْءُ أَنْ يُصَلِّيَ، فَرَفَعَ أَبُو بَكْرٍ يَدَهُ فَحَمِدَ اللَّهَ، ثُمَّ رَجَعَ الْقَهْقَرَى وَرَاءَهُ وَقَالَ عَبْدُ الْأَعْلَى فِي حَدِيثِهِ: فَأَوَمَّ إِلَيْهِ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، أَيَّ كَمَا أَنْتَ، فَرَفَعَ أَبُو بَكْرٍ يَدَيْهِ فَحَمِدَ اللَّهَ، وَاتَّنى عَلَيْهِ لِقَوْلِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، ثُمَّ رَجَعَ الْقَهْقَرَى

توضیح روایت: قَالَ أَبُو بَكْرٍ: وَبَعْضُهُمْ يَزِيدُ عَلَى بَعْضٍ فِي الْحَدِيثِ

\*\*\* (امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ کہتے ہیں:۔۔۔ احمد بن عبدہ فصی۔۔۔ حماد بن زید۔۔۔ ابو حازم۔۔۔ سہل بن سعد ساعدی۔۔۔ یعقوب بن ابراہیم دورق۔۔۔ عبد العزیز بن ابو حازم۔۔۔ اپنے والد کے حوالے سے۔۔۔ اسماعیل بن بشر بن منصور السلمی۔۔۔ عبد الاعلیٰ۔۔۔ عبید اللہ

(یہاں تحویل سند ہے)۔۔۔ محمد بن عبد اللہ بن بزیج۔۔۔ عبد الاعلیٰ۔۔۔ عبید اللہ ابن عمر۔۔۔ ابو حازم (کے حوالے سے روایت نقل کرتے ہیں:) حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

بنو عمرو بن اوف کے درمیان لڑائی ہو گئی۔ اس بات کی اطلاع نبی اکرم ﷺ کو ملی تو نبی اکرم ﷺ ظہر کی نماز ادا کرنے کے بعد ان کے درمیان صلح کروانے کے لئے ان کے پاس تشریف لے گئے۔ آپ نے حضرت بلال رضی اللہ عنہ کو فرمایا: اے بلال! جب عصر کی نماز کا وقت ہو اور میں نہ آ پاؤں تو ابو بکر سے کہنا کہ لوگوں کو نماز پڑھا دے۔ جب عصر کی نماز کا وقت ہوا تو حضرت بلال رضی اللہ عنہ نے اذان دی اور پھر انہوں نے اقامت کہی تو انہوں نے حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ سے کہا: آپ آگے بڑھئے۔ حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ آگے بڑھ گئے انہوں نے نماز پڑھنا شروع کر دی پھر نبی اکرم ﷺ تشریف لے آئے۔ آپ لوگوں کے درمیان سے گزرتے ہوئے حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ کے پیچھے آ کر کھڑے ہو گئے۔ راوی بیان کرتے ہیں: لوگوں نے تالیاں بجا کر شروع کر دیں۔ حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ جب نماز شروع کرتے تھے تو ادھر ادھر تو جہ نہیں دیتے تھے۔ جب حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ نے دیکھا کہ تالیاں مسلسل بج رہی ہیں تو انہوں نے توجہ کی (تو انہیں۔۔۔ نبی اکرم ﷺ نظر آئے) نبی اکرم ﷺ نے انہیں اشارہ کیا کہ تم نماز جاری رکھو تو حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ کچھ دیر تک نبی اکرم ﷺ کے اس فرمان پر اللہ تعالیٰ کی حمد بیان کرتے رہے کہ ”تم نماز جاری رکھو!“ پھر حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ اٹھ کھڑے ہوئے۔ جب نبی اکرم ﷺ نے یہ بات ملاحظہ کی تو آپ آگے بڑھے اور آپ نے لوگوں کو نماز پڑھائی۔ جب نبی اکرم ﷺ نے نماز مکمل کر لی تو آپ نے ارشاد فرمایا: اے ابو بکر! جب میں نے تمہیں اشارہ کیا تھا تو پھر تم نے نماز کو جاری کیوں نہیں رکھا، تو حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ نے عرض کی: ابن ابی قحافہ کی یہ مجال نہیں ہے کہ وہ اللہ کے رسول کی امامت کرے۔ نبی اکرم ﷺ نے لوگوں سے فرمایا: جب نماز کے دوران تمہیں ضرورت پیش آ جائے تو مرد و مہمان اللہ کہیں اور خواہن تالی بجا لیں۔

ابن ابو حازم نے اپنی روایت میں یہ الفاظ نقل کئے ہیں:

”نبی اکرم ﷺ نے ان کی طرف اس طرح اشارہ کیا، یعنی انہیں یہ حکم دیا کہ وہ نماز جاری رکھیں، تو حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ نے اپنے ہاتھ بلند کئے اور اللہ تعالیٰ کی حمد بیان کی پھر وہ اٹھ کھڑے ہوئے۔“

عبد الاعلیٰ نے اپنی روایت میں یہ الفاظ نقل کئے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے اشارہ کیا کہ تم جیسے ہو ویسے ہی رہو تو حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ نے اپنے دونوں ہاتھ بلند کر کے نبی اکرم ﷺ کے اس فرمان پر اللہ تعالیٰ کی حمد و ثناء بیان کی اور پھر وہ اٹھ کھڑے ہوئے۔

امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں: بعض راویوں نے اس روایت میں دوسروں کے مقابلے میں بعض الفاظ زائد نقل کئے ہیں۔

## بَابُ الْأَمْرِ بِالتَّسْبِيحِ لِلرِّجَالِ وَالتَّصْفِيقِ لِلنِّسَاءِ عِنْدَ النَّائِبَةِ تَنَوُّبُهُمْ فِي الصَّلَاةِ

باب 312: نماز کے دوران کسی ضرورت کے پیش آنے پر (امام کو متوجہ کرنے کے لئے) سبحان اللہ کہنے کا حکم

مردوں کے لئے ہے اور تالی بجانے کا حکم خواتین کے لئے ہے

854 - سند حدیث: نَا عُبْدُ الْجَبَّارِ بْنُ الْعَلَاءِ، ثَنَا سُفْيَانُ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا حَازِمٍ يَقُولُ: ثَنَا سَهْلُ بْنُ سَعْدِ

السَّاعِدِيُّ صَاحِبُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ح وَحَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ خَشْرَمٍ، أَخْبَرَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ، عَنْ أَبِي حَازِمٍ، سَمِعَهُ مِنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ السَّاعِدِيِّ يَقُولُ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

مَنْ حَدَّثَ عَنْ نَائِبَةٍ فِي صَلَاتِهِ شَيْءٌ، فَلْيَقُلْ: سُبْحَانَ اللَّهِ، إِنَّمَا هَذَا لِلنِّسَاءِ يَغْنِي التَّصْفِيقُ هَذَا حَدِيثُ عَلِيِّ بْنِ خَشْرَمٍ وَأَمَّا عَبْدُ الْجَبَّارِ فَحَدَّثَنَا بِالْحَدِيثِ بِطَوِيلِهِ فِي خُرُوجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى بَنِي عَمْرِو بْنِ عَوْفٍ، وَقَالَ فِي أَخْبَرِهِ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَا لَكُمْ حِينَ نَائِبَتُكُمْ شَيْءٌ فِي صَلَاتِكُمْ صَفَّقْتُمْ، إِنَّمَا هَذَا لِلنِّسَاءِ، مَنْ نَابَهُ فِي صَلَاتِهِ شَيْءٌ فَلْيَقُلْ: سُبْحَانَ اللَّهِ

توضیح مصنف: قَالَ أَبُو بَكْرٍ: التَّصْفِيقُ وَالتَّصْفِيقُ وَاحِدٌ

﴿﴾ (امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ کہتے ہیں:)-- عبد الجبار بن علاء -- سفیان -- ابو حازم -- حضرت سہل بن سعد

ساعدی رضی اللہ عنہ -- علی بن خشرم -- ابن عیینہ -- ابو حازم (کے حوالے سے روایت نقل کرتے ہیں:)

حضرت سہل بن سعد ساعدی رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: ”جس شخص کو نماز کے دوران کوئی ضرورت پیش آجائے (یعنی امام کو متوجہ کرنا ہو) تو وہ سبحان اللہ کہے۔ یہ چیز خواتین کے لئے ہیں (راوی کہتے ہیں) یعنی تالی بجانا۔ روایت کے یہ الفاظ علی بن خشرم کے نقل کردہ ہیں۔

جہاں تک عبد الجبار کا تعلق ہے تو انہوں نے ہمیں طویل حدیث بیان کی ہے جس میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے بنو عمرو بن عوف کی طرف تشریف لے جانے کا تذکرہ ہے اور اس روایت کے آخر میں یہ بات ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی۔ ”کیا وجہ ہے کہ جب تمہیں نماز کے دوران ضرورت پیش آئی تو تم نے تالیاں بجانی شروع کر دیں؟ یہ حکم خواتین کے لئے ہے جس شخص کو نماز کے دوران (امام کو متوجہ کرنے کی) ضرورت پیش آئے تو وہ سبحان اللہ کہہ دے۔“

(امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں: لفظ تصفیق اور لفظ تصفیح کا مطلب ایک ہی ہے (یعنی تالی بجانا)

## بَابُ نَسْخِ الْكَلَامِ فِي الصَّلَاةِ وَحَظْرِهِ بَعْدَ مَا كَانَ مُبَاحًا

باب 313: نماز کے دوران کلام کرنے کا حکم منسوخ ہو گیا ہے اور یہ پہلے مباح تھا اور بعد میں اسے ممنوع کر دیا گیا

855 - سند حدیث: نَا يُوسُفُ بْنُ مُوسَى الْقَطَّانُ، ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ قُسَيْلٍ، أَنَا الْأَعْمَشُ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ

عَلْقَمَةَ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ



متن حدیث: كُنَّا نَسْلِمُ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ فِي الصَّلَاةِ، فَبَرَدُ عَلَيْنَا، فَلَمَّا رَجَعْنَا مِنْ عِنْدِ النَّجَاشِيِّ سَلَّمْنَا عَلَيْهِ فَلَمْ يَرُدَّ عَلَيْنَا لَقُلْنَا: يَا رَسُولَ اللَّهِ، كُنَّا نَسْلِمُ عَلَيْكَ فِي الصَّلَاةِ وَتَرَدُّ عَلَيْنَا، لَقَالَ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِنَّ فِي الصَّلَاةِ لَشُقْلًا

❦❦ (امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ کہتے ہیں:)-- یوسف بن موسیٰ قطان-- محمد بن فضیل-- اعمش-- ابراہیم-- علقمہ (کے حوالے سے روایت نقل کرتے ہیں:)

حضرت عبداللہ بنی النضر بیان کرتے ہیں: ہم لوگ پہلے نبی اکرم ﷺ کو سلام کیا کرتے تھے حالانکہ آپ اس وقت نماز ادا کر رہے ہوتے تھے تو آپ ہمیں سلام کا جواب دے دیا کرتے تھے۔ جب ہم نجاشی کے پاس سے واپس (مدینہ منورہ آئے) ہم نے آپ کو سلام کیا تو آپ نے سلام کا جواب نہیں دیا۔ ہم نے عرض کی: یا رسول اللہ! پہلے ہم آپ کو نماز کے دوران سلام کر دیتے تھے تو آپ ہمیں جواب دے دیتے تھے تو نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: نماز ایک مشغولیت ہے۔

856- سند حدیث: ثَنَا بُنْدَارٌ، ثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ، وَبِزِيدُ بْنُ هَارُونَ قَالَ: أَخْبَرَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ حَزْمٍ وَابْنُ أَبِي هَاشِمٍ زِيَادُ بْنُ أَيُّوبَ، ثَنَا هُشَيْمٌ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ أَبِي خَالِدٍ، عَنِ الْحَارِثِ بْنِ هُبَيْلٍ، عَنْ أَبِي عَمْرِو الشَّيْبَانِيِّ، عَنْ زَيْدِ بْنِ أَرْقَمَ قَالَ:

متن حدیث: كَانَ يُكَلِّمُ الرَّجُلَ إِلَى جَنْبِهِ فِي الصَّلَاةِ، حَتَّى نَزَلَتْ، (وَقُومُوا لِلَّهِ قَانِتِينَ) (البقرة: 238)

زَادَ فِي حَدِيثِ هُشَيْمٍ: فَأَمَرْنَا بِالسُّكُوتِ، وَنَهَيْنَا عَنِ الْكَلَامِ

❦❦ (امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ کہتے ہیں:)-- بندار-- یحییٰ بن سعید اور یزید بن ہارون-- اسماعیل-- ابو ہاشم زیاد بن

ایوب-- ہشیم-- اسماعیل بن ابو خالد-- حارث بن حہیل-- ابو عمرو شیبانی (کے حوالے سے روایت نقل کرتے ہیں:)

حضرت زید بن ارقم رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: پہلے کوئی شخص اپنے پہلو میں موجود شخص کے ساتھ نماز کے دوران بات چیت کر لیا کرتا تھا یہاں تک کہ یہ آیت نازل ہوئی۔

”اور اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں فرمانبرداری کے ساتھ کھڑے رہو۔“

ہشیم کی روایت میں یہ الفاظ زائد ہیں۔

”تو پھر ہمیں (نماز کے دوران) خاموش رہنے کا حکم دیا گیا اور کلام کرنے سے منع کر دیا گیا۔“

857- سند حدیث: ثَنَا يَحْيَى بْنُ حَكِيمٍ، ثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ، ثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ أَبِي خَالِدٍ، بِمِثْلِ حَدِيثِ

بُنْدَارٍ، غَيْرَ أَنَّهُ قَالَ: كَانَ يُكَلِّمُ الرَّجُلَ صَاحِبَهُ فِي الصَّلَاةِ بِالْحَاجَةِ، عَلَى عَهْدِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ،

حَتَّى نَزَلَتْ (وَقُومُوا لِلَّهِ قَانِتِينَ) (البقرة: 238)، فَأَمَرْنَا بِالسُّكُوتِ

❦❦ (امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ کہتے ہیں:)-- یحییٰ بن حکیم-- یحییٰ بن سعید-- اسماعیل بن ابو خالد (کے حوالے سے

روایت نقل کرتے ہیں۔)

تاہم اس میں یہ الفاظ ہیں:

”نبی اکرم ﷺ کے زمانہ اقدس میں پہلے کوئی شخص نماز کے دوران اپنے ساتھی کے ساتھ کسی کام کے بارے میں بات چیت کر لیتا تھا یہاں تک کہ یہ آیت نازل ہوئی:

”اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں فرمانبرداری کے ساتھ کھڑے رہو۔“

تو ہمیں خاموشی اختیار کرنے کا حکم دیا گیا۔

**858** - سند حدیث: قُتْنَا أَبُو مُوسَى يَحْيَى بْنُ حَمَّادٍ، نَا أَبُو عَوَّانَةَ، عَنْ سُلَيْمَانَ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ عَلْقَمَةَ،

عَنْ عَبْدِ اللَّهِ

مَتْنِ حَدِيثٍ: قَالَ: كُنَّا نُسَلِّمُ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَهُوَ يُصَلِّي بِمِثْلِهِ وَقَالَ: فَرَدَّ عَلَيْنَا فَقَالَ:

إِنَّ فِي الصَّلَاةِ لَشُغْلًا

قُلْتُ لِإِبْرَاهِيمَ: كَيْفَ تَسَلِّمُ أَنْتَ؟ قَالَ: أَرَدْتُ فِي نَفْسِي

❦ ❦ (امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ کہتے ہیں:۔۔ ابو موسیٰ یحییٰ بن حماد۔۔ ابو عوانہ۔۔ سلیمان۔۔ ابراہیم۔۔ علقمہ) کے حوالے

سے روایت نقل کرتے ہیں:)

حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: پہلے ہم نبی اکرم ﷺ کو سلام کرتے تھے اور آپ اس وقت نماز ادا کر رہے ہوتے تھے۔ (اس کے بعد حسب سابق حدیث میں یہ الفاظ ہیں) تو آپ ہمیں سلام کا جواب دے دیتے تھے پھر نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: نماز ایک مشغولیت ہے۔

راوی بیان کرتے ہیں: میں نے ابراہیم سے دریافت کیا: آپ لوگ کیسے سلام کرتے ہیں؟ (یعنی سلام کا جواب کیسے دیتے تھے) تو انہوں نے جواب دیا: میں دل میں جواب دے دیتا ہوں۔

### بَابُ ذِكْرِ الْكَلَامِ فِي الصَّلَاةِ جَهْلًا مِنَ الْمُتَكَلِّمِ

وَالذَّلِيلُ عَلَى أَنَّ الْكَلَامَ لَا يَقْطَعُ الصَّلَاةَ إِذَا لَمْ يَعْلَمْ الْمُتَكَلِّمُ أَنَّ الْكَلَامَ فِي الصَّلَاةِ مَعْظُورٌ غَيْرُ مُبَاحٍ

**باب 314:** کلام کرنے والے شخص کا لاعلمی کی وجہ سے نماز کے دوران کلام کرنے کا تذکرہ

اور اس بات کی دلیل کہ جب کلام کرنے والے شخص کو اس بات کا علم نہ ہو کہ نماز کے دوران کلام کرنا ممنوع ہے، مباح نہیں ہے تو کلام کرنا اس کی نماز کو منقطع نہیں کرے گا۔

**859** - سند حدیث: نَا بُنْدَارٌ، نَا يَحْيَى، قُتْنَا الْحَجَّاجُ وَهُوَ الصَّوَّافُ، عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ ح وَحَدَّثَنَا أَبُو

هَاشِمٍ زِيَادُ بْنُ أَيُّوبَ، نَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ عَلِيٍّ، حَدَّثَنِي الْحَجَّاجُ بْنُ أَبِي عُمَانَ، حَدَّثَنِي يَحْيَى بْنُ أَبِي كَثِيرٍ ح

**859** صحیح مسلم کتاب المساجد ومواقع الصلاۃ باب تحریم الکلام فی الصلاۃ رقم الحدیث: ۱۱۱۱ سنن ابی داؤد کتاب الصلاۃ

باب تفریع ابواب السجود والركوع والجموع العاطس فی الصلاۃ رقم الحدیث: ۱۱۱۲ السنن الصغری کتاب السهو الکلام فی

الصلاۃ رقم الحدیث 1208 سنن الدارمی کتاب الصلاۃ باب النهی عن الکلام فی الصلاۃ رقم الحدیث: 1210

وَأَنَا مُحَمَّدُ بْنُ هِشَامٍ، ثَنَا إِسْمَاعِيلُ، حَدَّثَنِي الْحَجَّاجُ، عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ، ح وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَيْمُونٍ، ثَنَا الْوَلِيدُ يَعْنِي ابْنَ مُسْلِمٍ، عَنِ الْأَوْزَاعِيِّ، عَنْ يَحْيَى وَثَنَا يُونُسُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلَى، أَخَرَنَا بِشَرِّ يَعْنِي ابْنَ بَكْرٍ - عَنِ الْأَوْزَاعِيِّ، حَدَّثَنِي يَحْيَى، عَنْ هِلَالِ بْنِ أَبِي مَيْمُونَةَ، حَدَّثَنِي عَطَاءُ بْنُ يَسَارٍ، ثَنَا مُعَاوِيَةُ بْنُ الْحَكَمِ السُّلَمِيُّ، ح وَثَنَا زِيَادُ بْنُ أَيُّوبَ، ثَنَا بِشَرُّ يَعْنِي ابْنَ إِسْمَاعِيلَ الْحَلَبِيِّ، عَنِ الْأَوْزَاعِيِّ، عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ، حَدَّثَنِي هِلَالُ بْنُ أَبِي مَيْمُونَةَ، حَدَّثَنِي عَطَاءُ بْنُ يَسَارٍ، حَدَّثَنِي مُعَاوِيَةُ بْنُ الْحَكَمِ السُّلَمِيُّ

مَنْ حَدَّثَنِي قَالَ: قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، إِنَّا كُنَّا حَدِيثَ عَهْدٍ بِجَاهِلِيَّةٍ، فَجَاءَ اللَّهُ بِالْإِسْلَامِ، وَإِنَّ رِجَالًا مِنَّا يَتَطَيَّرُونَ قَالَ: ذَلِكَ شَيْءٌ يَجِدُونَهُ فِي صُدُورِهِمْ، فَلَا يَصُدُّهُمْ قَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، رِجَالٌ يَأْتُونَ الْكُفَّةَ قَالَ: فَلَا تَأْتُوهُمْ قَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ رِجَالٌ مِنَّا يَخْطُونَ قَالَ: كَانَ نَبِيٌّ مِنَ الْأَنْبِيَاءِ يَخْطُ فَمَنْ وَافَقَ خَطُّهُ فَذَلِكَ قَالَ: وَبَيْنَا أَنَا أَصْلَى مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، إِذْ عَطَسَ رَجُلٌ مِنَ الْقَوْمِ، فَقُلْتُ لَهُ: يَرْحَمُكَ اللَّهُ، فَحَدَّثَنِي الْقَوْمُ بِأَبْصَارِهِمْ، فَقُلْتُ: وَاتَّكَلُ أُمِّيَاءُ، مَا لَكُمْ تَنْظُرُونَ إِلَيَّ قَالَ: فَضَرَبَ الْقَوْمُ بِأَيْدِيهِمْ عَلَى أَفْخَادِهِمْ، فَلَمَّا رَأَيْتُهُمْ - يَضْمُرُونِي - لَكِنِّي سَكْتُ، فَلَمَّا انْصَرَفَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَعَانِي، فَبَاسِي هُوَ وَأُمِّي، مَا رَأَيْتُ مُعَلِّمًا قَطُّ قَبْلَهُ وَلَا بَعْدَهُ أَحْسَنَ تَعْلِيمًا مِنْهُ، وَاللَّهِ مَا ضَرَبَنِي، وَلَا كَهْرَنِي، وَلَا شَتَمَنِي، وَلَكِنْ قَالَ: إِنَّ صَلَاتَنَا هَذِهِ لَا يَصْلُحُ فِيهَا شَيْءٌ مِنْ كَلَامِ النَّاسِ، إِنَّمَا هِيَ التَّكْبِيرُ، وَالتَّسْبِيحُ، وَتِلَاوَةُ الْقُرْآنِ

تَوْضِيحُ رَوَايَتِ: هَذَا لَفْظُ حَدِيثِ مَيْسَرَةَ قَالَ بُنْدَارٌ: بَيْنَمَا أَنَا أَصْلَى مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَهَكَذَا قَالَ الْبَاقُونَ، وَقَالَ بُنْدَارٌ: فَلَمَّا رَأَيْتُهُمْ يَضْمُرُونِي، لَكِنِّي سَكْتُ.

تَوْضِيحُ رَوَايَتِ: قَالَ أَبُو بَكْرٍ: خَرَّجْتُ فِي التَّصْلِيفِ الْكَبِيرِ حَدِيثَ الْبَاقِينَ فِي عَقِبِ حَدِيثِ بُنْدَارٍ بِمِثْلِهِ، وَلَمْ أَخْرِجْ أَلْفَظَهُمْ

❦❦❦ (امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ کہتے ہیں:)-- بندار-- یحییٰ-- حجاج-- الصواف-- یحییٰ بن ابوکثیر-- ابو ہاشم زیاد بن ایوب-- اسماعیل ابن علیہ-- حجاج بن ابوعثمان-- یحییٰ بن ابوکثیر-- محمد بن ہشام-- اسماعیل-- حجاج-- یحییٰ بن ابوکثیر-- محمد بن عبد اللہ بن میمون-- ولید بن مسلم-- اوزاعی-- یحییٰ-- یونس بن عبد الاعلیٰ-- بشر ابن بکر-- اوزاعی-- یحییٰ-- ہلال بن ابو میمونہ-- عطاء بن یسار-- معاویہ بن حکم سلمی (کے حوالے سے روایت نقل کرتے ہیں:)

(یہاں تحویل سند ہے)-- زیاد بن ایوب-- بشر ابن اسماعیل طبری-- اوزاعی-- یحییٰ بن ابوکثیر-- ہلال بن ابو میمونہ--

عطاء بن یسار (کے حوالے سے روایت نقل کرتے ہیں:)

حضرت معاویہ بن حکم سلمیؓ بیان کرتے ہیں: میں نے عرض کی: یا رسول اللہ! ہم لوگ زمانہ جاہلیت کے قریب ہیں پھر اللہ تعالیٰ اسلام کو لے آیا، ہم میں سے اب بھی کچھ لوگ قال نکالتے ہیں تو نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا یہ ایک ایسی چیز ہے جس کو وہ

اپنے سینوں میں پاتے ہیں تو یہ انہیں ہرگز نہیں روک سکے گی۔ راوی نے عرض کی: یا رسول اللہ! کچھ لوگ کانہوں کے پاس جاتے ہیں۔ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: تم ان کے پاس نہ جاؤ! انہوں نے عرض کی: یا رسول اللہ! ہم میں سے بعض لوگ لکیریں لگاتے ہیں (یعنی علم ریل کا کام کرتے ہیں) تو نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: ایک نبی لکیریں لگایا کرتے تھے تو اب جس شخص کی لکیر اس کے مطابق ہوتی ہے تو (نتیجہ ٹھیک نکل آتا ہے)

راوی بیان کرتے ہیں: میں نبی اکرم ﷺ کی اقتداء میں نماز ادا کر رہا تھا کہ اسی دوران حاضرین میں سے کسی کو چھینک آگئی تو میں نے اسے کہا: اللہ تعالیٰ تم پر رحم کرے تو لوگوں نے مجھے گھور کر دیکھنا شروع کر دیا۔ میں نے کہا: میری ماں مجھے روئے کیا وجہ ہے کہ تم میری طرف دیکھ رہے ہو؟

راوی کہتے ہیں: کچھ لوگوں نے اپنے ہاتھ اپنے زانو پر مارے جب میں نے انہیں دیکھا کہ وہ مجھے خاموش کروانا چاہ رہے ہیں تو میں خاموش ہو گیا جب نبی اکرم ﷺ نے نماز مکمل کی تو آپ نے مجھے بلوایا میرے ماں باپ آپ پر قربان ہوں! میں نے آپ سے پہلے اور آپ کے بعد آپ سے اچھا معلم نہیں دیکھا۔ اللہ کی قسم! نہ آپ نے مجھے مارا نہ ڈانٹا نہ برا کہا۔ آپ ﷺ نے یہ ارشاد فرمایا: ہماری نماز میں لوگوں کے ساتھ بات چیت جیسا کلام کرنا مناسب نہیں ہے۔ اس میں تکبیر کہی جائے گی تسبیح پڑھی جائے گی اور قرآن کی تلاوت کی جائے گی۔

روایت کے یہ الفاظ میسرہ کے نقل کردہ ہیں۔

بندار نامی راوی نے یہ الفاظ نقل کئے ہیں۔ میں نبی اکرم ﷺ کی اقتداء میں نماز ادا کر رہا تھا۔ باقی راویوں نے بھی اسی کی مانند الفاظ نقل کئے ہیں۔

بندار نامی راوی نے یہ الفاظ نقل کئے ہیں: جب میں نے ان لوگوں کو دیکھا وہ مجھے خاموش کروانا چاہتے ہیں تو میں خاموش ہو گیا۔ میں نے بڑی تصنیف میں بندار نامی راوی اور باقی راویوں کی روایات بھی نقل کر دی ہیں تاہم میں نے ان کے الفاظ کو نقل نہیں کیا ہے۔

بَابُ ذِكْرِ الْكَلَامِ فِي الصَّلَاةِ وَالْمُصَلِّي غَيْرُ عَالِمٍ أَنَّهُ قَدْ بَقِيَ عَلَيْهِ بَعْضُ صَلَاتِهِ  
وَالدَّلِيلُ عَلَى أَنَّ الْكَلَامَ وَالْمُصَلِّي هَذِهِ صِفَتُهُ غَيْرُ مُفْسِدٍ لِلصَّلَاةِ

باب 315: نماز کے دوران ایسا کلام کرنے کا تذکرہ

جب کہ نمازی کو اس بات کا علم نہ ہو کہ ابھی اس کی کچھ نماز باقی ہے اور اس بات کی دلیل کہ جب کلام اور نمازی کی یہ صورتحال ہو تو یہ چیز نماز کو فاسد نہیں کرتی ہے۔

860 - سند حدیث: نَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ، ثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ يَعْنِي ابْنَ عَبْدِ الْمَجِيدِ الثَّقَفِيُّ، نَا أَيُّوبُ، عَنْ

مُحَمَّدٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ:

مَنْ حَدَّثَ بِنَا رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَحَدِي صَلَاتِي الْعِشِيِّ - وَكَبَّرَ عَلَيَّ أَنَّهَا الظُّهْرُ -

رَكَعَتَيْنِ، فَأَتَى حَشَبَةً فِي قِبْلَةِ الْمَسْجِدِ، فَوَضَعَ عَلَيْهَا يَدَيْهِ إِحْدَاهُمَا عَلَى الْأُخْرَى، وَخَرَجَ سَرْعَانَ النَّاسِ، فَقَالُوا: قَصُرَتِ الصَّلَاةُ، وَفِي الْقَوْمِ أَبُو بَكْرٍ وَعُمَرُ، فَهَابَا أَنْ يَكْلِمَاهُ، وَرَجُلٌ قَصِيرُ الْيَدَيْنِ أَوْ طَوِيلُهُمَا يُقَالُ لَهُ: ذُو الْيَدَيْنِ، فَقَالَ: أَقْصُرَتِ الصَّلَاةُ أَوْ نَيْسَتْ؟ فَقَالَ: لَمْ تَقْصُرْ، وَلَمْ آتَسْ، فَقَالَ: بَلْ نَيْسَتْ، فَقَالَ: صَدَقَ ذُو الْيَدَيْنِ؟ قَالَ: نَعَمْ، فَصَلَّى رَكَعَتَيْنِ، ثُمَّ سَلَّمَ، ثُمَّ كَبَّرَ، وَسَجَدَ مِثْلَ سُجُودِهِ أَوْ أَطْوَلَ، ثُمَّ رَفَعَ وَذَكَرَ بُنْدَارَ الْحَدِيثِ، تَوْضِيحُ رَوَايَتِ: قَالَ أَبُو بَكْرٍ: قَدْ خَرَجْتُ هَذَا الْبَابَ بِتَمَامِهِ فِي كِتَابِ السُّهُورِ فِي الصَّلَاةِ

❦ ❦ (امام ابن خزيمة رحمہ اللہ کہتے ہیں:)-- محمد بن بشار-- عبد الوہاب ابن عبد المجید ثقفی-- ایوب-- محمد (کے حوالے سے روایت نقل کرتے ہیں:)-- حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

نبی اکرم ﷺ نے ہمیں شام کی ایک نماز پڑھائی۔ میرا زیادہ گمان یہ ہے کہ وہ ظہر کی نماز تھی۔ آپ نے ہمیں دو رکعات پڑھائیں پھر آپ قبلہ کی سمت میں مسجد میں موجود لکڑی کے پاس تشریف لائے۔ آپ نے اپنے دونوں ہاتھ اس پر رکھ دیئے۔ آپ نے ایک ہاتھ دوسرے پر رکھا تھا جلد باز لوگ (مسجد سے باہر) چلے گئے۔ وہ یہ کہہ رہے تھے: نماز مختصر ہو گئی ہے۔ حاضرین میں حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ بھی تھے، لیکن انہوں نے نبی اکرم ﷺ کے ساتھ کوئی بات چیت نہیں کی۔ ایک صاحب جن کے ہاتھ چھوٹے تھے یا شاید لمبے تھے تو انہیں ذوالیدین کہا جاتا تھا۔ انہوں نے عرض کی: کیا نماز مختصر ہو گئی ہے یا آپ بھول گئے ہیں؟ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا! نہ تو یہ مختصر ہوئی ہے اور نہ ہی میں بھولا ہوں۔ انہوں نے عرض کی: آپ بھول گئے ہیں۔ نبی اکرم ﷺ نے دریافت کیا: ذوالیدین ٹھیک کہہ رہا ہے؟ لوگوں نے عرض کی: جی ہاں! پھر نبی اکرم ﷺ نے دو رکعت پڑھائیں پھر آپ نے سام پھیرا پھر جگمیر کہی پھر آپ نے اپنے سجدوں کی مانند یا شاید اس سے طویل سجدہ کیا پھر آپ نے سر اٹھایا۔ اس کے بعد بندار نے پوری حدیث نقل کی ہے۔

(امام ابن خزيمة رحمہ اللہ فرماتے ہیں:)-- میں نے اس باب کی تمام روایات کو نماز کے دوران سہولاحق ہونے کی کتاب (یعنی باب) میں نقل کر دیا ہے۔

### بَابُ ذِكْرِ مَا خَصَّ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ بِهِ نَبِيَّهُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

وَأَبَانَ بِهِ بَيْنَهُ وَبَيْنَ أُمَّتِهِ مِنْ أَنْ أَوْجَبَ عَلَى النَّاسِ إِجَابَتَهُ وَإِنْ تَكَاثَرُوا فِي الصَّلَاةِ إِذَا دَعَاهُمْ لِمَا يُخَيِّمُهُمْ

باب 316: اس بات کا تذکرہ کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے نبی ﷺ کو یہ خصوصیت عطا کی ہے

اس حوالے سے آپ ﷺ کے اور آپ ﷺ کی امت کے درمیان فرق کیا ہے اور لوگوں کے لئے یہ بات واجب

قرار دی ہے کہ وہ نبی ﷺ کی پکار پر آجائیں اگرچہ وہ نماز پڑھ رہے ہوں۔

اس وقت جب نبی ﷺ انہیں بلائیں، اس چیز کے لئے جو انہیں زندگی دیتی ہے۔

861 - سند حدیث: نَا أَحْمَدُ بْنُ الْمُقَدَّمِ الْعَجَلِيُّ، نَا يَزِيدُ يَعْنِي ابْنَ زُرَيْعٍ، أَخْبَرَنَا رَوْحُ بْنُ الْقَاسِمِ، عَنْ

الْعَلَاءِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: خَرَجَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى أَبِي بَنِي



كَعْبٍ، وَهُوَ يُصَلِّي حَ وَنَا عِمْسَى بْنُ إِبْرَاهِيمَ الْغَلَفِيُّ، لَنَا ابْنُ وَهْبٍ، عَنْ حَفْصِ بْنِ مَيْسَرَةَ عَنِ الْعَلَاءِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ

مَنْ حَدِيثُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَرَّ عَلَى أَبِي بَنِي كَعْبٍ، وَهُوَ يُصَلِّي، فَنَادَاهُ، قَالَتْ أَبِي، ثُمَّ انْصَرَفَ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ: السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ: وَعَلَيْكَ السَّلَامُ مَا مَنَعَكَ أَيُّ أَبِي إِذْ دَعَوْتُكَ أَنْ لَا تُجِيبَنِي؟ فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، كُنْتُ فِي الصَّلَاةِ قَالَ: أَوْ لَيْسَ تَجِدُ فِي كِتَابِ اللَّهِ أَنْ (اسْتَجِبُوا لِلَّهِ وَلِلرَّسُولِ إِذَا دَعَاكُمْ لِمَا يُحْيِيكُمْ) (الأنفال: 24) قَالَ: بَلَى يَا أَبَتِ وَأَيُّ قَالَ أَبِي: لَا أَعُوذُ إِنْ شَاءَ اللَّهُ هَذَا حَدِيثُ ابْنِ وَهْبٍ

❦ ❦ (امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ کہتے ہیں:)-- احمد بن محمد بن علی -- یزید بن زریع -- روح بن قاسم -- علاء بن عبد الرحمن

-- اپنے والد (کے حوالے سے روایت نقل کرتے ہیں:)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک مرتبہ نبی اکرم ﷺ حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ کے پاس سے گزرے وہ اس وقت نماز ادا کر رہے تھے۔ نبی اکرم ﷺ نے انہیں بلایا۔ حضرت ابی رضی اللہ عنہ نے توجہ کی (لیکن اپنی نماز جاری رکھی) نماز سے فارغ ہونے کے بعد وہ نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے انہوں نے عرض کی: یا رسول اللہ! آپ پر سلام ہو۔ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: تم پر بھی سلام ہو۔ اے ابی! کیا وجہ ہے کہ جب میں نے تمہیں بلایا تھا تو تم میری طرف کیوں نہیں آئے؟ انہوں نے عرض کی: یا رسول اللہ! میں نماز پڑھ رہا تھا نبی اکرم ﷺ نے دریافت کیا: کیا تم نے اللہ کی کتاب میں یہ حکم نہیں پایا ہے؟

”جب اللہ اور اس کا رسول تمہیں بلائیں تو تم ان کی طرف آؤ“ کیونکہ یہ چیز تمہیں زندگی دے گی۔“

حضرت ابی رضی اللہ عنہ نے عرض کی: جی ہاں! میرے ماں باپ آپ پر قربان ہوں پھر حضرت ابی رضی اللہ عنہ نے عرض کی: اگر اللہ نے چاہا تو میں دوبارہ ایسا نہیں کروں گا۔

روایت کے یہ الفاظ ابن وہب کے نقل کردہ ہیں۔

862 - سند حدیث: نَا بُنْدَارٌ، ثَنَا يَحْيَى، عَنْ شُعْبَةَ، حَدَّثَنِي خُبَيْبُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ، عَنْ حَفْصِ بْنِ عَاصِمٍ،

عَنْ أَبِي سَعِيدٍ بْنِ الْمُعَلَّى قَالَ:

مَنْ حَدِيثُ مَرَّ بِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَأَنَا فِي الْمَسْجِدِ، فَدَعَانِي، فَلَمْ آيِهِ، فَقَالَ: مَا مَنَعَكَ أَنْ تَأْتِيَنِي قُلْتُ: إِنِّي كُنْتُ أَصَلِّي قَالَ: أَلَمْ يَقُلِ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ: (يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اسْتَجِيبُوا لِلَّهِ وَلِلرَّسُولِ إِذَا دَعَاكُمْ لِمَا يُحْيِيكُمْ) (الأنفال: 24) ثُمَّ قَالَ: أَلَا أَعْلَمُكُمْ أَفْضَلَ سُورَةٍ فِي الْقُرْآنِ قَبْلَ أَنْ أَخْرُجَ، فَلَمَّا ذَهَبَ يَخْرُجُ ذَكَرْتُ ذَلِكَ لَهُ قَالَ: الْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ، هِيَ السَّبْعُ الْمَثَانِي وَالْقُرْآنُ الْعَظِيمُ الَّذِي أُوتِيَتْهُ

❦ ❦ (امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ کہتے ہیں:)-- بندار -- یحییٰ -- شعبہ -- خبیب بن عبد الرحمن -- حفص بن عاصم (کے

حوالے سے روایت نقل کرتے ہیں: حضرت ابوسعید بن معلی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

ایک مرتبہ نبی اکرم ﷺ میرے پاس سے گزرے میں اس وقت مسجد میں تھا۔ آپ نے مجھے بلایا۔ میں آپ کی خدمت میں

حاضر نہیں ہوا) پھر جب میں آپ کی خدمت میں حاضر ہوا تو آپ نے مجھ سے دریافت کیا: کیا وجہ ہے کہ تم میرے پاس کیوں نہیں آئے؟ میں نے عرض کی: میں نماز ادا کر رہا تھا۔ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: کیا اللہ تعالیٰ نے یہ بات ارشاد نہیں فرمائی ہے: ”اے ایمان والو! جب اللہ اور اس کا رسول تمہیں بلائیں تو تم ان کی طرف جاؤ“ کیونکہ (اللہ تعالیٰ) تمہیں زندگی دیتا ہے۔“ (آیت کا یہ مفہوم بھی ہو سکتا ہے کہ تم اللہ اور اس کے رسول کی پکار کی طرف جاؤ یہ چیز تمہیں آخرت میں حیات جاودانی عطا کرے گی)

پھر آپ نے ارشاد فرمایا: کیا میں تمہیں (مسجد سے) باہر جانے سے پہلے قرآن کی سب سے افضل سورت کی تعلیم نہ دوں؟ جب نبی اکرم ﷺ باہر تشریف لے جانے لگے تو میں نے آپ کے سامنے اس بات کا تذکرہ کیا تو آپ نے فرمایا: اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ (یعنی سورۃ فاتحہ) یہی سب سے بڑی ہے اور قرآن عظیم ہے جو مجھے دیا گیا ہے۔

۳۳۳ - فَخَذَّذَا بِنْدَاوٍ مِنْ كِتَابِ شُعْبَةَ، وَثَنَا يَحْيَى، وَمُحَمَّدٌ، عَنْ شُعْبَةَ، عَنْ حَبِيبٍ، عَنْ حَفْصِ بْنِ غَاوِسٍ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ بْنِ الْمُعَلَّى قَالَ:

متن حدیث: مَرَّ بِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَنَا أَصَلِّي، فَدَعَانِي، بِمِثْلِهِ غَيْرَ أَنَّهُ قَالَ: أَغْظَمُ سُورَةَ ۳۳۳۔ بندار نے شعبہ کی کتاب سے۔۔ یحییٰ اور محمد۔۔ شعبہ۔۔ حبیب۔۔ حفص بن عامر کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے۔

حضرت ابوسعید بن معلی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک مرتبہ نبی اکرم ﷺ میرے پاس سے گزرے میں اس وقت نماز ادا کر رہا تھا۔ آپ نے مجھے بلایا (اس کے بعد حسب سابق حدیث ہے) تاہم اس میں یہ الفاظ ہیں: ”سب سے عظیم سورت“۔

بَابُ ذِكْرِ الدَّلِيلِ عَلَى أَنَّ الْكَلَامَ الَّذِي لَا يَجُوزُ التَّكَلُّمُ بِهِ فِي غَيْرِ الصَّلَاةِ

إِذَا تَكَلَّمْتَ بِهِ الْمُصَلِّي فِي صَلَاتِهِ جَهْلًا مِنْهُ أَنَّهُ لَا يَجُوزُ التَّكَلُّمُ بِهِ غَيْرُ مُفْسِدٍ لِلصَّلَاةِ

باب 317: اس بات کی دلیل کا تذکرہ کہ نماز کے علاوہ بھی جو کلام کرنا درست نہیں ہے

جب کوئی نمازی نماز کے دوران اپنی لاعلمی کی وجہ سے وہی کلام کرے جس سے کلام کرنا جائز نہیں ہے تو یہ چیز نماز کو فاسد نہیں کرتی ہے۔

۳۳۴ - سند حدیث: ثَابِتُ بْنُ يُونُسَ، عَنْ عَبْدِ الْأَعْلَى، أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ، أَخْبَرَنِي يُونُسُ، عَنْ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ أَبِي

سَلَمَةَ، أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ قَالَ:

متن حدیث: أَقَامَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الصَّلَاةَ، وَقُمْنَا مَعَهُ، فَقَالَ أَعْرَابِيٌّ فِي الصَّلَاةِ: اللَّهُمَّ

ارْحَمْنِي وَمُحَمَّدًا، وَلَا تَرْحَمْ مَعَنَا أَحَدًا، فَلَمَّا سَلَّمَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لِلْأَعْرَابِيِّ: لَقَدْ

تَعَجَّرْتَ وَإِسْعًا يُرِيدُ رَحْمَةَ اللَّهِ

\*\*\* (امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ کہتے ہیں:۔۔ یونس بن عبدالاعلی۔۔ ابن وہب۔۔ یونس۔۔ ابن شہاب زہری۔۔

ابوسلمہ (کے حوالے سے روایت نقل کرتے ہیں:) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نماز ادا کر رہے تھے۔ آپ کی اقتداء میں ہم بھی نماز ادا کر رہے تھے۔ ایک دیہاتی نے نماز کے دوران کہا: اے اللہ! مجھ پر اور حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر رحم کر! ہمارے ساتھ کسی اور پر رحم نہ کرنا، پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے سلام پھیرا تو آپ نے اس دیہاتی سے کہا: تم نے ایک کشادہ چیز کو تنگ کر دیا (راوی کہتے ہیں) نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی مراد اللہ تعالیٰ کی رحمت تھی۔

بَابُ ذِكْرِ الدَّلِيلِ عَلَى أَنَّ الْكَلِمَةَ إِذَا جَرَتْ عَلَى لِسَانِ الْمُصَلِّي مِنْ غَيْرِ تَعَمُّدٍ مِنْهَا لَهَا وَلَا إِرَادَةً مِنْهَا لِنُطْقِهَا، لَمْ تُفْسِدْ عَلَيْهِ صَلَاتَهُ وَلَمْ يَجِبْ عَلَيْهِ إِعَادَةُ تِلْكَ الصَّلَاةِ، إِنْ كَانَ قَابُوسُ بْنُ أَبِي ظَبْيَانَ يَجُوزُ الْإِخْتِجَاجُ بِخَبَرِهِ فَإِنَّ فِي الْقَلْبِ مِنْهُ

باب 318: اس بات کی دلیل کا تذکرہ کہ جب کسی نمازی کے ارادے کے بغیر اس کی زبان سے کوئی کلمہ نکل جائے اس نے اس کلمے کو بولنے کا ارادہ کیا ہو تو اس کی نماز فاسد نہیں ہوتی ہے اور اس نمازی پر اس نماز کو دہرانا واجب نہیں ہوتا ہے۔

بشرطیکہ قابوس بن ابوظبیاں کی نقل کردہ روایت سے استدلال کرنا جائز ہو کیونکہ اس کے حوالے سے میرے ذہن میں کچھ الجھن ہے۔

865 - سند حدیث: نَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ مَسْعُوْدٍ عَنْ عَبْدِ الْحَمِيْدِ، ثَنَا الْقَاسِمُ يَعْنِي ابْنَ الْحَكَمِ الْعُرَيْنِيَّ -، ثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ قَابُوسِ بْنِ أَبِي ظَبْيَانَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ  
متن حدیث: قَالَ صَلَّى النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمَنِيٍّ فَخَطَرَتْ مِنْهُ كَلِمَةٌ قَالَ: فَسَمِعَهَا الْمُنَافِقُونَ، فَقَالُوا: فَاسْكُرُوا، فَقَالُوا: إِنَّ لَهُ قَلْبَيْنِ، لَا تَسْمَعُونَ إِلَى قَوْلِهِ وَكَلَامِهِ فِي الصَّلَاةِ إِنَّ لَهُ قَلْبًا مَعَكُمْ، وَقَلْبًا مَعَ أَصْحَابِهِ، فَنَزَلَتْ (يَا أَيُّهَا النَّبِيُّ اتَّقِ اللَّهَ وَلَا تُطِعِ الْكَافِرِينَ وَالْمُنَافِقِينَ) (الأحزاب: 1)، إِلَى قَوْلِهِ: (مَا جَعَلَ اللَّهُ لِرَجُلٍ مِنْ قَلْبَيْنِ فِيْ جَوْفِهِ) (الأحزاب: 4)

❀❀ (امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ کہتے ہیں:) -- ابراہیم بن مسعود بن عبد الحمید -- قاسم بن حکم عرنی -- سفیان -- قابوس بن ابوظبیاں -- اپنے والد (کے حوالے سے روایت نقل کرتے ہیں:) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں:

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے منیٰ میں نماز ادا کی تو آپ کے منہ سے ایک کلمہ نکل گیا۔ راوی کہتے ہیں: منافقین نے وہ بات سن لی۔ انہوں نے اس بات کا بڑا چرچا کیا۔ انہوں نے یہ کہا: ان صاحب کے دودل ہیں۔ کیا تم نے نماز کے دوران ان کے قول اور ان کے کلام کو نہیں سنا؟ ان کا ایک ذہن تمہارے ساتھ ہوتا ہے اور ایک ذہن اپنے ساتھیوں کے ساتھ ہوتا ہے تو یہ آیت نازل ہوئی۔

”اے نبی! اللہ سے ڈر اور کافروں اور منافقوں کی بات نہ مانو۔“

پھر راوی نے اس آیت کو یہاں تک پڑھا۔

”اللہ تعالیٰ نے کسی بھی شخص کے سینے میں دودل نہیں رکھے ہیں۔“

# جُمَاعُ أَبْوَابِ الْأَفْعَالِ الْمُبَاحَةِ فِي الصَّلَاةِ

## ابواب کا مجموعہ

نماز کے دوران (کئے جانے والے) مباح افعال

بَابُ الرُّخْصَةِ فِي الْمَشْيِ فِي الصَّلَاةِ عِنْدَ الْعِلَّةِ نَحْدُثُ

باب 319: کسی علت کے پیش آنے کی وجہ سے نماز کے دوران چلنے کی اجازت ہے

886 - سند حدیث: ثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ، أَخْبَرَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ، ثَنَا الْأَزْرَقِيُّ بْنُ قَيْسٍ،

مُتَنُ حَدِيثٍ: أَنَّهُ رَأَى أَبَا بَرزَةَ الْأَسْلَمِيَّ بُصَلَى، وَعِنَانُ دَائِيَةٍ فِي يَدِهِ، فَلَمَّا رَكَعَ انْفَلَتَ الْعِنَانُ مِنْ يَدِهِ،  
وَانْطَلَقَتِ الدَّائِيَةُ قَالَتْ: فَتَكْصُ أَبُو بَرزَةَ عَلَى عَقْبِيهِ، وَلَمْ يَلْتَفِتْ حَتَّى لَحِقَ الدَّائِيَةَ، فَأَخَذَهَا، ثُمَّ مَشَى كَمَا هُوَ،  
ثُمَّ أَتَى مَكَانَهُ الَّذِي صَلَّى فِيهِ، فَقَضَى صَلَاتَهُ، فَاتَمَّهَا، ثُمَّ سَلَّمَ قَالَتْ: إِنِّي قَدْ صَحَبْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي غَزْوٍ كَثِيرٍ حَتَّى عَدَّ غَزَوَاتٍ، فَرَأَيْتُ مِنْ رُخْصَةٍ وَتَيْسِيرَةٍ، وَأَخَذْتُ بِدَلِيلِكَ، وَلَوْ إِنِّي تَرَكْتُ  
دَائِيَتِي حَتَّى تَلْحَقَ بِالصَّحَرَاءِ، ثُمَّ انْطَلَقْتُ شَيْخًا كَبِيرًا أَخِيطُ الظُّلُمَةَ كَانَ أَشَدَّ عَلَىَّ

❦ ❦ (امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ کہتے ہیں:)-- احمد بن عبدہ-- حماد بن زید (کے حوالے سے روایت نقل کرتے ہیں:)

ازرق بن قیس بیان کرتے ہیں: انہوں نے حضرت ابو بزرہ اسلمی رضی اللہ عنہ کو دیکھا وہ نماز ادا کر رہے تھے اور ان کی سواری کی  
لگام ان کے ہاتھ میں تھی۔ جب وہ رکوع میں چلے گئے تو لگام ان کے ہاتھ سے پھسل گئی اور ان کا جانور چل پڑا۔ راوی بیان کرتے  
ہیں تو حضرت ابو بزرہ رضی اللہ عنہ لٹے قدموں پیچھے ہٹے۔ انہوں نے ادھر ادھر نہیں دیکھا یہاں تک کہ وہ جانور کے پاس چلے گئے۔  
انہوں نے اسے پکڑا اور پھر اسی طرح چلتے ہوئے اپنی اس جگہ پر آ گئے جہاں وہ نماز ادا کر رہے تھے پھر انہوں نے نماز مکمل کی اور  
سلام پھیر دیا تو ارشاد فرمایا! میں بہت سے غزوات میں نبی اکرم ﷺ کے ساتھ شریک ہوا ہوں یہاں تک کہ انہوں نے ان غزوات  
کی تعداد گنوائی (اور فرمایا) میں نے نبی اکرم ﷺ کی عطا کردہ رخصت اور آسانی کو دیکھا ہے اور میں نے اسی کو اختیار کیا ہے۔ اگر  
میں اپنی سواری کو چھوڑ دیتا یہاں تک کہ وہ صحرا میں چلی جاتی تو میں ایک عمر رسیدہ شخص ہوں مجھے پیدل چلنا پڑتا تھا اور تاریکی میں  
بھٹکنا میرے لئے زیادہ مشکل کا باعث ہوتا۔

## بَابُ الرُّخْصَةِ فِي الْمَشْيِ الْقَهْقَرَى فِي الصَّلَاةِ عِنْدَ الْعِلَّةِ تَحْدُثُ

باب 320: کسی ضرورت کے پیش آنے پر نماز کے دوران اٹنے قدموں پیچھے کی طرف چلنے کی اجازت ہے۔

867 - سند حدیث: نَا مُحَمَّدُ بْنُ عَزِيزٍ الْأَيْلِيُّ أَنَّ سَلَامَةَ، حَدَّثَهُمْ عَنْ عُقَيْلٍ قَالَ: أَخْبَرَنِي مُحَمَّدُ بْنُ

مُسْلِمٍ،

متن حدیث: أَنَّ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ الْأَنْصَارِيَّ، أَخْبَرَهُ أَنَّ الْمُسْلِمِينَ بَيْنَمَا هُمْ فِي صَلَاةِ الْفَجْرِ مِنْ يَوْمٍ الْاِثْنَيْنِ وَأَبُو بَكْرٍ يُصَلِّي بِهِمْ لَمْ يَفْجَأْهُمْ إِلَّا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ كَشَفَ بَشْرَ حُجْرَةٍ عَائِشَةَ، فَنَظَرَ إِلَيْهِمْ وَهُمْ صُفُوفٌ فِي الصَّلَاةِ، ثُمَّ بَسَّمَ فَصَحَّكَ: فَكَصَّ أَبُو بَكْرٍ عَلَى عَقِبِهِ لِيَصِلَ الصَّفَّ، وَظَنَّ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُرِيدُ أَنْ يَخْرُجَ إِلَى الصَّلَاةِ، فَأَشَارَ إِلَيْهِمْ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِيَدِهِ، أَنْ اتَّمُوا صَلَاتَكُمْ

\*\*\* (امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ کہتے ہیں:)-- محمد بن عزیز ایلی-- سلامہ-- عقیل-- محمد بن مسلم (کے حوالے سے روایت نقل کرتے ہیں: ) حضرت انس بن مالک انصاری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

مسلمان پیر کے دن فجر کی نماز ادا کر رہے تھے۔ حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ انہیں نماز پڑھا رہے تھے۔ اسی دوران نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کے حجرے کے پردے کو ہٹایا۔ آپ نے انہیں دیکھا کہ وہ لوگ نماز میں مغفیں بنائے ہوئے ہیں تو آپ مسکرا دیے اور ہنس پڑے۔ حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ صف میں شامل ہونے کے لئے اٹھے قدموں پیچھے بٹنے لگے۔ انہوں نے یہ گمان کیا کہ شاید نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نماز ادا کرنے کے لئے تشریف لانے لگے ہیں تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے دست مبارک کے ذریعے لوگوں کی طرف اشارہ کیا کہ تم اپنی نماز مکمل کر لو۔

## بَابُ الرُّخْصَةِ فِي حَمْلِ الصَّبِيَّانِ فِي الصَّلَاةِ

وَالدَّلِيلُ عَلَى صِحَّةِ قَوْلٍ مَنْ زَعَمَ أَنَّ هَذَا الْفِعْلَ يُفْسِدُ صَلَاةَ الْمُصَلِّي، وَزَعَمَ أَنَّ هَذَا عَمَلٌ لَا يَجُوزُ فِي الصَّلَاةِ جَهْلًا مِنْهُ لِسُنَّةِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

باب 321: نماز کے دوران بچے کو گود میں اٹھانے کی اجازت ہے

اور اس بات کی دلیل جو اس شخص کے موقف کے خلاف ہے جو اس بات کا قائل ہے کہ یہ فعل نماز کی فاسد کر دیتا ہے اور وہ اس بات کا قائل ہے کہ نماز کے دوران یہ عمل کرنا جائز نہیں ہے۔

ایسا شخص نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت سے ناواقفیت کی بنیاد پر ان باتوں کا قائل ہے۔

868 - سند حدیث: نَا عَبْدُ الْحَبَّارِ بْنُ الْعَلَاءِ، ثَنَا سُفْيَانُ، أَخْبَرَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي سُلَيْمَانَ، وَابْنُ عَجَلَانَ،

سَمِعَا عَامِرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الزُّبَيْرِ يَقُولُ: سَمِعْتُ عُمَرَو بْنَ سُلَيْمٍ الزُّرْقِيَّ يَقُولُ: سَمِعْتُ أَبَا قَتَادَةَ يَقُولُ:



متن حدیث: رَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ النَّاسِ، وَعَلَى عَاتِقِهِ أُمَامَةُ بِنْتُ زَيْنَبَ، فَإِذَا رَكَعَ وَضَعَهَا، وَإِذَا رَفَعَ مِنَ السُّجُودِ أَعَادَهَا

❀❀ (امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ کہتے ہیں:۔۔۔ عبد الجبار بن علاء۔۔۔ سفیان۔۔۔ عثمان بن ابی سلیمان اور ابن عجلان۔۔۔ عامر بن عبد اللہ بن زبیر۔۔۔ عمرو بن سلیم زرقی) کے حوالے سے روایت نقل کرتے ہیں: حضرت ابو قتادہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا۔ آپ لوگوں کو نماز پڑھا رہے تھے۔ آپ کے کندھے پر سیدہ زینب رضی اللہ عنہا کی صاحبزادی سیدہ امامہ رضی اللہ عنہا تھیں۔ جب آپ رکوع میں گئے تو آپ نے انہیں (زمین پر) کھڑا کر دیا۔ جب آپ سجدے سے اٹھے تو آپ نے انہیں پھراٹھالیا۔

### بَابُ الْأَمْرِ بِقَتْلِ الْحَيَّةِ وَالْعُقْرَبِ فِي الصَّلَاةِ

صَبَدٌ قَوْلٍ مَنْ رَعِمَ أَنْ قَتَلَهَا وَقَتْلَ كُلِّ وَاحِدٍ مِنْهُمَا عَلَى الْإِنْفِرَادِ يُفِيدُ الصَّلَاةَ

باب 322: نماز کے دوران سانپ اور بچھوکو مار دینے کا حکم

یہ بات اس شخص کے موقف کے خلاف ہے جو اس بات کا قائل ہے کہ ان دونوں کو یا ان دونوں میں سے کسی ایک کو انفرادی طور پر مار دینے کے نتیجے میں نماز فاسد ہو جاتی ہے۔

869 - سند حدیث: ثَنَا مَعِيذُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْمَخْزُومِيُّ، ثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ، عَنْ مَعْمَرٍ ح وَثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ هِشَامٍ، ثَنَا يَحْيَى بْنُ الْيَمَانِ ح وَثَنَا أَبُو مُوسَى، ثَنَا عَبْدُ الْأَعْلَى ح وَثَنَا يَعْقُوبُ الدَّورِيُّ، ثَنَا غُنْدَرٌ ح وَثَنَا يَحْيَى بْنُ حَكِيمٍ، ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ قَالُوا: ثَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ، عَنْ ضَمْصَمٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ،

متن حدیث: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمَرَ بِقَتْلِ الْأَسْوَدَيْنِ فِي الصَّلَاةِ الْعُقْرَبِ وَالْحَيَّةِ  
توضیح روایت: وَفِي حَدِيثِ غُنْدَرٍ قَالَ مَعْمَرٌ: فَقُلْتُ لَهُ: فَقَالَ: الْعُقْرَبُ وَالْحَيَّةُ وَفِي حَدِيثِ عَبْدِ الْأَعْلَى قَالَ يَحْيَى: بَعْنَى الْحَيَّةِ وَالْعُقْرَبِ

869 صحیح ابن حبان: باب الامامة والجماعة: باب الحدث في الصلاة ذكر الاباحة للمراء قتل الحيات والعقارب في صلاته رقم الحديث 2382 المستدرک علی الصحیحین للحاکم: ومن کتاب الامامة رقم الحديث 881 سنن الدارمی: کتاب الصلاة باب قتل الحية والعقرب في الصلاة رقم الحديث: 1520 سنن ابی داؤد: کتاب الصلاة باب تفريع ابواب الركوع والسجود: باب العمل في الصلاة رقم الحديث 799 سنن ابن ماجه: کتاب اقامة الصلاة: باب ما جاء في قتل الحية والعقرب في الصلاة رقم الحديث 1241 الجامع للترمذی: ابواب الصلاة عن رسول الله صلى الله عليه وسلم: باب ما جاء في قتل الاسودين في الصلاة رقم الحديث 370 السنن الصغرى: کتاب السهو: باب قتل الحية والعقرب في الصلاة رقم الحديث 1192 مصنف عبد الرزاق الصنعاني: کتاب الصلاة: باب قتل الحية رقم الحديث 1692 مصنف ابن ابي شيبة: کتاب الصلاة في قتل العقرب في الصلاة رقم الحديث 4898 السنن الكبرى للنسائي: کتاب السهو: العمل في الصلاة رقم الحديث 516 مسند احمد بن حنبل: ومن مسند بنی هاشم: مسند ابی هريرة رضي الله عنه رقم الحديث.

❦❦❦ امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ کہتے ہیں: -- سعید بن عبدالرحمن مخزومی -- سفیان بن عیینہ -- معمر -- محمد بن ہشام -- یحییٰ بن یمان -- ابو موسیٰ -- عبدالاعلیٰ -- یعقوب وورتی -- غندر -- یحییٰ بن حکیم -- محمد بن جعفر -- معمر -- یحییٰ بن ابوکثیر -- ضمیمہ (کے حوالے سے روایت نقل کرتے ہیں) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز کے دوران دو سیاہ چیزوں کو مار دینے کا حکم دیا ہے۔ بچھو اور سانپ۔

غندر کی روایت میں یہ الفاظ ہیں: معمر کہتے ہیں: میں نے ان سے دریافت کیا تو انہوں نے بتایا: بچھو اور سانپ۔

عبدالاعلیٰ کی روایت میں یہ الفاظ ہیں: یحییٰ کہتے ہیں: اس سے مراد بچھو اور سانپ ہے۔

### بَابُ الرُّخْصَةِ فِي الْإِلْتِفَاتِ فِي الصَّلَاةِ عِنْدَ النَّائِبَةِ تَنْوِبُ الْمُصَلِّي

باب 323: نمازی کو کوئی ضرورت پیش آجائے تو نماز کے دوران ادھر ادھر توجہ کرنے کی اجازت ہے

870 - قَالَ أَبُو بَكْرٍ فِي خَيْرِ أَبِي حَازِمٍ، عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ، وَكَانَ أَبُو بَكْرٍ لَا يَلْتَفِتُ فِي صَلَاتِهِ، فَلَمَّا اكْتَمَرَ النَّاسُ التَّصْفِيقَ النَّفْتَ، فَإِذَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الصَّفِّ، فَأَشَارَ إِلَيْهِ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَكَذَا، يَأْمُرُهُ أَنْ يُصَلِّيَ قَدْ أَمَلْنَاهُ قَبْلَ بَطُولِهِ

❦❦❦ (امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ کہتے ہیں:) حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ نماز کے دوران ادھر ادھر توجہ نہیں کرتے تھے۔ جب لوگوں نے زیادہ تالیاں بجا کیں اور انہوں نے توجہ کی تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم صف میں موجود تھے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں اشارہ کیا۔ اسی طرح رہو اور انہیں حکم دیا کہ وہ نماز پڑھاتے رہیں۔ یہ روایت میں اس سے پہلے املاء کروا چکا ہوں۔

### بَابُ الرُّخْصَةِ فِي اللَّحْظِ فِي الصَّلَاةِ مِنْ غَيْرِ أَنْ يَلْوِيَ الْمُصَلِّي عُقْقَهُ خَلْفَ ظَهْرِهِ

باب 324: نمازی کا پیچھے کی طرف گردن موڑے بغیر نماز کے دوران (آنکھوں کے ذریعے)

کسی طرف دیکھنے کی اجازت ہے

871 - سند حدیث: نَا الْحُسَيْنُ بْنُ حُرَيْثٍ، ثَنَا الْفَضْلُ بْنُ مُوسَى، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ سَعِيدٍ وَهُوَ ابْنُ أَبِي هِنْدٍ، عَنْ ثَوْرٍ بْنِ زَيْدٍ، عَنْ عِكْرِمَةَ، عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: مَتَنُ حَدِيثٍ: كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَلْتَفِتُ فِي صَلَاتِهِ يَمِينًا وَشِمَالًا، وَلَا يَلْوِي عُقْقَهُ خَلْفَ ظَهْرِهِ

❦❦❦ (امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ کہتے ہیں:) -- حسین بن حرث -- فضل بن موسیٰ -- عبد اللہ بن سعید بن ابو ہند -- ثور بن زید -- عکرمہ (کے حوالے سے روایت نقل کرتے ہیں):

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نماز کے دوران دائیں طرف اور بائیں طرف توجہ کر لیا کرتے تھے تاہم آپ اپنی گردن موڑ کر پیچھے نہیں دیکھا کرتے تھے۔

### بَابُ الرُّخْصَةِ لِلْمُصَلِّي فِي مُرَافَقَةِ غَيْرِهِ مِنَ الْمُصَلِّينَ

وَالسَّطْرِ إِلَيْهِمْ، هَلْ يُتِمُّونَ صَلَاتَهُمْ أَمْ لَا، لِتَأْمُرَهُمْ بَعْدَ الْفَرَاحِ مِنَ الصَّلَاةِ بِمَا يَجِبُ عَلَيْهِمْ مِنْ اتِّخَامِ الصَّلَاةِ

**باب 325:** نمازی کے لئے اس بات کی اجازت ہے کہ وہ دوسرے نمازیوں کی نگرانی کرے

اور ان کی طرف دیکھے کہ کیا انہوں نے اپنی نماز مکمل کر لی ہے یا نہیں؟ تاکہ ان لوگوں کے اس نماز سے فارغ ہونے کے بعد ان لوگوں کو اس بات کا حکم دے سکے جو نماز کی تکمیل کے حوالے سے ان پر لازم ہے

**872 - سند حدیث:** نَا أَبُو مُوسَى مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى، وَاحْمَدُ بْنُ الْيَقْدَامِ الْعَجَلِيُّ قَالَا: حَدَّثَنَا مُلَازِمُ بْنُ

عَمْرٍو، حَدَّثَنِي جَدِّي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ بَدْرٍ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَلِيٍّ بْنِ شَيْبَانَ، عَنْ أَبِيهِ عَلِيِّ بْنِ شَيْبَانَ،  
متن حدیث: وَكَانَ أَحَدَ الْوَفْدِ قَالَ: صَلَّيْتُ خَلْفَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَلَمَّحَ بِمُؤَخَّرِ عَيْنِهِ إِلَى رَجُلٍ لَا يُقِيمُ صَلَاتَهُ فِي الرُّكُوعِ وَالسُّجُودِ

توضیح مصنف: قَالَ أَبُو بَكْرٍ: هَذَا الْحَبْرُ لَيْسَ بِخِلَافِ أَخْبَارِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، إِنِّي لَا أَرَى مِنْ خَلْفِي كَمَا أَرَى مِنْ بَيْنِ يَدَيَّ، إِذِ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَإِنْ كَانَ يَرَى مِنْ خَلْفِهِ فِي الصَّلَاةِ قَدْ يَجُوزُ أَنْ يُنْظَرَ بِمُؤَخَّرِ عَيْنِهِ إِلَى مَنْ يُصَلِّي، لِيُعَلِّمَ أَصْحَابَهُ إِذَا رَأَوْهُ يَفْعَلُ هَذَا الْفِعْلَ أَنَّهُ جَائِزٌ لِلْمُصَلِّي أَنْ يَفْعَلَ مِثْلَ مَا يَفْعَلُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

❦ ❦ (امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ کہتے ہیں: -- ابو موسیٰ محمد بن شعیب اور احمد بن محمد بن یحییٰ -- ملازم بن عمرو -- عبداللہ بن

ہدیر -- عبدالرحمن بن علی بن شیبان -- اپنے والد علی بن شیبان کے حوالے سے روایت کرتے ہیں:

حضرت علی بن شیبان رضی اللہ عنہ جو وفد کے ارکان میں سے ایک ہیں وہ بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی اقتداء میں نماز ادا کی۔ آپ نے اپنے گوشہ چشم کے ذریعے ایک شخص کو دیکھا جو رکوع اور سجدے میں اپنی پشت کو درست نہیں رکھ رہا تھا۔ جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز مکمل کر لی تو آپ نے ارشاد فرمایا اے مسلمانوں کے گروہ! اس شخص کی نماز نہیں ہوتی ہے جو رکوع اور سجدے میں اپنی پشت کو درست نہیں رکھتا۔

(امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں: یہ روایت نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے حوالے سے منقول اس حدیث کے خلاف نہیں ہے۔

”میں اپنے پیچھے بھی اسی طرح دیکھ لیتا ہوں جس طرح اپنے سامنے دیکھتا ہوں۔“

اس کی وجہ یہ ہے کہ اگرچہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نماز کے دوران اپنے پیچھے دیکھ لیتے تھے لیکن یہ بات بھی جائز ہے کہ آپ گوشہ چشم کے ذریعے نماز ادا کرنے والے شخص کو دیکھیں تاکہ آپ اپنے ساتھیوں کو اس بات کی تعلیم دیں کہ جب وہ کسی شخص کو ایسا فعل کرتے

ہوئے دیکھیں (تو وہ اس طرح کریں) اور نمازی کے لئے یہ بات جائز ہے کہ وہ اس طرح کا عمل کرے جو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ ہے۔

### بَابُ إِبَاحَةِ الْتَفَاتِ الْمُصَلِّي فِي الصَّلَاةِ

عِنْدَ إِرَادَةِ تَغْلِيمِ الْمُصَلِّينَ بِالْإِشَارَةِ إِلَيْهِمْ بِمَا يُفْهَمُونَ عَنْهُ، وَفِيهِ مَا دَلَّ عَلَى أَنَّ إِشَارَةَ الْمُصَلِّي بِمَا يُفْهَمُ عَنْهُ غَيْرُ مُفْسِدَةٍ صَلَاتِهِ

**باب 326:** جب نمازی نماز کے دوران (اپنی مقتدی) نمازیوں کو اشارے کے ذریعے کوئی بات سمجھانا چاہتا ہو جس اشارے کو وہ سمجھ سکتے ہوں تو نمازی کے لئے التفات کرنا مباح ہے اور اس میں اس بات پر بھی دالالت پائی جاتی ہے کہ نمازی کا ایسا اشارہ کرنا جسے سمجھا جاسکتا ہو اس کی نماز کو فاسد نہیں کرتا ہے۔

**873 - سند حدیث:** نَا الرَّبِيعُ بْنُ سُلَيْمَانَ الْمُرَادِيُّ، ثَنَا شُعَيْبٌ، نَا اللَّيْثُ، عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ، عَنْ جَابِرٍ مَتْنٌ حَدِيثٌ: قَالَ اشْتَكَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَصَلَّيْنَا وَرَاءَهُ، وَهُوَ قَاعِدٌ، فَالْتَفَتَ إِلَيْنَا فَرَأَانَا قِيَامًا فَأَشَارَ إِلَيْنَا، فَقَعَدْنَا

❦❦ (امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ کہتے ہیں: -- ربیع بن سلیمان مرادی -- شعیب -- لیث -- ابو زبیر) کے حوالے سے روایت نقل کرتے ہیں:

حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم بیمار ہو گئے۔ ہم نے آپ کی اقتداء میں نماز ادا کی۔ آپ نے بیٹھ کر نماز ادا کی۔ آپ نے ہماری طرف توجہ کی آپ نے ہمیں کھڑے ہوئے ملاحظہ فرمایا تو ہمیں اشارہ کیا تو ہم بیٹھ گئے۔

### بَابُ الرُّخْصَةِ فِي بَصْقِ الْمُصَلِّي عَنْ يَسَارِهِ أَوْ تَحْتَ قَدَمَيْهِ الْيُسْرَى

**باب 327:** نمازی کے لیے (نماز کے دوران) اپنے دائیں طرف یا

اپنے بائیں پاؤں کے نیچے تھوکتے کی اجازت ہے

**874 - سند حدیث:** نَا عَبْدُ الْجَبَّارِ بْنُ الْعَلَاءِ، ثَنَا سُفْيَانُ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ حُمَيْدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ، عَنْ أَبِي

سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ،

مَتْنٌ حَدِيثٌ: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ابْصَرَ نَخَامَةً فِي قِبْلَةِ الْمَسْجِدِ فَحَكَّهَا بِحَصَاةٍ، وَنَهَى

أَنْ يَبْزُقَ الرَّجُلُ بَيْنَ يَدَيْهِ، وَعَنْ يَمِينِهِ، وَقَالَ: لِيَبْزُقَ عَنْ شِمَالِهِ أَوْ تَحْتَ قَدَمَيْهِ الْيُسْرَى

❦❦ (امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ کہتے ہیں: -- عبد الجبار بن علاء -- سفیان -- ابن شہاب زہری -- حمید بن

عبد الرحمن) کے حوالے سے روایت نقل کرتے ہیں:

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مسجد میں قبلہ کی سمت میں ہنم لگا ہوا دیکھا تو آپ نے نکمری

کے ذریعے اسے کھرج دیا اور آپ نے اس بات سے منع کیا کہ کوئی شخص (نماز کے دوران) اپنے سامنے کی طرف یا دائیں طرف تھو کے۔ آپ نے ارشاد فرمایا: آدمی کو اپنے بائیں طرف یا اپنے بائیں پاؤں کے نیچے تھوکنا چاہئے۔

**875 - سند حدیث:** نَا يُؤْنُسُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلَى، أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ، أَخْبَرَنِي يُونُسُ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، أَخْبَرَنِي حُمَيْدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ، أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا هُرَيْرَةَ، وَأَبَا سَعِيدٍ الْخُدْرِي يَقُولَانِ:

**متن حدیث:** قَدْ رَأَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نُحَامَةً فِي الْقِبْلَةِ، فَتَأَوَّلَ حَصَاةً، فَحَكَّهَا، ثُمَّ قَالَ: لَا يَنْتَحِمَنَّ أَحَدُكُمْ فِي الْقِبْلَةِ، وَلَا عَنْ يَمِينِهِ، وَلْيَصُقْ عَنْ يَسَارِهِ، أَوْ تَحْتَ رِجْلِهِ الْيُسْرَى

❦ (امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ کہتے ہیں:)-- یونس بن عبد الاعلیٰ-- ابن وہب-- یونس-- ابن شہاب زہری-- حمید بن عبد الرحمن (کے حوالے سے روایت نقل کرتے ہیں:)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ اور حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے قبلہ کی سمت میں (دیوار پر) ہلنگ لگا ہوا دیکھا تو آپ نے کنکری لی اور اس کے ذریعے اسے کھرج دیا پھر آپ نے ارشاد فرمایا:

”کوئی بھی شخص (نماز کے دوران) قبلہ کی سمت میں یا اپنے دائیں طرف ہرگز نہ تھو کے وہ اپنے بائیں طرف یا بائیں پاؤں کے نیچے تھو کے۔“

### بَابُ الرُّخْصَةِ فِي بَصْقِ الْمُصَلِّي خَلْفَهُ

وَلَيْهِ مَا ذَلَّ عَلَى إِبَاحَةِ لِي الْمُصَلِّي عُقْفَهُ وَرَاءَ ظَهْرِهِ إِذَا أَرَادَ أَنْ يَبْصُقَ فِي صَلَاتِهِ، إِذَا الْبَرُوقُ خَلْفَهُ غَيْرُ مُمَكِّنٍ إِلَّا بِلَيِّ الْعُنُقِ

### باب 328: نمازی کے لئے اپنے پیچھے تھوکنے کی اجازت ہے

وراس میں اس بات پر دلالت پائی جاتی ہے کہ جب وہ نماز کے دوران تھوکنے کا ارادہ کرے گا تو وہ اپنی گردن پیچھے کی طرف موڑ سکتا ہے کیونکہ پیچھے کی طرف تھوکنا گردن کو موڑے بغیر ممکن نہیں ہے۔

**876 - سند حدیث:** نَا بُدَّارٌ، وَأَبُو مُوسَى قَالَا: ثَنَا يَحْيَى وَهُوَ ابْنُ سَعِيدٍ، عَنْ سُفْيَانَ، عَنْ مَنصُورٍ، عَنْ رَبِيعِ بْنِ جَرَّاشٍ، عَنْ طَارِقِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ الْمُخَارِبِيِّ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

**متن حدیث:** إِذَا كُنْتَ فِي الصَّلَاةِ فَلَا تَبْزُقَنَّ عَنْ يَمِينِكَ، وَلَكِنْ خَلْفَكَ، أَوْ تِلْقَاءَ شِمَالِكَ، أَوْ تَحْتَ قَدَمِكَ الْيُسْرَى

هَذَا حَدِيثُ بُدَّارٍ وَقَالَ أَبُو مُوسَى، حَدَّثَنِي مَنصُورٌ، وَقَالَ أَيْضًا:

تَوْضِيحُ رَوَايَتٍ قَالَ قَالَ لِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: وَقَالَ: وَابْصُقْ خَلْفَكَ أَوْ تِلْقَاءَ شِمَالِكَ إِنْ

كَانَ فَارِعَا، وَلَا فَهَكَذَا تَحْتَ قَدَمِهِ الْيُسْرَى

❦ (امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ کہتے ہیں:)-- بندار اور ابو موسیٰ-- یحییٰ-- ابن سعید-- سفیان-- منصور-- ربیع بن



حراش (کے حوالے سے روایت نقل کرتے ہیں)

حضرت طارق بن عبد اللہ مہاربی رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

”جب تم نماز کی حالت میں ہو تو اپنے سامنے کی طرف ہرگز نہ تھو کو بلکہ اپنے پیچھے یا اپنے بائیں طرف یا اپنے دائیں پاؤں کے نیچے تھو کو۔“

روایت کے یہ الفاظ بندار کے نقل کردہ ہیں۔

ابو موسیٰ ثمالی راوی نے یہ بات بیان کی ہے: منصور نے مجھے حدیث بیان کی ہے۔ انہوں نے یہ بھی کہا ہے: نبی اکرم ﷺ نے مجھ سے فرمایا: آپ نے فرمایا تم اپنے پیچھے کی طرف یا بائیں طرف اگر وہ خالی جگہ ہو تھو کو ورنہ اس طرح کرو یعنی بائیں پاؤں کے نیچے تھو کو دو۔

بَابُ الدَّلِيلِ عَلَى أَنَّ إِبَاحَةَ بَرَقِ الْمُصَلِّي تَحْتَ قَدَمِهِ الْيُسْرَى

إِذَا لَمْ يَكُنْ عَنْ يَسَارِهِ فَارِغًا، وَإِبَاحَةُ ذَلِكَ الْبَرَقِ بِقَدَمِهِ إِذَا بَرَقَ فِي صَلَاتِهِ

باب 329: اس بات کی دلیل کہ نمازی کے لئے اپنے بائیں پاؤں کے نیچے تھو کنا اس وقت مباح ہے

جب اس کی بائیں سمت خالی نہ ہو اور جب وہ نمازی نماز کے دوران اپنے پاؤں کے نیچے تھو ک دے تو پھر اس کے لئے اس تھوک کو مل دینا مباح ہے۔

877 - سند حدیث: نَا يُوسُفُ بْنُ مُوسَى، ثَنَا جَرِيرٌ، عَنْ مَنْصُورٍ، عَنْ رَبِيعِ بْنِ حِرَاشٍ، عَنْ طَارِقِ بْنِ عَبْدِ

اللَّهِ الْمُحَارِبِيِّ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

مَتَنُ حَدِيثٍ: إِذَا كُنْتَ فِي الصَّلَاةِ فَلَا تَبْرُقَنَّ بَيْنَ يَدَيْكَ، وَلَا عَنْ يَمِينِكَ، وَلَكِنْ ابْرُقْ عَنْ تِلْقَاءِ شِمَالِكَ،

فَإِنْ لَمْ يَكُنْ فَارِغًا فَتَحْتَ قَدَمِكَ الْيُسْرَى، ثُمَّ قُلْ بِهِ قَالَ مَنْصُورٌ: يَعْنِي أَدْلُكُهُ بِالْأَرْضِ

❦ (امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ کہتے ہیں: -- یوسف بن موسیٰ -- جریر -- منصور -- ربیع بن حراش (کے حوالے سے

روایت نقل کرتے ہیں:)

حضرت طارق بن عبد اللہ مہاربی رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

”جب تم نماز میں ہو تو اپنے سامنے کی طرف یا دائیں طرف ہرگز نہ تھو کو۔ بلکہ اپنے بائیں طرف تھو کو اگر وہ جگہ خالی ہو

ورنہ اپنے بائیں پاؤں کے نیچے تھو کو اور اسے یوں کر دو۔“

منصور کہتے ہیں: یعنی تم اسے زمین کے ساتھ مل دو۔

878 - سند حدیث: نَا بُنْدَارٌ، ثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ يُونُسَ، ثَنَا الْجُرَيْرِيُّ، ح وَثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الدُّورِيُّ،

ثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ عَلِيٍّ، عَنِ الْجُرَيْرِيِّ، ح وَثَنَا الصَّنَعَانِيُّ، ثَنَا يَزِيدُ يَعْنِي ابْنَ زُرَيْعٍ، ثَنَا الْجُرَيْرِيُّ، ح وَثَنَا أَبُو

بِشْرِ الْوَاسِطِيُّ، نَا خَالِدٌ، عَنِ الْجُرَيْرِيِّ، عَنْ أَبِي الْعَلَاءِ بْنِ الشَّخِيرِ، عَنْ أَبِيهِ: أَنَّهُ صَلَّى مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَتَنَعَ فَلَدَكُهَا بِعَلِيٍّ الْيُسْرَى زَادَ خَالِدٌ فِي حَدِيثِهِ وَكَانَ فِي أَرْضِ بَجْلَدٍ

توضیح راوی: قَالَ أَبُو نَكْرِ: أَبُو الْعَلَاءِ هُوَ يَزِيدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الشَّيْخِ أَخُو مُطَرِّفٍ نَسَبُهُ إِلَى خَدِّهِ قَالَ أَبُو نَكْرِ رَوَى هَذَا النُّعْرَ حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنِ الْجُرَيْرِيِّ لَقَالَ عَنْ أَبِي الْعَلَاءِ عَنْ مُطَرِّفٍ عَنْ أَبِيهِ

\*\*\* (امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ کہتے ہیں:۔۔۔ بدار۔۔۔ اسحاق بن یوسف۔۔۔ جریری) کے حوالے سے روایت نقل کرتے ہیں:

(یہاں تحویل سند ہے)۔۔۔ یعقوب بن ابراہیم دورق۔۔۔ اسماعیل ابن علیہ۔۔۔ جریری) کے حوالے سے روایت نقل کرتے ہیں:

(یہاں تحویل سند ہے)۔۔۔ صنعانی۔۔۔ یزید ابن زریع۔۔۔ جریری) کے حوالے سے روایت نقل کرتے ہیں:

(یہاں تحویل سند ہے)۔۔۔ ابوبشر واسطی۔۔۔ خالد۔۔۔ جریری) کے حوالے سے روایت نقل کرتے ہیں:

ابو علاء بن شخیر اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: انہوں نے نبی اکرم ﷺ کی اقتداء میں نماز ادا کی۔ نبی اکرم ﷺ نے تھوک پھینکا اور بائیں پاؤں کے ذریعے اسے مل دیا۔ خالد نامی راوی نے یہ الفاظ زائد نقل کئے ہیں۔  
”وہ زمین سخت تھی“

(امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں:) ابو علاء نامی راوی یزید بن عبد اللہ بن شخیر ہیں جو مطرف کے بھائی ہیں لوگ ان کی نسبت ان کے دادا کی طرف کر دیتے ہیں۔

(امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں:) یہ روایت حماد بن سلمہ نے جریری کے حوالے سے نقل کی ہے۔ وہ یہ کہتے ہیں یہ ابو علاء کے حوالے سے مطرف کے حوالے سے ان کے والد سے منقول ہے۔

**879 - سند حدیث:** نَاهُ يُوسُفُ بْنُ مُوسَى، ثَنَا الْعَلَاءُ بْنُ عَبْدِ الْجَبَّارِ الْبَصْرِيُّ، وَالْحَجَّاجُ بْنُ الْمُنْهَالِ قَالَا: ثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ، عَنِ الْجُرَيْرِيِّ، عَنْ أَبِي الْعَلَاءِ، عَنْ مُطَرِّفٍ، عَنْ أَبِيهِ قَالَ: مَتْنُ حَدِيثٍ: رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي فَبَزَقَ فَحَثَّ قَدَمَهُ الْيُسْرَى زَادَ الْعَلَاءُ: ثُمَّ دَلَكُهَا

\*\*\* (امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ کہتے ہیں:۔۔۔ یوسف بن موسیٰ۔۔۔ علاء بن عبد الجبار بصری اور حجاج بن منہال۔۔۔ حماد بن سلمہ۔۔۔ جریری) کے حوالے سے روایت نقل کرتے ہیں:

ابو علاء نے مطرف کے حوالے سے اپنے والد کا یہ بیان نقل کیا ہے وہ بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم ﷺ کو دیکھا آپ نماز ادا کر رہے تھے۔ آپ نے اپنے بائیں پاؤں کے نیچے تھوک دیا۔

علاء نامی راوی نے یہ الفاظ زائد نقل کئے ہیں۔ ”پھر آپ نے اسے مل دیا“

## بَابُ الرُّخْصَةِ فِي بَرَقِ الْمُصَلِّي فِي تَوْبِهِ

وَذَلِكَ الثُّوبُ بَعْضُهُ بَعْضٌ فِي الصَّلَاةِ، وَالذَّلِيلُ عَلَى أَنَّ الْبَرَقَ لَمْ يَنْجَسْ، إِذَا تَوَكَّأَ نَجَسًا لَمْ يَأْمُرِ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمُصَلِّيَ لِلْبَرَقِ فِي تَوْبِهِ فِي الصَّلَاةِ

## باب 330: نمازی کا نماز کے دوران اپنے کپڑے میں تھوک دینا

اور اسے اس کپڑے کے ایک حصے کو دوسرے کے ذریعے مل دینے کی اجازت ہے اور اس بات کی دلیل کہ تھوک ناپاک نہیں ہوتا ہے۔

اگر یہ ناپاک ہوتا تو نبی اکرم ﷺ نمازی کو نماز کے دوران اپنے کپڑے میں تھوکنے کا حکم نہ دیتے۔

330 - سند حدیث: نَا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، نَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ، عَنِ ابْنِ عُجْلَانَ قَالَ: لَا يَحِاطُ بْنُ عَبْدِ

اللَّهِ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ،

متن حدیث: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُعْجِبُهُ الْقَرَّاجِينُ أَنْ يُمَسِّكَهَا بِيَدِهِ، فَدَخَلَ الْمَسْجِدَ ذَاتَ يَوْمٍ، وَفِي يَدِهِ وَاحِدٌ مِنْهَا، فَرَأَى نُحَامَاتٍ فِي قِبْلَةِ الْمَسْجِدِ، فَحَتَّهِنَّ حَتَّى انْقَاضَ، ثُمَّ أَقْبَلَ عَلَى النَّاسِ مُغَضَّبًا، فَقَالَ: أَيُّحِبُّ أَحَدُكُمْ أَنْ يُسْتَقْبِلَهُ رَجُلٌ، فَيَبْصُقَ فِي وَجْهِهِ؟ إِنْ أَحَدُكُمْ إِذَا قَامَ إِلَى الصَّلَاةِ فَإِنَّمَا يُسْتَقْبَلُ رَبَّهُ، وَالْمَلَكُ عَنْ يَمِينِهِ، فَلَا يَبْصُقُ بَيْنَ يَدَيْهِ، وَلَا عَنْ يَمِينِهِ، وَلْيَبْصُقْ تَحْتَ قَدَمَيْهِ الْيُسْرَى، أَوْ عَنْ يَسَارِهِ، فَإِنْ عَجَلَتْ بِهِ بَادِرَةٌ فَلْيَقُلْ هَكَذَا فِي طَرَفِ تَوْبِهِ، وَرَدَّ بَعْضُهُ فِي بَعْضٍ قَالَ الدُّورَقِيُّ: وَأَرَأَاكَ يَحْيَى كَيْفَ صَنَعَ

\*\*\* (امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ کہتے ہیں: -- یعقوب بن ابراہیم -- یحییٰ بن سعید -- ابن عجلان -- عیاض بن

عبد اللہ) کے حوالے سے روایت نقل کرتے ہیں:

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ کو کھجور کی ٹہنی ہاتھ میں پکڑنا پسند تھا۔ ایک دن آپ مسجد میں تشریف لائے تو آپ کے دست مبارک میں ایک ٹہنی تھی۔ آپ نے مسجد میں قبلہ کی سمت میں (دیوار پر) تھوک لگی ہوئی دیکھی تو آپ نے اسے کھرچ کر صاف کر دیا پھر آپ لوگوں کی طرف غصے کے عالم میں متوجہ ہوئے اور ارشاد فرمایا: کیا کوئی اس بات کو پسند کرتا ہے کہ کوئی دوسرا شخص اس کے سامنے آکر اس کے چہرے کی طرف منہ کر کے تھوک دے؟ جب کوئی شخص نماز کے لئے کھڑا ہوتا ہے تو وہ اپنے پروردگار کے سامنے ہوتا ہے اور فرشتہ اس کے دائیں طرف ہوتا ہے۔ اس لئے وہ اپنے سامنے کی طرف یادائیں طرف نہ تھو کے بلکہ اپنے بائیں پاؤں کے نیچے یا بائیں طرف تھو کے اور اگر اسے زیادہ تیزی سے تھوک آ رہا ہو تو پھر وہ کپڑے کے کنارے میں تھوک دے اور اسے مل دے۔

دورقی نامی راوی کہتے ہیں: یحییٰ نامی راوی نے ہمیں کر کے دکھایا کہ وہ کیسے کرے؟

## بَابُ الرَّخْصَةِ فِي يَزِقِ الْمُصَلِّي فِي نَعْلِهِ لِخُرُجِهِ مِنَ الْمَسْجِدِ

**باب 331:** نمازی کے لئے اپنے جوتے میں تھوکنے کی اجازت ہے تاکہ وہ اسے مسجد سے نکال دے

**881 - سند حدیث:** نَا مُحَمَّدُ بْنُ وَافِعٍ، قَتَا سُرَيْجٌ، قَتَا فُلَيْحٌ وَهُوَ ابْنُ سُلَيْمَانَ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْحَارِثِ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ، فِي حَدِيثٍ طَوِيلٍ ذَكَرَهُ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ:

مَنْ حَدِيثٌ إِذَا كَانَ أَحَدُكُمْ فِي صَلَاتِهِ فَلَا يَنْصُقُ أَمَامَهُ، فَإِنَّ رَبَّهُ أَمَامَهُ، وَلْيَنْصُقْ عَنْ بَاسِرِهِ، أَوْ تَحْتَ قَلْعِهِ، فَإِنْ لَمْ يَجِدْ مَبْنًى فَيُفِي ثَوْبِهِ، أَوْ نَعْلِهِ، حَتَّى يَخْرُجَ بِهِ

❦❦ (امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ کہتے ہیں: ) — محمد بن رافع — سرج — فلیح — ابن سلیمان — سعید بن حارث — ابوسلمہ بن عبد الرحمن (کے حوالے سے روایت نقل کرتے ہیں: )

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ: نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

”جب کوئی شخص نماز کی حالت میں ہو تو وہ اپنے سامنے کی طرف نہ تھوکے کیونکہ اس کا پروردگار اس کے سامنے ہوتا ہے۔ وہ اپنے بائیں طرف یا اپنے پاؤں کے نیچے تھوکے اور اگر اسے تھوکنے کے لئے جگہ نہیں ملتی تو پھر وہ اپنے پیرے میں یا جوتے میں تھوک لے یہاں تک کہ اسے (نماز ختم ہونے کے بعد مسجد سے) باہر لے جائے۔“

## بَابُ الرَّخْصَةِ فِي مَنَعَ الْمُصَلِّي النَّاسَ مِنَ الْمُقَاتَلَةِ وَدَفْعِ بَعْضِهِمْ عَنْ بَعْضٍ إِذَا اقْتَتَلُوا

**باب 332:** جب لوگ جھگڑ پڑیں تو نمازی کے لئے نماز کے دوران

لوگوں کو جھگڑنے سے روکنے اور انہیں ایک دوسرے سے پرے کرنے کی اجازت ہے

**882 - سند حدیث:** نَا يُوسُفُ بْنُ مُوسَى، قَتَا جَوَيْرٌ، عَنْ مَنصُورٍ، عَنِ الْحَكَمِ، عَنْ يَحْيَى بْنِ الْجَوَّارِ، عَنْ

أَبِي الشَّهَاءِ

مَنْ حَدِيثٌ قَالَ: كُنَّا عِنْدَ ابْنِ عَبَّاسٍ فَقَالَ: لَقَدْ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي بِالنَّاسِ، فَجَاءَتْ جَارِيتَانِ مِنْ بَنِي عَبْدِ الْمُطَّلِبِ، اقْتَتَلَا، فَأَخَذَهُمَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَمَزَعَ أَحَدَهُمَا مِنَ الْأُخْرَى، ثُمَّ مَأْ بِأَلَى ذَلِكَ

❦❦ (امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ کہتے ہیں: ) — یوسف بن موسیٰ — جریر — منصور — حکم — یحییٰ بن جزار (کے حوالے سے

روایت نقل کرتے ہیں: )

ابوصہباء کہتے ہیں ہم لوگ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کے پاس موجود تھے۔ انہوں نے فرمایا: نبی اکرم ﷺ لوگوں کو نماز

پڑھا رہے تھے کہ بنو عبدالمطلب سے تعلق رکھنے والی دو بچیاں لڑتی ہوئی آئیں تو نبی اکرم ﷺ نے ان دونوں کو پکڑ کر ایک دوسرے

سے پھڑایا اور آپ نے اس بات کی کوئی پروا نہیں کی۔

### بَابُ الرُّخْصَةِ فِي مَقَاتِلِ الْمُصَلِّي مَنْ رَامَ الْمُرُورَ بَيْنَ يَدَيْهِ

**باب 333:** نمازی کے آگے سے گزرنے والے شخص کے ساتھ نمازی کو جھٹکا کرنے کی اجازت ہے

**883 -** قَالَ أَبُو بَكْرٍ قَدْ أَمَلَيْتُ لِمَا مَضَى أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ:

متن حدیث: إِذَا كَانَ أَحَدُكُمْ يُصَلِّي فَلَا يَدْعُ أَحَدًا يَمُرُّ بَيْنَ يَدَيْهِ، فَإِنْ أَبَى فَلْيَقَاتِلْهُ، فَإِنَّمَا هُوَ شَيْطَانٌ (امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں:) میں یہ روایت اس سے پہلے املاء کروا چکا ہوں کہ نبی اکرم ﷺ نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے:

”جب کوئی شخص نماز ادا کر رہا ہو تو وہ کسی بھی شخص کو اپنے سامنے سے ہرگز نہ گزرنے دے۔ اگر دوسرا شخص نہیں مانتا یہ اس کے ساتھ جھٹکا کرے کیونکہ وہ (دوسرا شخص) شیطان ہوگا۔“

### بَابُ الرُّخْصَةِ فِي عَدْلِ الْمُصَلِّي إِلَى جَنْبِهِ إِذَا قَامَ خِلَافَ مَا يَجِبُ عَلَيْهِ أَنْ يَقُومَ فِي الصَّلَاةِ

**باب 334:** نمازی کے لئے جہاں کھڑا ہونا لازم ہو

اگر وہ اس کی بجائے دوسری جگہ کھڑا ہو جائے تو اس کے لئے اس بات کی اجازت ہے کہ وہ دوسرے پہلو کی طرف منتقل ہو جائے۔

**884 -** سَنَدُ حَدِيثٍ: ثَنَا عَيْدُ الْجُبَارِ بْنُ الْعَلَاءِ، ثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ قَالَ: سَمِعْتُ كُرَيْبًا،

مَوْلَى ابْنِ عَبَّاسٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ:

متن حدیث: ابْتُ عَمْدُ خَالَتِي مَيْمُونَةَ، فَلَمَّا كَانَ بَعْضُ اللَّيْلِ قَامَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي،

فَدَكَرَ بَعْضَ الْحَدِيثِ، وَقَالَ: ثُمَّ قُمْتُ عَنْ يَسَارِهِ فَحَوَّلَنِي عَنْ يَمِينِهِ

اسناد دیگر: قَالَ أَخْبَرَنَا يَنْحُوهُ سَعِيدُ بْنُ عَيْدِ الرَّحْمَنِ الْمَخْزُومِيُّ، وَقَالَ: عَنْ كُرَيْبٍ

❦❦❦ (امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ کہتے ہیں:) -- عبد الجبار بن علاء -- سفیان -- عمرو بن دینار -- کریم (کے حوالے سے

روایت نقل کرتے ہیں:)

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: میں نے اپنی خالہ سیدہ میمونہ رضی اللہ عنہا کے ہاں رات بسر کی جب رات کا کچھ حصہ گزر گیا تو نبی اکرم ﷺ اٹھ کر نماز ادا کرنے لگے (اس کے بعد راوی نے کچھ حدیث ذکر کی ہے جس میں یہ الفاظ ہیں) میں آپ کے بائیں طرف آکر کھڑا ہو گیا تو آپ ﷺ نے مجھے پھیر کر دائیں طرف کر لیا۔

راوی بیان کرتے ہیں: سعید بن عبدالرحمن مخزومی نے ہمیں اسی کی مانند روایت بیان کی ہے وہ یہ کہتے ہیں یہ روایت کریم کے حوالے سے منقول ہے۔



## بَابُ الرُّخْصَةِ فِي الْإِشَارَةِ فِي الصَّلَاةِ وَالْأَمْرِ وَالنَّهْيِ

باب 335: نماز کے دوران کسی کام کو کرنے کے لئے کہنے

کسی کام سے روکنے کے لئے اشارہ کرنے کی اجازت ہے

885 - سند حدیث: نَا مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ، ثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ أَنَسٍ قَالَ:

مَتْنُ حَدِيثٍ: كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُشِيرُ فِي الصَّلَاةِ

❦❦ (امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ کہتے ہیں:)- محمد بن رافع - عبد الرزاق - معمر - ابن شہاب زہری (کے حوالے سے روایت نقل کرتے ہیں:)

حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نماز کے دوران اشارہ کر لیتے تھے۔

886 - قَالَ أَبُو بَكْرٍ قَدْ أَمَلَيْتُ خَبَرَ أَبِي الزُّبَيْرِ، عَنْ جَابِرٍ،

مَتْنُ حَدِيثٍ: اشْتَكَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَصَلَّيْنَا وَرَاءَهُ وَهُوَ قَاعِدٌ، فَأَشَارَ إِلَيْنَا فَقَعَدْنَا

سند حدیث: ثَنَا الرَّبِيعُ، ثَنَا شُعَيْبٌ، نَا اللَّيْثُ، عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ، عَنْ جَابِرٍ

❦❦ (امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں:)- میں یہ روایت اس سے پہلے املاء کروا چکا ہوں، کیونکہ ابو زبیر نے حضرت جابر

رضی اللہ عنہ کا یہ بیان نقل کیا ہے۔ نبی اکرم ﷺ بیمار ہو گئے۔ ہم نے آپ کے پیچھے نماز ادا کی۔ آپ نے بیٹھ کر نماز ادا کی۔ آپ نے ہمیں اشارہ کیا، تو ہم بیٹھ گئے۔

یہ روایت راوی نے شعیب کے حوالے سے لیث کے حوالے سے ابو زبیر کے حوالے سے حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے نقل کی ہے۔

## بَابُ ذِكْرِ الدَّلِيلِ عَلَى أَنَّ الْإِشَارَةَ فِي الصَّلَاةِ بِمَا يُفْهَمُ عَنِ الْمُشِيرِ

لَا يَقْطَعُ الصَّلَاةَ وَلَا يُفْسِدُهَا

باب 336: اس بات کی دلیل کا تذکرہ کہ نماز کے دوران ایسا اشارہ کرنا جو سمجھ میں آ سکے

وہ نماز کو توڑتا نہیں ہے اور اسے فاسد نہیں کرتا ہے۔

885 سنن ابی داؤد کتاب الصلاة باب تفريم ابواب الركوع والسجود باب الاشارة في الصلاة رقم الحديث 819 سنن

الدارقطني كتاب الحديث باب الاشارة في الصلاة رقم الحديث 1632 مصنف عبد الرزاق الصنعاني كتاب الصلاة باب

الاشارة في الصلاة رقم الحديث 3165 صحيح ابن حبان باب الامامة والجماعة باب الحديث في الصلاة ذكر الامة

مدرء ن يشير في صلاته لحاجة تيمم له رقم الحديث 2295 مسند احمد بن حنبل مسند انس بن مالك رضي الله تعالى

عنه رقم الحديث 12189 مسند عبد بن حميد مسند انس بن مالك رقم الحديث 1164 مسند ابی يعلى البوصلي

الرهري رقم الحديث 3470 المعجم الصغير للطبراني من اسبه عبد الصمد رقم الحديث 696 المعجم الاوسط

لطبراني باب الالف من اسبه احمد رقم الحديث 1196

**887** - سند حدیث: نا مُحَمَّدُ بْنُ مَعْمَرٍ بْنِ رَبِيعٍ الْقَيْسِيُّ، ثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُوسَى، أَنَا عَلِيُّ بْنُ صَالِحٍ، عَنْ

عَاصِمٍ، عَنْ زَيْدٍ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ

مَتْنُ حَدِيثٍ: كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي فَإِذَا سَجَدَ وَلَبَّ الْحَسَنُ وَالْحُسَيْنُ عَلَى طَهْرِهِ، فَإِذَا مَنَعُوهُمَا أَشَارَ إِلَيْهِمْ أَنْ دَعُوهُمَا، فَلَمَّا قَضَى الصَّلَاةَ وَضَعَهُمَا فِي جُجْرِهِ، فَقَالَ: مَنْ أَحَبَّنِي فَلْيَحِبَّ هَذَيْنِ

❖❖ (امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ کہتے ہیں:)-- محمد بن معمر بن ربیع قیسی -- عبد اللہ بن موسی -- علی بن صالح -- عاصم -- زر (کے حوالے سے روایت نقل کرتے ہیں:)

حضرت عبد اللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نماز ادا کر رہے تھے جب آپ سجدے میں گئے تو حضرت حسن رضی اللہ عنہ اور حضرت حسین رضی اللہ عنہ آپ کی پشت پر سوار ہو گئے جب لوگوں نے ان دونوں کو منع کیا تو آپ نے لوگوں کی طرف اشارہ کیا کہ ان دونوں کو کرنے دو۔ جب آپ نے نماز مکمل کی تو آپ نے ان دونوں کو گود میں بٹھایا اور ارشاد فرمایا: ”جو شخص مجھ سے محبت کرتا ہے وہ ان دونوں سے بھی محبت کرے۔“

بَابُ الرُّخْصَةِ بِالْإِشَارَةِ فِي الصَّلَاةِ بِرَدِّ السَّلَامِ إِذَا سَلَّمَ عَلَى الْمُصَلِّي

باب 337: جب نماز کی کو سلام کیا جائے تو سلام کا جواب دینے کے لئے

نماز کے دوران اشارہ کرنے کی اجازت ہے

**888** - سند حدیث: ثَنَا عَبْدُ الْجَبَّارِ بْنُ الْعَلَاءِ، ثَنَا سُفْيَانُ، ثَنَا زَيْدُ بْنُ أَسْلَمَ قَالَ سَمِعْتُ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عُمَرَ، ح

وَلَنَا عَلِيُّ بْنُ خَثْرَمٍ، وَأَبُو عَمَّارٍ، قَالَ أَبُو عَمَّارٍ، ثَنَا سُفْيَانُ، وَقَالَ عَلِيُّ: أَخْبَرَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ، عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ قَالَ:

مَتْنُ حَدِيثٍ: قَالَ ابْنُ عُمَرَ: دَخَلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَسْجِدَ قُبَا، وَدَخَلَ عَلَيْهِ رَجُلٌ مِنَ الْأَنْصَارِ يُسَلِّمُونَ عَلَيْهِ، فَسَأَلْتُ صُهْبِيًّا: كَيْفَ كَانَ يَصْنَعُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا كَانَ يُسَلِّمُ عَلَيْهِ وَهُوَ يُصَلِّي؟ قَالَ: كَانَ يُشِيرُ بِيَدِهِ

**887** صحیح ابن حبان ' کتاب اخبارہ صلی اللہ علیہ وسلم عن مناقب الصحابة ' ذکر البیان بان محبة الحسن والحسين مقرونة بمحبة المصطفى صلی اللہ علیہ وسلم رقم الحديث: 7080 ' السنن الكبرى للنسائي ' کتاب المناقب ' مناقب اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من المهاجرين والانصار ' فضائل الحسن والحسين ابني علي بن ابي طالب رضي الله عنهما ' رقم الحديث 7904 ' البحر الزحار مستند البزار ' بقية حديث زر ' رقم الحديث: 1817 ' مستند ابني يعلى الموصلي ' مسند عبد الله بن مسعود ' رقم الحديث: 4885 ' المعجم الكبير للطبراني ' باب الحاء حسن بن علي بن ابي طالب رضي الله عنه ' بقية اخبار الحسن بن علي رضي الله عنهما ' رقم الحديث: 2579

توضیح روایت: قَالَ أَبُو بَكْرٍ: هَذَا حَدِيثُ أَبِي عَمَّارٍ، زَادَ عَبْدُ الْجَبَّارِ قَالَ سَفِيَانُ: قُلْتُ لِرَبِيعٍ: سَمِعْتُ هَذَا مِنْ أَبِي عُمَرَ؟ قَالَ: نَعَمْ

❦ (امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ کہتے ہیں:۔۔۔ عبد الجبار بن عطاء۔۔۔ سفیان۔۔۔ زید بن اسلم۔۔۔ عبد اللہ بن عمر) کے حوالے سے روایت نقل کرتے ہیں:۔  
(یہاں تحویل سند ہے)۔۔۔ علی بن خشرم اور ابو عمار۔۔۔ سفیان بن عیینہ۔۔۔ زید بن اسلم (کے حوالے سے روایت نقل کرتے ہیں)۔

حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: ایک دن نبی اکرم ﷺ مسجد قباء میں تشریف لائے، کچھ انصاری بھی مسجد میں آئے۔ انہوں نے آپ کو سلام کیا۔ میں نے حضرت صہیب رضی اللہ عنہ سے دریافت کیا: نبی اکرم ﷺ کے نماز پڑھنے کے دوران جب آپ کو سلام کیا گیا، تو پھر نبی اکرم ﷺ نے کیا کیا تھا؟ تو حضرت صہیب رضی اللہ عنہ نے بتایا: نبی اکرم ﷺ نے اپنے دست مبارک کے ذریعے اشارہ کیا تھا۔

(امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں: یہ روایت ابو عمار نامی راوی کی نقل کردہ ہے۔ عبد الجبار نامی نے یہ الفاظ زائد نقل کئے ہیں۔ ابوسفیان کہتے ہیں: میں نے زید سے دریافت کیا: کیا آپ نے یہ بات حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کی زبانی سنی ہے۔ انہوں نے جواب دیا: جی ہاں)

بَابُ الرُّخْصَةِ فِي الْإِشَارَةِ بِجَوَابِ الْكَلَامِ فِي الصَّلَاةِ  
إِذَا كَلَّمَ الْمُصَلِّيَ وَلَيْسَ الْخَبَرُ مَا دَلَّ عَلَى الرُّخْصَةِ فِي إِصْغَاءِ الْمُصَلِّي إِلَى مُكَلِّمِهِ وَاسْتِمَاعِهِ  
لِكَلَامِهِ فِي الصَّلَاةِ

باب 338: کسی کلام کے جواب میں نماز کے دوران اشارہ کرنے کی اجازت ہے

جب کسی نے نمازی کے ساتھ کوئی بات کی ہو اور اس روایت میں اس بات پر دلالت موجود ہے کہ نمازی اپنے ساتھ بات کرنے والے کی بات تو جسے سن سکتا ہے اور نماز کے دوران اس کا کلام غور سے سن سکتا ہے۔

889 - سند حدیث: تَابِعُ مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ بْنِ كُرَيْبٍ، نَا خَلَادَ الْجُعْفِيُّ يَغْنِي ابْنُ يَزِيدَ، عَنْ زُهَيْرِ بْنِ مُعَاوِيَةَ، عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ، عَنْ جَابِرٍ قَالَ:

مَتْنُ حَدِيثِ نَعْنَسِيِّ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى بَنِي الْمُصْطَلِقِ، فَأَتَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ عَلَى حِمَارٍ لَهُ، وَهُوَ يُصَلِّي، فَكُنْتُ أَكَلِمُهُ فَأَوْمَأَ إِلَيَّ بِيَدِهِ

❦ (امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ کہتے ہیں:۔۔۔ محمد بن عطاء بن کریب۔۔۔ خلاد جعفی ابن یزید۔۔۔ زہیر بن معاویہ۔۔۔ ابو زہیر) کے حوالے سے روایت نقل کرتے ہیں:۔

حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے مجھے بنو مطلق کی طرف بھیجا پھر میں نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا تو آپ اس وقت اپنے گدھے پر سوار نماز ادا کر رہے تھے۔ میں نے آپ کے ساتھ بات چیت کرنا چاہی تو آپ نے اپنے دست مبارک کے ذریعے میری طرف اشارہ کیا۔

### بَابُ الرُّخْصَةِ فِي تَنَاوُلِ الْمُصَلِّيِ الشَّيْءِ عِنْدَ الْحَادِثَةِ تَحْدُثُ

**باب 339:** نماز کے دوران کسی ضرورت کے پیش آنے پر نمازی کسی ہاتھ کے ذریعے کوئی چیز (پکڑ یا پکڑا سکتا ہے)

**890 - سند حدیث:** نَا يُونُسُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلَى، أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ: وَأَخْبَرَنِي يَعْنِي عُمَرُو بْنُ الْحَارِثِ وَابْنُ لَهْيَعَةَ، عَنْ يَزِيدَ وَهُوَ ابْنُ أَبِي حَبِيبٍ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ وَهُوَ ابْنُ شِمَاسَةَ، أَنَّهُ سَمِعَ عُقْبَةَ بْنَ عَامِرٍ يَقُولُ: مَتَنُ حَدِيثٍ: صَلَّيْنَا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمًا، فَأَطَالَ الْقِيَامَ، ثُمَّ رَأَيْنَاهُ هَوَى بِيَدِهِ لِيَتَنَاوَلَ شَيْئًا، فَلَمَّا سَلَّمَ قَالَ: مَا مِنْ شَيْءٍ وَعِدْتُمُوهُ إِلَّا قَدْ عُرِضَ عَلَيَّ فِي مَقَامِي هَذَا، حَتَّى لَقَدْ عُرِضَتْ عَلَيَّ النَّارُ، وَأَقْبَلَ إِلَيَّ مِنْهَا شَرٌّ حَتَّى حَاذَانِي مَكَانِي هَذَا، فَخَشِيتُ أَنْ يَغْشَاكُمْ

❀❀ (امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ کہتے ہیں:)-- یونس بن عبد الاعلیٰ-- ابن وہب-- عمرو بن حارث اور ابن لہیعہ-- یزید بن ابوجہیب-- عبد الرحمن بن شماسہ (کے حوالے سے روایت نقل کرتے ہیں:)

حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک دن ہم نے نبی اکرم ﷺ کی اقتداء میں نماز ادا کی تو نبی اکرم ﷺ نے طویل قیام کیا پھر میں نے آپ کو دیکھا کہ آپ نے کسی چیز کو پکڑنے کے لئے اپنے ہاتھ کو بڑھایا ہے جب آپ نے سلام پھیرا تو آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: تم لوگوں کے ساتھ جس بھی چیز کا وعدہ کیا گیا ہے وہ میرے یہاں کھڑے ہونے کے دوران میرے سامنے پیش کی گئی یہاں تک کہ میرے سامنے جہنم کو پیش کیا گیا تو اس کا شعلہ لپک کر میری جگہ کے قریب آ گیا یہاں تک کہ مجھے اندیشہ ہوا کہ کہیں وہ تمہیں بھی اپنی لپیٹ میں نہ لے۔

**891 - سند حدیث:** نَا عِيسَى بْنُ إِبْرَاهِيمَ الْغَافِقِيُّ، نَا ابْنُ وَهْبٍ، عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ صَالِحٍ، حَدَّثَنِي رَبِيعَةُ بْنُ يَزِيدَ، عَنْ أَبِي إِدْرِيسَ الْخَوْلَانِيِّ، عَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ، أَنَّهُ قَالَ:

مَتَنُ حَدِيثٍ قَامَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي، ثُمَّ بَسَطَ يَدَهُ كَأَنَّهُ يَتَنَاوَلُ شَيْئًا، فَلَمَّا قَرَعَ مِنَ الصَّلَاةِ، قُلْنَا: يَا رَسُولَ اللَّهِ رَأَيْنَاكَ بَسَطْتَ يَدَكَ قَالَ: إِنَّ عَدُوَّ اللَّهِ إِبْلِيسَ جَاءَ بِسَهَابٍ مِنْ نَارٍ لِيَجْعَلَهُ فِي وَحْشِي، فَقُلْتُ: أَعُوذُ بِاللَّهِ مِنْكَ، فَلَمْ يَسْتَخِرْ ثَلَاثًا، ثُمَّ ارْدَتْ أَخْذَهُ، وَلَوْلَا دَعْوَةُ أَحْيَا سُلَيْمَانَ صَلَّى اللَّهُ

**891 صحیح مسلم:** کتاب المساجد ومواضع الصلوة باب جواز لعن الشيطان في اثناء الصلوة رقم الحديث 875 السنن الصغرى كتاب سهو باب لعن ابليس والتعوذ بالله منه في الصلوة رقم الحديث 1205 السنن الكبرى كتاب السهو لعن ابليس رقم الحديث 545 مشکل الآثار للطحاوي باب بيان مشکل السبب الذي احر رسول الله صلى الله عليه عليه رقم الحديث 3362

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا صَبَحَ مُوْتَقًا، يَلْعَبُ بِهِ وَلَدَانِ أَهْلِ الْمَدِينَةِ

\*\*\* (امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ کہتے ہیں:)-- عیسیٰ بن ابراہیم عافقی -- ابن وہب -- معاویہ بن صالح -- ربیعہ بن یزید -- ابو اوریس خولانی (کے حوالے سے روایت نقل کرتے ہیں:)

حضرت ابو اوریس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ کھڑے ہو کر نماز ادا کر رہے تھے پھر آپ نے اپنا دست مبارک آگے بڑھایا جیسے آپ کوئی چیز پکڑنے لگے ہیں۔ جب آپ نماز پڑھ کر فارغ ہوئے تو ہم نے عرض کی: یا رسول اللہ! ہم نے آپ کو دیکھا تھا کہ آپ نے اپنا دست مبارک آگے بڑھایا تھا تو نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: اللہ کا دشمن ابلیس جہنم کا ایک شعلہ لے کر آیا تھا تاکہ اسے میرے چہرے پر ڈالے تو میں نے یہ کہا: میں تم سے اللہ کی پناہ مانگتا ہوں لیکن وہ پیچھے نہیں ہٹا۔ ایسا تین مرتبہ ہوا پھر میں نے اسے پکڑنے کا ارادہ کیا اگر میرے بھائی حضرت سلیمان رضی اللہ عنہ کی دعا نہ ہوتی تو وہ (ابلیس) بندھا ہوا ہوتا اور مدینہ منورہ کے بچے اس کے ساتھ کھیلتے۔

832 - سند حدیث: نَا بَخْرُ بْنُ نَصْرِ بْنِ سَابِقِ الْخَوْلَانِي، نَا ابْنُ وَهْبٍ، حَدَّثَنِي مُعَاوِيَةُ بْنُ صَالِحٍ، عَنْ عَمْرِو بْنِ عَاصِمٍ، عَنْ زَيْدِ بْنِ حُبَيْشٍ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ:

متن حدیث: صَلَّيْنَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَاةَ الصُّبْحِ قَالَ: لَبِثْنَا هُوَ فِي الصَّلَاةِ مَدَّةً بَدَأَ، ثُمَّ انْعَرَفَهَا، فَلَمَّا قَرَعَ مِنَ الصَّلَاةِ، قُلْنَا: يَا رَسُولَ اللَّهِ، صَنَعْتَ فِي صَلَاتِكَ هَذِهِ مَا لَمْ تَصْنَعْ فِي صَلَاةٍ قَبْلُهَا قَالَ: إِنِّي رَأَيْتُ الْجَنَّةَ لَمَّا عُرِضَتْ عَلَيَّ، وَرَأَيْتُ فِيهَا -- فَطُوفُهَا ذَابَّةٌ، حَبَّهَا كَالذَّبَابِ، فَأَرَدْتُ أَنْ أَسْأَلَ مِنْهَا، فَأَوْجَعَ إِلَيْهَا أَنْ اسْتَخِرْتُ، فَاسْتَخَرْتُ، ثُمَّ عُرِضَتْ عَلَيَّ النَّارُ، بَيْنِي وَبَيْنَكُمْ حَتَّى رَأَيْتُ ظِلِّي وَظِلَّكُمْ، فَأَوْمَأْتُ إِلَيْكُمْ أَنْ اسْتَخِرُوا، فَأَوْجَعَ إِلَيَّ أَنْ أَقْرَهُمْ، فَإِنَّكَ اسْلَمْتَ وَأَسْلَمُوا، وَهَاجَرْتُ وَهَاجَرُوا، وَجَاهَدْتُ وَجَاهَدُوا، فَلَمْ أَرِ لِي عَلَيْكُمْ فَضْلًا إِلَّا بِالنُّبُوَّةِ

\*\*\* (امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ کہتے ہیں:)-- عمر بن نصر بن سابق خولانی -- ابن وہب -- معاویہ بن صالح -- عیسیٰ بن عاصم -- زید بن حبوش (کے حوالے سے روایت نقل کرتے ہیں:)

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ہم نے نبی اکرم ﷺ کی اقتداء میں عصر کی نماز ادا کی۔ راوی بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے نماز کے دوران اپنا دست مبارک آگے بڑھایا پھر آپ نے اسے پیچھے کر لیا۔ جب آپ نماز پڑھ کر فارغ ہوئے تو ہم نے عرض کی: یا رسول اللہ! آپ نے اپنی نماز کے دوران ایک ایسا عمل کیا ہے جو آپ نے اس سے پہلے کبھی نہیں کیا تو نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: میں نے جنت کو دیکھا جو میرے سامنے پیش کی گئی تھی۔ میں نے اس میں ایک تیل دیکھی جس میں خوشے (ایک دوسرے کے) قریب تھے اور اس کے دانے کدو جتنے تھے تو میں نے یہ ارادہ کیا میں اس میں سے ایک (خوشہ) لے لیتا ہوں تو میری طرف یہ بات وحی کی گئی کہ آپ پیچھے رہیں تو میں پیچھے ہو گیا پھر میرے سامنے جہنم پیش کی گئی تو وہ میرے اور تم لوگوں کے درمیان تھی یہاں تک کہ میں نے اپنا اور تم لوگوں کا سایہ بھی دیکھ لیا تو میں نے اشارہ کیا تم لوگ پیچھے ہو جاؤ تو میری طرف یہ بات



وحی کی گئی کہ تم لوگ اپنی جگہ پر رہو کیونکہ تم نے اور ان لوگوں نے اسلام قبول کیا ہے تم نے اور ان لوگوں نے ہجرت کی ہے تم نے اور ان لوگوں نے جہاد کیا ہے۔ (نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا) میں یہ مجتہدوں مجتہدوں کے ہوتے ہوئے تم لوگوں پر نبوت کے حوالے سے فضیلت حاصل ہے۔

### بَابُ أَمْرِ النِّسَاءِ بِالتَّصْفِيقِ فِي الصَّلَاةِ عِنْدَ النَّائِبَةِ

**باب 340:** نماز کے دوران کسی ضرورت کے پیش آنے پر (امام کو متوجہ کرنے کیلئے) تالی بجانے کا حکم ہے

**893-** توضیح روایت: قَالَ أَبُو بَكْرٍ: قَدْ أَمَلَيْتُ خَيْرَ سَهْلٍ بْنِ سَعْدٍ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِذَا

نَابَكُمْ فِي صَلَاتِكُمْ شَيْءٌ فَلْيَسْبِحِ الرِّجَالَ، وَلْيَصْفِقِ النِّسَاءُ

﴿امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں:﴾ میں اس سے پہلے حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ کے حوالے سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا

یہ فرمان املاء کراچکا ہوں۔

”جب نماز کے دوران (امام کو متوجہ کرنے کے لئے) کوئی ضرورت پیش آئے تو مرد سبحان اللہ کہیں اور عورتیں تالی

بجائیں۔“

**894-** سنن حدیث: نَا عَبْدُ الْجَبَّارِ بْنُ الْعَلَاءِ، وَسَعِيدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ، وَعَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ الزُّهْرِيُّ،

**894:** صحیح البخاری: کتاب الجمعة: ابواب العمل في الصلاة: باب التصفيق للنساء: رقم الحديث: 1160: صحيح مسلم:

كتاب الصلاة: باب تسبحة الرجل وتصفيق المرأة اذا نابها شيء في الصلاة: رقم الحديث: 670: صحيح ابن حبان: باب

الامامة والجمعة: باب الحديث في الصلاة ذكر الامر للمصلي ما يفهم عنه في صلاته عند حاجة ان: رقم الحديث:

2293: سنن الدارمي: كتاب الصلاة: باب التسبحة للرجال: رقم الحديث: 1385: سنن أبي داود: كتاب الصلاة: باب تفرير

ابواب الركوع والسجود: باب التصفيق في الصلاة: رقم الحديث: 817: سنن ابن ماجه: كتاب اقامة الصلاة: باب التسبحة

للرجال في الصلاة والتصفيق للنساء: رقم الحديث: 1030: الجامع للترمذي: ابواب الصلاة عن رسول الله صلى الله عليه

وسلم: باب ما جاء ان التسبحة للرجال: رقم الحديث: 349: سنن الصغرى: كتاب السهو: باب التصفيق في الصلاة: رقم

الحديث: 1197: مصنف ابن ابي شيبة: كتاب صلاة التطوع والامامة وابواب متفرقة: من قال: التسبحة للرجال: رقم

الحديث: 7146: السنن الكبرى للنسائي: كتاب السهو: التصفيق في الصلاة: رقم الحديث: 530: شرح معاني الآثار

للصحاوي: باب الكلام في الصلاة لما يحدث فيها من السهو: رقم الحديث: 1646: مشكل الآثار للطحاوي: باب بيان

مشكل ما روى عن رسول الله صلى الله عليه: رقم الحديث: 1516: سنن الدارقطني: كتاب الحديث: باب الإشارة في

اصلاة: رقم الحديث: 1630: مسند احمد بن حنبل: مسند ابي هريرة رضي الله عنه: رقم الحديث: 7123: مسند اشافعي:

ومن كتاب الامالي في الصلاة: رقم الحديث: 192: مسند الطيالسي: احاديث النساء: ما اسند ابو هريرة: وابو صالح: رقم

الحديث: 2510: مسند اسحاق بن راهويه: ما يروى عن محمد بن قيس وغیره عن ابي هريرة: رقم الحديث: 479: مسند

اسي يعني ابووصي: مسند ابي هريرة: رقم الحديث: 5818: المعجم الاوسط للنظيراني: باب الالف: من اسمه احمد: رقم

الحديث: 519: المعجم الكبير للنظيراني: من اسمه سهل: وما اسند سهل بن سعد: سعید بن عبد الرحمن الجمحي: رقم

وَعَلِيُّ بْنُ خَشْرَمٍ قَالَ عَلِيٌّ: أَخْبَرَنِي ابْنُ عُيَيْنَةَ قَالَ الْآخَرُونَ: ثَنَا سُفْيَانُ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ:

مَتْنٌ حَدِيثٌ. التَّسْبِيحُ لِلرَّجَالِ، وَالتَّصْفِيقُ لِلنِّسَاءِ

47 47  
\*\*\* (امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ کہتے ہیں:)-- عبد الجبار بن علاء اور سعید بن عبد الرحمن اور عبد اللہ بن محمد زہری اور علی بن خشرم-- سفیان-- ابن شہاب زہری-- ابوسلمہ (کے حوالے سے روایت نقل کرتے ہیں:)  
حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں: سبحان اللہ کہنے کا حکم مردوں کے لئے ہے اور تالی بجانے کا حکم عورتوں کے لئے ہے۔

### بَابُ الرُّخْصَةِ فِي مَسْحِ الْحَصَى فِي الصَّلَاةِ مَرَّةً وَاحِدَةً

باب 341: نماز کے دوران ایک مرتبہ کنکریاں چھونے (یعنی انہیں سیدھا کرنے یا ہٹانے) کی اجازت ہے

895- سند حدیث: ثَنَا الصَّنَعَانِيُّ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلَى، ثَنَا خَالِدٌ بَعْنُ ابْنِ الْحَارِثِ، ثَنَا هِشَامٌ، عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ، حَدَّثَنِي مُعَقِّبٌ، مَتْنٌ حَدِيثٌ: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قِيلَ لَهُ فِي الْمَسْجِدِ قَالَ: إِنْ كُنْتُ لَأَعْلَا فَوَاحِدَةً

\*\*\* (امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ کہتے ہیں:)-- صنعانی محمد بن عبد الاعلیٰ-- خالد بن حارث-- ہشام-- یحییٰ بن ابوکثیر-- ابوسلمہ بن عبد الرحمن (کے حوالے سے روایت نقل کرتے ہیں:)

حضرت معقیب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں مسجد میں (کنکریوں پر) ہاتھ پھیرنے کے بارے میں دریافت کیا گیا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اگر تم نے ایسا کرنا ہو تو ایک مرتبہ کرلو۔

896- ثَنَا الدَّوْرَقِيُّ، ثَنَا ابْنُ عُثْمَانَ، عَنْ هِشَامٍ بِهَذَا، وَقَالَ: عَنْ مُعَقِّبٍ

\*\*\* یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ حضرت معقیب رضی اللہ عنہ کے حوالے سے منقول ہے۔

897- سند حدیث: ثَنَا وَكِيعٌ، عَنِ ابْنِ أَبِي ذَنْبٍ، عَنْ شُرَحْبِيلَ بْنِ سَعْدٍ، عَنْ جَابِرٍ قَالَ:

مَتْنٌ حَدِيثٌ سَأَلْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ مَسْحِ الْحَصَى فِي الصَّلَاةِ، فَقَالَ: وَاحِدَةً، وَلَوْ تَمَسَّكَ بِهَا حَبْرٌ لَكَ مِنْ مَائَةِ نَاقَةٍ كُلُّهَا سُودُ الْحَدَقِ

\*\*\* (امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ کہتے ہیں:)-- وکیع-- ابن ابوذہب-- شرحبیل بن سعد-- حضرت جابر رضی اللہ عنہ کے حوالے

سے نقل کرتے ہیں۔

حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے نماز کے دوران کنکریاں ہٹانے کے بارے میں دریافت کیا تو آپ نے فرمایا ایک دفعہ کرلو اور اگر تم یہ بھی نہ کرو تو یہ تمہارے لئے ایسی سوا دنیائیں ملنے سے زیادہ بہتر ہے جن کی پتلی سیاہ ہوتی

ہے (یعنی جو عمدہ قسم کی ہوتی ہے)

بَابُ ذِكْرِ الدَّلِيلِ عَلَى أَنَّ حَدِيثَ النَّفْسِ فِي الصَّلَاةِ مِنْ غَيْرِ نُطْقٍ بِاللِّسَانِ لَا يُفْسِدُ الصَّلَاةَ، إِذِ اللَّهُ بِرَأْفَتِهِ وَرَحْمَتِهِ قَدْ تَجَاوَزَ لَأَمَّةَ مُحَمَّدٍ عَمَّا حَدَّثَتْ بِهِ أَنْفُسَهَا

باب 342: اس بات کی دلیل کا تذکرہ کہ نماز کے دوران ذہن میں محض خیال آنے پر جب کہ آدمی نے زبان

کے ذریعے اس بارے میں کلام نہ کیا ہو یہ چیز نماز کو توڑتی نہیں ہے

کیونکہ اللہ تعالیٰ نے اپنی رحمت اور مہربانی کی وجہ سے حضرت محمد ﷺ کی امت سے ان چیزوں سے درگزر کیا ہے جو وہ اپنے ذہن میں سوچتے ہیں۔

898 - سند حدیث: نَا بَنْدَارٌ، نَا سَالِمُ بْنُ نُوحٍ، نَا يُونُسُ بْنُ عُبَيْدٍ، عَنْ زُرَّارَةَ بْنِ أَوْفَى، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، أَنَّ

رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ:

مَتْنُ حَدِيثٍ: إِنَّ اللَّهَ تَجَاوَزَ لَأَمْنِي عَمَّا حَدَّثَتْ بِهِ أَنْفُسَهَا مَا لَا يُنْطَقُ بِهِ، وَلَا يُعْمَلُ بِهِ

\*\*\* (امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ کہتے ہیں:۔۔۔ بندار۔۔۔ سالم بن نوح۔۔۔ یونس بن عبید۔۔۔ زرارہ بن اوفی (کے حوالے سے

روایت نقل کرتے ہیں:)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں: ”بے شک اللہ تعالیٰ نے میری امت کی ان چیزوں سے

درگزر کیا ہے جو وہ اپنے ذہن میں سوچتے ہیں جب تک وہ ان کے بارے میں کلام نہیں کرتے یا ان پر عمل نہیں کرتے۔“

بَابُ الدَّلِيلِ عَلَى أَنَّ الْبُكَاءَ فِي الصَّلَاةِ لَا يَقْطَعُ الصَّلَاةَ مَعَ ابْتِغَاءِ الْبُكَاءِ فِي الصَّلَاةِ

باب 343: اس بات کی دلیل کا تذکرہ کہ نماز کے دوران رونا نماز کو توڑتا نہیں ہے

اور نماز کے دوران رونا مباح ہے

899 - سند حدیث: نَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ هَاشِمٍ، نَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ، عَنْ شُعْبَةَ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ، عَنْ حَارِثَةَ بْنِ

مُضَرِّبٍ، عَنْ عَلِيٍّ قَالَ:

مَتْنُ حَدِيثٍ: مَا كَانَ فِينَا فَارِسٌ يَوْمَ بَدْرٍ غَيْرَ الْمَقْدَادِ، وَلَقَدْ رَأَيْنَا وَمَا فِينَا إِلَّا نَائِمٌ إِلَّا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى

اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَحْتَ شَجَرَةٍ يُصَلِّي، وَيَبْكِي، حَتَّى أَصْبَحَ

توضیح مصنف: قَالَ أَبُو بَكْرٍ: قِصَّةُ أَبِي بَكْرٍ الصِّدِّيقِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ لَمَّا أَمَرَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

بِالصَّلَاةِ بِالنَّاسِ، فَقِيلَ لَهُ: إِنَّهُ رَجُلٌ رَفِيقٌ كَثِيرُ الْبُكَاءِ حِينَ يَقْرَأُ الْقُرْآنَ، مِنْ هَذَا الْبَابِ

\*\*\* (امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ کہتے ہیں:۔۔۔ عبد اللہ بن ہاشم۔۔۔ عبد الرحمن۔۔۔ شعبہ۔۔۔ ابو اسحاق۔۔۔ حارثہ بن

مغرب (کے حوالے سے روایت نقل کرتے ہیں۔)

حضرت علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: غزوہ بدر کے موقع پر مقداد کے ماہوہ ہم میں اور کوئی گھڑ سوار نہیں تھا اور ہمیں یہ بات یاد ہے کہ ہم میں سے ہر ایک شخص سو گیا تھا صرف نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نہیں سنے تھے آپ ایک درخت کے نیچے نماز پڑھتے رہے اور رات رہے یہاں تک کہ صبح ہو گئی۔

(امام ابن خزیمہ بیسۃ فرماتے ہیں:) حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کے واقعے کے بارے میں یہ بات منقول ہے: جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کے بارے میں یہ حکم دیا کہ وہ لوگوں کو نماز پڑھائیں تو آپ کی خدمت میں عرض کی گئی وہ ایک نرم دل آدمی ہیں جو قرآن کی تلاوت کے وقت بہت روتے ہیں۔  
تو یہ روایت بھی اس باب سے تعلق رکھتی ہے۔

**900 - سند حدیث:** نَا عُبْدُ الْوَارِثِ بْنُ عَبْدِ الصَّمَدِ الْعُبَيْرِيُّ، حَدَّثَنِي أَبِي، حَدَّثَنَا حَمَّادٌ، عَنْ ثَابِتٍ، عَنْ

مُطَرِّفٍ، عَنْ أَبِيهِ قَالَ:

سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي وَلِصَدْرِهِ أَزِيزٌ تَكَازِيهِ الْجُرُجَلُ

\*\*\* (امام ابن خزیمہ بیسۃ کہتے ہیں:) -- عبدالوارث بن عبدالصمد غزیری -- اپنے والد -- حماد -- ثابت --

مطرف -- اپنے والد کے حوالے سے نقل کرتے ہیں وہ بیان کرتے ہیں:

”میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو نماز ادا کرتے ہوئے دیکھا۔ آپ کے سینے سے یوں آواز آرہی تھی جس طرح ہنڈیا الٹنے کی آواز آتی ہے۔“

**بَابُ الدَّلِيلِ عَلَى أَنَّ النَّفْخَ فِي الصَّلَاةِ لَا يُفْسِدُ الصَّلَاةَ**

وَلَا يَقْطَعُهَا مَعَ إِبَاحَةِ النَّفْخِ عِنْدَ الْحَادِثَةِ تَحْدُثُ فِي الصَّلَاةِ

**باب 344:** اس بات کی دلیل کا تذکرہ کہ نماز کے دوران سانس کا پھول جانا اسے توڑتا نہیں ہے

اور اسے قطع نہیں کرتا ہے نیز کسی ضرورت کے پیش آنے پر نماز کے دوران سانس کا پھول جانا مباح ہے

**901 - سند حدیث:** نَا يُوسُفُ بْنُ مُوسَى، ثَنَا جَرِيرٌ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ السَّائِبِ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ

عَمْرٍو قَالَ:

**900** اسمن الصغریٰ کتاب السہو باب البكاء فی الصلاۃ رقم الحدیث 1204 المستدرک علی الصحیحین لمحاکم ومن

کتاب الامامة رقم الحدیث 912 صحیح ابن حبان کتاب الرقائق باب الخوف والتقوی ذکر الیمن من البراء اذا

تہجد باللیل وغللا رطعات یحب ان رقم الحدیث 666 السنن الکبریٰ لسنانی کتاب السہو البكاء فی الصلاۃ رقم

الحدیث 540 مسند احمد بن حنبل مسند المدینین حدیث مطرف بن عبد اللہ عن ابیہ رقم الحدیث 16019 مسند

ابی یعلیٰ الموصلی عبد اللہ بن الشخیر رقم الحدیث 1562 الشانل المحمدیہ للترمذی باب ما جاء فی بکاء رسول

اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رقم الحدیث 310

متن حدیث رکعتی السَّمْعُ بِنُوعًا عَلَى غَيْدِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ. فَقَامَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نُصَلِّيَ ثُمَّ سَجَدَ، فَلَمْ يَكُنْ يَرْفَعُ رَأْسَهُ، فَحَقَّ نَفْحٌ وَبُكْيٌ وَذَكَرَ الْحَدِيثُ وَقَالَ فَقَامَ، فَحَمِدَ اللَّهَ، وَأَنَسَى عَلَيْهِ، وَقَالَ عُرِصَتْ عَلَى النَّارِ فَحَقَلْتُ أَنْفُخَهَا، فَحُفَّتْ أَنْ نَفْسًا كَـ

\*\*\* (امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ کہتے ہیں) -- یوسف بن موسیٰ -- جریر -- عطاء بن سائب -- اپنے والد (کے واسطے سے روایت نقل کرتے ہیں)۔

حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ اقدس میں ایک دن عید تہنیت ہوئی تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز ادا کرنے کے لئے پھر آپ سجدے میں چلے گئے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی رائیں اٹھایا آپ (مہم) سانس لیتے رہے اور روتے رہے۔ اس کے بعد راوی نے پوری حدیث ذکر کی ہے۔ وہ بیان کرتے ہیں پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کھڑے ہوئے آپ نے اللہ تعالیٰ کی حمد و ثناء بیان کی اور یہ بات ارشاد فرمائی:

”میرے سامنے جہنم کو پیش کیا گیا تو میں اس پر چھوٹ مارنے لگا۔ مجھے یہ اندیشہ ہوا کہ کہیں یہ تمہیں اپنی پیٹ میں نہ لے۔“

### بَابُ الرُّخَصَةِ فِي التَّخْنُجِ فِي الصَّلَاةِ عِنْدَ الْإِسْتِئْذَانِ عَلَى الْمُصَلِّي إِنْ صَحَّتْ هَذِهِ اللَّعْنَةُ فَقَدْ اخْتَلَفُوا فِيهَا

باب 345: نماز کے دوران کھنکھارنے کی اجازت ہے

جب کوئی شخص نمازی سے اندر آنے کی اجازت مانگے بشرطیکہ یہ الفاظ مستند طور پر منقول ہوں کیونکہ راویوں نے ان کے بارے میں اختلاف کیا ہے۔

902 - سند حدیث: نَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى، وَيُوسُفُ بْنُ مُوسَى قَالَا: ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُبَيْدٍ، حَدَّثَنِي شَرَحْبِيلُ بْنُ

مُذَرِّكٍ الْجُعْفِيُّ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ نَجِيٍّ الْحَضْرَمِيِّ، عَنْ أَبِيهِ قَالَ: قَالَ عَلِيٌّ:

متن حدیث: كَانَتْ لِي مِنْ رَسُولِ اللَّهِ مَرْزَلَةٌ، لَمْ تَكُنْ لِأَحَدٍ مِنَ الْخَلَائِقِ، إِنِّي كُنْتُ أَحِينُهُ فَأَسْلِمُ عَلَيْهِ

حَتَّى يَتَخَنَّجَ فَأَنْصَرِفَ إِلَى أَهْلِي

توضیح مصنف: قَالَ أَبُو بَكْرٍ: قَدْ اخْتَلَفُوا فِي هَذَا الْخَبَرِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ نَجِيٍّ فَلَسْتُ أَحْفَظُ أَحَدًا قَالَ عَنْ

أَبِيهِ غَيْرَ شَرَحْبِيلَ بْنِ مُذَرِّكٍ هَذَا

\*\*\* (امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ کہتے ہیں) -- محمد بن یحییٰ اور یوسف بن موسیٰ -- محمد بن عبید -- شرحبیل بن مدرک جعفی --

عبداللہ بن نجی حضرمی -- اپنے والد کے حوالے سے نقل کرتے ہیں وہ بیان کرتے ہیں:

حضرت علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں مجھے وہ قدر و منزلت حاصل تھی جو مخلوق میں سے کسی اور کو حاصل

نہیں تھی۔ جب میں آپ کی خدمت میں حاضر ہوتا تھا تو میں آپ کو سلام کیا کرتا تھا (تو بعض اوقات) نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کٹھارہ دیتے



تھے (جس کا مطلب یہ تھا کہ ابھی اندر آنے کی اجازت نہیں ہے) تو میں اپنے گھر واپس چلا جاتا تھا۔

(امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ کہتے ہیں:) اس روایت کے عبداللہ بن نجی کے حوالے سے منقول ہونے کے بارے میں اختلاف کیا گیا ہے۔ مجھے ایسے کسی شخص کے بارے میں یہ بات یاد نہیں ہے جس نے یہ کہا ہو کہ اس نے یہ روایت اپنے والد کے حوالے سے نقل کی ہے۔ صرف شریح بن مدرک نامی راوی نے یہ بات بیان کی ہے۔

**903 - اسناد دیگر:** وَرَوَاهُ عُمَارَةُ بْنُ الْقَعْقَاعِ، وَمُغِيرَةُ بْنُ مِقْسَمٍ جَمِيعًا، عَنِ الْحَارِثِ الْعُكْلِيِّ، عَنْ أَبِي زُرْعَةَ بْنِ عَمْرِو بْنِ جَرِيرٍ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ نَجِيٍّ، عَنْ عَلِيٍّ وَقَالَ جَرِيرٌ: عَنِ الْمُغِيرَةِ، عَنِ الْحَارِثِ، وَعُمَارَةَ، عَنِ الْحَارِثِ: يُسَبِّحُ، وَقَالَ أَبُو بَكْرٍ بْنُ عَيَّاشٍ، عَنِ الْمُغِيرَةِ: يَتَنَحَّجُ كَثْرَتِ اسناد کے ساتھ یہ روایت حارث سے منقول ہے وہ کہتے ہیں:

”نبی اکرم ﷺ سبحان اللہ کہتے تھے۔“

جبکہ ابوبکر بن عیاش نے مغیرہ کے حوالے سے یہ الفاظ نقل کئے ہیں۔

”نبی اکرم ﷺ کھڑکارتے تھے۔“

**904 - اسناد دیگر:** ثَنَا يُونُسُ بْنُ مُوسَى، ثَنَا جَرِيرٌ ح وَحَدَّثَنَا الدَّورِيُّ، حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ بْنُ عَيَّاشٍ، كَلَامَهُمَا عَنِ الْمُغِيرَةِ ح وَثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى، ثَنَا مَعْلَى بْنُ أَسَدٍ، ثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ، أَخْبَرَنَا عُمَارَةُ بْنُ الْقَعْقَاعِ، بِمَا ذَكَرْتُ مِنَ الْأَلْفَاظِ

❦❦ (امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ کہتے ہیں:) -- یوسف بن موسیٰ -- جریر (یہاں تحویل سند ہے) -- دورقی -- ابوبکر بن عیاش -- مغیرہ -- محمد بن یحییٰ -- معلیٰ بن اسد -- عبدالواحد -- عمارہ بن قعقاع کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے۔

### بَابُ الرُّخْصَةِ فِي إِصْلَاحِ الْمُصَلِّي ثَوْبَهُ فِي الصَّلَاةِ

**باب 346:** نمازی کے لئے نماز کے دوران اپنے کپڑوں کو ٹھیک کرنے کی رخصت ہے

**905 - سند حدیث:** ثَنَا عُمَرَانُ بْنُ مُوسَى الْقَزَّازُ، ثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ، ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جُحَادَةَ، ثَنَا عَبْدُ الْجَبَّارِ بْنُ وَائِلٍ قَالَ:

مَنْ حَدَّثَنِي وَائِلُ بْنُ عُلْقَمَةَ بْنِ وَائِلٍ، عَنْ أَبِي وَائِلٍ بْنِ حُجْرٍ قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا دَخَلَ فِي الصَّلَاةِ رَفَعَ يَدَيْهِ، ثُمَّ كَبَّرَ، ثُمَّ التَّحَفَّ، ثُمَّ ادْخَلَ يَدَيْهِ فِي ثَوْبِهِ، ثُمَّ أَخَذَ شِمَالَهُ بِيَمِينِهِ ثُمَّ ذَكَرَ الْحَدِيثَ،

توضیح مصنف قال أبو بكر: هذا علقمة بن وائل لا شك فيه، لعل عبد الوارث، أو من دونه شك في اسمه ورواه همام بن يحيى، ثنا محمد بن جحادة، حدثني عبد الجبار بن وائل، عن علقمة بن وائل، ومولى لهم، عن أبيه وائل بن حجير

❦❦ (امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ کہتے ہیں)۔۔۔ عمران بن موسیٰ قزاز۔۔۔ عبد الوارث۔۔۔ محمد بن جی وہ۔۔۔ عبد الجبار بن وائل کے حوالے سے نقل کرتے ہیں وہ کہتے ہیں: میں کم سن لڑکا تھا مجھے اپنے والد کی نماز کے طریقے کے بارے میں یاد نہیں ہے تو وائل بن عاتقہ نے مجھے میرے والد حضرت وائل بن حجر رضی اللہ عنہ کے حوالے سے یہ حدیث بیان کی۔

(حضرت وائل بن حجر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:) نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جب نماز شروع کرتے تھے تو رفع یدین کرتے تھے پھر آپ تکبیر کہتے تھے پھر التحاف کے طور پر (اپنی چادر اوڑھ لیتے تھے) پھر آپ اپنے دونوں ہاتھ کپڑے میں داخل کر لیتے تھے اور اپنے دائیں ہاتھ کے ذریعے بائیں ہاتھ کو پکڑ لیتے تھے۔ اس کے بعد راوی نے پوری حدیث ذکر کی ہے۔

(امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ کہتے ہیں) یہ عاتقہ بن وائل ہیں جن کے بارے میں کوئی شک نہیں ہے۔ شاید عبد الوارث یا ان کے بعد والے کسی راوی نے ان کے نام کے بارے میں شک کیا ہو۔

یہ روایت ہمام بن یحییٰ نے اپنی سند کے ساتھ عاتقہ بن وائل کے حوالے سے ان کے والد حضرت وائل بن حجر رضی اللہ عنہ سے نقل کی ہے۔

**906 - سند حدیث:** نَاهُ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى، ثَنَا عَفَّانُ بْنُ مُسْلِمٍ، ثَنَا هَمَّامٌ، غَيْرَ أَنَّهُ لَيْسَ فِي حَدِيثِ عَفَّانَ، ثُمَّ أَدْخَلَ يَدَيْهِ فِي ثَوْبِهِ

❦❦ (امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ کہتے ہیں:)۔۔۔ محمد بن یحییٰ۔۔۔ عفان بن مسلم۔۔۔ ہمام (کے حوالے سے روایت نقل کرتے ہیں:)

ہمام عفان نامی راوی کی نقل کردہ روایت میں یہ الفاظ نہیں ہیں۔  
”پھر آپ نے اپنے دونوں ہاتھ کپڑے میں داخل کر لئے۔“

### بَابُ ذِكْرِ الدَّلِيلِ عَلَى أَنَّ النَّعَاسَ فِي الصَّلَاةِ لَا يُفْسِدُ الصَّلَاةَ وَلَا يَقْطَعُهَا

**باب 347:** اس بات کی دلیل کا تذکرہ کہ نماز کے دوران اونگھنا نماز کو فاسد نہیں کرتا اور اسے توڑتا نہیں ہے

**907 - سند حدیث:** نَاهُ عَلِيُّ بْنُ خَشْرَمٍ، أَنَا عِيسَى بْنُ يُونُسَ ح وَثَنَا عَبْدُ الْجَبَّارِ بْنُ الْعَلَاءِ، ثَنَا سُفْيَانُ ح وَثَنَا ابْنُ كُرَيْبٍ، ثَنَا أَبُو أُسَامَةَ، ح وَثَنَا بِشْرُ بْنُ هَلَالٍ، ثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ، عَنْ أَيُّوبَ، كُلُّهُمْ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَائِشَةَ،

متن حدیث: أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: إِذَا نَعَسَ أَحَدُكُمْ فِي صَلَاتِهِ، فَلْيَرْقُدْ حَتَّى يَذْهَبَ عَنْهُ النَّوْمُ؛ فَإِنْ أَحَدُكُمْ إِذَا صَلَّى وَهُوَ نَاعِسٌ لَعَلَّهُ يُرِيدُ أَنْ يَسْتَغْفِرَ فَيُسَبِّ نَفْسَهُ

توضیح روایت: هَذَا لَفْظُ حَدِيثِ عِيسَى

توضیح مصنف: قَالَ أَبُو بَكْرٍ: وَفِي الْخَبَرِ دَلَالَةٌ عَلَى أَنَّ النَّعَاسَ لَا يَقْطَعُ الصَّلَاةَ، إِذْ لَوْ كَانَ النَّعَاسُ يَقْطَعُ الصَّلَاةَ لَمَا كَانَ لِقَوْلِهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: فَإِنَّهُ لَا يَذْهَبُ لَعَلَّهُ يَذْهَبُ يَسْتَغْفِرُ فَيُسَبِّ نَفْسَهُ مَعْنَى، وَقَدْ

أَعْلَمَ بِهَذَا الْقَوْلِ أَنَّهُ إِنَّمَا أَمَرْنَا بِالْإِنْصِرَافِ مِنَ الصَّلَاةِ خَوْفَ مَسِّ النَّفْسِ عِنْدَ إِزَادَةِ الدُّعَاءِ لَهَا، لَا أَنَّهُ لَمْ يَلِ غَيْرَ صَلَاةٍ إِذَا نَفَسَ

❦❦ (امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ کہتے ہیں:)-- علی بن خشرم-- عیسیٰ ابن یونس-- عبد الجبار بن علاق-- سفیان-- ابن کریب-- ابو اسامہ (کے حوالے سے روایت نقل کرتے ہیں:)  
(یہاں تحویل سند ہے)-- بشر بن بلال-- عبد الوارث-- ایوب-- ہشام بن عروہ-- اپنے والد کے حوالے سے نقل کرتے ہیں--

سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتی ہیں: ”جب کسی شخص کو نماز کے دوران اونگھ آنے لگے تو اسے (نماز ختم کر کے) سو بٹا چاہئے یہاں تک کہ اس کی نیند ختم ہو جائے کیونکہ جب کوئی شخص نماز ادا کر رہا ہو اور وہ اونگھ رہا ہو تو ہو سکتا ہے کہ وہ اپنی طرف سے تو استغفار پڑھ رہا ہو لیکن درحقیقت خود کو برا کہہ رہا ہو۔“

(امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ کہتے ہیں: ) روایت کے یہ الفاظ عیسیٰ نامی راوی کے ہیں۔

(امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ کہتے ہیں: ) اس روایت میں اس بات پر دلالت پائی جاتی ہے کہ اونگھنا نماز کو زائل نہیں کرتا۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ اگر اونگھنا نماز کو توڑتا تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم یہ بات ارشاد نہ فرماتے۔

”اس شخص کو یہ پتا نہیں چلے گا ہو سکتا ہے وہ استغفار پڑھ رہا ہو لیکن درحقیقت خود کو برا کہہ رہا ہو۔“

تو ان الفاظ کا کوئی مفہوم نہیں ہونا تھا تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کلام کے ذریعے یہ بات بتادی ہے کہ آپ نے نماز کو ترک کرنے کا حکم دیا ہے۔ اس اندیشے کے تحت کہ آدمی اپنے لئے دعا مانگنے کے وقت کہیں خود کو برا کہنا نہ شروع کر دے۔ اس کی یہ وجہ نہیں ہے کہ جب آدمی کو نماز کے دوران اونگھ آ جائے تو وہ نماز کی حالت میں باقی نہیں رہتا۔



**907** صحیح البخاری کتاب الوضوء باب الوضوء من النوم رقم الحدیث 208 صحیح مسلم کتاب صلاة المسافرين وقصرها باب امر من نعل فی صلاته رقم الحدیث 1349 موطا مالك کتاب صلاة اللیل باب ما جاء فی صلاة اللیل رقم الحدیث 259 سنن ابی داؤد کتاب الصلاة ابواب قیام اللیل باب النعاس فی الصلاة رقم الحدیث 1128 سنن ابی ماجہ کتاب اقامة الصلاة باب ما جاء فی البصلی اذا نعل رقم الحدیث 1366 الجامع للترمذی ابواب الصلاة عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم باب ما جاء فی الصلاة عند النعاس رقم الحدیث 331 السنن الصغریٰ سور الهرة صفة الوضوء باب النعاس رقم الحدیث 162 مصنف عبد الرزاق الصنعانی کتاب الصلاة باب الرجل یلتبس علیہ القرآن فی الصلاة رقم الحدیث 4083 السنن الکبریٰ للنسائی ذکر ما ینقض الوضوء وما لا یقضه النعاس رقم الحدیث 150 مشکل الآثار للطحاوی باب بیان مشکل ما روى عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ رقم الحدیث 2917 مسند احمد بن حنبل حدیث السیدة عائشة رضی اللہ عنہا رقم الحدیث 23760 مسند الحمیدی احادیث عائشة ام المؤمنین رضی اللہ عنہا عن رسول اللہ صلی رقم الحدیث 180 سند اسحاق بن راہویہ ما یروی عن عروہ بن الزبیر رقم الحدیث 538 المعجم الاوسط للطبرانی باب العین من بقية من اول اسمه ميم من اسمه موسى رقم الحدیث 8380

## جَمَاعُ أَبْوَابِ

الْأَفْعَالِ الْمَكْرُوهَةِ فِي الصَّلَاةِ الَّتِي قَدْ نُهِيَ عَنْهَا الْمُصَلِّي

ابواب کا مجموعہ: نماز کے دوران (انجام دیئے) جانے والے وہ ناپسندیدہ افعال جن سے نمازی کو منع کیا گیا ہے

بَابُ النَّهْيِ عَنِ الْإِخْتِصَارِ فِي الصَّلَاةِ

باب 348: نماز کے دوران پہلو پر ہاتھ رکھنے کی ممانعت

908 - سند حدیث: نَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ سَعِيدٍ الْأَشَجُّ، نَا أَبُو خَالِدٍ، ح وَنَا يُونُسُ بْنُ مُوسَى، نَا جَرِيرٌ، ح وَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ بِشْرِ بْنِ مَنْصُورٍ السُّلَمِيُّ، نَا عَبْدُ الْأَعْلَى جَمِيعًا عَنْ هِشَامٍ، عَنِ ابْنِ سِيرِينَ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: مَنَّ حَدِيثُ: نَهَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يُصَلِّيَ الرَّجُلُ مُخْتَصِرًا

اسناد دیگر: وَقَالَ إِسْمَاعِيلُ فِي حَدِيثِهِ: إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنِ الْإِخْتِصَارِ فِي الصَّلَاةِ

❦ (امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ کہتے ہیں:)-- عبد اللہ بن سعید اشج-- ابو خالد (کے حوالے سے روایت نقل کرتے ہیں:)

(یہاں تحویل سند ہے)-- یوسف بن موسیٰ-- جریر (کے حوالے سے روایت نقل کرتے ہیں:)

(یہاں تحویل سند ہے)-- اسماعیل بن بشر بن منصور سلیمی-- عبد الاعلیٰ-- ہشام-- ابن سیرین (کے حوالے سے روایت

نقل کرتے ہیں:)

908: صحیح البخاری: کتاب الحسنة: ابواب العمل في الصلاة: باب الاختصار في الصلاة رقم الحديث: 1176 'صحیح مسلم'

کتاب المساجد ومواضع الصلاة: باب كراهة الاختصار في الصلاة رقم الحديث: 880 'سنن الدارمی: کتاب الصلاة: باب:

النهي عن الاختصار في الصلاة رقم الحديث: 1448 'صحیح ابن حبان: باب الامامة والجماعة: باب الحديث في الصلاة'

ذكر الزجر عن اختصار المراء في صلاته رقم الحديث: 2316 'المستدرک علی الصحیحین للحاکم: ومن کتاب الامامة'

رقم الحديث: 915 'الحامع للترمذی: ابواب الصلاة عن رسول الله صلى الله عليه وسلم: باب ما جاء في النهي عن

الاختصار في الصلاة رقم الحديث: 364 'السنن الصغری: کتاب الافتتاح: باب النهي عن التعصر في الصلاة رقم الحديث:

884 'السنن الکبری للنسائی: العمل في افتتاح الصلاة: النهي عن التعصر في الصلاة رقم الحديث: 947 'مسند احمد بن

حنبل: مسند ابی هريرة رضي الله عنه رقم الحديث: 8996 'مسند ابی يعلى الموصلي: مسند ابی هريرة رقم الحديث

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے اس بات سے منع کیا ہے کہ آدمی نماز کے دوران اپنے پہلو پر ہاتھ رکھے۔

اسماعیل نامی راوی نے اپنی روایت میں یہ الفاظ نقل کئے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے نماز کے دوران پہلو پر ہاتھ رکھنے سے منع کیا۔

### بَابُ ذِكْرِ الْعِلَّةِ الَّتِي لَهَا زُجْرٌ عَنِ الْإِخْتِصَارِ فِي الصَّلَاةِ

إِذْ هِيَ رَاحَةُ أَهْلِ النَّارِ، بِاللَّهِ نَتَعَوَّذُ مِنَ النَّارِ

**باب 349:** اس علت کا تذکرہ جس کی وجہ سے (نبی اکرم ﷺ نے) نماز کے دوران پہلو پر ہاتھ رکھنے سے منع کیا ہے

اس کی وجہ یہ ہے: یہ اہل جہنم کا راحت حاصل کرنے کا طریقہ ہے، ہم جہنم سے اللہ کی پناہ مانگتے ہیں

**909 - سند حدیث:** نَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْمُغِيرَةِ الْمِصْرِيُّ، نَا أَبُو صَالِحٍ الْحَرَّانِيُّ، نَا عِيسَى بْنُ يُونُسَ، عَنْ هِشَامٍ، عَنْ ابْنِ سِيرِينَ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ،

متن حدیث: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: الْإِخْتِصَارُ فِي الصَّلَاةِ رَاحَةُ أَهْلِ النَّارِ

﴿ (امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ کہتے ہیں: ) -- علی بن عبد الرحمن بن مغیرہ مصری -- ابوصالح حرانی -- عیسیٰ بن یونس -- ہشام -- ابن سیرین (کے حوالے سے روایت نقل کرتے ہیں: )

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

”نماز کے دوران پہلو پر ہاتھ رکھنا، اہل جہنم کے آرام حاصل کرنے کے طریقے (کے ساتھ مشابہت رکھتا ہے)۔“

### بَابُ النَّهْيِ عَنِ الْعُقُصِ فِي الصَّلَاةِ وَتَمَثِيلِ الْعَاقِصِ فِي الصَّلَاةِ بِالْمَكْتُوفِ فِيهَا

وَفِيهِ مَا دَلَّ عَلَى كَرَاهَةِ صَلَاةِ الْمَرْءِ مَكْتُوفًا إِذَا كَانَ لَهُ السَّبِيلُ إِلَى حَلِّ يَدَيْهِ مِنَ الْاِكْتِفَافِ

### باب 350: نماز کے دوران بالوں کی چوٹی بنانے کی ممانعت

نماز کے دوران بالوں کی چوٹی بنانے والے کو ایسے شخص کے ساتھ تشبیہ دینا جس کے ہاتھ بندھے ہوئے ہوں اور اس میں اس پست پر دلالت پائی جاتی ہے: جب آدمی کے لئے بندھے ہوئے ہاتھ کھولنا ممکن ہو تو اس کے لئے انہیں باندھ کر نماز ادا کرنا مکروہ ہوگا۔

**910 - سند حدیث:** نَا يُونُسُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلَى، وَعِيسَى بْنُ إِبْرَاهِيمَ الْغَافِقِيُّ قَالَا: نَنَا ابْنُ وَهْبٍ، أَخْبَرَنِي

عَمْرُو بْنُ الْحَارِثِ وَقَالَ عِيسَى: عَنْ عَمْرِو بْنِ الْحَارِثِ أَنَّ بُكَيْرًا، حَدَّثَهُ أَنَّ كُورَيْبًا مَوْلَى ابْنِ عَبَّاسٍ حَدَّثَهُ

متن حدیث: أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عَبَّاسٍ رَأَى عَبْدَ اللَّهِ بْنَ الْحَارِثِ يُصَلِّي وَرَأْسُهُ مَعْقُوصٌ مِنْ وَرَائِهِ، فَقَامَ،



فَجَعَلَ يَحُلُّهُ، وَأَقْرَأَهُ الْآخَرَ، فَلَمَّا انْصَرَفَ أَقْبَلَ إِلَى ابْنِ عَبَّاسٍ، فَقَالَ: مَا لَكَ وَرَأَيْتَنِي؟ فَقَالَ: إِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: إِنَّمَا مَثَلُ هَذَا مِثَالُ الَّذِي يُصَلِّي وَهُوَ مَكْتُوفٌ قَالَ يُونُسُ: وَهُوَ مَعْقُوفٌ، فَقَامَ وَرَاءَهُ فَحَلَّ عَنْهُ وَأَقْرَأَهُ الْآخَرَ كَذًا قَالَا جَمِيعًا: وَأَقْرَأَ الْآخَرَ

توضیح مصنف: قَالَ أَبُو بَكْرٍ: وَالصَّحِيحُ قَرَأَ

❦❦ (امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ کہتے ہیں:)-- یونس بن عبد الاعلیٰ اور عیسیٰ بن ابراہیم غافقی -- ابن وہب -- عمرو بن حارث

بکیر (کے حوالے سے روایت نقل کرتے ہیں:)

کریب بیان کرتے ہیں: حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے عبداللہ بن حارث کو نماز ادا کرتے ہوئے دیکھا۔ انہوں نے اپنے بال پیچھے کی طرف چٹا بنا کر باندھے ہوئے تھے۔ تو عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کھڑے ہوئے اور انہیں کھولنے لگے۔ دوسرے صاحب نے انہیں ایسا کرنے دیا جب انہوں نے نماز مکمل کر لی تو وہ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کے پاس آئے انہوں نے دریافت کیا: آپ کا میرے سر کے ساتھ کیا واسطہ ہے؟ تو حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے بتایا: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے۔

”ایسے شخص کی مثال اس شخص کی مانند ہے جو نماز ادا کر رہا ہو اور اس کے ہاتھ بندھے ہوئے ہوں۔“

یونس نامی راوی نے یہ الفاظ نقل کئے ہیں۔

ان کے بال بندھے ہوئے تھے تو حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما ان کے پیچھے کھڑے ہوئے اور ان کے بال کھولنے لگے تو دوسرے صاحب نے انہیں ایسا کرنے دیا۔

دونوں راویوں نے یہی الفاظ نقل کئے ہیں: دوسرے صاحب نے انہیں ایسا کرنے دیا۔

امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ کہتے ہیں: تاہم صحیح لفظ یہ ہے (جس کا مطلب یہ ہے) کہ وہ صاحب ویسے ہی کھڑے رہے۔

بَابُ الزَّجْرِ عَنِ غُرُزِ الضَّفَائِرِ فِي الْقَفَا فِي الصَّلَاةِ، إِذْ هُوَ مَقْعَدُ الشَّيْطَانِ

باب 351: نماز کے دوران گدی کی طرف بالوں کی مینڈھیاں بنانے کی ممانعت

کیونکہ یہ شیطان کے بیٹھنے کی جگہ ہے

911 - سند حدیث: نَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ بَشِيرٍ بْنُ الْحَكَمِ مِنْ أَصْلِهِ، ثَنَا حَجَّاجٌ، أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ، أَخْبَرَنِي

عُمَرَانُ بْنُ مُوسَى، أَخْبَرَنَا سَعِيدُ بْنُ أَبِي سَعِيدٍ الْمَقْبُرِيُّ، عَنْ أَبِيهِ،

متن حدیث: أَنَّهُ رَأَى أَبَا رَافِعٍ مَوْلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَرَّ بِحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ، وَحَسَنٌ يُصَلِّي، قَدْ

غَرَزَ ضِفْرِيهِ فِي قَفَاهُ، فَحَلَّاهُمَا أَبُو رَافِعٍ، فَالْتَفَتَ حُسْنٌ إِلَيْهِ مُغَضَّبًا، فَقَالَ أَبُو رَافِعٍ: أَقْبِلْ عَلَى صَلَاتِكَ، وَلَا

تَغْضَبْ، فَإِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: ذَلِكَ كِفْلُ الشَّيْطَانِ

توضیح مصنف: يَقُولُ: مَقْعَدُ الشَّيْطَانِ - يَعْنِي مَغْرَزَ ضِفْرِيهِ

\*\*\* (امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ کہتے ہیں۔)۔۔۔ عبد الرحمن بن بشر بن علقم۔۔۔ قبان۔۔۔ ابن جریج۔۔۔ عمران بن مہول۔۔۔  
حوالے سے روایت نقل کرتے ہیں:)

سعید بن ابوسعید مقبری نے اپنے والد کا یہ بیان نقل کیا ہے: انہوں نے نبی اکرم ﷺ کے تمام حضرت ابورافعؓ کو دیکھا کہ وہ ایک مرتبہ حضرت امام حسنؓ کے بیٹھنے کے پاس سے گزرے۔ حضرت امام حسنؓ جیٹھنے اس وقت نماز ادا کر رہے تھے اور انہوں نے اپنے بالوں کو گدھی کے پاس باندھا ہوا تھا تو حضرت ابورافعؓ جیٹھنے نے انہیں کھول دیا۔ حضرت حسنؓ جیٹھنے نے غصے سے عالم میں ان کی طرف متوجہ ہوئے تو حضرت ابورافعؓ جیٹھنے نے ان سے کہا: آپ اپنی نماز جاری رکھیں اور غصے نہ ہوں، کیونکہ میں نے نبی اکرم ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے۔ ”یہ شیطان کا حصہ ہے۔“

آپ ﷺ نے یہ فرمایا ہے: یہ شیطان کے بیٹھنے کی جگہ ہے۔ (راوی کہتے ہیں) یعنی وہ جگہ جہاں اس طرح بال باندھے جائیں۔

### بَابُ الدَّلِيلِ عَلَى كَرَاهِيَةِ تَشْبِيكِ الْأَصَابِعِ فِي الصَّلَاةِ

إِذَا النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمَّا زَجَرَ عَنْ تَشْبِيكِ الْأَصَابِعِ عِنْدَ الْخُرُوجِ إِلَى الْمَسْجِدِ وَإِلَى الْمَسْجِدِ، وَأَعْلَمَ أَنَّ الْخَارِجَ إِلَى الصَّلَاةِ فِي صَلَاةٍ، كَانَ الْمُصَلِّي أُولَى أَنْ يُشَبِّكَ بَيْنَ أَصَابِعِهِ مِمَّنْ قَدْ خَرَجَ إِلَيْهَا أَوْ هُوَ فِي الْمَسْجِدِ يَنْتَظِرُهَا

**باب 352:** اس بات کی دلیل کہ نماز کے دوران انگلیاں ایک دوسرے میں داخل کرنا ناپسندیدہ ہے کیونکہ نبی اکرم ﷺ نے مسجد کی طرف جاتے ہوئے اور آتے ہوئے انگلیاں ایک دوسرے میں داخل کرنے سے منع کیا ہے اور آپ ﷺ نے یہ بات بیان کی ہے: نماز کے لئے نکلنے والا شخص نماز کی حالت میں شمار ہوتا ہے تو اب نمازی کے لئے یہ بات زیادہ ضروری ہوگی کہ (وہ نماز کے دوران) انگلیاں ایک دوسرے میں داخل نہ کرے۔ (اور یہ حکم اس شخص کے مقابلے میں زیادہ ضروری ہے) جو نماز کے لئے نکلتا ہے یا مسجد میں موجود رہ کر نماز کا انتظار کرتا ہے۔

**912 -** توضیح روایت: قَالَ أَبُو بَكْرٍ: قَدْ أَمَلَيْتُ هَذِهِ الْأَخْبَارَ

میں یہ روایات پہلے املاء کروا چکا ہوں۔

**911** احجام لترمیدی ابواب الصلاة عن رسول الله صلى الله عليه وسلم باب ما جاء في كراهية كف الشعر في الصلاة

رقم الحديث **365** سنن ابی داؤد کتاب الصلاة باب الرجل یصلی عاتقا شعره رقم الحديث **556** صحيح ابن حبان

باب الامامة والجماعة باب الحديث في الصلاة ذكر الزجر عن ان یصلی المراء وهو عارر صغرتہ فی قفہ رقم الحديث

**2310** المستدرک علی الصحیحین للحاکم ومن کتاب الامامة رقم الحديث **906** مصنف عبد الرزاق الصغری کتاب

الصلاة باب كف الشعر واثوب رقم الحديث **2902** مشکل الآثار للطحاوی باب بیان مشکل ما روى عن رسول الله

صلى الله عليه رقم الحديث **4264** المعجم الكبير للطبرانی باب من اسمه ابراهيم الفصل من عميد الله من ابی رافع

ابو سعيد الطائفي رقم الحديث **987**

## بَابُ الزَّجْرِ عَنْ تَحْرِيكِ الْحَصَا بِلَفْظِ خَبَرٍ مُجْمَلٍ غَيْرِ مُفَسَّرٍ

باب 353: (نماز کے دوران) کنکریوں کو حرکت دینے کی ممانعت

جو "بجس" الفاظ والی روایت کے ذریعے ثابت ہے جس کی وضاحت نہیں کی گئی۔

913 - سند حدیث: نَا عَبْدُ الْجَبَّارِ بْنُ الْعَلَاءِ، نَا سُفْيَانُ، عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا الْآخَوِصِ يَقُولُ:

سَمِعْتُ أَبَا ذَرٍّ يَقُولُ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ح وَثْنَا عَلَى بَنِ خَشْرَمٍ، أَخْبَرَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ، ح وَثْنَا الْمَخْرُومِيُّ، ثَنَا سُفْيَانُ بِهَذَا الْإِسْنَادِ، وَقَالَ فِي كِلَاهُمَا: عَنْ:

متن حدیث: إِذَا قَامَ أَحَدُكُمْ فِي الصَّلَاةِ فَإِنَّ الرَّحْمَةَ تَوَاجِهُهُ، فَلَا يَمْسَحُ الْحَصَى

رَأَى عَبْدُ الْجَبَّارِ، فَقَالَ لَهُ سَعْدُ بْنُ إِبرَاهِيمَ: مَنْ أَبُو الْآخَوِصِ؟ قَالَ: رَأَيْتُ الشَّيْخَ الَّذِي صِفَتُهُ كَذَا وَكَذَا

\*\*\* (امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ کہتے ہیں: -- عبد الجبار بن علاء -- سفیان -- زہری -- ابواخوص (کے حوالے سے

روایت نقل کرتے ہیں: -- علی بن خشرم -- ابن عیینہ -- مخزومی -- سفیان کے حوالے سے اسی سند کے ساتھ نقل کرتے ہیں:

حضرت ابو ذر غفاری رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں،

"جب کوئی شخص نماز کے لئے کھڑا ہو تو رحمت اس کے مد مقابل ہوتی ہے۔ اس لئے وہ (نماز کے دوران) کنکریوں پر

ہاتھ نہ پھیرے۔"

لفظ "الحصى" لفظ "حصاة" کی جمع ہے اس کا مطلب کنکری ہے۔

نساء کا اس بات پر اتفاق ہے کہ نماز کے دوران کنکریوں وغیرہ کو ہٹانا مکروہ ہے۔

یہ بات محل نظر ہے کیونکہ خطابی نے امام مالک کے حوالے سے یہ بات نقل کی ہے کہ ان کے نزدیک اس میں کوئی حرج نہیں ہے یعنی یہ ہو سکتا ہے کہ امام مالک تک یہ روایت نہ پہنچی ہو "الفتح" میں اسی طرح تحریر ہے۔

تاہم اگر امام مالک کے حوالے سے یہ بات درست ہے تو ہو سکتا ہے ان کے نزدیک ایک مرتبہ معمولی سا ایسا کرنا درست ہو جیسا کہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما ایسا کر لیا کرتے تھے۔

یہاں حکم یہ ہے کہ اگر کوئی شخص نماز پڑھ رہا ہے تو وہ ایذا سے بچنے کے لیے معمولی سا حرکت کر کے (اپنے سجدے وغیرہ کی جگہ سے کنکریوں کو) ہٹا سکتا ہے تاہم ایسا شخص عمل کثیر نہیں کرے گا۔

913 الجامع بترمذی ابواب الصلاة عن رسول الله صلى الله عليه وسلم باب ما جاء في كراهية مسح الحصى في

الصلاة رقم الحديث 361 سنن أبي داود كتاب الصلاة باب تفریع ابواب الركوع والسجود باب في مسح الحصى في

الصلاة رقم الحديث 821 صحيح ابن حبان باب الامامة والجماعة باب الحديث في الصلاة ذكر الزجر عن مسح الحصى

الحصى في صلاته رقم الحديث 2304 السنن الصغرى كتاب السهو النهي عن مسح الحصى في الصلاة رقم الحديث

1183 السنن الكبرى لسانى كتاب السهو النهي عن مسح الحصى في الصلاة رقم الحديث 528 مشكل الآثار للطحاوى

باب بيان مشكل ما روى عن رسول الله صلى الله عليه رقم الحديث 1237 مسند احمد بن حنبل مسند الانصار

حديث ابى ذر الغفارى رقم الحديث 20806 مسند الحبيدى احاديث ابى ذر الغفارى رضى الله عنه رقم الحديث 127

عبدالجبار نامی راوی نے یہ الفاظ زائد نقل کئے ہیں تو سعد بن ابراہیم نے ان سے دریافت کیا ابو حفص نامی راوی کون ہے؟ تو اس نے جواب دیا: تم نے اس عمر رسیدہ شخص کو نہیں دیکھا ہے جس کا اس طرح کا حلیہ ہے؟

**914 - سند حدیث:** نَا أَحْمَدُ بْنُ الْيَقْدَامِ الْعَجَلِيُّ، ثَنَا يَزِيدُ بْنُ يَعْنَى ابْنِ زُرَيْعٍ، ثَنَا مَعْمَرٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ أَبِي الْأَخْوَصِ اللَّيْثِيِّ، عَنْ أَبِي ذَرٍّ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

مَنْ حَدِيثٌ إِذَا قَامَ أَحَدُكُمْ فِي الصَّلَاةِ فَإِنَّ الرَّحْمَةَ تَوَاجَّهُ، فَلَا تُحَوِّكُوا الْحَصَى

❦ (امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ کہتے ہیں: -- احمد بن مقدم عجل -- یزید بن زریع -- معمر -- ابن شہاب زہری -- ابو الاحوص لیثی (کے حوالے سے روایت نقل کرتے ہیں:) حضرت ابو ذر غفاری رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

”جب کوئی شخص نماز ادا کرنے کے لئے کھڑا ہو تو رحمت اس کے مقابل ہوتی ہے اس لئے تم (نماز کے دوران) کنکریوں کو حرکت نہ دو۔“

**بَابُ ذِكْرِ الْخَبَرِ الْمُفَسِّرِ لِلْفِظَةِ الْمُجْمَلَةِ الَّتِي ذَكَرْتُهَا**  
**وَالدَّلِيلِ عَلَى أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ أَبَاحَ مَسْحَ الْحَصَا فِي الصَّلَاةِ مَرَّةً وَاحِدَةً**

**باب 354:** میری ذکر کردہ ”مجل“ الفاظ والی روایت کی وضاحت کرنے والی روایت کا تذکرہ اور اس بات کی دلیل کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز کے دوران ایک مرتبہ کنکریوں پر ہاتھ پھیرنے اور انہیں ہلانے (یا سیدھا کرنے) کی اجازت دی ہے۔

**915 - قَالَ أَبُو بَكْرٍ: قَدْ أَمَلْتُ فِيمَا قَبْلُ خَبَرَ مُعْقِبٍ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِنْ كُنْتُ لَاعِلًا**  
**فَوَاحِدَةً**

امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ کہتے ہیں: حضرت معقیب رضی اللہ عنہ کے حوالے سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان میں اس سے پہلے املاء کروا چکا ہوں۔

”اگر تم نے یہ (عمل) کرنا ہی ہو تو ایک مرتبہ کرو۔“

**916 - سند حدیث:** نَا سَعِيدُ بْنُ أَبِي يَزِيدَ وَرَاقُ الْفَرَيَابِيِّ بِالرَّمْلَةِ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُونُسَ، نَا سُفْيَانُ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عِمْسَى، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي لَيْلَى، عَنْ أَبِي ذَرٍّ قَالَ:

مَنْ حَدِيثٌ سَأَلْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ كُلِّ شَيْءٍ، حَتَّى سَأَلْتُهُ عَنْ مَسْحِ الْحَصَا فِي

**916** مسند احمد بن حنبل 'مسند الانصار' حدیث ابی ذر الغفاری رقم الحدیث: **20820** متکمل الآثار للنسابة 'باب بیان مشکل ما روی عن رسول الله صلى الله عليه وسلم رقم الحدیث **1239** 'مصف عبد الرواق الصنعاسی' کتاب الصلاة 'باب مسح الحصى' رقم الحدیث **2317**

الصلوة، فقال: واحدة أو دغ

❦ (امام ابن خزیمرہ رحمہ اللہ کہتے ہیں)۔۔ سعید بن ابویزید وراق۔۔ محمد بن یوسف۔۔ سفیان۔۔ محمد بن عبد الرحمن۔۔ عبد اللہ بن عیسیٰ۔۔ عبد الرحمن بن ابولیل (کے حوالے سے روایت نقل کرتے ہیں):

حضرت ابو ذریعہ غفاری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم ﷺ سے ہر چیز کے بارے میں دریافت کیا یہاں تک کہ میں نے آپ سے نماز کے دوران کنکریوں پر ہاتھ پھیرنے کے بارے میں دریافت کیا تو آپ ﷺ نے فرمایا: ایک مرتبہ کر لویا پھر رہے

دو۔

### بَابُ فَضْلِ تَرْكِ مَسْحِ الْخَصَا فِي الصَّلَاةِ

باب 355: نماز کے دوران کنکریوں کو نہ چھونے کی فضیلت

917 - توضیح روایت: قَالَ أَبُو بَكْرِ: قَدْ أَمَلَيْتُ حَدِيثَ جَابِرٍ قَبْلَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

امام ابن خزیمرہ رحمہ اللہ کہتے ہیں: حضرت جابر رضی اللہ عنہ کے حوالے سے نبی اکرم ﷺ سے منقول روایت میں پہے املاء کروا چکا ہوں۔

### بَابُ النَّهْيِ عَنْ تَغْطِيَةِ الْقَمِيمِ فِي الصَّلَاةِ بِلَفْظِ خَبَرٍ مُجْمَلٍ غَيْرِ مُفَسَّرٍ

باب 356: نماز کے دوران منہ کو ڈھانپنے کی ممانعت جو ”مجممل“ الفاظ کے ذریعے ثابت ہے جو مفصل نہیں ہے

918 - سند حدیث: نَا مُحَمَّدُ بْنُ عِيْسَى، ثَنَا عَبْدُ اللَّهِ يَعْنِي ابْنَ الْمُبَارَكِ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ ذَكْوَانَ، عَنْ

سُلَيْمَانَ الْأَخْوَلِ، عَنْ عَطَاءٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ،

متن حدیث: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنِ السُّدْلِ فِي الصَّلَاةِ، وَأَنْ يُغَطِّيَ الرَّجُلُ قَاهُ

❦ (امام ابن خزیمرہ رحمہ اللہ کہتے ہیں)۔۔ محمد بن عیسیٰ۔۔ عبد اللہ بن مبارک۔۔ حسن بن ذکوان۔۔ سلیمان اخول۔۔

عطاء (کے حوالے سے روایت نقل کرتے ہیں):

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے نماز کے دوران سدل (کے طور پر کپڑا لٹکانے) سے منع کیا ہے اور (اس بات سے بھی منع کیا ہے) کہ آدی اپنا منہ ڈھانپ لے۔

### بَابُ ذِكْرِ الْخَبَرِ الْمُفَسَّرِ لِلْفُظَّةِ الْمُجْمَلَةِ الَّتِي ذَكَرْتُهَا

وَالدَّلِيلُ عَلَى أَنَّ زَحَرَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ تَغْطِيَةِ الْقَمِيمِ فِي الصَّلَاةِ فِي غَيْرِ التَّأْوُبِ، إِذِ

النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ أَمَرَ بِتَغْطِيَةِ الْقَمِيمِ عِنْدَ التَّأْوُبِ

باب 357: میری ذکر کردہ ”مجممل“ الفاظ والی روایت کے الفاظ کی وضاحت کرنے والی روایت کا تذکرہ

اور اس بات کی دلیل کہ نبی اکرم ﷺ نے نماز کے دوران جس منہ کو ڈھانپنے سے منع کیا ہے وہ جماعی کے علاوہ ہے



کیونکہ نبی اکرم ﷺ نے جمہا ہی کے وقت منہ کوڑھا اپنے کا حکم دیا ہے۔

**919** - سند حدیث: ثنا أحمد بن عبد العزيز يعني الدراوردي، عن سهيل عن عبد الرحمن بن

أبي سعيد الخدري، عن أبيه

متن حدیث: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: إِذَا تَنَاءَبَ أَحَدُكُمْ فَلْيُسِّدْ بِيَدِهِ فَاةً، فَإِنَّ

الشَّيْطَانَ يَدْخُلُ

❦ (امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ کہتے ہیں: -- احمد بن عبدہ -- عبد العزیز دراوردی -- سہیل -- عبد الرحمن بن ابوسعید

خدري -- اپنے والد کے حوالے سے روایت کرتے ہیں:

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں: جب کسی شخص کو جمہا آجائے تو وہ اپنے منہ پر اپنا ہاتھ

رکھ کر اسے روکے کیونکہ (نہ کھلا رہنے دینے سے) شیطان اندر داخل ہو جاتا ہے۔

**بَابُ كَرَاهَةِ التَّأَوُّبِ فِي الصَّلَاةِ إِذَا هُوَ مِنَ الشَّيْطَانِ وَالْأَمْرُ بِكُظْمِهِ مَا اسْتَطَاعَ الْمُصَلِّي**

**باب 358:** نماز کے دوران جمہا ہی لینا مکروہ ہے کیونکہ یہ شیطان کی طرف سے ہوتی ہے اور حکم یہ ہے: نمازی

جہاں تک ہو سکے اسے روکنے کی کوشش کرے

**920** - سند حدیث: ثنا علي بن جعفر، نا اسماعيل يعني ابن جعفر، نا العلاء، عن أبيه، عن أبي هريرة، أن

النبي صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ:

متن حدیث: التَّأَوُّبُ فِي الصَّلَاةِ مِنَ الشَّيْطَانِ، فَإِذَا تَنَاءَبَ أَحَدُكُمْ فَلْيَكْظَمْ مَا اسْتَطَاعَ

❦ (امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ کہتے ہیں: -- علی بن جعفر -- اسماعیل بن جعفر -- علاء -- اپنے والد کے حوالے سے

روایت نقل کرتے ہیں:)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

”نماز کے دوران جمہا آنا شیطان کی طرف سے ہوتا ہے۔ جب کسی شخص کو جمہا آجائے تو جہاں تک اس سے ہو

سکے اسے روکنے کی کوشش کرے۔“

**بَابُ الزَّجْرِ عَنِ قَوْلِ الْمُتَأَنِّبِ فِي الصَّلَاةِ هَاهُ وَمَا أَشْبَهُهُ**

**فَإِنَّ الشَّيْطَانَ يَضْحَكُ فِي جَوْفِهِ عِنْدَ قَوْلِهِ: هَاهُ**

**باب 359:** نماز کے دوران جمہا ہی لینے والے شخص کے لئے ”ہا“ یا اس جیسی اور کوئی آواز نکالنے کی ممانعت

کیونکہ جب آدمی ”ہا“ کہتا ہے تو شیطان اس کے پیٹ میں ہنستا ہے۔

**921 -** سند حدیث: نَا مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ بْنِ كُرَيْبٍ، نَا أَبُو خَالِدٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَجَلَانَ، عَنْ سَعِيدٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَنْ حَدَّثَ عَنْ الْعُطَّاسِ مِنَ اللَّهِ، وَالتَّائِبِ مِنَ الشَّيْطَانِ، فَإِذَا تَنَاءَبَ أَحَدُكُمُ فَلَا يَقُلْ: هَاهُ؛ فَإِنَّ الشَّيْطَانَ يَضْحَكُ فِي خَوْفِهِ

❦❦ (امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ کہتے ہیں:)-- محمد بن علاء بن کریب -- ابو خالد -- محمد بن عجلان -- سعید کے حوالے سے نقل کرتے ہیں:

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: ”چھینک اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہوتی ہے اور جمائی شیطان کی طرف سے ہوتی ہے تو جب کسی شخص کو جمائی آئے تو وہ ”ہا“ نہ کہے کیونکہ شیطان اس کے پیٹ میں ہنستا ہے۔“

**922 -** سند حدیث: ثَنَا الصَّنْعَائِيُّ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلَى، نَا بِشْرُ بْنُ يَعْنَى ابْنُ الْمُفَضَّلِ -، نَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ وَهُوَ ابْنُ إِسْحَاقَ، عَنْ سَعِيدِ الْمَقْبُرِيِّ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَنْ حَدَّثَ أَنَّ اللَّهَ يُحِبُّ الْعُطَّاسَ، وَيَكْرَهُ التَّائِبَ، فَإِذَا تَنَاءَبَ أَحَدُكُمُ فَلَا يَقُلْ: آهَ آهَ؛ فَإِنَّ الشَّيْطَانَ يَضْحَكُ مِنْهُ، أَوْ قَالَ: يَلْعَبُ بِهِ

❦❦ (امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ کہتے ہیں:)-- صنعائی محمد بن عبد الاطلی -- بشر بن مفضل -- عبد الرحمن بن اسحاق -- سعید مقبری کے حوالے سے نقل کرتے ہیں: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: ”بے شک اللہ تعالیٰ چھینک کو پسند کرتا ہے اور جمائی کو ناپسند کرتا ہے تو جب کسی شخص کو جمائی آئے تو وہ آہ آہ نہ کہے کیونکہ شیطان اس بات پر ہنستا ہے۔ (راوی کو شک ہے شاید یہ الفاظ ہیں) شیطان اس شخص کے ساتھ کھیلتا ہے۔“

### بَابُ الرَّجْرِ عَنْ بَصْقِ الْمُصَلِّي أَمَامَهُ

إِذِ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ قَبَلَ وَجْهَ الْمُصَلِّي مَا دَامَ فِي صَلَاتِهِ مُقْبِلًا عَلَيْهِ

### باب 360: نمازی کے اپنے سامنے کی طرف تھوکنے کی ممانعت

کیونکہ آدمی جب تک نماز کی حالت میں ہوتا ہے اللہ تعالیٰ اس کے مد مقابل ہوتا ہے (یعنی اس کی طرف متوجہ ہوتا ہے)

**923 -** سند حدیث: نَا يَعْقُوبُ الدَّورَقِيُّ، نَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ عَلِيَّةَ، أَنَا أَيُّوبُ ح وَحَدَّثَنِي مُؤَمِّلُ بْنُ هِشَامٍ، نَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ يَعْنَى ابْنِ عَلِيَّةَ، عَنْ أَيُّوبَ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ،

متن حدیث: أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَأَى نُحَامَةً فِي قِبْلَةِ الْمَسْجِدِ فَحَكَّهَا، أَوْ قَالَ: فَحَتَّهَا بِيَدِهِ، ثُمَّ أَقْبَلَ عَلَى النَّاسِ، فَتَغَيَّظَ عَلَيْهِمْ، وَقَالَ: إِنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ قَبَلَ وَجْهَ أَحَدِكُمْ فِي صَلَاتِهِ، فَلَا يَسْتَحِمَنَّ أَحَدٌ قَبْلَ وَجْهِهِ فِي صَلَاتِهِ

❖❖ (امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ کہتے ہیں:۔۔ یعقوب دورق۔۔ ا۔ ماعیل ابن علیہ۔۔ ایوب (یہاں تحویل سند ہے)۔۔  
 مول بن بشام۔۔ ماعیل ابن علیہ۔۔ ایوب۔۔ تافع (کے حوالے سے روایت نقل کرتے ہیں:)  
 حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مسجد میں قبلہ کی سمت میں تھوک لگا ہوا دیکھا تو آپ نے اسے  
 کھریج دیا (راوی کو شک ہے شاید یہ الفاظ ہیں) آپ نے اپنے ہاتھ کے ذریعے اسے رگڑ دیا پھر آپ لوگوں کی طرف متوجہ ہوئے  
 اور آپ نے ان پر غصے کا اظہار کرتے ہوئے ارشاد فرمایا:  
 ”جب کوئی شخص نماز کی حالت میں ہوتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کے مد مقابل ہوتا ہے اس لئے کوئی بھی شخص نماز کے دوران  
 اپنے سامنے کی طرف ہرگز نہ تھو کے۔“

**924 - سند حدیث:** نَا مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ بْنِ نَيْسَمٍ، أَنَا مُحَمَّدٌ يَعْنِي ابْنَ بَكْرِ الْبُرْسَانِيَّ - أَخْبَرَنَا أَبُو الْعَوَّامِ،  
عَنْ عَاصِمٍ، عَنْ أَبِي وَائِلٍ،  
مَتْنُ حَدِيثٍ: أَنَّ شَيْثَ بْنَ رَبِيعٍ صَلَّى إِلَى جَنْبِ حُذَيْفَةَ، فَبَزَقَ بَيْنَ يَدَيْهِ، فَقَالَ حُذَيْفَةُ: إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَانَا عَنْ ذَلِكَ قَالَ: إِنَّ الرَّجُلَ إِذَا دَخَلَ فِي صَلَاتِهِ أَقْبَلَ اللَّهُ بِوَجْهِهِ، فَلَا يَنْصَرِفُ عَنْهُ  
حَتَّى يَنْصَرِفَ عَنْهُ، أَوْ يُعَدِّتَ حَدَّثًا  
 ❖❖ (امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ کہتے ہیں:۔۔ محمد بن حسن بن نسیم۔۔ محمد ابن بکر برسانی۔۔ ابوالعوام۔۔ عاصم (کے حوالے  
 سے روایت نقل کرتے ہیں:)

ابو وائل بیان کرتے ہیں: شیت بن ربیع نے حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ کے پہلو میں نماز ادا کی۔ انہوں نے اپنے سامنے کی طرف  
 تھوک دیا تو حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں اس سے منع کیا ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:  
 ”جب کوئی شخص نماز پڑھنا شروع کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کی طرف متوجہ ہو جاتا ہے اور اس سے توجہ اس وقت تک  
 نہیں ہٹتا جب تک وہ بندہ خود کسی دوسری طرف متوجہ نہیں ہو جاتا یا اسے کوئی حدیث لاحق نہیں ہو جاتا۔“

**بَابُ ذِكْرِ عِلَاقَةِ الْبَاصِقِ فِي الصَّلَاةِ تَلْقَاءَ الْقِبْلَةِ مَجِيئُهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَتَفَلُّتُهُ بَيْنَ عَيْنَيْهِ**

**باب 361:** نماز کے دوران سامنے کی طرف تھوکنے والے شخص کے انجام کا تذکرہ

جب وہ قیامت کے دن آئے گا تو اس کی تھوک اس کی دونوں آنکھوں کے درمیان میں ہوگی۔

**925 - سند حدیث:** نَا يُوسُفُ بْنُ مُوسَى، نَا جَرِيرٌ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ وَهُوَ الشَّيْبَانِيُّ، عَنْ عَدِيِّ بْنِ ثَابِتٍ،  
عَنْ رِبِّ بْنِ حُبَيْشٍ، عَنْ حُذَيْفَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:  
مَتْنُ حَدِيثٍ: مَنْ تَفَلَّحَ تَحَاةَ الْقِبْلَةِ جَاءَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَتَفَلُّتُهُ بَيْنَ عَيْنَيْهِ

❖❖ (امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ کہتے ہیں:۔۔ یوسف بن موسیٰ۔۔ جریر۔۔ ابواسحاق شیبانی۔۔ عدی بن ثابت۔۔ زر بن  
 حبیش (کے حوالے سے روایت نقل کرتے ہیں) حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے

”جو شخص قبلہ کی طرف رخ کر کے تھوکتا ہے جب وہ قیامت کے دن آئے گا تو اس کا تھوک اس کی دونوں آنکھوں کے درمیان ہوگا۔“

### بَابُ الزَّجْرِ عَنِ تَوَجِّهِ جَمِيعٍ مَا يَقَعُ عَلَيْهِ اسْمُ آذَى تِلْقَاءَ الْقِبْلَةِ فِي الصَّلَاةِ

**باب 362** ہر وہ چیز جسے گندگی قرار دیا جاسکتا ہے نماز کے دوران اسے قبلہ کی طرف کرنے کی ممانعت ہے

**926** - سند حدیث نا احمَد بن عَبدَہ، انا عبدُ الاعلیٰ، نا سعید بن یعیٰ ابنِ یاس الجریری عن ابی نصرۃ،

عن ابی سعید الحدادی قال:

متن حدیث: رَأَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نُخَامَةً فِي قِبْلَةِ الْمَسْجِدِ، فَاسْتَبْرَأَهَا بِعُودٍ مَعَهُ، ثُمَّ أَقْبَلَ عَلَى الْقُرْمِ، بِغَيْرِ قُرْنِ الْغَضَبِ فِي وَجْهِهِ، فَقَالَ: أَيُّكُمْ صَاحِبُ هَذِهِ النُّخَامَةِ؟ فَسَكَتُوا، فَقَالَ: أَيُّكُمْ أَحَدُكُمْ إِذَا قَامَ يُصَلِّي أَنْ يُسْتَقْبِلَهُ رَحُلٌ فَيَتَنَجَّعُ فِي وَجْهِهِ؟ فَقَالُوا: لَا قَالَ: فَإِنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ بَيْنَ أَيْدِيكُمْ فِي صَلَاتِكُمْ، فَلَا تُوَحِّهُوا شَيْئًا مِنَ الْأَذَى بَيْنَ أَيْدِيكُمْ، وَلَكِنْ عَنْ بَسَارٍ أَحَدُكُمْ أَوْ تَحْتَ قَدَمِهِ

❦ (امام بن خزیمہ رحمہ اللہ کہتے ہیں۔) -- احمد بن عبدہ -- عبد الاعلیٰ -- سعید بن یاس جریری -- ابو نصرہ (کے حوالے

سے روایت نقل کرتے ہیں):

”حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مسجد کی قبلہ کی سمت والی دیوار پر تھوک لگا ہوا دیکھا تو آپ نے اپنے پاس موجود لکڑی کے ذریعے اسے صاف کیا پھر آپ لوگوں کی طرف متوجہ ہوئے۔ لوگوں کو آپ کے چہرے پر غصے کا اندازہ ہو گیا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: کس شخص نے یہ تھوک پھینکا ہے؟ لوگ خاموش رہے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: کیا کوئی شخص اس بات کو پسند کرتا ہے کہ جب وہ کھڑا ہو کر نماز ادا کر رہا ہو تو ایک اور شخص اس کے سامنے آکر اس کے چہرے کی طرف منہ کر کے تھوک دے۔ لوگوں نے عرض کی: جی نہیں! نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تو تمہاری نماز کے دوران اللہ تعالیٰ تمہارے سامنے ہوتا ہے۔ اس نے کسی گندگی کو تم اپنے سامنے کی طرف پھینکو بلکہ اپنے بائیں طرف یا پاؤں کے نیچے پھینک دو۔“

### بَابُ النَّهْيِ عَنْ بَرْقِ الْمُصَلِّي عَنْ يَمِينِهِ

**باب 363** نمازی کے اپنے دائیں طرف تھوکنے کی ممانعت ہے

**927** - توضیح روایت قال ابو بکرٍ قَدْ أَمَلَيْتُ بَعْضَ الْأَخْبَارِ الَّتِي فِي هَذِهِ النُّقْطَةِ قَبْلُ

امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ کہتے ہیں ان الفاظ والی بعض روایات میں اس سے پہلے الماء کروا چکا ہوں۔

### بَابُ كَرَاهَةِ نَظَرِ الْمُصَلِّي إِلَى مَا يَشْغَلُهُ عَنِ الصَّلَاةِ

**باب 364** نمازی کے لئے ایسی چیز کی طرف دیکھنا مکروہ ہے جو اس کو اس کی نماز سے غافل کر دے

**928 -** سند حدیث: نَا عَبْدُ الْجَبَّارِ بْنُ الْعَلَاءِ، وَسَعِيدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْمَخْزُومِيُّ قَالَا: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، نَا الزُّهْرِيُّ، عَنْ عُرْوَةَ، عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ:

مَتَنُ حَدِيثٍ: صَلَّى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي خَمِيصَةٍ لَهَا أَعْلَامٌ، فَقَالَ: شَغَلَتْنِي أَعْلَامُ هَذِهِ، اذْهَبُوا بِهَا إِلَى أَبِي جَهْمٍ وَانْتَرُونِي بِأَنْبِجَانِيَّةٍ  
تَوْضِيحُ رَوَايَةٍ: قَالَ الْمَخْزُومِيُّ، عَنْ الزُّهْرِيِّ، وَقَالَ ابْنُ أَبِي بَاتِجَانِيَّةٍ

\*\*\* (امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ کہتے ہیں:)-- عبد الجبار بن علاء اور سعید بن عبد الرحمن مخزومی -- سفیان -- زہری -- عروہ (کے حوالے سے روایت نقل کرتے ہیں:)

سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ایک ایسی چادر اوڑھ کر نماز ادا کی جس پر نقش و نگار بنے ہوئے تھے۔ آپ نے ارشاد فرمایا: ان نقش و نگار نے میری توجہ منتشر کرنے کی کوشش کی تھی۔ تم اسے ابو جہم کے پاس لے لاؤ اور اس سے انبجانی چادر لے آؤ۔

مخزومی نے زہری کے حوالے سے یہ الفاظ نقل کئے ہیں۔  
”انبجانی چادر لے آؤ۔“

**929 -** قَالَ: وَقَالَا: لَنَا سُفْيَانُ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَائِشَةَ بِهَذَا

راوی بیان کرتے ہیں: دونوں راویوں نے یہ بات بیان کی ہے۔ یہ روایت سفیان نے اپنی سند کے ساتھ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے نقل کی ہے۔

## بَابُ النَّهْيِ عَنِ الْإِلْتِفَاتِ فِي الصَّلَاةِ

**باب 365:** نماز کے دوران التفات کی ممانعت ہے

**930 -** سند حدیث: نَا أَبُو مُحَمَّدٍ فَهْدُ بْنُ سُلَيْمَانَ الْمِصْرِيُّ، نَا أَبُو تَوْبَةَ يَعْنِي الرَّبِيعَ بْنَ نَافِعٍ، لَنَا مُعَاوِيَةُ وَهُوَ ابْنُ سَلَامٍ، عَنْ زَيْدِ بْنِ سَلَامٍ، أَنَّ أَبَا سَلَامٍ، حَدَّثَهُ، حَدَّثَنِي الْحَارِثُ الْأَشْعَرِيُّ: أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَدَّثَهُمْ قَالَ:

مَتَنُ حَدِيثٍ: إِنَّ اللَّهَ عَزَّ وَحَلَّ أَمَرَ يَحْيَى بْنَ زَكَرِيَّا بِخَمْسِ كَلِمَاتٍ يَعْمَلُ بِهِنَّ، وَيَأْمُرُ بِنِسْرِائِيلَ أَنْ يَعْمَلَ بِهِنَّ قَالَ: فَكَانَ يُطِئُهُنَّ، فَقَالَ لَهُ عِيسَى: إِنَّكَ أَمَرْتَ بِخَمْسِ كَلِمَاتٍ تَعْمَلُ بِهِنَّ، وَتَأْمُرُ بِنِسْرِائِيلَ أَنْ يَعْمَلَ بِهِنَّ، فَأَمَّا أَنْ تَأْمُرَهُمْ بِهِنَّ، وَأَمَّا أَنْ أَقُومَ فَأَأْمُرَهُمْ بِهِنَّ قَالَ يَحْيَى: إِنَّكَ إِنْ تَسْبِقُنِي بِهِنَّ

**930** صحیحہ ابن حبان کتاب التاریخ ذکر تشبیہ البصطفی صلی اللہ علیہ وسلم عیسیٰ ابن مریم عروہ رقم الحدیث

**6324** مسند ابی یحییٰ البوصلی مسند عم ابی حردۃ الرقاشی رقم الحدیث: **1536** المعجم الكبير للطبرانی من اسبہ

الحارث الحارث ابو مالت الاشعری ابو سلام الاسود عن الحارث الاشعری رقم الحدیث: **3348**



أَخَفَ أَنْ أُعَذَّبَ أَوْ يُخَسَفَ بِي، فَجَمَعَ بَنِي إِسْرَائِيلَ فِي بَيْتِ الْمَقْدِسِ حَتَّى امْتَلَأَ الْمَسْجِدُ، حَتَّى جَلَسَ النَّاسُ عَلَى الشُّرُفَاتِ، فَوَعِظَ النَّاسَ، ثُمَّ قَالَ: إِنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ أَمَرَنِي بِخَمْسِ كَلِمَاتٍ أَعْمَلُ بِهِنَّ، وَأَمُرُكُمْ أَنْ تَعْمَلُوا بِهِنَّ، أَوْ لَا هُنَّ، أَنْ لَا تُشْرِكُوا بِاللَّهِ شَيْئًا، فَإِنَّ مَنْ أَشْرَكَ بِاللَّهِ مَثَلُهُ كَمَثَلِ رَجُلٍ اشْتَرَى عَبْدًا مِنْ خَالِصٍ مَالِهِ بِذَهَبٍ أَوْ وَرَقٍ، ثُمَّ قَالَ لَهُ: هَذِهِ ذَارِي وَعَمَلِي، فَأَعْمَلْ لِي وَادِّ إِلَيَّ عَمَلَكَ، فَجَعَلَ يَعْمَلُ وَيُؤَدِّي عَمَلَهُ إِلَى غَيْرِ سَيِّدِهِ، فَأَتَيْكُمْ يُحِبُّ أَنْ يَكُونَ لَهُ عَبْدٌ كَذَلِكَ، يُؤَدِّي عَمَلَهُ لِغَيْرِ سَيِّدِهِ، وَأَنَّ اللَّهَ هُوَ خَلَقَكُمْ وَرَزَقَكُمْ فَلَا تُشْرِكُوا بِاللَّهِ شَيْئًا، وَقَالَ: إِنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ أَمَرَكُمْ بِالصَّلَاةِ، فَإِذَا نَضَبْتُمْ وَجُوهَكُمْ فَلَا تَلْتَفِتُوا؛ فَإِنَّ اللَّهَ يَنْصِبُ وَجْهَهُ لِمَنْ يُصَلِّي لَهُ، فَلَا يَصْرِفُ عَنْهُ وَجْهَهُ حَتَّى يَكُونَ الْعَبْدُ هُوَ يَصْرِفُ وَذَكَرَ الْحَدِيثَ بِطَوْلِهِ

❀❀ (امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ کہتے ہیں:)-- ابو محمد فہد بن سلیمان مصری -- ابو توبہ ربیع بن نافع -- معاویہ بن سلام -- زید بن سلام (کے حوالے سے روایت نقل کرتے ہیں) ابو سلام نے انہیں حدیث بیان کی:

حضرت حارث اشعری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ان لوگوں کو بتایا: اللہ تعالیٰ نے حضرت یحییٰ بن زکریا علیہما السلام کو پانچ باتوں کا حکم دیا کہ وہ ان پر عمل کریں اور بنی اسرائیل کو بھی حکم دیں کہ وہ لوگ ان پر عمل کریں۔ نبی اکرم ﷺ فرماتے ہیں: انہوں نے اس معاملے میں کچھ تاخیر کی تو حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے ان سے کہا: آپ کو پانچ کلمات کے بارے میں حکم دیا گیا ہے کہ آپ ان پر عمل کریں اور بنی اسرائیل کو بھی ہدایت کریں کہ وہ ان پر عمل کریں یا تو آپ بنی اسرائیل کو اس بات کی ہدایت کریں یا پھر میں اس بات کا نگران بناتا ہوں کہ میں انہیں اس بات کا حکم دیتا ہوں تو حضرت یحییٰ علیہ السلام نے کہا: اگر آپ اس حوالے سے مجھ سے آگے نکل گئے تو مجھے یہ اندیشہ ہے کہ مجھے عذاب دیا جائے گا یا مجھے زمین میں دھنسا دیا جائے گا پھر انہوں نے بنی اسرائیل کو بیت المقدس میں جمع کیا یہاں تک کہ مسجد بھر گئی یہاں تک کہ لوگ بالکونیوں میں بھی بیٹھ گئے پھر حضرت یحییٰ علیہ السلام نے لوگوں کو وعظ کیا۔ انہوں نے یہ بات بتائی۔

”بے شک اللہ تعالیٰ نے مجھے پانچ کلمات کے بارے میں یہ حکم دیا ہے کہ میں ان پر عمل کروں اور تم لوگوں کو بھی ہدایت کروں کہ تم لوگ ان پر عمل کرو۔ ان میں سے پہلی بات یہ ہے کہ تم کسی کو اللہ کا شریک نہ ٹھہراؤ کیونکہ جو شخص کسی کو اللہ کا شریک ٹھہراتا ہے اس کی مثال ایسے شخص کی مانند ہے جو خالص اپنے مال میں سے سونے یا چاندی کے عوض میں غلام خریدتا ہے پھر وہ اس غلام سے یہ کہتا ہے: یہ میرا گھر ہے یہ میرا کام ہے تم میرے لئے کام کرو اور مجھے یہ کام کر کے دو۔ وہ غلام کام کرنا شروع کرتا ہے لیکن وہ اپنا کام کر کے اپنے آقا کی بجائے کسی اور کو دے دیتا ہے تو تم میں سے کون شخص اس بات کو پسند کرے گا کہ اس کا غلام اس طرح کا ہو جو اپنے کام کو اپنے آقا کے علاوہ کسی اور کو دیدے؟ تو اللہ تعالیٰ کی ذات وہ ہے جس نے تمہیں پیدا کیا ہے۔ اس نے تمہیں رزق عطا کیا ہے تو تم کسی کو بھی اس کا شریک نہ ٹھہراؤ۔ حضرت یحییٰ علیہ السلام نے بتایا: اللہ تعالیٰ نے تمہیں نماز کا حکم دیا ہے۔ جب تم اپنا چہرہ (قبلہ کی طرف) کر لو تو پھر اسے

ادھر ادھر نہ پھیرو کیونکہ بندہ جب تک اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں نماز ادا کر رہا ہوتا ہے۔ اس وقت تک اللہ تعالیٰ بھی اپنا چہرہ اس کی طرف رکھتا ہے اور اللہ تعالیٰ اپنا چہرہ بندے سے اس وقت تک نہیں موڑتا جب تک بندہ خود کسی دوسری طرف اپنا منہ نہیں موڑ لیتا۔

اس کے بعد راوی نے طویل حدیث نقل کی ہے۔

بَابُ ذِكْرِ نَقْصِ الصَّلَاةِ بِالْإِلْفَاتِ فِيهَا  
وَالدَّلِيلِ عَلَى أَنَّ الْإِلْفَاتِ فِيهَا لَا يُوجِبُ إِعَادَتَهَا

باب 366: نماز کے دوران التفات کی وجہ سے نماز ناقص ہو جاتی ہے

اور اس بات کی دلیل کہ نماز کے دوران التفات کرنا نماز کے دوبارہ ادا کرنے کو واجب نہیں کرتا۔

931- سند حدیث: نَا مُحَمَّدُ بْنُ عُمَانَ الْعَجَلِيُّ، ثَنَا عَبْدُ اللَّهِ يَعْنِي ابْنَ مُوسَى، عَنْ شَيْبَانَ، ح وَثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرٍو بْنِ تَمَامٍ الْمِصْرِيُّ، نَا يُونُسُ بْنُ عَدِيٍّ، ثَنَا أَبُو الْأَحْوَصِ جَمِيعًا عَنْ أَشْعَثَ وَهُوَ ابْنُ أَبِي الشَّعْثَاءِ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ مَسْرُوقٍ، عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ:

سَأَلْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْإِلْفَاتِ الرَّجُلِ فِي الصَّلَاةِ، فَقَالَ: هُوَ اخْتِلَاسٌ يَخْتَلِسُهُ الشَّيْطَانُ مِنْ صَلَاةِ الْعَبْدِ وَفِي حَدِيثِ عَبْدِ اللَّهِ عَنِ الْإِلْفَاتِ فِي الصَّلَاةِ

\*\*\* (امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ کہتے ہیں)۔۔ محمد بن عثمان مجلی۔۔ عبید اللہ ابن موسیٰ۔۔ شیبان کے حوالے سے

(یہاں تحویل سند ہے)۔۔ محمد بن عمرو بن تمام مصری۔۔ یوسف بن عدی۔۔ ابوالاحوص۔۔ اشعث بن ابوشعث۔۔ اپنے والد۔۔ مسروق (کے حوالے سے روایت نقل کرتے ہیں):

سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے نماز کے دوران ادھر ادھر دیکھنے کے بارے میں دریافت کیا تو آپ نے فرمایا: یہ ایک اچکنا ہے جس کے ذریعے شیطان بندے کی نماز کو اچک لیتا ہے۔

عبید اللہ کی روایت میں یہ الفاظ ہیں:

”نماز کے دوران التفات کرنے“

بَابُ الزَّجْرِ عَنْ دُخُولِ الْحَاقِنِ الصَّلَاةِ وَالْأَمْرِ بِبَدْءِ الْغَائِطِ قَبْلَ الدُّخُولِ فِيهَا

باب 367: جس شخص کو قضاے حاجت کی ضرورت درپیش ہو اس کے لیے نماز شروع کرنے کی ممانعت

اور اسے کس بات کا حکم ہے کہ وہ نماز شروع کرنے سے پہلے اپنی حاجت پوری کر لے۔

932- سند حدیث: نَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ، أَخْبَرَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ، عَمْرٍو بْنُ عَلِيٍّ، وَثَنَا عَبْدُ الْخَنَّارِ بْنُ الْعَلَاءِ، نَا سُفْيَانُ ح وَثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ، نَا أَبُو أُسَامَةَ، كُلُّهُمْ عَنْ هِشَامٍ ح وَثَنَا الدَّوْرَقِيُّ، ثَنَا ابْنُ عُثَيْمٍ، ح وَثَنَا أَبُو هَاشِمٍ، نَا

إِسْمَاعِيلُ وَهُوَ ابْنُ عَلِيٍّ، مَا أَنُوبُ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْأَزْقَمِ، أَنَّهُ كَانَ يَوْمَ قَوْمِهِ، فَجَاءَ وَقَدْ أَقِمَتِ الصَّلَاةُ، فَقَالَ: لِيَصَلِّ أَحَدُكُمْ، فَلَتَنِي سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: إِذَا خَضَرَتِ الصَّلَاةُ وَخَضَرَ الْعَانِطُ فَاذْبُتُوا بِالْعَانِطِ هَذَا حَدِيثُ أَبِي كُرَيْبٍ، وَمَعْنَى مَتْنِ أَحَادِيثِهِمْ سَوَاءٌ

❦❦ (امام ابن خزیمہ بیسیہ کہتے ہیں)۔۔۔ احمد بن عبدہ۔۔۔ حماد بن زید۔۔۔ عمرو بن علی۔۔۔ عبد الجبار بن علاء۔۔۔ سنیان۔۔۔ ابوکریب۔۔۔ ابواسامہ۔۔۔ ہشام۔۔۔ دورقی۔۔۔ ابن علیہ کے حوالے سے (نقل کرتے ہیں)

(یہاں تحویل سند ہے)۔۔۔ ابوباشم۔۔۔ اسماعیل۔۔۔ ابن علیہ۔۔۔ ایوب۔۔۔ ہشام بن عروہ۔۔۔ اپنے والد (کے حوالے سے روایت نقل کرتے ہیں)۔

حضرت عبداللہ بن ارقم رضی اللہ عنہ کے بارے میں یہ بات منقول ہے: وہ اپنی قوم کی امامت کیا کرتے تھے۔ ایک دن وہ آئے تو نماز کے لئے اقامت کہی جا چکی تھی۔ انہوں نے کہا: کوئی شخص نماز پڑھادے کیونکہ میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے: ”جب نماز کا وقت آجائے اور کسی شخص کو پاخانہ کی ضرورت بھی پیش آرہی ہو تو اسے پہلے اپنی حاجت سے فارغ ہو جانا چاہئے۔“ روایت کے یہ الفاظ ابوکریب کے نقل کردہ ہیں اور ان تمام راویوں کے نقل کردہ متن کا مفہوم ایک ہی ہے۔

### بَابُ الرَّجْرِ عَنْ مُدَافِعَةِ الْغَانِطِ وَالْبَوْلِ فِي الصَّلَاةِ

باب 368: نماز کے دوران پاخانہ اور پیشاب کو روک رکھنے کی ممانعت

933- سند حدیث نا بُنْدَارٌ، وَيَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الدُّورَقِيُّ، وَيَحْيَى بْنُ حَكِيمٍ، وَأَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ قَالُوا ثَنَا يَحْيَى وَهُوَ ابْنُ سَعِيدٍ، نَا أَبُو حَزْرَةَ وَهُوَ يَعْقُوبُ بْنُ مُجَاهِدٍ، ثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ وَهُوَ ابْنُ أَبِي بَكْرٍ الصَّدِيقِ قَالَ: مَتْنُ حَدِيثٍ: كُنَّا عِنْدَ عَائِشَةَ فَجِئَ بِطَعَامٍ فَقَامَ الْقَاسِمُ يُصَلِّي، فَقَالَتْ عَائِشَةُ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: لَا يُصَلِّي صَلَاةً بِحَضْرَةِ الطَّعَامِ، وَلَا وَهُوَ يُدَافِعُهُ الْأَخْبَانُ

❦❦ (امام ابن خزیمہ بیسیہ کہتے ہیں)۔۔۔ بندار اور یعقوب بن ابراہیم دورقی اور یحییٰ بن حکیم اور احمد بن عبدہ۔۔۔ یحییٰ بن سعید۔۔۔ ابو حزرہ یعقوب بن مجاہد (کے حوالے سے روایت نقل کرتے ہیں)۔

عبداللہ محمد بیان کرتے ہیں: میں سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کے پاس موجود تھا کھانا لایا گیا تو قاسم اٹھ کر نماز ادا کرنے لگے تو سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے بتایا میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے۔

”جب کھانا آجائے تو نماز ادا نہ کی جائے اور جب آدمی کو قضا کی حاجت کی ضرورت ہو تو اس وقت نماز ادا نہ کی جائے۔“

### بَابُ الْأَمْرِ بِبَدْءِ الْعِشَاءِ قَبْلَ الصَّلَاةِ عِنْدَ حُضُورِهَا

باب 369: جب رات کا کھانا آجائے تو نماز سے پہلے اسے کھانے کا حکم

934- سند حدیث نا عِنْدُ الْجَبَّارِ بْنِ الْعَلَاءِ، وَسَعِيدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ، وَعَلِيُّ بْنُ حَشْرَمٍ، وَأَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ

قَالُوا: نَسَا سُفْيَانُ قَالَ عَبْدُ الْجَبَّارِ: قَالَ: ثَنَا الزُّهْرِيُّ، سَمِعَ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَقَالَ الْأَحْرُونَ عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ:

متن حدیث: إِذَا حَضَرَ الْعِشَاءُ، وَأُقِيمَتِ الصَّلَاةُ، فَأَبْدُوا بِالْعِشَاءِ وَقَالَ الْمَخْزُومِيُّ أَبْصَحَ سَمِعَ أَنَسَ

بْنِ مَالِكٍ

\*\*\* (امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ کہتے ہیں:)--عبدالجبار بن غلاء اور سعید بن عبدالرحمن اور علی بن خشرم اور ابن عبیدہ--

سفیان--زہری (کے حوالے سے روایت نقل کرتے ہیں:)

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں: "جب کھانا آجائے اور نماز کہہ چکا ہو چکی ہو تو پہلے

کھانا کھا لو۔"

مخزومی نامی راوی نے یہ الفاظ نقل کئے ہیں۔ انہوں نے حضرت انس رضی اللہ عنہ کو یہ بیان کرتے ہوئے سنا۔

935 - سند حدیث: ثَنَا عُمَرَانُ بْنُ مُوسَى الْقَزَّازُ، ثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ، ثَنَا أَيُّوبُ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ:

قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

متن حدیث: إِذَا وَضَعَ الْعِشَاءُ، وَتَوَدَّى بِالصَّلَاةِ، فَأَبْدُوا بِالْعِشَاءِ

قَالَ وَتَعَشَى ابْنُ عُمَرَ ذَاتَ لَيْلَةٍ، وَهُوَ يُسْمَعُ قِرَاءَةَ الْإِمَامِ

\*\*\* (امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ کہتے ہیں:)--عمران بن موسیٰ قزاز--عبدالوارث--ایوب--نافع کے حوالے سے نقل

کرتے ہیں: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

"جب کھانا رکھ دیا جائے اور نماز کے لئے اذان (یا اقامت) ہو جائے تو پہلے کھانا کھا لو۔"

راوی بیان کرتے ہیں: ایک رات حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے رات کا کھانا کھایا تھا حالانکہ وہ اس وقت امام کی قرأت سن

رہے تھے۔

بَابُ الزَّجْرِ عَنِ الْإِسْتِعْجَالِ عَنِ الطَّعَامِ قَبْلَ الْفَرَاغِ مِنْهُ عِنْدَ حُضُورِ الصَّلَاةِ

باب 370: جب نماز کا وقت ہو چکا ہو تو (آرام سے) کھانے سے فارغ ہونے کی بجائے

جلدی سے اسے ختم کرنے کی ممانعت

936 - سند حدیث: ثَنَا الْحَسَنُ بْنُ قَزْعَةَ، ثَنَا الْفَضْلُ بْنُ سُلَيْمَانَ، عَنْ مُوسَى بْنِ عُقْبَةَ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ

عُمَرَ، عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ:

متن حدیث: إِذَا كَانَ أَحَدُكُمْ عَلَى طَعَامٍ فَلَا يَعْجَلَنَّ حَتَّى يَقْضِيَ حَاجَتَهُ مِنْهُ وَإِنْ أُقِيمَتِ الصَّلَاةُ

\*\*\* (امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ کہتے ہیں:)--حسن بن قزعة--فضل بن سلیمان--موسیٰ بن عقبہ--نافع (کے حوالے سے

روایت نقل کرتے ہیں:)



حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:  
 ”جب کوئی شخص کھانا کھا رہا ہو تو اس بارے میں جلد بازی کا مظاہرہ نہ کرے جب تک وہ اپنی تسلی نہیں کر لیتا، اگرچہ  
 نماز گزری ہو چکی ہو۔“

### بَابُ التَّغْلِيظِ فِي الْمُرَاءَةِ بِتَرْيِينِ الصَّلَاةِ وَتَحْسِينِهَا

باب 371: دکھاوے کے لئے نماز کو سچانے اور آراستہ کرنے کی شدید مذمت

937 - سند حدیث: نَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ سَعِيدٍ الْأَشْجِيُّ، ثنا أَبُو خَالِدٍ يَعْنِي سُلَيْمَانَ بْنَ حَبَّانَ ح وَثَنَا عَلِيُّ بْنُ  
 خَشْرَمٍ، أَخْبَرَنَا عَيْسَى بْنُ يُونُسَ جَمِيعًا عَنْ سَعْدِ بْنِ إِسْحَاقَ بْنِ كَعْبِ بْنِ عُجْرَةَ، عَنْ عَاصِمِ بْنِ عُمَرَ بْنِ  
 قَتَادَةَ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ لَبِيدٍ قَالَ:

مَتْنٌ: حَدَّثَنَا النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: أَيُّهَا النَّاسُ إِنَّا كُفِّرْنَا بِشُرْكَ السَّرَائِرِ قَالُوا: يَا رَسُولَ  
 اللَّهِ، وَمَا شُرْكَ السَّرَائِرِ؟ قَالَ: يَقُومُ الرَّجُلُ فَيُصَلِّيُ فَيَزِينُ صَلَاتَهُ جَاهِدًا لِمَا يَرَى مِنْ نَظَرِ النَّاسِ إِلَيْهِ، فَذَلِكَ  
 شُرْكَ السَّرَائِرِ

\*\*\* (امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ کہتے ہیں:۔۔۔ عبداللہ بن سعید اشجی۔۔۔ ابو خالد سلیمان بن حبان۔۔۔ علی بن خشرم۔۔۔ عیسیٰ بن  
 یونس۔۔۔ سعد بن اسحاق بن کعب بن عمر بن قتادہ) (کے حوالے سے روایت نقل کرتے ہیں:)

حضرت محمود بن لبید رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ باہر تشریف لائے آپ نے ارشاد فرمایا: اے لوگو! پوشیدہ شرک سے  
 بچو۔ لوگوں نے عرض کی: یا رسول اللہ! پوشیدہ شرک کیا ہے؟ آپ نے ارشاد فرمایا: ایک شخص کھڑا ہو کر نماز ادا کرتا ہے اور اس نماز کو  
 خوب آراستہ کرتا ہے اور وہ اس بات کی کوشش کرتا ہے کہ لوگ اس کی طرف متوجہ ہوں تو یہ پوشیدہ شرک ہے۔

### بَابُ ذِكْرِ نَفْيِ قَبُولِ صَلَاةِ الْمُرَائِي بِهَا

باب 372: دکھاوے کے طور پر نماز ادا کرنے والے (کی نماز) کے قبول ہونے کی نفی کا تذکرہ

938 - سند حدیث: نَا بُنْدَارٌ، نَا مُحَمَّدٌ، ح وَثَنَا أَبُو مُوسَى، حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ، ثنا شُعْبَةُ قَالَ:  
 سَمِعْتُ الْعَلَاءَ يُحَدِّثُ عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَرْوِيهِ عَنْ رَبِّهِ قَالَ:  
 مَتْنٌ: حَدَّثَنَا أَنَا خَيْرُ الشُّرَكَاءِ وَقَالَ بُنْدَارٌ: أَنَا أَغْنَى الشُّرَكَاءِ عَنِ الشَّرِكِ فَمَنْ عَمَلَ عَمَلًا فَأَشْرَكَ فِيهِ  
 غَيْرِي فَأَنَا مِنْهُ بَرِيءٌ وَهُوَ لِلَّذِي أَشْرَكَ

توضیح روایت: وَقَالَ بُنْدَارٌ: قَالَ: فَأَنَا مِنْهُ بَرِيءٌ وَلَيْلَتِمَسْ ثَوَابُهُ مِنْهُ وَقَالَ بُنْدَارٌ: عَنِ الْعَلَاءِ

\*\*\* (امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ کہتے ہیں:۔۔۔ بندار۔۔۔ محمد) (کے حوالے سے نقل کرتے ہیں)

(یہاں تحویل سند ہے)۔۔۔ ابو موسیٰ۔۔۔ محمد بن جعفر۔۔۔ شعبہ۔۔۔ علاء۔۔۔ اپنے والد) (کے حوالے سے روایت نقل کرتے ہیں:)



حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے حوالے سے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پروردگار کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:  
”میں تمام شریکوں سے بہتر ہوں۔“

بندار نامی راوی نے یہ الفاظ نقل کئے ہیں۔ ”میں تمام شریکوں سے زیادہ بے نیاز ہوں۔“  
”جو کوئی ایسا عمل کرے جس میں وہ میرے ساتھ کسی دوسرے کو بھی شامل کرے تو میں اس سے لا تعلق ہوں اس شخص کو اپنا ثواب اس (دوسرے شریک) سے لینا چاہئے۔“  
بندار نامی راوی نے یہ بات نقل کی ہے۔ یہ علماء سے منقول ہے۔

## بَابُ نَفْيِ قَبُولِ صَلَاةِ شَارِبِ الْخَمْرِ

باب 373: شراب پینے والے کی نماز قبول ہونے کی نفی

939 - سند حدیث: نَا زَكَرِيَّا بْنُ يَحْيَى بْنِ إِيَّاسٍ، ثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُونُسَ، ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُهَاجِرِ، عَنْ  
عُرْوَةَ بْنِ رُوَيْمٍ،

متن حدیث: عَنِ ابْنِ الدَّيْلَمِيِّ الَّذِي كَانَ يَسْكُنُ بَيْتَ الْمَقْدِسِ، أَنَّهُ مَكَثَ فِي طَلَبِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو  
بْنِ الْعَاصِ بِالْمَدِينَةِ، فَسَأَلَ عَنْهُ قَالُوا: قَدْ سَارَ إِلَى مَكَّةَ، فَاتَّبَعَهُ فَوَجَدَهُ قَدْ سَارَ إِلَى الطَّائِفِ فَاتَّبَعَهُ فَوَجَدَهُ فِي  
زُرْعَةٍ يَمْشِي مُخَاصِرًا رَجُلًا مِنْ قُرَيْشٍ، وَالْقُرَيْشِيُّ يُزِنُ بِالْخَمْرِ، فَلَمَّا لَقِيَتْهُ سَلَّمَتْ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى قَالَ: مَا  
عَذَابُكَ الْيَوْمَ، وَمِنْ أَيْنَ أَقْبَلْتَ، فَأَخْبَرْتُهُ، ثُمَّ سَأَلْتُهُ، هَلْ سَمِعْتَ يَا عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عَمْرٍو رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَكَرَ شَرَابَ الْخَمْرِ بِشَيْءٍ؟ قَالَ: نَعَمْ، فَانْتَزَعَ الْقُرَيْشِيُّ بَدَنَهُ، ثُمَّ ذَهَبَ، فَقَالَ: سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى  
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: لَا يَشْرَبُ الْخَمْرَ رَجُلٌ مِنْ أُمَّيِّ فَيَقْبَلَ لَهُ صَلَاةٌ أَرْبَعِينَ صَبَاحًا

\*\*\* (امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ کہتے ہیں:)-- زکریا بن یحییٰ بن ایاس -- عبد اللہ بن یوسف -- محمد بن مہاجر -- عروہ بن  
رویم (کے حوالے سے روایت نقل کرتے ہیں:)

ابن دیلمی جو بیت المقدس کے رہائشی ہیں۔ وہ بیان کرتے ہیں: وہ حضرت عبد اللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ کی تلاش میں مدینہ  
منورہ آئے۔ انہوں نے ان کے بارے میں دریافت کیا تو لوگوں نے بتایا: وہ مکہ چلے گئے ہیں۔ وہ ان کے پیچھے وہاں چلے گئے تو  
انہیں پتا چلا کہ وہ طائف چلے گئے ہیں۔ وہ ان کے پیچھے وہاں چلے گئے تو انہوں نے حضرت عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ کو ایک کھیت میں  
قریش کے ایک فرد کی کمر پر ہاتھ رکھ کر چلتے ہوئے دیکھا (یعنی انہوں نے اس قریشی کو سہارا دیا ہوا تھا) اور وہ قریشی نشے کی وجہ سے

938: صحیح مسلم، کتاب الزہد والرقائق، باب من اشرك في عمله غير الله، رقم الحديث: 5411، سنن ابن ماجہ، کتاب  
الزہد، باب الرياء والسعة، رقم الحديث: 4200، مسند الطوالسی، احادیث النساء، ما اسند ابو هريرة، والعلاء بن عبد  
الرحمن، رقم الحديث: 2671، مسند ابی یعلیٰ الموصلی، شہر بن حوشب، رقم الحديث: 6418، المعجم الاوسط للطبرانی،  
باب الافاء من اسمه اجدا، رقم الحديث: 129

مدہوش تھا۔ راوی کہتے ہیں: جب میری ان سے ملاقات ہوئی تو میں نے انہیں سلام کیا۔ انہوں نے بھی مجھے سلام کیا پھر انہوں نے دریافت کیا: تم کس کام کے لئے یہاں آئے ہو اور تم کہاں سے آئے ہو؟ میں نے انہیں بتایا پھر میں نے ان سے دریافت کیا: اے حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما! کیا آپ نے نبی اکرم ﷺ کو شراب نوشی کے حوالے سے کوئی چیز ذکر کرتے ہوئے سنا ہے؟ انہوں نے جواب دیا: جی ہاں! اس قریشی نے اپنا ہاتھ چھڑوایا اور چلا گیا پھر حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما نے بتایا: میں نے نبی اکرم ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

”میری امت کا جو بھی شخص شراب پیئے گا تو چالیس دن تک اس کی نماز قبول نہیں ہوگی۔“

### بَابُ نَفْيِ قَبُولِ صَلَاةِ الْمَرْأَةِ الْغَاضِبَةِ لِرُجُوعِهَا، وَصَلَاةِ الْعَبْدِ الْأَبْقِ

باب 374: اپنے شوہر سے ناراض عورت کی نماز اور مفرور غلام کی نماز قبول ہونے کی نفی

940 - سند حدیث: نَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى، ثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ، ثَنَا الْوَلِيدُ بْنُ مُسْلِمٍ، ثَنَا زُهَيْرُ بْنُ مُحَمَّدٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْكَدِيرِ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَنْ حَدِيثُ: ثَلَاثَةٌ لَا يَقْبَلُ اللَّهُ لَهُمْ صَلَاةٌ وَلَا يَصْعَدُ لَهُمْ حَسَنَةٌ: الْعَبْدُ الْأَبْقِ حَتَّى يَرْجِعَ إِلَى مَوْلَاهُ، فَيَضَعُ يَدَهُ فِي أَيْدِيهِمْ، وَالْمَرْأَةُ السَّخِطُ عَلَيْهَا رُجُوعُهَا حَتَّى يَرْضَى، وَالسَّكْرَانُ حَتَّى يَصْحُو (امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ کہتے ہیں: -- محمد بن یحییٰ -- ہشام بن عمار -- ولید بن مسلم -- زہیر بن محمد -- محمد بن منکدر) (کے حوالے سے روایت نقل کرتے ہیں:)

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

”تین لوگ ایسے ہیں جن کی نماز قبول نہیں ہوتی اور ان کی کوئی نیکی اوپر نہیں جاتی۔ مفرور غلام جب تک وہ اپنے آقا کی طرف واپس نہیں آ جاتا اور اپنا ہاتھ اس کے ہاتھ میں نہیں دے دیتا۔ وہ عورت جس کا شوہر اس سے ناراض ہو اس وقت تک جب تک وہ شوہر اس سے راضی نہیں ہو جاتا اور مدہوش شخص جب تک اس کا نشہ ختم نہیں ہو جاتا۔“

941 - سند حدیث: نَا يَحْيَى بْنُ حَكِيمٍ، نَا أَبُو دَاوُدَ، ثَنَا شُعْبَةُ، أَخْبَرَنِي مَنْصُورُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْمَقْدَانِيُّ قَالَ سَمِعْتُ الشَّعْبِيَّ يُحَدِّثُ عَنْ جَوْرِ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: مَنْ حَدِيثُ: إِذَا أَبَقَ الْعَبْدُ لَمْ يَقْبَلْ لَهُ صَلَاةٌ حَتَّى يَرْجِعَ إِلَى مَوْلَاهُ

شعبي (امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ کہتے ہیں: -- یحییٰ بن حکیم -- ابو داؤد -- شعبہ -- منصور بن عبد الرحمن مقدانی -- شعبی) (کے حوالے سے روایت نقل کرتے ہیں: -- حضرت جریر رضی اللہ عنہ نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں: ”جب کوئی غلام مفرور ہو جائے تو اس کی نماز اس وقت تک قبول نہیں ہوتی جب تک وہ اپنے آقاؤں کی طرف واپس نہیں آ جاتا۔“



## بَابُ التَّغْلِيظِ فِي النَّوْمِ عِنْدَ الصَّلَاةِ الْمَكْتُوبَةِ

باب 375: فرض نماز کے وقت سوئے رہنے کی شدید مذمت

942 - سند حدیث: نَا بُنْدَارٌ، نَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ، وَمُحَمَّدُ بْنُ أَبِي عَدِيٍّ، وَعَبْدُ الْوَهَّابِ يَعْنِي ابْنَ عَبْدِ الْمَجِيدِ وَمُحَمَّدٌ يَعْنِي ابْنَ جَعْفَرٍ - عَنْ عَوْفِ بْنِ أَبِي جَمِيلَةَ، عَنْ أَبِي رَجَاءٍ قَالَ: حَدَّثَنَا سَمُرَةُ بْنُ جُنْدَبٍ، ح وَنَا بُنْدَارٌ نَحْوَهُ مِنْ كِتَابِ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ قَالَ: ثَنَا يَحْيَى، وَقَرَأَهُ عَلَيْنَا مِنْ كِتَابِنَا قَالَ: ثَنَا عَوْفٌ، ثَنَا أَبُو رَجَاءٍ الْعُطَارِدِيُّ، عَنْ سَمُرَةَ بْنِ جُنْدَبٍ قَالَ:

مَنْ حَدَّثَ: كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ لِأَصْحَابِهِ: هَلْ رَأَى أَحَدٌ مِنْكُمْ رُؤْيَا فَيَقْصُ عَلَيْهِ مِنْ شَاءَ اللَّهُ أَنْ يَقْصَ، وَإِنَّهُ قَالَ لَنَا ذَاتَ غَدَاةٍ: إِنَّهُ أَتَانِي اللَّيْلَةَ آتِيَانِ، وَانْتَهَمَا ابْتَعَثَانِي، فَقَالَا لِي: انْطَلِقْ، انْطَلِقْ، فَاتَيْنَا عَلَى رَجُلٍ مُضْطَجِعٍ وَإِذَا الْخَرَقَانِ عَلَى رَأْسِهِ بِصَخْرَةٍ، وَإِذَا هُوَ يَهْوِي بِالصَّخْرَةِ لِيَبْلُغَ رَأْسَهُ، فَيَذْهُبُ الْحَجَرُ هَاهُنَا، فَيَتْبَعُهُ، فَيَأْخُذُهُ، فَمَا يَرْجِعُ إِلَيْهِ حَتَّى يُصْبِحَ رَأْسُهُ كَمَا كَانَ، ثُمَّ يَعُودُ عَلَيْهِ، فَيَفْعَلُ بِهِ كَمَا فَعَلَ الْمَرَّةَ الْأُولَى، فَذَكَرَ الْحَدِيثَ بِطَوِيلِهِ، وَقَالَ: قَالَا: أَمَا إِنَّا سَنُخْبِرُكَ، أَمَا الرَّجُلُ الَّذِي أَتَيْتَ عَلَيْهِ يَبْلُغُ رَأْسَهُ، فَإِنَّهُ رَجُلٌ يَأْخُذُ الْقُرْآنَ فَيَرْفُضُهُ وَيَنَامُ عَنِ الصَّلَاةِ الْمَكْتُوبَةِ وَذَكَرَ الْحَدِيثَ بِطَوِيلِهِ

❦ (امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ کہتے ہیں:)-- بندار-- یحییٰ بن سعید اور محمد بن ابوعدی اور عبد الوہاب ابن عبد المجید اور محمد ابن جعفر-- عوف بن ابو جمیلہ-- ابو رجاء-- حضرت سمرہ بن جندب رضی اللہ عنہ (کے حوالے سے روایت نقل کرتے ہیں:)

(یہاں تحویل سند ہے)-- بندار-- یحییٰ بن سعید-- عوف-- ابو رجاء عطاردی (کے حوالے سے روایت نقل کرتے ہیں:)

حضرت سمرہ بن جندب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ اپنے اصحاب سے دریافت کیا کرتے تھے کیا تم میں سے کسی نے کوئی خواب دیکھا ہے؟ جو اللہ کو منظور ہوتا تھا تو وہ شخص آپ کے سامنے خواب بیان کر دیتا تھا، ایک دن آپ نے ہم سے فرمایا: گزشتہ رات (خواب میں) ہو آدمی میرے پاس آئے انہوں نے مجھے اٹھایا اور مجھ سے کہا: آپ چلئے آپ چلئے پھر ہم ایک لیٹے ہوئے شخص کے پاس آئے۔ ایک دوسرا شخص اس کے سر ہانے پھر لے کر کھڑا ہوا تھا۔ اس نے وہ پتھر دوسرے شخص کے سر پر مار کر اس کے سر کو کچل دیا اور وہ پتھر دور چلا گیا۔ وہ شخص اس کے پیچھے گیا۔ اسے پکڑا۔ جب وہ پہلے شخص کے پاس واپس آیا تو اس کا سر پہلے کی حالت میں ٹھیک ہو چکا تھا پھر اس نے دوبارہ اس کے ساتھ یہی عمل کیا جیسے پہلی مرتبہ کیا تھا۔

اس کے بعد راوی نے طویل حدیث ذکر کی ہے۔ نبی اکرم ﷺ فرماتے ہیں: ان دونوں نے کہا: ہم آپ کو اس بارے میں بتائیں گے جہاں تک اس شخص کا تعلق ہے جس کے پاس آپ تشریف لائے تھے جس کے سر کو کچلا جا رہا تھا تو یہ وہ شخص ہے جس نے قرآن کا علم حاصل کیا اور پھر اسے چھوڑ دیا اور یہ شخص فرض نماز کے وقت سویا رہتا تھا۔

اس کے بعد راوی نے طویل حدیث ذکر کی ہے۔

